جلد ۶ | بدر۔ مورخہ ۲۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۷۔ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء | نمبر ۳

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

(سلسلہ کے واسطے دیکھو پچھلا پرچہ مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء)

ڈوئی لکھتا ہے۔ کہ اس تار کے ملنے پر مجھے پورے طور سے معلوم ہوگیا کہ کتنی بڑی بھاری لغاوت اور خیانت کا منصوبہ میری مخالفت میں کیا گیا ہے۔ اس واسطے میں فوراً اس ملک سے چل پڑا تاکہ خود جاکر ہر ایک بات کا فیصلہ کروں اور اپنے بنائے ہوئے شہر کو اور اپنے مریدوں کو اس غاصب کے ہاتھ سے چھڑاؤں۔ لیکن جب میں وہاں پہونچا تو میں نے دیکھا۔ کہ والی واسنے قریبا تمام شہر کو میرے مخالف کر رکھا ہے۔ تھوڑے سے تھے جو مجھ پر ایمان رکھتے تھے۔ بہت ہی تھوڑے آدمی مجھے لینے کے واسطے اسٹیشن پر آئے۔ شہر میں داخل ہوکر معلوم ہوا۔ کہ میری تمام جائداد اور مکانات اور ہر ایک چیز جو میری تھی۔ اس پر مخالفانہ قبضہ ہے۔ یہاں تک کہ میرا بستر جس پر میں رات کو آرام کرتا تھا۔ وہ بھی چھین لیا گیا ہے۔ مخالفت نہایت سخت تھی۔ اس واسطے مجھے ناچار عدالت کی طرف جھکنا پڑا۔ یہاں تک ڈوئی کا اشتہار ختم ہوتا ہے۔

اس کے بعد عدالت سے جو کارروائی ہوئی اس کا ذکر پہلے کئی بار اخبار میں کیا جا چکا ہے۔ ناظرین آگاہ ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ عدالت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سلسلہ اور شہر اور جائداد کے مالک اہل شہر اور سلسلہ کے ممبر ہیں۔ وہ جسے چاہیں اپنی کثرت رائے کے ساتھ اپنا افسر اور نبی مقرر کر لیں۔ چنانچہ رائے لی گئی۔ تو کثرت رائے والی وا کے حق میں ہوئی۔ اور ڈوئی کے واسطے تھوڑا سا وظیفہ مقرر ہوگیا۔ اور اب وہ اپنی بیماری کی حالت میں مصیبت زدہ ہوکر اس جگہ پڑا ہے۔

ڈوئی کی چٹھی کے ساتھ ہی جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ والی وا کی چٹھی بھی میرے پاس پہونچی ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ ڈوئی آج کل اسی شہر میں ہے مگر بہت بیمار ہے وہ گھر سے باہر نہیں نکل سکتا اس پر ایک سخت تباہی واقع ہوئی ہے۔ پہلے بے شک وہ اچھا تھا۔ اور اس نے دنیا کو ایک اعلیٰ تعلیم دی۔ اور خدا سے الہام پاکر اس نے یہ سلسلہ قائم کیا تھا۔ لیکن وہ جو انسان کے روح کا دشمن ہے (شیطان) اس نے ڈوئی کو بھی گمراہ کر دیا۔ اس واسطے ڈوئی خود بھی اس تعلیم پر نہ رہا۔ جو کہ وہ لوگوں کو دیتا تھا۔ پس وہ سلسلہ سے خارج کیا گیا۔

تعجب ہے۔ کہ عیسائی دنیا نے نبوت اور الہام کے معنے کیا سمجھے ہیں۔ خود ایک شخص کو برگزیدہ خدا ملہم من اللہ نبی اور ایک مذہب کا بانی مانتے ہیں اور پھر خود ہی اس کو اس قدر گراتے ہیں کہ شیطان کا بندہ بنا دیتے ہیں۔ گویا مذہب ایک کھیل یا دنیا داری کا ایک کارخانہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یورپ امریکہ کی دنیا **الہام** اور **وحی الٰہی** کے صحیح مفہوم سے بالکل بے خبر ہیں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

دین محمد صاحب ولد بوٹا جٹ۔ ساکن اٹھوال۔ ضلع گورداسپور
اسماعیل صاحب ولد گوہر " " " "
مہتاب الدین صاحب ولد اللہ جوایا صاحب ساکن گھنوکے (سیالکوٹ)
رحیم بخش صاحب ولد غلام محمد صاحب دانی والا ملتان " "
سید حکیم عبدالرحیم صاحب ولد خیرات علی صاحب ساکن دہلی
ابراہیم صاحب ولد بوڑا صاحب ساکن سرائی ضلع امرتسر
سردار خان صاحب ولد ابراہیم صاحب واتہ زیدکا (سیالکوٹ)
مہرالدین صاحب ولد علی گوہر صاحب " " " "
حاجی عمردراز صاحب مدرس بنھیڑہ گوجہ (سہارنپور)
سید ابراہیم صاحب ولد مولوی عبدالستار صاحب انبالہ
اللہ رکھا احمد صاحب۔ چہور۔ ضلع سیالکوٹ
محمد الدین صاحب۔ پسرور۔ "
مہتاب بی بی اہلیہ خدا بخش صاحب مدرس۔ چہور "
مسماۃ بھاگن زوجہ روڑا زمیندار " "
مہر بی بی بنت بلندا جٹ " "
مہتاب بی بی زوجہ بہاؤ الدین صاحب " "
سید ممتاز علی صاحب ساکن مکی ابن پور
کاہون صاحب جٹ ساکن سہاول پور۔ لائل پور
غلام محی الدین صاحب مدرس۔ ڈسکوٹ۔ "
چودھری فیض احمد صاحب۔ چونڈہ۔ تحصیل ظفروال سیالکوٹ
محمد شفیع صاحب ولد عزیز الدین صاحب وزیرآباد (گوجرانوالہ)
نضل دین صاحب ولد صدر الدین صاحب مطلانوال اجنالہ امرتسر
چیندہ خان صاحب۔ پنشن یافتہ۔ سکندرآباد۔ مارٹ پلی
مہر شاہ صاحب۔ شکار ماچھیاں
نذر محمد صاحب۔ گوہر انوالہ
مسماۃ طالع بی بی والدہ غلام محمد صاحب لوہار۔ بگہ مہاراں۔ سیالکوٹ
اللہ دین صاحب۔ چہور۔ ظفروال۔ سیالکوٹ
محمد بخش صاحب۔ مطلانوالہ۔ اجنالہ۔ امرتسر
علی محمد صاحب امام مسجد۔ موضع ہراج ضلع فیروزپور
والدہ صاحبہ منشی برکت علی صاحب سکینڈ ڈویژن سیالکوٹ
اللہ دتا صاحب ولد مہر بخش صاحب اکبرپور۔ پہلورہ "
باغ احمد ولد مہر بخش صاحب نمبردار " " "
مسماۃ حاکم بی بی اہلیہ غلام نبی صاحب محرر تھانہ ضلع جھنگ
والدہ نواب جان صاحب۔ جیا بھدہار۔ پسرور۔ سیالکوٹ
ہمشیرہ صاحبہ " " " " "
اہلیہ " " " " " "
دختر میاں لبندا صاحب " " "
سید اصغر علی صاحب۔ آگرہ صابون کٹرہ
جعفر شاہ صاحب۔ دوالمیال۔ جہلم
وسوندھی خان صاحب ولد یوسف خان صاحب کسیوہ باجوہ سیالکوٹ
حاکم بی بی اہلیہ " " " " " "
فقیر محمد ولد نتھے خان صاحب " " " "

فہرست مضامین

ہدیۂ قاسم

یعنی وہ نظم جو میر قاسم علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی نے بتقریب جلسہ سالانہ پیش کی

مبارک ہو مسیحائے زمان کو بزم آرائی — غلامان مسیحا کو مبارک ہو یکجائی
یہ جلسہ قادیان میں آج ہم سب کو مبارک ہو — ملائک کی طرف سے بھی مبارکباد ہے آئی
جمع ہیں آج وہ خادم مسیحائے زمان تیرے — جنہوں نے آن کر دارالامان میں ہے اماں پائی
کہاں ہیں آج وہ امرتسری و غزنوی سارے — کہاں ہو سیالکوٹی بوٹری لاہوری سودائی
کہاں ہیں آریہ ہندوستانی دہرم کے ممبر — کدھر شیعہ وہابی ہیں کہاں ہیں نیم عیسائی
کہاں ہیں آج جو دیتے تھے لاکھوں گالیاں تجھ کو — بھلا کس جگہ پھرتے ہیں اب نانک کے شیدائی
خدا کا خوف کر کے وہ اگر جلسہ میں شامل ہوں — یہاں وہ آن کر دیکھیں سنیں وہ تیری گویائی
تو ہے امید مجھکو کہ پھر اپنے نادم ہوں — ہے ممکن یہ خدا پھر بخشدیوے انکو بینائی
سبق ورات تھا جن کا کہ اب مرزا ہو سیاپا — وہ دیکھیں آن کر اس جا ہے نصرت کی گھٹا چھائی
بہت سی بھبکیاں دیکر تجھے سب نے ڈرایا تھا — نہ کی پروا کچھ تو نے نہ تیرے دل پہ میل آئی
بہت اٹھے تھے یہ کہہ کر کہ ہم تجھ کو گرائینگے — وہ اٹھتے ہی گرے ایسے کہ ٹھوکر منہ کے بل کھائی
ترے دشمن بہت سے کھا گئے دنیا کو ہیں خالی — جو کچھ دو چار ہیں باقی تو شامت انکی اب آئی
کہاں ہے آریہ پنتھ کا وہ پنڈت جو کہ لیڈر تھا — بتا دے تو کوئی اگر کہاں ہے آتھم عیسائی
کہاں ہے وہ قصوری بدزبان اور دہلوی مردہ — نہ ہے لدھیانوی جرگہ کی مدت سے خبر آئی
کہاں ہے آج گنگوہی جسے تھا سانپ نے کاٹا — کہاں ہے وہ رسل بابا جو تھا اسکا بڑا بھائی
کہاں عیسائیوں کا آج جلتا ہے چراغ الدین — کٹے اپنے کی جس نے سامنے سب کے سزا پائی
غرض کس کس کو گنواؤں سامری اربا حضرت — ہوئے برباد سب دشمن کسی نے لی نہ انگڑائی
مگر ہاں آجکل اک اور مرتد راجہ شاہی نے — بروز انبیا کے ہمقابل کشتی ٹھہرائی
تیرا دشمن نہیں وہ دشمن حق ہے زمانہ میں — تیرے انکار پر جس نے کتاب اپنی ہے چھپوائی
زمانہ دیکھ لیگا ہوگا جو انجام اب اس کا — نہ کہنے کی ہے کچھ حاجت سمجھ لو تم یہ دانائی
بروز مصطفے ہے تو مثیل ابن مریم ہے — خدا نے تجھ کو بخشی ہے بہت خوبی و رعنائی
تیری معجز بیانی سے ہیں عاجز آج دنیا میں — نصاری آریہ سکھ گبر ترسا نیم عیسائی
خدا نے تیرا وہ سکہ بٹھایا سارے عالم میں — کسی سے سامنے تیرے نہ کوئی بات بن آئی
جہاں میں ہے لقب مشہور سلطان القلم تیرا — مخالف آج کرتے ہیں تیرا اقرار یکتائی
کیا اتمام حجت تو نے ہر مذہب کے لوگوں پر — نہ چھوڑا کوئی شہری اور نہ چھوڑا کوئی صحرائی
مقابل میں بلایا ہر مخالف [illegible] لیکر — مگر آیا نہ ہی آگے کہ جسکی موت تھی آئی
کیا اسلام کو تو نے مسیحا دم سے ہے زندہ — بہار بے خزاں گلزار میں اسلام کے آئی
تیرے اوصاف مجھ سے ناتوان سے کیا بیان ہوویں — خدا نے آپ تیری عرش پر تعریف فرمائی
قسم مجھکو خدائے پاک کی سچ بات تو یہ ہے — تجھی کو زیب دیتی ہے میرے آقا مسیحائی
پڑا دھونی رمائے تیرے در پر نوردین جیسا — کہ ہے جسکی زمانہ میں مسلّم علم و دانائی
حکیم و بے عدیل و بے مثل و باعمل ناصح — شفیق و غمگسار امت احمد کا شیدائی
کروں تعریف کیا اسکی کہ ہے میری زبان قاصر — بیان اوصاف ہوں اسکے کہاں ہے مجھ میں گویائی
مگر ہاں مختصر سی بات جامع اک سناتا ہوں — مثیل ابن مریم نے جو اسکے حق میں فرمائی
چہ خوش بودی اگر ہر یک ز امت نوردین بودے — اب اس تعریف سے بڑھ کر کہیگا کیا کوئی بھائی
کرم اور معظم ہیں یہاں جو فاضل احسن — مناظر بیمثل ہیں وہ [illegible]
یہی ہیں وہ جنہوں نے گولڑی کی کھوئی ہے رونق — یہی ہیں وہ جنہوں نے کی ہے [illegible] فرسائی
یہی فاضل ہیں امروہی کہ شمس بازغہ جن کی — انہیں کو دیکھ کر جاتی ہے دشمن کی توانائی
مخالف مانتے ہیں جنکا لوہا وہ یہی تو ہیں — انہیں سے ملہم لاہور نے بھی مار ہے کھائی
یہاں اک اور عالم باعمل اور جوان صالح ہیں — کہ جن سے آج امریکہ کو ہے پوری شناسائی
وہ ایل ایل بی ہیں اور ایم اے اڈیٹر ہیں رسالہ کے — جنہوں نے آج یورپ کو ہے حق کی راہ دکھلائی
کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا — یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں سچے مرزائی
خدا علم و عمل میں عمر میں اس کے ترقی دے — کہ تحریروں سے اسکے عقل ہے یورپ کو اب آئی
غرض تعریف ہو کیا تیری ارکان مجالس کی — کوئی صدیق کا ثانی کوئی فاروق کا بھائی
بہت مدت سے تھی یہ آرزو دل میں میرے مولا — کبھی جلسہ میں حاضر ہوکے دیکھوں بزم آرائی
خدا کا شکر ہے جس نے مجھے یہ روز دکھلایا — ہوا میں حاضر جلسہ میری امید بر آئی
تجھے معلوم ہے یہ تو میرے ہادی میرے آقا — کہ میں رہتا ہوں دہلی میں جہاں ہے سخت گمراہی
میری اک عرض ہے تیری حضوری میں میرے پیارے — تیری سرکار ہے عالی تیرا دربار ہے شاہی
خدا کے واسطے دہلی میں پھر تشریف لے چلئے — کہ ہو اتمام حجت اور مٹے سب ان کی گمراہی
عریضہ طول ہے میرا اگرچہ ہے یہ خیال آیا — کہ ہونگے اور بھی کچھ عرض جو موجود ہیں بھائی
لہذا اب دعا پر ختم کرتا ہوں عریضہ کو — کہیں آمین سب ملکر جو ہیں احمد کے شیدائی
خداوندا تو اپنے فضل سے وہ دن ہمیں دکھلا — کہ ہو اسلام کا چرچا اٹھے دنیا سے بدراہی
میرے ناصر امام قادیان کی جلد نصرت کر — میری ہی زندگی میں اسکی دکھلا عزت افزائی
میرے قادر جو ہیں وعدے مسیحا سے کئے تو نے — وہ ایسے پورے کر دکھلا کہ دیکھیں ساری دنیا بھی
دعا کر میرے حق میں بھی خدا سے اے میرے مہدی — ہدایت پہ رہوں قایم کبھی دیکھوں نہ گمراہی
رہیں دلشاد جتنے ہیں تیرے خدام یا حضرت — نصیب دشمنان دین ہو خواری و رسوائی

منم یک خادم ناچیز از خدام آنحضرت
خدارا یک نظر بر حال قاسم ہم بفرمائی

۲۸ دسمبر [illegible] یوم جمعہ مسجد اقصیٰ قادیان

ضروری ہدایتیں

خط وکتابت کے لئے یا روپیہ بھیجتے وقت ان چند ہدایتوں کو سب احباب ملحوظ رکھیں۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً مدرسہ یا میگزین کا یا مقبرہ یا زکوۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن میں یا الگ خط میں اس کی تفصیل ہونی چاہیئے۔ کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے۔

(۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دی جاویگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہنچے۔ اُسے خط وکتابت کر کے دریافت کرنا چاہیئے۔

(۳) لنگر خانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے لیکن جہاں اور مدات کا روپیہ ساتھ ہو۔ تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجیں۔ اور تفصیل ساتھ دیں۔ وہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط وکتابت مینیجر یا نائب منتظم میگزین سے کریں اور کسی شخص کے نام پر خط وکتابت نہ کریں۔ مگر مضامین میگزین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط وکتابت کریں۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط وکتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس سے کریں۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط وکتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کریں اور ایسا ہی وصیتیں وغیرہ بھی اسی کے نام بھیجیں۔

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے جو احباب قادیان میں خط وکتابت کرتے ہیں۔ ان کی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے اور کام کرنے والوں کی سہولت اسی میں ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبھی خط وکتابت نہ کریں بلکہ صرف عہدہ پر کریں جیسا کہ اوپر ہدایت کی گئی ہے ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر میں چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلا جانے سے جواب میں عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانیکا اندیشہ بھی ہے۔

المعلن محمد علی سکریٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

اطلاع عام

مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ اجلاس دسمبر ۱۹۰۶ء میں قرار پایا ہے۔ کہ تمام احمدیہ انجمنوں کو جہاں جہاں کہ بنی ہوئی ہیں اطلاع دیجاوے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کے متعلق پوری پوری اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھیجیں۔ لہذا اس نوٹس کے ذریعہ تمام مقامی انجمنوں کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی انجمن کے متعلق دو ہفتہ کے اندر اندر سکرٹری صدر انجمن کے پاس ان امور کی مفصل اطلاع بھیجیں۔

ا۔ تعداد ممبران۔ ب۔ نام و فرائض عہدیداران

ج۔ ممبر ہونے کی شرط۔

د۔ وصولی چندہ کس طرح ہوتی ہے اور کل رقم چندہ کس قدر ہے۔ جو سلسلہ کے مختلف مدات میں اس انجمن کی طرف سے ماہوار پیش ہوتی ہے ہر ایک مد کی الگ الگ اور کل میزان۔

ہ۔ قواعد وضوابط انجمن کیا ہیں۔

و۔ اگر کوئی احمدیہ انجمن کسی ضلع میں ہے تو اور کسقدر انجمنیں اس کے متعلق ہیں اور اُن کے ممبروں کی تعداد کیا ہے اور آیا ان کا چندہ صدر مقام کی انجمن کے ذریعہ آتا ہے یا براہ راست۔

ز۔ انجمن نے اپنے ضلع میں احمدیوں کی تعداد معلوم کرنے یا ان کو اس سلسلہ کے ہدایات اور ضروریات سے آگاہ کرنے کے لئے کیا انتظام ہُوا ہے۔

ح۔ انجمن کا جلسہ ہفتہ وار ہوتا ہے یا نہیں اور اس میں اوسط حاضری ممبران کس قدر ہوتی ہے۔

ط۔ انجمن کی کوئی جایداد منقولہ یا غیر منقولہ ہے اگر ہے تو کیا کیا۔

محمد علی۔ ۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء

درخواست دعا۔ میاں فضلدین محرر ڈاک تحصیل ظفروال احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نیکیوں پر استقامت عطا کرے اور حضرت امام کے قدموں میں عمر گذارنے کیواسطے اسباب مہیا کرے۔

(غلام احمد محرر بدر)

المفتی

(مرتبہ اکمل آف گولیکے)

۲۶۔ مرنے پر طعام کھلانا۔ میں نے عرض کیا کہ دیہات میں دستور ہے۔ شادی غمی کے موقعہ پر ایک قسم کا خرچ کرتے ہیں۔ مثلاً جب کوئی چودہری مرجاوے۔ تو تمام مسجدوں و دائروں و دیگر کمینوں کو بحصہ رسدی کچھہ دیتے ہیں۔ اس کی نسبت حضور کا کیا ارشاد ہے

فرمایا:۔ کہ طعام جو کھلایا جاوے۔ اس کا مردہ کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔ گو ایسا مفید نہیں۔ جیسا کہ وہ اپنی زندگی میں خود کر جاتا۔

عرض کیا گیا۔ حضور وہ خرچ وغیرہ کمینوں میں بطور حق الخدمت تقسیم ہوتا ہے۔

فرمایا:۔ تو پھر کچھہ حرج نہیں۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کسی کی خدمت کا حق تو دیدینا چاہیئے۔

عرض کیا گیا:۔ اس میں فخر و ریا تو ضرور ہوتا ہی لینے دینے والے کے دل میں یہ ہوتا ہے۔ کہ مجھے کوئی بڑا آدمی کہے۔

فرمایا۔ یہ نیت [illegible] تو پہلے ہی وہ خرچ نہیں حق الخدمت ہے۔ بعض ریاء شرعاً بھی جایز ہیں۔ مثلاً چندہ وغیرہ۔ نماز باجماعت ادا کرنے کا جو حکم ہے۔ تو اسی لئے کہ دوسروں کو ترغیب ہو۔ غرض اظہار و اخفاء کے لئے موقع ہے اصل بات یہ ہے کہ شریعت سب رسوم کو منع نہیں کرتی۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر ریل پر چڑھنا۔ تار و ڈاک کے ذریعے خبر منگوانا سب بدعت ہو جاتے

۲۷۔ تنبول۔ میں نے عرض کیا کہ تنبول کی نسبت حضور کا ارشاد۔

فرمایا۔ اس کا جواب بھی وہی ہے۔ اپنے بھائی کی ایک طرح کی امداد ہے

عرض کیا گیا۔ جو تنبول ڈالتے ہیں۔ وہ تو اس نیت سے ڈالتے ہیں کہ ہمیں پانچ کے چھہ روپے ملیں اور پھر اسی روپیہ کو کنجروں پر خرچ کرتے ہیں۔

فرمایا۔ ہمارا جواب تو اصل رسم کی نسبت ہے کہ نفس رسم پر کوئی اعتراض نہیں باقی رہی نیت۔ سو آپ ہر ایک کی نیت سے کیونکر آگاہ ہو سکتے ہیں یہ تو کمینہ لوگوں کی باتیں ہیں کہ زیادہ لینے کے ارادے سے دیں یا چھوٹی چھوٹی باتوں کا حساب کریں ایسے شریف آدمی بھی ہیں جو محض بہ تعمیل حکم تعاون و تعلقات محبت تنبول ڈالتے ہیں اور بعض تو واپس لینا بھی نہیں

بدر خواتین

چیچک اور مستورات

مجھے عرصہ کے بعد اس سال اپنی برادری مین رہنے کا اور قریبی رشتہ دارون کے گہرون مین جاکر اُن کے حالات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ہمارے محلہ مین اب کے سال تین بچون کو چیچک کی بیماری ہوئی۔ ایک تو ان مین سے یتیم لڑکی تہی۔ جس کی والدہ کسی قدر خواندہ تہی اور دو بچے جو اور تہے ان کی والدہ ناخواندہ تہی۔ یتیم لڑکی کی والدہ مناسب علاج اس مرض کا کرتی رہی۔ مگر خدا کو شاید اس بیوہ عورت کی آزمایش منظور تہی۔ بقول شخصیکہ ؎

مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی

اس مصرع کی مصداق لڑکی کی حالت ہر روز ہوتی گئی مرض بڑہتا ہوا دیکھ کر مان کے حواس بہی باختہ ہونے لگے کبھی لڑکی کی حالت کو دیکھ دیکھ کر روتی۔ کبھی اس کے والد کو یاد کرکے روتی۔ کبھی اس بات پر روتی۔ کہ ہائے اس یتیم بچے کو کوئی دوا لاکر بہی دینے والا نہین ہے اور کبھی نرینہ اولاد کے نہ ہونے پر اشک بہاتی۔ اس کی اس حالت کو دیکھ کر ہمسایہ کی عورتون کو اس پر رحم جو آیا تو اب کیا تہا۔ کوئی تو اسے ہمدردی کے ساتھ کنجکون کو کہانا کھلانا بتاتی۔ کوئی اُسے ماتا رانی کی گدہون کو دانا چرانے کی ترغیب دیتی کوئی اسے ماتا کے گہر مین جاکر متھ ٹیکنے اور دعا مانگنے کو کہتی۔ یہ خواندہ بیوی ان کی ہمدردیون کا شکریہ ادا کرتی اور خدا سے اس ابتلار مین ثابت قدم رہنے کی دعائین مانگتی رہتی آخر خدا کی بے پایان رحمت نے جوش مارا۔ اس بیوہ کی نیم شبی دعاؤن کو پایہ قبولیت بخشا۔ لڑکی نے بلا کسی قسم کی غیر شرع فعل اختیار کرنے کے غسل صحت کیا۔ اب دوسری کی سنئے۔ ہماری ناخواندہ بہن نے ماتا رانی۔ گدہون کو اور کنجکون کو خوب پیٹ بہر بہر کر دانا اور کہانا کہلایا۔ کئی ایک نیک دل صالح اشخاص نے انہین کہلا کر بہیجا کہ گائے کا گوشت کہانے والون کے گہرون مین ہندو کی ماتا نہین آیا کرتی۔ یہ تو چیچک کی بیماری ہے۔ آپ اس کا علاج کروائین۔ مگر ناخواندگی کا جن جوان کے سر پر سوار تہا۔ اس نے ان سے بہت کچھ کروا کر چہوڑا۔ بالآخر براہ مہربانی ہندوانہ خیالات کے والدین اس چشمدید معاملہ کی چند سطور کو غور سے پڑہین۔ اور پہر للہ فرقہ اناث پر رحم کرین ورنہ قیامت کے دن نہ صرف بے علم لڑکیان ہی پکڑی جاوین گی بلکہ اُن کے نامہربان والدین بہی جکڑے جاوین گے۔ مین نے آج اس مضمون مین خواندہ اور ناخواندہ مین امتیاز کرکے دکہا دیا ہے۔

اب مین اپنی خواندہ بہنون سے اس بات کی التجا کرتی ہوئی رخصت ہوتی ہون کہ بدر سوماٹ کے دفعیہ پر ضرور قلم اٹہاوین۔ ایڈیٹر صاحب بدر نے ازراہ مہربانی ایک کالم تو ہم کو دیا ہی ہے بھلا بُرا جس قسم کا لکہنا آتا ہو۔ ضرور لکہا کرین۔

بنت منشی غلام محمد پہلوری۔ شاہ پور کنڈی

ہمارے مہربان۔ ایک معزز دوست جو صاحب ثروت اور رئیس ہین ایک لمبے خط مین شکایت کرتے ہین کہ اخبار کی قیمت ۴ سالیانہ کیون بڑہائی گئی ہے اور کہ اخبار مین چہپے ہوئے صفحون پر اشتہار ہوتے ہین جن کی اُجرت علیحدہ لیجاتی ہے اور اس شکایت مین اپنے ساتھ ہمارے ایک اور دوست کو بہی شامل کیا ہے مین نہایت افسوس کرتا ہون کہ اخبار کے اخراجات اور اس کی مالی حالت پر ایسے دوست بالکل نظر نہین کرتے۔ یہ بات ہرگز درست نہین کہ مضامین کے صفحون مین اشتہار درج ہوتے ہین بلکہ اکثر اشتہارات کے صفحات مین مضامین لکہے جاتے ہین۔ جس محنت کیساتہ حضرت کی تقریرین جلسہ پر لکہی گئی ہین۔ اور ان کو درست کیا گیا ہے اور ان کی خاطر اخبار مین زاید صفحے لگائے گئے ہین ہمارے معزز دوست کو بسبب اس کے ہی کہ ان کو جلسہ سالانہ پر قادیان آنے کی توفیق نہ ہوئی تہی۔ نہایت قدر اور عزت کی نگاہ سے دیکہنا چاہئے" نہ یہ کہ اُلٹا شکایت کا خط لکہا جاتا۔ اخبار بدر سے تا حال پروپرایٹر نے کوئی فایدہ نہین اٹہایا بلکہ نقصان برداشت کیا ہے جس کا سبب ہے کہ عمدہ کاغذ۔ زاید صفحات اور وقت پر نکالنے کے سبب خرچ زاید پڑ جاتا ہے اور پہر بعض خریدار ایسے بہی ہین جو وقت پر قیمت نہین دیتے وی پی کیا جاوے تو واپس کر دیتے ہین۔ خط لکہا جائے۔ تو جواب ندارد (جیسا کہ پچہلے سال اس معزز شکایت کنندہ نے بہی کیا تہا) ایسے بزرگ اگر تین روپیہ بہی بالآخر دین تو وی پی کے خرچ محررّ صاحب کی بار بار کی محنت وغیرہ کا عوض نکالکر دفتر کے پاس ایک ہی روپیہ رہ جاتا ہے۔ مگر خدا کا شکریہ ہے کہ سب دوست اس قسم کے نہین بلکہ محبت کیساتہ امداد کرنے والے بہی بہت ہین اور انہی کے واسطے اخبار چل رہا ہے۔ آجکل اخبارات زیادہ تر اشتہارون پر چلتے ہین ورنہ صرف قیمت خریداری پر کوئی اخبار نہین۔ سو ویسے اشتہار نہ ہم لیتے ہین اور نہ لے سکتے ہین۔ صرف دوستون

بلاد اسلامی

امیر صاحب کی تشریف آوری پشاور پر صاحب چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے سرکاری طور پر ۱۲ ہزار روپیہ بطور نذرانہ گیارہ نفر کے سرپا ہمراہ امیر صاحب کی خدمت مین بہیجے۔ امیر صاحب نے رسمی طور پر نذرانہ کو قبول فرماکر تمام زر نقد ہٹا دیا۔

سرحد کی خبر ہے۔ کہ یکم ماہ حال کو جوگیون کے ایک گروہ نے جو ایک سو کے قریب تہے۔ افغانی سرحد کو عبور کرکے علاقہ کرم کے موضع دلائی چینہ مین ڈاکہ مارا اور ۱۶۰ مویشی لے کر بہاگ گئے۔ (وکیل)

ٹرکی و ایران کا سرحدی تنازعہ ٹرکی و ایران کا سرحدی تنازعہ کسی طرح طے ہونے مین نہین آتا اور تصفیہ کی کوششون کے دوران مین کبہی کبہی خطرے کے آثار ظاہر کرنے لگتا ہے۔ طرفین سے واقعکار و معاملہ فہم ارکین کی ایک کمیشن بہی بدین غرض مامور ہوئی کہ "قضیہ زمین برسر زمین" فیصل کرے اور دولتین مین کسی کی حق تلفی روا نہ رکہے مگر جب ہر ایک فریق کا دعوی دوسرے فریق کی رائے مین ناقابل تسلیم ہی ٹہرجائے اور علاقہ متنازعہ پر ہر سلطنت اپنا حق جتائے۔ تو بات کیونکر بنے۔ فریقین کے ہوا خواہ ایک دوسرے کو زیادتی و ناحق کوشی کا الزام دیتے ہین اور اپنا اپنا استحقاق ثابت کرنا چاہتے ہین گمان مین سے کسی کی بات قابل تسلیم نہین ہوسکتی۔ ہان اگر دونون سلطنتین قومی فوائد کو مدنظر رکہین۔ اور علاقہ متنازعہ کی شریر آبادی کی لگائی بجہائی پر کان نہ دہرین۔ تو آج معاملہ فیصل ہوجاوے۔ (پیسہ)

چین کے مسلمان بڑی خوشی کی بات ہے کہ نوجوان مسلمانان چین ملک کے اعلیٰ مدارس مین سول اور ملٹری خدمات کے لائق بننے کے لئے تعلیم پارہے ہین اور جسمانی قوت دلیری و وفاداری کے باعث چینی فوج کی اعلیٰ افسریان صرف مسلمانون کو ہی ملتی ہین اور روز بروز فوج مین مسلمانون کی تعداد بڑہتی جاتی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ گورنمنٹ کو ان کی وفاداری پر کس قدر اعتبار ہے۔ چینی مسلمان تعداد مین تو کرور سے زیادہ اور باعتبار قومیت تین حصون پر منقسم ہین۔ جن مین سب سے زیادہ تعداد والے اور صاحب قوت

دولگان کے لوگ ہیں۔ ان کے بعد صارت یا کاشغر کے مسلمانوں کا نمبر ہے اور سب سے آخر میں تارانچہ ترک کے مسلمان ہیں۔ آخرالذکر دونوں قومیں چینی ترکستان میں سکونت رکھتی ہیں۔ ان کی مادری زبان ترکی ہے لیکن یہ ختائی ترکی سے اس قدر تباین رکھتی ہے۔ کہ ایک دوسرے کو اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبان سمجھنی دشوار ہے کاشغری اور تارانچی قوموں کی زبانیں قریب قریب یکسان ہیں اور وہ باہم مبادلہ خیالات بآسانی کر لیتے ہیں۔ مسلمانانِ چین کی تعداد قومی فرقوں کے لحاظ سے حسب ذیل ہے۔

قوم دولگان چار کروڑ پچاسی لاکھ۔ صارت یا کاشغر والوں کی قوم ایک کروڑ تارانچہ ۲۰ لاکھ۔ جملہ ۶ کروڑ چینی ترکستان کے مسلمان خوب ترقی کر رہے ہیں۔ اور اُن کی حالت جلد جلد سنبھلتی جاتی ہے۔ حال میں اونھوں نے قسطنطنیہ سے لائق مدرسین بلوائے ہیں اور اپنی اولاد کو علوم جدیدہ کی تعلیم دلانی شروع کر دی ہے۔ جس کے نتائج ضرور قابلقدر نکلینگے۔ اس قومی ترقی کے متعلق وصوسی یالبت برادز ،، کی کوششیں نہایت قابل تعریف ہیں۔ جو اپنی قوم کو پستی سے ابھارنے پر تلے ہوئے ہیں۔

ایران کے نئے بادشاہ مغفور شاہ مظفرالدین قاجار کی وفات حسرت آیات کے روح فرسا صدمہ میں طبیعت کو یہ دریافت کر کے قدرے تسکین و طمانیت ہوتی ہے کہ شاہ کجکلاہ مرحوم نے ملک کو آئینی حکومت عطا فرمانے میں جس دانشمندی و مصلحت اندیشی و رعایا پروری کا اظہار فرمایا تھا اس کا اب یہ خوشگوار نتیجہ نکلا ہے کہ ایران اس وقت آپ کی جانشینی کے متعلق ہر قسم کے جھگڑوں سے پاک نظر آتا ہے اور رعایا نے آپ کے خلف اکبر و ولیعہد گرامی قدر جناب شہزادہ مرزا محمد علی صاحب کو بے تکلف و بے تامل اپنا فرمانروا تسلیم کر لیا ہے اور وزیر اعظم سلطنت نے نوماہ روان کو طہران کے محل شاہی میں عنان حکومت آپ کے سپرد کر کے جملہ وزرا و اراکین دولت و رؤسا و اعیان مملکت اور مقتدر ممبران خاندان شاہی سے آپ کو بقاعدہ قدیم تدین ملا دی ہیں جس کے بعد آپ کا استحقاق حکمرانی مسلمہ و پختہ سمجھنا چاہیئے وزیر اعظم موصوف کی یہ کارروائی بہی قرین دانش و مصلحت و قابل تحسین و آفرین ہے۔ کہ تخت نشینی کے دوسرے دن (۱۰ جنوری) کو اس نے دول خارجہ کے جملہ قائم مقاملون منشہ دارالسلطنت کو شاہ جدید کے حضور میں باریاب کرایا تا کہ وہ اپنی اپنی سلطنتوں کی طرف سے شاہ مغفور کی وفات پر افسوس و ہمدردی ظاہر کرے اور شاہ جدید کو ان کی سرفرازی پر مبارکبادی۔ اس کے بعد سازشین کرنے والوں کا رہا سہا حوصلہ پست ہو جائیگا اور کسی کو چون و چرا کی گنجائش اور دم مارنے کی مجال نہ رہیگی۔ اور اسے رسم تاج پوشی کے لئے دوم فروری آیندہ کی تاریخ کا قرار داد بہی ملک کے امن و اطمینان اور وزیر اعظم کی فرزانگی پر مبنی ہے کیونکہ اس کے دو ہی ہفتہ بعد محرم ہونے والا ہے۔

مہاجرین کی سکونت کی غرض سے روڈس اور استانکولی کے جزیروں میں مکانات طیار کرائے جاتے ہیں (اللواء)

ترکی جہاز ران کمپنی۔ شرکت آوارا مخصوصہ کوشش کر رہی ہے کہ اپنے جہازوں کی تعداد جہاں تک ممکن ہو۔ بڑہائے اور قدیم وضع کے جہازوں کو نکالکر نئی وضع اور ساخت کے عمدہ دخانی آلات سے چلنے والے جہازات بہم کرے۔ اُمید ہے کہ آیندہ موسم بہار تک وہ قابل تعریف جہاز ران کمپنی بن جاوے گی۔

عجیب حکم۔ دارالسعادت کی اعلیٰ طبعی مجلس نے ایک حکم صادر کیا ہے۔ کہ جس طبیب یا دوا فروش کی دواؤں کا اشتہار اس کی تصدیق نہ حاصل کر لے وہ کسی اخبار میں شائع نہ کیا جائے۔ اخبارات جن کی آمدنی کا دار و مدار اشتہارات پر تھا۔ اب بالکل خالی نظر آتے ہیں۔ مجلس طبی کا یہ حکم قانون آزادی تجارت کے بالکل خلاف ہے۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ اس طرح دہوکہ بازوں کی خبر لینی مقصود ہے۔ تو کہرے کہوٹے کی پرکھ عوام کا فرض ہے۔ اگر ان کو کوئی نقصان پہونچے تو وہ عدالت میں چارہ جوئی کر سکتے ہیں۔ غرضکہ یہ حکم قابل منسوخ ہونے کے ہے۔

ترکی اور بلغاریہ۔ بلغاریہ کے نئے سفیر کسوف آفندی دارالسعادت میں آگئے ہیں۔ ان کی حکومت نے اُنہیں ہدایات کی ہے کہ وہ بلغاریہ کے ماتحت ریاست اور ترکی اعلیٰ حکومت کے مابین قابل اطمینان تعلقات قائم کرانے کی سعی کریں اور ہو سکے تو جانبین سے ایک دوستی کا معاہدہ ہو جائے یہ امر واضح ہے کہ باب عالی کو اپنے مرتبہ کا لحاظ رکھکر قیام امن کے سوائے اور کسی بات کی خواہش نہیں۔ اس لئے اگر بلغاریہ سیدہی طرح رہے اور سرکشی کو چہوڑ دے تو اس کو ترکی حکومت کی جانب سے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔

نیا فارسی اخبار۔ ایرانی قومی مجلس شورائے کے ممبروں نے اپنا ایک خاص اخبار مجلس نامی شائع کیا ہے جس کی حکومت اور قوم کے مابین رابطہ اتحاد مستحکم کرنا ہے اور ان بدخواہان ملک کی قلعی کہولنا جو حاکم و محکوم کے مابین نااتفاقی اور بدظنی کا بیج بونا چاہتے ہیں۔

قانون شورائے۔ یکم شوال کو اخبارات کے نامہ نگار طہران نے بذریعہ تار برقی خبر ارسال کی ہے۔ کہ آج کے دن قومی مجلس شورائے نے اپنا قانون اور دستور العمل جلالت مآب شاہ کجکلاہ کے حضور میں پیش کیا ہے اور ممبران مجلس اور قوم کے لوگ بڑی بے تابی سے شاہ کی منظوری کا انتظار کر رہے ہیں (اللواء)

حکام کی سختی۔ ولیعہد فارس نے امام جمعہ کی تحریک سے ممبران پارلیمنٹ کا انتخاب رکنا چاہا تھا۔ مگر قوم نے امام کا گھر محاصرہ میں لے کر اپنی حسب مرضی احکام حاصل کر لئے۔

رعایت۔ ناظرین اس بات سے با وقف ہیں کہ کتاب براہین احمدیہ کی قیمت اسکی پہلی اشاعت میں کیا تھی۔ باوجود اس قیمت کے براہین احمدیہ تلاش کرنے سے بہی کہیں نہ ملتی تہی۔ جب ایک شخص نے اس ضرورت کو محسوس کر کے اسی عمدہ کاغذ پر خوش خط چھپوایا ہے۔ اور قیمت صرف ۵ر رکہی ہے۔ لیکن آجکل اس قیمت میں بہی رعایت کی گئی ہے یعنی صرف ۴؎ میں پوری براہین احمدیہ جس کے ساتھ فہرست مضامین اور حضرت کے سوانح عمری زیادہ کئے گئے ہیں مل سکتی ہے جلد کی قیمت ۱۲؍ اسکے علاوہ ہے جلد عمدہ بنائی گئی ہے۔ ایسا ہی کتاب درثمین جو کہ اب پھر چھپوائی گئی ہے۔ اور تمام شائع شدہ نظمیں اس میں زیادہ کی گئی ہیں صرف ۴ر میں آجکل مل سکتی ہے جلد کی قیمت ۲ر زائد ہے۔ درخواستیں بنام ناظم بک ڈپو بدر اخبار قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئے۔

درخواست دعا۔ احباب دعا فرماویں کہ خداتعالیٰ میری غفلتوں اور سستیوں کو دور کرے۔ اور دین و دنیا کے بھلائیاں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار غلام احمد مہاجر محرر دفتر اخبار بدر

بدر صادق

۲۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ ۱ جنوری ۱۹۰۷ء

چکڑالوی سیاح کا مباہلہ سے فرار

اخیر اکتوبر ۱۹۰۶ء میں شیخ محمد چٹو صاحب لاہوری بمعہ دو اور چکڑالویوں کے جن میں سے ایک ڈاکٹر سید محمد یوسف سیاح آف بغداد کہلاتے ہیں قادیان میں ایک روز پہونچے تھے اور اُن کے پوتے جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی زبانی یہ بات معلوم کر کے خوشی ہوئی تھی کہ شیخصاحب تحقیق حق کیواسطے یہاں آئے ہیں اور پانچ روز تک قیام فرماوینگے لیکن جب شیخصاحب کی گفتگو حضرت اقدس کے ساتھ ہوئی۔ تو معاملہ برعکس نکلا۔ شیخصاحب نے حضرت اقدس مسے آپ کے دعوے امامت کا ثبوت قرآن شریف سے پوچھا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ جن دلائل سے آپ نے قرآن شریف کو سچا مانا ہے۔ آپ وہ دلائل پیش کریں اور اُنہیں دلائل کے ذریعہ سے پھر میری سچائی کو پرکھ لیں۔ یہ طریق فیصلہ نہایت آسان تھا۔ کیونکہ جب کہ وحی آلہی کا سلسلہ قدیم سے چلا آتا ہے اور دنیا میں انبیاء و رُسل ہمیشہ سے چلے آئے ہیں تو جس معیار سے کوئی شخص پہلے ہزاروں انبیاء کو سچا پاتا اور مانتا ہے۔ وہ معیار اب بھی استعمال کر لینا چاہیئے۔ یہی دلیل قرآن شریف نے بھی پیش کی ہے۔ کہ **ماکنت بدعا من الرسل** میرا رسالت کا دعویٰ کوئی نئی بات نہیں۔ غرض یہ طریقہ فیصلہ کیواسطے بہت ہی سہل تھا مگر بابا چٹو صاحب کو بوجہ بے علمی کے اور پیرانہ سالی کے تقاضاء کے سبب اس کا کوئی جواب نہ آیا اور ان کے ساتھی اور ہم جماعت سیاح صاحب درمیان میں بول اُٹھے کہ باوا صاحب کی بات آپ کو سمجھ نہیں آتی۔ (یا باوا صاحب کو آپ کی بات سمجھ میں نہیں آئی میں عرض کرتا ہوں) اور فرمانے لگے کہ قرآن شریف کو تو ہم سب مانتے ہی ہیں اب آپ قرآن شریف سے اپنے دعوے کا ثبوت پیش کریں۔ حضرتؑ نے پھر ان کو نہایت تفصیل کے ساتھ سمجھایا کہ چونکہ قرآن شریف کو آپ الہامی کتاب مانتے ہیں اس واسطے میں اسی کو پیش کرتا ہوں تاکہ فیصلہ جلد ہو جاوے آپ وہ دلائل پیش کریں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن خدا تعالیٰ کی وحی پاک ہے جب یہ ظاہر ہوگا کہ اس قسم کے دلائل سے کسی کا منجانب اللہ ہونا آپ مان سکتے ہیں تو پھر وہی دلائل میں اپنی دعوے کے ثبوت میں پیش کروں گا۔ بس فیصلہ قریب ہے آپ فرمائے اس کے جواب میں سیاح صاحب لگے اِدہر اُدہر کی باتیں بنانے اور تضیع اوقات کرنے۔ معلوم نہیں کہ قرآن شریف کی ... صداقت کی کوئی دلیل انکو آتی تھی اور جس طرح صرف چکڑالوی کے کہنے پر حدیث کو چھوڑ دیا تھا اسی طرح صرف اس کے کہنے پر قرآن کو مان لیا ہوا تھا۔ یا تحقیق حق کا منشاء ہی نہ تھا۔ غرض سیاح صاحب اس پہلو پر ہرگز نہ آئے اور باوجود حضرت کے بار بار سمجھانے کے اس طرف رُخ ہی نہ کیا اور بالآخر مباہلہ کو ایک آسان لقمہ سمجھکر تیار ہو گئے کہ میں مباہلہ کرتا ہوں حضرتؑ نے فرمایا کہ مباہلہ کیواسطے یہ ضروری ہے کہ آپ اوّل میری ایک کتاب پڑھ لیں تاکہ آپ پر اتمام حجت ہو جاوے اور پھر مباہلہ کر لیں اس کے جواب میں پھر سیاح صاحب نے فرمایا کہ لائیے میں کتاب پڑھ لیتا ہوں اور ایک دو گھنٹہ میں کتاب دیکھ ڈالوں گا حضرتؑ نے فرمایا کہ آپ بیشک دو گھنٹہ میں دیکھ ڈالیں لیکن آپکے دیکھنے کے بعد میں آپ سے چند ایک سوال کروں گا۔ جن سے معلوم ہو جاوے کہ آپ نے کتاب دیکھ لی ہے اور دلائل مندرجہ کتاب کو سمجھ لیا ہے سوالات اور اُن کے جوابات کا نام سُنکر سیاح صاحب گھبرائے اور کہنے لگے کہ اگر اس طرح امتحان ہونا ہے تب تو میں تین دن میں دیکھ سکوں گا اور عُذر کیا کہ مجھے تو آج ہی واپس جانا ہے۔ جس کے جواب میں ان کو بہت سمجھایا گیا اور ہر طرح سے اُن کی خاطر داری اور مہمان نوازی کے لوازمات بہم پہنچانے کا وعدہ دیا گیا لیکن سیاح صاحب اور اُن کے ساتھی نے ایک نہ مانی اور یا تو یہ سنتے تھے کہ کئی روز یہاں ٹھہریں گے اور یا فوراً روانگی کی خبر سننے میں آئی۔ کتاب حقیقۃ الوحی جو ان کو پڑھنے کے واسطے دینی تھی وہ ہنوز شائع نہ ہوئی تھی اور اس واسطے ان کو دی نہ جاسکتی تھی۔ آخر یہ قرار پایا کہ کتاب بعد اشاعت سیاح صاحب کے پاس لاہور بھیجی جاویگی۔ وہ اُس جگہ بغور مطالعہ کر کے یہاں تشریف لاویں اور بعد امتحان دینے کے مباہلہ کریں چنانچہ اُسی دن وہ واپس چلے گئے۔ لیکن چونکہ بعد میں ایسے ضروری اُمور پیش آئے کہ کتاب کی اشاعت نہ ہو سکی اس واسطے سیاح صاحب کو ان کے خط کے جواب میں حضرت اقدس نے لکھدیا کہ کتاب کی سردست اشاعت نہیں ہو سکتی آپ یہاں تشریف لے آویں اور کتاب دیکھ لیں اور پھر چاہیں تو مباہلہ کر لیں اس خط کا جواب تو سیاح صاحب نے اب تک کچھ نہیں دیا اور نہ اُن کے رفیق شیخ محمد چٹو صاحب نے کچھ لکھا ہے لیکن اپنے ماہوار رسالہ میں اصل واقعات کو چھپا کر کچھ کی کچھ بے ہودہ باتیں لکھتے ہیں اور اخیر میں یہ کہا ہے کہ مرزا صاحب نے کتاب بھیجنے کا وعدہ ایفاء نہیں کیا۔

اگرچہ رسالہ کا مضمون شیخ محمد چٹو کی طرف منسوب کیا جاتا ہے لیکن شیخصاحب کے نوشت و خواند اُردو فارسی سے بے بہرہ ہونے کے سبب ظاہر ہے کہ یہ مضامین کسی اور کے لکھے ہوئے ہیں پھر بھی شیخصاحب کچھ جو اس میں لکھا جاتا ہے اُسکے سبب سے ذمہ وار ہیں اور ہم نہایت افسوس کرتے ہیں کہ اہل قرآن و الذکر ہونے کا دعویٰ کر کے اس قدر خیانت سے کام لیا گیا ہے۔ کیا سیاح صاحب کو معرفت شیخ محمد چٹو صاحب خط نہ لکھا گیا تھا کہ وہ یہاں آجاویں۔ انہوں نے کیوں اس خط کا اپنے مضمون میں ذکر نہ کیا۔ کیا اُن کے نزدیک کتاب کا دیکھنا مباہلہ سے پہلے ضروری نہیں۔ اللہ تعالےٰ کے رُسول خدا کی سنّت اور احکام سے آگاہ ہوتے ہیں وہ کوئی کام خلاف طریق شریعت نہیں کرتے۔ عذاب ہمیشہ حجۃ اللہ کے پورا ہونے کے بعد آتا ہے مکہ میں آنحضرت صلعم اتنی مُدت رہے مگر کفار پر کوئی عذاب نہ آیا۔ اُلٹا مسلمانوں کو دُکھ ملتا رہا لیکن جب حجت پوری ہوگئی تو پھر کفار ہلاک ہوئے۔ قرآن شریف کی آیات بیّنات **بعد ما جاءک من العلم**۔ اور **احاطت بہ خطیئتہ** پر غور کرو اور دیکھو کہ ان کا کیا مطلب ہے کیا پورا علم حاصل ہونے سے پہلے ہی مباہلہ جائز ہو سکتا ہے حضرت فرماتے ہیں کہ "ہم تو اب بھی ہر وقت مباہلہ کے واسطے تیار ہیں۔ سیاح صاحب یہاں آجاویں کتاب پڑھ لیں اُن کی مہمانداری ہمارے ذمہ ہوگی بعد کتاب پڑھنے کے وہ مقررہ امتحان دیویں اور اس کے علاوہ ہم ایک دو گھنٹہ زبانی تقریر کر کے بھی اپنے دعویٰ کو پیش کر دیں گے اور اسکے دلائل بیان کر دینگے اِس کے بعد وہ چاہیں تو مباہلہ کر لیں۔ خدا تعالےٰ خود فیصلہ کر دیگا۔ لیکن اب اگر اس بات کو نہ مانا جاوے اور خواہ مخواہ کذب کے ساتھ یہ کہا جاوے کہ انہوں نے مباہلہ سے گریز کیا ہے تو ہم بھی کہتے ہیں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ خدا تعالیٰ خود دلوں کے راز جانتا ہے وہ خود فیصلہ کر دیگا۔" پہلے بھی حضرت نے مباہلہ سے گریز نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی فوراً واپس چلے گئے اور باوجود اصرار کے دو چار دن ٹھہرنا نہ چاہا اور پھر باوجود بلانے کے نہ آئے اگر اس پر بھی نہ سمجھے تو پھر اُن سے خدا سمجھے +

جلسۂ حضرت مسیح کی دوسری تقریر

(جو کہ آپ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء مسجد اقصیٰ مین کی)

ابتدار مین نے کل جو کچھہ بیان تھا۔ اُس کی تکمیل بسبب بیماری کے نہ ہوسکی۔ اس واسطے جو باتی مناسب بیان ہے۔ وہ آج کیا جاتا ہے۔

مصائب اللہ تعالےٰ نے یہ سلسلہ اس واسطے قائم کیا ہے کہ لوگ نئے طور پر اس کی ہستی پر ایمان اور یقین حاصل کرین۔ اور اس سلسلہ پر مخالفین کی طرف سے قسما قسم کے مصائب پڑتے ہین۔ اور اس مین داخل ہونے والے دکھ دئے جاتے ہین اور یہ ایذا رسانی صرف بیرونی لوگون کی طرف سے نہین ہے۔ جو غیر مذاہب کے لوگ ہین۔ بلکہ اندرونی لوگون کی طرف سے بھی جو کہ مسلمان کہلاتے ہین۔ ہم دکھ دئے جاتے ہین اور وہ لوگ ہماری مخالفت مین کوئی بات چھوڑ نہین سکتے۔

امن کی گورنمنٹ لیکن اگر ان مصائب کا مقابلہ پہلے زمانہ کے لوگون پر جو مصائب آئے ان کے ساتھ کیا جاوے تو یہ کچھ چیز نہین۔ پہلے لوگ حالت غربت مین اپنے ایمان اور دین کی خاطر قتل کئے جاتے تھے۔ اور ہر طرح کی جسمانی ایذا رسانی ان کو ہوتی تھی۔ جس کے عوض مین اب صرف زبانی ایذا رسانی ہے۔ جو کچھہ چیز نہین۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہم پر ہے۔ جس کا شکریہ ہم ادا نہین کر سکتے۔ کہ اس نے ہم کو ایک ایسی گورنمنٹ کے ماتحت رکھا۔ جو ان معاملات مین پاک خیال رکھتی ہے ہر ایک کو اس کے مذہبی امور مین پوری آزادی حاصل ہے ہمارے مخالف اپنے اندرونی جوشون کی وجہ سے دانت پیستے رہتے ہین۔ مگر کچھہ کر نہین سکتے۔ مین اس بات کو یاد کر کے ہمیشہ ہزار ہا شکر کرتا ہون۔ خدا تعالےٰ کیسا حکیم اور رحیم ہے۔ کہ جب اس نے ایسے وقت مین کہ اسلام پر ہر طرف سے مصائب وارد ہو رہے ہین۔ اسلام کی تائید مین ایک سلسلہ قائم کرنے کا ارادہ کیا۔ تو اس کے ظاہر کرنے سے پہلے ایسا بندوبست کیا کہ اس ملک مین ایک **امن پسند گورنمنٹ** قائم کر دی۔ مین یہ بات ریاکاری سے نہین کہتا وہ شخص منافق ہوتا ہے۔ جو کسی بات پر پورا ایمان نہ رکھتا ہوا اس کو ظاہر کرے۔ بلکہ مین خود اپنی زندگی کا مشاہدہ اور تجربہ پیش کرتا ہون۔ پچیس ۲۵ سال سے زائد ہوئے کہ اس سلسلہ کی اشاعت امن اور آرام کے ساتھہ ہو رہی ہے۔ اسی گورنمنٹ کے ملک مین مین نے سولہ ہزار اشتہار انگریزی مین جو دعوت اسلام کیواسطے تھے شائع کئے ہین۔ یوروپ کے تمام معززین کو وہ اشتہار بھیجے ہین۔ خود ملکہ معظمہ کو دعوت اسلام کی ہے۔ مگر ان باتون پر گورنمنٹ نے کوئی غصہ ظاہر نہین کیا۔ نہ کوئی ناراضگی دکھائی ہے۔ بلکہ مین نے سنا ہے کہ ملکہ معظمہ کو دعوت اسلام کی جو کتاب لکھی گئی تھی اس کا ایک نسخہ بذریعہ تار کے منگوایا گیا تھا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کیسا فضل اور احسان ہے کہ مقاصد دینی کی اشاعت کے واسطے اُس نے ہم کو ایک ایسی جگہ دی ہے جس کی نظیر تمام روئے زمین پر اس لحاظ سے نہین مل سکتی خام خیال لوگ کہین گے کہ یہ گورنمنٹ کی ستائش خوشامدانہ کرتے ہین۔ مگر یہ غلطی ہے۔ مین حلفاً اور ایمانا کہتا ہون کہ جو امن دینی امور مین اس جگہ حاصل ہے۔ وہ مکہ مین بھی نہین۔ جو دین کا گھر کہلاتا ہے۔ مگر وہ چار خون روز ہو جاتے ہین اور کوئی پوچھنے والا نہین۔ یہی حال آجکل مدینہ مین ہے۔ سلطنت روم مین بھی وہ امن حاصل نہین۔ جو گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت ہم کو ہندوستان مین حاصل ہے۔ پھر کیا اگر ہم کابل مین ہوتے تو اس جگہ ہم کو امن حاصل ہوسکتا ہے جہان ہمارے دو معزز دوست صرف اس وجہ سے قتل کئے جا چکے ہین۔ کہ وہ میرے عقائد ممانعت جہاد اور انکار آمد خونی مہدی وغیرہ کے قائل تھے۔ حالانکہ صاحبزادہ مولوی سید عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم بہت ہی خاموش رہنے والے اور کم گفتگو کرنے والے آدمی تھے اور ملک مین نہایت معزز تھے اور ہزارون آدمی ان کے مرید تھے اور دربار کابل مین ان کی بڑی عزت تھی کسی خود غرض نے امیر کابل کو جا کر کہا کہ یہ جہاد کے مخالف ہین۔ پس وہ خلاف عقائد کے سبب سے پکڑے گئے اور نہایت بے رحمی کے ساتھ قتل کئے گئے۔ سخت سے سخت دل بھی مقابلہ کیوقت اس بات کو مدنظر رکھ لیتا ہے۔ کہ ایسی سختی نہ کرے آسمان کے نیچے یہ ایک بڑا ظلم اور تعدی ہوئی ہے اُس کے بالمقابل دیکھو کہ ہم پچیس ۲۵ تیس ۳۰ سال سے نہایت امن کے ساتھہ اپنی کارروائی کر رہے ہین۔ عیسائیون کے مذہب کا ابطال کرتے ہین۔ کفارہ اور تثلیث کی تردید مین اشتہارات اور کتابین شائع کرتے ہین۔ مگر کوئی وارنٹ ہم پر نہین ہوتا۔ یہ **گورنمنٹ کی پُرامن حکومت** کے ماتحت رہنے کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ جس پر احسان کرتا ہے۔ اور اُس کو اتنی بڑی سلطنت اور غیر قومون پر حکومت عطا کرتا ہے۔ تو اس مین عمدہ صفات بھی رکھ دیتا ہے۔ مذہبی معاملہ مین اگر ہمارا مقدمہ کسی پادری کے ساتھ بھی ہو۔ تب بھی گورنمنٹ پادری کا لحاظ کر کے بیجا کارروائی نہین کرتی۔ بلکہ ایسے موقعہ پر اور بھی زیادہ انصاف کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اس گورنمنٹ کا انصاف ایسا ہے۔ کہ ایک جنٹلمین پادری نے مجھہ پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تھا۔ اگر گورنمنٹ کا دل مجھہ سے دُکھا ہوا ہوتا۔ تو ایسے وقت مین مجھے سخت سے سخت سزا دی جا سکتی تھی۔ مگر ڈپٹی کمشنر نے میری عزت کی اور نرمی کے ساتھہ گفتگو کی اور مجھے کرسی دی۔ بلکہ مین نے سنا ہے۔ کہ اُس کے پاس میرے برخلاف سفارشین کی گئین۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ مجھہ سے ایسی بد ذاتی نہین ہوسکتی کہ مین ایک شریف آدمی کو بے گناہ سزا دون۔ پس اُس نے مجھے عزت کے ساتھہ بری کیا اور عدالت مین مجھے مبارکباد کہی۔ مین دیکھتا ہون۔ کہ اس گورنمنٹ کے مدبرین ایسی عمدہ عادات رکھتے ہین۔ اگر یہ خوبیان اُن مین نہ ہوتین تو خدا تعالیٰ ان کو غیر قومون پر اس قدر فتوحات کس طرح دیتا۔ اور ان کو ایسی اقبال مندی کیون کر حاصل ہوتی۔ اگر یہ گورنمنٹ آج نکل جاوے۔ تو یہ لوگ آپس مین ایک دوسرے کو کاٹ ڈالین۔ یہ گورنمنٹ ہمارے درمیان **ثالث بالجبر** ہے۔ جو جھگڑون سے سب کو بچاتی ہے ذرا سوچے کیا ہمارا گذارا کسی اور گورنمنٹ کے ماتحت ہو سکتا ہے۔ دوسرے ملکون مین لوگ جاہل کالانعام ہین ذرا ذرا سے اختلاف مذہبی پر ایک دوسرے کو قتل کر دیتے ہین۔ یہان دن رات عیسائیت پر حملہ کیا جاتا ہے۔ ہندو مذہب پر حملہ کیا جاتا ہے اور اپنے مذہبی عقائد ایک دوسرے پر ظاہر کئے جاتے ہین۔ مگر گورنمنٹ کو اس کے ساتھہ کوئی دخل تعلق نہین۔ خدا تعالےٰ کے فضلون اور نشانون مین سے ایک یہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے جس درخت کو نشوونما دینا چاہا۔ اس کو اچھی زمین مین لگایا۔ اگر وہ اس کا

ستیاناس کرنا چاہتا ۔ تو تو اس کو بری زمین میں لگاتا جہاں کہ وہ پامل ہو جاتا ۔ ہمارے سلسلے کے درخت کو خدا نے ایک اچھی زمین میں لگایا ہے ۔

گورنمنٹ کا شکریہ واجب

اس قدر احسانات پر گورنمنٹ انگریزی کا شکریہ ضروری ہے ۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ۔ گورنمنٹ کا شکریہ ہے ۔ کہ ہم پر مخالفین جو حملہ کرتے ہیں ۔ ہم ان کا جواب دیسکتے ہیں اور ان کی نیش زنی اور ایذاء رسانی سے بھی محفوظ رہتے ہیں ۔ یہ ایک بڑا احسان ہے ۔ احسان تو ایسی چیز ہے ۔ کہ ایک کتے کو بھی اگر روٹی کا ٹکڑا ڈالا جاوے ۔ تو وہ یاد رکھتا ہے اور پھر اس کو ماریں ۔ تب وہ زخمی نہیں کرتا ۔ افسوس ہے اُس شخص پر جو کُتے کے برابر بھی خلق نہیں رکھتا ۔

ایسے ملانوں سے نفرت

میں اپنی جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ سفلہ مزاج تنگ ظرف ملاں جو ناحق کے خون کر کے خوش ہوتے ہیں اور غازی بنتے ہیں ۔ اُن سے قطعی نفرت کرو ۔ اور ان کے کام کو حقارت کی نگاہ سے دیکھو اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرو اور اس کی قدر کرو ۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے احسانات میں سے ایک یہ احسان ہے ۔

انتخاب پنجاب

گورنمنٹ کے شکریہ کے اظہار کے بعد میں تمہیں یہ بتلانا چاہتا ہوں ۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کے ابتداء کیواسطے اور اس کے قیام کے لئے اس سرزمین پنجاب کو کیوں پسند کیا ۔ بلحاظ مذہبی آزادی کے تو تمام برٹش انڈیا برابر ہے لیکن خدا تعالےٰ نے پنجاب کو اس واسطے پسند کیا کہ یہ نرم زمین ہے ۔ حق کی قبولیت کا مادہ پنجاب میں سب سے بڑھ کر آیا ۔ ہم کئی مرتبہ ہندوستان کے بعض مقامات میں اور دہلی میں گئے ۔ لیکن جیساکہ پنجاب کے لوگوں نے ہم کو قبول کیا ایسا اور کسی نے نہیں کیا اور جگہ کے لوگوں کے سامنے قرآن پیش کیا گیا ۔ حدیث پیش کی گئی نشانات دکھائے گئے ۔ مگر انھوں نے کسی کی بھی پرواہ نہیں کی ۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ اُس نے اس ملک میں یہ سلسلہ قائم کیا ہے ۔ اس لحاظ سے بھی اس فضل کیواسطے اس سرزمین کا حق تھا کہ انگریزوں کی پرامن سلطنت سے پہلے چالیس پچاس سال تک اس علاقہ میں سکھوں کے مظالم سے اسلام نے ایک سخت رنج اٹھایا تھا ۔ میری عمر اُس وقت پانچ سال کی ہوگی جب سکھوں کا یہاں راج تھا ۔ مگر ہم اس بات کی گواہی رویت کی رکھتے ہیں ۔ کہ سکھا شاہی مذہب اسلام کیواسطے ایک بھاری بلا تھی ۔ بہت سے لوگ اس بات سے واقف ہوں گے کہ سکھوں کے زمانہ میں اگر کوئی مسلمان مسجد کے اندر اذان کہدیتا تھا ۔ تو اس کی سزا قتل سے کم نہ ہوتی تھی دیکھو ہندو لوگ سنکھ بجاتے ہیں ہم کبھی مزاحم نہیں ہوتے ۔ لیکن اذان کے کہنے پر ایک مسلمان مُصیبت کے نیچے آجاتا تھا ۔ یہ مکان جس میں اس وقت میں بیٹھا ہوں ۔ یہ سکھوں کے زمانہ میں ان کا دار الحکومت نہیں بلکہ دار الظلم تھا ۔ اس جگہ ان کی عدالت لگا کرتی تھی ۔ مگر میں کیا کہوں کہ ان کی عدالتیں کیسی ہوا کرتی تھیں ۔ کوئی مسلمان اپنی مسجد میں اذان ایسی کہہ نہ سکتا تھا ۔ جس کا آواز مسجد کی چار دیواری سے باہر جاسکے ۔ ابتدا میں انگریزوں کا دخل پنجاب پر ہوا اور ہنوز لوگوں کو عام خبر نہ تھی ۔ اور

حکومت برطانیہ کی پہلی برکت

کاردار وہی پرانے تھے اور مقام عدالت بھی وہی تھے ۔ کہ ایک مسلمان سپاہی باہر سے یہاں قادیان میں آیا ۔ اور ایک مسجد میں نماز پڑھنے گیا تو اُس نے دیکھا کہ مسجد کے اندر ملاں آہستہ آہستہ اذان کہتا ہے ۔ اس سپاہی کو حکومت انگریزی کے دخل کی خبر تھی ۔ اُس نے مؤذن کو کہا کہ بلند آواز سے اذان کہو ۔ ایسی بانگ تو کیوں دیتا ہے جو تیرے ہی تک محدود رہے ۔ اس نے کہا اگر میں بلند آواز سے بانگ دونگا ۔ تو ابھی مجھے سولی دیا جاویگا ۔ اور پھانسی پر چڑھایا جاویگا ۔ اس واسطے میں ایسا نہیں کرسکتا ۔ سپاہی نے کہا کہ کچھ پرواہ نہیں میں ذمہ وار ہوں تو کوٹھے پر چڑھکر اذان دے اُس نے دوبارہ اذان دی مگر ڈرتے ہوئے ۔ اور آہستہ آہستہ ۔ تب سپاہی نے اُسے کہا کہ تو مت ڈر اور پورے زور سے اذان کہدے ۔ سپاہی کے اس قدر اصرار پر جب کہ اُس نے بلند آواز سے اذان کہنی شروع کی ۔ تو ارد گرد کے تمام برہمن اور دیگر مشرکین جمع ہوگئے اور دوڑے ہوئے اس جگہ کے کاردار کے پاس آئے اور فریاد مچائی کہ بڑا ظلم ہوا کہ ملاں نے باآواز بلند بانگ دیدی ہے ۔ جس سے آٹے بھرشٹ ہو گئے ہیں اور ہمارے کپڑے بھرشٹ ہو گئے اور ہماری زمین بھرشٹ ہوگئی ہے اور ہمارے مکان بھرشٹ ہو گئے ہیں ۔ کاردار نے حکم دیا کہ اس مُلاں کو فوراً پکڑ لاؤ تاکہ اس کو واجبی سزا دیجاوے ۔ چنانچہ وہ پکڑا آیا ۔ تو اس کے پیچھے پیچھے وہ نیک بخت سپاہی بھی چلا آیا ۔ کاردار نے موذن سے پوچھا کہ کیا تو نے بلند آواز سے اذان کہی ہے ؟ موذن نے ہنوز جواب نہ دیا تھا کہ وہ سپاہی آگے بڑھا اور کہا کہ اس نے بانگ نہیں دی میں نے دی ہے ۔ کاردار بھی اندر ہی اندر اس حقیقت سے آگاہ ہوچکا تھا کہ راج بدل گیا ہے اور سکھا شاہی ظلم کا زمانہ نہیں رہا ۔ اُس نے برہمنوں کو مخاطب کر کے کہا کہ کیوں بے فائدہ شور مچاتے ہو جاؤ ۔ چُپ چاپ اپنے گھروں میں بیٹھو ۔ تم اذان پر کیا کہتے ہو ۔ لاہور میں تو گائیں[1] ہو رہی ہیں ۔ یہ گورنمنٹ انگریزی کی پہلی برکت تھی جو کہ ہم کو حاصل ہوئی تھی ۔ کیونکہ بانگ دعوت اسلام کا ایک طریقہ ہے جو مختصر الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے ۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ آؤ لوگو ! تم توحید کو اختیار کرو ۔ اور مسلمان ہو جاؤ ۔ ایسا ہی ایک مقدمہ ہوشیارپور میں ایک انگریز کے سامنے ہوا تھا ۔ کیونکہ سکھوں کے زمانہ کے بلے ہوئے ہندو برہمن بانگ کے جانی دشمن ہر جگہ ہو رہے تھے اور ابتدائے حکومت

بانگ پر مقدمہ

انگریزی کے وقت ایسے مقدمات بہت سے ہوئے تھے ۔ جب ابتدا میں انگریزوں کی عملداری شروع ہوئی ۔ تو ایک جگہ ایک مسلمان نے مسجد میں بلند آواز سے اذان کہنے پر تمام پنڈت برہمن جمع ہوئے اور فریاد کرتے ہوئے مجسٹریٹ ضلع کے پاس پہونچے ۔ جو کہ انگریز تھا اور اُس کے سامنے شکایت کی کہ ہم پر بڑا سخت ظلم ہوا ہے کہ ایک مسلمان نے بانگ دی ہے اور اس بانگ نے سخت نقصان کیا ہے ۔ کیونکہ اُس سے ہماری چیزیں بھرشٹ ہوگئی ہیں ۔ نہ آٹے گوندھے ہوئے پکانے کے کام کے رہے نہ روٹیاں پکی ہوئی کھانے کے لائق رہیں نہ کپڑا پہننے کے قابل رہا ۔ گھر کے سب برتن بھرشٹ ہو گئے ۔ مجسٹریٹ دانا تھا ۔ اُس نے کہا کہ وہ بڑی پُر تاثیر

---

[1] یعنی گائے بھی ذبح ہو رہی ہے جو ایک سخت جرم قرار دیا جاتا تھا ۔ ایڈیٹر

ہوا ن معلوم ہوتی ہے۔ اُس موذن کو فوراً بلایا۔ چنانچہ وہ موذن طلب کیا گیا اور مجسٹریٹ کے سامنے حاضر ہوا - ایک طرف غریب موذن اکیلا کھڑا تھا اور دوسری طرف پنڈتوں - برہمنوں اور کھتریوں کے گروہ کے گروہ دادو فریاد کرتے ہوئے جمع ہوئے - انگریز نے اس موذن کو کہا کہ ہم تمہاری اذان سننا چاہتے ہیں۔ تم ہمارے سامنے اسی طرح اذان کہو - چنانچہ اس نے اذان کہی صاحب نے کہا اس اذان سے تو کوئی ایسی بات معلوم نہیں ہوتی - اور ہندوؤں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ کیا اس ملاں نے اسی طرح اذان بانگ دی تھی - اس پر سب برہمن اور ان کے ساتھی چیخ چلا اُٹھے - کہ نہیں حضور وہ بانگ تو بلند آواز سے تھی - تب مجسٹریٹ نے کہا کہ تم نے یہ بانگ بہت آہستہ کہی ہے تم بلند آواز سے بانگ کہو - تب اُس نے بہت بلند آواز سے بانگ کہی جس کو مجسٹریٹ نہایت غور سے سنتا رہا اور بعد ختم ہونے کے تعجب کے ساتھ اپنے سررشتہ دار کی طرف مونھ کر کے کہنے لگا کہ اس بانگ سے تو ہمارا کچھ بھرشٹ نہیں ہوا کیا تم پر کوئی ایسا اثر ہوا ہے - کہ تمہاری کوئی چیز بھرشٹ ہو گئی ہو - سررشتہ دار ہنسا اور کہا کہ کچھ نہیں - تب مجسٹریٹ نے کہا کہ یہ پنڈت شریر معلوم ہوتے ہیں ان سب کے مچلکے لئے جاویں اور اگر آئندہ کوئی ایسی شرارت کریں - تو ان کو سزا دی جاوے اب خیال کرو کہ **انگریزوں کا قدم کس قدر مبارک ہے** - اور اُن کے زمانہ میں اسلام کو کس قدر ترقیات حاصل ہوئی ہیں -

برکات سلطنت برطانیہ

سکھوں کے زمانہ کا ایک شخص کمے شاہ نام ذکر کیا کرتا تھا کہ اسکا مرشد صحیح بخاری کی زیارت کی خواہش رکھتا تھا کہ اس کی شکل دیکھ سکے اور پانچوقت نماز میں دعا کرتا تھا اور پھر نا امید ہو کر رو پڑتا تھا کہ مجھے سکھوں کے زمانہ میں کہاں سے مل سکتی ہے - اب وہی صحیح بخاری ہے کہ تین چار روپے میں مل سکتی ہے - مطبع اور ریل اور ڈاک کے ذریعہ سے کتابوں کے خزانے نکل آئے ہیں - اس وقت ملاؤں کے پاس کنز قدوری کے سوائے کچھ نہ ہوتا تھا - اسلام کی ترقی کے واسطے اس گورنمنٹ کا قدم ایک ارہاص ہے - کسی امر کے ظہور سے پہلے اس کا مقدمہ اور پیش خیمہ ہوتا ہے - انگریزوں کا آنا اسلام کی ترقی کا مقدمہ ہے - بہت سے علامات ظاہر ہو گئے ہیں سب سے اول اذان کی اجازت ہو گئی پھر نمازوں کی ادائگی میں کوئی مزاحمت نہیں رہی وہ گائے جس کے واسطے ہزاروں مسلمانوں کے خون ہوتے تھے وہ خود ذبح ہو رہی ہے - ایک دفعہ گائے کے ذبح کرنے کے شبہ میں ایک جگہ سات ہزار مسلمان قتل کئے گئے تھے

حیوان کی خاطر انسان پر ظلم

ایک دفعہ بٹالہ میں بھنڈاریوں کی حکومت تھی - اس زمانہ میں ایک سید نیک بخت سپاہی شام کے وقت بازار میں جا رہا تھا کہ پیچھے سے گائیوں کا ایک ریوڑ آگیا - جس کو دیکھ کر وہ ایک دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا کہ وہ گذر لے تو پھر اپنا راستہ لے - اتفاق سے ایک گائے اس کے قریب آگئی کہ اس کو گرا دے اُس نے اپنی تلوار کی نیام سے اس کو پرے ہٹایا نیام کی نوک کچھ پھٹی ہوئی تھی اور اس میں سے تلوار کی نوک سے گائے کے چمڑے پر ایک خفیف سی خراش ہو گئی - جس پر کسی برہمن کی نظر پڑ گئی - بس پھر کیا تھا - فوراً اس کو پکڑ کر کاردار کے پاس لے گئے اور کاردار نے نہایت ظلم کے ساتھ اس غریب کا ہاتھ کٹوا دیا - اسلام نے سکھوں کی سلطنت سے اتنے صدمے اُٹھائے تھے کہ اگر اب اس نعمت کا انکار کریں تو خدا کا انکار ہو گا - کیونکہ خدا ہی نے یہ نعمت بھیجی ہے اور ہمارے واسطے ایسا امن کر دیا ہے کہ ہم جس طرح سے چاہیں وعظ کریں - خدا تعالیٰ کی عبادت کریں - اپنے دین کی اشاعت کریں - کوئی مزاحمت کرنیوالا نہیں یہ ایک نعمت ہے مگر مسلمانوں نے نہ تو اس شکرگذاری کا حق ادا کیا ہے اور نہ

مسلمانوں کی ناشکرگزاری

اس امن کا حق ادا کیا گیا ہے جو کہ ان کو حاصل ہے اس قدر امن پا کر تو مسلمانوں کو لازم تھا کہ بہت زیادہ دین کی طرف توجہ کرتے لیکن برخلاف اس کے اب تو مساجد بھی خالی پڑی ہیں پہلے تو یہ شکائیت تھی کہ سکھ اذان نہیں کہنے دیتے اور اب یہ ہے کہ اذان کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا - دنیا کے جھگڑوں میں اور ناگفتنی عیبوں میں ایسے مبتلا ہوئے ہیں کہ دین کو بالکل بھول ہی گئے ہیں - چاہیئے تھا کہ نیکی میں ترقی کرتے نہ کہ بدی میں - امن کی حالت میں انسان کو اختیار ہوتا ہے - کہ خواہ مساجد کو آباد کرے اور خواہ قمار خانے کو - لیکن افسوس ہے کہ مسلمان نیکی کی طرف نہیں جھکے اور اُنھوں نے بدی کو اختیار کیا ہے لیکن **ہماری جماعت** کو چاہیئے - کہ وہ ایسا نہ کرے بلکہ اس امر کی قدردانی کرے - اسی واسطے خدا نے اُس کو پنجاب میں قائم کیا ہے

پنجاب کی بہت مشابہت عرب کے زمانہ جاہلیت سے تھی

سکھوں کے زمانہ پنجاب کی حالت بلحاظ جہالت اور بے دینی کے ایسی ہی تھی جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کے ملک کی حالت تھی - جس کو زمانہ جاہلیت کا عرب کہتے ہیں - جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے قریش کی حالت بہت وحشیانہ تھی وہی حالت اس ملک کے لوگوں میں ہو رہی تھی - انسانی فطرت کا ایسا تنزل ہو گیا تھا کہ قریب تھا کہ جانوروں کی طرح ہو جاویں - اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا تھا - ورنہ یہاں تک نوبت پہنچ چکی تھی کہ بعض مسلمانوں نے سکھوں کی طرح کچھیں پہن لی تھیں اور بعض تو سکھ بن گئے تھے اس لحاظ سے بھی یہی ملک حق رکھتا تھا کہ آخری زمانہ کا مسیح اور مہدی اس میں پیدا ہو - جیسا کہ عرب کا ملک اپنے زمانہ میں تمام دنیا سے بڑھکر وحشیانہ حالت میں ہونے کے سبب اس قابل ہوا تھا کہ آخری نبی اس میں پیدا ہو تا کہ سب سے بڑی وحشی قوم کو سب سے بڑھکر مہذب بنا کر ایک معجزہ ظاہر کرے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے عرب کی حالت نہائت ہی ردی ہو چکی تھی - ہر ایک قسم کی بے قیدی اور شرارت اور بدکاری ان میں پائی جاتی تھی - شرابیں پیتے تھے - زنا کرتے تھے - جوا کھیلتے تھے اور کسی قسم کے جُرم کو معصیت نہیں سمجھتے تھے - خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں بھی اُن کے مفاسد کا ذکر کیا ہے - جتنی متفرق بدیاں مختلف زمانوں میں دنیا میں ہوتی رہی ہیں آدم سے لے کر اخیر زمانہ تک وہ سب مجموعی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پائی جاتی تھیں - وہ ایک نہایت ہی تاریک زمانہ تھا - جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا آفتاب نبوت نکلا اور اُس نے دنیا کو روشن کیا اُس زمانہ کی تاریکی اور اس کے بعد کی روشنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت نبوت کے واسطے ایک کافی دلیل تھی جب دنیا میں ہر طرف موت ہی موت نظر آوے - تو عادت اللہ اس طرح جاری ہے - کہ ایسے وقت میں کوئی نہ کوئی علاج

بھی نکل آتا ہے۔ فطرت انسانی میں یہ بات داخل ہے کہ ایسے وقت میں مصلح ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ عرب کی جو وحشیانہ حالت اُس زمانہ میں تھی۔ اس کا پتہ اس وقت کی کتابوں کے پڑھنے سے لگ سکتا ہے۔ یہ خداتعالے کے رحم کا تقاضا تھا کہ ایسے وقت میں خاتم النبین کو پیدا کیا۔ مسلمانوں کے واسطے یہ ایک فخر کی بات ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت پر جو دلائل زبردست ہیں۔ اُن میں سے ایک

طبیب رُوحانی

یہ دلیل بھی ہے کیونکہ جب ایک طبیب ایسے وقت میں آوے کہ لوگ مختلف قسم کی بیماریوں میں گرفتار ہوں۔ جیسے سل اور دق اور محرکہ وغیرہ اور گروہ کے گروہ ان امراض میں مبتلا ہوں اور اس طبیب کے علاج سے وہ بیمار شفا پا جاویں۔ تو پھر ایسے شخص کو طبیب ماننے کے واسطے اور کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رُوحانی طبیب تھے اور جس کام کا دعوے کیا اُنہوں نے وہ کر کے دکھلا دیا۔ اور ایسے طور سے اس کی تبلیغ کی کہ اس کی نظیر دنیا بھر میں نہیں پائی جاتی۔ اس سے بڑھ کر آپ کی صداقت کے ثبوت میں اور کسی دلیل کی ضرورت نہیں

مقابلہ آنحضرت و مسیح ناصری

مجبوری سے یہ بات کہنی پڑتی ہے کیونکہ حق یہی ہے۔ کہ یہ ہر دو دلیلیں جس کمال کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے پوری ہوئیں دوسرے کسی نبی کو یہ حاصل نہ ہوسکیں نہ حضرت موسےٰ کے واسطے یہ سب باتیں جمع ہوسکیں اور نہ حضرت عیسےٰ کے واسطے۔ حضرت عیسےٰ کے زمانہ میں جو یہودیوں کی قوم تھی اور جس کی طرف وہ مبعوث ہوئے تھے۔ اُن کے پاس خدا کی کتاب توریت موجود تھی۔ اس کو پڑھتے تھے اور اپنے طور پر مذہبی فرائض بجا لاتے تھے۔ گو وہ غافل اور دنیا دار ہو چکے تھے تاہم رسم کے طور پر اُن کے پاس بیت المقدس تھا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم میں پیدا ہوئے جن کے پاس نہ کتاب تھی اور نہ علوم کے ساتھ وہ کوئی تعلق رکھتے تھے وہ نہ خدا کو مانتے تھے اور نہ انبیاء کے ساتھ کوئی تعلق رکھتے تھے اور نہ آخرت کے قائل تھے بلکہ کہا کرتے تھے کہ ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت و نحیی۔ یہ صرف اسی دنیا کی حیاتی ہے۔ اسی میں لوگ زندگی بسر کر کے مرجاتے ہیں اور بس اتنے پر خاتمہ ہو جاتا ہے اور کہتے تھے۔ و ما یھلکنا الا الدھر۔ یہ دہر ہی ہم کو ہلاک کریگا اور بس۔ غرض وہ پورے دہریہ تھے اور دُنیا کے تمام مذاہب کا نقشہ اُس وقت عرب میں موجود تھا وہ گندے مذاہب جن میں افراط تفریط پائی جاتی تھی سب اُس جگہ موجود تھے اور جتنے گند اور افعال شنیعہ انسان میں ہوتے ہیں وہ سب ان میں موجود تھے۔ ایسی خراب حالت کے بعد جو تبدیلی اُن لوگوں میں پیدا ہوئی وہ ان لوگوں سے مخفی نہیں جو اسلام کے حالات سے آگاہی رکھتے ہیں۔ قبل اسلام میں آنے کے اُن لوگوں کی حالت وہ تھی۔ کہ یاکلون کما یاکل الانعام۔ چارپایوں کی طرح کھانے پینے کے سوائے ان کا کوئی شغل نہ تھا۔ یہ تو حالت کفر تھی۔ اس کے بعد ان کی حالت اسلامی کی یہ تعریف ہے کہ یبیتون لربھم سجداً و قیاماً۔ اپنے ربّ کی عبادت میں سجدہ اور قیام کرتے ہوئے رات گزار دیتے ہیں وہ کھانا پینا سب بھول گئے اور پہلا نقشہ بھی بالکل بدل گیا قرآن شریف میں ان کے ہر دو وقتوں کی حالت بوضاحت بیان کی گئی تھی۔ اور قرآن شریف اُن کو علانیہ سنایا جاتا تھا۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہوتی تو وہ ضرور بول اُٹھتے۔ کہ یہ جھوٹ ہے مگر کسی نے دم نہ مارا۔ حدیث شریف میں ان کی تعریف میں آیا ہے۔ اللہ اللہ فی اصحابی۔ میرے اصحاب میں اللہ ہی اللہ ہے۔ ان کا رنگ ہی بدل گیا تھا۔ علاوہ اور معجزات اور نشانات کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں ایک زبردست دلیل یہ ہے جو بیان کی گئی ہے۔

زندہ اسلام

اس کے علاوہ اسلام کی صداقت پر ایک اور دلیل یہ ہے۔ کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے، اور ہر فصل میں وہ اپنی زندگی کے آثار ظاہر کرتا رہتا ہے۔ دیکھو جیسا کہ درختوں کا حال ہے کہ موسم خزاں میں تمام درختوں کے پتے اور پھل پھول گر جاتے ہیں اُس وقت کوئی شناخت نہیں کرسکتا کہ ان درختوں کے درمیان پھل دینے والا زندہ درخت کونسا ہے اور مُردہ درخت کونسا ہے۔ لیکن جلد موسم بہار آجاتا ہے تو زندہ درخت اپنے پھول اور پھل کے ساتھ زندگی کا ثبوت دیتا ہے۔ یہی حال مذاہب کا ہے۔ مرور زمانہ سے وہ اصلیت نہیں رہتی۔ چھ سات دن میں تو بدن کا کپڑا بھی میلا ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی دینی معاملہ میں لوگوں کے درمیان غفلت اور سُستی پھیل جاتی ہے۔ لوگ دُنیا کی طرف جب جھک جاتے ہیں یہ زمانہ مذاہب کے واسطے خریف کا زمانہ ہوتا ہے اور ایسا خریف سو سال میں آتا ہے اور خداتعالیٰ کی حکمت کاملہ نے صدی کے سر پر پھر ربیع رکھا ہوا ہوتا ہے جس سے مذہب کے پھل پھول پھر تازہ ہوتے ہیں۔ مگر یہ ربیع اُسی مذہب کو نصیب ہو سکتی ہے۔ جو سچا اور منجانب اللہ ہے اور اُس درخت کی مانند ہے جو زندہ ہے اور مر نہیں چکا۔ مگر جس باغ میں ہمیشہ خریف ہی رہتا ہے سمجھو کہ وہ ناکارہ ہے۔ سو آجکل مذہب اسلام حالت ربیع میں ہے۔ کہ خداتعالے نے اُن کے درمیان ایک شخص بھیجا۔ جو اس کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوتا ہے اور دین اسلام کی تائید میں نشان دکھلاتا ہے۔ لیکن عیسائی اور ہندو اور آریہ اور تمام مذاہب جو اسلام کے سوائے ہیں۔ سب حالت خریف میں ہیں۔ اور ہمیشہ اسی میں رہینگے کیونکہ وہ مر چکے ان کے واسطے الہام آلہی کا سلسلہ بند ہو چکا۔

خدا کی ہستی کا ثبوت

میں علانیہ کہتا ہوں کہ اسلام کے سوائے باقی مذاہب مُردہ ہیں۔ صرف اسلام زندہ ہے جو اپنے اندر خوارق اور نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے جو چاہے دیکھ لے اگر میں نہ دکھا سکوں تو جو سزا چاہیں مجھے دیں۔ وہ خدا جس کے تعلق کے ساتھ نجات موقوف ہے اور ایمان اور یقین اس تعلق کے ذریعہ سے پختہ ہوتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اُس خدا کا علم بجز اسلام کے اور کسی کو حاصل نہیں ہے باقی تمام مذاہب صرف وہمی طور پر کہتے ہیں کہ خدا ہے مگر کیا خدا نے ان میں سے کسی کے ساتھ کلام کیا ہے کیا ان کے پاس کوئی نشان ظاہر ہوتے ہیں ویدوں کی رُو سے تو یہ بات طے یافتہ ہے کہ نہ کوئی نشان ہے اور نہ کوئی معجزہ اور نہ اس زمانہ میں خداتعالے کسی کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ چاند

سورج زمین آسمان خدا کی ہستی کے دلائل ہین تو ہنود مذہب کے مطابق یہ بھی نہین ہوسکتے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ ارواح خود بخود ہین - خدا ان کا خالق نہین اور پرمانو بھی خود بخود ہین - خدا ان کا خالق نہین پس جب رُوح اور مادہ ہر دو خود بخود ہین - تو وہ خود بخود جُڑ بھی سکتے ہین جوڑنے کے واسطے بھی پرمیشور کی ضرورت نہین ہوسکتی - پس خدا کی ہستی پر ان لوگون کے پاس کوئی دلیل موجود نہین مگر ہمارا خدا کہتا ہے کہ تمام ارواح مین نے ہی پیدا کئے اور تمام ذرات مین نے ہی بنائے ہین اور ہر ایک چیز کا مبدا رفیض مین ہون - مجموعہ مصنوعات پر نظر کر کے ہم کہ سکتے ہین کہ اس کا خدا ہے - مگر خدا تعالیٰ مومن مسلمان کو اس حد تک نہین رہنے دیتا - بلکہ وہ اس کو بڑے بڑے نشانات کے وعدے دیتا ہے اور پھر اُن کو پورا کر کے دکھلاتا ہے - قرآن شریف مین آیا ہے لہم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا - ان کے واسطے اسی دنیوی زندگی مین بشارتین نازل ہوتی ہین اور قرآن شریف مین اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہین کہ وہی ہمارا رب ہے اور پھر اس ایمان پر استقامت دکھلاتے ہین اللہ تعالیٰ اُن پر فرشتے نازل کرتا ہے جو ان کو تشفی دیتے ہین کہ تم کو کوئی غم اور حزن نہین پہنچیگا - خدا تعالےٰ کی شناخت کے واسطے یہ ایک بڑا طریق ہے کہ نشانات کا مشاہدہ کرایا جاوے - جب ایک سلسلہ نشانات اور کرامات کو مدت دراز گذر جاتی ہے - تو لوگ دہریہ مزاج ہو جاتے ہین اور بے ہودہ باتین بناتے ہین - چاہیئے کہ ایسے لوگ جو معجزات کے منکر ہین ہماری سامنے آوین خباثت کے ساتھ انکار جدا بات ہے وہ مانین یا نہ مانین ان کا اختیار ہے لیکن ہمارے سامنے آ کر وہ لاجواب ضرور ہو جائینگے - خدا تعالےٰ نے اقتداری پیشگوئیون کیواسطے یہ سلسلہ قائم کیا ہے خدا تعالیٰ کی رحمت کا یہ ایک ذریعہ ہے -

تقوی

لیکن خدا تعالیٰ کے نشانات تقوی اور طہارت کے ساتھ حاصل ہوتے ہین - اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے - کہ تقوےٰ علم کی جڑ ہے اور تقوی ہی نیکی کی جڑھ ہے - علم سے اس جگہ مراد دینی علم ہے نہ کہ دنیوی علم - اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ یہ کتاب ھُدًی للمتقین یعنی ان لوگون کے واسطے ہدایت کا ذریعہ ہے - جو کہ تقوےٰ اختیار کرتے ہین -

قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے تقوی کا ہونا ضروری ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - لا یمسہ الا المطہرون سوائے مطہر اور متقی لوگون کے اور کوئی اس کے علوم سے بہرہ ور نہین ہوسکتا - دنیوی علوم اور حرفہ اور پیشہ اور فلسفہ اور خشک منطق کے حاصل کرنے کیواسطے یہ ضروری نہین کہ انسان متقی ہو - کیسا ہی فاسق فاجر کوئی ہو ان علوم مین دسترس کر سکتا ہے مگر یاد رکھو کہ دینی معارف اور حقایق اور لطایف صرف ان لوگون کو حاصل ہو سکتے ہین - جو متقی ہین - سہ

عروس حضرت قرآن نقاب انگاہ بکشاید
کہ دار الملک معنی را بہ بیند خالی از غوغا

اللہ تعالےٰ نے اس بات کو حرام کیا ہے کہ فسق و فجور اور شرارت کے ساتھ کسی کو دینی علوم بھی حاصل ہو جائین ہان چور کیطرح کوئی دوسرون کی بات لے کر بیان کر دے تو وہ مال مسروقہ ہے - لیکن وہ کلام جو روح القدس کی تائید کے ساتھ ہوتا ہے - وہ تقوے کے بغیر حاصل نہین ہو سکتا تمام دینی علوم کی کنجی تقوی ہی ہے -

تفسیر اول رکوع سورہ بقرہ

اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے -

الم - ذٰلک الکتٰب لا ریب فیہ ھدًی للمتقین - یہ کتاب تقوی کرنے والون کو ہدایت دیتی ہے - الذین یُؤمنون بالغیب - وہ جو خدا پر ایمان لاتے ہین - حالانکہ ابھی ان کو خدا نظر نہین آیا - یقیمون الصلوۃ - نماز کو کھڑا کرتے ہین حالانکہ نماز ان کی گر گر جاتی ہے - وممّا رزقنٰہم ینفقون جو کچھ ان کو دیا گیا ہے اُس مین سے خرچ کرتے ہین والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ہم یوقنون اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہین اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہین -

اب اس جگہ ایک سوال کیا جاتا ہے اور نادان آدمی قرآن شریف پر اعتراض کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جب متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہین کہ خدا پر ایمان رکھتا ہے نماز پڑہتا ہے - صدقہ دیتا ہے - کتب آلہی کو مانتا ہے - جب پہلے ہی سے وہ ان صفات سے متصف ہے - تو پھر وہ کون سی ہدایت ہے - جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے عطا ہو گی -

سو غور سے سننا چاہیئے کہ اس جگہ ہدایت سے مراد ایک اور اعلیٰ امر ہے - جو انسان کی کمل ترقیات پر دلالت کرتا ہے اور ان اعمال کو صبر اور استقلال کے ساتھ بجا لانے سے حاصل ہوتا ہے - پہلا ایمان غیب پر ہے - لیکن اگر ایمان صرف غیب تک محدود ہے - تو اس مین کیا فایدہ وہ تو ایک سنی سنائی بات ہے - اس کے بعد معرفت اور مشاہدہ کا درجہ حاصل کرنا چاہیئے - جو کہ اس ایمان کے بعد رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام کے عطا ہوتا ہے اور انسان کی حالت غیب سے منتقل ہو کر علم شہود کی طرف آ جاتی ہے - جن باتون پر وہ پہلے غیب کے طور پر ایمان لاتا تہا - اب ان کا عارف بن جاتا ہے اور اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کو اسی دنیا مین دیکھ لیتا ہے پس غیب پر ایمان لانے والے کو آگے ترقی دی جاتی ہے اور وہ مشاہدہ کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے - ایسا ہی متقی وہ ہے جو نماز کو قائم کرتا ہے - اُس کی نماز مین وساوس شروع ہو جاتے ہین اور شیطان اس کے دل کو اور طرف پھیرنا چاہتا ہے - مگر وہ بار بار اُن وساوس کو دور کرتا ہے اور اپنا دل خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے - ابتدائی حالت مین وہ نماز مین کھڑا ہوتا ہے - تو طرح طرح کے وسوسے دل مین آنے لگتے ہین - جن کا پہلے کبھی شان گمان نہ تہا گویا نماز اس کی گر تی رہتی ہے - مگر جو شخص ایسی کو بہی قائم کرتا ہے بالآخر خدا تعالیٰ نماز کے وقت ایک پوری کامیابی عطا کرتا ہے - ایسا کہ نماز اس کی غذا ہو جاتی ہے - اور خدا تعالےٰ کی طرف اس کا دل ایسا لگتا ہے اور خدا کی یاد مین وہ ایسا محو ہوتا ہے - کہ کوئی تجارت اس کو خدا کی یاد سے غافل نہین کر سکتی - یہ کوئی قصہ کہانی کی بات نہین - **نماز تمہارے پاس ایک خزانہ ہے** - تم اس کو تلاش کرو کیسا بد قسمت وہ شخص ہے کہ اس کے گھر مین کنوان ہے اور وہ پیاس سے مرتا ہے - نماز تو تمہارے گھر مین ایک دولت ہے - جس کے ذریعہ سے تم خدا سے ہمکلام ہو سکتے ہو اور نشانات مل سکتے ہین - یہ نعمت

مخاطبہ الہیہ

صرف اسلام کے پاس ہے باقی تمام مذاہب اس سے بے بہرہ ہین - کیا ہی ماتم زدہ اور مُردہ مذہب ہے وہ جو خدا کی ہمکلامی کا انکار کرتا ہے اور اس کو وہ لطف حاصل ہی نہین - وہ مذہب کس کام کا جس مین پیاسے کے واسطے پانی نہین اور بھوکے کے واسطے روٹی نہین - وہ کیسا میزبان ہے - جس نے مہمان

کو اپنے گہر مین بلایا - اور اس کے ہاتہہ دہلانے - مگر نہ اس کے آگے روٹی رکھتا ہے نہ پانی - اسلام ہمیشہ ایک زندہ مذہب ہے - جو ضرورت کے وقت اپنی تازگی کا ثبوت دیتا رہتا ہے - اس زمانہ مین بھی جو کہ مجموعہ معاصی

ضرورت امام

ہے - اسلام نے اپنی تازگی اور زندگی کا ثبوت دیدیا ہے - اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے - کہ ہر طرح کے فسق و فجور کا اس زمانہ مین پورا جوش ہے - ہزارون مسلمان شراب پیتے ہین زنا کرتے ہین - دیانت کے کامون مین ٹھیک نہین اُترتے ہین - قرضہ لیتے ہین تو واپس کرنے کا نام نہین لیتے - یتیم بچون کا مال کہاتے ہین - وہی قریش کی سی حالت ان لوگون کی ہو رہی ہے - یہ تو ان کی اندرونی حالت ہے باہر سے اُن پر یہ ابتلا ہے - کہ غیر مذہب کے لوگ طرح طرح کے اغوا کر کے اور ہر طرح کا لالچ دے کر ان کو اسلام سے خارج کر رہے ہین - کئی لاکہہ آدمی عیسائی ہو چکے ہے - نہ اندرونی طور پر مسلمانون کو خوش حالی حاصل ہے اور نہ بیرونی طور پر - کیا اس زمانہ مین اسلام کی محافظت کے واسطے کسی مصلح کا پیدا ہونا ضروری نہ تہا - اللہ تعالے فرماتا ہے - انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون - ہمنے ہی یہ قرآن شریف نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہین - کیا جب اسلام پر خزیف کا زمانہ نہ آیا - اور ایسی وحشیانہ حالت مسلمانون کی ہو گئی - کہ دس ہزار مین سے بمشکل ایک شخص قرآن شریف پڑھ سکتا تہا اور بجائے السلام علیکم کے واہ گرو کی فتح کہی جاتی ہتی - کیا ایسے خزیف کے بعد ضروری نہ تہا کہ ربیع کا وقت آوے - یہ ایک بڑا صدمہ اسلام پر تہا - لیکن اس کے بعد دوسرا صدمہ اسلام پر پڑا - وہ اُس قوم کی طرف سے ہے - جو اس بات پر بڑی حریص ہے

عیسائیت کا حملہ

کہ انسان کو خدا بنائے - اس قوم نے نہ چاہا کہ مسلمان جو پہلے ہی سے زخم خوردہ تہے - ان کو اپنے حال پر رہنے دیتے - بلکہ اس قوم نے مسلمانون کو اور بھی بڑہکر اپنا شکار کرنا چاہا - بہت سے سید اور شریف قوم کے لوگ کرسٹان ہو گئے اور کئی ایک خاندانی عورتین عیسائی مشنری لیڈیون کے اثر سے بے پردہ ہو کر معاصی مین جا گرفتار ہوئین یہ کیسی تلخی کی بات ہے - اس وقت زمانہ بالطبع تقاضا کرتا تہا - کہ خدا تعالے کی طرف سے کوئی مدد آوے

جو شخص بے حیائی سے کہتا ہے کہ اب بھی اسلام کا کچہہ نقصان نہین ہوا تہا - اس کا مونہہ کون پکڑ سکتا ہے وہ جو چاہے سو کہے لیکن اس مین شک نہین کہ اسوقت خدا تعالے کی بڑی مدد درکار ہتی - یہ لوگ خود ہی کہا کرتے ہتے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرتا ہے لیکن **اس صدی کو کیا ہو گیا کہ ۲۴ سال گزر گئے اور کوئی مجدد نہ آیا اور اگر آیا تو بقول تمہارے صرف ایک دجال آیا** - کیا سبب ہے کہ اس صدی کے سر پر آکر وہ حدیث بہی جہوٹی ہو گئی جو ۱۳۰۰ سال تک ٹہیک ثابت ہوتی چلی آئی ہتی - سنت اللہ ہمیشہ سے اسی طرح جاری ہے کہ جب ہر طرف معصیت پھیل جاتی ہے تو وہ اصلاح کے واسطے کسی کو بھیجدیتا ہے - کیونکہ اتنی بڑی اصلاح صرف خدا تعالی کے فضل سے ہو سکتی ہے اور اب بہی یہ اصلاح خدا ہی کریگا - اُس کے سوائے اور کون ہے جو اتنی بڑی اصلاح کرے

نشان کسوف خسوف

ایک اور حدیث جس کو یہ لوگ رو رو کر پڑہا کرتے تہے یہ ہے کہ مہدی کے زمانہ مین رمضان کے مہینہ مین سورج کو اور چاند کو گہن لگیگا - حدیث کے مطابق یہ بات نہ ایک دفعہ بلکہ دو دفعہ ہو گئی ایک دفعہ مشرقی کرہ ارض مین اور ایک دفعہ مغربی کرہ ارض مین - مولوی محمد لکہو کے والے نے اپنی کتاب احوال الآخرت مین بھی اس کا مفصل ذکر کیا تہا اور تاریخین بھی لکہدی ہتین - یہ وہ حدیث ہتی جس کو واعظ اور مولوی لوگ ممبرون پر چڑہ کر پڑہا کرتے تہے اور لوگون کو تشفی دیا کرتے تھے - کہ مہدی آویگا اور یہ اس کے نشانات ہین - لیکن افسوس ہے کہ جب وہ دن آگیا اور نشان پورا ہو گیا - تو سب سے پہلے انکار کرنے والے بہی یہی لوگ ہوئے - کیا یہ لوگ چاہتے ہین کہ اسلام کے واسطے اقبال کے دن کبہی نہ آوین - ایک مولوی کا ذکر ہے جس کا نام غلام مرتضے تہا کہ وہ عین رمضان کے مہینہ مین جبکہ کسوف خسوف واقعہ ہوا تو نہایت دردناک ہو کر اپنی رانون پر ہاتھ مارتا تہا اور کہتا تہا کہ اب دنیا گمراہ ہوگی کیا یہ لوگ خدا تعالی سے زیادہ دنیا کے خیر خواہ ہین کیا خدا تعالی یہ چاہتا ہے کہ دنیا مین گمراہی پھیلی رہے اور اس کی اصلاح کیواسطے کوئی سامان مہیا نہ کیا جاوے اس سلسلہ کی صداقت کو سمجھنے کے واسطے کون سی بات باقی رہگئی ہتی - قرآن شریف اس کی سچائی کو ظاہر کرتا ہے اور حدیث سے اس کے واسطے دلائل قائم ہو چکے ہین - قرآن شریف مین طاعون کے متعلق بہی پیشگوئی ہے کہ وہ ایک کاٹنے والا کیڑا ہوگا دیکہو جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا تہا آخری زمانہ کے متعلق جسقدر پیشگوئیان ہتین وہ سب پوری ہو چکی ہین طاعون ملک مین ایسی پڑی ہے کہ شہرون کے شہر برباد ہو گئے ہین اور ندیان اور نلے جاری ہو گئے ہین آبادیان بڑہ گئی ہین کتابین کثرت سے شائع ہو گئین باہم اختلاط اور میل جول بہت زیادہ ہو گیا ہے - اُونٹ ایسے بیکار ہو گئے کہ مکہ مدینہ تک بہی ریل طیار ہونے لگی ہے مگر افسوس ہے کہ فقط میرے ساتہہ بخل کے سبب یہ لوگ نہین چاہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی پیشگوئی پوری ہو یا قرآن شریف کا کہا سچ ہو جاوے - مین سچ کہتا ہون کہ **ان لوگونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم** کے ساتھ **کچہہ محبت نہین کیونکہ دشمن کو آزار دینے کے واسطے کوئی شخص اپنے محبوب پر حملہ نہین کرتا** - پہر یہی نہین کہ پہلی پیشگوئیان مین پیش کرتا ہون یا اگلے معجزات پر انحصار رکہتا ہون بلکہ مین کہتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات محدود نہین تہے اور وہ پیچہے نہین رہ گئے بلکہ ہمیشہ دکہائے جاتے ہین کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے خوارق دکہلانیوالے ہر زمانہ مین موجود رہتے ہین یہ اللہ تعالے کا خاص فضل اس دین پر ہے حضرت عیسے کے معجزات محدود تھے مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات محدود نہین ہین - افسوس ہے کہ یہ مسلمان ایک طرف آنحضرت کے ساتہہ محبت کا دعوی کرتے ہین اور دوسری طرف میرے بغض کیوجہ سے خود اسلام کو ہی مٹا دینا چاہتے ہین ایک زلزلہ والی پیشگوئی ہی کو دیکہو جو کہ قرآن شریف مین بہی موجود ہے اور میری کتب براہین احمدیہ مین موجود ہے اور جب مین گورداسپور مین مقدمہ پر تہا تو اُس وقت بہی خدا تعالی کی طرف سے الہام ہوا تہا کہ **ایک زلزلہ کا دہکا** اور **عفت الدیار محلہا و مقامہا** - یہ پیشگوئیان پہلے سے اخبار بدر اور الحکم مین چہپ گئی ہتین - پس اس پیشگوئی کے مطابق ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ آیا پہر موسم بہار مین زلزلہ آیا - جیسا کہ پہلے سے بذریعہ الہام بتلایا گیا تہا خدا تعالے کے وعدے سب پورے ہوئے - مگر ان لوگون کا

عجیب حال ہے۔ کہ میرے سبب سے قرآن شریف کی پیشگوئیوں کا بھی انکار کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی ایمانی حالت یہ ہے۔ کہ جب میرے ذریعہ سے کوئی نشان اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتا ہو۔ تو فوراً انکار کر دیتے ہیں۔ جو شخص میری کتاب "تالیف حقیقۃ الوحی" کو پڑھیگا۔ اُسے خدا تعالیٰ کی قدرت معلوم ہوگی ایک لاکھ سے زائد نشان ہمارے ہاتھ پر پورا ہو چکا ہے جن میں سے چند ایک بطور نمونہ کے اس کتاب میں لکھے گئے ہیں۔ ہمارے مخالفین کو چاہیئے کہ وہ شرم کریں اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو میری اس قدر نصرت کیوں ہوتی ہے۔ ہر ایک مقدمہ میں جو مخالفین نے ہم پر اُٹھایا خدا تعالیٰ نے اس میں ہم کو فتح عطا کی۔

براہین احمدیہ

ماسوائے ان باتوں کے خود میری کتاب براہین احمدیہ ایک بدیہی ثبوت اس سلسلہ کے من جانب اللہ ہونے کی ہے کیونکہ وہ ایک بعید زمانہ کی کتاب ہے۔ اس کی تالیف کو شروع ہوئے تیس بتیس سال گذر چکے ہیں۔ تالیف کے بعد کئی سال تک اس کے مسودے پڑے رہے تھے اور چھپائی کا انتظام نہ ہو سکا تھا۔ پھر اس کو چھپے ہوئے بھی کوئی ۲۶ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس میں اس قدر پیشگوئیاں ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ نمونے کے طور پر ایک بات بیان کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ اس میں ایک الہامی دعا مندرج ہے۔ کہ

رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین

اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو بہتر وارثوں سے ہے۔ اس دعا سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں جو میں اکیلا اور گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا۔ وہ حالت تبدیل ہونے والی۔ پھر اسی وقت خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ دیا۔

یأتیک من کل فج عمیق۔ یأتون من کل فج عمیق

یعنے دور دور سے لوگ تیرے پاس آئینگے اور تحائف لائینگے اور اس کثرت سے آنیوالے مہمانوں کے واسطے ضروری سامان بھی خود ہی مہیا ہو جاویگا۔ اس کے ساتھ ہی الہام ہوا۔

لا تصعر لخلق اللہ۔ یعنی لوگ کثرت سے آئیں گے ان آدمیوں سے تنگ نہ ہونا اور نہ اُن کے ساتھ بدخلقی کرنا

قادیان کے ہندو نشانات کے گواہ ہیں

یہ قادیان کے ہندو جو کہ ہم کو علانیہ گالیاں دیتے ہیں ان نشانات کے بھی سب سے پہلے گواہ ہیں کیا ان میں سے کوئی قسم کھا کر کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ جو اس کثرت سے میرے پاس آتے ہیں۔ آج سے چھبیس ستائیس سال پہلے بھی کوئی آتا تھا قادیان کے آریہ اور ہندو سب سے زیادہ میرے نشانات کے گواہ ہیں اور اس واسطے وہ اس انکار میں سب سے زیادہ جہنم کے لئے طیار ہو رہے ہیں انہی میں سے آریہ سماج والے شرمپت اور ملاوا مل ہیں وہ گواہ ہیں۔ کہ جب میں باہر جاتا تو اکیلا جاتا تھا اگر کوئی میرے ساتھ جاتا تو اُن میں سے ہی کوئی ہوتا تھا اور مجھے کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ کون ہے اور کہاں جاتا ہے یہ لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں مگر پرلے درجہ کے بے ایمان ہیں کیونکہ دھرم ایمان تو یہ ہے۔ کہ انسان جب نشان دیکھے تو اس کو قبول کرے اور انکار پر اصرار نہ کرے مگر یہ لوگ دنیا کے کتے ہیں اور دھرم کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ کیا وہ قسم کھا کر یا بغیر قسم کے کہہ سکتے ہیں کہ یہ رجوع خلقت کا جس کا نمونہ وہ آج دیکھ رہے ہیں۔ اس کا کوئی نام و نشان ان دنوں میں بھی تھا کہ مجھے رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین والی دعا الہام ہوئی تھی اور جب کہ یہ الہام ہوا تھا کہ لوگ دور دور سے اور گہرے راستوں سے آئیں گے اور تحائف لاویں گے۔ کیا اس وقت میرے پاس اس کثرت سے لوگوں کے خطوط آتے تھے جب میں براہین کے چھپوانے کیواسطے امرتسر جاتا تو تم ہی میرے ساتھ ہوتے تھے اور براہین احمدیہ کے پروف دیکھنے میں شریک ہوتے تھے۔ کیا اس وقت یہ فتوحات میرے شامل حال تھیں اب بتلاؤ کہ یہ کس کا کام ہے کہ جس وقت میں مانند ایک مخذول متروک آدمی کے تھا کوئی مجھے نہ جانتا تھا اور نہ کوئی میرے پاس آتا تھا۔ اس زمانہ میں خبر دی گئی۔ کہ اس قدر جماعت تیرے پاس آویگی کیا یہ انسان کا کام ہے کہ ایسی پیشگوئی اپنے پاس سے بنالے ایک انسان جس کو کوئی نہیں جانتا وہ پچیس سال سے پہلے کہے کہ میں تمام ملک میں پہچانا جاؤنگا اور میری قبولیت ہوگی۔ یہ کس کا کام ہے۔ یہ صرف خدا کا کام ہے۔ کیونکہ علم غیب خدا ہی کا خاصہ ہے۔ جو لوگ باوجود گواہ رؤیت ہونے کے انکار پر اس قدر زور لگا رہے ہیں وہ خدا کے آگے کیا جواب دیں گے۔ **میں حلفاً کہتا ہوں کہ ان لوگوں پر سب سے زیادہ حجت قائم ہو چکی ہے**۔ براہین احمدیہ وہ کتاب ہے۔ کہ تمام دنیا پر اس کی اشاعت ہو چکی ہے گورنمنٹ کے پاس اس کا نسخہ ہے۔ بخارا میں بھی یہ کتاب پہنچی۔ مکہ مدینہ میں بھی گئی روم میں بھی گئی۔ لندن کے کتب خانہ میں بھی موجود ہے۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا ایک بزرگ نشان نہیں؟ اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے وہ جلدی عذاب نہیں دیتا۔ مگر شوخیوں سے باز رہنا چاہیئے۔ دیکھو طاعون سے گھرانے کے گھرانے خالی ہو گئے اور خاندان کے خاندان تباہ ہو گئے ہیں۔ مگر خدا کا الہام انی

احافظ کل من فی الدار کا کیسی صفائی سے پورا ہوا۔ ہمارے مکان کے دیوار بدیوار گھروں میں طاعون کے کیس ہوئے۔ مگر اس گھر میں سے ایک چوہا بھی نہ مرا۔ خدا کے فضل کو دیکھو جو ہم پر ہو رہا ہے۔ **میں پھر کہتا ہوں کہ سب لوگوں پر حجت قائم ہو چکی ہے مگر قادیان کے آریہ اور ہندوؤں پر سب سے زیادہ ہوئی ہے**۔ خدا کی قدرت ہے۔ کہ یہ اب بھی ہم پر ہنسی اُڑاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ خدا تعالیٰ شوخی کرنیوالوں کو کبھی نہیں چھوڑتا۔

جماعت کو صبر کی نصیحت

تم جو میرے مرید ہو مخالفوں کی دکھ دہی کے مقابلہ میں صبر کرو۔ اور حلم اختیار کرو۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے تو چپ کرو۔ بلکہ یہ لوگ تمہیں زدوکوب کریں تب بھی خاموش رہو۔ خود انتقام نہ لو۔ صرف دعا کرو اگر خدا کی طرف سے دل سخت نہ ہوتے۔ تو یہ لوگ کیوں تمہارے ساتھ سختی کرتے۔ اگر ہماری جماعت بھی مخالفوں کے مقابلہ میں ان کو مارنے کیواسطے طیار ہو جائے۔ تو پھر اُن میں اور ان میں کیا فرق ہوگا۔ ہمارا مذہب یہ ہے **کہ بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کرو**۔ ایک دفعہ انہیں ہندوؤں کا ایک مقدمہ ایک مکان کی متعلق بسلطان احمد کے ساتھ تھا۔ میری دانست میں بموجب حق گوئی کے ایک کسر تھی۔ جس سے ہمارا مقدمہ خراب ہوتا تھا۔ ان لوگوں سے پوچھنا چاہیئے کہ کیا میں نے اُس وقت سلطان احمد کی رعایت کی تھی یا کہ تمہاری۔ ان میں سے ہر ایک اپنے مطلب کے وقت اور مصیبت میں گرفتار ہونے کے سبب میرے پاس آتا ہے اور میں ان کی امداد میں کبھی دریغ نہیں کرتا۔ باوجود ان کی شرارتوں کے کبھی اُن کے ساتھ بدسلوکی نہیں کرتا۔ پس تمہارے ساتھ بھی کوئی بدسلوکی کرے۔ تو تم اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دو اور بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ بار بار

تم بہت سے نفسانی جوشوں اور بدخلقی نہ کرو۔ ہم سے
پرداز ہی سے بچو۔ دشمنوں کے ساتھ نرمی کرو۔
اور خدا سے دعا کرتے رہو۔ لیکن یاد رکھو کہ دعا
تقویٰ سے قبول ہوتی ہے۔ تقویٰ دو قسم ہے۔
ایک علم سے متعلق اور ایک عمل سے متعلق۔
[illegible] اگر انسان متقی نہ ہو تو اسے دینی علوم
حاصل نہیں ہو سکتے اگر اعمال میں انسان متقی نہ ہو
تو اس کے تمام اعمال نماز روزہ حج زکوٰۃ سب
ناقص رہتے ہیں۔ خدا کو واحد لاشریک سمجھو۔
اور تمام مخلوق کے ساتھ احسان کرو۔ جو شخص
صرف اپنے بھائیوں پر احسان کرتا ہے۔ اس میں
کوئی فضیلت نہیں۔ چاہئے کہ سب پر احسان کرو
جو لوگ تمہارا دل دکھانے میں ان پر بھی احسان
کرو خواہ وہ ہندو ہوں یا عیسائی ہوں [illegible]
ارادہ ہرگز کسی کے ساتھ نہ کرو۔ تمہارے
اب عدالت اپنے ہاتھ میں لی ہے
اس واسطے تمہیں نہیں چاہئے کہ تم عدالت کو اپنے
ہاتھ میں لے لو۔ ابھی تم کو بہت سے [illegible] دکھ
اٹھانے پڑیں گے۔ سارے دکھوں کو صبر کے ساتھ برداشت
کرو۔ [illegible] اچھا نمونہ [illegible] زبان [illegible]
[illegible] ٹوٹ جا [illegible]
[illegible] خوف کرے۔ اگر
[illegible]
[illegible]
تم [illegible] نہ کرو۔ نہ کسی سے لڑو [illegible]
جو لوگ گالیاں دیتے ہیں ان کے پاس
سے چپکے گذر جاؤ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ اذا مروا باللغو مروا کراما۔ خدا کے
سچے مخلص بنو۔ خدا بےخبر نہیں۔ اس کو ہر بات
کی خبر ہے۔ جہاں دو ہوتے ہیں وہاں تیسرا خدا
انکو دیکھتا ہے۔ اور جہاں تین ہیں اس جگہ چوتھا
خدا ہی موجود ہے۔ اگر تمہارے نفسانی جوش غالب
رہیں اور تم بھی دوسروں کی مانند بدزبانی کرو
اور یہی خواہش کرو کہ ہمارے ارادے پورے
ہو جائیں تو پھر تم میں اور دوسروں میں کیا فرق ہوا۔
ایسا نمونہ دکھلاؤ کہ مخالف شرمندہ ہو جائے
نیکی کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کرو۔ خدا نے بھی

فرمایا ہے کہ امن کے ساتھ اور نرمی کے ساتھ
اپنا کام کریں۔ ساری مصیبتیں بلائیں برداشت
کرو اور اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ یقیناً سمجھو
کہ جو شخص ہر ایک حملہ کے وقت صبر کرتا ہے اور
انتقام کو خدا پر چھوڑتا ہے۔ خدا اس پر نظر رکھتا
ہے اور اسکو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ دنیا اگر تم پر
ہنسی کرے تو بیشک کرے۔ تم دنیا کی ہنسی
کی پرواہ نہ کرو۔ اور یاد رکھو کہ خدا پرانا نہیں ہو گیا
اور نہ بوڑھا ہو کر فرتوت ہو گیا ہے۔ بلکہ وہی
قادر توانا خدا ہے جو موسیٰ کے وقت میں تھا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں
تھا۔ اسکی طاقتوں میں کچھ فرق نہیں آ گیا۔ یاد
رکھو کہ جو کچھ میں نے کہا ہے جو اس پر عمل کرے
وہ میری جماعت میں داخل ہے۔ [illegible]
اپنی حکمت عملی کو خوب جانتا ہے۔ بہت لوگ [illegible]
کے رنگ میں خط لکھتے ہیں کہ ہم [illegible]
نکالے گئے۔ ایسے موقعہ پر صبر کرنا چاہئے اگر
تم دشمنوں سے مار کھاتے ہو تو صحابہ کی طرف
نظر کرو۔ دیکھو کہ ان کے تو خون گرائے گئے
تھے۔ دیکھو انسان خدا کو کسطرح راضی کر سکتا
ہے۔ اسکی رضامندی کی راہ کے واسطے
صحابہ کرام کا اسوۂ حسنہ اختیار کرو کہ کسطرح
وہ دین کے لئے دنیا سے باہر ہو گئے تھے۔
انسان کو بڑا جوش مال۔ عزت۔ اولاد کے
واسطے ہوتا ہے۔ مگر صحابہ نے عزت آبرو اور
مال سب کو برسر طاق رکھ دیا۔ اور دراصل کوئی
شخص عزت کو پا نہیں سکتا جبتک کہ آسمان
اس کو عزت نہ دے۔ سچی اور پاک عزت خدا
ہی سے ملتی ہے۔ تم انبیاء سے بڑھ کر نہیں۔ دیکھو
نبیوں کو کیسے کیسے دکھ دیئے گئے کیسے
برے الفاظ ان کے حق میں بولے گئے۔
ناپاک لوگوں نے آنحضرت کے سر پر گند اور
نجاست سے بھری ہوئی چیزیں پھینکیں۔
مگر آپ نے صبر کیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم
مجھ سے پیار کرتے ہو تو اس نبی کا اتباع
کرو۔ دیکھو اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو تو
رسول کے پیچھے چلو۔ اسمیں شک نہیں کہ مشتعل

ہو جانا ایک عام فطرت ہے مگر جو شخص اسپر ترقی
نہیں کرتا وہ جانور ہے۔ تم کو جو دکھ اور گالیاں
دیجاتی ہیں وہ کچھ چیز نہیں اسکی ہرگز پرواہ نہ کرو۔
اور انسانوں کے راضی رکھنے کے پیچھے نہ پڑو
بلکہ اپنے خدا کو راضی کرو لا الہ الا اللہ کا
یہی مضمون ہے۔ اگر تم لوگوں کو راضی رکھنے کے
واسطے ان کے ساتھ مداہنت سے پیش آؤ گے
تو اسمیں تم کو ہرگز کامیابی نہیں ہو گی۔ اگر خدا راضی
ہو جاوے تو انسان کسی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ یہ
ضروری امر ہے ہر ایک جو سنتا ہے غور سے سنے
اور دوسروں کو سنا دے۔ خود دعا میں لگے رہو
کہ تمہارا ہتھیار دعا ہی ہے۔ دنیا میں جسقدر
پاپ گناہ اور معصیت ہے تم اسکو وعظ اور تدبیر
کے ساتھ دور نہیں کر سکتے۔ اس [illegible]
دور کرنے کے [illegible] ہتھیار [illegible]
دعا کے ساتھ تم ان مشکلات کو دور کر سکتے ہو
خدا نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں لوگوں
کے خیالات کو [illegible] کی طرف پھیرنا ایک
بڑا انقلاب چاہتا ہے۔ یہ خدا کے ہاتھ میں ہے
کہ اتنا بڑا انقلاب پیدا کرے۔ راتوں کو اٹھ کر
دعائیں کرو۔ عام لوگوں کی عادت ہے کہ صرف
دنیا کے واسطے دعائیں کرتے ہیں۔ وہ دنیا
کے کیڑے ہیں۔ اصل دعا دین کے واسطے ہے
اور اصل دین دعا ہی ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ ہم
گنہگار ہیں ہماری دعا کیونکر قبول ہو گی۔ انسان
خطا کرتا ہے مگر دعا کے ساتھ آخر نفس پر غالب
آ جاتا ہے اور نفس کو پامال کر دیتا ہے۔ کیونکہ
خدا تعالیٰ نے انسان کے اندر یہ قوت بھی فطرتاً
رکھدی ہے کہ وہ نفس پر غالب آ جاوے۔ دیکھو
پانی کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ
آگ کو بجھا دے۔ پس پانی کو کیسا ہی گرم کرو
اور آگ کیطرح کر دو پھر بھی جب وہ آگ پر پڑیگا
تو ضرور ہے کہ آگ کو بجھا دے۔ جیسا کہ پانی
کی فطرت میں برودت ہے ایسا ہی انسان
کی فطرت میں پاکیزگی ہے۔ ہر ایک شخص
میں خدا تعالیٰ نے پاکیزگی کا مادہ رکھدیا ہوا
ہے۔ اس سے مت گھبراؤ کہ ہم گناہ سے ملوث ہیں

گناہ اُس میل کیطرح ہے جو کپڑے پر ہوتی ہے
اور دور کی جا سکتی ہے تمہارے طبائع
کیسے ہی جذبات نفسانی کے ماتحت ہوں۔
خدا تعالٰے سے رو رو کر دعا کرتے رہو تو
وہ ضائع نہ کریگا۔ وہ حلیم ہے اور
غفور الرحیم ہے۔

دوسری تقریر پوری ہوئی اس کے بعد حضرت نے دعا کی + اب اگلے اخبار سے دوسرے بزرگوں کی تقریریں لکھی جائینگی۔ انشاء اللہ

علم الابدان

مفصلہ ذیل خط اس کالم میں درج ہونے کے واسطے دسمبر ۱۹۰۶ء میں مخدومی اخویم حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے ارسال فرمایا تھا چونکہ طبی کالم کے کھولنے کا شروع سال میں ارادہ تھا سو اسلئے یہ مضمون محفوظ رکھا گیا اور اب درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیارے مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "بدر" و ناظرین بدر کی بھلائی کی غرض سے ایک مضمون مفید عام بغرض اندراج اخبار بھیجتا ہوں۔ بالکل تازہ اشاعت میں چھاپکر ممنون منت فرماویں بلکہ آپ مناسب سمجھیں تو ایک حصہ ہمیشہ کے لئے طبی کالم کے نام سے کھولدیں انشاء اللہ مفید کارآمد ہوگا

شدید ہچکی کا

ایک بے نظیر بے ضرر قابل قدر بے لاگت قدرتی علاج

ہچکی ایک ایسا عام فہم لفظ ہے جو [illegible] حجاب حاجز میں یکایک تشنج ہونے کا نام ہچکی ہے۔ جس کے بہت سارے مختلف اسباب ہیں۔ زیادہ رونے و ہنسنے۔ یا معدہ و امعا کی خراش۔ یا نفخ و بدہضمی یا للیبہ۔ معدہ و پردہ صفاق کی سوزش۔ عورتوں کو رحم کی خراش یا ہاؤگولہ وغیرہ کے باعث اکثر ہچکیاں آتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

عوام الناس جیسا کہ اس مرض اور نام سے واقف ہیں علے العموم ہر شخص کچھ نہ کچھ علاج سے بھی واقف ہوتا ہے۔ مجلس میں جہاں کسی کو ہچکی شروع ہوئی حاضرین میں سے ہر ایک کوئی نہ کوئی علاج بتانے اور اسکے مجرب ہونیکا مدعی پایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ سب مشہور علاج ہیں۔ اس لئے ان کے دوہرانے کی یہاں ضرورت نہیں معلوم ہوتی معمولی ہچکی کوئی زیادہ تکلیف دہ نہیں ہوتی۔ اور زیادہ سے زیادہ دس پانچ منٹ کے بعد رفع ہوجاتی ہے۔ لیکن زیادہ دیر تک رہے اور معمولی علاجوں سے رفع نہ ہو۔ تو موجب تشویش و تردد اور سخت تکلیف کا ہوتی ہے۔ اسکی تکلیف کو کچھ وہی لوگ محسوس کر سکتے ہیں جن کو کبھی ہوئی ہو یا کسیکو ہوتے دیکھا ہو۔ ایسی حالتوں میں ضروری ہے کہ کسی لایق معالج کیطرف رجوع کیا جاوے۔

قبل اس کے کہ میں وہ قدرتی علاج بیان کروں جس کا مینے اوپر سرخی میں ذکر کیا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ طبی علاج سے بھی ناظرین اخبار کو واقف کردوں شاید کسی کی بھلائی کا باعث ہو۔

ڈاکٹری اور یونانی دونو علاج قریباً اس کے یکساں ہیں۔ لایق ڈاکٹروں کے تجویز کردہ مشہور علاج یہ ہیں (۱)۔ عمر کے لحاظ سے چند قطرے سپرٹ ایمونیا ایرومیٹک نصف چھٹانک کمفر واٹر میں ملا کر پلائیں (۲) بموجب عمر کے ۱۰-۱۵-۲۰-۲۰ قطرے سلفیورک ایتھر نصف چھٹانک کمفر واٹر میں ہر ہر گھنٹہ بعد۔ اگر اس سے نہ رکے تو جوان آدمی کیلئے دوسری خوراک میں ۲ بوند ٹنکچر [illegible] عرق افیون بھی ملا کر دیسکتے ہیں۔

بدہضمی سے ہو تو سب سے اول غذا کا بند و لست کرنا اور سوڈا واٹر پلانا۔ سنگترے کھلانا۔ ترش میوہ جات کا کھلانا مفید ہے۔ قبض ہو تو مسہل سے رفع کریں۔ اور بھی بہت علاج ہیں۔ جنکا یہاں ذکر کرنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

آمدم برسر مطلب۔ اب میں وہ علاج عرض کرتا ہوں جس نے محض اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے گذشتہ جمعہ کے روز یکم دسمبر کو خود مجھے قریباً ۱۲ گھنٹے کی تکلیف کے بعد ایک آن واحد اور چشم زدن میں وہ سرور و راحت اور آرام بخشا کہ میں خود حیران رہگیا۔ اس کا ادنٰے شکریہ میں یہی سمجھا کہ اس سے بذریعہ اخبار اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اطلاع دوں۔ ممکن ہے کہ کسیکو وقت پر کام دے۔ قریباً ۹ یا دس بجے دن کے مجھے ہچکی شروع ہوئی۔ خیر معمولی بات سمجھکر پہلے تو کوئی توجہ نہ ہوئی کہ ابھی بند ہوجائیگی۔ دو گھونٹ پانی پیا اور دم بند کیا ادھر اودھر ٹہلا۔ اٹھا بیٹھا۔ بار بار لکھنے پڑھنے۔ دوائی بنانے پارسل روانہ کرنے۔ ڈاک دیکھنے وغیرہ میں مشغول ہوا لیکن ہچکی بند ہونی تھی نہ آئی یہانتک کہ جمعہ کا وقت آگیا۔ گھبرا کر بدلکر جمعہ پڑھنے گیا لیکن کچھ آرام نہ ہوا بلکہ وقفہ کی حالت کم ہی ہوگئی۔ قصہ مختصر آپ یوں سمجھئے کہ رات ہوگئی اور عشا کی نماز بھی اسی بے چینی میں ہی ادا کی اب حیران تھا کہ یا الٰہی کیا کروں۔ اسی حالت میں پلنگ پر لیٹ گیا بہتیرا چاہا کہ نیند آجائے۔ بہتیری کروٹیں بدلیں۔ اسکا تو اثر بڑھتا ہی چلا گیا۔ آخر کو ایکطرف سانس بند کرکے لیٹ رہا اور ہچکی بھی بدستور آتی رہی۔ دل میں یکایک ایک ایسی امنگ پیدا ہوئی کہ یا الٰہی کیا خوب ہو کہ اسکا کوئی تیر بہدف علاج سوجھ جائے۔ معاً دماغ میں یہ بات پیدا ہوئی کہ اس گندی ہوا کا بجائے اندر روکنے کے باہر نکالنا اور بجائے اسکے تازہ ہوا کا معمول سے زیادہ اندر کھینچنا زیادہ مفید ہوسکتا ہے۔ بس اس خیال کا آنا تھا کہ فوراً مینے زور سے گہرے سانس لینے شروع کئے۔ ابھی تین سانس ہی مینے اس قسم کے لئے تھے کہ بس ہچکی وہیں گم شد گویا یہ شکایت مجھکو تھی ہی نہیں۔ پھر تو مینے تجربہ کی غرض سے بھی طبیعت کو اسطرف مائل کیا کہ شاید پھر ایک دفعہ بار ہی ہو۔ مگر اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر کہ پھر مطلق نہ ہوئی اور میں آرام سے سوگیا۔ اللہ کرے کہ یہ چند سطور لوگوں کی بھلائی کا موجب ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ۔ دینی دنی علما

عاجز محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری لاہور

جلد ۶ | بدر ۔ مورخہ ۹ ۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء | نمبر ۴

شعر و سخن

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا حق کی قسم

کون کہتا ہے فلک پر جا چڑھا
ہے سراسر یہ خطا حق کی قسم

مر گیا مرتے ہیں جیسے سب بشر
وہ نصاریٰ کا خدا حق کی قسم

وادیٔ کشمیر میں سوتا ہے وہ
جاگے گا روز جزا حق کی قسم

یہ جگہ ہے ربوۂ ذات القرار
یاں پنہ میں آگیا حق کی قسم

خطۂ کشمیر جنت کی نظیر
اسکا مرقد ہے بنا حق کی قسم

آخرش اسکو چڑھایا دار پر
ظالموں نے بر ملا حق کی قسم

موت سے حق نے بچایا پر لٹے
ہو گیا بیہوش سا حق کی قسم

مرہم عیسیٰ لگانے سے اُسے
ہو گئی حاصل شفا حق کی قسم

جانب کشمیر ہجرت کر گیا
واں مرا اور واں گڑا حق کی قسم

بھیڑیں اسرائیل کے گھر کی جو تھیں
ڈھونڈنے کو واں گیا حق کی قسم

اسکے آنیکا جو رکھتے ہیں گمان
ہے یہ مالیخولیا حق کی قسم

اس جہان سے کوچ جو ہے کر گیا
وہ نہ پھر واپس پھرا حق کی قسم

تا قیامت یہ نہ ہو پوری مراد
وہم میں ہو مبتلا حق کی قسم

جسکے آنے کا تھا وعدہ آگیا
کھولو اب آنکھیں ذرا حق کی قسم

رہ رہی جسکے آنکھ سب کی تھی لگی ۔
ہے یہی مرد خدا حق کی قسم

جسکے وعدے پر تمہاری تھی نظر
کر دیا اس نے وفا حق کی قسم

قادیاں میں جلوہ فرما ہو گیا
وہ حبیب کبریا حق کی قسم ۔

چاند سورج دو نوبت گہنا گئے
اسکا جب پر تو پڑا حق کی قسم

ہے گواہ امریکہ بھی اس بات کا
نیر شاہد ایشیا حق کی قسم

سحرؔ گر اب بھی نہ دیکھیں دیکھنے
آنکھوں پر پردہ پڑا حق کی قسم

(محمد حسین خان سحر)

بلبل کی آرزو

ہے آرزو یہ اپنی دنیا میں ابن جہاں ہیں
ہو آشیان اپنا عیسے کے گلستاں میں

کانوں تلک نہ پہونچے زاغ و زغن غوغا
یہ خوب ہے حفاظت ہے میرے باغباں میں

شہ باز خوش ہما ہیں سب پاسبان چمن کے
کیا خوف کیا خطر ہو پھر ایسے بوستاں میں

ہے لد رہا گلو سے بھرپورے پہلو سے
سرسبز باغ سارا اس موسم خزاں میں

ہیں ہم صفیر جتنے گاتے ہیں چہچہاتے
تسبیح خواں پرندے اس باغ دلستاں میں

منت اے باغبان .... صدقے تری جنکے
رہنے دے پھر مولا اپنے ذرا جناں میں

ہے آرزو یہ میری میں ترے کام آؤں
سنا دی کہانی ہر آہ ہر فغاں میں

تیرا چمن سنا تھا دارالاماں ہے بیشک
رنجیدہ دل بہت ہیں ہم دور آسماں میں

خدمت میں رکھے اپنی نغمہ سرائی سنکر
دکھ درد کے ہیں جھگڑے بس اپنی داستاں میں

پہنا ہے دل گلو نے ہم تیرے باغ میں جو
رہیے درے جہاں ہو دل اپنا اس جہاں میں

فانی کی التجا ہے ہر دم یہی الٰہی !!
ہو درد درد تیرا تیری تڑپ ہو جان میں

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نام	ولدیت	مقام	
عبد الصمد	خاوا	راول پور	
مراد علی	کریم بخش	لاہانہ بہاوی	
عزیز بخش	الہ بخش	لاہور	ندگر
عبد الرحمن	محمد حسن	لاہانہ	
عمر الدین	ہمن	کاٹھہ گڑھ	ہوشیارپور
چراغدین	احمد دین	لبنی	لاہور
میرباز	احمد خان	کھوکر	گجرات
میاں خان	شاب دین	بکول	گورداسپور
سید قمر احمد	حکیم ظفر احمد	لائل پور	حال سکنہ دہلی
الہ بخش	دریام خاہ	زیرہ	فیروزپورہ
یوسف	پہنیاہ	ونڈ	״
ٹکو	مینہاں	زیرہ خورد	״
جنڈو	ہیمان	״	
سلیمان	کالو	زیرہ	״
اسلام	״	״	״
خنذیں	״	״	״
علی محمد	ماہی	״	״
فیروز الہ	״	״	״
مہندی خان		خان فتح	گورداسپور
عیسے	بہاناں	قادیان	״
اسمعیل	امام الدین	قادرآباد	״
قربان علی شاہ	برکت علی شاہ	نورکوٹ	״
حال الدین	الہ دتہ	دہرم کوٹ	
فضلدین	روڑا	״	״
عمر الدین	چوہر بخش	حال وارد سجاع آباد ضلع ملتان ۔ کوٹلہ افغانان	
غلام حسن	عزیز دین	تلونڈی	گورداسپور
احمد جمیل	مرزا افضل بیگ	قصور	لاہور
مرزا محمد جلال الدین	مرزا غلام حیدر بیگ		״
محمد فاضل	ڈاکٹر مرزا عبد العزیز	قصور	״
عبد الکریم	احمد علی	مرزا چک حال وارد لاہور	گورداسپور
کاکا	پیر بخش	سگووال	کپورتھلہ
روڑا	عبدا	نتیجہ	گورداسپورہ
عبد العزیز	رحم بخش		״

عزیزالدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۹ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۴ - جنوری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۲ - جنوری ۱۹۰۷ء - انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا

ترجمہ - بیشک اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اے اہل بیت تم مین سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہین پاک کرے اور مطہر بنائے -

اس وحی کے بعد مین کسی کو آواز مار کر اس طرح سے پکارتا ہون -

فتح - فتح

گویا اس کا نام فتح ہے -

ایک پرانا الہام کوئی تیس ۳۰ سال کا جو پہلے بھی حضرت نے کئی دفعہ سنایا ہے - اور آج پھر سنایا - غالباً کہین اخبار مین چھپا نہین گیا - اسواسطے آج لکھا جاتا ہے

فارتدا علی آثارھما و وھب لہ الجنۃ

اتنے مین طاقت بالا اس کو کھینچ کر لے گئی ٭

یہودا اسکریوطی

۲۳ - جنوری ۱۹۰۷ء - انی انا الرحمان دافع عنک سوء ۔ انی فالہ

ترجمہ - تحقیق مین رحمان ہون - تجھ سے بری قضا و قدر کو پھیر دونگا یعنی بعض بلائین جو مقدر ہین وہ ظہور مین نہین آئینگی -

عید مبارک

ناظرین اخبار کو عید مبارک ہو - یہ اخبار پنجاب کے اکثر شہرون مین بلکہ ہندوستان مین علی گڈھ تک عید کے دن پہنچ جاتا ہے - اس واسطے مدرسہ کے **عید فنڈ** کیواسطے عین وقت پر یاد دہانی کرائی جاتی ہے - اگرچہ عید فنڈ اور مدرسہ کی دیگر ضروریات کے اہم ہونے کی نسبت اور ان کیواسطے کافی چندہ فراہم کرنے کے لئے معزز رسالہ میگزین اور اخبار الحکم کی گذشتہ تحریکات کے مطابق امید ہے کہ احباب نے پہلے سے طیاری کر رکھی ہوگی تاہم یاد دہانی کے واسطے پھر لکھا جاتا ہے - قربانی کی کھالون کا روپیہ مدرسہ کے مساکین کے واسطے ارسال فرمادین اور تمام ذی مقدرت احباب عید فنڈ پر مدرسہ کے واسطے معقول رقوم عطا فرماوین اور غریب لوگ بھی حسب استطاعت کچھ دے کر ثواب مین شامل ہو سکتے ہین یہ فنڈ دین کی امداد ہے اور ایسے اوقات ہمیشہ ہاتھ نہین آتے - سچ پوچھو - تو خالص دینی اغراض کے واسطے اگر دنیا بھر مین کوئی مدرسہ ہے - تو صرف یہی ایک مدرسہ ہے ورنہ دوسرے مدارس گو بظاہر دین کا نام رکھتے ہون پر اصل مطلب اس سے بڑھکر نہین - کہ قوم یورپ کی تقلید اختیار کر کے معمول ہو جاوے - غرض خالص رضائے الٰہی کے حصول کے جو ذرائع اس وقت دنیا مین ہین وہ اے **احمدی قوم** تجھے مبارک ہو کہ تیرے ہی حصہ مین آئے ہین خدا کی راہ مین دل کھولکر خرچ کرو - کہ خدا تجھے کبھی ضائع نہ کریگا تمام روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہئے اور کوپن مین نوٹ لکھنا چاہئے کہ عید فنڈ ہے یا مسکین فنڈ کے واسطے والسلام

یورپ و امریکہ کو آپ تبلیغ حق کر سکتے ہین

جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ میگزین نے سلسلہ حقہ کے حالات پر میگزین کے دو لطیف مضامین لیکر اور ان کیساتھ تصویر قبر مسیح اور تصویر مسیح موعود شامل کر کے یورپ امریکہ بھیجنے کیواسطے ان کو بصورت کتاب طیار کیا ہے جو مفت بٹ جاوین

مولوی چکڑالوی کے چیلنج کا جواب

رسالہ اشاعت القرآن مورخہ ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۰۷ء میں بابا محمد چٹو نے ایک مضمون بعنوان کھلا نوٹس شائع کیا ہے کہ مرزا صاحب مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے ساتھ مباحثہ کرلین۔ اور ازروئے قرآن شریف اپنے دعوئے مہدویت و مسیحیت کے دلائل پیش کرین۔ یہ بات کسی مولوی سے مخفی نہین۔ اور بابا چٹو بھی جانتے ہین۔ کہ حضرت اقدس سلسلہ مباحثات کا پابند کر چکے ہین جہان تک ضروری اور مناسب تھا۔ حضرت نے بذریعہ مباحثات کے بھی مخالفین پر اتمام حجت کیا۔ لیکن اب مدت سے حضرت اقدس ایسے مباحثات کی نسبت اپنی کتاب انجام آتھم مین شائع کر چکے ہین۔ کہ پھر نہیں کرینگے۔ ہان اگر مولوی عبد اللہ صاحب بحیثیت مباحثہ بلکہ اپنے شبہات دور کرانے کے لئے مہذب طرز پر درخواست کرین۔ اور اس مین اپنا یہ شبہ پیش کرین۔ کہ یہ دعوئے قرآن شریف کے خلاف ہے۔ اور مخالفت کی وجوہ بھی لکھین۔ تو اُس وقت اُن کی ازالہ شبہات کی طرف توجہ ہوسکتی ہے۔ کیونکہ یہ بارِ ثبوت ان کی گردن پر ہے۔ کہ وہ یہ ثابت کرین۔ کہ یہ دعوئے قرآن شریف کے نصوص صریحہ قطعیہ کی خلاف ہے۔ وجہ یہ کہ جبکہ خدا تعالیٰ کی عادت مین یہ داخل ہے۔ کہ وہ قدیم سے اور جب سے کہ دُنیا پیدا ہوئی ہے۔ دنیا کے بگڑنے کے وقت اور غلبۂ معصیت اور شرک اور بدعات کے زمانہ مین کسی شخص کو اپنی طرف سے ہدایت دے کر اور اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کر کے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجتا رہا ہے۔ تو اب اس زمانہ مین باوجود اشد ضرورت کے جو محسوس ہو رہی ہے۔ کیون خدا تعالیٰ نے اس عادت کو بدل دیا۔ غرض یہ بارِ ثبوت اُس شخص کی گردن پر ہے۔ جو قدیم سنّت الٰہیہ کا منکر ہے۔ حضرت مرزا صاحب پر یہ بارِ ثبوت نہین ہے۔ ہان ان کے یہ ذمہ تھا۔ کہ جیساکہ انبیاء علیہم السلام اپنے دعاوی کا ثبوت دیتے رہے ہیں۔ وہ بھی ثبوت دین سو اُنہون نے بہت سے نبیون سے بڑھ کر اپنے دعوے کا ثبوت دیدیا ہے۔ جو اُن کی کتابون کے پڑھنے سے ظاہر ہے۔ ہان مولوی عبد اللہ چکڑالوی کا یہ حق ہے کہ وہ ایک مشترک ثبوت گذشتہ نبیون کی نبوت کا پیش کرین۔ جس کی وجہ سے کسی دوسرے نبی پر اعتراض نہ ہو۔ کہ اُس نے یہ ثبوت نہین دیا۔ تب حضرت مرزا صاحب پر واجب ہوگا۔ کہ اس مشترک ثبوت کے ذریعہ سے اپنا دعویٰ بھی پیش کرین۔ اور ہر ایک امر آیات قطعیۃ الدلالت سے پیش کرین۔ اکثر نادان ایسے ہین۔ کہ وہ ثبوت مانگنے کے لئے یہ نہین دیکھتے۔ کہ بارِ ثبوت کس کی گردن پر ہے اور جس امر کا ثابت کرنا اپنے ذمہ ہے وہ دوسرے سے مانگتے ہین۔ اور طریق مناظرہ سے بھی بے خبر ہین۔ انہین مین سے مولوی عبد اللہ صاحب ہین۔ سوال تو صرف یہ ہے۔ کہ کسی نبی کی نبوّت ثابت ہونے کے لئے سنّت اللہ کیا ہے۔ مولوی عبد اللہ صاحب دس بیس نبیون کا ذکر کر کے اور اُن کی نبوّت کا ثبوت دے کر اس سنّت کو قرآن شریف سے پیش کرین۔ اور پھر جواب لین جب تک وہ ایسا نہ کرین۔ وہ قابل خطاب نہین ہین۔

استصواب

ذیل مین ایک معزز مکرّم مخدوم کا خط درج کر کے اُس پر دوسرے ناظرین کی رائے کا طلبگار ہون ایڈیٹر

مکرمی ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ چند ایک دوست امرتسر۔ لاہور۔ اور ضلع گورداسپور سے اس وقت آئے ہوئے ہین۔ اور ہمارے اخبارات مجریہ از قادیان کی پالیسی پر بحث کرتے ہین وہ بعض مضامین کو سلسلہ کے اخبارات کے مناسب حال نہین سمجھتے۔ مین پسند نہین کرتا۔ کہ مین اس ساری قیل و قال کو درج کر دون۔ مین صرف ذیل کے اُمور بطور مشورہ عرض کرتا ہون اور آپ کے معزز اخبار کے ناظرین سے استدعا کرتا ہون۔ کہ وہ بھی اپنی رائے سے اطلاع دین۔ یہ خلاصہ اُن احباب کی رائے کا ہے جو میرے یہان اس وقت بیٹھے ہین۔

(۱)۔ اخبار کو جہان تک ممکن ہو۔ سلسلہ کے متعلق رکھا جاوے اور دنیا جہان کے مذاق کو خوش رکھنے کا خیال نہ کیا جاوے۔ مثلاً طبّی کالم کے لئے بدر کے صفحہ وقف کرنا کوئی ضروری نہین ہے۔ ہان کوئی خاص نسخہ [illegible]۔ جو الہامی رنگ مین حضرت اقدس فرماوین۔ یا کوئی خاص تجربہ حضرت اقدس کا ہو تو اُس کے اندراج کا ہرج نہین۔ (۲) حضرت کی ڈائری مفصل ہو (۳) روزانہ درس حضرت مولوی صاحب مکرم کا دیا جاوے (۴) اگر نمبر ۲ یا ۳ سے کوئی جگہ بچے تو اور سلسلہ کے متعلقہ اُمور کے مضامین درج ہون (۵) اشتہارات مناسب مثیک درج اخبار ہون۔ لیکن اُن کے اندراج سے مضامین کے صفحات مین فرق نہ آوے۔

خواجہ کمال الدین۔ وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور

عیسائیون کی حساب دانی کا نمونہ

اخبار تحفہ سرحد بنون

کے ایڈیٹر صاحب نہایت غصّہ سے بھرے ہوئے لکھتے ہین۔ کہ اخبار بدر کے ایڈیٹر نے اپنے اشتہار مین سفید جھوٹ بولا ہے۔ کہ قادیان سے ہفتہ وار نکلنے والا اخبار صرف ایک ہی ہے۔ یعنی بدر حالانکہ اسی جگہ سے اور اخبار بھی ہفتہ وار نکلتے ہین اور مثال مین معزز ہمعصر الحکم کا حوالہ دیتے ہین۔ جہان تک ہم کو معلوم ہے۔ آجتک کبھی کسی نے ایسے اخبار کو جو مہینہ کی چند مقررہ تاریخون پر نکلتا ہو اور اس کی اشاعت کیواسطے ہفتہ کا کوئی خاص دن مقرر نہ ہو۔ ہفتہ وار نہین کہا۔ جو اخبار ہفتہ مین ایک مقررہ دن نکلے۔ اس کے سال مین ۵۲ پرچے نکل سکتے ہین۔ اور جو ہر ماہ مین چار بار نکلے اس کے سال مین ۴۸ پرچے ہو سکتے ہین۔ معزز الحکم ہمیشہ ہر ماہ مین چار بار نکلتا ہے اور پہلی تاریخ ہمیشہ ۱۰ر مقرر ہے اور یہ فرق تین ہے لیکن جہان ایک برابر تین کے اور تین برابر ایک کے مانا جاتا ہو۔ وہان یہ فرق کوئی حیثیت نہین رکھتا۔ اور اس واسطے ہم ایڈیٹر صاحب تحفہ کو معذور سمجھتے ہین۔ تاہم ان کو نصیحت کرتے ہین کہ تثلیثی حساب دانی کے اصول کو گرجا کی چار دیواری کے اندر دینے تک محدود رکھا کرین۔ ورنہ ان کو دنیاوی کاروبار مین بہت مشکلات پڑینگے ؛

درس قرآن شریف

(سورۂ کفرون ۔ سلسلہ کیوا سطے دیکھو اخبار مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۹ء)

(منقول از قلمی نسخہ تفسیر القرآن مؤلفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب)

(اس میں سے جو عبارت مثلاً نحوی مسائل کے متعلق عام فہم نہ تھی ۔ وہ چھوڑ دی گئی ہے)

اختار سبحانہ تعالیٰ ھنا ۔ الکفرون ۔ بدل قولہ الّذین کفروا وعامۃ سنۃ اللہ فی القرآن الکریم والکتاب الحکیم ۔ الّذین کفروا فما قال یاایہا الذین کفروا ۔ لان کلمۃ کفروا تدل بصیغتہا الماضی علی الانقطاع والمضی فاومی ایماءً بل صرح تصریحاً بان المخاطبین من الکفر وصف لازم لہم اعاذنا اللہ تعالیٰ ۔

عام سنّت یہ ہے کہ اللہ تعالے سبحانہ اپنی کتاب حکیم قرآن کریم میں جہاں کہیں کفار کا ذکر کرتا ہے ۔ تو الّذین کفروا کرکے فرماتا ہے ۔ لیکن اس کی بجائے اس سورۂ شریف میں الّذین کفروا نہیں فرمایا ۔ بلکہ یوں فرمایا کہ یاایّھا الکفرون ۔ اے کافرو ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کلمہ کفروا صیغۂ ماضی میں ہے اور انقطاع پر دلالت کرتا ہے ۔ پس اللہ تعالے نے یاایّھا الکفرون ۔ اے کافرو! فرما کر اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے ۔ بلکہ صاف تصریح کر دی ہے کہ یہ مخاطب ایسے کافر ہیں ۔ کہ صفت کفران کے لازم حال ہو گئی ہے ۔ ایسی حالت سے خدا تعالے اپنی پناہ میں رکھے ۔

لآ اعبد ۔ نفی بحرف لا ۔ للحال و الاستقبال ۔

ما تعبدون ۔ ما اسمٌ مبہمٌ ۔ جاء لابہام معبوداتہم علی اختلافہم لان المشرک لکل یوم معبود ۔ بسبب ہوائہٖ وشبہو انہم کمثل العنکبوت اتخذت بیتاً ۔

لآ اعبد ۔ میں تمہارے بتوں کی نہ اب پوجا کرتا ہوں اور نہ آئندہ کروں گا اس جگہ بتوں کی عبادت کی نفی حرف لا کے ساتھ کی گئی ہے کیونکہ حرف لا کی نفی حال اور استقبال ہر دو پر مشتمل ہے نہ اب اور نہ آئندہ ۔

ما تعبدون ۔ جو کچھ تم عبادت کرتے ہو ۔ ما ۔ اسم مبہم ہے اور مشرکوں کے معبودوں کے ابہام کی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ کیونکہ مشرک اپنی خواہش بے جا کے سبب خود اپنے اندر ایک شک و شبہ میں پڑا ہوا ہے ۔ اور ہر روز نیا بت اپنے لئے تراشتا ہے ۔ اور اس کا عقیدہ مکڑی کے جالے کی طرح بودہ اور کمزور ہے ۔

تکریر الفعل بلفظ الحال والاستقبال عند الاخبار عن ذاتہ الطیبۃ المبارکۃ ایماء الی عصمتہ صلی اللہ علیہ وسلم من الزیغ والانحراف والاستبدال فمعبودہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد فی الماضی وکذا الحال والاستقبال بخلاف المشرکین ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات طیب اور مبارک کے متعلق غیر اللہ کی عبادت سے بے زاری اس جگہ حال اور استقبال میں دوبار کرکے جو بیان کی گئی ہے ۔ اس میں اشارہ ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے معصوم ہیں ۔ کہ ان کی حالت میں کجی اور انحراف اور بدی کی طرف تبدیلی واقع ہو ۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معبود زمانہ گذشتہ میں بھی ایک خدا ہی تھا ۔ اور اب بھی وہی ہے ۔ اور آئندہ بھی وہی ایک ہوگا ۔ برخلاف مشرکین کے یہ حالت ہے ۔

لکم دینکم ۔ ثمرۃ ما تعبدون و نتیجۃ لا انتم عابدون ما اعبد ۔ الرجس القبیح الشرک ۔ فقدم قسمتہم ۔ ای ھذا ما حصل لکم من عبادتکم و عدم توحیدکم قال اللہ تعالیٰ ۔ فاما الذین فی قلوبہم مرض فزادتہم رجساً الی رجسہم وماتوا و ہم کافرون ۔

لکم دینکم ۔ تمہارے لئے پھل اور نتیجہ ہے ۔ اس کا جو کچھ کہ تم عبادت کرتے ہو ۔ شرک ایک قبیح رجس ہے ۔ پس پہلے کفار کے حصے کا ذکر کیا گیا ۔ کہ کفار کو غیر اللہ کی پرستش کا نتیجہ مل رہے گا ۔ توحید سے انحراف اور بتوں کی پرستش کا انجام تم پر ظاہر ہو گا ۔ اور جگہ بھی اللہ تعالے نے فرمایا ہے ۔ وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے ۔ ان کے رجس پر اور رجس بڑھتا ہے ۔ اور وہ حالت کفر میں ہی مر جاتے ہیں ۔

عزیز

ولی دین - طابق اول السورة اخرها فقال صلے اللہ لا اعبد ماتعبدون نحصل دین التوحید والاخلاص و طریق الصواب صراط الذین انعم اللہ علیهم وایضاً لکم حسابکم ولی حسابی فانصر واعز وافتح بلادکم مع بلادٍ اُخری - والناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً - وستنفقون اموالکم ثم تغلبون فالدینان لا یتشارکان اصولاً وفروعاً ونتیجةً -

فالسورة براءةً تامة

اور میرے لئے میرا دین - اس سورۂ شریف کا اول اس کے آخر سے مطابق ہے - نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ مین واحد خدا کی پرستش کرتا ہون - اور تمہارے معبودون کی پرستش نہ کی ہے - نہ کرتا ہون اور نہ کرون گا - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ توحید اور اخلاص کا دین مجھے حاصل ہوا اور صواب کا طریقہ مجھے ہی ملا - اور ان لوگون کا راستہ ملا - جن پر خدا تعالےٰ کا انعام ہوا - مجھے ہی عطا ہوا - اور ایسا ہی تمہین تمہارا حساب بھگتنا پڑے گا - اور مجھے اپنا - پس میری نصرت کی جائے گی - اور میری عزت کی جائے گی اور مین تمہارے شہرون کو فتح کرون گا اور اس کے ساتھ دوسرے شہرون کو بھی فتح کردونگا اور لوگ اللہ تعالےٰ کے دین مین فوج در فوج داخل ہون گے - اور تم میری مخالفت مین اپنے مال بھی خرچ کروگے اور پھر بھی مغلوب رہوگے - پس یہ دونون دین بلحاظ اصول اور فروع اور نتیجہ کے یکسان نہین رہینگے -

پس اس سورۂ شریف مین کفر سے پوری بے زاری ظاہر کی گئی ہے۔

تشریح معانی الفاظ

قل - کہدے - بول - یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپ کی طفیل تمام مسلمانون کو ہے - کہ ایسے کفار کو جو کفر پر ایسے پکے ہین کہ نہ پہلے کبھی انہون نے خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور نہ آیندہ ان سے ایسی امید ہوسکتی ہے - ان کو کہدو - کہ تم جو اپنے کفر پر ایسے پکے ہو - اور مسلمانون کو برا سمجھتے ہو - اسی سے حق اور باطل مین تمیز ہوجائے گی - کہ تم اپنے دین پر پکے ہو اور ہم اپنے دین پر پکے ہین نتیجہ خود ظاہر کردیگا - کہ کون سچا اور من جانب اللہ ہے اور کون جھوٹا اور شیطانی راہ پر ہے -

چونکہ اس سورۂ شریف مین کفار کو مخاطب کیا گیا ہے اور ان کے مذہب کے بطلان کے واسطے ایک زبردست دلیل پیش کی گئی ہے اس واسطے یہ کلام بطور ایک چیلنج کے خدا تعالےٰ نے اپنے رسول کو القا کیا اور اسی واسطے اس کے شروع مین لفظ قل آیا ہے - تفاسیر مین قل پر بہت بحث کی گئی ہے - خلاصہ اس تمام تحریر کا یہ ہے - کہ یہ سورۃ صریح الفاظ مین کفار کے ساتھ بے زاری کا اظہار کرتی ہے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ اس نیت سے کہ وہ سمجھ جاوین - بہت نرمی کا سلوک کرتے تھے - اور ان کی سخت سے سخت ایذا رسانی پر صبر کرتے تھے اور کسی کے ساتھ ذرا سی سخت کلامی بھی پسند نہ کرتے تھے - اس واسطے یہ کلام خدا کی طرف سے نازل ہوا - جس کا پہنچانا آپ پر فرض ہوا - اور اس طرح آپ نے صاف الفاظ مین صراحت کے ساتھ ان پر ظاہر کردیا - کہ ایسے کفار کے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہ ہوا نہ ہے اور نہ ہوسکتا ہے -

یاایہا الکفرون - سنو - اے منکرو - اس مین تین حروف ایک جگہ جمع کئے گئے ہین - یا (حرف ندا) - ایُّ (تخصیص کے لئے ہی) اور ھا (تنبیہ کا حرف ہے خبردار کرنے کے لئے) جس سے ظاہر ہوتا ہے - کہ نہایت تاکید کے ساتھ اچھی طرح منکرون کے کان کھول کھول کر ان کو یہ پیشگوئی سنائی گئی تھی - کہ تم کو تمہارے اس طریقہ کا بدلہ ملنے والا ہے - اور تم دیکھ لوگے - کہ خدا تعالےٰ توحید کے پرستارون کو تمہارے مقابلہ مین کس طرح کامیابی عطا کرے گا - حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روائیت ہے - کہ یا - ندا النفس ہے اور ایُّ - ندا القلب ہے اور ھا - ندا الروح ہے - گویا نفس روح اور قلب ہر سہ کو مخاطب کیا گیا ہے - بعض نے لکھا ہے - کہ یا حرف ندا غائب کے واسطے ہے اور ای حرف ندا حاضر کے واسطے اور ھا تنبیہ کے واسطے - کیا حاضر کیا غائب سب کو نہایت تاکید کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے - انبیاء کی دعوت ہمیشہ اسی طرح نہایت تاکید کے ساتھ بار بار لوگون کو بلا کر اور مخاطب کرکے پہنچائی جاتی ہے - چنانچہ اس کی نظیر خود اس زمانہ مین خدا تعالیٰ نے ہمارے واسطے پیدا کردی ہے - خدا کا مسیح کس قوت اور زور کے ساتھ دنیا کی تمام قومون کے درمیان توحید کا وعظ کررہا ہے نہ ایک دفعہ کہکر وہ خاموش ہوجاتا ہے بلکہ بار بار ہر ایک ذریعہ سے خدا کا پیغام دنیا کو پہنچاتا ہے نہ صرف ایک زبان مین بلکہ اردو - عربی - فارسی - انگریزی - پشتو - وغیرہ زبانون مین اس کی تبلیغ کا آوازہ دنیا کے چارکونون تک پہنچ رہا ہے رسالون مین اخبارون مین - اشتہارون مین - زبانی تقریرون مین - قلمی تحریرون مین غرض کوئی ذریعہ تبلیغ حق کا اٹھا نہین رکھا گیا - اور آج دنیا مین کوئی ایسا ملک نہین جہان کے لوگ اس مسیح کے نام سے اور اس کے دعوے سے ناواقف ہون - خدا کے برگزیدون کی ہمیشہ سے یہی سنت ہے - کہ وہ کھول کھول کر اور پھاڑ پھاڑ کر خدا کا حکم دنیا جہان کو پہنچا دیتے ہین اور اس حکم کے پہنچانے مین کوئی نہ وہ کسی دشمن کی دشمنی کی پرواہ کرتے - اور نہ کسی مخالف کی مخالفت سے کبھی ڈرتے ہین - نادان ان کے مقابلہ مین اٹھتے اور جوش دکھلاتے ہین - پھر تھک کر بیٹھ جاتے ہین اور پھر ناامید ہوکر ناکام مرجاتے ہین پر وہ خدا کے بندے ہر روز اپنا قدم آگے بڑھاتے ہین اور خدا کی تائید سے کامیاب ہوکر رہتے ہین -

خطبہ کسوف

نوشتہ محمد ظہور الدین۔ اکمل آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۴ جنوری سنہ ۱۹ء کو مدینۃ المسیح میں نماز کسوف پڑھی گئی۔ یہ وہ نماز ہے جسکی نسبت دیہات میں تو کسی کو بھی معلوم نہیں کہ پڑھنی سنت ہے یا نہیں بلکہ پڑھنے والے کو کہتے ہیں ہمارے دین سے نکل گیا یہ بھی ہمارے بعض حنفی بھائیوں کی خاص مہربانیوں سے ہے جو وہ بعض سنن رسول مقبول کی نسبت کرتے رہتے ہیں۔

خیر یہ سلسلہ احمدیہ تو جاری ہی اسی لئے ہوا کہ پھر رسول اللہ صلعم کی سنتوں کو جاری کرے اس لئے یہاں دارالامان میں کسوف شروع ہوتے ہی نماز کی تیاری شروع ہوگئی اور ۱۰½ کے قریب حکیم الامۃ سلمہ ربہ نے نماز باجماعت جہری قرأت کر پڑھائی۔ پہلی رکعت میں سورہ الم سجدہ پڑھکر رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سورہ احقاف پڑھی اور پھر رکوع کیا۔

دوسری رکعت میں پہلے سورہ محمد کو پڑھکر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھا کر فاتحہ پڑھی اور پھر رکوع کیا۔ غرض ہر رکعت میں دو دو رکوع کئے اسیطرح زیادہ رکوع بھی کر سکتے ہیں۔ یہ نماز ایک گھنٹہ میں ختم ہوئی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعض صحابہ کو اس نماز میں طوالت قرأت کے سبب غشی ہو جاتی تھی۔ نماز ختم ہونے کے بعد مولوی صاحب مکرم نے خطبہ پڑھا جو نہایت ہی لطیف تھا۔ آپ نے فرمایا کہ دو کارخانے ہیں جسمانی اور روحانی چلے اپنی حالت کو دیکھو کہ دل سے بات اٹھتی ہے تو ہاتھ اسپر عمل کرتے ہیں جس سے روح وجسم کا تعلق معلوم ہوتا ہے، غمی وخوشی ایک روحانی کیفیت کا نام ہے مگر اس کا اثر چہرے پر بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کسی سے محبت ہو تو حرکات سکنات سے اس کا اثر معلوم ہو جاتا ہے، انبیاء علیہم السلام نے بھی اس نکتہ کو کئی پیرایوں میں بیان کیا مثلاً حدیبیہ کے مقام پر جب سہیل آیا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا سہل الامر (اب یہ معاملہ آسانی سے فیصلہ ہو جائیگا) دیکھو بات جسمانی تھی نتیجہ روحانی نکالا۔ اسیطرح نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کیطرف خیال کرو۔ کہ پاخانے جاتے وقت ایک دعا سکھائی اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث یعنے جیسے پلیدی ظاہری نکالی اسیطرح باطنی نجاست کو بھی نکالنے کی توفیق دے پھر جب مومن فارغ ہو چکے تو پڑھے غفرانک اسمیں بھی یہ اشارہ تھا کہ گناہ کی خباثت سے جب انسان بچتا ہے تو اسیطرح کا روحانی چین پاتا ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب ارکان اسلام میں جسمانیت کے ساتھ ساتھ روحانیت کا خیال رکھا ہے اور نادان اسپر اعتراض کرتے ہیں۔ مثلاً وضو ظاہری اعضاء کے دھونے کا نام ہے مگر ساتھ ہی دعا سکھلائی ہے۔ اللھم اجعلنی من التوابین والمتطہرین کہ جیسے میں نے ظاہری طہارت کی ہے مجھے باطنی طہارت بھی عطا کر پھر قبلہ کیطرف منہ کرنے میں یہ تعلیم ہے کہ میں اللہ کے لئے سارے جہان کو پشت دیتا ہوں۔ یہی تعلیم رکوع وسجود میں ہے وہ تعظیم جو دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے وہ جسمانی اعضاء سے ظاہر کیجا رہی ہے۔ زکوٰۃ روحانی بادشاہ کے حضور ایک نذر ہے اور جان ومال کو فدا کرنیکا ایک ثبوت جیسا کہ ظاہری بادشاہ کے لئے کیا جاتا ہے اور حج کے افعال کو سمجھنے کی اس مثال کو پیش نظر رکھئے کہ جیسے کوئی مجازی عاشق سن لیتا ہے کہ میرے محبوب کو فلاں مقام پر کسی نے دیکھا تو وہ مجنونانہ وار اپنے لباس وغیرہ سے بیخبر اٹھ دوڑتا ہے ایسا ہی یہ اس محبوب لم یزلی کے حضور حاضر ہونے کی ایک تعلیم ہے غرض جسمانی سلسلہ کے مقابل ایک روحانی سلسلہ بھی ضرور ہے اور اسکو نہ جاننے کے لئے بعض نادانوں نے اس سوال پر بڑی بحث کی ہے کہ مرکز قوی قلب ہے یا دماغ اصل بات فیصلہ کن یہ ہے کہ جسمانی رنگ میں مرکز دماغ ہے کیونکہ تمام حواس کا تعلق دماغ سے ہے اور روحانی رنگ میں مرکز "قلب" ہے۔ انبیاء علیہم چونکہ روحانیت کیطرف توجہ رکھتے ہیں اسلئے وہ ظاہری نظارہ سے روحانی نظارہ کیطرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ نبی کریم صلعم کو اللہ تعالیٰ نے سراجاً منیراً فرمایا۔ اور آپ سراج منیر کیوں نہ ہوتے جبکہ آپنے دعا فرمائی اللھم اجعل فوقی نوراً وشمالی نوراً واجعلنی نوراً (یہ بڑی لمبی دعا ہے) خیر جب اس حقیقی سورج نے دیکھا کہ سورج کو گرہن لگ گیا یعنے کچھ ایسے اسباب پیش آگئے جن سے سورج کی روشنی سے اہل زمین مستفید نہیں ہو سکتے۔ تو اس نظارہ سے آپکا دل پھڑک اٹھا کہ کہیں میرا فیضان پہنچنے میں بھی کوئی ایسی ہی آسمانی روک پیش آجائے اس لئے آپنے اسوقت تک صدقہ و دعا استغفار۔ نماز کو نہ چھوڑا جبتک سورج کی روشنی باقاعدہ طور سے زمین پر پہونچنی شروع نہ ہو گئی۔ اب چونکہ ہر ایک مومن شخص بھی بقدر اتباع نبی کریم صلعم نور رکھتا ہے جیسے باپ بیٹے کا اثر چنانچہ اسلئے فرمایا ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی رسول اللہ صلعم کا جسمانی بیٹا نہیں تو روحانی بیٹے بیشمار ہیں۔ اسلئے ہر مومن بھی ایسے نظارہ پر گھبراتا ہے اور گھبرانا چاہئے کہ کہیں ایسے اسباب پیش آجائیں جس سے ہمارا انوار دوسروں تک پہنچنے میں روک ہو جائے۔ اسلئے وہ ان ذرائع سے کام لیتا ہے جو مصیبت کے انکشاف کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں یعنی صدقہ خیرات کرتا ہے۔ استغفار پڑھتا ہے اور نماز میں کھڑا ہو جاتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی مشکل کے وقت نماز میں مشغول ہو جاتے۔ آخر اللہ تعالیٰ کا دریائے رحمت جوش میں آتا ہے اور جیسے وہاں حرکت و دورے وہ اسباب ہٹ جاتے ہیں جن سورج کی روشنی باقاعدہ زمین پر پہنچنی شروع ہو جاتی ہے۔ اسیطرح دعا و استغفار سے مومن کے فیضان پہونچنے میں جو روکیں پیش آجاتی ہیں دور ہو جاتی ہیں شیشے پر سیاہی لگا کر یا برہنہ آنکھ سے اپنی آنکھوں کو نقصان پہنچانے سے بیخبر تماشہ کے طور پر اس نظارہ کو دیکھنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ تم سراج منیر کے بیٹے ہو پس اپنے انوار کو دوسروں تک پہنچانے میں تمام مناسب ذرائع استعمال کرو چونکہ آپ نے ان آیات پر وعظ شروع کیا تھا جنمیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا گیا ہے اس لئے ضمن میں بعض اور باتیں بھی بعض الفاظ کی تشریح میں آگئی تھیں ایک بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے جو سجوا کی تفسیر میں فرمائی کہ مشرک لوگوں نے ظاہری سلسلہ پر نظر کرکے کہ بادشاہ کے پاس سوائے وسیلہ کے نہیں جا سکتے۔ اللہ تعالیٰ کو

لفظ قادیان احادیث نبوی میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
مضمون ذیل خاکسار نے حدیث کدہ پر لکھا تھا اور ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس صاحب کی خدمت میں باغ میں عرض کیا گیا تھا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس پرچہ کو اخبار میں شائع کرایا جائے اس لئے پرچہ ہذا خدمت میں بھیج کر ملتمس ہوں کہ اسکو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون کریں والسلام -

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو سنہ ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی معہود کے بارہ میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں :- در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدہ باشد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ و یصدقہ اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اھل بدر بثلاث مائۃ وثلثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ فیھا عدد اصحابہ باسماء ھم وبلادھم وخلالھم یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی اُس گاؤں میں سے خارج ہوگا یعنے ظاہر ہوگا جسکو کدہ کہا جاویگا اور اس کی اللہ تعالیٰ تصدیق کریگا اور اُس کے پاس دور دور ملکوں سے اہل بدر کی گنتی پر جو تین سو تیرہ مرد ہونگے جمع کریگا اور اُس کے پاس ایک صحیفہ مہری ہوگا جسمیں اُسکے اصحاب کے نام اور اُن کے شہروں اور کوچوں کے نام درج ہونگے اس حدیث کی سند اصل کتاب میں دیکھنی چاہئے - اور اس حدیث میں نام قریہ جس مخرج مہدی کا بتلایا گیا بالفاظ یقال لھا کدہ - ان الفاظ میں محل غور چار نظریں ہیں - اول لفظ یقال میں دوم لفظ کدہ میں سیوم یہ کدہ کی ہاے نفس کلمہ کی ہے یا وقف کی - چہارم یہ کہ یہ لفظ قادیان پر صادق آتا ہے یا نہیں - ان چار نظروں کو چار بحثوں میں تحریر کرتا ہوں -

بحث اول - یقال میں یہ لفظ مضارع مجہول باب قال یقول کا ہے جیسے قِیل ماضی مجہول اسی باب کی ہے اور عبد النبی حاشیہ تہذیب منطق میں لکھا ہے کہ لفظ قِیل اگر دوسرے قِیل کے مقابل آوے تو وہان بیان اختلاف اقوال کا ہوتا ہے اور اگر لفظ اکیلا قِیل آوے تو وہ کلمہ تمریض کا ہے جو ضعف قول پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ لکھا ہے لفظ قیل کلمۃ تمریض تدل علی ضعف القول لورود النقض جب قیل صیغہ ماضی مجہول کلمہ تمریض ثابت ہوا تو یقال صیغہ مضارع مجہول کلمہ تمریض کا بوجہ اولیٰ ثابت ہوگیا یعنے اس قریہ کدہ بولنے والے عامی لوگ ہونگے جنکی بولی صحیح نہین ہوتی - اور اون کے اقوال میں حروف تہجی کا پورا لحاظ نہین ہوتا وہ تو قاف کو کاف بول دیتے ہین اور عین کو ہمزہ اور ح کو ھ اسی واسطے نبی کریم صلعم نے لفظ یقال سے تعبیر فرمائی جو قائلین اوسکے عامی لوگ ہونگے نہ خاص لوگ - جو اہل علم ہیں جو قاف کو کاف سے الگ الگ نکلتے پڑھتے ہین جیسے کمر - کرمان - بکاف باریک وخورد وقند ہار وقادیان کہ بقاف پُر نکلتا ہے

بحث دوم - کدہ میں یہ لفظ جو حدیث شریف مذکورہ میں وارد ہے اسپر حرکات وسکنات نہیں لگائے گئے اسکو کئی طرح سے پڑھا جانا ہو سکتا ہے - کَدَہ - کَدِہ - کَدُہ - کَدْہ - کِدُہٗ - کُدَہ - کُدْہ - کِدْہ - کُدُہ - کُدَہ - کَادِہ - کَادُہ - وغیر ذالک ان الفاظ میں سے نمبر ۱۲ کَادِہ بھی ہے اور قرآن کریم وا احادیث شریف کی جو رسم الخط عربی میں معروف ومصطلح ہے وہ اُن میں سے بہت حروف کو مد الف سے پڑھا جاتا ہے اور الف نہیں لکھا جاتا - جیسے ملٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ کا میم وکان من الکٰفرین - واولئٰک ھم الکٰفرون حقا واعتدنا للکٰفرین عذابا مھینا کا کاف ولام - پس اس رسم الخط کے لحاظ سے کٰدِہ لفظ بھی صحیح ہے بلکہ اس حدیث مذکورہ میں یہی لفظ اصح الصحیح ہے کیونکہ قرائن موجودہ ہی کی تصدیق کرتے ہیں - بعض وقت نقل کو واقع سے صحیح کیا جاتا ہے اور بعض وقت واقع کو نقل سے جیسے پیشگوئی توریت میں جائے ظہور خاتم النبیین کا موضع تیمہ لکھا تھا اور واقعہ میں جائے ظہور آپ کا مدینہ طیبہ ہوا - جس سے اس نقل کو واقع سے صحیح کیا گیا کہ وہ تیمہ در اصل طیبہ تھا ایسا ہی اس جگہ میں بھی ہے - اور قاعدہ عرب کا یہ ہے کہ جب کسی لفظ کو وصفیت سے نکال کر اسمیت کیطرف لیجاتے ہیں تو بعد اسکے ہائے وقف بڑھا دیا کرتے ہیں جیسے شافیہ کافیہ جو دو کتابیں علم صرف ونحو میں مشہور ہین در اصل شافی وکافی تھے یعنی شفا دہندہ وکفایت کنندہ پھر وصفیت سے نکلکر اسمیت کیطرف آگئے اور دو کتابوں کے نام ہوگئے اُن کے آخر میں ہائے وقف بڑھادی گئی - دیکھو بہار گلزار صفحہ ۵۰ -

بحث سوم - لفظ کٰدِہ کی ہا وقف کی ہے نہ نفس کلمہ کی اور ہا وقف کا اخیر کلمون میں لانا بہت معروف ومشہور ہے - ہاں کسی جگہ میں ہا وقف کا ملانا واجب ہے کہیں جایز - جواز کیصورت اس حالت میں بھی ہے جب کہ لام کلمہ حذف کیا گیا ہو جیسے لم یخشہ لم یرمہ لم یغزہ ان تین کلمون میں لام کلمہ محذوف ہے یعنی پہلے میں الف دوسرے میں یٰ تیسرے میں واؤ دیکھو شافیہ کے صفحہ ۵۷ میں اور کٰدِہ کو عامی لوگ کادی بولتے ہین جیسا کہ عام دیہات گرد نواح قادیان کے عام لوگوں سے مسموع ہوا ہے - پس یٰ کادی کی کثرت سے حذف ہوگئی اور اکثر لفظون میں حروف علت بوجہ کثرت استعمال بھی حذف ہو جایا کرتے ہین اور حرکات حروف ماسبق کی ان محذوفات پر قرینہ ہوا کرتی ہین جیسے فتحہ - جو حذف الف پر دلالت کرتی ہے اور کسرہ حذف یٰ پر اور ضمہ حذف واؤ پر - پس لفظ زیر بحث میں بھی دال کا کسرہ ہے جو حذف یٰ پر دلالت کرتا ہے - اور علم عروض میں لکھا ہے - بعض حروف ملفوظہ وغیر مکتوبہ ہوتے ہین بعض غیر مکتوبہ ملفوظہ - بعض مکتوبہ ملفوظہ - اور حروف ملفوظہ غیر مکتوبہ میں سے حروف اشباع بھی ہین جیسے الف اشباع بعد فتحہ کے اور یٰ بعد کسرہ کے اور واؤ بعد ضمہ کے یعنی ان تین حرکتوں کے لمبا کرنے سے یہی تین حروف پیدا ہو جاتے ہین - اور یہ حروف اشباع شعر میں اکثر جگہ اور نثر میں کم پیدا ہوتے ہین - پس کٰدِہ جو لفظ حدیث شریف کا ہے اور اسمین دال مکسورہ بعد کاف کے ہے جس کے یٰ کتابتاً محذوف ہے اس کسرہ دال کو اشباع کرنے سے یٰ پیدا ہو جاتی ہے جو قرینہ دوسرا یٰ محذوفۃ الکتابت کا ہے پس لفظ کادی جسکی کتابت پورے حروف سے کادیہ ہوتی ہے جو عامیان گرد نواح کی بول چال ہے - جبکہ عامیون کی اکثر بول چال صحیح حروف سے نہیں ہوا کرتی اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حق میں لفظ یقال کا بیان فرمایا - جو کلمہ تمریض کا ہے

اور ضعف قول پر دلالت کرتا ہے الحمد للہ والمنۃ پیشینگوئی رسول کریم صلعم کی
درباره جگہ ظہور مہدی علیہ السلام حق ثابت ہوئی اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا
کہ جگہ حضور مہدی علیہ السلام کی ملک عرب مین نہین ہوگی۔ کیونکہ وہ فصیح اللسان
والبیان ہین۔ بلکہ کسی اور ملک مین ہوگی۔ جسکا نام کادی ہوگا سو وہ یہی قادیان
شریف ہے جسمین ظہور مہدی امام برحق کا صدی چہاردہ مین ہوا۔ جس کو فصیح البیان
قادیان بولتے ہین اور عامی لوگ کادیہ ۔

بحث چہارم ۔ یہ لفظ کدیہ ۔ قادیان پر بخوبی ثابت آتا ہے جیسا کہ بحث سوم
مین مفصل بیان کیا گیا۔ اب اصل حقیقت قادیان اور اس مین ظہور مہدی کی بیان
کرتا ہون۔ اس قصبہ کے اول بانی مبانی عہدہ قضا پر سلطنت اسلامیہ کیطرف
سے ممتاز تھے۔ اور انہون نے اس قصبہ کا نام اسلام پور رکھا تھا۔ چونکہ اور دیہات
بھی اس نام سے معروف ہین جو دوسرے دوآبون مین معمور ہین اس لئے ان سے
فصل و تمیز کیلئے الفاظ قاضی ماجھی بڑھائے گئے کیونکہ اسلام پور جس دوآبہ مین آباد ہوا
اسکو ماجھہ بھی بولتے ہین یعنی اسلام پور قاضی ماجھی۔ رفتہ رفتہ بباعث کثرت بول
چال کے صرف لفظ قاضی پر اکتفا کیا گیا۔ اور الفاظ اسلام پور و ماجھی حذف کئے گئے
چونکہ لفظ قاضی بضاد معجمہ تھا۔ اور قراء متاخرون نے صرف ضاد کو جو مشابہ ظا کے ہے
اور اس سے تمیز کرنی عامہ کو مشکل ہے اور قراء متقدمین نے ان کی باہمی تمیز کرنے کا
خاص حکم دیا ہوا تھا جیسا کہ کتاب شاطبی مین جو علم قرات مین اول درجہ کی کتاب ہے
لکھا ہے :۔ الضاد بجهر واستطالة - ميّز عن الظاء فانها تجيء - اور ظاہر
ہے کہ تمیز اسی چیز سے کیجاتی ہے کہ جس کے ساتھ شباہت اور التباس ہو اسلئے انہون
نے ضاد کو مشابہ دوال پڑھنا شروع کیا اور کرایا۔ اسلئے قاضی کو بہ دوال پڑھتے تھے
بسبب کثرت جہالت قادی سے مبدل ہوگیا بلکہ عامہ کی زبان پر کادی مشہور ہوگیا
کیونکہ عامہ کو نہ قاف کو کاف سے تمیز کرنے کی قدرت تھی نہ ضاد کو دال سے اور عامہ لوگ
اکثر الفاظ کے آخر ہا وقف ضرور ملا دیا کرتے ہین اسلئے کادیہ ہوگیا۔ اسی واسطے مخبر صادق
صلے اللہ علیہ وسلم نے بلفظ یقال له کدیہ فرمایا فتامل ولا تكن من الغافلين
پس مین خداوند کریم کا سو سو بار شکر کرتا ہون کہ اس نے اپنے نبی صادق صلعم کی
پیشینگوئی کو موضع قادیان ظہور مہدی کے لئے حق و ثابت فرمایا۔ چونکہ قاضی
کی اولاد کو بھی قاضی کہا جاتا ہے اس لئے وہ قصبہ بسبب کثرت قاضیان کے
قادیان ہوگیا۔ ولله الحمد

اور نیز قاضی کو دال سے بولنے کی ایک یہ بھی حکمت ہے کہ قاد
کے معنی اندھے کی لاٹھی پکڑنے والا ہے یعنی اسکو راہ بتلانے والا۔ چونکہ مہدی علیہ
السلام بھی روحانی طور پر اندھوں کی رہبری کرنے والا یہان ہونا تھا اسلئے قادی
ہوگیا۔ اور بسبب کثرت اتباع و اصحاب خود قادیان ہوگیا۔ یہ جو کچھ لکھا گیا ہے صرف
ظاہری الفاظ کے مباحث ہین۔ ورنہ امور غیبیہ کی پیشگوئی اکثر استعارات
و مجازات کے رنگ میں ہوا کرتی ہے۔ پس پیشگوئی موضع مہدی کی استعارہ
اور مجاز سے ہے۔ کیونکہ ہر ایک مسلمان کو مہدی کے ساتھ ایمان لانا ضروری تھا۔
اور ایمان بالغیب مقبول ہوا کرتا ہے اس لئے پیشگوئی میں صریح لفظ قادیان بیان
نہیں فرمایا گیا۔

یہاں اگر کوئی سوال کرے کہ ہمنے یہ تو مان لیا کہ مظہر مہدی کادیہ ہی ہوگا لیکن
یہ کس طرح مانین کہ وہ موضع یہی قادیان ہے بجواب اس کے کہا جائیگا کہ جب یہ ثابت
شدہ امر ہے کہ اخبار مہدی بطور پیشگوئی کے ہین اور پیشگوئی کبھی ظاہری و حقیقی
الفاظ مین ہوا کرتی ہے کبھی استعاری و مجازی الفاظ مین۔ کبھی ان الفاظ کے ضمن
مین بطور حساب جمل۔ پس مہدی کے لفظ کو دیکھو کہ بحساب ابجد میم کے ۴۰ اور
ھ کے ۵ دال کے ۴ ی کے ۱۰ جملہ ۵۹ ٹھہرے ہوئے۔ اب ہم دیکھتے ہین
کہ وہ کس ملک میں ظاہر ہوگا تو حسب اشارہ رسول کریم صلعم جو بجانب شرق فرمایا
تھا ملک ہند کو دیکھا تو ھ کے ۵ ن کے ۵۰ د کے ۴ جملہ ۵۹ ہوئے جس سے
پایا گیا کہ ان کا ظہور اسی ملک ہند مین ہوگا۔ پھر ہم دیکھتے ہین کہ ہند کے کس خطہ
مین تو خطہ پنجاب کو دیکھا تو بحساب ابجد۔ پ کے ۲ ن کے ۵۰ ج کے ۳
دو الفون کے ۲ اور ب کے ۲ جملہ ۵۹ ہوئے جس سے پایا گیا کہ مظہر آپ
کا ملک پنجاب مین ہوگا۔ پھر دیکھا گیا کہ کس قریہ یا شہر مین تو ایک شخص بنام
غلام احمد صاحب قصبہ قادیان مین مدعی مہدویت پایا اور اس قصبہ کا اصل
نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا جو مخفف ہو کر صرف قاضی رہ گیا تھا جسکو عام
لوگ کادی بولتے ہین جب اسکے پورے نام کیطرف غور کیا گیا تو اسکی ایک
جزو کو ماجھی پایا۔ بحساب ابجد میم کے ۴۰ الف کا ۱ ھ کے ۵ ج کے ۳
ی کے ۱۰ جملہ ۵۹ ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہی قریہ مظہر مہدی کا ہے۔

دوسری طرف سنہ کیطرف غور کیا گیا تو بحکم آیت کریمہ وعد الله
الذين امنوا منكم وعملوا الصلحت ليستخلفنهم في الارض
كما استخلف الذين من قبلهم ثابت ہوگیا کہ خلفائے امت محمدیہ
مثل خلفائے امت موسویہ کے ہونگے اور خلفائے موسویہ مین سے خلیفہ
چہاردہم مسیح عیسے ابن مریم تھا جو صدی چودہوین مین ظاہر ہوا۔ پس چودہوان
خلیفہ امت محمدیہ کا بھی بنام مسیح عیسے ابن مریم صدی چودہوین کے سر پر
بھی ہوگا

پس اسی مدعی مسیحیت و مہدویت کو دیکھا گیا تو اسکی کتب پر **غلام احمد
قادیانی** لکھا ہوا پایا۔ جب اس نام کو بحساب ابجد دیکھا گیا تو جملہ
۱۳۰۰ پائے گئے جس سے پایا گیا کہ **یہی شخص صدی چہاردہم
کا مہدی و مسیح ہے اور وہ مدعی بھی اس امر کا ہے
اور اپنے صدق کے لئے اکثر نشانات دکھاتا رہا
اور دکھا رہا ہے پس یہی مہدی و مسیح موعود ہے**

الحمد لله

راقم

خاکسار محمد عبد اللہ ولد مولوی خدایار صاحب مرحوم
ساکن بھینی تحصیل شرقپور ضلع لاہور
۲۹ دسمبر ۱۹۰۶ء

رسید زر

۴ - جنوری ۱۹۰۷ء عــ ۱۳۶۲ نذیر احمد صاحب عہ
۵ - ″ ″ عــ ۳۴۷ صدرالدین صاحب سے
۵ - ″ ″ عــ ۱۴۷ محمد اکبر صاحب سے
۵ - ″ ″ عــ ۱۴۱۲ محمد ابراہیم صاحب سے
۵ - ″ ″ عــ ۳۶۰ غلام محمد صاحب عہ
۵ - ″ ″ عــ ۲۶۴ حیات محمد صاحب عہ
۵ - ″ ″ عــ ۳۸۱ گلزار محمد صاحب سے
۵ - ″ ″ عــ ۱۴۱۳ عبدالحمید صاحب سے
۵ - ″ ″ عــ ۱۴۱۴ شمس الدین صاحب سے
۵ - ″ ″ عــ ۳۰۶ محمد الدین صاحب سے
۵ - ″ ″ عــ ۱۴۱۵ محمد صدیق صاحب سے
۵ - ″ ″ عــ ۲۸۰ محمد الدین صاحب سے
۵ - ″ ″ عــ ۶۴ نور احمد صاحب سے
۵ - ″ ″ عــ ۷۶ محمود علی صاحب عہ
۵ - ″ ″ عــ ۲۹۰ وزیر محمد صاحب سے
۵ - ″ ″ عــ ۶۰ محمد اسماعیل صاحب سے
۵ - ″ ″ عــ ۲۰۶ دولت علی صاحب عہ
۷ - ″ ″ عــ ۵۴ مرزا غلام حیدر صاحب عہ
۷ - ″ ″ عــ ۲۰ محمد اسماعیل صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۳۲۵ مولوی چراغ دین صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۳۸ ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۱۴۲۹ نبی بخش صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۳۶۵ ایس ایم یوسف صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۵۵ رحیم بخش صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۱۶۸ عبداللہ صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۶۵ محمد اکرم بیگ صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۱۰۷ میر محمد اسماعیل صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۲۴۹ مولوی کرم داد صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۲۴۵ محمد سعید صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۱۴۳۱ محمد حسین صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۱۴۲۲ حکیم امام الدین صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۱۳۶۰ زمان شاہ صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۱۲۸ مولوی عبدالحمید صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۱۴۲۳ گوہر علی صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۱۴۲۴ محمد موسیٰ صاحب سے
۷ - ″ ″ عــ ۱۴۲۵ غلام محی الدین صاحب سے

انخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے ایک عزیز نوجوان دوست - سید - معقول روزگار سرکاری پر ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہیں چونکہ مجھے خود انکے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں بخوشی ان کی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کریں گے وہ خوش ہونگے - معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگا - خط وکتابت میرے نام ہو -

ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

"تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق" - نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیں - منیجر -

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ صفحہ	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ کالم	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ ″					
⅛ ″	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲/

یہ اُجرت پہلے ہی کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اسمیں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے -

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہوں ضلع جالندہر جنھوں نے لندن اسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور انکے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں - میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے -

نورالدین

ضرورت

۱ - مجھے دو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو کھیتی کے کام سے واقف ہوں تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپے خشک دیے جاوینگے اچھے کام پر ترقی ہوسکتی ہے وہ شخص جہاں سے آوینگے ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہیں برابر دیا جاوے گا احمدی ہوں -

۲ - مجھے کاشتکاروں کی بھی ضرورت ہے ایک سکھا مثل ہل تک کیواسطے میں زمین دے سکتا ہوں جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت کار دی جاوے گی مکانات اور آلات کسا ورزی کے واسطے لکڑی حسب ضرورت میں دوں گا - زمین تقریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے اور ہر ایک جنس یہاں پیدا ہوتی ہے چیت سے پہلے یہاں پہونچ جانا ضروری ہے اس لئے زاید اگر کوئی قابل دریافت امر ہو - تو بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتی ہے - احمدی ہوں -

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاک خانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرمائیں

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتاب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے۔ احمدی غیر احمدی سب کیلئے مفید ہے کیونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اسلئے ہر احمدی کے پاس اسکا ایک نسخہ ہونا چاہیئے نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے۔	بے جلد ۲ر مجلد ۲؍۴ر
درثمین ؍؍ ؍؍	حضرت اقدس کی آجتک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اسکے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔	بے جلد ۴ر مجلد ۶ر
جنگ مقدس ؍؍ ؍؍	حضرت مسیح موعودؑ و عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قران مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا گیا ہے۔	۷ر
الوصیۃ ؍؍ ؍؍	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔	۲ر
اسلام اور اس ملک کے دیگر مذاہب۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذہب کا رد اور اپنے حقانیت کا ثبوت ایک لطف پیرایہ میں دیا ہے۔	۲ر
سناتن دھرم پارہ قرآن	ضمیمہ نسیم دعوت تین پارے ہیں	۔ر فی پارہ ۔ر
آیات الرحمان حضرت مولانا سید محمد حسن صاحب فاضل امروہی کی تصنیف	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ شیطانی و رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں۔ مدلل جواب دیا ہے	۸ر
سر الشہادتین ؍؍ ؍؍	سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔	۱ر
الموعظۃ الحسنہ ؍؍ ؍؍	سورۃ تبت کی نہایت لطیف تفسیر	۲۔
اعلام الناس حصہ دوم ؍؍	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید۔	۳ر
تنبیہ الناس عن وسواس الخناس	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا۔	۱۰ر

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
سواء السبیل	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالوں کے جواب	۱۰ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ نمبر ۱ و ۲ و سواء السبیل حصہ اول	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۳ر
کشف الالتباس مصنفہ مولانا احسن صاحب	مولوی محمد بشیر کے فتوے درباره تاخیر وقت نماز در اصحیہ تا رویت ہلال محرم کا رد	ار
اختیار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم	آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید	۱۲ر
قطعہ دیب کل شی خادم مالک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزاں کرنے کے لئے	۔ر
نور الدین از علامہ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب	۰۸ر
ادعیۃ القرآن منظومہ اکمل آف گولیکی	قرآن مجید میں جسقدر دعائیں ہیں انکا منظوم ترجمہ اور پنجابی [illegible]	[illegible]
تحذیر المومنین۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں ان کے دندان شکن جواب	۱۲ر
جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب مرزا خانی	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ	۔ر
القول الصحیح فی تصدیق المسیح البرہان الصریح پنجابی نظم۔ مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص "البرہان" نہایت عمدہ کتاب ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت مسیح موعود ہونے دجال یاجوج سب کا حوالہ کتب ذکر ہے	۱ر
کاسر احمدی الہ داد والے	پنجابی نظم ہے	۔ر
اسلام اور اسکا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱ر
رویائے صالحہ۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب، دہلوی	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔	۴ر
سراج الحق حصہ اول دوم و پنجم مصنفہ پیر سراج الحق صاحب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رد سے۔	۱۰ر
السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵ر
شہادت آسمانی حصہ اول و دوم	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷ر
اعجاز احمدی ؍؍ ؍؍	حضرت مسیح موعود کی تائید میں	۱ر
کاسر احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے	پنجابی نظم	۔ر
نظم مستورات	پنجابی نظم۔	۔ر
الہدایہ الی استعمال یلہ	مصر میں وہابیہ اور احمدیہ کا مناظرہ قابل دید	۲ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھاپا گیا۔

رقیمہ الوداد بخدمت دوستان احمدیہ

مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم - حامداً ومصلیاً - ایہا الاحباب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اکثر صاحبان کو معلوم ہوگا - کہ رسالہ الوصیت حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی طرف سے ۱۹۰۵ء مین شائع ہو چکا ہے اور بعض صاحبان کے پاس پہونچا ہی ہے - اغلبکہ ان بعض صاحبون نے اس کا مضمون اکثرون کو تبلیغ کر دیا ہوگا چونکہ اس کی تعمیل بہت کم ہوئی ہے لہذا امور مشرحہ ذیل کیطرف توجہ دلائی جاتی ہے (نمبر اوّل) رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی کی اشاعت سے وہ پیشین گوئی مخبر صادق صلعم کی پوری ہوئی ہے - جو حدیث نواس بن سمعان مین موجود ہے - کہ یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ - یعنے مسیح موعود اپنی جماعت کے لوگون سے ان کے درجے جو بہشت مین ان کو عنایت ہونگی بیان کریگا (منتخب کنز العمال) ومسلم - اور پہر دیکہو یہ بہشتی مقبرہ عالم کشف مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو معہ اپنی اون نعماء کے جو اس مین ہین - دکھلایا بھی گیا - اور اس کی نسبت یہ الہام بہی ہوا کہ انزل فیہا کل برکۃ یعنے اس مین ہر ایک قسم کی برکت آلہی کا نزول ہو چکا ہے اس بیان سے ثابت ہوا کہ رسالہ الوصیت کی اشاعت سے پیشین گوئی مخبر صادق کی جو یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ ہی پوری ہوتی ہے - (نمبر دوم) حضرت آدم سے لیکر اس وقت تک بطور تعامل کے یہ سنت چلی آئی ہے کہ مسلمان میت کو بعد موت کے قبر مین دفن کیا جاتا ہے اور اس قبر مین دفن کرنے کو اللہ تعالے نے انسان کے حق مین اپنی نعمتون مین سے ایک نعمت شمار کیا ہے - کما قال اللہ تعالے ثم اماتہ فاقبرہ - یعنے پہر اس کو موت دی تاکہ جس دنیا سے نجات پاکر نعمای ابدی بے دود مین داخل ہو اور قبر مین اس کو داخل کیا ظاہر ہے کہ قادیان مین اکثر لوگ اپنے وطنون کی محبت کو چہوڑ کر اور مہاجر ہوکر حسب الہامات مندرجہ براہین کے اصحاب الصفہ مین داخل ہو گئے ہین - اور اکثر لوگ دور دراز ملکون سے آتے ہین کہ یاتون من کل فج عمیق اور عرصہ تک اقامت بھی کرتے ہین چونکہ یہ عالم فانی ہے ان اصحاب الصفہ اور نیز مسافرین اور مقیمان مین گاہے ماہے موت وفوت بہی واقع ہوتی رہتی ہے کما قیل ؎ بدین چشمہ چون ما بسے دم زدند * برفتند چون چشم برہم زدند - لہذا اس مقبرہ بہشتی کا قادیان مین ہونا ضروری تہا جو کوئی اس کی ضرورت کا انکار کرے وہ میرے نزدیک اون غراب سے بہی کم عقل ہے جس کا ذکر قرآن مجید پارہ ششم رکوع ۹ مین مذکور ہوا ہے - (نمبر سوم) حضرت اقدس ؑ نے اس مقبرہ کے بہشتی ہونے کے لئے بہی بہت دعائین کی ہین اور بعد مستجاب ہونے اُن دعاؤن کے رسالہ الوصیت متعلق مقبرہ بہشتی لکہا گیا ہے - تب اس مقبرہ بہشتی کے لئے اراضی معلومہ تجویز کی گئی ہے لہذا تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیت کی ہم پر نہایت ضروری ہے - تاکہ اُن دُعاؤن مین ہم شامل ہون جو الوصیۃ مین مندرج ہین (نمبر چہارم) یہ وہ سلسلہ احمدیہ ہے جو قیامت تک مخالفین پر غالب رہکر قائم رہیگا - جیساکہ مدت ۲۶ سال کا الہام براہین احمدیہ مین مندرج ہے - وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ - پس جبکہ تمام الہامات کو ہم نے بچشم خود پورا ہوتے ہوئے دیکھہ لیا ہے - تو یہ الہام بہی ضرور بالضرور قریب قیامت تک پورا ہوگا اور یہ تو ظاہر ہے - کہ علم ازلی مین اس سلسلہ کا مُبدا اور اس چشمہ کا منبع قادیان ہی ٹھہرا ہوا تہا - کمافی الاحادیث تو اس مقبرہ کا قادیان مین ہونا بہی ضروری تہا جو قیامت تک قایم رہیگا - چونکہ اللہ تعالیٰ کے افعال مرتب اور ترتیب وار ایک انتظام کے ساتھہ واقع ہوتے ہین - لہذا تمہاری سعیون اور کوششون کا ہونا بہی اولاً ضروری ہے تاکہ تم جنات کے مستحق ہو جاؤ - اور دین ودنیا مین مخالفین منکرین پر فائق رہو -

(نمبر پنجم) علاوہ ان امور اربعہ مذکورہ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی جماعت کے احباب صادقین اور غیر صادقین کا امتحان بہی منظور ہے جیساکہ سنت اللہ ہے، جو تمام انبیاء مین جاری رہی ہے -

کما قال اللہ تعالیٰ۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ یعنی کیا لوگ جانتے ہین کہ صرف آمنا کہنا کافی ہے اور اُن کا امتحان نہ لیا جاوے گا۔ (نمبر ششم) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقبرہ بہشتی کے ضمن مین اشاعت اسلام کو مقصود اصلی رکھا ہے۔ تاکہ بعد وفات حضرت اقدس کے بہی اشاعت اور تائید اسلام کی وقتاً فوقتاً ایسی ہی ہوتی رہے۔ جیساکہ آپ کی حیات مین ہو رہی ہے۔ آپکا مقصود اصلی تو یہی ہے۔ الا ماشاء اللہ اور اسی لئے احباب سے یہی درخواست کی ہے۔ کہ مضمون رسالہ الوصیت کو جہان تک ممکن ہو اپنے احباب مین ہر ایک صاحب اشاعت کرین اور ضرور کرین۔ اب بعدان امور ستہ ضروریہ گذارش ہے کہ ۱۹۰۵ء مین جو تعمیل احکام مندرجہ رسالہ الوصیت کے احباب کیطرف سے بہت کم ہوئی ہے تو شاید اسکا سبب یہ ہو کہ خود رسالہ الوصیت کی اشاعت ہی کم ہوئی ہے اس نقصان کے جبر کے لئے تجویز کی گئی ہے کہ رسالہ مذکور دوبارہ طبع ہو اور جن کے پاس رسالہ نہین پہنچا ان کے پاس بہی پہونچا دیا جاوے۔ بالفعل واسطے تحریک کے اس رقیمۃ الوداد کی اشاعت کی جاتی ہے۔ تاکہ اکثر صاحبان کو خبر ہو جاوے۔ پس بالفعل احباب کو امور ستہ ضروریہ مذکورہ بالا مین نظر و غور کرنا ضروری ہے۔ مضمون نمبر اول تو محکمات سے ہے کیونکہ کلام نبوت مین جو پیشگوئی تہی۔ اس کو تو حضرت مسیح موعود کے الہامات نے محکم کر دیا اور الہامات کو کلام نبوت نے مستحکم کر دیا پس تعمیل ایسے امر مستحکم مین تامل یا توقف کرنا دلیل ضعف ایمان کی ہے ونعوذ باللہ منہ۔ اور ضرورت مضمون مندرجہ نمبر دوم مین تو کچہ کلام ہی نہین ہو سکتا۔ کیونکہ مومن کی تجہیز و تکفین کا سامان کرنا نہایت ضروریات سے ہے اور قادیان جیسی بستی مین بغیر ایسے تعاون کے جو رسالہ الوصیت مین تحریر فرمایا گیا ہے۔ جسمین مصارف اشاعت اسلام بہی ملحوظ نظر ہین کیونکر ہو سکتا ہے خصوصاً جبکہ کلام نبوت یعنی یحلّ تہم بدرجاتہم فی الجنۃ اور نیز الہامات مندرجہ رسالہ الوصیت پر یعنی انزل فیہا کل برکۃ وغیرہ پر بہی نظر کی جاوے۔ تو پہر فرمائے کہ اس بارہ مین تساہل اور تغافل کیونکر روا ہو سکتا ہے اور نمبر سوم مین اگر غور کیا جاوے۔ تو ہمارے ہر ایک احباب کو اس بارہ مین سابقت اور پیشدستی دکہلانی چاہئے۔ کیونکہ ہم نے آجتک حضرت اقدس کی کوئی ایسی دعا نہین دیکہی جس مین آپ کو اجابت دعا کا علم بہی دیا گیا ہو اور پہر وہ دعا خالی ہو گئی ہو پس جو دعا ہمارے زمانہ بعد الموت کے متعلق ہے اور اس کی قبولیت کا علم بہی آپ کو دیا گیا ہے یا آثار قبولیت معلوم ہو گئی ہین وہ دعا کیونکر خالی جا سکتی ہے اندرین صورت کیا ہم کو زمانہ بالبعد الموت کا آنیوالا نہین ہے۔ جو اس مین تساہل کرین کیا یہ زندگی دنیوی ہمیشہ رہیگی۔ مضمون نمبر چہارم سے سہل انکاری اپنے اس حصہ دینی اور دنیوی سے محروم رہنا ہے جو الہام جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ مین تمہارے لئے موعود فرمایا گیا ہے اور یہ الہام براہین احمدیہ مین ۲۵ سال سے مندرج ہے جس کو سر دفتر مخالفین نے بہی تسلیم کر لیا تہا گو بعد کو بلا وجہ موجہ عناداً و تعصباً اس سلسلہ کی حقیقت سے منکر ہو گیا ہے پہر تم نے اس الہام کو پورا ہوتے ہوئے بچشم خود ہی دیکہہ لیا ہے ورنہ کوئی بتاوے کہ تمام عالم مین کوئی فرقہ مذہبی ایسا ہے کہ حجت مین نشانہائے آسمانی مین روحانیت اسلامیہ وغیرہ وغیرہ مین اس سلسلہ احمدیہ سے بڑہکر اور فائق ہوا اور ابہی تو اس فوقیت کا آغاز ہی ہے۔ آیندہ اس فوقیت کو یوماً فیوماً ترقی ہوتی چلی جاوے گی۔ ورنہ اس کا آغاز کیون ہو چلا۔ یہی ہمارا ایمان ہے پہر اگر ایسی فوقیت حاصل کرنے مین تغافل کرین تو ہماری کس قدر محرومی ہے ان وعدون سے جو اس الہام مین موجود ہین اور مضمون نمبر پنجم ہمکو ہدایت کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے صادق الایمان ہو کر دنیا سے گذرین اور اسلام اور فرمانبرداری الٰہی کی حالت مین اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرین کما قال اللہ تعالیٰ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ پس جبکہ بموجب سنت قدیمہ کے حضرت مسیح موعود نے تعمیل مضمون رسالہ الوصیت کو ہمارے صدق اور کذب کے لئے ایک معیار قرار دیا ہے اور پہر بحکم آلٰہی قرار دیا ہے اور پہر اس جانچ اور امتحان لینے کی بہی تصریح کر دی ہے پس ایسے امر مین جو بحکم آلٰہی معیار قرار دیا گیا۔ اس معیار پر اگر ہم صادق نہ نکلے تو پہر ہماری موت حالت اسلام پر کیونکر ہو سکتی ہے۔ ونعوذ باللہ من ذالک

(۶) بالآخر مضمون نمبر ششم پر غور کرنی چاہیئے کہ جو باغ اسلام کا حضرت مسیح موعود نے لگایا ہے کیا ہمکو جائز ہے کہ اس کے باغبان ہو نہین بہی ہم تساہل کرین اور مسیح موعود کی نائب ہو کر دین اسلام کے خدام نہ بنین اسی باغ اسلام کی باغبانی جو ہم دنیا مین کرین گے وہی تو بعد موت کے ہان وہی تو بصورت باغ جنت کے متمثل ہو گی بہلا بتلاؤ تو کہ اس چودہوین صدی مین کوئی ایسا امام مذہبی موجود ہے جس کے ہم پیرو ہو کر باغ اسلام کی سرسبزی اور شادابی مین کوشش کر سکین اس زمانہ مین تو نقشہ یا تو ظہر الفساد فی البرّ والبحر کا نظر آرہا ہے یہی تو ہماری کوششین ہین جو وہ اگر باغ اسلام کی شادابی مین کیا دیگی تو وہی مقبرہ بہشتی ہمارے لئے ہوگا پس جاگو اور اٹہو دنیا چند روزہ ہے اور حوادث و زلازل درپیش ہین۔ ع الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد۔ پئے حرص دنیا مدہ دین بباد۔ احباب کی اطلاع کے واسطے یہی چند سطور کافی ہین رسالہ الوصیت بہی دوبارہ مطبوع ہو کر انشاءاللہ تعالیٰ پہونچیگا۔ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۰۸ء۔ محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان۔ دارالسلام

اس رقیمۃ الوداد کے خاتمہ مین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مخالفین کے جو شبہات مقبرہ بہشتی کی نسبت ہین یا اس حدیث کے بارہ مین جو مسیح موعود کی حق مین فرمائی گئی تہی کہ یدفن معی فی قبری ان کا بہی پورا قلع قمع کر دیا جاوے اگرچہ جواب ان شبہات کا گذر ہی چکا ہے پس اولاً واضح ہو کہ مسیح موعود کی نسبت جو حدیث مین وارد ہوا ہے۔ فیدفن معی فی قبری۔ اس کے معنے کسی مسلمان اہل عقل کے نزدیک تو ہو ہی نہین ہو سکتے۔ کہ آنحضرت صلعم کی قبر مبارک جو عالم شہادت مین مدینہ منورہ مین موجود ہے۔ وہ کہودی جاوے گی اور پہر اس مین مسیح موعود دفن کئے جاوین گے ونعوذ باللہ من ہذا المعنی الفاسد پس بالضرور قبر سے مراد وہی بہشت برزخی ہے جس مین آنحضرت صلعم تشریف رکہتے مین اور ظاہر ہے کہ عالم برزخ کا قبر باعتبار عرض و طول مثل عالم شہادت کے نہین ہو سکتا ورنہ اس حدیث متفق علیہ کے کیا معنے ہون گے جس کے یہ الفاظ متعدد روایات صحیحہ مین موجود ہین۔ فیقولان ماکنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جو دو فرشتے قبر مین میت سے سوال کرنے آتے ہین کہتے ہین کہ تو اس رجل یعنی محمد صلعم کی رسالت کی بارہ مین کیا اعتقاد رکہتا تہا چونکہ لفظ ہذا کا اسم اشارہ ہے جو حاضر کے لئے آتا ہے تو ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک میت کے پاس ہر وقت موجود ہو جاتے ہین حالانکہ آنحضرت کی وجود باوجود بلحاظ عالم شہادت کے مدینہ منورہ مین مدفون ہے پس قبر سے مراد بہشت برزخی ہوا۔ اور پہر دوسری حدیث مین بتعدد الفاظ آیا ہے کہ مومن کی قبر ستر گز طول اور ستر گز عرض تک فراخ کر دی جاتی ہے اور یہ الفاظ بہی ہین۔ کہ یفسح لہ فیہا مدّ بصرہ یعنے جہان تک اس کی نظر پہونچتی ہے اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے اب استفسار ہے کہ کیا یہ وسعت اور فراخی عالم شہادت کی ہے یا عالم برزخ کی جو کسی کو نظر نہین آسکتی۔ اور جبکہ مومن کے لئے اس کی قبر مین یہ فراخی اور وسعت ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کی قبر کے لئے اس قدر وسعت ہونی چاہیئے کہ جس قدر کل جنتون کی وسعت ہے کیونکہ تمام جنات کے مالک تو آپ ہی ہین اب دیکہو کہ حدیث فیدفن معی فی قبری کے معنے کیسے صحیح اور درست ہو گئے ہین چونکہ مسیح موعود کی وہ شان ہے جو حدیث مسلم وغیرہ مین وارد ہے کہ یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ۔ تو مسیح موعود ہی بطفیل غلامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات بہشت کا تقسیم کرنیوالا ہوا اور وہ بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین یعنی اعلیٰ درجہ کے بہشت برزخی مین جگہ پانیوالا ہوا خواہ مدینہ منورہ مین دفن ہو اور خواہ کسی اور قطع ارض مین شرقاً غرباً جنوباً شمالاً مدفون ہو آپ ہی کی قبر مین مدفون ہوا۔ اور یقیناً وہ یہی مقبرہ بہشتی ہے جو قادیان مین مخبر صادق کی پیشین گوئین کو پورا کرنیوالا ہوا۔ اور یہی وہ قبر برزخی ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بہی چند آیات قرآنی مین باین نظم عبارت بیان فرمایا ہے۔ یاایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ یعنے اے نفس مطمئنہ رجوع ہو تو اپنے رب کی طرف۔ تو اس

راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس داخل ہو تو ہمارے خاص بندوں میں اور داخل ہو ہمارے بہشت میں وہی بہشت برزخی ہے جس کو عالم شہادت میں قبر کہا جاتا ہے ظاہر ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نفس مطمئنہ قدسیہ جملہ نفوس قدسیہ سے افضل اور اعلیٰ ہے۔ تو آپ کی قبر مبارک برزخی کا جنت کی مثل وسیع ہونا بطریق اولیٰ ثابت ہوا اور باقی تمام نفوس قدسیہ مطمئنہ آپ کے طفیلی ہوئے پس مسیح موعود کا آپ کی قبر مبارک میں یعنے بہشت برزخی میں ہونا بھی ثابت ہوا۔ اور یہ تخصیص ایک فضیلت خاصہ ہے جو دوسرے مومنین کو حاصل نہیں۔ ایضاً قال اللہ تعالےٰ۔ قیل ادخل الجنۃ۔ یعنے جبکہ اس مرد مومن کو مخالفین نے شہید کر ڈالا۔ تو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خطاب کیا گیا کہ تو جنت میں داخل ہو۔ ظاہر ہے۔ کہ بعد شہادت کے وہ مرد جنت برزخی میں داخل ہو گیا اور یہی بہشت برزخی اس کی قبر ہوئی۔

ایضاً فرمایا اللہ تعالیٰ نے فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر۔ یعنے متقین بیچ جگہ صدق کے نزدیک بادشاہ قادر مطلق کے ہیں یعنے بہشت برزخی میں اپنے پروردگار بادشاہ قادر مطلق کے قرب میں ہیں۔

اب رہی وجہ تخصیص کی کہ مسیح موعود کو آپ کی قبر میں مدفون ہونے کی کیا خصوصیت ہے۔ سو یہ تخصیص واسطے اظہار زیادتی شرف وعزت وتعظیم اور فضیلت مسیح موعود کے ہے کیونکہ اس کی عزت اللہ تعالےٰ کے نزدیک ایسی بڑی عزت ہے کہ یحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ اس کے لیے فرمایا گیا ہے نہ کسی اور کے لیے۔ اور اس مقبرہ بہشتی سے ایک اور پیشگوئی مخبر صادق کی بھی پوری ہوئی ہے۔ حدیث نسائی باب غزوۃ الہند میں وارد ہوا ہے۔ کہ عصابتان احرزهما اللہ من النار عصابۃ تغزو الہند وعصابۃ تکون مع عیسےٰ ابن مریم۔ یعنی دو گروہ ہیں کہ محفوظ رکھا ہے اللہ تعالےٰ نے اون دونوں کو دوزخ سے ایک تو وہ گروہ ہے۔ کہ قتال کریگا کفار ہند سے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو مسیح موعود کے ساتھ ہوگا۔ دیکھو تصریح اس کی مسک العارف میں۔ اس مقبرہ بہشتی نے اس پیشگوئی مخبر صادق کو بھی پورا کردیا۔ اب مخالفین کون کون حدیث وآیت کی تکذیب کریں گے۔ اور ان کی تکذیب کے لیے اب کون سا مفر باقی ہے۔ والسّلام علےٰ من اتبع الہدیٰ +

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمع اہل بیت بخیر وعافیت ہیں۔ پچیس تاریخ روز جمعہ کو یہاں عید اضحی ہوئی۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ عید پڑھا اور قربانی کے اغراض بیان کئے۔ بیرونجات سے نماز عیدین شامل ہونے کے واسطے بہت سے احباب تشریف لائے تھے۔ جن میں سے بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ لاہور سے شیخ رحمت اللہ صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ بابو غلام محمد صاحب بابو محمد اشرف صاحب شیخ عبد الحمید صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب امرتسر سے شیخ نور الدین صاحب تاجر۔ کپور تھلہ سے منشی محمد اروڑا صاحب۔ شیخ فیض قادر صاحب۔ نماز ۱۰½ بجے کے قریب شروع ہوئی اور نماز جمعہ ہر دو مساجد میں پڑھی گئی۔ جمعہ کا خطبہ چھوٹی مسجد میں حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے پڑھا۔ بعض اہل حدیث یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ جمعہ کے دن عید آجاوے۔ تو پھر ایک ہی خطبہ اور نماز عید کی کافی ہوتی ہے اور جمعہ نہیں پڑھنا چاہیئے یہ بات بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے مخالف ہے۔ اس جگہ جب کبھی جمعہ کے روز عید کوئی عید آوے۔ تو عید اور جمعہ ہر دو اپنے اپنے وقتوں پر ہوا کرتے ہیں فقط

دُعا مدد۔ شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم طالبعلم ساکن قادیان اور میاں محمد اشرف صاحب سابق طالب علم قادیان ہر دو امتحان انٹرنس میں جانے والے ہیں اور احباب سے دعا کیواسطے درخواست کرتے ہیں۔

نماز جنازہ۔ سربلند خان صاحب ملتان شہر سے اپنی مرحوم بیوی کیواسطے اور مولوی بوٹیخان صاحب اپنے شہر کی ایک مرحوم احمدی لڑکی حسن بی بی نام کیواسطے اور میاں محمد شریف صاحب اپنے مرحوم بھائی میاں بخش خان کیواسطے جماعت احمدیہ سے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

ڈائری مرتبہ اکمل صاحب

۳ جنوری ۱۹۰۷ء۔ ہمارے کلام عربی پر جو بعض نادان اعتراض کرتے ہیں تو اصل بات یہ ہے کہ وہ قرآن مجید احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غور سے نہیں پڑھتے اگر تدبر سے پڑھیں تو معلوم ہو کہ وہ بھی ان کی خود ساختہ صرف ونحو سے نہیں بچتے۔ دیکھیے شمس کو جب حضرت ابراہیم نے دیکھا تو فرمایا۔ ھذا ربی۔ حالانکہ شمس مؤنث ہے یہ لوگ کلمہ کی تعریف کیا کرتے ہیں۔ لفظ جو معنی مفرد کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ مگر قرآن مجید میں کلام تام کو کلّا انہا کلمۃ ھو قائلہا کہا ہے۔ ایسا ہی تکرار کو یہ لوگ خلاف فصاحت سمجھتے ہیں مگر قرآن مجید کی کئی آیات میں تکرار ہے۔ تکرار تسلی کے لیے ہوتا ہے۔ چنانچہ کئی الہامات مجھے بیسیوں دفعہ ہو چکے ہیں۔ انسان کے قلب پر جو ذہول ہو جاتا ہے اس کے ہٹانے اور تاکید کے لیے ہی تکرار ہوتا ہے۔ عجبت کا صلہ لام ہونے کے لیے اعتراض کیا گیا تھا۔ مگر جب سب سے پہلی حدیث باب الایمان کی پیش کی گئی۔ تو معترض نے کیسی منہ کی کھائی۔

اعجاز احمدی کے ساتھ جو قصیدہ ہے۔ اس کے متعلق ذکر تھا۔ فرمایا۔ منعہ مانع من السماء۔ الہام کئی رنگ میں پورا ہو رہا ہے۔ کسی کو اس کے جواب کی توفیق ہی نہیں ہوئی۔ اگر کسی نے جرأت کی بھی تو اس کے تمام یا شائع کرنے سے پہلے ہی مر گیا۔ اور ہماری صداقت پر مہر کر گیا۔

حفظان صحت کے لیے قرآن مجید نے تمام اصول بیان کر دئیے ہیں والرجز فاھجر کیا چھوٹا سا جملہ ہے اور اس میں تمام مدارج صفائی کو درج کر دیا ہے یہ ظاہری باطنی صفائی کے احکام تو ہادی ہے اور کھانے پینے کے متعلق فرمایا۔ کلوا واشربوا ولا تسرفوا کھاؤ پیو مگر حد سے نہ بڑھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ یہی ہے کہ عرب کے رہنے والوں میں پاک تبدیلی کر دی اور آپ اس میں تمام انبیاء علیہم السلام سے متفرد ہیں ان لوگوں کی حالت ایسی ناگفتہ بہ تھی۔ کہ ماں سے بھی زنا کرنے میں نہ جھجکتے تھے۔ جبھی تو فرمایا۔ حرمت علیکم امہاتکم۔ ورنہ قرآن مجید بے فائدہ کوئی حکم نہیں دیتا معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے یہ سب کچھ دعا کے زور سے کیا۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک۔ دعا کے راز سے اکثر لوگ واقف نہیں۔ جب تک اس درجہ تک دعا نہ پہونچے۔ کامیابی محال ہے +

المفتی

۲۸ مسمریزم - ایک شخص نے بذریعہ تحریر حضرت مسیح موعود سے دریافت کیا کہ مسمریزم کیا چیز ہے حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا ہے - "مدت ہوئی کہ مین نے مسمریزم کے لئے توجہ کی تہی کہ کیا چیز ہے - تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ جواب ملا تہا - ھذا ھو الترب الذی لا یعلمون -

۲۹ طلاق ایک جلسہ مین - ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کو خط لکہا اور فتوی طلب کیا کہ ایک شخص نے از حد غصہ کی حالت مین اپنی عورت کو تین دفعہ طلاق دی - دلی منشاء نہ تہا - اب ہر دو پریشان اور اپنے تعلقات کو توڑنا نہین چاہتے - حضرت نے جواب مین تحریر فرمایا ہے "جبکہ یہ ہے کہ جب کوئی ایک ہی جلسہ مین طلاق دے -

تو یہ طلاق ناجائز ہے اور قرآن کے برخلاف ہے اس لئے رجوع ہو سکتا ہے - صرف دوبارہ نکاح ہو جانا چاہئے - اسی طرح ہم ہمیشہ فتوے دیتے ہین اور یہی حق ہے - والسلام

ریویو

اخلاق انسانیہ - یہ کتاب ابوالفرج بن ہندو کی کتاب الکلم الروحانیہ فی الحکم الیونانیہ کا اُردو ترجمہ ہے جو کہ مولوی سید عبدالغنی صاحب وارثی عظیم آبادی نے سلیس بامحاورہ زبان مین کیا ہے - اس مین یونان قدیم کے حکما ارسطوطالیس - سقراط - بقراط - جالینوس دیوجانس - افلاطون - وغیرہ چالیس سے زائد مشاہیر کے اقوال درج ہین - دانایان فلسفہ قدیم کے عمیق خیالات کا پتہ لگتا ہے اور ان کے سالہا سال کے فکر اور خوض کا نتیجہ مختصر کلمات مین پڑہنے والے کو حاصل ہوتا ہے گو ایک مسلمان کو قرآن اور حدیث کے پڑہنے کے بعد کسی دوسرے اخلاق کی کتاب کو بہ نیت عمل پڑہنا ایک فضول بلکہ نقصان دہ امر ہے - تاہم اس مین شک نہین کہ قدیم اخلاق کا مطالعہ ایک مسلمان کو اس کے موجودہ ذخیرہ علم کی قدر و منزلت بڑہانے مین مدد دیتا ہے اور صاحب مترجم کی محنت قابل شکریہ ہے - کہ انہون نے اُردو لٹریچر مین ایک دلچسپ خوش خط عمدہ لکھی ہوئی اور کاغذ پر چھپی ہوئی کتاب زیادہ کی ہے کتاب غالباً صاحب مصنف سے عظیم آباد بہار سے مل سکے گی - قیمت کتاب پر درج نہین

تورات تین زبانون مین - منشی نولکشور صاحب نے ایک انگریز سے تورات کے ترجمہ عربی اور فارسی کا ایک پرانا نسخہ جس پر ۳۰۲ہجری کا نشان دیا گیا ہے حاصل کر کے اور اپنے مطبع کے کارپردازان سے اس کا اردو مین ترجمہ کرا کے ہر سہ تراجم کو بین السطور لکہوا کر ایک ضخیم کتاب مین جو ۹۶۵ صفحے مین ختم ہوئی شائع کیا تہا اس کتاب کا ایک نسخہ ہمارے پاس بغرض ریویو آیا ہے - اس مین وہ پانچ نسخے شامل ہین - جو حضرت موسےٰ کی طرف منسوب کی جاتی ہین - اس نسخہ کے ابتدا مین ایک باب اسناد کا بہی باندہا گیا ہے اور درمیان مین بہی بعض عبارتین جو کہ مضمون عبارت سے ظاہر ہے کہ بعد کی لکہی ہے اصل عبارت کے ساتھ اس طرح سے شامل کی گئی ہے - کہ توریت کی موجودہ صورت کے اصلی صورت سے مختلف ہونے پر ایک کافی شہادت ہے - اور اس سے یہودیون کی یہ عادت اچہی طرح سے ظاہر ہو جاتی ہے - کہ کلام الٰہی کے درمیان اپنی حب دلخواہ کو بلا دریغ ملا ملا کر ایک گڑ بڑ سی ڈالدیا کرتے تہے - موٹی بات ہے - کہ توریت جو حضرت موسےٰ پر نازل ہوئی - خود اس مین یہ بات لکہی ہے - کہ حضرت موسےٰ مر گئے اور ان پر اتنی مدت نوحہ کیا گیا - اور پہر ان مین آجتک بنی اسرائیل کے درمیان کوئی پیدا نہین ہوا - یہ تو یہودیون کی کارروائی ہے - لیکن اس نسخہ مین جو کہ ہمارے سامنے موجود ہے عیسائی صاحبان کی مداخلت بیجا کا بہی بہت سا حصہ شامل ہے - جو کہ متن کے درمیان تفسیر کے بہانے سے لگا یا گیا ہے - اس کتاب کے ابتدا مین اسناد کا بہی ایک سلسلہ چلایا گیا ہے - جس مین اس نسخے کا سُراغ حضرت موسےٰ تک پہنچایا گیا ہے اور اس زنجیر کی آخری کڑی شہر بغداد مین رکہی گئی ہے - اسی سے ظاہر ہے کہ عیسائیون نے توریت مین ادل بدل کرنے اور اس کے نسخون کے متعلق جہوٹی اسنادین گھڑنے مین کہانتک دسترس حاصل کی ہے اور اس لحاظ سے ایک نسخہ کا مطالعہ ہمارے واسطے ضرور دلچسپی اور فائدہ کا موجب ہے کتاب منشی نولکشور صاحب کے کتب خانہ لکہنؤ سے مل سکتی ہے

ضروری ہدایتین

خط وکتابت کے لئے روپیہ بہیجتے وقت ان چند ہدایتون کو سب احباب مدنظر رکہین -

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً مدرسہ یا میگزین یا مقبرہ یا زکوٰۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہئے اور کوپن مین یا الگ خط مین اس کی تفصیل ہونی چاہئے کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے -

(۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دیجائیگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہونچے - اُسے خط وکتابت کرکے دریافت کرنا چاہئے -

(۳) لنگر خانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہئے لیکن چندہ اور مدات کا چندہ ساتھ ہو تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بہیجین اور تفصیل ساتھ دین وہ حضرت اقدس کی خدمت مین پیش کر دین گے -

(۴) میگزین کے متعلق کل خط وکتابت مینجر یا اسسٹنٹ منیجر میگزین سے کرین اور کسی شخص کے نام پر خط وکتابت نہ کرین مگر مضامین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط وکتابت کرین -

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط وکتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے - اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ سے کرین -

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط وکتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کرین اور ایسا ہی دستاویزین وغیرہ بہی اسی کے نام بہیجین

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران مین تبدیلیان ہوتی رہتی ہین اس لئے جو احباب قادیان مین خط وکتابت کرتے ہین ان کی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے مین اور کام کرنیوالون کی سہولت اسی مین ہے کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبہی خط وکتابت نہ کرین - بلکہ صرف عہدہ پر ین - جیسا کہ اوپر ہدایت کی گئی ہے ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر مین چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلانے سے جواب مین عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ بہی ہے -

المعلن

محمد علی - سکرٹری صدر انجمن احمدیہ

قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن شریف

سورۂ کافرون

(گذشتہ سے پیوستہ)

شان نزول یہ سورہ شریف بقول ابن مسعود و حسن و عکرمہ مکی ہے۔ اس زمانہ مین نازل ہوئی تھی جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز مکہ معظمہ مین قیام رکھتے تھے۔ اس سورہ کی پیشین گوئی سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ سورہ ایسے وقت مین نازل ہوئی تھی جب کہ کفار اپنے زور پر تھے اور اپنے بتون کی حمایت اور ان کی پرستش مین بڑے یقین کے ساتھ مصروف تھے اور گمان کرتے تھے کہ اسلامی سلسلہ ایک چند روزہ بات ہے۔ جلدی ہم لوگ اپنی قوت و زور کے ساتھ نیست و نابود کر دین گے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے نبوت کی اس کیفیت نہ سمجھ کر ان مین سے چند آدمی جیسا کہ ابوجہل عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ و اسود بن عبد المطلب وغیرہ نے آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے بتون کی مذمت کرنا اور ان کو برائی سے یاد کرنا چھوڑ دو۔ اور اس کے عوض مین ہم آپ کو اس قدر مال دینگے کہ مکہ مین آپ سے زیادہ بڑا کوئی مالدار نہوگا۔ یا اگر آپ چاہین تو ہمارے قبائل مین سب سے زیادہ خوبصورت عورت جو آپ کو پسند ہو آپ کو دین اور اگر آپ کو ان دونون باتون مین سے کوئی بات پسند نہو تو پھر تیسری بات یہ ہے کہ آپ ہمارے ساتھہ اس طرح سے صلح کر لین کہ ایک سال آپ ہمارے بتون کی پرستش کرین تو پھر دوسرے سال ہم آپ کے اللہ کی عبادت کرین گے اس طرح برابر تقسیم ہوتی رہے گی اور کسی کو شکایت کا موقعہ نہ رہیگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ لوگ کیسے جاہل ہین کہ نہین سمجھتے کہ مین کس خوبیون سے بھرے ہوئے اسلام کی طرف اونکو بلاتا ہون اور کس قادر توانا حی و قیوم معبود حقیقی کے قرب کے حصول کا ذریعہ ان کے آگے پیش کرتا ہون اور کس دائمی خوشی اور ابدی راحت کا تحفہ ان کے واسطے تیار کرتا ہون جس کے عوض یہ مجھے ناپائدار مال اور ایک عورت کے چند روزہ حسن کی لالچ دیتے ہین اور پتھرون کے آگے سر جھکانے کو کہتے ہین جو اونہون نے خود اپنے ہاتھون سے گھڑے اور بنائے ہین چونکہ آپ کو ان لوگون کی خیرخواہی کیواسطے بڑا درد تھا جس کو خداے علیم نے ان الفاظ مین ظاہر کیا ہے کہ لعلک باخع نفسک۔ کیا تو اس غم مین کہ یہ ایمان کیون نہین لاتے اپنی جان کو ہلاک کر دیگا۔ آپ نے کفار کے ایسے جاہلانہ سوال پر درد مند ہو کر یہی بہتر سمجھا کہ اس کے جواب کے واسطے اپنے معبود حقیقی کی طرف توجہ کرین اور یہی طریقہ ہمیشہ سے انبیاء کا چلا آیا ہے چنانچہ آپ کی توجہ کے بعد خدا تعالیٰ سے کفار کے جواب مین یہ سورہ شریف نازل ہوئی۔ جس سے کفار کی تمام اُمیدین ٹوٹ گئین۔ اس قسم کے صلح کے شرائط عموماً کفار انبیاء کے سامنے بہ سبب اپنی جہالت کے پیش کیا کرتے ہین۔ چنانچہ اس زمانہ مین بھی خدا کے مُرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخالفون نے یہ بات کہی کہ ان کے اتقا اور علم اور عمل مین ہم کو کوئی شک نہین۔ بے شک آپ ولی اللہ ہین اور ہم ان کو ماننے کے واسطے طیار ہین بشرطیکہ مسیح ہونے کا دعویٰ نہ کرین۔ اور الخ۔

تعجب ہے کہ ان لوگون کی عقل پر کیسے پتھر پڑ گئے۔ کیا وہ شخص جو متقی اور عالم اور ولی اللہ مانا جا سکتا ہے اس کی نسبت یہ کہنا بھی کسی عقل کی رو سے کہنا جایز ہو سکتا ہے کہ اس نے دعویٰ نبوت اور مسیحیت کا از خود کر دیا ہے اور خدا پر افترا باندہا ہے۔ کیا مفتری علی اللہ متقی اور ولی اللہ ہو سکتا ہے؟ ہان کفار کے ساتھہ ایک اور صورت صلح کی ہو سکتی ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کفار کے ساتھہ کی تھی جس کی یہ شرط تھی کہ کفار مسلمانون پر حملہ نہ کرین اور نہ اون لوگون کی امداد کرین جو مسلمانون پر ناجایز حملہ کرتے رہتے ہین اور ایسے ہی مسلمان نہ ان کو کسی قسم کی تکلیف دینگے اور نہ ان کے تکلیف دہندون کی کوئی حمایت کریگا۔ بلکہ ہر طرح سے ان کے بچاؤ کی کوشش کرین گے۔ اسی رنگ کی صلح حضرت مسیح موعود نے بھی مخالف عیسائیون آریون ہندوؤن اور دیگر اقوام کے سامنے پیش کی تھی کہ چند سالون تک جو معین کئے جائین۔ یہ قومین مسلمانون کے برخلاف کوئی کتاب نئی یا پرانی شائع نہ کرین اور ایسا ہی مسلمان اس عرصہ مین کوئی کتاب ان مذاہب کی تردید مین نہ لکھین گے ہان ہر ایک مذہب کے عالم کو یہہ اختیار ہوگا۔ کہ وہ صرف اپنے ہی مذہب کی خوبیان بیان کرتے رہین کوئی کتاب لکھین جس مین یہ دکھایا ہے کہ اس مذہب پر چلنے سے کیا کیا فوائد حاصل ہو سکتے۔ لیکن کسی دوسرے مذہب کا کچھہ ذکر نہ کرین۔ مذہبی جنگون کے خاتمہ کیواسطے اور آئے دن کے جھگڑون اور تنازعون کے مٹانے کے لئے یہ نہایت ہی احسن طریقہ تھا۔ مگر افسوس ہے کہ لوگون نے اس طرف توجہ نہ کی۔ غرض اس قسم کی صلح تو انبیاء کی سنت کے مطابق ہے۔ لیکن یہ بات کہ مداہنہ کے طور پر اور منافقت سے کچھہ تم ہمارے عقائد کو مان لو۔ اور کچھہ ہم تمہارے عقائد کو مان لین۔ ایسا طریقہ خدا کے سچے رسول کبھی اختیار نہین کر سکتے۔

نسخ بعض لوگ اس سورۂ شریف کے یہ معنے سمجھکر اس کو منسوخ سمجھتے ہین کہ کفار کو ان کے دین پر رہنے کی اس مین اجازت دیگئی ہے۔ کہ وہ بے شک اپنے دین پر رہین اور مسلمان ان کے ساتھہ کوئی تعرض نہین رکھین گے۔ لیکن جب جہاد کے متعلق آیات نازل ہوئین۔ تو پھر یہہ سورت منسوخ ہوگئی۔ یہ بات بالکل غلط ہے قرآن شریف کی کوئی سورت اور سورت کا کوئی حصہ منسوخ نہین ہے سب کا سب ہمیشہ کے واسطے بنی نوع کے لئے عمل کرنے اور فایدہ اُٹھانے کیواسطے ہے۔ قیامت تک قرآن شریف کا ایک نقطہ بھی منسوخ نہین ہو سکتا اصل بات یہ ہے کہ مذہب اسلام مین دینی اختلاف کی وجہ سے نہ کوئی لڑائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ اور نہ آپ کے بعد کبھی کسی کو اجازت ہے کہ دینی اختلاف کی وجہ سے کسی کو قتل کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کفار نے جب مسلمانون کو سخت دکھہ دیا۔ اور طرح طرح کے ایذا کے ساتھہ پہلے مسلمانون کو تہ تیغ کرنا شروع کیا۔ اور بڑی بڑی فوجین لے کر اُنپر چڑھائیان کین۔ تو بہت سے صبر اور تحمل کے بعد جب وہ کسیطرح بھی باز نہ آئے۔ تو خدا تعالیٰ نے مسلمانون کو اجازت دی کہ ایسے شریرون سے اپنا بچاؤ کرین اور اونکو ان کی شرارت کی سزا دین۔ جہاد کیواسطے جو کچھہ حکم تھا یہی تھا اور اس زمانہ مین بہ سبب اس کے کہ مذہب کی خاطر مسلمان کسی ملک مین دکھہ نہین دئے جاتے۔ خود ان کی بھی ضرورت نہین رہی سورۂ کافرون مین تو خود جہاد کرنے یا نہ کرنے کا کوئی تذکرہ ہی نہین۔ لیکن اگر بہرحال یہ سمجھا جادے کہ اس سورہ شریف مین جہاد کے متعلق کوئی حکم جہاد کے جواز کا ہو سکتا ہے نہ کہ اس۔

کیونکہ اس مخالفون کو ایک چیلنج دیا گیا ہے۔ کہ تم اپنے دین کے ساتھہ زور آزمائی کرو۔ اور ہم اپنے دین کی قوت کے ساتھہ تمہارا مقابلہ کرتے ہین پھر دیکھو کہ خدا کس کو کامیاب کرتا ہے اور یاد رکھو کہ یہ کامیابی بہرحال اسلام کیواسطے ہے۔ پس یہ سورت کسی حالت مین منسوخ نہین اور نہ کوئی اور حصہ قرآن شریف کا منسوخ ہوا یا ہو سکتا ہے

مقام نزول

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ کہ یہ سورہ شریف مکی ہے۔ مگر ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ مدنی ہے۔ ایسا ہی بعض دوسری سورتون کے متعلق بھی بظاہر اس قسم کا اختلاف روایات مین معلوم ہوتا ہے مگر ممکن ہے کہ بعض سورتین اور آیتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار بلکہ کئی بار نازل ہوئی ہون جیسا کہ ہم حضرت مسیح موعود کے حالات مین دیکھتے ہین کہ ایک پیشین گوئی وحی الہی مین ایک دفعہ نازل ہو کر مثلاً کتاب براہین احمدیہ مین چھپ چکی ہے۔ لیکن جب اُس کے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا تو نزول اول کے بیس پچیس سال بعد پھر وہی الفاظ الہام الہی مین وارد ہوئے۔ دین۔ جزا و سزا کے معنے مین بھی آتا ہے۔ اور اس کا یہ مطلب ہے کہ تم لوگون نے جس طریقہ کو اختیار کیا ہے اُس کا بدلہ تم کو پھر حاصل کرنے گا۔ جو طریقہ ہمنے اختیار کر لیا ہے اسکا بدلہ خدا تعالی ہم کو ضرور دیگا۔

الکافرون۔ اس جگہ اگرچہ اول مخاطب وہی کفار اور اُن کے ساتھی تھے۔ جنہون نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پیغام بھیجا تھا۔ اور اس وجہ سے اس سورۂ شریف کے نزول کے اصل محرک وہی تھے۔ لیکن اُن کے بعد تمام دنیا کے کفار جو مسلمانون کے ساتھہ اسی قسم کا سلوک کرین اس سورۃ مین مخاطب ہین قاعدہ ہے کہ زمانہ نزول انبیاء مین بعض منکرین ایسے سخت دل ہو جاتے ہین کہ کوئی نصیحت ان کیواسطے کارگر نہین ہو سکتی اور ہر ایک نشان الہی جو دوسرون کیواسطے موجب ازدیاد ایمان ہوتا ہے ان کے لئے بجز ازدیاد کفر اور کچھہ نہین ہو سکتا ایسے کفار کے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔ سواءٌ علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یؤمنون۔ وہ حالت کفر مین ایسے غرق ہین کہ آنیوالے عذابون سے تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے۔ سب برابر ہے۔ وہ کبھی ایمان نہین لاوین گے اور فرمایا ہے۔ ولیزیدن کثیراً منہم ما انزل الیک من ربک طغیاناً وکفراً۔ تیرے رب کی طرف سے جو تجھہ پر نازل ہوا۔ یہ ان مین سے بہتون کی سرکشی اور کفر کو اور بھی بڑھا دیگا۔ ایسے کافرون کو کہا گیا ہے کہ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم۔ ہمارے عمل ہمارے لئے اور تمہارے عمل تمہارے لئے۔ اور ایسے ہی مکذبون کے متعلق فرمایا ہے۔ فقل لی عملی ولکم عملکم انتم بریئون مما اعمل وانا بریٌٔ مما تعملون اون کو کہدو کہ میرے عمل میرے لئے ہین اور تمہارے عمل تمہارے لئے ہین تم میری کارکردگی کا ثواب نہین پاسکتے اور مین تمہاری کارروائیون سے بری ہون۔

حفاظت قرآن

اس سورۂ شریف کے الفاظ کو اپنے قرآن شریف پر بغور دیکھتے ہوئے اس کی طرز تحریر مین ایک خاص بات مجھے نظر آئی اور وہ یہ ہے کہ اس مین عٰبدون کا لفظ دو جگہ اس طرح آیا ہے۔ کہ ب کے اوپر کھڑا الف لکھا گیا ہے۔ مگر تیسری جگہ عابد کا لفظ ع کے بعد الف کے ساتھہ آیا ہے۔ حالانکہ دونون الفاظ تمام تحریر مین ایک ہی طرح آسکتے ہین۔ لیکن مین نے بہت سے مختلف چھاپون کے قرآن شریف کھول کر دیکھے اور سب مین مذکورہ بالا طرز تحریر پایا اور تعجب کے ساتھہ حضرۃ مولوی نورالدین صاحب سے اسکا سبب دریافت کیا تو آپنے فرمایا کہ ابتدا مین جس طرح ایک دفعہ لکھا گیا ہے۔ وہی طرز تحریر ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ قرآن شریف کی حفاظت کے واسطے یہ بھی ایک دلیل ہے۔ کہ جب سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قرآن شریف لکھا گیا۔ اور جیسا کہ لکھا گیا اس مین کوئی تغیر و تبدل نہوا اور نہ ہونے کی کوئی گنجائش تھی۔ برخلاف اس کے ہم انجیل اور تورات کو دیکھتے ہین کہ اول تو ان کی اصلیت کا کوئی پتہ ہی نہین ملتا کہ اصل نسخے کیسے تھے اور کہان غائب ہو گئے اور جو کچھہ نقلی یا فرضی کتابین موجود ہین ان کے متعلق بھی آجتک کمیٹیان ہو رہی ہین۔ جو ان امور کی تحقیقات کرتی ہین۔ کہ ان کتابون مین سے کون سی عبارتین ہنوز نکالدینے کے قابل ہین جس قدر کتابین اس وقت دنیا مین الہامی مانی گئی ہین ان مین سے ایک بھی اپنی اصلی حالت مین محفوظ نہین ہے سوائے قرآن شریف کے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف کے سوا اور کسی کتاب کی حفاظت کا ذمہ باریتعالی نے نہین لیا۔ اور اس واسطے دوسری کتابین عوام کے دستبرد سے محفوظ نہین رہ سکین۔

خواص سورۃ

زید بن ارقم رفعاً کہتے ہین کہ جس شخص نے اللہ تعالی کی ملاقات دو سورتین ساتھ لے کر کی۔ اُس سے کوئی حساب کتاب نہین لیا جائیگا۔ وہ دو سورتین کافرون اور قل ہو اللہ احد ہین۔ اس حدیث شریف کا مطلب ظاہر ہے۔ کہ سورۂ کافرون مین کفار اور اُن کے کفر سے پوری بیزاری اور بے تعلقی ظاہر کی گئی ہے اور سورۂ اخلاص مین خدا تعالی کی توحید کا پورے طور سے اقرار کیا گیا ہے۔ بدی کا ترک اور نیکی کا حصول۔ شیطان سے دوری اور خدا کا قرب۔ یہی دو باتین ہین جو کسی مذہب کا آخری نتیجہ ہو سکتی ہین جب یہ دونون باتین اللہ تعالے کے فضل و کرم سے کسی کو حاصل ہو جاوین۔ تو وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ اور اس کیواسطے کوئی حساب باقی نہین رہا۔

ایک روایت مین ابن عمر سے منقول ہے کہ یہ سورۃ ربع قرآن کے برابر ہے۔ کیا معنے یہ قرآن شریف کا چوتھا حصہ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلام پاک کے مضامین کا چہارم حصہ کفار اور اُن کے کفر سے بیزار اور خدا تعالے کی خالص عبادت کے بیان پر مشتمل ہے۔

اس کے بعد انشاء اللہ تعالے سورۂ کوثر کی تفسیر لکھی جاویگی

ہست فرقان آفتاب علم و دین
تا برندت از گمان سوئے یقین

ہست فرقان از خدا حبل المتین
تا کشندت سوئے رب العالمین

ہست فرقان روز روشن از خدا
تا دہندت روشنی دیدہ ہا

حق فرستاد این کلام بے مثال
تا رسی در حضرت قدس و جلال

دار دے تنہا ست الہام خدا
کان نماید قدرت تام خدا

ہرکہ روئے خود ز فرقان درکشید
جان او روئے یقین ہرگز ندید

جان خود را سکینی در خود ردی
باز میمانی ہمان کول دعوی

کاش جانت میل عرفان داشتے
کاش سعیت تخم حق را کاشتے

خود نگاہ کن از سر انصاف و دین
از گمہا کے شود کار یقین

ہرکہ را سویش رہے بکشودہ است
از یقین نے از گمان آسودہ است

قدر فرقان نزد تا اے عدا نیست
این ندانی کت جز از دے یار نیست

وحی فرقان مردگان را جان دہد
صد خبر از کوچہ عرفان دہد

از یقین ہا مینماید عالمے
کان نہ بیند کس بصد عالم ہمے

ہست فرقان مبارک از خدا طیب شجر
نونہال نیکیہا و سایہ دار و پر ز بر

میوہ گر خواہی بیا زیر درخت میوہ دار
گر خردمندی مجنبان بید را بہر ثمر

ور نیاید با دست در وصف فرقان مجید
حسن آن شاہد بپرس از شاہدان یا خود نگر

دانکہ او نا مرنج تحقیق دریکین مبتلا است
آدمی ہرگز نباشد ہست او بدتر ز خر

شرک اور اس کی بیخ کنی

تقریر صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب بتقریب جلسہ سالانہ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ
وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ کَفَرَ
فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۔ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ
وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ
الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۔ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ
بِوَالِدَیْہِ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّ
فِصٰلُہٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ
اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ۔ وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰی اَنْ
تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا
وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ
سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ
فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۔ یٰبُنَیَّ اِنَّھَا اِنْ تَکُ
مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ
اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ
اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۔ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ
وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ
عَلٰی مَا اَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ
وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ
مَرَحًا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۔
وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ
اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۔

اس وقت مین آپ لوگون کے سامنے شرک پر کچھ بولنا چاہتا ہون ۔ شرک ایک ایسی بلا ہے جو کہ بنی نوع انسان کے ساتھ شروع زمانہ سے آج تک لگی ہوئی ہے ۔ نہ اس نے انسان کا پیچھا چھوڑا اور نہ انسان نے اس کا ۔ ہر ایک زمانہ مین ایسے لوگ خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے رہے ہین ۔ جو شرک کو پامال کرین ۔ اور توحید کو دنیا مین پھیلائین لیکن انسان جس کو کہ ایک حد تک خدا تعالیٰ نے آزادی دی ہے ۔ آج تک اس مرض کو اپنے دل مین چھپاتا رہا ہے گو بہتون نے ہدایت پائی اور شہدا اور صدیقین کا مرتبہ پایا ۔ مگر پھر بھی دنیا مین ایک بڑی تعداد ایسی رہی ہے جنھون نے شرک کو نہین چھوڑا اور جب کہ خدا تعالیٰ نے ایک قوم کی طرف نبی کو بھیجا کہ اس کی اصلاح کرتا ہے اور وہ ایک مدت کے بعد جب اُن تمام انعامات الٰہی کو جو اُن پر وقتاً فوقتاً ہوئے ہوتے ہین ۔ اپنی کوششوں اور سعیون پر محمول کرکے خدا تعالیٰ سے روگردانی کرتے ہین ۔ تو اُسوقت جو پہلی برائی ان کے دل مین پیدا ہوتی ہے ۔ وہ شرک ہے ۔ اسیواسطے جو نبی دنیا کی اصلاح کے لئے آتا ہے ۔ اس کو سب سے سخت اور سب سے پہلے شرک کا ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور شیطان کا سب سے بڑا حملہ جو انسان پر ہوتا ہے وہ شرک ہی ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ دوسرے گناہون کو اگر چاہے تو بخشدیگا ۔ مگر شرک کو نہین ۔ اور درحقیقت انسان کی کیسی کمزوری اور شرارت ہے ۔ کہ وہ خدا جس نے ہمارے لئے طرح طرح کے آسائش کے سامان پیدا کئے ہین اُس سے روگردانی کرین جیسا کہ زمین پیدا کی ہے تاکہ ہم اُس پر چلین پھرین ۔ محنت کرین ۔ کوشش کرین اور بڑے بڑے مرتبہ پائین ۔ پھر اس زمین مین مختلف قسم کی تاثیرین رکھی ہین ۔ وہی زمین ہوتی ہے کہ ہم اُس مین گیہون کا دانہ ڈالتے ہین ۔ اور کچھ دنون تک معدوم ہو جانے کے بعد وہ دانہ تھوڑا سا باہر نکلتا ہے پھر مختلف زمانون اور ہواؤن مین سے گذر کر وہ ایک عرصہ کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ اُس مین اُسی قسم کے سینکڑون دانے اور نکل آتے ہین اور انسان کی خوراک کا سامان کرتے ہین ۔ پھر اُسی زمین مین مکی کا دانہ ڈالتے ہین ۔ اور وہ اُسی زمین کی تاثیر سے اپنے مطابق اثر حاصل کرکے بڑھتا اور آخر انسان کی غذا کے کام آتا ہے اور مختلف فوائد زمین مین رکھے گئے ہین ۔ کہ جو ہماری زندگی اور آرام اور آسایش کے محافظ ہوتے ہین ۔ پھر پرند چرند بنائے ہین جن سے سینکڑون فوائد روزانہ اُٹھاتے ہین ۔ اسی طرح اربعہ عناصر ۔ پس ذرہ بھر بھی شرک کا دل مین رکھنا ایسا خوفناک امر ہے ۔ اور ایسی بے حیائی ہے اگر خدا تعالیٰ رحیم و کریم نہ ہوتا ۔ تو قریب تھا کہ انسان ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک ایسے عذاب مین ڈالا جاتا ۔ جس سے کبھی نجات نہ ہوتی ۔ مگر یہ اُس کی رحمانیت ہے ۔ جو انسان کو اب تک بچائے جاتی ہے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ جو شرک کرتے ہین ۔ یہ شیطان سرکش کی پیروی کرتے ہین ۔ وہ شیطان جس نے کہ یہ کہا ہے ۔ کہ مین تیرے بندون مین سے ایک مقرر حصہ لون گا ۔ یعنے اپنے لئے مخصوص کر لونگا جو کہ تجھ سے غافل ہو گئے ۔ مین تیرے بندون پر شرک کا حربہ چلاؤن گا اُن کے آگے سے حملہ کرون گا اور پیچھے سے حملہ کرون گا غرض کہ دائین طرف سے بائین طرف سے اور اُن کے پاؤن کے نیچے سے مین اُن پر یہ حربہ چلاؤنگا ۔ مین ان کو گمراہ کرون گا ان کو لالچ دونگا اور ان کو حکم کرون گا ۔ پس وہ جانورون کے کان کاٹ کر خدا کی مخلوق کو دوسرون کے لئے مخصوص کرینگے ۔ پس جس نے کہ شیطان کو دوست قرار دیا ہے ۔ یعنے شرک کیا کیونکہ اُس کا یہی حملہ ہے ۔ پس وہ بڑے ہی ٹوٹے اور خسارہ مین ہے ۔ پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ شیطان کا وعدہ جو ہے ۔ یہ صرف ایک دھوکے کی ٹٹی ہے ۔ اس مقام پر خدا تعالیٰ نے مشرک کے حق مین فرمایا ہے ۔ کہ وہ بخشا نہین جاویگا ۔ وہ شیطان کا تابعدار ہے اور یہ کہ وہ کبھی کامیاب ہوگا ۔ پہلی دو باتین تو ایسی ہین کہ اُن مین مشرک ہمارا مقابلہ کر سکتے ہین اور کہہ سکتے ہین ۔ کہ ہم بھی بخشے جاوین گے اور ہم شیطان کے تابعدار نہین ۔ مگر تیسری بات خدا نے ایسی فرمادی ہے ۔ کہ جس سے پہلی دو باتین بھی تصدیق ہو جاتی ہین ۔ یعنی مشرک کامیاب نہین ہون گے سو حضرت آدم سے لے کر آجتک دیکھ لو ۔ کہ کیا مشرک کبھی بھی کسی نبی کے مقابلہ مین کامیاب ہوئے حضرت نوح ۔ ہود ۔ صالح ۔ شعیب ۔ ابراہیم ۔ موسیٰ عیسےٰ ۔ اور سب سے آخر مین اور سب سے بڑھکر حضرت نبی کریم تھے کہ جن کو شرک سے مقابلہ کرنا پڑا مگر نتیجہ کیا ہوا ۔ کیا ان مشرکون کا کوئی نام لیوا ہے ۔ کوئی نہین ۔ جو کہے کہ مین فرعون یا ابوجہل کی اولاد مین سے ہون ۔ اُن لوگون کی اولاد اپنے آپ کو چھپاتی ہے اور اپنے آبا و اجداد کے اور نام بتلاتی ہے یہ کیون ؟ اس لئے کہ شرک کبھی کامیاب نہین ہوتا اور چونکہ اُن لوگون پر خدا کے عذاب نازل ہوئے اور ناکام ہوئے ۔ اس لئے اُن کی اولاد بھی ان کو برا بھلا کہتی ہے اور اس کو پسند نہین کرتی کہ ان کو ان مشرکون کے ساتھ منسوب کیا جاوے پس یہ ایک بڑا اور بدیہی ثبوت ہے ۔ جو خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثبوت

کے لئے پیش کرتا ہے۔ کہ یہ لوگ شیطان کے مرید اور نہ بخشے جانیوالے ہیں غرض یہ شرک ایک ایسا پوشیدہ مرض ہے۔ جیسا کہ مریض کو تپ دق جو رفتہ رفتہ انسان کو ہلاک کر کے ہی چھوڑتی ہے۔ یا ایک درخت کو کیڑا کہ ایک مدت کے بعد ایک بڑے عالیشان درخت کو گرا کر زمین کے برابر کر دیتا ہے پس اس سے بچنے کے لئے انسان کو کامل تقوی اور پرہیزگاری کی ضرورت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اپنی نظروں کے سامنے خدا تعالیٰ کی صفات کو رکھے۔ تاکہ ہر گھڑی اس کا دل خدا کی طرف جھکا رہے اور خدا بھی اس پر اپنا سایہ ڈالے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اوپر کی طرف اس نے شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھی ہے۔ پس انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ دوڑ کے خدا کے سایہ کے نیچے آجاوے۔ کیونکہ جو اس کے سایہ کے نیچے آجاتا ہے۔ وہ شیطان کے حملوں سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔ گو شیطان کتنا ہی زور خرچ کرے کہ کسی طرح اس مرد صالح کو پھسلائے مگر خدا تعالیٰ کی قہر والی نظر اس کو جلا دیتی ہے اور اس کو مجال اور طاقت نہیں ہوتی کہ وہ پھر اس انسان کی طرف نظر بد سے دیکھ بھی سکے۔ اور اگر بجائے اس کے ہم سستی کریں اور غفلت کو کام میں لاویں۔ تو ہم کو ایک دم کی بھی فرصت نہیں ملتی کہ ہم اپنے آپ کو اس جنگ کے لئے تیار کریں جو کہ یک لخت ہم کو شیطان سے پیش آتا ہے۔ ایسی حالت میں وہ ہمارے ایمان کو اچک لے جاتا ہے اور ہم کو تہیدست چھوڑ جاتا ہے۔ ہم بکریوں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی کمزور اور شیطان ایک طاقتور بھیڑیا ہے۔ پس جب تک کہ ہم خدا جو کہ ہمارا نگہبان ہے۔ اس کے سامنے ہیں تب تک تو شیطان کے خونخوار حملہ سے محفوظ ہیں مگر جب ذرہ سی غفلت کی وجہ سے ہم اس کی نظروں سے اوجھل ہوئے۔ کہ شیطان نے ہم کو ایک ہی حملہ میں مغلوب کر لیا۔ خدا کی نظروں سے غائب ہونے کے یہ معنے نہیں کہ کبھی ایسا بھی موقعہ آجاتا ہے۔ کہ خدا ہم کو نہیں دیکھتا نہیں بلکہ وہ تو بصیر ہے۔ میری اس سے یہ مراد ہے۔ کہ جب ہم اس کی خاص نظر رحم کو اپنی کسی بدکرداری کی وجہ سے دور کر دیں۔ اور اس لئے ہم کو چاہیئے۔ کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے زیادہ اور زیادہ قریب ہونے کی کوشش کریں اور اس کے لئے وہ ہم سے وعدہ کرتا ہے۔ کہ جب ایک قدم تم میری طرف آؤ گے۔ تو میں دو قدم تمہاری طرف آؤں گا۔ اگر تم میری طرف تیز چلکر آؤ گے تو میں دوڑ کر آؤں گا پس جب تک کہ ہم خدا تعالیٰ کی طرف تیز قدموں سے بلکہ دوڑ کر نہ جائیں گے۔ ہماری ایسی حالت ہے۔ جیسا کہ ایک بندھی ہوئی بکری بھیڑئیے کے سامنے۔ اور جس کو کہ بھیڑیا ایک ہی حملہ سے اچک کر لیجاویگا پس ہر کام کے کرتے ہوئے اور ہر لفظ کے بولتے ہوئے شرک کا دھیان کر لو۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ خدا تعالیٰ سے دور اور شیطان کے شکار ہو جاؤ۔ اس وقت ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ میں نے شرک کا اس طرح بیان کیا ہے۔ گویا کہ دنیا میں اور کوئی گناہ ہے ہی نہیں۔ لیکن نہیں میرا مطلب یہ نہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ شرک ہی سے دوسرے گناہ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جب ایک انسان شرک سے بالکل پاک ہو تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کوئی گناہ کرے۔ کیونکہ جب وہ خدا تعالیٰ کی کل صفات پر ایمان رکھتا ہے۔ تو وہ کوئی برائی نہیں کر سکتا۔ چور جب چوری کو جاتا ہے اگر اس کو یہ ایمان ہو۔ کہ ایک خدا ہے جو کہ دیکھتا ہے اور گناہ کی سزا دیتا ہے۔ تو پھر وہ کبھی چوری نہیں کر سکتا۔ اسی طرح دوسرے گناہ کرنے والے اگر بجائے مخلوق الٰہی سے ڈرنے کے خود خالق سے ہی ڈریں تو وہ ان تمام فریبوں اور گندگیوں کو چھوڑ دیں۔ جو کہ بصورت دیگر ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتے ہیں۔ پس جو شرک کو چھوڑتا ہے وہ کبھی کوئی گناہ نہیں کر سکتا جس کا کہ اس کو علم ہو۔ اور بے علمی کی خطا کو تو خدا بھی نہیں پکڑتا۔ اس لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ کہ من قال لا اله الا الله فدخل الجنة۔ یعنے جو کوئی کامل طور سے شرک کو چھوڑ دے وہ جنت میں داخل ہوگا کیونکہ جب وہ شرک کو چھوڑ دیگا اور حقیقی طور سے خدا کو واحد اور اس کی صفات کو برحق مان لیگا۔ تو وہ کوئی اور گناہ کریگا ہی نہیں۔ اور اس کا لازمی نتیجہ ہوگا۔ کہ وہ انعامات الٰہیہ کا مورد ہو۔ ایسے آدمی کا چلنا پھرنا کھانا اور پینا سب خدا کے ہی لئے ہوتا ہے یعنے جب وہ بولتا ہے۔ تو خدا کے لئے بولتا ہے۔ سنتا ہے۔ تو خدا کے لئے سنتا ہے۔ کھاتا ہے۔ تو خدا کے لئے کھاتا ہے اور پیتا ہے تو خدا کے لئے۔ اس وقت شیطان بھی اس کے قریب نہیں جاتا گویا کہ ایسے آدمی کا شیطان ہی مسلمان ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہو گیا ہے۔ پس جب انسان اس حد تک اپنے دل کو پاک و صاف کر لیتا ہے تو وہ خدا کا اور خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی شخص کے لئے خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ يا ايتها النفس المطمئنة ارجعي الى ربك راضية مرضية فادخلي في عبادي وادخلي جنتي اس موقع پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے نفس مطمئنہ میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ پس کیا دوسرے لوگ خدا تعالیٰ کی مخلوق نہیں ہے۔ وہ ہیں مگر اس جگہ خدا تعالیٰ ایک استعارہ بیان فرماتا ہے۔ کہ بندہ تو وہ ہے۔ جو اپنے آپ کو بندہ ہونے کے لائق ہی بنا دے۔ جو طرح طرح کے شرکوں میں اور مختلف قسم کی بدعتوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ان کا نفس نفس امارہ ہے۔ تو کیونکر وہ میرے بندے ہو سکتے ہیں۔ بندے کا تو فرض ہے کہ خالص اپنے آقا کے لئے ہو جائے۔ مگر جب ایک آدمی خدا کے علاوہ اوروں کی پرستش کرتا ہے۔ ان سے بھی نفع و ضرر کی ویسی ہی امید رکھتا ہے۔ جیسے کہ خدا سے۔ تو کیونکر وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ کہہ سکتا ہے اور اصل بندہ تو وہ ہے جو نفس مطمئنہ رکھتا ہے اور اس کا قلب خدا تعالیٰ کی الوہیت سے مطمئن ہے۔ اور وہ کسی اور کو خدا تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتا۔ جو ایک خدا کو جو متصف ہے تمام نیک صفات سے اپنے لئے کافی سمجھتا ہے اور جو عبودیت اور خالص بندگی سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا بندہ ہونے کے لائق بنا دیتا ہے۔ پس اس جگہ عبد کے معنے اسی بندہ کے ہیں۔ جو خدا کا بندہ ہونے کے قابل ہے۔ مثال کے لئے دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی خدا کے پیدا کئے ہوئے تھے اور ابوجہل بھی۔ مگر ابوجہل نے اپنی شرارت فسق و فجور اور شرک سے اپنے آپ کو خدا کا بندہ ثابت نہ کیا۔ بلکہ بتوں کا بندہ ثابت کیا اور انہیں کی طرفداری میں اپنی جان تک قربان کی۔ مگر آنحضرت نے اپنے آپ کو خالص خدا کے لئے ہی کر دیا۔ شرک سے بکلی پرہیز کیا اور اپنی عبادت اور قربانیاں سب

خدا کے لئے ہی مخصوص رکھیں۔ اور اپنے آپکو خدا کا بندہ ثابت کیا پس خود مقابلہ کر کے دیکھ لو کہ اس کا انجام کیا ہوا اور اُس کا کیا۔ ابوجہل تو بدر کے میدان میں قتل کیا گیا۔ اور ایک کنوئیں میں اُس کی لاش پھینکی گئی اور اس کے مرتے وقت کی خواہش بھی پوری نہ ہوئی یعنے اُس نے کہا تھا کہ میری گردن ذرا لمبی کر کے کاٹنا کیونکہ عرب کے معززین کی نشانی یہی ہوتی تھی۔ مگر کاٹنے والے نے اس کی گردن کے پاس سے کاٹ کر ثابت کیا کہ شیطان کے دوست کبھی کامیاب نہیں ہوتے اور اسیوقت دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فتح نصیب ہوئی۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کے عزت کے وارث نہ صرف عقبےٰ میں بلکہ اس دنیا میں بھی ثابت ہوئے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ [illegible]

پس وہ انسان جو خدا تعالےٰ سے کامل تعلق کرنا چاہتے وہ شرک کو چھوڑ دے۔ کیونکہ خدا کو شرک پسند نہیں اب میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ شرک دو قسم پر مشتمل ہے۔ ایک شرک جلی اور ایک شرک خفی۔ شرک جلی وہ ہے جو کھلا کھلا شرک ہے۔ جیسے بتوں وغیرہ کا شرک۔ یا انسان پرستی۔ قبر پرستی۔ چاند اور سورج پرستی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن شرک کرنے والے تو اس کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔ مگر چھپا ہوا شرک اور ایسا شرک اکثر دور بھی ہو جاتا ہے۔ مگر زیادہ خودکشی کے قابل اور انسان کا دشمن شرک خفی ہے۔ یہ چھپا شرک ایسا شخص مانتا ہے۔ کہ خدا ایک ہے اور یہ مشرک کا شرک ہے۔ وہ بتوں کی پرستش اور دوسری چیزوں کی پرستش کو بھی برا سمجھتا ہے۔ مگر پھر بھی شرک کی مرض میں گرفتار ہے۔ وہ ایسا ہے جیسا کہ ایک مریض ایک سخت مرض میں گرفتار رہے اور پھر بھی علاج کرانے سے گریز کرتا ہے۔ حکیم اس کو دوائی دیتا ہے۔ اور وہ حکیم کی عقل پر ہنستا ہے کہ میں تو اچھا بھلا ہوں مگر افسوس کہ اگر اس کو چشم بصیرت ہو۔ تو وہ سمجھے کہ میں حکیم پر ہنستا ہوں حالانکہ میری حالت ایسی ہے۔ کہ اُس پر رویا جاوے۔ پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے سوائے اس کے کوئی علاج نہیں کہ خدا پر ہی کامل بھروسہ رکھا جاوے۔ اور خشوع وخضوع سے دعا کی جاوے کہ یاالٰہی ہم کو اس مہلک مرض سے بچا یہ شرک مختلف شکلوں کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک شخص جو اپنے حاکم کے ڈر کے مارے اپنی عبادت کے وقتوں میں تساہل سے کام کرتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ یہ حاکم اگر مجھ کو اس نوکری سے الگ کردے۔ تو میرا اور کوئی چارہ نہیں اور میں سخت مصیبت میں مبتلا ہو جاؤنگا یا یہ کہ اگر فلاں شخص میری مدد نہ کریگا تو میرا کام نہیں بنے گا۔ تو وہ شرک کرتا ہے اور گویا کہ خدا سے بڑھکر اپنے حاکم سے ڈرتا ہے۔ یا خدا کی مدد سے بڑھکر کسی اور کی مدد پر بھروسہ کرتا ہے۔ پھر دوستی کے رنگ میں ہوتا ہے بعض دفعہ انسان کسی دوست کے خوش کرنے کے لئے کوئی ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے۔ جو شریعت کے خلاف ہو اور نہیں سمجھتا کہ خدا کا خوش کرنا مجھ پر زیادہ واجب ہے۔ بہ نسبت اس دوست کے پس وہ شرک کرتا ہے اور پھر اولاد اور مال پر بعض دفعہ ایک انسان اتنا بھروسہ کر لیتا ہے یا اتنی محبت پیدا کر لیتا ہے۔ کہ وہ شرک کے درجہ پر پہنچ جاتی ہے پس ایسے شرک سے بچنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے خدا سے دعائیں کرو۔ اور خود کوشش کرو۔ کیونکہ جو اس کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے وہ ناکام واپس نہیں آتا۔ جو اس کو پکارتا ہے۔ اس کی سنی جاتی ہے۔ دیکھو آجکل کا زمانہ ایسا خوفناک ہے۔ کہ خیال کرنے سے ڈر معلوم ہوتا ہے اور ویسا ہی بلکہ بڑا بابرکت ہے۔ کہ سوچنے سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ خدا کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے اور قریب ہے کہ وہ دنیا کو ہلاک کر دے مگر ساتھ ہی وہ اتنے خزانہ کھولکر بیٹھا ہے کہ جو سوال کرے وہ لیکے مالا مال ہو کر جاوے۔ اس زمانہ کی نسبت ہر قوم اور ہر مذہب میں پیشگوئیاں ہیں کہ اس میں خدا کے مامور کی اور شیطان کی آخری جنگ ہوگی یہاں تک کہ پارسیوں میں بھی پیشگوئی ہے کہ آخر زمانہ میں جس کی فلاں فلاں نشانیاں ہونگی۔ اہرمن دیو یعنے شیطان اور یزدان (مراد ہے کہ یزدانی لوگ) کی آخری جنگ ہوگی اور شیطان بالکل قتل کر ڈالا جاویگا۔ پس یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ لوگوں نے مال وزر کو اپنا معبود بنایا ہوا ہے۔ اور گویا کہ خدا کا شریک ٹھیرایا ہے یہ وقت تھا کہ خدا اپنے بندوں کی مدد کرتا کیونکہ وہ رحیم وکریم ہے اور اس نے ایسا ہی کیا ہے۔ اور جیسا کہ نبیوں کے ذریعہ سے خبر دی تھی۔ اس وقت وہ شخص مامور ہوا ہے جس کیلئے مقدر تھا کہ وہ شیطان کے حربہ کو توڑ دے۔ یعنے شرک کو دور کر دے اور دنیا دیکھ لیگی کہ شرک کس طرح تباہ ہوگا اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دلوں سے بھی شرک کو دور کریں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں اور ہر وقت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ومہدی معہود کا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار رہیں۔ جن کو خدا نے یہ کام سپرد کیا ہے اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ مشرک لوگ ناک کے بل گرائے جائیں۔ دنیا کو شرک چھوڑنا پڑیگا۔ خواہ وہ اپنی مرضی سے چھوڑے۔ یا کوڑے سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا مگر خدا اس کو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔ مذہب عیسوی جو شرک میں حد سے بڑھا ہوا ہے اور جس نے ہزاروں لاکھوں آدمیوں کو روپیہ اور مال کے زور سے اپنے دین میں شامل کیا ہے اب اس کے زوال کا وقت آگیا ہے تم اس کے مال وزر کو دیکھ کر حیران نہ ہو کیونکہ اُس وقت جبتک کہ اس کا نام ونشان نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے سورہ زخرف میں ارشاد فرمایا تھا کہ اگر مجھ کو اس بات کا خیال نہ ہوتا۔ کہ دنیا اس کو دیکھ کر ہلاک ہو جاویگی۔ تو میں رحمان کے منکروں یعنے عیسائیوں کو اس قدر مال دیتا کہ سونے چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بنالیتے پس ڈرو نہیں یہ قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے مگر اب وہ وقت ہے کہ عیسائیت کا بلند اور مضبوط منار گرا دیا جاوے۔ یہ مذہب عیسوی کا قلعہ جس کی دیواریں [illegible] کیونکہ اس [illegible] زنگ لگ گیا ہے اور اب وہ [illegible] کہ ایک ہی حربہ سے ٹوٹ جاوے۔ جیسا کہ قاعدہ ہے کہ باران رحمت کے وقت لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے اور وہ کمزور اور بودا ہو جاتا ہے۔ پس جبکہ روحانی باران رحمت کا نزول شروع ہوا۔ تو اس مذہبی لوہے کو زنگ لگ گیا۔ اب یہ عیسائی سلطنتیں خود بخود اسلام کی طرف رجوع کریگی۔ اور وہ یورپ جو عیسائیت کا گھر ہے۔ اسلام کا مرکز ہوگا۔ عیسائیوں میں خود بخود شرک کے برخلاف خیال پیدا ہو گئے ہیں یہانتک کہ بہت سے حضرت عیسےٰ کے خدا ہونے کے منکر ہو گئے ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو نعوذ باللہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ ولد الزنا تھے پس زمانہ خود بخود شرک کو چھوڑنیوالا ہے اور قریب ہے کہ خدا اپنا جلال ظاہر کرے یہ احمدی جماعت جو کہ اس وقت

اور اسی کو والدین تصور کرو۔ اب پھر لقمان کا قول آیا۔ یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یات بہا اللہ ط ان اللہ لطیف خبیر ۔ یعنی ایسے ہی اگر ایک ذرا سا دانہ ہو جو رائی کے برابر ہو۔ تو خواہ وہ پتھر میں یا آسمانوں میں اور خواہ زمین میں اس کو لے آئیگا۔ کیونکہ لطیف خبیر۔ یہاں بھی حضرت لقمان اپنے بیٹے کو بتلاتے ہیں کہ خدا ذرا ذرا سی بات کو بھی جانتا ہے۔ پس شرک سے اتنا بچ کہ رائی کا ایک حصہ بھی نہ رہے پھر ہے یا بنی اقم الصلوۃ وامر بالمعروف وانہ عن المنکر واصبر علی ما اصابک ط ان ذالک من عزم الامور ۔ یعنے اسے بیٹے نماز کو قائم کر دے نیک باتوں کا وعظ کر حکم کر اور بدیوں سے لوگوں کو منع کر اور صبر کر اس مصیبت پر جو تجھ پہنچے کیونکہ یہ بڑے کاموں میں سے ہے۔ اس جگہ حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہیں کہ صرف بدی سے بچنا کوئی کمال نہیں بلکہ بدی سے بچنا اور پھر نیکی کرنا کمال ہے پس اس لئے فرماتے ہیں کہ شرک ترک کرنے کے بعد نماز کو قائم کرو سے یعنی اپنی عبادتوں کو سنوار یہاں تک کہ تیرا بولنا تیرا سننا اور کھانا پینا خدا کے لئے ہی ہو جائے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کا مامور ہو جائیگا اور لوگوں کو نیک باتیں سنانا اور بدیوں سے منع کرنا تیرا کام ہو جائیگا۔ پھر اس وقت جیسا کہ سنت ہے لوگ تیرے مخالف ہو جائینگے۔ اور تکلیفیں اور اذتین تجھے کو دینگے کیونکہ رسولوں کے ساتھ شروع شروع میں ایسا ہی ہوتا ہے پس تو ان باتوں پر صبر کر کیونکہ یہ بڑے امور سے ہے پھر ہے کہ لا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا۔ ان اللہ لا یحب کل مختال فخور۔ یعنی لوگوں کے لئے اپنے منہ کو مت موڑ اور زمین میں ایک کبر اور ناز سے مت چل کیونکہ خدا کو متکبر اور فخر کرنیوالا انسان پسند نہیں ہوتا۔ اب حضرت لقمان فرماتے ہیں کہ جب تو صبر کریگا تو ایک مدت کے بعد لوگ تیری طرف رجوع کرینگے کیونکہ جب تو خدا کیلئے لوگوں سے علیحدہ ہو جائیگا اور لوگ تجھ سے عداوت کرینگے تو آخر خدا خلائق کا منہ تیری طرف پھیر دیگا یہانتک کہ قریب ہے کہ تو ان سے کج خلقی کرے پس ایسا مت کرو بلکہ چلو تو ایسی طرز سے کہ اس میں شیخی کی بو نہ پائی جاوے کیونکہ یہ بات خدا کو پسند نہیں کہ واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔ یعنی میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز نرم اور نیچی کر کیونکہ سب سے بری آواز گدھے کی ہے اس جگہ پر بھی بیان ہے کہ جب تو نبی ہو جاوے اور لوگ تیری طرف دور دور سے آویں تو اس وقت وہ سمجھکر ملنے آویں اور تو دوڑ کر گھر میں گھس جاوے تو ان کو کس قدر صدمہ ہوگا کہ ہم تو ملنے آئے اور یہ گھر دوڑ کر چلے گئے یا کوئی دور سے آیا تھا کہ کچھ کلام سنیں گے مگر یہاں تو نے ایسی اونچی اور کرخت آواز سے کلام کیا کہ اس کے دل کو برا لگا کیونکہ دیکھو گدھے کی اونچی آواز ہے مگر سب آوازوں سے بری معلوم ہوتی ہے اس رکوع میں حضرت لقمان اپنے بیٹے کو فرماتے ہیں کہ تو پہلے تو شرک کو چھوڑ دے اور اس طرح گناہوں کو ترک کر کے عبادت کو قائم کر۔ پھر جب تو گناہوں کو چھوڑ دیگا اور نیکیاں کریگا تو خدا کا برگزیدہ ہو جائیگا پس دیکھو کہ خدا کے کلام سے ظاہر ہے کہ کل برائیوں کی جڑ یہی شرک ہے اب میں یہ دعا کر کے بیٹھتا ہوں کہ خدا ہمکو پاک کرے ہمارے دل سے شرک کا زنگ دور کرے اور ہمکو توفیق دے کہ ہم بھی لقمان کی ان نصائح پر عمل کر سکیں آمین ؛

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی تجویز سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ ″	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
۱ کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ ″	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ ″					
¼ ″	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۰	۴½	۳½	۱	۲/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لندن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے ۔ نور الدین

ضرورت

۱۔ مجھے دو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو کھیتی کے کام سے واقف ہوں تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپئے خشک دئے جاوینگے اچھے کام پر ترقی ہوسکتی ہے وہ شخص یہاں سے آئینگے۔ ان کو کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہیں برابر دیا جاویگا۔ احمدی ہوں۔

۲۔ مجھے کاشتکاروں کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کیواسطے میں زمین دیسکتا ہوں جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت پر دی جاویگی۔ مکانات اور آلات کساورزی کے واسطے لکڑی حسب ضرورت میں دونگا۔ زمین قریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے۔ اور ہر ایک جنس یہاں پیدا ہوتی ہے۔ چیت سے پہلے یہاں پہونچ جانا ضروری ہے۔ اس سے زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو۔ تو بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتی ہے۔ احمدی ہوں

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور ڈاک خانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہئے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس ۲۵ روپیہ ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زرکثیر چھپوائی گئی ہے افسوس ہے، اگر ہر احمدی بھائی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو۔ صرف آپ کے لحاظ قیمت میں تخفیف ہے۔	بے جلد ۳ ۔ مجلد ۴ ۔
درثمین " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ اس دو روپیہ میں یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقع ہے۔	بے جلد ۔ مجلد ۔
جنگ مقدس " "	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔	۷ ۔
الوصیۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں کی ہیں۔ ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو	۲ ۔
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنے حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں ہے ضرور خریدئے	۲ ۔
سناتن دھرم " "	ضمیمہ نسیم دعوت۔ قابل دید ہے	۱۰ ۔
پارہ قرآن	تین پارے ہیں فی پارہ	۳ ۔
آیات الرحمان حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی تصنیف	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش الفار شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہیں مدلل جواب دیا ہے۔ اگر یہ کتاب پڑھ لی گئی تو پھر بس	۸ ۔
الموعظۃ الحسنہ " " "	سورۂ تبت کی نہایت لطیف تفسیر اور ایک مخالف کے اعتراضوں کا جواب	۲ ۔

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
سر الشہادتین مصنفہ مولانا محمد احسن صاحب	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپے قیمت پر بھی گران نہیں	۱ ۔
اعلام الناس حصہ ۲ " "	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید	۳ ۔
صیانۃ الناس عن وسواس الخناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید میں ہیں اور حضرت اقدس میں ان کا پایا جانا	۱۰ ۔
مجموعہ ازالۃ الوسواس حصہ ۱ نمبر ا و ۲ و سواء السبیل حصہ ۱ الالتباس	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴ ۔
سواء السبیل " "	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالوں کے جواب	۱۰ ۔
کشف الالتباس " "	مولوی محمد بشیر کے فتویٰ دربارہ تاخیر وقت نحر و اضحیہ تا رویت ہلال محرم کا رد	۱ ۔
تحذیر المومنین " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویوں نے کئے ہیں۔ ان کے دندان شکن جواب	۴ ۔
اخبار الاسلام ہر چہار جلد مصنفہ شیخ عبد الرحمن صاحب	آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید	عہ آ ۔
نور الدین۔ از علامۂ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸ ۔
قطعہ۔ رب کل شیٔ خادمک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزاں کرنے کے لئے یہ الہامی دعا ہے جو حضرت اقدس کو حفاظت کے لئے بتائی گئی۔ زیادہ منگانے پر رعایت۔	۱ ۔
ادعیۃ القرآن منظومہ اکمل آف گولیکی	قرآن مجید میں جس قدر دعائیں ہیں اُن کا منظوم ترجمہ اور پھر ایک قصیدہ ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی مدلل مذکور ہیں	۲ ۔
الاستخلاف۔ مصنفہ اکمل آف گولیکی	مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی طرز پر قرآنی آیات سے شیعہ کے تمام اعتراضوں کا جواب دیا ہے نہایت مدلل	۳ ۔
القول الصحیح فی تصدیق المسیح۔ البرہان الصریح۔ پنجابی نظم مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید میں دونوں کتابیں بالخصوص "البرہان" نہایت عمدہ ہے۔ وفات مسیح۔ حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال۔ یاجوج سب کا بحوالۂ کتب ذکر ہے۔	۱ ۔ ۲ ۔ کل ۳ ۔
کامن احمدی الہ داد والے	پنجابی نظم ہے	۱۰ ۔
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں	۱ ۔
آنہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	۱ ۔
شہادت آسمانی حصہ ۱ و ۲	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷ ۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے
مابعد للعہ

ایں جہان منتظر خوش باش کاآمد لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء

جلد (۶) | نمبر (۶)

بروز جمعرات

سر چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۳ر

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرتش صدیت ماست — منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکار کند از اشقیاء است

پا قدم ما دوری از آن عالی جناب — تند ما کفر است خسران و تباب

اوقات نماز

نمازوں کے اوقات مختلف شہروں میں مختلف ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے ان کا اخبار میں درج کرنا مفید ثابت نہیں ہوا۔ ان نمازوں کے اوقات نکالنے کے واسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے ہر جگہ کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کر کے اس کے مطابق دریافت کریں اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہیں۔ کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر میں دھوپ گھڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہو سکتا ہے

نماز ظہر - اول وقت ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے نماز عصر دھوپ گھڑی میں ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑھ جاوے تو وقت ابتدائے عصر ہے دھوپ کے بالکل زرد ہونے تک۔ یہ یاد رہے کہ گھڑیاں ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہیں اور وہ وقت مقامی نہیں ہوتا۔ نماز مغرب۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد۔ نماز عشاء۔ ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ بعد

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں۔ اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۳ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا۔ میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جلد (۶) | ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ فروری ۱۹۰۷ء | نمبر (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

پوپ کی اُمید ۔ پوپ صاحب ایک جوشیلی تحریر مین رقمطراز ہے ۔ کہ ہر طرف سے عیسائیت کا جہاز سمندر کی موجون ۔ اور طوفان کی سختیون سے تھپیڑے کھا کر نہایت خوفناک حالت مین ہو رہا ہے ۔ لیکن وقت آئیگا ۔ کہ یسوع مسیح نمودار ہوگا ۔ اور سمندر کی ہوا پر حکمرانی کرتا ہوا اس کو بٹھا دیگا ۔

پوپ صاحب کی تحریر بہت دردمند الفاظ مین ہے لیکن افسوس ہے کہ ان کی امید بر آتی ہوئی نظر نہین آتی ۔ اور عیسائیت کا جہاز آج ڈوبا یا کل ۔ یسوع مسیح اگر زندہ بھی ہوتے ۔ تو اون کا مسکن وادی کشمیر مین سمندر سے اتنا دور ہے ۔ کہ وہان تک موجون کی آواز نہین پہونچ سکتی اور اب تو وہ اپنی قبر مین ایسے آرام سے پڑے ہین کہ ایک نہین ہزار پوپ بھی قیامت تک چلاتا رہے ۔ تو وہ اون کو کوئی جواب نہین دے سکتے ۔ بھلا پوپ صاحب یہہ تو فرمادین کہ ۱۹۰۰ سال سے آج تک کبھی یسوع نے آپ کو کسی امر کا کبھی جواب دیا ہے ۔ جو آئندہ دینگے ۔

یسوع کے برخلاف پادریون کی کثرت رائے

ولایت کا اخبار ریڈل نیوز پیپر لکھتا ہے ۔ کہ یسوع کا حکم یہ تہا کہ تم اپنا خزانہ زمین پر جمع مت کرو ۔ جہان کیڑا مٹی کہا جاتی ہے ۔ اور چور چوری کرتا ہے ۔ بلکہ تم اپنا خزانہ آسمان پر بناؤ ۔ عام عیسائیون نے تو اس پر عمل کرنا ہی کیا تہا کیا پادری صاحبان نے بھی اپنی عملی حالت سے کثرت رائے کے ساتھہ بلکہ متفق ہو کر یسوع کے اس حکم کو منسوخ یا نا قابل عمل ثابت کیا ہے ۔ جیسا کہ ان کی جمع کی ہوئی دولتون سے ظاہر ہے ۔ ان مین سے چند ایک پادریون کی جائیداد کی شائع شدہ فہرست اس جگہ نقل کی جاتی ہے ۔

پادری فٹز ہربرٹ صاحب وارد وارسپ ۸۰ لاکہہ روپیہ
پادری گارڈنر صاحب وارد سوت ویل ۱۸ لاکہہ روپیہ
پادری فیشر وارد ہاکلی ہیت ۲۴ " "
پادری آرچی بلڈ صاحب وارد فارسپ ۲۲ لاکہہ روپیہ

یہ فہرست لمبی ہے بغرض اختصار اسقدر کا ترجمہ کیا گیا

ماخذ عیسویت ۔ ڈاکٹر پالکارس صاحب نے ایک کتاب اس مضمون پر تصنیف کی ہے کہ انجیل مین جو اقوال مسیح کی طرف منسوب کئے جاتے ہین ۔ اس کا اکثر حصہ لفظ بلفظ بُدھ کی کتاب مین پایا جاتا ہے ۔

چونکہ حضرت مسیح کی سیاحت مشہور ہے اور بیس سال تک ان کی عمر کے حالات کی کچہہ اطلاع نہین اس واسطے تعجب نہین کہ اس عرصہ مین اونہون نے ہندوستان کے کسی مہاتما بُدھ سے جو خود نبی ہو یا ہند کے انبیاء کا وارث ہو تعلیم حاصل کی ہو ۔ کیونکہ حضرت مسیح کچہہ صاحب شریعت نبی نہ تھے بلکہ صرف پہلی شریعتون پر عمل کرانے والے اور صرف ایک مختص القوم اور مختص الزمان نبی تھے ۔

زمین کی تباہی ۔ امریکہ کے ڈاکٹر لوئیس صاحب نے ایک کتاب نو سو صفحہ کی لکھی ہے ۔ جس مین طبقات ارض کے خواص سے یہ نتیجہ نکلتا ہوا ظاہر کیا ہے ۔ کہ دو ایک سال مین زمین پر ایک تباہ کن طوفان آنیوالا ہے ۔ جو یورپ کے اوپر سے گزرے گا اور امریکہ اور مغربی ہند تک پہنچیگا اور اس کے راہ مین جو کچہہ آوے سب کو تباہ کر دیگا وہ لکھتے ہین کہ ایسے طوفان زمین پر ہمیشہ دو ہزار سال کے بعد آیا کرتے ہین ۔ دنیا دارون کی غفلت کا تو ایسا ہی حال ہے کہ ایسے طوفان کا آنا ہی کوئی تعجب کی بات نہین سائنس دان اور منجم ایسی باتین ہمیشہ کہا ہی کرتے ہین ۔ اکثر جھوٹی نکلتی ہین اور کوئی ایک آدہ اتفاقاً درست بھی ہو جاتی ہے لیکن جو پیشگوئی اس قسم کی خدا کے مقدس رسول کیا کرتے ہین ۔ اس مین ایک خاص بات یہ ہوتی ہے ۔ کہ ایسے عذاب اس بات کے ساتھہ مشروط ہوتے ہین کہ اگر لوگ توبہ کرین ۔ تو وہ بچ جائینگے ۔ چنانچہ رجوع بحق ہونے والے بچائے جاتے ہین ۔

عورت ڈاکٹر ۔ ڈاکٹر شیول صاحب میڈیکل جرنل مین لکھتے ہین کہ مین یہ فیصلہ کر چکا ہون کہ عورتین ڈاکٹری پیشہ کے لائق نہین ہین نہ اون مین جسمانی قوت ہے اور نہ دماغی خوبیان ان مین اس قسم کی پائی جاتی ہین کہ وہ علم طبابت اور جراحی کے مشکل اور

ریویو

(دفتر بک ایجنسی سے طلب کرو)

لغات القرآن حصہ دوم مولفہ عبدالحی صاحب عرب ۲۰۰ صفحہ مین ختم ہوئی ہے ۔ ناظرین اس کا پہلا حصہ دیکھہ چکے ہین اس واسطے اس کے متعلق کچہہ بہت کہنے کی ضرورت نہین اسمین شک نہین کہ عرب صاحب موصوف نے اس کتاب کے لکھنے مین اور چھپانے مین بہت محنت اُٹھائی ہے جیسا کہ کتاب کے اخیر مین انہون نے ذکر کیا ہے کہ لغت کی تمام مشہور کتابون کو اُنہون نے اس کتاب کے لکھنے کے وقت زیر مطالعہ رکھا ہے بقول حضرت اقدس عربی کے اہل زبان بھی ہین اور عربی حصہ کو جس خوبی سے اونہون نے پورا کیا ہے وہ محتاج بیان نہین ۔ لیکن اردو ترجمہ کو بھی لائق آدمیون کی مدد سے اسی طرح نبھایا ہے کہ کوئی شخص یہ کہہ سکتا کہ یہ غیر ملک کے آدمی کی تصنیف ہے ۔ قرآن شریف کے شائقون کو چاہیے کہ عرب صاحب کی محنت کی قدر کرین اور کتاب کو ہاتہون ہاتہہ خرید کرین ۔

حصہ دوم کی قیمت باوجود اس قدر ضخامت کے کہ حصہ اول سے ڈیوڑھی ہو گئی ہے صرف ۸؍ رکھی گئی ہے اور حصہ اول کی قیمت بھی عرب صاحب نے کم کر کے صرف ۸؍ کر دی ہے پس دونون جلدین یعنی ہزار صفحہ کی کتاب صرف ایک روپیہ مین ملسکتی ہے دفتر بدر کی بک ایجنسی سے طلب فرمادین ۔

الاستخلاف ۔ یہ کتاب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی حال ناظم بک ایجنسی دفتر بدر قادیان کی تصنیف ہے اور مسئلہ خلافت مین روافض کے اعتراضات کا جواب شافی کلام الٰہی سے دیا ہے خدا کی بیشمار رحمتین و نصرتین حضرت مسیح موعود پر ہون جنہون نے سب سے اول سنی و شیعہ کے درمیان کے جھگڑے کو مٹانے کے واسطے ایک آسان راہ نکالی کہ کسی کی خلافت کیواسطے قرآن شریف سے ثبوت نکالنا چاہیے ۔ چنانچہ آپ نے اپنی عربی کتاب سر الخلافہ مین اس مسئلہ کو قطعی طور پر طے کر دیا اس کے بعد اسی پیرایہ پر مرحوم و مغفور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب خلافت راشدہ مین مسئلہ خلافت کا ایسی عمدگی سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ کئی گمراہ راہ ہدایت پر آ گئے اسی منہاج پر اب قاضی صاحب نے سلیس اُردو زبان مین قرآن شریف کی آیات باہرہ سے مخالفین کا منہ بند کیا ہے یہ کتاب چھوٹی تختی پر ۱۲۹ پر ختم ہوئی ہے کتاب کی لکھائی اچھی نہین مگر کاغذ سفید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - روشن نشان

۲ - ہماری فتح ہوئی

۳ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - انما یرید اللہ بکم الیسر

۲ - الحق بشیعۃ موسیٰ - ورضی اللہ بہ قولا

۳ - انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیراً -

ترجمہ - خدا تعالیٰ نے تمہاری آسانی اور آرام کا ارادہ کیا ہے - اس شخص یا ان اشخاص کو موسیٰ کے خاص گروہ یعنی اس عاجز کے گروہ میں داخل کر دیا گیا - اور اللہ تعالیٰ اس سے بموجب اپنے قول کے راضی ہوا - اے اہل بیت خدا نے یہہ ارادہ کیا ہے - کہ تمہاری پلیدی دور کر دے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہی پاک کرنیکا

مصر سے ایک خط اور اس کا جواب

(ترجمہ خط عربی آمدہ از اسکندریہ)

یہہ عریضہ ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہندی پنجابی کی طرف جو صاحب جلال اور احترام کے ہیں - بعد دعا سلام کے عرض ہے - کہ آپ کی اتباع ان شہروں میں بہت کثرت سے ہو گئے ہیں جن کا عدد ذرات ریگستان اور سنگریزوں کے برابر پہونچ گیا ہے - کیونکہ آپنے اپنی وہ تعلیمات امن کے پیدا کرنے والی دنیا میں شائع کی ہیں جس سے سرکشی اور بغاوت کا طغیان دور ہو جاتا ہے - اس جگہ پر کوئی شخص باقی نہیں رہا - جس نے آپ کی رائے پر عمل نہ کیا ہو اور آپکے نتائج افکار کا پیرو نہ ہو گیا ہو اور یہہ لوگ بڑی جہد اور کوشش کے ساتھ آپ کی کتابیں جو آپنے تصنیف کی ہیں ہم سے طلب کر رہی ہیں - جن میں جنابکے الہامات بھی درج ہوں تاکہ ہم سب کو ان پر اطلاع ہو جاوے - اور ان کی مقتضاء کے بموجب عملدرآمد کیا جاوے - والسلام - یہہ عریضہ لکھا ہوا روز چہارشنبہ ۱۵ - دسمبر ۱۹۰۶ء کا احمد زہری بدرالدین کا ہے - جو منجملہ اہالی کس اسکندریہ میں رہتا ہے اور کتب بنام مذکور روانہ ہوتوین -

ترجمہ جواب عربی خط موسومہ احمد زہری بدرالدین کا یہہ ہے -

حضرت فاضل احمد زہری بدرالدین آفندی سلمہ اللہ تعالیٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپکا خط گرامی جو ۱۹ دسمبر ۱۹۰۶ء کا لکھا ہوا تھا - ہمارے پاس ۲۳ جنوری کو پہونچا - اس خط میں جو آپنے معا اپنے جملہ اخوان ورفقائے طریق کے اپنا شوق واخلاص ساتھ اون تعلیمات واضحہ اور خالصہ اسلامیہ کے ظاہر کیا ہے جو حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود اور مہدی معہود نے تمام دنیا میں تبلیغ کر کے اس قرن میں شائع کی ہیں - اس سے ہم لوگ بہت خوش ہوئے اور حضرت عظمت مآب خلیفۃ اللہ بھی آپ کو اور ان کے جملہ رفقاء کو جو مخلصین ہیں - سلام فرماتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کتب مصنفہ حضرت عزت کو ہم قریب روانہ کریں گے اور اگر میعاد ایک ماہ میں کتابیں آپکے پاس نہ پہونچیں - تو آپ ہم کو اطلاع فرمائیے - تاکہم دوبارہ بھیجیں - اور آپ ہم کو یہہ بھی اطلاع دیویں مفصلاً - کہ آپ صاحبوں کو اس تعلیم خالص دین اسلام کی جس کو حضرت خلیفۃ اللہ نے شائع کیا ہے کیونکر ہوئی ہے اور جن صاحبان اکابر علماء نے اس تعلیم کا اتباع کیا ہے انکے اسمائے گرامی بھی تحریر فرمائیے - بالآخر سبکو ہمارا سلام بالاحترام پہونچے - محررہ ۹ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ روز پنجشنبہ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء - از قادیان ضلع گورداسپورہ -

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں آسمان ابرآلود رہا اور بارش تھوڑی بہت ہوتی رہی -

حضرت اقدس کی طبیعت بھی علیل رہی - اور آپ بہت کم تشریف باہر لا سکے -

خان صاحب عبدالمجید صاحب کپورتھلہ سے - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور سے - ... صاحب کشمیر سے اور دیگر دوست مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے +

ڈائری

القول الطیّب

فرمایا۔ حضرت عیسٰے کے معجزے تو ایسے ہین۔ کہ اس زمانے مین وہ بالکل معمولی سمجھے جاسکتے ہین۔ اکمہ سے مراد شب کور ہے۔ اب ایسا بیمار معمولی کلیجی سے بھی اچھا ہوسکتا ہے۔ احیاء موتی سے مراد بھی خطرناک مریضون کا تندرست ہونا ہے۔ پس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے مین یہہ باتین کچھہ بھی نہین۔

۱۵۔ جنوری ۱۹۰۷ء۔ فرمایا کہ طاعون کی موت بالکل بُری موت ہے۔ نمونیا جس سے چند گھنٹون مین فیصلہ ہو جائے۔ طاعون نہین تو اور کیا ہے۔

مولوی محمد حسین کا ذکر آیا۔ کہ وہ رجوع کیونکر کریگا فرمایا۔ اللہ تعالٰے کے آگے کوئی مشکل بات نہین وہ جب چاہے دل کو پھیر دے وہ اگر غور کرے۔ تو اس کے لئے یہی ایک نشان کافی ہے کہ براہین احمدیہ کے ریویو کے زمانے مین مین اکیلا تھا اور اب یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی پوری ہورہی ہے۔ باقی سب عقاید سوان مین تو کوئی اتنا بڑا فرق نہیں۔ صرف سمجھہ کا پھیر ہے پہلے لیجئے وفات مسیح کو سو اس مسئلہ مین خود ان کے اپنے علماء کے مختلف اقوال ہین۔ پس ہمین ایک قول کو ترجیح دینے سے یہ کیونکر بُرا کہہ سکتے ہین۔ توفیتنی کے معنے مین جھگڑا ہے۔ مگر میرے نزدیک تو جو معنے کریں ... ... ہمارا مطلب حاصل ہے۔

لا توفیتنی کے اگر یہ معنے ہون کہ جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان کا نگران حال تھا۔ اس صورت مین بھی یہ ظاہر ہے۔ کہ آپ دوبارہ دنیا مین تشریف نہین لائے ورنہ یہ حصر نہ کرتے۔ پھر معراج کو لو ہمارا یہ مذہب ہرگز نہین کہ وہ ایک خواب تھا یا صرف رُوح گئی بلکہ ہم تو کہتے ہین کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عین بیداری مین معراج ہوا اور ایک لطیف جسم بھی ساتھہ تھا۔ مگر یہ باطنی امور ہین۔ خشک ملا اسے کیا سمجھین۔ پھر مکالمۂ آلٰہی کا دعوے ہے۔ یہ بھی کوئی نئی بات نہین۔ سنت اللہ سے بھی یہ بات ثابت ہے اور انسان کے دل کی تڑپ بھی یہی چاہتی ہے فتوح الغیب مین بھی ایسا ہی لکھا ہے اور اشاعۃ السنہ مین بھی چھپا تھا والہم مکالمات۔ مجدد صاحب نے بھی یہی لکھا ہے اور ولی و نبی مین قلت و کثرت مکالمات کا فرق بتایا ہے یہ نبی کا لفظ صرف انہی معنون مین ہے اور اپنی اپنی اصطلاح ہے ورنہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہین۔ عوام الناس کو بدظن کرنے کے لئے ہم پر طرح طرح کے الزام لگائے جاتے ہین کبھی کہتے ہین ملائکہ کے منکر ہین۔ کبھی کچھہ۔ حالانکہ ہم ملائک پر۔ خدا کی کتابون پر۔ احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ بہشت و دوزخ۔ عذاب قبر۔ تقدیر حشر اجساد سب پر صدق دل سے ایمان لاتے ہین۔ ہم ایسے امور کی تفاصیل خدا کے حوالے کرتے ہین۔ کیونکہ محتاط مذہب یہی ہے کہ انسان مجمل پر ایمان لاوے اور تفاصیل کو بحوالۂ خدا کردے۔ باقی رہا شریعت کا عملی حصہ۔ سو ہمارے نزدیک سب سے اول قرآن مجید ہے پھر احادیث صحیحہ جن کی سنت تائید کرتی ہے اگر کوئی مسئلہ ان دونون مین نہ ملے۔ تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے۔ کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا کی مرضی یہی ہے مگر ہم کثرت کو قرآن مجید و احادیث کے مقابلہ مین ہیچ سمجھتے ہین ان کے بعض مسائل ایسے ہین کہ قیاس صحیح کے بھی خلاف ہیں۔ ایسی حالت مین احمدی علماء کا اجتہاد اولیٰ بالعمل ہے۔ دیکھو مفقود الخبر کے لئے ۹۰ برس یا کم و بیش میعاد رکھی ہے۔ یہ ہی نہین کہدیا کہ وہ نکاح نہ کرے۔ یہ واہیات ہے (حکیم الامۃ نے عرض کیا کہ حضور شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے۔ کہ جس ملک مین جس مذہب کی کتابین بسہولت میسر آئین۔ اس پر عمل ہونا چاہیئے۔ فرمایا بے شک۔ ہماری طرف حنفی مذہب کی کتابین ہی ہین۔ اعمال کی اصل روح تو معرفت آلٰہی و اخلاص ہے۔ یہہ نہ ہو تو یہ لفظی جھگڑے ہیچ ہین۔ ہماری بعثت کی ایک بھاری غرض یہی ہے۔ کہ ہم مسلمانون کو عملاً مسلمان بنادین۔

(اکمل آف گولیکی)

ضرورت امام مسجد

موضع محلا الوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کی مسجد احمدیہ کے واسطے ایک امام مسجد جو احمدی ہو ضرورت ہے۔ اس واسطے اگر کوئی احمدی بھائی امامت مذکورہ کو منظور فرما دین تو بندہ سے خط و کتابت کرکے فیصلہ کرسکتے ہین۔ الراقم بندہ الہ دین

المفتی

۳۰۔ روزہ۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہین فرمایا جائز ہے۔

۳۱۔ اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ مین سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہین فرمایا جائز ہے۔

۳۲۔ اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھہ بیمار ہو تو اس مین دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہین۔ فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کیواسطے روزہ رکھنے کا حکم نہین۔

۳۳۔ اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے اُس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ مین بھیجنا جائز ہے یا نہین فرمایا۔ ایک ہی بات ہے۔ خواہ اپنے شہر مین کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ مین بھیجدے۔

۳۴۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ نماز فجر کی اذان کے بعد دوگانہ فرض سے پہلے اگر کوئی شخص نوافل ادا کرے تو جائز ہے یا نہین فرمایا۔ نماز فجر کی اذان کے بعد سورج نکلنے تک دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نماز نہین ہے۔

۳۵۔ کشتۂ بندوق۔ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ بندوق کی گولی سے جو حلال جانور ذبح کرنے سے پہلے ہی مرجائے اس کا کھانا جایز ہے یا نہین۔ فرمایا گولی چلانے سے پہلے تکبیر پڑھ لینی چاہیئے۔ پھر اس کا کھانا جایز ہے

۳۶۔ دائمی دورہ۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ جو شخص بہ سبب ملازمت کے ہمیشہ دورہ مین رہتا ہو۔ اس کو نماز دن مین قصر کرنی جائز ہے یا نہین۔ فرمایا جو شخص رات دن دورہ پر رہتا ہے اور اسی بات کا ملازم ہے۔ وہ حالت دورہ مین مسافر نہین کہلا سکتا۔ اس کو پوری نماز پڑھنی چاہیئے۔

۳۷۔ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہین۔ فرمایا جائز ہے۔

۳۸۔ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھون مین سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے۔ فرمایا۔ مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کیوقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے۔

بدر منوّر

مورخہ ۲۳۔ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷۔ فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

سورۃ الکوثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

إِنَّا أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ② إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ③

تحقیق عطا کی ہم نے تجھے کوثر　پس نماز پڑھ واسطے اپنے پالنے والے کے اور قربانی کر　بے شک دشمن تیرا جو ہے وہ بے نسل ہے

تفسیری ترجمہ بامحاورہ

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا ہے۔ جس کی رحمت بلامبادلہ سب کے واسطے عام ہے اور جو نیک عمل کرنے والوں کے واسطے انعام اور بدی کرنے والوں کو سزا دیتا ہے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمنے تجھے کوثر جیسی نعمت عطا کی ہے۔ پس اپنے رب کی عبادت کر اور قربانی دے۔ تیرا دشمن تو ضرور جڑ سے کاٹا گیا ہے۔

یہ سورۃ شریف مکی ہے۔ اس میں تین (۳) آیتیں اور بارہ (۱۲) الفاظ اور بیالیس (۴۲) حروف ہیں۔

سب سے اول میں اس جگہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی زیر تالیف عربی تفسیر کو بمعہ ترجمہ (باجازت و بعد ملاحظہ صاحب موصوف) درج کرتا ہوں۔

سورۃ الکوثر

مکیۃ ۔ عند ابن عباس و عایشہ و ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ (الدر المنثور) ونسب ھذا القول فی البحر الی الجمہور (العینی و روح المعانی)

جیساکہ کتاب درالمنثور میں لکھا ہے۔ یہ سورۃ شریف حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ اور حضرت ابن زبیر کے قول کے مطابق مکی ہے۔ اور تفسیر عینی اور روح المعانی میں لکھا ہے کہ بحر میں بھی یہ قول جمہور کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ لما عرج بالنبیّ صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء قال اتیتُ علی نھر حافتاہ قباب اللؤلؤ ۔ مجوف ۔ فقلت ماھذا یا جبرائیل ۔ قال ھذا الکوثر (البخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائیت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا۔ تو آپ نے سنایا کہ شب معراج میں میں نے ایک نہر دیکھی۔ جس کے ارگرد موتیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے۔ مگر خالی تھے۔ پس میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو اُس نے کہا کہ یہ کوثر ہے۔

ومدنیۃ ۔ عند مجاھد والحسن و قتادۃ و عکرمہ و فی الاتقان انہ الصواب و رجحہ النووی فی شرحہ لمسلم ۔ اخرج احمد ومسلم و ابو داؤد والنسائی والبیہقی فی سننہ ۔ و ابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ وابی شیبہ عن انس ابن مالک

مجاہد اور حسن اور قتادہ اور عکرمہ کے قول کے مطابق یہ سورۃ شریف مدنی ہے اور کتاب اتقان میں اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ اور نووی نے مسلم کی شرح میں بھی اسی بات کو ترجیح دی ہے۔ احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور بیہقی نے اپنی کتابوں میں اور ایسا ہی ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مردویہ اور ابن ابی شیبہ نے انس ابن مالک سے روائیت کی ہے۔

اغفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغفاءۃ فرفع راسہ متبسماً فقال انی انزل الیّ انفا سورۃ فقراء بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ انا اعطینٰک الکوثر حتی ختمہا (الحدیث)

اما الکوثر ۔ فاخرج البخاری و الحاکم وابن جریر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل تدرون ما الکوثر ۔ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال هو نهر اعطانیہ ربی فی الجنۃ علیہ خیر کثیر ترد علیہ امتی یوم القیامۃ اٰنیتہ عدد الکواکب یختلج العبد منهم فاقول یا رب انہ من امتی فیقال انک لا تدری ما احدث بعدک ۔

وعن ابن عباس رضی اللہ عنهما انہ قال فی الکوثر هو الخیر الذی اعطاہ اللہ ایاہ ۔ قال ابو بشر قلت لسعید بن جبیر فان الناس یزعمون انہ نهر فی الجنۃ فقال سعید النهر الذی فی الجنۃ من الخیر الذی اعطاہ ایاہ ۔ (البخاری)

فی النسائی بدل فی الجنۃ فی بطنان الجنۃ معناہ فی وسطها

واخرج ابن ابی شیبہ واحمد والترمذی وصححہ وابن ماجہ وابن جریر وابن المنذر وابن مردویہ انہ یجری علی الدر والیاقوت تربتہ اطیب من المسک وماءہ اشد بیاضاً من اللبن واحلی من العسل

وسأل نافع ابن الازرق عن ابن عباس رضی اللہ عنهما عن الکوثر فقال نهر بطنان الجنۃ حافتاہ قباب الدر والیاقوت فیها ازواجہ وخدمہ ۔ قال هل تعرف العرب ذلک قال نعم اما سمعت حسان بن ثابت یقول ؎

وحباہ الالٰہ بالکوثر الاک ۔
۔بر ۔ فیہ النعیم والخیرات

الکوثر من الکثرۃ ۔ الشیٔ الکثیر کثرۃ مفرطۃ قال الکمیت ؎

وانت کثیر یا ابن مروان طیب
وکان ابوک ابن الفضائل کوثرا

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر تک سر [illegible] کر تبسم فرمایا اور [illegible] کہ ابھی مجھ پر ایک سورۃ نازل [illegible] ۔ پھر سورۃ کوثر پڑھی۔

لفظ کوثر ۔ بخاری اور حاکم اور ابن جریر سے [illegible] حدیث بیان کی ہے ۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا ۔ کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا شئے ہے ۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے ۔ تب آپ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے جو میرے رب نے مجھے عطا کی ہے ۔ وہ نہر جنت میں [illegible] خیر کثیر ہے ۔ قیامت کے روز میری اُمّت اُس پر وارد ہوگی ۔ اس کے برتن ستاروں جتنا [illegible] ہے ۔ ان میں سے ایک آدمی اس پر سے ہٹایا جائیگا تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب یہ تو میری اُمّت کا آدمی ہے ۔ اسے کیوں ہٹایا جاتا ہے ۔ تو جواب ملے گا کہ تو نہیں جانتا کہ اس نے تیرے بعد کیسی نئی باتیں نکالی تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ کوثر اس خیر کا نام ہے ۔ جو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے ۔ ابوبشر لکھتا ہے ۔ کہ میں نے سعید بن جبیر کو کہا کہ لوگ تو خیال کرتے ہیں کہ کوثر جنت میں نہر کا نام ہے اور آپ کہتے ہیں [illegible] ہے ۔ تو سعید نے کہا ۔ کہ جنت میں جو نہر ہے ۔ وہ بھی اُسی خیر [illegible] سے ہے جو اللہ تعالےٰ نے رسول کو عطا کی ہے۔

حدیث شریف کی کتاب نسائی میں فی الجنۃ کی بجائے فی بطنان الجنۃ آیا ہے ۔ بطنان الجنہ کے معنے ہیں ۔ بہشت کے وسط میں۔

ابن ابی شیبہ اور احمد اور ترمذی نے یہ روایت بیان کی ہے ۔ اور اس کو صحیح بتلایا ہے اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مردویہ نے بھی یہ روایت بیان کی ہے ۔ کہ وہ نہر موتیوں پر اور یاقوت پر جاری ہے ۔ اُس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے ۔ اور اس کا پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید ہے اور شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے۔

اور نافع ابن ارزق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کوثر کیا ہے ۔ تو انہوں نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے ۔ جو کہ بہشت کے وسط میں ہے ۔ اور اس کے ارد گرد موتیوں کے اور یاقوت کے خیمے ہیں ۔ اس میں بیویاں اور خدام ہیں ۔ نافع نے کہا کہ اہل عرب ان معنوں سے واقف ہیں ۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہاں واقف ہیں ۔ کیا آپ نے حسان ابن ثابت کا یہ شعر نہیں سُنا۔

(ترجمہ شعر) اور خدا تعالےٰ نے اُسے کوثر عطا کیا ہے ۔ بڑا کوثر ۔ جس میں نعمتیں اور بھلائیاں ہیں۔

لفظ کوثر ۔ کثرت سے نکلا ہے ۔ اور اس کے معنے ہیں ۔ بہت ساری چیز ۔ بہت زیادہ ۔ کمیت شاعر کہتا ہے۔

(ترجمہ شعر) اے ابن مروان تو کثیر ہے اور طیب ہے ۔
اور تیرا باپ بہت بڑھی ہوئی فضیلتوں والا تھا ۔

بدرِ صادق

۲۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

پادری صاحب

گوجرانوالہ میں ایک پادری صاحب کرکٹ کے میدان میں اپنے لڑکون کو کھلاتے ہوئے صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب سے بگڑ کھڑے ہوئے اور گورنمنٹ سے قطع تعلق کر لیا۔ تعجب ہے کہ ہر دو صاحبان عیسائی ہیں۔ صاحب ضلع تو اپنے انتظامی رُعب کے قائم رکھنے کے واسطے مجبور ہی تھے۔ کیونکہ انجیل پر عمل کیا جاوے۔ تو پھر سلطنت اور حکومت ناممکن امر ہے۔ لیکن پادری صاحب تو اسی بات کی تنخواہ کھاتے ہیں۔ کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری آگے رکھنے کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دنیا کو دکھلاویں اس واسطے ان کو مناسب نہ تھا کہ مقامی حاکم کے ساتھ اس طرح پیش آتے۔

خدا نے ہمارے دشمنوں کو بھی ہماری خدمت میں لگایا

مبارک ہیں وہ جو خدا کے فرستادہ کو قبول کرتے ہیں اور اس کے ناصرین میں شامل ہو کر خدا کو خوش کر لیتے ہیں۔ پر وہ جو اپنی بدقسمتی سے اس کے دشمنوں میں داخل ہوتے ہیں ان کو بھی جبراً کوئی نہ کوئی خدمت اس کی بجا لانی ہی پڑتی ہے۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ زمانہ مسیح موعود میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ سو ہمارے ملک میں اور دیگر اکثر ممالک میں تو اونٹ اکثر بیکار ہو چکا تھا۔ لیکن یہ پیشگوئی بالخصوص عرب کے واسطے معلوم ہوتی تھی۔ کیونکہ اونٹ زیادہ تر اسی جگہ کام آتا ہے۔ اور پھر خاصکر ان دو مقدس شہروں کے درمیان جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں آمد و رفت کا ذریعہ سوائے اونٹ کے کچھ ہے ہی نہیں۔ سو شکر ہے خدا کا اس پیشگوئی کو پورا کرنے میں تمام دنیا کے مسلمان اور سب سے زیادہ ہند کے مسلمان سرگرم ہیں۔ ہماری مخالفت کو موجب حصول پیسہ جاننے والے اور وطن کو خوش کرنے کا ذریعہ سمجھنے والے اور ایسے ناپاک ذرائع سے قومی وکیل کہلانے کا فخر حاصل کرنے کے حریص سب کے سب اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے ایسے ایسے بزرگون کی جیبیں ٹٹول رہے ہیں جن سے اگر اشاعت اسلام کے واسطے سیدھے راستہ سے کچھ مانگا جائے۔ تو ایک کوڑی نہ دیں۔ خدا کی قدرت عجیب ہے طوعاً او کرہاً سب کو اس کی ماننی پڑتی ہے۔

دروغ گوئی میں یوحنا کا شاگرد

عیسائی اخبار تحفہ سرحد نوان حضرت اقدس کے لیکچر لودیانہ کی نسبت لکھتا ہے کہ وہ اتنا لمبا ہے کہ شیطان کی آنت کی طرح ختم ہونے میں نہیں آتا اور تعجب ہے کہ یہ دروغ افشانی اخبار بدر پڑھ کر اوہنون نے کی ہے جس میں وہ لیکچر بتمام و کمال ۵ صفحون میں ختم ہوا ہے۔ دروغ گوئم بروئے تو والا مقولہ شاید کسی نے عیسائیون کے ایسے ہی پیارے لال بجھکڑ کے واسطے کہا ہے کیون نہ ہو۔ آخر آپ یوحنا کے شاگرد ہیں۔ جنہون نے یسوع کے کامون کو چند ایک صفحون میں درج کر کے اخیر میں لکھ دیا تھا کہ یسوع نے اتنے کام کئے کہ اگر وہ سب لکھے جاوین۔ تو دنیا میں پھر نہ سماویں۔ اس نے ایک دوست کی خاطر سے پھر کر جھوٹ بول لیا اور شاگرد شاکر نے ایک ناحق کی عداوت کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے جھوٹ کا کمال دکھایا۔ استاد کی ہنر آموزی کی داد ہو تو ایسی ہی ہو۔ اچھا شاکر صاحب یہ تو بتائیے۔ کہ اگر اخبار بدر کا ۱۵ صفحون کا مضمون باوجود ختم ہو جانے کے آپ کے نزدیک شیطان کی آنت کی طرح ختم نہیں ہوتا۔ تو پھر وہ مضمون جو آپ کی الہامی کتاب کے مطابق دنیا بھر میں بھی سما نہیں سکتا اس کا نام آپ کے نزدیک کیا ہو گا۔ ہمیں تو یہ معلوم نہیں کہ شیطان کی آنت کتنی لمبی ہوتی ہے۔ شاید آپ کو آپ کے خداوند نے بتایا ہو۔ کیونکہ وہ کچھ عرصہ تک اس کے پیچھے پیچھے لگے پھرے تھے۔ جیسا کہ اناجیل مقدسہ میں مذکور ہے۔ اگر بقول آپ کے مان ہی لیا جائے کہ وہ ایسی ہی لمبی ہوتی ہے۔ تو پھر یسوع کے کارنامون کی مفہوم کتاب مذکورہ یوحنا صاحب تو سارے جہان کے شیطانون کی نہ ختم ہونے والی آنتون کو جوڑ کر اگر ایک لمبا زنجیر بنایا جاوے۔ شاید اس سے بھی بڑھ جاوے شاکر صاحب نے ہمارے اشتہار اخبار بدر کے متعلق بھی ایسی ہی دروغ بیانی کر کے الٹا ہم پر سفید جھوٹ بولنے کا الزام لگایا تھا ہم اخبار تحفہ سرحد کے مالک پادری ہیبنل صاحب کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اول تو عیسوی مذہب کی بنیاد ہی خود کفارے اور الوہیت مسیح کی ریتلی چٹان پر ہے، اور پھر اس پر انہون نے ایڈیٹر ایسا رکھا ہے۔ کہ جس کو صریح جھوٹ بولنے میں بھی کوئی شرم نہیں۔ تو پھر ان کا اخبار کہاں تک نیکی کی شہرت حاصل کر سکتا ہے۔

مسلمانوں کی نکبت کا علاج

ایڈیٹر صاحب وطن مسلمانوں کے ادبار کا دکھڑا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یورپ اور اسلامی دنیا کی مثال وہ ہے جو لب دریا بھیڑیے اور بھیڑ کی کہانی میں بیان کیا جاتا ہے مگر یہ نہیں فرمایا کہ وہ شیر جس نے یورپ کو فتح کیا تھا اور آج اس یورپ کے سامنے بھیڑ کی مانند اپنی کرتوتون سے ہو گیا وہ پھر شیر کیونکر بن سکتا ہے؟ اس کا جواب ایک شعر میں ہم ہی دیتے ہیں۔

از رہ دین پروری آمد عروج اندر نخست

باز چون آید بیاید ہم ازین راہ بایقین

۵۷ء کے غدر کے بانی مبانی کون تھے

ہندوؤں کا مشہور روزانہ اخبار پتر کا (دلقیل وطن) لکھتا ہے کہ ۵۷ء کی بغاوت بے شک ہندوؤں سے شروع ہوئی اور انہوں نے ہی اس بغاوت کی مشین کے کل پرزون کو چلایا۔

مکتی فوج

مسیح موعود کے زمانہ میں مذہبی جنگون کے خاتمے کے ثبوت میں ایک مکتی فوج کا وجود بھی ہے۔ یا تو وہ زمانہ تھا کہ یورپ کے عام عیسائی بھی مسلمانون کے کشت و خون کے واسطے تلوارین اور بندوقین لے لیکر دوڑتے تھے۔ اور یا یہ زمانہ ہے کہ اپنے آپ کو فوجی کہنے والے بھی بجز خفیہ تدبیرون کے اور شائستہ اخلاق کے اور کوئی ذریعہ صلیب پرستی کے پھیلانے کا استعمال نہیں کرتے حال میں اس فوج کے ایک عہدیدار پنجاب میں پھرتے ہیں جو ایک معزز سرکاری ملازمت کو چھوڑ کر اور فقیر سنگھ نام رکھوا کر ذیل کے نادانون کو ایک انسان کا پوجاری بنانے میں مصروف ہوئے ہیں اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہو رہے ہیں۔ ہمارے ہمعصر لیٹ کرسچن ایڈیٹر پیسہ اخبار مکتی فوج کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ وہ بہت ہی شریف اور اعلیٰ پایہ کا نیک کام کر رہی ہے۔ تعجب ہے۔ کہ یورپ امریکہ کے دانا لوگ تو مذہب عیسویت سے بیزار ہو کر دن بدن اسے چھوڑتے جاتے ہیں۔ اور یہ مشنری لوگ ہیں کہ آئے دن بوریہ بستر اٹھائے ہندوستان پر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں۔ اور یہ نہیں سوچتے کہ اگر مخلوق کی ہی پرستش کرنا اچھی بات ہے۔ تو پھر خود ہندوستان میں تیتیس کروڑ دیوتا موجود ہے۔ ہندو تو خود ہی بتون کو چھوڑ رہے ہیں۔ اب تم نیا بُت کیا پیش کرتے ہو۔

شاہ کابل اور اُن کی بے تعصبی

علی گڈہ کالج کا معائنہ کرتے ہوئے شاہ کابل نے شیعہ لڑکون کو دیکھتے ہوئے یہ فرمایا ہے۔ کہ مین سب فرقون کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہون۔ اور میری ماتحت رعایا مین سے ایک تعداد ہندؤن یہودیون کی ہی ہے۔ پس جبکہ مین ان کو ہی عزیز رکھتا ہون اور مین نے ان کو ہر طرح کی مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ تو کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ مین ایک مسلمان فرقہ کو کسی قسم کی ایذا رسانی کا خیال رکھون۔ یہ چند فقرات امیر صاحب نے شیعہ فرقہ کی تسلّی اور تسکین کے لئے بیان فرمائے ہین اور اون کا اہل دہلی کو گائیون کے ذبح کرنے سے منع فرمانا بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امیر صاحب کو ضرور اس بات کا خیال ہے۔ کہ ان کی کسی روش سے کسی خاص فرقہ یا گروہ کی دل شکنی نہ ہونے پائے۔ اگرچہ قرآن شریف ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ کے حکم سے اور دیگر اور کئی جگہ پر اس بات کو جائز ہی نہین بلکہ پسند فرماتا ہے۔ مگر پھر ہی امیر صاحب نے اپنے میزبانون اور اپنے ملک کی رعایا کو خوش کرنے کے لئے روا نہین رکھا کہ ایسا کام کیا جاوے۔ بلکہ اہل دہلی پر خفگی ظاہر کی ہے کہ کیون اونہون نے ایسا ارادہ کیا پس اگر اور کچھ نہین تو کم از کم اس بات سے اتنا تو ضرور ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ امیر صاحب کو اپنی رعایا کی دلجوئی مقصود ہے اور وہ کسی قسم کے قانون سے اُن کے مذہبی امور مین دست اندازی نہین کرنا چاہتے۔ مگر اس جگہ یہ بات قابل بیان ہے قابل بیان ہی نہین بلکہ ہم چاہتے ہین کہ امیر صاحب اس بات کا جواب دے کر ہماری طبیعت مین یکسوئی پیدا کرین اور وہ یہ کہ جبکہ کل اسلامی فرقون بلکہ دوسرے مذاہب کو ہی اونہون نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ تو کیا وجہ کہ فرقہ احمدیہ سے اونہون نے وہ سلوک جائز نہین رکھا۔ جس کا کہ اونہون نے خود اپنی زبان سے علی گڈھ مین اقرار کیا ہے۔ اگر یہ ہی فرض کیا جاوے کہ احمدی فرقہ مسلمانون سے نہین ہے۔ بلکہ ملحد کافر مرتد بے ایمان اور دجالون سے نعوذ باللہ بھرا ہوا ہے تو پھر بھی کیا حرج ہے۔ کیا ان کا اتنا بھی حق نہین۔ کہ یہودیون اور ہندوٗن جیسا سلوک ان سے کیا جائے جبکہ امیر صاحب ہر انسان اور ہر فرقہ کو مذہبی آزادی عطا فرماتے ہین تو کیا فرقہ احمدی انسان نہین یا ایک فرقہ نہین۔ اس وقت ناظرین کے دل مین طبعاً یہہ خیال پیدا ہوگا کہ امیر صاحب نے ان لوگون پر کونسا ظلم کیا ہے۔ مین خود ہی اس بات کو ظاہر کر دون گا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس فرقہ احمدیہ کے ایک سرآوردہ ممبر اور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب ایدہ اللہ کے فرمان پر چلنے والے یعنے صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کابل مین صرف اس غرض کے لئے شہید کئے گئے کہ وہ حضرت کے مُرید اور ضرورت وقت کے مطابق جہاد کے منکر تھے۔ باوجود اس کے کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے قرآن شریف اور احادیث نبویّہ سے ثابت کر دیا کہ جہاد غلط ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ مسیح موعود کے وقت جہاد بند کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ بخاری شریف مین یضع الحرب سے ظاہر ہے اور پھر جہاد کے لئے جو لوازم آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے ہین وہ پائے نہین جاتے۔ مسلمانون مین سے خود ایمان اُٹھ گیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی جو انصاف پسند ہے۔ اس کے سایہ مین کسی قسم کی تکلیف نہین یعنی ہر طرح سے مذہبی آزادی ہے۔ اور ایک مؤمن انسان ہونے کی حیثیت مین ہمارا فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ سے نیکی کرین اور اُس کے اقبال کے لئے دُعا کرین نہ کہ اس سے لڑین اور خود اس مین خلل ڈالین مگر یہہ اقوال امیر صاحب کے خیال کے مطابق کفر یا اس سے بھی کچھ بڑھکر تھے جن پر کہ امیر صاحب کو بھڑکایا گیا اور وہان کے علماء نے امیر صاحب کو صلاح دی کہ ایسے شخص کو ضرور سخت سزا دینی چاہیئے۔ یاد رہے کہ مولوی عبداللطیف صاحب کوئی ایسے ویسے آدمی نہین تھے بلکہ سُنا ہے کہ اونہون نے موجودہ شاہ کابل کی تخت نشینی کے وقت دستار بندی کی تھی اُن کے ماتحت مُرید پچاس ہزار آدمی تھے اور ایسے وقت مین جبکہ امیر صاحب نے اون کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ افغانستان جیسی جگہ مین کسی فساد کا چھوٹنا کوئی مشکل بات نہ تھی مگر احمدی جماعت کے لوگ جو کہتے ہین اس پر عمل کرتے ہین اس لئے صاحبزادہ صاحب نے اون کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور بلا کسی حجت کے اپنے آپ کو امیر صاحب کے سپاہیون کے حوالہ کر دیا۔ اُسوقت وہ خوست مین تھے

چونکہ ان کا مسکن تھا اور جہان کہ آپ کی کئی لاکھ کی جائداد تھی یہی نہین بلکہ ان کی جائداد انگریزی علاقہ مین بھی واقعہ ہے اور اس طرح وہ انگریزی رعایا بھی ہے۔ غرض کہ جب اونکو گرفتار کر کے کابل مین پہنچایا گیا اور امیر صاحب نے خود بلا کر اون کو کہا۔ کہ آپ اس خیال سے توبہ کرین مگر اونہون نے فرمایا کہ جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور جو اس کا حکم ہے مین اس سے گریز نہ کرون گا۔ نہ تو مسیح موعود کو جھوٹا کہونگا اور نہ جہاد کو جائز قرار دُون گا۔ اور اس لئے علماء کے فتوے سے اونکو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا اور چنانچہ ایک میدان مین اون کو کھڑا کر کے اردگرد ان کے ایک کثیر گروہ کھڑا ہوگیا جن مین سنا گیا ہے کہ خود امیر صاحب اور اُن کے بھائی نصر اللہ خان جو امیر صاحب سے بڑھکر اس کام مین حصہ لینا چاہتے تھے اور دیگر علماء و عمائدین شامل تھے اس وقت پھر اون کو موقعہ دیا گیا۔ مگر اونہون نے جواب دیا کہ نہ مین خدا کے مامور کا انکار کر سکتا ہون اور نہ جہاد کو جائز قرار دے سکتا ہون اور حق کا انکار نہین کر سکتا اس کے بعد پہلا پتھر امیر صاحب یا بڑے قاضی صاحب نے چلایا اور بعد ازان تمام طرف سے پتھر برسنے شروع ہو گئے یہان تک کہ ایک ڈھیر پتھرون کا جمع ہوگیا اور اس طرح صاحبزادہ عبداللطیف صاحب گورنمنٹ انگریزی کی وفاداری مین سخت بے دردی سے شہید ہوئے اور یہی نہین بلکہ اس سے پہلے ان کا ایک شاگرد عبدالرحمٰن صاحب بھی اس لئے قتل کیا گیا تھا کہ وہ کیون جہاد کا منکر تھا **مین اس کا الزام امیر صاحب پر نہین دیتا بلکہ علماء کا قصور تھا**۔ مگر امیر صاحب بھی اس سے بچ نہین سکتے کیونکہ اون کو خدا نے کل افغانستان کا حکمران مقرر کر کے وہان کے کل باشندون کی جانین اُن کے ہاتھ مین دیدی ہین۔ پس کیا اون کا فرض نہ تھا کہ وہ خدا کی امانت مین خیانت نہ کرتے۔ ناظرین آپ غور کرین کہ ان کا شہید ہونا کس قدر دردناک واقعہ ہے۔ موت تو سب کو آتی ہے۔ مگر اس قسم کی موت کہ زندہ آدمی پر پتھرون کی بوچھاڑ کی جاوے۔ اور اس کو باندھ دیا جاوے تاکہ وہ ہل نہ سکے اور اسی طرح وہ ایک کافی وقت مین سسک سسک کر مرجاوے اور پھر اس کی لاش کو دفن بھی نہ کرنے دیا جاوے کیا امیر صاحب کو گائے کی قربانی پر افسوس اور غصہ ظاہر کرنے سے بہتر نہ تھا کہ ایک غریب مزاج انسان کی قربانی پر افسوس ظاہر کرتے۔ مگر نہین انہون نے اس پر بس نہین کیا بلکہ صاحبزادہ صاحب کے بیوی بچون کو قید کر کے وہ رہی سہی تکلیف بھی کمال کو

پہنچا دی۔ جو شاید ان کے سنگسار کرنے میں باقی رہ گئی تھی ہم ان کے اس دلی والے معاملہ پر نکتہ چینی نہیں کرتے مگر چاہتے ہیں کہ گاٹے کے برابر ہی ایک معزز اور غریب مزاج انسان کا خیال کیا جاتا۔ جوکہ راستی پر تھا اور پھر ان کی دوستدار ہمسایہ طاقت کو ایک آفت سے بچانے کے لئے اور آئے دن کی تکلیفوں سے مخلصی دلانے کی کوشش کرتا تھا۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود کے ہر ایک خادم کا فرض ہے۔ کہ وہ لوگوں کے جہاد کے غلط مسئلہ سے باز رکھے اور جس کا اثر سرحد پر ظاہر بھی ہوا ہے۔ جس کا پاینیر کا ایک پچھلا آرٹیکل مظہر ہے۔ جس میں کہ کوئی محمد افضل صاحب علیگڈہ کے اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کی تحریریں بلا کسی غرض کے جہاد کی ممانعت میں شائع ہوئی ہیں اور ان کا اثر پڑا ہے۔ جیساکہ اونہوں نے سرحد کے سفر میں مشاہدہ فرمایا ہے۔ اور وہ گورنمنٹ کو آپ کی مدد کے لئے تحریک کرتے ہیں اور ان کا اس سلسلہ سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ غرض کہ اس نظارہ کو دیکھ کر مرحوم کے کئی شاگرد اور دوسرے احمدی اس خوف سے وہاں سے ہجرت کرکے یہاں گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ میں چلے آتے ہیں کہ ایسا نہ ہو۔ ہمارا بھی وہی انجام ہو۔ ہم ایک اور بات کہدینا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم مان لیتے ہیں کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے امیر صاحب کی مملکت میں ان کے عقیدہ کے برخلاف جہاد کی ممانعت کے متعلق وعظ وغیرہ کہنے میں غلطی ہی کی سہی لیکن کیا اس کی سزا قتل ہو سکتی تھی۔ اے شاہ کابل ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ کاش آپ ایک گاٹے کے برابر ہی ایک انسان کا لحاظ کریں۔ والسلام

محمود احمد۔

بدر بکڈپو کیطرف احباب کی خاص توجہ درکار ہے

ہم نے تمام احمدی بھائیوں کے لئے عموماً اور بدر کے خریداروں کے لئے خصوصاً بدر کے ساتھ ایک سلسلہ کتب کا بھی رکھا تھا تاکہ دارالامان سے اگر انہیں کسی کتاب کے منگوانے کی ضرورت ہو تو بہ آسانی و بکفایت منگوا سکیں۔ چونکہ اخبار کی قیمت کا حساب بھی رہتا ہے اس لئے کتابیں منگوانے میں زیادہ سہولت تھی اور ہے۔ اس بکڈپو کا انتظام اب اعلیٰ پیمانے پر کرنے کا مصمم ارادہ ہے۔ انشاء اللہ ہم چاہتے ہیں کہ حضرت اقدس کی وہ کتابیں جن کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا اور اب نہیں ملتیں۔ پھر از سر نو طبع کریں چنانچہ براہین احمدیہ نہایت عمدہ کاغذ پر بڑی خوشخطی چھپوائی جا چکی ہے۔ قیمت ایسی کم رکھی ہے کہ غریب سے غریب بھی شوق ہو۔ تو لے سکتا ہے۔ پھر درثمین چھپوائی جس میں آج تک کی تمام نظمیں درج ہیں اور قریباً دو سو صفحے صرف ۔ آنے کو دئے جاتے ہیں اب آئندہ بھی آپ دیکھینگے۔ کہ خدا تعالیٰ کس کس کتاب کے چھاپنے کی توفیق دیتا ہے۔ اس کے علاوہ جو چھپی ہوئی کتابیں ہیں۔ حضور علیہ السلام کی یا بزرگان ملت کی ان کا بڑا ذخیرہ جمع کیا جائیگا اور موجود بھی ہے دوسری تجویز یہ ہے کہ عام علمی و اخلاقی و تاریخی کتب سلف صالحین یا اس زمانے کے علماء و فضلا کی چھپا کی جاوین تاکہ احمدی بھائی اپنی روحانی غذا اپنے اعتبار پر کئی قسم کے نقصان سے بے فکر ہو کر حاصل کر سکیں اسی سلسلہ میں عام ضرورت کی کتابیں رکھی جائینگی یا چھاپی جاوینگی۔ مثلاً دو سو سال کی جنتری عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگی۔ جس سے حساب میں بہت کچھ سہولت ہو سکتی ہے۔ سوم یہ کہ ایسی کتابیں اور رسالے بزرگان ملت کی اصلاح سے تصنیف و تالیف کی جاوین جن کی آج کل سلسلہ میں ضرورت ہو وہ مخالف کتابیں جن کے جواب تاحال شائع نہیں ہوئے ان کے جواب بھی چھاپے جائینگے۔ چنانچہ بعض کتابوں کے جواب ابھی سے تیار ہیں۔ شہادت القرآن مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا مختصر جواب لکھا ہوا موجود ہے ایسا ہی الہامات مرزا مولوی ثناء اللہ امرتسری کا احباب اپنی اپنی درخواستیں بھیجدیں۔ تاکہ اس کے مطابق تعداد میں چھپوائی جا سکیں۔ جو حضرات زبانی و تحریری طور سے ایسے جوابوں کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں وہ خاص توجہ فرماکر درخواستیں بھجوا دیں۔ اس کے ماسوا سلسلہ کو جیسی کتابوں کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اس سے ہمیں اطلاع دیجائے۔ تاکہ ہم ایسی کتابیں مہیا کرلیں۔ امید ہے کہ ہمارے پیارے بھائی اس [illegible] کی امداد کے لئے پوری توجہ سے کام لینگے اور ہمارا توکل تو اللہ پر ہے۔ اور وہ ہمارے ارادہ دل میں برکت دے اور اپنی ربانیت سے ایسے اسباب مہیا کردے جن سے یہ تجویزیں قوہ سے فعل میں آئیں اور اپنی نصرت رحمت سے ہماری مساعی کو مشکور کرے تا اعلاء کلمۃ اللہ کے خدام کہلانے کا شرف حاصل ہو۔ وما توفیقی الا باللہ

ناظم بدر بکڈپو

غزل از نتائج افکار خاکسار فخر الدین ملتانی

طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام المتشاور من الاکبر النجیب آبادی

شکر خدا ادا ہو طاقت کہاں زبان میں
لے آئی اس کی رحمت عاجز کو قادیان میں

دارالامان میں رہ کر جو نعمتیں ہیں حاصل
ان کی مثال بھی اب ملتی نہیں جہان میں

وہ درد دل عطا کر یارب میری فغان میں
ہو جائے شور برپا سب اہل آسمان میں

جو التجا کروں میں تجھ سے وہی ہو پوری
دے دے اثر تو ایسا یارب میری زبان میں

کہدو عدو کو آئے کچھ حوصلہ اگر ہے
دکھلائے اپنے جوہر آکر وہ قادیان میں

آتا نہیں مقابل کوئی بھی اس جری کے
میرے امام کی اب وہ دہاک ہے جہان میں

ہو شوق جس کو آئے دارالامان میں دیکھے
جوش بہار ہے اب اس اپنے گلستان میں

وہ نور دین کہ جس کے مداح خود ہیں مہدی
مجھ سے ثنا ہو اس کی طاقت نہیں زبان میں

احسن کی خوبیاں سب مجھ سے ادا ہوں کیسے
ایسی زبان نہیں ہے وسعت نہیں بیان میں

اے فخر شاعری پہ ہے فخر مجھ کو اپنی
مداح جس کا ہو نہیں مہدی ہو وہ جہان میں

اعلان۔ ایک احمدی لڑکا مسمی محمد فضل تاد عمر ۱۵ سال مدرسہ دنیانگر سے بوجہ کمزوری تعلیم مفرور ہوگیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے۔ اور وہ پتہ مفصل دے۔ تو اس کا باپ مبلغ دس روپے انعام دینے کو طیار ہے۔ حلیہ یہ ہے۔ قد درمیانہ گورا رنگ۔ جسم قدرے بھاری۔ دانتوں کا بیڑ قدرے اونچا۔

گائے کا پیشاب

عاجز راقم نے برسون سرکاری مدرسہ مین بھی تعلیم پائی ۔ پھر سرکاری مدارس مین برسون ملازمت بھی کی ۔ ظاہر ہے ۔ کہ زمانہ طالب علمی مین اکثر ہم سبق ہندو تھے ۔ اسی طرح جن مدرسون مین بحیثیت مدرس کام کیا اُن مین آٹھہ آٹھہ دس دس دوسرے مدرس بھی تھے اور اکثر ہندو ہی تھے جن سے دوستانہ مراسم برتے جاتے تھے ۔ زمانۂ جاہلیت مین سینکڑون ہندون سے ملاقات رہی ۔ اہل ہنود کے مراسم اور عقائد سے بھی مجھہ کو عام مسلمانون سے زیادہ واقفیت ہے ۔ ایک دو نہین بلکہ بیسیون ہندون کی مذہبی کتابین بھی مین نے مطالعہ کین ۔ مگر عجیب اتفاق ہے ۔ کہ گئو متر کے مشہور مسئلہ سے مین ابھی تک ناواقف ہی تھا ۔ اپنے مسلمان بھائیون سے یہ سنکر کہ اہل ہنود گائے کا پیشاب پیتے ہین ۔ مین یہ کہا کرتا تھا کہ یہ ویسے ہی ہندون کے مخالفون نے مشہور کر دیا ہے ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی پیشاب پینے پر آمادہ ہو یا خوشی سے پی بھی لے اور پی لے تو قے کرتا کرتا مر نہ جائے مجھہ کو یاد پڑتا ہے کہ شاید ایک مرتبہ مین نے کسی اپنے ملنے والے ہندو سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا تو اُس نے یہی کہا تھا کہ "ہم گائے کو پوتر (پاک) جانتے اور اسی وجہ سے اس کے پیشاب کو زیادہ پلید نہین سمجھتے ہین ۔ مگر پیشاب کے پینے کی بات بالکل غلط ہے ۔ اوس روز سے مجھہ کو ایسا یقین ہوگیا تھا کہ اس گئو متر پینے کی بات کو بالکل لغو اور کذب سمجھتا تھا مگر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھئے ۔ مین ۷ / دسمبر دس بجے صبح کی گاڑی مین مقام اسٹیشن لکسر جنکشن سے سوار ہوکر براہ سہارنپور بہ ارادۂ دار الامان امرتسر کی جانب روانہ ہوا اور رات کے دو تین بجے امرتسر کے اسٹیشن پر پہونچا ۔ اس سفر مین یہ عجیب اتفاق پیش آیا کہ شروع ہی سے ایک شخص گاڑی کے کمرہ مین سوار تھا ۔ جس کو بخار اور اس کی وجہ سے تکلیف زیادہ تھی ۔ مین نے انسانی ہمدردی کے شایان سمجھہ کر اس کو چند مناسب مشورے بتائے اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ مین طبیب ہون ۔ دوسرے شخصون نے یہ سنکر اپنے اپنے لئے نسخے لکھانے اور حالات بیان کرنے شروع کئے ۔ بہت سے اثنا میں ایک دو اسٹیشن کے بعد اتر جاتے تھے مگر نئے سوار ہونے والون کو سلسلہ وار جستجو جاتی تھی ۔ اور اس طرح امرتسر تک مجھہ کو نبض دیکھنے مریضون کے حالات سننے دوائیان بتانے اور نسخے لکھنے سے فرصت نہ ملی سفر کے وقت کسی اسٹیشن سے ایک ہندو سوار ہوئے جن کا نام شب چرن تھا اور جونفیض آباد کے رہنے والے تھے لاہور کو جا رہے تھے انہون نے نہایت منت سماجت سے مجھہ کو اپنے ضعف معدہ کے حالات سنانے کے لئے متوجہ کیا اور جو جو علاج دوسرے طبیبون نے کئے تھے اونکو بھی حتے المقدور تفصیل وترتیب سے بیان کیا ۔ اسی مین یہ بھی کہا کہ "مین نے یہ سمجھہ کر کہ ہر مرض کی دوا گئو متر ہے بہت دنون تک گئو متر دو وقت پیا مگر اُس سے بھی افاقہ نہ ہوا" مین شب چرن کی زبان سے یہ سنکر حیران رہ گیا ۔ مگر شب چرن گائے کا پیشاب پینے کو ایسی معمولی بات سمجھتے تھے کہ وہ میرے چہرہ سے میری حیرانی کو مطلق نہ سمجھہ سکے ۔ پھر مجھہ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ عام اہل ہنود اکثر موقعون پر واقعی گائے کا پیشاب پیتے ہین ۔ لیکن نیوگ کے مسئلہ کی طرح اپنی زبان سے اس کا اقرار کرتے ہوئے شرماتے ہین افسوس کہ مذاہب باطلہ کی بدولت دنیا مین انسان کیسی کیسی قابل شرم حرکات کے مرتکب ہو رہے ہین مگر چشم بصیرت سے تحقیق کی طرف متوجہ نہین ہوتے ۔ قدیم زمانہ کے ہندی فلاسفرون کی یہ ترکیب تو اچھی تھی کہ انہون نے ملک ہندوستان کی زراعت کے لئے بیل کو ایک ضروری اور قیمتی جانور سمجھہ کر اس کی نسل بڑہانے کی یہ ترکیب سوچی کہ گائے کی عظمت کو مذہب مین داخل کر دیا اگر بیلون کی عظمت نہ کی جاتی تو ہل کون چلاتا اور جوئے سے کس کی گردن زخمی ہوتی ؟ اس لئے بیل سے تو کام کاج چلایا اور اس کی آمان کو مسند عزت پر بٹھایا تاکہ قیمتی بچھڑے جنتی رہے اور دودھ دہی کی بھی افراط رہے ۔ رہا گوشت ۔ سو بکری ۔ ہرن ۔ چینل ۔ جھانک کا ہندوستان مین بافراط موجود ہی تھا بلکہ بعض معزز دیویون یعنے بااختیار مستاتون نے تو آدمی کا بھی گوشت بھوجن کیا ہے اور مہابھارت کے زمانہ مین عام طور سے ہندوستان کے بازارون مین گوشت کا فروخت ہونا ثابت ہے ۔ اب مرور ایام سے یہان تک نوبت پہونچی کہ مسماۃ گئو ماتا کے ساتھہ دوسرے جانورون کا گوشت بھی حرام کر لیا گیا ۔ لیکن اس ترک گوشت خوری مین صرف برہمنون نیون نے ہی حصہ لیا ۔ راجپوت چھتری اور دیگر اقوام آج تک بکرا مچھلی کھاتے ہی ہین خیر یہ سب تو ہو گیا اور اس کا سبب مذہبی ناواقفیت وغیرہ سمجھا ہی جا سکتا ہے ۔ مگر یہ سمجھہ مین نہین آتا کہ ہندوستان کی ہندو قوم جو خود کو پوتر اور دوسرون کو ملیچھ سمجھنے والی ہین ۔ اس گھنونی بات یعنے پیشاب پینے پر کیسے آمادہ ہوگئین ۔ جس کے تصور سے بھی جی متلاتا ہے ۔

الراقم

اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی حال وارد قادیان

ثلج والی پیشگوئی کا پورا ہونا

۷۸۲ - اخویم صاحب مفتی صاحب زاد لطفکم ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ براہ نوازش ذیل کی چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار مین درج فرما کر ممنون ومشکور فرما دین ۔

گذشتہ سال مین جسقدر پیش گوئیان حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری ہوئی ہین وہ احمدیون پر جو اخبارات کا مطالعہ کرتے رہتے ہین مخفی نہین ہین ہان اگر پوشیدہ ہین تو ان بدقسمت لوگون پر کہ جو یا تو امام زمان کی بیعت سے ہنوز مشرف نہین ہوئے ہین یا جو دیدہ و دانستہ انکاری ہو جاتے ہین بہرحال جو کچھہ بھی ہو ہم کو تو ہر ایک ایسی پیشگوئی کہ جو پوری ہوتی ہے باعث ازدیاد ایمان ہوتی ہے اس وقت مارننگ پوسٹ مورخہ ۲۶ / جنوری سنہ ۱۹۰۸ء میرے سامنے پڑا ہوا ہے اور اس کے لیٹسٹ ٹیلیگرامز کے کالم مین "سخت موسم سرما یورپ مین" سرخی کے نیچے ۲۳ / جنوری سنہ ۱۹۰۸ء کا لنڈن کا تار شائع ہوا ہے ۔ جس مین یہ تحریر ہے کہ "مغربی جانب موسم سرما آ رہا ہے اور برلین مین سردی نہایت شدت سے بڑہ رہی ہے ۔ آلہ مقیاس الحرارت درجہ صفر پر پہونچ گیا ہے اور آسٹریا ہنگری مین سفر سے بھی دو درجہ اور کم ہو گیا ہے اس سے بہت سی اموات ہو رہی ہین اور براعظم یورپ نہایت ابتر حالتین ہین کیونکہ انجن کے پائپ بوجہ ان کے اندر کے پانی کے جم جانے سے پھٹ رہے ہین اور دریائے ڈینیوب اور ڈلیہ کی بندرگاہ بالکل منجمد ہوگئی ہین" یہہ دیکھکر فوراً مجھہ کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ الہام جو بدر مورخہ ۱۰ / اپریل سنہ ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲ کے کالم ۲ مین شائع ہوا ہے ۔ یاد آگیا اور وہ یہ ہے ۔ ۔ در سنہ ۱۹۰۶ء الہام "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" اب موسم بہار شروع ہے اور ثلج کے دن بھی آ رہے ہین اللہ تعالیٰ رحم فرماوے گلشن کی زلزلہ کی وجہ سے جو حالت ہے وہ ناگفتہ بہ ہے ابھی لوگ اس تباہی کی خبر سے پورے طور سے واقف بھی نہین ہونے پائے ہین کہ ایک جزیرہ بنام سمالو السیٹ انڈین آرچیپلاگو جس مین پندرہ سو آدمی تھے

رسید زر

۷ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء عـ ۱۴۲۶ ۔ مرزا قاسم بیگ صاحب سے
۷ " " " عـ ۱۴۲۷ میاں احمد خان صاحب سے
۷ " " " عـ ولی احمد صاحب عـہ
" " " " عـ حکیم عبدالرحیم صاحب نابجہ ۱۵
۷ " " " عـ ۴۰۵ ۔ محمد عثمان صاحب صہ
۷ " " " عـ ۸۳۹ ۔ محمد شریف صاحب
۸ " " " عـ ۱۵۸ ۔ نادر خان صاحب
۸ " " " عـ ۴۰۷ ۔ خدا بخش صاحب ۱۲
۸ " " " عـ ۲۱۷ ۔ محمد علی خان صاحب
۹ " " " عـ ۲۲ بابو رحمت اللہ صاحب سے
" " " عـ ۴۲۷ احمد علی صاحب سے
" " " عـ ۲۴۹ ۔ حیدر علی صاحب
" " " عـ ۳۷۷ ۔ غلام نبی صاحب سے
" " " عـ ۲۲۵ ۔ منشی رستم علی صاحب سے
۹ " " " عـ ۱۳۵ ۔ محمد سعید صاحب سے
۱ " " " عـ ۱۳۹ ۔ منظر علی صاحب سے
۱۰ " " " عـ ۴۲ نواب خان صاحب تحصیلدار سے
۱۰ " " " عـ چودہری محمد خان صاحب سے
۱۰ " " " عـ نصیر خان صاحب سے
۱۰ " " " عـ ۱۱۵۵ مستری فضلدین صاحب عہ
۱۱ " " " عـ ۱۳۴۹ ۔ عبدالرحمان صاحب عا
۱۱ " " " عـ عبدالرحیم صاحب سے
۱۱ " " " عـ محمد حسین صاحب سے
۱۱ " " " عـ ۳۰۵ ۔ محمد حسین صاحب سے
۱۱ " " " عـ ۳۱۱ عبدالرحیم صاحب سے
۱۱ " " " عـ ملک عادل شاہ صاحب سے
" " " عـ ۸۴۵ محمد عبدالرحمن صاحب عا ۱۲
۱۳ " " " عـ ۲۱ ۔ عبدالعزیز صاحب سے
۱۳ " " " عـ ۳۴۹ عابدین امام الدین صاحب سے
۱۳ " " " عـ ۱۴۲ مردان علی صاحب للعہ
۱۳ " " " عـ ۳۶۷ مطیع اللہ خان صاحب عا
۱۳ " " " عـ ۱۵۵ محمد ابراہیم صاحب سے
۱۳ " " " عـ ۱ شیخ رحمت اللہ صاحب صہ
۱۳ " " " عـ ۲۲ کریم بخش صاحب عا
۱۳ " " " عـ ۱۸۷ عبدالمجید خان صاحب صہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسمات حیات نور اہلیہ میاں اسماعیل احمدی ساکن بہڈیال (سیالکوٹ)
جلال خان صاحب تلونڈی کہجور والی ضلع گوجرانوالہ
حسین بخش صاحب " " " "
بوٹا جٹ ۔ گٹھالیاں
سید ولائت شاہ صاحب ۔ ستراہ
حیات محمد صاحب ۔ پسرور ۔ ضلع سیالکوٹ
چودہری غلام محمد صاحب ۔ سیالکوٹ
اہلیہ شیخ غلام احمد صاحب سرم کوٹی ۔ نعمت پورہ بہوپال
چودہری نواب خان صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ
ودہاوا ولد بہاگ وجیوکے ضلع سیالکوٹ
خلیل احمد صاحب دلاور ۔ مونگہیر
بابو محمد شفیع صاحب رسول ۔ ضلع گوجرات
مرغوب احمد صاحب ۔ بنور ۔ ریاست پٹیالہ
حسن بی بی اہلیہ منشی محمد حسن صاحب پٹواری نہر ستیدوالہ ضلع منٹگمری
نذر بیگم دختر " " " " " "
والدہ صاحبہ عزیز بی بی " " " " "
کرم داد خان صاحب ۔ گوجرات
غلام مرسلین صاحب ۔ پشاور
حسن محمد صاحب ۔ ظفروال
عبدالقادر صاحب شملہ
غلام رسول صاحب امرتسر
عبدالخالق صاحب "
عبدالحکیم خان صاحب ۔ نجیب آباد
طالب الدین صاحب پٹواری ۔ موضع پنڈ دہول ضلع سیالکوٹ
دستار علی صاحب ۔ دوالمیال
محمد امیر علی صاحب ۔ اوگہی ضلع ہزارہ
شیخ محمد نثار احمد صاحب سابق طالب، مکان حاجی عبدالغنی
معرفت شیخ محمد مختار احمد صاحب ناظر ۔ پٹیالہ
مستری زمان شاہ صاحب ۔ پنڈی کیمپ
مستری شہاب الدین صاحب ۔ شاہدرہ ضلع لاہور
احمد خان صاحب ولد فضل خان صاحب کامل پور
والدہ صاحبہ محمد عمر صاحب صدر مدرس مدرسہ انگشتائی
ضلع وارنگل علاقہ نظام
ہیرا ۔ امیر بخش صاحب پسران کرم داد صاحب ۔ اکبرپور ضلع سیالکوٹ

ضروری اطلاعیں

خط و کتابت کے لئے روپیہ بھیجتے وقت ذیل کی چند ہدایتوں کو سب احباب مدنظر رکھیں۔

(۱) ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے ۔ چندہ مثلاً ریویو یا میگزین یا مقبرہ یا زکوٰۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا مدرسہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن میں یا الگ خط میں اس کی تفصیل ہونی چاہیئے کہ کس شخص کی طرف سے کس مد کا روپیہ ہے ۔ (۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دیجاویگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہنچے اُسے خط و کتابت کر کے دریافت کرنا چاہیئے ۔ (۳) لنگرخانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے ۔ لیکن جہاں اور مدات کا چندہ ساتھ ہو تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجیں اور تفصیل ساتھ دیں وہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دینگے ۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط و کتابت مینیجر یا نائب ناظم میگزین سے کریں اور کسی شخص کے نام پر خط و کتابت نہ کریں مگر مضامین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط و کتابت کریں۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ سے کریں۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط و کتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کریں اور ایسا ہی وصیتیں وغیرہ بھی اُسی کے نام بھیجیں۔

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اس لئے جو احباب قادیان میں خط و کتابت کرتے ہیں انکی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے میں اور کام کرنیوالوں کی سہولت اسی میں ہے ۔ کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبھی خط و کتابت نہ کریں بلکہ صرف عہدہ پر کریں جیسا کہ اُوپر ہدایت کی گئی ہے ۔ ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر میں چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلانے سے جواب میں عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے ۔

(۸) جو لوگ دسواں حصہ آمد کا مقبرہ بہشتی کے اقرارنامہ کے رُو سے بھیجیں وہ ساری رقم بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان روانہ کریں اور اُس کی تفصیل کوپن یا الگ خط میں لکھدیں اور اس کے مطابق صاحب محاسب اوس کی تقسیم کر دیا کریں گے ۔ مگر یہ امر ہمیشہ ملحوظ رہے کہ اس مد کا تمام روپیہ براہ راست محاسب کے نام آوے ۔

المعلن ۔ محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

تمام احمدی بھائیون کی خاص توجہ کے قابل - یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے -

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ - حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اسکے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس میں جو پیشنگوئیان ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر احمدی کے پاس اسکا ایک نسخہ ہونا چاہئیے نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس ۲۵ سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف [illegible] کی گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہے - صرف آپ کے لحاظ قیمت مین تخفیف ہے	[illegible]
درثمین " " " "	حضرت اقدس کی آجتک کی نظمین اس مین درج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین ہین وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی - اس کے دو نسخے [illegible] ہمیشہ کے لئے نہین اب موقع ہے	[illegible]
رؤیائے صالحہ - منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین -	۴/
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵/
شہادت آسمانی حصہ اول " "	کلمہ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۲/
اعجاز احمدی " " "	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	۱/
سراج الحق حصہ اول و دوم مصنفہ پیر سراج الحق صاحب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید مین امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے	۱۰/
کامل احمدی " " "	پنجابی نظم	۰/
نظم مستورات " " "	"	۰/

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داود ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق — عا
شرح تہذیب الکلام — عہ/
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض — ۵/
المدینۃ السعدیہ - مسیح موعود کے بارے مین و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ مصہ مین و غزالی و ابن العربی و الاشعری — ۱۲/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور انکے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین - مین امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فائدہ پہونچے - نور الدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - ۱ - میرے ایک عزیز نوجوان دوست - سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین بخوشی انکی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرین گے - وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگی - خط و کتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر

۲ - میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان - صالح خوش رو و خوش خو عالم احمدی ہین - آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین - آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رئیسانہ ہے قوم و نیس ہے اور قریشیون سے آپ کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہشمند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط و کتابت فرماوین - پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اطمینان کر سکتے ہین - اس سے پہلے کوئی بیوی نہین بڑا ہی مبارک ہوگا - وہ خاندان جو اس سلسلۂ اخوت مین پیش قدمی کریگا - انشاء اللہ تعالیٰ

نیاز مند اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب

ضرورت

۱ - مجھے دو ایسے آدمیون کی ضرورت ہے - جو کھیتی کے کام سے واقف ہون تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپے خشک دئے جاوین گے اچھے کام پر ترقی ہوسکتی ہے وہ شخص جہان سے آئین گے ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہین برابر دیا جاویگا - احمدی ہون -

۲ - مجھے کاشتکارون کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کیواسطے مین زمین دلیسکتا ہون جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت پر دی جاوے گی - مکانات اور آلات کسا ورزی کیواسطے لکڑی حسب ضرورت مین دونگا - زمین قریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے - چیت سے پہلے یہان پہونچ جانا چاہئیے - اس سے زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو - تو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے احمدی ہون -

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور - ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

مابعد للعہ

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۳۰- ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد (۶)

نمبر (۷)

قیمت فی پرچہ ۱؎

قیمت برکسے از دیگر للعہ

دس شرائط بیعت

اول- بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا- دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد | ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز

نمازوں کے اوقات مختلف شہروں میں مختلف ہو جاتے ہیں۔ اسواسطے ان کا اخبار میں درج کرنا مفید ثابت نہیں ہوا۔ ان نمازوں کے اوقات نکال لینے کے واسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے۔ ہر جگہ کے مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کرکے اس کے مطابق دریافت کرلیں اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہیں۔ کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر میں دھوپ گھڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہو سکتا ہے۔

نماز ظہر اول وقت۔ ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے

نماز عصر۔ دھوپ گھڑی میں ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑھ جائے تو وقت ابتدائے عصر ہے۔ دھوپ کے بالکل زرد ہونے تک۔

یہ بھی یاد رہے کہ گھڑیاں ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہیں اور وہ وقت مقامی نہیں ہوتا۔ نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد۔ نماز عشا ایک گھنٹہ بیس منٹ بعد۔ نماز فجر ایک گھنٹہ ۲۲ منٹ قبل طلوع آفتاب سے لیکر طلوع آفتاب سے پہلے تک۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار- آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار- رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب محمد حسین احمدی

اخبار بدر نمبر جلد ۶

نمبر (۷) | ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء | جلد (۶)

تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

امریکہ مین ایک نومسلم اس ہفتہ کی ڈاک ولایت مین ہمارے دوست ڈاکٹر بیکر صاحب کی چٹھی آئی ہے جن کے نام نامی سے اس اخبار کے ناظرین آگاہ ہین صاحب موصوف اس خط مین ریویو آف ریلیجنز کے متعلق تحریر فرماتے ہین کہ یہ رسالہ مجھے بہت ہی پسند ہے اور پورے طور پر میری پسندیدگی کے مطابق ہے۔ اس رسالہ مین بخوبی ظاہر کیا جاتا ہے کہ مذہب عیسویت کے بد اثرون اور مذہب اسلام کے نیک اثرون مین کیا فرق ہے۔ مین اپنا سالانہ چندہ اس چٹھی کے ساتھ ارسال کرتا ہون اور منی آرڈر آپکے نام پر کرتا ہون۔

چٹھی کے اخیر مین صاحب موصوف لکھتے ہین کہ مین دعا کرتا ہون کہ اسلام کے سچے خیالات جیساکہ ریویو مین ظاہر کئے جاتے ہین وہ تمام دنیا پر پھیل جاوین اور مین دعا کرتا ہون کہ ریویو آف ریلیجنز کو کامیابی حاصل ہو اور آپ کی صحت کے واسطے دعا کرتا ہون۔ اور میری دلی تمنّا یہی ہے کہ مذہب اسلام تمام دنیا مین پھیل جاوے

ایران ایک دوست شہر اہواز واقعہ ملک ایران سے تحریر فرماتے ہین۔ زمانہ قدیم مین آہواز بڑی جگہ تھی۔ مین نے ایک دفعہ یہ لکھا دیکھا تھا۔ کہ حضرت ابراہیم انہوالی بابل مین پیدا ہوئے تھے۔ اب چونکہ یہ مقام برباد ہو چکا ہے اور لوگ یہان کے جاہل ہین۔ کوئی تاریخ نہین۔ جس سے معلوم ہو۔ ہان قدیم زمانہ کے نشان اور دریا قارون پر بند کا نشان اور پتھر کاٹ کاٹ کر کے پانی کا نکاس یہہ سب نشان اب تک ہین یہان ایک نہر بھی تھی جس سے ملک سرسبز شاداب تھا۔ وہ نہر بہر گئی ہے مگر پل کا نشان .... جس پر لوگ اس طرف سے اس طرف آتے جاتے ہین۔ اب بھی ہے۔ اس جگہ کے لوگ سب مسلمان شیعہ مذہب ہین۔ نصرانی بغداد اور بصرہ کے سوداگر ہین یہان دریا پار ایک گاؤن ہے وہان کہتے ہین کہ صابی قوم رہتی ہے۔ یہود یہان کوئی نہین۔ مجھے پتہ ملا ہے کہ سنی مسلمان بھی یہان ہین۔ مگر پوشیدہ طور سے ہین۔ صابی قوم کے چند آدمی میرے پاس علاج کیواسطے بھی آتے تھے۔ عربی بولتے تھے۔ مجھے اس قدر عربی نہین آتی ہے جو ان سے پوری بات چیت کرسکون۔ یہان کے شیعہ مذہب کے لوگ بڑے جاہل ہین۔ بڑی بڑی لمبی اور جھوٹی روائتین حضرت علی حسن اور حسین کی بیان کرتے ہین۔ اور ہزارہا مخلوق کربلا نجف وغیرہ مین زیارت کو جاتے ہین اور حاجی کہلاتے ہین۔ اصلی حج کو بہت کم جانتے ہین۔ ان کا حج نجف ہے یا کربلا ہے۔ خدا ان پر رحم کرے۔ حضرت اقدس کے صحیح حالات کوئی نہین جانتا۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ مرزا قادیانی نے بڑے بڑے دعوے کئے ہین مگر تحقیق کا ان لوگون مین مادہ نہین ہے سوداگر لوگ اکثر جاہل ہین بعض لکھے پڑھے جاہلون سے بھی بدتر عقیدہ رکھتے ہین۔ ایک دو کتابین حضرت اقدس کی جو ہمراہ لایا ہون۔ ایک دو آدمیون نے دیکھی ہین۔ مگر بے پروائی سے پھر کتابین گم کردی ہین۔ واپس نہین دیتے ہین غرض مادہ پرستی اس قدر ہے کہ دین کا خیال بھی ندارد۔ اگر اعتقاد ہے تو وہ جھوٹی لمبی روایتون پر۔ سید کو یہان بڑا فخر ہے۔ ہفتہ مین ایک دو بار مرثیہ خوانی ہر ایک گھر مین ہوتی ہے۔ جس کو بڑا ذریعہ نجات سمجھتے ہین۔ آپ میرے لئے دعا کرین کہ اللہ تعالیٰ جلد واپس لاوے۔ اور حضرت اقدس کی قدمبوسی حاصل ہو۔ انسان کا دل یہان سیاہ ہو جاتا ہے بجز صحبت بد کے نیک صحبت یہان ہے ہی نہین۔

ریویو

صنعت کشمیر۔ ایشیا کی صنعتون مین سے اس زمانہ مین جاپان اور چین کی صنعت شہرہ پکڑ رہی ہے مگر میرے خیال مین اس شہرت کے اسباب مین سے بڑا سبب ان ممالک کی صنعتون کی خوبصورتی اور پائداری اس قدر نہین ہے جسقدر کہ ان کا طریقہ اشتہار۔ اور غیر ممالک مین اپنی اشیاء کے بھیجنے مین سعی ان کی اس شہرت کا باعث ہو رہی ہے۔ نقاشی کی صنعت اور نازک اور خوبصورت اور پائدار چیزون کے بنانے مین جس قدر کشمیر کے ملک کی آب ہوا کو قدرتی اسباب مہیا ہین وہ غالباً چین اور جاپان کو نہین۔ اسکے ثبوت مین کشمیری شال اور کشمیری قالین اور کشمیری قلمدان کافی گواہ ہین وادی کشمیر ہندوستان کے ایسے دور افتادہ گوشون مین اور بلند پہاڑون کے درمیان ایسی واقعہ ہوئی ہے کہ بیرونی دنیا کے ساتھ تعلقات کا کافی ذریعہ اب تک ان کیواسطے بہم نہین پہونچ سکا ورنہ اس سودیشی شور وغل کے زمانہ مین اگر کشمیری دماغ کو ترقی دینے کی کوشش کی جاوے وہ بہت ہی اعلیٰ قابلیت حاصل کرسکتا ہے۔ ایسی ضرورتون کو محسوس کرکے ہمارا ایک دوست نے کشمیری صنعت کو فروغ دینے کے لئے سرینگر مین ایک ایجنسی قائم کی ہے جس کی چند ایک چیزین اونہون نے یہان بغرض ریویو بھیجی ہین جنمین سے نقلی سنگ یشب کے بٹنون کا سٹ قیمتی ۲؍ اور سنگ سلیمانی کا بٹنون کا سٹ قیمتی ۸؍ ہر دو اگرچہ صنعت مین اس قابل ہین کہ ہنوز اور ترقی کی جاوے تاہم بلحاظ قیمت کم اور پختگی کے ولائتی سٹ کے مقابلے مین ارزان اور زیادہ پائدار ہین۔ ایسا ہی چاندی کے بٹن جن پر نقلی ہیرے کا نگینہ جڑا ہوا ہے۔ خوش نما اور پائدار اور قیمت صرف عہ ہولڈر پیتل کا جس کے سر پر سنگ فیروزہ لگا ہوا ہے قیمت صرف ۴؍ پائدار اور خوش نما ہے۔ چاندی کا ہولڈر منقش جس کے سر پر نگینہ لگا ہوا ہے بہت خوبصورت ہے اور فینسی سٹشنری مین برابر مین شامل کرنے کے قابل ہے۔ کشمیری قلمدان سے تو عام لوگ واقف ہی ہین جسمین ایک دوات بھی ہوتی ہے اس کی قیمت ۸؍ اور بچون کیواسطے بہت خوش نما ہے ان چیزون کے علاوہ اس کارخانہ کا بنا ہوا ایک چاندی کا قبلہ نما بھی ہمارے دیکھنے مین آیا ہے۔ جو منقش اور بادام نما نہایت خوبصورت ہے۔ اور گھڑی کی زنجیر کو زیب دینے کے لائق ہے اور اس کی قیمت غالباً عہ ہے یہ سب چیزین اور ان کے سوا کشمیری صنعت کے اور بھی عمدہ عمدہ چیزین غلام محمد صاحب مینجر خادم ایجنسی سرینگر کشمیر سے مل سکتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

مسیح

مورخہ ۳۰ ۔ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۹ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ خدا نے تیرے پہ رحم کیا ہے

۲ ۔ رحمک اللہ ۔ ترجمہ ۔ خدا نے تجھ پر رحم کیا ہے

۳ ۔ اِنَّکَ اَنتَ الاعلیٰ ۔ ترجمہ ۔ بے شک تو ہی بلند ہے

۴ ۔ امید بھاری

۵ ۔ ہر ایک مکان سے خیر دعا ہے

۶ ۔ ان اللہ مع الابرار ۔ ترجمہ ۔ بیشک خدا نیکوں کے ساتھ ہے

۷ ۔ انت من الابرار ۔ تمام دنیا میں سے ایک[1]

ترجمہ ۔ تو نیکوں میں سے ہے ۔

۸ ۔ اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک گڑھا قبر کے اندازہ کی مانند ہے اور ہمیں معلوم ہوا کہ اوس میں ایک سانپ ہے اور پہر ایسا خیال آیا کہ وہ سانپ گڑھے میں سے نکلکر کسی طرف بھاگ گیا ہے ۔ اس خیال کے بعد مبارک احمد نے اس گڑھے میں قدم رکھا ۔ تو اوس کے قدم رکھنے کے وقت محسوس ہوا کہ وہ سانپ ابھی گڑھے میں ہے اور اس سانپ نے حرکت کی اور پہر ساتھ ہی اُس سانپ نے باہر کی طرف نکلنا شروع کیا ۔ جب باہر کی طرف بھاگنے لگا ۔ تب ایسا دکھائی دیا کہ گویا وہ ایک اژدہا ہے اور اوس کی دو ٹانگیں ہیں ۔ ایک ٹانگ تو کسی قدر پتلی ہے اور دوسری ٹانگ اس قدر موٹی ہے ۔ جیسی کسی بھینس کی ٹانگ یا ہاتھی کی ٹانگ ۔ مبارک احمد کی والدہ اوس سانپ کی طرف دوڑی اور ایک چاقو سے اوس کی پتلی ٹانگ کاٹ دی ۔ پھر وہ اژدہا مکان کی دوسری طرف آگیا ۔ اور میں اوس کی طرف گیا اور میرے ہاتھ میں ایک چاقو تھا ۔ میں نے بڑی ٹانگ اس اژدہا کی اوس چاقو سے کاٹ دی ۔ بہت آسانی سے کٹ گئی جیسے مولی یا گاجر ۔ اور بہت کچھ پانی زہر کا اس سانپ کا چاقو کے ساتھ آلودہ رہا ۔ میں نے اس چاقو کو ایک آگ میں جو قریب ہی سلگ رہی تھی ڈال دیا اور اوس سے بڑی بدبو آئی ۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کے زہر سے مجھے کوئی نقصان نہ پہونچے ۔ مگر کوئی نقصان نہ پہونچا ۔ مگر بہرحال اس اژدہا کا کام تمام کر دیا ۔ اور پہر ہم تینوں اس مکان سے جب باہر آئے ۔ تو ڈاکٹر عبداللہ سامنے آتے نظر آئے ۔ جب قریب پہونچے تو مسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تار آئی ہے کہ دو پل ٹوٹ گئے ۔ میں نے دریافت کیا کہ کون کونسا پل اور کس کس مقام کا پل ٹوٹا ہے ۔ اونہوں نے جواب دیا کہ یہہ تو معلوم نہیں مگر یہہ معلوم ہے کہ وہ دو پل جو ٹوٹے ہیں وہ پنجاب کے پل ہیں ۔ پھر بعد اس کے الہام ہوا

۹ ۔ العید الآخر تنال منہ فتحاً عظیماً

ترجمہ ۔ ایک اور عید ہے ۔ جس میں تو ایک بڑی فتح پائیگا ۔

۱۰ ۔ زندگی بآرام ہو جانا پہلی زندگی سے ۔

۱۰ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

۱ ۔ ذرنی اقتل من آذاک ۔ ان العذاب مربع مدور

ترجمہ ۔ مجھے چھوڑ ۔ تا میں اوس شخص کو قتل کروں جو تجھے ایذا دیتا ہے دشمنوں ان کے لئے عذاب ہر چہار طرف سے ہے اور ارد گرد سے گھیرے ہوئے ہیں ۔

۲ ۔ وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ۔ لک رحمۃ

ہم نے تیرا وہ بوجھ اوتار دیا ۔ جس نے تیری کمر توڑ دی تھی ۔ تیرے لئے ایک رحمت ہے ۔

۱۲ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ ایک اور خوشخبری

۲ ۔ نثنی علیک ۔ الخیر و البرکۃ ۔

ترجمہ ۔ ہم تیری ثنا کرتے ہیں ۔ خیر اور برکت

۳ ۔ آسمان ٹوٹ پڑا اسارا[2] ۔ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے (یہہ انسان کا مقولہ ہے گویا انسان کی زبان پر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے)

۴ ۔ اولئک قوم لا یشقی جلیسہم

ترجمہ ۔ یہہ ایک ایسی قوم ہے کہ ان کا ہمنشین خدا کی رحمت سے محروم نہیں رہ سکتا ۔

---

[1] فرمایا ۔ یہہ فقرہ اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل و احسان اور رحمت کو ظاہر کرتا ہے ۔ توریت میں ایسا ہی ایک نقرہ حضرت موسیٰ کے متعلق ہے ۔

[2] فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ کوئی دہشت ناک آسمانی امر ہے اور محاورہ عرب میں آسمان سے مراد بال بھی ہوتا ہے مگر ہم کسی خاص پہلو پر زور نہیں دے سکتے کہ کیا مراد ہے

المفتی

۲۰۳ ۔ **سید زادی سے نکاح** ۔ ایک شخص نے حضرت صاحب کی خدمت میں سوال پیش کیا ۔ کہ غیر سید کو سیدانی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں ۔ فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ نے نکاح کیواسطے جو محرمات بیان کئے ہیں ان میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ مومن کے واسطے سید زادی حرام ہے ۔ علاوہ ازیں نکاح کیواسطے طیبات کو تلاش کرنا چاہیئے اور اس لحاظ سے سید زادی کا ہونا بشرطیکہ تقویٰ وطہارت کے لوازمات اس میں ہوں افضل ہے ۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ سید کا لفظ اولاد حسین کیواسطے ہمارے ملک ہی میں خاص ہے ۔ ورنہ عرب میں سب بزرگوں کو سید کہتے ہیں ۔ حضرت ابوبکرؓ ۔ حضرت عمرؓ ۔ حضرت عثمانؓ سب سید ہی تھے ۔ اور حضرت علی کی ایک لڑکی حضرت عمر کے گھر میں تھی ۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑکی حضرت عثمان سے بیاہی گئی تھی ۔ اور اوس کی وفات کے بعد پھر دوسری لڑکی بھی حضرت عثمان سے بیاہی گئی تھی ۔ بس اس عمل سے یہ مسئلہ بآسانی حل ہوسکتا ہے ۔ جاہلوں کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ اُمتی سیدانی کے ساتھ نکاح نہ کرے حالانکہ اُمتی میں تو ہر ایک مومن شامل ہے ۔ خواہ وہ سید ہو یا غیر سید ۔

۲۰۴ ۔ **چہلم** ۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا ۔ کہ چہلم کرنا جائز ہے یا نہیں ۔ فرمایا ۔ یہ رسم سنت سے باہر ہے ۔

۲۰۵ ۔ **اخبار کی قیمت** ۔ اخبار کی قیمت اگر پیشگی وصول کی جاوے ۔ تو اخبار کے چلانے میں سہولت ہوتی ہے جو لوگ پیشگی قیمت نہیں دیتے اور بعد کے وعدے کرتے ہیں اون میں سے بعض تو صرف وعدوں پر ہی ٹالدیتے ہیں اور بعض کی قیمتوں کی وصولی کے لئے بار بار کی خط وکتابت میں اور اون سے قیمتیں لینے کے واسطے یادداشتوں کے رکھنے میں اس قدر دقت ہوتی ہے کہ اس زائد محنت اور نقصان کو کسی حد تک کم کرنے کیواسطے اور نیز اوس کا معاوضہ وصول کرنے کیواسطے اخبار بدر کی قیمت مابعد کے نرخ میں ایک روپیہ زائد کیا گیا ہے ۔ یعنے مابعد دینے والوں سے قیمت اخبار بجائے تین روپے کے للعہ وصول کئے جاتے ہیں اس پر ایک دوست نائل پور نے دریافت کیا ہے کہ کیا یہ صورت سود کی تو نہیں ہے ؟ چونکہ یہ مسئلہ شرعی تھا ۔ اس واسطے مندرجہ بالا وجوہات کے ساتھ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا گیا اس کا جواب جو حضرت نے لکھا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے ۔

السلام علیکم ۔ میرے نزدیک اس سے سود کو کچھ تعلق نہیں مالک کا اختیار ہے جو چاہے قیمت طلب کرے خاص کر بعد کی وصولی میں حرج بھی ہوتا ہے ۔ اگر کوئی شخص اخبار لینا چاہتا ہے ۔ تو وہ پہلے ہی دیکھتا ہے یہ امر خود اوس کے اختیار میں ہے ۔ والسلام ۔ مرزا غلام احمد

۲۰۶ ۔ **جان کے خوف میں والدین کی فرمانبرداری** ۔ مدت سے ایک افغان ایک ایسے علاقہ کا رہنے والا جہاں اپنا عقیدہ وایمان کے اظہار موجب قتل ہوسکتا ہے اس جگہ قادیان میں اپنی تعلیم کے حصول کیواسطے آیا ہوا ہے ۔ حال میں اس کے والدین نے اس کو اپنے وطن میں طلب کیا ہے ۔ اب اوس کو ایک مشکل پیش آئی کہ اگر وطن کو جائے تو خوف ہے کہ مبادا وہاں کے لوگ اطلاع پاکر کہ یہ شخص خونی مہدی اور جہاد کا منکر ہے قتل کے درپے ہوں ۔ اور اگر نہ جاوے تو والدین کی نافرمانی ہوتی ہے ۔ پس اوس نے حضرت سے پوچھا کہ ایسی حالت میں کیا کروں حضرت نے جواب میں فرمایا ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ چونکہ در قرآن شریف در آن امور کہ مخالف شریعت نہ باشند ۔ حکم اطاعت والدین است ۔ لہٰذا بہتر است کہ این قدر اطاعت کنند کہ ہمراہ شان روند ۔ و آن جا چو محسوس شود کہ اندیشہ قتل یا حبس است ۔ بلاتوقف باز بیایند ۔ چرا کہ خود را در معرض ہلاک انداختن جائز نیست ۔ ہم چنین مخالفت والدین ہم جائز نیست ۔ پس درین صورت ہر دو حکم قرآن شریف بجا آوردہ مے شود ۔ والسلام

مرزا غلام احمد

دُعا مدد

محمد علی اشرف سابق طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام اور شیخ عبدالرحمان ۔ مظفر احمد وغیرہ و دیگر طلبار مدرسہ تعلیم الاسلام انٹرنس کے امتحان میں اس سال جانے والے ہیں اور خریداران بدر سے درخواست کرتے ہیں کہ اون کے حق میں نیک دعا کی جاوے ۔

غزل از تصنیف ڈاکٹر عبدالمجید خان دانش نجیب آبادی المتشاور من جناب مولوی محمد اکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی

خدا سے ہے لازم ہر اک وقت ڈرنا
کہ اک روز ہے اس جہان سے گزرنا

نہ ہو انکار ختم نبوت سے کرنا
اور الزام اولٹا ہمیں پر یہ دہرنا

وہ کہتے ہیں تو منارتک اوڑ کے آئے
غضب یہ کہ مشکل ہے واں سے اوترنا

میرے سامنے اب وہ بھرتے ہیں پانی
تو ہی کے جو کرتے ہیں بھرنا

غلام امام زمانہ ہوں دانش
نہیں جانتا دشمنوں سے میں ڈرنا

دیگر

غم دنیا سے اب آزاد ہوں میں
تصور سے کسی کے شاد ہوں میں

غم تیغ زبان غیر کیا ہے
کہ خود بھی خنجر فولاد ہوں میں

مثیل ابن مریم پر فدا ہوں
غم کونین سے آزاد ہوں میں

امام وقت کی فرقت میں دانش
نجیب آباد سے ناشاد ہوں میں

دیگر

عنایت ہو جو رب العالمین کی
تو پروا کیا ہو شیطان لعین کی

تصور میں امام انس وجان کے
خبر مجھ کو نہیں مطلق کہیں کی

ابھی سب ظلمت عصیان ہو کافور
تو یہ ہو اگر کچھ نور دین کی

زیارت دیکھئے کس دن ہو حاصل
ترا بِ احمدی اور نفضل دین کی

ہے کافی الفتِ احسن بھی دانش
نہیں پروا مجھے دنیا و دین کی

بدر منور

مورخہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

اخرج البزار وغیرہ بسند صحیح عن ابن عباس قال قدم کعب بن الاشرف مکۃ فقالت لہ قریش انت سیدہم الا تری الی ھذا المنصبر المنبتر من قومہ یزعم انہ خیر منا ونحن اھل الحجیج واھل السقایۃ واھل السدانۃ قال انتم خیر منہ فنزلت اِنَّ شانئک ھو الابتر۔

بزار نے اور دوسروں نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ کعب بن اشرف ایک دفعہ مکہ میں آیا تو قریش نے اوس سے کہا کہ تو ہمارا سردار ہے کیا تو نہیں دیکھتا اس منصبر منبتر کی طرف وہ گمان کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر ہے حالانکہ ہم وہ ہین جو لوگون کو حج کراتے ہین اور لوگون کو پانی پلاتے ہین اور لوگونکی مہمان نوازی کرتے ہیں کعب بن اشرف نے کہا کہ نہین تم اس سے اچھے ہو اس پر یہہ سورۂ شریف نازل ہوئی ۔ اِنَّ شانئک ہو الابتر الخ

واما بقیۃ التفسیر بالآثار عن الصحابۃ والتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔ واخرج ابن ابی حاتم عن الحسن الکوثر القرآن واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم وابن عساکر عن عکرمۃ قال الکوثر ما اعطاہ اللہ من النبوۃ والخیر والقرآن ۔

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار سے باقی تفسیر اس طرح سے ہے ۔ کہ ابن ابی حاتم نے حسن سے روایت کی ہے ۔ کہ کوثر کے معنے ہین قرآن شریف ۔ اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ کوثر اوس کا نام ہے ۔ جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت اور خیر اور قرآن شریف عطا کیا تھا ۔

واخرج ابن ابی حاتم والحاکم وابن مردویہ والبیہقی فی سننہ عن علی ابن ابی طالب قال لما نزلت ھذہ السورۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم انا اعطیناک الکوثر ۔ قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم لجبریل ما ھذہ النحیرۃ التی امرنی بہا ربی قال انہا لیست بنحیرۃ ولکن یامرک اذا تحرمت للصلوۃ ان ترفع یدیک اذا کبرت واذا رکعت واذا رفعت راسک من الرکوع فانہا صلوتنا وصلوۃ الملائکۃ الذین ہم فی السموت السبع وان لکل شئ زینۃ وزینۃ الصلوۃ رفع الیدین عند تکبیرۃ ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین من الاستکانۃ ۔ التی قال اللہ فما استکانوا لربہم وما یتضرعون ۔ واخرج ابن ابی شیبہ والبخاری وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم والدار قطنی وابو الشیخ والحاکم وابن مردویہ والبیہقی عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فی قولہ فصل لربک وانحر قال وضع یدہ الیمنی علی وسط ساعدہ الیسری ثم وضعہما علی صدرہ فی الصلوۃ واخرج ابو الشیخ والبیہقی فی سننہ عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ ۔

اور ابن ابی حاتم اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی کتاب مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہہ روایت کی ہے کہ جب سورۂ کوثر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے کہا کہ اس وحی آلہی میں نحیرہ سے کیا مراد ہے جس کا حکم خدا تعالےٰ نے مجھے دیا ہے ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد کوئی قربانی نہین ہے ۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے اس مین آپ کو یہہ حکم دیا ہے کہ جب آپ نماز پڑہین اور اللہ اکبر کہین تو اوس وقت اپنے ہاتھ اوٹھایا کرین اور جب رکوع کرین اور جب رکوع سے سر اوٹھائین ۔ تو اوس وقت بھی ہاتھ اوٹھایا کرین ۔ یہہ ہماری نماز ہے اور یہی ان سب فرشتون کی نماز ہے ۔ جو کہ سات آسمانون میں ہین ۔ اور ہر ایک چیز کے واسطے ایک زینت ہوتی ہے ۔ پس نماز کی زینت یہہ ہے کہ ہر ایک تکبیر کے وقت رفع یدین کی جاوے ۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رفع یدین کرنا وہ استکانت ہے ۔ جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت مین ہے کہ فما استکانوا لربہم وما یتضرعون ۔ اور ابن ابی شیبہ سے روایت ہے ۔ اور بخاری اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور دار قطنی اور ابو الشیخ اور حاکم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت علے ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فصل لربک وانحر کے متعلق روایت کی ہے ۔ کہ آپنے اپنا دایان ہاتھ اپنی بائین کلائی کے وسط پر رکھا اور پھر دونون ہاتھون کو نماز مین اپنے سینہ پر رکھا ۔ اور ابو الشیخ اور بیہقی نے اپنی کتاب مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا ۔

واخرج ابن ابی حاتم وابن مردویہ والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۔ فصل لربک وانحر قال اذا صلیت فرفعت راسک من رکوع فاستو قائما ۔

اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ۔ کہ فصل لربک وانحر سے یہہ مراد ہے کہ جب تو نماز پڑہے اور اپنا سر رکوع سے اونچا کرے ۔ تو سیدہا کھڑا ہو جا ۔

واخرج عن ابی الاحوص نصل لربک وانحر استقبل القبلۃ بنحرک

واخرج ابن جریر وابن المنذر عن ابن عباس فصل لربک و انحر الصلوۃ المکتوبۃ والذبح یوم الاضحی

واخرج ابن جریر عن قتادۃ صلوۃ الاضحی نحر البدن

اور ابی الاحوص سے روایت ہے کہ فصل لربک وانحر سے یہ مراد ہے کہ اپنی قربانی نے قبلہ کی طرف متوجہ ہو۔

اور ابن جریر اور ابن المنذر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فصل لربک وانحر میں صلوۃ سے مراد فرض نماز ہے اور قربانی سے مراد عید الاضحی کی قربانی ہے اور ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ نماز سے مراد عید الاضحی کی نماز ہے اور قربانی سے مراد بھی اس عید کی قربانی ہے

اس تفسیر کو مین یہان تک لکھ چکا تھا کہ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ ہماری تفسیر کو اس طرح لفظ بلفظ عربی عبارت مین لکھنا اور پھر اس کا ترجمہ کرنا اخباری طرز کے مناسب حال نہین ہے۔ یہ بات درست ہے اور میرا خیال ہے کہ آئندہ حضرت مولوی صاحب کی تفسیر کو پڑھکر اس سے تمام تفسیر کے لکھنے مین فایدہ حاصل کیا جائے۔ اور اس تفسیر مین جو خاص لطائف ہین اور حضرت موصوف پر اللہ تعالے نے کھولے ہین اور دیگر تفاسیر مین وہ باتین نہین پائی جاتین۔ اس حصہ کو اصل عربی مین بمعہ ترجمہ کے لکھا جاوے۔ اس مین ناظرین اخبار کی رائے کیا ہے؟ لیکن چونکہ اس سورۂ شریف کا ایک بڑا حصہ اس طرح چھپ چکا ہے۔ اس واسطے کم از کم اس کو تو آخر تک انشاء اللہ اسی طرح لکھا جاوے گا اور اس عرصہ مین ناظرین کی رائے سے بھی اطلاع ہو جاوے گی۔

اس کے بعد عربی تفسیر مین صرف و نحو کا وہ حصہ ہے۔ جو عام فہم نہین ہے۔ اس واسطے اس کو چھوڑا جاتا ہے۔ لیکن اس مین سے چند باتین بطور اختصار کے درج کی جاتی ہین۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے عطائے کوثر کے بیان مین اللہ تعالے نے اول حرف تاکید کا فرمایا ہے۔ پھر صیغہ ماضی مین بیان کیا ہے۔ یہ بھی ایک تاکید ہے اور دیگر صرفی نحوی تاکید بھی ان الفاظ مین ہین۔ جس سے اللہ تعالی کے خاص فضل کا اظہار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے۔ آپ کے واسطے کوثر کا ملنا ایک امر مقدر ہے۔ جو اللہ تعالی کی صفت رحیمیت سے آپ کو عطا ہوا ہے۔ ایسا لفظ اعطی کا استعمال بھی اسی فضل عظیم کی طرف اشارہ کرتا ہے ورنہ صرف دینے کے مفہوم کے واسطے عربی مین لفظ اتی بھی آسکتا تھا۔ ایسا ہی اس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے ک کے ساتھ خطاب فرمایا ہے کہ ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے۔ اور ایسا نہین فرمایا کہ ہم نے اپنے رسول[۱] یا نبی یا عبد کو کوثر عطا کیا

[۱] حاشیہ۔ چکڑالوی لوگ اس پر توجہ کرین

ہے۔ اس مین بھی رحمانیت کے خاص فضل اور عطا کا تذکرہ ظاہر ہے۔ ایسا ہی ان شانئک ہو الابتر مین بھی دشمن کے بے نسل ہونے کو بہت سی تاکیدون

(بقیہ حاشیہ کالم اول) رسول کے لفظ کے معنے تو وہ قرآن شریف کر دیتے ہین۔ تو کیا یہان بھی ک مین مخاطب قرآن شریف ہے اور قرآن شریف کو حکم ہوا ہے کہ اے قرآن تو نماز پڑھا کر۔ اور اے قرآن تو قربانی دیا کر۔ غور کرو۔ کہ یہ خطاب خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ اور آپ کو کوثر عطا کیا گیا ہے۔ اور اس کوثر مین خدا تعالے کا کلام ہے اور اس کی پاک تفہیم جو آنحضرت کو ہوئی کیا چکڑالوی کو قرآن کی تفہیم ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ نہ ہوئی تھی !!!

(ایڈیٹر)

کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ یہ بات ضرور ہوجانے والی ہے

ترتیب

اس سورۃ کا پہلی سورۃ (الماعون) سے یہ تعلق ہے کہ سورۂ ماعون مین ایسے شخص کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ مکذب بالدین بخیل۔ تارک صلوٰۃ۔ ریاکار۔ مانع زکوٰۃ اور مانع ماعون ہے۔ اور اس سورۂ شریف مین ایسے آدمی کا ذکر ہے۔ جو ان بُری عادات کے بالمقابل تمام نیک صفات سے متصف ہے۔ وہ مکذب تھا۔ تو یہ اول المومنین اور مصدق ہے۔ خدا کی طرف سے اسے کوثر عطا کیا گیا۔ وہ بخیل اور مانع زکوٰۃ اور مانع ماعون تھا۔ تو یہ وانحر کے حکم پر چلنے والا ہے۔ وہ تارک صلوٰۃ اور ریاکار تھا تو یہ فصل کی پیروی کرنے والا ہے اور وہ بھی لربک۔ خاص خدا کے واسطے کسی انسان کے واسطے نہین۔ کسی کو دکھانے کے واسطے نہین۔

بزمِ خواتین

اے میری پیاری احمدی بہنوں! میری کب لائق ہوں کہ کوئی مفید مضامین لکھ کر اپنی بہنوں کے آگے پیش کروں اخلاص اور جوش کے سوا نامور کوئی مفید نہیں اور اخلاص کا حاصل ہونا خدا کے فضل پر موقوف ہے۔ بہرحال اپنی بہن کی فرمائش پر چند مخلصانہ عرض ہیں

غمِ دنیا دو دن دم چند است
عاقبت کار با خداوند است
نجل آنکس کہ رفت کار نساخت
کوس رحلت بکوفت و بار نساخت

خدا کرے ہم میں بھی ترقیات دین کا مادہ پیدا ہو۔ ہماری تو ایسی ہی قسمت ہے۔ قسمت کیا ہمارے عمل ہی ایسے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مستورات کو ہی زیادہ دوزخ میں دیکھا اور دنیا میں ناقص العقل کہا ہمارا ہی خطاب ہے کیوں نہ ہو اگر ہمارے میں کوئی قصور نہ ہوتا تو کوئی عورت ہی نبیہ بن کر آتی۔ ترستی ترستی امام کا منہ دیکھنا نصیب ہوا۔ تو وہ بھی مریم کہلاتی [1] جو ہماری خوشی کا باعث تھا۔ آخر وہ بھی ابنِ مریم بن گیا۔ یہہ سچ ہے من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ قرآن میں لکھا ہے

---

[1] نوٹ۔ اس فقرہ میں ایک لطیف اشارہ ہے جس کو میں عام فہم کرنے کیواسطے واضح کرتا ہوں۔ جیسا کہ ان الہامات سے ظاہر ہے۔ جو کہ حضرت مرزا صاحب پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آج سے کوئی تیس۳۰ سال پہلے نازل ہوئے تھے اور کتاب براہین احمدیہ میں درج ہیں خدا تعالےٰ نے حضرت مرزا صاحب کا نام پہلے مریم رکھا تھا اور بعد اسکے پھر الہامات کے ذریعہ سے ظاہر کیا کہ اس مریم میں خدا کی طرف سے رُوح پھونکی گئی ہے اور پھر فرمایا رُوح پھونکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف منتقل ہوگیا اور اس طرح مریم سے عیسےٰ پیدا ہوکر ابن مریم کہلایا۔ قرآن شریف میں بھی رجل صالحہ کی مثال مریم کے ساتھ دی گئی ہے۔ مندرجہ بالا مضمون میں مکرمہ و محترمہ خاتون نے ایسے لطیف نکتہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر ایسی فہیم اور عالمہ خواتین اس قسم کے مضامین کا سلسلہ جاری رکھیں تو بزمِ خواتین کا کالم نہ صرف عورتوں کے واسطے دلچسپ ہوگا بلکہ بہت سے مردوں کے واسطے بھی موجب ہدایت بنے گا۔ یہہ سچ ہے کہ

کہ ہم بہت کچھ کر سکتی ہیں۔ مگر امل فرائض منصبی ہمارے بال بچوں کی پرورش کا دھیان دم نہیں لینے دیتا۔ دوم ہماری تعلیم کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ مگر علم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ بہت مولوی بننا تو نہیں مگر ضروری تعلیم اپنی پیاری لڑکیوں کو دینا ضروری ہے کیونکہ جن کی مائیں پڑھی ہوتی ہیں غالباً اون کی اولاد خوبیوں کی طرف عام لوگوں سے زیادہ مائل رہتی ہیں۔ ہمارے عبدالحی کے ابا کو اکثر مسائل اپنی والدہ کے بتائے ہوئے پنجابی شعروں میں یاد ہیں۔

اب ہمیں مناسب ہے کہ اپنی پنجگانہ نمازوں میں اللہ تعالےٰ سے دُعائیں کریں۔ الٰہی ہمیں اور ہماری اولاد کو علم باعمل کی توفیق دے۔ آمین۔

(باقی آئندہ انشاءاللہ تعالےٰ)

ص۔ب۔ ایک احمدی خاتون قادیانی

(بقیہ حاشیہ کالم اول) عورتوں میں سے کوئی خاتون ہو کر نہیں آئی۔ تاہم خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے تمام ذرائع یہاں تک کہ مکالمہ و مخاطبہ کا دروازہ بیبیوں کے واسطے کھلا ہے۔ جیسا کہ اوحینا الی ام موسےٰ سے ظاہر ہے (ایڈیٹر)

اجرتِ اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
⅓ "					
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱½
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲ر

۱۔ یہہ اجرت پہلے ہی کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے

۲۔ تقسیم کرائی فی ضمیمہ درزمیعدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک مزدوری دراجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

قابلِ توجہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور

نہایت ادب سے گذارش کی جاتی ہے کہ چونکہ قادیان اب وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ اب یہاں نہ صرف دور دراز بلاد سے بکثرت امرا و فضلا اور شرفا اور تجار لوگ آمدورفت رکھتے ہیں۔ بلکہ یہاں پر ہائی سکول و شفاخانہ اور سب پوسٹ آفس ہونیکی وجہ سے افسرانِ ڈاکخانہ و سررشتہ تعلیم پنجاب بھی دورہ کرتے ہوئے قادیان میں وارد ہوتے ہیں۔ بعض سوداگر اور دیگر ذی مقدرت لوگ جو کلکتہ۔ مدراس بمبئی سے دور دراز سفر طے کرکے یہاں وارد ہوتے ہیں۔ جسقدر انہیں بٹالہ سے قادیان تک کی کچی سڑک پر سے یکہ پر سفر کرنے سے تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے اس کا عشر عشیر دوسرے ریل کے سینکڑوں میل کے سفر میں کوفت اور تکان نہیں ہوتی۔ بعض اوقات معزز لوگوں کو یکہ ٹوٹنے سے نہایت دردناک جسمانی تکلیف پہنچتی ہے اور اندیشہ ہے کہ کوئی حادثہ بلا ہو جاسنے بنابریں التماس ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور (بالقابہ) و دیگر حکام بالادست اس امر پر ضرور توجہ گرامی مبذول فرماکر از بٹالہ تا قادیان پکی سڑک بنوانے کی سعی فرماویں تا دور دراز سے معزز لوگ ضلع گورداسپور کے حسن انتظام کی شہرت و ناموری کا موجب ہوں۔ علے الخصوص وہ لوگ جو گورنمنٹ انگلشیہ کی نہایت خیرخواہ اور سود لتیی تحریک اور جہاد کے سخت مخالف ہیں اور مذہبی عقیدہ کی بنا پر گورنمنٹ ہذا کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا دینی فرض سمجھتے ہیں۔ اون کی آسائش اور عرضداشت پر ضروری توجہ فرماوینگے۔

ماسٹر عبدالرحمٰن جالندھری

ماسٹر صاحب کی درخواست درحقیقت قابل توجہ ہے اُمید ہے کہ مقامی حکام اوس کیطرف کافی توجہ کرینگے آمدورفت یکہ روز بروز بڑھتی جاتی ہے پہلے قادیان میں ایک یکہ بھی نہ ہوتا تھا۔ اب خود قادیان میں چھ سات یکے اور ایک ٹانگہ موجود ہے اور امید ہے کہ اب یکم اپریل سے ڈاک بھی دو دفعہ آیا کرے گی اور دو دفعہ جایا کریگی۔ گویا چار یکے روزانہ تو سرکاری ہی چلا کرینگے۔ ایڈیٹر

ڈائری

القول الطیب

احمدی جماعت کی خاص توجہ کے قابل

۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء کو سیر میں میں نے عرض کیا۔ کہ حضور! لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو بار بار پڑھنے اور اُس کے ذکر کا بھی ثواب ہے یا نہیں۔

فرمایا۔ دل میں خدا سے تعلق ہو تو۔ پھر زیادہ تشریح طلب کرنے پر فرمایا۔

اصل بات یہ ہے کہ میرا مذہب یہ نہیں کہ زبانی جمع خرچ کیا جاوے ان طریقوں میں بہت سی غلطیاں ہیں۔ ان تمام اذکار کی اصل رُوح اس پر عمل کرنا ہے۔ ایک دفعہ صحابہ کرام اللہ بآواز بلند کہہ رہے تھے۔ تو حضرت نے فرمایا۔ تمہارا خدا بہرہ نہیں۔ تو مطلب یہ ہے۔ کہ کلمہ سے مراد ہے توحید کو قائم رکھنا اور اوس کے رسول کی اطاعت اب ثواب اوس میں ہے کہ ہر بات میں اللہ کو مقدم رکھے اور اللہ پر پورا پورا ایمان لائے۔ اوس کی صفات کے خلاف کوئی کلام کوئی کام نہ کرے حتیٰ کہ خیال بھی نہ لائے۔ وہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ اس سے بھی یہی مراد ہے کہ دنیا کے کاموں میں بھی میرے احکام کو نہیں بھلاتے۔ دیکھو اوس وقت ہم ان طریقوں کی طرح ذکر نہیں کر رہے۔ مگر حقیقت میں اسی کی عظمت و جلال کا ذکر ہے۔ پس یہی ذکر ہے۔

ازاں بعد میں نے عرض کیا۔ ایک نوجوان احمدی یہ الہامات سُناتا ہے۔ رؤیا میں خلقت نے مجھے سجدہ کیا بہشت کی سیر کی اور الہام ہوا انا النذیر المبین۔ فرمایا یہ بڑے ابتلاء کا مقام ہے۔ میرا مذہب تو یہ ہے کہ جب تک درخشاں نشان اس کے ساتھ بار بار نہ لگائے جاویں۔ تب تک الہامات کا نام لینا بھی سخت گناہ اور حرام ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ قرآن مجید اور میرے الہامات کے خلاف تو نہیں۔ اگر ہے تو یقیناً خدا کا نہیں بلکہ شیطانی القاء ہے۔ اصل میں ایسے تمام لوگوں کی نسبت میرا تجربہ ہے کہ انجام کار ہلاک ہوتے ہیں۔ اپنے اعمال کی طرف خیال نہیں کرتے۔ یہ نہیں دیکھتے کہ ہمارے تدارک کا اللہ سے کیا تعلق ہے اور اون الہامات میں پڑ جاتے ہیں۔ اون سے عُجب و استکبار پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ پھر کسی کی بات پسند نہیں کرتے اور ہر ایک بات کو اپنے الہام کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں جب مطابق نہیں پاتے۔ تو انکار کرتے ہیں اور ہلاکت کے گڑھے میں گرتے ہیں ان لوگوں کے دلوں میں ایک قسم کا گند ہوتا ہے اور شیطان متسلط ہونے کے لئے ایک عجیب راہ نکال لیتا ہے۔ استغفار پڑھنا چاہیئے اور بالکل ان باتوں سے کلی طور سے مجتنب ورنہ یاد رکھیں کہ یہ بڑے خطرے کا مقام ہے خدا تعالیٰ کسی کے الہام کو نہیں پوچھے گا۔ بیشک یہ الہام انعام الٰہی سے ہے۔ مگر دیکھو ہوا بنفسہٖ تو ایک بڑی طیب اور مفرح ذات چیز ہے۔ مگر ایک روڑی پر گزرے تو کثافت پھیلائیگی۔ یہی حال ہے ایسے لوگوں کا۔ میں سمجھتا ہوں۔ مخلوق نے کیا سجدہ کرنا تھا۔ شیطان اور اس کی ذریت نے سجدہ کیا ہوگا کہ ہم تیرے ساتھ ہیں بیشک گمراہی پھیلا۔

عرض کیا گیا۔ حضور ایسے لوگوں کی نسبت ہم تو اس لئے کچھ نہیں کہتے کہ وہ آپ کی تصدیق کرتے ہیں۔ فرمایا یہ جھوٹ بات ہے۔ اون کے دلوں میں گند پنہاں ہے اون کے جھوٹے الہامات کو شیطانی کہا جاوے۔ تو فوراً ہماری بھی تکذیب کریں آپ نے بہت تاکید ی الفاظ سے پورے جوش میں تقریر فرمائی

(اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات پنجاب)

المفتی

بقیہ صفحہ ۴

سفیدی میں نیت روزہ۔ ۲۳۰ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزہ کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ اب میں کیا کروں حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہوگیا دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اوس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا۔

۲۳۱ **قربانی**۔ ایک شخص کی عرضی پیش ہوئی کہ میں نے تھوڑی سی رقم ایک قربانی میں حصہ کے طور پر ڈالدی تھی مگر ان لوگوں نے مجھے احمدی ہونے کے سبب اوس حصہ سے خارج کر دیا ہے کیا میں وہ رقم قادیان کے مسکین فنڈ میں دیدوں تو میری قربانی ہو جائیگی۔ فرمایا۔ قربانی تو قربانی کرنیسے ہی ہوتی ہے مسکین فنڈ میں پیسے دینے سے نہیں ہو سکتی اگر وہ رقم کافی ہے تو ایک بکرا قربانی کردو۔ اگر کم ہے اور زیادہ کی تم کو توفیق نہیں تو تم پر قربانی کا دینا فرض نہیں ہے۔

غیروں کیساتھ ملکر قربانی۔ ۲۳۲ ایک شخص نے سوال پیش کیا کہ کیا ہم غیر احمدیوں کے ساتھ ملکر یعنی تھوڑے تھوڑے روپے ڈالکر کوئی جانور مثلاً گائے ذبح کریں تو جائز ہے۔ فرمایا۔ ایسی کیا ضرورت پڑگئی ہے کہ تم غیروں کے ساتھ شامل ہوتے ہو اگر تم پر قربانی فرض ہے تو بکرا ذبح کر سکتے ہو۔ اور اگر اتنی بھی توفیق نہیں تو تم پر قربانی فرض ہی نہیں وہ غیر جو تمکو اپنے سے نکالتے ہیں اور کافر قرار دیتے ہیں وہ تو پسند نہیں کرتے کہ تمہارے ساتھ شامل ہوں۔ تو تمہیں کیا ضرورت ہے کہ اون کے ساتھ شامل ہو خدا پر توکل کرو۔

مکان اور تجارتی مال پر زکوۃ۔ ایک شخص کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ مکان خواہ کتنے ہزار روپیہ کا ہو اوس پر زکوۃ نہیں اگر کرایہ پر چلتا ہو تو آمد پر زکوۃ ہے ایسا ہی تجارتی مال پر جو مکان میں رکھا ہے زکوۃ نہیں۔ حضرت عمرؓ ماہ کے بعد حساب کر لیا کرتے تھے اور روپیہ پر زکوۃ لگائی جاتی تھی۔

گوجرانوالہ۔ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء گرو کل گوجرانوالہ کے ناظم نے حضرت کی خدمت میں ایک درخواست بھیجی ہے کہ ماہ مارچ میں ہمارا سالانہ جلسہ ہوگا اور اوس میں شمالی ہندوستان کے ہر مذہب ملت کے لوگوں کو بلایا ہے کہ ایک مذہبی کانفرنس میں شامل ہوں اس پر آپ بھی تشریف لاویں حضرت نے فرمایا کہ اون کو جواب لکھا جاوے کہ چونکہ آپ نے وقت صرف نصف گھنٹہ مقرر کیا ہے جو کہ بہت ہی تھوڑا ہے اسواسطے ہم اس میں شامل نہیں ہو سکتے مذہب ایک اہم امر ہے جبکہ دنیوی ضرورتوں کے لیکچر کئی کئی گھنٹوں میں ختم ہوتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ مذہب کی ایسی بے قدری کی جاوے۔ ہاں اگر آپ ہمارے واسطے وقت تین گھنٹہ کم از کم مقرر کریں تو ہم اپنا ایک مضمون لکھکر اس کے پڑھنے کیواسطے اپنا آدمی بھیج سکتے ہیں۔

ادب رسول۔ ۱۱ فروری ۱۹۰۷ء ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میں ایک عورت سے نکاح کرنا چاہتا تھا مگر خواب میں حضرت رسول کریم صلعم نے مجھے منع کیا ہے اس کی کیا تعبیر ہے فرمایا کہ ممکن ہے کہ اس کی تعبیر خواہ کچھ اور ہی ہو لیکن طریق ادب یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں جو کچھ فرمایا ہے۔ اُسی پر عمل کیا جاوے۔

قبر میں سوال وجواب۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ قبر میں سوال و جواب رُوح سے ہوتا ہے یا جسم میں وہ روح ڈالا جاتا ہے۔ فرمایا۔ اس پر ایمان لانا چاہیئے کہ قبر میں انسان سے سوال و جواب ہوتا ہے۔ لیکن اوسکی تفصیل اور کیفیت کو خدا پر چھوڑنا چاہیئے۔ یہ معاملہ انسان کا خدا کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہتا ہے کرتا ہے پھر قبر کا لفظ بھی وسیع ہے۔ جب انسان مرجاتا ہے تو اوس کی حالت بعد الموت میں جہاں خدا اوسکو رکھتا ہے وہی قبر ہے۔ خواہ دریا میں غرق ہو جاوے

گائے کا فساد

گائے کا فساد بھی بہت پرانا چلا آتا ہے۔ قدیم مصری باشندے بھی گائے کی پرستش کیا کرتے تھے۔ غالباً انہی کی شاگردی مین ہمارے ملک کے ہندون نے بھی گائے کو ماتا بنا کر اس کی پرستش شروع کی۔ سکھون کے راج مین تو گائے کی خاطر مسلمانون پر جو کچھہ مصیبتین وارد ہوا کرتی تھین ان کا زمانہ خدا کے فضل سے گذر چکا ہے۔ لیکن برٹش راج مین بھی بعض ہندو گائے کی وجہ سے ملک مین بدامنی پھیلانے کا ذریعہ تلاش کرتے رہتے ہین اور نادان نہین سمجھتے۔ کہ یہ ایک مذہبی بات ہے۔ کسی شخص کو مناسب نہین۔ کہ اپنے مذہبی عقاید دوسرے سے زبردستی منوائے۔ ہندو لوگ اگر گائے کو پوتر۔ پاک۔ دیوی۔ ماتا۔ اور بیل کو دیوتا اور پتا مانتے ہین۔ تو مسلمانون کو اس سے کچھہ تعرض نہین وہ اس کی پوجا کرین۔ اس کا پیشاب پئین۔ اس کے گوبر کہائین۔ جو جی چاہے سو کرین۔ مسلمان ان کا ہاتھہ نہین پکڑتے۔ ہان تقریر اور تحریر سے سمجہاتے ہین۔ ماننا نہ ماننا ان کا اختیار۔ ایسا ہی مسلمانون کے مذہب مین اس کا ذبح کرنا ضروری ہے اور اس کی وجہ ایک یہ بھی ہے۔ کہ مذہب اسلام تمام غیر معبودون کی پرستش کو دنیا سے مٹا کر توحید کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ سو جب مسلمان اپنی زرخرید چیز کو اپنے مذہب کے مطابق اور حکومت وقت کے قانون کی اجازت سے استعمال کرتے ہین۔ تو ہندون کا آمادہ بہ شر ہونا بہت نامناسب امر ہے۔ ہمنے مانا کہ ہندون کے نزدیک گائے کا ذبح کرنا سخت گناہ ہے اور گو اس کے مرجانے پر وہ اسے چوہڑے چمارون کے ہی سپرد کرتے ہین اور اس کی کہال کے چمڑے سے جوتیان بنوا کر پہنتے ہین۔ تاہم ہم مان لیتے ہین کہ وہ ان کی ماتا ہے اور اس کا ذبح کرنا ان کے نزدیک بڑا پاپ ہے۔ لیکن یہ پاپ تو وہ لوگ کرتے ہین جن کو پہلے ہی سے ملیچھ اور پاپی قرار دیتے ہین۔ خواہ وہ فرنگی انگریز ہون۔ خواہ ہندوستان کے مسلمان ہون۔ پس ایک شخص جو بہر حال ان کے نزدیک مکتی یافتہ نہین اگر اس کے پاپون مین ایک پاپ اور بھی بڑھ گیا۔ تو اس سے ہندون کا کیا نقصان ہے تعجب ہے کہ ایسے فسادون کے بڑہانے مین بت پرست ہندون سے بھی زیادہ وہ لوگ حصہ لیتے ہین۔ جو اپنے آپ کو بت پرستی کے دشمن اور آریہ کہتے ہین۔ یہہ تو ظاہر ہے کہ نئی آریہ پود ایک پولیٹیکل کمیٹی ہے۔ جس کو مذہبی پاکیزگی سے کچھ تعلق نہین چنانچہ امرت سر کے سنہری مندر سے جب بتون کو نکالا گیا۔ تو ان کے پوجاریون سے بڑھ کر خود آریون نے بتون کی تائید کی

لیکن ان کو مناسب نہین کہ ملک کے اندر پولیٹیکل حقوق حاصل کرنے کیواسطے ایسے طریق اختیار کرین جو سراسر بدامنی کے پھیلانے کا موجب ہون اور حکام وقت کو بھی تکلیف مین ڈالین۔ آریون اور ہندون کو چاہیئے۔ کہ اگر وہ گورنمنٹ کے سامنے اپنی بہادری کا زور ظاہر کرنا چاہتے ہین۔ تو اس کے واسطے اور وسائل اختیار کرین۔ خواہ مخواہ مسلمانون کے مذہبی معاملات مین دخل نہ دین۔ دہلی مین گائے کا گوشت عام طور پر کھلے بازارون مین فروخت ہوتا ہے اور ہندو صاحبان نے کبھی اس پر کوئی اعتراض نہین کیا بلکہ ان بازارون مین بخوشی چلتے پہرتے اور اپنا کام کاج کرتے ہین۔ یہہ فقط ایک عادت کی بات ہے اور یہی سبب ہے کہ دہلی مین گائے کشی کے سبب سے کبھی فساد نہین ہوتا۔ اگر گورنمنٹ اس تجربہ سے فائدہ اٹھاکر اور پنجاب ہندوستان کے دوسرے شہرون مین بھی گائے کے گوشت کی فروخت کے واسطے ایسا ہی عام انتظام کردے۔ تو امید کی جاسکتی ہے کہ گائے کا فساد ہمیشہ کیواسطے ہندوستان سے اٹھ جاوے اور گورنمنٹ کو اس پہلو سے کوئی خطرہ باقی نہ رہے کہ ممکن ہے۔ کہ بعض شر پسند لوگ ابتدا مین کچھہ چون وچرا کرین مگر جلدی وہ سمجھہ جاوین گے کہ اس سے کچھہ فائدہ نہین۔

ماسٹر آتمارام جی کا لیکچر حافظ آباد مین

۲۴ر جنوری ۱۹۰۶ء کو بوقت شام

ماسٹر آتمارام جی نے حافظ آباد مین لیکچر دیا اور ویدک دہرم کو عالمگیر ثابت کرنے کے لئے عجیب چالین چلین معلوم نہین۔ آریہ مہاشئون کو یہہ کیسی دھت پڑ گئی ہے کہ خواہ مخواہ تمام دینی اور دنیوی امور کمالات کا منبع وید کو ثابت کرنے کے درپے ہوگئے ہین حالانکہ ہر ایک ذی عقل اس بات کو جانتا ہے کہ وید توحید کے نام سے ہی نفور اور اگنی اندر وایو۔ وغیرہ عناصر کی ستائش سے بھرپور ہے اور ویدون کی نسبت محققین فرنگ کی جو رائے مہاتما منشی رام جی نے اخبار ست دہرم پرچارک مین درج کی ہے۔ کہ وید ہند کے قدیم جاہل گڈریون کے گیت ہین بالکل ٹھیک ہے۔ ویدون سے توحید ڈھونڈنا چڑیا سے دودھ ڈھونڈنا ہے ویدنے جو فیضان آج تک پہونچایا ہے وہ تو یہی ہے کہ ایک عالم کو ۳۳ کروڑ دیوتاؤن کا پرستار بنا دیا ہے جتنے جل پرست۔ سورج پرست۔ آتش پرست۔ وام مارگ ناستک۔ ویدانتی۔ شیو لنگ پرست ہین وہ سب وید کے منترون کی برکت سے قائم ہوئے ہین اور ویدون ہی کی سہاتیا سے ان کی زندگی ہے۔ ایسی گمراہ کنندہ کتاب سے روحانی وجسمانی کمالات تلاش کرنا بید سے ثمر ڈہونڈنا ہے۔ ہندو جہالت کے تو عمیق گڑہے مین پڑے تہے کہ آفتاب اسلام ضیا افگن ہوا۔ مسلمانون کی عملداری مین تعلیم پاکر بعض تو شعار اسلام اختیار کر بیٹھے باقی جو اپنی گندی زندگی کو چہوڑنا نہین چاہتے تہے انہون نے منصوبہ بازی سے وید کو توحید کا مخزن اور جامع جمیع کمالات ثابت کرنے کی کوشش شروع کی۔ تا لوگ تعلیم یافتہ ہوکر اس پیر لاالعقل (وید) سے روگردان نہ ہوجائین لیکن جب اصلیت ہی ندارد ہو۔ تو زبانی گپ شپ سے کیا بن سکتا ہے۔ باوجود اتنی جد وجہد کے کوئی آریہ ویدون کا جاننے والا اور اس کے مطلب کو سمجھنے والا نظر نہین آتا۔ سوامی جی خود ویدون کا ترجمہ مکمل نہ کرسکے۔ باوجودیکہ استعارے اور تشبیہون کے پل باندھ دئے۔ لیکن جھوٹ کا پل کیونکر بندھ سکتا ہے ویدون سے بت پرستی کا قشقہ ٹلنے کے لئے بہت سے طرح ہاتھ پاؤن مارے لیکن یہہ پختہ داغ مٹ نہ سکا۔ اس لئے جب ویدون کے لفظی ترجمہ کا ذکر چہڑتا ہے تو آریون کی جان جاتی ہے۔ خیر ماسٹر جی کے لیکچر کی دہوم دہام مجہے کشان کشان لیگئی مین سمجہتا تہا کہ شاید ماسٹر جی ویدکی کوئی خوبی بیان کرین گے لیکن خود غلط بود آنچہ ماپنداشتیم۔ ماسٹر جی نے اپنی عادت کے بموجب وہی پدرم سلطان بود کی کہانی شروع کردی اور اثنائے لیکچر مین اسلام پر مندرجہ ذیل وار کئے۔

(۱) سورۂ فاتحہ وید کا ترجمہ ہے۔ (۲) نماز نمسکار سے بنا ہے (۳) الم اوم سے بنا ہے (۴) آریہ عرب مین جاتے تہے اور وہان ویدون کی اشاعت کرتے تہے۔ اب ان چارون باتون کا جواب عرض ہے۔

جب تمام دنیا پر واضح ہوچکا ہے کہ ویدون مین ۳۳ کروڑ دیوتاؤن کی پرستش کے سوا اور کچھہ نہین اور جو بددعائین ویدون مین درج ہین وہ بھی چرواہون کی مانگی ہوئی ہین جنھون نے گیت گا گا کر وید بنا ڈالے۔ اور وہ بھی اندر کو سوم رس کی رشوت دے کر۔ تو پھر سورہ فاتحہ ایسی جامع کمالات دعا کا مفہوم ویدون سے تلاش کرنا بادیہ پیمائی ہرزہ درائی سے زیادہ کیا وقعت رکھتا ہے اور سورہ فاتحہ کے تو ایک معنی تمہارے مسلمات کے خلاف ہین۔ پھر کیا اس پر اعتراض کرنیوالے پاجی ہی تھے۔ ماسٹر جی نے جو وید منتر پیش کیا ہے وہ سراسر اگنی کی تعریف سے لبریز ہے۔ افسوس اس کے کہتے سے

ماسٹر جی کو شرم نہ آئی۔

(۲) (نماز نمس نمسکار سے بنا ہے) بھلے مانس کو اتنی بھی خبر نہین کہ نماز اسلامی اصطلاح نہین ہے۔ مسلمانون کی مقدس مذہبی زبان عربی ہے اور اسلامی اصطلاح مین عبادت کے لئے لفظ صلوٰۃ معتبر ہے نہ کہ نماز۔ تو اس واقفیت پر لیڈری کا دعوے حیرت کا مقام ہے۔

(۳) (الم - اوم سے بنا ہے) عجب تیری قدرت عجب تیرے کھیل - چھچھوندر کے سر پر چنبیلی کا تیل۔ اوم کی نسبت تمہاری کتب مقدسہ تو یہ فرماتی ہین کہ یہ گانے کے لئے مغنی کی ابتدائی سُر ہے اور بعض کہتے ہین کہ اس سے تین دیوتا مراد ہین جن کی تمام ہندو پرستش کرتے ہین اور الم تو انا اللہ اعلم کا مخفف ہے۔ پس چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اور مسلمان تو الف لام میم کرکے بولتے ہین نہ کہ الم۔ نیز قرآن مجید مین تو اس کے سوا اور بھی بہت سے مقطعات ہین۔ جیسے کھیٰعص - حمعسق - المرا وغیرہ - پھر اندرین صورت اگر سرقہ کا اشتباہ ہو سکتا ہے تو آریون پر۔ جو کہ قلیل البضاعت ہین سب سے بھلے مانس کوئی قاعدہ تو بتایا ہوتا۔ جس سے سنسکرت الفاظ عربی کا جامہ پہن سکتے ہون۔ بزری بکواس سے کیا حاصل اور سنسکرت تو ژندی سے بنی ہے اور وید وساتیر سے چرائے ہوئے ہین اور اس کا ثبوت بھی ظاہر ہے کیونکہ ہند کے آریہ بہلاتے ژندی بزرگون کی نسل سے ہین۔ جو پہلے وسط ایشیا مین رہتے تھے۔ بعد مین کچھ تو ہند مین چلے آئے کچھ یوروپ کو چلے گئے۔ کچھ نزدیک ہی ایران مین مسکن گزین ہوئے۔ یہ ایسی بدیہی بات ہے کہ تمام محققین اس پر متفق ہین اور جو پوتے وید ادب کی قدامت کا ڈھکونسلا آپنے تراشا ہے۔ اگر بفرض محال اسے مان بھی لین تو بھی ژندیون کی قدامت کے سامنے ہیچ ہے اور ان کی قدامت ان کی مذہبی کتابون سے ثابت ہے۔ لیکن آریون کے پاس اپنی گپ کی کوئی دلیل نہین۔

(۴) یہ دعویٰ کہ قدیم ہندو غیر ملکون مین جاکر تبلیغ دیا کرتے تھے۔ ایسا لغو ہے کہ اس پر بے اختیار ہنسی آتی ہے بھلا جن کی مذہبی کتابون مین یہان تک لکھا ہو کہ کوہ ہمالہ سے آگے دنیا ہی نہ دارد ہے اور سمندر مین جہاز پر چڑھنے والا پاپی ہوتا ہے۔ ان کا غیر ملکون مین جانا معلوم۔ اور ویدون کو تو اپنے گھر مین بھی شائع ہونا نصیب نہین ہوا بلکہ برہمن اس طرح چھپاتے تھے جس طرح مداری اپنے چٹون بٹون کو۔ اپنے سوا کسی اور کو وید پڑھنے نہین دیتے تھے ان کی کتابون مین یہان تک لکھا ہے کہ کوئی اگر کوئی شودر وید پڑھے تو اس کی زبان کاٹ ڈالنی چاہیئے اور اگر سُنے تو اس کے کانون مین سیسہ پگھلوا کر ڈالدینا چاہیئے بھلا جہان اپنے گھر مین ایسا بخل ہو وہان غیرون سے نفرت کا کیا حال ہوگا اور کیا وہ احمق تھے۔ کہ وید مسلمانون کو دکھا کر جگ ہنسائی کراتے۔ ہان ایک بات آپ سے بھی رہ گئی ہے آپ کہنا تھا کہ سورۃ بقر تمام ویدون سے لی گئی ہے۔ کیونکہ ویدون سے گاؤ کشی ثابت ہے۔ قدیم ہندو گائے کی قربانی کرتے اور اس کا گوشت ہون مین ڈالتے تھے۔ بلکہ مردہ کے ساتھ گائے کا گوشت دفن کرتے تھے اور اسے اس کی نجات کا باعث سمجھتے تھے۔ اس سے تو سوامی جی نے بھی گائے کی قربانی جایز ٹھہرائی تھی لیکن جب ہندو ناراض ہوئے تو اس سے منکر ہو گئے۔ تاہم نیل گائے کا مارنا اب تک ان کی کتابون سے ثابت ہے۔ اُمید ہے کہ ماسٹر صاحب اپنے آیندہ لیکچرون مین اس بات پر بھی روشنی ڈالین گے اور یون سارے قرآن کو روانی طبع سے اپنا بنالین گے۔

خاکسار اللہ دتا احمدی از حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

سعد اللہ لدھیانوی نمبر ا

عجب شان کبریائی یا دائی ہو جبکہ مخالفون کی کل تحریرات کو ترتیب دیکر ایک ہی مقصد کے مختلف مضامین کو یکجائی طور پر دیکھا جاتا ہے۔ میری نظر کے سامنے اس وقت اس قسم اس کی بہت سی نظیرین ہین کہ ہمارے متعلق ایک ہی مضمون پر مختلف مخالفون نے قلم اُٹھایا ہے۔ لیکن ان کی طرز استدلال مین زمین آسمان کا فرق ہے سب سے زیادہ حیرت انگیز یہ بات ہے کہ اپنے استدلال کے غلط ثابت ہونے پر ان مین سے کوئی بھی ایسا سعید نہین دیکھا جس نے فائدہ اُٹھایا ہو نمونہ کے طور پر ایک آیت قطع وتین ہے۔ اگر اس کی بابت مخالفون کی مختلف تحریرات کو جمع کرکے مقابلہ کیا جاوے۔ تو عجیب اختلاف نظر آتا ہے۔

ایک گروہ وہ ہے جو اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس کا مفہوم کسی زمانہ کے لئے صادق تھا اب نہین رہا۔ چنانچہ اسی گروہ کے کسی مُلّان نے ایک رسالہ قطع وتین لکھکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ آیت صرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطے صادق تھی۔ اب نعوذ باللہ منسوخ ہے۔ اسی گروہ مین سے دہلی کا ایک مُنہ زور ایڈیٹر اخبار بھی ہے۔ جس نے حضرت صاحب کی مخالفت مین اسی آیت سے اپنی صداقت کا استدلال کرنے کی مخالفت مین یہان تک لکھدیا کہ یہ استدلال ہی درست نہیں۔ میں نے اس شخص کے لغویات کا جواب اسے مناسب موقع پر خاطر خواہ دیدیا ہے اس وجہ سے اس جگہ اعادہ کرنے کی ضرورت نہین ہے اس گروہ کے مقابلہ میں ایک دوسرا گروہ بھی ہے جس نے حضرت صاحب کی صداقت کی آزمائش کے لئے اس آیت کو ہی پیش کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ ان مین سے کسی نے بھی اپنی اس استدلال کے باوجود کچھ فائدہ حاصل نہین کیا۔ ان مین سے پہلا شخص مولوی محمد جعفر تھانیسری متوفی مولف تائید آسمانی تھا اور دوسرا سعد اللہ لدھیانوی۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی مولوی اس قسم کے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ لیکن اس وقت ہمیں صرف سعد اللہ کی نسبت بحث کرنی ہے۔ جس کی موت کی بابت بدر مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء مین احباب حالات پڑھ چکے ہیں اور جو اس بارہ مین قطع وتین حضرت صاحب کی صداقت کے لئے خود اپنی تصانیف میں پیش کر چکا ہے۔ چنانچہ شہاب ثاقب بر مسیح کاذب" مطبوعہ مطبع نراکاری لدھیانہ کے صفحہ ۲۴ پر وہ لکھتا ہے۔

اخذیمین وقطع وتین است بہر تو - بیر ونقی سلسلہائے مزدوری - اکنون باصلاح شما منش ابتلا است - اخسر شوی بحشر و باین دار خاسری - اور پھر اس پر حاشیہ اس طرح سے نثر میں چڑھایا ہے" مرزا کے حق میں ہے۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل الآیۃ۔ اور اس بیرونقی کی شکایت پردہ مین ہو بھی رہی ہے چنانچہ بعض مُرید کہتے ہیں یہ زمانہ ابتلا ہے بزرگون پر آیا ہی کرتا ہے" پھر ایک اور شعر لکھتا ہے"

"تو جہان جائیگا ذلت پائیگا اور ہوگا ابھی ہے انکار کیا"

غرض اس آیت سے استدلال کرنے میں اس شخص کا مسلک دوسرون سے علیحدہ تھا۔ لیکن عبرتناک امر یہ ہے کہ ضد وعناد نے اس کو ذرا موقع نہ دیا۔ کہ سوچتا اور سمجھتا۔ قبولیت و کامیابی کے ہزار ہا نشانات اُس نے دیکھے اور کچھ فائدہ نہ اُٹھایا۔

اب نہائیت ہی غور طلب یہ بات ہے کہ اس کی آرزو کیا تھی۔ جو وہ حسرت کے ساتھ اپنے دل مین لے گیا اور ولی اللہ کے مقابلہ کرنے کی وجہ سے نامراد مرا۔ چنانچہ اسے مذکورہ بالا رسالہ میں" مناجات بقاضی الحاجات"، کی سرخی سے مفصلہ ذیل اشعار لکھے ہیں۔

جگر گوشہا دادی اے بے نیاز - شدے چند از انہا گرفتی تو باز

دل من بہ نعم البدل شاد کن - بلطف از غم و غصہ آزاد کن

ز ازواج و اولاد من آے ذوالمنن - بود ہر یکے قرۃ العین من

بفضائت بود حزب اہل تقی ۔ من نبدہ آن حزب را پیشوا
براہ تو از صدق پویاں روند ۔ ہمہ باقیٔ صالح من شوند
جگر پارہائے کہ رفتند پیش ۔ ز ہجورئے شان دلم ریش ریش الخ

اِن مذکورہ بالا الفاظ پر کچھ زیادہ لکھنے کی چنداں ضرورت نہین ہے۔ اوس کی آرزو اور دلی جذبات کا اون سے پورا ہونا اندازہ ہوسکتا ہے۔ یہ تحریر ۱۳۰۸ھ کی ہے اِس سے خیال کیا جاسکتا ہے کہ جس غم و اندوہ کا نقشہ اس نے اِن مناجات مین کھینچا ہے اِس کے بعد سولہ برس کی دراز مدت تک کس قدر مناجاتین کی ہون گی ۔ لیکن محض اس وجہ سے کہ خدا کے برگزیدہ رسول کی مخالفت اور عناد مین بھی اُس نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا ۔ سخت سے سخت اور ناپاک سے ناپاک الفاظ جو کوئی شخص استعمال کرسکتا ہے وہ اس ناخداترس نے حضرت علیہ السلام کی شان والا مین استعمال کئے ۔ ’’نظم حقانی مسمی بہ اسرار کادیانی‘‘ میں ’’اخنس تباہ کار اور خانہ خراب‘‘ جیسے الفاظ بھی استعمال کئے ۔ جس کا نتیجہ یہہ ہُوا کہ وہ خود تباہ کار اور خانہ خراب ثابت ہوا اور اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَر کا فتوے اُس کے حق میں آلہی عدالت سے صادر ہوا ۔ جس سے باوجود مناجاتوں کے بھی وہ بچ نہ سکا اور اپنی تمام آرزون کو نامرادی کے ساتھ دل ہی میں لیگیا ۔ میرا ارادہ ہے کہ اوس کی تمام تحریرات پر اسی طرح سے ریویو کرکے دکھلا دوں ۔ کیا عجب ہے کوئی نیک باطن اس سے عبرت حاصل کرے اگر مجھے موقعہ ملا ۔ تو اس کے پورا کرنے کی انشاء اللہ تعالےٰ کوشش کرونگا ۔

عبد العزیز احمدی ۔ دہلوی ۔ از گوجرانوالہ

وصیت نمبر ۱۰۸

بخدمت جناب سیکرٹری صاحب کارپرداز مصالح قبرستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔

(۱) مین مسمی عبد العزیز ولد نبی بخش قوم ککے زئی سکنہ ایمن آباد تحصیل و ضلع گوجرانوالہ ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۸ رجون ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اُن کا مُرید اور پیرو ہون ۔ مین اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے ۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں اون ہدایات کا جو اوس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد اور شرائط کا بھی پابند رہون گا ۔ جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہون گے مین اون تمام کا ایسا ہی میرے ورثا میرے مرنے کے بعد اون تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے ۔

(۴) اِس وقت سوائے تنخواہ سرکاری کے جو فی الحال مجھے مبلغ معہ/ ۱۲ روپیہ ماہوار ملتے ہین ۔ اور جایداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے قبضہ مین نہین ہے اِس واسطے میں موجودگی آمدنی کا دسواں حصہ ۱/۱۰ مبلغ عہ/ ۱۲ روپیہ ماہ بماہ دیتا رہون گا

(۵) میں اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد اگر مین کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسواں ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے ۔ اور انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اِس جائیداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے ۔ مین ایسی جائیداد کی انجمن مذکور کو اطلاع وقتاً فوقتاً دیتا رہون گا ۔

(۶) مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون ۔ تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین پہونچائی جاوے ۔ اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے ۔

(۷) میری یہہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہون اِن اخراجات کی متکفل میری یہہ وصیت کردہ جائیداد جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم یا پنجم مین کیا ہے ۔ ہرگز نہین ان اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کردونگا ۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا ۔ اور اگر اِن اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی ۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین یہہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہوگی اِن اخراجات کی متکفل ہوگی ۔ اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے ۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور ضروری جائز ضرورت شرعی سمجھین گے ۔

(۸) یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے باعث جن کا مجھے اس وقت علم نہین ۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے ۔ تو اس صورت مین بھی میری یہہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر نقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی ۔ لیکن یہہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کیجاوے بلکہ امانت کے طور کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے ۔

یہہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہوگا ۔ بلکہ مجلس کو ہوگا ۔

الراقم

موصی عبد العزیز ایمن آبادی حال مقیم قادیان ضلع گورداسپور ۔
مورخہ ۸ رجون ۱۹۰۶ء

گواہ شد

محمد سرور شاہ مدرس عربی مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
۱۲ رجون ۱۹۰۶ء

گواہ شد

ضیاء اللہ مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان
۱۲ رجون ۱۹۰۶ء

وصیت ۱۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ محمد علی ولد حافظ فتح الدین قوم ارائین ساکن قادیان ضلع گورداسپور ایڈیٹر و مینیجر ریویو آف ریلیجنز و سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان دارالامان
۱۔ مین بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی رضامندی اور خوشی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس پر عمل ہو۔

۲۔ مین نے رسالہ الوصیت کو جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع کیا ہے اور ضمیمہ رسالہ مذکور جو حضرت صاحب ممدوح نے ۶ جنوری ۱۹۰۶ء کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین شائع کیا ہے۔ تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین اللہ تعالیٰ پر اور اس کے برگزیدہ رسول حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اللہ تعالیٰ کی پاک کلام اور مقدس وحی قرآن پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ایسا ہی صدق دل سے یہہ ایمان رکھتا ہون کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدون کے مطابق اس زمانہ مین جو آخری زمانہ ہے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور اون کے تمام دعاوی سچے اور منجانب اللہ ہین۔ اور مین خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ مین نے بچشم خود بہت سے ایسے نشانات حضرت مسیح موعود کے مشاہدہ کئے ہین۔ جو انسانی طاقت سے بہت بالاتر اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور اسلام کی صداقت پر دلائل قاطع ہین رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین۔ مین یہہ بھی اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ مین اون تمام ہدایات اور وصایا کا پابند رہون گا۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے رسالہ الوصیت یا اس کے ضمیمہ مین شائع ہو چکے ہین یا آیندہ شائع ہون گے یا آیندہ اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے شائع ہون گے یا شائع ہو چکے ہین نیز معاملہ وصیت ہذا مین میرے تمام ورثا بھی ان قواعد و ہدایات مذکورہ بالا کے پابند رہینگے۔

آج کی تاریخ جو ۶ رجون ۱۹۰۶ء ہے۔ مین یہہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد میری منقولہ یا غیر منقولہ ہو۔ جس کو صدر انجمن احمدیہ یا کوئی کمیٹی انجمن مذکور کے میرا متروکہ قرار دے۔ ایسے دو حصون پر تقسیم کیا جاوے یعنی ایک وہ جائیداد جو مین نے اس آمدنی سے پیدا کی ہے یا کرون۔ جو صدر انجمن احمدیہ یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی مفوضہ کام کے عوض مین مجھے بطور حق الخدمت اس سلسلہ یا انجمن مذکور یا اوس کی کسی شاخ یا کمیٹی کی طرف سے حاصل ہوئی ہے۔ پس ایسی کل جائیداد کو میری ذاتی جائیداد تصور نکیا جائے بلکہ اسے سلسلہ احمدیہ یا صدر انجمن احمدیہ کی جائیداد ہی سمجھا جائے اسمین میرے کسی وارث کا کوئی حق نہوگا۔ ہان اگر میری دوسری قسم کی جائیداد سے جس کا ذکر مین آگے کرتا ہون میرا کوئی قرضہ ادا نہو سکے۔ یا تجہیز یا تکفین کے اخراجات ادا نہ ہو سکین یا میری دوسری قسم کی کوئی جائیداد مطلق ثابت نہو تو ایسا قرضہ اور اخراجات مذکورہ بالا میری اس جائیداد قسم اول سے ہی ادا کئے جاوین۔ دوسری قسم جائیداد کی وہ ہوگی۔ جو مجھے کسی اور طرح سے حاصل ہو۔ یا مین نے کسی اور طرح سے پیدا کی ہو۔ اس جائیداد مین اول اگر کوئی قرضہ میرے ذمہ ثابت ہو تو وہ ادا کیا جاوے۔ اور ایسا ہی میری تجہیز و تکفین کے اخراجات ادا کئے جاوین۔ اس کے بعد جو کچھہ رہے اس مین سے ایک تہائی انجمن صدر احمدیہ کو دیجاوے۔ اور دو تہائی حسب حصص شرعی میرے ورثا مین تقسیم کی جاوے۔ اس کل جائیداد کے متعلق جو اول یا قسم ثانی سے صدر انجمن احمدیہ کو میری متروکہ مین سے حسب وصیت ہذا ملے انجمن مذکور کو کامل اختیار ہوگا کہ جسطرح چاہے اس کو تصرف مین لاوے نیز اس وصیت کے مطابق عمل کرنے کے لئے بھی مین صدر انجمن احمدیہ کو ہی اختیار دیتا ہون یعنی انجمن مذکور ہی اس امر کا فیصلہ کریگی کہ کونسی جائیداد میری کس قسم کی ہے۔ اور اس مین اس کی رائے قطعی ہوگی۔ نہ میرے کسی وارث کی۔ اور ایسا ہی تقسیم حصص بھی انجمن ہی کریگی۔ ہان انجمن ہذا کو اختیار ہوگا کہ اپنی طرف سے ان امور کے تصفیہ کیلئے ایک یا زیادہ اشخاص کو یا کسی کمیٹی کو مقرر کردے اور ایسا ہی میری تجہیز اور تکفین کا انتظام بھی صدر انجمن احمدیہ ہی کریگی اور جہان چاہے دفن کرے اس کا اثر وصیت ہذا کے کسی حصہ پر نہ ہوگا۔ فقط مورخہ ۶ رجون ۱۹۰۶ء

گواہ شد۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔ العبد محمد علی بقلم خود
گواہ شد۔ خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم بقلم خود ۶ رجون ۱۹۰۶ء

وصیت ۱۰۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

منکہ شیخ رحمت اللہ ولد شیخ عبدالکریم صاحب قوم شیخ قانونگوئی ساکن گجرات حال لاہور۔ شملہ کا ہون۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۔ اپریل ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون تاکہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح الزمان مہدی دوران کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور مُرید اور پیرو ہون۔ مین رسالہ الوصیتہ جو حضرت مرزا صاحب ممدوح کی جانب سے ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے پڑھ لیا ہے۔ مین اون تمام ہدایات وضوابط اور قواعد کا پابند رہون گا جو رسالہ الوصیتہ کے بعد حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف سے یا اونکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہین یا آیندہ شائع ہون گے مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایا وضوابط وقواعد وشرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے۔ میری جائیداد انگلش ویرہوس اپیال لاہور وشملہ مین ہے اور اراضی جو اپیال وہال روڈ لاہور پر شیخ محبوب علی مالک ہالی ہوس سے مشترک ہے اور جس کا مین بلا شراکت غیری واحد مالک ہون نیز وے خود پیدا کردہ ہے۔ مین آج کی تاریخ اس جائیداد کے ثلث حصہ کے متعلق یہہ وصیت کرتا ہون کہ میری جائیداد مذکورۃ الصدر جو اس وقت ڈیڑھ لاکھہ روپیہ کی قیمت کی ہے میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیجاوے انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے۔ یا وہ اوس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے اور وصیت کردہ جائیداد سے فائدہ اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ میری وصیت کردہ جائیداد کی اگر قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔ مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ سے تا انتقال مین کوئی اور جائیداد پیدا کرون۔ تو ایسی ہر جائیداد پیدا کردہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے۔

مین وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین انتقال نہ کرون تو بپابندی قواعد انجمن احمدیہ قادیان میری نعش دارالامان مین پہنچا کر مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

العبد - رحمت اللہ بقلم خود

گواہ شد - نور الدین قادیان ضلع گورداسپور
گواہ شد - محمد علی قادیان ضلع گورداسپور

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

تمام احمدی بھائیون کی خاص توجہ کے قابل - یہہ موقعہ پھر شاید ہی ملے

نام کتاب مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہہ وہ لاجواب کتاب ہے جس سے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجۃ کردی اس کے دلایل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید - چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین وہ اب پوری ہورہی ہین - اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے - نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے یہہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس ۲۵ سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے افسوس ہے اگر ہر احمدی بھائی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو - صرف آپ کیخاطر قیمت مین تخفیف ہے۔	خریداران بدر سے للعہ غیر خریداران سے ۳ر مجلد کی ۱۲ر زیادہ
درثمین " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مندرج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمین ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکین گی - اس کے دوسو صفحے ہین - یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہین ہے اب موقعہ ہے -	بے جلد — مجلد —
لغات القرآن ہر دو حصہ	ایک کالم مین عربی اور ایک کالم مین اردو - تصنیف سید عبدالحی عرب کی - پسندیدہ حضرت اقدس	۸ر
باوا نانک کا مسلمان ہونا	یہہ دونو کتابین نئی اور قابل دید ہین - اور مخالفین پر حجت - ضرور منگا لیئے	ر
عیسائی مذہب اور اس کی حقیقت		ر
الاستخلاف - مصنفہ اکمل آف گولیکے	مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی طرز پر قرآنی آیات سے شیعہ کے تمام اعتراضات کا جوابدیا ہے نہایت مدلل	۳ر
نور الدین - از علامہ دوران حکیم الامۃ مولوی نور الدین صاحب	دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۸ر
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب - مصنفہ حضرت اقدس	حضور کا لاہور والا لیکچر - جس مین دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ مین ہے ضرور خریدیئے	۲ر
الوصیت " " "	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین کی ہین ہر احمدی بھائی پہ لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو۔	۲ر
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید کتاب ہے۔	۸ر

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو ان سے فائدہ پہونچے - نور الدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم - ؁۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین - شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے - اسواسطے مین بخوشی ان کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوین گے وہ خوش ہون گے - معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا - خط وکتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر ؁۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان - صالح - خوش رو اور خوشخو عالم احمدی ہین آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین اور آپ کی دنیاوی حیثیت بھی اچھی رئیسانہ ہے - قوم وینس ہے اور قریشیون سے آپ کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہش مند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط وکتابت فرماوین - پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہین اس سے پہلے کوئی بیوی نہین - بڑا ہی مبارک ہوگا - وہ خاندان جو اس سلسلۂ اخوۃ مین پیشقدمی کریگا انشاء اللہ

نیازمند اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روزیہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار ہی ہے - دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین - مینجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہوچکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت یعنی مبلغ صرف نسخہ پر فروخت ہوگی در قیمت جلد ۲ سے الگ لیکن خریداران بدر کو ایک روپیہ کی رعایت ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

مابعد للعمر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

گورنمنٹ عنہ

۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ فروری سنہ ۶

جلد (۶) — نمبر (۸)

بروز جمعرات

گویم بانو گرائی چہاد رقادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت، عسر اور یسر، نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزۃ اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری از ان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

اوقات نماز

نمازون کے اوقات مختلف شہرون مین مختلف ہوجاتے ہین اس واسطے ان کا اخبار مین درج کرنا مفید ثابت نہین ہوا۔ ان نمازون کے اوقات نکالنے کیواسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے ہر جگہ کے مسلمانونکو چاہیئے کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کرکے اس کے مطابق دریافت کرین اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہین کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر مین دہوپ گھڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہوسکتا ہے۔

نماز ظہر کا اول وقت ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے نماز عصر۔ دہوپ گھڑی مین ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اُس پر خود اس کی لمبائی کے برابر بڑھ جاوے۔ تو وقت ابتدائے عصر ہے دہوپ کے بالکل زرد ہونے تک۔ یہ بھی یاد رہے کہ گھڑیاں ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہین اور وہ وقت مقامی نہین ہوتا نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد۔ نماز عشا

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین او طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔

کاتبہ عاجز محمد حسین احمدی

جلد (۶) مورخہ ۷ محرم سنہ ۱۳۲۵ھ ۲۱ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۷ء نمبر (۸)

شعر و سخن

گناہ گارون کے دردِ دل کی بس ایک قرآن ہی دوا ہے
یہی ہے خضر رہِ طریقت یہی ہے ساغر جو حق نما ہے
ہر اک مخالف کے زور و طاقت کو توڑنے کا یہی ہے حربہ
یہی ہے تلوار جس سے ہر ایک دشمنِ دین کا نپتا ہے
تمام دنیا مین تھا اندھیرا کیا تھا ظلمت نے یان بسیرا
ہوا ہے جس سے جہان روشن وہ معرفت کا یہی دیا ہے
نگاہ جن کی زمین پر تھی نہ آسمان کی جنہین خبر تھی
خدا سے اون کو بھی جا ملایا دکھائی ایسی رہ ہدا ہے
بھٹکتے پھرتے ہین راہ ۔ یہ ہے جو انہین پھیرے پار سے ملاتا
جو ان کو گر یہ خضر رہ ہے تو پھر گویا سیدلے عصا ہے
مصیبتون سے نکالتا ہے ۔ بلاؤن کو سر سے ٹالتا ہے
گلے کا تعویذ اسے بناؤ یہین یہی حکم مصطفےٰ ہے
یہ علم روحانی کا ہے دریا لگائے اس مین جو ایک غوطہ
تو اوس کی نظرون مین ساری دنیا فریب ہے جھوٹ ہے دغا ہے
مگر مسلمانون پہ ہے حیرت جنہون نے پائی ہے ایسی نعمت
دلون پہ چھائی ہے پھر بھی غفلت نہ یاد عقبیٰ ہے نے خدا ہے
نہین ہے کچھہ دین سے کام اون کا یونہی مسلمان ہے نام انکا
ہے سخت گندہ کلام ان کا ہر ایک کام ان کا فتنہ زا ہے
زمین سے جھگڑا افلاک سے قضیہ یہان ہے شور اور وہان شرابا
نہین ہے ایک دم بھی چین آتا خبر نہین انکو کیا ہوا ہے
یون چلتے ہین یہ اکڑ اکڑ کر کہ گویا ان کے ہین بحر اور بر
پڑے ہین ایسے سمجھہ پہ پتھر کہ شرم ہے کچھہ نہ کچھہ حیا ہے
لڑین گے آپس مین بھائی باہم نہ ہوگا کوئی کسی کا ہمدم
مرا پیارا رسول اکرم یہ بات پہلے سے کہہ گیا ہے
نہ دل مین خوف خدا رہیگا ۔ نہ دین کا کوئی نام لیگا
فلک پہ ایمان جا چڑھیگا یہی ازل سے لکھا ہوا ہے
مگر خدائے رحیم و رحمان ۔ جو اپنے بندون کا ہے نگہبان
جو ہے شہ جن اور انسان ۔ جو سنتا ہے اور دیکھتا ہے
کریگا قدرت سے اپنی پیدا ۔ وہ شخص جس کا کیا ہے وعدہ
مسیح دوران مثیل عیسےٰ ۔ جو میری اُمت کا رہنما ہے
سو ساری باتین ہوئی ہین پوری نہین کوئی بھی رہی ادھوری
دلون مین اب بھی رہے جو دوری ۔ قیاس مین اپنا قصور کیا ہے
پڑا عجب شور جابجا ہے جو ہے وہ دنیا پہ ہی فدا ہے
نہ دل مین خوف خدا رہا ہے نہ آنکھہ مین باقی کچھہ حیا ہے
مسیح دوران مثیل عیسےٰ ۔ بجا ہے دنیا مین جس کا ڈنکا
خدا سے ہے پاک کے حکم آیا ۔ ملا اسے منصب ہدا ہے
ہے چاند و سورج نے دی گواہی ۔ پڑی ہے طاعون کی تباہی
بچائے ایسے سے پھر خدا ہی ۔ جو اب بھی انکار کر رہا ہے
وہ مطلع آبدار لکھون کہ جس سے حساد کا ہو دل خون
حروف کی جا گہر پروؤن ۔ کہ مجھہ کو کرنا یہی روا ہے
مسیح دنیا کا رہنما ہے غلام احمد ہے مصطفےٰ ہے
بروز اقطاب و انبیاء ہے ۔ غرضکہ وہ نائب خدا ہے
جہان سے ایمان اٹھہ گیا تھا ۔ فریب و مکاری کا تھا چرچا
فساد نے تھا جمایا ڈیرا ۔ وہ نقشہ اس نے الٹ دیا ہے
اسی کے دم سے موا ہے آتھم ۔ اسی نے لیکھو کیا ہے بیدم
اسی کا دنیا مین آج چرچا ہم ۔ ہما کے بازو پر اڑ رہا ہے
اسی کی تلوار خون چکان نے ۔ کیا قصوری کو ٹکڑے ٹکڑے
یہ زلزلہ بار بار آکے ۔ اسی کی تصدیق کر رہا ہے
جمایا طاعون نے ایسا ڈیرا ۔ ستون اس کا نہ پھر اکھیڑا
دیا ہے خلقت کو وہ تریڑا کہ اپنی جان سے ہوئی خفا ہے
مقابلہ مین جو تیر سے آیا ۔ نہ خالی بچکر کبھی بھی لوٹا
عروج یہ دیکھہ کر مسیحا ۔ جو تیرا حاسد ہے جل رہا ہے
خدا نے لاکھون نشان دکھائے ۔ نہ پھر بھی ایمان لوگ لائے
عذاب کے منتظر ہین ہائے ۔ نہین جو بدبختی تو یہ کیا ہے
صبا[1] تو اگر وہان گزر ہو ۔ تو اتنا پیغام میرا دیجو
اگرچہ تکلیف ہوگی تجھہ کو ۔ یہ کام یہ بھی ثواب کا ہے
کہ اے مثیل مسیح و عیسیٰ ۔ ہون سخت محتاج مین دعا کا
خدا نری ہے قبول کرنا ۔ کہ تو اس اُمت کا نا خدا ہے
خدا سے میری یہ شفاعت ۔ کہ علم و نور و ہدا کی دولت
کرم سے اپنے کرے عنایت ۔ مجھے مری اتنی التجا ہے
رہ خدا مین یہ جان فدا ہو ۔ دل عشق احمد مین مبتلا ہو
اسی پہ ہی میرا خاتمہ ہو ۔ یہی میرے دل کا مدعا ہے
نہین ہے محمود فکر اس کا ۔ کہ یہ اثر کس قدر کرے گا
سخن[2] کہ جو دل سے ہے نکلتا ۔ وہ دل پہ ہی جا کے بیٹھتا ہے

[1] صبا بمعنے جذب دل [2] ترجمہ سخن کز دل برون آید نشنید لاجرم بر دل

ریویو

جنٹلمین ڈائری مجلد ۔ جس مین ہر دن کے واسطے ایک صفحہ علیحدہ رکھا گیا ہے اور ہر صفحے پر تاریخ عربی انگریزی ہندی بکرمی اور بدہی دیگئی ہے اور ہر صفحے کے سر پر عمدہ ضرب المثال لکھی گئی ہے ۔ عمدہ چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور ۸ ر آنے کی قیمت مین بھائی دیا سنگھ اینڈ سنز بک مرچنٹ لوہاری گیٹ لاہور سے مل سکتی ہے ۔

پھول ۔ مصنفہ لالہ دیوی دیال صاحب پھولون کے اقسام اون کے لاطینی ہندوستانی اور انگریزی نامون کے بیان کرنے اور ہر ایک پھول کے متعلق موسم کاشت طریق کاشت اور عام کیفیت کے بیان کرنے مین مصنف نے نہایت محنت کے ساتھہ ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو کہ ۴۷۵ صفحے مین ختم ہوئی ہے ۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب سلسلہ تعلیم کی کتابون کے مطابق رکھا گیا ہے پھولون کو نقصان دینے والے موذی کیڑون کا اور اون سے بچنے کا اور آلات کا ۔ گملون کے رکھنے کا ۔ قلمین لگانے کا ۔ کھاد و آبپاشی کا غرض ایک باغ کے متعلق تمام ضروری اور مفید باتون کا اوس مین ذکر کیا گیا ہے ۔ ہر ایک زمیندار اور باغ کے مالک کو اس کتاب کا اپنے پاس رکھنا ضروری مفید ہوگا یہہ کتاب بقیمت ایک روپیہ امپیریل بک ڈپو سے مل سکتی ہے ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت ۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

غلام محمد صاحب گلہ مہاران ۔ رعیہ سیالکوٹ
نصر الدین ولد انور محمد صاحب ۔ غزنی پور ۔ ضلع گورداسپور
مختار احمد صاحب " " " " " "
مبارک الدین صاحب " " " " " "
کریم بخش صاحب " " " " " "
اللہ داد صاحب " " " " " "
عبد العزیز صاحب " " " " " "
رحمت بی بی " " " " " "
احمد بی بی " " " " " "
عائشہ بی بی " " " " " "

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۷ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ من ذا الذی ھو اسعد منک

ترجمہ ۔ وہ کون ہے جو تجھ سے زیادہ سعادتمند ہے

۲ ۔ ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔

۱۸ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۳ ۔ ویل لکل ھمزۃ لمزۃ

ترجمہ ۔ ہر ایک چغلخور اور عیب گیر پر لعنت ہے،

۱۸ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ کل الفتح بعدہ

ترجمہ ۔ سب فتح اس کے بعد ہے

۲ ۔ مظہر الحق والعلا ۔ کان اللہ نزل من السماء

ترجمہ ۔ وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اترے گا

یعنے ایک نشان ظاہر ہوگا ۔ جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اُس وقت حق ظاہر ہو جائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترے گا ۔

۲۰ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم

ترجمہ ۔ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا ۔ اور اس کے ملامت کنندہ کو ملامت کروں گا

۲ ۔ پیش پا شدہ ہجوم

۳ ۔ (اڑھائی بجے بعد آدھی رات) افسوس ناک خبر آئی ہے ۔

فرمایا ۔ اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف ہوا مگر یہ انتقال ذہن بعد بیداری ہوا ۔ الہام ہی شاید اس کے متعلق ہو۔

۴ ۔ بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں ۔ فرمایا ۔ معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے ۔

ضروری اطلاع

ایہا الاحباب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ واسطے سہولت اور درستی کاغذات کے فارمہائے وصیت از سر نو چھپوائی گئی ہیں لہذا نمبر چہارم کے تحت میں صرف مضمون اعلام مضمون وصیت کا جس حقیقت منقولہ یا غیر منقولہ کی نسبت موصی کو وصیت کرنے کی خواہش ہو وہ مضمون مع تکمیل شہادت و مہر یا انگوٹھے کے کر واکر روانہ فرما دے اور جس کو وصیت کرنا ہو ۔ وہ فارمہائے جدید کو طلب فرما دیں اور جن جن احباب کے پاس یہ اطلاع معہ فارم وصیت کے پہونچے ۔ وہ دوسرے احباب کو مطلع فرما دیں ۔

مد ۲ عام ۔ روپیہ متعلق مقبرہ بہشتی حسب اقرار نامجات کے صرف بنام **محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان** روانہ ہو ۔ اور اگر دوسری رقم لنگر ۔ میگزین ۔ مدرسہ بھی اوس میں شامل ہو تو بھی بنام محاسب مع صرف الصدر ہی ہو ۔ ہاں کوپن میں تفصیل کا ہونا ضروری ہے تاکہ اوس کی تقسیم میں دقت واقع نہو ۔

مد ۳ خاص ۔ احباب از راہ عنایت اطلاع فرما دیں کہ اس وقت تک متعلق اقرار نامجات الوصیت کے جنہوں نے پوری تعمیل کی ہے ۔ مگر زر مرسلہ خلط کر کر روانہ کیا ہے جس سے معلوم نہیں ہوتا ہے کہ طیاری پُل و مقبرہ میں کس قدر ہے اور ⅒ یا زیادہ متعلق وصیت کے کس قدر ہے یا کس کس قدر ماہوار روپیہ ان مدون میں روانہ فرمایا ہے دفتر میں اس کی سخت ضرورت واقع ہے تاکہ بزودی اجرائے سارٹیفکیٹ کیا جاوے اور تفصیل اپنی کل آمدنی کی اور جو صورت کمی بیشی آمدنی کی اگر واقع ہو اس کی بھی اطلاع وقتاً فوقتاً ہونی چاہیئے ۔ اور جن احباب پر بموجب اقرار نامہ وصیت کے بقایا ہو اس کا ادا ہونا ضروری ہے اور آیندہ کو باقاعدہ روانہ کرنے کا التزام کرنا ضروری ۔ یا وجہ التوا و توقف سے اطلاع ہونی چاہیئے اور اقرار نامجات اور الوصایا میں اگر کوئی صاحب تغیر و تبدیل کریں تو بھی اس کی اطلاع ضروری ہے ۔

مد ۴ خاص احباب ۔ وصایا غیر مکمل کی نسبت پہلے سے احباب کو تکمیل کے لئے لکھا جا چکا ہے اور اب پھر ذریعہ تحریر ہذا کے تاکیداً عرض کیا جاتا ہے کہ نقصوں مندرجہ الوصایا کی جس کی اطلاع پہلے کی گئی تھی تکمیل فرما دیں اور درصورت دیگر اطلاع ہونی چاہیئے ۔ تاکہ تکمیل کاغذات دفتر میں ہرج واقع نہ ہو ۔ ضروری ہی ضروری ہے ۔

مد ۵ عام ۔ یہ بھی ضروری اطلاع ہے کہ حسب حیثیت کے چندہ طیاری مقبرہ بہشتی و خرید اری اراضی و طیاری ایک پُل کی علیحدہ مد ہے ۔ اور رسالہ الوصیۃ کا روپیہ اور ترکہ کا ⅒ یہ علیحدہ مد ہے ۔ یہ دو مدین ہیں ۔ لہذا ہر ایک دوست کو اطلاع کرنا ضروری ہے کہ علاوہ ⅒ حصہ الوصیت کے چندہ نمبر اول بھی حسب حیثیت داخل ہونا ضروری چاہیئے تاکہ اجرائے سارٹیفکیٹ میں وقت واقع نہ ہو ۔ اور طیاری پُل وغیرہ بھی کرائی جاوے سارٹیفکیٹ کے اجرا میں چندہ نمبر اول بہت ضروری ہے ۔

محمد احسن نائب ناظم مقبرہ بہشتی قادیان ۔

ڈائیری

القول الطیّب

افغانستان میں تعصب

وقت ظہر۔ افغانستان کا ذکر تھا کہ اگر ہماری جماعت کے لوگ جو کہ اس جگہ ہیں تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں تو امید ہے کہ بہت فائدہ ہو فرمایا۔ اگر ایک شخص بھی تمہارے ذریعہ سے دین کو اچھی طرح سمجھ لے تو یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔ ملاں احمد نور مہاجر نے عرض کیا کہ تبلیغ تو ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے مگر کھلے طور پر کوئی نہیں کر سکتا ورنہ حکومت سے سختی ہوتی ہے یہ جو امیر کابل صاحب کے متعلق ہندوستان کے اخبار تعریفیں کر رہے ہیں کہ وہ بالکل بے تعصب ہے اس کی اصل کیفیت خود ملک افغانستان میں صحیح طور پر معلوم ہو سکتی ہے حضرت نے فرمایا یہ بات درست ہے اور اس کی مثال حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب مرحوم کے حالات سے ظاہر ہے کہ جہاد کے انکار کے سبب اور مجھے مسیح ماننے کے سبب ان کے ساتھ کیسا بدسلوک کیا گیا۔ خیر۔ ہم خدا تعالیٰ پر امید رکھتے ہیں کہ وہ ضرور کوئی نہ کوئی راہ پیدا کر دیگا جس سے اُن ممالک میں پوری تبلیغ ہوگی۔

ولائیت کے واسطے ایک کتاب

۱۳ - فروری ۱۹۰۷ء مولوی محمد علی صاحب کو بلا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یورپ امریکہ کے لوگوں پر تبلیغ کا حق ادا کرنے کے واسطے ایک کتاب انگریزی زبان میں لکھی جاوے اور یہ آپ کا کام ہے آجکل اُن ملکوں میں جو اسلام نہیں پھیلتا اور اگر کوئی مسلمان ہوتا بھی ہے تو وہ بہت کمزوری کی حالت میں رہتا ہے اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ اسلام کی اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں اور نہ اُن کے سامنے اصل حقیقت کو پیش کیا گیا ہے ان لوگوں کا حق ہے کہ اون کو حقیقی اسلام دکھلایا جاوے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر ظاہر کیا ہے وہ امتیازی باتیں جو کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھی ہیں وہ اون پر ظاہر کرنی چاہئیں۔ اور خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کا سلسلہ ان کے سامنے پیش کرنا چاہیئے اور ان سب باتوں کو جمع کیا جاوے جن کے ساتھ اسلام کی عزت اس زمانہ میں وابستہ ہے ان تمام دلائل کو ایک جگہ جمع کیا جاوے جو اسلام کی صداقت کے واسطے خدا تعالیٰ نے ہمکو سمجھائے ہیں اس طرح ایک جامع کتاب طیار ہو جاوے۔ تو امید ہے کہ اس سے ان لوگوں کو بہت فائدہ حاصل ہو۔

سُرعت الہام

۱۵ - فروری ۱۹۰۷ء - ایک الہام کا ذکر تھا - فرمایا - یاد نہیں - لیکن لکھا ہوا ہے - پھر فرمایا - بعض دفعہ الہام آلہی ایسی سُرعت کے ساتھ ہوتا ہے - جیسا کہ ایک پرندہ پاس سے نکل جاتا ہے اور اگر اسی وقت لکھ نہ لیا جاوے یا اچھی طرح سے یاد نہ کر لیا جاوے تو بھول جانے کا خوف ہوتا ہے -

تفہیم الہام

آج کی وحی الٰہی " اس ہفتہ میں کوئی باقی نہ رہے گا " کے متعلق فرمایا کہ ابھی ٹھیک طور پر نہیں کہہ سکتے کہ اس الہام میں ہفتہ سے کیا مراد ہے اور یہ کس کے متعلق ہے - حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ بعض اس قسم کے الہامات کسی خاص مکان اور خاص زمانہ کے متعلق ہوتے ہیں - فرمایا درُست ہے - دانیال کی کتاب میں صدہا سال کو ہفتہ کہا گیا ہے اور دنیا کی عمر بھی ایک ہفتہ بتلائی گئی ہے اس جگہ ہفتہ سے مراد سات ہزار سال ہیں ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے - ان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون - تیرے رب کے نزدیک ایک دن تمہارے ہزار سال کے برابر ہے

آخر فنا

فرمایا - آخر ایک دن اس دنیا کا خاتمہ ہونیوالا ہے اور سب فنا ہو جائینگے اور اس فناء کا وقت دنیا کی عمر کے مطابق ساتویں ہزار سال کے بعد معلوم ہوتا ہے یہ گنتی ہم حضرت آدم سے کرتے ہیں مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اس سے پہلے انسان نہ تھا یا دنیا نہ تھی بلکہ ایک خاص مورث اعلیٰ سے اس گنتی کو لیا جاتا ہے جس کا نام آدم تھا جیسا کہ اول میں وہ آدم تھا - ایسا ہی آخر میں ایک آدم ہے حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اس دنیا کی عمر کے روز میں گویا عصر کا وقت تھا جب کہ وہ عصر کا وقت تھا تو خود اندازہ ہو سکتا ہے کہ اب کتنا وقت باقی ہوگا - انجیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اب دنیا کی عمر تھوڑی باقی ہے - حضرت مولوی نور الدین صاحب نے عرض کیا کہ اس قسم کے الفاظ جیسا کہ قیامت فنا وغیرہ ہیں بعض جگہ کسی خاص قرن اور خاص قوم کے متعلق آتے ہیں فرمایا یہ درُست ہے اور خدا تعالیٰ قدیم سے خالق چلا آتا ہے - لیکن اُس کی وحدت اس بات کو بھی چاہتی ہے کہ کسی وقت سب کو فنا کر دے - کل من علیھا فان سب جو اس پر ہیں فنا ہو جانے والے ہیں خواہ کوئی وقت ہو ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ وقت کب آئیگا - مگر ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے یہ اسی آگے ایک کرشمۂ قدرت ہے - وہ چاہے پھر خلق جدید کر سکتا ہے تمام آسمانی کتابوں سے ظاہر ہے کہ ایسا وقت ضرور آنیوالا ہے - خدا

عجائب قدرت

کی قدرت کا خیال کیا جاوے تو یہ بات مستبعد اور قابل تجویز نہیں رہی - زلزلہ کا ایک دھکہ لگتا ہے - تو شہروں کے شہر ویران ہو جاتے ہیں اس سے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا اظہار ہوتا ہے - جب امن کا زمانہ ہوتا ہے تو لوگوں کو منطق یاد آتی ہے اور باتیں بناتے ہیں لیکن جب خدا تعالیٰ ایک ہاتھ دکھاتا ہے تو تمام فلسفہ بھول جاتا ہے (ڈاکٹر میر محمد اسماعیل ذکر کرتے ہیں کہ ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء والے زلزلہ میں ان کے کالج کا ایک ہندو لڑکا دہریہ بے ساختہ رام رام بول اُٹھا جب زلزلہ تھم گیا تو پھر کہنے لگا کہ مجھ سے غلطی ہوئی تھی - غرض ایسے لوگ درست نہیں ہوتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ عجوبۂ قدرت نہ دکھلائے - وہ ہر چیز پر قادر ہے اور جب تک کہ ایسا نہ ہو توحید قائم نہیں ہوتی -

طاعونی موت

ذکر آیا کہ بعض مخالف کہتے ہیں کہ طاعون کوئی عذاب آلہی نہیں بلکہ یہ تو ایک شہادت ہے - فرمایا - شہادت تو مومن کیواسطے ہوتی ہے جو پہلے ہی سے خدا تعالیٰ کے راہ میں اپنے نفس کو قربانی کر چکا ہوتا ہے - اس کی موت ہر حالت میں شہادت ہے لیکن یہ ایک عام قانون بنانا کہ ہر ایک شخص جو طاعون سے مرتا ہے وہ شہید ہے - تو پھر کیا چوہڑے - چمار - ہندو - آریہ - عیسائی - دہریہ بُت پرست جو ہزارہا طاعون سے مرتے ہیں وہ سب درجہ شہادت کو حاصل کر رہے ہیں - سید عبد الحی عرب نے مولوی ثناء اللہ کو کہا تھا کہ امرتسر کا رُسل بابا طاعون کے عذاب سے ہلاک ہوا ہے تو ثناء اللہ نے کہا کہ وہ شہادت کی موت مرا ہے تو عرب صاحب نے کہا پھر خوب ہے - میں دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کو بھی اس قسم کی شہادت کی موت دے - غرض شہادت نفس طاعونی موت میں شامل نہیں ہے بلکہ شہادت کا درجہ تو ان مومنوں کے واسطے ہے جو اپنی زندگی میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے راہ میں وقف کر چکے ہیں - طاعونی عذاب حضرت موسیٰ کے زمانہ میں بھی ان کے مخالفوں پر پڑا تھا اور پھر حضرت عیسےٰ کے بعد بھی یہ عذاب ان کے مخالفوں پر وارد ہوا تھا اور اب بھی خدا تعالیٰ نے بطور نشان کے یہ عذاب نازل فرمایا ہے -

آدم والا بہشت

ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ بہشت میں جو لوگ داخل ہوں گے وہ لوگ نکالے نہیں جاوینگے - تو پھر آدم

اور حوا کیوں نکالے گئے۔ تب حضرت نے فرمایا کہ آدم جس جنت میں سے نکالا گیا تھا وہ زمین پر ہی تھا بلکہ توریت میں ان کے حدود بھی بیان کئے گئے ہیں۔ الغرض قرآنیہ سے بھی ثابت ہے کہ انسان کے رہنے اور مرنے کے واسطے یہی زمین ہے جو شخص اس کے برخلاف کچھ مذہب رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے کلام کی بے ادبی کرتا ہے۔

گوجرانوالہ کی جلسہ میں حضرت کیوں نہیں جاسکتے

مینجر گورو کل گوجرانوالہ کا پھر ایک خط حضرت کے نام آیا کہ آپ جلسہ مذاہب میں ضرور شامل ہوں۔ سب کے واسطے نصف گھنٹہ مقرر کیا ہے اور ایسا ہی آپ کے واسطے بھی نصف گھنٹہ مقرر ہے اور ایک عالم کے واسطے یہ وقت کافی ہے اس کا جواب بحکم حضرت مفصلہ ذیل لکھا گیا ہے۔

جناب مینجر صاحب گورو کل۔ گوجرانوالہ

تسلیم۔ آپ کا دوسرا خط حضرت کی خدمت میں پہونچا۔ جس میں آپ نے ظاہر کیا ہے کہ آپ نصف گھنٹہ سے زیادہ وقت نہیں دے سکتے اور کہ ایک عالم کے واسطے بسبب اس کے علم کے اتنا وقت کافی ہے۔ بجواب گذارش ہے کہ حضرت فرماتے ہیں۔ کہ اہم مذہبی امور پر گفتگو کرنے کے واسطے اتنا تھوڑا وقت کسی صورت میں کافی نہیں ہو سکتا۔ اس واسطے ہم ایسی مجلس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ اگر آپ کم از کم تین گھنٹہ کا وقت ہمارے مضمون کے واسطے رکھتے تو ممکن تھا کہ ہم خود جاتے یا اپنا کوئی فاضل دوست اپنا مضمون دیکر بھیجدیتے ہم کسی طرح سمجھ ہی نہیں سکتے کہ ایسے مضامین عالیہ میں صرف آدھ گھنٹہ کی تقریر کافی ہے۔ ہم رسوم کے پابند نہیں بلکہ ہم پابند حقائق ہیں۔ باقی آپکا یہ فرمانا کہ بڑے عالم کے واسطے نصف گھنٹہ کافی ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ یہ بات کیوں کر آپ درست فرماتے ہیں جبکہ آپ کے وید مقدس کے لکھنے والوں نے اپنی باتوں کو ختم نہ کیا۔ جب تک کہ وہ ایک گدھے کے بوجھ کے برابر نہ ہو گئے۔ تو پھر آپ ہم سے یہ امید کیونکر رکھتے ہیں ایک نکتہ معرفت کا قبل از تکمیل گلا گھونٹا دہ حقیقت سچائی کا خون کرنا ہے۔ جس کو کوئی راستباز پسند نہیں کریگا اگر علم اور فضل کا معیار صدر رجہ کے اختصار اور تھوڑے وقت میں ہوتا تو چاہیئے تھا کہ وید صرف چند سطروں میں ختم ہو جاتا۔ مجھے افسوس ہے کہ اس تھوڑے وقت نے مجھے اس امر کی اجازت نہ دی کہ کیا خدا تعالیٰ کی ذات صفات کی نسبت کچھ بیان کرنا اور پھر روح اور مادہ میں جو کچھ نکتہ مخفی ہے اس کو کھولنا آدھ گھنٹہ کا کام ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ لفظ ہی سوء ادب میں داخل ہے جن لوگوں کو محض شراکت کا فخر حاصل کرنا مقصود ہے وہ جو چاہیں کریں مگر ایک محقق ناتمام تقریر پر خوش نہیں ہو سکتا۔ سچائی کو ناتمام چھوڑنا ایسا ہے جیسا کہ بچہ اپنے پورے دنوں سے پہلے پیٹ سے ساقط ہو جائے۔ آیندہ آپ کا اختیار ہے۔

خادم مسیح موعودؑ

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ ۱۷ فروری ۱۹۰۸ء

المفتی

۴۳ قرض پر زکوۃ - ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ جو روپیہ کسی شخص نے کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے کیا اس پر اس کو زکوۃ دینی لازم ہے۔ فرمایا۔ نہیں۔

۴۴ اعتکاف - ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ جب آدمی اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں فرمایا سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروری کے واسطے باہر جا سکتا ہے۔

۴۵ مفقود الخبر - حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ مفقود الخبر کی زوجہ کتنی مدت انتظار کرے۔ فرمایا۔ چار سال تک اگر کوئی خبر نہ ملے اور کچھ پتہ نہ لگے۔ تو اس کو مردہ کی مانند سمجھنا چاہیئے اور اس کے بعد عدت کے ایام گزارنے چاہئیں اگر بعد میں وہ شخص آجاوے تو اس کا کوئی حق نہیں۔

۴۶ تبرک - ایک شخص نے دریافت کیا کہ پانی میں دم کرانا اور تبرک لینا جائز ہے۔ فرمایا کہ سنت سے ثابت ہے مگر کسی صالح سے تبرک لینا چاہیئے ایسا نہو جیسا کہ مسیلمہ کذاب کی تبرک ہوتا تھا کہ جہاں ہاتھ ڈالتا تھا وہ پانی بھی خشک ہو جاتا تھا۔

بدر خواتین

تعلیم نسواں اور مسلمان

زخشندہ نام ہے میرا قوم میں تم کو بتا دوں گا
گروہ تعلیم سے بھاگنے نام ان کا مٹا دونگا

میں ان بزرگوں اور بھائیوں سے مودبانہ التجا کرتی ہوں کہ جو بے زبان فرقہ اناث کو تعلیم دلوانے کے مخالف ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں۔ کہ فرقہ اناث نے آپ کا کونسا اتنا بڑا قصور کیا ہے کہ جس کے بدلے میں ان کو علم جیسی بے بہا نعمت سے محروم رکھا جاتا ہے؟ ہمارے بزرگو اور بھائیو! زمانہ تو ڈنکے کی چوٹ پکار کر رہا ہے کہ تعلیم نسواں کا دور ہے اور تعلیم پھیلا کر چھوڑوں گا۔ ہند کی اور سب قوموں نے اس بات کو مان لیا ہے اور تعلیم نسواں کا کام بڑے زور سے شروع کر دیا ہے مگر آپ لوگ یہی چاہتے ہیں کہ ان کو گائے اور بھینس سے زیادہ رتبہ نہ دیا جاوے۔ ایسا نہ ہو کہ تعلیم پا کر خدا اور خدا کی خدائی کو پہچاننے لگیں۔ ایک طرف یہ حال ہے اور دوسری طرف ہمارے تعلیمیافتہ بھائی کبھی بے علم عورتوں کو پسند نہیں کرتے جہاں کہیں کسی لڑکی کے عقد کی بابت گفتگو شروع ہوتی ہے۔ تو پہلے یہی سوال ہوتا ہے کہ لڑکی پڑھی لکھی بھی ہے۔ جو والدین اپنی لڑکیوں کو تعلیم نہیں دلواتے وہ یہ یاد رکھیں کہ ان کو تعلیم یافتہ داماد ملنے ناممکن ہیں۔ میری ناقص عقل میں نہیں آتا کہ آپ لوگ اس سرو پا ہدایت یافتہ فرقہ کو تعلیم دلوانے کے کیوں مخالف ہیں۔ آپنے بارہا پڑھا ہوگا۔ کہ ام المومنین حضرت عائیشہ صدیقہ رضؓ کیسی عالمہ اور فاضلہ تھیں اگر مستورات کو تعلیم دلوانا کسی صورت میں بھی مضر ہوتا۔ تو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فوراً بند کر دیتے۔ ایسا ہی حضرت بی بی فاطمہ رضؓ خاتون جنت اور بہت سے صحابہ کرام کی بیبیاں پڑھی ہوئی تھیں۔ تو پھر آپ کیوں تعلیم نسواں کے مخالف ہیں۔ انشاء اللہ کسی دوسرے مضمون میں میں بزرگان سلف کے اقوال علم کی تائید میں لکھونگی۔ تو پھر کیا یہ علم مردوں کے واسطے ہی ہے۔ حالانکہ ان کو واعظوں اور جلسوں میں شامل ہو کر زنگ دل دھونے کا بارہا موقع مل جاتا ہے میں یہ نہیں چاہتی کہ عورتیں بھی انگریزی پڑھیں اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم حاصل کر کے ڈگریاں لیں۔ بلکہ میں اس بات کی مخالف ہوں میری ناقص عقل تو اس بے زبان فرقہ کو یہاں تک تعلیم دلانی کی آپ صاحبان کی خدمت میں سفارش کرتی ہوں جس سے ان کو اپنے عزیز و اقربا سے خط و کتابت کرنے اور گھر کا حساب و کتاب آپ کی سہولت کے لئے رکھنے اور اپنے مذہبی احکام سے واقف ہونے اور مسیح الدجال کی چال بازیوں سے بچنے اور اولاد کو احسن طور پر پرورش کرنے کی سمجھ آجاوے۔ آئندہ اختیار بدست مختار۔

آخیر پر میں سب احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتی ہوں کہ پیاری ہمشیرہ مکرمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب کا مضمون جو ۱۳ جنوری ۱۹۰۸ء

حضرت مسیح موعودؑ کا خط بنام شیخ محمد چٹو صاحب لاہوری

بعد دُعا کے واضح ہو کہ بدر کے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء نمبر ۴ مین جو میری طرف سے آپ کی طرف ایک مضمون چھپا تھا اس کے جواب مین کسی شخص نے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری کو ایک مضمون طبع کرا کر اور رجسٹری کرا کر میری طرف بھیجا ہے اور اخیر پر آپ کا نام لکھدیا ہے گویا اس تحریر کے آپ ہی راقم ہین اور اوس مین مجھے مخاطب کر کے یہ اعتراض کیا ہے کہ کس طرح سمجھا جاوے کہ یہ آپ کی طرف سے مضمون ہے۔ اس پر آپکے دستخط نہین اور قرآن شریف مین ہے کہ اگر کوئی فاسق یعنے بدکار خبر دیوے تو تحقیق کر لینا چاہیئے کہ وہ خبر صحیح ہے یا نہین اور اس فقرہ سے کاتب مضمون نے میرے دوست عزیز القدر مفتی محمد صادق ایڈیٹر اخبار کو جو ایک صالح اور متقی آدمی ہین۔ فاسق اور بدکار آدمی قرار دیا ہے۔ مین باور نہین کر سکتا کہ ایسی ناپاک تہمت کا لفظ جس کے رُو سے خود ایسا انسان فاسق ٹھہرتا ہے۔ آپکے مُونھ سے نکلا ہو اور ہر ایک اہل علم کو معلوم ہے کہ شریعت اسلام کا یہ فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کافر یا فاسق کہے اور وہ اس لفظ کا مستحق نہو تو وہ کفر اور فسق اسی شخص کی طرف لوٹ آتا ہے اور گورنمنٹ انگریزی کے قانون کے رُو سے بھی کسی کو فاسق یا بدکار کہنا ایسے صاف طور پر جرم ازالہ حیثیت عرفی مین داخل ہے کہ ایسا شریر انسان ایک ہی پیشی مین جیل خانہ دیکھ لیتا ہے پس کچھ شک نہین کہ اگر مفتی صاحب عدالت مین اس ازالہ حیثیت عرفی کی نسبت نالش کرین تو ایسا بدقسمت اور جاہل انسان جس نے اون کی نسبت یہ ناپاک لفظ بولا ہے۔ فوجداری جرم مین بے چُون وچرا سزا پا سکتا ہے مگر آپ پر مین نیک ظن کرتا ہون۔ مجھے امید نہین اور ہرگز اُمید نہین کہ ایسا لفظ آپکے مونہہ سے نکلا ہو چونکہ آپ محض ناخواندہ ہین اور بوجہ ناخواندہ ہونے کے اخبارون اور رسالون کو پڑھ نہین سکتے اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ اس نالائق حرکت سے بری ہین بلکہ کسی خبیث اور ناپاک طبع اور نہایت درجہ کے بدفطرت کا یہ کام ہے۔ کہ بغیر تفتیش کے نیکون اور راستبازون کا نام بدکار اور فاسق کہتا ہے مین امید رکھتا ہون کہ آپ مجھے براہ مہربانی اطلاع دینگے کہ کس پلید طبع اور بدفطرت کے مونہہ سے یہ کلمہ نکلا ہے تا اگر مفتی صاحب چاہین تو عدالت مین چارہ جوئی کرین کیونکہ بدکار اور فاسق ہونے کی حالت مین ان کے اخبار کی بدنامی ہے اور وہ علاوہ سزا دلانے کے دیوانی نالش سے اپنا ہرجہ بھی لے سکتے ہین اور ایسی تحریر جس مین ایسے گندے اور ناپاک الفاظ ہین۔ مین کسی طرح آپ کیطرف منسوب کر ہی نہین سکتا آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر آپ ایسے ناپاک طبع کے نام سے اطلاع دینگے۔ آیندہ اگر آپ کچھ لکھنا چاہین تو اس حالت مین اعتبار کیا جاوے گا جبکہ اس تحریر پر آپکے دستخط ہون گے اور دو معزز گواہوں کے بھی دستخط ہون گے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ شائد آپکے کسی ناپاک طبع پوشیدہ دشمن نے آپ کی طرف سے ظاہر کرنے کیلئے خود یہ لفظ بدکار اور فاسق کا لکھدیا ہے اور محض چالاکی سے آپ کی طرف اس ناپاک اور گندے لفظ کو منسوب کر دیا ہے۔ تا آپ کو اس پیرانہ سالی کی عمر مین کسی سخت سزا مین پھنساوے۔ براہ مہربانی جلد اس کا جواب دین۔

مین ہون آپ کا دلی خیر خواہ

مرزا غلام احمد مسیح موعود

یاد رہے کہ مین نے اپنے ہاتھ سے یہ چند سطرین لکھ کر اخبار مین چھپوائی ہین اور اسی غرض سے یہ تحریر دستخطی اپنی آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون آپ بھی جو کچھ میرے جواب مین چھپوادین اصل پرچہ دستخطی اپنا جس پر دو گواہون کی شہادت ہو اور آپکے دستخط ہون ساتھ بھیجدین۔

مرزا غلام احمد مسیح موعود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار واجب الاظہار

جملہ ناظرین باتمکین کی خدمت مین اطلاع دیجاتی ہے کہ جناب انسپکٹر صاحب بہادر حلقہ امرتسر کی منظوری خاص کے بعد ان تمام طلبار کیلئے جو پنجم پرائمری تک ہمارے سکول مین تعلیم پاوین۔ فیس مدرسہ معاف کر دی ہے خواہ وہ امیر ہون یا غریب۔ کاشتکار ہون یا غیر کاشتکار۔ ہندو یا مسلمان۔ پس وہ تمام صاحبان جو دینی اور دنیوی مروجہ تعلیم اپنے بچون کو دلانا چاہتے ہین وہ اس موقع اور معافی فیس کو غنیمت سمجھین اور ہمارے سکول مین بچون کو مفت تعلیم دلادین۔

(۲) یاد رہے کہ ہمارا سکول افسران سررشتہ تعلیم پنجاب کے معائنہ اور نگرانی کے نیچے ہے اور رکگنایزڈ یعنی منظور ہو جانے کی وجہ سے مدرسہ ہذا کو وہ تمام حقوق حاصل ہین جو دوسرے سرکاری مدارس کو حاصل ہین اس مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان مین وہی کتابین پڑھائی جاتی ہین۔ جو سرکاری سکولون مین مروج ہین اس لئے جن ہوشیار لڑکون کو وہان سرکاری وظیفہ ملتا ہے وہ یہان بھی مل سکتا ہے اور یہان بھی تعلیم خدا کے فضل سے اچھی ہوتی ہے جیساکہ نتائج امتحان سے ظاہر ہے۔

(۳) ہندو طالب علمون کو صرف مروجہ تعلیم دی جاتی ہے۔ مذہبی تعلیم صرف مسلمان بچون کے لئے مخصوص ہے

۴۔ بیرونجات کے طلباء کے لئے سامان رہائش یعنی مکان۔ صندوق اور چارپائی وغیرہ کا کافی انتظام کیا گیا ہے چند بیرونی ہندو طلباء کے آنے پر بھی بورڈنگ ہوس کا انتظام ہو سکتا ہے ناظرین مزید دریافت طلب امور کے متعلق راقم سے خط وکتابت کر سکتے ہین۔

نوٹ۔ اُن طلبا کیلئے جو ورنیکلر مدارس سے اپر پرائمری کا امتحان پاس کر کے آتے ہین ایک سپیشل کلاس انگریزی کی تعلیم کے لئے کھولی گئی ہے اس جماعت کے طلباء سے بھی کوئی فیس نہین لی جاتی۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء

شکریہ

گذشتہ پرچہ بدر مین بھائی جان عبدالعزیز دہلوی کا جو مضمون سعد اللہ لودیانوی کے متعلق نکلا تھا۔ اس کو حضرت مولوی نور الدین صاحب نے بہت پسند فرمایا ہے اور حکم دیا ہے۔ کہ مضمون نویس کا ان کی طرف سے شکریہ ادا کیا جاوے۔

بکمال منشور

مورخہ ۷ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱ - الکوثر النھر فی الجنۃ - والخیر الکثیر ولاشك ان النھر من الخیر الکثیر ومن الخیر الکثیر الذی اعطی نبینا - خاتم النبیین رسول رب العالمین - شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ و الہ اجمعین

کوثر جنت کی ایک نہر کا نام ہے اور کوثر خیر کثیر کو کہتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نہر بھی خیر کثیر میں سے ہے اور خیر کثیر میں وہ بہت سی باتیں شامل ہیں جو ہمارے نبی کریم - خاتم النبیین - رب العالمین کے رسول اور گناہ گاروں کے شفیع کو اللہ تعالے نے عطا فرمائی ہیں -

۲ - کثرۃ الاسماء الحسنی للہ سبحانہ فما تری فی شئ من الکتاب المنسوبۃ الی اللہ سبحانہ مثل ما تری من الاسماء فی الکتاب المنزل علیہ صلے اللہ علیہ وسلم ومن الخیر الکثیر کثرۃ المحامد للہ تعالے - فھل تری من احد من المسلمین یمد صوتہ وینادی ویکبر باللہ اکبر علے المنارات والمرتفعات - وھل یمکن لفظ اکبر من اللہ اکبر وما تری فی الاسلام ادعیۃ الاکل والشرب والجماع والنوم والتقلیب فی النوم والانتباہ منہ والدخول فی المساجد والقیام والجلوس والخروج منھا و الذھاب الی السوق والایاب منہا والسفر والحضر و ادعیۃ الباساء والضراء وحین الباس و رکوب الدابات والحاجات والکرب والالم والحزن والفتن -

اس خیر کثیر میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سبحانہ کے اسمائے حُسنیٰ جس قدر قرآن شریف میں ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی آلٰہی بتلائے گئے ہیں - ان کی مثال کسی آسمانی کتاب میں نہیں پائی جاتی اور اسی خیر کثیر میں سے وہ محامد الٰہی ہیں جو دین اسلام کے ذریعہ سے دنیا پر پھیلائے جا رہے ہیں - کیا آپ دیکھتے ہیں کہ کس طرح سے مسلمان آواز بلند کے ساتھ بلند مناروں اور اونچی جگہوں پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کرتے ہیں اور اللہ اکبر کا نعرہ لگاتے ہیں - کیا اللہ اکبر سے بڑھ کر کوئی بڑا لفظ خدا تعالیٰ کی کبریائی کے واسطے تمہیں معلوم ہے - کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور تسبیح سے بھری ہوئی کس قدر دُعائیں ہر ایک موقع پر کی جاتی ہیں - کھانے کے وقت کی دعائیں اور پینے کے وقت کی دعائیں اور سو کر اُٹھنے کے وقت کی دعائیں اور مسجد میں داخل ہونے کی دُعا اور مسجد سے نکلنے کے وقت کی دعا اور کھڑا ہونے کے وقت کی دعا اور بیٹھنے کے وقت کی دعا اور بازار کو جانے کی دُعا اور بازار سے لوٹنے کی دُعا اور ایسا ہی سفر کی دعائیں اور حضر کی دعائیں اور دُکھ درد کے وقت کی دعائیں اور جنگ کے وقت کی دُعائیں اور چارپائی پر لیٹنے کے وقت کی دعائیں اور حاجت کے وقت کی دُعا اور تکلیف اور غم اور حزن اور فتنوں کے وقت کی دعائیں غرض اسلام میں ہر وقت انسان اپنے رب کی حمد اور تسبیح میں مصروف ہے اور کسی وقت بھی اس کی تعریف سے غافل نہیں - یہ ایک خیر کثیر ہے - جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا ہوئی ہے -

ومحامد اللہ سبحانہ وتعالی فی ابتداء الکتاب والخطب والرسائل وختامھا - و منھا قال صلے اللہ علیہ وسلم ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین ومن الخیر الکثیر کثرۃ وعظ التوحید و نفی الشرك - ارأیت ھذا البیان فی کتاب او دیوان - انظر کلمۃ التوحید لا الہ الا اللہ فھل القی فی قلب احد من المؤمنین بھا ان یشرك احداً فی النیۃ والقصد وان

پھر دیکھو کہ اسلامی لٹریچر میں ہر ایک کتاب کا ابتداء اور انتہا اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف سے ہوتا ہے - اور ہر ایک خطبہ اور ہر ایک رسالہ خدا کے نام کی تعریف سے شروع کیا جاتا ہے اور خدا کی تعریف کے ساتھ ہی ختم کیا جاتا ہے اور یہ بھی کوثر کا نتیجہ ہے - جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے اور یہ خیر کثیر میں سے ہے - کہ اسلام میں اس کثرت کے ساتھ توحید کا وعظ کیا جاتا ہے اور شرک کی نفی پر تقریریں کی جاتی ہیں - کیا تو نے ایسا کوئی بیان کسی کتاب یا کسی دیوان میں دیکھا ہے - پھر کلمۂ توحید کو دیکھو - لا الہ الا اللہ - کوئی معبود قابل پرستش اللہ کے سوائے نہیں - کیا اس کلمہ کے بعد کسی مومن کے دل میں کوئی شرک باقی رہ جاتا ہے - کیا اس کی نیت اور قصد کے درمیان کوئی ایسی بات باقی رہ جاتی ہے - کہ وہ اللہ تعالے کے سوائے کسی دوسرے کو پکار

سلہ دیکھو اگلے صفحے پر

وان يدعوا احداً من دون الله وان يطيع احداً بدون امره وان يتخذ احداً من دون الله رباً سواه ولو كان من الاحبار والرهبان اى العباد والعلماء فى معصية الله و هل يمكن من احد ان يومن بها ان يحب الخلق كحب الله فلا يرجوا المومن بها من احد - ولا يخاف من احد - ولا يعتقد فى احد ان له العلم التام و التصرف التام ولا لاحد سوى الله عبادة ما فضلاً عن السجدة - والحج والقرابين فلا يستغفر الا الله ولا يتوب الا اليه -

ولا يعتقد احداً انه الخالق لشئ كمثل خلق الله او المحيى او مميت كاحياء الله واماتة الله ولا يسوى بين الخالق والخلق ابداً - ومن الخير الكثير الذى اعطاه الله تطهيره صلے الله ذيول الانبياء وساحتهم عن التهم والافتراءات عليهم

انظرهال اليهود بالنسبة الى الصديقة المريم وقوله تعالى بكفرهم وقولهم علے مريم بهتاناً عظيماً وقولهم فى عيسىٰ عليه السلام - وقوله تعالى ومطهرك من الذين كفروا وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة و قولهم مع النصارى فى داؤد و سليمان عليهم السلام وقوله تعالى واذكر عبدنا داؤد ..... الخ وقوله تعالى وما كفر سليمان -

اور اس کے حکم کے سوائے کسی دوسرے کی اطاعت پر قدم مارے - اور اس کے سوائے کسی دوسرے کو اپنا رب بنالے - خواہ کوئی اور کیسا ہی عالم فاضل ہو اور راہب ہو - کیا وہ اپنے رب کو چھوڑ کر اور ان کے پیچھے پڑکر معصیت مین گر سکتا ہے - کیا ممکن ہے کہ کوئی شخص اس کلمہ توحید پر ایمان رکھتا ہو اور پھر خلقت کے ساتھ ایسی محبّت کرے - جیسی کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کرنی چاہئے - پس مومن اس کلمہ کو اپنے پاس رکھ کر اور اس پر ایمان لاکر نہ غیر اللہ سے کوئی امید رکھتا ہے اور نہ غیر اللہ سے اس کو کچھ خوف باقی رہ جاتا ہے - پس مومن کبھی یہ عقیدہ نہین رکھ سکتا کہ اللہ تعالےٰ کے سوائے کسی دوسر کو علم تام ہے یا کسی اور کے ہاتھ مین تصرف تام ہے یا اللہ تعالےٰ کے سوائے کوئی کسی قسم کی بھی عبادت کے لائق ہے - چہ جائیکہ کسی غیر کے آگے سجدہ کیا جاوے یا اوس کے واسطے حج کیا جاوے یا اوس کیلئے قربانی کیجاوے پس مومن اللہ کے سوائے کسی سے استغفار نہین کرتا اور اس کے سوائے کسی کے آگے اپنے گناہوں سے توبہ نہین کرتا -

اور مومن کبھی ایسا عقیدہ نہین رکھ سکتا کہ کوئی اللہ کے خلق کی طرح کسی چیز کا خلق کر سکتا ہے یا اللہ کے مارنے اور جلانے کی طرح کوئی کسی کو مار یا جلا سکتا ہے - غرض مومن خالق اور مخلوق کو کبھی برابر نہین ٹھہراتا - اور خیر کثیر مین یہ بات بھی شامل ہے - جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے کہ آپ نے (صلے اللہ علیہ وسلم) تمام مقربان الٰہی کا دامن اون تہمتوں اور افتراؤں سے پاک کیا - جو کہ ان پر ان کے مخالف یا موافق لگاتے تھے -

یہود کی طرف دیکھو کہ مریم صدیقہ کی نسبت کیا الفاظ بولتے ہین - خود قرآن شریف سے ظاہر ہے - جس مین خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اونہوں نے مریم پر بڑا بہتان باندھنے کا کفر کیا -
اور ایسا ہی یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی اتہام باندھے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عیسیٰ مین کفار کی باتوں سے تیری تطہیر کرنے والا ہوں اور تیرے متبعین کو تیرے منکرین پر قیامت تک غلبہ دونگا - اور ایسا ہی ان کا اور عیسائیوں کا قول حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام کے حق مین تہمت اور افترا رکھتا تھا اور خدا تعالےٰ نے ہر دو کا دامن اپنی پاک کتاب مین پاک کیا اور داؤد کو اپنا بندہ فرمایا - اور سلیمان کے حق مین فرمایا کہ اوس نے کوئی کفر نہین کیا تھا

ؔ چونکہ اس جگہ بہشت سے موقعوں کی دُعاؤں کا ذکر ہوا ہے - جن سے عام لوگ واقف نہین ہوتے - اس واسطے چند دعائین بمعہ ترجمہ اس جگہ درج کی جاتی ہین -

مسجد مین داخل ہونے کیوقت کی دُعا - بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰے رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
ساتھ نام اللہ کے اور درود اور سلام اُوپر رسول اللہ کے اے میرے رب بخش - میرے گناہ اور کھول میرے پر اپنی رحمت کے دروازے -

مسجد مین سے نکلنے کیوقت کی دُعا - بسم الله والصلوٰة والسلام علےٰ رسول الله رب اغفرلى ذنوبى وافتح لى ابواب فضلك
شروع اللہ کے نام سے اور درود اور سلام اللہ کے رسول پر اے میرے رب بخش میرے سب گناہ اور کھول میرے واسطے فضل کے دروازے -

سوتے کے وقت کی دعا - اللهم اسلمت نفسى اليك ووجهت وجهى اليك وفوضت امرى اليك والجأت ظهرى اليك رغبةً ورهبةً اليك لا ملجاء ولا منجاء منك الا اليك امنت بكتابك الذى انزلت ونبيك الذى ارسلت
اے اللہ تابع کیا مین نے اپنی جان کو تیری طرف اور پھیرا مین نے اپنا منہ تیری طرف اور سونپا اپنا کام تیری طرف اور پناہ پکڑی اپنی پیٹھ کی تیری طرف امید اور ڈر سے تیری طرف نہیں کوئی پناہ اور نجات کی جگہ تجھ سے مگر تیری طرف ایمان لایا - مین اس کتاب پر جو تونے اُتاری اور تیرے نبی پر جو تونے بھیجا -

جاگو! جاگو!! خالصہ پنتھ کے پیارے سپوتو!

سورن سنگھ کمارنٹ خالصہ پرچارک کا خط اپنے پیارے سکھوں کے نام

کون کہتا ہے کہ ہم تم مین جدائی ہوگی
یہ ادائی کسی دشمن نے اوڑائی ہوگی

پیارے مترو! ایک طرف تو ہم قلت عمر کے شاکی ہین کہ ہماری عمر کے دن بہت تھوڑے ہین مگر دوسری طرف جو وقت ہے اُس مین ہم ایسی ایسی بے پاکیان کر رہے ہین کہ گویا ہماری عمر کا کہین خاتمہ ہی نہین۔ اے پیارے پرمیشور ہمین لالچ اور خودغرضی کی قید سے نکال کر نیک کامون کے کرنے کی خواہش اور توفیق دو۔ جیسی کہ آپ نے ہمین عقل کی روشنی عطا کی ہے۔ ویسے ہی ہمارے دلون کو بھی اپنی پاکیزگی اور پریم کے نور سے منور کر دو۔ پاپ کے دُکھ سے چھٹکارا دینے کو اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈالدو۔ تاکہ ہم گناہ نہ کر سکین۔ بددیانتی حسد ظلم کینہ جھوٹ ریاکاری غرور اور کل ناپاک کامون سے بچا کر ہمین عقل علم حلم اور حیا عطا کرو۔ پیارے ہری اپنے پاک نام کے درد کا ایسا مزہ چکھا دو۔ کہ پھر جیتے جی آپ کو نہ بھول سکین

شانتی! شانتی!!!

پیارے خالصہ جی! آج کل آپ اپنے آدگرو بابا نانک جی کی بہت سی باتون مین مخالفت کر رہے ہین مثلاً شراب بھنگ پینا اور کیس وغیرہ رکھنا اور اپنے نام کے ساتھ سنگھ کا لفظ خواہ مخواہ بڑھا دینا۔ گورو نانک و انگد کو نانک سنگھ و انگد سنگھ نہین کہا گیا۔ پھر باواجی کے پیارے چیلے کیون سنگھ بنین۔ پیارے خالصہ جی وہ آدگرو جس نے آپ کی بہتری و بہبودی کے لئے پانی کی جگہ خون بہا دیا۔ اپنے بیگانے کر لئے۔ جو پیارے تھے وہ سخت خطرناک دشمن بن گئے۔ آخر ایسے دھرم آتما کو دیوانے اور باؤلے کے نام سے موسوم کیا گیا۔ کیا خالصہ جی وہ دردناک شبد وہ دردناک بانی وہ پتھر دل کو موم کر دینے والا سین کیا آپ بھول گئے ہین۔ آہ! خالصہ جی گرنتھ کے اس شلوک کو وچار کرو اور خوب کرو۔ جب باواجی کے علاج معالجہ کی خاطر دُور دراز سے بڑے بڑے نامور وید حکیم بلائے گئے۔ تو باواجی نے ان ویدون کو اس طرح مخاطب کیا۔ شبد آدگرنتھ۔

ویدا بلایا ویدگی پکڑ ڈھنڈولے میری بہال و یدنہین جانڈا

آرتھ۔ یعنی اے حکیم یا وید تم میرے نبض دیکھ کے معالجہ کرنے کے ہرگز ہرگز قابل نہین ہو اور تمام وید و حکما باواجی کے اس اپدیش کو سُن کر حیران و ششدر رہ گئے کیون نہ ہوتا۔ ایشور کا پرتاپ ایشور کی دیا اور ایشور کی کرپا جو ہوئی۔ پھر پیارے خالصہ جی جنم ساکھی کے اس دردناک اپدیش کا وچار کرو۔ جب باواجی نے بار دوم ہمراہ حج کعبہ شریف کا ارادہ کر کے گھر کے دروازہ سے قدم باہر نکالا۔ تو باواجی کے دونون دلارے اور لاڈلے پوت پتا جی کے وچھوڑے۔ اور فرقت کو برداشت نہ کرتے ہوئے رو کر پتا کے گلے مین چمٹ گئے۔ آہ خالصہ جی! آہ سکھ صاحبان وہ کیسا دردناک سماں ہوگا۔ وہ کیسا دل ہلا دینے والا سین ہوگا کون پتھر دل ہو جو دیکھ کر موم نہ ہو جائے کونسا سنگدل ہو جو دیکھ کر اشک نہ بہائے۔ مگر باواجی نے ایشور کی بھگتی کو مقدم سمجھا اور اپنا فرض بجالایا

مصائب باوانانک صاحب در راہ حج کعبہ شریف

دیا چھوڑ دہن دار آرام کو
(دولت لڑکے)
نہ چھوڑا پیارے پیا رام کو
وہ سکھ پال والا پیادہ چلا
جو سائیون مین رہتا تھا دہو پون چلا
مصیبت پڑی وہ کہ ناگفتہ بہ
تھا بھگوان جانے پڑا کیا گرہ
وہان جائے لحاف ملتی تھی گھاس
نہ ڈیرا نہ خیمہ تھا کچھ ان پاس
پہاڑون کا مینہہ اور نازک بدن
وہ گرمی کی تیزی جلے جس سے تن
مسافر ہوا اور چھوڑا وطن
ملا اون کو بن تھا بجلائے چمن
اکیلا اجاڑ دن مین رہنا اُسے
ہزارون تکالیف سہنا اُسے
تھی جلائے کپڑون درختون کی چھال
جگہ مملون کے تھی ہرنون کی کھال
وہ سنیت جدائی کیون کر کہین
(لڑکے وغیرہ)
لکھون طالب کیونکر مُصیبت کی مین
موہن بھوگ چھوڑ لیا ساگ ت
نہ چھوڑا مگر اپنے ایشور کا داف
مبہ ہو جبکہ ناگت رشی کا حال
کہ صبر رسکون مین جو رکھے کمال

اور باوا صاحب نے بڑے دردناک دل سے اس شلوک کا جاپ کیا۔ شلوک آدگرنتھ۔

دھن دارا سنپت سگل جہین اپنی کرمان
ان مین کچھ سنگی نہین نانک بن بھگوان

آرتھ۔ دولت پوت جن کے اوپر یہ دعوے ہے جن کے اوپر ایمان ہے مگر یہ اَسَت (جھوٹ) ہے۔ آخر سوائے خدا کے کوئی حامی و مددگار نہین۔ شلوک آدگرنتھ

جو اُتپجے سو بنس ہے پروآج کے کال
نانک ہرگن گائے لے چھاڑ سگل جنجال

آرتھ۔ یعنے جو چیز پیدا ہوئی آخر کار اوس نے فناہ ہونا ہے۔ اے نانک تو تمام کمندون کو توڑ محض خدا کا ہو جا۔ جو غیرفانی ہے اور حج کے ارادہ کو ملتوی نہ کر۔ ورنہ یہ وقت ہاتھ نہین آئیگا۔ اور من پچھتا وار رہ جائیگا۔ یہہ تھا باوا صاحب کا اوپدیش۔ خالصہ جی سُنو اور خوب سُنو۔ اور کانون کے بٹے کھولکر سُنو۔ ع

آنکھ اگر پھوٹی تو خیر کان ہی سہی۔ نہ سہی جو یہی امتحان ہی سہی

پھر دیکھو جنم ساکھی کا وہ اوپدیش۔ جب لہنا نامی دیوی کا بھگت بہت سے دیوی کے بھگتون کو (جو غالباً چار پانسو کے قریب تھے) جیسا کہ جنم ساکھی سے ظاہر ہے لیکر دیوی مندر نگر جوالا مکھی (جو ایک آتش فشان پہاڑ ہے) جا رہا تھا اور راستہ مین لامان والے تیری سدا ہی جے کے جھنکارے جھنکار جاتے تھے۔ اور حسن اتفاق سے اونہون نے لوگون سے باواجی کی مہما اور استت سُنی کہ فلان جگہ فلان فقیر براجمان ہے۔ جو موہنی مورت اور لعب لعاب ہنکار سے بالکل بے بہرہ ہین۔ خیر لہنا کو اون کی ملاقات کا بڑا اشتیاق ہوا۔ اور معہ تمام سنگت کے باوا صاحب کی طرف آئے اور باواجی کو کہنے لگے۔ کہ آپ کس دیوی کے بھگت ہین۔ باوا صاحب نے کہا کہ ہم اُس جوتی سروپ پاربرہم سیوک ہین جس کے کہ تمام دیوی دیوتا گائن کرتے ہین۔ اور باوا صاحب نے بڑے دردناک سین مین جپ جی صاحب کی اس پوڑی کا وچار کیا۔

گاون تدنون اندرا اندرا سن بیٹھے دیوتیان درنالے
گاون تدنون سدھ سادھی اندر گاون سادھ وچار
ہور کیتے گاون سے مین جیت نہ آون نانک کیا وچار

آرتھ۔ مین اوس سرشٹی مان دیالو کرپالو کا بھگت ہون جس کو اندر دیوتا جو تمام دیوتاؤن کا سردار ہے معہ تمام دیوتاؤن اور رشی اور منیون کے گا رہے ہین۔

باواجی کے اس انمول اور دُرلبھ اُوپدیش نے لہنا کے دل مین ایسا فوری اثر کیا کہ اوس نے تمام ٹولی کے الٹون (جو ایک رنگ برنگ (ڈکھڑ تا) ہوتا ہے) اور ترشول (لوہے کی تین شاخون کی چھڑی)

ہو دیوی کے بھگتوں کی درڑتائی کی نشانیاں ہوتی ہیں پھینکدئے اور باواجی کے چرنوں میں گر پڑا۔ اور کہا۔

باوا میرا آون جاون رہیا

دیکھا خالصہ جی! یہہ تہا باواجی کا اوپدیش کہ دس منٹ کے ست سنگ سے ایک کثیر گروہ کو تمام دیوی دیوتاؤں کی اندھیر نگری سے نکال کر ایک واحد لاشریک کی پوجا کرائی۔

یاد رہے کہ جس زمانہ میں باواجی نے جنم لیا تہا وہ کلوکال (فیج اعوج) کا زمانہ تہا اور دنیا میں اس قدر اندھیر مچا ہوا تہا۔ کہ ایک ایک کے حصہ میں دس دس بیس بیس خدا آئے ہوئے تھے۔ کیونکہ اون دنوں میں بلحاظ ہندوں کی آبادی کے ان کے معبود کئی گنا زیادہ تھے (تینتیس ۳۳ کروڑ دیوتا تھے) جن کو شرونشکتی مان (قادر مطلق) تصور کرتے تہے مگر بالآخر ایسے ایشور کے پیارے کو پاگل اور دیوانے کے نام سے پکارا گیا۔ یہہ تہا باوا نانک جی کا اوپدیش۔ کیا خالصہ جی! آپکو یہہ معلوم ہے کہ اوس جگت کی تمام امیدوں پر پانی پھیر جانے کا کون موجب ہوا ہے۔ یہہ صرف باوا گوبند سنگھ کی مہربانی کا نتیجہ ہے اگر یہہ کہا جاوے کہ آجکل کے سکھ باوا گوبند سنگھ کے سکھ ہیں نہ کہ باوا نانک جی کے تو اس میں کچھہ مبالغہ نہیں ہوگا۔ اور اگر کسی سکھہ کو کہا جاوے۔ کیا آپ باواجی کی تعلیم پر کاربند ہو۔ تو آپ فرفر یہہ شلوک پڑھ کر سنا دیتے ہیں۔

باہیں گلے جب کے تمرے کو آکھہ ترے نہیں آیوں
رام رحیم پران قرآن اب تک کہے تم ایک نہ مانیو

ارتھ۔ اگر ہندو کہے کہ پران کے اوپر اور مسلمان کہے کہ قرآن شریف کے اوپر ایمان لاؤ تو تم ایک بھی کسی کو نہ سنو۔ اور اپنی من بھاتی کرو۔ کیا خالصہ جی یہ آپ کو معلوم ہے کہ یہہ کس بھلے مانس کی کارستانی ہے۔ بھائیو یہہ باوا گوبند سنگھ کی کارستانی کا نتیجہ ہے۔ یہہ باوا نانک جی کا ہرگز ہرگز شلوک نہیں ہے۔ اگر کوئی گرنتھی یا خالصہ اوپدیشک ثابت کر دیوے کہ یہہ نانک جی کا واک ہے تو ہم اوس کو مبلغ ۲۹۰ مائہ نقد انعام دینے کے لئے تیار ہیں۔ مگر خالصہ جی! اب باواجی کی تعلیم بھی سنو اور خوب غور سے سنو۔ شلوک آدگرنتھ

جے سو چندہ اُگہے سورج چڑہے ہزار
ایتے چانن ہندیاں گور بن گور اندھار

ارتھ۔ اگر سو چاند نکلے اور ہزار سورج چڑہے تو باوجود اس قدر روشنائی ہونے کے بھی بغیر پیر یا مرشد کے اندھیرہی اندھیر۔

آگے چل کر دوسرا شلوک ملاحظہ فرمایئے۔ شلوک

تیہہ ۳۰ حرف قرآن دے تیہہ ۳۰ سپارے کین
تس وچ سند نصیحتاں سن سن کر دیقین

ارتھ۔ وہ پیر جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔ صرف قرآن شریف ہی ہے اور قرآن شریف کے تیس ۳۰ حروف ہیں اور تیس ۳۰ سپارے کئے گئے ہیں۔ اور اس میں بہت سی نصیحتیں ہیں سنکر یقین کرو۔ کیا خالصہ جی! اب بھی ماننے میں کچھہ عذر ہے۔ بہرحال ہم تمام شہادتیں سکھہ صاحبان کے ہی دہرم پستکوں سے دینگے جن کو انہوں نے بڑی گھبراہٹ میں ڈالدیا ہے۔

اب سن لیجئے باوا گوبند سنگھ جی کی شرک اور بدعت

سوتیا۔ میں گنیش پرتھم میں مناؤں

ارتہہ۔ یعنے میں اول سب سے پہلے گنیش دیوتا (ہاتھی) کی پوجا کرتا ہوں۔ پھر

سیوک سکھہ ہمارے تاریئے۔
چن چن شترو ہمارے ماریئے

ارتھ۔ اے ہاتھی دیوتا تم ہمارے تمام سکھوں کو مکتی اور موکش پد (نجات کا راستہ) دکھاؤ اور ہمارے دشمنوں کو بڑی لمبی ناک سے کچل ڈالو۔ آہ خالصہ جی! یہی توحید تھی۔ یہی توحید کا اک راز تھا جس پر برسوں تمہیں ناز تہا۔ اب تو پردہ کھل گیا اور کھلا کہ بس ......

آگے چلکر ایک اور موحد کی وحدانیت ملاحظہ فرمایئے۔

سوتیا۔ ہو جو سدا ہماری اچھا۔ ہری ہر دھج جو کر یو رچھیا
راکھ لیو مو راکہہ ہارے۔

ارتھ۔ ہماری تمام تمناؤں اور آرزوؤں کو پورا کرو اور اے دھج (ترشول) (جو لوہے کی تین نشانوں والی چھڑی ہوتی ہے اور جس سے ماہی گیر ملاح مچھلی وغیرہ کے شکار کے لئے پاس رکھتے ہیں) جس کا اوپر ذکر کرآیا ہوں۔ تم ہماری حفاظت کرو۔ واہ خالصہ جی! واہ ترشول۔

کیا "تیری" اور کیا "پدی کا شوربا۔ کہاں ترشول اور ترسول کی حفاظت۔ برائے خدا کچھہ تو غور کرو۔ کہاں رام رام اور کہاں تم میں۔ کہاں ترسول اور کہاں توحید۔ خیر ہمارا کام کہنا ہے اگر کوئی مانلے تو بہتر ہے

اگر میری یاد غلطی نہیں کر رہی ہے تو غالباً ماہ اکتوبر یا نومبر کا واقع ہوگا کہ میں کوئٹہ میں سنڈیمن لائبریری کو جارہا تھا کہ راستہ میں مجھے سنگہ سبھا کا سکریٹری ملا۔ اور کہنے لگا کہ آج ہمارا سنگھ سبھا کا سالانہ جلسہ ہے۔ اور امرتسر سے بڑے بڑے لائق و فائق اوپدیشک اور گیانی آئے ہوئے ہیں۔ آپ بھی سنکر کچھہ لابھ اوٹھاویں۔ خیر میں نے بھی اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور سکریٹری صاحب کے ساتھہ ہولیا۔ مگر مجھہ سے خاموشی نہ ہوسکی۔ اور میں نے سکریٹری صاحب کو کہا کہ سردار صاحب مجھے معلوم نہیں کہ آپ سالانہ جلسہ اور لائق و فائق اوپدیشک گیانیوں کے گیان اور اوپدیشک سے کیا لابھ اوٹھاینگے جبکہ باواجی نے سؤر کو تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکہد شمار کیا ہے۔ مگر آپ لوگوں کا من بھاتا کہا جاتا ہے۔ سکریٹری صاحب نے جواب دیا۔ وہ کیسے۔ میں نے باواجی کا یہہ شلوک سنایا

اک بھگت بھگوان جہیں پرانی کے ناہیں من
جیسے سوکر سوان نانک مانو تا ہیں تن

یعنے وہ آدمی جس کے دل میں ایشور کی محبت نہیں وہ سؤر اور کتے سے بھی بدتر ہے۔ گویا باواجی کے نزدیک کتا اور سؤر تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکہد ہے۔ مگر ہائے تعصب تیرا ستیاناس ہو۔ یہ اس گورو کا حکم ہے جس کے چیلوں میں یہہ من بھاتا کہا جاتا ہے

سکریٹری صاحب۔ بیشک باواجی نے سؤر کو تمام روئے زمین کی چیزوں سے نکہد شمار کیا ہے۔ مگر اس کے کہانے کی ممانعت نہیں کی۔

میں۔ واہ بھائی جی واہ۔ کیا جو خراب چیز ہوتی ہے انسان اوس کو کہالیتا ہے۔

ستم کو تم کرم سمجھے جفا کو تم وفا سمجھے
حیف ایسی سمجھہ پر گر سمجھے تو کیا سمجھے

دل تو یہہ چاہتا تہا کہ آریوں کی خود غرضی کا بھی پردہ فاش کیا جاوے۔ مگر تو ایک تو اس کے اظہار سے طوالت مانع ہے اور دوم میرے بزرگ بہرا تا ماسٹر عبدالرحمان صاحب (مہر سنگہ) نے اپنی تصنیف اختیار الاسلام کے ہر دو حصہ میں عموماً اور تعلیم الاسلام بجواب دہرم پال میں خصوصاً آریوں کی سرستی کے تانے پیٹے کو جلا کر ایک ایسی آگ بھڑکا دی ہے۔ جو گنگا جل کے پوتر جل کے بجھانے سے بھی نہیں بجھے گی۔

منگل داس۔ سورن سنگہ کمارنت خالصہ برہمچاری
حال وارد قادیان ضلع گورداسپور (م۔ی سابق مدرس پشین)

نماز جنازہ۔ موضع گمول تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ میں ایک بزرگ سکونت رکہتے تہے حسن محمد دہریاف۔ اذان کہنے پر ہندوں نے اونپر مقدمات بھی بنائے۔ العاقبت للمتقین۔ ان دنوں سلسلہ عالیہ میں شریف پاکر قریباً ستر برس کی عمر میں ملک جاودانی میں جابسے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ التماس برادران

وصیت [illegible]

۱ - سکہ میاں فضل الدین ولد میاں غلام محمد قوم پٹھان ساکن قصبہ خوشاب ضلع شاہ پور کا ہوں مین بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج تاریخ ۱۲ - ماہ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

۲ - مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اون کا مرید اور پیرو ہون -

۳ - کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - مین اون ہدایات کا جو اوس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اونکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے - میں اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

۴ - میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے - تین کوٹھے تین پڑاہ بعمارت پختہ و خام مسقفہ کڑیان معہ صحن سفید اور ایک ڈیوڑھی مسقفہ بایان بعمارت خام حدود اربعہ ذیل غرب کوچہ - مشرق کوچہ و مسجد - شمال مکان غلام رسول و فتح الدین صاحب - جنوب ملک عالم خان و سرور شاہ صاحب واقع محلہ آہیران قصبہ خوشاب ضلع شاہ پور قیمتی پانصد ۵۰۰ روپیہ - اور جس پر میرا اس وقت مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد مین میرا کوئی شریک نہین - مین آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ⅕ حصہ یعنی پانچوان حصہ کے متعلق وصیت کرتا ہون کہ میری یہ جائداد جو قیمتی یک صد روپیہ ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کی جاوے - اور انجمن مذکور کا اختیار رہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائداد سے اس جائداد کو الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے - وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے - تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی یا غیر احمدی - میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین - اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

۵ - مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد کوئی اور جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد سوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق مین یہ وصیت کرتا ہون کہ چونکہ حسب ارشاد حضرت اقدس کے بجائے ⅓ حصہ کے ⅕ حصہ کیا ہے لہذا ہی ⅕ حصہ وصیت مذکورہ بالا فقرہ ۴ سمجھی جاویگی - باقی فاضلہ جائداد کے مالک ورثا ہون گے -

۶ - میری یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین دارالامان قادیان مین پہونچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

۷ - اور میری یہ بھی وصیت ہے - کہ چونکہ مین عمر رسیدہ قریباً معذور ہو چکا ہون اور لائق کام کرنے کے نہین اور میرے بیٹے مان نفقہ کے بھی میرے ورثا ذمہ دار ہین اگر اللہ تعالےٰ نے اون کو توفیق بخشی تو وہ میری نعش کو قبرستان موصوف مین پہونچادینگے اور امید کرتا ہون کہ وہ بشرط توفیق کے پہونچادینگے - ورنہ نہین تو انجمن مذکور کو اللہ تبارک تعالیٰ جرأت و ہمت بخشے تو پہونچا دے ورنہ خیر -

۸ - یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مینے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی - لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے

۹ - اس کا ذکر فقرہ ۷ مین مفصل ہو چکا ہے ایسا ہی سمجھا جاوے کہ جیسا فقرہ مذکور مین کیا گیا ہے - لہذا یہ وصیت نامہ ابتغاءً لوجہ اللہ لکھدیا ہے کہ سند ہووے

تحریر بتاریخ ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء -

گواہ شد - ملک عالم خان نمبردار و رئیس خوشاب

العبد - مولوی فضل دین ولد غلام محمود

گواہ شد - غلام رسول ولد محمد دین قوم پٹھان خوشاب

بقلم محمد بخش ساکن سرگودہ مقام خوشاب

وصیت ۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

۱ - مین نبی بخش ولد رحیم بخش قوم قریشی ساکن قصبہ امرتسر کٹڑہ اہلو والیہ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۵ - مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

۲ - مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اون کا مرید اور پیرو ہون

۳ - مین اقرار کرتا ہون کہ رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - مین اون تمام ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے مین اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد اُن تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

۴ - میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے - ایک مکان بعمارت پختہ جس کی چار کوٹھڑیان منجملہ اون کے ایک کوٹھڑی سہ منزلہ اور تین کوٹھڑیان دو دو منزلہ معہ صحن و ڈیوڑھی نمبری خانہ شماری ۱۷ ۱۸ واقعہ امرتسر کٹڑہ اہلو والیہ متصل طویلہ خان محمد شاہ جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے اور قیمت اس مکان کی اس وقت تخمیناً دو ہزار پانسو روپیہ ہے - اور علاوہ اس کے متفرقہ مال تجارتی پشمینہ وغیرہ ہے - جو قریباً اڑھائی ہزار روپیہ

کا سب یہ کل جائیداد پانچہزار روپیہ کی ہوئی اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین - اس لئے مین آج کی تاریخ سے محض ابتغاءً لوجہ اللہ اس جائیداد مین سے دسوین حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو مبلغ پانچسو روپیہ ہے - میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے - انجمن مذکور کو اختیار ہوگا - میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے - یا اوس مین شامل رہنے دے وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اوس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اوس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

۵ - مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون - یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے - مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور اطلاع دیتا رہون گا -

۶ - مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ حضرت مسیح موعود یا احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہین یا آیندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہونچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے

۷ - میری یہہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہونچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہون اون اخراجات کی متکفل میری یہہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین ہے - ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کرودن گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرادونگا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا - اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی - اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہون گے - جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے - اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے -

۸ - یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ بیان کی ہے - اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا گیا ہے - درست اور قائم رہیگی لیکن یہہ ضروری ہوگی کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے -

۹ - یہہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا یا میری دیگر متروکہ جائیداد سے وصول ہوئے ہون اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا - بلکہ مجلس کو ہوگا - فقط -

گواہ شد - [illegible] ولد [illegible] بخش [illegible]
گواہ شد - خدا بخش ولد رحیم بخش رفوگر بقلم خود
العبد - نبی بخش بقلم خود
گواہ شد - بقلم خود [illegible] محمد ولد نبی بخش
نویسندہ این وصیت نامہ بندہ خاکسار [illegible] العبد احمد امرتسر

وصیت نمبر ۱۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب سکرٹری صاحب مجلس کارپرداز مصالح قبرستان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ -

۱ - مین مسمی غلام قادر ولد فخر الدین قوم کشمیری ساکن سیالکوٹ تحصیل و ضلع سیالکوٹ - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۰ جون ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون - کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

۲ - مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ ربہ مسیح موعود و مہدی قادیان نسخ گرداننده کل عادی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اون کا مرید اور بیعت کردہ ہون -

۳ - مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - مین اون تمام ہدایات کا جو اس مین درج ہین پابند ہون اور ایسا ہی مین اون تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اون کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ شائع ہون گے ہین اون تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط و قواعد و شرائط انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہینگے -

۴ - اس وقت سوائے تنخواہ ماہوار کی جو فی الحال مبلغ ... روپیہ ملتی ہے اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے قبضہ مین نہین ہے - اس واسطے مین موجودہ آمدنی کا بلا حصہ دیتا رہون گا -

مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی اور جائیداد پیدا کرون - یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری متروکہ یا فضلہ ثابت ہو - تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے - انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اوس مین شامل رہنے دے وہ اوس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اوٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی - میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین ہوگا - اگر میری جائیداد وصیت کردہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی - مین اس جائیداد کی انجمن مذکور وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہون گا -

۶ - مین یہہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون - تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہین یا آیندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان میں پہونچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے فقرہ ۵ میں کیا ہے ہرگز نہیں ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دونگا جسکا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دونگا۔ اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہونگے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو جائز ضروری اور شرعی سمجھیں گے۔

۸۔ میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں۔ کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اسوقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جسکا ذکر فقرہ ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہونچانے کی پوری پوری سعی فرمائی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکی۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہونگا۔ یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے ان کا وصول کرنا اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط

گواہ شد۔ محمد سرور شاہ مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بالعبد۔ غلام قادر

گواہ شد۔ شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۲۹ جون ۱۹۰۶ء

رسید زر

۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء۔ ۲۳۸ منشی گلاب الدین صاحب ے/

۲۹ جنوری ۱۹۰۷ء ۱۰۴۵ عماد الدین صاحب ے/
۲۹ " " " ۱۹۵ عبد الرحیم صاحب ے/
۲۹ " " " ۱۳۳۸ عبد الخالق صاحب ے/
۲۹ " " " ۹۴۵ مرزا رحیم بیگ صاحب ے/
۲۹ " " " ۱۲۱ عبد القادر صاحب ے/
۲۹ " " " ۳۴۸ عبد الغنی صاحب ے/
۲۹ " " " ۸۳۹ حافظ نور محمد صاحب ے/
۲۹ " " " ۹۹۶ عبد اللہ صاحب ے/
۲۹ " " " ۵۰۰ محمد حسین صاحب ے/
۲۹ " " " ۸۴۳ فضل الٰہی صاحب ے/
۲۹ " " " ۹۹۹ قاضی عبد المجید صاحب ے/
۳۰ " " " ۱۰۵ کریم بخش صاحب ے/
۳۰ " " " ۹۴۳ مولا بخش صاحب ے/
۳۰ " " " ۱۱۰۳ حاجی خان صاحب ے/
۳۰ " " " ۱۰۱۰ دولت خان صاحب ے/
۳۰ " " " ۱۰۱۱ سید نعمت علی شاہ صاحب ے/
۳۰ " " " ۱۳۱۴ محمد الٰہی صاحب ے/
۳۰ " " " ۱۹۲ فضل الٰہی صاحب ے/
۳۰ " " " ۹۰۸ چراغ دین صاحب ے/
۳۰ " " " ۱۵۱ صاحب دین صاحب ے/
۳۰ " " " ۸۹ حسین علی صاحب ے/
۳۱ " " " ۱۴۶۴ عنایت علی صاحب ے/
۳۱ " " " ۷۳۶ انوار حسین خان صاحب ے/
۳۱ " " " ۹۴۷ فضل الدین صاحب ے/
۳۱ " " " ۵۲۲ نذر محمد صاحب ے/
۳۱ " " " ۷۵۷ شیخ حسین صاحب ے/
۳۱ " " " ۳۹۵ رکن الدین صاحب ے/
۳۱ " " " ۱۵۴ حافظ احمد دین صاحب ع/
۳۱ " " " ۸۸۱ حکیم سید محمد صاحب ع/
۳۱ " " " ۴۵ مولوی عزیز بخش صاحب ے/
۳۱ " " " ۶۰۳ عبد المنان صاحب ے/
۳۱ " " " ۲۵۱ حافظ محمد الدین صاحب ع/
۳۱ " " " ۱۱۳۸ محمد اکرام صاحب ع/
یکم فروری ۱۹۰۷ء ۱۴۹۴ غلام محمد صاحب عہ/
" " " ۴۶۳ سید محمد قاسم صاحب للعہ
" " " ۸۵۱ محمد اکرام صاحب ے/
" " " ۱۱۶۳ مصری خان صاحب ے/

۲ فروری ۱۹۰۷ء منشی عطاء اللہ صاحب عہ/
۲ " " " ۱۰۲۳ فضل الدین صاحب ے/
۲ " " " ۱۹۱ چودہری چھجے خان صاحب ے/
۲ " " " ۴۶۲ فضل دین صاحب ے/
۲ " " " ۱۰۲۹ چودہری سلطان علی صاحب ے/
۲ " " " ۴۷۹ محمد داؤد صاحب ے/
۲ " " " ۱۰۴۹ مولوی عبد اللہ صاحب ے/
۲ " " " ۹۳۶ سردار محمد عجب خان صاحب ے/
۲ " " " ۳۹۱ سید عبد الستار صاحب ے/
۲ " " " ۸۳۵ محمد دین صاحب ے/
۲ " " " ۵۹۶ پہول محمد صاحب ے/
۲ " " " ۴۰۳ محمد علی صاحب ع/
۲ " " " ۴۳۵ منشی گلاب الدین صاحب ۴/
۳ " " " ۱۴۹ منشی فضل کریم صاحب ے/
۴ " " " ۱۴۹۵ عبد القادر صاحب کنی ے/
۴ " " " ۱۴۹۶ نیاز محمد خان صاحب ے/
۴ " " " ۱۱۴۷ محمد ظہیر الدین صاحب عہ/
۴ " " " ۲۹۰ مرزا سلطان احمد صاحب صہ/
۴ " " " ۱۱۴۶ مولوی محمد علی صاحب عہ/
۴ " " " ۱۴۹۴ عبد الرحمٰن صاحب ے/
۴ " " " ۱۰۱۵ مولوی نور محمد صاحب ے/
۴ " " " ۶۲۶ عبد السبحان صاحب ے/
۴ " " " ۱۰۲۷ عبد الکریم صاحب ے/
۴ " " " ۹۱۶ فضل دین صاحب ے/
۴ " " " ۸۳۲ چودہری عطاء اللہ صاحب ے/
۴ " " " ۱۴۰۱ نور الدین صاحب ے/
۴ " " " ۹۰۰ غلام نبی صاحب ے/
۴ " " " ۵۰۹ منشی محمد احسن صاحب ع/
۵ " " " ۴۲۰ محمد شفیع صاحب ے/
۵ " " " ۷۶ سخاوت علی صاحب ے/
۶ " " " ۲۸۲ جمال الدین صاحب ع/
۷ " " " ۲۹۴ چودہری جلال خان صاحب ے/
۷ " " " ۱۱۴ سیٹھ عبد الرحمان صاحب صہ/
۷ " " " ۱۱۰۷ بابو مولا بخش صاحب عہ/
۷ " " " ۱۵۱ شفیق الدین صاحب ے/
۷ " " " ۹۹۶ نور الدین صاحب ے/
۷ " " " ۸۹۳ عبد الصمد خان صاحب ے/

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل پہر شاید ہی موقعہ ملے)

نام کتاب مصنف	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمٰن ـ مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب	جواب عصاء موسےٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القاء شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین مدلل جواب دیا ہے اگر یہ کتاب پڑھ لیجاو تو پہر بس	۸/
شہادت النہادتین " "	سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت پہ بہی گران نہین	۱/
اعلام الناس حصہ ۲ " "	وفات مسیح ـ امام غیر نبی پہ نبی ہو تشبیہ ـ تقلید	۳/
سبیل الناس " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین اون کا پایا جانا	۰۴/
تتمہ ازالۃ الوسواس حصہ نمبر ۱ و ۲ سواء السبیل حصہ ۲ اللناس	قابل دید ـ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تحذیر المومنین " " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین ان کے دندان شکن جواب	۴/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	۱/
القول الصحیح ـ البرہان الصریح مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب پنجابی نظم	حضرت مسیح موعود کی تائید مین دونون کتابین بالخصوص البرہان نہایت عمدہ ہے ـ وفات مسیح ـ حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال ـ یاجوج سب کا بجواز کتب ذکر ہے	۱/ ۰۲ کل ۰۳/
ادعیۃ القرآن ـ منظومہ اکل آف گوریکے	قرآن مجید مین جسقدر دعائین ہین اون کا منظوم ترجمہ اور پہلے ایک قصیدہ ہے جسمین حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی مدلل مذکور ہین	۲/
شہادت آسمانی حصہ ۱ و ۲	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرایق — عا

شرح تہذیب الکلام — عہ/

مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض — ۵/

الہدیۃ السعدیۃ ـ مسیح موعود کے بارے مین و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ ـ مصرین و غزالی و ابن العزلی والاشعری ـ یہ کتابین عربی مین ہین ـ ۰۲/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین ـ مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ـ ۱ میرا ایک عزیز نوجوان دوست ـ سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود اون کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین اونکی بخوشی سفارش کرتا ہون اور اُمید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین گے وہ خوش ہون گے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پہر فیصلہ ہوگا ـ خط و کتابت میرے نام ہو ـ ایڈیٹر

۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان ـ صالح ـ خوش رو ـ خوشخو ـ عالم احمدی ہین ـ آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین اور آپ کی دنیاوی حیثیت بھی اچھی رئیسانہ ہے قوم وینس ہے اور قریشیون سے آپ کی رشتہ داریان ہوتی رہی ہین آپ نکاح کے خواہشمند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط و کتابت فرماوین ـ پرائیویٹ طور پر بھی ہرطرح اپنا اطمینان کر سکتے ہین اس سے پہلے کوئی بیوی نہین ـ بڑا ہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوۃ مین پیشقدمی کریگا ـ انشاء اللہ ـ نیازمند اکمل آف گولیکے ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق ـ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین ـ منیجر اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور در ثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صر فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت ۱۲ ار علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریدارونکو ایک روپیہ کی رعائیت رہے گی ـ والسلام منیجر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے اہتمام سے چھپا

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) | ۱۴ محرم ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء | نمبر (۹)

چہ گویمت باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت ۔ عسر اور یسر نعمت وبلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ .... عہ ۲۰
معاونین درجہ اول جن کو چار پرچہ اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے .... صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پرچہ اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے .... للعہ
عام قیمت پیشگی .... سے
عام قیمت مابعد .... للعہ
قیمت فی پرچہ ۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے ۵ ایام کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ نہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

(کتبہ عاجز محمد حسین رہتاسی)

نمبر (۹) مورخہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ - فروری ۱۹۰۷ء جلد (۶)

مین قادیان مین کس کس سے ملا

مین ۶ رفروری ۱۹۰۷ء کو ۲ بجے کے قریب بٹالہ سے بارش مین بھیگتا ہوا قادیان پہونچا یہان آکر ایک شخص کی رہبری سے اپنے پیارے اور مکرم بھائی محمد اکبر شاہ خانصاحب اکبر نجیب آبادی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے پاس پہونچا اور انکو دفتر مین بیٹھے ہوئے بہت سے رجسٹرون کی ورق گردانی مین مصروف پایا۔ مجھکو پہلی ہی مرتبہ دار الامان آنے کا اتفاق ہوا ہے پرسون ۱۰ فروری کو بوقت ظہر مسجد مبارک مین حضرت اقدس ؑ کی زیارت اور تجدید بیعت کا شرف حاصل ہوا اپنے سلسلہ کے بدر والحکم وغیرہ جیسے معزز اخبارات و رسالجات کے شائع ہوتے ہوئے مین بھلا کونسی ایسی بات ظاہر کرسکتا ہون جو قادیان کے متعلق احباب کو معلوم نہو۔ اس متبرک مقام مین میرے خیال اور حوصلہ سے زیادہ میرے ساتھ مدارات و محبت کا برتاؤ ہوا ہے۔ اس لئے مین اپنے قلب مین ایک جوش دیکھتا ہون کہ یہان کے اُن بزرگون کے نام جن سے مجھ کو اس وقت تک نیاز حاصل ہوسکا ہے ظاہر کرون۔ حضرت حکیم الامتہ اور اُن کے اوصاف حمیدہ کی شہرت تو ہندوستان کیا ساری جہان مین ہے مگر مین اپنے آپ کو بھی خوش قسمت سمجھتا ہون کہ مجھ سے اس محبت کے ساتھ ملے اور میری رُوح نے اون کی زیارت سے وہ ذوق حاصل کیا کہ اس سے پہلی کی کوئی مثال مجھ کو نہین ملتی۔ حضرت فاضل امروہی کی محبت اور خلق کا میرے قلب پر اس قدر گہرا اثر ہے کہ مین صحابہ کرام کے اخلاق و حالات کا اندازہ اچھی طرح کرسکا۔ مولانا مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو متین و کم سخن پایا۔ مجھکو اون کے چہرہ سے خلوص کی شعاعین نکلتی اور ان کے دل سے محبت کی خوشبو آتی ہوئی معلوم ہوئی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام سے بھی مین ایک ہی مرتبہ مل سکا۔ مجھ کو ان کی نسبت یہ اندازہ ہوا ہے کہ وہ ایک عابد اور مسکین طبع انسان ہین۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب کو رسالہ تعلیم الاسلام کے ذریعہ سے کافی شہرت حاصل ہے اور اون کی قابلیتین اہل اسلام کو جس قدر نفع پہونچا رہی ہین وہ میری معرفی کی محتاج نہین اُن کا اخلاق انکی تواضع انکی محبت ان کے نصائح (جو انہون نے زبانی فرمائے) مجھ کو انشاء اللہ ہمیشہ یاد رہینگے۔ مفتی محمد صادق صاحب سے مین اُس وقت سے واقف ہون جبکہ پہلی مرتبہ مین نے کتاب سیرۃ مسیح دیکھی تھی۔ اور مخدوم الملت جیسے رفیع الشان انسان کے پُرجوش الفاظ کو اس میتی وجود کی تعریف مین پڑھا تھا۔ مُجھ کو اس وقت تک جسقدر عینک لگانیوالے جنٹلمینون کے دیکھنے کا موقع ملا ہے اُن سب مین مفتی صاحب ہی کے چہرہ پر عینک زیادہ خوبصورت معلوم ہوئی۔ جناب شیخ یعقوب علی صاحب اور مفتی صاحب کے متعلق مجھکو بہت کچھ لکھنے کا موقع ملتا اگر یہ دونون صاحب الحکم اور بدر کے ایڈیٹر نہوتے۔ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی خندہ پیشانی باحیا لگا ہون اور اثر مین ڈوبی ہوئی پُرحکمت و بامعنے تقریر کی ستائش اس وجہ سے ایک تحصیل حاصل معلوم ہوتی ہے۔ کہ اون کے لئے یہہ ہی کافی ہے کہ وہ امام علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے اور تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر ہین۔ سید مہدی حسین صاحب سے مجھ کو باتین کرنے کا موقعہ نہین ملا مگر برادرم مکرم حضرت اکبر نجیب آبادی کو مین نے خاص طور سے اون کا مداح پایا الحکم کی مشین کے قیمتی پُرزے برکت علی خان صاحب اور ڈاکٹر عبد اللہ صاحب و میرزا غلام اللہ صاحب حکیم نصلدین صاحب۔ ماسٹر عبد الرحمان صاحب۔ حضرت اکمل آف گولیکی مفتی فضل الرحمن صاحب وغیرہ حضرات اور حکیم الامتہ کے درباریون مین سے ہرایک جُدا جُدا توصیف و تعریف کا مستحق ہے۔ برادر مکرم تو آخر میرے ہموطن اور بچپنے سے رفیق اور پُوری رازدار ہین اون کی جفاکشی کار منصبی مین مستعدی اور خلوص و مذہبی جوش کے متعلق کچھ لکھون تو ڈرتا ہون کہ اس کو تکلف سمجھ کر اور میری زبان سے اپنی ستائش کو خلوص و یگانگت کے خلاف جان کر کہین ناراض نہ ہوجاوین مین چونکہ اپنے برادر مکرم ہی کا مہمان اور اون کے پاس مقیم رہا ہون اس لئے مجھ کو ہر قسم کا آرام ملنا اور رتی بھر بھی کوئی تکلیف نہ ہونا تو ایک لازمی نتیجہ تھا لیکن اُون کی اس شاندار اور اہم ڈیوٹی کے باعث مین بورڈنگ ہوس کے فرشتہ خصال طالب علمون کے حالات کو بھی بنظر غور معائینہ کرسکا اور مین شیخ عبد الرحمان صاحب نومسلم بھائی محمود دگھوی وغیرہ نوجوان اور تہجد گزار طلباء سے استدعا کرتا ہون کہ وہ میرے لئے دُعا کرین۔ میان محمد۔ غلام حسین پشاوری۔ فضل دین و حبیب اللہ وغیرہ طلباء کے وارثون کو مین مبارکباد دیتا ہون کہ ان کے یہ فخر خاندان بچے مین نے نہایت متین و سنجیدہ اطاعت گذار خلیق اور مہمان نواز دیکھے ہین۔ اپنے پُرانے محسن ذو الفقار علی خان صاحب کو مژدہ سناتا ہون۔ کہ اون کے دونون چھوٹے چھوٹے بچے انشاء اللہ تعالے کسی دن قوم کے قابل فخر وجود بن کر رہینگے۔ بہت ہی خوش قسمت ہین۔ وہ والدین جن کے بچے یہان تعلیم الاسلام مین تعلیم پاتے اور میرے برادر مکرم و سید سرور شاہ صاحب کے زیر تربیت بورڈنگ ہوس مین رہتے اور روزانہ حکیم الامت کے درس قرآن مین شریک ہوتے ہین ایک زمانہ ضرور ایسا آنے والا ہے کہ بہت سے احمدی نوجوان یہان دار الامان مین تعلیم نہ پانے اور اپنے والدین کی بے جا محبت پر (جس نے ان کو یہان تعلیم کے لئے نہ آنے دیا) افسوس کرینگے۔ اور دست حسرت ملینگے۔ اے صاحب اولاد احمدیو! اپنی اولاد پر رحم کرو۔ اور یہان تعلیم کیلئے اگر اپنے بچون کو بھیج سکتے ہو۔ تو ضرور بھیجدو۔ امام علیہ السلام کے متعلق اس مضمون مین مدح و ثنا لکھنی گستاخی سمجھتا ہون اس کیلئے لیاقت اور فرصت کی ضرورت ہے۔ ضرورتین تقاضا کررہی ہین۔ کہ فوراً وطن کو روانہ ہون اور امام علیہ السلام کی زیارت کا شوق بزرگان ملت کی صحبت کا ذوق اور برادر مکرم کی محبت کا جوش اصرار کرتا ہے کہ یہان سے نہ جاؤن۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ آج ۱۲ رفروری ۱۹۰۷ء تک تو دار الامان مین مقیم ہون۔

راقم ڈاکٹر عبد المجید خان احمدی نجیب آبادی۔

درخواست جنازہ

میان مبارک احمد صاحب سکنہ بھیلی ضلع ہوشیارپور قضاء الٰہی سے فوت ہوگئے ہین احمدی احباب ان کیلئے غائبانہ نماز جنازہ پڑہین کہ خدا انہین غریق رحمت کرے۔

خاکسار امیر محمد پٹواری حلقہ بھیلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۵ فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - ”مِنَ النّاسِ وَ العامۃ“

یعنی من خواص النّاس والعامۃ - یہ طاعون کی طرف اشارہ ہے کہ اس مرتبہ طاعون کے حملہ سے کچھ خاص لوگ بھی مرینگے جو معزز ہوتے ہین یا سفیدپوش ہوتے ہین اور عام لوگون مین بھی مری پڑیگی۔

۲ - ”لو لا الاکرام لہلک المقام“۔

ترجمہ - اگر تیری عزت کا پاس نہوتا تو مین تمام قادیان کو ہلاک کر دیتا

اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان مین سے بھی کچھ لوگ طاعون سے مرینگے اور یہ مرنا الہام انّہ اوی القریۃ کے مخالف نہین کیونکہ اوی سے مراد الہام الٰہی مین یہ ہے کہ آخر قادیان کے لوگ بچائے جائینگے۔ بکلّی استیصال نہین ہوگا۔

۲۶ - فروری ۱۹۰۷ء الہام ”تحفۃ الملوک“

اِس کے معنے ابھی نہین کھلے - بہرحال ملوک سے اسکو کچھ نسبت ہے۔

۲۳ - فروری ۱۹۰۷ء ”وان یروا اٰیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر“

ترجمہ جب کوئی نشان دیکھینگے تو کہین گے کہ یہ معمولی بات ہے کوئی خارق عادت امر نہین یا کوئی فریب ہے۔

۳ - ”سیہزم الجمع و یولّون الدّبر“

ترجمہ - عنقریب یہ لوگ بھاگ جائینگے اور پیٹھین پھیر لین گے یہ اس طرف اشارہ ہے کہ وہ وقت آتا ہے کہ خدا کے نشانون سے انکار کی گنجائش نہین رہیگی اور نشان ایسے طور سے کھلینگے کہ منہہ بند ہو جاینگے - رویا مین گویا مین ہون کسی نے کہا کہ آپ جنازہ جاکر پڑہین گے گویا کسی کا جنازہ ہے جو پڑہا جاویگا۔

۴ - ”لا تحزن انّ اللّٰہ معنا“۔

ترجمہ - غم نکر خدا ہمارے ساتھ ہے کسی دوست کو اسمین تسلّی دیگئی ہے۔ گویا مین تسلّی دونگا۔

دُعا مدد - مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبائے انٹرنس شیخ عبدالرحمٰن - مظفر احمد - محمد علی - محمد صادق وغیرہ جو امتحان مین جانیوالے ہین احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔

ثلج والی پیشگوئی جو مئی ۱۹۰۶ء مین شائع کی گئی تہی اُس کے پورا ہونے کی خبرین نہ صرف ہند سے بلکہ یورپ سے بھی اب تک برابر آ رہی ہین - ہر طرف سخت بارشون اور خوفناک ژالہ باری اور خطرناک برفباری کی خبرین شائع ہو رہی ہین۔

اخبار قادیان - حضرت اقدس بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین - عاجز راقم اس ہفتہ کے درمیان علیل رہا - احباب سے درخواست دُعا ہے۔

رسالہ آریہ - چھپ کر شائع ہوگیا ہے - قیمت ۳ - محافظ کتب خانہ لنگر سے ملسکتی ہے یہ رسالہ اخبار مین بھی شائع ہوگا - انشاء اللہ تعالےٰ۔

ثناء اللہ مولوی امرتسری اور اُس کے بھائی آریون کیواسطے الہامات کے فیصلہ کیلئے آسان راہ نکل آئی ہے بہتر ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایک دفعہ پھر قادیان آنیکی تکلیف اُٹھاوین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

بے تعصبی امیر

سلسلہ احمدیہ کیلئے ایک درخواست

(ترجمہ از اخبار پائونیر الہ آباد - مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۰۷ء)

کچھ عرصہ ہُوا کہ پایونیر کے کالمز مین علی گڑہ کالج ڈیوٹی ڈیپوٹیشن کے ایک ممبر کی قلم سے ایک آرٹیکل نکلا تھا جس مین مضمون نگار نے اپنے ذاتی تجربہ کی رُو سے بیان کیا تھا کہ سلسلہ احمدیہ جہاد کے مٹا دینے مین بہت مُفید اور صحیح اثر مسلمانون پر چُپکے اور آہستگی سے ڈال رہا ہے - اس امر کے ظاہر کرنے مین "کہ سلسلہ احمدیہ شہنشاہ ایڈورڈ کی بے لگام اور سرکش رعایا کو برٹش گورنمنٹ کے پُرامن باشندے بنانے مین ایک کسان کا کام دے رہا ہے" یہ مضمون نگار صرف پہلا اکیلا شخص نہین بلکہ اس سے زیادہ دُور اندیش پولیٹکل امور مین غور کرنے والے اور دانا شخصون نے جب اس معاملہ مین بغیر کسی قسم کے تعصب اور رورعایت غور کیا ہے تو وہ بھی ایسے ہی نتائج پر پہونچے ہین تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر نے امریکہ کے ایک میگزین مین جہاد کے متعلق بحث کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایسی ہی رائے ظاہر فرمائی ہے ۱۹۰۰ء مین سر فریڈرک کننگھم نے جو پشاور ڈویژن کے سپرنٹنڈنٹ اور کمشنر رہ چکے ہین - اس سلسلہ کے بانی کو لکھا تھا "کہ جہان تک مین سمجھ سکتا ہون - یہ رسالہ اسلامی عقائد کی ایک صحیح اور مبرہن تفسیر ہے اور آپکے علم و فضل کے شایان ہے مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے عالم فاضل اُستاد کی تفسیر کو تمام مسلمان بسر و چشم قبول کرینگے نہ صرف اپنے پاک مذہب کی بریت کیلئے بلکہ اُس ثبوت کیوجہ سے کہ اسلام ہرگز اس بات کا روادار نہین کہ مذہب کی آڑ مین ایسے مجہول اور بدذاتی کے کام کئے جاوین - مین خوش ہون گا کہ آپکے رسالے اور فتوے اس سرحدی صوبہ مین کثرت سے شائع ہون"۔

سر فریڈرک کننگھم کا آخری فقرہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سرحدی صوبہ مین سلسلہ احمدیہ کی تصنیفات کیا کام کر رہی ہین جہاں کہ اس وقت تک بہت سی قیمتی جانین اس غلط عقیدہ کی شکار ہو چکی ہین - جہاد کے مسئلہ پر ایک لمبی اور گہری غور کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہون - کہ اسلام کی گذشتہ تاریخ ہرگز اس عقیدہ کا منبع و ماوے نہین بلکہ ایک آئندہ کی امید ہے جو اس کی پرورش کر رہی ہے - دوسرے الفاظ مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال ہرگز جہاد کے مؤید نہین بلکہ اس کی مؤید ایک ایسے مہدی کی آمد ہے جو کہ فرد فرد سے جنگ کریگا اور ہر ایک انسان کو جو اسلام قبول نہین کرتا قتل کر دیگا - ایسے افسر اور لیڈر کی ہر وقت اُمید مذہب کے جوش کی حرارت کو بعض دلون مین بھڑکاتی رہتی ہے اس بات سے انکار نہین ہو سکتا کہ بہت سے مسلمان ان اعتراضات کا دندان شکن جواب دیچکے ہین جن مین کہا جاتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بزور شمشیر بہت سے لوگون کو مسلمان کیا اس کے جواب مین صفائی سے یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ نبی کریم کی لڑائیان دفاعی رنگ مین تھین مگر سلسلہ احمدیہ کے باہر کسی نے اس غلط عقیدہ کی تردید نہین کی جس مین یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مہدی آئیگا جو غیر مسلمانون سے جنگ کرے گا اور زبردستی اسلام لانے پر مجبور کریگا - سلسلہ احمدیہ نے نہ صرف چند عقائد کی تفسیر کے ذریعہ سے بلکہ عملی طور پر ایک ایسے مہدی کے قبول کر لینے سے جو کہ اسلام کا غلبہ بخلاف تلوار - نشانات اور براہین کے ساتھ ظاہر کرنے کیلئے آیا ہے اس عقیدہ جہاد کی غلطی کو ظاہر کر دیا ہے جس کو ایک آنیوالے غازی مہدی کی اُمید ہمیشہ تازہ [illegible] رہتی ہے اور اس نے صاف طور پر بیان کر دیا ہے کہ نہ خود نبی کریم نے اس بات پر عمل کیا - نہ مہدی کے زمانہ مین اس پر عمل کرنے کا کوئی موقعہ ہے - حالت موجودہ مین سلسلہ احمدیہ کی ترقی امن و صلح کے بڑھانے کا ایک بڑا ذریعہ ہے اور تمام بہی خواہان برٹش گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ اگر وہ اس کے پھیلانے مین مدد نہ دین تو کم سے کم اسے موقعہ دین کہ یہ پھلے پھُولے اور نشو و نما پائے اس کے متعلق ہز میجسٹی امیر کابل کا بھی ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے - اور وہ یہ ہے کہ یہ سلسلہ اپنی قیام کے تھوڑے ہی عرصہ مین دُور دُراز ملکون تک پھیل گیا ہے اور اس کے ممبر خود امیر کی دولت مین بھی پائے جاتے ہین - پہلا ممبر جس کے ذریعہ مرحوم امیر کو یہ پتہ لگا تھا - کہ اس سلسلہ کے خیالات جہاد کے خلاف ہین اس لئے وہ مروا دیا گیا اس کے بعد خوست کا ایک معزز مولوی جس کی خود امیر عزت کرتا تھا اور جس کے مُریدون میں دربار کے بڑے بڑے امرا شامل تھے اور جس کے مُریدون کی تعداد خاص افغانستان مین پچاس ہزار سے کسی طرح کم نہ تھی اور جو کہ سلطنت انگریزی اور سلطنت امیر ہر دو مین بڑی بڑی جاگیرون کا مالک تھا یہ شخص بانی سلسلہ کی ملاقات کیلئے قادیان آیا اس بزرگ کا نام صاحبزادہ عبداللطیف تھا اور وہ خوست کا رہنے والا تھا یہ بزرگ دو یا تین ماہ قادیان مین ٹھہرا اور اس کے بعد اپنے وطن کو واپس چلا گیا اس کی واپسی پر ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان نے اس کو قید مین ڈالدیا اور چند مہینون کی قید کے بعد جس مین اس کو کئی دفعہ احمدی عقائد سے توبہ کر لینے کے لئے کہا گیا اور اس کو وعدہ دیا گیا کہ اگر وہ اپنے عقائد سے تائب ہو جائے تو اس کی تمام جاگیرین بحال کر دیجاوینگی اور پوری آزادی اور شاہی اعزاز حاصل ہو جائے گا مگر اس کے انکار پر اس کو سنگسار کیا گیا اگر مان بھی لیا جاوے کہ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کھلے طور پر عقیدہ جہاد کے برخلاف وعظ کہتے تھے مگر قانونی طور پر یہ سزا اس جرم سے کوئی مناسبت نہین رکھتی - یہ بدرجہا سنگین ہے -

اب جبکہ امیر نے عام اعلان اس امر کا کر دیا ہے کہ اس کی قلمرو مین تمام مسلمان فرقون اور نیز غیر مسلمانون کو ایک جیسی آزادی حاصل ہے تو مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی سنگین سزا اور بھی ایک راز سربستہ ہو جاتی ہے - اس مین شک نہین - کہ افغان ایک وحشی اور سرکش قوم ہے اور ان کے شرون سے محفوظ رہنے کیلئے امیر کو بعض دفعہ ایسے ذرائع اختیار کرنے پڑتے ہین جن کی حقیقت اور انصاف کو ہم نہین سمجھ سکتے جبکہ ہم بالکل ایک مخالف ہوا اور مخالف حالت مین زندگی بسر کرتے ہین یہ بھی سچ ہے کہ متعصب مُلاؤن نے سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کے متعلق شور برپا کیا ہوگا جس کے فرو کرنے کیلئے امیر کو سخت ذرائع استعمال کرنے پڑے ہون مگر کسی طرح سے غازی مہدی اور جہاد کے خلاف وعظ کہنے کی سزا سنگساری نہین ہو سکتی (یہ اندھیر ہے) اب چونکہ امیر نے یہ اعلان دیدیا ہے کہ اس کی قلمرو مین کسی شخص کو اس کے مذہب کے متعلق تکلیف نہین دی جاتی اور تمام فرقون کو ایک ہی سی آزادی حاصل ہے اب ہم اُمید کرتے ہین کہ ہز میجسٹی امیر افغانستان مین احمدیون کو وہی آزادی عطا فرمائے گا جو اورون کو حاصل ہے اور مذہبی غیر مداخلت کے ثبوت مین وہ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد کو ان کی اولاد کی جاگیر بحال کر دیگا اور جلا وطنی سے انہین اپنے وطن مالوف مین آنے کی اجازت دیگا - اگر احمدیون کو آزادی مذہب اور آزادی خیالات دینے کیلئے امیر کے پاس کوئی اور دلیل نہ بھی ہو تو بھی اس کیلئے یہ ایک کافی دلیل ہے کہ برٹش گورنمنٹ کے لئے سلسلہ احمدیہ

کی تعلیم نبیدہ ہو اس لئے بحیثیت انگریزی گورنمنٹ کی مددگار رہونے کے یہ تجویز فوراً اختیار کرنی چاہیئے اگر جہاد کا انکار اس کے اپنے مذہبی اعتقادات کے خلاف ہے تو بھی برٹش گورنمنٹ کی خاطر اسے اپنی سلطنت میں اس تعلیم کی اشاعت ہونے دینی چاہیئے۔

اس مین کوئی شک نہین کہ اگر سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کھلے طور سے افغانستان مین اشاعت ہوجائے۔ تو سرحدی قومین اپنے ہمسایون سے بہت سا اثر حاصل کرینگی اور اس طرح متعصب غازیون کے ہاتھ سے انگریزی افسرون کے قتل بند ہوجائینگے۔ صوبہ خوست جو انگریزی علاقہ سے ملحق ہے اس مین قریباً پچاس ہزار ایسے آدمی ہین۔ جو بحیثیت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کے مرید ہونے کے سلسلہ احمدیہ کے سچ ہونے پر ایمان رکھتے ہین۔ اور جن کو صرف یہی خطرہ ہے کہ اگر وہ کھلے طور سے اپنے اعتقادات اور ایمانیات کو ظاہر کرین تو ایسا نہو کہ ان کا حال بھی ان کے مرشد کا سا بنے اس خوف سے بعض اپنے ملک کو چھوڑ کر برٹش گورنمنٹ کے پرامن راج مین آ بسے۔ مگر پچاس ہزار کے قریب ابھی ہین جن کو امیر اپنی ہند و رعایا کی طرح آزادی دیکر ممنون اور گرویدہ بنا سکتا ہے۔ مین یقین دلاتا ہون کہ بحیثیت رعایا ہونے کے ہر مجلس احمدیون کو سب سے زیادہ امن پسند اور بے ضرر پائیگا۔ اور اگر وہ اپنے ملک مین ان کے عقائد کی اجازت دیگا تو وہ ایسا کام کرینگا جو نہ صرف انگریزی گورنمنٹ کے منشا کے مطابق ہوگا بلکہ عین اس کے اپنے مقاصد کے مطابق ہوگا۔

محمد علی از قادیان

ایک خط اور اُس کا جواب

مقاصد نکاح

سوال۔ جناب مولوی صاحب۔ تسلیم!

اسلام مین نکاح کے مقاصد کیا ہین غالباً صرف اولاد پیدا کرنا تو نہین۔ انسان کی فطرت کا بھی لحاظ رکھا ہے یہی مجھ کو بمعہ حوالجات مطلوب ہے۔ امید ہے آپ اس کا جواب لوالپسی ڈاک براہ مہربانی عنایت کرکے مشکور کرین۔

ٹھاکردت شرما وید لاہور

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب من۔ قرآن کریم پارہ اکیس ۲۱ مین کہا ہے۔

خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ۔ ایک اور پارہ مین فرمایا ہے کہ اناتون الرجال شھوۃ من دون النساء بل انتم قوم تجھلون۔ اور فرمایا ہے کہ نساءکم حرث لکم۔ اور فرمایا ہے کہ حفظت للغیب پارہ

پہلے نمبر سے معلوم ہوتا ہے کہ بی بی آرام اور سکون کے لئے بنائی ہین۔ غمگسار۔ ہزاروں افکار مین آرام کا موجب ہے۔

دوسرے نمبر سے ظاہر ہے کہ انسان مین طبعی طور پر دوستی اور محبت کرنا ایک فطرتی امر ہے اور دوستی اور محبت کے لئے یہ بی بی عجیب وغریب چیز ہے۔ تیسرے نمبر مین بتایا گیا ہے کہ عورت نازک البدن اور ضعیف الخلقت ہے اور بچون کو جننے اور گھر کے انتظام رکھنے مین ذمہ وار اور ایک عظیم الشان بازو ہے پس اس کے متعلق رحم سے کام لو۔ خدا نے اس کو رحم کیلئے بنایا ہے۔ اس کی غفلتون اور فطرتی کمزورین پر چشم پوشی کرو۔ اور آدمیون مین قدرتی طور پر شہوت کا مادہ ہے اس کا قدرت نے محل بی بی اور عورت ہی کو بنایا ہے یہ چوتھی بات ہے۔ بعد اس کے فرمایا کہ عورت کھیتی ہے۔ اور بیج بونے کے قابل ہے۔ جس طرح کھیت کی علاج اور معالجہ ضرور ہوا کرتا ہے اور اس مین خاص غرض ہوا کرتی ہے بنابرین عورت مین بھی بعض خاص خاص اغراض ہین۔ جن سے ہمین متمتع ہونا چاہیئے یہہ پانچوین بات ہے پھر عورت ننگ و ناموس اور مال اور اولاد کی محافظ اور مہتمم ہے یہ چھٹی بات ہے۔ سردست ڈاک کا وقت ہے اور خطوط کی کثرت ہے۔ اس لئے مختصراً عرض ہے اگر زیادہ تفصیل مطلوب ہو۔ تو پھر اطلاع بخشین۔

نورالدین

درخواست نماز جنازہ۔ برادرم محمد سعید صاحب جو ہائیکورٹ حاجی شاہ صاحب سے اب جیو تھے۔ بدھ کی رات دس بجے کے بعد اس دنیا سے انتقال کر گئے ہین لہذا احمدی برادران ان کیلئے نماز جنازہ پڑھین کہ اللہ تعالیٰ انکو غریق رحمت کرے۔ ... رشید

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۳۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
۱/۲ ،،	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
۱/۲ ،،	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
۱/۴ ،،					
۱/۸ ،،	۲۲	۱۲	۷	۲ ۱/۲	۱ ۱/۸
فی سطر	۱	۴ ۱/۱۲	۳ ۱/۲	۱	۲/

۱۔ یہ اُجرت پہلے ہی سے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعائیت نہ ہوسکے گی۔ بے فائدہ خط وکتابت سے طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ اجرت ہرحالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہین۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہہ اُجرت ہے۔ درمیان مین چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اُجرت چارج ہوگی۔

۴۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

۵۔ اخبار صرف اُن مشتہرون کو دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ دس روپیہ سے کم نہ ہو۔ جو مشتہر اخبار لینا چاہین۔ اون کو قیمت اخبار الگ دینی پڑے گی۔

۶۔ ضمیمہ تقسیم کرائی فی ضمیمہ عدد فیصدی لیا جاویگا بابر سے قادیان تک ضمیمہ کی مزدوری ۸ر اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۷۔ یہہ موجودہ اجرت اشتہار ہے۔ اخبار کی تعداد بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا۔ اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کرینگے ان کا اشتہار بند کرکے اون کی باقیماندہ اجرت واپس کر دی جاوے گی۔

۸۔ منیجر کا اختیار ہوگا کہ جب چاہے کہ کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اُجرت واپس کر دے

ڈائری

القول الطیب

۲۵ر فروری ۱۹۰۷ء (ظہر) فرمایا۔ اب تو اللہ تعالےٰ نے لوگون پر اتمام حجت کردی ہے۔ نشان پر نشان ظاہر ہو رہا ہے وہ جو حدیث مین آیا ہے کہ جیسے تسبیح کے دانے ٹوٹ پڑتے ہین اسی طرح متواتر نشان ظاہر ہون گے اسی وقت کے لئے تھا چنانچہ تم دیکھ رہے ہو کہ ایک نشان پورا ہو رہا ہے تو اس کے ساتھ ہی دوسرا پورا ہو جاتا ہے۔ طاعون کے متعلق ایک شخص نے ذکر کیا کہ لودیانہ مین پانچ جنازے ایک گھر کے ایک ہی وقت مین نکلے دوسرے نے بیان سے بارہ۱۲ چودہ۱۴ کوس کے فاصلہ پر ایک گاؤن کا ذکر کیا۔ کہ وہان نو۹ آدمی ایک کنبہ کے اکٹھے رات کو چنگے بھلے سوئے اور صبح ۷ مردہ پائے گئے پھر کچھ دیر کے بعد ایک لڑکا مرگیا۔ آپؑ نے فرمایا۔ یہ خدا تعالیٰ کے قہری نشان ہین افسوس کہ لوگ اس پر بھی نہین سمجھتے الہام۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ سے یہی سمجھ مین آتا ہے کہ جب تک خلقت رجوع الی الحق نہ کریگی یہ بیماری نہ جائیگی دیکھو ۔سال سب کی رائے یہ تھی کہ طاعون سے یہ ملک بہت کچھ پاک ہوگیا ہے اور اب عنقریب بالکل صاف ہو جائیگا مگر اس سال پچھلے سالون سے بڑھکر حملہ ہوا ہے ایسا حملہ کہ کئی گھرانے تباہ ہو گئے ہین اور بعض گاؤن کے گاؤن خالی ہو گئے۔ وہ جو قرآن مجید مین ہے۔ وَاِنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا نَحْنُ مُھْلِکُوْھَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اَوْ مُعَذِّبُوْھَا عَذَابًا شَدِیْدًا۔ سب کچھ پورا ہو رہا ہے۔ قادیان کے متعلق مجھے الہام ہوا تھا۔ لَوْلَا الْاِکْرَامُ لَھَلَکَ الْمَقَامُ۔ یعنی یہ گاؤن بھی ہلاکت کا مستوجب تھا مگر اکرام کے سبب محفوظ رکھ لیا گیا جس کے متعلق اٰیَۃ اٰوَی الْقَرْیَۃَ ہے۔ اٰوی کے معنے تمام لغت کی کتابون مین یہی لکھے ہین کہ کسی مصیبت کے بعد پناہ دینا۔ قرآن مجید مین بھی انہی معنون مین استعمال ہوا ہے۔ اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے قادیان مین کچھ عذاب طاعون آتا تھا اور پھر اس کے بعد حفاظت ہو گی۔ عاجز اکمل نے حضور بیانک صنعتا فاضرب ا۱۹؟

دلا تحنث کی نسبت پوچھا کہ اگر اس کے وہ معنے کئے جاوین جو عام مفسرون نے کئے ہین تو شرع مین حیلون کا باب کھل جائیگا۔ آپؑ نے فرمایا چونکہ حضرت ایوب کی بیوی بڑی نیک خدمتگذار تھی اور آپ بھی متقی صابر تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے تخفیف کردی اور ایسی تدبیر سمجھادی جس سے قسم بھی پوری ہو جائے اور ضرر بھی نہ پہونچے۔ اگر کوئی حیلہ اللہ تعالیٰ سمجھائے تو وہ شرع مین جائز ہے کیونکہ وہ بھی اسی راہ سے آیا جس سے شرع آئی۔ اس لئے کوئی حرج کی بات نہین۔

(الکمل آف گولیکے)

ایک ضروری مراسلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے محترم صادق! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ الحکم کی اگلی اشاعت مین ابھی خاصہ وقفہ ہے اس لئے مین ایک چھوٹا سا نوٹ آپ کے معزز پرچہ مین جو بہت جلد شائع ہونیوالا ہے بھیجتا ہون اس کی اہمیت سے آپ بھی آگاہ ہونگے لہذا اُمید ہے کہ بجنسہ اسکو چھاپ دین۔

آپکا ہی خیر خواہ (شیخ) یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

علیگڈھ کالج مین سٹرائک

سٹرائیک کے جراثیم علیگڈہ کالج مین بھی پہونچ گئے اور وہان بھی یہ وبا پھوٹ نکلی۔ مین نے اس خبر کو نہائیت افسوس سے پڑھا ہے اور علیگڈہ کالج کے نوجوانون پر افسوس کئے بغیر نہین رہ سکتا۔ کیا وہ نوجوان جنہون نے علیگڈہ کالج کے آغوش مین تربیت پائی ہے اس احسان کا بدلہ یہ دینا چاہتے ہین کہ وہ کالج کو بدنام کرین یہ اخلاقی جرأت نہین اور یہ سیلف ریسپکٹ نہین کہ اپنے افسرون کے خلاف جنگ (خواہ وہ قلمی یا لسانی ہی ہو) کیلئے اٹھ کھڑے ہون۔ کالج کے طالب علمون مین انقیاد اور اطاعت کا مادہ ترقی کرنا چاہئے نہ خودپسندی اور زود رنجی کا۔ اس سے غداری اور نافرمانی پیدا ہوتی ہے گورنمنٹ انگلشیہ ہی کی بدولت ان کے کالج کی عزت اور وقعت ہے انہون نے خود کالج کو اس رتبہ تک نہین پہنچا لیا۔

سٹرائک کرنے والے نوجوانون نے اپنے کالج اور کالج کے سرپرستون کو بہت بڑا اخلاقی صدمہ پہونچایا ہے اور ایسی حالت مین کہ امیر کابل نے ابھی اُن کے کالج کو دیکھا ہے آنریبل پرنسپل کے خلاف اس قسم کی حماقت پولیٹیکل حقوق اور کالج کی وقعت کو سخت صدمہ پہونچانے والی ہے۔ روشن خیال مسلمانون کو ایسے شوریدہ سر نوجوانون کو اُن کے نفع و نقصان سے آگاہ کرنا چاہئے۔ میری رائے مین یہ سارا نقص مذہبی تعلیم کی کمی اور عملی کمزوریون کا ہے جو لوگ کہتے ہین کہ وہان مذہبی تعلیم کی پابندی کی جاتی ہے وہ اس سٹرائک کے بعد شرمندہ ہون گے کیا اسلام یہ تعلیم دیتا ہے اگر علیگڈہ کالج ایسے طالب علم طیار کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ فوراً ایسے کالج کو بند کردے۔ جو ملک اور قوم کیلئے کچھ بھی مفید نہوگا۔ یہ نظیر علیگڈہ کالج مین بہت ہی بُری نظیر ہے۔ مین احمدی قوم کو مبارکباد دیتا ہون کہ وہ جس اسلوب پر اپنے نوجوان طیار کر رہی ہے وہ اسلام اور مسلمانون کے لئے انشاءاللہ مفید اور بابرکت ہون گے۔ اور گورنمنٹ کے لئے بھی ایک سود مند اور معتمد علیہ وجود ثابت ہون گے لاہور کے میڈیکل کالج کے طلباء کی سٹرائک کی نظیر موجود ہے جونہی اس ہڑتال کی خبر یہان پہونچی۔ اور حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خدام طالب علمون کو حکم دیا کہ تم کالج مین داخل ہوجاؤ۔ سب سے پہلے انہون نے کالج مین داخل ہونا اپنا فرض سمجھا اس کے بعد دوسرے طالب علم بھی داخل ہو گئے۔

اس وقت بھی مین علیگڈہ کالج کے احمدی نوجوانون سے بھی امید کرتا ہون کہ وہ اس سٹرائک مین شریک نہ ہون گے بلکہ مین یقیناً کہہ سکتا ہون کہ وہ شریک نہین۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی مذہبی اور عملی تربیت۔ اور مین یقیناً کہتا ہون کہ ان کا امام اور پیشوا جس کے ہاتھ پر انہون نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے۔ اسی امر مین خوش ہے کہ ایسی فتنہ پردازی کی راہون سے اجتناب کرتے ہین کیونکہ یہ بغی کا طریق ہے جو خدا اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہرگز پسند نہین۔

انگریزی قوم کے احسان کو ہم احمدی فراموش نہین کرسکتے اس لئے ان کے خلاف کسی آواز مین ہماری شمولیت مذہبی طور پر ناجائز اور گناہ ہے

یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم قادیان
۲۵ر فروری ۱۹۰۷ء

عزیز

ابوسعید عرب صاحب سفر مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی ومکرمی اخویم جناب مفتی صاحب سلمہ ربہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عاجز آج کلکتہ صبح کیوقت پہونچگیا ۔ راستے مین مختلف لوگون سے ملاقات ہوئی مگر خاص کر ایک صاحب کا ذکر قابل ذکر ہے ۔ مغل سرائے کے سٹیشن سے ایک صاحب میرے ساتھ ہو لئے راستہ مین مجھ سے دریافت کرنے لگے ۔ کہ آپ نے کہان جانا ہے ۔ مین نے کہا کہ بنگالہ و برہما کی طرف ۔ کہنے لگے کس غرض کیلئے ۔ مین نے کہا کہ اشاعت ریویو آف ریلیجنز کے لئے ۔ کہنے لگے کہ وہ کیا ہے ۔ مین نے کہا کہ وہ ایک رسالہ ہے ۔ جس مین اسلام کا سچا چہرہ دکھایا جاتا ہے اور ادیان باطلہ کی تردید کی جاتی ہے اور وہ قادیان سے نکلتا ہے ۔ قادیان کا نام سنتے ہی میری طرف متوجہ ہوگئے اور کہنے لگے کہ مین آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہون ان کے متعلق چند باتین ۔ کیونکہ بہت سی باتین ان کے خلاف مین نے سُنی ہین ۔ مگر فیصلہ نہین کیا کیونکہ جب تک دونون طرف کی باتین نہ سُنی جاوین ۔ فیصلہ کرنا دانشمندی سے بعید ہے ۔

سوال اوّل ۔ مرزا صاحب خدا کو مانتے ہین ۔

جواب ۔ مانتے کیا منواتے ہین ۔

سوال کس طرح ۔

جواب ۔ زندہ خدا کا یہ ثبوت ہے کہ وہ ایک واقع کی قبل از وقوع خبر دیتا ہے اپنے مُرسل کو ۔ اور بظاہر کوئی مادی اسباب موجود نہین ہوتے اور ان کے وقوع سے مومنون کے دلون مین تر و تازگی پیدا ہوتی ہے اور مخالفین کو ذلت اور رسوائی ۔

سوال ۔ کیا نماز پنجگانہ کے قائل ہین ۔

جواب ۔ بلکہ تہجد کی بھی تاکید فرماتے ہین ۔

سوال ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے مانتے ہین ۔

جواب ۔ سید المرسلین

سوال ۔ وحی یا الہام کو مانتے ہین ۔

جواب ۔ وہ خود دعویٰ کرتے ہین کہ مجھ پر وحی ہوتی ہے ۔

سوال ۔ دلیل قرآن سے بیان کرو ۔

جواب ۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ

سوال ۔ عیسےٰ علیہ السلام کی نسبت کیا کہتے ہین ۔

جواب ۔ جو دوسرے انبیاء کی نسبت ۔

سوال ۔ فوت ہوگئے ۔ جواب ۔ ہان ۔

سوال ۔ کیا دلیل فوت ہونے مسیح کی ۔

جواب ۔ جو دلیل دوسرے نبیون کی وفات کی ۔

اس پر کہنے لگے کہ مسیح زندہ یا فوت شدہ ماننا کوئی ضروریات دین سے ہین ۔ مین نے کہا کہ لاریب جُزو ایمان نہین ۔ کیونکہ اگر جزو ایمان ہوتا تو جب کوئی نیا شخص اسلام قبول کرتا تو اس سے اس بات کا بھی عہد لیتے کہ اس بات پر ایمان لانا کہ مسیح آسمان پہ ہے مگر ایک بات کا خیال رکھنا نہائیت ضروری ہے ۔ وہ یہ کہ مسیح کو زندہ ماننے مین توحید باری مین نقص لازم ہے الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ۔ خدا کی صفت ہے نہ مسیح کی ۔

سوال ۔ یہ تو بڑا عمدہ عقیدہ ہے ۔ مولوی لوگ کیون مخالفت کرتے ہین

جواب ۔ نادانی وجہالت ۔ اس پر کہنے لگے ۔ اب مین سمجھ گیا خواہ اب کوئی کچھ ہی کیون نہ کہے ہرگز اس کی بات باور نہین کرونگا ۔ پھر مین نے استاذی المکرم حضرت مولوی حکیم الامۃ نور الدین صاحب کی کتاب نور الدین دکھائی ۔ پٹنہ پہونچنے تک یہ پڑھتے رہے آخر کہا کہ مین نے وہ بات اس کتاب مین دیکھی جو آج تک دیکھنے و سننے مین نہین آئی تھی ۔ خاصکر یاجوج ماجوج کی تحقیق ۔ مین جب یہ باتین کر رہا تھا تو تین اور شخص نہایت توجہ سے میری باتون کو سنتے تھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ تینون حضرت اقدسؑ کے خدامون مین سے ہین اور شاہجہان پور کے رہنے والے ہین اور آسام کی طرف جا رہے ہین اس وقت اس خوشی و مسرت کا اندازہ مین نہین لگا سکتا جو مجھے ہوئی پھر ہم چارون کلکتہ پہونچ گئے وہ دوسرے روز آسام کی طرف روانہ ہوگئے اور عاجز پرسون کٹک کی طرف اشاعت میگزین کے لئے جاویگا ۔ اور عید کے دوسرے روز وہان سے رنگون ۔

ایک بات میرے خیال مین آئی ہے وہ یہ کہ مدرسہ کو بھی روپیہ کی بہت ضرورت ہے ۔ اور ایک سہل تدبیر سے معقول رقم ہوسکتی ہے ۔ مین نے ہر ایک احمدی بھائی کے گھر مین ایک ایک ہنڈیا رکھوادی ہے اور گھر مین اُن کے تاکید کردی ہے کہ آٹا گوندھتے وقت کچھ آٹا صبح وشام اوس مین ڈالدیا کرین اور آٹھوین روز ایک یا دو مستعد شخص اس کو ہر گھر سے اکٹھا کرکے ایک جگہ جمع کردین اور مہینہ مین اوس کو فروخت کرکے ان کی رقم مدرسہ تعلیم الاسلام مین بھیجدیا کرین جہان چاولون کا رواج ہو وہان چاول اکٹھے کئے جاوین ۔ انشاء اللہ تعالےٰ اس سے عمدہ مدد مل جائے گی اور اس کی ابتدا قادیان دارالامان سے ہی ہونی چاہیئے تاکہ اس کی تقلید تمام جماعتین کرین ۔

خادم قوم ۔ عاجز ابوسعید عرب ۱۱ رنومبر ۱۹۰۶ء کلکتہ

بدر خواتین

(ایک خط سے اقتباس جو کہ ایک غیر احمدی خاتون نے مسز اکمل کے نام لکھا ہے)

" پیاری ہمشیرہ ۔ بعد سلام مسنون کے واضح ہو کہ محبت نامہ آپکا موصول ہو کر کاشف مندرجہ فیہ ہوا اخبار بدر تو بہت ہی عمدہ ہے ہم سب لوگونکو نہائیت پسند آیا باتین بہت معقول و دلچسپ ہین اس کے پڑھنے سے ہمارا خیال ہوگیا ہے کہ مرزا صاحب کی تقریر مؤثر ہے اُن کے اچھے اور رہنما ہونے مین شک نہین ہے ۔ عموی حکیم لطیف احمدؐ صاحب (جو ہمارے تمام برادری مین سب سے زیادہ دانشمند و قابل ہین) بھی مرزا صاحب کی بڑی تعریف کرتے ہین وہ بہت روز سے اُن کو جانتے ہین ۔ کہ جو کچھ مرزا صاحب کہتے ہین وہ بناوٹی بات نہین ہے نہ وہ ریاکار ہین ۔ وہ سچے رہنما ہین خدا اور رسول کو پہچاننے والے اسلام کی حالت تنزل کو ترقی دینے والے ہین ۔ صرف مسیح موعودؑ ان کو ہم لوگ نہین کہتے ہین ورنہ اُن کے قول کو جھوٹ نہین جانتے اور یہ جو آپنے لکھا ہے فرمایا ہے کہ اس اخبار سے مرزا صاحب کا مذہب معلوم ہو جاویگا کیا اُن کے مذہب سے ہم ناواقف ہین اور ان کے مذہب سے ہمارا مذہب جُدا ہے ؟ نہین ! ہمارا مذہب اُن کا مذہب آپکا مذہب سب ایک مذہب محمدیؐ ہے ۔ فرق کچھ نہین ہے صرف اُن کے مسیح موعود ہونے کے ہم لوگ قائل نہین ہین ورنہ ان کے قول وفعل کے مُنکر نہین ہین ۔ اس اخبار مین آپ کے صاحب کا نظم بھی دیکھا نہایت ہی اچھا دل پسند نظم ہے ۔ عموی حکیم لطیف احمدؐ صاحب (جو بڑے بھاری شاعر ہین) اس نظم کی اور اس کو دیکھ کر آپ کے میان کی قابلیت کی بیحد تعریف کرتے ہین ۔

سلہ معزز خاتون پھر غور کرے کیا وہ جو سچا راہ نما اور خدا اور رسول کے احکام پہچاننے والا ہے ۔ اُس نے دعویٰ مسیحیت اپنے پاس سے بنا کر دیا ہے !!! ایڈیٹر

اُردو و ہندی کیرکٹرس

اُردو و ہندی کا مسئلہ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ مین پچھلے دلون بڑے زور و شور سے چھڑ چکا ہے۔ جس مین زیادہ تر زبان (لینگویج) کو بھی دخل تہا۔ میرا مُدعا اس وقت اُن پچھلے جھگڑون کو نیا کرنے اور گڑے کو ٹلے اکھیڑنے کا ہرگز نہین بلکہ مین وقتی حاجتون مقامی ضرورتون اور بیجا تعصبات سے الگ تہلگ رہ کر صرف اُردو و ہندی لکھاوٹون پر ایک نئے رنگ کی فلسفیانہ نظر ڈالنا چاہتا ہون۔ اردو لکھاوٹ (اُردو کیرکٹر) مین عربی کیرکٹر بھی شامل ہے اور اسی طرح ہندی کیرکٹر مین سنسکرت کیرکٹر اور انگریزی لکھاوٹ بھی داخل ہے۔ اس مضمون کے لکھنے کا باعث یہ ہے کہ میرے دو تین نوجوان دوستون کو ہندؤن کی صحبت اور ان کی زیادہ باتین سننے سے یہ غلط فہمی واقع ہوگئی ہے کہ ہندی کیرکٹر کے مقابلہ مین اردو کیرکٹر ناقص ہے۔ اردو مسلمانون کی مذہبی زبان (لینگویج) نہین۔ بلکہ ہندو مسلمان دونون اس سے برابر تعلق رکھتے ہین۔ لیکن اردو کیرکٹر اگر ہندی کے مقابلہ مین ناقص ثابت ہو جائے تو البتہ اس نقص کا ام الالسنہ کے طرز تحریر تک متعدی ہو جانا ممکن ہے۔ مجھہ کو معلوم ہے کہ ملک کے اکثر ہندو اور بعض اہل اسلام بھی مذکورہ بالا غلط فہمی مین مُبتلا ہوئے تھے اور ملک کے کئی صاحب الرائے وسیع النظر اشخاص نے اس غلط فہمی کو رفع کرنے کی کوشش اپنے اپنے طرز پر کی ہے لیکن مین اس وقت اپنے اُن ہی دو تین جنٹلمین دوستون کے مذاق کیموافق عرض کرنا چاہتا ہون۔ اس خیال سے کہ ممکن ہے اور کسی کو بھی فایدہ پہونچ جائے۔ یہہ مضمون شائع کیا جاتا ہے۔

عقل و فہم و فکر اور مدرکہ و حافظہ وغیرہ قیمتی قویٰ صرف دماغ سے ہی تعلق رکھتے ہین۔ دماغ مین اون کا نشو و نما کا سرانجام قوائی ظاہری سے ہوتا ہے اور اس کام مین آنکھین بہت بڑا حصہ لیتی ہین۔ جس چیز کو آدمی دیکھتا ہے دونون آنکھون سے خطوط شعاعی نکلکر اسی چیز پر ملتے ہین۔ اور زاویہ بناتے ہین۔ جس قدر کوئی چیز زیادہ فاصلہ پہ ہوتی ہے۔ اوسیقدر اس کے دیکھنے مین دونون آنکھون کے نکلے ہوئے خطوط کا زاویہ حادہ بنتا ہے۔ اور جس قدر قریب ہوتی ہے اوسیقدر زاویہ منفرجہ ہو جاتا ہے۔ غرضکہ جس چیز کو دیکھنا ہو اس پر دونون خطوط کا مل جانا نہایت ضروری ہے۔ یہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ آدمی دو آنکھون کے دونون خطوط شعاعی سے ایک ہی وقت مین دو علیحدہ علیحدہ چیزین دیکھہ سکے اگرچہ ہپناٹزم (مسمریزم کی قسم سے ایک فن ہوتا ہے) والون نے اس امر کی کوشش کی ہے کہ اپنی دونون آنکھون سے نگاہ کے دونون خطوط متوازی نکال سکین اور دو آنکھون سے دو علیحدہ علیحدہ چیزین ایک ہی وقت مین دیکھین مگر درحقیقت اس مین کامیابی حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔ ہپناٹزم والون کو مشق ہو جاتی ہے کہ وہ قریب قریب کی دو چیزون پر ایک دھندلی نظر ایک ہی وقت مین ڈال سکتے ہین لیکن اُن دونون چیزون مین سے ہر ایک چیز کے دیکھنے مین دونون آنکھون کے نظری خطوط کو دخل ہوتا ہے یہہ نہین ہوتا کہ تنہا ایک آنکھہ ایک چیز اور تنہا دوسری آنکھہ دوسری چیز کو دیکھہ سکے۔ اگرچہ یہہ ایک اختلافی مسئلہ ہے کہ آنکھون سے خطوط شعاعی نکلتے ہین یا آنکھوں پر اشیاء کا عکس منطبق ہوتا ہے لیکن دونون صورتون مین اس نتیجہ پر کہ دونون آنکھون سے ایک وقت مین ایک ہی چیز دیکھی جاسکتی ہے۔ کوئی حرف نہین آتا۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تہا۔ اصل مُدعا یہہ ہے کہ جب آدمی کو اپنی عقل و تمیز اور دیگر قوائے دماغی سے کام لیتے ہوئے کسی چیز پہ نظر ڈالنی پڑتی ہے تو ایسی حالت مین وہ فطرتی طور سے چاہتا ہے کہ ایک وقت مین ایک ہی چیز پر نظر رہے یہان تک کہ موٹے قلم سے لکھی ہوئی تحریر کو پڑھتے ہوئے اس قدر غور و خوض اور عقل سے کام نہین لیا جاسکتا جس قدر کہ باریک قلم سے لکھی ہوئی تحریر کے مطالعہ مین آدمی غور و فکر کر سکتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ موٹے قلم سے لکھے ہوئے الفاظ زیادہ جگہ گھیرتے ہین۔ اور ایک وقت مین پڑھنے والے کی نظر زیادہ الفاظ پر نہین پڑ سکتی اور اس لئے بوقت مطالعہ نظر کو تیز رفتاری کے ساتھہ سطرون پر سفر کرنا پڑتا ہے اور قوائے دماغیہ بہت کم اپنا کام کر سکتے ہین۔ باریک لکھاوٹ مین چونکہ اس کے خلاف ایک وقت مین کئی الفاظ بآسانی زیر نظر آسکتے ہین۔ اس لئے قوائے دماغی کو اچھی طرح کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے باریک یا موٹے قلم سے لکھنا ایک اختیاری امر ہے اور اس اردو ہندی دونون فایدہ اُٹھا سکتی ہین۔ اب دونون کے طرز تحریر (کیرکٹر) پر جب غور کیا جاتا ہے تو ہندی مین ایک ایک حرف علیحدہ لکھا جاتا ہے اور یہی نہین کہ صرف آوازون کے لئے علیحدہ علیحدہ حروف (کانسننٹ) ہون بلکہ اعراب کی جگہ بھی ایک ایک حرف (واول) علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے پس نہایت آسانی سے یہہ بات سمجھہ مین آسکتی ہے کہ اُردو کیرکٹر کا ایک لفظ قایم مقام ہوتا ہے ناگری کے ایک حرف کے اور اُردو کا ایک جملہ قایم مقام ہوتا ہے۔ ناگری کے ایک لفظ کے اسی سے یہہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ اُردو کیرکٹر کے مطالعہ مین غور و فکر سے جس قدر کام لیا جاسکتا ہے ہندی کے مطالعہ مین غیر ممکن ہے کیونکہ ہندی کے علیحدہ علیحدہ حروف پر (جو تعداد مین پچاس سے بھی زیادہ ہین) نظر ڈالکر ان کی شناخت پہر اون کو ملاکر الفاظ بنانا پہر الفاظ کے معانی کا تصور پہر الفاظ کو بناکر جملے بنانا پہر بامعنی جملون کے تصور تک پہونچنے مین دماغ کو بہت زیادہ کام کرنا پڑ جاتا ہے۔ بخلاف اُردو کے کہ اس مین ہر ایک لفظ پر اس طرح نظر پڑتی ہے جیسے ہندی کے ایک حرف پر۔ اس کے علاوہ جو عبارت اردو کیرکٹر ایک سطر مین ادا کر سکتا ہے۔ ہندی کے لئے وہی عبارت لکھنے مین کم سے کم تین سطرین درکار ہوتی ہین۔ جو لوگ فلسفہ زبان اور فلسفۂ تحریر سے واقف اور علامتون کے متعلق عمیق نظر رکھتے ہین وہ خوب جانتے ہین کہ لکھاوٹ کا یہہ سب سے ادنیٰ درجہ ہے کہ ہر ایک آواز کیلئے ایک علیحدہ حرف لکھا جائے اس درجہ سے بڑہکر جب کیرکٹر مین ترقی ہوتی ہے تو کئی کئی آوازون کے مجموعہ یعنی ایک ایک لفظ کیلئے ایک ایک علامت مقرر ہو جاتی ہے جیسا کہ انا اللہ اعلم کی بجائے الم یا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجائے صلعم اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے رمز وغیرہ۔ جون جون لکھاوٹ مین ترقیات ہوتی جاتی ہین پڑھنے اور لکھنے مین آسانی اور دماغون کو غور و فکر کا زیادہ موقع ملتا ہے اور ہر قسم کی ترقیات کا مادہ بڑہتا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کے سب سے ادنیٰ درجہ کی طرز تحریر (ہندی کیرکٹر) کو کام مین لانیوالے لوگون کے دماغ بہت ہی کم اعلیٰ نمونہ دکھا سکے ہین۔ مذہب فلسفہ تاریخ۔ اخلاق وغیرہ ہندون کی جس چیز کو دیکھئے قابل مضحکہ باتین نظر آتی ہین اور دماغون کے کند ہونے کا یقین ثبوت ملتا ہے اگرچہ انگریزی کیرکٹر بھی ہندی ہی کی اقسام مین داخل ہے مگر انگریزی کتابون کا عموماً باریک قلم سے لکھا جانا اور جملہ بلکہ ہزارہا مخففات کا مستعمل ہونا بھی بہت سی خامی

پوری کر دیتا ہے۔ پھر بھی فرنگیون کو ایسی طرز تحریر کا نقص محسوس ہوا ہے اور اون کو شارٹ ہینڈ رائیٹنگ کا فن ایجاد کرنا پڑا ہے لیکن اُردو کیرکٹر بجائے خود شارٹ ہینڈ رائٹنگ ہے۔ اور اس سے بہتر شارٹ ہینڈ رائٹنگ ایجاد ہونا مشکل ہے پس عربی طرز تحریر کو سنسکرت کی طرز تحریر سے ناقص بتانے والون کو غور کرنا چاہئے کہ وہ ننگی کا نام کافور رکھہ رہے ہین۔

الرّاقم

اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی ۱۷ فروری ۱۹۰۳ء

الناس علیٰ دین ملوکہم

ایک مشہور جملہ ہے جس کے ساتھہ اگر ان پیشگوئیون کو بھی پڑھا جاوے جو آخری زمانہ مین صلیب کے غلبہ کی نسبت تھین تو آجکل اپنی حالت پر افسوس آتا ہے۔ کہ ہم کس قدر با وجود مسلمان ہونے کے عیسائیت کے رنگ مین رنگے جا چکے ہین ہم ہی مین سے ایک فرقہ ہے جو عیسےٰ کو اپنی صفات مین بے مثل وعدیم النظیر سمجھے بیٹھا ہے اور اس کے ساتھہ کچھہ ایسے اوصاف مختص کر دئے ہین کہ سچ مچ خدا کے دہنے ہاتھہ پر بٹھا دیا ہے۔ مثلاً اب تک زندہ آسمان پر موجود بجسدہ العنصری ہونا حوادث زمانہ کے اثر سے محفوظ لایزول ولایحول۔ مُردون کو زندہ کرنا وغیرہ ذلک۔ پھر لباس قطع وضع مین بھی اس قوم کا بہت کچھہ تشابہ اختیار کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ تاریخین اور مہینے بھی یہی متداول بین الناس ہین یہان تک کہ کسی مسلمان سے پوچھو کہ آج چاند کی کیا تاریخ ہے تو بہتیرے ایسے ہین جو نہ بتلا سکین گے بلکہ بعض حضرات تو ایسے بھی ہین جنہین یہہ بھی معلوم نہین کہ سن ہجری کون سا ہے۔ اس غفلت و ذہول وخود فراموشی سے میرے دل پر سخت صدمہ گذرتا ہے خصوصاً اس وقت جب مین دیکھتا ہون کہ اسلامی اخبارات بھی نئے سال کی مبارک اسی سن کے چڑھنے پر دیتے ہین اور اپنے سال کی تو ان کو خبر بھی نہین ہوتی۔ ایک اعتبار سے تو مین اپنے بھائیون کو معذور سمجھتا ہون کیونکہ ہمارا سال تو ایک قوم کی مہربانی سے رونے پیٹنے سے شروع ہوتا ہے۔ پس اس پر مبارک کیسی! مگر تاہم پچھلے سال کے ریویو اور آئندہ سال کے انتظام کے لئے اگر اور نام کے اسلامی اخبارات نہ سہی لیکن ہمارے معزز جریدہ الحکم وبدر ریویو ہجری سال کو پسند فرماوین۔ تو نہائت ہی انسب ہو آئندہ مرضی۔ شاید وہ موجودہ ترتیب وصورت مین بہتری دیکھتے ہون اور میری استدعا کو تنگدلی اور کم فہمی پر محمول فرماوین۔ الراقم گو یکے

والذین ہم علیٰ صلوٰتہم یحافظون

مؤمن کی یہہ بھی ایک صفت ہے کہ وہ اپنی نماز کی محافظت کرے۔ محافظت مین اس کا اول وقت پر پڑھنا بھی شامل ہے۔ آج کل اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ایسی نعمت دیدی ہے جس کے وسیلہ سے ہم اوقات کو خوب پہچان سکتے ہین اگر اسی نیت سے گھڑیان رکھی جاوین تو ایک پنتھ دو کاج کے مصداق ہون۔ جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا کہ یہ جھرو کہ کس لئے ہے تو اوس نے عرض کیا کہ ہوا کے لئے۔ تو آپ نے فرمایا اگر یہ نیت اذان ہو تو دونون فایدے ہین۔ گھڑیان رکھنے کو تو بہت رکھہ لیتے ہین مگر نمازون کے لئے اس سے فائدہ بہت کم لوگ اُٹھاتے ہین۔ خصوصاً اس لئے کہ ٹھیک وقت دینے والی کم قیمت گھڑیان بمشکل ملتی ہین مین خود حیران تھا مگر مین نے چھہ ماہ ہوئے پیر قمر الدین اینڈ سنز جہلم کے ایجنٹ سے ایک معمولی قیمت پر گھڑی لی ہے جو بہت صحیح وقت دیتی ہے۔ جن صاحبون کو ضرورت ہو وہ صاحب موصوف سے طلب کر کے میری طرح فائدہ اوٹھائین اور آجکل کے اشتہار بازون کے نقصان سے محفوظ رہین۔ عمدہ عمدہ عینکین بھی ارزان فروخت کرتے ہین

(اکمل)

ڈاک کی بدانتظامی اور ادنی ملازمین کی شرارت

آجکل ہمارے دفتر مین بیشمار شکائتین خریدارون کی طرف سے رسالہ نہ پہونچنے کی آتی ہین۔ بعض کو مکرر سہ کرر بھیجا جاتا ہے مگر اون کو ایک بھی نہین پہونچتا۔ مثلاً منشی رحمت اللہ صاحب ناظم برانچ علہ اسلامیہ سکول لاہور کو چھہ ماہ سے متواتر پرچہ نہین پہونچتا۔ کئی پرچے مکرر سہ کرر بھیجے گئے مگر وہ شکائت کرتے رہے کہ پرچہ نہین پہونچتا۔ آخر ۳ فروری ۱۹۰۳ء کو چھہ ماہ گذشتہ کے مختلف پرچے ایک ہی پیکٹ مین اُن کے نام بھیجے گئے اور ہدایات کے سب آفس سے باقاعدہ اس پیکٹ کی رسید بھی لی گئی۔ مگر افسوس کہ وہ پیکٹ بھی پہلے کی طرح خورد برد ہو گیا اور اون کا خط آیا کہ پرچہ نہین پہونچے۔ پوسٹماسٹر جنرل کو اس کی رپورٹ کیگئی ہے۔ ڈاک مین یہہ بدنظمی سخت مضر ہے۔ ذمہ دار حکام توجہ فرماوین۔ والسلام

فقیر اللہ۔ نائب ناظم میگزین ۱۳ر فروری ۱۹۰۳ء

کچھہ نقشبندیون کی نسبت

ناظرین الحکم کو تو خوب معلوم ہے مگر بعض ناظرین "بدر" پر بھی یہہ امر مخفی نہو گا کہ عاجز نے جو نقشبندیون کے اتمام حجت کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا۔ اس کا جواب ابھی تک نقشبندیون سے مجھے نہین ملا۔ ان ایک سجادہ نشین یونہی بگڑ بیٹھے جب بار بار کہا گیا کہ مین نے تو آپ ہی کے مجدد الف ثانی کے کلمات پیش کئے ہین تو یہہ جواب دیا کہ بھلا اُون کے ساتھہ کیا نسبت۔ وجہ پوچھی گئی تو یہہ بتائی کہ مجدد صاحب کو کبھی کسی نے فریبی اور دہوکہ باز نہین کہا نہ وہ کسی مباحثہ مین مغلوب ہوئے نہ اون کے منہہ سے ایسے کلمات نکلے۔ جیسے اِس زمانہ کے علما نے خلاف شرع قرار دیا۔

ہم اس کے جواب مین " توزک جہانگیری کی یہ عبارت نقل کرتے ہین۔ دیکھئے بادشاہ نے جو کچھہ لکھا ہے وہ علماء کے فتوی کے مطابق ہی کیا ہوگا۔ اس عبارت سے دجوع بھی ثابت نہین۔ یہان یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ خدا کے پاک بندون سے دنیا کے فرزندون نے ہمیشہ دشمنی کی ہے اور ہمیشہ ان کو بدظنی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ وہ عبارت مندرجہ ذیل ہے۔ آگے آپ گولیکے۔

" درین ایام بعرض رسید کہ شیخ احمدؒ نام شیادی در سہرند دام زرق وسالوس فرو چیدہ بسیارے از ظاہر پرستان بے معنی را صید خود کردہ۔ وبہر شہرے ودیارے یکے از مریدان خود را کہ آئین دکان آرائی ومعرفت فروشی ومردم فریبی را از دیگران پختہ تر داوند خلیفہ نام نہادہ فرستادہ ومزخرفاتے کہ مریدان ومعتقدان خود نوشتہ کتابے فراہم آوردہ مکتوبات نام کردہ ودران چند مہملات بسا مقدمات لاطائل مرقوم گشتہ کہ بہ کفر وزندقہ منجر میشود از ان جملہ در مکتوبے نوشتہ کہ در اثنار سلوک گذارم بمقام ذی النورین افتاد مقامی دیدم بغایت عالی وخوش بصفا ازآں جا درگذشتم

بمقام فاروق پیوستم و از مقام فاروق بمقام صدیق عبور کردم و ہر کدام را تعریفے درخور آں نوشتہ و ازاں جا بہ مقام محبوبیت واصل شدہ ۔ مقلّے مشاہدہ افتاد لغایت منور و ملون خود را بانواع انوار والوان منعکس یافتم یعنے استغفر اللہ از مقام خلفا درگذشتہ بعالی مرتبت رجوع نمودم ۔ و دیگر گستاخیہا کردہ کہ نوشتن آن طول دارد و از ادب دور است ۔ بنابرین حکم فرمودم کہ بدرگاہ عدالت آئین حاضر سازند ۔ حسب الحکم بہ ملازمت پیوست و انہ ہرچہ پرسیدم جواب معقول نتوانست سامان نمود و با عدم خرد و دانش بغایت مغرور و خود پسند ظاہر شدہ ۔ صلاح حال او منحصر درین دیدم کہ روزے چند در زندان ادب محبوس باشد تا شوریدگی مزاج و آشفتگی دماغش قدرے تسکین پذیرد و شورش عوام نیز فرو نشیند ۔ لاجرم بانی راسے سنگدلن حوالہ شد کہ در قلعہ گوالیار مقید دارد“

کمیاب ڈائری

یہ ڈائری اُس وقت کی ہے جب کہ حضرت اقدس اندر کے مکان میں ہوتے ہیں اور اوس کو صاحبزادہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب نے لکھکر اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان کی جلد ۲ نمبر ۱ میں درج کیا ہے اور وہاں سے ہم نقل کرتے ہیں رسالہ تشحیذ الاذہان اب ماہوار ہوگیا ہے یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ تھوڑے عرصہ میں اُس نے ایسی نمایاں ترقی کی ہے ۔ کیا بدر کے خریداروں کو یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ وہ اس رسالہ کی خریداری اور اعانت کی طرف توجہ کریں ؟ مبارک ہو وہ جوان قابل قدر موتیوں سے برنفس اپنے معارف کے تاج کو مزین کرتا ہے ۔ ایڈیٹر ۔

در امیر حبیب اللہ خان والئے افغانستان کی آمد پر فرمایا کہ لوگ اُس کیلئے بڑے بڑے جلسے کرتے ہیں اور اُس کے آنے پر خوش ہیں ۔ مگر ہم اسکا آنا نہ اتنا برا سمجھتے ہیں ہم اس آدمی کی پرواہی کیا کرتے ہیں جو خدا کے احکام پر عمل نہ کرے ہمارا بادشاہ خدا ہے اور امیر حبیب اللہ اسکا مجرم ہے کیونکہ اس نے بلا کسی حق کے صاحبزادہ عبد اللطیف کو صرف اس لئے کہ وہ گورنمنٹ انگریزی سے جہاد کو ناجائز قرار دیتے تھے قتل کیا اور پھر نہائت بیدردی کے ساتھ اور ایسے شخص کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے من تقتل مومناً متعمداً فجزائہ جہنم ۔ یعنے جو شخص کہ ایک مومن کو بلا کسی کافی عذر کے قتل کرے پس اس کی سزا جہنم ہے

پس ہم تو الٰہی فیصلہ کے منتظر ہیں اور یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے شخص پر میرا غضب نازل ہوگا پس خدا کے غضب سے اور کونسی چیز ہے جو خطرناک ہو ۔

حضرت صاحب مسواک کو بہت پسند فرماتے ہیں اور علاوہ مسواک کے اور مختلف چیزوں سے دن میں کئی دفعہ دانتوں کو صاف کرتے ہیں ۔ اور نبی کریم کی بھی یہی سنت تھی پس سب کو چاہیئے کہ اس طرف بھی توجہ رکھا کریں ۔

فرمایا کہ لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور مسلمان ہیں لیکن وہ اصل میں نہیں ہوتے ۔ زبانی اقرار تو ایک آسان بات ہے لیکن کرکے دکھانا اور بات ہے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسب الناس الآیۃ ۔ یعنے کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ مومن اور سچے ایماندار ہیں اور ابھی وہ آزمائے نہیں گئے پس جب تک کہ آزمائش نہ ہو ایمان کوئی حقیقت نہیں رکھتا بہت لوگ ہیں جو آزمائش کیوقت پھسل جاتے ہیں اور کتنے ہیں کہ عین وقت اُن کا ایمان ڈگمگا جاتا ہے ۔ ایک یہودی کا قصہ ہے جو کہ ایک بڑا طبیب گذرا ہے اور جسکا نام ابو الخیر تھا کہ ایک دفعہ وہ ایک کوچہ میں سے گذر رہا تھا جبکہ اُس نے ایک شخص کو یہ پڑھتے ہوئے سُنا کہ احسب الناس الآیۃ اگرچہ وہ یہودی تھا اُس نے آیت کو سُنکر اپنے ہاتھوں سے ایک دیوار پر ٹیک لگائی اور سر جھکا کر رونے لگا ۔ جب رو چکا تو اپنے گھر آیا اور جب وہ سو گیا تو اس نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہوں نے اُسکو فرمایا کہ اے ابو الخیر تعجب ہے کہ تیرے جیسا فضل و کمال والا انسان مسلمان نہو ۔ صبح جب اُٹھا تو اس نے تمام شہر میں اعلان کردیا کہ میں آج مذہب اسلام قبول کرتا ہوں

فرمایا ۔ کہ یہودی اگرچہ آجکل بہت تھوڑے ہیں لیکن وہ اصل میں بہت سے مسلمان ہوگئے تھے جیسا کہ اوپر ایک قصہ بیان بھی کیا ہے کچھ تو آنحضرت کے زمانہ میں اور کچھ دیگر سلاطین کے زمانہ میں ۔ ایک شخص کا قصہ ہے کہ اُس نے ایک یہودی کو بہت نصیحت کی کہ تو مسلمان ہوجا ۔ اُس یہودی نے جواب دیا کہ میں جانتا ہوں کہ اسلام کوئی آسان مذہب نہیں صرف مُنہ سے کہدینا کوئی بڑی بات نہیں کہ ہم مسلمان ہیں میں نے ایک اپنے بیٹے کا نام خالد رکھا تھا یعنے ہمیشہ رہنے والا اور دوسرے دن کو اس کو گاڑ بھی آیا تھا پس صرف نام رکھانے سے کچھ نہیں ہوتا مگر انسان کا نام رکھا ہوا اگر خطا جاتا ہے تو خدا کا نہیں خدا جس کا نام رکھتا ہے وہی ٹھیک ہوتا ہے ایک دفعہ ہمارے والد صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ آسمان سے تاج اُترا اور انہوں نے فرمایا یہ تاج غلام قادر کے سر پر

رکھدو (آپ کے بڑے بھائی) مگر اس کی تعبیر اصل میں ہمارے حق میں تھی جیسا کہ اکثر دفعہ ہو جاتا ہے کہ ایک عزیز کے لئے خواب دیکھو اور وہ دوسرے کے لئے پوری ہوجاتی ہے اور دیکھو کہ غلام قادر تو وہی ہوتا ہے جو قادر کا غلام اپنے آپکو ثابت بھی کردے اور انہیں دنوں میں مجھکو بھی ایسی ہی خوابیں آتی تھیں پس میں دل میں سمجھتا تھا کہ یہ تعبیر الٹی کرتے ہیں ۔ اصل میں اس سے میں مراد ہوں ۔ سید عبد القادر جیلانی نے بھی لکھا ہے کہ ایک زمانہ انسان پر ایسا آتا ہے کہ اس کا نام عبد القادر رکھا جاتا ہے جیسا کہ میرا نام بھی خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے عبد القادر رکھا ہے ۔

فرمایا کہ انسان عادت کو چھوڑ سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ایمان ہو اور بہت سے ایسے آدمی دنیا میں موجود ہیں جو اپنی پرانی عادات کو چھوڑ بیٹھے ہیں ۔ دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جو ہمیشہ سے شراب پیتے چلے آئے ہیں ۔ بڑھاپے میں آکر جبکہ عادت کا چھوڑنا خود بیمار کرنا ہوتا ہے بالکل خیال سے چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تھوڑی سی بیماری کے بعد اچھے بھی ہوجاتے ہیں ۔ میں حقہ کو منع کرتا ۔ اور ناجائز قرار دیتا ہوں مگر ان صورتوں میں کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو ۔ یہ ایک لغو چیز ہے اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے ۔

عبرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بحضور سیدی و مولائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بہت سے تیرے دشمن کرگئے دنیا کو ہیں خالی

جو کچھ دو چار ہیں باقی تو شامت اُنکی اب آئی

یہ شعر جنوری ۱۹۰۸ء کے اول نمبر اخبار بدر میں شائع ہوا تھا اس کے بعد لدھیانوی نومسلم سے دنیا پاک ہوئی اور آج عبد المجید واعظ دہلوی جس نے ۱۹۰۴ء میں سخت سے سخت مخالفت حضور علیہ السلام کی بتقریب جلسہ دہلی کی تھی ایکا یک صحیح و سالم تندرست باہر سے جہاں ایک عمارت مدرسہ وغیرہ کی کرا رہا تھا بوقت ۹ بجے صبح کے اپنے گھر آیا اور آتے ہی بعارضہ فالج منٹوں کے اندر اندر دنیا سے رخصت ہوا کل بروز اتوار ۳ بجے بعد دوپہر نظام الدین پیدل مدرسہ کے لڑکوں کو ساتھ لیکر گیا تھا ۔ افسوس ایسی عبرتناک موت ہوئی ۔ اللّٰھم احفظنا

عاجز حضور کا ادنیٰ غلام قاسم علی از دہلی ۔ تراہا بیرم خان

الخطبۃ

میں اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہوں دار الامان کے باشندہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہوں حضرت مسیح موعود کی تجویز کو سب سے مقدم رکھتا ہوں بعد ازاں بزرگان ملت کی تجویز ۔ اگر دار الامان میں ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفرنگر انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو

شعر و سخن

(از حضرت میر ناصر نواب صاحب)

پھاگن میں ہوئی ہے سخت برسات
ساون کو بھی جس نے کر دیا مات
طاعون و وباو زلزلوں کی
ہر خبریاں آرہی ہیں دن رات
موسم میں بہار کے پڑی برف
قادر کی یہ پوری ہوگئی بات
اعدا کو بہار سے ہوگیا کیا
ہے اُنپہ خدا کا قہر ہیہات
کیا ہوگئے علم و فہم ان کے
مہدی کی یہ ملتے نہیں بات
عیسےٰ کو سمجھتے ہیں یہ دجّال
دن ان کی نظر میں ہوگیا رات
ہے ضدّ و تعصّب و تکبّر
پتلے ہیں غرور کے یہ بد ذات
آنکھوں پہ پڑے ہیں ان کے پردے
چھین گیا اِن سے فہم آیات
قرآن و حدیث بھی گئے بھول
جب سے ہوئے منکر کرامات
مرزا کے عدو ا خدا کے دشمن
ہیں ان کے بہت ذلیل عادات
کچھ مر گئے کچھ ہیں خستہ و خوار
کچھ ہوگئے ہیں شکار آفات
بعضوں نے رجوع کر لیا ہے
احمدؐ کے دیا ہے ہاتھ میں ہاتھ
پورے ہوئے سب کے سب نوشتے
ظاہر ہوئے کل نشان و آیات
جو اب بھی نہیں قبول کرتے
ثابت ہوئی اُنپہ قہر کی بات
ناصر یہہ دکھایئے دیکھئے کیا
باقی ہے بہت ہنوز سن سات
۱۹۰۷

درخواست جنازہ مولوی عبد المجید صاحب سفید پوش لعل خان صاحب ساکن سید والا ضلع منٹگمری فوت ہوگئے ہیں احمدی احباب غائبانہ نماز جنازہ پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔

نظم

(از صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب)

دوستو ہرگز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دن
سوچ کر دیکھو تو ہیں یہ دین کے پھیلانے کے دن
اس چمن میں جبکہ تھا دورِ خزاں وہ دن گئے
اب تو ہیں اسلام پر بارہ بہار آنے کے دن
ظلمت و تاریکی و ضدّ و تعصّب ہو چکے
آگئے ہیں اب خدا کے چہرہ دکھلانے کے دن
جاہ و حشمت کا زمانہ آنے کو ہے عنقریب
رہ گئے تھوڑے سے ہیں اب تنگیاں کھانے کے دن
ہے بہت افسوس اب بھی گر نہ ایماں لائیں لوگ
جبکہ ہر ملک و وطن پر ہیں عذاب آنے کے دن
پیشگوئی ہوگئی پوری مسیح وقت کی
پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن
ان دنوں کیا ایسی ہی بارش ہوا کرتی تھی ہاں
سچ کہو کیا تھے یہ سردی سے ٹھٹھر جانے کے دن
دوستو اب بھی کرو توبہ اگر کچھ عقل ہے
ورنہ خود سمجھائیگا وہ یار سمجھانے کے دن
ررد و دکھ سے آگئی تھی تنگ اے محمود قوم
اب مگر جاتے رہے ہیں رنج و غم کھانے کے دن

رسید زر

۷۔ فروری ۱۹۰۷ء عہ ۱۱۱۲ سید ظہور اللہ احمد صاحب للعہ ر
۷ " " " عہ ۹۴۰ ہاشم علی صاحب سے ر
۷ " " " عہ ۵۷۷ سردار فضل حق صاحب سے ر
۷ " " " عہ ۸۱۳ شاہ محمد صاحب سے ر
۷ " " " عہ ۸۱۳ مرزا رحم علی صاحب سے ر
۷ " " " عہ ۱۱۵۶ فتح محمد صاحب سے ر
۷ " " " عہ غلام محمد صاحب ولد کانیجان صاحب عہ ر
۸ " " " عہ ۱۵۱ پیر بخش صاحب سے ر
۸ " " " عہ ۹۸۵ مرزا محمود بیگ صاحب سے ر
۸ " " " عہ ۷۴۸ شیخ مظفر الدین صاحب سے ر
۸ " " " عہ ۱۳۹۸ ماسٹر برکت علی صاحب سے ر
۹۔ فروری ۱۹۰۷ء عہ ۲۸۶ سید لعل شاہ صاحب ۲ ر
۹ " " " عہ ۹۶۸ محمد سعید الدین صاحب سے ر
۱۲ " " " عہ ۲۷۳ قدرت اللہ صاحب ۱۲ ر
۱۲ " " " عہ ۹۹۰ منشی علی گوہر صاحب سے ر
۱۲ " " " عہ ۱۵۰۵ غلام محمد صاحب عہ ر
۱۲ " " " عہ ۴۳۸ منشی نجم الدین صاحب سے ر
۱۲ " " " عہ ۱۴۹۹ کنور گرد نیاڈر سنگھ صاحب عہ ر
۱۳ " " " عہ ۱۱۷ حاجی سید یوسف صاحب عا
۱۳ " " " عہ ۵۸ مولوی نجم الدین صاحب سے ر
۱۳ " " " عہ ۲۱۷ ڈاکٹر محمد نبی خان صاحب عہ ر
۱۳ " " " عہ ۱۲۴۷ حافظ فضل احمد صاحب سے ر
۱۳ " " " عہ ۱۱۸۴ حکیم محمد رمضان صاحب سے ر
۱۳ " " " عہ ۱۴۱۹ محمد حسین صاحب سے ر
۱۳ " " " عہ ۱۴۴۸ امام بخش صاحب قیصرانی سے ر
۱۳ " " " عہ ۵۴۳ میاں عبد اللہ صاحب عہ ر
۱۳ " " " عہ ۱۰۱۴ ڈاکٹر عزیز الدین صاحب سے ر
۱۳ " " " عہ ۹۷۱ عبد الکریم صاحب گارڈ سے ر
۱۳ " " " عہ ۱۲۹۶ محمد یعقوب صاحب ۱۲ ر
۱۴ " " " عہ ۳۸۷ منشی قطب الدین صاحب سے ر
۱۴ " " " عہ ۱۴۹۲ محمد اسماعیل صاحب سے ر
۱۴ " " " عہ ۱۵۰۷ بابو کالو رام صاحب عہ ر
۱۵ " " " عہ ۳۰۳ راجہ شیر محمد صاحب سے ر
۱۶ " " " عہ ۴۳۸ بابو عبد الرحمٰن صاحب عہ
۱۶ " " " عہ ۵۴۳ محمد میر صاحب سے ر
۱۶ " " " عہ ۱۰۳ مولوی عبد الصمد صاحب سے ر
۱۶ " " " عہ ۸۵ عبد الرزاق صاحب سے ر
۱۶ " " " عہ ۹۳۷ محمد امیر صاحب سے ر
۱۷ " " " عہ ۱۵۰۹ عبد الخالق صاحب سے ر
۱۷ " " " عہ ۱۱۰۴ کریم بخش صاحب ۲ ر
۱۷ " " " عہ ۱۴۹۱ محمد اکبر خان صاحب سے ر
۱۷ " " " عہ ۲۹۹ راجہ عطا محمد خان صاحب سے ر
۱۸ " " " عہ ۱۰۷۶ سید محمد ارتضا علی صاحب عہ ر
۲۰ " " " عہ ۹۷۶ شیخ عبد الرحمان صاحب سے ر
۲۰ " " " عہ ۱۲۵۵ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب ۴ ر
۲۱ " " " عہ ۸۹۰ عبد الحکیم صاحب سے ر
۲۰ " " " عہ محمد بخش صاحب ۲ ر

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل - یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمٰن - حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ الفاظ شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین مدلل جواب دیا ہے - اگر یہ کتاب پڑھ لی جاوے - تو پھر بس	۸ر
سر الشہادتین " " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اسرار کے نکات ایک روپیہ قیمت پر بھی گران نہین -	۱ر
اعلام الناس حصہ ۲	وفات مسیح - الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے - تقلید	۳ر
صیانۃ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا	۱ر
مجموعہ ازالۃ الوسواس " " " "	قابل دید - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب - اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴ر
تنذیر المومنین " " " " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین - ان کے دندان شکن جواب	۴ر
القول الصحیح - البرہان الصریح پنجابی نظم - مشہور شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب	حضرت مسیح موعود کی تائید مین دونون کتابین بالخصوص البرہان نہایت عمدہ ہے - وفات مسیح حضرت کے مسیح موعود ہونے اور دجال - یاجوج ماجوج سب کا بحوالہ کتب ذکر ہے	۱ر ۲ر کل ۳ر
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	۱ر
آئینہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	۱ر
شہادت آسمانی حصہ اول دوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب	کلمہ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷ر
رویائے صالحہ " "	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کیلئے ضروری ہین	۴ر
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵ر
اعجاز احمدی " " "	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	۱ر
کامن احمدی	پنجابی نظم	۱ر

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فائدہ پہونچے - نور الدین

الخطبہ
ضرورت نکاح

۱ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم - میرا ایک عزیز نوجوان دوست - سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت ہے اس واسطے مین بخوشی اون کی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرین گے وہ خوش ہون گے - معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا - خط و کتابت میرے نام ہوا ویر

۲ - میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان - صالح - خوش رو خوش خو عالم احمدی ہین آپ نے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین - آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رئیسانہ ہے قوم ریش ہے - اور قریشیون کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہشمند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط و کتابت کرین - پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہین اس سے پہلے کوئی بیوی نہین بڑا ہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوت مین پیشقدمی کریگا - انشاء اللہ تعالیٰ -

نیاز مند اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ اڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے - دلچسپ و مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین - مینجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۱۰ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت پیسے بلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ر علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریدارون کو ایک روپیہ کی رعایت رہے گی۔
اور درثمین مجلد ۸ر - (والسلام - مینیجر) غیر مجلد ۶ر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین کیلئے چھاپا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIAN

جلد [illegible] نمبر [illegible] مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

خدا کی تازہ وحی

۲۸ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ **سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی** ۔ چنانچہ اسی دن بارش ہوگئی اور ۲ مارچ ۱۹۰۷ء کی بعد رات کو سخت زلزلہ آگیا ۔ مرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور کا آج (۵ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء) کی ڈاک مین خط آیا کہ قریباً نو بجے رات کے ایک سخت جھٹکا بھونچال کا آیا اور بارش بھی بہت ہوئی اور اولے پڑے ۔ اور میان محمد نواب خان صاحب تحصیلدار کا آج گوجرات سے ایک کارڈ آیا ۔ وہ لکھتے ہین ۔ جو ۲ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء کی بعد رات کو سخت زلزلہ گوجرات مین آیا ۔ جو نہایت خطرناک تھا اور یہ پیشگوئی قبل از وقت ۲۸ فروری ۱۹۰۷ء کی صبح کو لکھی گئی تھی جبکہ دھوپ تھا اور بادل کا نام و نشان نہ تھا ۔ وہ زلزلہ آیا تھا اس واقعہ کے گواہان حاشیہ مین درج ہین [1]۔

۳ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ روز شنبہ ۔ الہام

(۱) **انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا** ۔

تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادون سے کیا ایمان رکھتے ہو یا نہین ۔ اور تا وہ اے اہل بیت تمہین پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا ۔

اور پھر [illegible] کی طرف اشارہ کر کے الہام ہوا ۔

(۲) ۔ **ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر** ۔

اور پھر الہام ہوا ۔

(۳) ۔ **یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم**

اے لوگو تم اپنے رب کی پرستش کرو ۔ وہ خدا جس نے تمہین پیدا کیا اس جگہ تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل بیت کسی دوسرے کو تکیہ گاہ مت بنا ۔ وہی خدا تیرا متکفل اور رازق ہے ۔ جس نے تجھے پیدا کیا

اور پھر الہام ہوا

(۴) **یاایھا الناس اتقوا ربکم اللہ خلقکم**

ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو ۔ اور نہ کوئی بات منہ سے نکالو وہی خدا ہے جس نے تمہین پیدا کیا ۔ اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا ۔
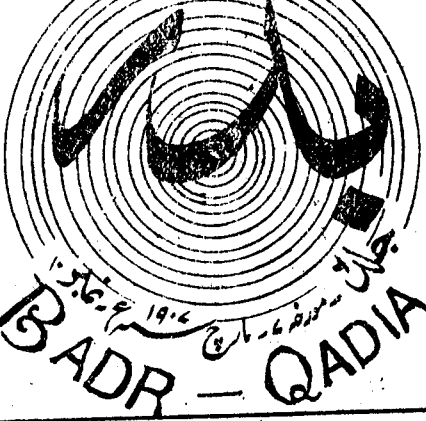
(۵) ۔ **اے میری اہل بیت خدا تمہین شر سے محفوظ رکھے**

اور پھر مجھے مخاطب کر کے الہام ہوا ۔

(۶) **انت منی وانا منک انت الذی طار الی روحہ**

یعنی تو مجھ سے ظاہر ہوا اور مین اس زمانہ مین تجھ سے ظاہر ہونیوالا ہون ۔ تو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا ۔

ضرورت

ہمارے معزز دوست سید ناصر شاہ صاحب اورسیر علاقہ کشمیر کو ایک ایسے آدمی کی اپنے ساتھ رکھنے کی ضرورت ہے ۔ جو قرآن شریف کا ترجمہ جانتا ہو ۔ اور انٹرنس تک انگریزی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہو ۔ تنخواہ کے علاوہ جو حسب لیاقت ہوگی ۔ کھانا اور مکان شاہ صاحب کے ساتھ ہوگا ۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس بخیر وعافیت ہین اور کتاب حقیقۃ الوحی کی تصنیف مین مصروف ہین اس کتاب مین نشانات کا نمبر دن بدن بڑھتا جاتا ہے ۔ کیونکہ خدا تعالے کے تازہ نشانات ہر وقت نمودار ہو رہے ہین ۔

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

اعلان

یاد رہے کہ اس رسالہ کے شائع کرنے کی ہمین کچھ بھی ضرورت نہ تھی ۔ لیکن ایک گندی اخبار جو قادیان سے آریون کی طرف سے نکلتی ہے ۔ جس مین ہمیشہ وہ لوگ توہین اور بدزبانی کر کے اور دین اسلام کی نسبت اپنی فطرتی عداوت کی وجہ سے ناشائستہ کلمات بولکر اور ساتھ ہی مجھ کو بھی گالیان دیکر لیکھرام کے قائم مقام ہو رہے ہین ان کی اخبار نے ہمین مجبور کیا کہ ان کے جھوٹے الزامون کو اس رسالہ مین ہم دور کرین ۔ اور ثابت کرین کہ ان کے بھائی لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان درحقیقت میرے بہت سے نشانون کے گواہ ہین اور ان پر کیا حصر ہے ۔ تمام قادیان کے آریہ اور ہندو بعض نشانون کے گواہ رویت ہین اور پھر قادیان پر ہی موقوف نہین ۔ لیکھرام کے مارے جانے کی پیشگوئی ایک ایسی جہان جال پیشگوئی ہے جس نے تمام پنجاب اور ہندوستان اور آریہ سماج والے اس عظیم الشان نشان کے گواہ کر دئے ہین ۔ اب ان پیشگوئیون سے انکار کرنا آریون کے لئے ممکن نہین ۔ اور اس بارہ مین تسلیم اور شہادت سے انکار محض بے حیائی ہے اور اگر وہ اس قدر پر باز نہ آوے ۔ تو پھر ان کا تمام پردہ کھول دیا جائیگا ۔

والسلام علی من اتبع الہدی ۔

الراقم ۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

حضرت مولوی نور الدین صاحب کی طبیعت علیل ہے اللہ تعالے اپنے فضل وکرم سے صحت و عافیت عطا فرمائے ۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین اور مسجد مبارک مین گزشتہ جمعہ مین آپ نے خطبہ پڑھکر سامعین کو خوش وقت کیا ۔

برادرم مفتی فضل الرحمن صاحب کے گھر مین اللہ تعالے نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے اور مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب کے گھر مین بھی اللہ تعالے نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ہر دو بچون کو نیک بنائے اور خدمت دین کی توفیق کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔

---

[1] حضرت مولوی نور الدین صاحب ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب ۔ حضرت صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب ۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے ۔ محمد صادق ۔ ایڈیٹر بدر ۔ شیخ محمد نصیب صاحب محرر بدر ۔ محمد حسین کاتب اخبار بدر ۔ مولوی عبید اللہ صاحب بسمل ۔ مولوی شیر علی ۔ بی ۔ اے ۔ میر ناصر نواب صاحب ۔ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل ۔ خلیفہ رجب الدین صاحب لاہوری مستری رلارام ۔ مولوی فضل دین صاحب ۔ حاکم علی رئیس چک پنیار ۔ عرب صاحب عبد المحی ۔ سید ناصر شاہ صاحب ۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم ۔ عبد الستار خان صاحب کابلی ۔ احمد نور افغان محبوب الرحمن صاحب بنارسی ۔ میر مہدی حسین صاحب ۔ ماسٹر فقیر اللہ ۔ مولوی قطب الدین طبیب ۔ حاجی فضل حسین ۔ شاہجہان پوری ۔ شیخ عبد الرحیم دفتری بدر ۔ میر محمد اسحق ۔ مولوی محمد فضل صاحب چنگوی ۔ شیخ عبد العزیز صاحب نو مسلم ۔ مولوی عظیم اللہ صاحب نابھوی ۔ شیخ ڈاکٹر عبد اللہ ۔ کرم علی کاتب ۔ حاجی شہاب الدین صاحب ۔ سلطان محمد افغان ۔ مامون خان صاحب احمد علی صاحب نمبردار ۔ چوہدری فتح محمد صاحب ۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب ۔ غلام محمد صاحب ۔ مدرس ۔ قاضی امیر حسین صاحب ۔ میان غلام قادر ۔ محمد جی ۔ ایبٹ آبادی فخر الدین صاحب ۔ ماسٹر عبد الرؤف صاحب ۔ شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی ۔ اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی ۔ قدرت اللہ صاحب ۔ برکت علی ۔ محرر الحکم ۔ ماسٹر محمد دین صاحب امیر احمد صاحب ولد مولوی سردار علی صاحب حکیم ۔ احمد الدین صاحب زرگر ۔ محمد اشرف محرر دفتر محاسب صدر انجمن ۔ بورڈران مدرسہ تعلیم الاسلام ۔ طالب علمان مدرسہ تعلیم الاسلام نام بہت سے ہین کمی گنجایش کے سبب نام بطور نمونہ کے لکھے گئے ہین ۔

جلد ۶ | ۲۱ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۷۔ مارچ ۱۹۰۷ء | نمبر ۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قادیان کے آریہ اور ہم

(تازہ تصنیف حضرت مسیح موعود ومہدی معہود)

آریوں پر ہے صد ہزار افسوس
ہوگئے حق کے سخت نافرمان
وہ نشان جن کی روشنی سے جہاں
اُن نشانوں سے ہیں یہ انکاری
اُن کے باطن مین اِک اندھیرا ہے
لڑرہے ہیں خدائے یکتا سے
قوم کے خوف سے وہ مرتے ہین
موت لیکھو بڑی کرامت ہے
میرے مالک تو اُن کو خود سمجھا

دل میں آتا ہے بار بار افسوس
کر دیا دیں کو قوم پر قربان
ہوکے بیدار ہو گیا لرزان
پر کہاں تک چلے گی طراری
کین ونخوت نے آکے گھیرا ہے
باز آتے نہین ہین غوغا سے
سو نشان دیکھین کب وہ ڈرتے ہین
پر سمجھتے نہین یہہ شامت ہے
آسمان سے پھر اِک نشان دِکھلا (آمین)

تازہ نشان کی پیشگوئی

خدا فرماتا ہے کہ مین ایک تازہ نشان ظاہر کرونگا جس مین فتح عظیم ہوگی وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا چاہئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کریگا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومین گالیاں دے رہی ہین اس کی طرف سے ہے مبارک وہ جو اس سے فائدہ اُٹھاوے۔ آمین۔ المشتہر میرزا غلام احمد مسیح موعود ؑ

ایک اخبار آریہ صاحبون کی جو قادیان سے نکلتی ہے اور اب شاید جنوری ۱۹۰۷ء سے اس جگہ سے اس کا خاتمہ ہے اس میں میری نسبت لالہ شرمپت ساکن قادیان کا حوالہ دے کر ایک عجیب تہمت میرے پر لگائی ہے اور وہ یہ کہ جو دسمبر ۱۹۰۶ء کے جلسہ مین ایک تقریب سے مین نے بیان کیا تھا کہ اِن آسمانی نشانون کے جو خدا نے مجھے عطا فرمائے ہین صرف مسلمان ہی گواہ نہین ہین بلکہ اِس قصبہ کے ہندو بھی گواہ ہین جیسا کہ لالہ شرمپت اور ملاوامل آریہ بھی جو ساکنان قادیان ہین اون کو میری نشانون کا علم ہے اور اس جلسہ مین مین نے صرف اسی قدر بیان نہین کیا تھا بلکہ مین نے تمام مہمانون کے روبرو جو ہر ایک طرف سے اور نیز دور دراز ملکون سے دو ہزار کے قریب جمع تھے۔ یہ بھی بیان کیا تھا کہ قطع نظر قادیان کے مہمانون کے اِس قصبہ کے تمام ہندو بھی میرے نشانون کے گواہ ہین کیونکہ اُس زمانہ پر پینتیس ۳۵ برس کے قریب مدت گزر گئی جبکہ مین نے یہ ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

کہ اگرچہ اب تو اکیلا ہے اور تیرے ساتھ کوئی نہیں مگر وہ وقت آتا ہے کہ مین ہزارون انسانون کو تیری طرف رجوع دونگا اور اگرچہ اب تجھ مین کوئی مالی طاقت نہین مگر مین بہت سے لوگون کے دلون مین اپنا الہام ڈالونگا کہ اپنے مالون سے تیری مدد کرین۔ فوج بفوج لوگ آئینگے اور مال دینگے اور اِس قدر آئینگے کہ قریب ہے کہ تو تھک جاوے وہ ہر ایک راہ سے سفر کر کے قادیان مین آئینگے اور ان کی آمد کی کثرت سے راہین گہری ہو جائین گی اور جب اس پیشگوئی کے آثار ظاہر ہون گے تو دشمن چاہینگے کہ یہ پیشگوئی ظاہر نہ ہو اور کوشش کرین گے کہ ایسا نہ ہو مگر مین اونکو نامراد رکھونگا اور اپنا وعدہ پورا کرونگا اور پھر ساتھ اسکے یہہ بھی فرمایا کہ مین تجھے برکت پر برکت دونگا یہان تک کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈینگے۔

یہ خلاصہ ہے اُس پیشگوئی کا جو آج سے چھبیس ۲۶ برس پہلے براہین احمدیہ مین چھپ چکی ہے اور درحقیقت اس زمانہ سے بہت عرصہ پہلے کی پیشگوئی ہے۔ جس کو کم سے کم پینتیس ۳۵ برس ہوتے ہین سو اِس جلسہ مین مین نے اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا اور اِس کے لئے یہہ تقریب پیش آئی تھی کہ جب ہم معہ اپنی جماعت کے جو دو ہزار کے قریب تھی اپنی جامع مسجد مین نماز مین مشغول تھے اور دور دور سے میری جماعت کے معزز لوگ آئے ہوئے تھے جن مین گورنمنٹ انگریزی کے بھی بڑے بڑے عہدہ دار اور معزز رئیس اور جاگیردار اور نواب بھی موجود تھے تو عین اس حالت مین جبکہ ہم اپنی اس جامع مسجد مین نماز ادا کر رہے تھے ایک ناپاک طبع آریہ برہمن نے گالیاں دینی شروع کین اور نعوذ باللہ ان الفاظ سے بار بار گالیان دیتا تھا کہ یہہ سب کنجر اِس جگہ جمع ہوئے ہین کیون باہر جاکر نماز نہین پڑھتے اور پہلے سب سے مجھے ہی یہہ گالی دی اور بار بار ایسے گندے الفاظ یاد کیا کہ بہتر ہے کہ ہم اس رسالہ کو انکی تفصیل سے پاک رکھین۔ قریباً ہم دو گھنٹہ تک نماز پڑھتے رہے اور وہ آریہ قوم کا برہمن برابر سخت اور گندے الفاظ کے ساتھ گالیان دیتا رہا۔ اس وقت بعض دیہات کے سکھ بھی ہماری کثیر جماعت کو دیکھ رہے تھے اور حیرت کی نظر سے دیکھتے تھے کہ خدا نے ایک دنیا کو جمع کر دیا ہے اور اُن لوگون نے بھی منع کیا مگر وہ ناپاک طبع باز نہ آیا اور معزز مسلمانون کو کنجر کے پلید لفظ سے بار بار یاد کرتا اور اشتعال دلاتا رہا۔

یہہ ایک بڑا دکھ تھا جو عین نماز کی حالت مین مجھے اُٹھانا پڑا۔ اور یہ بھی خوف تھا کہ ہماری جماعت مین سے کسیکو جوش پیدا ہو مگر خدا کا شکر ہے کہ سب نے صبر کیا تعجب ہے کہ کیون اس نے یہ پلید اور گندہ لفظ اس جماعت کیلئے اختیار کیا شاید اس کو اپنے مذہب کا نیوگ یاد آگیا ہوگا۔ اُس وقت سرکاری ملازم بٹالہ کا ایک ڈپٹی انسپکٹر بھی موجود

نیوگ آریہ مذہب کی رُو سے ایک مذہبی حکم ہے جس کی رُو سے ایک آریہ کی پاکدامن عورت باوجود زندہ ہونے خاوند کے اور باوجود اسکے کہ اس کو طلاق بھی نہین دیگئی ایک دوسرے آدمی سے محض اولاد

تھا۔ غرض جب اس آریہ کی گالیاں حد سے بڑھ گئیں تو معزز مسلمانوں کے دلوں کو سخت رنج پہنچا اور اگر وہ ایک وحشی قوم ہوتی تو وہ قادیان کے تمام آریوں کیلئے کافی تھی مگر اُن کے اخلاق قابل تحسین ہیں کہ ایک سفلہ طبع آریہ نے باوجودیکہ اس قدر گندی گالیاں دیں تاہم اُنہوں نے ایسے صبر سے کام لیا کہ گویا مُردے ہیں جن میں آواز نہیں۔ اور اس تعلیم کو یاد رکھا جو بار بار دی جاتی ہے کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ صبر کیساتھ پیش آؤ۔

جب نماز ہو چکی تو میں نے دیکھا کہ ان گندی گالیوں سے بہت سے دلوں کو بہت رنج پہونچا تھا تب میں نے ان کی دلجوئی کیلئے یہ تقریر کی کہ یہ رنج جو پہونچا ہے اس کو دلوں سے نکال دو۔ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے وہ ظالم کو آپ سزا دیگا اور اس وقت میں نے یہ بھی کہا تھا کہ میں جانتا ہوں کہ قادیان کے ہندو سب سے زیادہ خدا کے غضب کے نیچے ہیں۔ کیونکہ خدا کے بڑے بڑے نشان دیکھتے ہیں اور پھر ایسی گندی گالیاں دیتے اور دکھ پہنچاتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ خدا نے اس گاؤں میں کیسا بڑا نشان قدرت دکھلایا ہے وہ اس بات سے بے خبر نہیں ہیں کہ آج سے چھبیس ۲۶ ستائیس ۲۷ برس پہلے میں کیسی گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا کیا کوئی بول سکتا ہے کہ اس وقت یہ رجوع خلائق موجود تھا بلکہ ایک انسان بھی میری جماعت میں داخل نہ تھا اور نہ کوئی میرے ملنے کے لئے آتا تھا اور بجز اپنی ملکیت کی قلیل آمدن کے کوئی آمدن بھی نہیں تھی۔ پھر اسی زمانہ میں بلکہ اس سے بھی پہلے جس کو پینتیس ۳۵ برس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزرتا ہے خدا نے مجھے یہ خبر دی کہ ”ہزاروں لاکھوں انسان ہر ایک راہ سے تیرے پاس آویں گے یہاں تک کہ سڑکیں گھس جاویں گی اور ہر ایک راہ سے مال آئے گا اور ہر ایک قوم کے مخالف اپنی تدبیروں سے زور لگائیں گے۔ کہ یہ پیشگوئی وقوع میں نہ آوے مگر وہ اپنی کوششوں میں نامراد رہیں گے“ یہ خبر اُسی زمانہ میں میری کتاب براہین احمدیہ میں چھپ کر شائع ہو گئی تھی۔

پھر کچھ مدت کے بعد اس پیشگوئی کا آہستہ آہستہ ظہور شروع ہوا۔ چنانچہ اب میری جماعت میں تین لاکھ سے زیادہ آدمی ہیں ؕ اور فتوحات مالی کا یہ حال ہے کہ اب تک کئی لاکھ روپیہ آچکا ہے اور قریباً پندرہ سو روپیہ اور کبھی دو ہزار ماہوار لنگرخانہ پر خرچ ہو جاتا ہے۔ اور مدرسہ وغیرہ کی آمدنی علیحدہ ہے۔ یہ ایک ایسا نشان ہے کہ جس سے قادیان کے ہندوؤں کو فائدہ اُٹھانا چاہیئے تھا کیونکہ وہ اس نشان کے اوّل گواہ تھے انکو معلوم تھا کہ اس پیشگوئی کے زمانہ میں میں کس قدر گمنام اور پوشیدہ تھا

یہ تقریر تھی جو اس سلسلہ میں میں نے کی تھی اور تقریر کے آخر میں میں نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ اس نشان کے سب آریوں میں سے بڑھ کر گواہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان ہیں کیونکہ اُن کے روبرو کتاب براہین احمدیہ جس میں یہ پیشگوئی ہے چھپی اور شائع ہوئی ہے بلکہ براہین احمدیہ کے چھپنے سے پہلے اُس زمانہ میں جبکہ میرے والد صاحب فوت ہوئے تھے۔ یہ پیشگوئی ان ہر دو آریوں کو بتلائی گئی تھی۔ جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ میرے والد صاحب کے فوت ہونے کی خبر ان الفاظ سے خدا تعالیٰ نے مجھے دی تھی کہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ۔ یعنی قسم ہے آسمان کی اور قسم ہے اس حادثہ کی جو غروبِ آفتاب کے بعد پڑیگا اور ساتھ ہی سمجھایا گیا تھا کہ اس پیشگوئی کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا والد آفتاب کے غروب کے ساتھ ہی وفات پائیگا اور یہ الہام بطور ماتم پُرسی کے تھا جو اپنے خاص بندوں سے عادت اللہ میں داخل ہے اور جب یہ خبر سُنکر تردّد اور غم پیدا ہوا کہ اُنکی وفات کے بعد ہماری اکثر وجوہ معاش جو ان کی ذات سے وابستہ ہیں نابود ہو جاویں گی۔ تب یہ الہام ہوا۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔

یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس وحی الٰہی میں صریحاً خبر دیگئی تھی کہ تمام حاجات کا خدا خود متکفل ہوگا۔ چنانچہ اس الہام کے مطابق غروبِ آفتاب کے بعد میرے والد صاحب فوت ہو گئے۔ اور اُن کے ذریعہ سے ہمارے جو وجوہ معاش تھے جیسی پنشن اور انعام وغیرہ سب ضبط ہو گئے۔ انہیں دنوں میں جن پر پینتیس ۳۵ برس کا عرصہ گذر گیا ہے میں نے اس الہام یعنے الیس اللہ بکاف عبدہ کو مُہر میں کُھدوانے کے لئے تجویز کی اور لالہ ملاوامل آریہ کو اس مُہر کے کھدوانے کے لئے امرت سر میں بھیجا اور محض اس لئے بھیجا کہ تا وہ اور لالہ شرمپت دوست اس کا دونوں اس پیشگوئی کے گواہ ہو جاویں چنانچہ وہ امرت سر گیا اور معرفت حکیم محمد شریف کلانوری کے پانچ روپیہ اُجرت دیکر مُہر بنوا لایا جس کا نقش الیس اللہ بکاف عبدہ ہے جو اب تک موجود ہے۔ یہ الہام قریباً پینتیس ۳۵ یا چھتیس ۳۶ برس کا ہے جس کے یہ دونوں آریہ صاحبان گواہ ہیں اور ان کو معلوم ہے کہ اس زمانہ میں میری کیا حیثیت تھی پھر اس زمانہ میں جبکہ براہین احمدیہ جس میں مذکورہ بالا الہامات درج ہیں بمقام امرتسر پادری رجب علی کے مطبع میں چھپ رہی تھی۔ ان دونوں آریوں کو خوب معلوم ہے کہ میں کیسا گمنامی میں زندگی بسر کرتا تھا یہاں تک کہ کئی دفعہ یہ دونوں آریہ امرت سر میں میرے ساتھ جاتے تھے اور بجز ایک خدمتگار کے دوسرا آدمی نہیں ہوتا تھا اور بعض دفعہ صرف لالہ شرمپت ہی ساتھ جاتا تھا یہ لوگ حلفاً کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانہ میں میری گمنامی کی حالت کس درجہ تک تھی نہ قادیان میں میرے پاس کوئی آتا تھا اور نہ کسی شہر میں میرے جانے پر کوئی میری پرواہ کرتا تھا اور میں ان کی نظر میں ایسا تھا جیسا کہ کسی کا عدم اور وجود برابر ہوتا ہے۔

اب وہی قادیان ہے جس میں ہزاروں میرے پاس آتے ہیں اور وہی شہر امرت سر اور لاہور وغیرہ ہیں جو میرے وہاں جانے کی حالت میں صدہا آدمی پیشوائی کے لئے ریل پر پہنچتے ہیں۔ بلکہ بعض وقت ہزارہا لوگوں تک نوبت پہنچتی ہے چنانچہ ۱۹۰۳ء میں جب میں نے جہلم کی طرف سفر کیا تو سب کو معلوم ہے کہ قریباً گیارہ ہزار آدمی پیشوائی کے لئے آیا تھا ایسا ہی قادیان میں صدہا مہمانوں کی آمد کا ایک سلسلہ جو اب جاری ہے اُس زمانہ میں اس کا نام و نشان نہ تھا اور قادیان کے تمام ہندوؤں کو اور خاصکر لالہ شرمپت اور ملاوامل کو جو اب قوم کے دباؤ کے نیچے اگر خدا کے نشانوں سے منکر ہوتے ہیں ؁ خوب معلوم ہے کہ ان دنوں

ؕ اس رسالہ کے لکھنے کے وقت ملک مصر سے یعنی مقام اسکندریہ سے کل ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء کو ایک خط بذریعہ ڈاک مجھ کو ملا۔ لکھنے والا ایک معزز بزرگ اس شہر کا ہے یعنی اسکندریہ کا جسکا نام ہے احمد زہری بدرالدین۔ یہ اُن کا خط ہے جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے وہ لکھتے ہیں کہ میں آپکو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ اس ملک میں آپکے تابع اور آپ کی پیروی کرنیوالے اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ جیسے بیابان کی ریت اور کنکریں اور لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی ایسا باقی نہیں جو آپکا پیرو نہیں ہو گیا۔ منہ

؁ مجھے واقعی طور پر معلوم نہیں کہ درحقیقت لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل سچ مچ ان تمام نشانوں سے منکر ہو گئے ہیں جنکو کہ وہ دیکھ چکے ہیں صرف آریہ اخبار کے حوالہ سے یہ لکھتا ہوں اور میں نہیں اُمید رکھتا کہ کوئی انسان ایسا خدا تعالیٰ سے بیخوف ہو جاوے کہ اپنی رؤیت کی گواہیوں سے منکر ہو جائے ہر ایک شخص کا آخر خدا تعالیٰ سے معاملہ ہے۔ منہ

[illegible] ایک ویرانہ اور خالی تھا اور کوئی ہمارے پاس نہیں آتا تھا ان لوگ [illegible] آجاتے تھے یہ سب باتیں وہ حلفاً بیان کر سکتے ہیں۔

[illegible] دن میری تقریر کا یہی خلاصہ تھا کہ قادیان کے آریوں پر خدا تعالیٰ کی حجت [illegible] کہ ان دونوں آریوں پر تو بخوبی اتمام حجت ہو چکا ہے جو بہت سے نشانوں [illegible] میں مگر وہ لوگ اس زبردست طاقتوں والے خدا سے نہیں ڈرتے جو ایک دم [illegible] ہے اور جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیش گوئی [illegible] پوری ہو گئی کہ جو اسی کتاب براہین احمدیہ میں درج تھی اور اسی زمانہ میں جسکو قریباً چھبیس ۲۶ برس [illegible] تمام پنجاب ہندوستان میں شائع ہو چکی تھی یعنے یہ کہ دشمن بہت زور لگائینگے کہ تا [illegible] اور یہ نشان اور یہ رجوع خلائق ظہور میں نہ آوے اور لوگ مالی مدد نہ کریں لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ اپنی پیشگوئی کو پوری کریگا اور وہ سب نامراد رہینگے اور یہ پیشگوئیاں نہ صرف عربی [illegible] میں اُردو میں انگریزی میں فارسی میں عبرانی میں براہین احمدیہ میں موجود ہیں [illegible] چند سال کے بعد ان پیشگوئیوں کے آثار شروع ہونے لگے تو مخالفوں [illegible] جوش پیدا ہوا۔ قادیان میں لالہ ملاوامل نے لالہ شرمپت کے مشورہ سے [illegible] قریباً دس برس گذر گئے اس اشتہار میں میری نسبت یہ لکھا کہ یہ شخص محض مکار [illegible] دوکاندار ہے لوگ اس کا دھوکہ نہ کھاویں مالی مدد نہ کریں ورنہ اپنا روپیہ ضائع [illegible] اس اشتہار سے ان آریوں کا مدعا یہ تھا کہ تا لوگ رجوع سے باز آجاویں اور مالی [illegible] پھیر لیں مگر دنیا جانتی ہے کہ اس اشتہار کے زمانہ میں میری جماعت ساٹھ ۶۰ یا [illegible] سے زیادہ نہ تھی چنانچہ یہ امر سرکاری رجسٹروں سے بھی بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ [illegible] زیادہ سے زیادہ تیس یا چالیس ۴۰ روپیہ ماہوار آمدنی تھی مگر اس اشتہار کے بعد [illegible] ایک دریا رواں ہو گیا۔ اور آج تک کئی لاکھ لوگ بیعت میں داخل ہوئے اور اب [illegible] ہر ایک مہینہ میں پانسو کے قریب بیعت میں داخل ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہے کہ انسان خدا کا مقابلہ نہیں کر سکتا یہ میرا بیان بغیر کسی ثبوت کے نہیں۔ ملاوامل کا اشتہار اب تک میرے پاس موجود ہے جو لالہ شرمپت کے مشورہ سے لکھا گیا تھا۔ سرکاری مہمان شماری تو ہمارے [illegible] مقرر ہی ہے پس اس اشتہار کی تاریخ اشاعت پڑھو اور دوسری طرف سرکاری کاغذات کے [illegible] اس زمانہ اور بعد کے زمانہ کا مقابلہ کرو کہ اشتہار سے پہلے کس قدر مہمان آتے تھے [illegible] روپیہ آتا تھا اور بعد میں کس قدر خدا کی مدد شامل ہوگئی یہ امر منی آرڈروں کے رجسٹروں اور کاغذات مہمان شماری سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ملاوامل نے اشتہار شائع کیا کس قدر میری جماعت تھی یعنی ان کاغذات سے جو پولیس کی معرفت گورنمنٹ میں پہونچ کر بخوبی فیصلہ ہو سکتا ہے اور صفائی سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ملاوامل نے لوگوں کو [illegible] اشتہار دیا کس قدر میری جماعت تھی اور کس قدر روپیہ آتا تھا اور پھر بعد میں کس قدر ترقی ہوئی [illegible] سچ کہتا ہوں کہ اس قدر ترقی ہوئی کہ جیسا ایک قطرہ سے دریا بنجاتا ہے اور یہ ترقی بالکل غیر معمولی اور معجزانہ تھی حالانکہ نہ صرف ملاوامل نے بلکہ ہر ایک دشمن نے اس ترقی کو روکنے کیلئے پورا زور لگایا اور چاہا کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہو آخر نتیجہ ہوا کہ ایک دوسری پیش گوئی پوری ہوگئی یعنے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا۔ دشمن [illegible] کے رجوع کو روک نہ سکے۔

|| اگر انسان حیا اور شرم کا کچھ مادہ اپنے اندر رکھتا ہو تو یہ سمجھ سکتا ہے کہ [illegible] خدائی قدرتوں سے پر ہیں۔ انسانی طاقتوں سے بالاتر ہیں اور سوچ سکتا ہے کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو انسانوں کی مخالفانہ کوششیں ضرور کارگر ہو جاتیں ان اشتہاروں کا اگر کچھ نتیجہ ہوا تو یہ ہوا کہ وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا کہ دشمن جان توڑ کر زور لگائینگے کہ عروج اور نصرت الٰہی اور رجوع خلائق کی پیشگوئی پوری نہ ہو مگر وہ پوری ہو جائے گی اور عجیب بات ہے کہ صرف ملاوامل نے ہی زور نہیں لگایا بلکہ آریہ صاحبوں کا وہ پنڈت جس کی جان کو خدا کی پیشگوئی نے لے لیا یعنی لیکھرام وہ بھی اپنی ناچیز عمر کا حصہ انہیں تحریروں میں کھو گیا کہ تا براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی پوری نہ ہو جو براہین احمدیہ میں لاکھوں انسانوں کے رجوع اور لاکھوں روپے کی آمدن کے بارہ میں شائع ہو چکی تھی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے پانچ برس پہلے خبر دی تھی کہ وہ اپنی بد زبانی کی پاداش میں چھ برس کی میعاد میں قتل کیا جائیگا وہ بدنصیب اس پیشگوئی کو پورا کر کے راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔

ایسا ہی عیسائیوں نے بھی اس پیشگوئی کو رد کرنے کے لئے بہت زور لگایا اور ان کے اشتہار بھی اب تک میرے پاس موجود ہیں پھر مسلمان جن کا حق تھا اور جن کا فخر تھا کہ مجھے قبول کرتے انہوں نے بھی اس پیشگوئی کے رد کرنے کیلئے جو براہین احمدیہ میں میری آئندہ ترقی اور اقبال اور رجوع خلائق کی نسبت چھبیس ۲۶ برس سے درج تھی اور تخمیناً پینتیس ۳۵ برس سے زبانی شائع ہو چکی تھی ناخنوں تک زور لگایا یہاں تک کہ میں خیال کرتا ہوں کہ ایک لاکھ سے زیادہ پرچہ ان کی طرف سے ایسا نکلا ہوگا جس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ شخص کافر ہے۔ دجال ہے بے ایمان ہے کوئی اس کی طرف رخ نہ کرے اور کوئی اس کی مدد نہ کرے بلکہ کوئی مصافحہ اور السلام علیکم نہ کرے اور جب مرجائے تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے مگر ان اشتہاروں کی کیسی الٹی تاثیر ہوئی جس سے خدا تعالیٰ کی قدرت نظر آتی ہے کہ ان کے بعد کئی لاکھ آدمیوں نے میری بیعت کر لی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور دوسرے بیشمار مخالف ہر طرف سے آئے اور خدا کی غیرت اور قدرت نے اُن کے منہ پر وہ طمانچے مارے کہ ہر ایک میدان میں اون کو شکست نصیب ہوئی اور ہر ایک مباہلہ میں موت یا ذلت اُن کے حصہ میں آئی یہ تمام اشتہارات جو آریوں کی طرف سے نکلے اور عیسائیوں کی طرف سے اور مسلمانوں کی طرف سے شائع ہوئے میرے چند صندوقوں میں موجود ہیں جن میں ہزارہا گالیوں کے ساتھ جو چوہڑوں چماروں کی گالیوں سے بڑھ کر ہیں مجھے مکار فریبی۔ ٹھگ۔ دجال۔ دہریہ اور بے ایمان کر کے یاد کیا گیا ہے اور اس لئے جمع رکھے گئے تا کسی کو انکار نہ ہو سکے۔

جب میں ایک طرف براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی دیکھتا ہوں کہ اگرچہ تو اب اکیلا ہے تیرے ساتھ کوئی بھی نہیں مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ لاکھوں انسان تیرے ساتھ ہو جائینگے اور اپنے عزیز مالوں سے تیری مدد کرینگے اور ہر ایک قوم کے دشمن زور لگائینگے کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہو مگر میں اونکو نامراد رکھونگا اور میں تجھے ہر ایک تباہی سے بچاؤنگا اگرچہ کوئی بچانے والا نہ ہو اور دوسری طرف اس پیشگوئی کے مطابق ہر ایک قوم کے دشمنوں کا پیشگوئی کے رد کرنے کیلئے پوری کوشش کا مشاہدہ کرتا ہوں اور پھر دیکھتا ہوں کہ باوجود دشمنوں کی سخت مزاحمت کے آخر وہ پیشگوئی ایسی پوری ہو گئی کہ اگر آج وہ تمام بیعت کرنے والے ایک وسیع میدان میں جمع کئے جائیں تو ایک بڑے بادشاہ کے لشکر سے بھی زیادہ ہوں گے تو اس موقعہ پر مجھے وجد سے رونا آتا ہے کہ ہمارا خدا کیسا قادر خدا ہے کہ جس کے منہ کی بات کبھی ٹل نہیں سکتی گو تمام جہان دشمن ہو جائے اور اس بات || روکنا چاہے۔

کے ساتھ خداتعالیٰ کے وجود کا ثبوت دیا اور اس کی عظمت دلوں میں بٹھائی اور [illegible]
زمین کو زندہ کیا مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ بجز وید کے کوئی کتاب خداتعالیٰ کی طرف سے نازل
نہیں ہوئی اور تمام نبی جھوٹے اور ان کا تمام دور مکر اور فریب کا دور تھا حالانکہ وید اب تک
آریہ ورت کو شرک اور بدعت اور آتش پرستی اور بت پرستی سے صاف نہیں کر سکا۔ غرض
لوگ اُن نبیوں کی تکذیب میں جنکی سچائی سورج کی طرح چمک رہی ہے حد سے بڑھ گئے ہیں خدا جو ان کا
کیلئے غیرت مند ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا وہ ضرور اپنے پیارے نبیوں کیلئے کوئی ہاتھ دکھلائیگا
لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کرتے وہ ہمیں ظلم کرتے ہیں ہم ان کو دعا دیتے ہیں وہ ہمیں [illegible]
خدائے عزوجل کی قسم ہے کہ اگر یہ لوگ تلوار کے زخم سے ہمیں مجروح کرتے تو ہمیں ایسا دکھ نہ ہوتا
جیسا کہ ان کی گالیوں سے جو ہمارے برگزیدہ نبیوں کو دیتے ہیں ہمارے دل پاش پاش ہو گئے ہیں ہم گالیاں
سنکر اُن ناپاک طبع اور دنیا کے کیڑوں کی طرح مداہنہ نہیں کر سکتے جو کہتے ہیں کہ ہم ان تمام لوگوں
کو محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں اگر ان کے باپوں کو گالیاں دی جاتیں تو ایسا ہرگز نہ کرتے خدا ان کا
اور ہمارا فیصلہ کرے یہ عجیب بات ہے کہ کیا اس قوم سے بھلائی کی امید ہو سکتی ہے ہرگز نہیں بلکہ
اسلام کا یہ تمام نبیوں کے خطرناک دشمن ہیں ان کی گالیوں سے بھرے ہوئے رسالے ہمارے پاس موجود ہیں

اب ہم اپنے اصل مقصد کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ قادیان کے آریہ اخبار میں جو لالہ شرمپت
برادر [illegible] بسمبرداس کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ کبھی کوئی نشان آسمانی اس راقم کا نہیں دیکھا یہ اس قسم کا
جھوٹ ہے کہ اگر کوئی انسان گندی سے گندی نجاست کھالے تو ایسی نجاست کھانا بھی اس جھوٹ سے
کمتر ہے ان باتوں کو سنکر یقین آتا ہے کہ اس قدر جھوٹ بولنے والے کو اپنے پرمیشر پر ایمان نہیں اور وہ
ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ جھوٹ کا کوئی برا نتیجہ ہو سکتا ہے جبکہ میں نے کئی کتابوں میں لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل
ساکنان قادیان کی نسبت لکھ دیا ہے کہ وہ ہمارے فلاں فلاں آسمانی نشان میرے دیکھے ہیں بلکہ
بیسیوں نشان دیکھے ہیں اور وہ کتابیں آجتک کروڑہا انسانوں میں شائع ہو چکی ہیں پس اگر انہوں
نے درحقیقت میرے نشان نہیں دیکھے تو اس صورت میں مجھ سے زیادہ دنیا میں کون جھوٹا ہو گا اور میرے
جیسا کون ناپاک طبع اور مفتری ہو گا جس نے محض افترا اور جھوٹ کے طور پر ان کو اپنے نشانوں کا گواہ
قرار دے دیا۔ اور اگر میں اپنے دعوے میں سچا ہوں تو ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر
میری اور کیا بے عزتی ہو گی کہ ان لوگوں نے اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے مجھے جھوٹا
اور مفتری قرار دیا [illegible] لوگ کیا جانتے ہیں کہ اصلیت کیا ہے بلکہ اس عداوت کی وجہ
کہ جو اکثر لوگوں کو میرے ساتھ ہے ان لوگوں کو سچا سمجھیں گے اور گھر کی گواہی خیال کریں گے
اور اس طرح پر وہ بھی اپنی عاقبت خراب کر لیں گے پس چونکہ میں اس بے عزتی کو برداشت نہیں کر
سکتا اور نیز اس سے خدا کے قائم کردہ سلسلہ پر نہایت بداثر ہے اس لئے میں اول تو
لالہ شرمپت اور ملاوامل کو مخاطب کرتا ہوں کہ وہ خدا کی قسم کے ساتھ مجھ سے فیصلہ کر لیں اور خواہ
مقابل پر اور خواہ تحریر کے ذریعہ سے اس طرح پر خدا کی قسم کھائیں کہ فلاں فلاں نشان جو بیان کئے
گئے ہیں ہم نے نہیں دیکھے اور اگر ہم جھوٹ بولتے ہیں تو خدا ہم پر اور ہماری اولاد پر اس جھوٹ کی سزا نازل
کرے اور وہ نشان آسمانی بہت سے ہیں جو براہین احمدیہ میں لکھے گئے ہیں لیکن اس قسم کیلئے سب
نشانوں کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(۱)۔ لالہ شرمپت کیلئے یہ کافی ہے کہ اول تو اس نے میرا وہ زمانہ دیکھا جبکہ وہ میرے ساتھ اکیلا چند دفعہ
امرتسر گیا تھا اور نیز براہین احمدیہ کے چھپنے کے وقت وہ میرے ساتھ ہی پادری رجب علی کے مکان پر
کئی دفعہ گیا وہ خوب جانتا ہے کہ اس وقت میں ایک گمنام آدمی تھا میرے ساتھ کسی کو تعلق نہ تھا
اور اس کو خوب معلوم ہے کہ براہین احمدیہ کے چھپنے کے زمانہ میں یعنی جبکہ یہ پیشگوئی ایک دنیا
کے رجوع کرنے کے بارہ میں براہین احمدیہ میں درج ہو چکی تھی میں [illegible] اکیلا تھا تو اب قسم کھا کر
کہدے کہ یہ پیشگوئی اس نے پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں اور قسم کھا کر کہے کہ کیا یہ بات کسی کے نزدیک بجز
کام انسان سے ہو سکتا ہے کہ اپنی ناداری اور گمنامی کے زمانہ میں دنیا کے سامنے قطعی اور یقینی
طور پر یہ پیشگوئی کرے کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ تجھ پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ
[illegible] لاکھوں انسان تیری طرف رجوع کریں گے اور کئی طرح کی [illegible] پہنچے گی اور [illegible] تمام دنیا
عزت کے ساتھ تجھے شہرت دیگا [illegible] اس پیشگوئی کو خدا پوری کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اس نے
مجھ پر افترا کیا ہے [illegible] اور جھوٹ کی نجاست کھائی ہے۔ اور نیز خدا اپنی پیشگوئی
کے مطابق ہر ایک [illegible] مراد رکھی اور لالہ شرمپت قسم کھا کر کہدے کیا اس نے یہ پیشگوئی پوری ہوتی
دیکھ لی یا نہیں؟ اور کیا اس کے پاس کوئی ایسی نظیر ہے کہ کسی جھوٹے نے خدا کا نام لیکر ایسی
پیشگوئی کی ہو اور وہ پوری ہو گئی ہو اور چاہیئے کہ اس نظیر کو پیش کرے۔

(۲) پھر قسم کھا کر یہ بتادے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس کا بھائی بسمبرداس مع خوشحال برہمن کے
فوجداری مقدمہ میں سزایاب ہو کر دونوں قید ہو گئے تھے تو اس وقت اس نے مجھ سے دعا کی درخواست
کی تھی اور میں نے خداتعالیٰ سے علم پاکر اسے یہ بتلایا تھا کہ میری دعا سے آدھی قید بسمبرداس کی تخفیف کی
گئی اور اس کو میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے کہ میں اس دفتر میں پہنچا ہوں جہاں اس کی
سزا کا رجسٹر ہے اور میں نے اپنی قلم سے آدھی سزا کاٹ دی ہے مگر خوشحال برہمن کی سزا نہیں کاٹی
بلکہ اس کی سزا پوری رکھی کیونکہ اس نے مجھ سے دعا کی درخواست نہیں کی تھی اور کیا یہ سچ نہیں کہ میں
نے اس پیشگوئی کے بتانے کے وقت اس کو یہی کہا تھا کہ خدا نے مجھے اپنی وحی سے علم دیا ہے کہ
چیف کورٹ سے مسل واپس آئیگی اور بسمبرداس کی آدھی قید تخفیف کی جائیگی مگر بری نہیں ہو گا اور
خوشحال برہمن پوری قید بھگت کر جیل سے باہر آئیگا۔ اور یہ اس وقت کہا تھا کہ چیف کورٹ میں بسمبرداس اور
خوشحال برہمن کا اپیل ابھی دائر ہی کیا گیا تھا اور کسی کو خبر نہ تھی کہ انجام کیا ہو گا بلکہ خود چیف کورٹ کے ججوں
کو بھی خبر نہیں ہو گی کہ کس حکم کی طرف ہمارا قلم چلیگا۔ اس وقت میں نے بتلایا تھا کہ وہ قادر خدا جس نے
قرآن نازل کیا ہے مجھے کہتا ہے کہ میں نے تیری دعا قبول کی اور ایسا ہو گا کہ چیف کورٹ سے
مسل واپس آئیگی اور بسمبرداس کی آدھی قید دعا کے باعث معاف کی جائیگی مگر بری نہیں ہو گا اور
خوشحال برہمن نہ بری ہو گا اور نہ اس کی قید میں تخفیف کیجائیگی تا دعا قبول ہونے کیلئے ایک نشان
رہے۔ اور آخر ایسا ہی ہوا اور مسل چند ہفتوں کے بعد ضلع میں واپس آئی اور بسمبرداس کی آدھی
قید تخفیف کیگئی مگر خوشحال برہمن کا قید میں سے ایک دن بھی تخفیف نہ کیا گیا اور دونوں بری
ہونے سے محروم رہے اور شرمپت حلف اٹھا کر یہ بھی بتادے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب اس طرح
پر آخر کار میری پیشگوئی کے مطابق فیصلہ ہوا تو لالہ شرمپت نے میری طرف ایک رقعہ لکھا کہ آپ کی
نیک بختی کی وجہ سے خدا نے یہ غیب کی باتیں آپ پر کھول دیں اور دعا قبول کی۔

اور لالہ شرمپت قسم کھا کر یہ بھی بتادے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مدت تک وہ میرے پاس یہی جھوٹ
بولتا رہا کہ میرا بھائی بسمبرداس بری ہو گیا ہے اور پھر جب حافظ ہدایت علی جو ان دنوں میں بٹالہ
کا تحصیلدار تھا اتفاقاً قادیان میں آیا اور قریباً دس بجے کا وقت تھا تب بسمبرداس میرے مکان
کے نیچے اس کو ملا اور اس نے بسمبرداس کو مخاطب کر کے کہا کہ ہم خوش ہوئے کہ تم قید
سے مخلصی پاگئے مگر افسوس کہ تم بری نہ ہوئے۔ تب میں نے شرمپت کو کہا کہ تم کیوں اس قدر مدت
تک میرے پاس بولتے رہے کہ میرا بھائی بسمبرداس بری ہو گیا ہے تو شرمپت نے یہ جواب دیا کہ ہم نے اس لئے
اصل حقیقت کو چھپایا کہ اصلیت ظاہر کرنے سے ایک داغ رہ جاتا تھا اور آئندہ رشتوں ناطوں میں
ایک رکاوٹ پیدا ہو جاتی تھی اور اندیشہ تھا کہ برادری کے لوگ ہمارے خاندان کو بدچلن خیال کریں۔

اور کیا یہ سچ نہیں کہ جب بسمبر داس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل دائر کیا گیا۔ تو نماز عشاء کیوقت جب میں اپنی بڑی مسجد میں تھا علی محمد نام ایک ملاں ساکن قادیان نے جو اب تک زندہ اور ہمارے سلسلہ کا مخالف ہے میرے پاس آکر بیان کیا کہ اپیل منظور ہو گئی اور بسمبر داس بری ہو گیا اور کہا کہ بازار میں اس خوشی کا ایک جوش برپا ہے تب اس غم سے میرے پر وہ حالت گذری جس کو خدا جانتا ہے اس غم سے میں محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ میں زندہ ہوں یا مر گیا تب مجھے یہ الہام ہوا لا تحزن انک انت الاعلٰی۔ یعنی غم نہ کر تجھی کو غلبہ ہوگا تب میں نے شرمپت کو اس سے اطلاع دی اور حقیقت یہ کھلی کہ اپیل صرف لیا گیا ہے یہ نہیں کہ بسمبر داس بری کیا گیا ہے۔

پس شرمپت قسم کھا کر بتلاوے کہ کیا یہ واقعہ نہیں گزرا اور دوسری طرف علی محمد ملاں بھی قسم کے لئے بلایا جائیگا جو ایک مخالف بلکہ ایک نہایت خبیث مخالف کا بھائی ہے۔

(۳) اور کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ایک دفعہ چندا سنگہ نام ایک سکھ پر بابت درختان تحصیل بٹالہ میں ہماری طرف سے نالش دائر کی گئی تھی کہ اس نے بغیر اجازت ہماری کے اپنے کھیت سے درخت کاٹ لئے ہیں تب خدا نے میری دعا کرنے کیوقت میری دعا کو قبول فرما کر میرے پر یہ ظاہر کیا تھا کہ ڈگری ہو گئی اور میں نے یہ پیشگوئی شرمپت کو بتا دی تھی پھر ایسا اتفاق ہوا کہ حکم کیوقت ہماری طرف سے عدالت میں کوئی حاضر نہ تھا اور فریق ثانی حاضر ہو گئے تھے قریب عصر کیوقت تھا کہ شرمپت نے ہماری مسجد میں آکر تمسخر کے طور پر مجھے یہ کہا کہ مقدمہ خارج ہو گیا ڈگری نہیں ہوئی تب مجھ پر وہ غم گذرا جس کو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ خدا کا قطعی طور پر کلام تھا میں مسجد میں نہایت پریشانی سے بیٹھ گیا اس خیال سے کہ ایک مشرک نے مجھے شرمندہ کیا۔ اور میں اس کی اس خبر سے انکار نہیں کر سکتا تھا کیونکہ قریب پندرہ آدمی کے ہندو اور مسلمان بٹالہ سے یہ خبر لائے تھے اس وقت نہایت درجہ کا غم مجھ پر طاری تھا اتنے میں غیب سے ایک آواز آئی اور وہ نہایت رعبناک آواز تھی اس کے الفاظ یہ تھے۔ ڈگری ہو گئی ہے مسلمان ہے! یعنی کیا تو خدا کے کلام کو باور نہیں کرتا۔ ایسی آواز پہلے اس سے میں نے کبھی نہیں سنی تھی میں مسجد کے ہر طرف دوڑا کہ یہ بلند آواز کس کی طرف سے آئی اور آخر معلوم ہوا کہ فرشتہ کی آواز ہے یہ وہی فرشتے ہیں جن سے آجکل کے اندھے آریہ انکار کرتے ہیں تب میں نے اسیوقت شرمپت کو بلایا اور کہا کہ ابھی خدا کی طرف سے مجھے یہ آواز آئی ہے اس پر اس نے [illegible] ہنس دیا اور کہا کہ بٹالہ سے پندرہ سولہ آدمی آئے ہیں جو بعض ہندو اور بعض سکھ اور بعض مسلمان ہیں اور بعض ان کے بازار میں موجود ہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ سب جھوٹ بولیں یہ کہکر چلا گیا اور مجھ پر اس نے اس وقت ایک دیوانہ سا خیال کیا رات میری سخت بے قراری میں بسر ہوئی صبح ہوتے ہی میں خود بٹالہ گیا تحصیل میں حافظ ہدایت علی تحصیلدار موجود نہ تھا مگر اس کا سررشتہ دار مسھرا داس نام موجود تھا جو اب تک زندہ ہوگا میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا ہمارا مقدمہ خارج ہو گیا اس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ڈگری ہوئی میں نے کہا کہ قادیان کے پندرہ سولہ آدمی جو فریق مخالف اور اس کے گواہ تھے سب نے جا کر یہی بیان کیا ہے کہ مقدمہ خارج ہو گیا۔

نوٹ: نادان آریہ کہتے ہیں کہ خدا کو کسی چٹھی رسان کی کیا حاجت ہے یعنے وہ فرشتوں کا محتاج نہیں پس یہ تو سچ ہے کہ خدا کسی چیز کا محتاج نہیں مگر اس کی عادت میں داخل ہے کہ وسائط سے کام لیتا ہے اور وسائط سے کام لینا اس کے عام قانون قدرت میں داخل ہے دیکھو وہ ہوا کے ذریعہ سے کانوں تک آواز پہنچاتا ہے پس جسمانی سلسلہ سے یہ روحانی فعل اس کا عین مطابق ہے جو روحانی کانوں کو اپنی آواز فرشتوں کے ذریعہ سے جو ہوا کے قائمقام ہیں پہنچاتا ہے اور ضرور ہے کہ جسمانی اور روحانی سلسلے دونوں باہم مطابق ہوں اور یہی دلیل قرآن شریف نے پیش کی ہے۔ منہ۔

ہے اس نے جواب دیا کہ ایک طرح سے انہوں نے بھی جھوٹ نہیں بولا۔ بات یہ ہوئی کہ تحصیلدار کے فیصلہ لکھنے کیوقت میں حاضر نہ تھا کسی کام کیلئے باہر چلا گیا تب یا شاید یہ کہا تھا کہ میں پاخانہ پھرنے کے لئے چلا گیا تھا اور تحصیلدار نیا آیا ہوا تھا اور اس کو ابھی در پیچ مقدمات کی خبر نہ تھی اور فریق مخالف نے اس کے فیصلہ لکھنے کیوقت ایک فیصلہ صاحب کمشنر کا اس کے آگے پیش کیا تھا اور اس میں صاحب کمشنر کا یہ حکم تھا کہ چونکہ یہ مزارعہ موروثی ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ اپنے کھیت کے درخت ضرورت کے وقت کاٹ لیا کریں مالکان کا اس میں کچھ دخل نہیں تحصیلدار نے اس فیصلہ کو دیکھ کر مقدمہ خارج کر دیا اور جب میں آیا تو مجھے وہ اپنا لکھا ہوا فیصلہ دیکر شامل مسل کرو میں نے پڑھ کر کہا کہ ان زمینداروں نے آپ کو دھوکہ دیا ہے کیونکہ جس فیصلہ کو انہوں نے پیش کیا ہے وہ صاحب فنانشل کمشنر کے حکم سے منسوخ ہو چکا ہے اور جب اس حکم کے کوئی مزارعہ موروثی ہو یا غیر موروثی بغیر اجازت مالک کے اپنے کھیت کا درخت نہیں کاٹ سکتا اور میں نے مسل میں سے انکو وہ فیصلہ دکھا دیا تب تحصیلدار نے فی الفور اپنا پہلا فیصلہ چاک کر دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا اور دوسری فیصلہ ڈگری کا لکھا اور کل خرچہ مدعا علیہم کے ذمہ ڈالا فریق ثانی تو خوشی خوشی اپنے حق میں فیصلہ سنکر قادیان کو چلے گئے تھے اس دوسرے فیصلہ کی خبر نہ تھی اس لئے انہوں نے وہی ظاہر کیا جو ان کو معلوم تھا۔

غرض میں نے واپس آکر یہ سب حال شرمپت کو سنایا اور مزارعان کو بھی اپنی جھوٹی خوشی پر اطلاع ہو گئی پس اگر لالہ شرمپت اس نشان سے بھی منکر ہے تو چاہیئے کہ قسم کھا کر کہے کہ ایسا کوئی واقعہ ظہور میں نہیں آیا اور ایسا بیان سراسر افترا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ابھی بہت سے لوگ قادیان میں اور ان میں سے زندہ ہونگے جنہوں نے یہ نشان دیکھا۔

اور سوائے اس کے بیسیوں ایسے آسمانی نشان ہیں جن کا گواہ رویت لالہ شرمپت ہے وہ تو بڑی مشکل میں پڑ گیا ہے کہاں تک آریہ لوگ اس سے انکار کرائینگے۔

(۴) بھلا لالہ شرمپت قسم کھا کر کہے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب نواب محمد حیات خان سی ایس آئی معطل ہو گیا تھا اور کوئی بریت کی اُمید نہیں تھی اور اس نے مجھ سے دعا کی درخواست کی تھی تو میرے پر خدا نے ظاہر کیا تھا کہ وہ بری کیا جاویگا اور میں نے کشفی نظر سے اس کو عدالت کی کرسی پر بیٹھے دیکھا تھا اور یہ بات میں نے اس کو بتا دی تھی اور شرمپت اس کو ذکر ہونے کو بتائی تھی چنانچہ کشن سنگہ آریہ بھی اس کا گواہ ہے اگر یہ سچ نہیں تو قسم کھاوے۔

(۵) اور پھر لالہ شرمپت قسم کھا کر بتاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب پنڈت دیانند نے پنجاب میں آکر بہت شوخی کی اور خدا کے برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں تحقیر کی اور ضرور ہے کہ تمام مقدس نبیوں کو سونے کھوٹے کی طرح قرار دیا تب میں نے شرمپت کو کہا کہ خدا نے میرے پر ظاہر کر دیا ہے کہ اب اس کی موت کا دن قریب ہے وہ بہت جلد مریگا کیونکہ اس کا دل مر گیا ہے چنانچہ وہ اس پیشگوئی کے بعد صرف چند دنوں میں ہی اجمیر میں مر گیا اور اپنی حسرتیں اپنے ساتھ لے گیا۔

(۶) اور نیز شرمپت قسم کھا کر بتلاوے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایکدفعہ اس کو اور ملاوامل کو صبح کیوقت یہ الہام بتلایا گیا تھا کہ آج ارباب سرور خان نام ایک شخص کا روپیہ آئیگا۔ اور وہ ارباب محمد لشکر خان کا رشتہ دار ہوگا تب ملاوامل وقت پر ڈاکخانہ میں گیا اور خبر لایا کہ سرور خان کا اس قدر روپیہ آیا مگر ساتھ ہی یہ عذر کیا کہ کیونکر معلوم ہو کہ یہ فلاں شخص کا رشتہ دار ہے تب اس کے تصفیہ کے لئے ان کے روبرو مردان میں بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ کیطرف خط لکھا گیا تھا جو ان دنوں میں میرے سخت مخالف ہیں اُن کا جواب آیا کہ ارباب سرور خان ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے۔

(۲) اور کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو یہ الہام ہوا تھا کہ اسے عمی بازی خویش کردی و مرا افسوس بسیار دادی۔ اور اسی دن شرمپت کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام اُس نے امین چند رکھا اور ان دنوں میں میرا بھائی غلام قادر مرحوم بیمار تھا۔ میں نے لالہ شرمپت کو کہا کہ آج مجھے یہ الہام ہوا ہے یہ میرے بھائی کی موت کی طرف اشارہ ہے اور الہامی طور پر تیرے بیٹے سلطان احمد کی طرف سے یہ کلمہ ہے اور یا ممکن ہے کہ تیرے بیٹے کی طرف اشارہ ہو جس کا نام تو نے امین چند رکھا ہے* یہ میرا کہنا ہی تھا کہ لالہ شرمپت نے گھر میں جا کر اپنے بیٹے کا نام بدل دیا اور بجائے امین چند کے گوکل چند نام رکھ دیا جو اب تک زندہ موجود ہے مگر چند روز کے بعد میرا بھائی فوت ہو گیا اور یہ بات بھی لالہ شرمپت سے حلفاً دریافت کرنی چاہئے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب گورداسپور میں ایک شخص کرم دین نام نے میرے پر دعویٰ ازالہ حیثیت عرفی عدالت آتما رام اکسٹرا اسسٹنٹ میں دائر کیا ہوا تھا تو میں نے لالہ شرمپت کو کہا تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ انجام کار میں اس مقدمہ میں بری کیا جاؤں گا مگر کرم دین سزا پائیگا۔ ہر وقت کی خبر ہے کہ جب تمام آثار اس کے برخلاف تھے اور حاکم کی رائے مخالف تھی چنانچہ آتما رام مجوز مقدمہ نے اپنے فیصلہ کے وقت بڑی سختی سے فیصلہ دیا اور ہم پر سات سو روپیہ جرمانہ کیا اور تا عنایت [illegible] کر فیصلہ لکھا اور پھر صاحب ڈویژنل جج کے حکم سے جیسا کہ میں نے پیشگوئی کی تھی وہ حکم آتما رام کا منسوخ کیا گیا اور صاحب موصوف نے بڑی عزت کے ساتھ بری کر کے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ جو الفاظ اپنے ایک کتاب میں نے کرم دین کی نسبت استعمال کئے ہیں یعنی کذاب و لئیم + کا لفظ ان الفاظ سے کرم دین کی کچھ بھی ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہوئی بلکہ اگر ان الفاظ سے بڑھ کر بھی کوئی اور سخت الفاظ اس کے حق میں استعمال کئے جاتے تب بھی وہ ان الفاظ کا مستحق تھا یہ فیصلہ ہے جس میں فیصلہ ہوا مگر کرم دین پر پچاس روپیہ جرمانہ قائم رہا۔ یہ پیشگوئی نہ صرف میں نے لالہ شرمپت کو بتائی تھی بلکہ میں اس پیشگوئی کو مقدمہ کے وجود سے بھی پہلے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں جو ایک عربی زبان میں کتاب ہے شائع کر چکا تھا پس کسی کو یہ بھی ممکن نہیں جو اس سے انکار کر سکے ††

یہ چند پیشگوئیاں بطور نمونہ میں اس جگہ پیش کرتا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب بیان صحیح ہے اور کئی دفعہ لالہ شرمپت سن چکا ہے اور اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میرے لڑکوں پر ایک سال کے اندر اس کی سزا نازل کرے آمین ولعنت اللہ علی الکاذبین

ایسا ہی شرمپت کو بھی چاہئے کہ وہ بھی میری اس قسم کے مقابل پر قسم کھاوے اور یہ کہے کہ اگر میں نے اس قسم میں جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میری اولاد پر ایک سال کے اندر اس کی سزا وارد کرے آمین ولعنت اللہ علی الکاذبین +

یہ تو شرمپت کی نسبت لکھا گیا اور ملاوامل اس کا دوست بھی اس میں شریک ہے اس کو چاہئے کہ اس بات کی قسم کھاوے کہ کیا میری والد صاحب کی وفات کے بعد الہام الیس اللہ بکاف عبدہ کی مُہر پر کندہ کرانے کیلئے امرتسر اس کو نہیں بھیجا تھا اور کیا یہ پیشگوئی اُجرت دیکر وہ مُہر نہیں لایا تھا اور کیا اس زمانہ میں اس عروج اور شان و شوکت اور رجوع خلائق کا نام و نشان تھا اور کیا یہ تمام پیشگوئی اس کو نہیں بتائی گئی تھی جس کیلئے وہ بھیجا گیا تھا یعنی اس کو یہ بتایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر ملی تھی کہ تنبیہ کے روز آنا تھے عزت کے دیئے جائیں گے اور تجھ کو کچھ غم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ میں تیرا متکفل ہوں گا اور تیری حاجات پوری کرنے کے لئے میں کافی ہوں گا اور یہ تخمیناً پینتیس ۳۵ چھتیس ۳۶ برس کا الہام ہے جبکہ میں زاویہ گمنامی میں ایسا پوشیدہ تھا جیسا کہ ایک ٹکڑہ کسی جوہر کا سمندر کی تہ کے نیچے پوشیدہ ہو۔

دوسری یہ بات ذکر کے قابل ہے کہ ایک مرتبہ مرض دق میں مبتلا نہیں ہوا تھا اور اس کو خواب بھی آچکی تھی کہ ایک زہریلے سانپ نے اس کو کاٹا ہے اور تمام بدن سوج گیا ہے اور کیا یہ سچ نہیں کہ وہ میرے پاس آکر رویا تھا اور دعا کے لئے کہا تھا تب میں نے اس کے حق میں دعا کی تھی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا تھا۔ قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً یعنے اے تپ کی آگ ٹھنڈی ہو جا اور یہ الہام اس کو سنا دیا گیا تھا اور پھر بعد اس کے چند دنوں میں ہی وہ صحت یاب ہو گیا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور اگر یہ جھوٹ ہیں تو خدا ایک سال کے اندر میرے پر اور میرے لڑکوں پر تباہی نازل کرے اور جھوٹ کی سزا دے۔ آمین لعنت اللہ علی الکاذبین

ایسا ہی ملاوامل کو چاہئے کہ چند روزہ دنیا سے محبت نہ کرے اور اگر ان بیانات سے انکاری ہے تو میری طرح قسم کھاوے کہ یہ سب افترا ہے اور اگر یہ باتیں سچ ہیں تو ایک سال کے اندر میرے پر اور میری تمام اولاد پر خدا کا عذاب نازل ہو۔ آمین۔ ولعنت اللہ علی الکاذبین ++

اور یاد رہے کہ یہ لوگ اس طرح پر قسم نہ کھائیں گے بلکہ حق پوشی کا طریق اختیار کریں گے اور سچائی کا خون کرنا چاہیں گے تب بھی میں امید رکھتا ہوں کہ حق پوشی کی حالت میں بھی خدا ان کو بے سزا نہیں چھوڑیگا + کیونکہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کی بے عزتی خدا کی بے عزتی ہے ملاوامل اس بات کا بھی مجرم ہے کہ اس نے یہ سب کچھ دیکھ کر پھر مخالفت کر کے اپنی پوری زور اور پوری مخالفت سے ایک اشتہار دیا تھا جس کو دس برس گذر گئے اور لوگوں کو روکا تھا کہ میری طرف رجوع نہ کریں اور نہ کچھ مالی مدد کریں تب اس کے روکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے اشتہار کے بعد کئی لاکھ انسان میرے ساتھ شامل ہوئے اور کئی لاکھ روپیہ آیا مگر پھر بھی اُس نے خدا کے ہاتھ کو محسوس نہ کیا

---

* اگرچہ یہ یقینی تھا کہ یہ الہام میرے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی وفات کے بارہ میں ہے اور یہی میں نے اپنے بعض عزیزوں کو سنا بھی دیا تھا اور خود اپنے بھائی مرحوم کو بھی بتلا دیا تھا جس سے وہ بہت غمگین ہوئے اور مجھ سے بہت افسوس بھی کیا کہ اُن کو میں نے کیوں بتلایا مگر جب شرمپت نے مجھ کو خبر دی کہ میرے بیٹے کا نام امین چند رکھا ہے تو تقدیر الٰہی سے میرے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے کہ ممکن ہے کہ عمی سے مراد امین چند ہو کیونکہ ہندو لوگ امین چند کے نام کو مختصر کر کے امی بھی کہہ دیتے ہیں تب اس کے دل میں بہت خوف پیدا ہوا اور اس نے گھر میں جا کر امین چند کی جگہ گوکل چند اپنے لڑکے کا نام رکھ دیا۔ منہ

+ کرم دین کا بیان تھا کہ کذاب اس کو کہتے ہیں جو بہت جھوٹ بولنے والا ہو اور ہمیشہ جھوٹ بولتا ہو اور لئیم اس کو کہتے ہیں جو ولد الزنا ہو اور اس کے خاندان میں ایسا ہی سلسلہ چلا آیا ہو اور اُس پر اُس نے کتابیں بھی دکھلائیں مگر ڈویژنل جج نے فرمایا کہ اگر ان الفاظ سے سخت تر بھی الفاظ بولے جاتے تب بھی اس سے کرم دین کی کچھ بے عزتی نہیں تھی یعنی اس کی حالت کے لحاظ سے ابھی یہ الفاظ تھوڑے ہیں۔ منہ

+ یہ بددعا کا فقرہ ملاوامل پر ہے الزام ملزوم ہے کہ میری اس دعا کے مقابل پر شرمپت بھی اپنی نسبت انہیں الفاظ کے ساتھ بددعا چھپوا کر کسی اخبار میں شائع کرا دے۔ منہ

++ یہ سچ ہے کہ ایک مرتبہ ملاوامل نے اپنے اشتہار میں میرے نشانوں کے دیکھنے سے انکار کر دیا تھا مگر اس انکار کا کچھ اعتبار نہیں اکثر لوگ خود غرضی سے دو دو روپیہ لیکر عدالتوں میں گواہی کے وقت جھوٹ کی نجاست کھا لیتے ہیں تمام مدار ایسی قسم پر ہے جو میں نے لکھی ہے اگر یہ لوگ خدا سے بےخوف ہو کر اپنی قوم کو خوش کرنے کیلئے ایسی قسم کھا لیں گے تب ان کو معلوم ہوگا کہ خدا بھی ہے۔ منہ

++ اور اگر راست راست شائع کر دینگے تو مجھ کو قوی امید ہے کہ وہ خدا سے اس کا اجر اور برکت پائیں گے مگر خدا بہتر جانتا ہے۔ منہ

---

†† یہ پیشگوئی نہ صرف کتاب مواہب الرحمٰن میں بلکہ اخبار الحکم اور البدر میں وقوع سے پہلے شائع ہو چکی تھی۔ منہ

بالآخر ہم اس بات کا لکھنا بہت ہی ضروری سمجھتے ہیں کہ جس پرمیشر کو پنڈت دیانند نے آریوں کے سامنے پیش کیا ہے وہ ایک ایسا پرمیشر ہے جو عدم اور وجود برابر ہے کیونکہ وہ اس بات پر قادر نہیں کہ اگر ایک شخص اپنی آوارگی اور بدچلنی کے زمانہ سے تائب ہو کر سچے دل سے جسم میں مکتی کرانا چاہے تو اسکو اس کی توبہ اور پاک تبدیلی کی وجہ سے مکتی عنایت کر سکے بلکہ اس کے لئے آریہ کی رو سے کسی دوسری جون میں پڑ کر دوبارہ دنیا میں آنا ضروری ہے خواہ وہ انسانی جون کو چھوڑ کر کتا بنے یا بندر سور گدھا بنا تو ضرور چاہیئے یہ پرمیشر ہے جس کو دیالو اور سرب شکتیمان کہا جاتا ہے اگر انسان نے اپنی ہی کوشش سے سب کچھ کرنا ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ پھر پرمیشر کا کس بات میں شکر ادا کیا جاوے اور جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے بعض حصہ عمر میں ایسا زمانہ بھی آجاتا ہے کہ وہ کسی حد تک نفسانی جوشوں اور خواہشوں کا تابع ہو جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ غفلت جو گناہوں کی ماں ہے ضرور کسیقدر اس سے حصہ لیتا ہے اور یہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ کیا جسمانی پہلو کی رو سے اور کیا روحانی پہلو کی رو سے ابتدا میں کمزوری میں پیدا ہوتا ہے اور پھر اگر خدا کا فضل شامل ہو تو آہستہ آہستہ پاکیزگی کی طرف ترقی کرتا ہے پس یہ خوب ہی پرمیشر ہے جس کو انسان کی فطرت کی بھی خبر نہیں اگر اسی طرح مکتی پانا ہے تو پھر مکتی کی حقیقت معلوم ہم اس آزمائش کیلئے نہ صرف ایک آریہ کو مخاطب کرتے ہیں نہ دو کو نہ تین کو بلکہ نہایت یقین اور بصیرت تامہ کی راہ سے کہتے ہیں کہ ہمارے روبرو دو ہزار یا دس ہزار یا بیس ہزار یا مثلاً ایک لاکھ ہی آریہ کھڑے ہو کر قسم کھاویں کہ کیا ان کی سوانح عمری ایسی پاک ہے کہ کسی قسم کا ان سے گناہ سرزد نہیں ہوا اور کیا وہ آریہ اصولوں کی رو سے تسلی رکھتے ہیں کہ وہ مرتے ہی مکتی پا جائینگے اور پھر جب مخلوقات پر نظر ڈالی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی تعداد کو دوسری مخلوقات سے وہ نسبت نہیں جو قطرہ کو دریا کی طرف ہوتی ہے کیونکہ علاوہ ان تمام بے شمار جانوروں کے جو خشکی اور تری میں پائے جاتے ہیں ایسے غیر مرئی جانور بھی کروڑہا اور پانی میں موجود ہیں جو وہ نظر نہیں آسکتے جیسا کہ تحقیقات سے ثابت ہے کہ ایک قطرہ پانی میں کئی ہزار کیڑے ہوتے ہیں پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوجود اس قدر زمانہ اور مدت دراز گذرنے کے پرمیشر نے مکتی دینے میں ایسی ناقابل کارروائی کی ہے کہ گویا کچھ بھی نہیں کی ۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پرمیشر کی ہرگز مرضی ہی نہیں کہ کوئی شخص مکتی حاصل کر سکے اور یا یوں کہو کہ وہ مکتی دینے پر قادر ہی نہیں اور یہ بات بہت قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر قادر ہو تو پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ دائمی نجات یا مکتی نہ دے سکے اور ایسا ہی باوجود دیالو اور قادر ہونے اسکے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ کیوں وہ ایسا چڑچڑا مزاج کا ہے کہ ایک ذرا سے گناہ کو بھی نہیں بخش سکتا اور جب تک ایک گناہ کیلئے کروڑ ہا جونوں میں نہ ڈالے خوش نہیں ہوتا ایسے پرمیشر سے کس بہتری کی امید ہو سکتی ہے اور جب کہ ایک شریف طبع انسان بھی قصوروار دوں کے قصور ان کی توبہ اور درخواست معافی پر بخش سکتا ہے اور انسان کی فطرت میں یہ قوت پائی جاتی ہے کہ کسی خطاکار کی پشیمانی اور آہ و زاری پر اس کی خطا کو بخشدیتا ہے تو کیا وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ اس صفت سے محروم ہے ۔ نعوذ باللہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں !

پس یہ آریوں کی غلطی ہے کہ اس خدا کو جس کو وہ دیالو بھی کہتے ہیں اور سرب شکتیمان بھی سمجھتے ہیں اس کو اس عظیم الشان صفت سے محروم قرار دیتے ہیں اور یاد رہے کہ انسان جو سراسر کمزوری میں بھرا ہوا ہے بغیر خدا کی صفت مغفرت کے ہرگز نجات نہیں پا سکتا ۔ اور اگر خدا میں صفت مغفرت نہیں تو پھر انسان میں کہاں سے پیدا ہو گئی ۔ یاد رہے کہ نجات نہ پانا ایک موت ہے ۔ ایسا ہی سچی توبہ کرنا بھی ایک موت ہے پس موت کا علاج موت ہے ۔ کیا وہ خدا جو ہر ایک چیز پر قادر ہے اس نے ہماری اس موت کا کوئی علاج نہیں رکھا اور کیا ہم بے علاج ہی مرینگے ہرگز نہیں جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے علاج بھی ساتھ ہی پیدا ہوا ہے اور افسوس سے کہا جاتا ہے کہ عیسائیوں اور آریوں نے اس اعتقاد میں ایک ہی راہ پر قدم مارا ہے صرف فرق یہ ہے کہ عیسائی تو انسان کے گناہ بخشوانے کیلئے ایک نبی کے خون کی حاجت سمجھتے ہیں اور اگر وہ نہ مارا جاتا تو گناہ نہ بخشے جاتے اور اگر ثابت ہو کہ وہ مارا نہیں گیا جیسا کہ ہم نے ثابت بھی کر دیا ہے ۔ اور یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنی طبعی موت سے فوت ہوا اور ایک دنیا جانتی ہے کہ کشمیر میں اس کی قبر ہے تو اس صورت میں سب تانا بانا کفارہ کا بیکار ہو گیا اور آریہ صاحبان مطلقاً اپنے پرمیشر کو گناہوں کے بخشنے سے قاصر سمجھتے ہیں ۔ اور آریہ اور عیسائی اس اعتقاد میں دونوں شریک ہیں کہ خدا خطا کاروں کو ان کی پشیمانی اور توبہ پر بخش نہیں سکتا اور آریہ صاحبوں نے صرف اسی قدر پر بس نہیں کی بلکہ وہ اپنے پرمیشر کو اس بات سے بھی جواب دیتے ہیں کہ وہ انسان کا خالق اور اس کی تمام قوتوں روحانی اور جسمانی کا مبدء و فیض ہے اور اس طور پر پرمیشر کی شناخت کا دروازہ بھی ان پر بند ہے کیونکہ وید کی رو سے پرمیشر کی عادت نہیں ہے کہ کوئی نشان آسمانی دکھا دے اور اس طرح پر اپنے وجود کا پتہ دے اور دوسری طرف وہ ارواح اور ذرات عالم کا پیدا کرنیوالا نہیں ہے پس دونوں طرف سے آریہ مذہب کے رو سے پرمیشر کی شناخت محال ہے علاوہ اس کے جس تعلیم پر ناز کیا جاتا ہے نیوگ کا مسئلہ اس کی حقیقت سمجھنے کے لئے ایک عمدہ نمونہ ہے لیکن کیا کسی شریف انسان کی فطرت قبول کر سکتی ہے کہ اس کی زندگی میں اس کی جورو جس کو طلاق بھی نہیں دیگئی دوسرے سے ہم بستر ہو جائے ۔

علاوہ اس کے جس جاودانی نجات کا انسان طبعاً خواہشمند ہے اور اس کی فطرت میں یہ نقش کر دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ کی لذت اور آرام کا طالب ہو اس جاودانی نجات سے یہ مذہب منکر ہے اور اپنے پرمیشر کے لئے یہ تجویز کرتے ہیں کہ گویا وہ ایک محدود مدت کے بعد اپنے بندوں کو مکتی خانہ سے باہر نکال دیتا ہے اور اس کی وجہ یہ پیش کرتے ہیں ۔ کہ چونکہ دنیا کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور پرمیشر ارواح کا خالق نہیں اس پرمیشر کے لئے یہ مصیبت پیش آئی کہ اگر وہ تمام روحوں کو ہمیشہ کی نجات دیدیوے تو اس سے سلسلہ دنیا کا ٹوٹ جائیگا اور کسی دن پرمیشر معطل اور خالی ہاتھ رہ جائیگا کیونکہ ہر ایک روح جو ہمیشہ کی مکتی پا کر دنیا سے گئی ۔ تو گویا وہ پرمیشر کے ہاتھ سے گئی پس اس طرح پر جب روحیں خرچ ہوتی رہیں تو بباعث اس کے کہ پرمیشر کوئی روح پیدا نہیں کر سکتا اور آمدن کی سبیل قطعاً بند تو ضرور ایک دن ایسا آجائیگا جبکہ پرمیشر کے ہاتھ میں ایک بھی روح نہیں رہیگی تا وہ دنیا میں بھیجی جائے پس اس خیال سے پرمیشر نے یہ پیش بندی اختیار کر رکھی ہے جو ہمیشہ کی مکتی سے روحوں کو جواب دیدیا کرتا ہے اور دھکے دیکر مکتی خانہ سے باہر نکالتا ہے ۔

اس جگہ بعض نادان آریہ محض چالاکی سے یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ انسان کے اعمال محدود ہیں اس لئے مکتی بھی محدود رکھی گئی مگر وہ دھوکہ کھاتے ہیں یا دھوکہ دیتے ہیں کیونکہ انسان کی فطرت میں ہمیشہ کی اطاعت مرکوز ہے نیک آدمی کب کہتے ہیں کہ اتنی مدت کے بعد ہم خدا تعالےٰ کی بندگی اور اطاعت چھوڑ دینگے بلکہ اگر بے انتہا مدت تک ان کو عمر دی جائے تب بھی وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی کرتے رہینگے ۔ اس صورت میں اگر وہ جلد مر جائیں تو ان کا کیا گناہ ہے ان کی نیت میں تو ہمیشہ کی اطاعت ہے نہ کسی حد تک اور تمام مدار نیت پر ہے اور موت جو انسان پر آتی ہے یہ خدا کا فعل ہے نہ کہ انسان کا ۔

یہ ہیں عقائد آریہ صاحبوں کے جن پر وہ ناز کرتے ہیں چونکہ ان کے خیال میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ ایک گناہ سے بھی بے شمار جونوں کی سزا در پیش ہے اس لئے وہ گناہ سے پاک ہونے کیلئے کوئی کوشش کرنا عبث اور بے سود سمجھتے ہیں اور ان کے مذہب میں کوئی مجاہدہ نہیں ہے جس کی رو سے اسی دنیا میں انسان گناہ سے پاک ہو سکے۔ جب تک تناسخ کے ذریعہ سے اور طرح طرح کی جونوں میں پڑنے سے سزا نہ پاوے پس ظاہر ہے کہ اس صورت میں کس امید پر وہ مجاہدہ کر سکتے ہیں اگر وہ سمجھیں۔ اور اگر ان کو روحانی فلاسفی کا کوئی حصہ نصیب ہو تو وہ جلدی سمجھ سکتے ہیں کہ وہ اس عقیدہ کیوجہ سے خدائے رحیم و کریم کی رحمت کا دروازہ اپنے پر بند کر رہے ہیں وہ توبہ سے صرف چند لفظ مراد لیتے ہیں مگر سچی توبہ درحقیقت ایک موت ہے جو انسان کے ناپاک جذبات پر آتی ہے اور ایک سچی قربانی ہے جو انسان اپنی پوری صدق سے حضرت احدیت میں ادا کرتا ہے اور تمام قربانیاں جو رسم کے طور پر ہوتی ہیں اسی کا نمونہ ہے۔ سو جو لوگ یہ سچی قربانی ادا کرتے ہیں جس کا نام دوسرے لفظوں میں توبہ ہے درحقیقت وہ اپنی سفلی زندگی پر ایک موت وارد کرتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ جو کریم و رحیم ہے اس موت کے عوض میں دوسرے جہان میں انکو نجات کی زندگی بخشتا ہے کیونکہ اس کا کرم اور رحم اس بخل سے پاک ہے جو کسی انسان پر دو موتیں وارد کرے سو انسان توبہ کی موت سے ہمیشہ کی زندگی کو خریدتا ہے اور ہم اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے کسی دوسرے کو پھانسی چڑھانے کے محتاج نہیں ہیں ہمارے لئے وہ صلیب کافی ہے جو اپنی قربانی دینے کی صلیب ہے۔

یاد رہے کہ توبہ کا لفظ نہایت لطیف اور روحانی معنی اپنے اندر رکھتا ہے جس کی غیر قوموں کو خبر نہیں یعنے توبہ کہتے ہیں اس رجوع کو کہ جب انسان تمام نفسانی جذبات کا مقابلہ کرکے اور اپنے پر ایک موت کو اختیار کرکے خدا تعالیٰ کی طرف چلا آتا ہے سو یہ کچھ سہل بات نہیں ہے اور ایک انسان کو اسی وقت تائب کہا جاتا ہے جبکہ وہ بکلی نفس امارہ کی پیروی سے دست بردار ہو کر اور ہر ایک تلخی اور ہر ایک موت خدا کی راہ میں اپنے لئے گوارا کرکے آستانہ حضرت احدیت پر گر جاتا ہے تب وہ اس لائق ہو جاتا ہے کہ اس موت کے عوض میں خدا تعالیٰ اس کو زندگی بخشے چونکہ آریہ لوگ صرف بہت سی جونوں کو مدار نجات سمجھ بیٹھے ہیں اس لئے ان کا اس طرف خیال نہیں آتا ہے نہیں جانتے کہ جس طرح میلا کپڑا بھٹی پر چڑھنے سے اور پھر دھوبی کے ہاتھ سے آب شفاف کے کنارہ پر طرح طرح کے صدمات اٹھانے سے آخر کار سفید ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ توبہ جس کے معنی میں بیان کر چکا ہوں انسان کو صاف پاک کر دیتی ہے۔ انسان جب خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ میں پڑ کر اپنی تمام ہستی کو جلا دیتا ہے تو وہی محبت کی موت اس کو ایک نئی زندگی بخشتی ہے کیا تم نہیں سمجھ سکتے کہ محبت بھی ایک آگ ہے اور گناہ بھی ایک آگ ہے پس یہ آگ جو محبت الٰہی کی آگ ہے گناہ کی آگ کو معدوم کر دیتی ہے یہی نجات کی جڑھ ہے اور نہایت افسوس تو یہ ہے کہ آریہ لوگ اپنے مذہب کی خرابیوں کو نہیں دیکھتے اور اسلام پر بے ہودہ اعتراض کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ کوئی بھی ان کا ایسا اعتراض نہیں جو ان کے مذہب کے کسی نہ کسی طریق عمل میں وہ داخل نہیں اب ہم اس رسالہ کو خدا کے نام پر ختم کرتے ہیں۔ الحمد للّٰہ اوّلاً و آخراً ھو مولٰنا نعم المولیٰ و نعم النصیر ط

نظم از مصنّف

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دینِ خدا یہی ہے

وہ دلستاں نہاں ہے کس رہ سے اسکو دیکھیں
ان مشکلوں کا یارو مشکل کشا یہی ہے

باطن سیہ ہیں جنکے اس دین سے ہیں وہ منکر
پر اے اندھیرے والو! دل کا دیا یہی ہے

دنیا کی سب دکانیں ہیں ہمنے دیکھی بھالیں
آخر ہوا یہ ثابت دارالشفا یہی ہے

سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف میں نے دیکھا بُستاں ہرا یہی ہے

دُنیا میں اسکا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آبِ بقا یہی ہے

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہیں ہیں دشمن بلا یہی ہے

جب کھل گئی سچائی پھر اُس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

جو ہو مُفید لینا جو بد ہو اُس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے

ملتی ہے بادشاہی اس دین سے آسمانی
اے طالبانِ دولت ظلِّ ہما یہی ہے

سب دیں ہیں اک فسانہ شرکوں کا آشیانہ
اُس کا جو ہے یگانہ۔ چہرہ نما یہی ہے

سو سو نشان دکھا کر لاتا ہے وہ بلا کر
مجھ کو جو اُس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

کرتا ہے معجزوں سے وہ یار دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

یہ سب نشاں ہیں جن سے دیں اب تلک ہے تازہ
اے گرنے والو دوڑو دیں کا عصا یہی ہے

کس کام کا وہ دیں ہے جس میں نشاں نہیں ہے
دیں کی مرے پیارو زرّیں قبا یہی ہے

افسوس آریوں پر جو ہو گئے ہیں شپّر
وہ دیکھ کر ہیں منکر ظلم و جفا یہی ہے

معلوم کر کے سب کچھ محروم ہو گئے ہیں
کیا ان نیوگیوں کا ذہنِ رسا یہی ہے

اک ہیں جو پاک بندے اک ہیں دلوں کے گندے
جیتینگے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے

ان آریوں کا پیشہ ہر دم ہے بد زبانی
ویدوں میں آریوں نے شاید پڑھا یہی ہے

پاکوں کو پاک فطرت دیتے نہیں ہیں گالی
پر ان سیہ دلوں کا شیوہ سدا یہی ہے

افسوس سب کے دلوں میں سبّ کا ہوا ہے پیشہ
کس کو کہوں کہ اُن میں ہرزہ درا یہی ہے

آخر یہ آدمی تھے پھر کیوں ہوئے درندے
کیا جُون انکی بگڑی یا خود قضا یہی ہے

جس آریہ کو دیکھیں تہذیب سے ہے عاری
کس کس کا نام لیویں ہر سو وبا یہی ہے

لیکھو کی بدزبانی کارد ہوئی تھی اُس پر
پھر بھی نہیں سمجھتے حمق و خطا یہی ہے

اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسا پایا
آخر خدا کے گھر میں بد کی سزا یہی ہے

نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا
کتوں سا کھولنا مُنہ تخمِ فنا یہی ہے

میٹھے بھی ہو کے آخر نشتر ہی ہیں چلاتے
ان تیرہ باطنوں کے دل میں دغا یہی ہے

جاں بھی اگرچہ دیویں انکو بطورِ احساں
عادت ہے انکی کفراں رنج و عنا یہی ہے

ہندو کچھ ایسے بگڑے دل پر ہیں بغض و کیں سے
ہر بات میں ہے توہیں طرزِ ادا یہی ہے

جاں بھی ہے اپنی قرباں گر دل سے ہوویں صافی
پس ایسے بدگنوں کا مجھکو گلا یہی ہے

احوال کیا کہوں میں اس غم سے اپنے دل کا
گویا کہ ان غموں کا مہماں سرا یہی ہے

بیٹے ہی جسم اپنا دشمن ہوا یہ فرقہ
آخر کی کیا امیدیں جب ابتدا یہی ہے

دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے
غم تو بہت ہیں دل میں پر جاں گزا یہی ہے

[illegible] تقسیم کی برائی
پاکوں کی ہتک کرنا سب سے بُرا یہی ہے

غفلت پہ غافلوں کے روتے رہے ہیں مُرسل
پراس زماں میں لوگو نوحہ نیا یہی ہے

ہم تو نہیں ہیں کہتے ان کے مقدسوں کو
تعلیم میں ہمارے حکم خدا یہی ہے

ہم کو نہیں سکھاتا وہ پاک بد زبانی
تقویٰ کی جڑھ یہی ہے صدق و صفا یہی ہے

پر آریوں کے دیں میں گالی بھی ہے عبادت
کہنے میں سب کو جھوٹے کیا اتقا یہی ہے

جتنے نبی تھے آئے موسیٰ ہو یا کہ عیسےٰ
مکار ہیں وہ سارے ان کی ندا یہی ہے

اِک وید ہے جو سچا باقی کتابیں ساری
جھوٹی ہیں اور جعلی اک رہنما یہی ہے

یہ ہے خیال ان کا پرمیشر بنا یا تنکا
پر کیا کہیں جب ان کا فہم و ذکا یہی ہے

کیڑا جو دب رہا ہے گوبر کی تہ کے نیچے
اس کے گمان میں اس کا ارض و سما یہی ہے

ویدوں کا سب خلاصہ ہمنے نیوگ پایا
ان پستکوں کی رو سے کار بھلا یہی ہے

جس استری کو لڑکا پیدا نہ ہو پیا (خاوند) سے
ویدوں کی رو سے اُسپر واجب ہوا یہی ہے

جب ہے یہی اشارہ ۔ پھر اُس کو کیا ہے چارہ
جبتک ہو دیں گیارہ لڑکے روا یہی ہے

ایشر کے گن عجب ہیں ویدوں میں ای عزیزو!
اُسمیں نہیں مروت ہمنے سُنا یہی ہے

دیکر نجات دُکھی پھر چھینتا ہے سب سے
کیسا ہے وہ دیالو جسکی عطا یہی ہے

ایشر بنا ہے مُنہ سے خالق نہیں کسیکا
روحیں ہیں سب انادی پھر کیوں خدا یہی ہے

روحیں اگر نہ ہوتیں ایشر سے کچھ نہ بنتا
اُس کی حکومتوں کی ساری بنا یہی ہے

ان کا ہی مُنہ ہے تکتا ہر کام میں جو چاہے
گویا وہ بادشاہ ہیں اُن کا گدا یہی ہے

القصہ آریوں کے ویدوں کا یہ خدا ہے
اُن کا ہے جسپہ تکیہ وہ بے نوا یہی ہے

اے آریو کہو اَب ایشر کے ہیں **یہی گن**
جس پہ ہو ناز کرتے بودا وہ کیا یہی ہے

ویدوں کو شرم کر کے تم نے بہت چھپایا
آخر کو راز بستہ اس کا کھلا یہی ہے

قدرت نہیں ہے جس میں وہ خاک کا ہے **ایشر**
کیا **دینِ حق** کے آگے زور آزما یہی ہے

کچھ کم نہیں بُتوں سے یہ ہندوؤں کا ایشر
سچ پوچھیئے تو **والدِ بت دوسرا** یہی ہے

پہنے نہیں بنائیں یہ اپنے دل سے باتیں
ویدوں سے ای عزیزو! ہمکو ملا یہی ہے

نفرت ہر اک بشر کی کرتی ہے اسسے نفرت
پھر آریوں کے دل میں کیونکر بسا یہی ہے

یہ حکم وید کے ہیں جن کا ہے یہ نمونہ
ویدوں سے آریوں کو حاصل ہوا یہی ہے

خوش خوش عمل ہیں کرتے اوباش سارے اسپر
ساری نیوگیوں کا اک آسرا یہی ہے*

پھر کس طرح وہ مانیں تعلیم پاک فرقان
اُن کے تو دل کا رہبر اور مقتدا یہی ہے

جب ہو گئے ہیں ملزم اُترے ہیں گالیوں پر
ہاتھوں میں جاہلوں کے سنگ جفا یہی ہے

رُکتے نہیں ہیں ظالم گالی سے ایک دم بھی
اِن کا تو شغل ہمیشہ صبح و مسا یہی ہے

کینے کو وید لے پر دل ہیں سب کے کالے
پردہ اُٹھا کے دیکھو اُنمیں بھرا یہی ہے†

فطرت کے ہیں درندے ۔ مردار ہیں نہ زندے
ہردم زبان کے گندے قہر خدا یہی ہے‡

---

* اس جگہ وید کے لفظ سے وہ تعلیم مراد ہے جو آریہ سماج والوں نے اپنے زعم میں ویدوں کے حوالہ سے شائع کی ہے ورنہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم وید کی اصل حقیقت کو خدا کے حوالہ کرتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے اسمیں کیا بڑھایا اور کیا گھٹایا جبکہ ہندوستان اور پنجاب میں وید کی پیروی کا دعویٰ کرنیوالے صدہا مذہب ہیں تو ہم کسی خاص فرقہ کی غلطی کو وید پر کیونکر تھوپ سکتے ہیں پھر یہ بھی ثابت ہے کہ وید بھی محرف ہو چکا ہے پس بوجہ تحریف اس سے کسی بہتری کی امید بھی لاحاصل ہے ۔ منہ

+ حاشیہ۔ یاد رہے کہ وید کی تعلیم سے مراد ہماری اس جگہ وہ تعلیمیں اور وہ اصول ہیں جنکو آریہ لوگ اس جگہ ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیوگ کی تعلیم وید میں موجود ہے، اور بقول اُن کے وید بلند آواز سے کہتا ہے کہ جس کے گھر میں کوئی اولاد نہ ہو یا صرف لڑکیاں ہوں تو اس کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اجازت دے کہ وہ دوسرے سے ہم بستر ہو اور اس طرح اپنی نجات کیلئے لڑکا حاصل کرے اور گیارہ لڑکے حاصل کرنے تک یہ تعلق قائم رہ سکتا ہے اور اگر اسکا خاوند کہیں سفر میں گیا ہو تو خود اس کی بیوی نیوگ کی نیت سے کسی دوسرے آدمی سے آشنائی کا تعلق پیدا کر سکتی ہے تا اس طریق سے

‡ اگر ایسے لوگ بھی ان میں ہیں جو خدا کے پاک نبیوں کو گالیاں نہیں دیتے اور صلاحیت اور شرافت رکھتے ہیں وہ ہمارے اس بیان سے باہر ہیں۔ منہ

† یاد رہے کہ یہ ہماری رائے اُن آریہ سماج والوں کی نسبت ہے جنھوں نے اپنے اشتہاروں اور رسالوں اور اخباروں کے ذریعہ سے اپنی گندی طبیعت کا ثبوت دیدیا ہے اور ہزارہا گالیاں خدا کے پاک نبیوں کو دی ہیں جنکی اخبار اور کتب ہمارے پاس موجود ہیں مگر شریف طبع لوگ اسجگہ ہماری مراد نہیں ہیں اور نہ وہ ایسے طریق کو پسند کرتے ہیں منہ

بقیہ حاشیہ۔ اولاد حاصل کرے اور پھر خاوند کو سفر سے واپس آنے پر یہ تحفہ اُس کے آگے پیش کرے اور اس کو دکھاوے کہ تو تو مال حاصل کرنے گیا تھا مگر میں نے تیرے پیچھے یہ مال کمایا ہے پس عقل اور انسانی غیرت تجویز نہیں کر سکتی کہ یہ بے شرمی کا طریق جائز ہو سکے اور کیونکر جائز ہو حالانکہ اس بیوی نے اپنے خاوند سے طلاق حاصل نہیں کی اور اس کی قید نکاح سے اسکو آزادی حاصل نہیں ہوئی افسوس بلکہ ہزار افسوس کہ یہ وہ باتیں ہیں جو آریہ لوگ وید کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ درحقیقت یہی تعلیم وید کی ہے کہ ہندوؤں کے بعض جوگی جو مجرد رہتے ہیں اور اندر ہی اندر نفسانی جذبات ان کو مغلوب کر لیتے ہیں انہوں نے یہ باتیں خود بنا کر وید کی طرف منسوب کر دی ہوں یا تحریف کے طور پر وید میں شامل کر دی ہوں کیونکہ محقق پنڈتوں نے لکھا ہے کہ ایک زمانہ وید پر وہ بھی آیا ہے کہ ان میں بڑی تحریف کی گئی ہے اور اُس کے بہت سے پاک مسائل بدلا دئے گئے ہیں ورنہ عقل قبول نہیں کرتی کہ وید نے ایسی تعلیم دی ہو اور نہ کوئی فطرت صحیحہ قبول کرتی ہے کہ ایک شخص اپنی پاکدامن بیوی کو بغیر اس کے کہ اس کو طلاق دیکر شرعی طور پر اس سے قطع تعلق کرے یوں ہی اولاد حاصل کرنے کے لئے اپنے ہاتھ سے اس کو دوسرے سے ہمبستر کراوے کیونکہ یہ تو دیوثوں کا کام ہے۔ ہاں اگر کسی عورت نے طلاق حاصل کر لی ہو اور خاوند سے کوئی اس کا تعلق نہ رہا ہو تو اس صورت میں ایسی عورت کو جائز ہے کہ دوسرے سے نکاح کر لے اور اسپر کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ اس کی پاکدامنی پر کوئی حرف ۔ ورنہ ہم بلند آواز سے کہتے ہیں کہ نیوگ کا نتیجہ اچھا نہیں ہے جس صورت میں آریہ سماج کے لوگ ایکطرف تو عورتوں کے پردہ کے مخالف ہیں کہ یہ مسلمانوں کی رسم ہے پھر دوسری طرف جبکہ ہر روز نیوگ کا پاک مسئلہ ان عورتوں کے کانوں تک پہنچتا رہتا ہے اور ان عورتوں کے دلوں میں جا ہوا ہے کہ ہم دوسرے مردوں سے بھی ہمبستر ہو سکتی ہیں تو ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ ایسی باتوں کے سننے سے خاصکر جبکہ ویدوں کے حوالہ سے بیان کی جاتی ہیں کس قدر ناپاک شہوات عورتوں کی جوش ماریں گی بلکہ وہ تو دس قدم اور بھی آگے بڑھیں گی۔ اور جبکہ پردہ کا پل بھی ٹوٹ گیا تو ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ان ناپاک شہوتوں کا سیلاب کہاں تک خانہ خراب کریگا چنانچہ جگن ناتھ اور بنارس اور کئی جگہ میں اسکے نمونے بھی موجود ہیں کاش اس قوم میں کوئی سمجھدار پیدا ہو۔

اور ہمیں یہ بھی سمجھ نہیں آتا کہ مکتی حاصل کرنے کیلئے اولاد کی ضرورت کیوں ہے کیا ایسے لوگ جیسے پنڈت دیانند تھا جس نے شادی نہیں کی اور نہ کوئی اولاد ہوئی مکتی سے محروم ہیں اور ایسی مکتی پر تو لعنت بھیجنا چاہیئے کہ اپنی عورت کو دوسرے سے ہمبستر کرا کر اور ایسا فعل اس سے کرا کر جو تمام دنیا کی نظر میں زنا کہلاتا ہے حاصل ہو سکتی ہے اور بجز اس ناپاک فعل کے اور کوئی ذریعہ اس کی مکتی کا نہیں اور یہ بھی ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہزاروں طاقتیں اور قوتیں اور خاصیتیں روحوں اور ذرات اجسام میں ہیں وہ سب قدیم سے خود بخود ہیں پرمیشر سے وہ حاصل نہیں ہوئیں پھر ایسا پرمیشر کس کام کا ہے اور اس کے وجود کا ثبوت کیا ہے اور کیا وجہ کہ اس کو

دین خدا کے آگے کچھ بن نہ آئی آخر
شرم و حیا نہیں ہے آنکھوں میں ان کے ہرگز
ہم نے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا
ان سے دو چار ہونا عزت ہے اپنی کھونا
پس اے مرے پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
میں ہوں ستم رسیدہ ان سے جو ہیں رمیدہ
میں دل کی کیا سناؤں کس کو یہ غم بتاؤں
دیں کے غموں نے مارا اب دل ہے پارہ پارہ
ہم مر چکے ہیں غم سے کیا پوچھتے ہو ہم سے
برباد جائینگے ہم گر وہ نہ پائینگے ہم
وہ دن گئے کہ راتیں کٹتی تھیں کر کے باتیں
جلدآ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
شکر خدائے رحمان جس نے دیا ہے قرآن
کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسی خوابیں
اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا
اس نے نشان دکھائے طالب سبھی بلائے
پہلے صحیفے سارے لوگوں نے جب بگاڑے
کہتے ہیں حسن یوسف دلکش بہت تھا لیکن
یوسف تو سن چکے ہو اک چاہ میں گرا تھا
اسلام کے محاسن کیونکر بیان کروں میں
ہر جا زمیں کے کیڑے دیں کے ہوئے ہیں دشمن
تھم جاتے ہیں یہ آنسو یہ دیکھ کر کہ ہر سو
سب مشرکوں کے سر پر یہ دین ہے اک خنجر
کیوں ہو گئے ہیں اس کے دشمن یہ سارے گمرہ
دیں غار میں چھپا ہے اک شور کفر کا ہے
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
پہلے تو رہ میں ہارے اس نے ہیں پار اتارے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
وہ یار لامکانی ۔ وہ دلبر نہانی
وہ آج شاہ دیں ہے وہ تاج مرسلیں ہے
حق سے جو حکم آئے اس نے وہ کر دکھائے
آنکھ اس کی دوربیں ہے دل یار سے قریں ہے
جو راز دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں میں پھندے
اے میرے رب رحمٰن تیرے ہی ہیں یہ احسان

سب گالیوں پہ اترے دل میں اترا یہی ہے
وہ بڑھ چکے ہیں حد سے اب انتہا یہی ہے
اس نے ہے کچھ دکھانا اس سے رجا یہی ہے
ان سے ملاپ کرنا راہ ریا یہی ہے
اس دین کو پاؤ یارو بدر الدجیٰ یہی ہے
شاہد ہے آب دیدہ واقف بڑا یہی ہے
دکھ درد کے ہیں جھگڑے مجھ پر بلا یہی ہے
دلبر کا ہو سہارا ورنہ فنا یہی ہے
اس یار کی نظر میں شرط وفا یہی ہے
رونے سے لائیں گے ہم دل میں رجا یہی ہے
اب موت کی ہیں گھاتیں غم کی کتھا یہی ہے
دو شربت تلاقی حرز شفا یہی ہے
غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
خالی ہیں ان کی قابیں خوان ہدیٰ یہی ہے
راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے
سوتے ہوئے جگائے بس حق نما یہی ہے
دنیا سے وہ سدھارے نوشتہ نیا یہی ہے
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
یہ چاہ سے نکالے جس کی صدا یہی ہے
سب خشک باغ دیکھے پھولا پھلا یہی ہے
اسلام پر خدا سے آج ابتلا یہی ہے
اس غم سے صادقوں کا آہ و بکا یہی ہے
یہ شرک سے چھڑا دے اکراہ ذکی یہی ہے
وہ رہنما ہے راز چون و چرا یہی ہے
اب تم دعائیں کر لو غار حرا یہی ہے
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے
ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیا یہی ہے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
پھر کھوئے جس نے جنگ وہ مجتبیٰ یہی ہے
مشکل ہو تجھ سے آساں ہر دم رجا یہی ہے

اے میرے یار جانی خود کر تو مہربانی
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
جلد آ مرے سہارے غم کے ہیں بوجھ بھارے
کہنے میں جوش الفت یکساں نہیں ہے رہتا
ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر
دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
مشت غبار اپنا تیرے لئے اڑایا
دلبر کا درد آیا حرف خودی مٹایا
اس عشق میں مصائب سو سو ہیں ہر قدم میں
جب سے ملا وہ دلبر دشمن ہیں میرے گھر گھر
مجھ کو ہیں وہ ڈراتے پھر پھر کے در پہ آتے
دلبر کی رہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
اس رہ میں اپنے قصے تم کو میں کیا سناؤں
دل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ
اے میرے یار جانی کر خود ہی مہربانی
فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جانکنی ہے
تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیب دوری
تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سارے
ہم نے نہ عہد پالا یاری میں رخنہ ڈالا
اے میرے دل کے درماں ہجران ہے تیرا سوزاں
اک دین کی آفتوں کا غم کھا گیا ہے مجھ کو
کیونکر نہ وہ ہو دے کیونکر فنا وہ ہو دے
ایسا زمانہ آیا جس نے غضب ہے ڈھایا
شادابی و لطافت اس دیں کی کیا کہوں میں
آنکھیں ہر ایک دیں کی بے نور ہم نے پائیں
لعل یمن بھی دیکھے در عدن بھی دیکھے
انکار کر کے اس سے پچھتاؤ گے بہت تم
پر آریوں کی آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ایسی
بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زباں ہے
گو ہیں بہت درندے انساں کی پوستیں میں
کس دیں پہ ناز اون کو جو وید کے ہیں حامی +
اے آریو کیا ہے کیوں دل بگڑ گیا ہے
مجھ کو ہو کیوں ستاتے سو افترا بناتے
جس کی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق

ورنہ بلائے دنیا اک اژدہا یہی ہے
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
منہ مت چھپا پیارے میری دوا یہی ہے
دل پر مرے پیارے ہر دم گھٹا یہی ہے
جیتا ہوں اس ہوس سے میری غذا یہی ہے
معشوق ہے تو میرا عشق صفا یہی ہے
جب سے سنا کہ شرط مہر و وفا یہی ہے
جب میں مرا جلایا جام بقا یہی ہے
پر کیا کروں کہ اس نے مجھ کو دیا یہی ہے
دل ہو گئے ہیں پتھر قدر و قضا یہی ہے
تیغ و تبر دکھاتے ہر سو ہوا یہی ہے
ہشیار ساری دنیا اک باؤلا یہی ہے
دکھ درد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے
دیوانہ مت کہو تم عقل رسا یہی ہے
مت کہہ کہ لن ترانی تجھ سے رجا یہی ہے
عاشق جہاں پہ مرتے وہ کربلا یہی ہے
طاعت بھی ہے ادھوری ہم پر بلا یہی ہے
ہم جا پڑے کنارے جائے بکا یہی ہے
پر تو ہے فضل والا ہم پر کھلا یہی ہے
کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جاں گزا یہی ہے
سینہ پہ دشمنوں کے پتھر پڑا یہی ہے
ظالم جو حق کا دشمن وہ سوچتا یہی ہے
جو پیستی ہے دیں کو وہ آسیا یہی ہے
سب خشک ہو گئے ہیں پھولا پھلا یہی ہے
سرمہ ہے معرفت کے اک سرمہ سا یہی ہے
سب جوہر دل کو دیکھا دل میں جچا یہی ہے
بنتا ہے جس سے سونا وہ کیمیا یہی ہے
وہ گالیوں پہ اترے دل میں پڑا یہی ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے
پاکوں کا خون جو پیوے وہ بھیڑیا یہی ہے
مذہب جو پھل سے خالی وہ کھوکھلا یہی ہے
ان شوخیوں کو چھوڑو راہ حیا یہی ہے
بہتر تھا باز آتے دور از بلا یہی ہے
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے
گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے
سب جھوٹے دیں مٹا دے میری دعا یہی ہے
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

+ یاد رہے کہ وید پر ہمارا کوئی حملہ نہیں ہے ہم نہیں جانتے کہ اس کی تفسیر میں کیا کیا تصرف کئے گئے آریہ ورت کے صدہا مذہب اپنے عقائد کا وید ہی پر ہی انحصار رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور باہم ان کا سخت اختلاف ہے پس اس جگہ وید سے مراد صرف آریہ سماج والوں کی شائع کردہ تعلیمیں اور اصول لیتے ہیں منہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کآمد گلستان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۰

آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء

نمبر (۱۱)

چہ گویم بانو گرائی چہا در قادیان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد و بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیا رسا بیقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قسم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عـ۲۰
معاونین درجہ اول جنکو عام پبلک میں کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صـہ
معاونین درجہ دوم جنکو عام پبلک میں کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعـہ
عام قیمت پیشگی	سے
عام قیمت مابعد	للعـہ
قیمت فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت ادا نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت و سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کاتب محمد حسین احمدی

نمبر (۱۱) مورخہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ویب صاحب - مسٹر الیگزنڈر ویب امریکہ کے نومسلم دوست کے نام سے ہمارے دوست بخوبی واقف ہیں - ویب صاحب وہ ہیں جن کی مدت ہوئی حضور مرزا صاحب سے خط وکتابت ہوئی تھی - اس کے بعد ویب صاحب مسلمان ہوکر ہندوستان میں آئے تھے اور لاہور تک بھی آئے تھے مگر عام مسلمانوں نے ان کو ڈرایا کہ اگر تم قادیان جاؤ گے - اور مرزا صاحب سے ملو گے - تو تمہارے واسطے مسلمان چندہ جمع نہیں کریں گے اس واسطے ویب صاحب ڈر گئے اور حضرت سے ملاقات کرنے کے بغیر یہاں سے چلے گئے اور امریکہ میں جاکر ایک اخبار نکالا - مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی اور آخرکار ہار کر بیٹھ گئے - حضرت اقدس نے ویب صاحب کے ہندوستان آنے سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ ہند میں آیا ہے اور ڈھول بجا رہا ہے جسکی تعبیر یہ تھی کہ وہ ایک بے ہودہ کام میں مصروف ہے جس سے کچھ حاصل نہیں چنانچہ یہ بات پوری ہوئی اور سنہ ۱۹۰۱ء میں جب میری خط و کتابت اس کے ساتھ شروع ہوئی تھی تو اس نے ایک لمبے خط میں اقرار کیا کہ اس وقت مجھے ایسے لوگوں نے دھوکہ دیا تھا جن کی نسبت میں اب یقین کرتا ہوں کہ وہ سچے مسلمان نہیں ہیں انہوں نے جو وعدے میرے ساتھ کئے وہ سب جھوٹے ہوئے - اس کے بعد آج تک ویب صاحب کا کبھی کبھی خط آتا ہے - چنانچہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۷ء کو ایک خط ویب صاحب کا میرے پاس آیا ہے جس میں انہوں نے آسٹریلیا کے چند اخباروں کے کاغذ ارسال کئے ہیں جن میں یہ ذکر ہے - کہ ایک افغان حبیب اللہ نام اس ملک میں رہتا تھا اور اس نے ایک گوری میم کے ساتھ شادی کی ہوئی تھی - اس میم کو زانیہ پاکر اس نے جوش غیرت کے سبب قتل کر دیا اور حکومت ملک نے اس کو پھانسی دیدیا ہے - اخبار والوں نے حکومت ملک کے برخلاف کچھ شور وغل مچایا مگر کارگر نہ ہوا ان اخبار کو بھیجتے جیسا کہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں ویب صاحب کا یہ مطلب ہے - کہ آسٹریلیا اور امریکہ میں لوگ مسلمانوں کے برخلاف سخت تعصب رکھتے ہیں - اگر یہی قاتل کوئی گورا ہوتا تو کبھی پھانسی نہ پاتا لیکن چونکہ وہ مسلمان تھا اس واسطے بالخصوص بیرحمی کا سلوک اس کے ساتھ کیا گیا اور اس واسطے ان ممالک میں اسلام کا پھیلانا ایک سخت مشکل امر ہے -

یہ خط اور اخباروں کا مضمون میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں سنایا - حضور نے فرمایا کہ ان کے لوگوں پر اگر ویب صاحب کا اثر نہیں ہوا اور اس کے ذریعہ کوئی مسلمان نہیں ہوا تو اس کو چاہئے کہ اپنے نفس کو برا کہے نہ کہ ان لوگوں کو کہ اصل بات یہ ہے - کہ خود اس کے اندر جذب و کشش نہیں جو پوری روحانیت سے حاصل ہوتا ہے سخن کز دل برون آید - نشیند لاجرم بر دل - ویب نے جو طریق ہمارے ساتھ اختیار کیا تھا خود اسی سے اسکی نیت اور طاقت روحانی ظاہر ہوتی ہے اور اب بھی اس نے کوئی مردانہ چال نہیں دکھائی - وہ جانتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اگر ہمارے ساتھ تعلق قائم کرے گا تو نقصان اٹھائے گا - اس پر مبنی ویب صاحب کو ایک خط لکھا ہے - جس کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی اگلے اخبار میں درج کیا جائے گا -

جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط

ملک جرمنی کے شہر ہاسنگ سے

ایک لیڈی مسمات مسز کیرولامین کا ایک خط حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں گذشتہ ڈاک ولایت میں پہونچا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس سلسلہ کی اشاعت ان ممالک میں بھی اپنا قدم رکھ رہی ہے - لیڈی صاحبہ تحریر فرماتی ہیں "میں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی تھی تاکہ آپ کو خط لکھوں اور آخرکار اب مجھے ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے (ایڈریس لفافہ پر اب بھی یہ ہے - بمقام قادیان علاقہ کشمیر ملک ہند ایڈیٹر) میں آپ سے معافی چاہتی ہوں - کہ میں آپ کو خط لکھتی ہوں لیکن بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہوکر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں - مجھے ہند کے تمام معاملات کے ساتھ اور بالخصوص مذہبی امور کے ساتھ دلچسپی حاصل ہے - میں ہند کے قحط - بیماری اور زلزال کی خبروں کو افسوس کے ساتھ سنتی ہوں اور مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ مقدس زمینوں کا خوبصورت ملک اس قدر بت پرستی سے بھرا ہوا ہے - ہمارے لارڈ اور نجات دہندہ مسیح کیواسطے جو اس قدر جوش آپ کے اندر ہے - اس کے واسطے میں آپ کو مبارکباد کہتی ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہوگی - کہ اگر آپ چند سطور اپنے اقوال کے مجھے تقریر فرما دیں - میں پیدائش سے جرمن ہوں اور میرا خاوند انگریز تھا - اگرچہ آپ شاندار قدیمی ہندوستان قوموں کے نور کے اصلی پوت ہیں تاہم میرا خیال ہے کہ آپ انگریزی بھی جانتے ہوں گے -

اگر ممکن ہو تو مجھے اپنا ایک فوٹو ارسال فرما دیں - کیا دنیا کے اس حصہ میں آپ کی کوئی خدمت ادا کر سکتی ہوں - آپ یقین کریں پیارے مرزا کہ میں آپ کی مخلص دوست ہوں -

مسز کیرولامین -

خبردار

برادرم مفتی صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - عرض ہے کہ میں بتاریخ ۲۸ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء کو گوجرانوالہ میں اتفاقاً پہونچا وہاں ایک دوست قاضی محمد عالم سکنہ کرٹ قاضی سے ملاقات ہوئی - تذکرۃً معلوم ہوا کہ ایک شخص نابینا احمدی جماعت کو فریب سے احمدی بن کر لوٹتا ہے - واجباً عرض ہے کہ میں اس کی حالت سے اچھی طرح واقف ہوں وہ بڑا جھوٹا آدمی ہے اور بہت سی باتیں بنا کر آدمی کو یقین دلا لیتا ہے - از راہ کرم ضرور ہی میری اس تحریر کو اخبار میں جگہ دیں - وہ کبھی بھی اپنا نام اور سکونت پورے طور سے نہیں بتاتا - کبھی کسی جگہ کچھ بتاتا ہے اور کبھی کسی جگہ کچھ - حلیہ اس کا یہ ہے -

درمیانہ قد - چوڑا منہ - لمبی اور بھاری داڑھی آنکھیں گھنٹ - عمر قریباً چالیس سال -

خاکسار امیر الدین احمدی زرگر

مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

نحمدہٗ ونصلّی علےٰ رسولہٖ الکریم

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۸ - فروری ۱۹۰۷ء - "خوش آمدی نیک آمدی"

۹ - مارچ ۱۹۰۷ء "ہزاروں آدمی تیرے پیروں کے نیچے ہیں"۔

۷ - مارچ ۱۹۰۷ء - ۱- "ربنا افتح بیننا وبینہم"

۲ - "اعجبتم ان تموتوا"۔

۳ - "ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں"۔

۴ - "پچیس دن" (یا یہ کہ پچیس دن تک)

۵ - "من الناس والعامۃ" (ای من خواص الناس والعامۃ) یعنی طاعون خاص لوگون مین بھی پڑے گی اور عام لوگون مین بھی۔

ترجمہ - یہ ہے کہ اے خدا ہم مین اور ہمارے دشمنون مین فیصلہ کر کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ ان کی لاش کفن مین لپیٹ کر لائے ہین - معلوم نہین کہ یہ کن لوگون کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے اور پچیس دن کے الہام مین یہ اشارہ ہے - کہ ۷ مارچ سے پچیس دن پورے ہونے کے سر پر یا ۷ - مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا - اور ضرور ہے کہ تقدیر آلہی اس واقعہ کو روک رکھے جب تک کہ ۷ - مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن گذر نہ جاوین یا یہ کہ ۷ - مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک یہ واقعہ ظہور مین آجائیگا - اگر صرف پچیس دن کے لحاظ سے معنے کئے جاوین - تو اس طور سے ضرور ہے کہ اس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے امید رکھی جائے کیونکہ الہام الٰہی کے رُو سے ساتوین مارچ پچیس دن کے شمار مین داخل ہے اس صورت مین پچیس دن مارچ کے اکتیس دن پورے ہو جاتے ہین

[1] یہ الہام گذشتہ اشاعت مین لکھنا سہواً رہگیا تھا اس واسطے اب لکھا گیا۔ یہ الہام "سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی" والے الہام کے بعد ہے۔

تو اس طور پر پیشگوئی کے ظہور کا مہینہ اپریل ٹھہرتا ہے - مگر یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے جس کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کا ہم اس وقت کچھ بھی جواب نہین دے سکتے بجز اس کے کہ یہ کہین کہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ مین ثابت ہو جائے گا - اور ہم یہ بھی نہین کہہ سکتے کہ وہ واقعہ ہماری ذات کے متعلق ہے یا ہمارے دوستون کے متعلق یا دشمنون کے متعلق - جس امر کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے ہم ظاہر نہین کر سکتے۔

بعد اس کے ۱۲ - مارچ ۱۹۰۷ء کا مکرراً یہ بھی الہام ہے۔

۱ - "یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ"۔

۲ - "انت منی وانا منک"۔

۳ - "ظہورک ظہوری"

۴ - "انت الذی طار الیّ روحہ"

۵ - "انی انا اللہ ذوالجود والعطاء"

۶ - "انزل الرحمۃ علی من اشاء"۔

ترجمہ - اے عیسیٰ مین تجھے تیری طبعی موت سے وفات دون گا اور اپنی طرف اٹھاؤن گا - تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے - تیرا ظہور میرا ظہور ہے - تو وہ ہے جس کے روح نے میری طرف پرواز کیا مین خدا ہون صاحب جود اور بخشش - جس پر چاہتا ہون رحمت نازل کرتا ہون

۱۳ - مارچ ۱۹۰۷ء - "لاہور مین ایک بے شرم ہے"۔

۲ - "ویل لک ولافکک"

۳ - "اے مخالف تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹھ پر"۔

۴ - "انی نعیت" - ترجمہ - مین نے ایک شخص کی موت کی خبر دی

۵ - "انی انا اللہ لا الٰہ الا انا" ترجمہ - مین ہی خدا ہون میرے سوا اور کوئی خدا نہین۔

۶ - "ان اللہ مع الصادقین" - ترجمہ - خدا سچون کے ساتھ ہوتا ہے (یہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی کہ آج ہی سول مین خبر آئی ہے کہ ڈوئی جس کے عذاب کے بارہ مین پہلے خبر دی تھی مر گیا - یہ وہ ڈوئی ہے جسکو مباہلہ کیلئے بلایا گیا تھا

۷ - "ایک امتحان ہے بعض اس مین پکڑے جائین گے اور بعض چھوڑ دیئے جائینگے"

۸ - "انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا" خدا نے ارادہ کیا ہے اے اہل خانہ کہ تمہاری پلیدی کو دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا - (یہ تیسری مرتبہ الہام ہے واللہ اعلم بالصواب)

۹ - "اعجبنی موتکم" تمہاری موت نے مجھے تعجب مین ڈالا (۱۰) "یورپ اور دوسرے عیسائی ملکون مین ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی" (۱۱) "ریاست کابل مین قریب پچاسی ہزار کے آدمی مرین گے" (۱۲) "واستوت علی الجودی" یہ اس آیت کیطرف اشارہ ہے - وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی۔ یعنی پانی خشک کیا جاویگا اور جو کچھ ہمارا ارادہ ہے ہم پورا کرینگے اور کشتی جودی پر ٹھہر جاویگی۔

ڈائری

القول الطیّب

۹ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ الہام الٰہی ۔ ”ہزاروں تیرے پروں کے نیچے ہیں“ ۔ پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رسول آتا ہے اس کے ذریعہ سے ایک باطنی پرورش انسانوں کی ہوتی ہے ۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اصل نزول فیضان اس پر ہوتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی حاصل ہوتا ہے جیسا کہ مولوی معنوی صاحب فرماتے ہیں ۔ ؎

قطب شیر و صید کردن کار او
باقیان ہستند باقی خوار او

اصل غرض جو تقویٰ اور ایمان ہے ہر دو تو سب کو حاصل ہو جاتی ہے کسی کو بلا واسطہ اور کسی کو با واسطہ ۔ اصل مقصود تو یہ ہے کہ انسان کامل ایمان حاصل کرے اور ابدی نجات کو پالے اگر یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہو جائے تو پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کچھ آدمی راہ پر چلتے ہیں اور کچھ دوسرے اُن کے ذریعہ سے راہ کو پہچانتے ہیں ۔ منزل مقصود پر پہنچ کر سب برابر ہو جاتے ہیں ۔ باعتبار جنت میں داخل ہو جانے کے تو سب مومن برابر ہی ہو جائیں گے ۔

دن خوفناک ہیں | ۱۰ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۔ ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ ۔ بابو غلام محمد صاحب لاہور سے آ کر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ حضرت اقدس ملاقات کے واسطے قریب دس بجے صبح کے مسجد مبارک میں تشریف لائے اور قریب دو گھنٹے کے تشریف فرما رہے ۔ چند آدمیوں نے بیعت کی اور مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی ۔ دو ایک دوستوں کے درمیان کسی دنیوی امر پر اختلاف اور باہمی رنج کا ذکر تھا اس پر حضرت نے فرمایا ۔ کہ دیکھو آجکل موسم کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے اور ایک غیر معمولی تغیّر زمانے کی حالت میں نظر آتا ہے ۔ آسمان ہر وقت غبارناک رہتا ہے گویا کہ وہ بھی اداس ہو رہا ہے ۔ چاہیئے کہ آپس میں جلد صفائی کر لیں ۔ معلوم نہیں کہ کس کی موت آجائے میں تو یہ بھی سننا نہیں چاہتا کہ اختلاف کی کیا باتیں ہیں معلوم نہیں کہ کس کی زندگی ہے اور کون اس سال میں مر جائے گا ۔ جب تک کہ سینہ صاف

کس کی دعا غیر مقبول | نہ ہو ۔ دعا قبول نہیں ہوتی اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینے میں بغض ہو ۔ تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہیئے اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی

دنیا کی ناپائیداری | رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو ۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ واقعہ بیان کیا ہے کہ دو شخص آپس میں سخت عداوت رکھتے تھے ایسا کہ وہ اس بات کو بھی ناگوار رکھتے تھے کہ ہر دو ایک آسمان کے نیچے ہیں ۔ ان میں سے ایک قضائے کار فوت ہو گیا ۔ اس بات سے دوسرے کو بہت خوشی ہوئی ایک روز اس کی قبر پر گیا اور اس کو اکھاڑ ڈالا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا نازک جسم خاک آلودہ ہے اور کیڑے اس کو کھا رہے ہیں ایسی حالت میں دیکھ کر دنیا کے انجام کا نظارہ اس کی آنکھوں کے آگے پھر گیا اور اس پر سخت رقت طاری ہوئی اور اتنا رویا کہ اس کی قبر کی مٹی کو تر کر دیا اور پھر اس کی قبر کو درست کرا کر اس پر لکھوایا ۔ ؎

مکن شادمانی بمرگ کسے
کہ دہرت پس از وے نماند بسے

خدا کا حق تو انسان کو ادا کرنا ہی چاہئے مگر بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کا ادا کرنا نہایت مشکل ہے ذرا سی بات پر انسان اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ سخت کلامی کی ہے پھر علیحدہ ہو کر اپنے دل میں اس بدظنی کو بڑھاتا رہتا ہے اور ایک رائی کے دانے کو پہاڑ بنا لیتا ہے اور اپنی بدظنی کے مطابق اس کینے کو زیادہ کرتا رہتا ہے یہ سب بغض ناجائز ہے ۔ ہم بھی بعض دفعہ کسی پر ناراض ہوتے ہیں مگر

جائز بغض | ہماری ناراضگی دین کے واسطے اور اللہ کے لئے ہے جس میں نفسانی جذبات کی ملونی نہیں اور دنیوی خواہشات کا کوئی حصہ نہیں ہمارا بغض اگر کسی کے ساتھ ہے تو وہ خدا کے واسطے ہے اور اس واسطے وہ بغض ہمارا نہیں بلکہ خود خدا کا ہی ہے کیونکہ اس میں کوئی ہماری نفسانی یا دنیوی غرض نہیں ۔ ہم کسی سے کچھ لینا نہیں چاہتے نہ کسی سے کوئی خواہش رکھتے ہیں جوش نفسانی اور للّٰہی جوش میں فرق کے واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک

حضرت علی سے سبق لو | واقعہ سے سبق حاصل کرو لکھا ہے کہ حضرت علی کا ایک کافر پہلوان کے ساتھ جنگ شروع ہوا بار بار آپ اس کو قابو کرتے تھے وہ قابو نہ آتا تھا ۔ آخر اس کو پکڑ کر اچھی طرح سے جب قابو کیا اور اس کی چھاتی پر سوار ہو گئے اور قریب تھا کہ خنجر کے ساتھ اس کا کام تمام کر دیتے کہ اس نے نیچے سے آپ کے منہ پر تھوک دیا جب اس نے ایسا فعل کیا تو حضرت علی اس کی چھاتی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور اس کو چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے اس پر اس نے تعجب کیا اور حضرت علی سے پوچھا کہ آپ نے اس قدر تکلیف کے ساتھ پکڑا اور میں آپ کا جانی دشمن ہوں اور خون کا پیاسا ہوں ۔ پھر باوجود ایسا قابو پاچکنے کے آپ نے مجھے اب چھوڑ دیا ۔ یہ کیا بات ہے حضرت علی نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں چونکہ تم دین کی مخالفت کے سبب مسلمانوں کو دکھ دیتے ہو اس واسطے تم واجب القتل ہو اور میں محض اپنی ضرورت کے سبب تمکو پکڑتا تھا ۔ لیکن جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا اور اس میں مجھے غصہ آیا ۔ تو میں نے خیال کیا کہ یہ اب نفسانی بات درمیان میں آ گئی ہے اب اس کو کچھ کہنا جائز نہیں ۔ تاکہ ہمارا کوئی کام نفس کے واسطے نہ ہو ۔ جو ہو سب اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو ۔ جب میری اس حالت میں تغیر آئیگا اور یہ غصہ دور ہو جائے گا تو پھر وہی سلوک تمہارے ساتھ کیا جائے گا ۔ اس بات کو سن کر کافر کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ تمام کفر اس کے دل سے خارج ہو گیا اور اس نے سوچا کہ اس سے بڑھ کر اور کون سا دین دنیا میں اچھا ہو سکتا ہے جس کی تعلیم کے اثر سے انسان ایسا پاک نفس بن جاتا ہے پس اس نے اسی وقت توبہ کی اور مسلمان ہو گیا ۔

غرض انسانوں کو چاہیئے کہ دنیوی کدورتوں کے سبب باہم رنجش پیدا نہ کریں اور پھر یہ دن تو وبا اور زلازل اور قہر الٰہی کے دن ہیں ۔ ان میں خدا تعالیٰ کے خوف سے لرزاں رہنا چاہیئے ۔

کمزور لوگ | ایک شخص نے ذکر کیا کہ بعض مولوی قسم قسم کے افترا کر کے لوگوں کو بہکاتے ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ہاتھ سوائے افترا پردازی کے اور کیا ہے لیکن جو لوگ ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں وہ خود کمزور اور ضعیف ہیں اور دنیا داری میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ دین کی ان کو ہرگز کوئی خبر ہی نہیں وہ خود سوچ فکر سے کام نہیں لیتے ورنہ ایسے شریر لوگوں کی شر سے محفوظ رہتے جو ہماری باتوں کو تراش خراش کر افترا کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔

حقیقۃ الوحی | فرمایا کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اول سے آخر تک اسکو پڑھ لیں دوسری قسم کا نہ ماننا بھی مولوی لوگوں کے برخلاف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوسری قسم کو ...

علی گڑھ کالج میں فساد اور عزیز احمد کا اخراج از بیعت

۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء قبل از نماز ظہر علی گڑھ کالج کے طالب علم مولوی غلام محمد صاحب نے وہاں کے طلباء کے سٹرائک اور اپنے استادوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ اس جماعت (فرقہ احمدیہ) کا کوئی لڑکا اس سٹرائک میں شامل نہیں ہوا۔ میاں محمد دین صاحب افغانستان وغیرہ سب علیحدہ رہے لیکن عزیز احمد ان طلباء کے ساتھ شریک رہا اور باوجود ہمارے سمجھانے کے باز نہ آیا۔ اور چونکہ بعض اخباروں میں اس قسم کے مضمون لکھے گئے کہ مسیح موعود کا پوتا علی گڑھ کالج میں ہے۔ اس وجہ سے عام طور پر عزیز احمد کا رشتہ حضور کے ساتھ سب کو معلوم ہونے کے سبب وہاں کے اراکین نے اس امر پر تعجب ظاہر کیا کہ عزیز احمد اس مفسدہ میں ایسا حصہ لیتا ہے۔ اس پر حضرت اقدس مرزا صاحب نے فرمایا کہ وہ عزیز احمد نے اپنے استادوں اور افسروں کی مخالفت میں مفسد طلباء کے ساتھ شمولیت کا جو طریق اختیار کیا ہے یہ ہماری تعلیم اور ہمارے مشورہ کے بالکل مخالف ہے لہذا وہ اس دن سے جس دن سے وہ اس بغاوت میں شریک ہوا ہماری جماعت سے علیحدہ اور ہماری بیعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ ہم ان لڑکوں پر خوش ہیں جنہوں نے اس موقعہ پر ہماری تعلیم پر عمل کیا۔ بہت سے لوگ بیعت میں آکر داخل ہو جاتے ہیں لیکن جب وہ شرائط بیعت پر عمل نہیں کرتے۔ تو خود بخود اس سے خارج ہو جاتے ہیں یہی حال عزیز احمد کا تھا اس میں خصوصیت نہیں اور یہ امر کہ ہمارا وہ پوتا ہے اس وجہ سے وہ ہمارا رشتہ دار ہے۔ سو واضح ہو کہ ہم ایسے رشتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ ہمارے رشتے سب اللہ تعالیٰ کیواسطے ہیں۔ عزیز احمد کا باپ خود ہم سے برگشتہ ہے اور ہم اس کو اپنا بیٹا نہیں سمجھتے۔ تو پھر عزیز احمد کا پوتا ہونا کیسا۔ عزیز احمد کو چاہیئے تھا کہ اس معاملہ میں اول ہم سے مشورہ کرتا۔ یا اس مثال کو دیکھتا جو پہلے میڈیکل کالج لاہور میں قائم ہو چکی تھی کہ جب طلباء نے لاہور میں اپنے پروفیسروں کی مخالفت میں سٹرائک کیا تھا۔ تو جو لڑکے اس جماعت میں داخل تھے ان کو میں نے حکم دیا تھا کہ وہ اس مخالفت میں شامل نہ ہوں اور اپنے استادوں سے معافی مانگ کر فوراً کالج میں داخل ہو جاویں چنانچہ انہوں نے میرے حکم کی فرمانبرداری کی اور اپنے کالج میں داخل ہو کر ایک ایسی نیک مثال قائم کی کہ دوسرے طلباء بھی فوراً داخل ہو گئے۔ عزیز احمد کو اس واقعہ کی خبر ہو گی کیونکہ بدر میں چھپ چکا تھا اور اگر خبر نہ ہوتی تو اس کے واسطے ضروری تھا کہ اول مجھ سے مشورہ کرتا یا اپنے ساتھیوں کے مشورہ پر چلتا اس کا علی گڑھ میں جانا بھی اس کے باپ کے مشورہ اور حکم سے تھا کہ ہماری طرف سے کوئی حکم تھا۔ ایسا ہی مخالفت استادان میں شمولیت ہمارے کسی حکم کی وجہ سے نہیں اور اسی وجہ سے اس کو خارج از بیعت کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ اپنے فعل سے توبہ کر کے اپنے استادوں سے معافی نہ مانگے۔ وہاں دوسرے طلباء مولوی غلام محمد صاحب وغیرہ نے علی گڑھ جانے سے پہلے ہم سے مشورہ لیا تھا اور ہم نے یہی مشورہ دیا تھا کہ وہاں کے لڑکوں کی صحبت سے بچتے رہیں اور کسی بدی میں شامل نہ ہوں تو ہرج نہیں کہ وہاں جائیں۔ انسان ضرورتاً پاخانہ میں بھی جاتا ہے۔ مگر اپنے آپ کو نجاست سے بچائے رکھتا ہے۔

عزیز احمد کو مخاطب کر کے حضور نے فرمایا کہ ان باتوں کو عام اطلاع کے واسطے اخبار بدر میں شائع کر دینا۔

خواب کی بنا پر کسی کام کا شروع کرنا

۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء ایک صاحب نے اپنا ایک خواب بیان کیا جس میں کسی بڑے کام کے کرنے کی طرف اشارہ تھا اور ذکر کیا کہ اس کے واسطے سامان میسر نہیں... اور ان کا منشاء تھا کہ خواب کی بناء پر فوراً اس کام کو شروع کر دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ بعض خوابیں مدت کے بعد پوری ہونے والی ہوتی ہیں جب تک کہ اس کام کیواسطے اللہ تعالیٰ اسباب مہیا نہ کرے تب تک صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہیئے۔ دیکھو حضرت یوسف پر جس قدر مصائب آئے وہ سب بے وقت خواب سنانے کی وجہ سے آئے تھے۔ شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ فقیر کو چاہیئے کہ قیام فیما اقام اللہ پر عمل کرے یعنی جہاں خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے وہاں کھڑا رہے جب تک کہ خدا تعالیٰ خود وہاں سے نکلنے کے سامان نہ بنائے۔

معذرت۔ افسوس ہے کہ اس ہفتہ میں درس قرآن شریف طیار نہیں ہو سکا۔ امید ہے کہ اگلے ہفتہ میں وہ درج کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

المفتی

۴۳ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے سوال کیا کہ محرم دسوین کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اگر یہ للہ بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔

فرمایا ایسے کاموں کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لیجاتی ہیں پس اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں ابتداء میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے اس لئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو۔ عقائد باطلہ دور نہیں ہوتے۔

۴۴ یہ مسئلہ پیش ہوا کہ دو احمدی کسی گاؤں میں ہوں۔ تو وہ بھی جمعہ پڑھ لیا کریں یا نہ۔

مولوی محمد احسن صاحب سے خطاب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ دو سے جماعت ہو جاتی ہے اس لئے جمعہ بھی ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا ہاں پڑھ لیا کریں۔ فقہاء نے تین آدمی لکھے ہیں اگر کوئی اکیلا ہو تو وہ اپنی بیوی وغیرہ کو پیچھے کھڑا کر کے تعداد پوری کر سکتا ہے۔

۴۵ **روزۂ روز وصال۔** ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے یا کہ نہیں؟ فرمایا ضروری نہیں ہے

۴۶ **روزۂ محرم:۔** اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم کے پہلے دس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے یا کہ نہیں؟

فرمایا۔ ضروری نہیں ہے۔

۴۷ **چیچک۔** اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ برائے برآمدن مراد یا سیرانی ملک یا بطور چیچک جو لوگ ذبیحہ دیتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا کہ جائز نہیں ہے۔

۴۸ **جھنڈ یا بودی۔** اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ کسی بزرگ کے نام پر جو چھوٹے بچوں کے سر پر جھنڈ یعنی بودی رکھی جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

فرمایا۔ ناجائز ہے ایسا نہیں چاہیئے۔

۴۹ **تابوت۔** اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم پر جو لوگ تابوت بناتے ہیں اور محفل کرتے ہیں۔ اس میں شامل ہونا کیسا؟

فرمایا کہ گناہ ہے۔

سیر و سیاحت کس نیت سے

۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء قبل از نماز عصر۔ ریاست جموں کے ایک معزز ہندو اہلکار ساکن قادیان حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر تھے۔ اثنائے گفتگو میں انہوں نے کشمیر کی آب و ہوا کی تعریف کرتے ہوئے عرض کیا کہ جناب بھی کبھی کشمیر کے سیر کیواسطے تشریف لے جاویں۔

فرمایا۔ ہمارا یہ مذہب نہیں کہ صرف تفریح کیواسطے یا سیر و تماشا کے واسطے کوئی سفر کریں۔ ہاں جس دینی کاروبار میں ہم مصروف ہیں اگر اس کی ضرورتوں میں ہمکو کوئی سفر پیش آجاوے اور خدمت دین کیواسطے کشمیر جانا بھی ضروری پڑجائے۔ تو پھر ہم طیار ہیں کہ اس ملک کو جاویں۔

آریوں کا فیصلہ

۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء۔ رسالہ جدیدہ قادیان کے آریہ اور ہم کا تذکرہ تھا۔ فرمایا کہ سنا گیا تھا کہ مخاطب آریوں میں سے ایک کہتا تھا کہ ہم بذریعہ اشتہار شبھ چنتک کے مضمون کی تردید کر دیتے ہیں حضرت صاحب رسالہ نہ لکھیں گر ہمنے کہا کہ اب رسالہ کا نکلنا نہیں رک سکتا ان کو چاہیئے کہ بعد رسالہ کے نکلنے کے تصدیق یا تکذیب میں قسم کہالیں تمام ہندوستان کے آریوں کو چاہیئے کہ اس امر پر غور کریں۔ ان کیواسطے اسلام پر حملہ کرنا حرام ہے۔ جب تک کہ اس بات کا فیصلہ نہ کریں ان کو چاہیئے کہ ایک ڈیپوٹیشن بناکر ملاوامل اور شرمپت کے پاس آویں اور ان کو حلف دیکر پوچھیں کہ کیا وہ ہمارے نشانات کے گواہ ہیں یا کہ نہیں ہیں ہماری یہ ایک چہوٹی سی کتاب ہے گر اس نے آریوں کا فیصلہ کر دیا ہو۔

تمام مذاہب پر حجت پوری ہوئی

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری ذریعہ سے تمام ادیان باطلہ پر حجت قائم کر دی ہے اور ہر ایک مذہب کے متعلق ایک ایسی بات پیش کی گئی ہے جو قطعاً لاجواب ہے آریوں کے واسطے اول تو اسی کتاب کا مضمون ہے کہ خود آریہ ہمارے نشانات کے پورا ہونے کے گواہ ہیں جس سے وہ کبھی انکار نہیں کر سکتے پھر ان کا مسئلہ نیوگ اندر ہی اندر ان کے دلوں کو ملزم اور خوار کر رہا ہے پھر ان کا یہ مذہب کہ خدا کسی کا خالق نہیں وغیرہ ایسی باتیں ظاہر ہوئی ہیں کہ کوئی آریہ جواب نہیں دے سکتا۔ سکھوں کی ہدایت کے واسطے خدا نے چولا صاحب ظاہر کر دیا ہے جس پر صاف لکھا ہے۔ کہ اسلام کے سوائے کوئی مذہب مقبول نہیں اور اس نشے ثابت ہے کہ باوا نانک کا مذہب کیا تہا۔ عیسائیوں کے خدا کی خود قبر ہی نکل آئی ہے اور ہمارے مخالف مسلمانوں پر بھی حجت قائم ہے کیونکہ قرآن شریف حضرت عیسےٰ کی وفات کا قائل ہے اور آنحضرتؐ نے اس کو مردوں میں دیکھا ہے۔

دین اور دنیا کا جمع ہونا

۳ مارچ ۱۹۰۷ء۔ سید حبیب اللہ صاحب آئی سی۔ ایس مجسٹریٹ آگرہ بمعہ ایک عزیز رفیق کے قبل نماز ظہر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھا کر اس جگہ کوئی شخص بغیر قوت ایمانی کے نہیں آسکتا۔ دنیا داری کے خیال سے تو یہاں آنا گویا اپنے وقت کو ضائع کرنا سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

فرمایا۔ دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے۔ کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے اور ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزارہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تہا ایک ولی اللہ نے اس کو دیکہا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین ... روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تہا۔ ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لاتلھیھم تجارۃ ولا بیع۔ کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے۔ کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھلائے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔ وہ قابل تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو۔ اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو نہیں۔ بلکہ ملازم کو چاہیئے کہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے۔ اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں۔ پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہیں ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے خدا کے ساتھ تو انسان کا فطرتی تعلق ہے کیونکہ اس کی فطرت خدا تعالیٰ کے حضور میں الست بربکم کے جواب میں قالوا بلیٰ کا اقرار کر چکی ہوئی ہے۔ یاد رکھو کہ وہ شخص جو کہتا ہے کہ جنگل میں چلا جائے اور اس طرح دنیوی کدورتوں سے بچ کر خدا کی عبادت اختیار کرے۔ وہ دنیا سے گھبرا کر بھاگتا ہے اور نامردی اختیار کرتا ہے۔ دیکھو ریل کا انجن بے جان ہو کر ہزاروں کو اپنے ساتھ کھینچتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچاتا ہے۔ پھر افسوس ہے اس جاندار پر جو اپنے ساتھ کسی کو بھی کھینچ نہیں سکتا انسان کو خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی طاقتیں بخشی ہیں اس کے اندر طاقتوں کا ایک خزانہ خدا تعالیٰ نے رکھدیا ہے لیکن وہ کسل کے ساتھ اپنی طاقت کو ضائع کر دیتا ہے اور عورت سے بھی گیا گزرا ہو جاتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جن قویٰ کا استعمال نہ کیا جائے وہ رفتہ رفتہ ضائع ہو جاتے ہیں اگر چالیس دن تک کوئی شخص تاریکی میں رہے تو اس کی آنکھوں کا نور جاتا رہتا ہے ہمارے ایک رشتہ دار تھے انہوں نے فصد کرایا تہا جراح نے کہدیا کہ ہاتھ کو حرکت نہ دیں انہوں نے بہت احتیاط کے سبب ہاتھ کو نہ ہلایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ... دن کے بعد وہ ہاتھ بالکل خشک ہو گیا۔ انسان کے قویٰ خواہ روحانی ہوں اور خواہ جسمانی جب تک کہ ان سے کام نہ لیا جائے وہ ترقی نہیں کر سکتے بعض لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ جو شخص اپنے قویٰ سے خوب کام لیتا ہے اس کی عمر بڑھ جاتی ہے بیکار رہ کر انسان مردہ ہو جاتا ہے۔ بیکار ہوا تو آفت آئی۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں حضرت مولوی نور الدین صاحب صحت و عافیت ہیں گذشتہ ہفتہ میں مولوی صاحب موصوف کی ایک روزہ علالت کی لکھا جانے پر آپکے پاس بہت سے خطوط ہمدردی اور بیمار پرسی سے کہ آئے۔ واسطے آپنے مجھے فرمایا ہے کہ ان تمام خطوط کے جواب میں احباب کا شکریہ لکھا لے اور ان کو مولوی صاحب کی صحت کی خوشخبری سنائی جاوے ایک صاحب علیحدہ علیحدہ خط لکھنے میں بہت سا وقت چاہیئے اور جو خرچ ٹکٹوں کا خطوط کے لکھنے میں ہو سکتا ہے وہ آپنے فرمایا ہے کہ کسی نیکی میں صرف کر دیا جائیگا۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر ہیں۔ جمعہ گذشتہ میں آپکا خطبہ مسجد مبارک میں ہوا۔

دعا مدد۔ (۱) اسماعیل صاحب مصنف چشمہ مسیح وجع الو... تکلیف میں ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۲) ... برکت علی صاحب طالب علمان میڈیکل اسکول آگرہ امتحان ... صحت کیواسطے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۳) گلاب خان ... پنڈی بعض ... میں گرفتار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ **نماز جنازہ۔** کرام سے ایک ...

قصیدہ

(جو جلسہ دسمبر ۱۹۰۶ء پر حضرت کے حضور پڑھا گیا تھا)

ہوا ناصر خدا تیرا مرے اے قادیان والے
یہ احسانوں کا تیرے شکر ہم سے ہوا دا کیونکر
کھڑا ہے خم ٹھونک کر دجال ظالم کے مقابل مین
مقابل پر ترے کوئی مخالف آ نہین سکتا
جوانمردی و عالی ہمتی کو دیکھ کر تیری
مریں پھونکون سے تیری دشمنان دین احمد کے
ہے کیا پنجاب اور ہندوستان امریکہ و یورپ
کوئی ثانی ترا ہرگز نہین ہے آج دنیا مین
فصاحت اور بلاغت علم و حلم و استقامت بھی
کلام حق ۔ کلام حق کو ثابت کر دیا تو نے
دفینہ جو پڑا مدت سے دروازہ مین کعبہ کے
کیا ثابت قدم ان کو جو دین مین ڈگمگاتے تھے
دو دل کے اندھے اور مبروص حیرالزن سے بدتر تھے
محمدؐ کی غلامی مین تری وہ آج آتے ہی
نہ منہ سے گو کرین اقرار ہے یہ ان کی ہٹ دھرمی
نہ مانین منہ سے پر لوہا ترا دل مانے بیٹھے ہین
کوئی آ کر مقابل پر مباہل بھی نہین ہوتا
مقابل پر نہ آئین مولوی پنڈت نہ عیسائی
عجب کچھ مرتبہ عالی ترا حق نے بنایا ہے
فیے حق نے کیا مہدی کرم سے اور مسیحا بھی
مشن کی تیرے خدا کرتا ہے روز افزوں
بہے مخدوم سب مقصد تری تو ہو دین گے پورے
لو دامن پکڑ بیٹھا ترا کہہ آس مولا کی
عا ہماے سحر مین یاد آ جاؤں کبھی گر مین

ہمین بخشی امان تو نے مرے دارالامان والے
بچایا دجل سے ان کے جو ہین دجل گران والے
چھپائے منہ پھرین ڈرتے ہوئے سب شوخیان والے
دکھائے کام تو پیری مین مرد نوجوان والے
کرین تحسین فرشتے بھی زمین و آسمان والے
ہین واقف اس سے سب پنجاب و ہندوستان والے
سبھی بحر و بر و عرب و عجم بل سب جہان والے
ہین وہ لطف و کرم کچھ تجھ پہ رب مستعان والے
کئے جوہر عطا تجھ کو جو تھے سب خوبیان والے
بتائے کھول کر جب راز اس گنج نہان والے
لٹائے تو نے وہ موتی در و گوہر عمان والے
ہوئے مردے جو قبرون مین ہوئے روح روان والے
ہوئے باریک بین وصاف و دانائے جہان والے
سر تسلیم خم ہین سب جو آقائے زمان والے
مگر سب مانتے ہین دل مین یہ رطب اللسان والے
جبھی آتے مقابل پر نہین یہ تر زبان والے
دلون کو خوف کھائے جاتے ہین تجھ پہلوان والے
برا البلیس گھروں مین بس یہ سب گستاخیان والے
کہ تیری آستان پر گرتے ہین سب عز و شان والے
حسد سے کیون جلین ناحق یہ علمائے زمان والے
جلین تو جلنے دو ان کو جو ہین سب بدگمان والے
مجھے غم ہے کام جو مجھ سے نہ ہو دین خادمان والے
اگر چہ کام تو اپنے سبھی ہین ناکسان والے
تو کٹ جائیں مرے ایام ساری سختیان والے

یہ بندہ ملتمس عاجز مصنف ہے جو چھٹی کا
تذکرہ مین رہے جو ہے ضلع مین گوجرانوالے

پیغام بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب مرتد

اس پیغام مین یہ التماس کیا گیا ہے ۔ کہ سچی اور صحیح وحی کیواسطے شرائط اور لوازم کا ہونا ضروری ہے
نہ محض ناقص الہام کوئی چیز نہین دہوکہ ہے ۔

الا اے کہ نازی بر الہام خویش ؛ مشوغرہ بر این چنین دین دکیش

چہ در روئی خود دلبری دیدہ
کہ از جہل خود را پسندیدہ

ز نور ازل رد چہرا تافتی
چہ سودی درین سرکشی یافتی

نہ بردہم خود تکیہ کردن رواست
خطا بر بزرگان گرفتن خطاست

چو رستی نہ از بند دیو لعین
نہ الہام تو ہست راہ یقین

چو در سینات نیست قلب سلیم
چہ تابد در آن وحی رب کریم

ہر آنکس کہ باشد بزیر حجاب
چسان خوب بیند رخ آفتاب

چو بر چشم نظرت نشیند غبار
نہ راز حقیقت شود آشکار

رہیدہ چو از بند ظلمت نہ
بیرون از در جہل و غفلت نہ

نہ فارغ شدی از غرور و ریا
نشد در برت جامۂ اصطفا

رسیدی نہ بر سطح چرخ برین
چشیدی نہ آبے ز حق الیقین

نہ بردی برون رخت خود از جہان
بعزت رسیدی نہ بر آسمان

نہ چون فانیان ہم فنا گشتہ
نہ وارث بملک بقا گشتہ

نشانے ازین در تو پیدا نشد
ز چقماق آتش ہویدا نشد

ز تائید اسلام و قرآن پاک
نہ کردی دل دشمنان دردناک

برون نامدی بہر حق چون یلان
شکستی نہ گلے سرکشان

ز تو حجت دین نہ گشتہ تمام
نشد دشمنے کشتہ چون لیکھرام

نہ تصدیق تو شد بچرخ برین
ندیدم نشانے بروئے زمین

کسوف و خسوف از پئے دیگرے
علامات صدق از پئے رہبرے

نہ کردی بیان تحتے این چنین
نہ سنگے زدی بر سر کفر و کین

درختے کہ دیدیم بے برگ و بار
بجز کار احراق ناید بکار

چہ چیز است الہام و دعوائے تو
کہ سودے نہ بینم ز سودائے تو

در الہام حق شوکت ایزدی ست
کہ آن شربت چشمۂ سرمدیست

رسد ملہم حق بر اوج کمال
کہ باشد فرستادۂ ذوالجلال

تسلط نہ شیطان یابد برو
کہ ذات خدا ہست ہمراز او

ہمہ کار و بارش بود از یقین
زند جلوہ بر مسند زیب زین

ترا کے سزد این چنین ادعا
رسیدی نہ بر مسند اجتبا

بر الہام خود مطمئن نیستی
نہ خود را شناسی مگر کیستی

شرائط پئے وحی حق دیدہ
ز قرآن و سنت چہ فہمیدہ

نہ گفتہ ندارد کسے با تو کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

بہر دعوئے شرط شد امتحان
بلا شرط دعوی بود رائیگان

چو فرمود آن سرور انبیا
مہتم از خدا در جہان پیشوا

خدیجہ چسان شرط وحی خدا
بیان کرد پیش شہ انبیا

بخوان تقری الضیف اندر خبر
ببین تحمل الکل ہم مشتہر

غرض چون شرائط نشد ہمقرین
چہ الہام تو ہست اے خردہ بین

زبعد شرائط لوازم شناس
ز تزویر شیطان مشو بے ہراس

لوازم بود نصرت ایزدی
چو باران مگر رحمت ایزدی

ہمہ فتح و نصرت بہ جنگ عدا
ندائے شہادت ز ارض و سما

ز ہر سو بود کار فتح و ظفر - عیان میشود لطف آن دادگر ؛ دراز گزندے نباشد ہراس - نہ درکار بارش بود بوئے یاس ؛ چنین ملہم از بہر تائید دین - نزولے کند آسمان بر زمین ؛ بود مظہر ذات پروردگار - پئے دین حق حجت استوار ؛
بالہام ناقص بجنگ یلان - بزن آمدن شیوۂ جاہلان ؛ بفولاد بازو چو پنجہ کنی - مگر ساعد نازنین بشکنی ؛ برین خواب الہام نازان مشو - نصیحت بگوش اجابت شنو ؛ چراغے اگر منصف شد بنور - چہ لافی ز نذیش رخشندہ ہور ؛
اگر عکس روشن ببینی بخواب - نہ زیبد کہ گوئی منم آفتاب ؛ چہ باشد سر و گوش عبدالحکیم - چو محروم باشد ز قلب سلیم ؛ چہ حاصل ازین چند روزہ حیات - چو گم شد ز تو رہ راہ نجات ؛ نجاتیکہ [illegible] - ہمہ تخم خار و خسک کاشتی ؛ مپندار سعدی کہ راہ صفا - [illegible]

(الملتمس محمد عبداللہ متوطن کشمیر شوپین حال وارد قادیان)

شعر و سخن

(از تصنیف صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب)

ہر چہار سُو سے شہرہ ہوا قادیان کا
مسکن ہے جو کہ مہدی آخر زمان کا

آنے لگے مسیح دوبارہ زمین پہ کیوں
نظارہ بھا گیا ہے اُنہیں آسمان کا

جیسے تو بھی خلیفہ موسے او جاہلو!
تم سے تباؤ کام ہے کیا اس جوان کا

تم اُمتِ محمد خیر الرسل سے ہو
ہے لطف و فضل تم پہ اُسی مہربان کا

کہتے ہیں وہ امام تمہارا تمہیں سے ہے
جو ہے بڑی ہی شوکت و جبروت و شان کا

پہنچیگا جلد اپنے کئے کی سزا کو وہ
اب بھی گمان جو بد ہے کسی بدگمان کا

ان جو نہ مانے احمد مرسل کی بات بھی
کیا اعتبار ایسے شقی کی زبان کا

سچ سچ کہو خدا سے ذرہ ڈر کر دو جواب
کیا تم کو انتظار نہ تھا پاسبان کا

اب آگیا تو آنکھیں چراتے ہو کس لئے
کیوں راستہ ہو دیکھ رہے آسمان کا

جس نے خدا کے پاس سے آنا تھا آچکا
لوٹے بوسہ سنگِ درِ آستان کا

اسلام کو اسی نے کیا آکے پیر درست
ہو شکر کس طرح سے ادا مہربان کا

سینہ سپر ہوا یہ مقابل میں کفر کے
خطرہ نہ مال کا ہی کیا اور نہ جان کا

توحید کا سبق ہی جو تعلیم شرک ہے
ان کفر ہے بتانا اگر حق بیان کا

تو ایسے شرک پر ہوں فدا مال و آبرو
اور ایسا کفر روگ ہے اپنی جان کا

اے قوم کچھ تو عقل و خرد سے بھی کام لو
[illegible] کا

[illegible] مگر
[illegible] جوان کا

اے دوستو! جو حق کیلئے سہتے ہو
[illegible] نقطہ درمیان کا

کچھ پاس ناامیدی کو دل میں جگہ نہ دو
اب جلد ہو چکیگا یہ موسم خزان کا

اب اس کے بعد ہی آجائیگی بہار
وعدہ دیا ہے حق از تمہیں جس نشان کا

چاہا اگر خدا نے تو دیکھو گے جلد ہی
چاروں طرف ہے شور بپا الامان کا

کافر بھی کہہ اٹھینگے کہ سچا ہے شخص وہ
دعوی کیا ہے جس نے مسیح الزمان کا

محمود کیا عجب ہے دل پر جو قوم کے
(غزل دوم) نالہ اثر کرے یہ کسی ناتوان کا

اے مولویو! کچھ تو کرو خوف خدا کا
کیا تم نے سنا تک بھی نہیں نام حیا کا

کیا تم کو نہیں خوف رہا روز جزا کا
یوں سامنا کرتے ہو جو محبوب خدا کا

ہر جنگ میں کفار کو ہے پیٹھ دکھائی
تم لوگوں نے ہی نام ڈبویا ہے وفا کا

ٹھہراتے ہیں کافر اُسی کو جو ہادی دین ہے
یہ خوب نمونہ ہے یہاں کے علماء کا

بیٹھے ہے فلک پر جو اسے اب تو بلاؤ
چُپ بیٹھے ہو کیوں تم ہے یہی وقت دعا کا

پر حشر تلک بھی جو رہو اشک فشاں تم
ہرگز نہ پتہ پاؤ گے کچھ اس رسا کا

وہ شاہِ جہاں جس کیلئے چشم براہ ہو
وہ قادیان میں بیٹھا ہے محبوب خدا کا

وحشی کو بھی دم بھر میں مہذب ہے بناتی
دیکھو تو اثر آکے ذرا اس کی دعا کا

وہ قوت اعجاز ہے اس شخص نے پائی
دم بھر میں اُسے مار گرایا جسے تاکا

محمود نہ کیوں اُس کے مخالف ہوں پریشاں
ناصر ہے [illegible] تازہ فرستادہ خدا کا

ایک استفسار کا جواب

مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر [illegible] السلام علیکم و رحمۃ اللہ [illegible] رسالہ اسلام

ماہ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ کے صفحہ ۲۱ پر ایک استفسار بعنوان در مرزا صاحب قادیانی سے استفسار تحریر ہے۔ چونکہ اخیر پر کسی صاحب کا نام تحریر نہیں ہے اس واسطے قبل جواب استفسار کے چند امور دریافت طلب ہیں۔ یہ امور میں آپکے اخبار کے ذریعہ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ براہ مہربانی ان چند سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون فرمائیں۔

اول یہ کہ رسالہ اسلام کے ایڈیٹر منشی عبدالقیوم صاحب نام استفسار کنندہ کا تحریر فرمائیں تاکہ ان کی قابلیت کا اندازہ کیا جاسکے اور اس قابلیت کے مطابق اس استفسار کا جواب کافی شافی دیا جاوے۔

دوم یہ کہ چونکہ استفسار ایک نہایت معمولی استفسار ہے اس کے واسطے استفسار کنندہ کو حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مدظلہ تعالےٰ کو مخاطب کرنے کی اور آپ سے استفسار کرنے کی جیسا کہ سرخی مضمون سے ظاہر ہے۔ ضرورت نہ تھی کیونکہ ایسے استفساروں کے جوابات بکثرت دئے جاچکے ہیں اور شائع ہو چکے ہیں تاہم اگر سائل کی ہنوز تشفی و تسلی نہیں ہوئی ہے۔ تو حضرت اقدس کے غلامان غلام یعنی یہ عاجز اس استفسار کا جواب مفصل اور مدلل دینے کیواسطے طیار ہے۔ بشرطیکہ استفسار کنندہ طالب حق بن کر صدق اور راستی سے یہ واثق عہد شائع کریں کہ وہ تشفی اور تسلی یاب جواب پالینے پر حضرت اقدس کو بصدق دل قبول فرمالینگے۔ کیونکہ اگر ایسا عہد وہ شائع نہ کریں گے تو یہ سمجھا جائیگا کہ استفسار محض وقت ضائع کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے نہ کہ صدق و صفا سے۔

تیسرا امر یہ ہے کہ استفسار کے آخر میں ایک فقرہ یہ ہے کہ "وہ آپ کی تحریرات اس کی نسبت کوئی فیصلہ نہیں کرتیں" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استفسار کنندہ نے حضرت اقدس کی کتابوں کو دیکھا ہے اس واسطے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کون کون سی کتابیں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی اونہوں نے بغور پڑھی ہیں جن سے ان کی تشفی و تسلی نہیں ہوئی۔

ان سہ امور کا جواب ملنے پر میں انشاء اللہ اس استفسار کا مفصل جواب تحریر کرونگا اور اگر ان امور کا جواب شائع کیا گیا تو یہ سمجھا جاویگا کہ استفسار حق جوئی کی غرض سے نہیں تھا بلکہ محض نمود کیواسطے تھا تاکہ لوگ ان کو پانچویں سواروں میں شمار کریں۔ عاجز آثم حامد احمدی میرٹھ

* نوٹ۔ نام دریافت کرنے سے یہ مطلب بھی ہے کہ آیا استفسار [illegible]

تازہ یہودی

یہ امر بالبداہت واضح ہے کہ مخالفین نے خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی مخالفت میں جہاں تک بس چل سکا چالاکی اور افترا پردازی کو نہیں چھوڑا حالانکہ اسی مخالفت کی پیدائش میں بہت سے عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر بڑی حسرت سے اس جہان سے گذر گئے اور اس سلسلہ حقہ کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

یکم مارچ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ مکرم بھائی عبد الرزاق صاحب احمدی کے پاس چند دیہاتی اشخاص جن میں بعض خواندہ اور سمجھدار بھی تھے بغرض معالجہ آئے اور انہوں نے یہ تذکرہ کیا کہ حکیم جی بڑا افسوس ہے کہ آپ باین علم و دانش ایسے طریق اور مذہب کے گرویدہ ہو گئے جو بالکل اسلام کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے کتنا غضب کیا کہ دعوے نبوت تو کیا تھا مگر قرآن شریف میں بھی ترمیم کر دی یعنی ۳۰ پاروں میں سے صرف ۱۳ پارہ رکھ اور باقی نکال دئے اور اس طرح قرآن اور اسلام بالکل مٹا دیا۔ حکیم صاحب نے جو ایک سادہ مزاج اور معقول پسند ہیں نہایت متانت سے دریافت کیا کہ بھائی تمنے یہ کہاں سے سنا تو انہوں نے کہا کہ چند روز ہوئے کہ ایک مولوی صاحب نے اپنے وعظ میں فرمایا اور یہ بھی کہا کہ ہرگز کسی مرزائی سے نہ ملنا اور نہ کوئی اُن کی کتاب دیکھنا ورنہ تمہارا دین اور ایمان جاتا رہیگا۔

اس وقت حکیم صاحب کے پاس حمائل شریف رکھی ہوئی تھی انہوں نے اس شخص کو جو خواندہ تھا۔ حمائل شریف دے کر کہا کہ بھائی تم خود دیکھ لو کہ اس میں ۳۰ پارہ ہیں یا ۱۳ پارہ ہم تو اس قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور اسی کو نمازوں میں پڑھتے ہیں یہ سب ان نا خدا ترس لوگوں کی بے ہودہ افترا پردازی اور چالاکی ہے تاکہ لوگ آپکی دعوت تک نہ پہونچیں یہ سنکر وہ سب حیرت زدہ ہو گئے اور مولوی صاحب پر سخت نفرین کرنے لگے۔

میں نے کہا کہ ان لوگوں سے ایسا ہونا ضروری تھا۔ تاکہ خدا کا فرمودہ پورا ہو۔

علام الغیوب خدا نے سورہ جمعہ میں جہاں کمثل الحمار یحمل اسفارا فرما کر یہودی علماء کا نقشہ جو مسیح موسوی کے وقت کا تھا دکھلا دیا ہے وہاں بطور پیشگوئی یہ بھی بتلا دیا گیا ہے کہ مسیح محمدی کے زمانہ میں بھی امت محمدی کے علماء یہودی صفات ہو جائیں گے۔

چنانچہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں میری امت یہودی صفات ہو جائے گی اور یہودیوں کے قدم بقدم اور نعل بنعل چلے گی جو جو افعال شنیعہ اُن سے سرزد ہوئے ہیں ان سے بھی ضرور ہوں گے چونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود ہو کر خدا کی پاک نوشتوں کی علامات کے ساتھ تشریف لے آئے ہیں ایسے یہودی صفات علماء بھی ان کے بالمقابل موجود ہیں اور جس طرح یہودی علماء نے مسیح موسوی کی مخالفت کی اور ستایا اور دُکھ دیا بعینہ اسی طور سے یہ یہودی صفات علماء بھی مسیح محمدی یعنی حضرت مرزا صاحب کے درپے ایذا و دُکھ دہی ہوئے اور ہیں مگر چونکہ مسیح محمدی اپنے مراتب اور درجات اور بزرگی کے لحاظ سے مسیح موسوی سے کہیں بڑھکر ہے اس لئے ضرور تھا کہ یہ مثیل یہودی ان یہودیوں سے بڑھکر ہوتے۔ درباری سے جتنے ... جہاں تک ... دنیا اور رات دن کا شاہدہ ہے اور ایک جہان چیخ اٹھا ہے۔ انہوں نے اپنی مفسدہ پردازی اور فتنہ سازی اور افترا اندازی میں اصلی یہودیوں کے بھی کان کاٹ ڈالے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری حضرت اقدس مرزا صاحب کو ... اس وجود با جود بنایا ہے کہ اکثر مخالف مولویوں کے پیٹ پالنے کا بڑا ذریعہ حضرت ممدوح پر افترا پردازی کرنا ہے۔ اور اسی طور پر دشمنوں کا بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ہو رہتا ہے۔

افسوس اگر یہ نا عاقبت اندیش خدا ترسی سے کام لیتے اور اپنی گذشتہ حالت کا موجودہ حالت سے مقابلہ کرتے تو ان کو صاف معلوم ہو جاتا کہ وہ سخت ہلاکت کی راہ چل رہے ہیں اور اگر اپنی نکبت اور تباہی کو نہیں دیکھ سکتے تو حضرت خلیفۃ اللہ کی خارق عادت ترقی کو خیال کرتے مگر حیف ہے کہ اپنی حالت سے عبرت پکڑتے ہیں اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی دیکھ سکتے ہیں۔ یہ سنکر وہ سب بالاتفاق پکار اٹھے کہ فی الواقعہ آجکل کے مولویوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے یہی باعث ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے روکتے ہیں ہم ہرگز ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں کریں گے اور ضرور ہم حضرت مرزا صاحب کے معاملہ میں غور کریں گے۔

خاکسار عبد الخالق احمدی از مظفر نگر ۵ مارچ ۱۹۰۷ء

بدر خواتین

مشن کے گرل اسکولوں سے بچو

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے آج تک کوئی بھی مضمون لکھنے کا کوئی موقعہ نہیں ملا لہذا ملتجی ہوں اگر کوئی غلطی ہو تو اسے درست کر کے شائع کر کے مشکور کیجئے

حامیان تعلیم نسوان کی خدمت میں گذارش ہے کہ تعلیم نسوان کی سخت ضروریات کو تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے اور کئی طریقوں سے تعلیم دینی شروع کر دی گئی مگر وہ تعلیم جو کہ فرقہ اناث کیواسطے ضروری تھی اس سے پاک ... بے پروائی اختیار کی گئی ہے شہر کے باشندوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہماری لڑکیوں کی تعلیمی کی مشن سکول میں داخل ہونے سے پوری ہو جاویگی۔ مگر ان کو یہ سمجھنا چاہئیے کہ جب تک وہ اپنے بچوں کی دینی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہیں کریں گے۔ خدا کے احکام کی بجا آوری نہیں ہو سکے گی۔ تعلیم نسوان کے دو بڑے جزو ہیں۔ امور خانہ داری کا علم جس میں بچوں کی تربیت بھی شامل ہے۔ دوسرے مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنا۔ مگر مشن سکولوں میں یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں۔ بلکہ حتی المقدور ان معصوم بچیوں کو اسلام پاک سے نفرت دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ میں نے ایک مشن سکول کی بڑی تعریف سنی۔ تو اس کے دیکھنے کا شوق دل میں سمایا غرض بہزار دقت اس کو دیکھنے کی اجازت لی وہاں جا کر ایک ایسا نظارہ آنکھوں کے سامنے پیش آیا کہ رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اسلام کی قدوسیت کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے پھر گیا آہ! اگر یہی تعلیم نسوان ہے تو ہمارا دور سے سلام ہے۔ میں اصل مطلب سے بہت دور نکل گئی ہوں۔ کیا دیکھتی ہوں کہ مس صاحبہ کرسی پر رونق افروز ہیں اور چھوٹی چھوٹی معصوم لڑکیاں اردگرد جمع ہیں مس صاحبہ بڑی توجہ اور سرگرمی سے لڑکیوں کو انجیل کی تعلیم دے رہی ہیں ان کے ننھے ننھے بے لوث دلوں پر حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور کفارہ کا نقش جما رہی ہیں جو ذرا بے پرواہی کرتی ہے اسے سخت جھڑکی دی جاتی ہے غیرت سے میں پسینہ پسینہ ہو گئی اور انکی قابل رحم حالت پر آنسو بھر آئے غرض مشن اسکولوں میں سوائے انجیل کے اور کسی قسم کی تعلیم نہیں یہ وہ تعلیم ہے جو کہ ننھے دلوں کو اپنے پیارے مذہب سے متنفر کر دیتی ہے اگر عورتیں لامذہب ہو کر تعلیم یافتہ ہو جاویں تو اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہونچا۔ اس طرح تو بنگالی پارسی مستورات نے بی۔اے ایم۔اے کی ڈگریاں لی ہیں۔ مسلمان خاتونوں کا سب سے پہلا یہی فرض ہے کہ وہ اپنے پاک مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کریں اور یہ اسپرٹ تب ممکن ہو سکتی ہے جبکہ مستورات کی انجمن ہو۔ میں اپنی مکرمہ بہن اہلیہ ملک کرم الٰہی سے اتفاق کرتی ہوں کہ ان کی تجویز بڑی کارآمد ہے۔ احمدی جماعت کو جلدی

الخطبة

مین اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہوں دارالامان کے باشندہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہون حضرت مسیح موعود کی تجویز کو سب سے مقدم رکھتا ہوں بعد ازاں بزرگان ملت کی تجویز۔ اگر دارالامان میں ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر۔ انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو بوجہ قرب اپنی سکن کے ترجیح دونگا تقویٰ و دیگر امور متعسرہ کا فیصلہ بزرگان ملت یا دیگر مقامی بزرگون کی رائے سے ہوگا اس معاملہ مین جملہ خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر بدر یا براہ راست احقر کے نام ہو۔

المشتہر۔ حبیب اللہ احمدی۔ مدرس چھینٹی گاڑہ ڈاکخانہ ضلع سہارنپور۔

رسید زر

۲۱۔ فروری ۱۹۰۷ء۔ ۲۵۵۵ بابو شاہدین صاحب للعہ ر
۲۱ " " ۱۵۱۹۔ محمد اکرام خان صاحب سے ر
۲۲ " " ۹۹۴ محمد دین صاحب سے ر
۲۲ " " ۹ بابو اصغر علی صاحب سے ر
۲۳ " " ۱۵۰۸ محمد صادق صاحب عہ ر
۲۳ " " ۱۵۲۲ ماسٹر عبد العزیز صاحب عہ ر
۲۳ " " ۱۳۱۲ میان شادی صاحب عہ ر
۲۵ " " ۱۱۴۹ مسٹر حسن موسیٰ خان صاحب صہ ر
۲۵ " " ۱۴۹۰ محمد جعفر خان صاحب سے ر
۲۵ " " ۱۴۷۶ یار محمد صاحب سے ر
۲۵ " " ۶۸ عبد الرحمن صاحب سے ر
۲۷ " " ۱۲۵۰ میان محمد دین صاحب سے ر
۲۷ " " ۸۶۶ محمد حسین صاحب سے ر
۲۸ " " ۱۵۱۳۔ چراغدین صاحب سے ر
۲۸ " " ۱۵۱۷ منشی محبوب عالم صاحب سے ر
۲۸ " " ۵۵۹ خواجہ غفار جو صاحب سے ر
۲۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۱۵۲۷ سید نذیر حسین صاحب عہ ر
۲ " " ۱۵۲۹۔ فتح محمد صاحب عہ ر
۲ " " ۶۶۳ میان حسین بخش صاحب سے ر
۴ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ۱۴۱۴۔ عبد الرحمن صاحب صہ ر
۴ " " ۱۴۱۴ حکیم محمد عمر خان صاحب سے ر
۴ " " ۱۴۲۱ حکیم غلام محمد صاحب عہ ر
۴ " " ۱۴۲۲ چودہری علی احمد صاحب سے ر
۴ " " ۱۵۲۱ محمد متجاب الدین صاحب سے ر
۴ " " ۸۰ غلام رسول صاحب عہ
۵ " " ۹۳۹ راجہ یار محمد خان صاحب سے ر
۵ " " ۱۴۱۴ منشی غلام رسول صاحب سے ر
۵ " " ۱۵۲۳ چراغدین صاحب عہ ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

محمد دین صاحب برادر علی بخش صاحب سب اورسیر نہر گنگ ضلع کانپور
محمد حسن صاحب پٹواری خانپور ضلع لودیانہ
نجم الدین صاحب ولد شیخ بدر الدین صاحب۔ ہوشیارپور
والدہ صاحب میر احمد و میر اکبر صاحبان مسمی محمد شریف اللہ صاحب مردان
کرم داد صاحب زرگر۔ حبیبہ کے۔ سیالکوٹ
اہلیہ نعمت اللہ خان صاحب مضطر نجیب آباد
غلام حسین صاحب ولد مہر رمضان صاحب کھجوری۔ ضلع بنون
منشی کریم اللہ صاحب پوسٹ ماسٹر کھجوری ضلع بنون
قادر دین صاحب۔ سکار ماچھیان ضلع گورداسپور
فتح الدین صاحب " " "
مائی عمر بی بی " " "
بدر بخش صاحب۔ راہون ضلع جالندہر
برکت اللہ صاحب موضع کھچی ڈاکخانہ شیر ضلع ہزارہ
میر زمان صاحب " " " "
اعظم صاحب " " " "
کرمداد صاحب " " " "
نور عالم صاحب " " " "
مرزا انور صاحب " " " "
میان عبید اللہ صاحب " " " "
صاحب جی صاحب " " " "
میان الٰہی نور صاحب موضع کھچی ڈاکخانہ شیر ضلع ہزارہ
عمر الدین صاحب " " " "
خانم نور " " " "
حیات اللہ صاحب " " " "
میان عبد اللہ صاحب " " " "
فضل نور صاحب " " " "
عبد اللہ صاحب ولد حبیب اللہ صاحب " "
عالم میر خان صاحب " " " "
ہدایت اللہ صاحب " " " "
منشی رحیم بخش صاحب اکبر پور ضلع بجنور
عبد اللہ صاحب وائیں موضع کمبو بجہر کوڈگام علاقہ کشمیر
چوہر شاہ صاحب ولد نبی شاہ صاحب سلوہ ضلع جالندہر
محمد حسین صاحب ولد خدا بخش صاحب گورنمنٹ پریس۔ شملہ
جلال الدین صاحب موضع بھگالہ تحصیل و ضلع سہارنپور
میان سلیمان صاحب۔ کریم پور۔ جالندہر
رحمت اللہ صاحب " " "
غلام حسن صاحب۔ گوہد پور سیالکوٹ
اہلیہ علی احمد صاحب۔ راولپنڈی
سید نسیم احمد صاحب عرف منظور عالم محلہ چک سکن۔ سورج گڈھ۔
اہل بیت فقیر محمد صاحب۔ کمیوہ باجوہ سیالکوٹ
محمد دین صاحب پٹواری نہر۔ شجاع آباد
سید نادر حسین صاحب طالب علم ہائی سکول سکاچ مشن
میان لکھا کریم پور۔ نوانشہر جالندہر
میان غلام محمد صاحب گلہ نہاران سیالکوٹ
میان مہر شریف صاحب مردان
نبی بخش صاحب۔ کریام نوانشہر جالندہر
عمر الدین صاحب احمد آباد چک ۵۵۹ گوگیرہ برانچ
جان محمد صاحب " " "
فضلدین صاحب " " "
نظام الدین صاحب " " "
اللہ دین صاحب " " "
چودہری حسن محمد صاحب۔ مگر بالی ضلع سیالکوٹ
محمد شریف صاحب نائب مدرس دہاریکے "
نظیر حسین صاحب " " "
محمد شفیع صاحب " " "
میان عبد الغفور صاحب " " "
بدر الدین صاحب علم گورکھا پلٹن۔ بکلوہ
مولا بخش صاحب۔ بنگہ۔ ضلع جالندہر
عمری۔ جگراؤن۔ لودیانہ
علی محمد صاحب کھرل چک ۴۳۳
حیات محمد صاحب نمبردار۔ اکبر پور سیالکوٹ
میان عبد القادر صاحب شملہ
احمد الدین صاحب۔ گھٹیکے۔ سیالکوٹ
مرزا عبد الرحمن صاحب طالب علم جماعت ہشتم گورنمنٹ سکول لودیانہ
فضل دین صاحب گوریکے۔ گوجرات
سید حسین شاہ صاحب۔ محکمہ نہر مردان ضلع پشاور
ہاشم شاہ صاحب۔ دہیرکے کلان ضلع گوجرات
سردار محمد صاحب " " "
پیر بخش صاحب " " "
امام بخش صاحب " " "
سوچ دین صاحب " " "
عبد اللہ صاحب " " "

درخواست نماز جنازہ

ڈاکٹر غلام غوث صاحب وٹرنری اسسٹنٹ کی اہلیہ فوت ہو گئی ہین۔ لہذا احباب سے التجاء ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرین۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

میان امام الدین صاحب ساکن دہیرکے فوت ہو گئے ہین لہذا احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے نماز جنازہ غائبانہ پڑہا جائے۔

دارث شاہ دہیرکے کلان گوجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل ۔ یہہ موقعہ پہر شائید ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
جنگ مقدس ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام	حضرت مسیح موعود اور عبد اللہ آتہم کا مباحثہ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے ۔ قابل دید کتاب ہے	۷/
الوصیتہ " " "	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین کی ہین ہر احمدی بہائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکہے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو	۲/
ساتن دہرم " " "	ضمیمہ نسیم دعوت ۔ قابل دید ہے	/
پارۂ قرآن	تین پارے ہین فی پارہ ہ	۳/
الموعظۃ الحسنۃ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	سورۂ تین کی نہایت لطیف تفسیر اور ایک مخالف کے اعتراض کا جواب	۲/
سواء السبیل " "	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالون کے جواب	۱/
قطعہ ۔ رب کل شیئ خادمک	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزان کرنے کے لئے ۔ یہ الہامی دعا ہے ۔ جو حضرت اقدس کو حفاظت کیواسطے بتائی گئی زیادہ منگانے پر رعایت ۔	/
باوا نانک کا مسلمان ہونا عیسائی مذہب اور اسکی حقیقت	یہ دونو کتابین قابل دید ہین اور نئی ہین ۔ اور مخالفین پر حجت ۔ ضرور منگائیے	/ /
نظم مستورات	پنجابی نظم	/
کاسر احمدی	"	/
سراج الحق ۔ حصہ ۱ ۲ مصنفہ پیر سراج الحق	حضرت مسیح موعود کی تائید مین ۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے ۔	۱/
سر الشہادتین ۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایکروپیہ قیمت بہی گران نہین ۔	۱/
القول الصحیح ۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر	حضرت مسیح موعود کی تائید مین نہایت عمدہ ہے	۱/
کاسر احمدی	اللہ داد والے	/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندہر جنہون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بہی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین اُمید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فایدہ پہونچے ۔ نور الدین ۔

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ نمبر ۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین کے حالات سے مجہے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجہے خود اون کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین اون کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے ۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی ۔ اور پہر فیصلہ ہوگا ۔ خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

نمبر ۲ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان صالح ۔ خوش رو خوش خو عالم احمدی ہین ۔ آپنے میری ساتہ تک مختصر معانی تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچہے باخبر ہین آپ کی دنیاوی حیثیت اچہی زمیندارہ ہے قوم وینس ہے اور قریشیون سے رشتہ داریان ہوتی رہی ہین آپ نکاح کے خواہش مند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجہہ سے خط وکتابت کرین ۔ پرائیویٹ طور پر بہی ہر طرح اپنا اطمینان کرسکتے ہین ۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہین شادی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوت مین پیش قدمی کریگا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔ نیاز مند اکمل از گولیکی ۔ ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین مع اسپیشل ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار ہی بڑا دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکہین ۔ مینجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہوچکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ ۵ر فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ر علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریدار کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی اور درثمین مجلد

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دوستان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد (۶)

نمبر (۱۲)

۶ - صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۱ - مارچ ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہا قادیان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکرآں مستحق لعنت است

معجزات و ہرچہ شد اندر وراست
منکرآں مردود لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ .... عنہ ۳۰
معاونین درجہ اول جن کو عما پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہو .... صہ
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہو .... للعہ
عام قیمت پیشگی .... سے
عام قیمت مابعد .... للعہ
قیمت فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جائیگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جائیگی - روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے -

مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب بتکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۳ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکہونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

عاجز محمد حسیر

نمبر ۱۲ | مورخہ ۶ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۰۷ء | جلد ۶

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

کنواریوں کا فتنہ ملک امریکہ کے شہر ویک فیلڈ کی کنواری لڑکیوں نے اس بات سے تنگ آکر کہ ان کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور مرد اُن سے نکاح نہیں کرتے وہاں کی گورنمنٹ میں یہ درخواست کی ہے۔ کہ جو مرد مجرد رہتے ہیں۔ ان پر گورنمنٹ ٹیکس لگائے انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ۲۵ سال سے کم عمر کے مجرد پر سولہ روپیہ سالانہ اور پچیس ۲۵ سے زائد عمر پر بہتر روپے سالانہ ٹیکس لگایا جاوے اور جو چالیس کے بعد مجرد رہے اس کو کلورافارم پلایا جاوے۔

کیا عورتوں کی اس قسم کی شوخیاں قرب قیامت کی نشانیوں میں درج نہیں ہیں؟

عیسائیوں کے نزدیک دہریت کے کیا معنے ہیں؟ یورپ امریکہ میں جب کبھی کوئی دانا آدمی موجودہ انجیل کی کسی نامعقول بات پر اور موجودہ عیسائیوں کے غلط عقائد پر اعتراض کرتا ہے تو پادری لوگ فوراً شور مچا دیتے ہیں کہ بس فلان شخص لا مذہب ہوگیا دہریہ ہوگیا۔ بے دین ہوگیا۔ وہ خدا کو بھی نہیں مانتا۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے موقعہ پر ہمیشہ لفظ خدا سے عیسائی پادریوں کی مراد یسوع مسیح ہوتا ہے نہ کہ وہ قادر توانا رحیم کریم خدا جو نہ بیٹا رکھتا نہ باپ اور نہ کسی کا محتاج ہے اور رحم بلا مبادلہ کرتا ہے۔ ایسے ہی مشہور دہریوں میں سے ایک صاحب طامس پین نامی گزرے ہیں جنہوں نے عیسویت کی خوب خبر لی ہے پادریوں نے اس کو بہت دکھ بھی دئے تھے مگر اس نے کسی کی پرواہ نہ کی۔ امریکہ میں طامس پین کی یادگار میں اس کے جنم کے دن ایک جلسہ ہوا کرتا ہے اس سال جو جلسہ ہوا تھا اس میں امریکہ کے نو مسلم محمد ویب بھی شامل ہوئے تھے انہوں نے ایک مفصل تقریر میں پین کی کتابوں کے حوالجات سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ پین ایک موحد آدمی تھا وہ دہریہ نہ تھا صرف عیسائیوں کے ناجائز عقائد کفارہ اور تثلیث کا سخت دشمن تھا اور اگر اس کو اسلام کے صحیح حالات معلوم ہوتے۔ تو ضرور وہ اسلام میں داخل ہو جاتا۔ طامس پین کے بعض اقوال مفصلہ ذیل ہیں:-

میں ایک خدا پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایک سے زیادہ خدا (تثلیث) کو میں نہیں مان سکتا۔

اور میں آخرت پر یقین رکھتا ہوں کہ مرنے کے بعد بدلہ ملتا ہے۔

چھ سو ۶۰۰ آدمی عیسائیت سے بیزار شہر سراکیوز علاقہ نیو یارک کے گرجہ ڈان فورتھ کانگری گیشنل چرچ کے ممبروں نے بمعہ اپنے پادری صاحب کے جن کی تعداد ۶۰۰ کے قریب ہے ایک جلسہ میں اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے کہ ہمارا معبد آئندہ کسی فرقہ عیسویت کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا بلکہ صرف ایک اخلاقی معبد خانہ ہوگا۔

دجال خود بخود پگھل رہا ہے

پادری صاحب کا اندرونہ یونائیٹڈ سٹیٹس کے اخبار انڈی پنڈنٹ میں ایک پادری صاحب نے اپنی ایک چٹھی چھپوائی ہے جس میں انہوں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ میں ایک گرجے کا پادری ہوں۔ نماز پڑھاتا ہوں۔ انجیل کا وعظ کرتا ہوں عیسائیت کی منادی کرتا ہوں مگر مدت سے میرے مطالعہ کا یہ نتیجہ ہے کہ میں اس بات پر ایمان نہیں رکھتا کہ یسوع بن باپ تھا یا کہ وہ مُردوں سے اٹھ کر آسمان پر چلا گیا۔ آسمان پر جانے کا قصہ لغو اور بے ہودہ ہے یسوع ہماری طرح ایک انسان تھا معلوم نہیں کتنے ہی پادریوں کا اندر سے یہ حال ہوگا۔

جزائر برطانیہ میں پلیگ اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ جزائر برطانیہ میں سپانڈ پلیگ بڑھتی جاتی ہے جس سے خطرہ بڑھتا جاتا ہے یہ ایک قسم کا بخار ہے جس سے تین چار روز میں بیمار مر جاتا ہے۔ اب تک ۲۵۰ موتیں ہو چکی ہیں۔

درخواست جنازہ۔ فیاض الدین صاحب انسپکٹر خوردہ اپنے مرحوم باپ حفیظ الدین صاحب کیور سے ؟ کی نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں۔

ایک عظیم الشان نشان

ڈوئی حسرت اور دکھ کے ساتھ مر گیا ہمارے ناظرین ڈوئی کے حالات سے خوب واقف ہیں وہ عیسائی تھا اور مدعی نبوت تھا سنہ ۱۹۰۱ء میں اس نے نبی ہونے کا دعوے کیا تھا۔ اپنے آپ کو الیاس اور مسیح کا پیش خیمہ کہتا تھا۔ مسلمانوں کا سخت دشمن تھا اس نے ایک دفعہ اپنے لیکچر میں کہا تھا کہ میں مکہ پر حملہ کروں گا اور تمام مسلمانوں کو ہلاک کر دوں گا۔ حضرت مسیح موعود نے اس پر غیرت کھا کر اس کو مباہلہ کے واسطے اپنے بالمقابل بلایا تھا کہ تو تمام مسلمانوں کے پیچھے مت پڑ۔ صرف میرے ساتھ مباہلہ کر لے اور لکھا تھا کہ میرے دیکھتے دیکھتے خدا تجھے حسرت اور دکھ کے ساتھ ہلاک کریگا اس کا چند روزہ عروج اتنا بڑا ہوا تھا کہ ڈیب صاحب نے مجھے اپنے ایک خط میں لکھا تھا کہ وہ شاہزادوں کی طرح رہتا ہے اس نے اپنے واسطے جدا ایک شہر بنایا تھا جس کی آبادی کئی ہزار تک پہنچ چکی تھی اور اپنے واسطے کئی کئی لاکھ روپے کے خرچ سے بڑے بڑے شاندار محل طیار کرائے تھے اور بڑے بڑے کارخانے کھولے لیکن اس مباہلہ کے بعد اس کی ذلت شروع ہوئی اول تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا۔ پھر اس کے مرید اس سے برگشتہ ہو گئے اور انہوں نے اس کو نبوت سے معزول کیا اور شہر کی افسری سے موقوف کر دیا۔ پھر اس پر فالج گرا۔ غرض ہر طرح کی مالی اور جانی اور عزت کی مصائب اٹھا کر آخر نہایت حسرت اور دکھ کے ساتھ حضرت امام مہدی کے سامنے پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہو گیا ہے اس کے مرنے کی خبر ۹ مارچ کے تار میں لنڈن سے آئی ہے اور لاہور کے اخبار میں سول ملٹری گزٹ میں چھپی ہے عنقریب اس کے متعلق حضرت اقدس کی طرف سے ایک جدا گانہ اشتہار شائع ہوگا اور انشاء اللہ اخبار میں درج ہوگا اس کے متعلق مباہلہ کے جو اشتہار تھے وہ امریکہ کے اخبارات میں بکثرت شائع ہوئے تھے جن کے فائل یہاں موجود ہیں اس واسطے یہ نشان امریکہ کے واسطے ایک خاص نشان ہے لیکن چونکہ اس کے مرید یورپ ایشیا کے دوسرے ممالک میں بھی تھے اس واسطے ان سب کو اس مباہلہ کی خبر ہے۔ میں نے خود وہ اشتہارات اور اپنی آنکھوں سے اس کے متعلق علاوہ امریکہ کے انگلینڈ۔ آئرلینڈ۔ فرانس ... جرمنی ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۶ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۸ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ قدرت کے دروازے کھلے ہین

۲ ۔ نیکی یہی ہے کہ خدا کے احکام کو پورا کرنا

۳ ۔ تیری عاجزانہ راہین اس کو پسند آئین ۔

۴ ۔ انی انرتک واثرتک ۔

ترجمہ ۔ مین نے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا

۵ ۔ جو دعائین آج قبول ہوئین ان مین فرقت اور شوکت اسلام بھی ہے

۶ ۔ تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا ۔

۷ ۔ کل لک ولامرک

ترجمہ ۔ سب تیرے لئے اور تیرے حکم کیلئے ہے ۔

۸ ۔ یا اللہ اب شہر کی بلائین بھی ٹال دے ۔

۹ ۔ ایک موسیٰ ہے مین اس کو ظاہر کرونگا اور لوگون کے سامنے اس کو عزت دونگا ۔

۱۰ ۔ اجرالاثیم واریہ الجحیم (ترجمہ حسب تفہیم) اور جس نے میرا گناہ کیا ہے مین اس کو گھسیٹونگا اور اسکو دوزخ دکھلاونگا

۱۱ ۔ یلجت آیاتی ۔ ترجمہ ۔ میرے نشان ظاہر ہو جائینگے

۱۲ ۔ قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون ۔

ترجمہ ۔ کہدے اللہ ہے اور پھر ان کو چھوڑ دے ۔ اپنی بیہودگی مین لعب کرین ۔

۱۹ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ خواب مین میںنے دیکھا کہ میری بیوی مجھے کہتی ہے کہ مینے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے ۔ اس پر مین نے ان کو جواب مین یہ کہا کہ اسی سے تو تم پر حسن چڑھا ہے یہ فقرہ اس فقرہ سے مشابہ ہے جو زبور مین ہے کہ تو حسن مین بنی آدم سے کہین زیادہ ہے ۔

۲ ۔ اردت زمان الزلزلۃ ۔ یعنے مین نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشتہار ضروری

بغرض اطلاع دہی ضروری جملہ احباب کی خدمت مین یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ جو کتب حکیم فضلدین صاحب سے بطور ملکیت کے متعلق تہین یا لغات القرآن ہر دو حصہ حکیم صاحب موصوف .... سے تعلق ملکیت یا تعلق بیع وسروکار رکھتی تھین اب ان ...... سے ان کتابون ...... کا کوئی تعلق نہین رہا کیونکہ حکیم صاحب موصوف نے کل سامان مطبع کا اور جملہ کتابین مقبرہ بہشتی کی مدین ہبہ کر دی ہین ۔ اور عرب صاحب عبد الحی ۔ کے تعلق سے لغات القرآن کو بھی ...... لنگالنگر مقبرہ بہشتی کے لئے ہبہ کر دیا ہے لہذا یہ جملہ کتب نائب ناظم مقبرہ بہشتی کے سپرد چارج مین ہو گئین ۔ اس اشتہار کے پہنچنے پر جو صاحب کتابین خرید کرنا چاہین وہ براہ راست نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے طلب کرین ورنہ درخواست کی تعمیل مین علاوہ وقت اور طوالت کے کتابین مطلوبہ روانہ بھی نہ ہون گی ۔

نماز جنازہ ۔ چودہری مولابخش صاحب سیالکوٹ سے اطلاع کرتے ہین کہ میان جمال الدین احمدی ساکن چونڈہ فوت ہو گئے ہین ۔ درخواست دعائے جنازہ ہے ۔

برکت علی صاحب کلرک نہر اپنی مرحوم والدہ کیواسطے درخواست جنازہ کرتے ہین ۔

پھر حضرت عیسیٰ کو کیا انعام ملیگا

۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء ہمارے مخالفین کے اس مذہب کا ذکر تہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے ہیں اور پہر قیامت سے پہلے دنیا مین آئین گے اور چالیس سال تک اس زمین پر رہینگے اور عیسائیون کی خوب خبر لین گے اور ان کو بتائین گے کہ تمہارا دین باطل ہے اور کسر صلیب کرین گے اور پہر اس زمین پر فوت ہو جائینگے حضرت نے فرمایا کہ اس عقیدہ کو قرآن شریف کی اس آیت کے آگے پیش کرنا چاہیئے کہ و اذ قال اللہ یا عیسے ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی و امی الٰہین من دون اللہ قال سبحانک مایکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب ۔ ما قلت لہم الا ما امرتنی بہ ان اعبدو اللہ ربی و ربکم وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم و انت علی کل شیءٍ شہید ۔ یعنی قیامت کے روز اللہ تعالے حضرت عیسیٰ کو کہین گے کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے لوگون کو یہ کہا تہا کہ مجھے اور میری مان کو خدا کر کے مانو ۔ اور اللہ کو چھوڑ دو تو حضرت عیسیٰ جواب دین گے کہ یا اللہ تو پاک ہے ۔ مجھے کب لائق تہا کہ مین ایسا کلمہ بولتا جو حق نہین ہے اگر مین کہتا ۔ تو تجھو معلوم ہوتا تو جانتا ہے جو کچھ کہ میرے نفس مین ہے اور مین نہین جانتا کہ تیرے نفس مین کیا ہے ۔ تو علام الغیوب ہے ۔ مین نے تو انہین سوائے اس کے کچھ نہین کہا ۔ جو تو نے مجھے حکم دیا تہا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے ۔ اور جب تک کہ مین ان مین رہا مین ان کا نگران رہا اور جب تو نے مجھے وفات دے دی اس کے بعد تو خود ان کا نگران تھا (مجھے کچھ خبر نہین) اور تو ہر بات کو دیکھتا ہے اب اس جگہ سوچنے کے قابل یہ بات ہے کہ قیامت کا دن ہوگا اور سب لوگ اللہ تعالے کے حضور مین کھڑے ہون گے اور وہ گھڑی ہو گی جس کے متعلق کہا گیا ہے کہ ھذا یوم ینفع الصدقین صدقہم وہ دن ہوگا جبکہ سچ بولنے والون کو ان کا سچ نفع دیگا ۔ اچھا ۔ تو ایسے وقت مین حضرت عیسیٰ خدا تعالیٰ کو یہ کہین گے کہ مین جب تک دنیا مین تہا ، تب تو ان کو وحدانیت کا وعظ کرتا تہا بعد کی خبر نہین انہین کیا ہو گیا ۔ قطع نظر اس بات کے کہ وہ اس وقت زمین مین مدفون ہین یا کہین آسمان پر بیٹھے ہوئے اس جگہ یہ امر سب سے زیادہ قابل غور ہے کہ اگر وہ قیامت سے پہلے دنیا مین آئین گے اور چالیس سال تک رہین گے اور عیسائیون کو انہین اور ان کی مان کو خدا بنانے کے سبب خوب سزا بھی دین گے ۔ اور پہر ان کی اصلاح بھی کرین گے اور ماننے والون کو مسلمان بنائین گے ۔ تو پہر قیامت کے دن ان کا جواب یہ کیون ہونا چاہئیے کہ مجھے تو کچھ خبر نہین کہ میرے بعد کیا ہوا اور کیا نہ ہوا بلکہ انہین تو یہ جواب دینا چاہئیے کہ اے باری تعالےٰ مین نے تو ان کے ایسے عقیدے کے سبب ان کو خوب سزائین دی ہین اور ان کی صلیب کو توڑا ہے اور چالیس سال تک ان کی خوب خبر لی ہے سو دیکھنا چاہیئے ۔ کہ اگر مسیح دوبارہ دنیا مین آویگا تو کیا اس کا یہ جواب جو قرآن شریف مین درج ہے سچا ہوگا ؟ اور اگر ان ملانون کی بات درست مان لی جاوے تو روز قیامت حضرت عیسیٰ کو ایسا جواب دینے سے کیا انعام ملیگا ۔ نادان یہ بھی نہین جانتے کہ ایسی باتین بنا کر وہ ایک خدا کے نبی کو نعوذ باللہ جھوٹھ بولنے والا قرار دے رہے ہین اور پہر جھوٹھ بھی قیامت کے دن اور پہر وہ بھی خدا کے دربار مین ۔ نعوذ باللہ من ذالک ۔

خشیت الٰہی کس طرح پیدا ہوتی ہے

ذکر تہا کہ باوجود اس قدر وبار اور تکالیف کے لوگون مین شوخی بڑہی ہوئی ہے اور کچھ پرواہ نہین کرتے ۔ فرمایا ۔ خدا تعالیٰ پر پورا ایمان ہو تو انسان کے دل مین خوف اور خشیت بھی ہوتی ہے ۔ جیسے ایمان کم ہوتا جاتا ہے ویسے ہی خشیت بھی کم ہوتی جاتی ہے ۔

دنیا مین عذاب الٰہی کا باعث شوخی ہے

فرمایا ۔ میرا مذہب سچائی کے ساتھ اس بات پر قائم ہے کہ جس قدر لوگ نوحؑ اور لوطؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر پیغمبرون کے زمانہ مین ہلاک ہوئے اگر وہ انبیاء کے ساتھ شوخی سے پیش نہ آتے اور ان کی تکذیب نہ کرتے تو معمولی طور پر زندگی بسر کرتے دنیا مین جو گناہ فسق و فجور کے کرتا ہے ان کیواسطے جزا کا وقت آخرت مین رکھا گیا ہے اس دنیا مین عذاب جب آتا ہے وہ انبیاء کی تکذیب کیوجہ سے زیادہ تر آتا ہے اگر فرعون حضرت موسیٰ کے ساتھ بدسلوکی نہ کرتا تو چند دن اور دنیا مین سلطنت کر لیتا ۔ معمولی گناہون کیواسطے محاسبہ اور مواخذہ کا دن قیامت ہے لیکن وہ گناہ جس پر خدا تعالیٰ بڑی غیرت دکھلاتا ہے وہ اس کے فرستادون کی تکذیب اور ان کے ساتھ شوخی سے پیش آنا ہے جب کہ شوخی حد سے بڑھ جاتی ہے اور خدا کے پاک نبیون کو دکھ دیا جاتا ہے اور اس کے برخلاف ظلم اور شرارت اور بدمعاشی سے کام لیا جاتا ہے ۔ تو اس وقت خدا تعالیٰ ایسے لوگون کو اسی دنیا مین عذاب کا مزہ چکھاتا ہے اگر یہ لوگ انکسار اختیار کرتے تو ہلاک نہ ہوتے ۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے مخالفون کو کہا تہا کہ تم کنجرون سے بدتر ہو ۔ کیونکہ وہ گناہ کرتے ہین پر اپنے آپ کو گناہگار سمجھ کر انکسار اختیار کرتے ہین اور تم گناہ کرتے ہو اور اس پر خوش ہوتے ہو اور کار ثواب جانتے ہو ۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام مین فرماتا ہے ۔ مایفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و امنتم ۔ یعنے اگر تم شکریہ ادا کرو اور ایمان لاؤ تو خدا نے تمہین عذاب کر کے کیا لینا ہے ۔ یہ تمہارے بداعمال ہی تم کو عذاب مین گراتے ہین ۔ یہ اعتراض ناجائز ہے کہ امریکہ مین آپ کی تبلیغ نہین پہونچی ۔ پھر وہان عذاب کیون آیا ۔

امریکہ مین تبلیغ

ہماری تبلیغ بہت ہو چکی ہے ابتدا ہی مین مین نے ایک اشتہار سولہ ہزار ۱۶۰۰۰ چھپوا کر یورپ امریکہ مین روانہ کیا تہا اور اسی اشتہار کو پڑھ کر امریکہ سے محمد ویب نے خط و کتابت شروع کی تہی جبکہ وہ مسلمان بھی نہ ہوا تہا ۔ اس کے بعد ڈوئی کے متعلق پیشگوئی کے اشتہارات امریکہ مین کثرت سے تقسیم ہوئے اور امریکہ کی بہت سی اخبارون مین ہماری تصویر اور ہمارے حالات چھپے جس کو لاکھون آدمیون نے پڑہا اور ان کے درمیان اس سلسلہ کی تبلیغ ہو چکی ہے ۔ علاوہ ازین یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ قدیم سے سنت اللہ اسی طور پر جاری ہے کہ جب عذاب الٰہی آتا ہے تو بدون کے ساتھ جو نیک ملے جلے ہوتے ہین ان مین سے بھی بعض کو لپیٹتا ہے ۔ پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوتا ہے دیکھو حضرت موسیٰ کے وقت مین پلوٹھے ہلاک ہوئے تھے تو پلوٹھون کا اس مین کیا قصور تھا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین قحط پڑا تو ظاہر ہے کہ اس کا اثر سب پر ہوا تہا نہ یہ کہ صرف بعض پر ہوا ہو ۔ یہ لوگ سنت اللہ سے بے خبر ہین جو اس قسم کے اعتراض کرتے ہین ۔

رد بلا

فرمایا ۔ تمام مذاہب کے درمیان یہ امر متفق ہے کہ

صدقہ خیرات کے ساتھ بلا ٹل جاتی ہے۔ اور بلا کے آنے کے متعلق اگر خدا تعالیٰ پہلے سے خبر دے تو وہ وعید کی پیش گوئی ہے۔ پس صدقہ و خیرات سے اور توبہ کرنے اور خدا کی طرف رجوع کرنے سے وعید کی پیش گوئی بھی ٹل سکتی ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس بات کے قائل ہیں کہ صدقات سے بلا ٹل جاتی ہے۔ ہندو بھی مصیبت کے وقت صدقہ خیرات دیتے ہیں اگر بلا ایسی شئے ہے کہ ٹل نہیں سکتی تو پھر صدقہ خیرات سب عبث ہو جاتے ہیں

آتہم اور لیکھرام آتہم اور لیکھرام میں بھی فرق تھا۔ کہ پیش گوئی کو سن کر آتہم خوف کھا گیا اسی وقت بھری مجلس میں کانوں کو ہاتھ لگا کر کہنے لگا کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی گالی نہیں دی اور تمام شوخیاں چھوڑ دیں۔ اس واسطے اس کو چند روزہ اور مہلت مل گئی۔ لیکن برخلاف اس کے لیکھرام نے شوخی اختیار کی اور روز بروز شوخی میں بڑھتا گیا۔ پس اس کو میعاد کے دنوں کی بھی پوری مہلت نہ دی گئی۔ اگر وہ بھی آتہم کی طرح خاموش ہو جاتا اور خدا سے ڈرتا تو اس کے ایام میں بھی تاخیر دی جاتی ایسا ہی احمد بیگ نے چونکہ کوئی نمونہ نہ دیکھا ہوا تھا اس نے خوف نہ کھایا اور جلد ہلاک ہوا۔ اور پچھلے خوف زدہ ہو گئے اور مہلت حاصل کی۔

اختلاف یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی نبی کو سب نے مان لیا ہو اختلاف تو ضرور رہتا ہی ہے۔ کچھ نہ کچھ مخالفت ضروری باقی رہتی ہے۔ ہر نبی کے وقت میں ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔

فہم قرآن فرمایا:۔ بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم قرآن شریف کو نہیں سمجھ سکتے اس واسطے اس کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیئے کہ یہ بہت مشکل ہے یہ ان کی غلطی ہے۔ قرآن شریف نے اعتقادی مسائل کو ایسی فصاحت کے ساتھ سمجھایا ہے جو بے مثل اور بے مانند ہے اور اس کے دلائل دلوں پر اصل ڈالتے ہیں۔ یہ قرآن ایسا بلیغ اور فصیح کہ عرب کے بادیہ نشینوں کو جو بالکل ان پڑھ تھے سمجھا دیا تھا۔ تو پھر اب کیوں کر اس کو نہیں سمجھ سکتے۔

ضرورت

مدرسہ تعلیم الاسلام کیواسطے ایک مدرس ریاضی کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ درخواستیں بنام ہیڈ ماسٹر مدرسہ ہوں۔

لیکھرام کی سچی یادگار

فروری کے آریہ مسافر میں پنڈت لیکھرام کے قتل پر بہت کچھ خوشی اور رنج کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ ایک فطری معاملہ ہے کہ کسی کا کوئی پشت پناہ اس کو داغ جدائی دے جائے تو خواہ مخواہ رنج ہوتا ہی ہے اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آریوں نے اپنی پناہ گندی گالیوں اور بیہودہ کلام کو بنایا ہے اور لیکھرام اس بات میں بہت مشاق تھا اور اس کی کوئی کتاب ایسی نہ ہوگی جس میں کہ گالیوں اور بدزبانی سے کام نہ لیا گیا ہو۔ پس اس طرح لیکھرام گویا کہ صحیح معنوں میں آریوں کی پشت پناہ تھا اور اس کے قتل پر ضرور آریوں کو رنج کرنا چاہیئے تھا اور اسی لئے میں نے اس نظم پر کوئی توجہ نہیں کی جو کہ مذکورہ بالا پرچہ میں لیکھرام کی یادگار میں شائع کی گئی تھی۔ لیکن بعض دوستوں کے اسرار سے کہ اس نظم کے لکھنے والے نے خلاف واقعہ بیان کیا ہے اور اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ میں نے تین رباعیاں اسکے جواب میں لکھدی ہیں اور وہ ذیل میں درج ہیں مگر ان کے درج کرنے کے پہلے میں اتنا لکھدینا ضروری سمجھتا ہوں کہ آریہ شاعر کی دروغگوئی پر احباب کو تعجب نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس نے لیکھرام کی یادگار لکھی ہے اور اگر وہ اس میں سچ سے کام لیتا تو یادگار کیوں کر ہو سکتی تھی۔ لیکھرام کا کام تو گالیاں دینا اور جھوٹ بولنا تھا پس اسی کے مطابق یادگار قائم کی گئی اور اس طرح نظم لکھنے والے نے صحیح اور سچے معنوں میں لیکھرام کی یادگار قائم کی [illegible] اور خلاف واقعہ بیان [illegible] کام سے لیکھرام کی تحریروں کا نقشہ کھینچدیا اور یادگار قائم کرنے کا حق ادا کر دیا ہے۔ وہ رباعیات جو میں نے اس کے رد میں لکھی ہیں یہ ہیں۔

چھ مارچ کو لیکھو نے اٹھایا لشکر
دنیا سے کیا کوچ سوئے نار و سقر
تھی موت کے وقت اس کی یہ طرفہ حالت
لب پر تھی اگر آہ! تو تن میں خنجر

یہ آریہ کہتے ہیں کہ لیکھو ہے شہید
ایسی تو نہ تھی ہم کو بھی ان سے امید
تھی موت وہ ذلت کی شہادت کیسی
کیا جن پہ پڑے قہر خدا ہیں وہ شہید

لیکھو سے کہا تھا جو۔ ہوا وہ پورا
کیا تم نے وہ دیکھی نہیں مرزا کی دعا
اب بھی کرو انکار تو حیرت کیا ہے
مشہور ہے بے شرم کی ہے دور بلا

راقم میرزا محمود احمدؐ

نظم

بحمد اللہ بحمد اللہ نسیم نو بہار آمد
بہ بلبل صد مبارکباد وقت لالہ زار آمد

شب تاریک شد روشن ز نور آن تابان
بسوئے عالم اسلام آن شاہسوار آمد

چو آن سلطان رومی سوئے میدان لشکر آور شد
شہ زنگی سوئے ملک عدم اندر فرار آمد

ز نور او ہمہ عالم شدہ چون جنت الماوی
چو آن شاہ جہان در بوستان شاہوار آمد

شہ شہر بقا باللہ مسیح خدا دانی
زہے آن یوسف کنعان با عز و وقار آمد

کہ یعنے سرور عالی نسب محبوب یزدانی
بدنیا مہدی دوران ز بعد انتظار آمد

فلک شادان ملک خندان زمین زان آن خرم
بہ ہر سو نعرۂ شادی ز دشت و کوہسار آمد

ز بحر علم و حلم و عزت و جود و جوانمردی
ضیائے محفل اسلام در شاہسوار آمد

بعالی ہمتی او زگرداب پریشانی
بزودی کشتی اسلامیان سوئے کنار آمد

بیک تیر نگاہش دشمن دین رسول اللہ
چو مرغ نیم جان افتان و خیزان در فرار آمد

الا اے منکر نادان بترس از قہر ربانی
چو گر بینی بتائیدش خدائے کردگار آمد

الا اے منکر امر سری و اے طالب دنیا
جہان پر نور در چشمان تو گرد و غبار آمد

ببین در کارزار مہدی آخر زمان کیم
چسان آن ابتر لودیانی در کارزار آمد

کجا لیکھو کجا آتہم بر ایشان تیرہ شد عالم
جہنم مسکن ایشان ز قہر کردگار آمد

بنازاں کشور ہندوستان [illegible]
ز خاکش کم بہا و کم قدر مشک تتار آمد

ہمین است آن غلام احمد [illegible]
[illegible] کارزار آمد

کسوف مہر و مہ بر آسمان از بہر [illegible]
نمے بینی کہ این برہان چہ خوب و استوار آمد

درین گرداب ظلمتہا و سیلاب ضلالتہا
نمے بینی کہ ملاحی ز ایزد آشکار آمد

پے تصدیق [illegible] راہ خدادانی
بقول مصطفے [illegible] اندر روزگار آمد

ز جور چرخ ناہنجار این مہجور آسردہ
بزیر سایۂ تو دل حزین و دل فگار آمد

خاکسار پیر غلام احمد مہجور متوطن کشمیر پرگنہ چھاٹ
سابق محرر دفتر اخبار بدر قادیان دارالامان۔

درخواست نماز جنازہ۔ محمد عبد اللہ صاحب

مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء کو فوت ہو گئے ہیں لہذا احباب ان کے واسطے نماز جنازہ پڑھیں۔ راقم ابو یوسف محمد مبارک علی

روشن نشان

ڈوئی کے مرجانے کی خبر ڈاک ٹائپ کے کالمون میں لکھی جا چکی ہے اس جگہ ہم حضرت اقدس مسیح موعود کے ان اشتہارات کے چند فقرات نقل کرتے ہین جو کہ چھاپ کر کثرت سے مشتہر کئے گئے تھے۔

"ہم ڈوئی کو مخاطب کرتے ہین جو یسوع مسیح کو خدا بناتا اور اس کا رسول اپنے تئین قرار دیتا ہے ......
اور اپنے اخبار مین لکھتا ہے کہ اس کے خدا یسوع مسیح نے اس کو خبر دی ہے۔ کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائینگے اور دنیا مین کوئی زندہ نہ رہے گا۔ بجز ان لوگون کے جو مریم کے بیٹے کو خدا سمجھ لین اور ڈوئی کو اس مصنوعی خدا کا رسول قرار دین۔ ہم ڈوئی کو ایک پیغام دیتے ہین کہ اس کو تمام مسلمانون کے مارنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ غریب مریم کے عاجز بیٹے کو خدا کیون کر مان لین بالخصوص اسی زمانہ مین جب کہ ڈوئی کے خدا کی قبر بھی اس ملک مین موجود ہے اور ان مین وہ مسیح موعود بھی موجود ہے جو چھٹے ہزار کے اخیر اور ساتوین ہزار کے سر پر ظاہر ہوا۔ جس کے ساتھ بہت سے نشان ظہور مین آئے ...... سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت مین بادب عرض کرتے ہین کہ اس مقدمہ مین کروڑون مسلمانون کے مارنے کی کیا حاجت ہے، ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائیگا کہ آیا ڈوئی کا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا۔ وہ بات یہ ہے کہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانون کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سناوین بلکہ ان مین سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کرین کہ ہم دونون مین جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے ...... مین نے ایسی دعا کے لئے سبقت نہین کی بلکہ ڈوئی نے کی اس سبقت کو دیکھ کر غیور خدا نے میرے اندر یہ جوش پیدا کیا اور یاد رہے کہ مین اس ملک مین معمولی انسان نہین ہون۔ مین وہی مسیح موعود ہون جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے اگر ڈوئی نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا اور یا اپنے لاف گزاف کے مطابق دعا کر دی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہوگا مگر یہ شرط ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھون سے نہ ہو بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے ...... آخر"

اس پیشگوئی کے مطابق ڈوئی ذلیل اور مفلس ہو کر نہایت تباہی کی حالت مین مرگیا ہے اس کی ذلت اور تباہی کی خبرین قبل ازین مفصل اخبار مین درج ہو چکی ہین۔

ڈوئی کے مرنے کی خبر سنکر بہت سے مقامات سے مبارکباد کے خطوط حضور مسیح موعود کی خدمت مین آئے ہین جن مین سے بعض کا اقتباس اس جگہ درج کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

شیخ نور احمد صاحب وکیل ایبٹ آباد سے کیا خوب لکھا ہے کہ پہلے نشان تو ہند کے واسطے سمجھے جاتے تھے اب نشانات کے دائرہ نے امریکہ کو بھی اپنے اندر لے لیا ہے۔

حکیم مقصود علی خان صاحب مشنری آف اسلام دہلی سے تحریر فرماتے ہین۔

از دہلی دفتر مجلہ طبیہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء روز یکشنبہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین حضور کو حضور کے بڑے دشمن مسٹر ڈوئی کے ہلاک ہونے کی مبارکباد دیتا ہون۔

حقیقت مین سچائی کے دشمن اسی طرح پائمال کئے جاتے ہین۔ شروع شروع مین خدا ان کو ڈھیل دیتا ہے۔ جیسے حقانیت کے دشمن یہ خیال کر بیٹھے ہین کہ گویا خدا نے ان کو چھوڑ دیا۔ لیکن خدا ان کو یکدم پکڑ لیتا ہے اور کذب کے فرزند دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ جاتے ہین خداوند عالم اشاعت اسلام مین آپ کی مدد کرے اور آپ کے تمام دشمنون کو جو اس عظیم الشان مقصد مین آپ کے مخالف ہون ان کو آپ کی آنکھون کے سامنے تباہ کرے۔ آمین

بابو محمد حسین صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
برادرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مین چند سطور آپ کی اخبار مین اندراج کیواسطے ارسال کرتا ہون۔ امید ہے کہ آپ ضرور درج اخبار کرکے مشکور فرمائینگے۔

"کل مین نے اخبار ٹریبون مین پڑھا ہے کہ کوہ شملہ پر سرخ رنگ کی برف پڑی ہے اور لوگ اسے خونی برف کہتے ہین جونہی کہ مینے یہ خبر پڑھی میرے دل مین خیال آیا کہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" کن کن رنگون مین ظاہر ہو رہی ہے۔

افسوس ہے ان لوگون پر جو حضرت جی کو نعوذ باللہ جھوٹا اور مفتری قرار دیتے ہین۔ ماہ فروری اور مارچ مین قریباً تمام پنجاب مین اولے (گڑے) پڑے ہین۔ جس کے سبب اب تک سردی ہو رہی ہے۔ مین نہین خیال کر سکتا کہ مخالف لوگ ثلج والے الہام کے عین حرف بحرف پورا ہونے پر بھی کیا شک کرتے ہین۔ یہ لوگ ہمیشہ کہتے ہین کہ حضرت جی کا کوئی الہام صاف لفظون مین پورا نہین ہوتا۔ کیا یہ بھی پورا نہین ہوا۔ لعنت ہے اس پر جو نہ مانے اس سال نشانات بارش کی طرح برس رہے ہین اور ان کو پورا ہوتا دیکھ کر وجد آتا ہے اور دل مین خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کتنے احسان ہین کہ اس نے ہم کو توفیق دی کہ ہم نے اس شخص یعنی حضرت مسیح موعود کو شناخت کیا اور اب اللہ تعالیٰ ہم کو یہ بھی توفیق دے کہ ہم اس کی تعلیم پر پورے طور سے کاربند ہون۔ آمین۔

۲۸۔ فروری کی رات کو میرے دل مین گزرا کہ پچھلے سال تو اس رات بھونچال آیا تھا۔ آج رات دیکھین کیا حال ہوتا ہے۔ خدا کی قدرت وہ رات خالی نہین گئی۔ اسی رات حضرت جی کو الہام ہوا کہ سخت بھونچال آیا اور بارش بھی ہوگی سو وہ ۲۔ مارچ کو پورا ہوگیا۔ کیا عبدالحکیم خان اور مولوی ثناء اللہ اس الہام مین بھی شک کرین گے۔ خدا کی قدرت اس سال دشمنون کو سخت ذلت ہو رہی ہے۔

اے لوگو! کچھ شرم و حیا کرنی چاہیئے۔ آخر خدا کو جان دینی ہے اب بھی باز آجاؤ اور حضرت مسیح موعود کی بیعت مین داخل ہو جاؤ۔ تاکہ وہ رحیم و کریم خدا اپنا عذاب تم پر سے اٹھالے اور رحم کرے ورنہ یاد رکھو کہ دونون جہانون مین سوائے رونے اور دانت پیسنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

"ڈاکٹر ڈوئی کے مرنے سے جو حضرت جی کی پیشگوئی پوری ہوئی اس سے دل کو نہایت خوشی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے ہم کو ڈوئی کے مرنے کی پیشگوئی اپنی آنکھون سے دکھائی۔

خاکسار محمد حسین احمدی کلرک دفتر سرکاری وکیل پنجاب
لاہور

درس قرآن شریف

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

ومن الخیر الکثیر الذی وعد اللہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنصرۃ فی قولہ جل ذکرہ ۔ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین وبان وعد اللہ الحفظ ۔ کما قال واللہ یعصمک من الناس ۔ وما وعدہ من العزۃ فی قولہ لہ و للمومنین ۔ کما قال وللہ العزۃ ولرسولہ و للمومنین ۔ ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ صلی اللہ علیہ وسلم بان وجدہ یتیماً فاوٰی وسائلاً فہدی وعائلاً فاغنیٰ ۔

وقالوا نعطیک من الاموال ما تصیر بہا اغنی الناس ونزوجک اکرم نساءنا ونجعلک رئیسا علینا ۔ فانظر ہل کان فی مقدرتہم ان یصیر جمیع العرب تحت یدہ والعجم تحت غلمانہ کلاّ ۔ واللہ ۔

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ بان نعم قلبہ الشریف صلی اللہ علیہ وعلی آلہ و بارک وسلم بذکرہ وحبہ وھذہ نعمۃ لا یعلم قدرھا وعظمتہا الا من وفقہ اللہ بہا ۔ نعمۃ لا تشبہا نعمۃ من نعم الدنیا والاخرۃ ۔

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ۔ الہدی والنصرۃ الخاصۃ وجعل قرۃ عینہ فی الصلوۃ وانشرح بہ صدرہ ۔

ومن الخیر الکثیر برزقہ اللہ الوسیلۃ والمقام المحمود ۔ وجعلہ اول من یفتح باب الجنۃ وجعل لواء الحمد بیدہ اعطاہ اللہ الحوض والنہر

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان جعل المومنین من امتہ اولادہ

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اجر من عمل امتہ ۔ لانہ من عمل ونال بامرہ واتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم لان الدال علی الخیر کفاعلہ فکل من امن وصلی وزکی وصام وحج

اور خیر کثیر میں سے وہ وعدہ ہے ۔ جو اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی نصرت کا وعدہ عطا کیا تھا ۔ جیساکہ خدا تعالےٰ کے قول پاک میں ہے ۔ اے نبی تجھے اور تیری پیروی کرنے والے مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس رسول کو حفاظت کا وعدہ فرمایا جیساکہ قرآن شریف میں ہے اور اللہ تعالےٰ تجھے لوگوں کے شر سے بچائیگا ۔ اور خیر کثیر میں وہ عزت کا وعدہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اور اس کی امت کے مومنوں کو عطا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کیلئے ہے اور خیر کثیر میں وہ عطا آلہی ہے ۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی کہ خدا نے آنحضرت کو یتیم پایا اور آپ کی پرورش کی اور آپ کو سائل پایا تو آپ کو ہدایت دی اور آپکو فقیر پایا اور غنی کر دیا ۔

کفار نے آپ کو کہا تھا کہ آ ہم تجھے مال دیں گے اور تو سب لوگوں سے غنی ہوجا ئیگا ۔ اور تجھے سب سے زیادہ شریف عورت نکاح میں دینگے اور تجھے اپنا رئیس بنائینگے آپ نے کفار کی بات کا انکار کیا تو خدا نے کیا کچھ دیا ۔ کیا کفار عرب کے اختیار و قدرت میں تھا کہ تمام عرب آپ کے ماتحت کر دیتے اور عجم آپ کے خدام کے زیر حکومت ہوجاتا ۔ ہرگز نہیں ۔ قسم بخدا ہرگز نہیں ۔

پھر خیر کثیر میں وہ عطاء آلہی ہے کہ اللہ تعالےٰ سبحانہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب شریف کو اپنے ذکر کے ساتھ جاری کیا اور اپنی محبت کے ساتھ پُر کر دیا ۔ یہ وہ عظیم الشان نعمت ہے ۔ کہ اس کی قدر اور عظمت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا ۔ سوائے اس کے جس کو خدا تعالیٰ توفیق عطا کرے ۔ یہ وہ نعمت ہے کہ اس کے مشابہ کوئی نعمت دنیا اور آخرۃ میں نہیں ہے ۔

پھر اور خیر کثیر میں یہ بات ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص نصرت و ہدایت عطا فرمائی اور نماز میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی ۔ اور اس سے آپ کے سینے کو انشراح عطا فرمایا ۔

پھر خیر کثیر میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو وسیلہ عطا فرمایا اور مقام محمود عطا کیا اور آپ کو پہلا آدمی بنایا جو جنت کا دروازہ کھولے گا اور حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں دیا ۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو حوض عطا فرمایا اور نہر عطا کی ۔

اور خیر کثیر میں یہ بات شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومنوں کو آپ کی اولاد بنایا اور پھر خیر کثیر میں آپ پر وہ عطاء آلہی ہے ۔ کہ آپ کی امت کے اعمال خیر پر بھی آپ کے واسطے اجر ہے ۔ کیونکہ امت مرحومہ کے افراد نے اعمال نیک کچھ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور آپ کی اتباع سے حاصل کیا ہے اور نیکی کی راہ دکھانیوالا بھی نیکی کرنے والے کا [illegible] ہے ۔ پس ہر ایک کے عمل خیر میں آنحضرت کیواسطے اجر ہے ۔ ہر ایک جو ایمان لایا اور جس نے نماز [illegible] اور جس نے روزہ رکھا اور جس نے فرائض حج کو ادا کیا

وتاب وصبر وتوکل وعلم وعلّم وقرأ واناب وصدق وجاهد واتقى واصلح واحسن وارضى ربه وجاهد ورابط ومات شهيدا في سبيله واتبع في هذه الاوامر واجتنب من الكفر والشرك والزنا وقتل النفس وعقوق الوالدين وقول الزور واكل مال اليتيم والتولى يوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات والكذب والعجز والكسل والجبن والبخل وامثالها بنهيه صلى الله عليه وسلم -

فلابد ان نيل رسولنا وحبيبنا ونبينا ما نال احدٌ من امته صلى الله عليه وسلم فانظر الى علو درجاته عند الله كل آن -

فالله يعطيه بقدر اجور امته كلهم من غير ان ينقص من اجورهم فانه السبب في هدايتهم ونجاتهم

فيا ايها الذين امنوا ان كنتم تحبون الله فاتبعوه يحببكم الله وجاهدوا في اتباعه ولا تتباعدوا عنه وامتثلوا الاوامر واجتنبوا النواهي واكثروا من اعمال الصالحة ليكون له صلى الله عليه وسلم مثل اجركم وتقربوا فيمن يشفع فيه الرسول صلى الله عليه وسلم لكونه ينال مثل اجوركم ومن الخير الكثير الذي اعطاه الله صلى الله بان وعد لاصلاح امته الخلفاء والنواب له صلى الله وان يمكن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا - كما قال وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امناً

ولا يزال من امته قوم ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم ثم انظر في يومنا هذا فتن الدجال - من كثرة الخمر هي جماع الاثم - وتبرج النساء وابداءهن الزينة والنساء حبائل الشياطين - واعانة المسيحيين لقطاع الطريق واللصوص وكل من يؤخذ في القضايا الضابطيه والحقوق ان مال اليهم وتوجه الحكام اليهم - واعطاهم الاموال لطامع كسل ومفلس لا يليق للملازمة واتيانهم بمدارس ودار العلوم الدنيوية فقط والمارستانات ثم دعوة المرضا الى التثليث والكفارة - وارسال الفتاة في بيوت الشرفاء - وبيانهن مفاسد الحجاب ومصائب كثرة الازواج - ثم ارسال الدعاة في الحضر والسفر والقرى والبوادي والاسواق - وبناهم ابنية رفيعة للخطباء والوعاظ - ونشرهم الوف الوف الصحف والرسائل في بيان معائب من اوتي جوامع الكلم صلى الله عليه وسلم واعطاهم أئمة مساجد القرى والريف لتعليم اناجيلهم -

اور جس نے توبہ کی اور صبر اور توکل سے کام لیا اور جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور جس نے کلام پاک کو پڑھا - اور جو خدا کی طرف جھکا اور تصدیق کی اور جس نے مجاہدہ کیا یا جہاد کیا اور جس نے تقویٰ اختیار کیا اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی اور جس کسی نے نیکی کی اور اپنے رب کو راضی کیا اور رب کے راہ مین کوشش کی اور جہاد کیا - اور رباط فی سبیل اللہ کیا - اور ان باتون میں ان کی پیروی کی اور کفر اور شرک سے بچا اور زنا اور قتل نفس سے پرہیز کیا اور والدین کی نافرمانی اور جھوٹھ کے بولنے اور یتیم کا مال کھانے سے اجتناب کیا اور بے خبر نیک بخت عورتون پر عیب لگایا اور جھوٹھ اور عجز اور سستی اور بزدلی اور بخل اور اس قسم کے رذائل سے بچتا رہا جن سے آنحضرت صلعم نے منع فرمایا ہے - ان سب کے اعمال خیر مین آنحضرت صلعم کیواسطے اجر ہے اور عمل کرنیوالون کے اجر مین کچھ فرق نہین۔

پس یہ ضروری بات ہے کہ ہمارے رسول اور ہمارے حبیب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آن اس قدر درجہ بڑھتا ہے کہ آپ کی امت مین سے کوئی آپ کے درجہ تک نہین پہونچ سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی تمام امت کے افراد کے اعمال خیر کے برابر درجہ دیا ہے اور امت کے درجات اور اعمال خیر کے اجرین کچھ کمی نہین واقع ہوئی اور یہ اس واسطے ہے کہ ان کی ہدایت اور نجات کا سبب آنحضرت صلعم ہی ہوئے

پس اے مومنو! اگر تم اللہ سے پیار کرتے ہو - تو اس نبی کی پیروی کرو - خدا تم سے پیار کریگا اور اس کی اتباع مین اور اس کی پیروی مین کوشش کرو - اس کے حکمون پر عمل کرو اور جن باتون سے وہ منع کرے ان سے اجتناب کرو - اور اعمال صالح کثرت سے بجا لاؤ تاکہ تمہارے اجر کے برابر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اجر ہو اور تم اس بات کے قریب ہو جاؤ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری شفاعت کرین بہ سبب اس کے کہ آپ کو تمہارے اعمال کے سبب سے اجر ملتا ہے اور خیر کثیر مین سے یہ عطا ہوئی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ آپ کی امت کی اصلاح کے واسطے ہمیشہ آپ کے خلفاء اور نائب آتے رہین گے جو انہین ان کے دین مین قوت عطا کرے - وہ دین جو خدا نے ان کے واسطے پسند کیا ہے اور خوف کے بعد ان کے واسطے پھر امن پیدا کر دے - جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم مین سے مومنون کو جو عمل صالح کرین یہ وعدہ دیا ہے کہ انہین زمین مین اپنا خلیفہ بنائے گا اور ان کیواسطے وہ دین قوی کرے گا جو ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن کے ساتھ بدل دیگا۔

اور اس کی امت مین ہمیشہ ایسے آدمی ہوتے رہین گے جو حق کو ظاہر کرتے رہین گے ان کا مخالف انہین کچھ ضرر نہ دے سکے گا - پھر دیکھو کہ اس زمانہ مین دجّال کا فتنہ کتنا بڑھا ہوا ہے کس کثرت سے شراب پی جاتی ہے وہ شراب جو بدیون کی جامع ہے اور دیکھو کس طرح عورتین زینت کرتی ہین اور پھر اپنی زینت کو لوگون کے سامنے ظاہر کرتی ہین - حالانکہ عورتین شیطانون کی رسیان ہین پھر دیکھو کہ مسیحی لوگ کس طرح ڈاکوؤن اور چورون کی اور ایسے لوگون کی جو مقدمات مین پھنس جاتے ہین اس واسطے مدد کرتے ہین کہ وہ اپنے دین کو چھوڑ کر عیسائی ہو جاوین اور حکام کی توجہ بھی ان کی طرف ہوتی ہے اور دیکھو کس طرح وہ طمع کرنے والے سست اور مفلس کو جو کہین نوکر رکھا جانے کے قابل نہ ہو اپنے مال سے مدد کرتے ہین اور مدرسے بناتے ہیں اور دار العلوم دنیوی قائم کرتے ہین اور شفاخانے بناتے ہین اور ان مین اس بہانے سے بیمارون کو تثلیث اور کفارے کی تعلیم دیتے ہین اور نوجوان مسون کو شریفون کے گھرون مین بھیجتے ہین جہان کہ پردہ کے خلاف باتین کہتی ہین اور کثرت ازدواج پر عیب لگاتی ہوئی اس کے معائب بیان کرتی ہین پھر دیکھو کہ عیسائی لوگ کس طرح اپنے واعظ سفر مین اور حضر مین اور گاؤن اور جنگلون مین بازارون مین ہر جگہ بھیجتے ہین اور اپنے لکچرارون اور مناّدون کے واسطے بڑے بڑے بلند مکان بناتے ہین - پھر دیکھو کہ وہ ہزارون ہزار کتب مین اور رسالے شائع کرتے ہین - جن مین وہ خدا کے اس برگزیدہ نبی پر معائب گھڑتے ہین - جسے کامل کلام عطا کیا گیا صلی اللہ علیہ وسلم - پھر دیکھو کہ گاؤن کی مساجد کے امامون کو یہ لوگ تنخواہیں دیتے ہین تاکہ وہ انجیلون کو [illegible] دین -

بدر منوّر

درس قرآن شریف

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار نمبر ۸ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء)

ومن الخیر الکثیر الذی وعد اللہ لہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنصرۃ فی قولہ جل ذکرہ - یاایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین وبان وعد اللہ الحفظ - کما قال واللہ یعصمک من الناس - وما وعدہ من العزۃ فی قولہ لہ وللمومنین - کما قال وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین - ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ صلی اللہ علیہ وسلم بان وجدہ یتیماً فاوی وسائلاً فہدی وعائلاً فاغنیٰ -

وقالوا نعطیک من الاموال ما تصیر بہا اغنی الناس ونزوجک اکرم نساءنا ونجعلک رئیسا علینا - فانظر ہل کان فی مقدرتہم ان یصیر جمیع العرب تحت یدہ والعجم تحت غلمانہ کلاّ - واللہ -

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ بان نعم قلبہ الشریف صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم بذکرہ وحبہ وہذہ نعمۃ لا یعلم قدرہا وعظمتہا الا من وفقہ اللہ بہا - نعمۃ لا تشبہا نعمۃ من نعم الدنیا والاخرۃ -

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ - الہدی والنصرۃ الخاصۃ وجعل قرۃ عینہ فی الصلوۃ وانشرح بہ صدرہ -

ومن الخیر الکثیر یرزقہ اللہ الوسیلۃ والمقام المحمود - وجعلہ اول من یفتح باب الجنۃ وجعل لواء الحمد بیدہ اعطاہ اللہ الحوض والنہر

ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بان جعل المومنین من امتہ اولادہ ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اجر من عمل امتہ - لانہ من عمل ونال بامرہ واتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم لان الدال علی الخیر کفاعلہ فکل من امن وصلی وزکی وصام وحج

اور خیر کثیر میں سے وہ وعدہ ہے - جو اللہ جل شانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی نصرت کا وعدہ عطا کیا تھا - جیساکہ خدا تعالےٰ کے قول پاک میں ہے - اے نبی تجھے اور تیری پیروی کرنے والے مومنوں کو اللہ تعالیٰ کافی ہے - اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حفاظت کا وعدہ فرمایا جیساکہ قرآن شریف میں ہے اور اللہ تعالےٰ تجھے لوگوں کے شر سے بچائیگا - اور خیر کثیر میں وہ عزت کا وعدہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اور اس کی امت کے مومنوں کو عطا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کیلئے ہے اور خیر کثیر میں وہ عطا آلہی ہے - جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی کہ خدا نے آنحضرت کو یتیم پایا اور آپ کی پرورش کی اور آپ کو سائل پایا تو آپ کو ہدایت دی اور آپکو فقیر پایا اور غنی کر دیا -

کفار نے آپ کو کہا تھا کہ ہم تجھے مال دیں گے اور تو سب لوگوں سے غنی ہو جائیگا - اور تجھے سب سے زیادہ شریف عورت نکاح میں دینگے اور تجھے اپنا رئیس بنائینگے آپ نے کفار کی بات کا انکار کیا تو خدا نے کیا کچھ دیا - کیا کفار عرب کے اختیار وقدرت میں تھا کہ تمام عرب آپ کے ماتحت کر دیتے اور عجم آپ کے خدام کے زیر حکومت ہو جاتا - ہرگز نہیں - قسم بخدا ہرگز نہیں -

پھر خیر کثیر میں وہ عطاء آلہی ہے کہ اللہ تعالےٰ سبحانہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب شریف کو اپنے ذکر کے ساتھ جاری کیا اور اپنی محبت کے ساتھ پُر کر دیا - یہ وہ عظیم الشان نعمت ہے - کہ اس کی قدر اور عظمت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا - سوائے اس کے جس کو خدا تعالیٰ توفیق عطا کرے - یہ وہ نعمت ہے کہ اس کے مشابہ کوئی نعمت دنیا اور آخرۃ میں نہیں ہے -

پھر اور خیر کثیر میں یہ بات ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص نصرت وہدایت عطا فرمائی اور نماز میں آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی - اور اس سے آپ کے سینے کو انشراح عطا فرمایا -

پھر خیر کثیر میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو وسیلہ عطا فرمایا اور مقام محمود عطا کیا اور آپ کو پہلا آدمی بنایا جو جنت کا دروازہ کھولے گا اور حمد کا جھنڈا آپ کے ہاتھ میں دیا - اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو حوض عطا فرمایا اور نہر عطا کی -

اور خیر کثیر میں یہ بات شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومنوں کو آپ کی اولاد بنایا - اور پھر خیر کثیر میں آپ پر وہ عطاء آلہی ہے - کہ آپ کی امت کے اعمال خیر پر بھی آپ کے واسطے اجر ہے - کیونکہ امت مرحومہ کے افراد نے اعمال نیک کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور آپ کی اتباع سے حاصل کیا ہے اور نیکی کی راہ دکھانیوالا بھی نیکی کرنے والے کی [illegible] ہے - پس ہر ایک کے عمل خیر میں آنحضرت کیواسطے اجر ہے - ہر ایک جو ایمان [illegible] نے نماز [illegible] نے روزہ رکھا اور جس نے فرائض حج کو ادا کیا

وتاب وصبر وتوکل وعلم وعلّم وقرأ وانابہ وصدق وجاھد واتقی واصلح واحسن وارضی ربہ وجاھد ورابط ومات شھید اً فی سبیلہ واتبع فی ھذہ الدار واجتنب من الکفر والشرک والزنا وقتل النفس وعقوق الوالدین وقول الزور واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات والکذب والعجز والکسل والجبن والبخل وامثالھا بنھیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فلابد ان نبیّ رسولنا وحبیبنا ونبینا ما نال احدٌ من امتہ صلی اللہ علیہ وسلم فانظر الی علو درجاتہ عند اللہ کل آن۔

فاللہ یعطیہ بقدر اجور امتہ کلھم من غیر ان ینقص من اجورھم فانہ السبب فی ھدایتھم ونجاتھم

فیاایھا الذین امنوا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعوہ یحببکم اللہ وجاھدوا فی اتباعہ ولا تتبعوا اعداءہ وامتثلوا الاوامر واجتنبوا النواھی واکثروا من اعمال الصالحۃ لیکون لہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل اجرکم ولتدنوا فیمن یشفع فیہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لکونہ ینال مثل اجورکم ومن الخیر الکثیر الذی اعطاہ اللہ صلی اللہ بان وعد لاصلاح امتہ الخلفاء والنواب لہ صلی اللہ وان یمکن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ کما قال وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحت لیستخلفنّھم فی الارض ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً

ولایزال من امتہ قوم ظاھرین علی الحق لا یضرھم من خذلھم ثم انظر فی یومنا ھذا فتن الدجال۔ من کثرۃ الخمر ھی جامع الاثم۔ وتبرج النساء وابداءھن الزینۃ والنساء حبائل الشیاطین۔ واعانۃ المسیحیین لقطاع الطریق واللصوص وکل من یؤخذ فی القضایا الضابطیہ والحقوق ان مال الیھم وتوجہ الحکام الیھم۔ واعطائھم الاموال لطامع کسل ومفلس لا یلیق للملازمۃ وانبیائھم بمدارس ودار العلوم الدنیویۃ فقط والمارستانات ثم دعوۃ المرضا الی التثلیث والکفارۃ۔ وارسال الفتاۃ فی بیوت الشرفاء۔ وبیانھن مفاسد الحجاب ومصائب کثرۃ الازدواج۔ ثم ارسال الدعاۃ فی الحضر والسفر والقری والبوادی والاسواق۔ وبنائھم ابنیۃ رفیعۃ للخطباء والوعاظ۔ ونشرھم الوف الوف الصحف والرسائل فی بیان معائب من اوتی جوامع الکلم صلی اللہ علیہ وسلم واعطائھم ائمہ مساجد القری والریف لتعلیم اناجیلھم۔

اور جس نے توبہ کی اور صبر اور توکل سے کام لیا اور جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور جس نے کلام پاک کو پڑھا۔ اور جو خدا کی طرف جھکا اور تصدیق کی اور جس نے مجاہدہ کیا یا جہاد کیا اور جس نے تقوے اختیار کیا اور اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی اور جس کسی نے نیکی کی اور اپنے رب کو راضی کیا اور رب کے راہ میں کوشش کی اور جہاد کیا۔ اور رباط فی سبیل اللہ کیا۔ اور ان باتوں میں ان کی پیروی کی اور کفر اور شرک سے بچا اور زنا اور قتل نفس سے پرہیز کیا اور والدین کی نافرمانی کی اور جھوٹھ کے بولنے اور یتیم کا مال کھانے سے اجتناب کیا اور بے خبر نیک بخت مومن عورتوں پر عیب نہ لگایا اور جھوٹھ اور عجز اور سستی اور بزدلی اور بخل اور اس قسم کے رذائل سے بچتا رہا جن سے آنحضرت صلعم نے منع فرمایا ہے تو ان سب کے اعمال خیر میں آنحضرت صلعم کیواسطے اجر ہے اور عمل کرنیوالوں کے اجر میں کچھ فرق نہیں۔

پس یہ ضروری بات ہے کہ ہمارے رسول اور ہمارے حبیب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آن اس قدر درجہ بڑہتا ہے کہ آپ کی امت میں سے کوئی آپ کے درجہ تک نہیں پہونچ سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی تمام امت کے افراد کے اعمال خیر کے برابر درجہ دیا ہے اور امت کے درجات اور اعمال خیر کے اجر میں کچھ کمی نہیں واقع ہوتی اور یہ اس واسطے کہ ان کی ہدایت اور نجات کا سبب آنحضرت صلعم ہوئے

پس اے مومنو! اگر تم اللہ سے پیار کرتے ہو۔ تو اس نبی کی پیروی کرو۔ خدا تم سے پیار کریگا اور اس کی اتباع میں اور اس کی پیروی میں کوشش کرو۔ اس کے حکموں پر عمل کرو اور جن باتوں سے وہ منع کرے ان سے اجتناب کرو۔ اور اعمال صالح کثرت سے بجا لاؤ تاکہ تمہارے اجر کے برابر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی اجر ہو اور تم اس بات کے قریب ہو جاؤ۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری شفاعت کریں بہ سبب اس کے کہ آپ کو تمہارے اعمال کے سبب سے اجر ملتا ہے اور خیر کثیر میں سے یہ عطاء آپ کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وعدہ دیا گیا ہے کہ آپ کی امت کی اصلاح کے واسطے ہمیشہ آپ کے خلفاء اور نائب آتے رہیں گے جو انہیں ان کے دین میں قوت عطا کرے۔ وہ دین جو خدا نے ان کے واسطے پسند کیا ہے اور خوف کے بعد ان کے واسطے پھر امن پیدا کر دے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے مومنوں کو جو عمل صالح کریں یہ وعدہ دیا ہے کہ انہیں زمین میں اپنا خلیفہ بنائے گا اور ان کیواسطے وہ دین قوی کرے گا جو ان کے لئے پسند کیا ہے اور ان کے خوف کو امن کے ساتھ بدل دیگا۔

اور اس کی امت میں ہمیشہ ایسے آدمی ہوتے رہیں گے جو حق کو ظاہر کرتے رہیں گے ان کا مخالف انہیں کچھ ضرر نہ دے سکے گا۔ پھر دیکھو کہ اس زمانہ میں دجّال کا فتنہ کتنا بڑھا ہوا ہے کس کثرت سے شراب پی جاتی ہے وہ شراب جو بدیوں کی جامع ہے اور دیکھو کس طرح عورتیں زینت کرتی ہیں اور پھر اپنی زینت کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرتی ہیں۔ حالانکہ عورتیں شیطانوں کی رسیاں ہیں پھر دیکھو کہ مسیحی لوگ کس طرح ڈاکوؤں اور چوروں کی اور ایسے لوگوں کی جو مقدمات میں پھنس جاتے ہیں اس واسطے مدد کرتے ہیں کہ وہ اپنے دین کو چھوڑ کر عیسائی ہو جاویں اور حکام کی توجہ بھی ان کی طرف ہوتی ہے اور دیکھو کس طرح وہ طمع کرنے والے سست اور مفلس کو جو کہیں نوکر رکھا جانے کے قابل نہ ہو اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور مدرسے بناتے ہیں اور دار العلوم دنیوی قائم کرتے ہیں اور شفاخانے بناتے ہیں اور ان میں اس بہانے سے بیماروں کو تثلیث اور کفارے کی تعلیم دیتے ہیں اور نوجوان مسوں کو شریفوں کے گھروں میں بھیجتے ہیں جہاں کہ پردہ کے خلاف باتیں کہتی ہیں اور کثرت ازدواج پر عیب لگاتی ہوئی اس کے معائب بیان کرتی ہیں پھر دیکھو کہ عیسائی لوگ کس طرح اپنے واعظ سفر میں اور حضر میں اور گاؤں اور جنگلوں میں بازاروں میں ہر جگہ بھیجتے ہیں اور اپنے لکچراروں اور منادوں کے واسطے بڑے بڑے بلند مکان بناتے ہیں۔ پھر دیکھو کہ وہ ہزاروں ہزار کتابیں اور رسالے شائع کرتے ہیں۔ جن میں وہ خدا کے اس برگزیدہ نبی پر معائب گھڑتے ہیں۔ جسے کامل کلام عطا کیا گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر دیکھو کہ گاؤں کی مساجد کے اماموں کو یہ لوگ تنخواہیں دیتے ہیں تاکہ وہ انجیلوں کی تعلیم دیں۔

دہرم پال کا الٹی میٹم

اول تو بیچاری آریہ سماج کی تعداد اور عمر ہی کیا ہے۔ کے آدی سکے پیر شدہی۔ پیرا ہی سے اس میں اتنے فرقے بن رہے ہیں۔ کہ شاید کسی مذہب میں اتنے جلد بنے ہوں لیکن اب نئے مہاشہ دہرمپال نے ایک نیا فرقہ بنانے کیواسطے اپنا الٹی میٹم اِندر میں دیا ہے کیوں نہو۔ آخر کچھ ان کو بھی حصہ لینا ہی چاہیئے تھا۔ غالباً اب اِندر اپنی روشنی اسی نئے فرقہ کے چند مہاشوں پر محدود رکھے گا۔

آریہ سماج کا فخر ماضی پر ہی

مہاشہ دہرم پال یہ لکھکر آریوں کی رہی سہی کمر بھی توڑتے ہیں کہ آریہ سماج کا مستقبل تاریک ہے۔ موجودہ حالت ناتسلی بخش ہے۔ ہان صرف ماضی دل خوش کن ہے۔ ؎

ان الفتیٰ من یقول ھا انا ذا

لیس الفتیٰ من یقول کان ابی

جان مردہ ہے۔ جو اپنا موجودہ ہنر دکھائے۔ نہ یہ کہ میرا باپ ایسا تہا اور دادا ایسا تہا

اِندر کا تاریک طرف

اندر نے ایک ہی اشیو میں ایک طرف وکیل حیوانات کا مضمون لکھا ہے۔ جس میں حیوانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ دوسری طرف پلیگ کے واسطے چوہون کے مارنے کی تائید کی رپورٹ چھاپی ہے۔ کیا چوہے حیوان نہیں۔ یا اِندر کہیں سے روشن اور کہیں سے تاریک ہے۔ آریہ سماج خود فیصلہ کرے

ایک قابل شکریہ آرین ایجاد

لیکھرام نے اسلام کی دشمنی میں گالیوں کا کمال حاصل کر کے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ان گالیوں کو خنجر کی صورت میں پھر اپنے پیٹ میں داخل کر لیا اور چند گھنٹوں میں **دم بند** کر کے چلتا بنا۔ اس پر آریوں کی ڈہٹائی دیکھو کہ آریہ مسافر اور پرکاش اس کی تعریف میں ایک مرثیہ لکھتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

نخل ثبوت حق کو برومند کردیا ※ میرزا سے قادیانی کا **دم بند** کردیا

خوب۔ آریوں نے یہ نئی ایجاد نکالی ہے کہ جب کسی کے ساتھ مذہبی عداوت ہو اور اس کی کسی بات کا مدلل اور معقول جواب نہ دے سکے۔ تو اپنے گھر میں بیٹھ کر پیٹ میں کسی سے (جس کا پتہ نہیں لگا کہ کون تہا) **چھری** کہا کر ہمیشہ کے واسطے اپنا **دم بند** کر جائے اور پچھلوں کو یہ کہنے کا موقعہ دے جائے۔ کہ دیکھو ہمارے ہیرے نے **مخالف** کا دم بند کر دیا۔ گو وہ دم اپنا ہی بند کر گیا ہو اور وہ **مخالف** زندہ ہی ہو۔ اور اس کے کاروبار میں روزافزون ترقی ہو رہی ہو اور وہ للکار کر کہ رہا ہو کہ ؎

جس کی دُعا سے آخر لیکھو مرا تہا کٹ کر

ماتم پڑا تہا گہر گہر وہ میرزا یہی ہے

ہم آریوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ ہمارا **دم بند** کرنے کا انہوں نے اچھا طریقہ نکالا ہے۔ اور چونکہ یہ ایجاد **سودیشی** ہے۔ اس واسطے اُمید ہے کہ سب آریہ اس سے فائدہ اٹہائیں گے۔

آریہ گزٹ کا جھوٹھ

یہ آریہ اخبار ایک نامہ نگار کے بیان پر جو خیر سے دور نہیں۔ گورداسپور میں ہی بیٹھے ہیں ہائے واویلا مچاتا ہے کہ مرزائی مدرسہ کے چند ہندو طالب علم مسلمان ہو گئے ہیں۔ پچھلے زمانہ میں تو ہندوں نے کبھی صحیح تاریخ نہیں لکھی تہی پر اس زمانہ میں بھی اگر کوئی ہندو تاریخ نویسی پر کمر باندھے۔ تو غالباً اس کا یہی حال ہو گا جو آریہ گزٹ اور اس کے نامہ نگار کا ہے جب سے مدرسہ تعلیم الاسلام کی بنا ہوئی آج تک اس میں داخل ہونیوالا ایک ہندو بھی مسلمان نہیں ہوا۔ اور ہندوؤں کی تعداد گذشتہ سالوں میں تو اس مدرسہ میں بسبب تعصب تین چار سے کبھی بڑہی ہی نہ تہی ہان یہاں کے ہندوؤں نے جب اچھی طرح سے دیکھ لیا ہے کہ اس مدرسہ میں ان کے بچوں کو تعلیم رواجی عمدہ طور پر دیجاتی ہے اور مذہبی تعلیم کیوقت ان کو رخصت رہتی ہے تو اب چند ہندوں نے اپنے لڑکے بھیجے ہیں جن کی تعداد اب بھی صرف پندرہ بیس نہ ہوگی۔ تعجب ہے کرشن کے مدارس میں طلباء کو انجیل کے گھنٹوں میں اور نماز کیوقت میں جبراً بٹھایا جاتا ہے اور جو ہندو شامل نہ ہو۔ اس کو سزا ملتی ہے اور اس کے بالمقابل ہمارے...

اشعار مدحیہ از خاکسار محمد عبد اللہ شوپین کشمیر

در زبانہائے مختلف

غلام احمدؑ امام ملک دین است
مثیل ذات ختم المرسلین است

سمیّ مصطفےٰ غمخوار امت
نشان غیرت حق برزمین است

رسول حق بصد انوار تابان
ز ایزد رحمۃ للعالمین است

زآیات و براہینش بدنیا
تزلزل تا سر اچین وچین است

واعطاہ المھیمن کل نور
کہ نازل گشتہ از چرخ برین است

قد انکسفت لہ شمس السما
مہ تابان سیہ گشتہ ازین است

وجاء الناس من فج عمیق
نشان حضرت قادر ہمین است

الم یاتیك ان وسع مکانك
بہ بین امروز با صد زیب زین است

واما قتل حسبك اذ رایتا
فقلنا ۔ قدرت یزدان ہمین است

وطلع الشمس من افق الکمال
کہ دفت لا احب الآفلین است

انار الارض والدنیا جمیعاً
صبا ہم از نسیم عنبرین است

سقینا الکاس من عین الوصال
کہ از عرفان رب العالمین است

فکم من منکرٍ ظلماً وذ رما
دل شان پر ز زنگ کفر و کین است

چہ فلمت پر شہ با عنبر چمن زار
چہا ریحان ونسرین نسترین است

چہ بلبل گلشنس منزنالہ دیون
کہ عاشق را ہمین آئین و دین است

پیولو کو وچھو تور نبوت
نشان تازہ بہر منکرین است

بمنہاج نبوّت آز ا و و
ہمین قانون دراہ اولین است

یہ بے شک نائب خیر الورٰی ہے
مگر این بلبل باغ برین است

یہی وہ احمدِ آخر زمان ہے
یل با جاہ چون شیر عرین است

آتے آیا ہے ادہ مرج قادیاندی
گلستان ارم این سرزمین است

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین است وہمین است وہمین است

صبا جاویں میرے محبوب دی دل
بگوئین عاشق تو دلحزین است

خدارا از ترحم یک نظر کن
تمنائے دل زارش ہمین است

ہماری ضرورتیں

افسوس ہے کہ بدر کی قلمی خدمت کا مجھے آپ کے خلاف توقع بہت دنوں میں موقعہ ملا۔ آیندہ کے لئے دعا ہے کہ خدائے قادر وکریم ہم سب کو دینی کاموں میں چستی و مستعدی عطا فرمائے آمین ثم آمین !!

جماعت احمدیہ ایک ایسی قوم ہے جس کی قومی ضرورتیں بعض امور میں زمانہ کی دیگر اقوام و ملل سے کچھ نرالی یا جداگانہ بھی ہیں اگرچہ بعض ضروریات اور قوموں کی ضرورتوں کے ساتھ مشترک یا اُن سے مشابہ بھی ہوں چونکہ یہ قوم بفضلہ اس وقت ایک اکیلی ہی قوم ہے۔ جسے دین حق اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کا سچا وارث کہہ سکتے ہیں لہذا یہ خیال کوئی رسمی بات یا کسر نفسی و تکلف کے لوازمات سے نہیں بلکہ ایک امر واقعی ہے کہ ہماری قومی ضرورتوں اور مصلحتوں یا اُن کے نشیب و فراز کا صحیح صحیح علم تو اللہ تعالیٰ ہی کو ہو سکتا ہے وہی اون کو بہتر جاننے والا اور وہی ان میں ہمارا کفیل و کارساز حقیقی ہے اسباب ظاہری کا واسطہ جو اکثر درمیان میں ہوتا ہے۔ وہ بھی اُسی کی حکمت کا مقتضا ہے۔ پھر اس دنیا میں ہماری ضرورتوں کا ہم سے بہتر سمجھنے والا ہمارا امام پاک ہے اس سے دوسرے درجہ پر حضرت حکیم الامۃ اور علی قدر مراتب دیگر اکابر ملت۔ تاہم میرے خیال میں اپنے اپنے حالات خیالات اتفاقات اور مشاغل و مصالح کے لحاظ سے جماعت کے دیگر اشخاص بھی وقتاً فوقتاً اُن ضرورتوں کا احساس کر سکتے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ قومی ضروریات میں صرف احساس ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ سب سے اول ان کا اظہار۔ پھر ان پر متفقہ غور و خوض۔ اور بعد ازاں بطریق مناسب اُن کے متعلق عملی کوشش بھی ہونی ضروری ہے۔

اپنی سمجھ کے موافق میں بھی احمدی قوم کی چند اہم ضرورتوں کی جانب احمدی بھائیوں اور بزرگان دین کی توجہات عالیہ منعطف کرانا چاہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کی توفیق سے جلد تر ان ضرورتوں کے پورا ہونے کا کوئی سامان مہیا ہو جائے۔

قرآن شریف کا انڈکس ا۔ ہمیں ایک بڑی بھاری ضرورت قرآن کریم کے ایک ایسے انڈکس کی ہے جو احمدی علم کلام کے مناسب حال ہو یعنی حضرت اقدس ؑ کے دعاوی اور ان کی تعلیمات کی تصدیق میں کتاب اللہ کو حوالے دینے میں مدد دے۔ اس کے متعلق احقر نے ایک دفعہ بدر میں چھپنے کو ایک سوال بھیجا تھا۔ جس کا جواب اب تک افسوس ہے کہ نہ اخبار میں ملا نہ پرائیویٹ طور پر۔

خالص احمدی دوکانیں ب۔ ہماری قومی ضرورتوں میں ایک نہائت توجہ طلب بات یہ ہے کہ دارالامان مہدی سے شروع ہو کر ہر شہر و قصبہ میں جہاں کہ احمدی لوگ بستے ہیں ہر قسم کی ضروریات زندگی کی دوکانیں خالص احمدی سرمایہ سے جاری کی جاویں اور تمام افراد ملت اس بات کا عہد کریں کہ حتے الامکان اپنے بھائیوں سے سودا خریدیں گے اور احمدی دوکاندار بھی جہاں تک اُن سے ہو سکے اس مروت کے جواب میں مروت ہی سے کام لیں یعنے اول تو اگر ہو سکے دیگر دوکانداروں کی نسبت کفائت دیں ورنہ کم از کم عام بازاری نرخ سے گراں قیمت پر تو نہ دیں۔

بہترین ذریعہ معاش کیطرف توجہ ج۔ ملازمت سرکاری کا تو چنداں مضائقہ نہیں گو ہے وہ بھی آخر ایک قسم کی غلامی ہی جس میں اپنا وقت اپنی قابلیت اور اپنے قویٰ کو تھوڑے سے داموں کے عوض بیچ دینا پڑتا ہے لیکن پرائیویٹ ملازمتوں سے تو جماعت احمدیہ کے افراد کو بالخصوص حتی الوسع محترز رہنا چاہیئے کیونکہ اس میں بعض اوقات نہائت سوختگی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ جو مومنانہ بشاشت اور زندہ دلی کے منافی ہے اگر خدانخواستہ یہ پرائیویٹ ملازمت کسی متعصب غیر احمدی کے ہاں ہوئی تو اکثر ایسے موقعے پیش آ جاتے ہیں کہ یا تو دینی غیرت اور اسلامی حمیت کو خیرباد کہہ کر ضمیر فروشی و مداہنت اختیار کی جائے یا تعلق ملازمت کو القطع کیا جائے۔

خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی شاید تجارت ہی مومن کے لئے سب سے بہتر ذریعہ معاش ہے کہ جہاں کہیں اُس نے اپنے کلام میں مومنوں کو غفلت سے متنبہ کیا ہے وہاں اکثر یہی ارشاد فرمایا ہے کہ تمہاری تجارت تمہیں خدا کی یاد سے غافل نہ کر دے پس احمدی قوم کا خیال منجملہ دیگر اسباب معاش کے زیادہ تر تجارتی کاروبار کی طرف ہی رجوع ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے اس میں علاوہ دیگر بہت سے فوائد و فضائل کے آزادی بھی حاصل رہتی ہے۔ جو ایک قابل قدر نعمت ہے۔

احمدی ڈائرکٹری د۔ باہمی راہ و رسم بڑھانے۔ تبادلہ خیالات کرنے۔ ایک دوسرے کو فائدہ پہونچانے یا اس سے مستفید ہونے اور بوقت ضرورت امداد و استمداد کرنے کے۔ [illegible] ضرورت ہے کہ ایک احمدی ڈائرکٹری تیار کی جائے۔ جس میں وقتاً فوقتاً حسب حاجت اضافہ و تغیر و تبدل ہوتا رہے۔ اس بارہ میں پہلے کئی بار تحریک بھی بڑی گرما گرمی سے ہو چکی ہے لیکن افسوس کہ تا حال کوئی معتدبہ عملی نتیجہ نہیں نکلا۔

احمدی ڈیلی ہ۔ ایک روزانہ پرچہ بہت ہی قلیل و واجبی قیمت کا ایسا جاری ہونا ازبس ضروری ہے جس میں دیگر اخباری مقاصد و لوازم سے قطع نظر کر کے محض حضرت صاحب کے الہامات۔ ارشادات۔ دارالامان کے اہم واقعات و حالات۔ نیز صدر انجمن احمدیہ کی کارروائیاں وغیرہ اُمور ضروری درج ہوا کریں۔

صنعتی تعلیم اور وظائف و۔ ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان میں تعلیم دستکاری و حرفت کا تا حال کسی مختصر پیمانہ پر بھی کوئی انتظام نہیں ہے۔ قوم کے بچے اگر علوم دینیہ کے محتاج ہیں۔ تو ساتھ ہی کسب معاش کے لئے بھی ان کو کسی نہ کسی فن یا ہنر کی بلاشبہ ضرورت ہے۔ ساری کے سارے طالب علم محض کتابی علم حاصل کر کے زندگی کے مختلف شعبوں میں اطمینان و آرام کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ سوال دراصل نہایت غور طلب ہے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ جماعت کی مالی حالت عام طور پر سقیم ہے دیگر روز افزوں قومی ضرورتوں کیلئے سرمایہ کا مسئلہ آگے ہی پیش ہے سب سے پہلے اس بارہ میں حضرت صاحب کی صلاح و صوابدید ضروری ہے پھر صدر انجمن کے محترم ارکان اور دونوں تینوں احمدی آرگنوں کی رائیں۔ جب یہ معاملہ سب کے نزدیک ضروری و قابل توجہ قرار پا جائے تو اول بسم اللہ کسی معمولی کم خرچ شاخ تعلیم سے ہی کر سکتے ہیں۔ حاجات اور سرمایہ کے مصارف خیر بلاشبہ پہلے ہی بکثرت موجود ہیں۔ لیکن اگر یہ ضرورت بھی تسلیم کر لی جائے تو کیا وجہ ہے کہ کچھ نہ کچھ توجہ اس پر بھی نہ ہو اگرچہ ابتدائی حالت اور کمی سرمایہ کی وجہ سے ابھی وہ عملی توجہ ظاہر ہے کہ برائے نام ہی ہو گی۔ ہمارے خدا کے خزانوں میں (نعوذ باللہ) کسی بات کی کمی ہے ؟ پھر جہاں وہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اور بیسیوں قومی ضرورتوں کے سامان مہیا کرے گا۔ اس ٹکنیکل ایجوکیشن کے لئے بھی کوئی نہ کوئی راہ نکال ہی دیگا۔

اگر فی الحال خاص اپنے مدرسہ میں کسی حرفتی شاخ کا اجرا مشکل ہو تو کم سے کم تعلیم صنعتی کے وظائف کا ہی کچھ فکر کیا جائے۔ بشرطیکہ ایسی تجاویز حضرت اقدس کی رائے میں بھی مناسب ہوں

ضروری فہرستیں ز۔ ایک ایسی مفصل فہرست تیار

ہونے کی بڑی ضرورت ہے، جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شروع سے اب تک کے تمام الہامات اور پیشگوئیاں ترتیب و تاریخ وار درج ہوں۔ بعض الہاموں اور پیشگوئیوں کی نسبت اکثر یہ معلوم کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے کہ یہ سب سے پہلے کب اور کس اشتہار یا رسالہ میں شائع ہوئے تاکہ اُمور زیر بحث میں ان کے اصل الفاظ سے مدد لی جا سکے۔ ظاہر ہے کہ الہاموں اور پیشگوئیوں کی اصل حقیقت بعد از وقوع ہی کھلا کرتی ہے پس جب تک کہ اصل الہام لفظ بہ لفظ ہمارے سامنے موجود نہ ہو۔ اس کے بارہ میں مخالفین کے اعتراضات کا ہم کیا جواب دے سکتے ہیں۔ کہ آیا وہ بجنسہ پورا ہوا یا شروع سے ہی تاویل طلب تھا یا اس کے جامع الفاظ میں مفہوم و قوعی کی مختلف پہلوؤں پر گنجائش تھی۔

دوسری فہرست حضرت اقدسؑ اور دیگر بزرگان ملت کی مشہور و متداول تصانیف کی ایسی تیار ہونی چاہیے کہ کہ ہر ایک کتاب کے طبع اول کی تاریخ۔ اس کے مضامین مندرجہ کی تفصیل۔ اس کا حجم قیمت۔ مطبع وغیرہ تمام ضروری باتیں درج ہوں۔

اس مختصر مضمون میں یہ چند ضرورتیں میں نے اپنی ناقص رائے کے موافق پیش کی ہیں ممکن ہے کہ دیگر احباب یا بزرگوں کو ان سے اتفاق نہ ہو۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ ان کو ضرور ہی اہم تر قومی ضروریات مانا جاوے کیونکہ اکابر ملت کے پیش نظر اس وقت جو اور بہت سی ضرورتیں موجود ہیں انہی کے لئے بہترا وقت۔ سرمایہ اور قابلیت درکار ہے۔ ایسی باتوں کا ابھی کہاں نمبر آ سکتا ہے لیکن اگر انہیں یا ان میں سے بعض کو واقعی ضروری سمجھا جاوے تو مجھے اُمید ہے کہ احمدی احباب اور بزرگان قوم بقدر ہمت و امکان ان پر توجہ فرماویں گے

ہمارے اخبار کیسے ہونے چاہئیں؟

بدر کے کسی پچھلے پرچہ میں مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے یا شاید اور کسی بزرگ نے یہ مشورہ پیش کیا تھا کہ آیا ہمارے اخبارات خالص جہاں تک مجھے یاد ہے تا حال اس بارہ میں نہ تو اور کسی احمدی دوست کی رائے شائع ہوئی اور نہ ہنوز ایڈیٹر صاحب کا قول فیصل چھپا۔ چونکہ حضرت اقدسؑ کے اس ناچیز و ناکارہ غلام کو بھی اسی مبارک جماعت میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہے اور نیز اخباری دنیا کا چند سالہ تجربہ بھی مجھے اس بارہ میں اظہار رائے پر مجبور کرتا ہے لہذا مختصراً اپنے خیالات بغرض غور بزرگان قوم کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

میری رائے میں بالعموم تمام دنیا کے اور بالخصوص اس مُلک کے عام واقعات و حالات سے بھی مطلع رہنا احمدی مشن کے پاک اغراض کے منافی نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ دیگر دنیوی خبرشتوں سے آگاہی حاصل کرنے کا ذریعہ تو اور اخبار بھی ہو سکتے ہیں حالانکہ دینی اور خاص کر سلسلہ عالیہ سے متعلق مذہبی و قومی معاملات پر روشنی ڈالنے کا ذریعہ لے دے کے یہی دو تین پرچے ہیں۔ بس میرے خیال میں ہمارے محترم ایڈیٹروں کا دستور العمل یہ ہونا چاہیئے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اب تک قریب قریب یہی رہا بھی ہے کہ احمدی مشن کے اہم نیز دینی و قومی مضامین کو مقدم رکھیں اور جب اُن سے کچھ وقت فرصت یا اخبار میں گنجائش دیکھیں تو دیگر اخباری مقاصد پر بھی گاہ گاہ قلم اُٹھاتے رہیں۔

حسب ارشاد حضرت اقدس جو بالکل سچا ہے کہ ان کے غلاموں کی توجہ زیادہ تر امور دین کی جانب ہونی چاہیئے۔ دنیوی اغراض پر اپنا وقت اور دماغ خرچ کرنے والے عام مسلمانوں کی۔ آگے کیا کچھ کمی ہے؟ اس واسطے میں اس بات پر زور نہیں دیتا کہ ہمارے اخبارات اپنا مذاق بدل کر بالکل اہل دنیا کے نقش قدم پر چلنے لگیں لیکن آخر جماعت احمدیہ بھی بفضلہ ایک معقول و مستقل قوم ہے تو اخباری دنیا میں خاص کر اہم ملکی معاملات سے متعلق اس کی بھی کوئی نہ کوئی آواز ... اور متفقہ پبلک اوپینین ہونی ضروری ہے اور وہ ظاہر ہے کہ ہمارے قومی آرگنوں یعنے الحکم۔ ریویو اور بدر ہی کے ذریعہ وجود و ظہور میں آسکتی ہے۔ مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ پچھلے دنوں جب بنگالی ایجیٹیشن نے سودیشی جیسی مفید و بے ضرر تحریک کو بائیکاٹ کے منصوبوں اور اپنی آتش بیانی و دریدہ دہنی سے خطرناک بنایا اور بدنام کیا تو حضرت اقدسؑ تک کو چرچا پڑھنے پر اس کے متعلق اپنی رائے ظاہر فرمانی پڑی۔ علےٰ ہذا احمدی آرگنوں کے لئے بھی اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار ضروری تھا۔ پس میرے نزدیک ایسے "برننگ ٹوپکس" یعنی گرما گرم معاملات وقت کی نسبت ہمارے اخباروں کا رائے زنی کرنا کسی طرح غیر موزوں نہ ہوگا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ خواہ مخواہ بغیر ایسے اہم اتفاقات کے ہمیشہ کے واسطے اُن کی ایڈیٹوریل کا کوئی حصہ دنیوی ابحاث کے لئے وقف نہ ہونا چاہیئے۔ مگر ساتھ ہی عام مختصر اور مختلف خبروں کا برابر درج ہوتے رہنا بلاشبہ ضروری ہے تاکہ ہمارے ناظرین امور ملکی یا واقعات ضروری سے آگاہی حاصل کرنے میں بالکل ہی دوسرے اخباروں کے محتاج نہ رہیں۔ والسلام

خاکسار احمد حسین فرید آبادی اڈیٹر ...

ہم احمدی مذاق کے ... اخبارات ... [illegible]

ایک اور رائے

ہمارا اخبار اسم بامسمیٰ اخبار ہی ہو اور ضرور ہو۔ ساتھ ہی یہ بھی خیال رہے کہ احمدی قوم نے ہنوز دنیوی ترقی کی معراج کا منہ نہیں دیکھا ہے۔ اخراجات بہت ہیں۔ آمد کم ہے۔ مذاق خصوصاً کسب معاش کے ذرائع سے بہت ہی مختلف ہیں اور اسلام اور وہ اسلام جو ہمارا مقدس امام پیش کرتا ہے۔ دینی اور دنیوی روحانی اور جسمانی دو خبروں اور برکتوں کا مجموعہ ہے۔ تو کیوں بدر کے مقدس کالم ضروریات و تعلیم سلسلہ کے علاوہ دنیا جہان کی خبریں اور طبی مشوروں سے خالی ہوں۔ بدر کے خریداروں کو کسی دوسرے اخبار کی خریداری کی حتےٰ الوسع ضرورت نہ ہونی چاہیئے۔ قوم کی مالی حالت اور ضرورتوں کا احساس بدر کا فرض اور اہم مقصد ہونا چاہیئے۔ والسلام۔ سید لعل شاہ برق احمدی از پشاور

رسید زرما

- ۶ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء ۳۷۴۔ خدا بخش صاحب [illegible]
- ۶ " " " ۱۱۷۸۔ خان محمد صاحب [illegible]
- ۷ " " " ۱۰۳۱۔ ملک غلام محمد صاحب [illegible]
- ۷ " " " ۱۵۱۴۔ مولوی کرم دین صاحب [illegible]
- ۷ " " " ۱۵۳۶۔ حسین شاہ صاحب [illegible]
- ۸ " " " ۱۵۲۴۔ چودہری غلام حسین صاحب [illegible]
- ۸ " " " ۱۲۰۱۔ شیخ محمد تیمور صاحب [illegible]
- ۸ " " " ۱۲۷۔ غلام احمد صاحب [illegible]
- ۸ " " " ۱۷۰۔ نبی بخش صاحب [illegible]
- ۸ " " " ۱۵۳۱۔ محمد علی صاحب [illegible]
- ۱۱ " " " ۱۲۰۳۔ حکیم الطاف حسین صاحب [illegible]
- ۱۱ " " " ۱۲۲۷۔ چودہری نصر اللہ خان صاحب [illegible]
- ۱۱ " " " ۳۶۷۔ شیخ محمد جان صاحب [illegible]
- ۱۱ " " " ۱۶۱۔ شیخ نور احمد صاحب [illegible]
- ۱۱ " " " ۱۵۰۳۔ عبد الواحد صاحب [illegible]

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان سے خرید فرمادین

(استمام احمدی براداران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ ہر نساید ہی ملی)

نام مصنف وکتاب	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمن۔ حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القار شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین دلل جوابدیا ہے۔ اگر یہ کتاب پڑھ لی جاوے۔ تو پھر بس	۸ر
سر الشہادتین " "	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت میں بھی گران نہین	ار
اعلام الناس " " "	وفات مسیح۔ الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے۔ تقلید	۳ر
صیانتہ الناس " " "	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا۔	ا۴ر
مجموعہ ازالتہ الوسواس " "	قابل دید۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جوابات اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴ر
تحذیر المومنین " " "	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین ان کے دندان شکن جواب	۴ر
اسلام اور اسکا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	ار
آئنہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	ار
شہادت آسمانی۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کت بکا جواب	۷ر
رویائے صالحہ " "	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین	۴ر
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵ر
اعجاز احمدی " "	حضرت مسیح موعود کی تائید میں	ار
کامن احمدی	پنجابی نظم الٰہ داد والی . . .	ار

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبداللہ صاحب ساکن راہوں ضلع جالندھر جنھوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین میں امید کرتا ہوں کہ لوگون کو اون سے فائدہ پہونچے۔ نورالدین

الخطبۃ ضرورت نکاح

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس سلسلے میں انکی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہوں کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط وکتابت ایڈیٹر کے نام ہو۔ ایڈیٹر۔

۲۔ میں اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہون دارالامان کے باشندہ کو بہت زیادہ پسند کرتا ہون حضرت مسیح موعود کی تجویز سب سے مقدم رکھتا ہون بعد ازاں بزرگان ملت کی تجویز۔ اگر دارالامان مین ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو بوجہ قرب اپنے مسکن کے ترجیح دونگا۔ تقویٰ ودیگر امور مستفسرہ کا فیصلہ بزرگان ملت یا دیگر مقامی بزرگوں کی رائے سے ہوگا اس معاملہ کی خط وکتابت بذریعہ ایڈیٹر بدر یا براہ راست احقر کے نام ہو۔
المشتہر حبیب اللہ احمدی۔ مدرس چھینی گاڑہ ڈاکخانہ سہارنپور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا روزانہ پرچہ اور عمدہ اخبار عام ہی ہے ملدچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت پر یعنی مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ار علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریداروں کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی۔
درثمین مجلد ۸ر ۔ غیر مجلد ۶ر والسلام۔ منیجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے ۔ مابعد للعہ

اے جہان منتظر خوش باش کاندر دلستان ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ ۔ آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد ۶

۱۳ صفر سنہ ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

چہ گویم بانو گرائی چہار قادیان بینی ۔ ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

بروز جمعرات

نمبر ۱۳

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا ۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یکقدم دوری ازان روشن کتاب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	للعہ
معاونین درجہ اول جن کو ۵ر پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	۵ر
معاونین درجہ دوم جن کو ۴ر پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	۳ر
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجائیگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔

رسیدیں اخبار میں چھاپی جاوینگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

کتبہٗ عاجز

نمبر (۱۳) مورخہ ۱۳ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

دنیا مین شراب خوری کس نے پھیلائی

لائی مین ایم جونز صاحب اخبار نیویارک ٹریتھ سیکر مین ایک بسوط مضمون لکھتے ہین جس مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دنیا مین شراب خوری پھیلانے والا صرف عیسوی دین اور اس کا بانی اور اس بانی کے پیرو ہین صاحب موصوف کیا خوب لکھتے ہین جس بانی مذہب کا فخر اس امر مین ہو کہ اس نے صاف پاک پینے کے لائق پانی کو بھی شراب بنا دیا تھا اس کی امت اگر شراب کے مشکون مین غرق نہ ہو جائے۔ تو پھر ایماندار کیسی۔ وہ لکھتے ہین کہ نمونہ خود موجود ہے کہ جن ممالک مین عیسائیون کا دخل نہین ہوا۔ وہان اب تک شراب نہین پی جاتی۔ کروڑون مسلمان اور چینی اور ہندو اور دیگر اقوام ایسی موجود ہین جو اس بد عادت سے بچی ہوئی ہے لیکن عیسائی بھی سارے کے سارے شراب مین ڈوبے ہوئے نہین ہین بلکہ ان مین صرف پچاس فیصدی متوالے ہین اور باقی پچاس اعتدال کے ساتھ پینے والے یا بالکل تارک ہین۔ پانی کا شراب بنانے مین یسوع نے نہ صرف اخلاقی گناہ کیا تھا بلکہ خود شریعت اور انبیاء کی مخالفت کی تھی کیونکہ لکھا ہے کہ تو اُس پیالے کی طرف نگاہ بھی نہ کر جس مین کہ شراب چمک رہی ہے" پھر صاحب موصوف ان لوگون کی حالت پر تعجب کرتے ہین جو عیسائی کہلا کر شراب کی مخالفت مین سوسائٹیان بناتے ہین اور ٹمپرنس ایسوسی ایشن قائم کرتے ہین۔ عیسائیون کے واسطے جائز ہی کب ہے کہ شراب کی مخالفت کرین۔

ایک دفعہ کلکتہ کے عیسائی اخبار اپی فینی مین سوال پیش ہوا تھا کہ کیا شراب کا پینا جائز ہے۔ تو اس نے جواب دیا تھا کہ ہان جائز ہے کیونکہ خداوند یسوع مسیح شراب بھی پیا کرتے تھے اور گوشت بھی کھاتے تھے۔ خوب۔ جب خداوند کا یہ حال ہے تو چیلے چانٹے جو کرین سب روا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ یہ قوم کیسی خراب ہے کہ خدا کے نبی کو بھی بدنام کر رہی ہے۔

سر سے ننگی میمین گرجہ مین

گرجاؤن مین عیسائون کے مرد سر سے ننگے جاتے مگر عورتین ٹوپی پہن کر جاتی ہین۔ یہ مذہبی رسم ہے اور قدیم سے چلی آتی ہے مگر آجکل میم صاحبان کی ٹوپیان اتنی اونچی ہوتی ہین۔ اور پھر آیت وار کے دن بالخصوص زیب و زینت کا اظہار مقصود ہوتا ہے اس واسطے ان کے پیچھے بیٹھنے والون کے آگے ایک دیوار بن جاتی ہے اور پادری صاحب کا چہرہ نظر نہین آتا۔ اس واسطے امریکہ کے ایک گرجہ مین یہ تجویز ہوئی کہ عورتین بھی گرجہ مین سر ننگی رہا کرین۔ اس کو پادری صاحب نے اپنے وعظ مین گناہ قرار دیا ہے پر لوگ مانتے نہین اور اس طرح ایک جھگڑا کھڑا ہو گیا ہے۔

ثلج والی پیشگوئی

ہفتہ وار اخبار دی ٹروتھ سیکر مورخہ ۱۷۔ فروری ۱۹۰۷ء لکھتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ مین شہر نیویارک گیارہ انچ برف کے نیچے دب گیا تھا۔ مین ہٹن کے بازارون مین سے برف ہٹانے پر قریب پچیس لاکھ روپیہ کے خرچ ہوا ہے۔

یسوع انسان تھا یا خدا؟

ایک صاحب جو کینارڈ نام لنڈن کے اخبار ایگناسٹک جنرل مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۰۷ء مین ایک لمبے مضمون مین اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ یسوع انسان تھا نہ کہ خدا۔ وہ لکھتے ہین کہ یسوع جب کہ خدا تھا تو کیا اس کو یہ بھی ضروری تھا کہ پہلے بچپن ایک ملک کی زبان سیکھے۔ چھوٹے بچون کی طرح پہلے مفرد الفاظ سیکھے اور وہ بھی غلط۔ پھر رفتہ رفتہ فقرات سیکھے اور اس طرح تیس سال تک تعلیم حاصل کرنے مین گزارے اور تعلیم بھی وہ جو ایک خاص فرقہ اور ایک خاص علاقہ کے متعلق تھی کیونکہ وہ اس وقت کے دیگر تمام ممالک کے حالات علوم اور زبانون سے ناآشنا تھا۔ پھر اس تیس سال کی محنت کے بعد تین سال چند یہودیون کے درمیان وعظ کرے اور وہان بھی ڈرتا ڈرتا کبھی پہاڑون میں کبھی کشتیون مین چھپتا رہے اور وہ چھپنا بھی کام نہ آوے۔ ساری عمر مین بارہ شاگرد بنائے وہ بھی ایسے کہ ایک نے تیس روپے لے کر قاتلون کے حوالے کر دیا گویا کہ یسوع اس کا غلام تھا اور اس کے فروخت کرنے کا حق بھی اس کو حاصل تھا اور دوسرے نے مونہہ پر کھڑے ہو کر لعنت کی اور باقی بھاگ گئے۔ اور چند یہودیون نے اس کو پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا۔ کیا یہ قادر مطلق خدا ہے۔ !!!

اس کے اخلاق کو دیکھو کہ مان کو جھڑکیان دیتا ہے اور اُسے مانتا ہی نہین کہ تو میری مان ہے۔ اس کے شاگرد لوگون کے کھیت مین سے چوری کرتے ہین تو اُسے جائز رکھتا ہے بے جان درخت پر بے موسم پھل نہین ہے تو درخت کو گالیان دیتا ہے۔ کیا یہ خدا رحیم و کریم کے اخلاق کا نمونہ ہے۔

اس کے تمدن کو دیکھو کہ غریب لوگون کے جانورون کے گلے کے گلے دریا مین ڈبو دیتا ہے۔ لوگون کے پاکیزہ پانی کو بدل کر شراب بنا دیتا ہے۔ تاجرون کو مارتا ہے اور ملک کا قانون ناجائز طور پر اپنے ہاتھ مین لے لیتا ہے۔ کیا یہ خدا ہے۔ تعجب۔

اے خدا ہم کو ایسے خداؤن اور ان کے پرستارون سے بچا۔

ریویو آف ریلیجنز

یہ ماہوار رسالہ اس کے لائق ایڈیٹر کے ہاتھون جس محنت اور خوبی کے ساتھ نکلتا ہے اس کی قدر اب یورپ امریکہ مین ہونے لگی ہے بہت سی چٹھیان اس کے حق مین وہان سے آتی ہین اور بعض اخبار فخر کے ساتھ اس کی بعض عبارتین اپنے اخبارون مین نقل کرتے ہین۔ چنانچہ تازہ ڈاک ولایت مین ہی ایک اخبار نے اس کے مضمون غلامی مین سے ایک حصہ بطور اقتباس کے نقل کیا ہے۔

وی پی

نہایت افسوس ہے کہ بعض صاحبان کو وی پی کی واسطے بہت عرصہ پہلے اطلاع کی جاتی ہے جس کا وہ کچھ جواب نہین دیتے اور پھر وی پی واپس کر دیتے ہین بادب گذارش ہے کہ اس مین کارخانہ کا بہت نقصان ہوتا ہے ایسا نہین کرنا چاہیئے۔

خوف کا علاج

۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء - امرتسر سے برادر احمد حسین صاحب کا خط حضرت کی خدمت میں آیا - جس میں دل کے خوف کا علاج حضرت سے پوچھا ہوا تھا - اور لکھا تھا کہ سُنا گیا ہے کہ حضور نے فرمایا ہے کہ ۲۵ دن سے پہلے سب لوگ یہاں چلے آئیں اور ڈوئی کے نشان پر مبارکباد تھی - اسکے جواب میں حضور نے تحریر فرمایا "دل کی استقامت کے لئے بہت استغفار پڑھتے رہیں -

زلزلہ سے بچاؤ کس طرح

اور میں نے کسی کو نہیں کہا کہ زلزلہ یا طاعون سے ڈر کر قادیان میں آجائیں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں - اور خدا تعالےٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں - اور زلزلہ کے دن قریب آتے جاتے ہیں - جس سے جانوں کا بہت نقصان ہوگا مگر نہیں معلوم کہ وہ نہایت سخت زلزلہ کب آئیگا - ڈوئی کا مرنا حقیقت میں بڑی فتح ہے - تمام اخباروں میں اسکا ذکر ہے

ایک اور تازہ نشان

ذکر تھا کہ آج کل بہت سے شہروں میں سخت طاعون ہے اور قادیان کے ارد گرد بھی بہت طاعون ہے صرف گاؤں میں نسبتاً آرام ہے - فرمایا - ہر ایک خبر کا ستنا ہی معلوم ہوتا ہے - دوسری جگہوں میں قہر آلہی کی آگ برس رہی ہے مگر جب سے کہ یہ الہام ہوا ہے کہ "یا الله اب شہر کی بلائیں یہ ٹال دے" تب سے قادیان میں گویا امن ہے - یہ بھی ایک تازہ نشان ہے اور سوچنے والوں کے واسطے ازدیاد ایمان کا موجب ہے -

خواص کی موت کا نشان

ذکر آیا کہ آب تو اخباروں میں بڑے بڑے آدمیوں کے مرنے کی خبریں آرہی ہیں - فرمایا - یہ اُس الہام آلہی کے منشاء کے مطابق ہیں ہے جس میں یہ خبر دیگئی ہے کہ من الناس والعامة یعنے طاعون میں اس حصہ خاص کے لوگ بھی ہلاک ہوں گے اور عام بھی -

عذاب برزخ

ایک دوست کا خط پیش ہوا کہ چکڑالوی مُلاں نے اپنا مذہب یہ شایع کیا ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو ساتھ ہی روح بھی مرجاتی ہے اور قیامت کے دن پھر ہر دو زندہ کئے جاویں گے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کسی کو جو پہلے مرا ہے زیادہ مدت تک عذاب ہو اور جو قیامت کے قریب مرے گا اُس کو عذاب تھوڑی مدت ہو -

حضرت نے فرمایا - یہ چکڑالوی کی جہالت کا خیال ہے - یہ اعتراض تو تب وارد ہوسکتا ہے جبکہ جہنم کا عذاب ہمیشہ کے واسطے ہو جس سے انسان کے واسطے کبھی بھی چھٹکارا ہونے والا نہ ہو اور ہمیشہ کے واسطے وہ جہنم میں رہیگا - یہ مذہب بالکل غلط ہے اور قرآن شریف اور حدیث کے بالکل برخلاف ہے - قرآن شریف سے یہی امر ثابت ہے کہ آخر [illegible] وقت عذاب کا گذار کر انسان رفتہ رفتہ عذاب جہنم سے بچایا جائیگا - خدا تعالےٰ غفور الرحیم ہے - یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ جس انسان کو خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے اور وہ اُس کی مخلوق ہے اور اُس کی ملکیت میں ہے اسکے لئے تو کا حصہ ہے وہ اُس کو ایسا عذاب دیوے کہ کبھی اسکے واسطے نجات ہی نہ ہو - یہ مذہب تو آریوں کا ہے کہ انسان کے واسطے نجات کبھی نہیں وہ کسی نہ کسی جون میں پڑا رہیگا - لیکن معلوم نہیں ہوتا ہے کہ لاکھوں کروڑوں کیڑے مکوڑے کب تک انسان بنینگے - ایک ایک قطرے میں صدہا کیڑے پائے جاتے ہیں - آریوں کا پرمیشر لیا دیوالہ ہے کہ کل جگ آگیا مگر تاحال کوئی صورت مکتی کی انسانوں کے واسطے پیدا نہیں ہوئی -

نشان ڈوئی کی یادگار

سکرٹری انجمن احمدیہ کاٹھ گڑھ حضرت اقدس کی خدمت میں لکھتے ہیں :- بسم الله الرحمن الرحیم - نحمده ونصلی علی رسوله الکریم - مبارکباد - حضرت امام الوقت رئیس قادیان - السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہٗ - ڈوئی کے ہلاک ہونے کی خبر سنکر تمام جماعت کو خوشی حاصل ہوئی کہ الله تعالےٰ نے اپنا وعدہ پورا کردیا اور ایک کذاب کو صادق کی زندگی میں ہلاک کردیا - اس جگہ جماعت نے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی یادگار میں چندہ بھی جمع کیا ہے تاکہ کوئی یادگار بنائی جاوے اور چندہ انشاء الله جلدی قادیان بھیج دیا جاویگا :-

درخواست نماز جنازہ

محمد تقی صاحب سرہند سے اپنے برادر مرحوم کے واسطے نماز جنازہ کی درخواست کرتے ہیں عبد الحکیم صاحب احمدی اپنی مرحوم اہلیہ کے واسطے درخواست دعا کرتے ہیں -

میاں بوڑھے خان شکار پور سے ایک مرحوم بھائی جیون خان کے واسطے دعا - جنازہ کی درخواست کرتے ہیں -

المفتی

۵ بچے کے کان میں اذان - حکیم محمد عمر صاحب نے فیروز پور سے دریافت کیا کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو مسلمان اُس کے کان میں اذان کہتے ہیں - کیا یہ امر شریعت کے مطابق ہے یا صرف ایک رسم ہے -

فرمایا - یہ امر حدیث سے ثابت ہے - اور نیز اُس وقت کے الفاظ کان میں پڑے ہوئے انسان کے اخلاق اور حالات پر ایک اثر رکھتے ہیں - لہذا یہ رسم اچھی ہے - اور جائز ہے -

۶ نشان کے پورا ہونے پر دعوت - خان صاحب عبد الحمید نے کپور تھلہ سے حضرت کی خدمت میں ڈوئی کے متعلق نشان کے پورا ہونے کی خوشی پر دوستوں کو دعوت دینے کی اجازت حاصل کرنے کیواسطے خط لکھا - حضرت نے اجازت دی اور فرمایا - کہ تحدیث بالنعمت کے طور پر ایسی دعوت کا دینا جائز ہے -

۷ سفری تاجر - ایک صاحب محمد حمید الدین کا ایک سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں اور میرے بھائی ہمیشہ تجارت عطریات وغیرہ میں سفر کرتے رہتے ہیں کیا ہم نماز کیا کریں -

فرمایا - سفر تو وہ ہے جو ضرورتاً گاہے گاہے ایک شخص کو پیش آوے نہ یہ کہ اُس کا پیشہ ہی یہ ہو کہ آج یہاں کل وہاں اپنی تجارت کرتا پھرے - یہ تقوی کے خلاف ہے کہ ایسا آدمی اپنے کو مسافروں میں شامل کرکے ساری عمر نماز قصر کرنے میں ہی گذار دے -

۸ صنعت کفار سے فایدہ حاصل کرنا - ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ جب ریل دجال کا گدھا ہے تو ہم لوگ اسپر کیوں سوار ہوں -

فرمایا - کفار کی صنعت سے فایدہ اُٹھانا منع نہیں ہے - آں حضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا تھا - کہ گھوڑی کو گدھے کے ساتھ ملانا دجل ہے - پس ملانے والا دجال ہے لیکن آپ برابر خچر پر سواری کرتے تھے - اور ایک کافر بادشاہ نے ایک خچر آپ کو بطور تحفہ کے بھیجی تھی اور آپ اُسپر برابر سواری کرتے رہے -

مبارک - حافظ عبد الرحیم صاحب کلرک دفتر سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے گھر میں فرزند نرینہ پیدا ہوا - الله تعالےٰ نیک اور عمر والا بنائے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء ـ اردت زمان الزلزلہ ـ

ترجمہ ـ میں نے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجائے ـ

نوٹ ـ یہ الہام گذشتہ اخبار (۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء) میں بھی شایع ہو چکا ہے اس سے کسی معمولی زلزلہ کی طرف اشارہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو بڑے زلازل کا ارادہ کیا ہے یہ ان میں سے ایک ہے جس کا وقت قریب آگیا ہوا معلوم ہوتا ہے ـ

۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء ـ لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دونگا ـ

(۲) انی مع الرسول اقوم

ترجمہ ـ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا ـ یعنی اس کی نصرت اور حفاظت کرونگا ـ

۲۵ مارچ ۱۹۰۷ء (۱) وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ـ

ترجمہ ـ ہم قسم کھاتے ہیں وقت چاشت کی اور رات کی جبکہ ڈھانپ لیوے کل چیزوں کو کہ تیرے پروردگار نے تجھے چھوڑ نہیں دیا ـ اور نہ تجھ سے ناخوش ہوا ہے اور البتہ آخرت کا گھر تیرے لئے اس دنیا کی نسبت بہت بہتر ہے ـ

(۲) وَاللہِ لَوْلَا الْاِکْرَامُ ـ لَهَلَكَ الْمَقَامُ ـ

قسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا اکرام ہم کو منظور نہ ہوتا ـ تو یہ مقام ہلاک ہو جاتا ـ

(۳) اِکْرَامًا تَسْمَعُ بِهٖ الْمَوْتٰى ـ

تیرا ایسا اکرام کرونگا کہ اسکے ذریعہ سے تو مردوں کو سنائے گا ـ

(۴) عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسٰى

ترجمہ اسکا علم میرے رب کو ہے میرا رب نہ بے راہ ہوتا ہے اور نہ بھولتا ہے ـ

(۵) لَا تَخْطَاءُ قَدَمُ الْعَامَّةِ قَدَمَ النَّبِیِّ

ترجمہ عام لوگوں کا قدم نبی کے قدم کو پامال نہیں کر سکتا ـ

(۶) بَلَغْتُ قَدَمَ الرَّسُوْلِ ـ

ترجمہ میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں ـ

(۷) اِنِّیْ عَلٰى کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ـ بیشک میں ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہوں ـ

۲۷ ـ مارچ کلواحد منهم نجی ـ (۲) انقلب علٰی عقبیہ ـ (۳) لقد اثرک اللہ علینا

الخطبۃ نمبر ۲

ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اوّل درجہ کے مخلصین میں سے ہیں ـ اور ہم ان کو حضرت بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے ـ اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے ـ کہ بذریعہ اخباروں کے واسطے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرنی اسواسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے ـ یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ـ اڈیٹر

اخبار قادیان ـ حضرت اقدس مع اہل بیت بخیر و عافیت ہیں درس قرآن حسب معمول مسجد اقصیٰ میں ہوتا ہے ـ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت ہیں ـ

اطلاع ـ اخبار بدر کا کاتب دو تین روز کی رخصت پر گیا تھا ـ آج ہفتہ ہو گیا ہے واپس نہیں آیا اس اخبار کی کاپیاں بمشکل تمام پوری ہو سکی ہیں قادیان میں کاتب کا ملنا مشکل ہے اسواسطے اگر اگلا اخبار دیر سے نکلے یا نہ نکل سکے تو احباب معذور سمجھیں ـ

بدرِ منوّر

درس قرآن شریف

(گذشتہ سے پیوستہ)

فصلّ۔ اس میں ف تعقیب کے واسطے ہے۔ یعنی جب ہم نے تجھے کوثر جیسی نعمت عطا فرمائی ہے تو اب بعد اس کے تجھے چاہیے کہ خدا تعالےٰ کے شکر میں نماز پڑھے اور قربانی دیوے۔

یا فؔ ترتیب اور سبب کے لئے ہے جیسا کہ ایک جگہ قرآن شریف میں آیا ہے **فوکزہ موسیٰ فقضیٰ علیہ**

فائدہ۔ اس سورۃ شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز اور قربانی کا حکم ہوا ہے۔ مگر زکوٰۃ کا حکم نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے پاس مال جمع نہیں کرتے تھے۔

ان شانئک ھو الابتر۔ ومن اعظم شانئہ من دلا والکفر به وبما جاء به وجعل ما جاء به من الاساطیر الاولین وانه سحر یؤثر۔ وانه قول البشر۔ او شعر او کہانة۔ او یعلمه البشر۔ فهذا سیل بلغ الزبی۔ وبه طم الوادی القری۔ فمن تولی الکبر من شنأه مکیا کان او مدنیا امیا کان او کتابیا وضیعا کان او شریفا حصل له نصیبه وحظه من شنائه والانتقام به علی قدر شنئه وعداوته۔ انظر صنادید قریش وعمائد مکة وسروات الوادی۔ وامائل مدینة الذین کان الناس ارادوا ان یتوجوهم ومکروا حتی قالوا لیخرجن الاعز منها الاذل۔ فجعل الله سبحانه الخیر کله له صلی الله علیه وسلم حتی قال ان تستفتحوا فقد جاءکم الفتح۔ وقال فی اموالهم فسینفقونها ثم تکون علیهم حسرة ثم یغلبون۔ فمن رأیت لهم من باقیة فشانئ رسول الله صلی الله بل شانئ خلفائه ونوابه ابتر من کل خیر وهذا ظاهر لا خفاء فیه ما آل الیه امر ابی جهل وابن ابی بن سلول وابی عامر الراهب الذی اسس بناءه علی شفا جرف هار فانهار به فی نار جهنم۔ وذلک طریدا شریدا وحیدا وما حصل لمن خالف الصدیق من العرب ومن خالف الفاروق من کسری وعمال قیصر وملوک مصر ومن خالف عثمان من اهل افریقه وخراسان ومن خالف علیا۔

ثم من خالف فی زماننا المبارک مجدد المائة الرابعة عشر وزعیمها والمهدی المعهود والمسیح الموعود

تحقیق دشمن تیرا ہی ابتر ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی دشمنی یہ تھی جو آپ کی وعظ توحید کی تردید کی گئی اور آپ کی رسالت جو تعظیم الٰہی اور شفقۃ علیٰ خلق اللہ کے لئے تھی اس کا ...... انکار کیا گیا اور آپ پر جو کتاب ہدایت کے لئے نازل ہوئی اُس کو رد کیا گیا بلکہ آپ کو کہا گیا کہ یہ صرف کہانیاں ہیں جو تم پیش کرتے ہو۔ حالانکہ وہ تمام بیانات اسکے لئے بشارات اور انذار تھے اور بعض نے کہا کہ یہ الہام الٰہی نہیں بلکہ صرف ایک انسان کا قول ہے۔ کسی نے کہا یہ ایک شاعر ہے جو شعر گوئی کرتا ہے اور کسی نے کہا کہ یہ ایک کاہن ہے جو کہانت کا کام کرتا ہے۔ اور کوئی بولا کہ کسی انسان نے اس کو تعلیم کی ہے۔ پس یہ ایک سیلاب تھا جو بہت بڑھ گیا تھا اور اس سے وادی تک بھر گئی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سے جو کوئی تکبر کے ساتھ بڑھا اُس نے اپنی بدبختی کا حصہ لیا اور اُسکا بدلا پایا خواہ وہ مکی تھا یا مدنی تھا۔ خواہ ان پڑھ تھا اور خواہ اہل کتاب میں تھا۔ خواہ عوام میں سے ہوا خواہ شرفا میں سے ہوا۔ سب نے اپنا بدلا کافی پایا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے اور آپ کے ساتھ عداوت کرنے والوں میں سے ہر ایک نے اپنی قدر کے مطابق اور اپنی عداوت کے درجہ کے موافق اپنا کیا اور بویا اُٹھایا اور ابتر ہوا۔ سرداران قریش کی طرف دیکھو اور عمائد مکہ کی طرف نظر کرو اور اس وادی کے سرداروں کی طرف نگاہ کرو اور شہر کے ارکان کا حال دیکھو جن کو لوگ اپنی سرداری کا تاج دینے تھے اور انھوں نے تدابیر کیں اور کہا کہ اس شہر کے شرفا ذلیل لوگوں کو یہاں سے نکال دینگے۔ پس اللہ تعالےٰ نے تمام خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کر دی اور دشمن محروم رہے اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اگر تم فتح چاہتے ہو تو اب فتح تمہارے لئے آگئی ہے۔ اور اُن کے اموال کے متعلق فرمایا کہ قریب ہے کہ وہ اپنے مال خرچ کرینگے پھر وہ خرچ بھی اُنکے لئے موجب حسرت ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائینگے پس کیا تو دیکھتا ہے کہ ان تیموں میں سے کوئی باقی ہے۔

سو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن بلکہ آپکے خلفاء راشدین اور آپکے نائبوں کے دشمن بھی ہر ایک نیکی سے ابتر ہوئے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کوئی مخفی بات نہیں۔ دیکھو ابو جہل کا کیا انجام ہوا اور ابن ابی بن سلول نے کیا نتیجہ پایا اور پادریوں کے لارڈ بشپ ابو عامر کو دیکھو جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں سارا زور خرچ کیا اور آگ کے گڑھے کے کنارے پر بڑی بنیاد کھڑی کی اور پھر اُسی آگ میں گرایا گیا۔ اور اکیلا آوارہ بیکس اور بے بس ویرانوں کے اندر ہلاک ہو گیا۔ پھر دیکھو کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوا جنھوں نے اہل عرب میں سے خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی اور پھر اُن کا کیا حال ہوا جنھوں نے حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا اگرچہ وہ بڑی سلطنتوں کے قیصر اور کسریٰ تھے اور مصر کے ملک کے بادشاہ تھے اور پھر اُن اہل افریقہ اور اہل خراسان کو کیا حاصل ہوا جنھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی تھی اور پھر انھوں نے کیا پایا جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی۔ اور انکا کیا حال ہوا جنھوں نے معاویہ اور بنو امیہ کی تحقیر کی۔

پھر اس کی مثال زمانہ حال میں موجود ہے۔ دیکھو کہ ان لوگوں کا حال ہو رہا ہے جنھوں نے ہمارے اس مبارک زمانہ میں چودھویں صدی کے مجدد اور متکفل مہدی معہود اور مسیح موعود

كداعي - الاترى ليكهرام وشيطان النصارى اثم وامثالهما كل اخذ بذنبه -

وكذا من دونهم كل شانئ محمد رسول ابتر - و شانئ خلفائه ابتر من كل خير فيبطل رفع ذكره بل ذكره بالخير وابتر اهله وماله اخر الدنيا والاخرة وابتر حيوته وصحته وفرصته فلا ينتفع بها في الدنيا ويتزود بها الاخرة فما بقيت اذنه داعية للخير وبصره وبصيرة ناظرة الى السنن الالهية لازدياد الايمان والمعرفة ومحبة الله وابتر من الانصار والاعوان للاعمال الصالحة وابتر من ذائقة حلاوة الايمان وان باشر نقلبه من الاوابد والشوارد - وهذا جزاء من شنأ بعض احبائه صلى الله عليه وسلم لاجل هواه او متبوعه او شيخه او امير او كبيره - وقد قال الله تعالى قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله -

فاعطيناك الكوثر مقدمة وتسلية تفيد قوة في قلبه صلى الله عليه وسلم وقلب خلفائه ويزيل الجبن عن انفسهم ليمكنهم الاشتغال بالانكار على تكفير من خالفهم من جميع العالم من كان واظهار البراءة عن معبوداتهم فانظر الهبة العظيمة من الواهب العظيم والاشارة بان ذات الهبة على قدر الموهب العظيم فباي كتاب بعد الله تبتغون وباية سنة بعد سنن الله تقتفون - رأينا دلائلكم واورادكم ووظائفكم -

وتدبرنا كتاب الله وسنة رسوله فما وجدنا شيئا فما عندكم ينفد وما عند الله باق - فهل ادعيتم ولو كان الدعاء الذي تعرفون معناه ولا يعرف احد من المتكلم بمثل الفاتحة او تعوذا تتكلم كالتعوذ بالمعوذتين - لا والله بل كلا والله دلائل الخيرات كتاب الله جل وعلا شانه والسيف القاطع سيف الله سبحانه والمغني كلام الله المغني بل ما عندكم ليس يقرب بقول الكذاب - انا اعطيناك الجماهر فصل لربك وهاجر ان مبغضك رجل كافر فان الالفاظ والترتيب فيها اخذ من هذه السورة -

قال الله تعالى اولم يكفهم انا انزلنا اليك الكتاب يتلى عليهم ان في ذلك لرحمة وذكرى لقوم يومنون. تمت بحمد الله وحوله وقوته ومنته واحسانه والحمد لله رب العلمين ه

کی مخالفت کی مثال میں آریہ لیکھرام کو دیکھو اور نصاریٰ کے شیطان آتھم کو دیکھو اور لدھیانہ کے سعد اللہ ابتر کو دیکھو ہر ایک اپنے گناہوں کے بدلے میں پکڑا گیا۔ اور اپنے بدلے کو پا بیٹھا۔

اور ان کے سوائے اور بھی سب دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کے خلفاء کے ہر ایک چیز سے ابتر اور بے نصیب ہیں اور ان کا ذکر خیر کیساتھ ہونا بند ہو جاتا ہے اور ان کا اہل اور مال سب ابتر ہو جاتا ہے اور دین اور دنیا میں نقصان پذیر ہوتا ہے۔ ان کی حیاتی اور ان کی صحت اور ان کی فرصت سب ابتر ہوتی ہیں وہ ان چیزوں سے نہ دنیا میں فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور نہ دین میں۔ ان کے کان ایسے نہیں رہتے کہ وہ خیر کی بات سن سکیں ۔ اور نہ ان کو ایسی بصیرت نصیب ہوتی ہے کہ اللہ کی [illegible] دیکھکر اللہ تعالیٰ کی محبت معرفت اور ایمان میں ترقی کر سکیں اور وہ اس بات سے محروم رکھے جاتے ہیں کہ انکا کوئی ناصر اور مددگار ان کے اعمال صالح میں ہو اور اس بات سے محروم ہوتے ہیں کہ ایمان کی شیرینی کو چکھ سکیں اور اگرچہ وہ لوگوں میں [illegible] تاہم ان کا دل جنگل میں بھاگتے ہوئے آوارہ کی طرح اکیلا ہوتا ہے۔ یہی جزا ان لوگوں کو ملتی ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی کیساتھ عداوت کی اور اپنی حرص وہوا کی پیروی کی سب کا حال یہی ہوا خواہ وہ بڑا تھا یا چھوٹا تھا۔ امیر تھا۔ یا غریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو کہدو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ خدا تمہارے ساتھ محبت کریگا۔

پس ہمنے تجھے کوثر عطا کی ہے پہلے سے اور تسلی کے لئے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو اور آپ کے خلفاء کے دل کو قوت ملی اور انکے نفسوں سے کمزوری کو دور کیا گیا تا کہ ان کو اس امر پر قوت عطا کی جائے کہ اپنے مخالفوں کی تکفیر کریں خواہ وہ دنیا جہان میں کوئی ہو اور کہیں ہو۔ اور انکے معبودوں سے بیزاری کا اظہار کریں پس دیکھو کہ یہ کتنی بڑی بخشش ہے جو بڑے صاحب بخشش کی طرف سے ان کے حصہ میں آئی۔ اور اس میں شک نہیں کہ اس موہبت کی عظمت اس ذات کی قدر کے مطابق ہے جو مہدی عظیم ہے پس اللہ کی کتاب کے بعد تم کس کتاب کو چاہتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی سنت کے بعد تم کس سنت کی پیروی کرتے ہو۔ ہم نے تمہارے دلائل اور تمہارے اوراد وظایف دیکھے ہیں -

اور ہم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اور اسکے رسول کی سنت میں تدبر کیا ہے پس ہمنے کوئی شے اس سے بہتر نہیں پائی جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونیوالا ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے وہ بڑی سی بڑی دعا انکا لو جسکے تم معنے جانتے ہو مگر کوئی دعا تم فاتحہ کی مانند نہ پاؤگے اور نہ کوئی تعوذ تم معوذتین کے برابر پا سکوگے۔ ہرگز نہیں بلکہ میں قسم کہاتا ہوں۔ کہ ہرگز نہ پاؤگے

دلائل الخیرات تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتاب ہی ہے اور قطع کرنیوالی تلوار اللہ تعالیٰ جل سبحانہ کی تلوار ہے اور غنی کرنیوالی تو اللہ تعالیٰ ہی کی کلام مغنی ہے بلکہ تمہارے پاس تو اسکے قریب بھی نہیں جو کذاب نے ایک قول گھڑا تھا۔ اور کہا تھا ہمنے تجھے ہی عطا کئے ہیں پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور بجز شکر تیرا بغض رکھنے والا کافر ہے انہیں الفاظ اور ترتیب اسی سورت سے نقل کی گئی ہے اور بے موقع و محل الفاظ لگا کر ایک سورۃ بنائی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا انکے واسطے یہ کافی نہیں کہ ہمنے تجھپر ایک کتاب نازل کی جو ان پر پڑھی جاتی ہے اسمیں مومنوں کے واسطے رحمت اور نصیحت ہے

اللہ تعالیٰ کی حمد اور مدد اور قوت اور احسان کے ساتھ تفسیر سورہ کوثر کا حصہ پورا ہوا جو حضرت مولوی نور الدین صاحب کے قلمی مسودہ سے نقل کیا گیا اور تتمہ کیا گیا ہے اور ترجمہ کرکے آپکو دکھلا لیا گیا ہے ۔ والحمد للہ رب العلمین

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سچ سچ ۔ کان کھولو اور سنو

مسیحا سے جب تک صفائی نہوگی
بلاؤن سے ہرگز رہائی نہ ہوگی

بھلوں کو برا کہنا اچھا نہیں ہے
برائی سے سن لو بھلائی نہ ہوگی

خدا کے ہین مرسل مسیحا موعود
بغیر ان کے اب حق نمائی نہ ہوگی

اگر تم نہ مانو گے اس کی نصیحت
وہ آئے گی شامت کہ آئی نہ ہوگی

یہ سن لو اڑے وقت میں آنیوالے
وہ پاؤگے تکلیف پائی نہ ہوگی

ایسی طاعون سے اب تو ڈیرے جائے
مگر اس سے جب کچھ صفائی نہ ہوگی

تو حق اپنی چمکار دکھلائے گا اور
کہ پہلے کبھی بھی دکھائی نہ ہوگی

خدا کے نشانون کی تحقیر کرنا
سنو اس مین کچھ بہترائی نہ ہوگی

چلو اب نہ بے راہ جب راہ نما ہے
پھر ایسی کبھی راہ نمائی نہ ہوگی

دکھاتے ہین وہ راہ تم کو مسیحا
کسی نے کبھی جو دکھائی نہ ہوگی

مذاہب مین باہم وہ جنگ و جدل ہے
کہ ایسی کبھی پھر لڑائی نہ ہوگی

چلاتے ہین وہ تیغ اس مین مسیحا
کہ ایسی کسی نے چلائی نہ ہوگی

پھرے بھاگتا ان سے ہر سو ہے باطل
ہے وہ مار کھائی کہ کھائی نہ ہوگی

مرا ابن مریم ہوا زندہ اسلام
اب آگے کو اس کی خدائی نہ ہوگی

یہ اسلام کے غالب آنے کے دن ہین
کسی کو بھی اس پر بڑائی نہ ہوگی

مسیحا کو نصرت ملیگی وہان سے
کہ منکر کو وان تک رسائی نہ ہوگی

خدا بگڑی امت بنائے گا ایسی
کہ بگڑی ہوئی یون بنائی نہ ہوگی

تمہارے بھلے کی یہ باتین ہین ساری
کبھی ایسی پر خیر خواہی نہ ہوگی

ابھی وقت ہے چھوڑو بغض و تعصب
سلامت رہوگے تباہی نہ ہوگی

مسلمان مسلمان مسلمان بنو تم
قیامت کے دن روسیاہی نہ ہوگی

ملے گی سعادت تمہین دو جہان کی
وہ پاؤگے عزت کہ پائی نہ ہوگی

کرو دین کی خدمت مسیحا کی مانو
بغیر اس کے حاجت روائی نہ ہوگی

یہ مطلب کی ہین باتین کام آنیوالی
کہاں ان کو جگ ہنسائی نہ ہوگی

نہین باز آتے تو سچ مجھ سے سن لو
کہ ایسی کسی نے سنائی نہ ہوگی

دعائین کرو لاکھ تم سر کو پیٹو
بجز ان کے مشکل کشائی نہ ہوگی

دیگر
(اور سن لو)

صادقون کو کاذبون کے ہین یہ جھٹلانیکے دن
اس لئے حق نے کہا ہین زلزلہ آنیکے دن

غافلو! تم حق کے فرمانے سے ہو ناراض کیون
حسب حالت ہین تمہارے جب غضب لانیکے دن

تمکو باطل کی حمایت پر ہے جب ناز اس قدر
حق کو ہین حق کی حمایت پر اتر آنے کے دن

حق و باطل کا ہوا اتنا ہے جب جھگڑا دراز
اس تنازعہ کے ہین آخر فیصلہ پانیکے دن

شوخیان اچھی نہین قوم مسلمان ان دنون
سنت پیشینیان ہین یاد دلانے کے دن

دیکھ لو اعمال خود آئینہ قرآن سے
کیا یہ وہ اسلام ہے جس پر ہین اترانیکے دن

زلزلے آتے رہے بے شک یہ سچی بات ہے
کاذبون کے ہین ابھی مین پھر سزا پانیکے دن

صادقون نے جان دیدی صدق کو زندہ کیا
کذب مرجاتا ہے پھر کاذب کے مرجانیکے دن

کہتے ہین خس کم جہان پاک اک مثل مشہور ہے
ہین خس و خاشاک کے اب دور ہو جانیکے دن

خود نظر آئیگا جب امت بنی خیر الامم
اب چلو آتے ہین امت کے سدھر جانیکے دن

اپنی حکمت اور آرا سے خدا کرتا ہے کام
اب ہی دن تھے مسیحا کے اتر آنے کے دن

انتظاری سے بڑھیگی بے قراری اعزہ
مرنے والا مر گیا اپنے مرجانے کے دن

خطۂ کشمیر جس کو کہتے ہین جنت نظیر
اس کا مدفن بن چکا ہے دفن ہو جانیکے دن

دوستی مردون سے ہے اور زندون سے بیر
آچکے پھر ایسی باتون سے فلاح پانیکے دن

حق کو خوش کرنے کی راہین تم کو دکھلائی گئین
بعد صدیون کے لئے ہین یہ رضا پانیکے دن

صلح کے ایام ہین دین حق نے تم کو نعمتین
ہین یہ گمراہون کو راہ راست پر لانیکے دن

زندگی پاؤ کلام حق سے اے مردہ دلو
ورنہ پچھتانا پڑیگا تم کو مرجانے کے دن

ان دنون کی قدر کرنا بات دانائی کی ہے
عقل دکھلاؤ کہ ہین یہ عقل دکھلانے کے دن

تیرگی نفس سے سمجھے ہو جس کو روشنی
اب مسیح پاک سے ہین روشنی پانے کے دن

نفس کا جنجال ہے جس کو سمجھتے عیش ہو
چھوڑ دو اس عیش کو لائیگا دکھ پانیکے دن

تم کو قرآن سے ہے ملتی جب حیات طیبہ
کیون نہین پاتے اسے جب اس کے ہین پانیکے دن

تم سے حامد کی یہ ہے اک ناصحانہ التماس
ورنہ سمجھے گا خود وہ یار سمجھانیکے دن

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نظم

(از تصنیف منشی نعمت اللہ خان صاحب مضطر احمدی بدایونی محرر جنگلی نجیب آباد)

جو مضطر صاحب نے نہایت دردناک لہجہ مین ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود کے حضور مسجد مبارک مین سنائی اور آپ نے پسند فرما کر حکم دیا کہ درج اخبار کی جاوے۔

کرتا ہون شکر اس کا جس نے یہ دن دکھایا
جو مدعا تھا میرا وہ آج مین نے پایا

برسون پھرا بھٹکتا مین جس کی جستجو مین
جس کی طلب مین کیا کیا رنج و الم اٹھایا

خواہش مین جس کی ہر دم جان حزین تھی بیکل
پہلو مین دل بھی کیا کیا تڑپا و تلملایا

آنکھین تھین جس کی خواہان دل جس کو ڈھونڈتا تھا
جس آرزو مین مین نے مطلق نہ چین پایا

امید جس کا اب تک دیتی رہی سہارا
وہ وقت دیکھ مضطر آیا قریب آیا

ہر روز دعائین جس کی خالق سے مانگتا ہے
اپنون سے ہوگیا ہے جس کے لئے پرایا

کر صبر تیرا مقصد ہوگا ضرور حاصل
مشہور ہے جہان مین ڈھونڈا اسی نے جس نے پایا

یعنی یہ تھی تمنا دار الامان پہونچون
شوق حصول زیارت تھا اپنا رنگ لایا

جس کیلئے تھی مضطر مضطر کی جان مضطر
حسرت ہوئی وہ پوری حاضر غلام آیا

آنکھون کو میری دولت آج ہوئی وہ حاصل
جس چاہ نے تھا مجھ کو شام و سحر رلایا

مانتا ہون دل سے ایمان ہے یہ میرا
مرسل ہین آپ حق کے جو حق تھا کہہ سنایا

بے شک ہیں آپ عیسیٰ بے شک ہیں آپ مہدی
بےشبہ آپ ہیں وہ جس نے جہاں میں آکر
معدوم ہو چکا تھا اسلام ہی جہاں سے
جاہلا کیوں پر اپنی کرتے تھے ناز کیا کیا
اسباب ظاہری پر تھا اُن کو زعم کیسا۔
غیظ و غضب تعصّب کبر و غرور و نخوت
ظلم و زنا خباثت فسق و فجور و غفلت
مامور ہو کے حق کے آئے ہیں آپ جب سے
کیا تاب ٹھہریں منکر آکر مقابلہ میں
جو چاہیں کہہ لیں دشمن تیرا ہے بول بالا
بتلائے کوئی مجھکو کیا آپ کا بگاڑا
ڈوئی نہ تاب لایا۔ حسرت سے اور دکھ سے
غارت ہوا قصوری بڑھ بڑھ کے بولتا تھا
کیا سوچتے ہیں منکر یہ خوب یاد رکھیں
روحانیت سے خالی دل ان کے ہیں سراسر
مانیں نہ مانیں منکر پر آپ نے تو اُن پر
مرزا غلام احمد ہیں پیشوا ہمارے
عیسیٰ کا آسماں سے آنا ہے غیر ممکن
پیارے مسیح دوراں کیا آپ کو سناؤں
کی ترک ظالموں نے رسم سلام مجھ سے
سرگرم رات دن ہیں ایذا رسانیوں میں
آتا ہے لطف مجھکو اب تو جفاؤں میں
یا رب یہ ہے تمنا اس مضطر حزیں کی

وہ آپ ہیں بلاشک تھا جس کا حکم آیا
وحدت کو دی ترقی بدعات کو مٹایا
مخلوق نے دلوں سے خالق کو تھا بھلایا
خواہش نے مال و زر کی دنیا میں تھا پھنسایا
اس ترک نے دلوں میں تھا سب کے دخل پایا
حرص و ہوس عداوت ہر دل میں تھا سمایا
رنج و ملال و نکبت چاروں طرف تھا چھایا
ان سب کا کذب تو نے اسید ھا چلن بتایا
جو جو ہوا مقابل نیچا اُسے دکھایا
کس نے ہے خاک اُڑا کر منہ چاند کا چھپایا
آخر مخالفوں نے سر اپنا ہی تو کھایا
ناکام ہو کے آخر منہ خاک میں چھپایا
اللہ نے دشمنی کا اسکو مزا چکھایا
پکڑیگا اُس کو خالق جس نے ہے حق چھپایا
لاکھوں نشان دیکھے جھوٹا مگر بتایا
اتمام کر دی حجت حق کی طرف بلایا
ہم کو طریقہ سچا اسلام کا سکھایا
مانو کہا ہمارا آنا تھا جس نے آیا
جب مخالفوں نے احقر کو یہ ستایا
گمراہ نام رکھا کافر مجھے بتایا
اپنے کرم سے مجھکو اللہ نے بچایا
پایا ہے میں نے جو کچھ وہ آپ ہی سے پایا
سر پر ہو تا قیامت بس تیرا ہی سایا

بقیہ ڈائری

مہمان کا حق ۲۴۔ مارچ ۱۹۰۷ء سید حبیب اللہ صاحب کو مخاطب کر کے حضور نے فرمایا کہ آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اُٹھا کر آیا ہے۔ اسواسطے میں اُس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آگیا ہوں۔

بے تحقیق فتوی فرمایا۔ خدا کی قدرت ہے کہ ہمارے سلسلہ کے متعلق علماء زمانہ نے بے دیکھے سمجھے فتوی دیدیا اور ہم کو نصاریٰ سے بھی بدتر لکھا۔ ان کو چاہئیے تھا کہ پہلے ہمارے حالات کی تحقیقات کرتے۔ ہماری کتابیں اچھی طرح سے پڑھ لیتے۔ پھر جو انصاف ہوتا وہ کرتے تعجب ہے کہ یہ لوگ ابتک اسلام کی حالت سے غافل ہیں۔ گویا ان کو معلوم ہی نہیں کہ اسلام کس شکنجہ میں پڑا ہے۔ اسلام کی اندرونی حالت بھی اس وقت خراب ہے اور بیرونی حالت بھی خراب ہو رہی ہے۔

وفات مسیح سارا زور ان لوگوں کا اسبات پر ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ حالانکہ نہیں سوچتے کہ یہ بات تو قرآن شریف میں لکھی ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر شہادت دی ہے کہ میں ان کو مردوں میں دیکھ آیا ہوں۔ قرآن شریف میں پہلے توفی کا لفظ ہے اور رفع اُس کے بعد ہے۔ پھر یہ بھی سوچنا چاہئیے کہ حضرت عیسیٰ کے زندہ ماننے میں اسلام کو کیا فایدہ حاصل ہے۔ سوائے اسکے کہ عیسائیوں کے جھوٹے خدا کو ایک خصوصیت حاصل ہو جاتی ہے اور عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ کو خدا بنا لیتے ہیں۔ اور جاہل مسلمانوں کو دھوکہ دیکر عیسائی بنا لیتے ہیں۔ یسوع کو زندہ ماننے کا یہ نتیجہ ہے کہ ایک لاکھ مسلمان مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا ہے۔ یہ نسخہ تو آزمایا جا چکا ہے۔ اب چاہئیے کہ دوسرا نسخہ بھی چند روز آزما لیں۔ جو ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے تھے قاعدہ ہے کہ جب ایک دوائی سے فایدہ حاصل نہ ہو تو انسان دوسری کو استعمال کرتا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ عیسائیت کو مٹانے کے واسطے اس سے بڑا اور کوئی ہتھیار نہیں کہ جس وجود کو وہ خدا بناتے ہیں اُسے مردوں میں داخل ثابت کیا جاوے۔ پہلے پادری لوگ قادیان میں بہت آیا کرتے تھے۔ اور خیموں میں ڈیرے لگاتے تھے اور وعظ کیا کرتے تھے۔ مگر جب سے ہم نے یہ دعوے کیا ہے انھوں نے قادیان آنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ ایسا ہی لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بڑے مجمع میں مسیح کی زندگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ایک بڑا لیکچر دیکر حضرت مسیح کی فضیلت آنحضرت پر ثابت کرنی چاہی تھی۔ تب کوئی مسلمان بھی اُس کا جواب نہ دے سکا لیکن ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب نے اُٹھکر جواب دیا اور کہا کہ قرآن شریف اور انجیل ہر دو سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے معجزات دکھانے والے ابتک موجود ہیں۔ اس سے بشپ لاجواب ہو گیا۔ اور اُس نے ہماری جماعت کے ساتھ گفتگو کرنے سے بالکل گریز کیا۔ ہمارے اصول عیسائیوں پر ایسے بتھر ہیں کہ وہ ان کا ہرگز جواب نہیں دے سکتے۔ یہ مولوی لوگ بڑے بدقسمت ہیں جو ترقی اسلام کی راہ روکتے ہیں۔ عیسائیوں کا تو سارا منصوبہ خود بخود ٹوٹ جاتا ہے جب کہ ان کا خدا ہی مرگیا تو پھر باقی کیا رہا۔

وقت بہار اسلام نے بڑے بڑے مصائب کے دن گذارے ہیں اب اُس کا خزاں گزر چکا ہے اور اب اُسکے واسطے موسم بہار ہے۔ ان مع العسر یسرا۔ تنگی کے بعد فراخی آیا کرتی ہے۔ تنگی کے بعد فراخی آیا کرتی ہے۔ مگر مُلاں لوگ نہیں چاہتے کہ اسلام اب بھی سرسبزی اختیار کرے۔ اسلام کی حالت اس وقت اندرونی بیرونی سب خراب ہو چکی ہوئی ہے۔ ظاہری سلطنت اسلامی جو کچھ ہے وہ بھی نہایت ضعف کی حالت میں ہے اور اندرونی حالت یہ ہے کہ ہزاروں گرجاؤں میں جا بیٹھے ہیں۔ اور بہت سے دہریہ ہو گئے ہیں۔ جب یہ حالت اسلام کی ہو چکی تو کیا وہ خدا جس کا وعدہ تھا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون۔ ہم نے ہی یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اُس کے محافظ ہیں کیا وقت نہیں آیا کہ اب بھی اسلام کی حفاظت کرے۔

صدی کا سر فرمایا۔ آں حضرت صلی اللہ کی یہ لوگ تکذیب کرتے ہیں کہ اس صدی کے مجدد کو نہیں مانتے۔ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ

ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوگا۔ صدی سے ۲۵ سال گذر گئے یعنے پورا چوتھا حصہ صدی کا طے ہو گیا ہے اب بتائیں کہ وہ مجدد کون ہے اور کہاں ہے۔ ہم سے پہلے سب لوگ اس مجدد کے منتظر تھے بلکہ صدیق حسن خان کا یہ خیال تھا کہ شاید مَیں ہی بن جاؤں اور عبد الحی لکھنو کے والے کا بھی ایسا ہی خیال تھا۔ مگر اپنے خیال سے کیا بنتا ہے۔ جب تک خدا کسی کو نہ بنائے کون بن سکتا ہے۔ جسکو خدا تعالےٰ کسی کام پر مامور کرتا ہے وہ اُس کو عمر عطا کرتا ہے۔ اُسے اُس کے کام کے واسطے توفیق عطا کرتا ہے اُس کے لئے اسباب مہیا کرتا ہے۔ دوسرے لوگ اپنے خیال میں ہی مر کھپ جاتے ہیں۔ اور ان سے کچھ بن نہیں سکتا۔ کوئی جھوٹا تحصیلدار بھی بنے تو دو چار روز کے بعد گرفتار ہو کر جیل خانہ میں چلا جاتا ہے چہ جائے کہ کوئی خدا کی طرف سے مامور اپنے آپ کو کہے حالانکہ وہ مامور نہ ہو۔

امام

ذکر ہوا کہ چکڑالوی کا عقیدہ ہے کہ نماز میں امام آگے نہ کھڑا ہو بلکہ صف کے اندر ہو کر کھڑا ہو۔ فرمایا۔ امام کا لفظ خود ظاہر کرتا ہے کہ وہ آگے کھڑا ہو۔ یہ عربی لفظ ہے اور اس کے معنے ہیں وہ شخص جو دوسرے کے آگے کھڑا ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ چکڑالوی زبان عربی سے بالکل جاہل ہے۔

اسلام اور عیسائیت کے مابین فیصلہ

۹ مارچ ۱۹۰۸ء۔ فرمایا کہ ڈوئی کے ساتھ کوئی ہمارا ذاتی جھگڑا نہ تھا بلکہ وہ مذہب عیسوی کا اس زمانہ میں ایک ہی پیغمبر تھا اور تمام دُنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے واسطے دعا اور کوشش میں مصروف تھا۔ پس اُس کی ہلاکت سے اسلام اور عیسائیت کے مابین فیصلہ ہو گیا ہے۔ وہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود خنزیر کو قتل کریگا وہ خنزیر یہی ڈوئی تھا۔ اور اتنا بڑا آدمی تھا کہ اُس کے مرنے کی تاریں فوراً تمام دنیا میں دی گئی تھیں۔ اور صدہا اخباروں میں اُس کا ذکر چھپا کرتا تھا اور سب لوگ اُسے بخوبی جانتے ہیں۔ لیکھرام وغیرہ کے حالات تو اسی ملک میں محدود تھے اور ممکن ہے کہ انکی متعلق پیشگوئی اور پھر ان کی موت کی خبر ان ممالک میں نہ پہنچی ہو مگر اس کے متعلق کوئی ایسا نہیں کہہ سکتا۔ لیکھرام تو صرف پنجاب اور بعض علاقجات ہند میں مشہور تھا ورنہ ایک گمنام اور بے نشان آدمی تھا لیکن ڈوئی کے نام اور حالات سے یورپ اور امریکہ کے بادشاہ بھی واقف تھے اُس نے ایک دفعہ دنیا کے گرد دورہ کیا تھا۔ اور ہند کے جزیرہ سیلون میں بھی آیا تھا جو شخص ایسے عظیم الشان نشان کا بھی انکار کرے وہ بہت ہی بے حیا ہوگا اور اُس کا جُرم قابل عفو نہ ہوگا۔ قدرت خدا اُدھر ڈوئی مرا اِدھر بذریعہ الہام ہمکو اس کی موت کی خبر دی گئی۔ اور ساتھ ہی الہام ہوا انّ اللّٰہ مع الصادقین۔ یہ اُس مباہلہ کی طرف اشارہ تھا جو اُس کے اور میرے درمیان ہو چکا تھا کہ خدا نے صادق کو فتح دی۔

کیا لیکھرام زندہ ہے

ذکر تھا کہ ایک آریہ کہتا تھا کہ ہم لوگ تناسخ کے قائل ہیں ہم میں کوئی مرتا نہیں۔ اور لیکھرام مرا نہیں بلکہ زندہ ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ لیکھرام نے جب خود مباہلہ کیا تھا۔ اپنے پرمیشر کے آگے وید پیش کر کے فیصلہ چاہا تھا کہ سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ ہو جائے اور میرے حق میں پیش گوئی کی تھی کہ مرزا صاحب تین سال میں مر جائینگے اور میں نے خدا سے الہام پا کر پیشگوئی کی تھی کہ وہ چھ سال میں مر جائے گا۔ تو پھر جب وہ اس مباہلہ کے نتیجہ میں مر گیا اور اپنی موت سے خود شہادت دے گیا کہ اسلام سچا ہے اور وید جھوٹے ہیں تو اب اُس کو زندہ کہنا کیا معنے رکھتا ہے۔ اور اگر بہر حال تناسخ ہی درست ہوتا تو پھر بھی کسی کو کیا معلوم ہے کہ وہ کس کیڑے یا چرندے یا چارپائے کی جون میں ہے اور کس عذاب اور دُکھ میں گرفتار ہے۔

کن ویدوں پر آریہ عاشق ہوئے

فرمایا تعجب ہے کہ آریہ لوگ ویدوں کے کیوں شیدائی بنے پھرتے ہیں۔ نہ اُن میں کوئی معجزہ ہے۔ نہ کوئی نشان ہے نہ کوئی عمدہ تعلیم ہے۔ بلکہ ان لوگوں نے اُس کو دیکھا نہیں۔ اُس کو پڑھا نہیں ان کے بڑے بڑے پنڈت اس کے فہم سے قاصر ہیں۔ کیونکہ اوّل تو سنسکرت خود مردہ زبان ہے پھر ویدوں کی سنسکرت اور بھی نرالی ہے۔ باوجود اس قدر جہالت کے یہ لوگ شوخیاں دکھاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ شوخی اچھی نہیں ہوتی اس کا انجام بد ہوتا ہے۔ اپنی شوخیوں سے ہی آدمی مارا جاتا ہے۔

کثرت ملاقات کے برکات

سیالکوٹ کے ایک مولوی صاحب کا ذکر ہوا کہ وہ ایک جگہ مخالف مولویوں کے ساتھ مباحثہ کرنے گئے ہیں۔ فرمایا ...... مباحثات کا حق ان کو نہیں پہنچتا۔ کیونکہ وہ ہماری ملاقات سے بہت تھوڑا حصہ لئے ہوئے ہیں اور ان کو ہماری صحبت میں رہنے کا اتفاق بہت تھوڑا ہوا ہے اور جو ہوا ہے اُس کو بہت مدت گذر چکی ہے۔ یہاں دن رات نئے دلائل پیدا ہوتے ہیں صرف کتابوں کے دیکھنے سے کام نہیں چلتا بلکہ حاضری شرط ہے کیونکہ علم میں دن بدن ترقی ہوتی ہے (حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا)۔ ہاں یہ حق آپ کو پہنچتا ہے کیونکہ آپ کی توجہ دن رات اسی کام کی طرف ہے۔ پُرانی باتیں بھی آپ کے ذہن نشین ہیں اور تازہ باتیں بھی آپکے دماغ میں ہیں۔ اور آپ کو اس سلسلہ کے امور اور دلائل سے اچھی طرح واقفیت ہے۔ جب تک ایسا آدمی نہ ہو جس سے خطرہ ہے کہ لاعلمی کے سبب کہیں ٹھوکر کھائے۔

فری میسن

امیر کابل کا ذکر تھا کہ اُسکے فری میسن ہونے کے سبب اُس کی قوم اُس پر ناراض ہے۔ فرمایا۔ اس ناراضگی میں وہ حق بر ہیں۔ کیونکہ کوئی موحد اور سچا مسلمان فری میسنی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اُس کا اصل شعبہ عیسائیت ہے اور بعض مدارج کے حصول کے واسطے کھلے طور پر بپتسمہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اُس میں داخل ہونا ایک ارتداد کا حکم رکھتا ہے۔

نبی کریم کا سلام

۱۰ مارچ۔ فرمایا یہ عجب بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے مسیح موعود کو سلام کہا ہے اور وصیت کی ہے کہ مسیح موعود کو میرا سلام کہہ دینا۔ اب اگر آنے والا مسیح وہی ہے جو آسمان پر نبیوں کے درمیان موجود ہے تو وہ تو خود نبی کریم کے پاس سے ہو کر دُنیا میں آئیگا۔ چاہیئے تھا کہ وہ نبی کریم کی طرف سے سلام لیکر مسلمانوں کے پاس آتا نہ یہ کہ جب وہ یہاں آوے تو اس جہان کے لوگ اُس کو آں حضرت کا سلام پہنچائیں۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ "گھر سے میں آؤں اور خبریں تم سناؤ"۔ آں حضرت کا یہ سلام پیغام صاف بتلاتا ہے کہ وہ اُمت میں سے پیدا ہونے والا ایک شخص ہے جس کی ملاقات آں حضرت کیساتھ نہیں ہوئی۔

ثناء اللہ کی تحریر پر ایک نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی مخدومی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
ایک دوست نے رسالہ الہامات میرزا پر مجھے متوجہ فرمایا تھا۔ جب مین نے اس کو سرسری نظر سے دیکھا تو مین نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ایسی بے جا تحریرون پر ہماری جماعت کے افراد کو متوجہ نہین ہونا چاہیئے۔ اس لئے کہ قرآن کریم مین واعرض عن الجاھلین کا ارشاد صادر ہے۔ نیز یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لایعنیہ وجہ اس کی یہ ہے کہ مصنف رسالہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ میرزا صاحب کی پیشگوئیون کی پڑتال کرنی چاہیئے جن سے ان کی روحانی کدورت اور صفائی کا حال کھل جاوے۔ بادی النظر مین مصنف رسالہ کا یہ قاعدہ انصاف پر مبنی نظر آتا ہے لیکن پیشگوئیون پر جرح و قدح کرتے ہوئے وہ اس قاعدہ کو ایسے طریق پر استعمال کرتا ہے کہ اس کے درمیان اور ابوجہل و دیگر کفار کے درمیان کوئی فرق نظر نہین آتا بلکہ بعض سفیہانہ اقوال مین کچھ زیادہ ترقی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ اگر حضرت اقدس کی پیشگوئیون کی جانچ اور پڑتال قرآن کریم اور منہاج نبوت کو معیار قرار دے کر کرتا تو بہت مناسب ہوتا۔ مگر اس نے سراسر کفار اشرار کی تقلید کی ہے۔

وہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کی پیشگوئی کے متعلق بعض میرزائی افراد متردد ہو گئے۔ اور یہ نہین سوچتا کہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ مین بھی صلح حدیبیہ کے متعلق یہی لغو اعتراض شامل رہتا ہے۔

اسی طرح وہ یہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کا مخفی رجوع الی الحق معتبر نہین؟ اور یہ نہین جانتا کہ قرآن کریم مین یکتم ایمانہ موجود ہے

وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ رجوع اور ہاویہ مین تضاد کا علاقہ ہے مگر یہ نہین جانتا کہ ہاویہ کا مطلق لفظ ہاویہ کاملہ و ناقصہ پر مشتمل ہے اور شرط رجوع ہاویہ کاملہ سے متعلق ہے۔

وہ یہ بھی تحریر کرتا ہے کہ ایک ہی فعل رجوع اور ہاویہ نہین کہلا سکتا مگر افسوس کہ اس کو لولا الاعتبارات لبطل الحکمۃ بھی یاد نہین رہا۔ کیسی صاف بات ہے کہ جب ایک ہی فعل یا شے کے دو مختلف پہلو یا حیثیتین ہون تو ہر ایک کے اعتبار سے جدا جدا حکم بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ آتھم کا خوف و اضطراب بلحاظ مصائب و آوارگی بذاتہٖ وہ ہاویہ بھی تھا جو کہ شرط سے معلق نہ تھا اور وہی خوف بلحاظ اعتبار صداقت اسلام رجوع الی الحق بھی تھا۔

لیکھرام کے متعلق بھی اس کی جرح اسی قبیل کی ہے وہ کہتا ہے کہ خارق عادت عذاب کا ہونا لیکھرام کی زندگی کو مستلزم تھا اور یہ نہین سمجھ سکتا کہ اگر یہ استلزام صحیح ہے تو بوقت نزول عذاب وہ مقتول ابھی زندہ ہی تھا۔

غرضکہ اسی قسم کے بے ہودہ ہزلیات سے رسالہ مذکور بھرا ہے۔ جس کے جواب کی طرف متوجہ ہونا ہی بے ہودگی ہے۔

چونکہ رسالہ مذکور کے آخری حصہ مین مصنف رسالہ نے حضرت اقدس کے اعجازی قصیدہ پر نکتہ چینی کی ہے اور وہ نکتہ چینی بھی بعینہٖ کفار کی طرح کی گئی ہے مگر ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ بوجہ ناواقفی یہ خیال کر لین کہ اس کے وہ اعتراضات شاید کسی علمی طاقت پر مبنی ہون لہذا خاکسار ان اعتراضات کے متعلق چند اشارات عرض کرنا چاہتا ہے تاکہ ناظرین کو پتہ لگ جاوے کہ مولوی فاضل کیا تنگ ظرف اور خام خیال آدمی اور ناقابل خطاب ہے، وہ قصیدہ پر تو اعتراض کرتا ہے مگر یہ خیال نہین کرتا کہ اگر کاتب کے ذہول سے کہین قسمی کا یسمی الحکم لکھا گیا ہے تو ایسے بات کو اعتراض کا تختہ مشق بنانا چہ معنے دارد بھلا جس شخص نے اعجازی رنگ مین صدہا فصیح بلیغ عربی کتابین دنیا مین شائع کی ہون تو اس کی طرف ایک ادنیٰ اور خفیف سی غلطی کو منسوب حماقت اور نادانی ہے اور ایسے ثقات کا تخطیہ صرف جہالت ہی نہین بلکہ سخت بے ادبی اور گناہ ہے۔

اعتراض کرنے کے لئے بے ہودہ باتین بنانا کوئی نئی بات نہین۔ کفار کا قدیم سے یہی طریق ہے۔ مگر فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ کی تحدی کا عہدہ برآ ہونا محال اور ناممکن ہے۔

امرتسری منکر کا یہ عذر کہ مرزا صاحب کے مقابلہ پر عربی نویسی کا کام کوئی مشکل نہین۔ اگر ہم کو اسباب۔ منشی۔ پریس وغیرہ میسر ہوتا تو ہم بھی کر دکھاتے یہ بات بعینہٖ ایسی ہے جیسا کہ کفار اشرار نے لو نشاء لقلنا مثل ھذا کہہ دیا تھا۔

عجیب بات ہے کہ جس قسم کے اعتراضات کفار اشرار نے حماقت سے قرآن کریم پر کئے ہین بعینہٖ اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ کمزور اعتراض میان ثناء اللہ صاحب نے اعجازی قصیدہ پر کئے ہین چنانچہ بعض احمقون نے قرآن کریم پر من حیث اللفظ اعتراض کیا ہے کہ مقالید جمع اقلید کی ہے اور یہ کلید کا معرب ہے، اور استبرق۔ ستبر کا معرب ہے، اور سجیل سنگ گل کا معرب ہے، حالانکہ قرآن کریم بلسان عربی مبین کا دعویٰ کرتا ہے اور من حیث الاعراب ثناء اللہ کی طرح یہ اعتراض کیا ہے کہ ان ھذان لساحران مین ھذین اور المقیمون چاہیئے۔ پہلے مسئلہ مین اسم انّ پر معطوف قبل از مضی جملہ ہے۔

قواریرا قواریرا۔ سلاسلا۔ اغلالا مین منع صرف ضروری تھا اور یہ بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ آیات متشابہات گول مول موجب اغوا و خلق ہین جیسا کہ ثناء اللہ کہتا ہے کہ میرزا جی کے الہام گول مول ہوتے ہین۔ اور ایک اعتراض یہ بھی ہوا ہے کہ تکرار لفظی اور معنوی دونون معیوب اور قرآن کریم مین موجود ہین۔ بے فائدہ بار بار فبای آلاء ربکما تکذبان اور مضامین کا تکرار ہے۔ اور جیسا کہ مولوی ثناء اللہ آتھم کی پیشگوئی مین تناقض بتلاتا ہے۔ ایسا ہی ثناء اللہ کے عیسیٰ بھائی، قرآن کریم پر تناقض کا عیب لگاتے ہین۔ لایسئل عن ذنبہم انس ولا جان۔ ولا یسئل عن ذنوبہم المجرمون۔ اور پھر فلنسئلن الذین ارسل الیہم ولنسئلن المرسلین ہین اور لا تختصموا لدی وقد قدمت الیکم بالوعید اور ثم انکم یوم القیمۃ تختصمون۔

اور اس سے بڑھ کر ان نادان مولوی فاضلون نے قرآن کریم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ وما علمناہ الشعر کا دعویٰ درست نہین۔ قرآن مجید مین اشعار ہین۔ چنانچہ

بحر طویل صحیح۔ من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔
فعولن۔ مفاعیلن۔ فعولن۔ مفاعیلن

بحر طویل مجزو۔ منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم۔ فعلن مفاعیلن فعولن۔ مفاعلن۔

بحر مدید۔ واصنع الفلک باعیننا۔ تقطیع اس کی کر لو

بحر بسیط۔ لیقضی اللہ امرا کان مفعولا " " "

بحر وافر۔ ویخزہم وینصرکم علیہم ویشف صدور قوم مومنین۔ " " "

۱۰ بحر کامل - واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم
تقطیع اس کی کرو۔

۱۱ بحر ہزج - تاللہ لقد اثرک اللہ علینا - تقطیع اس کی کرو

اب ہم مولوی ثناء اللہ سے نہایت متانت کے ساتھ دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ کے اعتراض اسی قبیل سے نہیں کہ جس قبیل سے ان نادان اور کج فہم منکرین کے اعتراضات ہیں بلکہ اگر نظر غور و تعمق سے دیکھا جاوے تو آپ کی نکتہ چینی زیادہ قابل افسوس ہے بجائے اس کے کہ آپ میرزا جی کی غلطیاں نکالتے۔ آپ نے اپنی سادہ لوحی اور تنگ ظرفی کا اظہار کیا۔

فکنت کالساعی الی مثعب
موائلاً من سَبَل الراعد

۱ مواھب الرحمٰن میں ثلاثۃ حماماً پر یہ اعتراض کیا ہے کہ ثلاثۃ کی تمیز جمع مجرور ہونی چاہئے۔ منصوب کیوں ہے - ج اور کچھ نہیں تو کم از کم مفصل زمخشری کو دیکھو۔ وقد قالوا ثلاثۃ اثوابا ۱۲ قال الشاعر - اذا عاش الفتی مأتین عاماً - فقد ذھب اللذاذۃ والفتاءُ

۲ جریدۃ - تیمی الحکم مندرجہ مواھب تسمی چاہئے کیونکہ جریدہ مونث ہے۔

ج - ایک فصیح شاعر کا شعر جس سے رضی نے استشہاد کیا ہے یہ ہے فلا مزنۃ ودقت ودقہا ولا ارض ابقل ابقالہا۔ آپ بھی غالباً جانتے ہوں گے کہ لفظ ارض مونث ہے پھر ابقلت کیوں نہ کہا اور اگر ارض کی تاویل مکان کر دو گے۔ تو جریدۃ کی تاویل کتاب ہے۔

۳ قصیدہ اعجازیہ سے بہت سے اشعار نقل کرکے یہ بتایا ہے۔ کہ قصیدہ کا مجری مرفوع ہے جیسا ایا ارض مد تدد وذالک مدمّر اور پھر بعض اشعار میں رفع سے کسرہ کی طرف انتقال کرنا پڑتا ہے اور بعض اشعار میں رفع سے فتحہ کی طرف۔ اور پہلے قسم کا عیب قافیہ میں اقواء کہلاتا ہے اور دوسری قسم کا اصراف یا اسراف۔ . . . .

ج - مفصل اور مبسوط کتابیں اگر نہیں پڑھ سکتے۔ تو رسالہ عروض با قافیہ صفحہ ۳۴ - جہاں عیوب قافیہ کو ذکر کرکے لکھا ہے کہ ھذہ العیوب واجبۃ الاجتناب غیر الاقواء فانہ جایز۔

اور پھر الوشاح شرح عروض المفتاح میں . . . . . .
کن اللثہ مذھب یونس وسیبویہ فیشمل الاصراف ایضاً قال ابن القطاع اما المرفوع مع المجرور

نکیثوجد؟ . . . . . . وجوزہ ابن جنی مع استقباحہ وھو مع کثرتہ حتی قال الاخفش لا یکاد یسلم منہ شاعر ۱۲

اخفش جیسا امام لا یکاد یسلم منہ شاعر کا فتوی دیتا ہے تو کسی بزاخفش کی نکتہ چینی کیا وقعت رکھتی ہے۔

۴ وان تضاء اللہ ما یخطی الفتی
لہ خافیات لا یرا ھا مفکر

اس شعر میں سقم معنوی تبلایا ہے کیونکہ مفکر کا کام رویت نہیں بلکہ فکر ہے۔

ج - ولما سکت عن موسی الغضب اس میں یہ کہدو کہ غضب کا کام سکون ہے سکوت نہیں۔ اور انا لما طغی الماءُ - میں پانی کا کام علو اور ظفور ہے طغیان نہیں۔ اور عذاب یوم عقیم میں عقیم یوم کے مناسب نہیں بلکہ التی لا تجی بولد کے مناسب ہے۔ اور والصبح اذا تنفس - صبح کا کام انتشار ہے اور لا تجعل یدک مغلولۃ - ید کا کام امساک غیر شاہد ہے - غل شاہد نہیں۔

واذا غربت تقرضہم ذات الشمال - سورج کا کام قرض نہیں۔

اسی طرح محاورات عرب از ہذا جناح الحرب - وقلبہا وھولاء رؤس القوم وعیون ہم وھذا انف الجبل وبطن الوادی - - ۱۲۰۰

ناظرین یہ ہے نمونہ مولوی فاضل صاحب کی علمی وسعت کا اس کندہ ناتراش کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ فصحاء اور بلغاء مبالغہ کی تراکیب کو کس کس پیرایہ میں ادا کرتے رہیں۔

۵ ومالک تختار السعیر وتشمر حال ہے اور اس پر واو غلط ہے کیونکہ کافیہ میں لکھا ہے والمضارع المثبت بالضمیر وحدہ۔

ج - صرف کافیہ پڑھ کر آپ شیخ چلی بن گئے حالانکہ رضی میں صاف لکھا ہے۔ وقد سمع قمت واصک وجہہ وذالک لانہا ما جملۃ وان شابہت المفرد وامّا لانہا بتقدیر وانا اصک فتکون اسمیۃ تقدیراً (۲) تو کم از کم وانت تشمر ان لیجئے۔

۶ نزی برکات نزلوھا من السماء میں نزلوا کا فاعل مذکور نہیں۔ یہ سقم معنوی ہے۔

ج - یترک ذکر المسند الیہ اذا کان المسند لا یصلح الا لہ حقیقۃ ۱۲

برکات کا نازل کرنیوالا اذہان میں منحصر و مرکوز ہے۔ اس کی نظیر مفعول میں انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

۷ ویہدی الی اسرارھا ویفسر - مرجع ضمیر اسد کو بنایا ہے۔

ج - یہ آپ کو کس نے کہا۔ مرجع ضمیر مصدر غیر صریح ہے اس مسئلہ کو شرح ملا جامی میں دیکھ لو۔

(باقی آئندہ - انشاء اللہ تعالیٰ)

نوٹ - مجھے تو امید نہیں کہ اب بھی مولوی فاضل کچھ شرم و حیا سے کام لیں - کیونکہ اب اہل حدیث کہلاتے ہیں - اور فاصنع ما شئت پر عمل ہوگا۔

کمترین خادم حضرت مسیح موعود عبداللہ احمدی
ساکن کشمیر شوپین۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

صحیح خلاصہ الطبیعت - دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

نظام الدین صاحب - سیٹری کلاں - ضلع گوجرانوالہ
صدرالدین صاحب رشکار اچہیاں ضلع گورداسپور
میاں صمندا صاحب " " " "
حافظ حسن دین صاحب " " " "
احمد شاہ صاحب " " " "
میاں دین محمد صاحب " " " "
ہاجرہ بی بی " " " "
میاں الہ بخش صاحب " " " "
جیون بی بی " " " "
میاں عبد العزیز صاحب " " " "
غلام قادر صاحب کریم پور - ضلع جالندھر
میاں محمد علی صاحب پوسٹ مین راؤ خانانوالی (لائل پور)
لال دین صاحب سودھکے گوراںہ ڈاک خانہ چونڈہ سیالکوٹ
جلال الدین صاحب " " " "
میاں محمد رمضان صاحب " " " "
میاں دولا صاحب " " " "
روشن دین صاحب " " " "
سکندر دین صاحب " " " "

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان سے طلب فرماوین

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتاب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس مین جو پیشگوئیان ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہئیے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپے سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے۔ اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہے صرف آپ کی خاطر قیمت مین تخفیف ہے	[illegible]
درثمین " " " "	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمین اس مین درج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین ہون وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکین گی۔ اس کے دو سو صفحے ہین یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہین ہو سکتی اب موقعہ ہے۔	[illegible]
الوصیۃ " " " "	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔	۲/
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر۔ جس مین دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ مین دیا ہے۔	۲/
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ جس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے۔	۸/
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب	دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۱۰۸/
جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ	/۰
نظم مستورات	پنجابی نظم	/۰

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق — ۶
شرح تہذیب الکلام — ۴ عا/
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموت والارض — ۵/
الہدیۃ السعدیہ مسیح موعود کے بارہ مین و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ مصریین و غزالی و ابن العزلی والاشعری

آنکھوں کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنھون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفیکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو ان سے فائدہ پہونچے۔ نور الدین

الخطبہ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما میرے ایک عزیز نوجوان دوست ہین۔ معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین۔ شرعی ضرورت کے سبب سے دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوین گے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔ منیجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت یعنی مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۲ الگ علیحدہ ہے لیکن خریداران بدر کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی۔ درثمین بے جلد ۶/ مجلد ۸/۔ والسلام۔ منیجر

رسید زر

۱۱ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۹۰ احسن محمد خان صاحب عہ/
۱۱ " " " نمبر ۹۴ فضل الہی صاحب عہ/
۱۲ " " " نمبر ۷۵ عبد الغفور صاحب ے/
۱۲ " " " نمبر ۲۹ بابو محمد عمر صاحب ے/
۱۲ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۲۴ بابو روشن دین صاحب ے/
۱۲ " " " نمبر ۱۳۸ مستری شہاب الدین صاحب ے/
۱۲ " " " نمبر ۲۶۸ میر مدثر شاہ صاحب ے/
۱۲ " " " نمبر ۱۰۷ بابو امام الدین صاحب ے/

عبد العزیز

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدر و انتم اذلۃ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ✣ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے ما بعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۰ - صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ر اپریل ۱۹۰۷ء

جلد ۶

نمبر ۱۴

قیمت فی پرچہ ۲ر

گورنمنٹ عہ۲۰

چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکران مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیا ست

یک قدیم دوری از آن عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ۲۰
معاونین درجہ اول جن کو عا پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ دوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی - روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے - تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئے - منیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

کمیاب ڈائری

رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر ۳ چھپ کر شایع ہو گیا ہے اسکا اڈیٹوریل محبت الٰہی ایک ایسا لطیف مضمون ہو کر میں سفارش کرتا ہوں کہ سب خریداران بدر کم از کم اس رسالہ کو خرید کر مطالعہ کریں اس رسالہ میں سے حسب معمول ڈائری کا حصہ میں نقل کرتا ہوں۔ اور اس نعمت کیواسطے اسکے لایق اڈیٹر کا شکریہ ادا کرتا ہوں یہ رسالہ ماہوار ہے اور قیمت ۱۲ سالیانہ ہے۔

کوئی مقام فی نفسہ برا نہیں

ایک لڑکی کی اسکی ساس کے ساتھ کچھ اچھی طرح نہیں بنتی تھی لڑکی نے بر سبیل شکایت اور گلہ کچھ عورتوں کے سامنے کہا۔ کہ کیا برا مقام ہے کہ جس میں میری ساس وغیرہ رہتے ہیں آپ نے اُسکو سنکر بہت برا منایا کہ شہر تو کوئی برا ہوتا ہی نہیں اگر کسی شہر کو برا کہا جائے تو اس سے مراد اسکے شہر والے ہوتے ہیں پس نہایت قابل افسوس ہے اس عورت کی حالت جو لیسا نعرہ اپنی زبان پر لاتی ہے اور اسطرح اپنی خاوند اور اسکے والدین کی برائی کرتی ہے اور اسکے بعد اس عورت کو بہت سمجھایا اور کہا کہ خدا تعالیٰ ایسی باتیں پسند نہیں کرتا۔

کیا ایسا نام رکھنا منع ہے جیسا برکت جنّت

کسی لڑکی کا نام جنّت تھا کسی شخص نے کہا کہ یہ نام اچھا نہیں کیونکہ بعض اوقات انسان آواز مارتا ہے کہ جنّت گھر میں ہے اور اگر وہ نہ ہو تو گویا اس سے ظاہر ہے کہ دوزخ ہی ہے یا کسی کا نام برکت ہو اور یہ کہا جائے کہ گھر میں برکت نہیں تو گویا نحوست ہوئی فرمایا یہ بات نہیں ہے نام رکھنے سے کوئی ہرج نہیں ہوتا اور اگر کوئی کہے کہ برکت اندر نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ انسان اندر نہیں ہے نہ یہ کہ برکت نہیں یا اگر کہے کہ جنّت نہیں تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ جنّت نہیں اور دوزخ ہے بلکہ یہ کہ وہ انسان اندر نہیں جسکا نام جنّت ہے۔ کسی اور نے کہا کہ حدیث میں بھی ممانعت آئی ہے فرمایا کہ میں ایسی حدیثوں کو ٹھیک نہیں جانتا اور ایسی حدیثوں سے اسلام پر اعتراض ہوتا ہے کیونکہ خدا کے بتائے ہوئے نام عبداللہ۔ عبدالرحیم عبدالرحمٰن جو ہیں ان پر یہی بات لگ سکتی ہے کیونکہ جب ایک انسان کہتا ہے کہ عبدالرحمٰن اندر نہیں۔ تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا۔ کہ عبدالشیطان اندر ہے۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ شخص کہ جسکا نام نیک فال کے طور پر عبدالرحمٰن رکھا گیا تھا وہ اندر نہیں اور اسی طرح دوسرے نام یا یہ کہ دین محمد اندر نہیں تو کفر کا ہونا ضروری ہوا پس یہ ایک غلط خیال ہے یہ نام ایک نیک فال کے طور پر رکھے جاتے ہیں تا وہ شخص بھی اس نام کے مطابق ہو۔

انگریزوں نے مغل بادشاہوں پر کوئی ظلم نہیں کیا

ذکر ہوا۔ کہ خاندان مغلیہ کے آخری بادشاہ کے وقت جو کچھ انگریزوں نے سلوک کیا ہے اسپر ایک اخبار نے بہت سا شور مچایا ہے اور اسکو برا منایا ہے فرمایا یہ بات نہیں خدا کسی قوم پر یا کسی شخص پر ظلم نہیں کرتا جب انسان خود کوئی گناہ کرتا ہے تو اُسوقت اسکی تادیب کے لئے خدا تعالیٰ اسپر مصیبتیں نازل فرماتا ہے بہادر شاہ سے اور اس کے چند پہلے بزرگوں سے چونکہ بہت کچھ خطائیں سرزد ہوئیں خدا تعالیٰ نے انکو اس بات کے لایق نہ دیکھا کہ وہ حکومت کر سکیں تب انگریزوں کو ان پر مسلط کر دیا اگر وہ ایسے کام نہ کرتے تو خدا تعالیٰ بھی ایسا نہ کرتا بلکہ میرے خیال میں خدا تعالیٰ نے بہادر شاہ پر بہت بڑا احسان کیا کیونکہ اس طرح تکلیفیں برداشت کر کے اسکے گناہ معاف ہو گئے اور جو سلوک انگریزوں نے کیا وہ تو فاتح قومیں کیا ہی کرتی ہیں۔ اگر بہادر شاہ فتحیاب ہو جاتا تو کیا وہ ایسا نہ کرتا۔

طب ایک صاحب گھر میں آئے طب کا ذکر شروع ہوا فرمایا کہ طبیب میں علاوہ علم کے جو اسکے پیشہ کے متعلق ہے ایک صفت نیکی اور تقوے بھی ہونی چاہیئے۔ ورنہ اسکے بغیر کچھ کام نہیں چلتا ہمارے پچھلے بزرگوں میں اسکا خیال تھا اور لکھتے ہیں۔ کہ جب نبض پر ہاتھ رکھے تو یہ بھی کہے لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا یعنے اے خداوند بزرگ ہمیں کچھ علم نہیں مگر وہ جو تو نے سکھایا فرمایا کہ دیکھو پچھلے دنوں میں مبارک احمد کو خسرہ نکلا تھا اسکو اسقدر کھجلی ہوتی تھی کہ وہ پلنگ پر کھڑا ہو جاتا تھا اور بدن کی بوٹیاں توڑتا تھا جب کسی بات سے فائدہ نہ ہوا تو میں نے سوچا کہ اب دعا کرنی چاہئیے میں نے دعا کی اور دعا سے ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کچھ چھوٹے چھوٹے چوہوں جیسے جانور مبارک احمد کو کاٹ رہے ہیں ایک شخص نے کہا کہ ان کو چادر میں باندھ کر باہر پھینک دو چنانچہ ایسا کیا گیا جب میں نے بیداری میں دیکھا۔ تو مبارک احمد کو بالکل آرام ہو گیا تھا اسی طرح دست شفا جو مشہور ہوتے ہیں اسمیں کیا ہوتا ہے وہی خدا کا فضل اور کچھ نہیں۔

دعا فرمایا کہ دعا میں بعض اوقات قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت اسطرح سے بھی دعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا سے دعا مانگیں کہ وہ اس مرد بزرگ کی دعاؤں کو سنے بارہا دیکھا گیا ہے کہ اس طرح دعا قبول ہو جاتی ہے ہمارے بنا پر بھی بعض دفعہ ایسا واقعہ ہوا ہے اور پہلے بزرگوں میں بھی دیکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ بابا غلام فرید ایک دفعہ بیمار ہوئے اور دعا کی مگر کچھ بھی فائدہ نظر نہ آیا تب آپ نے اپنے ایک شاگرد کو جو نہایت ہی نیک مرد اور پارسا تھے (شاید شیخ نظام الدینؒ یا خواجہ قطب الدینؒ) دعا کے لئے فرمایا انہوں نے بہت دعا کی۔ مگر پھر بھی کچھ اثر نہ پایا گیا یہ دیکھکر انہوں نے ایک رات بہت دعا مانگی کہ اے میرے خدا اس شاگرد کو وہ درجہ عطا فرما۔ کہ اسکی دعائیں قبولیت کا درجہ پائیں اور صبح کیوقت انکو کہا کہ آج ہمنے تمہارے لیے یہ دعا مانگی ہے۔ یہ سنکر شاگرد کے دل میں بہت ہی رقت پیدا ہوئی اور اسنے اپنے دل میں کہا کہ جب انہوں نے میرے لئے ایسی دعا کی ہے تو آؤ پہلے انہیں ہی شروع کرو اور انہوں نے اسقدر زور شور سے دعا مانگی کہ بابا غلام فرید کو شفا ہو گئی۔

دعا بارش سخت زور سے ہو رہی تھی اور کوئی وقت ایسا ہوتا تھا کہ بادل پھٹے۔ مکانوں کے گرنے کا سخت اندیشہ ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ بارشوں یا آندھیاں یا اور طوفانوں میں خدا سے دعا مانگنی چاہیے۔ کہ وہ ہمارے لئے اس عذاب میں کچھ بہتری کی ہی صورت پیدا کرے اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھے جو اس سے پیدا ہوتا ہے اسی طرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے موقعوں میں دعا مانگا کرتے تھے اور جب بارش یا آندھی آتی تھی تو گھبرائے سے معلوم ہوتے تھے اور کبھی اندر جاتے تھے اور کبھی باہر آتے تھے کہ کہیں قیامت تو نہیں آ گئی۔ گو قیامت کی بہت سی نشانیاں انکو بتائی گئی تھیں اور ابھی مسیح کی آمد کا بھی انتظار تھا مگر پھر بھی وہ خیال کرتے تھے کہ خدا بڑا بے نیاز ہے اسلئے سب کو چاہیئے کہ اسکی بے نیازی کی ڈرتے رہیں اور ہمیشہ ایسے موقعوں پر خصوصیت سے دعا میں لگے رہیں +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدرِ مسیح ۔ مورخہ ۲۰ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یکم فروری ۱۹۰۷ء ۔ "روشن نشان اور ہماری فتح" ٭ ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء ۔ "وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک" ٭ "ورفعنا لک ذکرک" ٭ ۱۱ ۔ فروری ۱۹۰۷ء ۔ "آسمان ٹوٹ پڑا سارا کچھ معلوم نہین کہ کیا ہونے والا ہے" ۔ ٭ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء "ربنا افتح بیننا و بینہم" ٭ "اعجبتم ان نموتوا" ٭ "لاہور مین ایک بے شرم ہے" ٭ "ویل لک ولافکک" ٭ "بلجت ایاتی تلک ایات ظہرت بعض خلف بعض" ترجمہ ۔ میرے نشان ظاہر ہون گے ایک کے بعد دوسرا ظہور مین آئیگا ۔ "ایک موسےٰ ہے مین اس کو ظاہر کرون گا اور لوگون کے سامنے اس کو عزت دون گا" ٭ "پر جس نے میرا گناہ کیا ہے مین اس کو گھسیٹون گا اور دوزخ دکھلاؤن گا" ٭ قہری تجلی ہوگی (یعنی دنیا مین قہری نشان ظاہر ہون گے) "تیری عاجزانہ راہین اُس کو پسند آئین" ٭ "مین تجھے روشن کرونگا اور تیرا برگزیدہ ہونا ظاہر کرون گا" ٭ "جو دعائین آج رات قبول ہوئین اُن مین سے قوت اور شوکت اسلام بھی ہے" ٭ "یہ سب تیرے لئے اور تیری خاطر سے ہے" ٭ "سات مارچ سے پچیس ۲۵ دن" ٭ (یہ کسی نشان کے ظہور کی طرف اشارہ ہے) ٭ "تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا" ٭ "عام لوگون کا قدم رسول کے قدم کو پامال نہین کرسکتا" ٭ "ہمنے تیرا وہ بوجھ اتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی تہی اور تیرے ذکر کو ہمنے بلند کر دیا اور مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ اگر مجھے تیرا پاس نہ ہوتا تو مین اس جگہ کے تمام باشندون کو ہلاک کر دیتا ٭ لاہور مین ایک بے شرم ہے لعنت اُس پر اور اس کے جھوٹ پر ٭ دقت کو پلے قہر الٰہی کی تجلی ہے ٭ لاکھون آدمی تہ و بالا کردونگا دشمن ہلاک ہوگیا آج مبارک دن ہے ٭ روشن نشان اور ہماری فتح" اے ازلی ابدی خدا ۔ مجھے زندگی کا شربت پلا ۔ ذلیل انسان کا بیڑا غرق ہو گیا ٭ تیری دعا قبول کی گئی ٭ جو لوگ تیری طرف توجہ نہین کرتے وہ خدا کی طرف بھی توجہ نہین کرتے ٭ مین تجھے ایک کاذب کی موت کی خبر دیتا ہون خدا سچون کے ساتھ ہے ٭ خدا تجھے ایک غیر معمولی عزت دیگا اور ہر ایک نعمت کے دروازے تیرے پر کہولے جاوین گے ٭ خدا کا یہ ارادہ نہین ہے کہ تجھے مشکلات مین ڈالے بلکہ وہ ہر ایک بات مین تیرے لئے سہولت پیدا کرے گا ٭ ایک آخری عید ہے جس مین تو بڑی فتح پائیگا ٭ خدا نے تیرے پر رحم کیا اور تجھے غالب کیا ٭ تو ابرار مین سے ہے ٭ تمام دنیا کے لئے ایک تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ہے ٭ تیری روح نے میری طرف پرواز کیا ٭ قہری تجلی کے دن ہین کچھ خاص لوگ مرینگے

اور کچھ عام ٭ کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم پر موت آرہے ٭ یورپ اور دوسرے عیسائی ملکون مین ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی اور ریاست کابل مین پچاسی ہزار کے قریب آدمی مرے گا ٭

۲۸ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ "میرا دشمن ہوگیا مین اُس دا ویکھا خدا نال جا پیا اے" ٭ (تشریح) یعنے عنقریب میرا دشمن ہلاک ہوجائیگا اور پہر اس کا خدا سے معاملہ پڑیگا ۲ ۔ میرے دشمن ہلاک ہوگئے ۔ ۳ ۔ ان اللہ مع الابرار یعنی آئندہ عنقریب ہلاک ہون گے ۔ خدا نیکون کے ساتھ ہے ۔ ۴ ۔ کوئی درباری میرے حلقۂ اطاعت سے گذرنے نہ پاوے ۔ کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہین رہیگا (تشریح) یعنی جو شخص خدا سے تعلق رکھنے والا ہے اس کا تعلق قائم نہین رہ سکتا جب تک وہ مجھے قبول نہ کرے اور جو شخص اس حکم سے لاپرواہ ہو وہ سزا سے محفوظ نہین رہیگا ۔ ۵ ۔ سلطان عبد القادر ۔ (تشریح) اس الہام مین میرا نام سلطان عبد القادر رکہا گیا کیونکہ جس طرح سلطان دوسرون پر حکمران اور افسر ہوتا ہے اسی طرح مجھ کو تمام روحانی درباریون پر افسری عطا کی گئی ہے یعنی جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہین ان کا تعلق نہین رہیگا جب تک وہ میری اطاعت نکرین اور میری اطاعت کا جوا اپنی گردن پر نہ اٹھائین یہ اسی قسم کا فقرہ ہے جیسا کہ یہ فقرہ کہ قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ یہ فقرہ سید عبد القادر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کے معنے ہین کہ ہر ایک ولی کی گردن پر میرا قدم ہے ۔ ۶ ۔ احل لہ الطیبات ۔ قل ما فعلت الا ما امرنی اللہ ۔ (تشریح) اس سلطان عبد القادر کیلئے وہ تمام چیزین حلال کی گئین جو پاک ہین کہ مین نے ایسا کوئی کام نہین کیا جو خدا کے حکم کے برخلاف ہو بلکہ وہی کیا جو خدا نے مجھے فرمایا ۔ پھر بعد اس کے کشفی رنگ مین وہ مقبرہ مجھے دکھلایا گیا جس کا نام خدا نے بہشتی مقبرہ رکھا ہے ۔ اور پھر الہام ہوا ۔ کل مقابر الارض لا تقابل ھٰذہ الارض یعنے زمین ہند کے تمام قبرستان اس زمین سے مقابلہ نہین کرسکتے یعنی اس زمین کو جو برکتین دی گئین وہ برکتین تمام پنجاب اور ہندوستان مین کسی اور قبرستان کو نہین دی گئین ٭ پھر مین نے دیکھا کہ ایک راہ پر چل رہا ہون اور میرے ساتھ میرا لڑکا مبارک احمد اور اُس کی والدہ ہے اور مجھے خیال گذرتا ہے کہ مرزا غلام قادر مرحوم بھی (جو میرے بھائی ہین) میرے ساتھ ہین اور راہ مین اس قدر زنبور ہین کہ ٹڈی دل کی طرح زمین پر پھیل رہے ہین اور ایک میری ناف کے اندر بیٹھ گیا ہے اور پہر اُڑ گیا مگر کسی نے ضرر نہین پہونچایا اور پھر ہم سب ایک مسجد مین داخل ہوگئے ہین اور مسجد مین بھی کروڑہا زنبور ہین مگر ہم ان کے شر سے محفوظ رہے ہین ٭ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء

۱ ۔ اے ازلی ابدی خدا مجھے زندگی کا شربت پلا ۔ ۲ ۔ احق اللہ امری وکا تنفکا من ھٰذہ المرحلۃ (ترجمہ) خدا نے میری بات کو سچا کر دیا ۔ اور تم دونون اس مرحلہ سے نہین چھوٹو گے ۔ ٭ ۳ ۔ دولتِ اعلام بذریعہ الہام بہشتی کمرہ مین نزول ہوگا ٭ ۴ ۔ ھل نری جزاء الاحسان الا الاحسان (ترجمہ) نہین دیکھتے ہم احسان کی جزا بجز احسان کے

یکم اپریل ۱۹۰۷ء ۔ لولا الاکرام لہلک المقام

اس مین ابتدائی حروف کچھ اور تھے جو یاد نہین رہے ۔ مگر مفہوم یہی تھا

مباہلہ کیواسطے

مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

(حضرت مسیح موعودؑ کے حکم سے لکھا گیا)

مولوی فاضل ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہلحدیث نمبر ۱۴ مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تازہ تصنیف "قادیان کے آریہ اور ہم" کا ذکر کرتے ہوئے اور آریوں کی قسم کھانے کے متعلق اپنی پرانی عادت کے مطابق بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے اخیر میں لکھتے ہیں:-

"ہاں البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ وار ہیں سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو طیار ہیں آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا ہم حلفیہ کہدیں گے کہ مرزا غلام احمدؐ قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیشگوئی خدائی الہام سے نہیں ہو۔ مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ وہی میدان عیدگاہ امرتسر طیار ہے جہاں تم ایک زمانہ میں صوفی عبد الحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ امرتسر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ۔ سب کے سامنے کارروائی ہوگی مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرادو اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔"

اس مضمون میں سے بے جا طعن و تشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں۔ اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعودؑ مرزا صاحب کی [کذ]یب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالیٰ [کی] قسم کھانے کو طیار ہیں اور اس مباہلہ کے واسطے حضرت [مرز]ا صاحب کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے [ہیں] کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کے واسطے [امر]ت سر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں۔ [ا]س مضمون کے جواب میں میں مولوی ثناء اللہ صاحب [کو اطلاع]ت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس [چی]لنج کو منظور کر لیا ہے۔ وہ بے شک قسم کھا کر [بیان ک]ریں کہ یہ شخص اپنے دعوی میں جھوٹا ہے۔ اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹے ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں۔ خدا سے مانگیں لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپکر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس ۲۵ روز تک انشاء اللہ وہ کتاب شائع ہو جاویگی۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں اور دو سو ۲۰۰ سے سوا اس میں نشانات بھی لکھے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جاوے گی اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھے اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا۔ جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کے ساتھ یہ لکھدیں کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمدؐ کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اور اس کے ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب وہ خدا سے مانگنا چاہیں مانگ لیں۔ ان اشتہارات کے شائع ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دے گا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دیگا ہاں اتنی بات ہم اس پر اور بڑھا دیتے ہیں کہ ہم خدا سے دعا کریں گے۔ کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنت اللہ علی الکاذبین ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور دکھوں کا رکھا ہے جو ایک صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان ان میں سے کسی کو خود دیکھ لے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر کا خوب کے لئے ایک ایسے رنگ میں ظاہر ہو کہ جس کو دیکھ کر ایک زمانہ بول اٹھے کہ یہ ایک صادق کی تکذیب کی سزا ہے۔ معمولی تکلیفات یا مکروہات کا لاحق ہو جانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہیں ہو سکتا۔ مولوی ثناء اللہ جو چاہے اپنے لئے اپنے کذب کی سزا میں عذاب تجویز کرے لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں وہ اپنے مصالح آپ سمجھتا ہے۔ انسانی گورنمنٹ کسی مجرم کو سزا دینے میں مجرم کے منشاء کا لحاظ نہیں کرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیوں کسی مجرم کے من کے چاؤ پورے کرے۔ فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی اور گستاخی ہے۔ کہ ہم قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہوں۔ البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں۔ کہ اگر مولوی ثناء اللہ نے کوئی حیلہ جوئی کر کے اس مباہلہ کو اپنے سر سے نہ ٹال لیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ بالضرور مولوی مذکور کے متعلق کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کرے گا جو صدق و کذب کی پوری تمیز کرے گا۔ آخر درخواست کنندگان عرب نے تو اپنے لئے یہ عذاب چاہا تھا کہ ان پر پتھر آسمان سے برسائے جاویں۔ خدا تعالیٰ نے ان پر عذاب تو نازل کر کے انہیں ہلاک کر دیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ دیکھو سورۃ انفال رکوع ۴۔ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ اور دراصل مولوی ثناء اللہ جس صورت میں ہمارے کذب پر علی وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے تو اسے تو مناسب ہے، کہ جو شرط ہم کریں وہ قبول کرے اور ہم کو کسی گریز (بزعم خود) کا موقع نہ دے اور وہ منظور کر کے ہم کو اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ اس کو بغرض مباہلہ بھیجدیں اور ساتھ ہی لکھدے کہ کتاب کے پہنچنے پر وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھے گا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ میں اعلان کرے کہ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی کو شروع سے آخر تک پڑھ لیا اور میں اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہوں اور اس کے تمام الہامات اور پیشگوئیوں کو افترا سمجھتا ہوں اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں۔ تو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اللہ تعالیٰ

سمجھنے لا دے۔

امید ہے کہ اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہو گی۔ امرتسر یا بٹالہ میں مجمع کرنے کی جو تجویز انہوں نے بمراد حصول شہرت پیش کی ہے۔ اس سے بڑھ کر اس طرح ان کی شہرت ہو جاوے گی کیونکہ اشتہار کے اندر جو مباہلہ ہو گا وہ تمام دنیا میں شائع ہو جائے گا اور ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے ذریعہ سے یورپ امریکہ اور جاپان تک بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام پہونچ جاوے گا اس زمانہ میں بسبب مطبع اور ڈاک کے ایسے امور میں تشہیر کے لئے میدانوں میں جمع ہونے کی ضرورت بھی نہیں رہی اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اس وقت قائم بھی ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ڈوئی کے ساتھ (جو امریکہ کے ملک میں تھا اور مدعی نبوت تھا) حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اول تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا جس کا اقرار اس نے خود ہی کیا اور پھر اس کے مریدوں نے اس کو تمام جائداد سے بے دخل کر دیا اور بالآخر فالج میں مبتلا ہو کر خستہ و خراب حالت میں مر گیا۔ وہ امریکہ میں تھا۔ اور حضرت اقدس قادیان میں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ اس کے دست تصرف کے نیچے ہیں خواہ کوئی امریکہ میں ہو یا ایشیا میں۔ امرتسر میں ہو یا قادیان میں۔

امید ہے کہ اب اس کے بعد مولوی ثناء اللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑیں گے اور حقیقۃ الوحی کے ملنے اور اس کے تمام و کمال پڑھنے کے بعد فوراً مباہلہ کا اشتہار شائع کر دیں گے۔

مولوی صاحب کو یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی تاکید ہے۔ امرتسر یا بٹالہ میں مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ کیا ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس کا ایام رمضان میں امرتسر آنا مولوی ثناء اللہ کو یاد نہیں رہا اور جو درندگی اس وقت مولوی ثناء اللہ کے اہل وطن سے ظاہر ہوئی تھی اس کو بھول گئے ہیں کیا مولوی ثناء اللہ حفظ امن کا امرتسر یا بٹالہ میں ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ مولوی مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن ایسے مباہلہ میں تو ان کی وجاہت بھی خواہ کیسی ہی ہو جہلاء کا مقابلہ نہ کر سکیگی مولوی ثناء اللہ خوب جانتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کا سفر میں روزہ کو چھوڑنا اصل میں تعلیم قرآن کی ترویج تھی۔

لیکن مولوی ثناء اللہ کو یاد ہو گا۔ کہ مولوی مذکور نے اس پتھر برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کر کے اپنی فطرت کا اظہار دیا۔ کیا اس شہر میں اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے مولوی صاحب اگر آپنے امرتسر یا بٹالہ کو تجویز کرنے میں گریز کی بنیاد پہلے ہی نہیں رکھی۔ تو پھر کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ اس بات پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آسکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لا سکتے ہیں اور ہم آپ کا زاد راہ آپ کے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپیہ تک دے سکتے ہیں لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہو گا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاویں گے اور الفاظ مباہلہ تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے ساتھ گواہوں کے دستخط ہو جاویں گے اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقۃ الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہو گا۔ کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں وہ قسماً ظاہر کرے کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد مرزا غلام احمدؑ کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا۔ اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے تو جب چاہے وہ آسکتا ہے۔ البتہ آنے سے پہلے ایک ہفتہ ہم کو اطلاع دے۔ اور اس کے قادیان آنے کی صورت میں اس کی جان اور آبرو کے ہم ذمہ وار ہیں کیونکہ ہماری جماعت مثل بھیڑوں کے ہے اور ہماری تابع ہے ان لوگوں کی طرح درندہ طبع نہیں جن کا نمونہ امرتسر میں دیکھا گیا تھا۔

ڈوئی والی پیشگوئی کے متعلق بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک نوٹ دیا ہے اور لکھا ہے کہ اصل پیشگوئی کے الفاظ معہ تاریخ کے ظاہر کرو۔ ع

تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

اس کے جواب میں اتنا کہنا کافی ہے کہ ڈوئی کے متعلق عنقریب ایک مفصل اشتہار نکلیگا۔ اس میں سب کچھ درج ہو گا لیکن اب جبکہ آپنے خود ہی خدا کے ساتھ لیکھا ڈالنے کی نیت کر لی ہے تو اب ڈوئی کو آپ کیا کہتے ہیں جب تم بھی آ ملنگے تو جگ بیتیوں کے سننے کا کیا فائدہ۔

حضرت مسیح موعود کا حکم

طاعون زدہ علاقوں کے احمدیوں کیواسطے

یکم اپریل ۱۹۰۷ء کی صبح کو حضرت اقدس بمعہ خدام باہر سیر کے واسطے تشریف لے گئے راستہ میں عاجز راقم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اخبار میں چھاپ دو اور سب کو اطلاع کر دو کہ یہ دن خدا تعالیٰ کے غضب کے دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے۔ کہ غضبت غضبا شدیدا۔ آج کل طاعون بہت بڑھتا جاتا ہے اور چاروں طرف آگ لگی ہوئی ہے۔ میں اپنی جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ سے بہت دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے۔ مگر قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو بدوں کے ساتھ نیک بھی پیسے جاتے ہیں اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہو گا دیکھو حضرت نوحؑ کا طوفان سب پر پڑا۔ اور ظاہر ہے کہ ہر ایک مرد عورت اور بچے کو اس سے پورے طور پر خبر نہ تھی کہ نوح کا دعوےٰ اور اس کے دلائل کیا ہیں۔ جہاد میں جو فتوحات ہوئیں وہ سب اسلام کی صداقت کے واسطے نشان تھیں لیکن ہر ایک میں کفار کے ساتھ مسلمان بھی مارے گئے۔ کافر جہنم کو گیا اور مسلمان شہید کہلایا۔ ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعا میں مصروف ہیں۔ کہ وہ ان میں اور غیروں میں تمیز قائم رکھے لیکن جماعت کے آدمیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ ہماری تعلیم پر عمل نہ کیا جاوے سب سے اول حقوق اللہ کو ادا کرو۔ اپنے نفس کو تمام جذبات سے پاک رکھو۔ اس کے بعد حقوق عباد کو ادا کرو۔ اور اعمال صالحہ کو پورا کرو۔ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اور تضرع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو اور کوئی دن ایسا نہ ہو جس دن تم نے خدا کے حضور رو کر دعا نہ کی ہو۔ اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو۔ جس مکان میں چوہے مرنے شروع ہوں اس کو خالی کر دو۔ اور جس محلہ میں طاعون ہو

اس محلہ سے نکل جاؤ۔ اور کسی کھلے میدان میں جا کر ڈیرا لگاؤ جو تم میں سے بتقدیر الٰہی طاعون میں مبتلا ہو جاوے اس کے ساتھ اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو اور ہر طرح سے اس کی مدد کرو اور اس کے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنے نہیں کہ اس کے زہریلے سانس یا کپڑوں سے متاثر ہو جاؤ۔ بلکہ اس اثر سے بچو۔ اسے کھلے مکان میں رکھو اور جو خدانخواستہ اس بیماری سے مر جائے وہ شہید ہے اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہیں اور نہ نیا کفن پہنانے کی ضرورت ہے اس کے وہی کپڑے رہنے دو۔ اور ہو سکے تو ایک سفید چادر اس پر ڈالدو اور چونکہ مرنے کے بعد میت کے جسم میں زہریلا اثر زیادہ ترقی پکڑتا ہے اس واسطے سب لوگ اس کے اردگرد جمع نہ ہوں حسب ضرورت دو تین آدمی اس کی چارپائی کو اٹھائیں اور باقی سب دور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلہ پر جنازہ پڑھیں۔ جنازہ ایک دعا ہے اور اس کے واسطے ضروری نہیں کہ انسان میت کے سر پر کھڑا ہو۔ جہاں قبرستان دور ہو۔ مثلاً لاہور میں سامان ہو سکے تو کسی گاڑی یا چھکڑے پر میت کو لاد کر لیجاویں اور میت پر کسی قسم کی جزع فزع نہ کی جاوے۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا گناہ ہے۔

اس بات کا خوف نہ کرو کہ ایسا کرنے سے لوگ تمہیں برا کہیں گے وہ پہلے کب تمہیں اچھا کہتے ہیں یہ سب باتیں شریعت کے مطابق ہیں اور تم دیکھ لوگے کہ آخر کار وہ لوگ جو تم پر ہنسی کریں گے خود بھی ان باتوں میں تمہاری پیروی کریں گے۔

مکرراً یہ بہت تاکید ہے کہ جو مکان تنگ اور تاریک ہو اور ہوا اور روشنی خوب طور پر نہ آسکے اس کو بلا توقف چھوڑ دو کیونکہ خود ایسا مکان ہی خطرناک ہوتا ہے گو کوئی چوہا بھی اس میں نہ مرا ہو۔ اور حتے المقدور مکانوں کی چھتوں پر رہو۔ نیچے کے مکان سے پرہیز کرو اور اپنے کپڑوں کو صفائی سے رکھو نالیاں صاف کراتے رہو سب سے مقدم یہ کہ اپنے دلوں کو بھی صاف کرو اور خدا کے ساتھ پوری صلح کرلو۔

• حضرت نے فرمایا ہے۔ کہ کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" تمام دوست مرد اور عورت جو مقدرت رکھتے ہیں ایک ایک جلد خرید فرماویں اور نیز آریوں کے درمیان مفت تقسیم کرنے کے

المفتی

۵۴ معالجہ و ہمدردی ۔ سوال ہوا کہ طاعون کا اثر ایک دوسرے پر پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں طبیب کے واسطے کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ طبیب اور ڈاکٹر کو چاہیئے کہ علاج معالجہ کرے اور ہمدردی دکھلائے لیکن اپنا بچاؤ رکھے۔ بیمار کے بہت قریب جانا اور مکان کے اندر جانا اس کے واسطے ضروری نہیں ہے۔ وہ حال معلوم کرکے مشورہ دے۔ ایسا ہی خدمت کرنے والوں کیواسطے بھی ضروری ہے کہ اپنا بچاؤ بھی رکھیں اور بیمار کی ہمدردی بھی کریں۔

۵۵ غسل میت ۔ سوال ہوا کہ طاعون زدہ کے غسل کے واسطے کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ مومن طاعون سے مرتا ہے تو وہ شہید ہے شہید کے واسطے غسل کی ضرورت نہیں۔

۵۶ ۔ کفن ۔ سوال ہوا کہ اس کو کفن پہنایا جائے یا نہیں۔ فرمایا۔ شہید کے واسطے کفن کی ضرورت نہیں۔ وہ انہیں کپڑوں میں دفن کیا جاوے۔ ہاں اس پر ایک سفید چادر ڈالدی جائے۔ تو حرج نہیں

۵۷ اسم اعظم ۔ ایک شخص کا سوال حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا کہ قرآن شریف میں اسم اعظم کون سا لفظ ہے۔ فرمایا۔ اسم اعظم اللہ ہے۔

۵۸ ۔ خواب کا پورا کرنا ۔ ایک دوست نے حضرت کی خدمت میں اپنی بیوی کا خواب لکھا "کہ کسی شخص نے خواب میں میری بیوی کو کہا کہ تمہارے بیٹے پر بڑا بوجھ ہے۔ اس پر سے صدقہ اتارو اور ایسا کرو کہ چنے بھگو کر مٹی کے برتن میں رکھکر اور لڑکے کے بدن کا کرتہ اتار کر اس میں باندھکر رات سوتے وقت سرہانے چارپائی کے نیچے رکھدو۔ اور ساتھ چراغ جلادو۔ صبح کسی غیر کے ہاتھ اٹھواکر چوراہے میں رکھدو" یہ خواب لکھ کر حضرت سے دریافت کیا کہ کیا جائز ہے کہ ہم خواب اسی طرح سے پورا کریں۔

جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا۔ کہ جائز ہے کہ اس طرح سے کریں اور خواب کو پورا کریں۔

۵۹ دعا میں صیغۂ احد کو جمع کرنا ۔ ایک دوست کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں ایک مسجد میں امام ہوں ان بعض دعائیں جو صیغۂ واحد متکلم میں ہوتی ہیں یعنے انسان کے اپنے واسطے ہی ہو سکتی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کو صیغۂ جمع میں پڑھ کر مقتدیوں کو بھی اپنی دعا میں شامل کر لیا کروں۔ اس میں کیا حکم ہے۔

فرمایا۔ جو دعائیں قرآن شریف میں ہیں ان میں کوئی تغییر جائز نہیں۔ کیونکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ وہ جس طرح قرآن شریف میں ہے۔ اسی طرح پڑھنا چاہیئے۔ ہاں حدیث میں جو دعائیں آئی ہیں ان کے متعلق اختیار ہے کہ صیغۂ واحد کی بجائے صیغۂ جمع پڑھ لیا کریں۔

ایک تعجب انگیز آتشی شعلہ ۲۱ مارچ کی شام کو قریب پانچ بجے شمال مشرق سے شمال مغرب کے رخ کو جاتا ہوا زمین پر گرتا ہوا معلوم ہوا اور دھواں بن کر اوپر کو اٹھا۔ قادیان کے بعض لوگوں نے خیال کیا کہ باہر کھیت میں گرا ہے مگر زمین پر پڑا کچھ نہ پایا گیا۔ سرہند اور جہلم اور دیگر بہت سے مقامات سے خبر آئی ہے۔ کہ وہاں بھی ایسا ہی ہوا۔ مفصل حال آئندہ لکھا جاوے گا۔ جہاں کہیں کسی نے یہ شعلہ دیکھا ہو مفصل کیفیت سے اطلاع دیں۔

۴۔ اپریل کے ہولناک زلزلے کی یادگار

۴ - اپریل کی صبح کس کو یاد نہیں یہ وہی تاریخ ہے جس میں بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی۔

یہ پیشگوئی

جس کتاب میں تھی ہم اس کے لئے ایک خاص رعائت کرتے ہیں۔ ایسی رعائت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیوں کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہائت عمدہ ڈمٹی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم
غیر مجلد اصل قیمت صہ رعایتی ۵ /۱ مجلد ۱۱ ۔ زیادہ
در ثمین مجلد ۶ / غیر مجلد ۴ /
۴۔ اپریل سے ۲۰ اپریل تک جو درخواستیں آئینگی ان کی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجادیگی ہرگز سستی نہ کرو ۲۰ اپریل کے بعد یہ کتابیں

ڈائری

القولُ الطیّبُ

صدقہ جاریہ ۲۸ - مارچ ۱۹۰۷ء قبل نماز ظہر - ایک شخص کا خط حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا - کہ انسان اپنی زندگی میں کس طرح کا صدقہ جاریہ چھوڑ جائے کہ مرنے کے بعد قیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے - فرمایا - کہ قیامت تک کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے - ہاں ہر ایک عمل انسان کا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے آثار دنیا میں قائم رہیں وہ اس کیواسطے موجب ثواب ہوتا ہے - مثلاً انسان کا بیٹا ہو اور وہ اُسے دین سکھلائے اور دین کا خادم بنائے تو یہ اس کے واسطے صدقہ جاریہ ہے - جس کا ثواب اس کو ملتا رہیگا - اعمال نیت پر موقوف ہیں ہر ایک عمل جو نیک نیتی کے ساتھ ایسے طور سے کیا جاتا کہ اس کے بعد قائم رہے وہ اس کیواسطے صدقہ جاریہ ہے -

اپنے آپ کو مارو ذکر ہوا کہ اس سال طاعون بہت پھیل رہی ہے اور پچھلے سالوں کی طرح صرف عام لوگ گرفتار نہیں ہوتے بلکہ خواص اور بڑے بڑے امیر ہلاک ہو رہے ہیں جیسا کہ اخباروں میں درج ہو رہا ہے - فرمایا - باوجود اس سختی کے جو طاعون کے سبب وارد ہو رہی ہے لوگ اس طرف اب تک نہیں آتے کہ دنیوی حیلے تو سب فضول ہیں - اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیئے بلکہ ابھی تک لوگ یہی تجاویز پیش کرتے ہیں کہ چوہوں کو مارو اور پسوؤں کو مارو لیکن جب تک اپنے آپ کو مارنے کی طرف متوجہ نہ ہوں گے وہ کبھی نجات نہ پائیں گے -

نقلی فقیر کی عزت ذکر تھا کہ جو لوگ دراصل خدا تعالیٰ کے عابد نہیں ہیں لیکن ریا کے طور پر یا غلط راہ پر چل کر لمبی عبادتیں کرتے ہیں ان کو بھی کچھ کچھ ظاہری قبولیت اور فوائد حاصل ہو ہی جاتے ہیں - حضرت نے فرمایا - چونکہ ایک محنت شاقہ اُٹھاتے ہیں اس کا عوض کچھ نہ کچھ ان کو دیدیا جاتا ہے - کہتے ہیں کہ ایک گبر چالیس سال تک ایک جگہ آگ پر بیٹھا رہا - اور اس کی پرستش میں مصروف رہا - چالیس سال کے بعد جب وہ اُٹھا تو لوگ اس کے پاؤں کی مٹی آنکھ میں ڈالتے تھے تو ان کی آنکھ کی بیماری اچھی ہو جاتی تھی - اس بات کو دیکھ کر ایک صوفی گھبرایا اور اس نے سوچا کہ جھوٹے کو یہ کرامت کس طرح سے مل گئی اور وہ اپنی حالت میں مذبذب ہو گیا اس پر ہاتف کی آواز اُسے پہونچی - جس نے کہا کہ تو کیوں گھبراتا ہے سوچ کہ جب جھوٹے اور گمراہ کی محنت کو خدا تعالےٰ نے ضائع نہیں کیا تو جو سچا اس کی طرف جائیگا اس کا کیا درجہ ہوگا اور اس کو کس قدر انعام ملیگا - تم اس زمانہ میں نہیں دیکھتے کہ پادری لوگ باوجود جھوٹے ہونے کے اپنی محنت کے سبب ۷۰ کروڑ اپنے ساتھ لئے پھرتے ہیں -

کیا ڈوئی آسمان پر گیا ہے فرمایا - آج علی گڈھ سے ماسٹر محمد دین صاحب کا خط آیا ہے انہوں نے خوب لطیفہ لکھا ہے کہ مصر کے اخباروں میں بھی ڈوئی کے مرنے کی خبریں لکھی ہیں ایک عربی اخبار تو لکھتا ہے کہ مات ڈوئی - اور دوسرا لکھتا ہے کہ توفی ڈوئی - آپس میں تو انہوں نے فیصلہ کر دیا کہ توفی کے معنے مات کے ہیں لیکن ہمارے مولوی کہیں عربی اخباروں کو پڑھ کر اس جگہ بھی یہ معنے نہ کریں کہ ڈوئی مرا نہیں - آسمان پر چلا گیا ہے -

حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۳۱ - مارچ ۱۹۰۷ء صبح نو بجے کے قریب حضرت اقدس بمعہ خدام سیر کے واسطے باہر تشریف لے گئے - حکیم محمد حسین صاحب قریشی کی لڑکی کے فوت ہو جانے کا ذکر تھا - فرمایا اُن کے خطوط اور تاریں آئی تھیں اور میں نے ان کے واسطے دعا کی تھی - وہ ہماری جماعت کے مخلص اور بڑی خدمت کرنے والے ہیں ان کی لڑکی کے متعلق بہت دن پہلے الہام ہو چکا تھا کہ لاہور سے افسوسناک خبر آئی - ہمیں تو بہت فکر تھا کہ اس سے کیا مراد ہے اور اس وقت ایک آدمی بھی لاہور بھیجا تھا - اچھا خدا کرے کہ اب اتنے پر ہی اکتفا ہو -

ایک حکم لاہور میں بیماری کا ذکر تھا کہ بہت پھیلتی جاتی ہے اور قریباً ہر محلہ میں اس کا اثر ہے - فرمایا یہ ہمارا حکم ہے بہتر ہے کہ لاہور کے دوست اشتہار دیدیں کہ جس گھر میں چوہے مریں اور جس کے قریب بیماری ہو فوراً وہ مکان چھوڑ دینا چاہیئے اور شہر کے باہر کسی کھلے مکان میں چلا جانا چاہیئے - یہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے - ظاہری اسباب کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے - گندے اور تنگ و تاریک مکانوں میں رہنا تو ویسے بھی منع ہے خواہ طاعون ہو یا نہ ہو - والرجز فاھجر کا حکم ہے - ہر ایک پلیدی سے پرہیز کرنا چاہیئے کپڑے صاف ہوں جگہ ستھری ہو - بدن پاک رکھا جائے - یہ ضروری باتیں ہیں اور دعا اور استغفار میں مصروف رہنا چاہیئے - حضرت عمر رضؓ کے زمانہ میں بھی طاعون ہوئی تھی ایک جگہ مسلمانوں کی فوج گئی ہوئی تھی وہاں سخت طاعون پڑی جب مدینہ شریف میں امیر المومنین کے پاس خبر پہونچی تو آپ نے حکم لکھ بھیجا کہ فوراً اس جگہ کو چھوڑ دو اور کسی اونچے پہاڑ پر چلے جاؤ - چنانچہ اس سے محفوظ ہو گئی اس وقت ایک شخص نے اعتراض بھی کیا کہ کیا آپ خدا تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں - فرمایا میں ایک تقدیر خداوندی سے دوسری تقدیر خداوندی کی طرف بھاگتا ہوں وہ کون سا امر ہے جو خدا تعالیٰ کی تقدیر سے باہر ہے -

طاعون سے بچانے کے دو وعدے فرمایا - خدا تعالیٰ نے دو وعدے اپنی وحی کے ذریعہ سے کئے ہیں - ایک تو یہ کہ وہ اس گھر کے رہنے والوں کو طاعون سے بچائے گا جیسا کہ اس نے فرمایا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار - دوسرا وعدہ اس کا ہماری جماعت کے متعلق ہے کہ ان الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولٰئک لہم الامن وہم مھتدون - ترجمہ - جن لوگوں نے مان لیا ہے اور اپنے ایمان کے ساتھ کسی ظلم کو نہ ملایا ایسے لوگوں کے واسطے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں - اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے کہ جماعت کے وہ لوگ بچائے جائیں گے - جو پورے طور سے ہماری ہدایتوں پر عمل کریں اور اپنے اندرونی عیوب اور اپنی غلطیوں کی میل کو دور کر دیں گے اور نفس کی بدی کی طرف نہ جھکیں گے - بہت سے لوگ بیعت کر کر جاتے ہیں مگر اپنے اعمال درست نہیں کرتے - صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کیا بنتا ہے - خدا تو دلوں کے حالات سے واقف ہے -

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱[illegible]
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین فرید آبادی - امرتسر)

تھانیسری راہب اب کہاں ہے؟

شخص مندرجہ عنوان مدت سے مفقود الخبر ہے۔ اُس نے مرتد ہو کر حضرت امام الزمان علیہ السلام کے خلاف جو بکواسیں بذریعہ پیسہ اخبار لاہور و اہلحدیث امرتسر کی تھیں اُن سے اور نیز اُن تفصیلی حالات سے جو اس کے متعلق خاکسار راقم نے اخبار بدر میں شائع کئے تھے اُمید ہے کہ معزز ناظرین کو آگاہی ہوگی اب کچھ دنوں سے میرے دل میں خود بخود یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ آجکل یہ شخص کہاں ہے اور کیوں گونگے کا گڑ کھائے بیٹھا ہے جس شد و مد کے ساتھ اس کم نصیب تھانیسری نے امام وقت (ع م) کی تکذیب کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اس کا مقتضا تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ اپنے زعم باطل کے مطابق برابر زور شور سے حق تبلیغ ادا کئے جاتا۔ تاوقتیکہ خود خدائے غیور و قدیر صادق و کاذب کے درمیان کھلا کھلا فیصلہ نہ کر دے - تبلیغ کا لفظ مین نے اس کے لئے زیادہ تر بدین خیال استعمال کیا ہے کہ یہ بدبخت دشمن حق نہ صرف حضور مہدی معہود و مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعاوی اور ان کی تعلیمات وغیرہ کو دہوکہ - فریب - دوکانداری و دنیاسازی قرار دیتا ہے بلکہ علاوہ ازین اُس نے پیسہ اخبار مین ایک بار اس امر کا بھی اعلان کیا تہا۔ کہ خلیفہ وقت دراصل مین ہون اور ضرورت حقہ کے موافق منجانب اللہ مامور ہوا ہوں۔ پس ایسے عظیم الشان دعوے کے مناسب حال تو یہ تہا کہ مدعی تا دم آخر تبلیغ حق کرتا رہتا اگر وہ واقعی حق پر تہا - یا کم از کم پبلک کو اپنی حیات و موجودگی سے ہی مطلع کرتا رہے تاکہ بصورت صداقت لوگ اس کی ذات سے موعودہ فیوض و فوائد حاصل کر سکین - یعنی اصلاح خلق ہوتی رہے جو کسی مامور من اللہ کی بعثت کا منشاء زندگی یا مشن ہو سکتا ہے یا بصورت دیگر خلائق کو یہ پتہ لگ سکنے کا موقعہ حاصل رہے کہ آیا اس کا اور اس کے دعاوی کا انجام کار کیا ہوتا ہے؟

ہرچند تھانیسری بیچارہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بالمقابل کوئی چیز نہ تہا۔ چنانچہ مین نے سنا ہے کہ حضرت ممدوح نے اس کی محولہ بالا تحریرات شائع ہونے کے بعد یہ فرما بھی دیا تہا کہ ایسی خرافات اس قابل نہین کہ ان پر التفات اور اپنی تضیع اوقات کی جائے تاہم چونکہ اس کی مخالفت و تکذیب اس کے زعم مین مکالمہ الٰہی کی بنا پر تھی۔ اس واسطے میرے دل مین خود بخود بار بار یہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ ایسے مدعیون کے دعاوی و ہفوات کا بالآخر کیا کچھ حشر ہوا۔ اگرچہ ہمین تو اپنی جگہ پر ایسے لوگون کا مآل کار پہلے ہی کم و بیش معلوم ہوتا ہے - یعنی مفتری اور مکذب صادق کبھی فلاح نہین پا سکتا کیونکہ بموجب ارشاد خداوندی اس سے بڑہکر ظالم کوئی نہین - تاہم دیگر پبلک کو تو یہ دیکھنے کا موقعہ ملے کہ ایسے بدقسمت مرتدون اور مخالفین حق کے الہام یا وساوس خدا تعالیٰ کی جانب سے نہین بلکہ گمراہی و ہلاکت کے گڑہے مین دھکیلنے والے شیطان ملعون کی طرف سے ہوتے ہین جنہین یہ خود فراموش بوالہوس خوشی خوشی مکالمہ الٰہی سمجھ بیٹھتے ہین۔ نہین جانتے کہ یہ مقام نہایت نازک ہے اچھے اچھے عارف باللہ بھی اس جگہ طرح طرح سے آزمائے جاتے ہین اور جب تک ابتلاؤن مین پڑکر امتحان مین پورے نہ اُتر لین معارف الٰہیات اور روحانی درجات ہرگز ان کو عطا نہین ہوتے۔ سنت اللہ سے بے خبری اور دعوائے خلافت یا امامت!

العجب ثم العجب !!

ان جھوٹے مدعیون سے بھی زیادہ افسوسناک اور تعجب خیز حالت ان اخبارون کی ہے جو مسلمانون کے کہلاتے ہین یا نام نہاد مسلمان ایڈیٹرون کے ہاتھ مین سمجھے جاتے ہین لیکن اس برائے نام ہی مسلمانی کا بھی ذرا پاس حمیت و غیرت نہ کرکے بلا تکلف و تامل ان کی مفتریانہ لغویات بطیب خاطر اپنے پرچون مین درج کر دیتے ہین۔ میرے نزدیک بلکہ اصل مین ان کی یہ بے حمیتی اور بے غیرتی جو وہ دین حق کے ایسے اہم ترین معاملات مین دکھلاتے ہین ایک آسمانی لعنت ہے جو صادق کی تکذیب و مخالفت کے سبب ان پر پڑتی ہے ورنہ اس کے کیا معنے کہ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود جیسے عظیم الشان اور جلیل القدر انسان کے دعاوی کو بھی جس کی تائید و تصدیق مین خدا تعالیٰ ہزارون نشان مثل بارش برسا رہا ہے ان کے دل قبول نہین کر سکتے اور دوسری طرف تھانیسری جیسے آوارہ و ناکارہ اور گمنام اور کس مپرس لوگون کا دعویٰ خلافت و امامت ان کے نزدیک قابل پذیرائی ٹھیر جاتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ ان کے دعوون کو بھی یہ اخبار نویس صحیح تو نہین مانتے - مگر حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف ہر کس و ناکس کے جھوٹے سچے دعوے شائع کر دینا ان کے مشرب مین روا ہے۔ تو اس کے صریحاً یہ معنے ہوئے کہ سلسلہ الہام - مکالمہ الٰہی خلافت و امامت کو انہون نے لغو ڈہکوسلے اور بچون کا کھیل سمجھ رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے دلون مین ایسی باتون سے متعلق دینی غیرت اور اسلامی حمیت کا ذرا احساس پیدا نہین ہوتا - یہی ثابت کرنا ہمارا مدعا تہا اور اسی لئے ہم سمجھتے ہین کہ ان دنیا کے کیڑون کی مخالفت ہمارے آفتاب صداقت کے آسمانی انوار کو ذرا بھی مدہم نہین کر سکتی - ہم تو جب سمجھتے کہ ان کے دلون مین کچھ بھی اسلامی غیرت ہے جبکہ یہ ان مفتریون کو بھی کم از کم اتنی ہی سنجیدگی و معقولیت سے جھڑک دیا کرتے جتنی سبکسری و نامعقولیت کے ساتھ ہمارے امام علیہ السلام کی ہر ایک بات کو کمال تتابع کا رہی جھٹلانے لگتے ہین گویا کہ اسلام کے اہم ترین مسائل اور حضرت سرور کائنات (علیہ الصلوۃ والسلام) کے ارشادات دربارہ مسیح موعود و مہدی مسعود کا استہزاء اڑانا ان کے مذہب مین معمولی بات ہے۔ خدا اپناہ مین رکھے ایسی بے دینی اور گستاخی سے!

ہم عبدالعزیز تھانیسری کو زور کے ساتھ چیلنج کرتے ہین اور ساتھ ہی اس کے حمایتی اخبارون کو بھی اسلامی غیرت کا واسطہ دیکر توجہ دلاتے ہین کہ جب تک حق و باطل کا فیصلہ نہ ہو جاوے انہین چاہیئے کہ اخباری دنیا سے روپوش ہو کر نہ بیٹھین اور یہ اخبار والے "قومی لیڈر" بھی خاص اہتمام کے ساتھ اس مفتری علی اللہ کے حالات و خیالات کی برابر خبر رکھین اور پبلک کو ان سے آگاہ کرتے رہین کیونکہ اس کا انجام دو حال سے خالی نہین - یا تو یہ شخص سچا خلیفہ وقت اور امام الزمان نکلے - جیسا کہ پیسہ اخبار و اہلحدیث وغیرہ کے ایڈیٹرون نے سمجھا ہوگا (ورنہ ضرور ایسے ایسی جرات بے جا پر ملامت کرکے اس کی تحریر و الہام کو چھاپنے مین

تامل کرتے) اور اس صورت میں بس ضروری ہو کہ لیڈران قوم میں سے بعض ہوشیار اشخاص شروع ہی سے اس کی سچائی کے گواہ رہیں تاکہ دیگر خلق اللہ کو اس پر ایمان لانے میں دقت پیش نہ آئے اور امت مرحومہ ابتلا میں نہ پڑے۔ یا جیسا کہ ہمارا خیال ہو یہ اور اس قسم کے تمام مخالفین مسیح موعود بالیقین کاذب۔ مفتری اور دشمنان دین حق ہیں اور اسی لئے بصورت عدم رجوع الی الحق ان کا انجام جلدی یا بدیر ویسا ہی حسرت خیز و عبرت انگیز ہو کر رہیگا جیسا کہ ڈوئی مشہور امریکن مفتری یا چراغ الدین جمونی وغیرہ وغیرہ اعداء اللہ کا یہ تمام اخبار والے گویا اپنی آنکھوں دیکھ چکے ہیں اور پھر بھی عبرت نہیں پکڑتے۔ ہمارا روئے سخن خاص کر اس وقت سقا تیسری راہب کی طرف ہے۔ اگر اس نے بعد ازیں اپنی موجودگی کا ثبوت نہ دیا اور نہ وہ اپنی گذشتہ حرکت سے تائب ہوا تو ہم یہ سمجھنے کے حقدار ہوں گے کہ وہ بھی اپنے کیفر کردار کو پہونچکر خائب و خاسر ہو گیا اور حضرت اقدس کی صداقت پر اپنی نامرادی و ہلاکت سے ایک اور مہر لگا گیا۔ فقط۔

ایک اور مدعی

فتح آباد ضلع امرتسر میں ”محمد امیر چشتی صابری“ نام ایک اور صاحب سنے جاتے ہیں۔ جنہوں نے پچھلے دنوں بذریعہ اشتہار مطبوعہ اپنی خلافت و ماموریت کا اعلان کیا تھا خدا جانے اب یہ حضرت کس حال میں ہیں ہمنے ان کا دوسرا اشتہار بامعان نظر دیکھا تھا جس میں انہوں نے کسی ”ہزاروی مولوی کی پردہ دری“ پر خوب ہی زور قلم دکھایا ہے جہاں تک ہمیں یاد پڑتا ہے ان چشتی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی سے کہیں تعرض نہیں کیا بلکہ آپ کا ذکر خیر تک زبان قلم نہیں لائے۔ نہیں کہہ سکتے کہ ان کے اس مسلک کی وجوہ اصلی کیا ہیں لیکن جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے دعوے میں بڑے زور شور اور تحدی سے منکرین کو للکارا ہے اور قال اللہ اور قال الرسول سے اپنے کلام کو زینت دے کر بعض بعض مقامات پر بالکل حضرت اقدس کے کلمات طیبات اور طرز تحریر کی نقل اتاری ہے تو خواہ مخواہ یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ان کا دعوے نرا مذاق نہیں بلکہ وہ غالباً سنجیدگی سے اپنی مزعومات پر مصر ہیں تو اس صورت میں یہ سوال نہایت اہم اور توجہ طلب ہے کہ آیا وہ حضرت اقدس کے علاوہ اپنی خلافت کو بھی ویسا ہی ضروری و مہتم بالشان سمجھتے ہیں یا محض اپنی ہی ذات والاصفات کو امام موعود قرار دے کر گویا بالواسطہ طور پر حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا انکار کرتے ہیں ہمارا اپنا خیال تو یہ ہے جس کا ہم انشاء اللہ بشرط ضرورت کافی و شافی ثبوت بھی دینگے کہ چشتی صاحب کی تمام بیہودہ گیاں مضحکہ خیز بازیچۂ اطفال ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی حرکات بقول حضرت مسیح موعود قابل التفات نہیں لیکن ان کے عبرتناک حالات و خیالات کو پبلک روشنی میں لانے سے ہمارا صرف یہ منشا ہے کہ عوام اہل اسلام جو تیس یا کتنے کاذب مدعیان خلافت کے قائل و منتظر ہیں اور صادق کی ابھی ضرورت ہی نہیں سمجھتے وہ برنبائے واقعات ذرا مطلع رہیں کہ مفتریوں اور کاذبوں کا انجام کیا ہوتا ہے اور دیگر اقطاع عالم تو بجائے خود رہے۔ اس سرزمین ہند ہی میں اب تک ایسے جھوٹے مدعی کتنے اور کون کون ہو چکے ہیں؟

ہمیں ان چشتی صاحب کی نسبت کئی باتیں بڑی دلچسپ و نتیجہ خیز معلوم ہیں جن پر ہم آیندہ قلم اٹھائیں گے اگر اس تحریر کی اشاعت کے بعد یہ پتہ لگا کہ آپ ابھی خیر سے زندہ سلامت ہیں اور ساتھ ہی اپنے دعولے خلافت پر بھی قائم ہیں اور اگر وہ شاید کسی وجہ سے ہمارے مخاطب نہ رہے ہوں تو پھر اہل بصیرت خود ہی سمجھ لینگے کہ خدائے حکیم و عظیم کی غیرت مفتریوں کو اتنی طویل مہلت دے کر فلاح و فروغ پانے نہیں دیتی کہ صادقوں کی صداقت بھی معرض اشتباہ میں پڑ جائے۔

سیاح بلاد اسلامیہ کی نئی تہذیب

حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری اپنے سفر قسطنطنیہ سے لوٹ کر وطن مالوف میں آگئے ہیں۔ ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء کو جب آپ کا گذر ہال بازار سے ہوا تو از راہ عنایت رفیق ایجنسی کی دوکان پر بھی چند منٹ کے لئے ٹھیر گئے خواہ وہ از خود ٹھیرے یا مجھے مائل بہ ملاقات سمجھ کر ٹھیرے میں بہر حال ان کا مشکور ہوں لیکن ان کی ایک بات کا مجھ کو دیر تک افسوس رہا جس کا ذکر ناظرین اخبار کے لئے بھی خالی از دلچسپی نہ ہو۔ وہ بات یہ ہے کہ میں نے کسی اخبار میں ایک ایسی خبر دیکھی تھی جس سے یہ شبہ پڑتا تھا کہ شاید اس دفعہ کی سیاحت میں آپ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہو آئے ہیں۔ میں نے بلا کسی اور خیال کے سادہ طریق پر خود انہی سے یہ شبہ رفع کرنا چاہا تو افسوس اور تعجب ہے کہ بجائے متانت و معقولیت سے میرے سوال کا جواب دینے کے آپنے حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور ڈاکٹر عبدالحکیم کے ارتداد کا قصہ چھیڑ دیا جو میرے سوال سے بالکل غیر متعلق تھا اور ساتھ ہی ضمناً یہ بھی کہا کہ میں تو تمام کلمہ گوؤں کو مسلمان سمجھتا ہوں مگر تمہارے مرزا صاحب ہم لوگوں کو خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ اس پر میں نے پوچھا کہ پہلے حضرت مرزا صاحب نے انہیں دائرہ اسلام سے باہر قرار دیا کہ خود انہوں نے مرزا صاحب پر کفر کے فتوے لگائے؟ افسوس مجھے اس کا کوئی جواب شافی نہ ملا اور اسی لئے میں اب پھر بذریعہ اس تحریر کے ان سے اس بات کا جواب چاہتا ہوں نیز یہ پوچھتا ہوں کہ آیا آپ کے نزدیک مرزا صاحب اور اونکی جماعت بھی مسلمان ہے؟ اگر ہو تو مرزا صاحب کے مہتم بالشان دعاوی و نشانات کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر ان دعاوی میں آپ مرزا صاحب کو سچا نہیں سمجھتے تو کیا آپ کے خیال سے یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہی وقت میں کوئی شخص اتنا بڑا مفتری بھی ہو اور پھر مسلمان کہلانے کا بھی حقدار سمجھا جائے اپنا علیحدہ احمدی نام تجویز کرنے کی نسبت آپ کا جو اعتراض ہمپر یا ہمارے امام پر تھا اس کی اصلیت ہم آپ کو انشاء اللہ پھر سمجھا دیں گے سردست آپ سے اتنی ہی عرض ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کے بارہ میں اپنا عقیدہ اور پوزیشن صاف کرلیں کہ اس کے امام علیہ السلام کے پرشوکت نشانات اور پرتحدی دعاوی کے منکر ہو کر بھی آپ انہیں کس طرح مسلمان سمجھتے ہیں؟ اور اگر آپ اس انکار میں بوجوہ معقول حق پر ہیں تو باین ناموری و شہرت جو آپ کو کمر سیاحت بلاد اسلامیہ سے حاصل ہو گئی ہے آپکا فرض ہونا چاہیے کہ اس بارہ میں حتی الوسع حجت تمام کر کے اپنی قوم پر احسان فرمائیں تاکہ خدائے غیور بھی اپنی بارہ میں آخری فیصلہ دیکر حق و باطل کو صاف طور پر الگ الگ کر دکھلائے میں نے اس مختصر نوٹ کا عنوان ”سیاح بلاد اسلامیہ کی نئی تہذیب“ بدیں رعایت رکھا ہو کہ حافظ صاحب سے مجھے توقع تھی کہ اتنی مدت اور سیاحت کے بعد جبکہ ضرور ہو کہ انہیں انسانی اخلاق کے بہت کچھ سبق آموز تجربے حاصل ہوئے ہوں گے ایک قدیم نیازمند (عرفاً) سے ملاقات کرتے وقت وہ خاص متانت اور اسلامی خلق و مروت سے پیش آئینگے لیکن نہیں انہوں نے برخلاف اس کے ایسی روش اختیار کی کہ جس سے بدنصیب یا خوش نصیب ملاقاتی کی تحقیر ہی مقصود و متصور ہو سکتی ہو کیونکہ اس وقت ان کے ساتھ ایک اور معزز مولوی صاحب بھی تھے جو مجھے بھی کسیقدر جانتے ہیں اور غالباً انہیں میرے احمدی ہونیکا بھی کسی نہ کسی وقت علم ہو چکا ہوگا (جس کی میں معقول وجوہ دیکھتا ہوں) لیکن حافظ صاحب نے شاید یہ سمجھ کر کہ مولوی صاحب خاکسار راقم کے احمدی ہونے سے تاحال آگاہ نہیں پس ایسے ذی عزت شخص کے سامنے ایک مسلمان ایڈیٹر کو ”مرزائی“ ثابت کر دینے سے زیادہ اور کیا اس کی تحقیر و تذلیل ہو سکتی ہو؟ میرے ساتھ مناسب موقعہ گفتگو کرنے کے بجائے ایسا بھونڈا طرز عمل اختیار کیا

عرب صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔

مکرمی و مخدومی حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ پچھلے مہینے مین نے ایک خط ارسال خدمت کیا تھا امید ہے کہ جناب جواب باصواب سے سائل کو مشکور ہونے کا موقعہ دینگے ۔ مین عرصہ سے بیمار ہون صحت بالکل بگڑ گئی ہے ۔ انشاء اللہ ۲۴ر مارچ تک یہان سے روانہ ہوجاؤن گا ۔ پھر حیدرآباد ۔ بمبئی کراچی بلوچستان وغیرہ کی طرف جانے کا ارادہ ہے ۔ والغیب عند اللہ ۔

حضرت چودہری اللہ داد خان صاحب مرحوم کی ایک نظم ہے جو اوہنون نے بعد فیصلہ مقدمات گورداسپور لکھی تھی اُمید ہے کہ جناب اس کو شائع کرکے ان کے تمام تعلقدارون کو ممنون فرمائین گے ۔ نیز وہ مقدمہ ایک آیت اللہ ہے امید کہ کوئی سعید رُوح اس سے فائدہ اُٹھا کر مرحوم کو دعائے خیر سے یاد کرے ۔

مبارک بادت اے قوم مسیحا
کہ فیصل گشت آن عظم قضیّہ
کنون باید کہ از درگاہِ باری
بجا سجدات را با صدق آری
نیاری ہیچ حزنے را در دل
سرائے ہمچو بلبل بر لبِ گل
بہ آواز دبطرز خوش بیانی
دہی مُردہ دلان را زندگانی
بیا آیات رحمان را نظر کن
درین برکات ربّانی فکر کن
امام ما بہ حکم پاک اللہ
ترک کردہ ہمہ کوئے سوا اللہ
خبر دادہ ز الہامِ آلٰہی
مخالف را ہمہ ذلّت تباہی

نوٹ ۔ مرحوم کوئی شاعر نہ تھے مگر جوش نے حالت وجد مین اُن سے یہ پاکیزہ اشعار لکھوائے

راقم ابو سعید عرب رنگون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب حضرت مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عاجز ایک مختصر تحریر خدمت مین بھیجتا ہے اسے قابل قدر اخبار بدر مین درج فرما کر مشکور فرمادین

ایک عقدہ لاینحل کا حل

جناب ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار جناب من ! غالباً افغانستان کے حالات کے عنوان سے ایک طویل مضمون اخبار پیسہ مین شائع ہوا ہے ۔ مذہبی عقائد کے بارے مین جو کچہ اس مین مذکور ہے اس سے مجھکو سخت تعجب ہوا ۔ ایک طرف مضمون مذکور مین یہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ وہان کے باشندون کا عموماً عقیدہ ہمہ اوست ہے ۔ اور وہ نیکی اور بدی مین کچہ امتیاز نہین کرتے ۔ مگر دوسری طرف یہ بیان ہے کہ وہان کے باشندے صوم صلوٰۃ کے نہایت پابند ہین تعجب ہے جب کہ اُن کے نزدیک نیکی اور بدی مین کچھ امتیاز نہین تو نماز روزہ کا پابند یا غیر پابند ہونا مساوی ہے پھر وہ نماز کس لئے پڑھتے ہین ۔ ضرور ہے کہ وہ نماز ادا کرنے کو سعادت سمجھتے ہون اور نہ ادا کرنے کو معصیت نیز اس مضمون مین وہان کے باشندون کو تناسخ کا قائل بتلایا گیا ہے اور اس سے اور بھی تعجب بڑھا ہے نہین معلوم ایسے گندے اور ناپاک خیالات کہان سے اخذ کئے گئے ہین ۔ آیا کسی راوی سے یہ روایت ہے یا جناب نے خود یہ محققانہ تحقیق افغانستان جاکر کی ہے یہ تو ہو نہین سکتا کہ یہ عقائد چند آدمیون کے ہون معمولی مسائل پر وہان انسان قتل کر دیا جاتا ہے جس پر اسلام ہرگز قتل کی اجازت نہین دیتا پھر ایسے ناپاک اور بیہودہ عقائد کا سہارا وہان کیونکر ہوسکتا ہے ۔ امیر کی اسپیچ جو جناب نے شائع کی ہے اس مین امیر صاحب نے قریب قریب تحریر خیال مین یہ کہا ہے کہ مسلمان کسی نسل کسی خاندان کسی ملک کسی آبادی کے افراد کا نام نہین ۔ مسلمانون کی قومیت کا عنصر یا مایۂ خمیر جو کچہ کہو صرف مذہب ہے ، اس لئے اگر مذہب کی حیثیت الگ کرلی جاوے ۔ تو قومیت کا نام و نشان تک نظر نہین آتا ۔ پس جبکہ قرآن مجید نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے اور اس کا بڑا اصول یہ ہے تو پھر سمجھ مین نہین آتا کہ نیکی بدی مین ان کے نزدیک کچہ امتیاز نہین اگر فی الواقعہ ایسا ہی تو وہ مسلمان نہین اور ان کو قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے پر مطلق یقین نہین ہے ذرا از راہ عنائیت اور مہربانی اس عقدۂ لاینحل کو حضور ہی حل فرمادین ہماری طاقت سے بالاتر ہے خدا نہ کرے یہ کسی مشنری کی شرارت ہو ۔ عیسائیوں نے بڑی بڑی شرارتین کی ہین کہ معترض نے گرفت کیا ہے بارہا مسلمانون کے بھیس مین عیسائیون کو سفر کرتے اور دجل پھیلاتے دیکھا ہے ۔

بارِ خدایا رحم کر قوم اسلام پر اور محفوظ رکھ عیسائیون کے دجل سے ۔

راقم

آپ کے جواب کا منتظر عاجز مہتاب علی سیاح

رسید زر

۱۲ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ ع ۱۴۹۷ چودہری سرفراز خان صاحب سے/
۱۳ " " " ع ۱۰۹۱ پیر اندتا صاحب سے/
۱۳ " " " ع ۷۰۴ شیخ خدا بخش صاحب ۴/۶
۱۳ " " " ع ۱۲۱۴ مہتاب علی صاحب ۱۴/ عہ
۱۳ " " " ع ۱۵۳۸ نذیر محمد صاحب ۸/ عہ
۱۳ " " " ع ۔ انوار الحق صاحب سے/
۱۴ " " " ع ۱۳۱۵ اکبر علی صاحب سے/
۱۴ " " " ع ۱۲۸۶ محمد خان صاحب سے/
۱۴ " " " ع ۱۲۹۱ چودہری فیروز خان صاحب سے/
۱۴ " " " ع ۴۱۹ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۸/ عا
۱۵ " " " ع ۴۷۵ سید محمد معراج الدین صاحب سے/
۱۵ " " " ع ۱۵۱۱ غلام سرور صاحب سے/
۱۶ " " " ع ۱۲۷۵ سید حاکم علی صاحب سے/
۱۶ " " " ع ۱۳۰۷ چودہری محمد شریف صاحب سے/
۱۶ " " " ع ۱۴۴۷ میان خان صاحب ۸/ عا
۱۶ " " " ع ۱۲۸۷ نعمت علی خان صاحب ۸/۶
۱۶ " " " ع ۱۰۴۲ حکیم محمد یٰسین صاحب ۱۲/۶
۱۸ " " " ع ۱۵۳۰ سید حسین شاہ صاحب ۴/ عہ
۱۸ " " " ع ۱۳۴۳ میان عبد اللہ صاحب ۴/ عہ
۱۸ " " " ع ۱۲۷۱ محمد منظور صاحب سے/
۱۸ " " " ع ۹۴۴ غلام محمد صاحب سے/
۱۸ " " " ع ۱۳۹۳ غلام محمد صاحب سے/
۱۸ " " " ع ۱۳۱۴ سید محمد حسین صاحب ۱۲/۶
۱۸ " " " ع ۱۳۷۶ عبد اللہ صاحب سے/
۱۸ " " " ع ۷۰۱ اللہ داد صاحب سے/
۱۸ " " " ع ۱۵۲۷ مستری حسن دین صاحب سے/
۱۹ " " " ع ۔ پیر منظور محمد صاحب ۱۲/۶
۱۹ " " " ع ۱۳۴۴ مولوی عبد اللہ صاحب ۴/ عہ

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ نظم ۲۸ مارچ کو حضرت اقدس کو سنائی گئی۔ آپ نے پسند فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ مفتی صاحب کو بغرض اندراج اخبار دے دینا۔ چنانچہ حاضر خدمت کرتا ہوں۔ والسلام

عاجز راقم۔ نعمت اللہ خان۔ مضطر۔ احمدی بدایونی حال وارد قادیان

کیا دیکھا

آ کے دارالامان میں کیا دیکھا
مظہر نور کبریا دیکھا

منبع فیض مخزن اسرار
واقف راز ہل اتیٰ دیکھا

ناسخ کفر ناصر اسلام
حامی دین مصطفےٰ دیکھا

حق کا شیدائی بدعت کا دشمن
اس کا ہر فعل بے ریا دیکھا

اس کا سینہ ہے پاک کینہ سے
اس کو وحدت کا آئینہ دیکھا

اس کا چہرہ ہے مطلع الفجر
اور تفسیر والضحےٰ دیکھا

عاشق مصطفےٰ حبیب خدا
راستبازوں کا پیشوا دیکھا

وہ بلائے خدا کے بولتا ہے
بولتا اس میں ہے خدا دیکھا

قول کو پایا اس کے حکم خدا
فعل کو فعل مصطفےٰ دیکھا

پاک ہو جائے گند سے اسلام
یہی بس اس کا مدعا دیکھا

اس نے دیکھا نبی اکرم کو
جس نے دیدار آپ کا دیکھا

جس کی تصدیق میں کسوف و خسوف
ہوا ہر اک نے برملا دیکھا

جس کا قرآن میں ذکر آیا ہے
اور حدیثوں میں بھی لکھا دیکھا

اس کے اعدا کو سلسلہ اس کے
معرکوں میں سے بھاگتا دیکھا

اس کو جھٹلا کے منکرو تم نے
روز آفت کا سامنا دیکھا

زلزلوں نے زمین کو آ کر
کیسا کیسا ہلا دیا دیکھا

آئی طاعون اور مدت سے
قحط سالی کا سامنا دیکھا

جس میں روزانہ برف گرتی ہو
یہ نیا موسم بہار کا دیکھا

خوف کھاتے ہیں جس سے عیسائی
منہ چھپاتے ہیں آریا دیکھا

جس کی ہیبت سے کانپتے ہیں شریر
وہ جوان مرد باخدا دیکھا

اس کو پکڑا خدائے برحق نے
جس نے کر کے مباہلہ دیکھا

ہے قصوری نہ اب چراغ الدین
کوئی دشمن نہ بچ سکا دیکھا

لیکھو مارا گیا مرا آتھم
ڈوئی بھی ہو گیا فنا دیکھا

رہا سعد اللہ نہ اسمٰعیل
مر گئے دونوں بے حیا دیکھا

جس کا انکار کر کے منکر دین
سب کے سب ہو گئے فنا دیکھا

منکرو اور چاہتے کیا ہو
ہر طرح سے تو آزما دیکھا

ہے یہ وہ مہدی و مسیح زمان
مدتوں جس کا راستا دیکھا

تم تعصب سے جلتے ہو ناحق
یہی حق کا ہے لاڈلا دیکھا

حق تعالیٰ نے چن لیا اس کو
جس کو انسان کام کا دیکھا

ہیں جو یہاں پہ مہاجر و انصار
ان کو مہدی کا شیفتہ دیکھا

حاجی حافظ حکیم نور الدین
اون کو صدیق باوفا دیکھا

عالم باعمل ہے یہ فاضل
پاک باطن ہے باصفا دیکھا

نعت کیا ہوں محمد احسن کے
ان کا اعلیٰ ہے مرتبہ دیکھا

قول احسن ہے فعل بھی احسن
احسن ان کا معاملہ دیکھا

معترض ان کے سامنے ٹھہرے
کہاں اوس میں یہ حوصلہ دیکھا

ہے محمد علی حمیدہ صفات
یہ جوان مرد باخدا دیکھا

ہے متین ذہین و دانشمند
بات کی تہ کو پہنچتا دیکھا

اس جوانی میں متقی ایسا
کوئی بتلائے کون سا دیکھا

خود ہی اپنا نظیر ہے یہ شخص
اس کا ثانی نہ دوسرا دیکھا

مفتی صاحب ایڈیٹر البدر
ان کا بے مثل اتقا دیکھا

عشق احمد میں مثل پروانہ
ان کو ہر دم فریفتہ دیکھا

سب کے سب ہیں یہ خادم اسلام
خدمت دیں مشغلہ دیکھا

کوئی بدعہد ہے نہ وعدہ خلاف
سب کو پابند قول کا دیکھا

جس قدر ہیں یہاں پہ طالب علم
ان میں ہر ایک کو پارسا دیکھا

سب کے سب ہیں خلیق اور مسکین
باوفا پایا باحیا دیکھا

کند ذہن اور غبی نہیں کوئی
صحیح ہر اک کا حافظہ دیکھا

چھوٹے چھوٹے سعید بچوں کو
حافظ اکثر قرآن کا دیکھا

ہے شرارت نہ ان میں گستاخی
علم کا سب کو شیفتہ دیکھا

ابھی ان کے ہے کھیل کود کے دن
اکثروں کو کھیلتا دیکھا

ایسے بچوں میں یہ متانت ہو
فیض ہے یہ امام کا دیکھا

اب سناتا ہوں مختصر احوال
جس کو میں نے ہے آزما دیکھا

احمدی کیا ہیں دوسرے کیا ہیں
ان میں کیا دیکھا ان میں کیا دیکھا

ان کو توحید حق کا ہے اقرار
شرک میں اون کو مبتلا دیکھا

ان کے دل میں ہے طاعت معبود
اون کو غفلت میں ڈوبتا دیکھا

ان کے دل میں ہے سچی ہمدردی
ان کو بیدرد و بے وفا دیکھا

ان کے دل میں ہے عظمت اسلام
اون کو کہتا ہوا برا دیکھا

ان کے سینے ہیں پاک کینہ سے
گند اون میں بھرا ہوا دیکھا

ان کو شیدائی صدق کا پایا
ان کے ہر فعل میں ریا دیکھا

ان کے حصہ میں آئی شرم و حیا
ان کو بے شرم و بے حیا دیکھا

یہ توکل خدا پہ کرتے ہیں
ان کا دولت پہ آسرا دیکھا

یہ امام زمان کو مانتے ہیں
ان کا انکار خاصہ دیکھا

دل میں اے منکرو ذرا سوچو
کفر میں کون بڑھ گیا دیکھا

دارالاسلام قادیان ہے ضرور
دین کا یاں ہے سلسلہ دیکھا

جس نے دیکھا نہ قادیان مضطر
اس نے دنیا میں آ کے کیا دیکھا

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بک ڈپو قادیان سے طلب فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پہر شاید ہی ملے)

نام مصنف و کتاب	مضمون کتاب	قیمت
آیات الرحمان - حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی	جواب عصاء موسیٰ مصنفہ بابو الٰہی بخش القاء شیطانی اور رحمانی کا فرق اور ایسے اعتراضات کا جو سلسلہ احمدیہ پر کئے جاتے ہین مدلل جواب دیا ہے	۸/
سر الشہادتین 〃 〃 〃	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت مین بھی گران نہین	۱/
اعلام الناس 〃 〃 〃	وفات مسیح - الہام غیر نبی پر بھی ہوتا ہے - تقلید	۳/
صیانۃ الناس 〃 〃 〃	اولیاء اللہ کے علامات جو قرآن مجید مین ہین اور حضرت اقدس مین ان کا پایا جانا	۱۰/
مجموعۃ ازالۃ الوسواس 〃 〃	قابل دید - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جوابات اور چیکرالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے	۴/
تحذیر المومنین 〃 〃 〃	حضرت جی کی کتاب توضیح مرام وغیرہ پر جو اعتراض مخالف مولویون نے کئے ہین ان کے دندان شکن	۴/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین	۱/
آئنہ ڈکشنری	نہایت عمدہ	[illegible]
شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	کلمہ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۲/
رویائے صالحہ 〃 〃 〃	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کیلئے ضروری ہین	۴/
السر المکتوم 〃 〃 〃	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۴/
اعجاز احمدی 〃 〃	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	۱/
کاسر احمدی 〃 〃	پنجابی نظم الٰہ داد والی	۱/

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنہون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہو اور اون کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص مین ہین امید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فائیدہ پہونچے - نورالدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم - ہمارے ایک عزیز نوجوان - دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہو گئی ہے - نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے ہین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماوین گے وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگا - [illegible] میرے نام ہو - ایڈیٹر

[illegible] ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہین اور اس [illegible] اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہین [illegible] شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی [illegible] میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار دین کے واسطے مناسب جگہ کی تلاش کی [illegible] حضرت اقدس [illegible] نے اس معاملہ مین کوشش [illegible] اس واسطے [illegible] میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا - ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ [illegible] بہ روزانہ اخبار ہے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق - نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین - منیجر

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت اخیر جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ [illegible] فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۲ [illegible] علیحدہ ہو گی لیکن خریداروں کو ایک روپیہ رعایت ہوگی - منیجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے ۔ مابعد للعہ

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۷ - صفر ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء

جلد ۶

نمبر ۱۵

چہ گویم بانو گرانی چہ در قادیان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام ...

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بی او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات و ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔ ۲۴

معاونین درجہ اوّل جن کو عام اخبار کسی ایک کے نام قیمتاً جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ ۱۰ عہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ۔ ۳

عام قیمت مابعد ۔ للعہ

قیمت فی پرچہ ۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسکو بندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ نہیں دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ منیجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ (۳ بار)۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کتبہ محمد حسین احمدی

نمبر ۱۵ | ۲۷ صفر سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء | جلد ۶

شعر و سخن

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✻ نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

(تازہ تصنیف جناب اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی جو کہ مصنف ممدوح نے حضرت کی خدمت مین پڑھکر سنائی اور حضرت نے اُسے پسند فرماکر اور عاجز کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ اسے لے لو اور اخبار مین چھاپ دو۔ ایڈیٹر)

ثنائے مہدیٔ مسعود مشکل کام ہے اکبر
مناسب رتبۂ ممدوح کے مداح یکتا ہو
مگر کیا کیجئے جوشِ دلی مجبور کرتا ہے
یہ رتبہ ہے کہان میرا کہ پیش مہدیٔ دوران
مرے اشعار ناقابل نہ کوئی مرتبہ حاصل
یہی ہے خُلقِ عظیم اُس ہادی و مہدیٔ برحق کا
مرے ہادی مرے مہدی مرے والی مرے مولا
خدا شاہد ہے سچ کہتا ہون میری آرزو یہ ہے
اگر ہے علم اک گلشن تو حضرت باغبان اُسکے
اگر اسلام کشتی ہے تو آپ اس کے ہین کشتی بان
نہین حاجت بیان کی کچھ ثنائے ذاتِ اقدس مین

لیاقت چاہیئے اس کے لئے بہتر سے بھی بہتر
میسر قابلیت کے بہت کچھ اس کو ہون جوہر
زبان پر خود بخود اشعار جاری ہوتے ہین اکثر
سناؤن اپنی طبع نارسا سے نظم مین لکھ کر
مگر ہے دلہی منظور میری بھی اسے اکبر
کہ دیکھو نظم اپنی مین سناتا ہون اسے پڑھکر
دعا کی سب سے پہلے التجا کرتا ہے یہ احقر
کہ سر میرا فدا ہو آپکے نقشِ کفِ پا پر
نبوت ہے اگر دریا تو آپ اُس مین ہین اک گوہر
رسالت ہے اگر گردون تو آپ اُس کے مہ انور
یہ اکبر کیا کہے مداح خود ہے خالقِ اکبر

ضلالت اور گمراہی مٹی ہے آپکے دم سے
جہان سے کفر کی ظلمت گھٹی ہے آپکے دم سے

ثنائے حضرتِ اقدس بطرزِ نغز گفتاری
خدا خود ہو معلم جس کا اُس کے علم کا رتبہ
ہین کیسے خندہ پیشانی حضور اپنے غلامون سے
خدا کیواسطے اُلفت خدا کیواسطے نفرت
نظر آیا نہ مجھ کو آپ کا ثانی کہین کوئی
ہوئے ہین امتحان کیا کیا لگی ہین تہمتین کیا کیا
یہ استقلال یہ ہمت عطا نبیون کو ہوتی ہے
خدا نے رعب وہ بخشا ہے دشمن سامنے اگر
مخالف جتنے ہین حالت ہے سب کی قابلِ عبرت
بتائے تو کوئی مجھ کو بچا ہے کونسا دشمن
قصوری کا قصورہ آخر اُسے یاد کر بیٹھا

بیان کس طرح ہو مجھ سے کہ ہے میری زبان عاری
سمجھنے مین بشر کی عقل کو ہے سخت دشواری
خدا کے آگے خلوت مین ہے کیا کیا گریہ و زاری
نہ اپنے نفس کی خاطر کسی کی دل آزاری
نظر دوڑا کے دیکھین مین تیرہ صدیان ساری
بتائے تو کوئی حضرت نے ہمت بھی کبھی ہاری
ہے ان کے سامنے یکسان ہر آسانی و دشواری
سب اپنی بھول جاتا ہے زبان دانی و طراری
بہت سے اُٹھ گئے ہین اور بہت سون کی ہے اب باری
مقابل جو ہوا حاصل ہوئی اُس کو نگونساری
ہوئی مٹی مین مل کر اُس کی شیخی کرکری ساری

بتائین اہل امرکہ کہان ہے آج کل ڈوئی
مقابل ہو کے جس نے دولت و عزت بھی تھی کھوئی

ہوا تھا حال اُس کا یہ ضعیف و ناتوان ہوکر
مرا وہ نامراد آخر گیا دنیا سے دلخستہ
دیا کرتے ہین جو الزام سازش کا بتائین وہ
ہمین حاصل ہوا وہ نور حضرت کی غلامی پر
بڑھا تھا فسق دنیا مین ضلالت حد کو پہونچی تھی
مگر اسلامیون کیواسطے شادی کا موقع ہے
وہ سارے کابلی مل کر دکھا سکتے نہین جرأت
شہید عبد اللطیف با خدا کو اس طرح کرنا
شمار اب جبکہ پہونچیگا ہزارون کا پچاسی تک
مخالف جتنے ہین مہدی کے سچ پوچھو تو ان کے بھی
رُسل بابا کی حالت سے ہے بچون تک کو آگاہی
نتیجہ حق مین عبد الحق کے اچھا کون سا نکلا

کہ باتین بھی اُلجھتی تھین گلے مین ہچکیان ہوکر
اٹھا بزم جہان سے گویا مشعل کا دھوان ہوکر
یہ سازش پہونچی ہے کس راہ سے آخر کہان ہوکر
اُڑے ظلمت کے پردے سب اُن کی دھجیان ہوکر
گلستانِ جہان مین کفر چھایا تھا خزان ہوکر
کہ پھر اسلام چمکا ہے بہار بوستان ہوکر
ہوئی اک احمدی کی جو کہ ظاہر امتحان ہوکر
نہ ہر گز اس کو لازم تھا حبیب اللہ خان ہوکر
تو ملاؤن کی آنکھین کھلینگی خونچکان ہوکر
دلون مین بیٹھی ہے عظمت حساب دوستان ہوکر
وہ پیر گولڑہ کس طرح بھاگا ناتوان ہوکر
ثناء اللہ نہ پھل پائیگا ہرگز بدزبان ہوکر

اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آکر مقابل ہو
نتیجہ بدزبانی کا اُسے تا خوب حاصل ہو

اگر وہ مردِ میدان ہے، تو پھر کیون آتا لرزان ہے
جری اللہ رسول حق امام وقت ہے بے شک
امام وقت کے منکر بھی دنیا سے ہین غافل
عدو جتنے ہمارے ہین دغا و باز سارے ہین
امام وقت کے جو دشمن جانی ہین ان مین سے
عدو کو جانتا ہون مین کہ پیچ و تاب کھائیگا
کسی جاہل کا لیکن خوف مجھ کو کچھ نہین ہرگز
مجھے آتا ہے اپنے فخر ہے مین کس سے دبتا ہون
کسی کا جی اگر چاہے مقابل میرے ہو دیکھے
مجھی پر کیا ہے لاکھون ایسے ہین خدام مہدی کے
مرا کیا جو ھلہ ہے ہو سنا اس شخص کی مجھ سے

نکلکر سامنے آئے وہی میدان و چوگان ہے
اسے وحشت ہے اور ڈر کی وجہ سے وہ گریزان ہے
کوئی دنیا کا کتا ہے کوئی دولت پہ قربان ہے
نہ کوئی طالبِ حق ہے نہ کوئی نیک انسان ہے
کوئی شیطان سیرت ہے کوئی غولِ بیابان ہے
ہر اک شعر اُس کے زخم دل کو اک نمکدان ہے
غلام اس شخص کا ہون مین کہ جو مہدیٔ دوران ہے
بلا سے ہو اگر کوئی جہان مین خان خانان ہے
زمانہ دیکھ لیگا کون آخر مرد میدان ہے
انہین مین لاکھ انسانون سے بھی بڑھکر اک انسان ہے
نبی اللہ کا جس کے لئے خود ہی یہ فرمان ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمت نور دین بودے
ہمین بودے اگر ہر دل پُر از نور یقین بودے

مدیر میگزین کی شان سے واقف ہے اک عالم
مجھی پر کچھ نہین موقوف اس کی قابلیت ہے
اسی کا میگزین ہے جس نے یورپ کو ہلا ڈالا
ہے اک فاضل یہان کہتے ہین جس کو حضرت احسن
جو ابن تیمیہ ہوتا تو وہ علم کلام آخر
ہمارے مفتی صاحب سے زمانہ خوب واقف ہے
وہ صادق قول کا ہے اور بڑا ہمت کا پورا ہے

ہے شہرہ قادیان سے لے کے جس کا تا بہ منگھم
ہر اک آگاہ جنٹلمین و واقف ہے ہر اک میڈم
نئی دنیا مین بھی عزت ہے جس کا ہے تا ہے ویلکم
کتابین اس نے لکھین کیسی کیسی قیمتی پیہم
اسی سے سیکھتا آکر کہ یہ مہدی کلب ہے ہمدم
منور ہو رہا ہے بدر سے اس کے اب اک عالم
طلب مین علم کی اب تک لگا رہتا ہے وہ ہردم

تبحر اس کو حاصل ہے ہر اک فن مین وہ کامل ہے
مدیر الحکم یعقوب علی وہ مرد میدان ہے
ہے اک جنرل ہمارا جس کو سرور شاہ کہتے ہیں
ثناءاللہ کو مد مین ہزیمت اس نے ہی دی تھی
وہ فضل الدین جو علم و فضل مین مشہور ہے اپنے
کیا ہے ذکر جن کا میں نے سب مہدی کے خادم ہین

زبانین آٹھ نو تو جانتا ہے اب وہ کم سے کم
کہ جس سے کانپتا دشمن کی چالاکی کا ہے ربتم
بپا ہے دشمنون مین اسکے دم سے آجکل ماتم
شرارت اور جہالت نے پنہ دی تھی اسے اسدم
نظیر اس کا کوئی دنیا مین پائیگا بہت ہی کم
غلامی مین مسیحا کی کمربستہ ہین یہ ہر دم

انہیں پہ کچھ نہین موقوف ایسے ہیں یہان اکثر
ہر اک اعلیٰ سے اعلیٰ ہے ہر اک بہتر سے ہے بہتر

کرون حالت بیان کیا دشمنون کے بخت واژونکی
خدا نے اے مسیحا تجھ کو وہ اقبال بخشا ہے
نشانِ قبرِ عیسےٰ مل گیا اب ایک عالم کو
بنا کر ابن مریم کو خدا فارغ ہیں عیسائی
خدا کا بیکو قربانی کا اک مینڈہا بنا دہ تو
خدا بے شبہ ان سے حشر کے دن خوب سمجھیگا
مسیحا تو یہ بیٹھا ہے وہ آئیں اس کی خدمت مین
جدائی ایکدم کی بھی گوارا ہو نہین سکتی
ہر اک مژگان مری گویا رگِ ابرِ بہاری ہے
وفورِ عشق سے مجنون ہون کہہ لینے دو اب مجھکو

وہین پکڑا گیا فوراً کسی نے گر ذرا چون کی
حقیقت اسکے آگے کیا ہے اقبال فریدون کی
حقیقت کھل گئی عیسائیت کے سارے افسون کی
انہون نے بادشاہت اسکو دی رکھی ہے گردون کی
گناہون کے عوض ان کو ضرورت اس کے ہے خون کی
ہوئی بے حرمتی ناحق یہ اس مرحوم و مدفون کی
کیا ہے جس نے زندہ روح ہے اسلام مین پھونکی
سنا دون کیا کہ کیا حالت ہے میرے قلب محزون کی
ہے طغیانی بہت کچھ آجکل اشکون کے جیحون کی
کہ حدِ شرع سے ہوتی ہے یا ہر بات مجنون کی

اگر ہے عاشقی اک جرم تو مجرم ہوں مین بیشک
اگر ہے عشق اک الزام تو ملزم ہون مین بیشک

جنون کا جوش ہے دل پر عجب اک حال طاری ہے
تصور مین مرے تصویر رہتی ہے تری ہر دم
ضرورت ہو اگر تجھ کو تو حاضر ہے یہ سر میرا
زبان سے کر نہین سکتا بیان مین دردِ دل اپنا
پگھل جاتا ہے دل میرا تری باتون کو سن سنکر
توجہ ڈالدے مجھ پر گناہون کی مٹے ظلمت
عدو کیا تجھ کو پہچانے ترا رتبہ وہ کیا جانے
ترے تصرف کی صفت ہو کیا بیان مجھ سے
ہے برج حوت تیری شان کو دریا کی اک مچھلی
سخاوت کا بیان تیری بھلا کیا کر سکے کوئی
اکیلا تو ادہر تہا اور مقابل ساری دنیا تھی

مرے پیارے ترے عاشق کو بس اک بیقراری ہے
مسیحائے زمان صورت تری کیسی پیاری ہے
نہ ہو گر کام کا تیرے تو پھر گردن پہ بھاری ہے
نہین چلتا ہے کچھ قابو بہت بے اختیاری ہے
تری ہر اک ادا پیارے مجھے دل سے پیاری ہے
مین ہون بیمار عصیان کا مجھے یہ تپ بھاری ہے
خدائے پاک سے تیری مسیحا رازداری ہے
کہ گرد دل راتدن شام و سحر اس کا پچاری ہے
ترے اخلاق کا گلشن تو اک جنت کی کیاری ہے
کوئی حاتم اگر ہے تو ترے در کا بھکاری ہے
تری ہمت کے آگے سب نے ہمت اپنی ہاری ہے

عدو تجھ کو برا اب کیا کہین گے سامنے میرے
عجب کچھ زور بخشا ہے مجھے اقبال نے تیرے

اڑائی ہے کسی دشمن نے بھی طرز فغان میری
ہے تو مات اکثر معرکون مین دیکھا ہون میں
اگر کچھ حوصلہ رکھتا ہے تو آکر مقابل ہو
سناتا ہے وہ کیا جمال کو اشعار لکھ لکھکر

مگر کچھ اور ہی انداز رکھتی ہے زبان میری
بھلا اب کیا کریگا ہمسری وہ بدزبان میری
وہ دیکھے پھر کہ کیا کرتی ہے یہ تیغ زبان میری
اثر کس گھر سے لائیگا کہان سے یہ زبان میری

کہیں گر بلبل خوش داستان ہے زعم مین اپنے
نہین معلوم یہ اسکو بوقتِ جاہلیت بھی
مجھے وہ جانتے ہین کون ہون کیسا ہون کتنا ہون
خدا شاہد ہے اس عزت کو اب ذلت سمجھتا ہوں
مجھے ہے فخر اب اس پر کہ مین احمد کا شیدا ہوں
بہت کچھ مجھکو دعوے ہین کہ ہون مین آپکا خادم
یہی ہے آرزو دل مین کہ ہو تیری رضا حاصل

تو اس کو چاہئے آکر سنے وہ داستان میری
زبان مشہور تھی اغیار مین معجز بیان میری
انہین معلوم ہے تھی انہین کیسی عز و شان میری
کہ ہے جائے سکونت جب سے یہ دارالامان میری
ہے شاہون سے بھی بالا شان اکبر شاہخان میری
ذرا عزت بچا لینا مسیحائے زمان میری
تری خدمت مین کام آئے یہ جانِ ناتوان میری

دعا کا تیری ہون ہو کا پیاسا یا نبی اللہ
زبان سے اپنی دے مجھ کو دلاسا یا نبی اللہ

جنونِ عشق سے صورت بنی اندوہگین میری
عجب حالت ہے میرے قلب کی اے باعثِ تسکین
بھگوتا ہون مین اکثر آنسوؤں سے اپنے دامن کو
گذر جاتی ہے روتے روتے ساری ساری شب مجھکو
جمال روئے روشن کا ہون عاشق مثل پروانہ
عجب کچھ سوز ہے دل میں بلا کی اضطرابی ہے
حضور اب حکم فرمائین کہ پوری دردِ دل سے وہ
دعا کیجئے مرے حق میں کہ پوری ہر تمنا ہو
تعجب ہی بھلا کیا ہے توجہ سے جو حضرت کی
گناہون مین پھنسا ہوں المدد اے مہدی دوران

طبیعت اب تو لگتی ہی نہین ہرگز کہین میری
وفورِ عشق سے بیتاب ہے جان حزین میری
رہا کرتی ہے تر اشکون سے اکثر آستین میری
سحر تک آنکھ اکدم کیلئے لگتی نہین میری
جدائی مین طبیعت اب نہین لگتی کہین میری
زبان سے حالتِ دل کچھ کہی جاتی نہین میری
دوا بیتابی دل کی کرین کچھ نورِ دین میری
اثر دیدے دعاؤن مین وہ رب العالمین میری
رسا ہونے لگے فریاد تا عرش برین میری
کہ اکثر گھات مین رہتا ہے شیطان لعین میری

دعاؤن کی ضرورت ہے دعا دیجے مجھے حضرت
نتائج سے گناہون کے بچا لیجے مجھے حضرت

(باقی پھر۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

المفتی

منہ ۶۰ غیر کفو مین نکاح - ایک دوست کا سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی اپنی ایک لڑکی غیر کفو کے ایک احمدی کے ہان دینا چاہتا ہے حالانکہ اپنی کفو مین رشتہ موجود ہے اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے

فرمایا۔ کہ اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو مین کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے لیکن یہ امر ایسا نہین کہ بطور فرض کے ہو۔ ہر ایک شخص ایسے معاملات مین اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے اگر کفو مین وہ کسی کو اس لائق نہین دیکھتا۔ تو دوسری جگہ دینے مین حرج نہین اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہرحال اپنی کفو مین اپنی لڑکی دیوے۔ جائز نہین ہے۔

منہ ۶۱ - جوتا پہن کر نماز - ذکر تھا کہ امیر کابل اجمیر کی خانقاہ مین بوٹ پہنے ہوئے چلا گیا تھا اور ہر جگہ بوٹ پہنے ہوئے نماز پڑہی۔ اور اس بات کو خانقاہ کے کارندون نے برا منایا حضرت نے فرمایا کہ اس معاملہ مین امیر حق پر تھا جوتی پہنے ہوئے نماز پڑھنا شرعاً جائز ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۷ - صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۹ - مارچ ۱۹۰۷ء - لولا الاکرام لھلک المقام - یا یہ کہا
لولا خیر الانام لھلک المقام

۳ - اپریل ۱۹۰۷ء - انی مع الرسول اقوم و الوم من یلوم
و اعطیک ما یدوم -

ترجمہ - میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوؤں گا اور جو اسے ملامت کرتا ہے
اسے ملامت کروں گا اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے۔

۴ - اپریل ۱۹۰۷ء (۱) لا الف آف یئن (۲) یا اللہ رحم کر

(۳) انی مع اللہ فی کل حال

ترجمہ - میں ہر حال میں اللہ کے ساتھ ہوں۔

(۴) انہ ترطنا سیفہ - ترجمہ - ہم نے اس کی تلوار کو کاٹ دیا ہے۔

۵ - خدا کے سپاہی تلوار کار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہیں -

۵ - اپریل ۱۹۰۷ء - حٰم - تلک آیات الکتاب المبین

۳ - "راز کھل گیا"

تفہیم - وہ جو حٰم ہے اس میں خدا کے نوشتہ کے نشان ہیں جو ظاہر ہونے والی ہیں۔ حٰم مقطعات میں کسی کا نام ہے۔ یہی تفہیم ہے۔

۴ - (الذین اعتدوا منکم فی السبت) یہ قوم مخالف کی طرف
اشارہ ہے۔ ساتھ کا فقرہ بھول گیا ہے۔ واللہ اعلم

ترجمہ - وہ لوگ جنہوں نے سبت کے معاملہ میں زیادتی کی۔

۵ - اپریل ۱۹۰۷ء - مت ایھا الخوان -

ترجمہ - مر اے بڑے خیانت کرنے والے۔

۲ - تمت کلمۃ اللہ - ترجمہ - پوری ہوئی اللہ کی بات

۳ - ان اللہ مع الذین اتقوا -

ترجمہ - اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔

۴ - الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا

ترجمہ - وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے

۵ - رحم اللہ - ترجمہ - اللہ نے رحم کیا۔

۶ - فضلناک علی ما سواک -

ترجمہ - تیرے سوا جتنے ہیں ان سب پر ہم نے تجھ کو بزرگی دی۔

۷ - اپریل ۱۹۰۷ء - واللہ انی غالب و سیظھر شوکتی - و کل
ھالک الا من قعد فی سفینتی - اعزازا

ترجمہ - بخدا میں غالب ہوں اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائیگی اور ہر ایک مریگا
مگر وہی جو میری کشتی میں بیٹھ گیا۔

۲ - الہام کے الفاظ یاد نہیں رہے اور معنی یہ ہیں کہ فلاں کو پکڑ اور فلاں کو چھوڑ دے
یہ فرشتوں کو حکم الٰہی ہے۔

۹ - اپریل ۱۹۰۷ء - بلا رہ منش - سر ک سری ترجمہ
تیرا بھید میرا بھید ہے ۔ ۱۰ - اپریل ۱۹۰۷ء "ایک اور قیامت برپا ہوئی"

۱ ۔ یہ الہام گذشتہ اخبار میں بھی چھپ چکا ہے

نشانات کی بارش

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا" حضرت مسیح کی تازہ تصنیف حقیقۃ الوحی میں گذشتہ نشانات کے انتخاب کے ساتھ آپنے ارادہ فرمایا تھا کہ چند تازہ نشانات کا اندراج بھی کر دیا جاوے اس دن سے تازہ نشانات کی بارش اس زور سے ہو رہی ہے۔ کہ ہنوز ایک نشان اپنے تمام لوازمات کے ساتھ کتاب میں پورے طور پر درج نہیں ہو چکتا کہ ایک اور نشان ظاہر ہو جاتا ہے اور اس طرح کتاب کی اشاعت کی تاریخ دن بدن آگے بڑھتی چلی جاتی ہے۔

آسمانی گولہ | چراغدین جمونی کا اپنے مباہلہ کے مطابق طاعون سے ہلاک ہونا۔ سیلاب والی پیشگوئی کا پورا ہونا۔ بہار میں ثلج کا زور۔ زلزلے آنا۔ پھر ڈوئی کی ہلاکت وغیرہ دیگر نشانات ناظرین اخبار دیکھ چکے ہیں۔ انہوں نے وقتاً فوقتاً کتاب کی اشاعت کو ملتوی کیا۔ پھر کتاب بالکل طیار تھی۔ کہ ۷- مارچ والے الہام ۲۵ روزہ کے مطابق آسمان سے آگ گرنے کا نشان ظاہر ہوا۔ جس کے متعلق ہر طرف سے خطوط آ رہے ہیں۔ کہ ۳- اپریل ۱۹۰۷ء کو قریب ۴ بجے شام ایک ہیبت ناک آسمانی گولہ گرا۔ جس سے بعض لوگ بے ہوش ہو کر گر گئے اور ان کے مونہہ میں پانی ڈالا گیا تاکہ ان کو ہوش آوے۔ اور چونکہ یہ پیشگوئی قبل از وقت اخبارات میں کثرت سے شائع ہو چکی تھی۔ اس واسطے اس کے پورا ہونے پر بعض مخالف بھی پکار اٹھے۔ کہ دیکھو مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔ اس آسمانی گولے کے متعلق انگریزی اخبارات نے بھی تعجب ظاہر کیا ہے اور دیسی اخباروں میں بھی اس کی خبر کثرت سے شائع ہوئی ہے۔ معزز ہمعصر روزانہ اخبار عام لکھتا ہے "قدرت کے عجائبات پر عقل انسان دنگ ہے۔ انسان کی حقیقت ہی کیا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان دنوں آسمان سے عجیب آثار دکھائی دیتے ہیں۔ مرزائی قادیانی پیش گوئی کرتے ہیں کہ کوئی بڑا نشان خدائی جلال کا وقوع میں آنا چاہتا ہے۔ انگریزی اخبار میں بھی لکھا ہے کہ کئی مقامات پر تارے ٹوٹنے کی سی روشنی دکھائی دی کئی لوگ اس کو شہاب ثاقب بتلاتے ہیں مختلف اخبارات میں طرح طرح کی خبریں ہیں۔ اور یہی نہیں بلکہ انگریزی اخبارات میں بھی اس کی کیفیت دی گئی ہے۔ ... جموں سے خبر دیتا ہے ..... آسمان سے ایک آگ کا گولہ گرا ..... بڑی بھاری آواز آئی جیسے کوئی بڑی توپ چلتی ہے اور اس آواز سے شہر ہل گیا لوگ گھبرا اُٹھے کہ یہ کیا معاملہ ہے ..... گوجرانوالہ میں ایک تودہ آگ کا گرتا ہوا دیکھا گیا ....."

بابو الٰہی بخش | ابھی آتشی گولے کے متعلق خبریں اور خطوط آ ہی رہے تھے کہ لاہور سے خبر آئی ہے کہ بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ جو حضرت کی مخالفت میں ملہم ہونے کا دعوے رکھتا تھا اور کہتا تھا کہ میں موسیٰ ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی تردید میں ایک کتاب بنام عصائے موسے لکھی تھی اور اس میں اس سلسلہ کی تباہی اور آپ کی ترقی اور عروج کی پیشگوئی کی تھی۔ گذشتہ اتوار کو طاعون سے ہلاک ہو گیا اور اس طرح وہ تازہ پیشگوئی جو ۲۲ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں چھپی تھی۔ کہ ایک موسیٰ ہے میں اس کو ظاہر کروں گا اور لوگوں کے سامنے اس کو عزت دوں گا اور جس نے میرا گناہ کیا ہے میں اس کو گھسیٹوں گا اور اس کو دوزخ دکھلاؤں گا۔ یہ پیشگوئی روز اشاعت کے سترھویں دن پوری ہوئی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کا نام خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں موسیٰ رکھا ہے جیسا کہ بہت سی پہلی کتابوں میں چھپ چکا ہے اس کے بعد الٰہی بخش نے بھی موسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ موسیٰ تو ایک ہی ہے دو نہیں ہیں اور اب میں ظاہر کروں گا کہ وہ کون سا ہے چنانچہ کاذب کی نامرادی اور ہلاکت سے صادق کی صداقت ظاہر ہو گئی۔ فالحمد للہ

شبھ چنتک مر گیا | قادیان سے آریوں کا ایک اخبار شبھ چنتک نام نکلتا تھا۔ جو گندہ دہانی میں تمام آریوں سے بڑھ کر تھا اس کی فحش بدزبانی کے سبب ہم نے کبھی پسند نہ کیا تھا کہ اس کا ذکر بھی کریں مگر خدا بھلا الیسن کو کب تک چھوڑتا ہے آخر ان کی بدزبانی نے کتاب قادیان کے آریہ اور ہم لکھوائی جس میں حضرت مسیح موعود نے خدا سے چاہا کہ اسلام اور ان بدزبانوں کے درمیان فیصلہ ہو۔ اس کے بعد اول تو اخبار قادیان سے بند ہو کر بٹالہ میں چلا گیا اس کے بعد اس کا منیجر اور (غالباً مالک) اچھر چند مع اپنے ایک ہی بھائی کے طاعون سے ہلاک ہو گیا۔ اور اس کا ایڈیٹر پنڈت سوم راج جو نہایت ہی گندہ مخالف سلسلہ حقہ کا تھا اور قادیان میں آریہ سماج کا بانی مبانی بلکہ یہاں کے سب آریوں کا لیڈر تھا وہ بھی سخت طاعون میں مبتلا رہ کر ۹- اپریل کو مر گیا ہے اور اس کا لڑکا چند روز پہلے اس کی آنکھوں کے سامنے طاعون سے ہلاک ہو چکا تھا۔ ان ہر دو کے متعلق پہلے سے الہام تھا کہ لا تنفکا من ھٰذہ المرحلۃ وہ دونوں اس مرحلہ سے چھوٹ نہیں سکتے۔ اس الہام الٰہی سے مراد بھی دونوں آریہ تھے۔ جو قادیان میں رہکر نہایت ناپاکی کے ساتھ سلسلہ حقہ کے برخلاف بولتے اور لکھتے رہتے تھے اور اچھر چند دعوے کیا کرتا تھا کہ جیسا مرزا صاحب نے کہا ہے۔ کہ طاعون کا اثر مجھ پر نہ ہوگا۔ ایسا ہی میں بھی کہتا ہوں کہ میں طاعون سے نہ مروں گا۔ سوم راج نے یہ ٹھیکہ لیا ہوا تھا کہ جو کوئی قادیان میں آوے اور اُسے مل جائے۔ اسے بہکانے کے واسطے پوری کوشش کرے۔ اخبار بھی اسی نے نکلوایا تھا۔ خدا کی عجیب قدرت ہے۔ کہ ان آریوں نے جس بات میں ہاتھ ڈالا۔ اُسی میں سخت ناکامی ہوئی۔ اور اب تو گویا ان کا قادیان سے خاتمہ ہی ہو گیا ہے۔ اس وقت حضرت کی تازہ تصنیف "قادیان کے آریہ اور ہم" کے مفصلہ ذیل شعر پڑھنے چاہئیں۔

نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا
کتوں سا کھولنا منہہ تخم فنا یہی ہے
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے

ضرورت ہے

مطبع میگزین قادیان کے لئے ایک خوشخط کاپی نویس کی ضرورت ہے اردو۔ عربی خط لکھ سکتا ہو۔ اگر سنگسازی بھی جانتا ہو تو بہتر ہے۔ درخواست کے ساتھ خط کا نمونہ آنا چاہیئے تمام درخواستیں بنام نائب ناظم میگزین قادیان ضلع گورداسپور۔

ڈائری ۲۳۔ فروری ۱۹۰۷ء۔ بوقتِ عصر۔ فرمایا دنیاداروں میں کچھ نہ کچھ پرخاش رہتی ہے اس کی وجہ وہی گند ہے جو دونوں دلوں میں پنہاں ہوتا ہے خواہ کتنا چھپائیں مگر آخر کسی نہ کسی وقت وہ مادہ پھوٹ نکلتا ہے۔

قصاب خواہ سگے بھائی ہوں تو بھی ایک دوسرے سے سلوک نہیں رکھہ سکتے۔ ایک کی دکان سے گوشت لیں۔ تو دوسرا کہے گا یہ لو گمر بھیڑ کا ہے یہ کہیگا اس کا بکرے کا ہے۔ گمر مریض۔

انبیاء کی بھی دنیا کے فرزندوں کے ساتھہ دشمنی ہوتی ہے مگر وہ کوئی ذاتی عداوت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے وہ اپنی طرف سے کسی کے ساتھہ نہیں جھگڑتے۔

دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۳ برس تک جور و ستم سہنے پڑے۔ اور پھر مدافعت کا حکم پایا گیا۔ اذن للذین یقتلون بانہم ظلموا سے ظاہر ہے کہ پہلے جواب تک دینے کا بھی حکم نہیں تھا۔

اسی لئے وہ اصل فرماتے ایک تو واعرض عن الجاھلین جن لوگوں میں جہالت کا مادہ ہو جو تکبر سے بھرے ہوئے جھگڑالو ہوں ان سے اعراض کرنا چاہیئے۔ ان کی باتوں کا جواب ہی نہ دیا جاوے۔ دوم۔ ادفع بالتی ھی احسن یعنی بدی کے مقابلہ میں نیکی کرنا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دوست بن جاتا ہے اور دوست بھی ایسا کہ کانہ ولی حمیم۔

۲۴ فروری ۱۹۰۷ء۔ عصر۔ جاپان کی نسبت کسی نے کچھہ استفسار کیا۔ فرمایا آجکل ان لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف ہے پس مذہب کی طرف کب توجہ کرتے ہیں۔ ہاں اسباب ایسے جمع ہو رہے ہیں جس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ کم از کم اپنے مذہب سے بیزار ہیں اور ان کا مذہب ہے ہی کیا۔ کچھہ بھی نہیں۔ بہرحال یہ امید غالباً صحیح نہ نکلیگی کہ وہ عیسائی ہو جائیں۔ کیونکہ ایسا مذہب تو ان کا اپنا بھی ہے۔ ترقی و تمدن کے تمام لوازمات انہیں اگر کسی مذہب پر برانگیخت کر سکتے ہیں تو وہ "اسلام" ہے کیونکہ یہی ایک مذہب ہے جس میں تمام خوبیاں ہیں اور کسی انسان کے بچہ کو خدا نہیں بنایا جاتا۔

۲۔ مومن کے مقابلہ میں کذاب کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا سچے میں سچ کی ایک ایسی طاقت ہوتی ہے کہ بڑے بڑے بہادر اس کے مقابلہ سے جھجکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے حق میں ایک قوت غلبہ رکھی ہے۔

یہ لوگ اتنا نہیں سوچتے کیا خدا مکاروں مفتریوں کی ایسی نصرت و تائید کیا کرتا ہے۔ جو میری کی۔ خدا نے میرے مخالفوں کو ہر بات میں جھوٹا کیا مگر افسوس انہوں نے بہت کم فائدہ اٹھایا۔ حقیقۃ الوحی ایک ایسا مجموعہ نشانات طیار ہوگا۔ کہ دشمن کو مجال گریز نہ ہیگی آخر کس کس بات کو جھٹلائیں گے۔ کچھہ تو ماننا پڑیگا۔

"ترانۂ اکمل"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسجد مبارک میں ۲ اپریل کو قاضی اکمل آف گولیکی نے حضرت مسیح موعود کے حضور سنائی۔ عاجز کو فرمایا۔ نظم نہایت سنجیدہ اور عمدہ ہے ان سے لے کر بدر میں چھاپ دی جائے۔ ایڈیٹر

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا
دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

جس جگہ اپنا عیسےٰ اترا ہے آسمان سے
اے سننے والو سن لو ہے وہ مکان ہمارا

مسجود قدسیان ہے یہ سرزمین واللہ
ہر لب پہ ذکر جاری ہے ہر زمان ہمارا

گلہائے معرفت پہ ہم بلبلیں ہیں گویا
اب ہو چکا نشیمن یہ گلستان ہمارا

یا رب یہ آرزو ہے پوری ضرور کرنا
مسکن ہو یاں ہمارا۔ مدفن ہو یاں ہمارا

کیا خوف ہے خزاں کا اس بوستان دین کو
جب احمد مکرم ہے باغبان ہمارا

جو کام کر دکھایا مہدی تیرے قلم نے
وہ کام کر نہ سکتے سیف و سنان ہمارا

کل اولیاء سے بہتر بعض انبیاء سے افضل
یہ مصطفےٰ ہمارا یہ دلستان ہمارا

حد سے بڑھیں نہایت ایذائیں دشمنوں کی
طاعون بھیجا حق نے پہریاسبان ہمارا

تم اے زمینی لوگو! نقصان کیا کرو گے
ہے روز اولین سے جب آسمان ہمارا

وہ دن بھی آرہا ہے جب ہوگا اک عالم
ان گالیوں کے بدلے رطب خوان ہمارا

برباد ہو رہے ہیں پر مانتے نہیں ہیں
کب سمجھیگا الٰہی ہندوستان ہمارا

منہہ کالا دشمنوں کا کیا خوب کر رہا ہے
ہر روز ہو کے ظاہر اک نیا نشان ہمارا

زخمی جگر ہے اپنا اغیار کی زبان سے
پر کون جانتا ہے دردِ نہان ہمارا

بیماریوں سے میں تو تنگ آگیا نہایت
چھوڑا نہیں ذرا بھی تاب و توان ہمارا

روکے رکھا مرض نے ورنہ میں جلد آتا
لگتا بجز یہاں کے ہے دل کہاں ہمارا

کچھہ ہو سکے تو کر لو بیمار کا مداوا
ورنہ عدم کو جاتا ہے کاروان ہمارا

دکھہ درد کی حکائیت دل کھول کر سنائیں
کوئی نہیں جہاں میں یہ رازدان ہمارا

کیوں گولیکی میں رہتا کیا بے وفا تھا کوئی
ہم قادیان کے (اکمل) اور قادیان ہمارا

(اکمل آف گولیکی)

زلزلہ سے بچو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے مکرم بھائی زاد لطفکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں اپنی ایک خواب جو میں نے ۳۰ اور ۳۱ مارچ کی درمیانی شب کو دیکھی تھی آپ کی خدمت میں لکھتا ہوں امید ہے کہ آپ ضرور اس کو درج اخبار فرما دیں گے۔ ممکن ہے کسی کو اس سے ہدایت ہو۔ وہ خواب حسب ذیل ہے۔ میں نے مذکورہ بالا شب کو دیکھا کہ میں ایک پیپل کے درخت کے اوپر بیٹھا ہوا ہوں۔ اور چند اور لوگ بھی میرے ساتھہ تھے اور پاس ہی ایک توت کا درخت تھا جس پر کچھہ لوگ چڑھے ہوئے تھے۔ ان درختوں کے نیچے ایک گہرا گڑھا تھا۔ اتنے میں ایک سخت زلزلہ شروع ہوا چونکہ پیپل کی ٹہنیاں کمزور تھیں اس لئے وہ لوگ اس گڑھے میں گرنے لگے۔ مگر توت والا کوئی بھی نہ گرا۔ میں نے بہتیری کوشش بچنے کیلئے توت کے درخت پر جانے کی کی مگر کامیابی نہ ہوئی آخر اسوقت معاً میرے دل میں خیال آیا کہ میں احمدی ہو کر اس طرح گر کر مرنے لگا ہوں یہ خیال آتے ہی فوراً توت کے درخت کی ٹہنیاں میری طرف بڑھیں اور میں نے انکو پکڑ لیا اور اس طرح میں بچ گیا۔ اتنے میں میری آنکھہ کھل گئی۔ والسلام۔ خاکسار اللہ دین احمدی ورنیکلر ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول سیالکوٹ

بدرِ منوّر

مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱- اپریل ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ کوثر

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۳ مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء)

حضرت مولوی نورالدین صاحب کی مولفہ عربی تفسیر سورۂ کوثر بمعہ ترجمہ ساری لکھی جاچکی ہے جو تفسیر کے تمام لوازمات کو اپنے اندر لئے ہوئے اور مفصل ہے اس واسطے تشریح الفاظ معانی اور مطالب پر زیادہ تحریر کی ضرورت نہین اور چند ایک باتین جو اس سورۂ شریف کے تحت مین مناسب حال معلوم ہوتی ہین لکھ کر اس کو ختم کیا جاتا ہے۔

مکالمۂ الٰہیہ کا سلسلہ بند نہین ہوا

عیسائی اور آریہ اور برہمو اور ہندو اور دیگر تمام مذاہب کے لوگ تو اس بات کے قائل ہین اور یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ الہام آلہی کا سلسلہ اب منقطع ہوچکا ہے اور دنیا مین کوئی ایسا شخص ہو ہی نہین سکتا جس پر اب خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوسکے اور خدا تعالےٰ اس سے کلام کرے۔ یہی ایک بڑی دلیل اُن ادیان کے باطل ہونے کی ہے کہ ان کے درمیان کوئی ایسا شخص ہو ہی نہین سکتا۔ جو اس درجہ پر پہونچ سکے کہ خدا تعالیٰ کی ہمکلامی کا شرف اس کو حاصل ہو۔ گویا وہ سب دین مردہ ہین جیساکہ ان کی مذہبی زبانین مردہ ہوچکی ہین اور اب دنیا مین کہین سنسکرت اور عبرانی نہین بولی جاتی۔ ایسا ہی اُن کے نزدیک خدا نے بھی اب بولنا چھوڑ دیا ہے۔ غیر مذاہب کے لوگون کے عقائد مین تو یہ بات داخل ہی تھی مگر افسوس ہے کہ بہت سے نادان مسلمان بھی جو حقیقت اسلام سے ناواقف ہین یہی عقیدہ رکھتے ہین اور نہین سمجھتے کہ ایسے عقیدہ کے ساتھ وہ اسلام کی سخت دشمنی کرتے ہین یہ عقیدہ فاسدہ سورۂ کوثر کے مفہوم کے بالکل برخلاف ہے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرزند ابراہیم جو حضرت ام المومنین ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے تھا فوت ہوا۔ تو عرب کے کفار نے خوشی منائی اور کہا کہ یہ شخص ابتر ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورۂ شریف نازل فرمائی کہ اس نبی کو کوثر عطا کیا گیا ہے اور یہ کوثر کا لفظ حاوی ہر اُن تمام باتون پر جو دین و دنیا کے امور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے گئے تھے اور انہی مین اولاد رُوحانی ہے جو کہ آپ سے فیضیاب ہوکر ہر زمانہ مین اس اعلےٰ کمال تک پہنچتی رہی ہے اور آئندہ پہنچتی رہے گی کہ اللہ تعالیٰ کے مکالمات سے بہرہ ور ہوئی بات ہے، جو دین اسلام کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہے وہ دین ہی کیا ہے۔ جو پہلے ہی یہ کہہ کر انسان کی کمر توڑ دے کہ اس کے ذریعہ سے کوئی شخص خدا رسیدہ نہین ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ کو جو کوثر عطا فرمایا ہے اس مین یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ کی وفات کے بعد اس امت مین فساد اور فتنون کے وقت مین ایسے مصلح آتے رہتے ہیں جن کو انبیاء کے کئی کامون میں سے یہ ایک کام سپرد ہوتا ہے۔ کہ وہ دین حق کی طرف دعوت کرین اور ہر ایک بدعت جو دین سے مل گئی ہو اس کو دور کریں اور آسمانی روشنی پاکر دین کی صداقت ہر ایک پہلو سے لوگون کو دکھلادیں اور اپنے پاک نمونہ سے لوگون کو سچائی اور محبت اور پاکیزگی کی طرف کھینچین۔

اس زمانہ مین کوثر کا ثبوت

اس زمانہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عزت کو قائم کرنے کے واسطے اور اس کوثر کا بیّن ثبوت دنیا کے سامنے پیش کرنے کیواسطے جو آپکو عطا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسیح موعود کو پیدا کر دیا جو متواتر نشانات اور کرامات اور خوارق دکھا کر تمام دنیا پر اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی سچائی کے واسطے ایسی حجت قائم کر رہا ہے۔ جس کی نظیر پہلوں میں دیکھنے میں نہیں آتی۔ اس کے ہاتھ پر جو معجزات دکھائے جا رہے ہیں وہ کسی خاص ملک تک محدود نہیں رہے بلکہ تمام دنیا پر وہ احاطہ کر رہے ہیں۔ کیا یورپ اور کیا امریکہ اور کیا ایشیاء اور کیا افریقہ کوئی اس کے دعوی اور اس کے دعوے کے دلائل کے سننے سے اور اس کے نشانات کے دیکھنے سے خالی نہیں رہا یہ سب اس واسطے ہے کہ حضرت سردار انبیاء خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو دنیا میں قائم کیا جائے اور آپ کے مخالفین ہلاکت کا مونہہ دیکھین۔ اس کوثر کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور ہر زمانہ مین ضرورت کے وقت ایسے آدمی ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے جو دنیا کے سامنے اسلام کی صداقت کے ثبوت میں معجزات دکھاتے رہین گے۔

صحبت صادقین کی ضرورت

بعض لوگ بہ سبب نادانی کے یہ کہا کرتے ہیں کہ جب کہ قرآن اور احادیث ہمارے پاس موجود ہیں تو وہ کافی ہیں اور اُن کے ہوتے کسی مصلح کی ضرورت نہیں سو ایسے لوگون کو سمجھنا چاہیئے کہ ایسا کہنا خود مخالفت تعلیم قرآن ہے کیونکہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔

"کونوا مع الصادقین"

اور صادق وہ ہیں جنہوں نے صدق کو علی وجہ البصیرت شناخت کیا اور پھر اس پر دل و جان سے قائم ہوگئے اور یہ اعلےٰ درجہ بصیرت کا بجز اس کے ممکن نہین کہ سماوی تائید شامل حال ہو کر اعلیٰ مرتبہ حق الیقین تک پہونچا دیوے۔ پس ان معنوں کرکے صادق حقیقی انبیاء اور رُسل اور محدث اور اولیاء کاملین مکملین ہیں جن پر آسمانی روشنی پڑی اور جنہون نے خدا تعالیٰ کو اسی جہان میں یقین کی آنکھون سے دیکھ لیا اور آیۂ موصوفہ بالا بطور اشارت ظاہر کر رہی ہے کہ دنیا صادقوں کے وجود سے کبھی خالی نہیں ہوتی کیونکہ دوام حکم کونوا مع الصادقین دوام وجود صادقین کو مستلزم ہے۔

علاوہ اس کے مشاہدہ صاف بتلا رہا ہے کہ جو لوگ صادقوں کی صحبت سے لاپرواہ ہو کر عمر گذارتے ہیں اُن کے علوم و فنون جسمانی جذبات سے ان کو ہرگز صاف نہیں کر سکتے اور کم سے کم اتنا ہی مرتبہ اسلام کا کہ دلی یقین اس بات پر ہو کہ خدا ہے ان کو ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا اور جس طرح وہ اپنی اس دولت پر یقین رکھتے ہیں جو ان کے صندوقوں میں بند ہو یا اپنے اُن مکانات پر جو ان کے قبضہ مین ہون ہرگز ان کو ایسا یقین خدا تعالیٰ

پر نہیں ہوتا وہ سم الفار کہانے سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ وہ ایک زہر ہلاک ہے لیکن گناہوں کی زہر سے نہیں ڈرتے حالانکہ ہر روز پڑہتے ہیں - انہ من یات ربہ مجرماً فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحیی. پس سچ تو یہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو نہیں پہچانتا وہ قرآن کو بھی نہیں پہچان سکتا ہاں یہ بات بھی درست ہے کہ قرآن ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے مگر قرآن کی ہدایتیں اس شخص کے وجود کے ساتھ وابستہ ہیں جس پر قرآن نازل ہوا یا وہ شخص جو منجانب اللہ اس کا قائم مقام ٹہرایا گیا اگر قرآن اکیلا ہی کافی ہوتا - تو خدا تعالیٰ قادر تہا کہ تدرتی طور پر درختوں کے پتوں پہ قرآن لکہا جاتا یا لکہا لکہایا آسمان سے نازل ہوتا - مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ قرآن کو دنیا میں تبہی بہیجا جب تک معلم القرآن دنیا میں نہیں بہیجا گیا - قرآن کریم کو کہول کر دیکہو کتنے مقام میں اس مضمون کی آئتیں ہیں کہ یعلمھم الکتاب والحکمۃ - یعنے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن اور قرآنی حکمت لوگوں کو سکہلاتا ہے اور پہر ایک جگہ اور فرماتا ہے ولا یمسہ الا المطھرون. یعنے قرآن کے حقائق و دقائق انہی پر کہلتے ہیں جو پاک کئے گئے ہیں پس ان آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کے سمجہنے کے لئے ایک ایسے معلم کی ضرورت ہے جسکو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتہ سے پاک کیا ہے اگر قرآن کے سیکہنے کے لئے معلم کی حاجت نہ ہوتی تو ابتدائی زمانہ میں بہی نہوتی اور یہ کہنا کہ ابتدا میں تو حل مشکلات قرآن کے لئے معلم کی ضرورت تہی لیکن جب حل ہوگئیں تو اب کیا ضرورت ہے. اس کا جواب یہ ہے کہ حل شدہ بھی ایک مدت کے بعد پہر قابل حل ہوجاتے ہیں ماسوا اس کے امت کو ہر ایک زمانہ میں نئی مشکلات بہی تو پیش آتی ہیں اور قرآن جامع جمیع علوم تو ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی زمانہ میں اس کے تمام علوم ظاہر ہوجاویں بلکہ جیسی جیسی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ویسے ویسے قرآنی علوم کہلتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کی مشکلات کے مناسب حال ان مشکلات کو حل کرنے والے روحانی معلم بہیجے جاتے ہیں جو وارث رسل ہوتے ہیں اور ظلی طور پر رسولوں کے کمالات کو پاتے ہیں اور جس مجدد کی کارروائیاں کسی ایک رسول کی منصبی کارروائیوں سے شدید مشابہت

رکہتی ہیں وہ عند اللہ اسی رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے اور نئے معلموں کی اس وجہ سے بھی ضرورت پڑتی ہے کہ بعض حصے تعلیم قرآن شریف کے از قبیل حال ہیں نہ از قبیل قال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلے معلم اور اصل وارث اس تخت کے ہیں حالی طور پر ان دقائق کو اپنے صحابہ کو سمجہایا ہے مثلاً خدا تعالیٰ کا یہ کہنا کہ میں عالم الغیب ہوں اور میں مجیب الدعوات ہوں اور میں قادر ہوں اور میں دعاؤں کو قبول کرتا ہوں اور طالبوں کو حقیقی روشنی تک پہنچاتا ہوں اور میں اپنے صادق بندوں کو الہام دیتا ہوں اور جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اپنی روح ڈالتا ہوں یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جب تک معلم خود ان کا نمونہ بنکر نہ دکہلا دے تب تک یہ کسی طرح سمجہ ہی میں نہیں آسکتیں. پس ظاہر ہے کہ صرف علماء ظاہر جو خود اندہے ہیں ان تعلیمات کو سمجہا نہیں سکتے بلکہ وہ تو اپنے شاگردوں کو ہر وقت اسلام کی عظمت سے بدظن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ باتیں آگے نہیں بلکہ پیچہے رہگئی ہیں اور ان کے ایسے بیانات سے یہ سمجہا جاتا ہے کہ گویا اسلام اب زندہ مذہب نہیں اور اس کی حقیقی تعلیم پانے کے لئے اب کوئی بہی راہ نہیں لیکن ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا اپنی مخلوق کے لئے یہ ارادہ ہے کہ وہ ہمیشہ قرآن کریم کے چشمہ سے ان کو پانی پلاوے تو بیشک وہ اپنے ان قوانین قدیمہ کی رعایت کرے گا جو قدیم سے کرتا آیا ہے اور اگر قرآن کی تعلیم صرف اسی حد تک محدود ہے جس حد تک ایک تجربہ کار اور لطیف الفکر فلاسفر کی تعلیم محدود ہوسکتی ہے اور آسمانی تعلیم جو محض حال کے نمونہ سے سمجہائی جاتی ہے اس میں نہیں تو پہر نعوذ باللہ قرآن کا آنا لاحاصل ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اگر کوئی ایک دم کے واسطے ہی اس مسئلہ میں فکر کرے کہ انبیاء کی تعلیم اور حکیموں کی تعلیم میں بصورت فرض کرنے صحت ہر دو تعلیم کے مابہ الامتیاز کیا ہے تو بجز اس کے اور کوئی مابہ الامتیاز قرار نہیں دیسکتا کہ انبیاء کی تعلیم کا بہت سا حصہ فوق العقل ہے جو بجز حالی تفہیم اور تعلیم کے اور کسی راہ سے سمجہ ہی نہیں آسکتا اور اس حصہ کو وہی لوگ دل نشین کراسکتے ہیں جو صاحب حال ہوں مثلاً یہ ایسے مسائل کہ اس طرح پر فرشتے جان نکالتے ہیں اور پہر یوں آسمان پر لے جاتے ہیں اور پہر قبر میں حساب اس طور سے ہوتا ہے اور بہشت ایسا ہے

اور دوزخ ایسا اور پل صراط ایسا اور عرش اللہ کو چار فرشتے اٹہا رہے ہیں اور پہر قیامت کو آٹہ اٹہائینگے اور اس طرح پر خدا اپنے بندوں پر وحی نازل کرتا ہے یا مکاشفات کا دروازہ انپر کہولتا ہے یہ تمام حالی تعلیم ہے اور مجرد قیل و قال سے سمجہ نہیں آسکتی اور جبکہ یہ حال ہے تو پہر میں دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر اللہ جلشانہ نے اپنے بندوں کیلئے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس کی کتاب کا یہ حصہ تعلیم ابتدائی زمانہ تک محدود نہ رہے تو بے شک اس نے یہ بہی انتظام کیا ہوگا کہ اس حصہ تعلیم کے معلم بہی ہمیشہ آتے رہیں کیونکہ حصہ حالی تعلیم کا بغیر توسط ان معلموں کے جو مرتبہ حال پر پہونچگئے ہوں ہرگز سمجہ نہیں آسکتا اور دنیا قدم قدم پر بہت ٹہوکریں کہاتی ہے پس اگر اسلام میں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے معلم نہیں آئے جن میں ظلی طور پر نور نبوت تہا تو گویا خدا تعالیٰ نے عمداً قرآن کو ضائع کیا کہ اس کی حقیقی اور واقعی طور پر سمجہنے والے بہت جلد دنیا سے اٹہا لئے مگر یہ بات اس کے وعدہ کے خلاف ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

یعنے ہمنے ہی قرآن کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرتے رہیں گے - اب میں نہیں سمجہ سکتا کہ اگر قرآن کے سمجہنے والے ہی باقی نہ رہے اور اس پر یقینی اور حالی طور پر ایمان لانے والے زاویہ عدم میں مختفی ہوگئے تو پہر قرآن کریم کی حفاظت کیا ہوئی. کیا حفاظت سے یہ مراد ہے کہ قرآن بہت سے خوش خط نسخوں میں تحریر ہوکر قیامت تک صندوقوں میں بند رہیگا. جیسے بعض مدفون خزانے. گو کسی کے کام نہیں آتے مگر زمین کے نیچے محفوظ پڑے رہتے ہیں کیا کوئی سمجہ سکتا ہے کہ اس آیۃ سے خدا تعالیٰ کا یہی منشا ہے اگر یہی منشا ہے تو ایسی حفاظت کوئی کمال کی بات نہیں بلکہ یہ تو ہنسی کی بات ہے اور ایسی حفاظت کا موہنہ پر لانا دشمنوں سے ٹہٹہا کرانا ہے کیونکہ جب کہ علت غائی مفقود ہو تو ظاہری حفاظت سے کیا فایدہ ممکن ہے کہ کسی گڑہے میں کوئی نسخہ انجیل یا توریت کا بہی ایسا ہی محفوظ پڑا ہو اور دنیا میں تو ہزارہا اس قسم کی کتابیں پائی جاتی ہیں کہ جو یقینی طور پر بغیر کسی کمی بیشی کے کسی مولف کی تالیف سمجہی گئی ہیں تو اس میں کیا کمال ہوا اور امت کو خصوصیت کے ساتھ فایدہ کیا پہونچا گو اس سے انکار نہیں کہ قرآن کی حفاظت ظاہری ہی دنیا کی تمام کتابوں سے بڑہکر ہے اور خارق عادت بہی لیکن خدا تعالیٰ جس کی روحانی امور پر نظر ہے ہرگز اس کی ذات کی نسبت یہ گمان نہیں کرسکتے کہ اتنی حفاظت سے مراد صرف

قرآن کریم کی تفسیر

یعنی

رسالہ تعلیم الاسلام

اس رسالہ کو شروع ہوئے ۹ ماہ گذر چکے ہیں اور اس عرصہ میں تین سو سے زائد صفحات قرآن شریف کی تفسیر کے اس میں نکل چکے ہیں۔ اس تفسیر کے متعلق صرف اسی قدر لکھنا کافی ہے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب جو کچھ درس قرآن میں فرماتے ہیں وہ مع شئی زائد اس تفسیر میں موجود ہوتا ہے۔ تفسیر کو ترتیب مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب دیتے ہیں۔ میں نے جہاں تک اس تفسیر کو دیکھا ہے۔ نہایت بیش قیمت پایا ہے اور حضرت مولوی صاحب نے بھی اکثر اوقات اس کی بہت تعریف کی ہے۔ عام فہم ہے۔ اور الفاظ اور ان کے معانی کی پوری تشریح کی جاتی ہے۔ احمدی قوم کی یہ ایک بڑی بھاری ضرورت تھی۔ جو اس رنگ میں پوری ہوئی۔ اب میری غرض اس ذکر کرنے سے یہ ہے۔ کہ یہ رسالہ ایک ایسا قیمتی رسالہ تھا۔ جو ہر ایک فرد کے ہاتھ میں ہونا چاہئے تھا۔ اس غرض سے اس کی قیمت صرف ؏ سالانہ رکھی گئی تھی۔ مگر اس وجہ سے کہ جماعت کو اس رسالہ کے اغراض اور اس کے مضامین سے کماحقہٗ آگاہی نہ ہوئی۔ اس کی اشاعت بھی اب تک بہت محدود رہی اس کی توسیع اشاعت کا سوال جس پر دیر سے غور ہو رہا تھا۔ اب اس طرح پر حل کیا گیا ہے۔ کہ اس رسالہ کو رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے ساتھ ملا دیا جاوے۔ اور اس کی قیمت میں بھی تخفیف کر دی جاوے۔ اب تک اس رسالہ میں قریباً تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحے تفسیر کے علی العموم رہے ہیں مگر آئندہ صرف بیس ۲۰ صفحے ہوں گے۔ مگر چونکہ یہ بیس صفحے میگزین کی لکھائی کے مطابق ہوں گے اس لئے اس میں مضمون انشاء اللہ اسی قدر ہوگا جس قدر پہلے تیس ۳۰ یا بتیس ۳۲ صفحوں میں ہوتا تھا اور اس کی لکھائی اور چھپائی پر ویسی ہی محنت صرف کی جاوے گی۔ جیسے اب تک میگزین پر کی جا رہی ہے۔ اور یہ حصہ بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز ہوگا۔ جس کی قیمت صرف ۱۲؍ سالانہ ہوگی۔ اور موجودہ خریداران ریویو کو اختیار ہوگا کہ جو صاحب چاہیں۔ اسے بطور ضمیمہ خریدیں اور جو نہ چاہیں نہ خریدیں ریویو کی اصل قیمت وہی ہوگی۔ جو اب تک رہی ہے یعنی صرف عہ سالانہ اور صرف ضمیمہ کے خریداروں سے ۱۲؍ سالانہ زیادہ لئے جائیں گے یہ اتنی تھوڑی قیمت ہے کہ اس میں انجمن کا کوئی فائدہ مدنظر نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اس وجہ سے کہ قرآن شریف کا علم حاصل کرنا ہر ایک سچے احمدی کا کام ہے۔ کیونکہ اصل غرض بعثت امام علیہ السلام کی قرآن کی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں زندہ کرنے کی ہے اس لئے انجمن نے پسند کیا ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ رعایت کے ساتھ ایک مکمل تفسیر قرآن کریم کی سب احباب کے ہاتھ تک پہونچائی جاوے۔ ۱۲؍ میں سے ۴؍ سالانہ کا خرچ تو صرف ٹکٹ وغیرہ کا ہی ہو جائے گا اس طرح سے صرف ۸؍ میں ایک دو سو چالیس صفحوں کی گنجان اور خوش خط چھپی ہوئی کتاب سال میں اس ضمیمہ کے خریداروں کو پہونچ جاوے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ریویو آف ریلیجنز کے خریدار اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔

اس تفسیر میں اس بات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے کہ جو جو اعتراضات قرآن شریف پر کئے گئے ہیں۔ ان کا جواب بھی ساتھ ساتھ دیا جاوے گا۔ اسی لئے کسی قدر لمبی بھی ہو جاوے گی۔

نیا انتظام ماہ مئی سے شروع ہوگا اور اپریل کا رسالہ غالباً اپنے وقت پر ہی روانہ ہوگا۔ لہذا ۱۹۰۷ء کے آخر تک صرف ۸ ماہ باقی ہوں گے اور ان ۸ ماہ کے لئے ضمیمہ کا چندہ صرف ۸؍ رہوگا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ کم از کم ان آٹھ ماہ کے لئے ہمارے احباب اس تفسیر کو منگوا کر پڑھیں۔ پھر انشاء اللہ وہ خود اس کی قدر کرنے لگیں گے۔ درخواستیں بہت جلد آنی چاہئیں کیونکہ ضمیمہ صرف اسی قدر چھپوایا جائے گا۔ جس قدر درخواستیں اس کے لئے آئیں گے۔ تفسیر کے پچھلے حصہ کی بھی چند کاپیاں موجود ہیں۔ اگر احباب خریدنا چاہئیں تو تھوڑی سی درخواستوں کی تعمیل ہو سکیگی۔ اس حصہ کی قیمت جس پر قریباً ساڑھے تین سو صفحے تفسیر کے ہوں گے عہ ہے۔

نوٹ ۱ ۔ ضمیمہ الگ بھی جاری کیا جا سکتا ہے یعنے جو لوگ ریویو آف ریلیجنز نہ خریدتے ہوں ان کے نام بھی ضمیمہ جاری ہو سکتا ہے۔ مگر ایسے اصحاب کے لئے اس کی قیمت ایک روپیہ سالانہ ہوگی۔ کیونکہ اس میں اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ ایسا ہی جو لوگ سال کے بعد اکٹھا خریدینگے ان کو بھی ایک روپیہ قیمت ادا کرنی ہوگی۔

(نوٹ ۲) ضمیمہ کی قیمت میں ان رعایتوں میں سے کوئی رعایت نہ ہوگی۔ جو ریویو کی قیمت میں طلبار وغیرہ کے ساتھ کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس قیمت پر بمشکل اصل لاگت ہی واپس آئے گی۔

جملہ درخواستیں بنام نائب ناظم میگزین قادیان اور روپیہ بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ آنا چاہیئے۔

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔ ۶ر اپریل ۱۹۰۷ء

رسید ۔ سکرٹری مجلس ناظمہ کے پاس ایک دس روپے کا نوٹ آیا تھا۔ ساتھ کچھ تفصیل نہ تھی اور لکھنے والے صاحب نے اپنا نام نہیں لکھا تھا۔ اس واسطے دفتر ہذا میں عہ لنگر اور عہ مد مساکین میں جمع کر لئے گئے تا بھیجنے والے صاحب کو اطلاع ہو۔

محمود احمد۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قائم مقام

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۳۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "					
⅛ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۸	۴½	۳½	۱	۲؍

۱ یہ اجرت پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے

۲۔ تقسیم کرائی فی ضمیمہ ۱۲؍ فی صدی لیا جاویگا بٹالہ سے قادیان تک مزدوری ۸؍ اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے

ایک سفید جھوٹ سفید جھوٹ ترین نے محاورہ کے لحاظ سے کہدیا ہے ورنہ بقول سیدی محمود اسے سیاہ جھوٹ کہنا چاہیئے۔ ۲۷ مارچ کے سراج مین ایک مضمون مع راقم جلال الدین وغیرہ گوئیکے کے نام سے چھپا ہے حالانکہ اس نام کا کوئی لکھا پڑھا آدمی "گوئیکے" مین نہین یہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ ایک ایسے آدمی کے نام سے مضمون چھپوایا جائے جس کا لکھا پڑھا ہونے کی حیثیت سے وجود ہی نہو پھر اسکے چالاکی اور بھی غضب ڈھایا ہے کہ چند عقائد احمدیوں کی طرف منسوب کیے ہین حالانکہ وہ ان مین سے کسی کے بھی قائل نہین اور نہ حضرت مسیح موعود کی کتابون مین ان کا مذکور ہے اگر مخالفین اپنے بیان مین سچے ہین تو انہین چاہیئے کہ حضرت اقدس کی کتابون سے ہمارے یہ عقائد ثابت کرین۔ مین باوشاہانی کے واعظ کو خصوصیت سے مخاطب کرتا ہون کہ یہ مضمون جو غالباً اس نے لکھ دیا ہے تو وہ اسے ثابت بھی کرے مگر مین دعوے سے کہتا ہون کہ وہ ہرگز ثابت نہین کر سکیگا اور واقعی وہ اسی طرح نادم ہوگا۔ جیسے وہ ست بچن سے اپنا بتایا ہوا حوالہ دکھلانے مین ناکامیاب ہوا تھا یہ بات لکھنا ایمانداری سے کس قدر بعید ہے کہ مرزا صاحب نے ایک آیت مین ولا محدث بڑھایا ہے حالانکہ انہون نے قرآن مجید کی اس آیت کی ایک قرأت بروایت ابن عباس لکھی ہے۔ پس یہ اگر الزام ہے تو ابن عباس پر (نعوذ باللہ) ہو سکتا ہے نہ کہ حضرت مسیح موعود پر۔ اور اہل الحدیث ۱۳۲۴ کا فتوے تو آپ لوگون پر چلتا ہے کیونکہ آپ قرآن مجید سے کئی آیات کو منسوخ الحکم خیال کرتے ہین یہ کس قدر کمزوری ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کو ایک معمولی آدمی کے احکام کا رتبہ دیا جائے۔ کہ صرف تئیس سال کے عرصہ مین کئی بار بدلانے کی ضرورت پیش آئی پھر ست بچن مین جو یہ فقرہ پیش کیا ہے کہ جو کوئی یہ نہ مانے کہ مسیح کی قبر بلاد شام مین ہے۔ وہ سخت بے ایمان ہے۔ ہم کہتے ہین پہلے تم یہ فقرہ ہمین دکھلا تو دو۔ پھر اس کا جواب دینگے۔ کیا تم بھول گئے ہو کہ جب چار آدمی ست بچن دے کر آپکے پاس بھیجے گئے کہ دکھاؤ کہان لکھا ہوا ہے تو بھری محفل مین ندامت کس کے حصے مین آئی تھی۔ پھر علیحدہ طور پر خود ستائی سے کون روکتا ہے۔ ۲۲ مارچ بروز جمعہ۔ ایک عالم گواہ ہے۔ کہ بار بار حسب درخواست زمینداران چیلنج دیا گیا تھا کہ بے شک تم اپنے واعظ کو لے آؤ مگر واعظ صاحب نہ پہونچے اور ادھر مولانا حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے جو اسی باوشاہانی کے واعظ کا ایک خط پڑھکر سنایا۔ وہ اب تک موجود ہے جس مین باوجود اس بات کے علم کے کہ حافظ صاحب احمدیون کے رکن ہین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ لکھا تھا حالانکہ معمولی وعظ مین یہ سلام سے روکتا ہے۔ پھر آپنے یہ بھی بیان کیا تھا کہ میرے پیچھے واعظ صاحب نماز بھی پڑھ آئے تھے پس ایسے آدمیون کو جو کسی کے نام سے مضمون چھپوا دین اور پھر یہ خیال ہو۔ ہم کیا مخاطب کرین۔

الملک آمت گوئیکے ضلع گوجرات

---

۴ اپریل کی ہولناک زلزلہ کی یادگار

۴۔ اپریل کی صبح کس کو یاد نہین یہ وہی تاریخ ہے جس مین بائیس برس کی پیشگوئی پوری ہوئی

یہ پیشگوئی

جس کتاب مین تھی ہم اس کے لئے ایک خاص عایت کرتے ہین ایسی رعائیت جو پھر کبھی دیکھنے کی امید نہ رکھنی چاہیئے

احمدی بھائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہائیت عمدہ ڈبل کاغذ پر چھپی ہوئی حجم ۶۰۰ صفحہ۔ بے جلد اصل قیمت ۵ رعایتی ۴ مجلد الزیادہ دو شین مجلد ۶ غیر مجلد ۴ ۔ ۴ اپریل سے ۲۰ اپریل تک جو درخواستین آئینگی ان کی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجاوےگی ہرگز سستی نہ کرو۔ ۲۰ اپریل کے بعد یہ کتابین اصل قیمت پر ملینگی۔ المشتہر ناظم بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

شادی مبارک برادرم منشی عبداللہ صاحب سنوری کے لڑکے رحمت اللہ کا نکاح منشی ہاشم علی صاحب کی دختر نیک اختر کے ساتھ پانسو روپیہ مہر کے عوض بعد نماز عصر مسجد مبارک مین ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو ہوا منشی ہاشم علی صاحب نے اپنی طرف سے بذریعہ تحریر حضرت اقدس کو وکیل مقرر کیا تھا حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ مین خوب فرمایا کہ جماعت کے بعض ممبرون کی غلطی کے سبب حضرت نکاحون مین شامل نہین ہوا کرتے مگر خدا کسی کے اخلاص کو ضائع نہین کرتا۔ میان عبداللہ کے

ڈائری

القول الطیّب

پیشگوئی ۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ تازہ الہام حٰم۔ تلک ایت الکتاب المبین "راز کھل گیا"۔ کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ تفہیم یہی ہوئی ہے کہ یہ پیشگوئی ہے۔

کتب اولین پہلی کتابون کا ذکر تھا۔ جو منسوخ شدہ ہین اور محرف مبدل ہین۔ فرمایا۔ اب ان کی مثال ایک مسمار شدہ عمارت کی طرح ہے جس طرح کوئی عمارت گر جاتی ہے اور اس کی اینٹین اوپر نیچے کہین کی کہین جا پڑتی ہین۔ پاخانے کی اینٹ باورچی خانے مین اور باورچی خانے کی اینٹ پاخانے مین چلی جاتی ہے وہ مکانات اب اس قابل نہین ہے کہ ان مین رہائش اختیار کی جائے۔ جو ان کو اپنا مسکن بنائے وہ محلات مین رہنے والون کی طرح آرام پا نہین سکتا۔

دیسی بوٹیان سیر مین برلب سڑک خود رو بوٹیون کی طرف اشارہ کر کے اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کو مخاطب کر کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ دیسی بوٹیان بہت کارآمد ہوتی ہین مگر افسوس ہے کہ لوگ ان کی طرف توجہ نہین کرتے۔ حضرت مولوی صاحب نے عرض کیا کہ یہ بوٹیان بہت مفید ہین گندلون کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ہندو فقیر لوگ بعض اسی کو جمع کر رکھتے ہین اور پھر اسی پر گذارا کرتے ہین یہ بہت مقوی ہے اور اس کے کھانے سے بواسیر نہین ہوتی۔ ایسا ہی کنڈیاری کے فائدے بیان کئے جو پاس ہی تھی۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ ہماری ملک کے لوگ اکثر ان کے فوائد سے بے خبر ہین اور اس طرح توجہ نہین کرتے کہ ان کے ملک مین کیسی عمدہ دوائین موجود ہین جو کہ دیسی ہونے کے سبب ان کے مزاج کے موافق ہین۔

الخطبہ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین مددخان ایک نیک نوجوان ہین۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

رسید زر

۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۲۹۰ میاں فیاض الدین احمد صاحب ے/
۲۰ " " " محمد ظفریار خان صاحب ۱۴۵۱ عا/
۲۱ " " " نمبر ۱۳۴۵ منشی محی الدین صاحب ے/
۲۱ " " " نمبر ۵۰۸ منشی عبد الحکیم خان صاحب ے/
۲۲ " " " نمبر ۲۴۰ فضل محمد صاحب ہرسیاں عہ
۲۲ " " " نمبر ۱۳۰۳ چودہری غلام حسین صاحب ے/
۲۲ " " " نمبر ۱۱۰۱ بابو کریم بخش صاحب ے/
۲۲ " " " نمبر ۱۰۹۵ اسد علی صاحب ے/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۶۴ محمد امیر صاحب ۸/
۲۳ " " " نمبر ۱۴۲۱ فضل احمد صاحب عہ/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۳۷ عبد اللہ صاحب عہ/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۰۰ محمد شفیع صاحب عہ/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۵۱ محمد عالمگیر خان صاحب ے/
۲۳ " " " نمبر ۱۳۴۷ حکیم عبد الرزاق صاحب عہ/
۲۳ " " " نمبر محمد صدیق صاحب ۸/
۲۴ " " " نمبر ۱۵۵۹ شیخ منظور احمد صاحب ے/
۲۴ " " " نمبر ۵۹۵ محبوب عالم صاحب ے/
۲۴ " " " نمبر ۲۴۷ غلام محی الدین صاحب ے/
۲۵ " " " نمبر ۵۳۵ منشی گلاب الدین صاحب ۳/
۲۵ " " " نمبر ۱۵۲۸ شیخ میراں بخش صاحب ے/
۲۵ " " " نمبر ۱۰۱ محمود دین صاحب ے/
۲۶ " " " نمبر ۳۵ سید ناصر شاہ صاحب للعہ/
۲۷ " " " نمبر ۱۳۴۲ ضیاء الدین صاحب عہ/
۲۷ " " " نمبر ۱۵۵ الملک حسین خان صاحب ے/
۲۷ " " " نمبر ۱۳۴۳ عبد العزیز صاحب عہ
۲۷ " " " نمبر ۹۶۴ عبد المجید صاحب ے/
۲۸ " " " نمبر ۱۴۵۶ خواجہ محمد رمضان صاحب ے/
۲۸ " " " نمبر ۱۳۲۰ بشیر الدین صاحب ے/
۲۸ " " " نمبر ۱۲۰۷ سیٹھ موسیٰ صاحب عہ/
۳۰ " " " نمبر ۱۵۲۵ محمد عبد اللہ صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۰۹۱ خواجہ کمال الدین صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۵۵۷ منشی عبد المجید خان صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۳۹۷ عطا محمد صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۳۶ مولوی نظام الدین صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۵۵۱ نور محمد صاحب ے/
۳۰ مارچ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۵۶۲ عبد اللہ صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۶۰ وزیر علی خان صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر ۱۵۶۳ حامد علی صاحب ے/
۳۰ " " " نمبر شیر محمد صاحب للعہ/
۳۰ " " " نمبر ۱۳۴۲ چودہری ضیاء الدین صاحب عہ/
یکم اپریل ۱۹۰۷ء نمبر ۱۵۶۸ بابو خدا بخش صاحب ے/
" " " نمبر ۱۴۶۹ مولوی غلام رسول صاحب ے/
" " " نمبر ۱۲۰۱ مستری احمد الدین صاحب ے/
" " " نمبر ۱۱ نواب خان صاحب ے/
" " " نمبر فضل الدین صاحب ے/
" " " نمبر ۱۲۵ حکیم محمد حسین صاحب ے/
" " " نمبر ۱۳۳۹ ڈاکٹر کرم بخش صاحب ے/
" " " نمبر ۱۳ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب ے/
" " " نمبر ۷۵ ماسٹر ضیاء اللہ صاحب عہ/

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شرائط بیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

علی محمد صاحب ولد فتح الدین صاحب سیالکوٹ
گلاب الدین صاحب ولد بوٹا صاحب ضلع گورداسپور
طالع بی بی زوجہ گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور
عبد الستار صاحب ولد گلاب الدین صاحب ضلع گورداسپور
محمد اکرم صاحب ولد عبد الاحد صاحب یاڑی پور کشمیر
غلام محی الدین صاحب ولد عبد الاحد صاحب یاڑی پور۔ کشمیر
محمد بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب اٹھوال۔ ضلع گورداسپور
حسین بی بی صاحبہ زوجہ محمد بخش صاحب اٹھوال ضلع گورداسپور
اسماعیل صاحب ولد محمد بخش صاحب اٹھوال۔ ضلع گورداسپور
فرزند علی صاحب ولد محمد بخش صاحب موضع اٹھوال ضلع گورداسپور
متاب بی بی " " " "
گوہر بی بی زوجہ کریم بخش صاحب " "
چودہری سردار خان صاحب طالب علم ساکن بہاگووال تحصیل و ضلع سیالکوٹ
فضل الٰہی والد عبد اللہ صاحب ساکن پنڈی لالہ تحصیل پہالیہ ضلع گجرات
نور الٰہی صاحب ولد عبد اللہ صاحب پنڈی لالہ تحصیل پہالیہ ضلع گجرات
غلام محمد صاحب ولد حیات " "
زینب بی بی ہمشیرہ فضل الٰہی صاحب " "
اہلیہ نور الٰہی صاحب " "
اہلیہ فضل الٰہی صاحب " "
میاں حسین بخش صاحب ساکن چک نمبر ۲۷۶ ڈاک خانہ گوجرہ
میاں اللہ دیا صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ
میاں کریم بخش صاحب ولد کرم بخش صاحب ساکن سامانہ ریاست پٹیالہ
کرم بخش صاحب ولد نبیا " "
میاں عبد اللہ خان صاحب سکنہ گہوڑ
میاں محمد ساکن چک میاں موسےٰ
میاں عبد اللہ صاحب " "
میاں مراد صاحب " "
مستری میراں بخش صاحب ساکن سیالکوٹ
مستری فتح محمد صاحب " "
میاں کریم بخش صاحب گوجرانوالہ
صدر دین صاحب ولد سردار خان صاحب ساکن داتہ زیدکا۔
میاں جیون بخش صاحب ولد کریم بخش صاحب بھڑی شاہ رحمان صاحب
میاں وارث صاحب ولد پیر بخش صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب
عبد اللہ ولد اللہ دتا صاحب ساکن بھڑی شاہ رحمان صاحب تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
محمد بخش ولد حسن علی صاحب لبشی خادرس موضع ٹھنڈا اتھیم۔ ڈاک خانہ لودہراں ضلع ملتان
جہان خان صاحب ولد نور خان صاحب ساکن گہوگھیاٹ ڈاک خانہ ولا تحصیل چکوال ضلع جہلم
میاں شرف الدین صاحب ولد میاں محمود صاحب ساکن چھپر تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ
ابراہیم صاحب ولد عطا محمد صاحب ساکن بیر لسیاں ڈاک خانہ راہون تحصیل نواں شہر ضلع جالندہر
مولوی محبوب الٰہی صاحب ولد قاضی غلام حسن صاحب ساکن سندرال ڈاک خانہ خوشاب ضلع شاہ پور
محمد بخش ولد فقیر بخش صاحب ساکن محلاں والہ۔ ڈاک خانہ سہرا ضلع امرتسر
سادن ولد کمال ساکن گنھیالی ڈاک خانہ سدرراہ ضلع سیالکوٹ
سید محمد صادق صاحب ولد محمد حسن شاہ صاحب ساکن لدراون ڈاک خانہ ہندواڑہ علاقہ کشمیر اترمچھی پور
بابو نبی بخش صاحب ولد جیون بخش صاحب اسٹیشن ماسٹر علاقہ سہارنپور
احمد دین ولد مہر جان صاحب ساکن قادیان
میاں قسیم اللہ صاحب ولد حافظ کریم اللہ صاحب ساکن بجنور۔
مرزا اسلام اللہ صاحب ولد مرزا غلام احمد صاحب۔
میاں محمد حسین صاحب ساکن گنہیا کی ڈاک خانہ فتحگڈہ
کرم داد ولد شیر ساکن کھیوا باجوہ سلارروالہ ضلع سیالکوٹ
قائم ولد ننھو کھیوا باجوہ سیال کوٹ
خیر الدین صاحب " "
فضل شاہ ولد پیر شاہ صاحب ساکن ککر [illegible]

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان سے طلب فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل یہ موقعہ پھر شائد ہی ملی)

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت
براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجۃ کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہئیے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے پچیس روپے سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہ ہو تو افسوس ہے صرف آپ کی خاطر قیمت میں تخفیف ہے۔	[illegible]
درثمین " " " ۲	حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں درج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آیندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے شامل ہو سکیں گی۔ اس کے دو سو صفحے ہیں یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہیں ہے اب موقعہ ہے۔	سر مجلد مجلد
الوصیۃ " " "	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔	۴/
اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب " " "	حضور کا لاہور والا لیکچر جس میں دوسرے مذاہب کا رد اور اپنی حقانیت کا ثبوت ایک لطیف پیرایہ میں دیا ہے	۴/
جنگ مقدس " " "	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے۔	
نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب	دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے	۱۰/
جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب	مولوی عبد اللطیف صاحب کا جان سوز مرثیہ	۱/
نظم مستورات	پنجابی نظم	۱/

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرائق — ۶/

شرح تہذیب الکلام — ۱۲/

مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض — ۵/

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۲ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو بھی زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔ ایڈیٹر

اطلاع۔ براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت اسی جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکا تھا اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صر فی نسخہ پر فروخت ہوتی ہے اور قیمت جلد ۱۲ علیحدہ تھی لیکن اب ایک خاص رعایت کے واسطے صفحہ ۱ ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ؎

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۳۲۵ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

حسب گوئم باتو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد (۶)

نمبر (۱۶)

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا ۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عـہ
معاونین درجہ اول جن کو علاوہ اپنے اخبار کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو علاوہ اپنے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ســہ
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ احباب کے متعلقین کیلئے دعا فرماتے ہیں ۔

کرکنندہ عاجز محمد حسین احمدی

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

نت حاضر ضما شہر شیکاگو کے پادری جان فاکن صاحب پرن کی زوجہ مکرمہ نے نالش دائر کی کہ پادریصاحب نے بلاوجہ مجھے خرچ وغیرہ دینا اور ملنا چھوڑ دیا ہے پادریصاحب ساڑھے چار ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کئے گئے مقدمہ چل رہا ہے۔

خانہ برباد کوتھ کرنٹی کے پادری پیٹر گیٹ مین صاحب نے اپنی بیوی کو چوٹھے کی کریدنی (جو غالباً گرم ہوگی) ایسے زور سے دے ماری کہ بیچاری کا دم نکل گیا اس کر بعد پادری صاحب نے استرے کے ساتھ اپنی زندگی کا بھی خاتمہ کردیا۔ شادی ہوئے ابھی نو ماہ ہی گزرے تھے معلوم نہین کہ وہ کیا بات تھی جس کی وجہ سے پادری صاحب کی یہ خانہ بربادی ہوئی۔

طلاق شہر سینٹ لوئیس کے پادری ولیم پی جانسن کی بیوی نے واعظ صاحب کے مظالم سے تنگ آکر اور پادری صاحب کی بدسلوکیون کا ثبوت دیکر طلاق قانونی حاصل کی۔

ہر دو گرفتار شہر فیسنگ کے پادری رے نلڈس صاحب اور ان کے گرجہ کی باجا بجانیوالی کنواری مس ڈیرہ ہر دو اچانک اپنے شہر سے بھاگ گئے اور کولمبس مین گرفتار ہوگئے لیکن ان کا نکاح ہوچکا ہے ہر دو کا بیان ہے کہ اس کا موجب پادری صاحب کی پہلی بیوی ہے۔

چور پادری پادری جیمبر کار صاحب پر عدالت بالٹی مور مین مقدمہ چلایا گیا۔ وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ پادری صاحب نے ایک گھڑی چرائی ہے۔ شہادت پیش کی گئی ہے۔

بدچلن پادری شہر لارن کے پادری ولیم برنیز صاحب بدچلنی کیوجہ سے جو کہ نوجوان دو لڑکیون کے سامنے ظہور مین آئی تھی ایک سال کے واسطے عہدہ پادری پنے سے معطل کئے گئے۔

معقول گاہک شہر ڈی ٹرائیٹ کے پادری بارڈ صاحب اپنے شہر سے غائب ہین اور اسی شہر کے شراب فروش لیہر کی بیوی بھی غائب ہوگئی ہے پادری صاحب اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے چکے ہوئے ہین اور اس مطلقہ کا بیان ہے کہ پادری صاحب کئی ایک شادی شدہ عورتون کے ساتھہ عشق محبت کا تعلق رکھتے تھے اور ان مین سے ایک شراب فروش کی بیوی تھی مطلقہ کا بیان ہے کہ مین نے شراب فروش کو جتلا دیا تھا کہ پادری صاحب تمہاری بیوی پر بھی نظر شفقت رکھتے ہین۔ مگر وہ کہنے لگا کہ مین پادری کو اپنے ہان آنے سے روک نہین سکتا کیونکہ میرے شراب خانہ کے معقول گاہک ہین۔

قاتل پادری شہر گلاس پورٹ کے پادری کارسکا صاحب سی پران کے ریلوے کی ایک بھیڑ زدہ بیوہ کریو جیوسکی نے ان پر نالش کی ہے کہ پادری صاحب نے میرے خاوند کو قتل کردیا ہے اس کے عوض مین مجھے ڈیڑھ لاکھ روپیہ دلایا جاوے پادریصاحب ریل پر جاتے ہوئے شہر بریڈاک مین گرفتار ہوئے اور جیل خانہ مین رکھے گئے ہین۔

ناجائز حملہ شہر ہیوریاب کے پادری گگ صاحب نے ایک چھوٹی لڑکی پر ناجائز حملہ کرنے کی کوشش کی مقدمہ عدالت مین پیش ہوا۔ پادریصاحب نے پہلے جھوٹھہ بولا اور انکار کیا۔ پھر لاچار اقرار کیا اور ۵۰ روپیہ جرمانہ ادا کرکے رہا ہوئے۔

ایک بد عادت شہر اوٹی کا کے پادری گے صاحب کو عادت تھی کہ لوگون کے گھرون مین جاکر کھڑکیون مین سے ایسے وقت جھانکا کرتے تھے جب کہ عورتین کپڑے اتار کرتی تھین شکایت عام ہونے پر گرجہ کی کمیٹی نے پادریصاحب کو استعفے دینے پر مجبور کیا۔

پادری صاحب اور نائن شہر ایون ولا کے پادری لیسنگ صاحب ایک نائن کو ساتھہ لے کر بھاگ نکلے۔ ان کے گرجہ کے ممبرون مین سنسنی پھیل رہی ہے کہ پادریصاحب نے یہ کیا کرتوت کیا

نتیجہ شراب نوشی شہر نیویارک کے مشرقی کوچہ ۱۸ مین پادری کوان صاحب اور ایک عورت مری ہوئی پائی گئی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ہر دو آپس مین عشق و محبت کے خطوط لکھہ چکے تھے اور شہر نیویارک مین ملاقات کا ایک وقت مقرر ہوا تھا مگر راستہ مین پادری صاحب اور ان کی ساتھی عورت نے شراب اس قدر پیا کہ جان نہ بچا سکے اور ایک ہوٹل مین جہان عارضی قیام تھا ہر دو نے جان دیدی۔

ایک اور پادری صاحب شہر سیگی ناکے پادری مرے صاحب نے ایک صاحب ایسٹ مین کی عورت پر ناجائز حملہ کیا مقدمہ چل رہا ہے۔ دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

توریت کا دوسرا حکم لاہیسی صاحب لکھتے ہین کہ توریت کے احکام مین سے دوسرا حکم یہ ہے کہ تو اپنے لئے کوئی مورت نہ بنا نہ کسی چیز کی تصویر بنا خواہ اوپر آسمان پر ہے یا نیچے زمین پر ہے اس حکم پر کوئی عیسائی عمل نہین کرتا ہان مسلمان ہمیشہ اس ضروری حکم کی تابعداری کرتے ہین۔

ناجائز اختیار اٹلی مین پوپ کو اختیار ہے کہ جتنی تارین چاہے بلا اجرت ادا کرنے کے دیدیا کرے یورپ کے بعض اخبارات اس پر اعتراض کررہے ہین تاکہ پوپ کو کوئی حق حاصل نہ ہے کہ مفت مین تارین دیتا پھرے۔

اگستین عیسائیون کا بڑا ولی اگستین گزرا ہے۔ اس کے زمانہ مین امریکہ کا براعظم دریافت نہ ہوا تھا وہ کہا کرتا تھا۔ کہ یہ صحیح نہین کہ زمین دوسری طرف سے آباد ہو۔ اور دلیل یہ دیتا تھا۔ کہ اگر زمین دوسری طرف سے آباد ہو تو اخیر مین جب یسوع مسیح آسمان سے نازل ہوگا تو اس طرف کے لوگون کا کس طرح فیصلہ کریگا۔

اگر اگستین آج زندہ ہوتا تو دیکھہ لیتا کہ مسیح نے مشرق مین بیٹھہ کر مغربی کرے کے لوگون کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ مثال مین ڈوئی کا واقعہ دیکھہ لیا جائے۔

مذہب کیتھلک سے بیزاری شہر سال مونسنٹ ملک ہسپانیہ کے سینکڑون مردون اور عورتون نے تحریری درخواست گورنمنٹ مین پیش کی ہے کہ ہم اپنے پرانے مذہب کیتھلک عیسویت کو ترک کرتے ہین یہ نہین معلوم ہوا کہ اس کے عوض مین اختیار کیا کیا ہے

کس کو مانین اور کس کو چھوڑین اخبار ٹرتھ سیکر مین ایک صاحب لکھتے ہین کہ چار انجیلین ہین۔ متی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا۔ یوحنا کہتا ہے کہ قبر پر ایک عورت آئی تھی متی کہتا ہے کہ دو آئی تھین۔ مرقس کہتا ہے کہ تین آئی تھین لوقا کہتا ہے کہ تین سے زیادہ تھین اب بتاؤ کہ کس کو جھوٹھا کہین اور کس کو سچا مانین۔ پھر مرقس کہتا ہے کہ وہ صبح کا وقت تھا اور یوحنا کہتا ہے کہ اندھیرا تھا لوقا کہتا ہے کہ دو فرشتے تھے۔ مرقس کہتا ہے کہ ایک ہی تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح - مورخہ ۱۸ - اپریل ۱۹۰۷ء - خدا کی تازہ وحی

۱۷ - اپریل ۱۹۰۷ء - ۱ - خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا - پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے - ۲ - انی مع الا فواج اٰتیک بغتةً

۳ - انی مع اللہ الکریم

۴ - طوفان آیا وہی طوفان - شر آئی -

۱۱ - اپریل ۱۹۰۷ء - "دہلی میں واصل جہنم واصل خان فوت ہوگیا"

حکیم واصل خان دہلی کا تو فوت ہو چکا ہوا ہے - تفہیم یہ تھی کہ واصل خان نام ایک شخص کے عزیزوں میں سے کوئی طاعون سے مر جائیگا کیونکہ جہنم کا لفظ دو تین الہامات میں بھی طاعون کیلئے استعمال ہوا ہے یہ نشان بھی اپنے وقت پر پورا ہو کر ترقی ایمان کا موجب ہوگا -

۱۴ - اپریل ۱۹۰۷ء - اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ

ترجمہ - میں دعا کرنیوالے کی دعا کو قبول کرتا ہوں

۱۵ - اپریل ۱۹۰۷ء - ۱ - فتح ہے تمہاری - ۲ - تمہارے نام کی

۳ - اِنّ شانئکَ هوالابتر - ۴ - حذّ طباة

۵ - انت منّی بمنزلة موسیٰ - ۶ - احمدؐ - غزنوی (نہ معلوم کیا اشارہ ہے) ۷ - پھر قرآن مجلد دیکھا اس کی جلد پر شیرازہ کے قریب لکھا ہوا تھا - سلامٌ قولاً من ربّ رّحیم

ایک خوشخبری

میرے دوستو! مدت سے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خدام کے دل میں یہ آرزو تھی کہ مسجد مبارک کی وسعت کی کوئی راہ نکل آوے - سو الحمد للہ کہ وہ خدا جو ہر طرح کی تائیدیں اور نصرتیں اس سلسلہ کے شامل حال کر رہا ہے اس نے ہماری اس آرزو کو بھی پورا کر دیا اور کل مسجد خورد کے ساتھ جو جگہ ہے وہ خرید لی گئی اور اس میں یہ حکمت الٰہی معلوم ہوتی ہے - کہ چونکہ بڑے بڑے نشانوں کے ظہور سے خلقت کا رجوع اب پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہو رہا ہے اور آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی اس میں ترقی ہوگی - جیسا کہ یأتون من کل فجّ عمیق وغیرہ الہامات کے دوبارہ ہونے اور فتح کی بشارات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے - اس لئے اُن آنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو بھی وسیع کر دیا تاکہ اگر جلسوں میں نہیں - تو کم از کم روز کے آنیوالے مہمانوں کے لئے اس مسجد میں گنجائش ہو سکے اور وہ سب حضرت امام کی زیارت سے بآسانی مشرف ہو سکیں اور آپ کے کلمات طیبات سے متمتع ہو سکیں - پہلے ہماری مسجد میں صرف تیس یا زیادہ سے زیادہ چھتیس آدمی آ سکتے تھے مگر اس نئے حصہ کے ساتھ ملنے سے اب انشاء اللہ ڈیڑھ سو پونے دو سو آدمی کے نماز پڑھنے کی گنجائش نکل آوے گی اب چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ جگہ دے دی ہے - لہذا اس کی عمارت کی تکمیل بھی جلدی کرنی ضروری ہے - اس کے لئے میں اب جماعت کے ان مخلصوں کے سامنے اپیل کرتا ہوں جو ہر سال یہاں آتے اور اس مسجد کی وسعت کی ضرورت کو محسوس کرتے رہتے ہیں کُل تخمیناً ہمیں چار ہزار روپیہ درکار ہوگا اور تعمیر مسجد میں مدد دینا اعلیٰ درجہ کے ثواب کا کام ہے - یہ رقم جتنی جلدی پوری ہو جاوے بہتر ہے - خاکسار محمد علی

زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوئی - اخبار بدر مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۰۷ء اور اس کے قریب کے دیگر اخبارات میں ناظرین ایک تازہ زلزلہ کی پیشگوئی پڑھ چکے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں ارادت زمان الزلزلة - اس کے مطابق شب درمیانی ۱۲ و ۱۳ اپریل ۱۹۰۷ء کو قریب ۱۱ بجے کے پنجاب کے اکثر مقامات میں سخت زلزلہ محسوس ہوا - کوہاٹ سے مرزا عباس علی صاحب لکھتے ہیں - ایک سخت دھکا زلزلہ کا آیا اور قریباً تین منٹ تک زمین حرکت کرتی رہی - سبحان اللہ ہمارے امام کی باتیں لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہیں - غلام رسول نجیم صاحب گھمیانہ ضلع جھنگ سے لکھتے ہیں - کہ ہر ایک دہ ماہرین کا دعوی اور فتوی تھا کہ اپریل ۱۹۰۴ء کے بعد کئی سال تک کوئی بڑا زلزلہ نہیں آئیگا - شب گذشتہ کو بموجب پیشگوئی یہاں بڑا زلزلہ آیا - آدمی سب جو سو رہے گئے تھے - بھاگ کر مکانوں سے باہر نکل آئے اور سخت گھبرا گئے - چڑیاں گھونسلوں سے گر پڑیں - سید حامد شاہ سیالکوٹ سے ایسی ہی خبر دیتے ہیں اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور برادر محمد حسین صاحب نے لاہور سے اس کے متعلق خبر دی ہے اور ایسا ہی دوسرے مقامات سے بھی سخت زلزلہ کی خبریں آئی ہیں - کوئی ہے جو اس سے نصیحت حاصل کرے اور فائدہ اٹھالے - ؞

آپ کی توجہ درکار ہے - اخبار کی طرف - کہ آپ اس کیواسطے نئے خریدار بنانے کی کوشش کریں - ہنوز تعداد میں آپکی توجہ سے بہت ترقی ہو سکتی ہے خریدار بھی ایسے ہوں جو بروقت قیمت عطا فرماویں

؞ خیر آباد ضلع پشاور سے عبد اللہ نام ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ۴ اپریل ۱۹۰۷ء کو قریباً بارہ بجے رات کے سخت زلزلہ آیا ...

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یستنبؤنک احق ھو۔ قل ای وربی انہ لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ مدّت سے آپ کے پرچہ اہلحدیث مین میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ مین مردود کذّاب دجّال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہین اور دنیا مین میری نسبت شہرت دیتے ہین کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجّال ہے اور اس شخص کا دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ مین نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ مین دیکھتا ہون کہ مین حق کے پھیلانے مین مامور ہون اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہین اور مجھے اُن گالیون اور ان تہمتون اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہین کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہین ہو سکتا اگر مین ایسا ہی کذّاب اور مفتری ہون جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ مین مجھے یاد کرتے ہین تو مین آپ کی زندگی مین ہی ہلاک ہو جاؤن گا کیونکہ مین جانتا ہون کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہین ہوتی اور آخر وہ ذلّت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنون کی زندگی مین ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندون کو تباہ نہ کرے اور اگر مین کذاب اور مفتری نہین ہون اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہون اور مسیح موعود ہون تو مین خدا کے فضل سے امید رکھتا ہون کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہین بچین گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھون سے نہین بلکہ محض خدا کے ہاتھون سے ہے۔ جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریان آپ پر میری زندگی مین ہی وارد نہ ہوئی تو مین خدا تعالیٰ کی طرف سے نہین یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہین بلکہ محض دعا کے طور پر مین نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اور مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے۔ جو میرے دل کے حالات سے تو واقف ہے۔ اگر یہ دعوےٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور مین تیری نظر مین مفسد اور کذاب ہون اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی مین مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتون مین جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہین تو مین عاجزی سے تیری جناب مین دعا کرتا ہون کہ میری زندگی مین ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھون سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیون اور بدزبانیون سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے آمین یا رب العالمین۔ مین ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب مین دیکھتا ہون کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے اُن چورون اور ڈاکوؤن سے بھی بدتر جانتے ہین جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رسان ہوتا ہے اور اونہون نے ان تہمتون اور بدزبانیون مین آیت لا تقف ما لیس لک بہ علم۔ پر بھی عمل نہین کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکون تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبون پر بداثر نہ ڈالتے تو مین ان تہمتون پر صبر کرتا مگر مین دیکھتا ہون کہ مولوی ثناء اللہ انہین تہمتون کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب مین تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب مین ملتجی ہون کہ مجھ مین اور ثناء اللہ مین سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ مین حقیقت مین مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی مین ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت مین جو موت کے برابر ہو۔ مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ آمین

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ مین چھاپ دیں اور جو چاہین اس کے نیچے لکھدین۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ مین ہے۔

الراقم۔ عبد اللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایّد
(مرقومہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نیازنامہ بخدمت منشی عبد الحق صاحب

اکونٹنٹ پنشنر لاہور کوچہ کندیگران بروفات منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ مصنف کتاب عصاء موسیٰ

میرے مکرم۔ السلام علیکم۔

مجھے آپ سے اُنس ہے اور سچا اُنس ہے اور جو کچھ مین یہان لکھنے لگا ہون اُسی سچے انس کے باعث لکھتا ہون جو میرا دل آپ کے لئے محسوس کرتا ہے اس انس کی وجہ سے غالباً آپ بھی ناواقف نہین جو نور اور ہدایت مجھے جناب مسیح کے طفیل ملا اس کے موجب آپ بھی ہین آپ ان چند واجب التعظیم احباب سے ہین جو مجھے عالیحضرت مرزا صاحب کی طرف لے گئے اور پھر وقتاً فوقتاً ابتدائے منازل سلوک کی مشکلات کے دفعہ کرنے مین آپ نے مجھے ہمیشہ اپنے اس ذاتی علم سے مدد دی۔ جو آپ کو عالی حضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اور اونکے اخلاق اور ان کے تقدس کے متعلق حاصل تھا۔ اس لئے ھل جزاء الاحسان الا الاحسان پر کاربند ہو کر میرا فرض ہے کہ مین کلمۂ خیر سے اس وقت دریغ نہ کرون۔

اس وقت آپ بفضلہ تعالیٰ دورست پروری اور دوستداری کی قیود سے خدائی ہاتھ کے ذریعہ آزاد کئے گئے ہین اور مین یقین رکھتا ہون کہ آپ اب ٹھنڈے دل کے ساتھ میری اس عرضداشت پر غور کرین گے۔

یہ تو آپ مان لین گے کہ انسان کا محاکمہ غلطی سے خالی نہین اور سعید انسان کا فرض ہے کہ اگر وہ خود ایک معاملہ مین غلطی کر جاوے تو پھر جب نئے واقعات صحیحہ ظہور پذیر ہو جاوین تو وہ اپنی خطا یافتہ محاکمہ کی ترمیم کرنے مین دیر نہ لگاوے منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ صاحب عصاء موسیٰ اب اس جہان سے بذریعہ موت طاعون سے چلے گئے۔ ان کے متعلق آپکا ایمان تھا کہ وہ صاحب الہام اور مورد فیض ربانی ہین ان کو آپ کی تحقیق کے مطابق خدا تعالیٰ نے بمصداق ضرب المثل ہر فرعونے را موسےٰ اس زمانہ مین بزعم متوفی جناب مرزا صاحب کے فرعونی فتن کے دور کرنے کے لئے موسےٰ قرار دیا اور انکو عصاء عطا فرمایا تھا۔ آپ اس بات سے بھی واقف ہین کہ جناب احدیت نے جناب مرزا صاحب کو بھی بقول ان کے موسےٰ کے

خطاب سے ہی مخاطب کیا ہے اور یہ امر کوئی منشی آلہی بخش کے تتبع میں نہ تھا بلکہ براہین میں مقدس مصنف براہین کا ایک نام بھی ہے جس کتاب کے اور جس کے مضامین کے مصدق اور موید آپ اور آپکا دوست سالہا سال تک رہ چکا ہے اب آپ فرمائیے کہ دست قدرت نے کس کو موسیٰ اور کس کو فرعون ثابت کیا۔ نظری مباحثات اور منطقی قیاسات تو کسی نتیجہ تک انسان کو جلد نہیں پہونچا سکتے لیکن ہم اس بات کو کیا کرین کہ جب تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ فرعون اور موسیٰ کے مقابلہ مین فرعون موسیٰ کی زندگی مین ہلاک ہوا۔ اور جناب موسیٰ اس کے بعد دنیا مین رہے۔ اب منشی آلہی بخش اور جناب مرزا صاحب ایک میدان مین نکلے۔ دونون ایک دوسرے کے مقابل تھے

طاعونی طوفان کی طغیانی کوئی نیل کے طوفان سے کم نہین جس

طرح جناب موسےٰ اور فرعون طوفان نیل مین سے دونون گزرے اسی طرح ان دونون مدعیان کے اردگرد بھی طوفان طاعون زور وشور مین ہے۔ اب آپ خود ہی فرمادین کہ کون اس طوفان مین غرق ہوا۔ اور کون صحیح سلامت اس وقت تک ہے۔ میرے نزدیک تو آپ جیسے ذوق والے کے لئے یہ امر فیصلہ کن ہے دیگر واقعات یا حالات یا مسائل یا مذہبی مباحثات کے ذریعہ صحیح نتیجہ کی امید رکھنا محال ہے۔ اول تو صحیح علم کا حاصل ہونا ہی مشکلات سے ہے اور پھر صحیح علم کے بعد صحیح نتیجہ نکالنا بھی دشواری سے خالی نہین۔ اس لئے مین نے آپکے سامنے یہ موٹی سے موٹی بات پیش کی ہے۔ کیا آپنے کبھی اس امر پر غور نہین کیا کہ کیا وجہ ہے کہ جو حضرت اقدس کے مقابل آیا وہ اٹھایا گیا۔ آپ ان ایام مین جب مین آپ کی معلومات متعلق حضرت اقدس سے فیض اندوزی کرنے کے لئے آپ کی خدمت مین حاضر ہوا کرتا تھا اکثر یہ کہا کرتے تھے کہ جناب مرزا صاحب کی صداقت کا ایک ہی کافی نشان ہے اور وہ یہ ہے اس کے مخالف اس کی زندگی مین ہلاک ہوجائین گے۔ اب آپ کے دوست نے بھی اسی فہرست مین ایک نام کی اور ایزادی کردی۔ لہذا اگر آپ کی ہی مذکورہ بالا دلیل کچھ وزن رکھتی ہے تو آپ خود ہی غور کرلین کہ وہ تین صد کے قریب مولوی جنہون نے ۱۸۹۱ء مین اشاعۃ السنہ والے نوٹے کفر پر مہرین لگائین تھین ان مین سے کس قدر آج زندہ ہین اگر آپ تحقیق کرنا چاہین۔ تو مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ ان مین سے بمشکل انگلیون پر ہی اس وقت آپ بعض ملا گن سکین گے جو کسی مصلحت ربی کے ماتحت زندہ ہین ورنہ سب خائب وخاسر ہوگئے اور ان مین سے بعض کو وہ شرمناک موتین نصیب ہوئین کہ جو ان کے ادعائے مولویت کے شایان حال نہ تھین۔ وہ لودیانہ کے چار بھائی مولوی جو کفر مین اس قدر غلو کرتے تھے کس ذلت کی موت سے مرے۔ پھر اسمٰعیل علیگڈہی ہے۔ نذیر حسین دہلوی۔ رشید احمد گنگوہی۔ غلام دستگیر قصوری۔ چراغدین جمونی۔ رُسل بابا امرتسری۔ راجہ جہانداد خان گکھڑ۔ ملا احمد پشاوری۔ آتھم امرتسری امریکہ کا ڈوئی۔ اور ایسا ہی صدہا اور لوگ ہین جن کا اب نام ونشان نہین وہ ہلاک ہوئے اور عجب بات یہ ہے کہ ان کا کوئی قائم مقام بعد مین نہ رہا۔ آپ کو کیا کبھی بھی یہ خیال نہین آتا کہ جناب مرزا صاحب کے دن بدن کیون ترقی ہورہی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ وہ اسباب کیون مہیا کرتا جاتا ہے۔ کہ جس کے ذریعہ اس کی اشاعت عالمگیر ہوجاوے اور بالمقابل اس کے مخالف جس قدر ہین اگر وہ اپنی ذات سے کچھ کرسکین تو کرسکین والا ان کا کوئی مددگار ومعین نہین ہوتا اور ان کو کسی قسم کی قلمی یا درمی مدد نہین ملتی کیون فتوحات کے ابواب مرزا صاحب پر کھلتے جاتے ہین کیون لوگ اپنے مالون کو جانون کو اور اپنی معلومات کو اور اپنی تعلیمون کو اس کے راہ مین قربان کرتے ہین اور کیون اس کے مخالفین کی امداد مین زمانہ کھڑا نہین ہوتا۔ حالانکہ زمانہ کا زیادہ حصہ ہم سے مخالفت رکھتا ہے۔ آپ اسی مشن کی بابت غور کرین جس کو آپکے دوست آلہی بخش نے قائم کیا ان کے ہمراہ کس قدر تھے اور خود ان کو کس قدر جرأت اور یقین اپنے آپ پر تھا جب لاہور کے علماء نے ان کے برخلاف کفر کی طیاریان کین تو پھر آخر کہنا ہی پڑا کہ ان کو اپنے الہامات کے متعلق خود قطعی علم نہین کہ ان کا مفہوم ومصداق کیا ہے پھر انکے الہامات اور دعاوی کے مصدق کس قدر پیدا ہوئے اور جو دوست پروری کے لحاظ سے چند آدمی تھے بھی تو وہ کتنی جلدی اٹھائے گئے۔ سید فتح علیشاہ۔ خواجہ امیرالدین صاحب وغیرہ آخر آلہی بخش صاحب کے دعاوی کے بعد بہت ہی جلد رخصت ہو گئے۔ حافظ محمد یوسف کو خدا تعالیٰ نے مختلف قسم کی ناکامیان دیکھنے کے لئے زندہ رکھا ہین کا مزا وہ بہت حد تک چکھ بھی رہے ہین۔ یہی چند ایک مددگار منشی آلہی بخش کے تھے آپکے سوا آپ مجھے بتلا سکین گے کہ عصاء موسے والے کے ہم آواز اور اس کی ذاتی عقائد اور دعاوی کے موید کس قدر دنیا مین پیدا ہوئے اور خصوصاً اب وہ مشن کہان ہے جسے آلہی بخش صاحب دنیا مین لائے۔ کیا اس وقت ایک بھی متنفس ہے جو اس مشن کو جاری رکھے۔ بالمقابل جناب مسیحیت مآب کے متعلق آپ کو ان کا وہ زمانہ یاد دلاتا ہون کہ جب آپ ان کے مدارالمہام تھے اور حضرت اقدس کو براہین کے متعلق ایک اشتہار کو انگریزی زبان مین ترجمہ کرانا منظور تھا۔ آپ خود ہی مجھے فرمایا کرتے تھے کہ آپ کو کس قدر دقتون کا سامنا ہوا تھا اور کن مشکلات کے بعد آپنے ایک اشتہار کا ترجمہ کروایا۔ پھر اس کے بعد ۹۵و۹۴ء کا زمانہ آیا اور پھر جب ایسی قسم کے ایک پمفلٹ کو انگریزی مین ترجمہ کرنے کی ضرورت پڑی تھی جس کو مین ترجمہ کرنے کے بعد بطور مشورہ میان آلہی بخش کے پاس لیگیا تو انہون نے کئی دن اسی مشورہ مین لگا دئے۔ وہ بھی زمانہ گذر گیا اور اب جب حضرت اقدس کو بلاد مغربیہ مین اپنی اشاعت منظور ہوئی تو پھر آپنے دیکھا کہ اس ارادہ سے کئی سال پہلے ہی تعلیم یافتہ اور انگریزی دان اہل قلم حضرت کے قدمون مین آبیٹھے۔ یہ وہ لوگ ہین جن کی قلم کا لوہا خود یورپین مصنفین نے مانا اور جن کی زبان دانی انگریزی پر خود اہل زبانون نے عش عش کیا اب بتلاؤ حضرت اقدس کی اشاعت میں اور پھر خود اسلام کی اشاعت مین زبان انگریزی کے ذریعہ جس قدر اشاعت تصانیف قادیان مین ہورہی ہے وہ دنیا کے کسی اور مرکز سے کہان ہوتی ہے۔ ماسٹر اللہ دین لاہوری کا ترجمہ اشتہار براہین پر تامل کرنے کا زمانہ یاد کرو اور یہ زمانہ دیکھو کیا آپ جیسے غور اور فکر کرنے والے کے لئے کوئی عبرت کا مقام نہین۔ کیا آپ نہین دیکھتے کہ جس قسم کی ضرورت اس مقدس انسان کو لاحق ہوتی ہے یا ہونیوالی ہوتی ہے اس ضرورت کے پورا کرنے کے سامان رحمان خدا ضرورت کے لاحق ہونے سے پہلے ہی پیدا کردیتا ہے کیا آپنے مقدمات کے حالات نہین دیکھے کہ ان مقدمات کے پیدا ہونے سے پہلے ہی قانون دان غلام مسیح کی خدمت مین خدا تعالیٰ نے پیدا کردئے پھر مالی ضرورت کو خدا تعالیٰ نے کیسا پورا کیا۔ میرے معظم منشی صاحب آپ مرزا صاحب کے ابتدائی مالی تکالیف سے جیسے واقف ہین اور کوئی کم ہی ہوگا۔ اب بتلاؤ یہ مالی فتوحات آپکے لئے کوئی سبق کا موجب نہین ہوسکتے اور پھر یہ تمام اعلیٰ خدمات بہم پہونچانے والے کون ہین کیا چند جاہل اور بیوقوف توہمات کے گرویدہ امراء اور جہالت مین گرفتار اہل دولت ہین جو اس مدعی کے قابو مین آگئے اور جن کے مال وجان پر اس کا قبضہ ہو گیا ہے اور جن کی توہم پرستی سے وہ فائدہ اٹھا رہا ہے یا یہ وہ لوگ ہین کہ جو آپ لوگون کے دنیاوی معاملات کو

سُلجھانے میں اہل عقل سمجھے جاتے ہیں اور جن کے عقل و تجربہ کی طرف آپ لوگ اپنے دنیوی مشکلات میں رجوع کیا کرتے ہیں جن کے علم و فضل کو زمانہ مانتا ہے اور جو لوگوں کے خیال میں بھی اپنے علم و فضل کے باعث عدیم المثال سمجھے جاتے ہیں ان بخیال اہل دنیا انہوں نے اگر کوئی غلطی کی ہے تو صرف یہ کہ انہوں نے قادیان کے ایک رئیس کو مسیح اور امام مان لیا ہے۔

اب میں ایک خاص امر کی طرف آپکو توجہ دلاتا ہوں جسکو میں نے ہمیشہ حیرت اور استعجاب کی نگاہ سے دیکھا ایک بلا تعصب اور سلیم الفطرت انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی مسلمات اور یقین کو محض ایک نئی پیدا شدہ مخالفت کے باعث ترک نہ کرے جب تک اول مسلمات کے برخلاف اس کے پاس نئے کامل وجوہ پیدا نہ ہو جاویں۔

میں نے کتاب عصاء موسیٰ کو بغور پڑھا اور کئی دفعہ پڑھا اور پھر ان تمام اعتراضات کو اپنے ذہن میں جمع کیا جو **مصنف عصائے موسےٰ** نے جناب مرزا صاحب کی ذات اور حالات کے برخلاف جمع کئے اور ایسا ہی مجھے پٹیالہ کے ڈاکٹر عبد الحکیم کے اعتراضات پر بھی غور کرنے کا موقعہ ملا۔ عجیب اور حیرتناک بات جو میرے لئے تھی وہ یہ ہے کہ یہ وہی اعتراضات من و عن تھے۔ جو مخالفین نے آپکے اور میاں الٰہی بخش کے اور ڈاکٹر عبد الحکیم کی مخالفت سے کئی سال پہلے شائع کئے اور ان سے سوا ایک بھی اعتراض میاں الٰہی بخش یا عبد الحکیم کو نہ سوجھا یہ تمام کے تمام اعتراضات قریباً قریباً ۱۸۹۹ء سے پہلے پہلے مخالفین کی کتب میں لکھے جا چکے تھے اور میاں الٰہی بخش نے یا ڈاکٹر عبد الحکیم نے جب مخالفت پر کمر بستہ کی تو انہیں اعتراضات کا اعادہ بالفاظ دیگر کر دیا۔ میں ان اعتراضات کی صحت یا غیر صحت کے متعلق اس جگہ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ نہ میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ اعتراضات صحیح ہوں تو کیوں ان کو میاں الٰہی بخش وغیرہ استعمال نہ کریں لیکن جو بات مجھے حیرت میں ڈالتی ہے اور جس سے میں میاں الٰہی بخش وغیرہ کی دیانت کے متعلق مذبذب ہو جاتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب اعتراضات تو بجنسہ وہی ہیں جو ان کی مخالفت سے پہلے بھی موجود تھے اور جن سے ان کے کان اور آنکھیں آشنا تھیں۔ تو جب سالہا سال تک یہ لوگ ان اعتراضات کو بے بنیاد سمجھتے رہے تو اب اُن میں اور کونسا سرخاب کا پر لگ گیا جو اب وہی اعتراضات ان کی نگاہ میں بھی اعتراضات بن گئے۔

دیانت کا تو یہ تقاضا تھا کہ یہ لوگ کم از کم ہم پر یہ امر ظاہر کرتے کہ ان اعتراضات کو جن کو ہم کئی سال تک بے بنیاد سمجھتے رہے اور جن کے بے دلیل وجود نے ہمارے ایمان کو ایک ذرہ تک متزلزل نہیں ہونے دیا۔ اب ان اعتراضات کے ثبوت میں ہمارے پاس نئے دلائل پیدا ہو گئے ہیں جن کا ہم کو پہلے علم نہیں تھا اور اس لئے ہمکو حق پہنچتا ہے کہ ہم ان اعتراضات کو صحیح مانیں اور جناب مرزا صاحب سے مخالفت کریں یا وہ یہ اعلان کرتے کہ اعتراضات تو ہماری نگاہ میں ہمیشہ سے تھے لیکن ہمنے منافقانہ طور پر آجتک پردہ پوشی کی تقویٰ اور امانت اور دیانت کی تو یہ راہ تھی جو میں نے عرض کی نہ یہ کہ انہیں اعتراضات کو ایک مدت العمر تک بے بنیاد اور غلط سمجھنا اور ان کے اندفاع میں خود دلائل پیش کرنا اور معترضین کو انہیں جھوٹے اعتراضوں کے باعث ملزم ٹھہرانا اور پھر جب آپ مخالفت پر آمادہ ہونا تو انہیں اعتراضات کو وجہ مخالفت قرار دینا کیا یہی طرز شرافت و امانت تھی جو منشی الٰہی بخش و ڈاکٹر عبد الحکیم نے اختیار کی۔ میں انکی مخالفت کی داد دیتا اگر یہ لوگ انہیں اعتراضات کے ثبوت میں نئے دلائل اور وجوہ پیدا کر کے پبلک کو یقین دلاتے کہ اب ان اعتراضات کے ثبوت میں انہیں نئے ثبوت مل گئے ہیں بعض خیرہ چشم اخبار نویسان لاہور نے ڈاکٹر عبد الحکیم کو گھر کا بھیدی قرار دیکر ان کے اعتراضات کو وزنی قرار دیا ہم اس بات سے خوش ہوتے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم جو تیس سال تک حضرت کا مرید رہا اور گھر کا بھیدی کہلانے کے سزاوار تھا کاش وہی گھر کا بھید پبلک پر ظاہر کرتا۔ تعجب تو یہ ہے کہ میں نے جب اس گھر کے بھیدی کی تحریر کو دیکھا اور اُسے بھی انہیں اعتراضات سے مملو پایا جن کو وہ ایک مدت تک بے بنیاد اور غلط سمجھتا رہا اور اپنے ایسا سمجھنے کی غلطی کو کسی نئی روشنی سے غلطی ثابت نہ کر سکا۔ تو اس بات پر مجھے اور بھی یقین آگیا۔ کہ یہ لوگ محض مخالفت اور ذاتی عناد کے باعث اندھے ہو رہے ہیں آپ نبلائیں۔ الٰہی بخش بھی گھر کا بھیدی تھا اور ایسا ہی عبد الحکیم۔ ان گھر کے بھیدیوں نے کونسی نئی روشنی ڈالی۔ کیا محض دوسروں کی قے کو چاٹ کر یہ گھر کے بھیدی اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو گئے۔ ان کا تو فرض تھا کہ اپنی مخالفت کی تائید میں کوئی نئے اعتراضات پبلک کے سامنے پیش کرتے یا پرانے اعتراضات کی تصدیق میں اپنے ذاتی علم کی بناء پر کوئی بین ثبوت پیش کرتے لیکن ان سے ایسا نہ ہو سکا۔ مثال کے طور پر میں ایک بات آپ سے عرض کرتا ہوں۔ جو آپ کی ذات سے خاص تعلق رکھتی ہے۔ وہ براہین احمدیہ کی طبع کے متعلق ہے غالباً ۱۸۹۴ یا ۱۸۹۵ء سے پہلے پہلے یہ اعتراض چلا آتا ہے کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کے طبع کرانے کے متعلق لوگوں سے پیشگی قیمتیں لے لیں اور پھر براہین کو شائع نہ کیا اور لوگوں کا مال اس طرح خورد بُرد ہو گیا اس کے مقابل حضرت اقدس کی طرف سے براہین کے تعویق کے متعلق بہت سے کامل اور مضبوط وجوہ پیش کئے گئے۔ اور بذظن طبائع کے ظنون فاسدہ کو رفع کرنے کے لئے یہ بھی اعلان کیا گیا کہ جو شخص اپنی ادا کردہ قیمت واپس لینی چاہے وہ براہین کی خرید کردہ جلدیں خواہ کیسی حالت میں ہوں ہمکو واپس دیکر اپنی ادا کردہ کل کی کل قیمت لیلے۔ اس کام کی سرانجام دہی کے لئے آپ ہی مقرر کئے گئے تھے اور آپ نے کئی دفعہ زبانی اعلان بھی کیا کہ جو چاہے آپ سے قیمت لیلے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب کبھی ان ایام میں آپکے سامنے یا منشی الٰہی بخش کے سامنے اس اعتراض کا ذکر آیا۔ تو آپ دونوں نے حضرت اقدس کی حمایت میں قیمت واپس دینے کی آمادگی ظاہر کی بلکہ مجھے خوب یاد ہے کہ بعض کتب واپس ہو کر آپ سے قیمت بعض نے واپس لی اور پھر وہ کتب مریدین سلسلہ میں ہاتھوں ہاتھ بک گئیں۔

اب اگر یہ واقعات سچے ہیں تو پھر کیا میاں الٰہی بخش کو یا آپ کو یہ حق پہونچتا ہے۔ کہ جس وقت آپ لوگ مخالفت پہ کمر بستہ ہوں تو اپنی فہرست اعتراضات میں اس براہین احمدیہ والے اعتراض کو بھی جڑ دیں میرے نزدیک تقوےٰ اور دیانت یہ اجازت نہ دے گی ہاں اس کی ایک راہ اور تھی اور وہ یہ تھی کہ میاں الٰہی بخش اعلان کرتے۔ کہ جو کچھ مرزا صاحب نے واپسی قیمت براہین احمدیہ کے متعلق اعلان کیا وہ بھی ایک چال تھا اور منشی عبد الحق صاحب کو اور مجھے بھی دوستی کے لحاظ سے اس چال اور فریب میں شریک ہونا پڑا اور ہم اس فریبانہ چال میں معین و مددگار تھے۔ اب اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص الہام سے ہم کو متنبہ کیا اور ہم اس گناہ سے بچے اور ہم اب اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اس اپنے سابقہ شرکت فریب سے پبلک کو آگاہ کریں۔ صرف اس صورت میں مصنف عصاء موسیٰ کو حق پہونچتا تھا کہ وہ اعتراض متعلقہ براہین کو بھی فہرست اعتراضات میں درج کرتا۔ والا بصورت دیگر ہم تو یہی کہیں گے کہ دراصل جو اعتراضات منشی طاعون زدہ نے پیش کئے وہ بالکل مخالفت کی نابینائی کا نتیجہ تھے۔

مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھی قادیان میں تشریف فرما ہیں۔ عرب ابو سعید صاحب بھی قادیان میں آ گئے ہیں۔

میرے مکرم منشی صاحب مجھے ۱۸۹۴ و ۱۸۹۵ء کا زمانہ خوب یاد ہے۔ جب آپ کے مکان پر ہمارے جلسے ہوتے تھے جب آپ اور ہم اکٹھے اٹھتے بیٹھتے تھے۔ آپنے کئی دفعہ ان تمام اعتراضات کا جو منشی الٰہی بخش نے کتاب میں کئی سال بعد درج کئے ذکر کیا اور پھر خود ہی بدلائل قویہ جس کی بنیاد آپ کا ذاتی علم متعلق حضرت اقدس ہوتا تھا۔ ان اعتراضات کا ازالہ کیا۔ اب تو طاعون کے ہاتھ نے آپکو دوست پرستی کی قیود سے آزاد کر دیا ہے کیا وہی دلائل قویہ جو آپ اوروں کو سنایا کرتے تھے۔ وہ آپ کی تشفی اور تسلی کا باعث نہیں ہو سکتے کیوں انہیں دلائل کو سامنے رکھ کر آپ اپنی لغزشوں کو نہیں چھوڑتے۔

مجھے آپ کے ہم جلیسوں کے علاوہ راجہ جہانداد خان گکھڑ کا بھی افسوس رہا۔ مین نے اس سے ذکر بھی کیا کہ جب ۱۹۰۱ء ۱۹۰۰ء یا ۱۸۹۹ء تک وہ حضرت اقدس کا مؤید اور مصدق رہا ہے اور حضرت کی تمام تصانیف سے خوب ماہر تھا اور مخالفین کے لٹریچر پر بھی اس کی نگاہ تھی تو پھر ۱۹۰۱ء و ۱۹۰۰ء کے بعد حضرت اقدس نے اب کونسا نیا پہلو اختیار کیا کہ جو آپ کی یا راجہ گکھڑ کی انحراف کا باعث ہوا۔ ظلی یا غیر ظلی نبوت یا دعوی رسالت واحدیت۔ یا انت منی وانا منک۔ وغیرہ وغیرہ ان میں سے کونسی بات ہے۔ کہ جس کا ذکر کھلا کھلا براہین میں نہیں تو پھر یہ باتیں کیوں از سر نو مخالفت کی بنیاد بن گئیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جب ذاتی اغراض یا ذاتی رعونت درمیان آجاتی ہے۔ تو پھر انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ نہ امیر صاحب کابل مولوی غلام حسن صاحب سب جسٹرار کی تقرری بعہدہ پولٹیکل ایجنٹی قندہار پر ان کی احمدیت کے باعث اعتراض کرتے اور نہ راجہ صاحب کو سفارت کابل کی خواہش حضرت کی اقتداء سے روکتی۔ راجہ صاحب ایک زمانہ میں علی الاعلان احمدی مشہور تھے اور پھر جب انہیں سفارت کابل کے حصول کا شوق پیدا ہوا تو ان کے لئے یہ بھی ضروری تھا کہ وہ اٹھتے بیٹھتے مخالفت کر کے امیر کابل کے کانوں تک پہونچا دیں کہ وہ سخت معاند سلسلہ احمدیت ہے خدا کی شان ہے کہ خسر الدنیا والاخرۃ نے کیا رنگ اپنا دکھلایا۔ ایسا ہی نہ منشی الٰہی بخش نے اور نہ ڈاکٹر عبد الحکیم نے کوئی نئی وجہ مخالفت جناب مرزا صاحب میں دیکھی اور آخر الذکر نے تو اپنی مخالفت سے ایک سال یا کم بیش عرصہ پہلے مرزا صاحب کی حمایت میں تصانیف شائع کیں۔ دراصل یہ لوگ بلعمی صفات اپنے اندر رکھتے تھے۔ انکو یہ خیال تھا کہ ہم خود حضرت احدیت مآب کی جناب میں باریاب ہیں انکو جناب موسیٰ کے حالات سے سبق لینا چاہیئے تھا لیکن جس رعونت نے بلعم کو اخلدا لی الارض کا مصداق بنایا اس سے یہ لوگ کیسے بچ سکتے تھے۔

اب مین چند الفاظ میاں الٰہی بخش کے بعض الہامات کے متعلق عرض کر کے اس نیازنامہ کو ختم کرتا ہوں۔ مین نے کتاب عصاء موسیٰ میں میاں صاحب کے چند الہام ایسے بھی دیکھے ہیں۔ جن کو اشاعت عصاء موسے سے پہلے (جب میاں صاحب حضرت مرزا صاحب سے خوش اعتقاد رکھتے تھے) مین نے میاں صاحب سے سُنا تھا اس وقت ان الہامات کے مصداق جناب مرزا صاحب اور ان کے مخالف ظاہر کئے جاتے تھے اور جب مخالفت کا زمانہ آیا تو انہیں الہامات کا مصداق خود میاں صاحب اور مرزا صاحب بنائے گئے۔ مثال کے طور پر مین ایک واقعہ عرض کرتا ہوں اور خدا شاہد ہے کہ مین اس تحریر مین صادق القول ہوں اور وہ یہ ہے کہ جن دلوں جناب مرزا صاحب کے برخلاف مارٹن کلارک کا مقدمہ ۱۸۹۷ء مین ہو رہا تھا۔ تو مین اتفاق سے منشی الٰہی بخش کو انارکلی مین متصل عجائب گھر قدیم مل گیا اور مین نے آپ سے عرض کیا کہ آپ بھی پادریوں کی مخالفت مین دعا کریں انہوں نے کہا کہ مین نے دعا کی ہے اور مجھے یہ الہاماً ظاہر کیا گیا ہے کہ جناب مرزا صاحب اس مقابلہ مین مظفر و منصور ہوں گے۔ پھر انہوں نے الفاظ الہام کے دہرائے جس مین فرعون اور موسیٰ حسب تشریح میاں الٰہی بخش۔ جناب مرزا صاحب اور مارٹن کلارک کو کہا گیا تھا۔ میاں الٰہی بخش کہتے تھے کہ چونکہ موسےٰ فرعون پر غالب آیا تھا۔ اسی طرح جناب مرزا صاحب پادریوں پر غالب آوین گے غرضیکہ وہ دن بھی آیا۔ جب حضرت اقدس اس مقدمہ مین مظفر و منصور ہوئے اور جب مین پھر میاں الٰہی بخش کو ملا تو انہوں نے مبارکباد دیتے ہوئے اپنے الہام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ آخر موسےٰ نے فرعون پر غالب آنا تھا سو غالب آگیا لیکن میری حیرت اور تعجب کی کوئی حد نہ رہی۔ جب مین نے عصاء موسےٰ مین اس الہام اور اسی کے قبیل دیگر الہامات کو دیکھا کہ جن کی بناء پر میاں الٰہی بخش تو موسیٰ بنے اور فریق ثانی فرعون فاعتبروا یا اولی الابصار۔

عجب شان ربی ہے کہ اگر یہ الفاظ واقعی خدا کی طرف سے تھے کیونکہ وہ زمانہ منشی صاحب کی صلاحیت کا تھا۔ تو وہ الفاظ کس وضاحت سے پورے ہوئے۔ دست قدرت نے ظاہر کر دیا کہ کون موسیٰ ہے اور کون فرعون۔ کس نے موسیٰ کی طرح فرعون کو طوفان مین غرق ہوتے دیکھا اور کون فرعون کی طرح طوفان مین غرق ہوا۔

مین نے یہ چند کلمات حقیقی درد اور سچے انس سے لکھے ہیں اور میری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو نفع بخش آپ کے لئے یا اور پڑھنے والوں کیلئے کرے۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور انارکلی

مورخہ ۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "	۲۶	۱۴	۹	۳	۱¾
⅛	۸	۱۲	۷	۳½	۱¼
فی سطر	۸	۴	۳	۱	۲

۱۔ یہ اجرت پہلے ہی سے بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہو سکیگی۔ بے فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے، درمیان مین چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۴۔ اخبار صرف ان مشتہروں کو دیا جاویگا جن کی اجرت سالانہ عـــہ روپیہ سے کم نہ ہو باقی جو مشتہر اخبار لینا چاہیں۔ وہ قیمت الگ ارسال فرماوین ۔

سرودِ مبارک

(جو مسجد مبارک میں مسیح موعودؑ کے حضور پڑھا گیا اور حضور نے بہت پسند فرما کر ایڈیٹر بدر کو حکم دیا کہ اخبار میں چھاپا جاوے - ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء)

ہم امر حق سے مہدی تیرے حضور آئے / ہے فرض مان لینا جو کچھ کہ تو بتائے
کیا کیا نشان خدا نے تیرے سبب دکھائے / کچھ آسماں پہ دیکھے اور کچھ زمیں میں پائے
باطل پرست ڈوئی جھوٹا نبی نا جب / حق کے فرشتے اسکو پیشی میں تیری لائے
تو نے اُسے کہا گر تو مفتری نہیں ہے / آ پھر میرے مقابل سچا نجات پائے
وہ رُعب حق میں آکے میداں سے بھاگ نکلا / آخر دعا کے حربے تو نے اُدھر چلائے
کیسا شدید پکڑا اس مفتری کو تو نے / تیری دُعا نے کیا کیا رنگ اینہیں دکھائے
تیر اجل ہے الحق تیری دُعا مسیحا / یا خنجر قضا ہے جس نے عدو مٹائے
دین مال سب ہی اس کا غارت ہوا ہے یکایک / ہوش و حواس سارے اندوہ نے اُڑائے
صیہون بنا کے رہنا پھر بھی مکاں نہ پایا / بے خان و ماں پھرا وہ دربدر دھکے کھائے
تم زنا بتایا اپنے تئیں جہاں میں / عزّ و شرف کے پردے خود آپ ہی اُٹھائے
ہی جائیداد جتنی چھینی گئی وہ ساری / باقی رہا نہ کچھ بھی جز ہائے ہائے
دختر کا جل کے مرنا عورت کا پھر بگڑنا / اوپر سے سارے صدمے انفاس تیری لائے
ممبر سے گر پڑا وہ فالج سے پھر مرا وہ / دکھ کے پہاڑ اُس پر تقدیر نے گرائے
مجرم تھا شوخیوں میں اپنی وہ بڑھ چلا تھا / دستِ قضا نے غم کے کوڑے اسے لگائے
کچھ ایسی شامت آئی بگڑے مرید اُسکے / رُوٹھے تمام اپنے بیری ہوئے پرائے
ہوتا یہی ہے آخر انجام کاذبوں کا / صدہا جہان میں ہم نے دیکھے اور آزمائے
شاہد ہیں اس سزا کے اخبار و الیسارے / یہ واقعات ہم نے از خود نہیں بنائے
روشن نشان خدا نے پھر بعد میں دکھایا / آنکھوں کے کھولنے کو گولے عجب چلائے
اب بھی اگر نہ کھولیں آنکھیں ہماری دشمن / سمجھیں گے ہم یقیناً شامت کے دن ہیں آئے
صدہا خبیث باطن غارت کئے خدا نے / ہیں سینکڑوں زمیں میں اینہ عدو سمائے
تیری علوشان سے جبکہ معاندوں نے / نافہمیٔ سخن سے کیا کیا ستم تھے ڈھائے
آخر خدا نے خود ہی یہ فیصلہ کیا ہے / ویران مدفنوں میں لاکھوں نئے بسائے
بنتا تھا کوئی موسیٰ کوئی چراغ دین کا / فرعون تھے خدا نے طوفان میں بہائے
سراج اُدھر ایسے ہزاروں مچھر / کیڑے مکوڑے بھنگر طاعون نے اُڑائے
اے مہدیٔ مبارک تجھ کو ہزار مژدہ / فتح و ظفر کے مژدے آفاق نے سنائے
تری ثنا میں پیارے ہم بھی ہی ہیں گاتے / جو گیت قدسیوں نے افلاک میں ہیں گائے

(از ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی سیالکوٹی)

قصیدہ در مدح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

از مشرقِ ہدایت صبحِ صفا برآمد / واز مطلعِ سعادت شمس الضحیٰ برآمد
یعنی امام برحق عیسیٰ مسیح مرسل / مہدیٔ دورِ آخر بدر الدجیٰ برآمد
شیدائے دینِ احمدؐ ہم والۂ پیمبر / آئینۂ جمالِ شاہِ انبیاء برآمد
الفت گرائے دلہا ظلمت زدائے جانہا / مشعل فروزِ عالم نور الہدیٰ برآمد
عکسِ رُخِ پیمبر شاہنشہِ ولایت / سردارِ اولیاء و شاہِ اصفیا برآمد
گفتند خیر مقدم قدسیانِ عالم / وازسوئے ملاءِ اعلیٰ صد مرحبا برآمد
گویند ناشناساں احمدؐ گذشت زینجا / واللہ بحلف گوئم کاں مصطفیٰ برآمد
قولش تشریحِ قرآں تفسیر لاجواب است / رویش نظیرِ اکمل از انبیاء برآمد
علمش بیانِ وحدت فہمش نشانِ قدرت / جودش کنوزِ رحمت شاہِ اسخیا برآمد
در گلشنِ معانی ہم روضۂ معارف / انفاسِ طیباتش ہمچوں صبا برآمد
شاید کہ گوئم آنرا صدیقِ امتان است / فاروقِ اعظم است آں یا مرتضیٰ برآمد
مامورِ ایزد است آں مغفورِ سرمد است آں / موعودِ احمدؐ است آں بس مجتبیٰ برآمد
چشمش سرور دارد قلبش حضور دارد / جاں پر ز نور دارد عین الحیا برآمد
علامۂ وحید است در عصرِ خود فرید است / ہر کس کہ زاں شنید است آں حق گرا برآمد
شد قادیاں زفیضش دار الامانِ جانہا / چوں بہرِ منکرانش سیفِ دعا برآمد
آیاتِ آسمانی در نصرتش ہویدا / طاعون چو تیغِ براں بہرِ عدا برآمد
چرخِ سپہرِ گرداں فرشِ زمینِ غبرا / اہلاکِ دشمناں را چوں آسیا برآمد
بدقسمتانِ لعنت صیدِ کمندِ مرگ اند / بدگوہرانِ دین را سیفِ قضا برآمد
خوش قسمتے کہ دارد در دل ہوائے رویش / بدقسمتے کہ از وے رو در ابا برآمد
خوش قسمتے کہ گردید پائے ادب بکویش / بدطینتے کہ سویش بہرِ دغا برآمد
با وسمومِ ہجراں بہرِ فدائیانش / چوں شعلۂ جہنم ذات اللظیٰ برآمد
شرحِ کمالِ عشقش عبد اللطیف گوید / کاں سنگِ دشمناں را کوہِ وفا برآمد
حفظ و وفائے عہدش جانِ فدائیانش / ہمچوں حزبِ مصطفیٰ ایں حزبِ خدا برآمد
رنگِ کرامتش بیں عبد الکریم دارد / کاں بر حبالِ اعدا چوں اژدہا برآمد
چوں حسنِ جانفزائش افزود حسنِ احسن / از فرطِ حسن و احساں چوں دلربا برآمد
نور یقین و ایماں افزود نور دین را / زاں در سوادِ عالم نور و ضیاء برآمد
آں نائبِ محمدؐ افزود دین علی را / زاں در بلادِ یورپ دین از علیٰ برآمد
شیر و شجاعِ عالم ہمچوں علی ضیغم / خیبر شکست بر ہم شیرِ خدا برآمد
آں صادقِ صدوقاں ماہِ چہاردہ شد / زاں بدرِ صادقاں را حسن و جلا برآمد
ظاہر نمود ہر سو صدقش کمالِ دین را / جانش فزود جانہا چوں ابتلا برآمد
شرحِ کمالِ جذبش عبد الرحیم گوید / ہم فضلِ حق ز فضلش پُر التقا برآمد
حمد و سپاس حق را حامد عیاں گذارد / کاندر رہِ اطاعت بس پارسا برآمد
از ہر طرف مبارک از ہر طرف سلامت / گویند قدسیانش کش مدعا برآمد
حق داد پاک او را ایں زمرۂ مریداں / نسبت باو چہ دارد کاں پُر خطا برآمد
افسوس حاسداں را کز بے بصیرتیہا / زیشاں بحضرتِ او جور و جفا برآمد
دارند ناز و نخوت بر بختِ تیرۂ خود / واز علمِ تیرۂ شاں جہل و عمیٰ برآمد
آں سدِ آہنی را از مکر و حیلتِ خود / گویند چوں سفیہاں کز بیخ و پا برآمد
آں سرورِ شجاعاں سعینہ سپر بماند / ہر کس کہ پیشش آمد رو در فنا برآمد

یوسف پر افسوس

قدرت خدا۔ ایک زمانہ وہ تہا کہ حافظ محمد یوسف صاحب حضرت اقدس مسیح موعود کی تائید مین اپنے الہام اور کشف سنایا کرتے تھے اور شائع کیا کرتے تہے اور اب حافظ صاحب پر یہ زمانہ آیا ہے کہ وہ آئے دن حضرت کے برخلاف اپنے کشف سنایا کرتے ہین۔ تعجب ہے ان لوگون کے نزدیک الہام کا سلسلہ بھی ایک تمسخر بازی بن رہا ہے۔ وہی حضرت مرزا صاحب۔ وہی دعاوی۔ وہی کتابین۔ وہی حالات اور ان کے متعلق ایک ملہم کو پہلے تائیدی الہام ہوتے تہے اور اب مخالفت مین ہوتے ہین۔ ایسے لوگ نہ صرف اپنے خبث نفس کا اظہار کرتے ہین بلکہ ایسی بے ہودہ کارروائیون سے سلسلہ الہام اور مکالمۂ الٰہی کو پبلک کے سامنے قابل مضحکہ بنا کر اسلام اور اس کے بانی کی ہتک کرتے ہین یہی حال ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا ہے اور یہی حال حافظ محمد یوسف وغیرہ کا ہے۔ ہمارا خیال تہا کہ شاید ایسے لوگون مین سے جو اب تک زندہ ہین اس معاملہ مین اپنے بہائی بابو الٰہی بخش کی عبرتناک طاعونی موت سے کچھ فائدہ حاصل کرین گے جس کو ان لوگون کی طرح پہلے مسیح موعود کی تائید مین الہام ہوتے تہے جو اس نے خود رقم کر اپنی الہام ٹک مین بھی دکہلائے تہے اور پہر اپنی شامت اعمال کے سبب وہ اس سلسلہ کا مخالف ہو گیا تو اس کو مخالفت مین الہام ہونے شروع ہو گئے اور عناد مین اس قدر بڑھ گیا اور شیطانی دہوکے مین ایسا آیا کہ اس نے کہا کہ خدا نے میرا نام موسیٰ رکھا ہے اور اس سلسلہ کو سلسلہ فرعون یقین کرتا تہا اور اسیواسطے ایک کتاب عصائے موسیٰ نام لکھی تھی جس کا مضمون سوائے مخالفت حضرت مسیح موعود کے اور کچھ نہ تہا اور اس کتاب مین لکھا تھا کہ مین نہ مرون گا جب تک کہ اپنا کام پورا نہ کر لون اور اپنے لئے عزت اور ترقی اور عروج کے بڑے بڑے الہام شائع کرتا تہا۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ نے اسکو طاعون سے ہلاک کیا اور ثابت کر دیا کہ اس کے الہامات شیطانی تہے اور اس طرح نامرادی اور ناکامی اور ذلت کی موت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر کر دی اسکا تو یہ حال ہوا۔ پر افسوس ہے اس کے بہائی یوسف پر جس نے اسکے حال سے کچھ عبرت حاصل نہ کی۔ جیسا کہ اس کے مشتہرہ اشتہار سے ظاہر ہے جو کہ مطبع اہلحدیث امرتسر مین چہپا ہے اور ذیل مین لفظ بلفظ درج کیا جاتا ہے تاکہ وقت ضرورت کام آوے اور وہ یہ ہے۔

قابل توجہ مرزا صاحب اور مرزائیان بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین نے کل ۸ راپریل ۱۹۰۷ء کو وقت ۱۰۔۱۱ بجے دن کے سنا کہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصاء موسیٰ ملہم ربانی آج رات کو اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے ہین دل کو سخت صدمہ پیدا ہوا اس وقت سے رنج اور غم مین مبتلا ہو گیا۔ رات کو بعد نماز عشاء اسی غم مین سو گیا۔ بعد ۲ بجے رات کے آنکہ کھلنے کے بعد غنودگی مین ابہی رضائی مین پڑا ہوا تہا معلوم ہوا کہ مولوی برہان الدین جہلمی و مولوی عبد الکریم سیالکوٹی اور ایڈیٹر اخبار البدر مرزائیون کو بہ سبب تقلید مرزا قادیانی کے فرشتے سخت عذاب کر رہے ہین اور وہ لوگ مرزائی ہونے سے انکار کر رہے ہین اس واسطے مرزائیون کی نسبت شہادت لینے کیواسطے منشی الٰہی بخش صاحب برگزیدہ بارگاہ صمدانی کو نہایت عزت کیساتہ طلب کیا گیا ہے جو کچھ ملہم ربانی منشی الٰہی بخش صاحب مرزائیون کی نسبت شہادت پیش کرین گے اسی طرح عملدرآمد کیا جاویگا اس بات کو سنکر دل کو اطمینان ہو گیا اس واسطے بہائی مرزائیون کو اور بالخصوص مرزا صاحب کو آگاہ کرتا ہون کہ قیامت قریب آگئی ہے مگر ابہی تک دروازہ رحمت کا واسطے قبول ہونے توبہ کے کہلا ہے مرزائیونکو لازم ہے کہ جلدی توبہ کرین اور تقلید مرزا سے علیحدہ ہو جاوین ورنہ تمہارا بہی یہی حال ہوگا مین صرف بطور خیر خواہی آپ لوگون کو اطلاع دیتا ہون پہلے بہی بذریعہ قطع الوتین اور کہلے خط کے اطلاع دیگئی ہے اب پہر تبلیغ کرتا ہون۔ آئندہ اختیار ہے۔

حافظ محمد یوسف۔ پنشنر از امرتسر۔ ۹ راپریل ۱۹۰۷ء

یہ کشف ہے حافظ صاحب کا جس مین انہون نے اس سلسلہ حقہ کے معزز ممبرون کیواسطے الہامی بعین الیقین کا اظہار فرمایا ہے کہ وہ سب جہنمی اور سخت عذاب مین گرفتار ہونیوالے ہین اس کا جواب دینے کی ہمین ضرورت نہین لیکن شہادت بابو الٰہی بخش کیمتعلق چند باتین عرض کرنے کے قابل ہین۔

(۱)۔ آپ لکہتے ہین کہ بابو صاحب کو شہادت کے واسطے نہایت عزت سے طلب کیا گیا۔ سو جب آپکے عقائد کے رو سے دوسرے جہان مین عذاب اور ثواب کے وقت یہ ضرورت ہمیشہ پیش آیا کرتی ہے کہ شہادت کے واسطے اس جہان سے آدمی بلائے جاتے ہین ورنہ فیصلہ خداوندی ادہورا رہ جاتا ہے تو ساتہ ہی یہ بھی غور کر لینا چاہیئے کہ شہادت ایک آدمی کی کافی نہین ہو سکتی معمولی مقدمہ مین بھی دو یا چار شاہد تو ضرور ہونے چاہئین اور ایسی شہادت کیواسطے اب بابو صاحب کے بعد آپ سے بہتر کون ہوگا۔ اس واسطے کیا مناسب نہ ہوگا کہ آپ بہت جلد بمعہ چند اور شاہدون کے کیونکہ معاملہ اہم ہے اسی عزت کے ساتہ یہان سے تشریف لے جانے کی کوشش کرین اور اپنے ساتہہ ایک نہین بلکہ بہت سے شاہد اور بہی اسی عزت کے ساتہ لیجاوین مثلاً آپکے امرتسری دوست مولوی ثناء اللہ صاحب (جو مرزائیون کی مخالف شہادت دینے کے بہت شائق رہتے ہین خواہ اس شہادت مین یہی فتویٰ دینا پڑے کہ اسلام مین انسان چوری کرے زنا کرے جہوٹ بولے خیانت کرے۔ متقی کا متقی رہتا ہے) اور مولوی عبد الحق غزنوی (جو اکیلے نہ جانا چاہین تو اپنے جرگہ کے چند اور افراد بیشک ساتہ لے لین) اور ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب (جن کو بہ سبب اپنی شقاوت قلبی کے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیشہ عناد رہتا تہا اور مقدمہ بہی انہین کا بنایا جاتا ہے) اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی (مگر شاید ان کو وہان کرسی نہ مل سکیگی اس واسطے وہ انکار کرین گے بہرحال آپ کوشش کرین) یہ چار نام مین یاد دلا دیتا ہون ان مین اور آپ کوشش کر کے ملا لین اور بہتر ہوگا کہ تعداد چالیس سے کم نہ ہو تاکہ ہمیشہ کیواسطے فیصلہ ہو جاوے۔

(۲) اور اس کیواسطے آپکو بہت جلد طیاری کرنی چاہئے کیونکہ بابو صاحب جسقدر جلدی سے گئے ہین کہ ایک ہی روز کے طاعون مین دم بند ہو گیا اور اپنے گہر جانا بہی نہین ملا دوسرے کے گہر پر جان نکل گئی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ معمولی سمن کیساتہ نہین گئے بلکہ بذریعہ وارنٹ گہسیٹے گئے ہین جیسا کہ اجوّالاثیم کا منشا تہا۔ اسواسطے بہتر ہوگا کہ آپ سمن یا وارنٹ کا انتظار بہی نہ کرین اور فوراً طیار ہو جاوین۔

(۳) لیکن چونکہ کسی زمانہ مین آپ ہمارے دوست تہے اس واسطے ہم آپکو اس طرف بھی متوجہ کرتے ہین کہ رخصت ہونے سے پہلے اس امر پر بہی غور کر لین کہ شاہد جب عدالت مین گواہی دیچکتا ہے تو اپنا خرچ لیکر عزت کے ساتہ واپس آتا ہے سوائے ایسے شاہدون کے جو بہ سبب حلف دروغی کے اسی جگہ گرفتار کر کے جیل خانہ مین ڈال دئے جاتے ہین جہان سوائے چکی پیسنے اور کوڑے کہانے کے اور کچھ نہین ہوتا چونکہ بابو الٰہی بخش صاحب بعد شہادت واپس نہین آئے کہین وہ حلف دروغی مین تو نہین دہر لئے گئے ہین تو اس صورت مین آپکو اور آپکے ساتہیون کیواسطے مناسب ہوگا کہ اس خیال سے توبہ کرین اور اس حلف دروغی کہنیوالے پر لعنت بہیجکر بروقت اپنا بچاؤ کر لین یہ بات بطور خیر خواہی کے لکہی گئی ہے۔ آئندہ آپکا اختیار ہے۔

۴۔ اس وقت آپ اس اقرارنامہ پر بھی غور فرمالین جو کہ آپنے میرے ساتہ ۱۹۰۵ء امرتسر مین کیا تہا۔ اور جس مین آپنے باصرار یہ لکہا تہا کہ مفتری علی اللہ کو ۲۳ سال سے زائد مہلت مل سکتی ہے تعجب ہے کہ آپکے بابو صاحب کو آپکے نزدیک ایک مفتری کے برابر بہی مہلت نہ مل سکی۔ مین آپکو خیر خواہی سے کہتا ہون کہ آپ غور کرین

(۵) اور اسی خیر خواہی کیساتہ مین آپکو یہ بھی کہتا ہون کہ اگر آپنے فی الواقع

وصیت ۱۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں مسمی عباد اللہ ولد امیر الدین قوم کشمیری سکنہ امرتسر ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضا مندی سے آج بتاریخ ۲۳ جون سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے لہٰذا ان تمام ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد اور شرائط متذکرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائیداد اس وقت ایک دوکان ادویات جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد میں میرا کوئی شریک نہیں میں آج کی تاریخ اس جائیداد کے ۱/۵ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد اس وقت جس کی قیمت مبلغ پانچسو روپیہ (۵۰۰) ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اس انجمن کی کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن ہذا کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے۔ یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن ہذا کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن ہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد یا سوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری وصیت یہی ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق (۴) وصیت ہذا میں کیا ہے میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہوں گا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے دار الامان قادیان میں پہنچائی جاوے اور وہاں کار پردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات انجمن مذکور کے حوالہ کر دوں گا جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے کرا دوں گا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری باقی جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے وارثان ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جس کا علم مجھے اس وقت نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے۔ قادیان لیں نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کے بعض اجازت نہ دیں کہ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن ہو سکے تو اس صورت میں میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ چہارم و پنجم میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن ضروری کہ میری جائیداد موصی کی مراد لاش بہ کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن ہو سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں نے جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبـــــــد
دواکار عباد اللہ ولد امیر الدین کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر بقلم خود

گواہ شد
عزیز اللہ ولد میاں حبیب اللہ مختار کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر بقلم خود

گواہ شد
نور الدین ولد میراں بخش سکنہ دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور قوم ککی زئی حال وارد امرتسر کڑہ جیمل سنگھ۔ لائسنسدار ۱۹

وصیت ۱۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ از طرف احمد دین زرگر ولد محمد عارف ساکن بنڈی جری یہ گذارش ہے کہ حضرت مسیح موعود کے حکم کے مطابق ہر شخص کے واسطے لازم ہے کہ اپنے ترکہ میں سے دسواں حصہ اشاعت اسلام کے واسطے وصیت کرے۔ میں ایک غریب آدمی ہوں میری کوئی جائیداد نہیں سوائے ایک مکان کے

ایک گاؤں میں ہے - اور کم حیثیت ہے - اس واسطے میں ملتجی ہوں کہ میں اپنی عمر میں ہمیشہ اپنی آمدن میں سے ماہ بماہ ۱/۱۰ حصہ میں اور ۱/۱۰ مقبرہ بہشتی کے واسطے دیتا رہوں - گذارش ہے کہ میری طرف سے بھی چندہ منظور فرمایا جاوے -

بـــــــس

محمد دین زرگر بقلم خود حال قادیان

گواہ شد

بقلم خود محمود

گواہ شد

قاضی امیر حسین بقلم خود

وصیت ۱۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(۱) میں کہ عبد الرحمن ولد قادر بخش مرحوم قوم خراوی باشندہ شہر جالندھر - حال کلرک دفتر پی ایم آر انڈیا شملہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۸ جنوری ۱۹۱۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور اس کا مرید اور پیرو ہوں -

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں اُن ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور اب بھی میں اُن تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ ہونگے میں اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہینگے -

(۴) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ جس قدر میری جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کر لے یا اُس کو فروخت کر کے اُس کی قیمت وصول کر لے -

(۵) چونکہ اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہیں ہے اس لئے میں اپنی زندگی میں اپنی آمدنی دسواں حصہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا -

(۶) یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش کو ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اَب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ شائع ہونگی دارالامان قادیان میں پہنچایا جاوے اور وہاں مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں اور ان اخراجات کی متکفل میری جائیداد جو وصیت فنڈ میں آ چکی ہوگی ہرگز نہ ہوگی بلکہ وہ اخراجات اس وصیت کردہ حصہ سے الگ ہونگے یا میں ان اخراجات کے واسطے اپنی زندگی میں رقم جمع کرا دوں گا اگر میں ان اخراجات کے واسطے کوئی رقم جمع نہ کر سکا تو میری دوسری بقیہ جائیداد سے یہ اخراجات پورے کئے جاویں -

(۸) میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ وصیت کہ محض رضا الٰہی کے واسطے لکھی گئی ہے اور حالات آئندہ کے ماتحت جس کا اس وقت مجھے علم نہیں اگر میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو میری وصیت قائم رہے گی اور میں دل میں خواہش رکھتا ہوں کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کار پرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری لاش کہیں اور دفن نہ کی جاوے البتہ وہ کسی طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے

(۹) اگر میری نعش مقبرہ بہشتی دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہو اُس کو وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ انجمن مذکور کو ہوگا -

الـــعـبـــد

وصیت کنندہ خاکسار عبد الرحمن بقلم خود

گواہ شد

بندہ عبد الغفار بقلم خود برادر وصیت کنندہ

گواہ شد

ولی محمد بقلم خود کلرک دفتر ادرسس نیکلڑی انڈیا

گواہ شد

برکت علی بقلم خود دفتر سنٹری کمشنر گورنمنٹ آف انڈیا شملہ

وصیت ۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی نبی محمد ولد میاں ننھو مرحوم قوم شیخ انصاری ساکن بھلوڑ حال وارد لاہور

اس وقت سوائے تنخواہ ماہواری کے جو کہ مجھے ملتی ہے اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے پاس نہیں ہے اس واسطے میں موجودہ آمدنی کا دسواں حصہ دیتا رہوں گا -

۵ - میں اقرار کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اُس فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۴ وصیت ہذا میں کیا ہے - میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا -

۶ - میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایت انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ ہوں گی - دارالامان قادیان میں پہنچائی جاوے وہاں کار پرداز ان

مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

۷- میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اور اخراجات ہوں ان اخراجات کو متکفل میری جائیداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے نقرہ ۴ میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دونگا جسکا اعلان میں انجمن مذکور کی طرف۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور یا میں اگر وہ رقم ادا کردہ اللّٰل اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کو متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کو ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے اور جو میری روح کی نجات کا باعث بنیگے۔ اور پس ماندگان ان اخراجات کو رحم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے

۸- یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کسے باعث جن کا مجھے اس وقت علم نہیں ہے۔ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان میں نہ پہنچ سکے یا کارپردازان مقبرہ بہشتی کے مصالح اجازت نہ دیں کہ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت یہی وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر نقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں۔ میری نعش کہیں اور دفن نہ کیجاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن کی جاسکتی ہے۔

۹- یہ کہ اگر فقرہ ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرا چکا ہوں یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوں میں ان کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

بشیر محمد مدرس میونسپل بورڈ سکول اسلامیہ لاہور
مورخہ ۲۲ فروری سنہ ۱۹۰۷ء بروز جمعہ

گواہ شد

احمد دین ڈوری دوز کوٹھی سکندر خان موتی بازار لاہور
بقلم خود

گواہ شد

امام الدین وسینٹ تعلیم کلرک دفتر ڈی ٹی ایس لاہور
۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

وصیت نمبر ۱۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہم مسمیان سید ناصر شاہ و سید فضل شاہ ولد سید [illegible] شاہ و مسماۃ حاجرہ بی بی زوجہ سید ناصر شاہ و مسماۃ سکینہ بی بی زوجہ سید فضل شاہ حسب ذیل اقرار کرتے ہیں۔

ہم جناب مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے مرید اور پیرو ہیں اور اُن کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتے ہیں۔

(۲) یہ ہے کہ ہمیں رسالہ الوصیت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے اور ہم سب فرداً فرداً اُس کی ہدایات وغیرہ کے پابند ہو گئے۔

(۳) یہ کہ بموجب منشاء رسالہ الوصیت ہم نے بجائے وصیت کرنے کے اسی وقت اپنی جائیداد کی قیمت کا اندازہ کر کے جو حسب ذیل ہے۔

(۱) مکان دو نیم منزلہ واقعہ لاہور کشمیری بازار کوچہ کوٹھی داران متصل مسجد صوفی صاحب قیمتی تین ہزار ایک سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ب) زیور قیمتی پندرہ سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ج) دیگر اسباب متفرق برتن مسی وغیرہ قیمتی چار سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ۔

(د) نقدی و مال موجودہ دوکان زیر اہتمام سید فضل شاہ صاحب اندازاً چار سو روپیہ ملکیت سید ناصر شاہ

(ہ) نقدی نیز ہ سو روپیہ سید ناصر شاہ

(۴) یہ کل جائیداد اس وقت تقریباً چھ ہزار سات سو روپیہ کے ہوتی ہے جس کا دسواں حصہ چھ سو ستر روپیہ ہوتا ہے لہذا ہم مسمیان اس حصہ کی قیمت کو اسی وقت داخل کرتے ہیں اور بمواجب اسکے چھ سو ستر روپیہ کلدار داخل خزانہ کر دیا ہے۔ اور فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے پاس جمع کرا دیا ہے۔

(۵) یہ کہ ہم آئندہ کے لئے یہ اقرار کرتے ہیں کہ جس قدر آمدنی ہم کی ہوگی اُس کا دسواں حصہ ہم بذریعہ سید ناصر شاہ صاحب جو ہم سب کے متکفل ہیں بموجب قواعد مرتبہ صدر انجمن احمدیہ جمع کراتے رہینگے اور جو چندہ لنگر خانہ و مدرسہ اور اعانت سلسلہ کے رنگ میں دیا جاویگا اُس کو منہا کر لینگے بعد بقیہ رقم صاحب فنانشل سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے پاس جمع کراتے رہیں گے۔

۶- یہ کہ ہم میں سے قادیان شریف سے باہر فوت ہوگا تو پسماندگان اُس متوفی کی نعش کو صندوق میں بند کر کے قادیان دارالامان میں پہنچا دینگے اور حسب ہدایات رسالہ الوصیت ہمارا تجہیز و تکفین کیا جاوے فقط

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین۔ اللھم صل وسلم وبارک علی محمد و آل محمد اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین آمین ثم آمین۔

العبد

نا رسید ناصر شاہ بقلم خود مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۰۶ء

العبد

سید فضل شاہ بقلم خود

العبد

مسماۃ ہاجرہ بی بی زوجہ سید ناصر شاہ

العبد

مسماۃ سکینہ بی بی اہلیہ سید فضل شاہ صاحب

گواہ شد

مفتی محمد صادق صاحب منیجر اخبار بدر

گواہ شد

مولوی سید سرور شاہ صاحب مدرس اسلامیہ سکول قادیان

وصیت ۱۵۸

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ

منکہ محمد دین ولد نور دین قوم حجام ساکن بنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گوجرات کا ہوں۔

۱۔ میں بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے ابتغاءً لوجہ اللہ حسب ذیل وصیت آج بتاریخ ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو کرتا ہوں۔ درحالیکہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا (حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور) مرید اور پیرو ہوں اور صدق دل سے صاحب ممدوح کے کل دعاوی پر ایمان رکھتا ہوں جن کو میں نے حضرت کی کتب کے مطالعہ اور نیز حضرت صاحب کے حضور حاضر ہو کر اچھی طرح سمجھا ہوا ہے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ۔

۲۔ رسالہ الوصیت مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو میں نے خوب سمجھ کر پڑھ لیا ہے اُسکے جملہ احکام واجب التعمیل ہیں جن کا میں پابند ہوں اور رہونگا۔

۳ (الف) میری جائیداد اس وقت اراضی زرعی بملکیت واقعہ رقبہ موضع کھدیلی ۳ کنال کا نصف ۱۶ کنال ہے اور اراضی زرعی حق موروثی واقعہ رقبہ بنڈی رام پور وگہری ۴ مرلہ ۳ کنال بعد منہائی ۱/۲ حصہ تعدادی ۲ کنال نصف حصہ میرا ۱۶ کنال ہے گویا کل اراضی میرے حصہ کی ۲ مرلہ ۱۶ کنال ہے اپنی حصہ سے ۱/۱۰ حصہ اراضی تعدادی ۵ مرلہ ۱ کنال کی قیمت بالمقطع ۲۵ روپیہ باقساط ذیل۔

اخیر جنوری ۱۹۰۷ء ۵ روپیہ، اخیر جولائی ۱۹۰۷ء ۵ روپیہ، اخیر جنوری ۱۹۰۸ء ۵ روپیہ، اخیر جولائی ۱۹۰۸ء ۵ روپیہ، اخیر جنوری ۱۹۰۹ء ۵ روپیہ

ادا بدست کار پردازان انجمن گورستان مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کروں گا اگر قبل ادائے زر مذکور میں مر جاؤں تو مطالبہ زرگی میرے واجب الادا کے حسب رسد اراضی بملکیت واقعہ رقبہ کھاریاں سے انجمن میری اس وصیت کے ذریعہ لیلیوے (ب) علاوہ اسکے میری جائیداد مویشی میں سے میرے مر جانے پر جسقدر مویشی میرا ترکہ ہو اُس سے بعد وضع قرضہ ۱/۱۰ حصہ قیمت حوالہ انجمن کیجاوے (ج) آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا اُس کا ۱/۱۰ حصہ میں ساتھ ساتھ ادا کرتا جاؤنگا۔

۴ میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے مقبرہ بہشتی میں حتی الامکان میرے دفن کرنے کی کوشش کی جاوے۔ ما تعلم نفس بای ارض تموت الدہر۔

۵۔ میرے وارثان سے کوئی میری وصیت کے خلاف مزاحم ہونے کا مجاز نہیں۔

العبد

محمد دین ولد نور دین قوم حجام ساکن بنڈی رام پور بقلم خود حال پٹواری حلقہ ملاکسی

گواہ شد

محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور بقلم خود

گواہ شد احمد دین حقیقی برادر موصی و ولد نث موصی ساکن بنڈی رام پور تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

گواہ شد - شرف دین ولد قادر بخش قوم حجام ساکن بنڈی رام پور حقیقی بھائی موصی

گواہ شد - مسمات نیک بی بی زوجہ موصی

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں مسمی احمد دین ولد سلطان قوم کشمیری بٹ ساکن لاہور

اس وقت میرے پاس کوئی جائیداد نہیں اسواسطے میں موجودہ آمدنی کا دسواں حصہ دیتا رہوں گا۔ ۵۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ آجکی تاریخ کے بعد میں اگر کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری مرنے کے بعد کوئی جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اُس پر بھی متعلق میری یہی وصیت ہے جسکا مفصل ذکر میں نے فقرہ ۵ میں کر دیا ہے میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنیکے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایت انجمن مذکورہ جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آئندہ شائع ہوں گے۔ دار الامان قادیان میں پہنچائی جاوے وہاں کار پردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اور اخراجات ہوں اُن اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت نہیں جسکا ذکر میں نے فقرہ ۵ میں کیا ہے ہرگز نہیں ہے ان اخراجات حسب مشورہ کار پردازان مقبرہ بہشتی ادا کرتے ہیں رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دونگا جسکا اعلان میں انجمن مذکور کیطرف سے کرا دونگا اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں روک نہ سکا اور ایسا ہی اگر وصیت ادا کردہ اصلی رقم سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہوگی ان اخراجات کو متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کو ادا کرنیکے ذمہ دار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگے اور پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت تصور کرینگے۔ (۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جنکا اسوقت مجھی علم نہیں ہے میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے یا قادیان ہی میں نہ پہنچ سکے تو اسصورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے جسکا ذکر فقرہ ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی۔

لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانیکی کوشش کیجاوے اور جبتک کار پردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کیجاوے الا امانت کے طور پر کہیں اور جگہ دفن ہو سکتی ہے۔ (۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۶ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش ۔ میں جمع کرا دیتا ہوں وہ بھی میری متروکہ جائیداد سمجھے

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان شیر محمد صاحب ۔ میرپور ۔ ریاست جموں

میان نظام الدین صاحب ولد رڈا ساکن کٹاریان ڈاکخانہ خاص

میان حسین ولد بوڑا ساکن کوٹلہ متصل شام نگر تحصیل امرت سر

علی شیرخان صاحب ولد ارگامے خانصاحب ساکن چنگا بنگیال

شیخ محمد حسین صاحب ولد شیخ غلام قادر صاحب گرداور بندوبست ۔ ایبٹ آباد

شیخ علی محمد صاحب ولد شیخ فقیر اللہ صاحب ۔ گرداور چونڈہ باجوہ ۔ ضلع سیالکوٹ

نذیر محمد صاحب ولد نور عالم صاحب ساکن گجھی ڈاکخانہ بیٹر ۔ ضلع ہزارہ

محمد عرفان صاحب ولد امان احمد صاحب 〃 〃

محمد جان صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب ساکن کھیاتھین ڈاکخانہ شیروان ضلع ہزارہ

رحمت اللہ خان صاحب ولد بلند خان صاحب کالا گڑہ

عبدالواحد صاحب 〃 〃 〃 〃

علی احمد خان صاحب ڈیٹرنری اسسٹنٹ ولد غلام قادر خان صاحب ۔ شہر ونہ تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور

سید احمد شاہ صاحب ساکن کٹالیان تحصیل پسرور ۔ سیالکوٹ

لبھا 〃 〃 〃 〃 〃 〃

حسن شاہ صاحب ولد احمد شاہ صاحب 〃 〃 〃

میان بہاول الدین صاحب ۔ 〃 〃 〃 〃

میان حیات محمد صاحب 〃 〃 〃

الٰہی بخش صاحب 〃 〃 〃 〃

میان اللہ دتا صاحب 〃 〃 〃 〃

جمعیت صاحب 〃 〃 〃 〃 〃

بدرالدین ۔ امیر بخش صاحب 〃 〃 〃 〃

میان ولی داد صاحب 〃 〃 〃 〃

میان محمد دین صاحب ترکھان ۔ گولیکی ضلع گوجرات

میان خلاص جٹ 〃 〃 〃

میان ولی محمد صاحب 〃 〃 〃

میان عبدالکریم صاحب ۔ گھوڑے واہ ضلع گورداسپور

میان محمد دین صاحب سولاکیے گوراتہ ڈاکخانہ چونڈہ کے سیالکوٹ

میان جلال الدین صاحب 〃 〃 〃 〃

میان اقبال دین صاحب 〃 〃 〃 〃

میان امام دین صاحب سولاکیے ڈاکخانہ چونڈہ کے تہانہ ڈسکہ (سیالکوٹ)

میان الہ دین صاحب 〃 〃 〃 〃 〃

میان امام الدین صاحب ۔ گریام نوان شہر جالندہر

میان نظام الدین صاحب 〃 〃 〃 〃

میان امرار الدین صاحب 〃 〃 〃 〃

میان عزیز الدین صاحب 〃 〃 〃 〃

دختر امام الدین صاحب 〃 〃 〃 〃

اہلیہ امام الدین صاحب 〃 〃 〃 〃

میان امام الدین صاحب گریان بہلود ۔ سیالکوٹ

شاہ محمد صاحب 〃 〃 〃

مسمات وزیری بنت سعدی سبے پور

شہزادہ صولت جنگ صاحب خلف ارشید شہزادہ جنگ صاحب نبیرہ رضا لودیانہ

میان غلام محمد صاحب ۔ سرگودہ

عنایت اللہ خان صاحب نمبردار ۔ منہہ سوجہ ۔

حکیم احمد نواز صاحب شہر میانوالی

اہلیہ قادر بخش صاحب مرحوم آگرا تبیسیان جگراون لودیانہ

احمد الدین ۔ حیات محمد صاحب چوکنانوالی ۔ کنجاہ ۔ گوجرات

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ دلچسپ پرچہ یوں ہو روزیہ اخبار لاہور سے نکلتا ہو پنجاب کا سب سے پہلا روزانہ پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہو ۔ دلچسپ اور مقبول خلائق ۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکہین ۔ مینیجر روزانہ اخبار عام

۴ اپریل کے ہولناک زلزلہ کی یادگار

۴ ۔ اپریل کی صبح کسکو یاد نہین یہ وہی تاریخ ہی جس مین ۲۲ برس کی پیشگوئی پوری ہوئی ۔

پیشگوئی

جس کتاب مین تہی اس کیلئے ایکخاص رعایت کرتے مین ایسی رعایت جو پہر کبہی دیکہنے کی امید نہ رکہنی چاہیئے

احمدی بہائیون کیلئے نادر موقع ہے

براہین احمدیہ نہایت عمدہ ولایتی کاغذ پر چھپی ہوئی حجم ۵۰۰ صفحہ غیر مجلد اصل قیمت ۵ رعایتی ۲ مجلد اا زیادہ ۔ دنیعن مجلد ۴ غیر مجلد ۳ ۔ ۴ اپریل سے ۲۵ اپریل تک جو درخواستین آئینگی انکی اسی رعایتی قیمت پر تعمیل کیجاویگی ہرگز سستی نہ کرو ۲۵ اپریل کے بعد یہ کتابین اصل قیمت پر ملینگی ۔

المشتہر ۔ ناظم بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبداللہ ساکن راہون ضلع جالندہر جنہون نے لنڈن آسٹریلیا ۔ افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہو اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی و یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فایدہ پہونچے ۔ نورالدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست ۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین جن کے حالات سے مجہے ذاتی واقفیت ہو کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین ۔ چونکہ مجہے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے ۔ اسواسطے مین ان کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس کو پسند فرماوینگے وہ خوش ہونگے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے اور پہر فیصلہ ہوگا ۔ خط و کتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

نوٹ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین ایک معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اول درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکہتے ہین ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کے لئے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبارون کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت صاحب نے بہی خود عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔ ایڈیٹر

(صاحب مشتہر اپنے اشتہار کے خود ذمہ وار ہیں نہ کہ اہل بدر - اس کے متعلق تمام خط و کتابت عرب صاحب سے کر کے احباب فیصلہ کر لیں محکمہ بدر کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ایڈیٹر)

ایک مژدہ

تمہ سے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے

عربی زبان کی خدمت (عربی بول چال)

برادران دین کو واضح ہو کہ میں نے ایک کتاب مسمّی (عربی بول چال) تصنیف کی ہے جس میں آٹھ فصلیں اور ایک خاتمہ ہے پہلی فصل میں ادعیہ و امر الٰہیہ جو قرآن شریف میں بیان کئے گئے ہیں - الحمد شریف سے سورۂ والناس تک - دوسری فصل میں نصائح ہیں مختصر مختصر فقرے ماخوذ از احادیث نبویہ اور منتخبات عربیہ - تیسری فصل امثال عجیب و غریب طرز پر ہے - چوتھی فصل میں عربی روزمرہ بول چال سوال و جواب - پانچویں فصل میں صرف و نحو سہل طرز میں - چھٹی فصل لطیفے اور چیستان - ساتویں فصل فقرات مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام - عربی زبان سیکھنے کیلئے - آٹھویں فصل - فوائد ماخوذ از درس حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب بطور سوال و جواب - جو میں نے چھ برس میں ذخیرہ کیا ہے - خاتمہ - ارکان اسلام روزانہ نماز اور حج - زکوٰۃ - نماز عیدین نماز جنازہ - اس کتاب کے دو کالم ہونگے ایک میں عربی اور دوسرے میں اردو - اور وہ میرے خیال میں ۲۰۰ دو سو صفحہ سے زیادہ ہوگی - اور اس پر قریباً تین ۳۰۰ سو روپیہ خرچ ہوگا کیونکہ ایک ہزار ۱۰۰۰ جلد چھاپی ہے قیمت فی جلد ۱۲ مقرر کیگئی ہے اور بکیگی آٹھ آنہ ہے - اور ایک کتاب مسمّی مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی انکی تمام نظمیں اور نثریں اکٹھی کیگئی ہیں اور اس پر قریباً دو ۲۰۰ سو روپیہ خرچ ہوگا اسکی آٹھ سو جلد چھپیگی قیمت فی جلد ۸ پس تین ۳۰۰ سو روپیہ عربی بول چال پر خرچ ہوگا اور دو ۲۰۰ سو روپیہ مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی پر خرچ ہوگا کل پانسو روپیہ کا خرچ ہے اور یہ روپیہ اصل لاگت ہے اور فروختنی ۱۵۰ روپیہ انشاء اللہ ہو جائیگا - پس اصل لاگت جو پانسو روپیہ ہوگی ایک سو ۱۰۰ حصہ پر تقسیم کیگئی ہے یعنی فی حصہ پانچ روپیہ مقرر ہوا ہے پس ضرور شائقین زبان عربی کو چاہیئے کہ وہ شراکت کریں - کم سے کم ایک حصہ کے لئے شراکت ہو - ایک حصہ سے دس حصہ تک شراکت منظور ہے زیادہ نہیں -

شرائط شراکت (۱) حق تصنیف عربی بول چال اور اس کا چھاپنا اور فروخت کرنا اور مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کا چھاپنا اور فروخت کرنا کے لحاظ سے نصف منافع کا مستحق ہونگا اور نصف منافع ایک سو حصہ پر تقسیم کیا جائیگا (۲) ایک ماہ کے اندر اندر ہر صاحب حصہ کا روپیہ میرے پاس ارسال کرے (۳) ایک برس تک حساب کیا جاویگا جو فروخت ہوگا اصل لاگت مع منافع تقسیم کیا جائیگا - (۴) جس وقت کوئی صاحب حصہ روپیہ بھیجیگا اس کی رسید بمع شہدا کرام اس کی خدمت میں ارسال کیجاویگی - (۵) ایک کتاب عربی بول چال ایک کتاب مجموعہ میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی بطور نذرانہ چھپنے پر ہر ایک شراکت کنندہ کو ارسال کیجاویگی مفت - مکرر صاف طور تاکیداً یہ تحریر ہے کہ آپ بہت جلد اس کو ملاحظہ کر کے اپنے ارادہ سے جو صاحب شراکت کو منظور فرماویں وہ بندہ کو اطلاع بخشیں اور مبلغات ارسال فرماویں -

المشتہر عبد الحی عرب از قادیان ضلع گورداسپور - نوٹ - جس وقت حصص جمع ہونگے سب نام بذریعہ اخبار شائع کئے جاوینگے -

بار میگزین پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

ای جہان منتظر خوش باش کا مد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — ۱۱۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء — نمبر (۱۷)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ر — قیمت برائے افریقہ للعہ — گورنمنٹ ۳۰ — مقامی خریداروں سے

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عنـ
معاونین درجہ اول جن کو عام اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صدر
معاونین درجہ دوم جنکو عام پرچہ کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ فرماویں ان سے حساب مابعد لیا جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی بعد ارسال کرنے روپیہ اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے میں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین
اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

ڈوئی ۔ تازہ ڈاک ولایت سے جو اخبارات امریکہ سے آئے وہ ان دنون کے ہین جن مین ڈوئی حسرتناک موت کے ساتہہ ہلاک ہوا ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈوئی واپرج کو مراجب کہ وہ پورے عروج پر تہا اور حضرت اقدس مسیح موعود نے اس کے متعلق پیش گوئی شائع کی تہی اُس وقت اُس کے مُرید ڈیڑہ لاکہہ تھے ۔ جیساکہ ان تازہ اخبارات سے ظاہر ہوتا ہے ۔ اس کے مرنے کے وقت کل تعداد اندر باہر ۲۵۰ کے قریب تھی اور ان مین سے بھی کوئی اس کے مرنے کے وقت اس کے پاس نہ تہا اور اس کے مرنے کے بعد ان مین سے بہت سارے اس کے جنازے پر نہ گئے تہے بلکہ جنازہ پر زیادہ تر وہ لوگ تھے ۔ جو کہ اس کے سخت دشمن تھے ۔ مرتے وقت اس کی بیوی بھی اس کے پاس نہ تہی ۔ مرتے وقت اس نے ایک وصیت کی جس مین اپنے بیٹے کو محروم الارث قرار دیا اور بیوی کو صرف چند روپے دئے ۔ مرتے وقت اس کے آخری الفاظ یہ تھے ۔ کہ مین دل شکستہ ہوکر مرتا ہون مگر مین اپنے دشمنون کو معاف کرتا ہون اور پھر ایک ہزار سال کے بعد آؤنگا ۔ اس کے بیٹے نے ایک تقریر مین بیان کیا ہے کہ میرا باپ آخری ایام مین مجنون ہوگیا تھا ۔ اس واسطے جو کچھ اس نے کہا وہ قابل اعتبار نہین ڈوئی نے ایک شخص کنلر نام کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے مگر اب اس کی کون سنتا ہے ۔

ایک لطیف مقابلہ ۔ امریکہ کے ایک اخبار نے ڈوئی کے مذکورہ بالا واقعات لکھتے ہوئے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی درمیان مین لاکر صادق اور کاذب کے درمیان ایک لطیف مقابلہ کیا ہے وہ لکھتا ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۵۳ سال کی عمر مین جبکہ صرف چند آدمی آپ کے ساتہہ تہے دشمنون سے تنگ آکر اپنے وطن سے بہاگ نکلے تہے ۔ اس سے دس سال بعد جب کہ آپنے وفات پائی ۔ تو آپ ایک فاتح ایک بادشاہ اور ایک ایسے مذہب کے سردار تہے ۔ جو کہ آجتک دنیا مین طاقتور ہو بالمقابل ڈوئی ۵۳ سال کی عمر مین ہزارون آدمیون پر ایسی حکومت رکھتا تہا کہ ان کا تمام مال و جان اس کے قبضہ مین تہا اور بڑی جائیداد پر قابض تہا ۔ لیکن بیماری نے آکی تمام طاقتین چھین لین اور ۵۹ سال کی عمر مین وہ بے طاقت مرتا ہے اور اس کے ساتہہ ہی اس کا مذہب بہی غالباً مر جائے گا اس وقت بہی ساری دنیا مادی نہین ہے ۔ بلکہ ہزارون ایسے موجود ہین ۔ جو کسی عقیدہ کی خاطر اپنی جانین قربان کرنے کے واسطے طیار ہین ۔

ڈوئی کی جانشین نبیہ ڈوئی کے مرنے کے بعد ایک عورت کولمس نامی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے ۔ وہ کہتی ہے ۔ کہ فرشتہ مجہے خواب مین ملا ہے اور اس نے مجھے اطلاع کی ہے ۔ کہ جو کوئی تیرا کہنا نہ مانیگا ۔ اس پر سخت تباہی وارد ہوگی صیحون مین چند آدمی اس کی مُریدی مین داخل ہوگئے ۔ وہ بازارون مین کہڑی ہوکر شور مچاتی اور وعظ کرتی پہرتی ہے ۔ پولیس والے بمشکل اس کو بازار سے ہٹا کر اس کے گہر تک پہنچاتے ہین ۔ مین نے اس کے مفصل حالات دریافت کرنے کے لئے خود اُسی کو خط لکھا ہے دیکھئے کیا جواب دیتی ہے ۔ آئندہ اس کو نبیہ کولمس کے نام سے لکہا جاویگا ۔ تاکہ شناخت رہے کہ یہ عورت ہے ۔

والی وا ڈوئی کا مرید والی وا جس نے اُس کو ۔ اُس کی تمام جائیداد سے بے دخل اور پیغمبری سے خارج کر دیا تہا ۔ وہ بہی سخت بیمار ہے ۔ شائد ڈوئی کا ساتہہ دینے کیواسطے جلدی چلدے ۔

دیسی ڈاک — نجات یافتہ کپتان حوالات مین گورداسپور سے معلوم ہوا کہ کمتی فوج کے ایک کپتان اور اس کے دو تین مددگارون نے (جو وہ بھی نجات یافتہ اور یسوع کے بیلے ہین) ایک عیسائی کے گہر چوری کی اور وارداتت کو مشتبہ کرنے کے لئے یا چھپانے کی خاطر گہر کو آگ لگا دی ۔ چلو خس کم جہان پاک ۔ ان ملزمون مین ایک بزرگ الفت مسیح بھی ہین جن کی دینداری اور اتقا کا مکتی فوج کے ہیڈکوارٹر مین خاص شہرہ تہا ۔ انہون نے عجیب کمال کیا کہ جب پولیس تفتیش مین اس سے کچہ دریافت کرے تو وہ جواب دینے سے پہلے فوراً گھٹنے ٹیک کر آسمانی باپ کی تقدیس شروع کردے اور اس کی مرضی کو زمین پر لانے کی سعی کرے لیکن لالہ بوڑامل صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس نے بڑی قابلیت سے مقدمہ کو برآمد کرلیا اور یسوع مسیح کے ان بیلون کو حوالات کے باڑے مین کچہہ دن دانہ پانی کہانے کیلئے رکہہ لیا ۔ اب مقدمہ باضابطہ چالان ہوکر فیصلہ ہوگا ۔ خداوند یسوع کی ان بہیڑون نے عیسائی مذہب کی رو سے شائد کوئی گناہ نہ کیا ہوگا کیونکہ یسوع کا خون ان کا کفارہ دہو چکا ہے ۔ انسپکٹر صاحب موصوف خصوصیت سے تعریف کے قابل ہین ۔ جنہون نے کمتی فوج کے افسرون کی پروا نہین کی ۔ اور اصل ملزمون کو پکڑ لیا ۔ (الحکم)

ایڈیٹر اخبار نیّر اعظم مرادآباد نیّر اعظم مطبوعہ ۵ اپریل ۱۹۰۷ء مین حضرت اقدس مدظلہ کے الہام (" ہزارون آدمی تیری پرون کے نیچے ہین ") پر ایڈیٹر اخبار مذکور نکتہ چینی کرتا ہوا لکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر دار پیغمبر ہونے والے ہین ۔ گستاخی معاف ! شائد اللہ میان آپ کو اپنے پاس بلانیوالے ہین ۔ یا وہ چیونٹی والی مثل صادق ہونے والی ہے ۔

کس قدر شرم کی بات ہے کہ پبلک کے خوش کرنے کو اس قسم کی نکتہ چینیان کرنے کا ایڈیٹران اخبار نے ایک اچھا پیشہ اختیار کرلیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کی حالت زار پر رحم فرمائے اور انکو ہدائیت بخشے ۔ یہ استہزاء حقیقت مین مامور من اللہ کے ساتہہ ہے ۔ اللّٰہ یستھزئ بھم و یمدّھم فی طغیانھم یعمھون ۔ اے ایڈیٹر ہوشیار اور خبردار ہوجا کہ تیرے پڑوس ہی مین قہر الٰہی کی آگ آپہونچی ہے ۔ پس تجہ کو چاہئے فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ پر عمل کرے ۔ وہ چیونٹی والی مثل تو خود تجہی پر صادق آتی ہے کیونکہ تو اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور مین ایسی شوخی اور بے باکی دکہلاتا ہے ہم تجہ کو تیری بہلائی کے لئے نصیحت کرتے ہین اپنی شرارتون سے باز آجا اور دنیا کی واہ واہ اور روپیہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حضور مین شوخی اور استہزاء سے کام نہ لے ۔ راقم ایک ہموطن احمدی

ایک کفر کا انجام خان صاحب عبد الحمید خان کپورتہلہ سے لکھتے ہین کہ ایک مشہور مولوی اشرف علی نام یہان رہتا تہا اور اس کا بڑا قبیلہ تہا اور اس ملان نے حضور کو نعوذ باللہ کافر قرار دینے کے لئے جو کفرنامہ طیار ہوا تہا اس مین مہر لگائی تہی اور مخالفت پر بڑی زور سے اٹہا ہوا تہا سچ ہے کہ خدا کی گرفت دیر کے بعد ہوتی ہے ۔ مگر سخت ہوتی ہے تہوڑے دن ہوئے کہ طاعون مین بڑی گہبراہٹ کیساتہہ مولوی مذکور نے جان دی اس کے بعد اس پر بس نہین ہوئی دو تین اس کے بہائی تہے وہ بہی اس مرض مین فوت ہوگئے جس قدر عورتین تہین وہ بھی قریباً صاف ہوگئین کل خاندان تباہ ہوگیا ۔ محض اس کے اس قدر بڑے قبیلہ مین سے ایک بچہ نابالغ بچا ۔ کیا عبرت کا مقام ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مدرسہ تعلیم الاسلام کے نتائج

یہ مدرسہ جن دو اغراض کے حصول کے لئے قائم ہوا تھا۔ الحمد للہ کہ وہ دونو غرضین احسن طریق سے پوری ہو رہی ہین۔ مدرسہ تعلیم الاسلام جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے اس غرض کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی ہو اور معمولی تربیت کے ساتھ مذہبی تربیت بھی ایسی ہو۔ کہ اسلام کے ساتھ بچون کے دلون مین ایک سچی محبت پیدا ہو اور اس کے شعار کی دلون مین عظمت پیدا ہو اور احکام شرعی کی پوری پابندی سچے اور سادہ مسلمانون کی طرح وہ اختیار کرین۔ سو مین دیکھتا ہون کہ ان دونون قسم کی تعلیم کے لحاظ سے یہ مدرسہ کامیاب کہلانے کا حق رکھتا ہے۔ تعلیم مروجہ کے لئے خدا کے فضل سے ایسے لائق اور محنتی اوستاد موجود ہین جو کسی مدرسہ کے لئے باعث فخر ہو سکتے ہین اور پھر وہ صرف سبق پڑھا دینا ہی اپنا فرض نہین سمجھتے بلکہ بچون کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتے ہین اور ان کی تربیت کے ہر ایک پہلو کی نگرانی کرتے ہیں صاحب انسپکٹر نے جتنی دفعہ اس مدرسہ کا معائینہ کیا ہے ہمیشہ خوشنودی ظاہر کی ہے۔ امتحان انٹرنس کے نتائج دو سال سے ایسے اعلےٰ درجہ کے ہین جو ثابت کر رہے ہین کہ اس مدرسہ کی مروجہ تعلیم کسی دوسرے مدرسہ کی تعلیم سے کسی طرح کم درجہ کی نہین ہے۔ سال گذشتہ مین ہمارے مدرسہ سے پانچ مین سے تین طالب علم کامیاب ہوئے اور سال حال مین سات مین سے پانچ۔ اور دونون سالون مین ایک ایک طالب علم درجہ اول مین پاس ہوا مین اپنے مکرم و دوست اس مدرسہ کے قابل اور محنتی ہیڈ ماسٹر مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کو مبارکبا د دیتا ہون یہ نتائج عمدہ ترین نتائج مین سے ہین کیونکہ اوسط پاس شدگان عموماً نصف سے بھی کم ہوتی ہے۔ اس سال کے نتائج مین سے خصوصاً قابل ذکر یہ امر بھی ہے کہ انگریزی مین جس مین اکثر امیدوار فیل ہوتے ہین اس مدرسہ کے کل طلباء کامیاب ہوئے اور جو دو فیل ہوئے ہین وہ صرف ریاضی مین فیل ہوئے ہین مگر اس سال سے ریاضی کے لئے ایک قابل انڈر گریجوایٹ منگوایا گیا ہے جو اس مضمون مین خاص مہارت رکھتا ہے اور امید ہے کہ یہ نقص بھی رفع ہو جاویگا۔ دینی حالت کی نسبت مین یقین و وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ جس قدر نیک چال چلن کے لڑکے اس مدرسے سے نکلے ہین ان کی نظیر بلحاظ نسبت کسی دوسرے مدرسہ مین اس وقت نہین ملیگی۔ دینی معلومات کے لحاظ سے ہمارے طلباء نے علیگڈہ اور لاہور مین جا کر خاص امتیاز حاصل کیا ہے اور اس جگہ اب بھی دو لڑکے موجود ہین جو پڑھتے تو انگریزی ہین مگر دینی فہم اور فراست کے لحاظ سے بہت سے نام کے مولویون سے بڑھ کر ہین۔ ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ یہان ایک جلسہ تشحیذ الاذہان مین ہمارے ایک لڑکے ولی اللہ (ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب کا لڑکا ہے اور اس وقت چہارم انٹرنس مین پڑھتا ہے) نام نے اس مضمون پر کہ جب ایک مسلمان احکام شریعت پر چلتا ہے جیسے نماز روزہ وغیرہ تو اسے امام کی پیروی کی کیا ضرورت ہے۔ قرآن شریف کی آیات سے ایسے لطیف استدلال بیان کئے۔ کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب فاضل اجل نے فرمایا کہ مین نے یہ بالکل نئے استدلال سنے ہین۔

جب خدا کے فضل سے دونون پہلوؤن سے یعنی کیا دینی اور دنیوی تعلیم ایسی اعلیٰ درجہ کی اس جگہ حاصل ہو سکتی ہے اور خدا کی طرف سے ہدایت ملے تو چال چلن مین ایسی اصلاح پیدا ہوتی ہو کہ جس کی نظیر ملنی دوسری جگہ مشکل ہے۔ تو پھر مین نہین سمجھ سکتا کہ کیون ابھی تک جماعت پوری توجہ اپنے بچون کو یہان بھیجنے کے نہین کرتی۔ جو فوائد دوسری جگہ مل سکتے ہین وہ سب یہان بھی ملتے ہین۔ مگر جو اور فوائد یہان ملتے ہین وہ دوسری جگہ نہین ملتے۔ پھر بھی جو توجہ احمدی جماعت کو ہونی چاہئے تھی وہ ابھی اس مدرسہ کی طرف نہین۔ مگر جن لوگون کے سپرد اس کا انتظام کیا گیا ہے وہ توجہ دلاتے رہے ہین اور دلاتے رہین گے۔ سال گذشتہ مین ایسی ایک تحریک پر باہر سے آئے ہوئے لڑکون کی تعداد دوگنی ہو گئی تھی یعنی چالیس سے اسی تک پہونچ گئی تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ اس تحریک مین بھی برکت ڈالے۔ تو اسی سے دو سو تک تعداد کا پہونچ جانا کچھ مشکل امر نہین ہے۔ دنیا مین طرح طرح کی بلائین اور آفتین نازل ہو رہی ہین یہ جگہ خدا کے فضل سے بہت امن مین ہے۔ بورڈنگ ہوس کو بہت وسیع کیا گیا ہے اور ایک وسیع قطعہ زمین وسیع پیمانے پر مدرسہ اور بورڈنگ ہوس بنانے کے لئے گاؤن کے باہر خرید ا گیا ہے۔ حصہ پرائمری مین فیس معاف کر دیگئی ہے۔ نئے قابل استاد منگوائے گئے ہین یہ تمام باتین اولاً احمدی جماعت کے فائدہ کے لئے ہی ہین۔ مگر روک کسی کو نہین یہان بعض غیر احمدی طالب علم یا غیر احمدی احباب کے لڑکے بھی تعلیم پاتے ہین بلکہ ہندو بھی تعلیم پاتے ہین اور ہندون کے لئے بورڈنگ ہوس کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

دوسرا امر جس کی طرف مین اپنی جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہون یہ ہے کہ مدرسہ کے اخراجات پہلے کی نسبت تگنے چوگنے ہو گئے ہین مگر ہمارے احباب مین سے اکثر وہی چندہ دیتے ہین۔ جو آج سے تین چار سال پہلے دیتے تھے کمی آمد کے سبب سے بہت سی ترقیان جو اسی مدرسہ مین ہم کرنا چاہتے ہین نہین کر سکتے بلکہ بعض وقت مستقل اخراجات کا بھی فکر پڑ جاتا ہے ہر جگہ کی جماعت کو یہ فکر کرنا چاہیئے کہ مدرسہ کی آمد مین ترقی کی راہین سوچے اور ان پر عمل کرے اور ماہوار چندہ دہین تمام ممبر ایزادی کرین۔ مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر مدرسہ سے ہو۔

خاکسار محمد علی از قادیان ۲۰ اپریل ۱۹۰۷ء

نوٹ۔ مدرسہ کے عمدہ نتائج کے متعلق مین ایک مضمون لکھنے کو تھا کہ مذکورہ بالا مضمون میرے پاس پہونچا اب اس کے بعد مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی مین تو ہمیشہ ان والدین پر نہایت تعجب سے نگاہ ڈالا کرتا ہون جنہون نے اپنے پیارے بچون کی خیر خواہی کا کچھ بھی فکر نہین کیا اور وہ انہین ایسی عظیم الشان نعمت سے اب تک محروم رکھے ہوئے ہین ایسی عمدہ انتظام اور ایسے لائق اسٹاف کے ہوتے ہوئے اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت اقدس مسیح موعود [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۱ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۵ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۱ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء :- ساریکم ایاتی فلا تستعجلون

(ترجمہ) قریب ہے میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤں گا ۔ پس تم جلدی نہ کرو ۔

(۲) "یہ دو گھر ہی مر گئے ۔ (اسمیں خاص دو گھروں کیطرف اشارہ ہے)

۲۳ ۔ اپریل " ۔ اصلح بینی وبین اخوتی ۔ (۲) سلام قولاً من رب رحیم

یہ الہام کہ اصلح بینی وبین اخوتی ۔ اس کے یہ معنی ہین کہ اے میرے خدا مجھ مین اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر ۔ یہ الہام درحقیقت تتمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خدا تعالیٰ نے اس مخالفت کا انجام تبلایا ہے اور وہ یہ الہام ہین ۔ خَرُّوا عَلَی الْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ ۔ تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ ۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ یعنی بعض سخت مخالفون کا انجام یہ ہوگا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ مین گرینگے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے اور مجھے مخاطب کر کے کہین گے کہ بخدا خدا نے ہمپر تجھے فضیلت دی اور تجھے چن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی ۔ اسکا یہ جواب ہوگا کہ آج تمپر کوئی سرزنش نہین خدا تمہین بخش دیگا وہ ارحم الراحمین ہے ۔ یہ اسوقت ہوگا کہ جب بڑی بڑی نشان ظاہر ہونگے آخر سعید لوگون کے دل کھلجائینگے اور وہ دل مین کہین گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اس سے زیادہ اسکی نصرت و تائید ہو سکتی تھی تب بکدفعہ غیب سے قبول کیلئے انمین طاقت پیدا ہو جائیگی اور وہ حق کو قبول کر لین گے ۔

ڈائری

فقیہہ بنو ۲۱ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ سیر ۔ فرمایا ۔ ہماری جماعت کو علم دین مین تفقہ پیدا کرنا چاہیئے مگر اس کے وہ معنے نہین جو عام ملان لوگون نے سمجھ رکھے ہین کہ استنجا وغیرہ کے چند مسائل آ گئے وہ بھی تقلیدی رنگ مین فقیہ بن بیٹھے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے ۔ کہ وہ آیات قرآنی و احادیث نبوی اور ہمارے کلام مین تدبر کرین ۔ قرآنی معارف وحقائق سے آگاہ ہون اگر کوئی مخالف ان پر اعتراض کرے ۔ تو اسے کافی جواب دے سکین ۔ ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی ۔ بہت ضروری تھی ۔ اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہیئے حقیقۃ الوحی اس مطلب کے لئے بہت مفید کتاب ہے ۔ اصل مین مسلمانون کے لئے تو یہی جواب کافی ہے کہ تم کوئی ایسا اعتراض اس سلسلہ پر کر کے دکھاؤ جو اور انبیاء علیہم السلام پر نہ ہو سکے ۔ وہ ہرگز کوئی ایسا اعتراض نہین کر سکین گے ۔

اجتہادی غلطی یہ آتھم یا احمد بیگ والی پیشگوئیون پر تو اعتراض کرتے ہین مگر دوسری پیشگوئیون اور نشانیون کا ذکر تک نہین کرتے ۔ یہ کیسی بے انصافی ہے ۔ ہم انہین بارہا سمجھا چکے ۔ کہ وعید مین تاخیر بھی ہو جاتی ہے ۔ دیکھو ۔ یونس نبی کی پیشگوئی ٹل گئی اور اس کی قوم پر عذاب نہ آیا ۔ یاد رکھو کہ یہ تمام اقوام کا مذہب ہے ۔ کہ صدقہ سے رد بلا ہو جاتا ہے اور خدا تعالےٰ بھی فرماتا ہے ۔ ما کان اللہ لیعذبہم وھم یستغفرون ۔ استغفار عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہے ۔ ہماری تجربون کی طرف کر لی جاے ۔ تو ایک منذر امر صبح کو ہو تو شام کو منسوخ ہو جاتا ہے ۔ دوسرا اعتراض ہمارے بعض الہامات کی نسبت اپنی رائے پر ہے کہ وہ غلط نکلی ۔ بشرط تسلیم ہم کہتے ہین کہ امر تنقیح طلب تو یہ ہے ۔ کہ نبی اپنے اجتہاد مین غلطی کھا سکتا ہے یا نہین ۔ سو ہم دیکھتے ہین ۔ کہ حضرت عیسےٰ نے پہلے پہلے اپنی بادشاہت دنیاوی سمجھ کر مریدون کو ہتھیار خریدنے کا حکم دیا مگر آخر معلوم ہو گیا کہ یہ میری غلطی تھی اور وہ اس ارادہ سے باز آئے ۔ پھر ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا صلح حدیبیہ والا معاملہ کہ آپ کس ارادے سے آئے اور پھر کیا ہوا ۔ چونکہ آپ کی ذات بابرکات تمام انبیاء کے کمالات کی جامع تھی اس لئے صرف ایک ہی واقعہ سے ثابت ہو گیا کہ نبی اپنے اجتہاد مین غلطی کر سکتا ہے ۔ پس اس صورت مین ہم پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا ۔

معذرت ۔ چونکہ حقیقۃ الوحی کا جلد چھپنا ضروری ہے اور ادارہ پریس کے پتھر وغیرہ بھی حسب الحکم حضرت اقدس اس کام کیواسطے لگائی گئے ہین اسواسطے اگلے ہفتہ کا اخبار شاید نہ نکلے ۔ ناظرین مطلع رہین ۔

خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کے نشانات

آمعززا حمدی خاتون گڑیکی سے لکھتی ہیں۔ حضرت صاحب کے اب تو نشان پر نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ آتش کا گولہ لوگوں نے دیکھا۔ اب کل ہفتہ بتاریخ ۱۳۔ اپریل بوقت ظہر سخت ژالہ باری ہوئی۔ ہمارا صحن تمام سفید ہوگیا کوئی دو فٹ تک (بلا مبالغہ) زمین کے اوپر ہوگیا اور دانہ (سچی بات ہے) کہ پاؤ پاؤ بھر کا پڑا بعض بعض ان میں کھنگر کی شکل کے تھے۔ جن لوگوں کے مال مویشی باہر تھے۔ بس سب کا چمڑا اڑ گیا ہڈیاں اور گوشت نکل آیا اور کئی آدمی بھی زخمی ہوئے۔ فصل سب مارے گئے چنانچہ ہمارے جو اور گندم کا ایک خوشہ بھی سالم نہیں بچا۔ جس وقت گولہ باری ہو رہی تھی پس یہی منہ سے نکلتا تھا۔ گویا آسمان ٹوٹ پڑا سارا۔ بچے رو رہے تھے۔ عجیب شان خدا نظر آرہی تھی؟

۲۔ مکرمی مخدومی بندہ جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل مورخہ ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو قبل از دوپہر بالکل مطلع صاف تھا۔ بعد دوپہر یک لخت ہر چہار سو ابر جمع ہوگئے اور ایک دم بادل گرجا اور ژالہ باری شروع ہوگئی اور بلا مبالغہ مرغی کے بیضہ اور اس سے کچھ بڑی مقدار کے اولے بھے۔ پانی کی بارش نہ تھی۔ صرف تخمیناً بیس منٹ تک ژالہ باری ہوئی اور پھر مطلع صاف ہوگیا۔ چند اشخاص قصبہ ہذا کچھ مضروب بھی ہوئے۔ لہذا اطلاعاً کارڈ ہذا ارسال خدمت عالی ہے۔ فقط والسلام۔ عبدالرحمان بلب گڈھ

۳۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دام ظلکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت ادب سے عرض خدمت کرتا ہوں۔ کہ گذشتہ شب یعنے ہفتہ و اور اتوار کی درمیانی رات کو قریب گیارہ بجکر چالیس منٹ پر یکایک ایک نہایت سخت زلزلے کا دھکہ محسوس ہوا۔ اس سرحدی علاقہ میں اس سے قبل ایسے زور کا دھکہ محسوس نہیں ہوا۔ خدا جانے کہاں کہاں اس کا اثر محسوس ہوا ہوگا اور کہاں کہاں کی تباہی مقدر تھی۔ یہاں عمارات کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ نہ ہی ۴۔ اپریل کے زلزلہ میں یہاں ہوا تھا۔ کیونکہ یہاں اکثر عمارات خام اور ایک منزلہ ہیں مگر زلزلہ کی تیزی اور اس کا زور ظاہر کرتا تھا کہ کہیں ضرور سخت نقصان کا باعث ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جن کو کہ حضور کی غلامی کا فخر ہے۔ اپنی حفاظت میں رکھے۔ حضور مجھ دور افتادہ کے لئے دعا کریں۔

خاکسار مرزا محمد شفیع از دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۴ر اپریل ۱۹۰۷ء یوم یکشنبہ

۴۔ جناب والاشان حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و علیک التحیہ والسلام و علیک الصلوٰۃ والسلام

آجکل آسمانی اور زمینی نشانوں کی بارش سے ہمارے ایمان خوب تازہ ہو رہے ہیں خدا آپ کی عمر دراز کرے اور ہمیں آپ کے چہرہ کا نور دیر تک دکھاتا رہے۔ اتوار کی رات کو بوقت ۱۲ بجے سے دس منٹ قبل زلزلے کے دو دھکے خفیف میانوالی میں محسوس ہوئے۔ لوگوں نے اپنے گھروں سے نکلکر اللہ کا نام زور سے لیا۔ اور ایک چڑیا بھی اپنے آشیانہ سے نکل آئی اور لیمپ کی روشنی میں گردش کرنے لگی معلوم نہیں کہ یہ زلزلہ کس طرف سے آیا۔ اور کہاں اس کا زور تھا۔ بہرحال معلوم ہوتا ہے کہ کہیں زور سے زلزلہ شروع ہوا ہوگا۔ کیونکہ دروازے اور مکان کی چھت کھڑاتی تھی۔ آج کل واقعی خدا کے غضب کے دن ہیں۔

خاکسار غلام محمد خان ہیڈ ماسٹر مسیب نوالی

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمدللہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہوگیا۔ امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرمادیں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکے پیش کرنیکی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۱/۲ ہر اینج عاارزش واز جملہ جہان امین باد۔ المشتہر۔ عاجز شیخ عبدالرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

المفتی

ایک خط اور اُس کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اما بعد عرض مے کنم کہ در ملک خود اہل نسب دارم مثلاً پدر و عم و خال و برادر وغیرہ از اقرباء و اہل وطن ہمراہ من خط وکتابت مے کنند بعض از آنہا در بیعت داخل اند و بعض تا حال در بیعت داخل نہ لیکن تابع و تصدیق کنندہ اند و نیز محبت بسیار دارند و بعض تصدیق ہم سست اند لیکن میلان دارند و نیز امید من است کہ آنہارا اللہ تعالیٰ از صادقان مخلصان بگرداند۔

الغرض اگر من آن کس راکہ در بیعت داخل نیست چنان الفاظ بنویسیم مثلاً (اخوی مکرم) یا مشفق مہربان یا تعظیمات و تسلیمات برائے فلاں کس مثلاً یا دعا و سلام از طرف من بر فلان اخوی ام برسد وغیر ذالک جائز است یا نہ۔ و آنہا نیز این الفاظ برائے من مے نویسند۔ فقط۔ والسلام

غلام محمد افغان بقلم خود قادیان

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب شما بخواند۔ نزد من ہیچ مضائقہ نیست کہ در خط وکتابت خود نرم الفاظ استعمال کردہ شوند بنی آدم ہمہ برادر یکدیگر اند پس برین تاویل کسے را برادر نوشتن ہیچ مضائقہ نہ دارد۔ و مہربان نوشتن ہم مضائقہ نیست در فطرت ہر نوع انسان قوت مہربانی و ہمدردی مودع است۔ مگر بباعث حجب و پردہ ہا پوشیدہ مے ماند۔ خدا تعالےٰ موسےٰ علیہ السلام را مے فرماید۔ فقولا لہ قولاً لیناً لعلہ یتذکر او یخشیٰ۔

میرزا غلام احمد

نوٹ۔ کتاب قادیان کے آریہ اور ہم ختم ہو چکی ہے۔ اور درخواستیں نہ آویں۔ اب احباب خرید کتاب حقیقۃ الوحی کیطرف توجہ کریں۔ ایڈیٹر

کمیاب ڈائری

وہی مرقومہ حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب اور منقول از رسالہ تشحیذالاذہان

جس کے ٹائیٹل پیج پر مہینہ درج نہیں ہے مگر نمبر ۴ ہے۔ اس رسالہ میں مسیح کے دو حواریوں والا مضمون بھی قابل دید ہے۔ ایڈیٹر بدر

ثلج والی پیشگوئی

فرمایا کہ دیکھو ثلج کے آنے کے دن والی پیشگوئی کس طرح پوری ہو گئی اور میں نے اس کے دو پہلو لئے تھے ایک تو یہ کہ خدا کچھ ایسے نشان دکھائے ہیں کہ جس سے لوگوں پر حجت قائم ہو جائے اور دل تسکین پکڑ جائے اور دوسرا یہ کہ سخت بارش اور سردی اور ژالہ باری ہو جو ایک زمانہ دراز سے کبھی نہ ہوئی ہو تو خدا تعالیٰ نے یہ دونوں پہلو پورے کر دئے یہ نشان اس طرح متواتر ظہور میں آئے کہ نہ صرف پنجاب بلکہ یورپ اور امریکہ پر بھی حجت قائم ہو گئی یعنے ڈوئی کی موت سے۔ کیونکہ جب ڈوئی نے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ اسلام بالکل تباہ ہو جائے اور امید کرتا ہوں کہ میری دعا قبول ہو گی تو اس وقت میں نے ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں ڈوئی سے مباہلہ کیا کہ تو تو حضرت عیسیٰ کو خدا اور عیسائیت کو سچا سمجھتا ہے مگر میں اس کے برخلاف حضرت عیسے کو ایک انسان اور خدا کا نبی مانتا ہوں اور اسلام کو سچا مذہب جانتا ہوں پس ہم میں سے جو جھوٹا ہو گا وہ سچے کے سامنے مر جائے گا اور میں نے یہ بھی لکھا کہ اگر تو مباہلہ نہ کریگا تو بھی ضرور ہلاک ہو گا۔ اس کے مقابلہ میں ڈوئی نے لکھا کہ میں کیڑوں مکوڑوں کا مقابلہ نہیں کرنا چاہتا اور اگر میں چاہوں تو ان (مسیح موعود) کو پاؤں کے نیچے کچل دوں اور یہ ڈوئی امریکہ کا ایک شخص تھا جس کا دعوے تھا کہ میں نبی ہوں اور اس کا اثر امریکہ سے لیکر یورپ تک پڑا تھا اور کہتے ہیں کہ سات کروڑ روپے کا مالک تھا پس اس مباہلہ کے بعد اس کا روپیہ چھینا گیا اور صیہون گاؤں جس کو اس نے بسایا تھا اس میں سے نکالا گیا۔ پھر فالج پڑا اور ایسا پڑا کہ پچکاری سے پاخانہ نکالتے تھے اور آخرکار فروری ۱۹۰۷ء میں مر ہی گیا۔ پس یہ ایک نشان تھا جس نے تمام یورپ اور امریکہ پر اور سعد اللہ کی موت نے ہندوستان پر حجت قائم کر دی ہے اور یاد رکھنا چاہئے کہ یہ شخص بھی ہمارا سخت دشمن تھا پس ان دو نشانوں اور دوسرے کئی نشانوں نے ملکر دنیا پر ثلج کی پیشگوئی کا پورا ہونا ثابت کر دیا اور پھر یہی نہیں اصل الفاظ میں بھی یہ پیشگوئی کھلے طور سے پوری ہو گئی یعنی اس بہار کے موسم میں جیسا کہ لکھا گیا تھا کہ بہار کے موسم میں ایسا ہو گا ایسی سخت سردی اور بارش اور ژالہ باری ہوئی ہے کہ دنیا چیخ اٹھی ہے جیسا کہ آج (۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء) کو بھی بارش ہو رہی ہے اور سخت سردی پڑ رہی ہے پس یاد رکھنا چاہیئے کہ کیسے کھلے الفاظ ہیں اور کیسی صحیح یہ پیش گوئی تھی جو کہ اپنے ہر ایک پہلو پر پوری ہوئی

طاعون

فرمایا کہ ہندوستان میں چاروں طرف طاعون پھیل رہی ہے اور قریباً گیارہ برس ہو گئے کہ یہ مرض یہاں ترقی کر رہا ہے اور اب کے سال تو بہت ہی تیزی سے بڑھ رہا ہے معلوم نہیں کہ کب تک اس کا دورہ دورہ رہے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک لوگ اپنے دلوں کو صاف نہیں کریں گے میں اس مرض کو نہیں ہٹاؤں گا اور باوجود انگریزوں کے زور لگانے کے اس کا اب تک تو علاج کوئی نہیں نکلا ٹیکا ایجاد کیا وہ بھی ناکارہ ثابت ہوا چوہے مروائے اس سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اب مچھر مروانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر طاعون اسی طرح تیزی پر شروع ہے بلکہ اور بھی بڑھ رہا ہے مگر مجھ کو خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ تیرے گھر کی چار دیواری میں رہنے والوں کو اس مرض سے بچاؤں گا اور دیکھو کہ اب تک کئی دفعہ اس نواح میں سخت طاعون پڑ چکی ہے اور گاؤں کے گاؤں خالی ہو گئے ہیں اور خود قادیان میں بھی طاعون کئی دفعہ پڑ چکا ہے مگر اس گھر کو خدا نے بچائے رکھا اور کوئی آدمی بھی اس مرض سے نہیں مرا بلکہ اس گھر کا کوئی چوہا بھی ہلاک نہیں ہوا پس کیا ہی خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم ہے۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ

بدر کے پرانے خریداروں کو معلوم ہو گا کہ میں نے اس ضمیمہ کی تردید میں مسلسل طور پر کئی مہینے لکھا مگر شوکت صاحب کو مطلق حوصلہ نہ ہوا کہ وہ میرے مضمون کے ایک حرف کی بھی تردید کر سکیں۔ اس کے متعلق ایک بات ہمارے احمدی بھائیوں کے لئے عموماً اور ناظرین بدر کے لئے خصوصاً موجب دلچسپی ہو گی کہ میں نے جب اس ضمیمہ کی ہرزہ درائی کے متعلق دارالامان میں خط لکھا تو یہاں سے مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ کے قلم جواہر رقم سے مجھ یہ جواب ملا کہ عنقریب ضمیمہ اپنے بھائی اشاعۃ السنہ سے جا ملیگا۔ میں نے یہی فقرہ نقل کر کے شوکت صاحب کو بھیج دیا تھا چنانچہ غالباً انہوں نے اس کو اپنے ضمیمہ میں درج کر کے بڑی لے دے کی تھی اور لکھا تھا کہ ضمیمہ ضرور جاری رہیگا یہ ہو گا وہ ہو گا مگر آخر وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا۔ اور ایک مومن کامل کے منہ سے نکلا تھا یعنے ضمیمہ بند ہو گیا اور اس کا ایڈیٹر حسرت کے لئے رہگیا۔ شوکت نے اپنا پورا زور لگایا۔ مگر اس سلسلہ کی دن دگنی رات چوگنی ترقی کو نہ روک سکا۔

اب ہمنے یہ نوٹ شوکت کی نبض ٹٹولنے کے لئے لکھا ہے کہ آجکل ان کے مزاج کا ٹمپریچر کیا ہے؟ طاعون و زلازل کے خوفناک حملوں سے کچھ عبرت حاصل کی ہے یا وہی ضلع اور جگت بازی ہے۔ جو محمد و السنہ مشرقیہ کا مایہ ناز ہے۔ ساتھ ہی یہ ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا ضمیمہ کا وہی انجام ہوا یا نہیں۔ جس سے پہلے اس کے پورے زور کی حالت میں اطلاع دی گئی تھی۔ یہ اس کے لئے نشان ہے کاش وہ سمجھے۔ (اکمل آف گولیکی)

آخری اطلاع

بعض احباب کی تحریک سے معلوم ہوا کہ دیہات میں اخبار دیر سے جاتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات آٹھویں دسویں دن تاریخ اشاعت کے بعد ملتا ہے اس لئے ہم نے براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کی مدت ۳۱۔اپریل ۱۹۰۸ء تک کر دی ہے یہ قطعی بات ہے پس اس کے بعد کوئی صاحب ہمیں رعایت کے متعلق نہ لکھیں۔ ۳۱۔اپریل تک براہین احمدیہ مجلد ۵؎ غیر مجلد ۴؎ درثمین مجلد ۶؍ غیر مجلد ۴؍ ۔ ناظم بدر ایجنسی۔

ضرورت

دفتر بدر میں ایک کاتب کی ضرورت ہے عربی اور فارسی خط لکھ سکتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت ہو گی نیز ایک پریس مین کی ضرورت ہے۔ جو کام سے خوب واقف ہو۔ مینجر

ڈائری

القول الطیّب

محبت قرآن ۱۰- اپریل سنہ ۱۹۰۷ء - کی صبح کو حضرت سیر کے واسطے تشریف لے گئے خدام ساتھ تھے - حافظ محبوب الرحمان صاحب جو کہ اخویم منشی حبیب الرحمان صاحب رئیس حاجی پورہ اور بھائی جان منشی ظفر احمد صاحب کے عزیزون مین سے ہین ساتھ تہے - حضرت نے حافظ صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ قرآن شریف اچھا پڑھتے ہین اور مین نے اسی واسطے ان کو یہان رکھ لیا ہے کہ ہر روز ان سے قرآن شریف سنا کرین گے - مجھے بہت شوق ہے - کہ کوئی شخص عمدہ صحیح خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنے والا ہو - تو اس سے سنا کرون - پھر حافظ صاحب موصوف کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ آج آپ سیر مین کچھ سنائین - چنانچہ تھوڑی دور جا کر آپ نہائت سادگی کے ساتھ ایک کھیت کے کنارے زمین پر بیٹھ گئے - اور تمام خدام بھی زمین پر بیٹھ گئے اور حافظ صاحب نے نہائت خوش الحانی سے سورۂ دہر پڑھی - جس کے بعد آپ سیر کے واسطے آگے تشریف لے گئے -

اخبارات مین غلطیان فرمایا - بڑا افسوس ہے - کہ قرآن شریف کی جو آیات اخبار الحکم اور بدر مین لکھی جاتی ہین - ان مین اکثر غلطیان ہوتی ہین - اخبار والون کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے -

آریہ مسافر ذکر تھا کہ لیکھرام کی یادگار مین ایک رسالہ نکلتا ہے چونکہ لیکھرام نے اپنا نام آریہ مسافر لکھا تھا اس واسطے اس رسالہ کا نام بھی آریہ مسافر رکھا گیا ہے - حضرت نے فرمایا کہ وہ تو اپنے اعتراضات کا جواب اپنی موت کے ساتھ آپ ہی دے گیا ہے - وہ مسافر بنتا تھا - خدا نے اسے ایسا مسافر بنایا - کہ پھر کبھی واپس نہ آیا - ایسا ہی وہ تمام لوگ جو مجھے فرعون کہتے تھے

فرعون کہنے والے مرتے جاتے ہین ہلاک ہو گئے - محی الدین لکھو کے والے نے اپنا الہام شائع کیا تھا کہ مرزا صاحب فرعون ہین - چراغ الدین نے بھی مجھے فرعون لکھا تھا - الٰہی بخش نے بھی مجھے فرعون لکھا مگر یہ عجیب فرعون ہے کہ پہلا فرعون تو موسےٰ کے مقابلہ مین ہلاک ہو گیا تھا اور یہان فرعون تو زندہ ہے اور موسےٰ دن بدن ہلاک ہوتے جاتے ہین -

وقت بلا فرمایا - حدیثون سے ثابت ہے کہ نزول بلا عموماً رات کے وقت اور بعد مغرب تاریکی پھیلنے کے وقت ہوتا ہے -

طاعون ۱۴- اپریل سنہ ۱۹۰۷ء - قبل عصر - ابو سعید عرب صاحب نے ذکر کیا کہ رنگون مین تبدرون مین بھی طاعون کی وبا پڑی تھی - حضرت نے فرمایا - کہ براہین کے لکھنے کے زمانے مین خدا تعالیٰ نے ہم کو اس طاعون کے پڑنے کی خبر دی تھی - بدقسمت کفار کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے - کہ وہ انبیاء کے مقابلہ مین اپنی موت کا نشان مانگا کرتے ہین اب ہمارے مخالفون کا بھی یہی حال ہے - اس واسطے خدا نے ان کے واسطے یہ تلوار بھیجدی ہے - لوگ لکھتے ہین - کہ براہین مین جو دلائل کا وعدہ دیا گیا تھا - وہ پورا نہین ہوا - حالانکہ براہین مین صداقت اسلام کے واسطے کئی لاکھ دلیل ہے - خدا تعالیٰ نے پہلے سے اس مین یہ باتین لکھ دی ہین - کیا ہی نشان ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے - کہ پہلے زمانہ مین جس طرح آن حضرت کے مخالفون کو نامراد اور ذلیل کر کے ہلاک کیا جاتا تھا - ایسا ہی آخر مین بھی ہو رہا ہے اس وقت شریرون کی سزا کے واسطے تلوار آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ مین دیگئی تھی اور اس زمانہ مین تلوار خدا خود چلا رہا ہے - جو لوگ جہاد پر اعتراض کرتے ہین وہ دیکھ لین کہ بدقسمت کفار اس وقت بھی اپنی شامت اعمال کے سبب اسی طرح سے ہلاک ہوئے تھے - جیسے کہ اب ہلاک ہو رہے ہین - دین اسلام کی خاطر اگر اس وقت تلوار چلی تھی تو اس وقت بھی دین اسلام ہی کی خاطر تلوار چل رہی ہے -

ثناءاللہ فرمایا یہ زمانہ کے عجائبات ہین - رات کو ہم سوتے ہین تو کوئی خیال نہین ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے - اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہین جاتا - ثناءاللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہین بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اُجیب دعوۃ الداع صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے باقی سب اس کی شاخین ہین -

خدا کی دی ہوئی تسلّی احمد صاحب جو کہ مدراس سے بیعت کے واسطے آئے ہین ان کے متعلق عرب صاحب ابو سعید نے ذکر کیا کہ وہ کہتے ہین کہ قادیان مین آنے سے پہلے مین نے رؤیا مین یہ سارا نقشہ ہوبہو دیکھا تھا - یہ تمام مکانات وغیرہ مجھے بعینہٖ دکھائے گئے تھے - حضرت نے فرمایا - خدا تعالیٰ تسلّی دینے کے واسطے یہ باتین دکھلا دیتا ہے اور اس کی تسلّی بے نظیر ہوتی ہے - دیکھو شرقاً غرباً تمام زمین پر کسی کو یہ تسلّی نہین دی گئی کہ انی احافظ کل من فی الدار - یہ تسلّی فقط ہم کو اس گھر کے متعلق عطا فرمائی گئی ہے - یہ خدا کے عجیب کام ہین -

معجزہ صحت اس جگہ ایک لڑکے کو طاعون شدید ہو گئی تھی - حضرت نے اس کے واسطے دعا کی - اللہ تعالےٰ نے اس کو صحت دی - اس کا ذکر تھا مولوی محمد علی صاحب نے عرض کیا کہ مین ہمیشہ غور کرتا رہا ہون کہ جس شخص کو طاعون کے سبب خون شروع ہو جاوے وہ کبھی نہین بچتا - صرف یہی ایک لڑکا دیکھا ہے جو باوجود خون آنے کے پھر بچ گیا - فرمایا یہ صرف دعا کا نتیجہ ہے اور اس کا بچنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عبد الکریم کا بچنا تھا - جس کے واسطے کسولی سے تار آیا تھا کہ اب اس کی دیوانگی کے نمودار ہو جانے پر کوئی علاج نہین ہو سکتا - لیکن خدا تعالیٰ نے اس کے حق مین ہماری دعا کو قبول کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا - کبھی کوئی اس مرض سے بچتا دیکھا یا سنا نہین گیا -

شہر کی بلائین فرمایا - یہ جو الہام تھا کہ یا اللہ اب شہر کی بلائین بھی ٹالدے - گو اس کے معنے اور بھی ہون مگر ایک معنے اس کے یہ بھی ہین کہ یہ سخت بدزبان آریہ سوم راج اور اچھر چند جو ہر ہفتہ گندی گالیون سے بھرے ہوئے اخبار چھاپتے تھے - یہ بھی اس شہر کی بلائین تھین - خدا تعالیٰ نے ان کو ٹالدیا اور جہنم واصل کر دیا - اس سال طاعون کا بہت ہی سخت زور ہے - دوسرے شہرون مین بہت تیز ہے اس کے بالمقابل یہان گویا کچھ نہین بعض گاؤن بالکل تباہ ہو گئے ہین بعض مین صرف ایک یا دو آدمی باقی رہ گئے ہین اور بس - بہت سے گاؤن حصید بن گئے ہین اور ابھی معلوم نہین کہ انجام کیا ہوگا بڑے احمق ہین وہ لوگ جو بے باکی نہین چھوڑتے اور خدا کے ارادے سے غافل اور بیخبر بیٹھے ہین -

دابۃ الارض دابۃ الارض بھی یہی طاعونی کیڑا ہے - تکلیم کاٹنے کو کہتے ہین وہ لوگون کو ہلاک کر رہا ہے - آئے دن بادل ہی بن جاتا ہے اور موسم بہار قایم رہتا ہے جس مین طاعون کا زور ہوتا ہے اس سال موت بہت کثرت سے ہو رہی ہے ہم تو چاہتے ہین کہ کسی طرح خدا پہچانا اور مانا جاوے - خواہ کتنے ہی ہلاک ہون ان کی کیا پرواہ ہے اگر خدا کے منکر اور گستاخ زندہ رہے تو اس مین

کوئی فائدہ کی بات نہین ۔ ... ... یاد رہے کہ خدا تعالیٰ بس نہ کرے گا جب تک کہ اس کی قہری تجلی اس کی ہستی اکو منوا نہ لے گی۔

۱۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ سیر ۔ غلام دستگیر قصوری کے بارے مین ذکر تھا کہ بعض مخالفین کہتے ہین ۔ اس نے کب مباہلہ کیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ یہ جو اس نے لکھا۔ قطع دابر القوم الذین ظلموا کا مصداق بنا۔ اس فقرہ کے اس کے سوا اور کیا معنے ہو سکتے ہین ۔ کہ وہ ظالم کی ہلاکت کا خدا تعالیٰ سے خواستگار ہے ۔ اب اللہ تعالیٰ کے فعل نے بتا دیا کہ ظالم کون ہے ۔ قرآن مجید مین بھی لعنت اللہ علی الکاذبین آیا ہے ۔ یون کھول کر تو نہین کہا گیا ۔ کہ اگر مین جھوٹا ہون تو مجھ پر ۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے ۔ تو اس پر عذاب نازل ہو۔ گو اس کا مفہوم یہی ہے ۔ مگر یہ عبارت نہین ۔ ایسا ہی وہان جو قصوری نے اپنی کتاب مین لکھا تو اس کا مطلب یہی تھا۔ پھر بطریق تنزل ہم مان لیتے ہین ۔ کہ اس نے صرف ہمارے لئے بد دعا کی ۔ مگر اب بتاؤ ۔ کہ اس کی دعا کا اثر کیا ہوا ۔ کیا وہ الفاظ جو میرے حق مین کہے اور وہ دعا جو میرے برخلاف کی ۔ اُلٹی اس پر ہی نہین پڑی ۔ اب بتاؤ کہ کیا مقبولان آلہی کا یہی نشان ہے ۔ کہ جو دعا وہ نہائیت تضرع و ابتہال سے کرین اس کا اُلٹا اثر ہو۔ اور اثر بھی یہ کہ خود ہی ہلاک ہو کر اپنے کاذب ہونے پر مُہر لگا جاوین ۔ خصوصاً ایسے شخص کے مقابل مین جسے وہ مفتری اور کیا کیا سمجھتا ہے دراصل وہ مجمع البحار والے کی مثال دیکر خود اس کا قائم مقام بننا چاہتا تھا اور اگر مجھے کوئی نقصان پہونچ جاتا تو بڑے لمبے لمبے اشتہار شائع ہوتے لیکن خدا نے دشمن کو بالکل موقعہ نہ دیا۔ کہ وہ کسی قسم کی خوشی منائے ۔ اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیئے ۔ کہ اس نے میرے برخلاف بد دعا کی اور خدا سے مری جڑ کے کٹ جانے کی درخواست کی ۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی جڑ کٹ گئی اور مجھے روز افزون ترقی حاصل ہوئی کیا یہ متعصب مخالف کے لئے عبرت کا مقام نہین افسوس کہ یہ لوگ ذرا بھی غور و فکر سے کام نہین لیتے ۔ قرآن مجید کی وہ آئیت یہان کیسی صادق آ رہی ہے ۔ کہ یتربص بکم الدوائر علیہم دائرۃ السوء (تاکتے ہین تم پر زمانے کی گردشین انہین پر آوے گردش بری)

خدا کے مامور کے مقابل مین آتا ہے ۔ سب دعائین اور لعنتین اُسی پر اُلٹ کر پڑتی ہین ۔ جیسا کہ سب نے دیکھ لیا۔ یہ آریہ جو مرے ہین ۔ خدا تعالیٰ نے یہ پسند نہین کیا کہ اس کے مرکز تجلیات مین کوئی ہم پر افتراء کرے واقعی یہ بڑی خیانت کا کام ہے کہ اپنی آنکھون سے نشان دیکھین ۔ اور پھر نہ صرف خود انکار کرین بلکہ اورون کو بھی بہکائین ۔ یہ سخت بُرا کام تھا جو انہون نے اپنے ذمہ لیا ۔ جیسے روشنی مین سیہ دل چور نہین ٹھہر سکتا ایسے ہی اس مقام مین جو تجلیات و انوار آلہی کا مرکز ہو کوئی سیہ دل خائن بہت مدت نہین ٹھہر سکتا ۔ اسی لئے فرمایا قرآن مجید مین لا یجاورونک الا قلیلاً (نہ پڑوس مین رہین گے تیرے مگر چند دن)

میرے نزدیک سب سے بڑے مشرک کیمیاگر ہین کہ یہ رزق کی تلاش مین یون مارے مارے پھرتے ہین اور ان اسباب سے کام نہین لیتے جو اللہ تعالیٰ نے جائیز طور سے رزق کے حصول کے لئے مقرر کئے ہین اور نہ پھر توکل کرتے ہین ۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ و فی السماء رزقکم و ما توعدون (اور آسمان مین ہی تمہارا رزق اور جو کچھ تم وعدہ دئے جاتے ہو) ہم ایسے بھوسون کو ایک کیمیا کا نسخہ بتلاتے ہین بشرطیکہ وہ اس پر عمل کرین خدا تعالیٰ فرماتا ہے ۔ و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً و یرزقہ من حیث لا یحتسب ۔ بس تقوے ایک ایسی چیز ہے کہ جسے یہ حاصل ہوا اسے گویا تمام جہان کی نعمتین حاصل ہوگئین ۔ یاد رکھو متقی کبھی کسی کا محتاج نہین ہوتا ۔ بلکہ وہ اس مقام پر ہوتا ہے کہ جو چاہتا ہے ۔ خدا اس کے لئے اس کے مانگنے سے پہلے مہیا کر دیتا ہے ۔ مین نے ایک دفعہ کشف مین اللہ تعالیٰ کو تمثل کے طور پر دیکھا ۔ میرے گلے مین ہاتھ ڈال کر فرمایا۔

جے توں میرا ہو رہین سب جگ تیرا ہو ۔

بس یہ وہ نسخہ ہے ۔ جو تمام انبیاء و اولیاء و صلحاء کا آزمایا ہوا ہے ۔ نادان لوگ اس بات کو چھوڑ کر بوٹیون کی تلاش مین مارے پھرتے ہین ۔ اتنی محنت اگر وہ ان بوٹیون کے پیدا کرنے والے کے پانے مین کرتے تو سب من مانی مرادین پا لیتے ۔

ہماری جماعت کو چاہیئے ۔ کہ تقوے کی راہون پر قدم مارین اور اپنے دشمن کی ہلاکت سے بے جا خوش نہ ہو ۔ کہ توراۃ مین لکھا ہے ۔ بنی اسرائیل کے دشمنون کے بارے مین کہ مین نے ان کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ بد ہین ۔ نہ اس لئے کہ تم نیک ہو ۔ پس نیک بننے کی کوشش کرو ۔ میرا ایک شعر ہے

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

ہمارے مخالف جو ہین ۔ وہ بھی متقی ہونے کا دعوے کرتے ہین ۔ مگر ہر چیز اپنی تاثیرات سے پہچانی جاتی ہے ۔ نرا زبانی دعوے ٹھیک نہین ۔ اگر یہ لوگ متقی ہین ۔ تو پھر متقی ہونے کے جو نتائج ہین وہ ان مین کیون نہین نہ مکالمہ آلہی سے مشرف ہین نہ عذاب سے حفاظت کا وعدہ ہے تقوے ایک تریاق ہے ۔ جو اسے استعمال کرتا ہے ۔ تمام زہرون سے نجات پاتا ہے مگر تقوے کامل ہونا چاہیئے تقوےٰ کی کسی شاخ پر عمل پیرا ہونا ایسا ہے ۔ جیسے کسی کو بھوک لگی ہو اور وہ دانہ کھالے ۔ ظاہر ہے کہ اس کا کھانا اور نہ کھانا برابر ہے ۔ ایسا ہی پانی کی پیاس ایک قطرہ سے نہین بجھ سکتی ۔ یہی حال تقوے کا ہے ۔ کسی ایک شاخ پر عمل موجب ناز نہین ہو سکتا ۔ بس تقویٰ وہی ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے ۔ ان اللہ مع الذین اتقوا ۔ خدا تعالیٰ کی معیت بتا دیتی ہے ۔ کہ یہ متقی ہے ۔

خدا جب سے خالق ہے ۔ تب سے اس کی مخلوق ہے ۔ گو ہمین یہ علم نہ ہو کہ وہ مخلوق کس قسم کی تھی ۔ غرض نوع قدم کے ہم قائل ہین ۔ ایک نوع فنا کر کے دوسری بنا دی مگر یہ نہین کہ جیسے آریہ مانتے ہین ۔ روح مادہ ویسا ہی ازلی ابدی ہے ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ۔ ہمارا ایمان ہے کہ روح ہو یا مادہ غرض خواہ کچھ ہی ہو ۔ اللہ کی مخلوق ہے ۔

۱۳۔ اپریل ۱۹۰۷ء ۔ جو کچھ ہے خدا کے ہاتھ مین ہے جو چاہے کرتا ہے ۔ و بیدہ ملکوت کل شئ و الیہ ترجعون ۔

دیکھو خدا نے ہم مین اور ہمارے دشمنون مین کیسا امتیاز رکھا ہے ۔ یہی قادیان ہے جس مین کئی مرے اور پھر ہماری جماعت بالکل محفوظ رہی ۔ ان مسلمانون مین ... ... کئی گدی نشین ہین کئی الہام کا دعوے کرتے ہین ۔ کئی مقربان آلہی سے بنتے ہین مگر کیا کسی کو یہ بھی وعدہ دیا گیا ہے ۔ انی احافظ کل من فی الدار ۔ یقیناً نہین اگر کسی کو یہ دعویٰ ہے تو پیش کرے تاکہ اللہ اس کا جھوٹ ثابت کرے دیکھو ان سے جس نے دعوے کیا وہ فوراً پکڑے گئے ۔ جمون کے چراغ دین نے دعوے کیا تھا اور پھر آلہی بخش جو میری

نسبت طاعون سے مرنے کا خیال رکھتا تھا۔ طاعون ہی سے ہلاک ہوئے۔ مومن کامل تو کبھی طاعون سے نہین مرتا۔ پچھلے تمام انبیاء علیہم السلام کی نظیر موجود ہے۔ کیا کوئی نبی طاعون سے مرا۔ پھر کامل مومنین حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی سوانح کو پڑھو۔ کیا ان مین سے کوئی طاعون سے مرا۔ ہرگز نہین۔ کیون؟ اس لئے کہ تورات و انجیل مین اس طاعون کو عذاب قرار دیا گیا۔ گویا ایک قسم کا جہنم ہے چنانچہ میرے الہامات مین اکثر جہنم کا ذکر آیا ہے۔ تو اس سے مراد طاعون ہی ہے۔ پس مومن کامل تو جہنم سے بالکل محفوظ رکھا جاتا ہے۔ اگر وہ اس مین پڑے۔ تو پھر مومن کیسا ہوا۔ خدا ہی فرماتا ہے۔ (انزلنا علی الذین ظلموا رجزاً من السماء بما کانوا یفسقون۔ یعنے طاعون کا عذاب ظالمون اور فاسقون کے لئے ہے۔ یہ مامور من اللہ کے انکار اور فسق کی سزا ہے گویا اس کی خصوصیت کفر کے ساتھ ہے۔ ہان جو مومن کامل نہین بلکہ معمولی ہین۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کو ان کی تمحیص مقصود ہوتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے کہ انہین ابھی دنیا مین اصلاح کے لئے بطور کفارۂ ذنوب جہنم مین داخل کرے اور یہ سب فرقہائے اسلام کی مانی ہوئی بات ہے کہ ایک فریق مومنون کا بھی جہنم مین کچھ مدت کے لئے پڑے گا پس ماننا پڑتا ہے۔ کہ بعض مومنون کو بھی طاعون ہو سکتا ہے۔ مگر یاد رہے وہی مومن جو کامل نہین۔ اسی لئے میرے الہام مین ہے۔ کہ وہ طاعون سے محفوظ رہین گے۔ جو لم یلبسوا ایمانھم بظلم کے مصداق ہین۔ یعنی اپنے ایمان کے نور مین کسی قسم کی تاریکی شامل نہین کرتے۔ اور یہ مقام سوائے کاملین کے کسی کو حاصل نہین ہو سکتا ۶ھ ہجری مین جب طاعون پڑا ہے۔ تو کوئی مسلمان نہین مرا لیکن جب حضرت عمر کے عہد مین طاعون پڑا۔ تو کئی صحابی بھی شہید ہوئے۔ وجہ یہ کہ کامل مومنین ہی ایسی باتون سے محفوظ رہتے ہین۔ اب دیکھنا تو یہ ہے کہ جسے موسےٰ ہونے کا دعوےٰ تھا۔ وہ تو یقیناً کامل مومنین سے ہے۔ پس اس کے لئے ضرور تھا کہ طاعون سے محفوظ رہتا کیونکہ یہ ایک عذاب جہنم ہے۔ جس مین خدا کے برگزیدے نہیں پڑ سکتے۔ وہ تو اپنی نسبت یہ الہام سناتا کہ بعد از خدا بزرگ توئی۔ تعجب مختصر اب ایسے عالی شان آدمی کو (اگر وہ واقعی تھا) یہ جہنم (طاعون) کیون نصیب ہوا۔

یہ تو واقعی عجیب بات ہے۔ کہ جسے وہ فرعون کہتا تو وہ تو اب تک زندہ ہے اور اس کے گھر کا ایک چوہا بھی نہ مرا۔ مگر وہ جو موسےٰ تھا۔ وہ طاعون سے مرگیا جو ایک عذاب جہنم ہے۔ کیا خدا کے فرشتہ کو دھوکہ ہو گیا۔ جیسے روافض کہا کرتے ہین کہ وحی نبوت آئی تو علی پر تھی مگر بھول کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چلی گئی۔ ایسا ہی طاعون کا فرشتہ بجائے قادیان مین آنے کے لاہور چلا گیا۔

اس نکتہ کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ جو معمولی مومن ہو اس کے لئے ممکن ہو کہ تمحیص کے لئے طاعون کے جہنم مین پڑے۔ تاکہ آخرت مین جنّت نصیب ہو مگر وہ جو کامل مومنین سے ہو۔ اس کے لئے ہرگز سنت اللہ نہین کہ ایسے عذاب مین گرفتار ہو۔ بعض لوگون کی نسبت اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ فلان تو نماز پڑھتا یا ایسا تھا۔ پھر کیون اسے طاعون ہوا۔ اصل مین اعمال کا تعلق قلب سے ہے اور قلب کے حالات سے بجز اللہ کے کوئی آگاہ نہین۔ پس نہین کہہ سکتے کہ فلان متقی تھا یا مخلص احمدی تھا۔ پھر کیون طاعون سے مرا۔ کیونکہ ہر انسان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ کسی کو کیا معلوم کہ فلان کے دل مین کیا کیا گند بھرے ہین دعا کرتا رہتا تھا۔ تو کیا عیسائی دعا نہین کرتے کیا وہ بعض اوقات نہین روتے پس ایسے معاملے خدا کے سپرد ہونے چاہئین۔ ہان جب ایمان کا ثبوت ہو تو پھر ایسے طاعون سے مرنے والے شہید ہین۔

اللہ تعالیٰ نے ہزارون نشان دکھائے مگر یہ لوگ ایسے ہین کہ مانتے نہین اگر نجاست قلبی نہ ہو تو بعض اوقات ایک نکتہ ہی کفایت کرتا ہے۔ دیکھو جب لودیانہ مین بیعت ہوئی تو صرف قریباً ۴۰ آدمی تھے۔ پھر اب چار لاکھ ہین۔ کیا ایسی کامیابی کسی مفتری کو بھی ہوئی ہے حالانکہ اس کی پیشگوئی بھی کر چکا ہو۔ اچھا مین نے اگر کوئی نشان نہ دکھلایا۔ تو ان کے موسےٰ نے کیا دکھایا کیا یہی کہ طاعون سے مرگیا۔ اگر خدا کے اولیاء کا یہی انجام ہوتا ہے تو پھر اسلام کا خدا ہی حافظ۔

۱۴۔ اپریل۔ بوقت ظہر۔ محض قول پر فریفتہ ہونے والون کا وہی انجام ہوتا ہے۔ جو الٰہی بخش کا ہوا۔ یاد رکھو۔ محض الہام جب تک اس کے ساتھ فعلی شہادت نہ ہو۔ ہرگز کسی کا کام نہین۔ دیکھو جب کفار کی طرف سے اعتراض ہوا۔ لست مرسلاً۔ تو جواب دیا گیا کفی باللہ شھیداً بینی و بینکم۔ یعنے عنقریب خدا کی فعلی شہادت میری صداقت کو ثابت کردیگی۔ پس الہام کے ساتھ فعلی شہادت بھی چاہیئے۔ دیکھو گورنمنٹ جب کسی کو ملازمت عطا کرتی ہے۔ تو اس کی وجاہت کے سامان بھی مہیا کر دیتی ہے۔ چنانچہ جو لوگ اس کا مقابلہ کرتے ہین وہ توہین عدالت کے جرم مین گرفتار ہوتے ہین اسی طرح جو مامورین الٰہی کے مقابلہ پر آتے ہین۔ وہ ہلاک ہو جاتے ہین۔ آجکل ۵۰ آدمی کے قریب ایسے ہین جو اس مرض مین گرفتار ہین یعنے اپنے قولی الہام پر بھروسہ رکھتے ہین۔ وہ سب غلطی پر ہین۔ شیطان انسان کا بڑا دشمن ہے مگر خود نفسی بھی ایک شیطان ہے پس وہ اپنا آپ دشمن ہے۔ اسی لئے جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ کیسے ناعاقبت اندیش ہین وہ لوگ جو ابلیسون کے دام تزویر مین پھنس جاتے ہین جس کے دعوے کے ساتھ عظمت و جلال ربانی کی چمک نہ ہو تو ایسے شخص کو تسلیم کرنا اپنے تئین آگ مین ڈالنا ہے۔

دو مخالفون کا ذکر تھا کہ "اس مسئلہ کے بارے مین ایک دوسرے کے مخالف باہم کفر کے فتوے دے رہین ایک کہتا ہے۔ ضرور ہے کہ انبیاء بہشت مین اور فاسقین جہنم مین پڑین۔ دوسرا کہتا ہے کہ الم تعلم ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر کی بنا پر چاہے۔ تو انبیاء کو دوزخ مین ڈالدے۔ فرمایا۔ اول الذکر حق پر ہے۔ علی کل شیءٍ قدیر کے یہ معنے تو نہین کہ اللہ تعالیٰ خودکشی پر بھی قادر ہے۔ اس طرح تو وہ اپنا بیٹا بنانے پر بھی قادر کہا جا سکتا ہے۔ پھر عیسائی مذہب کے اختیار کرنے مین کیا تامل ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ بے شک قادر ہے مگر وہ اپنے تقدس اور ان صفات کے خلاف نہین کرتا۔ جو قدیم سے الہامی کتب مین بیان کی جا رہی ہین۔

گویا ان کے خلاف اس کی توجہ ہوتی ہی نہین۔ وہ ذات پاک اپنے مواعید کے خلاف بھی نہین کرتا اور نہ اس طرف وہ متوجہ ہوتا ہے۔ پس ازلی ابدی اس کی صفت ہر کتاب الٰہی مین پڑھ کر پھر اس بات کے امکان پر بحث کرنا کہ وہ خودکشی پر قادر ہے۔ یا ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد پڑھتے ہوئے پھر اس کے بیٹے کے امکان کا قائل ہونا نہایت لغو حرکت ہے، پس ایسی باتون کے بارہ مین اس بہانے سے گفتگو کرنا کہ ہم نفس امکان پر بحث کرتے ہین سخت درجہ کی گستاخی ہے۔

شعر و سخن

مر گئے جب حضرت عیسےٰ تو آئیں کس طرح
رات دن قرآن کے دشمن ہیں اپنی انکار میں
معنے لفظِ توفی کیوں سلاتا کرتے ہیں
الٹے ان آیات کے معنے بتائیں کس طرح
حضرت عیسےٰ سے خود احمدؐ نے معراج میں
جبکہ داخل ہو کے جنت سے نکلنا ہے محال
عقل کے اندھوں کو اتنی بھی خبر اب تک نہیں
تھا مناسب تم اسی غم میں تڑپتے رات دن
عیسےٰ مریم کے آنے کی کہانی چھوڑ دو
سو رہے ہیں اب تلک دن کو سمجھتے رات ہیں

قوم کا بیڑا کے غم کھائیں تو کہائیں کس طرح
اے مسیح ناصری تم کو بلائیں کسطرح
وقت اب ہے جاگنے کا یہ سلائیں کس طرح
مر چکے سب انبیاء ان کو جلائیں کس طرح
سنتے ہیں کانوں سے پھر آنکھیں چرائیں کس طرح
پھر وہ عالم کی ہوا کھائیں تو کہائیں کس طرح
دین احمد پہ امنڈ آئیں بلائیں کس طرح
کفر کے حملوں سے اب دین کو بچائیں کس طرح
آ چکا مردِ خدا تم کو سنائیں کس طرح
یا الٰہی کیا کریں ان کو جگائیں کس طرح

قدرت اللہ احمدی کلرک ایگزیمینر۔ لاہور مورخہ ۱۴- اپریل ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

غزل در شان حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود و یوسف ثانی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام

از تصنیف فدا حسین فدا اکبر آبادی احمدی از اٹاوہ محلہ اردو

ملتا ہے ہر ایک دل میں مجھے تیرا ٹھکانا
ہر آنکھ بنی تیرے لئے آئینہ خانہ

اے عیسیٰ دوران تیرے قربان گیا میں
جس دن سے نظر آیا تیرا مکھڑا سوہانہ

سب اہل قلم دنگ ہیں تحریر سے تیری
نقاروں کو ہوتا ہے مقابل میں بہانہ

دجال تجھے کہتا ہے کوئی کوئی کافر
میں کیا کہوں میں نے تجھے جو جانا سو جانا

مامور من اللہ ہے تو شیر خدا ہے
گلشن میں یہ بلبل نے سنایا ہے ترانہ

ہر بات سے ہے تیری عیان شان الٰہی
دشمن کے جگر میں وہ لگی بن کے نشانہ

تیری نظر لطف خدا کی ہے عنائیت
پھر رنج ہی کیا ہے جو پھرے ہم سے زمانہ

اللہ نے بھیجا تجھے با عزت و شوکت
تا مدِ نظر حق کو شریروں کا جلانا

ہل چل مچی دنیا میں ترے دعویٰ سے ایسی
فوجوں میں لگے گولی کا جس طرح نشانہ

سہرا ترے سر دین کا باندھا ہے خدا نے
جوڑا تجھے پہنایا شریعت کا شہانہ

کہتا ہے ہر اک صوفی و عالم یہی دل میں
ہم میں سے کسی کو تھا خدا نے یہ بنانا

نادان سمجھتے نہیں اللہ کی باتیں
اس نے اسے بخشا جسے اس کام کا جانا

[illegible] تے ہیں حسد مفت میں ہوتے ہیں گناہگار
بے تیری اطاعت کے نہیں ان کا ٹھکانہ

آفت میں گرفتار ہیں سب تیرے مخالف
آزاد ہوا رنج سے جس نے تجھے مانا

اے مولویو! حق کو خدا کے لئے مانو
کام آئے گا حشر میں نہ حیلہ نہ بہانہ

کر شکر خداوند دو عالم کا فدا تو
جس نے کہ کرم سے یہ دکھایا ہے زمانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاعتبروا یا اولی الابصار

لو نشان پر اب نشان ہونے لگا
دیکھ لو حیران جہان ہونے لگا

قدرت حق رو نما ہونے لگی
خود خدا گویا عیان ہونے لگا

پورے ہونے لگ گئے حق کے کلام
ہر مخالف نیم جان ہونے لگا

دشمنان دین کے ہیں ماتم کے دن
ہر طرف شور و فغان ہونے لگا

مر گیا ڈوئی جو تھا جھوٹا نبی
ذکر یہ وردِ زبان ہونے لگا

بالمقابل جب ہوا مہدی کے وہ
الوداع تاب و توان ہونے لگا

سب مریدوں نے کیا مردود و خوار
بن کے ملعون نوحہ خوان ہونے لگا

مبتلا آخر ہوا فالج میں وہ
کیا عذاب جانستان ہونے لگا

ترک کر بیٹھے اسے فرزند و زن
ہائے جینا بھی گران ہونے لگا

چھن گیا صیحون نبوت چھن گئی
آخرش محتاجِ نان ہونے لگا

مر گیا اور ہو گیا دوزخ نصیب
ذکر یہ اب ہر زبان ہونے لگا

آگ برسانے کے دن بھی آ گئے
آسمان آتش فشان ہونے لگا

حق و باطل میں لگی ہونے تمیز
اب عیان راز نہان ہونے لگا

آ لگے ہیں خوف اور خطرہ کے دن
رخصت اب امن و امان ہونے لگا

حضرت موعود حق کے واسطے
اس جہان کا امتحان ہونے لگا

بچھ گئیں صف ہائے ماتم ہر طرف
رخصت ہر پیر و جوان ہونے لگا

کیا مری کی گرم بازاری ہوئی
موت کا غالب نشان ہونے لگا

قحط بھی ہر دم وبال جان ہے
نرخ ہر شے کا گران ہونے لگا

زلزلے ملکوں میں آنے لگ گئے
ذکران کا یاں وہان ہونے لگا

آ گئی قہری تجلی کی گھڑی
خوفناک آخر سمان ہونے لگا

آسمان ٹوٹا ہوا روشن نشان
اسپہ اب کیا کیا گمان ہونے لگا

کاذبوں کی موت کی خبریں اڑیں
میرا صادق داستان ہونے لگا

کیں دعائیں اس کی سب حق نے قبول
روشن اب نام و نشان ہونے لگا

دوستو! کر لو تم اب اصلاحِ حال
حق تمہارا پاسبان ہونے لگا

پھر تمہارے باغ میں آئی بہار
مہربان لو باغبان ہونے لگا

رونقِ اسلام کے دن آ گئے
اب تو پھر یہ گلستان ہونے لگا

ہائے اے حاسد بہت افسوس ہے
کیوں نڈر ہندوستان ہونے لگا۔

رسید زر

۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء نمبر ۱۳۲۳۔ مولوی مبارک علی صاحب عگ/
۴۔ " " نمبر ۹۷ بابو محمد عظیم صاحب ے/
۵۔ " " نمبر ۱۹ احمد الدین صاحب ے/
۵ " " نمبر ۱۵۳۲ رئیس الدین صاحب ۶/۱۲
۵ " " نمبر ۳۲۷ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب ے/
۵ " " نمبر ۱۵۴۶۔ سید محمد شاہنواز صاحب ے/
۵ " " نمبر ۱۴۴۹ چودہری بشارت علی صاحب چ/۱۲
۶ " " نمبر ۶۲ عبد الرحمان صاحب عہ/۱۲
۶ " " نمبر ۱۵۵۳ چودہری حسن محمد صاحب ے/
۶ " " نمبر ۱۵۴۹ محمد مقرب خان صاحب صہ/
۶ " " نمبر ۱۵۶۱ حکیم احمد الدین صاحب عہ/۸
۶ " " نمبر ۸۴۔ مولوی صفدر حسین صاحب ے/
۷ " " نمبر ۹۵۸۔ عبد الواحد صاحب عہ/
۸ " " نمبر ۱۵۳۵ منشی ظفر حسن صاحب ے/
۸ " " نمبر ۱۵۷۸۔ شیخ نظام الدین صاحب عہ/۸
۸ " " نمبر ۹۵۷۔ ملک احمد خان صاحب ے/
۸ " " نمبر ۴۱۲ غلام محمد صاحب ے/
۹ " " نمبر ۱۲۲۔ ایس۔ این احمد صاحب ے/
۱۰ " " نمبر ۱۵۶۔ شیخ محمد رشید صاحب ے/
۱۰ " " نمبر ۱۵۸۰۔ عبد المجید صاحب چ/۸
۱۰ " " نمبر ۱۵۵۵۔ میاں عزیز الدین صاحب ے/
۱۰ " " نمبر ۱۴۶۵ مستری زمان شاہ صاحب ے/
۱۲ " " نمبر ۱۳۴۲۔ چودہری ضیاء الدین صاحب ۵/
۱۲ " " نمبر ۱۵۷۴ شیخ فضل الرحمٰن صاحب ے/
۱۲ " " نمبر ۳۳۷۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ے/
۱۳ " " نمبر ۱۵۸۳۔ احمد یار صاحب عہ/
۱۳ " " نمبر ۱۵۱۲۔ آر۔ ایم عبد القادر صاحب عہ/۸
۱۳ " " نمبر ۱۲۳۷ غلام محمد صاحب صہ/
۱۳ " " نمبر ۱۵۲۴۔ محمد اسمٰعیل صاحب ے/
۱۵ " " نمبر ۱۵۶۹ عبد العزیز صاحب ے/
۱۵ " " نمبر ۱۱۵۔ قاضی نذیر حسین صاحب للعہ/
۱۵ " " نمبر ۱۵۸۹ منشی داد بخش صاحب چ/۸
۱۵ " " نمبر ۲۹۴۔ شیخ فضل الٰہی صاحب ے/
۱۵ " " نمبر ۹۲۶۔ بابو احمد الدین صاحب ے/
۱۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ سید جلال صاحب للعہ/

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

بشارت۔ تسکار ماچھیان ضلع گورداسپور
جالی " " " "
جھنڈو معہ اہل و عیال " " "
نتھا " " " "
بڈھا نمبردار معہ اہل و عیال " " "
اللہ دتا حجام۔ تلونڈی۔ رعیہ۔ سیالکوٹ
علی محمد صاحب ہمران ضلع لودیانہ
غلام محمد صاحب " " "
سادو کریم پور۔ ضلع جالندہر
قادو " " " "
اللہ بخش صاحب " " "
چھینکا " " "
محکم شاہ صاحب " " "
احمد صاحب۔ موہر۔ گڑھ شنکر
امامان " " "
احمد بی بی بنت نبی بخش صاحب مہاراجکے
محمد بی بی " " "
خواجدین صاحب چوگٹا والی۔ گجرات
خدا بخش صاحب کریم پور۔ جالندہر
فیروز الدین صاحب " " "
غلام احمد صاحب اہلمد محکمہ کلکٹری دفتر شیرانوالہ جون
نتھو۔ مہاراجکے۔ سیالکوٹ
چودہری بانیخان صاحب " "
نذیر احمد صاحب کنسٹبل پولیس پشاور
ابراہیم شاہ صاحب " " "
سید عبد الوحید صاحب محلہ گونڈ کرمالی حیدرآباد دکن
بھولا " " "
لال دین صاحب۔ ویروال۔ ڈسکہ سیالکوٹ
میاں گالوں۔ تسکار ماچھیان ضلع گورداسپور
بھاگن " " " "
کرم بی بی " " " "
سید محمد علی صاحب معلم ٹریننگ کالج لاہور
میاں اللہ رکھا صاحب تسکار ماچھیان ضلع گورداسپور
مسمات بڈھی " " " "
بوٹا " " " "
والدین محمد بہار الدین خان صاحب ساگر و
مولوی میر محمد سعید مدرس۔ محمد مختار خان صاحب
و مسمات حنیفہ بی بی۔ گھانسی بازار حیدرآباد دکن
امام الدین صاحب دہیر کے کلاں گوجرات
بلندو " " " "
سید احمد صاحب مدرس انگریزی نواب لشکر جنگ
بہادر۔ حیدرآباد دکن
نبی بخش صاحب اپیل نویس۔ نکودر
جنت بی بی زوجہ اکبر علی صاحب کہاریان گوجرات
سراج بھری زوجہ سلطان صاحب " "
فتح علی ولد شیطان " " "
جلال الدین صاحب ولد کرم علی صاحب " "
اہلیہ احمد الدین صاحب نیاریہ۔ شاہدرہ لاہور
آحد ڈار صاحب۔ کہیوہ کونگام کشمیر
اہلیہ چودہری الہ دین صاحب مولڈیکے سیالکوٹ
اہلیہ غلام حیدر صاحب نمبردار گجو چک گوجرانوالہ
والدہ " " " "
میاں سلطان علی صاحب " "
میاں حاکم صاحب شادیوال۔ گوجرات
فضل الٰہی صاحب فرزند محمد یوسف صاحب
سلے ونڈ ضلع فیروز پور
نظام الدین صاحب سلے ونڈ ضلع فیروز پور
میاں عبد اللہ صاحب معہ عیال سامانہ پٹیالہ
مولوی غلام محمد صاحب مدرس مدرسہ ہبولہ چکوال جہلم
فتح علی صاحب جھوہا حاجی والہ۔ گوجرات
میاں محمد حسین صاحب پونچھ کشمیر
میاں علی احمد کلرک معہ اہلیہ دسٹین سپاہی
آفس لاہور چھاونی
جہان خان صاحب موضع مانگٹ تحصیل حافظ آباد
کرم موضع پیرکوٹ تحصیل حافظ آباد
میاں غازی موضع پیرکوٹ " "
میاں اللہ دتا صاحب داتہ زیدکا سیالکوٹ
تمرلنگ " " " "
میاں عبد الغفور صاحب۔ رائے کوٹ لودیانہ
علی محمد صاحب چک نمبر ۲۳۲ لائل پور
احمد خان صاحب خلف الرشید منشی غلام حیدر
خان صاحب تحصیلدار۔ فیروز پور
میاں محمد احمد صاحب گھوگھاٹ میانی
میاں فتح محمد صاحب " "
میاں غلام احمد صاحب " "
میاں محمد صدیق صاحب " "
میاں علی محمد صاحب " "
اہلیہ غلام حسن محمد صاحب " "
فاطمہ دختر " " "
مسمات لالاں بی بی " " "
مسمات ستان " " "
خواجہ حسین صاحب مدراس
میاں احمد الدین صاحب عالم گڈہ گجرات
سید حیات شاہ صاحب گٹھالیاں ڈاکخانہ ستراہ
ضلع سیالکوٹ
میاں سید محمد صاحب گٹھالیاں ڈاکخانہ ستراہ سیالکوٹ
مسمات طالع بی بی " " "
چودہری علی گوہر صاحب " " "
میاں عبد اللہ صاحب " " "
میاں تاج الدین صاحب " " "
میاں مالک خان صاحب " " "
میاں جلال الدین صاحب " " "
سر اللہ ولد میاں عبد اللہ صاحب " "
میاں غلام رسول صاحب " "
نواب بی بی " " "
حسین بی بی " " "
طالع بی بی " " "
فتح بی بی " " "
کرم بی بی " " "
شہادت بی بی " " "
چودہری جمعیت خان صاحب " "
حکیم حاکم صاحب " "
میاں چراغدین صاحب " " "
غلام رسول صاحب " " "
امام بی بی " " "
جان بی بی " " "

مفصلہ ذیل کتب بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائی

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعائت

کا وقت آج کی تاریخ سے ختم ہوگیا ہے اور اب براہین احمدیہ

غیر مجلد کی قیمت صہ مجلد ۱۲ ر

درثمین مجلد ۸ ر غیر مجلد ۶ ر میں ملے گی

حیرت کی حیرانی حصہ اول۔ مصنفہ منشی عبد العزیز صاحب اس میں مرزا حیرت کی لن ترانیوں کا ذکر ہے۔ کہ مجدد بھی بنتے ہیں۔ مسیح بھی۔ پھر انہی کی کتابوں سے اس کی تردید بیان کی ہے۔ عجیب دلچسپ کتاب ہے قیمت ۵ ر

حیرت کی حیرانی حصہ دوم۔ حضرت اقدس کے متعلق جو کچھ مرزا حیرت نے اپنے پرچہ میں کہا یہ اس کا دندان شکن جواب ہے کہ خود انہی کی عبارتوں سے اس کی تردید کی گئی ہے قیمت ۴ر دونوں کتابوں کے جواب کے لئے ہزار روپیہ انعام مقرر ہے

القول الصحیح۔ اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی۔ ایک انگریز کا لیکچر تائید اسلام میں قیمت ار

آئینہ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ار

اشتہار

(نوٹ۔ یہ کتابیں میں نے بھی دیکھی ہیں فی الواقع عمدہ ہیں ایڈیٹر بدر)

مفصلہ ذیل رسائل رسائل تازہ ترین قابل دید ہیں جو ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب مصنف اختیار الاسلام کی تصنیف ہیں

عیسائی مذہب کی حقیقت ۰ر ایک سکھ نو مسلم کا لیکچر ۰ر

سچے مذہب کی شناخت بوعدۂ انعام للعہ ار

انگریزی ترجمہ جس میں انگریزی اور اردو گرامر کو پیوست کر دیا ہے سلف سٹڈی کے لئے یہ رسالہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمٰن قادیان آویں

سر الشہادتین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ار

شہادت آسمانی۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۷ر

رویائے صالحہ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی اُن نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با وجود کے لئے ضروری ہیں قیمت ۴ر

السر المکتوم۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید قیمت ۴ر

اعجاز احمدی۔ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ار

الوصیۃ۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں قیمت ۲ر

اسلام اور اس کا بانی۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

جنگ مقدس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

نور الدین۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے۔ قیمت ۸۰ر

جام شہادت۔ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۰ر

الخطبۃ ۵ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک نوجوان ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندھر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج کی بہت شہرت حاصل کی ہے اور اُن کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگوں کو ان سے فائدہ پہونچے

نور الدین

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ میرا ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید۔ معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے بہلود نگرانی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

ہمارے ایک کرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار بدر کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئیے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔ ایڈیٹر

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگا کر دیکھیں۔ مینجر

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد لستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۸ | آن مسیح دورِ آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹ مئی ۱۹۰۷ء

نمبر (۱۹)

چہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت فی پرچہ ۲ر — قیمت برای افریقہ للعہ — قیمت انوار طلباء و غرباء ۱ گورنمنٹ ۳۰ عہ

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے۔ شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیر لیگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عشہ
معاونین درجہ اول جن کو ۱۲ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۸ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ فرماوینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجا ویگی بعد ارسال کرنے روپیہ کے اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

جرمنی مین سلسلہ حقہ کی خبر ماسٹر محمد دین صاحب علی گڈھ کالج سے لکھتے ہین کہ یہان ایک جرمن پروفیسر ہے جو کہ عربی پڑھاتا ہے۔ اس نے مجھے ایک کتاب جرمنی زبان مین دکھائی۔ جس مین اتصلئے مشرق کے مختلف مذاہب کا حال دیا ہوا تھا اس مین حضور مرزا صاحب اور فرقہ احمدیہ کا بھی مختصر ذکر لکھا ہے جو کراایک دو صفحون سے پروفیسر نے ترجمہ کر کے مجھے سنایا۔ گر معلومات سب صحیح نہ تھے تاہم اس مین شک نہین کہ فرقہ احمدیہ کی اہمیت کے وہ لوگ قائل ہو چکے ہین اور اپنی کتب مین اس کا ذکر کرنے لگے ہین۔

تین دن صلیب پر رکر بچگیا اخبار ٹرتھ سیکر ناقل ہے کہ مشہور یہودی مورخ یوسی فس کے سوانح کی کتاب کے سیکشن ۷۵ مین لکھا ہے کہ مین (مورخ) ایک دفعہ ایک سرکاری کام پر جا رہا تھا۔ راستہ مین اس جگہ سے گذرا جہان سرکاری حکم سے بہت سے لوگ صلیب پر لٹک رہے تھے ان کیطرف بغور دیکھنے سے مین نے تین اشخاص کو پہچانا۔ کہ وہ میرے دوست تھے۔ پس مین حاکم وقت کے پاس جو میرا خوب واقف تھا جلدی سے گیا اور اس سے اجازت حاصل کر کے ان ہرسہ کو صلیب پر سے اتروالایا۔ ان کو صلیب پر لٹکے ہوئے تین روز گزرے تھے لیکن ہنوز ان مین جان باقی تھی۔ پس طبیب کے زیر علاج مین نے انکو رکھا لیکن دو آدمی مر گئے اور تیسرا بالکل بچ گیا۔

کیا تین روز صلیب پر رکھ کر بچ جانا یسوع مسیح کے اس واقعہ پر روشنی نہین ڈال سکتا کہ وہ صرف چند گھنٹے صلیب پر رہا اور اس کی ہڈیان نہ توڑی گئین اور جلدی سے دوست اس کو اٹھا کر لے گئے اور تیسرے دن وہ باغ مین چلتا پھرتا نظر آیا۔ اور چالیس دن تک دوستون کے ساتھ کھاتا پیتا رہا اور پھر پہاڑ پر چڑھ کر بادلون کے درمیان آجانیکے سبب دوستون کی نظرون سے جو دامن کوہ مین کھڑے رہے تھے غائب ہو گیا اور کسی اور ملک کو چلا گیا۔ عیسائی صاحبان غور کر کے جواب دین۔

شہادت امریکہ امریکہ کا ہفتہ وار اخبار ٹرتھ سیکر مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۰۷ء لکھتا ہے۔ ڈوئی کے مرنے کی خبر قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب ملک ہندوستان کے رہنے والے ہمارے دوست مرزا غلام احمد کیواسطے فراخی صدر اور ان کے عقائد کیواسطے موجب استحکام ہوگی۔ مرزا صاحب اپنے عقیدہ کیمطابق نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز ہین اور وہ یہ عقیدہ بھی منوانا چاہتے ہین کہ وہ یسوع مسیح کے بھی بروز ہین چند سال گزرے ہین کہ ڈوئی نے دنیا کے گرد ایک سیاحت کی تھی اس وقت مرزا غلام احمد صاحب نے ڈوئی کو چیلنج دیا تھا کہ اس بات کو ثابت کرنیکے واسطے کہ کس کا دعویٰ نبوت کا سچا ہے تم میری ساتھ قبولیت دعا مین مقابلہ کرو اور قبولیت دعا کا نشان یہ ہوگا کہ جو کاذب ہوگا وہ صادق کی زندگی مین ہلاک ہو جائیگا ڈوئی نے اس تجویز سے پہلو تہی کر کے محمدی مصلح سے پیچھا چھوڑایا اور ڈوئی کی اس سفیہانہ اور بزدلانہ حرکت پر مرزا صاحب نے اس کو ایک مفتری قرار دیا اور اس کی جلد تباہی کے متعلق اپنی پیشگوئی شائع کی۔ تب سے ہی وہ ڈوئی گھٹتا چلا آرہا ہے +

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	ایک بار
پورا صفحہ	۳۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ کالم	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ کالم	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ کالم	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	/۲

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعائیت نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ منیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جائے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جاتے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے کیواسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت مین تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ یہ اجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے اخبار کی تعداد کے بڑھ جانے پر نرخ بڑھایا جاویگا اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کرین ان کا اشتہار بند کر کے انکی باقیماندہ اجرت واپس دیجاویگی۔

۹۔ منیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

۱۰۔ اشتہار صرف آخری صفحون پر دئے جائین گے جہان جہان منیجر مناسب سمجھے۔

۱۱۔ یہ امر ضروری نہین مگر دفتر کے واسطے موجب آسانی ہے کہ مشتہر صاحبان مفصلہ ذیل فارم پر دستخط کر کے اپنی رقم کے ساتھ ارسال فرمادین۔ ۱۲۔ جو صاحبان ان شرائط کو ماننے سے انکار کرین انکا اشتہار درج اخبار نہ ہوسکیگا۔

فارم درخواست اندراج اشتہار در اخبار بدر

بخدمت منیجر صاحب اخبار بدر۔ مین نے مفصلہ بالا شرائط کو پڑھ لیا ہے اور وہ سب مجھے منظور ہین میرا اشتہار اخبار بدر مین عرصہ کیواسطے درج کیا جاوے جس کیواسطے مبلغ بذریعہ ارسال کئے جاتے ہین۔

بقلم مورخہ مقام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر یسح

۲۵ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۹ - مئی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲ تا ۷ مئی ۱۹۰۷ء - ۱ - واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک -

۲ - "زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی" -

۳ - انزلناہ علی رقیمۃ من موسیٰ -

۴ - انی مھین من اراد اھانتک -

۵ - سنسمہ علی الخرطوم -

۶ - رب انی مغلوب فانتصر -

۷ - ساریکم آیاتی فلا تستعجلون

ترجمہ - یا تو ہم بعض وہ اپنی پیشگوئیاں جو وعید کے طور پر کفار کے حق میں ہیں تجھکو دکھلا دینگے اور یا تجھکو وفات دیدینگے - زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی - ہمنے اس ارادہ کو موسیٰ کی تحریر پر اوتارا ہے یعنی موسیٰ نے ایسا ہی ارادہ بذریعہ تحریر ظاہر کیا سو ہمنے اس سے اتفاق رائے کیا میں اس شخص کی اہانت کرونگا جو تیری اہانت کرتا ہے اسکی ناک پر یا مونہہ پر ہم آگ کا داغ لگائینگے - ای میرے خدا میں مغلوب ہوں تو انتقام لے - میں تمھیں اپنے معجزات دکھلاونگا - مجھ سے جلدی مت کرو -

[یہ جگہ اس واسطے سفید رکھی گئی تھی - کہ آج کے الہامات اس میں تھپر پر لکھوا دئے جاوینگے - مگر آج صبح حضرت نے فرمایا - کہ آج کوئی الہام نہیں ہوا - ایڈیٹر - ۸ مئی ۱۹۰۷ء]

معذرت - ہفتہ گذشتہ کی طرح اس ہفتہ بھی بسبب مصروفیت در انطباع حقیقۃ الوحی اخبار پورے بارہ ۱۲ صفحوں پر نہیں نکل سکا -

---

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہوگیا ہے - امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں - کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے - کل ممبران جماعت سے استدعا ہے - کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں - ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴؍ -
این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد -

المشتہر
عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

ڈائری

بسلسلہ بعد ۲۵ اپریل

القول الطیب

معجزات نبی کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کروڑ معجزوں سے بڑھ کر معجزہ تو یہ تھا کہ جس غرض کے لئے آئے تھے۔ اُسے پورا کر گئے۔ یہ ایسی بے نظیر کامیابی ہے کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی میں کامل طور سے نہیں پائی جاتی۔ حضرت موسےٰ بھی رستے ہی میں مر گئے۔ اور حضرت مسیح کی کامیابی تو ان کے حواریوں کے سلوک سے ہویدا ہے ہاں آپ کو ہی یہ شان حاصل ہوئی کہ جب گئے تو رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ یعنی دین اللہ میں فوجوں کی فوجیں داخل ہوتے دیکھ کر۔

دوسرا معجزہ۔ تبدیل اخلاق ہے کہ یا تو وہ اولٰئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا۔ چارپایوں سے بھی بدتر تھے یا یبیتون لربھم سجدا و قیاماً۔ رات نماز دن میں گزارنے والے ہو گئے۔

تیسرا معجزہ۔ آپ کی غیر منقطع برکات ہیں۔ کل نبیوں کے فیوض کے چشمے بند ہو گئے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا چشمۂ فیض ابد تک جاری ہے چنانچہ اسی چشمہ سے پی کر ایک مسیح موعود اس اُمّت میں ظاہر ہوا چوتھی یہ بات بھی آپ ہی سے خاص ہے کہ کسی نبی کیلئے اس کی قوم ہر وقت دُعا نہیں کرتی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں نماز میں مشغول ہوتی ہے اور پڑھتی ہے اللّٰھم صلّ علے محمد اس کے نتائج برکات کے رنگ میں ظاہر ہو رہے ہیں چنانچہ انہی میں سے سلسلہ مکالمات الٰہی ہے جو اس اُمت کو دیا جاتا ہے۔

۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا بڑی گستاخی ہے یہ لوگ کس گنتی میں ہیں ایک نبی (یونس) بھی صرف لن ارجع الیٰ قومی کذاباً کہنے سے زیر عتاب ہوا دراصل خدا تعالےٰ کے کسی فعل پر شرح صدر نہ رکھنا بھی ایک مخفی اعتراض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے ولا تکن کصاحب الحوت ایسے امور میں مخاطب تو انبیاء ہوتے ہیں مگر دراصل سبق امت کو دینا منظور ہوتا ہے۔ ہمارے بارے میں حق کے فیصلہ کے لئے کس قدر کھلی ہوئی راہ ہے۔ کہ کوئی ایسی بات نہیں جس کی نظیر اگلی اُمتوں میں موجود نہیں۔ دیکھو مسیح کی دوبارہ آمد کا مسئلہ ایلیاہ کی آمد سے کیسا صاف ہو جاتا ہے۔ پھر ایک ایسا واقعہ ہے کہ اس پر دونوں قوموں کا باوجود اختلاف کے اتفاق ہے جیسا مسیح کے صلیب پر چڑھایا جانے کے بارے میں۔

آتھم جب رجوع والی شرط سے فائدہ اُٹھا کر پندرہ ماہ میں نہ مرا تو خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں والے نے کیا عمدہ جواب دیا کہ بعض اشخاص آسمان پر مر جاتے ہیں اور اللہ کا ولی اس کو مُردہ دیکھ لیتا ہے۔ مگر دوسرے عوام الناس اس معرفت تک نہیں پہونچتے۔ اور اعتراض کرتے ہیں۔

سلب امراض و دفع بلیات۔ ان سب کی تہ میں واستفتحوا وخاب کل جبار عنید کا قانون کام کر رہا ہے ہر نبی پہلے صبر کی حالت میں ہوتا ہے پھر جب ارادہ آلٰہی کسی قوم کی تباہی سے متعلق ہوتا ہے تو نبی میں درد کی حالت پیدا ہوتی ہے۔ وہ دعا کرتا ہے۔ پھر اس قوم کی تباہی یا خیر خواہی کے اسباب مہیا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو نوح علیہ السلام پہلے صبر کرتے رہے اور بڑی مدت تک قوم کی ایذائیں سہتے رہے پھر ارادۂ آلٰہی جب ان کی تباہی سے متعلق ہوا۔ تو درد کی حالت پیدا ہوئی اور دل سے نکلا۔ لاتذر علی الارض من الکافرین دیّاراً جب تک خدا کا ارادہ نہ ہو وہ حالت پیدا نہیں ہوتی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ سال پہلے صبر کرتے رہے۔ پھر جب درد کی حالت پیدا ہوئی۔ تو قتال کے ذریعے مخالفین پر عذاب نازل ہوا۔ خود ہماری نسبت دیکھو جب یہ شیخ عجتاب جاری ہوا تو اس کا ذکر تک ہی نہیں کیا گیا مگر جب ارادۂ آلٰہی اس کی تباہی کے متعلق ہوا۔ تو ہماری توجہ اس طرف بلا اختیار ہو گئی۔ اور پھر تم دیکھتے ہو کہ رسالہ ابھی اچھی طرح شائع بھی نہ ہونے پایا۔ کہ خدا کی باتیں پوری ہو گئیں یہ جو کہا جاتا ہے۔ کہ بعض اولیاء اللہ کو صفت خلق یا تکوین دی گئی اس سے یہی مراد ہے کہ وہ ان کی دعا کا نتیجہ ہوتا ہے اور آلٰہی صفت ایک پردہ میں ظاہر ہوتی ہے۔

یہ عیسائی اور آریہ کہتے ہیں کہ شمشیر کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کئے ہم کہتے ہیں یہ بھی ایک دو برس تلوار چلا کر دیکھیں کوئی ان کے مذہب میں داخل ہوتا ہے یا نہیں۔ ایمان جو ایک قلبی معاملہ ہے ہم نہیں سمجھ سکتے تلوار کے ذریعہ کیونکر کسی کو شرح صدر حاصل ہو سکتا ہے۔

اس میں بھی خدا کی حکمت ہے کہ فلاں فلاں مسلمان عالم ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں۔ اگر یہ داخل ہوتے۔ تو خدا جانے کیا کیا فتنے برپا کرتے۔ لو علم اللہ فیھم خیراً لاسمعھم۔ یہ وہ وقت ہے جس کی تمام نبیوں نے خبر دی کہ اس وقت عام تباہی ہوگی اور کوئی ایسی آفت باقی نہ رہیگی جو دنیا پر نازل نہ ہو۔ تضرع کا مقام ہے۔

۱۶ اپریل ۱۹۰۷ء۔ خواجہ غلام فرید چاچڑاں والے سے کسی نے سوال کیا کہ ہم میں وہ سب پیشگوئیاں ظاہری طور پر پوری نہیں ہوئیں تو انہوں نے کیا اچھا جواب دیا کہ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہودیوں کے خیال کے مطابق سب باتیں پوری ہو گئی تھیں وہ تو کہتے تھے کہ نبی اسحٰق میں سے ہوگا۔ تو کیا پھر وہ نبی انہی میں سے آیا۔ ایسا ہی مسیح کی نسبت جو کچھ لوگ خیال کئے بیٹھے تھے کہ پہلے ان سے ایلیاہ آئے گا تو کیا الیاس آسمان سے اتر آیا تھا ہرگز نہیں پس اسی طرح ضرور نہیں کہ مسیح موعود کے بارے میں سب نشان ان لوگوں کی خواہشات کے مطابق ہی ظہور میں آتے۔ ایسی غلطیاں ہر ایک قوم میں پڑ جاتی ہیں۔ آخر مامور من اللہ آکر ان غلط عقائد و خیالات کی اصلاح کر دیتا ہے۔ اصل میں جب کسی شخص کے منجانب اللہ ہونے کو اللہ تعالیٰ اپنے متواتر نشانوں سے ثابت کر دے تو پھر اس کی ہر اختلافی مسئلہ میں قول فیصل ہوتی ہے اور سب پیشگوئیوں کے معنے وہی کئے جانے چاہئیں جو وہ کرے۔

الہام کا معاملہ بڑا نازک ہے۔ ایک حدیث النفس ہے انسان کے جو اپنے خیالات ہوں وہی سنائی دیتے ہیں۔ دوم اللہ تعالیٰ کیطرف سے کلام کا نزول ہے جب یہ بات ہے تو پھر مابہ الامتیاز کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر کسی کی ایک آدھ بات شاذ و نادر پوری ہو جاوے تو اسے ہم نبی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ فاسق سے فاسق شخص کا خواب بھی بعض اوقات سچا ہو جاتا ہے۔ فاسق تو در کنار ایک کافر کا خواب بھی بعض اوقات ٹھیک نکل آتا ہے یہ اصل میں اتمام حجت کے لئے ہے گویا خدا تعالیٰ سمجھاتا ہے۔ کہ یہ مادہ انسان کی فطرت میں داخل ضرور ہے کیونکہ جس کا کوئی نمونہ ہی نہ ہو اسے تو لوگ مانتے ہی نہیں مگر یہ بات نہیں کہ جسے کوئی خواب آوے وہی ولی بن جاوے بلکہ جب پوری شوکت کے ساتھ کلام آلٰہی نازل ہو اور ساتھ بارش کیطرح نشانوں کا نزول ہو۔ تو پھر یقین کرنا چاہیئے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔

اس کے بعد حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنا الہام یاتون من کل فج عمیق پیش کیا اور فرمایا کہ دیکھو کسی کے وہم وگمان میں بھی آسکتا تھا کہ اس قدر مخلوق آلہی بیان تسئے گی کہ چلنا بھی دشوار اور سب سے مصافحہ کرنا بھی ناممکن ہو جائے۔

خدا کے نبی شہرت پسند نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے تئیں چھپانا چاہتے ہیں۔ مگر آلہی حکم انہیں باہر نکالتا ہے دیکھو حضرت موسےٰ کو جب مامور کیا جانے لگا۔ تو انہوں نے پہلے عرض کیا کہ ہارون مجھ سے زیادہ افصح ہے۔ پھر کہا ولھم علیّ ذنب۔ مگر آلہی منشا یہی تھا کہ وہی نبی بنیں اور وہی اس لائق تھے۔ اس لیے حکم ہوا کہ تم تمہارے ساتھ ہیں تم جاؤ اور تبلیغ کرو

۱۶ اپریل۔ بوقت ظہر۔ ۱۳ و ۱۴ اپریل کی درمیانی رات کو گیارہ بجے کے قریب سخت زلزلہ آنے کے بہت سے خط آئے ہیں۔ (جو پڑھ کر سنائے بھی گئے) فرمایا الہام پہلے ہو چکا تھا۔ کیا یہ کسی انسان کا کام ہے۔ کہ پردہ غیب کی باتیں قبل از ظہور متواتر بتاتا جاوے اور پھر اسی طرح پوری ہو جاویں اب جو لوگ نہیں مانتے وہ یقیناً بڑے مجرم ہیں۔ ایک نشان کے متعلق خطوط وخبروں کا سلسلہ ختم نہیں ہونے پاتا کہ دوسرا شروع ہو جاتا ہے یہ کیا بات ہوئی۔ کہ ہم افترا کرتے جاتے ہیں اور خدا تعالےٰ اسے پورا کرتا جاتا ہے کیا جب سے دنیا ہے کسی اور مفتری سے بھی ایسا سلوک ہوا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ ہمارا محکوم ہے کہ ہم جو کچھ کہیں وہ پورا کر دے۔ آخر کچھ تو سوچنا چاہیئے۔ یہ لوگ جب ایک نشان دیکھ کر دیدہ و دانستہ حق پوشی کرتے ہیں اور نہیں مانتے۔ تو اللہ ایک اور نشان کی پیشگوئی کرا دیتا ہے تاکہ ان پر اتمام حجت ہو۔

حکیم الامت کے نام امرتسر سے خط آیا تھا کہ آلہی بخش کو موت سے پہلے آرحیل کا الہام ہوا۔

فرمایا۔ طاعون کے معنے ہی موت ہیں۔ پس ایسی حالت میں تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اب میرا کوچ ہے۔

پھر ہم پوچھتے ہیں کہ بالفرض اگر یہ الہام پورا بھی ہو گیا تو اس سے پہلے جو الہاموں کا انبار تھا۔ وہ کیا ہوا۔ وہ سب کیوں دریا برد ہو گئے کہاں گئے اس کے وہ دعوے کہ یہ سلسلہ میرے سامنے تباہ ہو گا۔ عجیب بات ہے کہ موسےٰ تو طوفان طاعون میں غرق ہو گیا اور فرعون جیتا موجود ہے۔ انذاری الہام تو پورا ہوا یا نہ ہوا۔ مگر وہ مبشرات کیا ہوئے۔ انذاری خبر تو بجائے خود ایک عذاب ہے۔ جس شخص کو بتا دیا جائے۔ کہ تین دن بعد تم پھانسی ملوگے۔ اس کے دل پر جو گذرتی ہے اور گزرنی چاہیئے۔ وہ ہر ایک شخص جانتا ہے۔ الہام تو وہ ہوتا ہے جس سے کچھ تسکین ورا طمینان ہو نہ کہ الٹا عذاب اپنے پر عذاب کی خبر پہلے ہو جانا تو معمولی بات ہے جنگ بدر سے پہلے ایک عورت مشرکہ کو خواب آیا تھا کہ ہمارے خیموں کے نیچے لہو بہ رہا ہے آخر وہ بات پوری ہو گئی۔ تو کیا اس سے وہ نبیہ سمجھ لیجاوے۔

ممکن ہے آرحیل شیطان نے کہا ہو کہ لو اب میں رخصت ہوتا ہوں جیسا کہ لکھا ہے کہ جب عذاب دیکھیگا۔ تو شیطان کہے گا۔ میں تم سے جدا ہوتا ہوں کیونکہ میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔

نرمی فرمایا۔ دشمن اگر سخت کلامی کرے۔ تو اس کے مقابل سختی کرنے سے فائدہ نہیں کیونکہ سخت الفاظ سے برکت دور ہو جاتی ہے۔

فرمایا انشاء اللہ کے واسطے بھی ہمنے توبہ کی شرط لگادی ہے کیونکہ رحم کا مقتضا رہتا ہے۔ کہ توبہ سے انسان بچ جاوے۔

دعا خاص ۲۰ مارچ ۱۹۰۶ء ایک دوست نے کسی خاص چیز کے حصول کے واسطے عرض کیا۔ فرمایا کہ یہی دعا کرو کہ جو امر اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہتر ہے وہی ہو جائے کیونکہ بعض دفعہ انسان ایک چیز کو اپنے لئے بہتر سمجھ کر خدا سے دعا مانگتا ہے وہ حاصل ہو جاتی ہے لیکن اور شر اس سے پیدا ہوتا ہے جو پہلے شر سے بڑھکر ہوتا ہے اس واسطے دعا جامع کرنی چاہیئے۔ میں آپ کے واسطے دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کو محفوظ رکھے اور دراصل محفوظ رکھنے والا وہی ہے۔

دوبارہ آمد فرمایا۔ ایک دفعہ حضرت عیسےٰ زمین پر آئے تھے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے۔ دوبارہ آکر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہش مند ہیں۔

۲۲۔ اپریل ۱۹۰۶ء فرمایا تعجب کی بات ہے۔ کہ مسلمان نصاریٰ سے بھی گئے گزرے ہیں عیسائیوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں۔ کہ مسیح جسم کے ساتھ آسمان پر گئے۔ وہ سب قائل ہیں کہ جلالی جسم تھا۔ مگر یہ مسلمان ہو کر کہتے ہیں کہ نہیں اسی خاکی جسم کے ساتھ گئے اور اسی کے ساتھ اتریں گے۔ حالانکہ عیسائی اتنے بزدل کو بھی ایسا نہیں مانتے۔

لولاک لما خلقت الافلاک میں کیا شکل ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ وخلق لکم ما فی الارض جمیعاً۔ زمین میں جو کچھ ہے وہ عام آدمیوں کی خاطر ہے تو کیا خاص انسانوں میں سے ایسے نہیں ہو سکتے کہ ان کے لئے افلاک بھی ہوں۔ دراصل آدم کو جو خلیفہ بنایا گیا۔ تو اس میں یہ حکمت بھی تھی کہ وہ اس مخلوقات سے اپنے منشاء کا خدا کی رضامندی کے موافق کام لے اور جن پر اس کا تصرف نہیں وہ خدا کے حکم سے انسان کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ سورج۔ چاند۔ تارے وغیرہ۔

آریہ اور بنگالیوں کی شورش کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ ان کے خیالات وحرکات سے ہمیں قطعی نفرت ہے۔ ہماری جماعت کو بالکل ان سے الگ رہنا چاہیئے۔ تعجب کی بات ہے۔ کہ جو قوم حیوان کو انسان پر ترجیح دیتی ہو اور ایک گائے کے ذبح سے انسان کا خون کر دینا کچھ بات نہ سمجھتی ہو۔ وہ حاکم ہو کر کیا انصاف کرے گی۔

مردان خدا۔ خدا نہ باشند
لیکن ز خدا جدا نہ باشند

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے وہ کام دکھلاتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔

المفتی

سوال پیش ہوا کہ کسی کے مرنے کے بعد چند روز لوگ ایک جگہ جمع رہتے اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ فاتحہ خوانی ایک دعا رمغفرت ہے پس اس میں کیا مضائقہ ہے۔

فرمایا۔ کہ ہم تو دیکھتے ہیں۔ وہاں سوائے غیبت اور بے ہودہ بکواس کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ پھر یہ سوال ہے کہ آیا نبی کریم یا صحابہ کرام وائمہ عظام میں سے کسی نے یوں کیا۔ جب نہیں کیا تو کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ بدعات کا دروازہ کھولنے کی۔ ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ اس رسم کی کچھ ضرورت نہیں ناجائز ہے۔ جو جنازہ میں شامل نہ ہو سکیں وہ اپنے طور سے دعا کریں۔ یا جنازہ غائب پڑھ دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت

چونکہ مین دیکھتا ہون کہ ان دنون مین بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندؤن مین سے اور کچھ کچھ مسلمانون مین سے گورنمنٹ کے مقابل ایسی ایسی حرکات ظاہر کرتے ہین جن سے بغاوت کی بوآتی ہے۔ بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ انکی طبائع مین پیدا ہوجائے گا۔ اس لئے مین اپنی جماعت کے لوگون کو جو مختلف مقامات پنجاب۔ ہندوستان مین موجود ہین۔ جو بفضلہ تعالےٰ کئی لاکھہ تک ان کا شمار پہونچ گیا ہے۔ نہائت تاکید سے نصیحت کرتا ہون۔ کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھین جو قریباً ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہون۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کرین۔ کیونکہ وہ محسن گورنمنٹ ہے۔ اسکے ظل حمائت مین ہمارا یہ فرقہ احمدیہ چند سال مین لاکھون تک پہونچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالمون کے پنجہ سے محفوظ ہین۔ خدا تعالےٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا کہ تا یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہوکر ظالمون کے خونخوار حملون سے اپنے تئین بچاوے اور ترقی کرے۔ کیا تم یہ خیال کرسکتے ہو۔ کہ تم سلطان روم کی عملداری مین رہ کر یا مکہ اور مدینہ مین ہی اپنا گھر بنا کر شریر لوگون کے حملون سے بچ سکتے ہو۔ نہین ہرگز نہین۔ بلکہ ایک ہفتہ مین ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے۔ تم سن چکے ہو کہ کس طرح صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب جو ریاست کابل کے ایک معزز اور بزرگوار اور نامور رئیس تھے جن کے مرید پچاس ہزار کے قریب تھے۔ جب وہ میری جماعت مین داخل ہوئے۔ تو محض اس قصور کی وجہ سے کہ وہ میری تعلیم کے موافق جہاد کے مخالف ہوگئے تھے امیر حبیب اللہ خان نے نہائت بے رحمی سے انکو سنگسار کرادیا پس کیا تمہین ایسے لوگون سے کچھہ توقع ہے۔ کہ تمہین ایسی سلاطین کے ماتحت کوئی خوشحالی میسر آئے گی۔ بلکہ تم تمام اسلامی مخالف علماء کے فتوؤن کے رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو۔ سو خدا تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے۔ کہ اس گورنمنٹ نے ایسا ہی تمہین اپنے سایۂ پناہ کے نیچے لے لیا۔ جیسا کہ نجاشی بادشاہ نے جو عیسائی تہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو پناہ دی تہی۔ مین اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہین کرتا۔ جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہین نہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہون بلکہ مین انصاف اور ایمان کے رو سے اپنا فرض دیکھتا ہون کہ اس گورنمنٹ کی شکر گزاری کرون اور اپنی جماعت کو اطاعت کے لئے نصیحت کرون۔ سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو۔ کہ ایسا شخص میری جماعت مین داخل نہین رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کے مقابل پر کوئی باغیانہ خیال رکہے اور میرے نزدیک یہ سخت بدذاتی ہے۔ کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالمون کے پنجہ سے بچائے جاتے ہین اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اس کے احسان کے ہم شکر گزار نہ ہون اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ یعنی احسان کا بدلہ احسان ہے اور حدیث شریف مین بہی آیا ہے کہ جو انسان کا شکر نہین کرتا وہ خدا کا بہی شکر نہین کرتا یہ تو سوچو۔ کہ اگر تم اس گورنمنٹ کے سایہ سے باہر نکل جاؤ تو پہر تمہارا ٹہکانا کہان ہے۔ ایسی سلطنت کا بہلا نام تو لو۔ جو تمہین اپنی پناہ مین لے آئے گی ہر ایک اسلامی سلطنت تمہارے قتل کرنے کے لئے دانت پیس رہی ہے کیونکہ ان کے نزدیک تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو سو تم خداداد نعمت کی قدر کرو۔ اور تم یقیناً سمجھ لو۔ کہ خدا تعالےٰ نے سلطنت انگریزی تمہاری بہلائی کے لئے ہی اس ملک مین قائم کی ہے اور اگر اس سلطنت پر کوئی آفت آوے۔ تو وہ آفت تمہین بہی نابود کر دے گی یہ مسلمان لوگ جو اس فرقہ احمدیہ کے مخالف ہین تم ان کے علماء کے فتوے سن چکے ہو یعنی یہ کہ تم ان کے نزدیک واجب القتل ہو۔ اور ان کی آنکھہ مین ایک کتا بہی رحم کے لائق ہے مگر تم نہین ہو۔ تمام پنجاب اور ہندوستان کے فتوے بلکہ تمام ممالک اسلامیہ کے فتوے تمہاری نسبت یہ ہین کہ تم واجب القتل ہو اور تمہین قتل کرنا اور تمہارا مال لوٹ لینا اور تمہاری بیویون پر جبر کرکے اپنے نکاح مین لے آنا اور تمہاری میت کی توہین کرنا اور مسلمانون کے قبرستان مین دفن نہونے دینا نہ صرف جائز بلکہ بڑا ثواب کا کام ہے۔ سو یہی انگریز ہین جن کو لوگ کافر کہتے ہین جو تمہین ان خونخوار دشمنون سے بچاتے ہین اور انکی تلوار کے خوف سے تم قتل کئے جانے سے بچے ہوئے ہو۔ ذرہ کسی اور سلطنت کے زیر سایہ رہکر دیکھہ لو۔ کہ تم سے کیا سلوک کیا جاتا ہے۔ سو انگریزی سلطنت تمہارے لئے ایک رحمت ہے تمہارے لئے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو اور تمہارے مخالف جو مسلمان ہین۔ ہزار ہا درجہ ان سے انگریز بہتر ہین کیونکہ وہ تمہین واجب القتل نہین سمجھتے۔ وہ تمہین بے عزت کرنا نہین چاہتے۔ کچھہ بہت دن نہین گزرے کہ ایک پادری نے کپتان ڈگلس کی عدالت مین میرے پر اقدام قتل کا مقدمہ کیا تہا۔ اس دانشمند اور منصف مزاج ڈپٹی کمشنر نے معلوم کر لیا کہ وہ مقدمہ سراسر جہوٹا اور بناوٹی ہے اس لئے مجھے عزت کیساتھہ بری کیا۔ بلکہ مجھے اجازت دی کہ اگر چاہو تو جہوٹا مقدمہ بنانے والون پر سزا دلانے کے لئے نالش کرو۔ سو اس نمونہ سے ظاہر ہے۔ کہ انگریز کس انصاف اور عدل کے ساتھہ ہم سے پیش آتے ہین اور یاد رکھو۔ کہ اسلام مین جو جہاد کا مسئلہ ہے۔ میری نگاہ مین اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا اور کوئی مسئلہ نہین ہے۔ جس دین کی تعلیم عمدہ ہے۔ جس دین کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے خدا ان معجزات دکہلا رہا ہے اور دکہلا رہا ہو ایسے دین کو جہاد کی کیا ضرورت ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت ظالم لوگ اسلام پر تلوار کے ساتھہ حملے کرتے تہے اور چاہتے تہے کہ اسلام کو تلوار کے ذریعہ سے نابود کر دین۔ سو جنہون نے تلوارین اٹہائین وہ تلوار سے ہی ہلاک کئے گئے۔ سو وہ جنگ صرف دفاعی جنگ تہی اب خواہ نخواہ ایسے اعتقاد پہیلانا کہ کوئی مہدی خونی آئے گا اور عیسائی بادشاہون کو گرفتار کرے گا۔ یہ محض بناوٹی مسائل ہین جن سے ہمارے مخالف مسلمانون کے دل خراب اور سخت ہوگئے ہین۔ اور جن کے ایسے عقیدے ہین۔ وہ خطرناک انسان ہین اور ایسے عقیدے کسی زمانہ مین جاہلون کے لئے بغاوت کا ذریعہ ہوسکتے ہین بلکہ ضرور ہون گے۔ سو ہماری کوشش ہے کہ مسلمان ایسے عقیدون سے رہائی پاوین۔ یاد رکھو کہ وہ دین خدا کی طرف سے نہین ہوسکتا جسمین انسانی ہمدردی نہین خدا نے ہمین یہ سکہایا ہے کہ زمین پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم کیا جاوے۔ والسلام

خاکسار **میرزا غلام احمد** مسیح موعود

عافاہ اللہ وایدہ۔ مورخہ ۷ مئی ۱۹۰۷ء

رسید زر

۱۵۹۰ ـ علی احمد صاحب سے ر
۹۳ ـ بابو برکت علی صاحب عا ر
۷۰۵ ـ ہمز اللہ خان صاحب سے ر
۶۱۷ ـ بابو محمد اکبر خان صاحب سے ر
۵۴۶ ـ امام الدین صاحب عا/۱۲ ر
۱۰۹۵ ـ چودہری طفیل محمد صاحب سے ر
۶۱۷ ـ منشی ولی محمد صاحب سے ر
۱۵۸۰ ـ عبد المجید خان صاحب ۸ ر
۱۲۷ ـ بدر الدین صاحب عہ ر
۲۱ ـ سید محمد صادق صاحب سے ر
۹۳۰ ـ شیخ فتح حسین صاحب سے ر
۱۲۴۹ ـ منشی خادم حسین صاحب سے ر
۱۵۸۷ ـ غلام مصطفے خان صاحب سے ر
۱۵۹۲ ـ حکیم نواب علی صاحب عا/۱۲ ر
۱۹۵ ـ مستری فیض احمد صاحب سے ر
۱۸۴ ـ میاں رحمت اللہ صاحب عہ ر
۱۵۹۴ ـ بابو عبد العزیز صاحب سے ر
۱۶۲ ـ بابو عطا محمد صاحب سے ر
۹۰ ـ اللہ دتا صاحب نمبردار عا ر
۱۰۱ ـ پیر برکت علی صاحب عہ ر
۴۹ ـ حافظ غلام محمد صاحب سے ر
۱۵۳ ـ شیخ محمد اصغر صاحب سے ر
۱۵۷۶ ـ سردار امیر خان صاحب سے ر
۱۵۹۵ ـ شیر محمد خان صاحب سے ر
۱۸۵ ـ منشی محمد بخش صاحب سے ر
۵۲۹ ـ فتح محمد صاحب عہ ر
۱۶۰۴ ـ علی اکبر خان صاحب عا/۸ ر
۱۹۲ ـ سید حیات علی شاہ صاحب سے/۲ ر
۱۰۵ ـ منشی امیر الدین صاحب سے ر
۹۷۳ ـ سید غلام دستگیر صاحب عہ ر
۶۹۳ ـ منشی تاج الدین صاحب سے ر
عہ میاں چراغ دین صاحب لاہور سے
۹۵ ـ نور الدین صاحب عا/۱۴ ر
۸۳۶ ـ عمر الدین صاحب عہ ر
۱۹۹ ـ چودہری غلام حیدر صاحب ۱۵ ر
۱۲۷ میاں وزیر الدین صاحب سے ر
۲۲۵ ـ شیخ خدا بخش صاحب سے ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حسین بی بی ـ گٹھالیاں ستراہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
راجن ـ گٹھالیان ستراہ تحصیل پسرور سیالکوٹ
نواب بی بی " " " "
مہتاب دین " " " "
پسران حاکم جٹ " " " "
جمعیت بی بی " " " "
شہر بانو " " " "
ملک شاہ " " " "
رحیم بخش " " " "
فضل بی بی " " " "
نواب بی بی " " " "
پیر باہی صاحب ـ سیالکوٹ
دین محمد و شیخ سندہی ـ کپورتھلہ
سید عابد حسین ـ شاہدرہ لاہور
حسین محمد صاحب ـ چونڈہ سیالکوٹ
عیدا " " "
رمضان " " "
عبد اللہ " " "
طالع بی بی بنت سلطان محمد امرتسر
محمد اکبر صاحب ـ رسول گوجرات
رمضان ـ چونڈہ سیالکوٹ
میاں بدہو صاحب " "
شفیق " " "
امام الدین " " "
رحمت اللہ " " "
بشیر الدین " " "
جھنڈو ـ شاہدرہ لاہور
سردار عبد الرحمان خان خلف سردار یار محمد خان صاحب ـ معتمد دربار کشمیر پونچھ
فیض احمد صاحب لورہ لوائی گوجرات
سرفراز بی بی " " "
میاں احمد " " "
جیوبہ ملپور کلاس والہ سیالکوٹ
بہادر " " "
کاکو " " "
حسن بی بی " " "
حسن علی " " "
حسن الدین صاحب ـ ننگل باجوہ ضلع گوجرانوالہ
سراج الدین " " "
عمر الدین " " "
شرف دین معہ اہلیہ راجن " "
فیروز الدین صاحب " " "
دین محمد صاحب " " "
عمر الدین صاحب " " "
فتح الدین صاحب " " "
بیگم بی بی " " "
فاطمہ اہلیہ امام الدین صاحب " "
منڈا " " "
بوٹا " " "
سردار خان " " "
میاں عبد الرزاق و غلام رسول کیریان
چراغ دین صاحب ـ چنگیاں ملاحان جہلم
غلام رسول صاحب ـ کیریان
میاں نظام الدین صاحب دہیر کے گوجرات
محمد بخش صاحب " "
ولی محمد صاحب " "
عمر بی بی ـ گوئیکے گوجرات
علی محمد صاحب " "
اللہ داد صاحب " "
مولا داد صاحب " "
کرم بی بی زوجہ رحیم بخش شالامار کلاں شاہدرہ لاہور
اہلیہ میاں خیر الدین صاحب شاہدرہ لاہور
دین محمد ولد مولوی فتح الدین صاحب دہرم کوٹ بگہ
علی محمد صاحب گوندل ـ سرگودہ نہر جہلم
عطا محمد صاحب ورڈاریج " "
میاں خان گوندل " "
محمد خان صاحب گوندل سرگودہ نہر جہلم
علی محمد صاحب " " "
نتھو خان صاحب " " "
شاہ محمد صاحب " " "
عائشہ بی بی اہلیہ احمد دین صاحب جہور سیالکوٹ
محمد صدیق صاحب لائل پور
میاں اللہ دین ولد نتھو مانگا پھیرو سیالکوٹ
غلام محمد صاحب " " "
لال الدین صاحب " " "
تاج دین صاحب " " "
روشن الدین صاحب " " "
نبی بخش صاحب " " "
راجن بی بی " " "
جنت بی بی " " "
شہزادہ سلطان احمد صاحب لودیانہ
مسمات رحم بی بی اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب
چودہری ـ پیناوالہ ضلع گورداسپور
فضل دین صاحب خفر منزل لاہور
صاحب داد خان صاحب ننگل ڈیرہ بالندر
میاں عطا محمد صاحب شوروعہ "
رحیم بخش صاحب معہ اہل بیت تلونڈی کہوروالی
گوجرانوالہ
کریم بخش صاحب معہ اہل بیت تلونڈی کہوروالی
گوجرانوالہ
میاں سلطان خان صاحب معہ
اہل بیت تلونڈی کہوروالی گوجرانوالہ
خیر الدین صاحب پٹواری نہر چوکی
علی پور تحصیل چونیان
اللہ بی بی اہلیہ محمد بخش اکبر پورہ سیالکوٹ
جھنڈلاں بی بی اہلیہ مولوی علم الدین
صاحب موضع بہوہا گوجرات
اہلیہ میاں خدا بخش صاحب شاہدرہ لاہور
ریشم بی بی بنت خیر الدین صاحب
شاہدرہ لاہور
بی بی رانی والدہ رحیم بخش صاحب چونڈہ
سیالکوٹ
جلال جٹ وڈاریج سندہ کے گوجرات
رحمان لکھیم پور کھیری اودہ
کلو " " " "
محمد دین صاحب دہڑی والہ ضلع جہلم
میاں مقبل صاحب " " "
میاں سلیمان صاحب لنگر وال گوجرات
ابراہیم صاحب لنگر وال "
عمری " " "
میاں محمد صاحب " " "
رحیم بخش صاحب " " "
نورا " " "
میاں عبد العزیز صاحب " "
میاں مولا بخش صاحب عیدی رعیہ سیالکوٹ
میاں سردار صاحب " " "
محمد دین صاحب " " "
مسمات جیوان " " "
میاں اللہ دتا صاحب کہیوہ باجوہ کلاں والہ
سیالکوٹ
فتح دین صاحب " " "
حاکم صاحب " " "
مہندا " " "
میاں نبی بخش " " "
میاں اسد دتا صاحب " " "
میاں خیر الدین صاحب " " "
لال دین صاحب " " "
کلن خان صاحب بہلول پور
محبوب عالم صاحب کالیکے گوجرانوالہ
فتح الدین صاحب " "
میاں حکم الدین صاحب جنڈانوالہ
چنیوٹ روڈ ضلع لائل پور
میاں عمر الدین صاحب " "
کاکی " " "
مسمات جھنڈو اہلیہ فتح الدین
صاحب جھنڈانوالہ چنیوٹ روڈ
ضلع لائل پور
میاں محمد رمضان صاحب چانگڑیاں
کھلودہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعائیت کا وقت

ختم ہوگیا ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ مجلد صہ۔ درثمین مجلد ۸؍ غیر مجلد ۶؍ سے ملیگی۔ خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاویگی۔

حیرت کی حیرانی حصہ اول مصنفہ منشی عبد العزیز صاحب۔ اس میں مرزا حیرت کی بیہودگیوں کا ذکر ہے کہ مجدد بھی بنتے ہیں مسیح بھی۔ پھر انہی کی کتابوں سے اس کی تردید بیان کی ہے۔ عجیب دلچسپ کتاب ہے قیمت ۵؍

حیرت کی حیرانی حصہ دوم حضرت اقدس کے متعلق جو کچھ مرزا حیرت نے اپنے پرچہ میں کہا یہ اس کا دندان شکن جواب ہے کہ خود انہی کی عبارتوں سے اس کی تردید کی گئی ہے قیمت ۴؍۔ دونوں کتابوں کے جواب کے لئے ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ۱؍

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷؍

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴؍

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید۔ قیمت ۴؍

الوصیتہ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں۔ قیمت ۳؍

نور الدین مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے۔ قیمت ۸؍

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

جام شہادت حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱؍

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید قیمت ۱؍

القول الصحیح اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱؍

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱؍

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینیجر

خدمت قرآن

اہل اسلام۔ بندہ اگرچہ ایک ہندو ہے تاہم دیانند اور دہرم پال کی کتابوں میں جو بے ادبی قرآن پاک کی گئی ہے اس کے دیکھنے سے جوش انصاف اور خوف ایزدی سے خیال ہوا کہ ایسی باتوں کے بداثر سے ہندو اور مسلمانوں میں جنگ و فساد برپا ہو کیونکہ بندہ قرآن مجید اور وید رشی اور رسول خدا اور الیشور کو ایک جانتا ہے اس لئے بندہ نے ان آیات قرآنی کو جن پر کہ دیانند سرستی نے اعتراض کئے ویدوں کے منتروں سے تطابق لفظی و معنوی دکھلا کر ظاہر کیا ہے کہ اگر قرآن مجید پر اعتراض ہے تو سب سے اول ویدوں پر اعتراض ہے اور دو ضخیم کتابیں لکھی ہیں ایک دیانند کے جواب میں جو کہ چار ہزار صفحوں کی ہے اور دوسری دہرم پال کے جواب میں جو کہ سوا سو صفحوں کی ہے۔ ہر دو کتابوں میں سے ستر چالیس چالیس صفحے شائع کئے گئے ہیں جن پر ہر فرقہ کے اہل اسلام نے تصدیق کی ہے اکثر اہل اسلام آریوں کے رد میں کتابیں لکھی ہیں مگر چونکہ وہ صاحبان ویدوں کو پڑھے ہوئے نہیں اس واسطے ان کے جواب آریوں کو عموماً پسند نہیں آئے مگر میں نے ہر ایک بات ویدوں سے نکال کر دکھائی ہے یہ تصانیف تو میں نے کی ہیں لیکن اسقدر وسیع کہ میں ۵۲۰۰ صفحوں کی بندہ اکیلا نہیں چھپوا سکتا اس واسطے یہ تجویز کی گئی ہے کہ یہ کتاب ماہ بماہ یکصد ورق چھپوائی جاوے اور ساتھ ساتھ شائع ہوتی رہے قیمت ہماری ۸ فی کتاب ہوگی اور اسطرح ۲۸ ماہ میں ہر دو کتابیں چھپ کر شائع ہو جاوینگی چونکہ آریوں کی گستاخی اور شوخی بہت بڑھتی جاتی ہے اس واسطے مسلمانوں کو چاہیے کہ جلد اس کیطرف توجہ کریں اور اپنے اسمائے بہت جلد خریداران کتاب میں درج کرنیکے واسطے بندہ کے پاس لکھ بھیجیں اور نیز اشاعت کتاب میں مدد دینے کیواسطے اپنے اپنے شہروں

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ ع۱ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرماویں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

ع۲ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں ایک معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور سال کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت اقدس نے بھی خود عاجز کو فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔ ایڈیٹر

ع۳۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

نوٹس

نوٹ بک یا مجموعہ یادداشت حضرت مولوی نور الدین صاحب زیر طبع ہے جس میں مولانا صاحب کے مباحثات اور بعض زبردست تقریریں ہونگی جو انہیں بڑے بڑے جلسوں اور درباروں میں کہنی پڑی ہیں۔ (سلیس اور عام فہم اردو میں کی گئی ہے)

سچے مذہب کی شناخت یا معیار حق ۱؍ تعلیم الاسلام بجواب دہرم پال ۸؍ عیسائی مذہب کی حقیقت (از یادداشت مولوی نور الدین صاحب) ۸؍ سکھ نو مسلم کا لیکچر (اردو رسالہ) مفت تقسیم کرنیوالوں سے بہت رعائیت ۸؍ انگریزی ترجمہ جس میں ماضی مضارع حال دہنی وغیرہ کے قواعد اردو گرامر کے طرز پر بیان ہوئے میں سلف سٹڈی کے لئے یہ رسالہ ازبس مفید ہوا ہے ۳؍

نوٹ۔ تاجروں سے خاص رعائیت اور کمیشن ہے انصار الاسلام حصہ اول ختم ہوگیا چھپ رہا ہے ۳؍ ۸؍ کچھ باقی ہیں۔ تمام درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آویں

ای جہان منتظر خوش باش کآمد بلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۴۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ - مئی ۱۹۰۷ء — نمبر ۲۱ (۱۹)

چہ گویم بانو گرآئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ما است — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ما است
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما است — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قسم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اشتہارات بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰عہ
معاونین درجہ اول جنکو علاوہ اپنے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ
معاونین درجہ دوم جن کو علاوہ اپنے اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی سے
عام قیمت مابعد للعہ
قیمت فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

پنجاب میں بے چینی کے اسباب اور اس کا انسداد

(وہ تقریر جو راقم ایڈیٹر نے ۱۲ مئی کے مجمع میں کی جس کی رپورٹ اسی اخبار میں دوسری جگہ درج کی گئی ہے)

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (آل عمران ع۳)

اے اللہ۔ ملک کا مالک حقیقی تو تو ہی ہے۔ تو جسے چاہتا ہے اُسے ملک پر حاکم بنا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے دخل کر دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے اسے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے ذلت دیتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں سب خیر ہے اور تو سب باتوں پر قادر ہے۔ یہ ایک دعا ہے جو کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے سکھلائی ہے دعا کیا ہے پالٹکس کے متعلق ایک سچے مومن کے دلی خیالات کا نقشہ ہے۔ جب یہ سب کچھ منشاء ایزدی کے مطابق ہے تو اسی واسطے اطاعت خدا اور اطاعت رسول کے ساتھ ہی اطاعت اولی الامر کا حکم بھی لگا یا گیا ہے کہ حکام وقت کی اطاعت کرو۔ اور اسی کی بنا پر معلم اعلیٰ حضرت محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم ہے کہ تو حاکم وقت کی اطاعت کر اگرچہ وہ ایک سیاہ حبشی ہو اور اگر چہ تجھے اس سے حق تلفی کا اندیشہ ہو تب بھی بغاوت نہ کر بلکہ اس کی حکومت کا حق اُسے دے اور اپنا حق خدا سے مانگ۔ یہ کلمات کیسے پاکیزہ اور حکمت سے پُر ہیں جہاں کہیں ان پر عمل کیا گیا ہے وہاں امن وامان پورے طور سے قائم ہو گیا ہے۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے بہت مفصل اور مدلل تقریر فرمائی ہے اس واسطے مجھے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ تاریخ دنیا اس امر پر گواہی دے رہی ہے کہ ہر ایک ملک میں مختلف اقوام کی سلطنتیں اپنی قوت اور شوکت کے زمانہ میں ایسی زبردست ہوا کرتی تھیں کہ کسی کو وہم وگمان نہ ہوتا تھا کہ کبھی یہ سلطنت اس ملک سے اٹھ جاویگی لیکن آخر یہی ثابت ہوا کہ مالک الملک صرف خدا ہی ہے قدیم ہند میں پہلے وہ لوگ آباد تھے جن کو اصلی باشندے کہا جاتا ہے جن کو آریوں نے مغرب سے آکر نہایت بے رحمی اور ظلم کے ساتھ ہلاک کیا اور ذلیل کیا۔ خدا نے آریوں کو ان پر مسلط کیا ایسا ہی پھر آریوں پر خدا نے افغانوں اور مغلوں کو مسلط کر دیا اور پھر تھوڑے عرصہ کیواسطے پنجاب پر سکھوں کی قوم مسلط رہی اور اس کے بعد خدا کی حکمت کاملہ نے انگریزوں کو اس ملک پر مسلط کر دیا آرین لوگ ایران سے آئے تھے اور یہی وجہ ہے کہ وہ آرین کہلائے کیونکہ یہ لفظ ایران کے لفظ کے ساتھ ملتا ہے مگر ہند میں آکر بہت سی لڑائی جھگڑوں کے بعد وہ پرانے باشندوں کے ساتھ مل جل گئے اور ہندو کہلانے لگے جب اہل اسلام مسلمان بادشاہ حکمران ہوئے تو ان کے دانا لوگ حکام وقت کی اطاعت میں داخل ہوئے اور عزت اور آرام کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے اور ایسا ہی انگریزوں کے راج کے ہند میں قائم ہو جانے پر انہوں نے سلطنت کی خیر خواہی میں اور امن کے ساتھ زندگی گذارنے میں اپنا فائدہ دیکھ کر اس پر عمل کیا اور ہر طرح سے آرام پایا لیکن کوئی تیس سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ ان کے درمیان ایک شخص دیانند نام پیدا ہوا اس نے بظاہر مذہب کے نام پر اور دراصل پولیٹیکل رنگ میں بہت سے ہندوؤں کے خیالات کا رخ ایک ایسی طرف پلٹا کہ اس کے نتیجہ میں آج تمام پنجاب حکومت اور رعایا کے تعلقات کے لحاظ سے خوفناک صورت اختیار کر رہا ہے بہت سے آریہ ممبر سٹوڈنٹ لائف میں اور اس کے بعد پبلک لائف میں دیکھے ہیں اور بہت بے تکلفی سے انکے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا ہے ان میں دینی طور پر نیکی اور خدا پرستی کا کوئی میلان ہمنے نہیں پایا بلکہ عموماً سب کو ایک پولیٹیکل جوش کا گرویدہ دیکھا ہے مسلمانوں کو گالیاں دینا تمام انبیاء کے حق میں سخت کلامی کرنا۔ گورنمنٹ کو برا کہنا یہی اُن کا مذہب ہے یہی ان کا ایمان اور اسی پر ان کی تمام تقریروں اور تحریروں اور ظاہر اور خفیہ کیٹیوں کا دارومدار ہے چند پرانے ہندو جنہوں نے تمیز کیواسطے اپنا نام سناتن رکھا ہے ان میں ادب اور انکسار پایا جاتا ہے اور وہ اپنی حالت میں اچھے ہیں لیکن یہ لوگ جنہوں نے ہندو کے لفظ سے بھی نفرت کی ہے اور اپنا نام آرین رکھا ہے ان کا رویہ ایسا ناپاک ہے کہ اگر گورنمنٹ نے انکے لیڈروں کو برٹش قلمرو سے خارج کرنے کی تجویز کی ہے تو بہت ہی عمدہ کیا ہے اور میرے خیال میں خود خارج شدوں کو بھی برا نہیں منانا چاہیئے کیونکہ جب کہ وہ ہند سے ایسے بیزار ہیں کہ اس کیطرف منسوب ہو کر ہندو بھی کہلانا نہیں چاہتے تو پھر اس میں رہائش رکھنے سے کیا فائدہ۔ بہتر تو یہ ہے کہ جو نکہ وہ آرین کہلانے کے مشتاق ہیں انکو اسی کوہ ہندوکش کے راستہ سے جس سے گزر کر وہ آئے تھے واپس ایران ہی پہنچا دیا جاوے اس طرح افغانستان میں سے گزرتے ہوئے انکو ہندی گالیوں کے بڑے خیر خواہ امیر صاحب کی سلطنت کا حال بھی نظر آجائے گا اور کوئی جب کہ سرحد ایران تک پہنچ گیا تو جس پُرامن حکومت کے زیر سایہ رہکر انہوں نے ناشکری کی ہے اس کی کچھ قدر بھی انکو باقیماندہ عمروں میں معلوم ہو جائیگی۔

خیر یہ تو گورنمنٹ کا کام ہے کہ وہ سوچے کہ انکو کالے پانی بھیجنا چاہیئے یا سرخ پانی میں ہمارا مطلب اس وقت اس تقریر میں ان اسباب باطنی اور ظاہری کی طرف اشارہ کرنے سے ہے جنہوں نے آریہ کو یہ دن دکھلایا اور اپنی محسن گورنمنٹ کو ان امور کی طرف توجہ دلانا ہے جن سے ان خرابیوں کا آئندہ کیواسطے انسداد ہو جائے۔

اس فساد کا ایک اصل سبب تو حضرت مولوی نورالدین صاحب نہایت لطیف پیرایہ میں بیان فرما چکے ہیں کہ اسکی اصل جڑ ناشکری ہے دوم۔ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے آریوں پر اس خرابی کا آنا انکی اس شامت اعمال کیوجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے پاک انبیاء کی سخت توہین کی اور ہر ایک نبی کو جس کا نام قرآن شریف میں یا بائبل میں موجود پایا گندے لفظوں سے یاد کیا اور باوجود اس کے کہ ان کو بہت سمجھایا گیا وہ باز نہ آئے یہاں تک کہ خدا کے اس فرستادہ نے بھی جو کہ اس زمانہ میں تمام انبیاء کا ریپریزینٹیٹو (representative) ہے انکو سمجھایا اور نشانات بھی دکھلائے مگر ان کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور وہ جو انبیاء کا جانشین ہے اور اس زمانہ میں ان کا وارث اس کو خدا کی طرف سے تحریک ہوئی اور اسنے بذریعہ وحی الٰہی پاکر انکی نسبت اس بات کو شائع کیا کہ سیھزم الجمع ویولون الدبر یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا کہ خدا ان کو شکست دیگا اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے اور آخر کالعدم ہو جائیں گے یہ الہام کوئی تیس برس کا ہے جو آج پورا ہو رہا ہے اور اس سے پہلے بھی آریوں کو کئی ایک نشانات دکھلا کر اس بدعادت سے باز رہنے کی نصیحت کیگئی تھی چنانچہ دیانند کی شرارت جب بڑھ گئی تو اس کی موت کی نسبت بھی پیشگوئی کیگئی کہ خدا تعالیٰ اس موذی کو جلد تر دنیا سے اٹھائیگا اور ایسا ہی ہوا اور پھر لیکھرام نے مباہلہ کیا اور وہ بھی بموجب پیشگوئی کے مارا گیا ایسا ہی قریب کے ایام کی بات ہے کہ قادیان کے آریوں سومراج اور اچھر چند کی بدزبانی جو کہ وہ اپنے اخبار میں جو اسی مطلب کیواسطے نکالا گیا تھا کرتے تھے۔ تو ان کی نسبت پیشگوئی کی گئی تھی کہ ان کا خاتمہ اب قریب ہے چنانچہ وہ دونوں اپریل گزشتہ میں طاعون کیساتھ فی النار ہوئے ان سب سے بڑھکر یہ ہے کہ آریوں کی شوخی اور بدزبانی جب حد سے بہت بڑھ گئی تو حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر آریوں کی نسبت یہ پیشگوئی شائع فرمائی جو کتاب تذکرۃ الشہادتین کے مطبوعہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۶۶ میں درج ہے اور اس طرح سے ہے کہ

"وہ مذہب یعنی آریہ مذہب مردہ ہے اس کی موت دور نہیں ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ لیں گے"

ایسا ہی حضرت اقدس نے اپنی کتاب نسیم دعوت مطبوعہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۳ء میں لکھا تھا کہ آریہ لوگ وہ ہر ایک جوش مخص قوم اور سوسائٹی

کے لئے دکہلاتی ہے خدا کی عظمت ان لوگون کے دلون مین نہین قادیان کے آریہ خیال کرتے مین کہ ہم طاعون کے پنجہ سے رہائی یاب ہوگئے مین مگر کیا یہ بدزبانیان ور بے ادبیان خالی جائینگی سنو۔ اے غافلو! ہمارا اور اُن راستبازون کا تجربہ ہی جو ہم سے پہلے گذر چکے ہین کہ خدا کے پاک رسولون کی بے ادبی کرنا اچھا نہین ۔ خدا کے پاس ہر ایک بدی اور شوخی کی سزا ہے"

پھر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اپنی کتاب **قادیان کے آریہ اور ہم** مین جو کہ اس سال ۱۹ فروری مین شائع ہوئی یہ پیشگوئی کی تہی کہ "یہ لوگ نبیون کی تکذیب مین جنکی سچائی سورج کیطرح چمکتی ہے حد سے بڑھ گئے ہین خدا جو اپنے بندون کے لئے غیرت مند ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا وہ ضرور اپنے پیارے نبیون کے لئے کوئی ہاتھ دکہلائیگا پھر اسی رسالہ مین اشعار مین حضرت نے لکہا ہے ۔

اک ہین جو پاک بندے اک ہین دلون کے گندے ✽ جیتینگے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے
ان آریون کا پیشہ ہر دم ہے بدزبانی ✽ ویدون مین آریون نے شاید پڑہا یہی ہے
پاکون کو پاک فطرت دیتے نہیں ہین گالی ✽ پران سیہ دلون کا شیوہ سدا یہی ہے
افسوس سب دتون مین سب کا ہوا ہے پیشہ ✽ کس کو کہون کہ ان مین ہرزہ درا یہی ہے
آخر یہ آدمی تھے پھر کیون ہوئے درندے ✽ کیا جون ان کی بگڑی یا خود قضا یہی ہے
جس آریہ کو دیکہین تہذیب سے ہے عاری ✽ کس کس کا نام لیوین ہر سو وبا یہی ہے
نبیون کی ہتک کرنا اور گالیان بھی دینا ✽ کتون سا کہولنا منہ تخم فنا یہی ہے
لیتے ہی جنم اپنا دشمن ہوا یہ فرقہ ✽ آخر کی کیا امیدین جب ابتدا یہی ہے
دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے ✽ غم تو بہت ہین دل مین پر جان گزا یہی ہے
دنیا میں گرچہ ہوگی سو قسم کی برائی ✽ پاکون کی ہتک کرنا سب سے برا یہی ہے
ہم بد نہین ہین کہتے ان کے مقدسون کو ✽ تعلیم مین ہماری حکم خدا یہی ہے
پر آریون کے دین میں گالی بھی ہے عبادت ✽ کہتے ہین سب کو جہوٹے کیا اتقا یہی ہے
رکتے نہین ہین ظالم گالی سے ایک دم بھی ✽ ان کا تو شغل و پیشہ صبح و مسا یہی ہے
شرم و حیا نہین ہے آنکہون مین ان کے ہرگز ✽ وہ بڑھ چکے ہین حد سے اب انتہا یہی ہے
ہم نے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا ✽ اس نے ہے کچھ دکہانا اس سے رجا یہی ہے

پھر ایک اور جگہ اسی رسالہ مین حضرت اقدس لکھتے ہین ۔

مرے مالک تو ان کو خود سمجہا ✽ آسمان سے پھر ایک نشان دکھلا

وہ نشان یہی ہے جو کہ اس وقت خدا تعالیٰ دکہا رہا ہے کہ ان لوگون نے اپنی شامت اعمال کیوجہ سے اپنی بدی کو اس قدر بڑہایا کہ ان کے دماغون مین گورنمنٹ کے برخلاف شور و غل کا کیڑا ان کو بے آرام کرنے لگا اور ایسا بے آرام کیا کہ ان کو ہندوستان سے باہر نکال کر چھوڑا اب تو بڑے مشہور آریہ اخبار پنجاب سماچار کا طرز تحریر بھی بدل گیا ہے چنانچہ وہ تازہ پرچے مین لکھتا ہے کہ یہ کلچرڈ پارٹی کی زیادتیون کا نتیجہ ہے ۔

الغرض باطنی رنگ مین آریون کے اصل زوال اور اس روز بد دیکھنے کا سبب یہی ہے کہ ان مین روحانیت نہین اور خدا کے پاک بندون کو انہون نے گندی زبان کے ساتھ یاد کیا لیکن ظاہری رنگ مین ان کی شامتِ اعمال نے گورنمنٹ کے برخلاف منصوبہ بازی کیصورت اختیار کی ہے اور اس کی جڑ بھی دراصل دیانند کی تعلیم اور دیانند کالج کی تربیت ہے لاہور مین اور دوسرے شہرون مین شورش کے درمیان حصہ لینے والے عموماً آریہ مدارس کے طلباء اور آریہ سماجون کے ممبر ہی ہین گو ممکن ہے کہ کوئی بہولا بھٹکا مسلمان بھی ان کے ساتھ شامل ہوا ہو۔ مگر ایسے مسلمانون کی تعداد فی ہزار ایک سے زائد نہ ہوگی ۔ اور ایسا شاذ حکم معدوم کا رکہتا ہے پس ہماری رائے مین آئندہ کیواسطے اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے بہتر ہوگا کہ گورنمنٹ کے حکم سے ایسے کالجون اور مدرسون کو کچھ عرصہ کیواسطے بند کر دیا جائے جس کی زیر تربیت طیار ہو کر طلباء ایسے مفسد اور باغی اور شریر بن جاتے ہین اور دیگر تمام کالج اور مدارس کیواسطے قطعی حکم دیا جاوے کہ کوئی طالب علم جو اس کے جلسون مین شامل ہوگا وہ کالج اور مدرسہ سے خارج کیا جاویگا کیونکہ آئندہ نسلون کے درست کرنے کیواسطے اس زمانہ کے نوجوانون کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے ۔ اور موجودہ جسقدر لیڈران آریہ ہین وہ جتنے ہین سب کے سب کو گرفتار کر لینا چاہیئے ۔

چونکہ اس جگہ صاحب پریزیڈنٹ نے سب سے اول اس امر پر مفصل تقریر کر دی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کے کیا کیا احسان ہم پر ہین اور چونکہ اس جگہ زیادہ تر احمدی جماعت کے آدمی ہین ۔ جو حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتب اور اشتہارات اور عقائد اور اوامر سے آگاہ ہین ۔ اس واسطے مجھے اس امر کے متعلق لمبی تقریر کرنے کیضرورت نہین کہ گورنمنٹ برطانیہ کی فرمانبرداری اور دل سے شکرگزاری کے لئے کس قدر تاکیدی احکام حضرت مرزا صاحب شائع کر چکے ہین ۔ پریزیڈنٹ صاحب کے بعد حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے بھی اپنی تقریر مین کیا سچ فرمایا ہے کہ حضرت اقدس نے جو کچھ گورنمنٹ کے متعلق آج تک لکہا ہے اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بنتی ہے حضور کا خاندان ہمیشہ سے گورنمنٹ کی خیرخواہی اور وفاداری مین مشہور ہے چنانچہ غدر ۱۸۵۷ء مین آپکے والد صاحب نے پچاس سوارون کی امداد گورنمنٹ کو دی تہی اور اس کے بعد آپ نے اپنی ہر ایک تصنیف مین اور تقریر مین گورنمنٹ کی خیرخواہی اور دلی شکرگزاری کی سخت تاکید اپنی جماعت کو کی اور ہم اپنے دلی یقین سے یہ بات کہہ سکتے ہین کہ جس طرح فرقہ احمدیہ کے ممبر گورنمنٹ کی وفاداری اور شکرگزاری اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہین اس طرح ہم امید نہین کرتے کہ کوئی اور قوم سمجھتی ہو۔ آریون کے تو جو خیالات ہین وہ خود آجکل ظاہر ہو ہی رہے ہین ۔ ہندو کہتے ہین کہ ابھی کرشن اوتار آنیوالا ہے اور کرشن نے آمد اول مین جو جنگ کئے تھے اُن سے ظاہر ہے کہ آمد ثانی کے متعلق ان کے خیالات کیا ہون گے وہ کیا کریگا ۔ ہم مسلمانون کو بھی کسی خونی مہدی کے آنے کا انتظار لگ رہا ہے مگر ہم احمدیون کا تو یہ حال ہے کہ ہمارا مسیح آچکا ہمارا مہدی آچکا ۔ ہمارا کرشن بھی آچکا اس نے صاف حکم دیدیا ہے کہ اب کوئی مذہبی جہاد نہین تم امن کے ساتھ خدا کی توحید زمین پر پھیلاؤ اور گورنمنٹ انگریزی کا احسان مانون کہ خدا نے وہ تمہارے ہی واسطے اس ملک مین بھیج دی ہے تاکہ دنیا کے متعصب بادشاہون اور خونخوار امیرون کے ظلم سے تم محفوظ رہو ۔

پس مین اس مجلس مین ایک ریزولیوشن پیش کرتا ہون جو اگرچہ کئی ایک پہلو اپنے اندر رکہتا ہے مگر بحیثیت مجموعی ایک ہی مطلب رکہتا ہے اور وہ یہ ہے ۔

(ریزولیوشن اول) کہ یہ مجمع جو حسب ایماء حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود اس جگہ قائم ہوا ہے ان لوگون کے طرز اور چلن کو نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پہیلاتے ہین اور ان کے فعل و قول سے بریت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امن عام کو قائم رکہنے کی خاطر ان مفسدون کے بعض لیڈرون کو گرفتار کر کے انپر مقدمہ قائم کیا ہے یا انہ جلا وطن ہونے کا حکم دیا ہے اور یہ مجمع بلحاظ اس امر کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈکوارٹر مین قائم ہوا ہے ہندوستان بھر مین احمدی جماعت کے ممبرون کے حق مین دعائے خیر کرتا ہے کہ انہون نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری مین بالاتفاق ہر جگہ ایسے مفسدون کے ساتھ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی فرمانبرداری مین ایسے ہی ثابت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

برکت بی بی اہلیہ عنایت اللہ صاحب - مقام کنجاہ ضلع گجرات
محمد عمر صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس نیلی کوٹھی منصوری
سید محمد حسین صاحب گٹھالیان ستراہ پسرور
چودہری ولی داد صاحب کیبوہ باجوہ کلاس والہ ضلع سیالکوٹ
حسن محمد صاحب " " " " " "
مسمات جیوان معرفت مستری حسن دین راولپنڈی
محمد حسن صاحب داخلی بہان ضلع اٹک
عبدالغنی صاحب محلہ کٹڑہ چہ پالی کی منڈی ضلع الٰہ آباد
محمد اکبر صاحب رسول - گجرات
کیم - شادیوال خورد گجرات
حسین " " "
محمد حسین صاحب ساہووال گجرات
منشی نور احمد صاحب محرر سوم منسٹر سری نگر
اہلیہ وڑا ولد ماگی ارائین اراضی یعقوب سیالکوٹ

ڈائری

القول الطیّب

۱۸ مئی ۱۹۰۶ء - ظہر - فرمایا - مین نے خواب مین دیکھا تہا کہ بادل چڑھا ہے مین ڈرا ہون مگر کسی نے کہا کہ تمہارے لئے مبارک ہے - قرآن کریم سے بہی ثابت ہے کہ عذاب کو بادل کے رنگ مین دکہایا جاتا ہے یہ لوگ نشان پر نشان دیکہتے ہین مگر کچہہ پرواہ نہین کرتے یاد رکہو اللہ تعالےٰ اپنے فعل کو عبث نہین جانے دیگا جو اس کے فعل کو عملی رنگ مین عبث قرار دیتے ہین وہ ضرور پکڑے جاوین گے -

موسےٰ کے زمانہ کی طرح ایک نشان سے بڑہکر دوسرا نشان دکہایا جاتا ہے مگر ان کی فرعونیت فرعون سے بہی بڑہ گئی - اپنی تدبیرون پر بھروسہ رکہتے ہین مگر دیکہو کیسی اُلٹی منہہ پر پڑتی ہے - رائے ظاہر کی کہ طاعون اب روبہ کمی ہے اس کا کیڑا مر چکا ہے مگر دیکہو کہ اس سال تمام پچہلے سالون سے بڑہکر مری پڑی اور آئندہ دیکہیے کیا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بہی بڑہکر پڑے گی -

بعض عیسائیون کی درخواستون کا تذکرہ تہا جو ضلالت کے ظلمات سے نکل کر ہدایت کے نور مین آنا چاہتے تہے مین - فرمایا کسی کی غرض دین ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے سب سامان مہیا کر دیتا ہو بیکار لوگ

جو کسی کام کے نہ ہون صرف کہانے پینے اور روپیہ جمع کرنے کے فکر مین ہون ان کا انجام اچہا نہین ہوتا - ایسے لوگ بعد مین تکلیف دہ ثابت ہوتے ہین -

نادان دہریہ

لاہور کا دہریہ اپنے اخبار جیون تت مین مختلف حوادث ساوی اور طاعون سے بعض جگہ آدمیون کے تلف ہونے پر خدا تعالےٰ کی صفت رحیمیت پر اعتراض کرتا ہے اور نادان کو اتنا خیال نہین آتا کہ گورنمنٹ کسی بدمعاش کو جیل خانہ بہیجتی ہے یا کسی مجرم کو پہانسی کا حکم دیتی ہے تو کیا کبہی کسی دانا نے گورنمنٹ کو ظالم یا بے رحم قرار دیا ہے - ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دینا خود رحم ہے کیا نادان دہریہ کے نزدیک جیل کے داروغے اور سشن کورٹ کے جج سب ظالم اور سفاک ہین اور یہ محکمات سب بند کر دینے چاہئین -

کیا اہل فقہ حدیث کی قدر کرین گے

اخبار اہل فقہ مین ایک غزل چہپی ہے جس مین لکہا ہے کہ مرزائی کو "ہو نہین سکتی میسر نعمتِ خوانِ حدیث"

خیر - مرزائیون کو تو ہو سکتی ہے یا نہین - مگر مین اہل فقہ کی خدمت مین چند حدیثین پیش کرکے دریافت کرتا ہون کہ آخر اس نعمت سے کیا کچہہ حاصل ہوا ہے -

اوّل - عن ابی ھریرۃ قال فیما اعلم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ایک یہ بہی مجہے معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بہیجتا ہے - جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے -

دوم - عن ابی ھریرۃ قال - قال رسول اللہ صلعم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الحرب (رواہ البخاری) ابن مریم کو پڑہتے ہوئے یا اخت ہارون وغیرہ پر خیال فرمالیجئے کہ ابن مریم کمال مشابہت کے لئے مسیح موعود کو کہا گیا ہے -

فرمایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہے - ضرور ابن مریم تم مین منصف عادل نازل ہوگا کہ صلیب کو توڑیگا اور خنزیرون کو قتل اور لڑائیون کو موقوف کر دیگا -

سوم - قال رسول اللہ صلعم فی مرضہ الذی توفی فیہ لفاطمۃ ...... ان عیسیٰ بن مریم عاش عشرین ومائۃ سنۃ (رجالہ ثقات ولہ طرق) (مستدرک حاکم طبرانی)

فرمایا رسول اللہ صلعم نے - اپنی اس مرض مین جس کے ساتہہ انتقال فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہ عیسےٰ ابن مریم ایک سو بیس سال

چہارم - یخرج المھدی من قریۃ یقال لھا کدعہ (جواہر الاسرار)

فرمایا - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی نکلیگا ایک قریہ سے جسے کدعہ کہا جائیگا -

پنجم - عن انس - لا المھدی الا عیسیٰ بن مریم (رواہ ابن ماجہ)

انس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مہدی نہین الگ بلکہ وہی عیسےٰ بن مریم ہوگا

ششم - ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکونا منذ خلق اللہ السمٰوات والارض (رواہ الدارقطنی) + ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہین جو اہی تک جب سے آسمان و زمین پیدا کئے گئے ظاہر نہین ہوئے ایک تو یہ کہ خسوف ہونیوالی راتون (تیرہوین چودہوین پندرہوین) مین سے پہلی رات (تیرھوین) ماہ رمضان کو چاند گرہن لگیگا اور ایسا ہی کسوف ہونیوالی راتون مین سے درمیانی رات (اٹہائیسوین) کو سورج گرہن لگیگا - گواہ پیش ہو چکے - مگر مدعی نہ آیا -

ہفتم - شرح عقائد نسفی تمہاری معتبر کتاب مین من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ - امام کے معنے وہی جو جاعلک للناس اماما مین ہین نہ کہ من گہڑت - جو مر گیا باین حالت کہ اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے تو وہ جاہلیت کی موت مر گیا -

رپورٹ جلسہ قادیان در خیرخواہی گورنمنٹ

(جس کی مختصر رپورٹ گذشتہ اخبار میں شائع کی جاچکی ہے)

۱۲ - مئی ۱۹۰۷ء کو ۵ بجے قادیان میں ایک ضروری جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایماء اور ارشاد سے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے منعقد ہوا اس جلسہ کی غرض و غائیت یہ تھی کہ موجودہ شورش اور بے چینی میں ہمکو اور دوسرے لوگوں کو کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے اس جلسہ کے لئے پہلے سے ایڈیٹر الحکم اور مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا گیا تھا اور جلسہ سے پہلے منادی بھی کرا دیگئی تھی ۔ جلسہ میں آریوں کے سوا ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے مگر آریہ شامل نہیں ہوئے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں گورنمنٹ کے خلاف ایک جوش اور نفرت پیدا ہو رہی ہے اور انہوں نے بدقسمتی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہماری بھلائی اور بہتری اسی میں ہے کہ ہم گورنمنٹ کی مخالفت کریں یا احمق اتنا نہیں سمجھتے کہ گورنمنٹ نے ان پر اس قدر احسان کئے ہیں جنکو وہ شمار نہیں کر سکتے اور اس قسم کے بیہودہ خیالات کو پھیلا کر وہ کوئی فایدہ نہیں اٹھا سکتے ۔ جلسہ کے لئے ذیل کا اشتہار دیا گیا ۔

ایک نہائت ضروری جلسہ

آج مورخہ ۱۲ - مئی ۱۹۰۷ء بروز اتوار شام کے پانچ بجے بعد نماز عصر حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس اعظم قادیان کی ہدائیت اور ارشاد کے ماتحت ایک عام جلسہ کیا جاویگا جس میں پنجاب کی موجودہ بے چینی کے متعلق اہل ملک کو نہائیت مفید مشورہ دیا جاوے گا اور گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد کے برکات اور احسانات پر تقریریں ہوں گی ۔ ہر شخص جو اپنے ملک اور قوم کے ساتھ کچھ بھی ہمدردی رکھتا ہے اور اپنی ذاتی بھلائی کا خواہشمند ہے اس کا فرض ہے کہ اس جلسہ میں شریک ہو جلسہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے صحن میں ہوگا

المشتہر

مولوی محمد علی ایم ۔ اے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان
یعقوب علی ایڈیٹر الحکم سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

قریب پانچ بجے کے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی سب سے اول ایڈیٹر صاحب الحکم نے بحیثیت مشتہر جلسہ کھڑے ہو کر بیان کیا کہ ۔

صاحبان! آج کا جلسہ جس غرض کے لئے منعقد کیا جاتا ہے وہ اشتہار کے ذریعہ سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے اس جلسہ کو باقاعدہ بنانے کے لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ایک میر مجلس بنایا جاوے ۔ صاحبزادہ صاحب اس جلسہ کے لئے کیوں موزوں میر مجلس ہیں ؟ یہ ظاہر امر ہے آپکے خاندان کو گورنمنٹ عالیہ برطانیہ سے ہمیشہ وفاداری کے مخلصانہ تعلقات رہے ہیں چنانچہ آپکے دادا صاحب جناب مرزا غلام مرتضےٰ خان صاحب مرحوم نے ۱۸۵۷ء کے طوفان بے تمیزی میں پچاس گھوڑے اور سوار بھیجکر گورنمنٹ کو مدد دی تھی اور اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دیا تھا اور اس کے بعد ہمیشہ گورنمنٹ انگریزی اس خاندان کو سچا خیرخواہ اور وفادار دوست یقین کرتی رہی ہے آپکے محترم اور مقدس والد بزرگوار جو ہمارے امام اور پیشوا ہیں انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور وفاداری کے لئے جو کام کیا ہے اس کی تو نظیر ہی نہیں ملتی ۔ برابر ۲۵ پچیس سال سے آپ مسلمانوں کو یہی تعلیم دے رہے ہیں اور آج کا جلسہ بھی آپ ہی کی ہدائیت اور ارشاد کا نتیجہ ہے ایسی حالت اور صورت میں صاحبزادہ صاحب کا انتخاب آج کے جلسہ کی صدارت کے لئے بہترین انتخاب سمجھتا ہوں اور سکرٹری کے لئے میں حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے کا نام پیش کرتا ہوں مولوی صاحب ممدوح کیا بلحاظ اپنی قابلیت اور علم و فضل کے اور کیا اس حیثیت سے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری ہیں ایسے جلسہ کے لئے جو قوم احمدی کا نیابتی جلسہ ہو موزوں سکرٹری ہیں ۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ہر دو تجاویز منظور کی جاویں گی ۔

چنانچہ اکمل آف گولیکی کی تائید اور راقم (ایڈیٹر بدر) کی تائید مزید کے بعد بالاتفاق صاحبزادہ صاحب میر مجلس اور حضرت مولوی محمد علی صاحب سکرٹری منتخب ہوئے ۔

سکرٹری صاحب نے کھڑے ہو کر مختصر الفاظ میں اغراض جلسہ کو بیان فرمایا اور پھر صاحب صدر انجمن نے ایک تقریر فرمائی جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے ۔

تقریر صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب میر مجلس جلسہ

اس جلسہ کے منعقد ہونے کی غرض مولوی محمد علی صاحب بیان کر چکے ہیں اور اشتہار میں بھی آپ پڑھ چکے ہیں میں اس غرض کی تائید اور تشریح کے لئے چند باتیں بیان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں ۔

تھوڑے دنوں سے پنجاب اور ہند میں ایک قسم کی شورش پیدا ہو رہی ہے اور وہ لوگ جن کو ملک اور قوم کے ساتھ حقیقت میں کوئی ہمدردی نہیں ، ہمدردی کے رنگ میں خیالات بد پھیلا رہے ہیں اور اس طرح پر ہی نہیں کہ وہ گورنمنٹ کو تشویش میں ڈالتے ہیں بلکہ اہل ملک کو بھی خطرہ میں ڈال رہے ہیں ۔

اس موجودہ شورش کی ابتدا بنگالیوں سے ہوئی اور پھر یہ تحریک بدآتاً فاناً بجلی کی طرح پنجاب میں پھیل گئی ہے اور اب بعض بڑے بڑے شہروں میں خطرناک رنگ اختیار کرنے کو تھی ۔ کہ گورنمنٹ انگریزی نے (جو اپنی طاقت شوکت اور اپنی تدبیر سلطنت کے لئے ایک مشہور گورنمنٹ ہے) نہائت قابلیت کے ساتھ ذرین انصاف پہلوؤں کی بنا پر اس کے تدارک اور انسداد کی طرف توجہ فرمائی ہے جس سے یقین ہو گیا ہے کہ یہ متعدی مرض رک جائیگا اور خدا کرے کہ یہ فوراً رک جاوے تاکہ اہل ملک کو آنیوالے خطرہ کا سامنا نہ ہو اس فساد کی ابتدا جہاں تک واقعات سے پتہ لگتا ہے اور معلوم ہو سکتا ہے ۔ ہندوؤں سے ہوئی ہے اور ان کے گھروں میں ہی اس نے پرورش پائی ۔ ان کے اثر سے متاثر ہو کر بعض کم فہم مسلمانوں نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملائی ۔ مگر عام طور پر مسلمانوں نے اس کو اپنے لئے خطرناک اور مضر یقین کیا اور وہ اس سے الگ رہے ہیں اگر بعض بے تمیز مسلمان اور ضمیر فروش اشخاص ساتھ ہوئے تو وہ کسی گنتی میں نہیں ۔

آجکل راولپنڈی ، لاہور ، امرتسر میں یہ فساد بہت بری طرح پھیلا تھا ۔ جو بہت جلد دبا دیا گیا راولپنڈی میں ان شورہ پشت لوگوں نے انگریزوں پر حملے کئے اور لیڈیوں کی توہین کی گرجا گھر کو آگ لگا کر اسباب جلا دیا ۔ گورنمنٹ سکول کو آگ لگائی ۔ اس قسم کی حماقت کی کارروائیاں کر کے انہوں نے ظاہر کر دیا ہے کہ وہ ملک اور سلطنت کے بدخواہ اور دشمن ہیں ۔

اس قسم کی شرارتوں اور خباثتوں سے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچتے رہیں اگر وہ خدا پر قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر ایمان رکھتے ہیں تو ان کا مذہبی فرض ہے کہ

بغاوت اور فساد کے طریقوں سے بچتے رہیں

کوئی شریف اور عقلمند انسان ایک لحظہ کے لئے بھی یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی

عزیز الدین

محسن امن پسند - علم دوست اور عادل گورنمنٹ کے خلاف اپنے دل اور دماغ مین باغیانہ خیالات رکھے - عقل اور بغاوت ایک سر مین جمع نہین ہو سکتے -

ہم مسلمانون کو ہی نہین گورنمنٹ انگلشیہ کے ہر فرد رعایا کو یہی مشورہ اور اصلاح دیتے ہین کہ وہ ایسی شورہ پشتی اور شرارت کے خیالات کو اپنے دل سے نکالدے - ہندؤن کے توہم ذمہ وار نہین ہو سکتے - ہمارا کام فقط سمجھا دینا ہے اسلئے مسلمانون کو عموماً اور احمدیون کو خصوصاً یہ ہدایت کی جاتی ہے - یہ بھی سچ ہے کہ ہم احمدی ایسے جلسون اور تحریکون سے ہمیشہ بیزار رہے ہین - کیونکہ ہمارے امام کی یہی تعلیم اور ہدایت ہے اور کبھی کوئی احمدی ایسی تحریکون مین شامل نہین ہوا اور نہ ہو گا - بہر حال ہر شریف اور عقلمند مسلمان کا فرض ہو کہ وہ الگ رہے -

ان فسادات کے اسباب اور جڑ کچھ بھی ہون مگر جس ہتھیار اور اوزار سے لوگون کو بھڑکایا جاتا ہے وہ سودیشی کی تحریک ہے - مین نے سودیشی کے سوال پر بہت غور کیا ہے اور مین حیران ہون کہ اس تحریک کو ملک کی ترقی اور فارغ البالی کا جزو کیون قرار دیا گیا ہے اگر سودیشی کی یہی غرض ہے کہ صرف اپنے ملک کی چیزون کو استعمال کرو اور دوسرے ملک کی بنی ہوئی چیزون کو ردی مین پھینک دو - تو مین حیران ہون کہ کام کس طرح چل سکیگا -

کیونکہ یہ تحریک اور تجویز ترقی مین ایک رکاوٹ ہے اس سودیشی تحریک کا یہ اثر ہوگا کہ پہلے غیر ممالک کی اشیاء کا استعمال ترک کیا جاوے - پھر یہ ہوگا کہ پنجاب مین ہندوستان کے دوسرے حصون کی اشیاء نہ آئین - پھر پنجاب کے ایک ضلع مین دوسرے ضلع کی چیزین بند کی جاوین اور اسی طرح ایک گاؤن کی چیزین دوسرے گاؤن مین نہ جائین یہ طریق اگر خدانخواستہ اختیار کیا جاوے کیونکہ سودیشی کا اعلیٰ مقام تو یہی ہونا چاہیئے پھر ملک کی تجارت ہی خطرہ مین نہ پڑیگی بلکہ انسانی حوائج اور ضروریات کے لئے بھی دائرہ تنگ ہو جائیگا اور انسان مصیبت کے منہ مین دھکیلا جاوے گا - بہت سی حاجتین ایسی ہون گی جو اس کی زندگی کے لئے ضروری ہون گی - مگر وہ ان سے محض اس لئے فائدہ نہ اٹھا سکے گا کہ وہ سودیشی نہ ہون گی - پس غور کرو کہ یہ تحریک جس کو سودیشی کہا جاتا ہے ملک کو تباہ کرنے والی ہے یا اس کی بہبودی کا ذریعہ ہے - یقیناً یاد رکھو کہ سودیشی تحریک پر عمل کرکے اور اس کی حمایت کرکے انسان ہرگز ترقی نہین کر سکتا اور اس کے خیالات مین اولوالعزمی اور بلند حوصلگی پیدا نہین ہو سکتی پہلے غیر ملک کی اشیاء کے ساتھ نفرت پیدا ہوگی پھر اس کے باشندون کے ساتھ ان کے علم و ہنر اور صنائع سے بیزاری ظاہر کرے گا اور یہی نتیجہ موجودہ تحریک کا بھی ہوا ہے - تمام دنیاوی ترقیان اس امر پر منحصر ہین - کہ ہر قسم کی صنعتون اور حرفتون سے خواہ وہ کسی ملک اور کسی قوم کی ہون ان سے فایدہ اٹھایا جاوے - یہ تو دنیوی اور عقلی پہلو کے لحاظ سے سودیشی کا ضرر ہے - دینی طور پر مین دیکھتا ہون کہ سودیشی تحریک قرآن مجید کے خلاف ہے کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ تعالے نے بحر و بر انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کئے ہین پس اگر اس سے فایدہ نہ اٹھایا جاوے تو یہ آیت اس کو جھٹلاتی ہے کیونکہ خدا نے تو اس کو پیدا ہی اسی لئے کیا ہے -

دیکھنا چاہیئے - کہ انگریزون کے آنے سے پہلے ملک کی کیا حالت تھی اور کس قسم کے حادثات پیدا ہوتے تھے - امن کی جو حالت اور صورت تھی اور انصاف اور عدل جس طریق سے ہوتا تھا اس کی تصریح ایک لفظ سکھا شاہی کر رہا ہے اور اب بھی کسی اندھیر - ظلم اور بے انصافی کی مثال دینی ہو تو اس کا نام سکھا شاہی رکھا جاتا ہے - سکھا شاہی مین جان و مال ہر وقت خطرہ مین تھی اور مذہبی آزادی کا یہ حال تھا کہ اذان تک دینا جرم تھا - اور نماز پڑھنا تو گویا بغاوت تھی - مین کہان تک ان مظالم اور مصائب کا ذکر کرون جو مسلمانون پر ہو رہے تھے اور نہ صرف مسلمانون بلکہ تمام رعایا ان دکھون مین مبتلا تھی - ایسی حالت مین خدا تعالےٰ نے اپنا فضل کیا اور ایک دور دراز مقام سے

انگریزی گورنمنٹ کو بھیجدیا

جس نے آکر سب قومون کی دستگیری کی - انصاف اور امن کو ترقی دی اور تمام قومون کو یکسان مذہبی آزادی عطا کی - گورنمنٹ انگلشیہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے -

جس قدر احسانات گورنمنٹ برطانیہ نے ہم پر کئے ہین ہم انکو بیان نہین کر سکتے - پھر یہ کیسی ناشکری اور محسن کشی ہے کہ ایسی مبارک اور مفید گورنمنٹ کے خلاف شورش پیدا کی جاوے اور جہلاء کو اکسایا جاوے - مسلمانون خصوصاً احمدیون پر جو احسان اس گورنمنٹ نے کئے ہین وہ سب جانتے ہین - اس کی ایک نظیر ڈاکٹر مارٹن کلارک کا مقدمہ کافی ہے ایک پادری کے بالمقابل اس طرح پر انصاف کے اصولون کو ملحوظ رکھنا یہ چھوٹی سی بات نہین ہے ایسی باتون کا ایک لمبا سلسلہ مل سکتا ہے پھر اس پر بھی اگر کہا جاوے کہ انصاف نہین ہوتا تو یہ کیسا ظلم اور بے حیائی ہے - اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے کسی عیسائی اور مسلمان مین فرق نہین رکھا اور وہ انصاف کے لئے کسی قسم کی تفریق روا نہین رکھتی - باوجود ان احسانون کے یہ کیسی نمک حرامی ہے کہ قولی یا فعلی طور پر گورنمنٹ کے خلاف کرین -

کیا کوئی آج اس وجہ سے کبھی قتل ہوا ہے کہ اس نے اذان کہی ہے یا اسلئے کسی کو فرد جرم لگ کر سزا ملی ہو کہ اس کا قصور یہ ہے کہ اس نے نماز پڑھی ہے - اگر کوئی اس قسم کی نظیر ہے تو پیش کرو اور مین دعوے سے کہہ سکتا ہون کہ کبھی کوئی پیش نہین کر سکتا -

مین سچ سچ کہتا ہون کہ گورنمنٹ انگریزی نے چاہا ہے کہ تمام انسانون کے ساتھ یکسان سلوک ہو - اور وہ جن مصائب اور مشکلات مین مبتلا تھے ان سے انہین رہائی ملی اور اس نے کوشش کی ہے اور یہ اسی کی مہربانی کا نتیجہ ہے کہ آج ملک مین عام تعلیم پھیلی ہوئی ہے اور لوگ اپنے آپ کو مہذب اور تعلیم یافتہ قرار دے رہے ہین - اور گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہر قسم کی ترقیان کر رہے ہین اور پھر اس کی مخالفت یہی نہین کہ

محسن کشی ہوگی بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی جرم ہے

کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے - هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ - جب اس فرمان الٰہی کی تعمیل نہ ہوگی تو اس سے بڑھکر کیا ظلم ہو -

بار بار مین یہ لفظ کہنے پر مجبور ہون کہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کو مقرر کیا ہمارے احمدی بھائی غور کرین کہ کیا وہ ترقی جو انہون نے کی ہے اور جس روز سے ان کے سلسلہ کی اشاعت ہو رہی ہے اور جیسے سامان ان کو گورنمنٹ کے سایہ کے نیچے میسر ہین دوسری جگہ میسر آ سکتے ہین ؟ وہ بالاتفاق پکار اٹھینگے کہ ہرگز نہین -

مین یقیناً جانتا ہون کہ کسی اسلامی سلطنت مین بھی انہین یہ آزادی اور یہ سامان اشاعت میسر نہین آ سکتے - احمدی کبھی بھی صاحبزادہ عبد اللطیف اور مولوی عبد الرحمٰن صاحب کی شہادت کے واقعات کو بھول نہین سکتے - جو سر زمین کابل مین نہایت

بے دردی اور بے رحمی سے شہید ہوئے کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہون نے ایسا کونسا جرم کیا تہا جس کی پاداش دکہہ اور تکلیف کے ساتہہ جانستانی ہو ؟ کوئی نہین ۔ ان کا جرم اگر تہا تو فقط اتنا تہا کہ وہ **مرزا صاحب کے مرید تھے** ۔ اور پہر ان کا جرم یہ تہا کہ وہ مرزا صاحب کی تعلیم کے موافق امیر اور اس کے مشیرون کو جہاد کی تعلیم سے روکتے تہے جو انہون نے سمجہی ہوئی تہی اور بتلاتے تھے

کہ جہاد حرام ہے

اور ساتہہ ہی وہ ظاہر کرتے تہے کہ کوئی ایسا مہدی آنے والا نہین ہے جو آکر کشت و خون کریگا۔ اور انگریزون سے لڑیگا وہ انگریزی گورنمنٹ کے احسانات کو یاد دلاتے تہے پہر اس جرم اور اختلاف مین سنگسار کر دینا یہ اسلامی سلطنت کابل ہی کا کام تہا۔ ایسی حالت مین صاف طور پر بتاؤ کیا تم کابل مین ترقی کر سکتے ہو ؟ کبہی نہین ۔

ان واقعات کو یاد کر کے ہمارے دل مین گورنمنٹ انگلشیہ کی عظمت اور محبت اور بہی بڑہ جاتی ہے کیونکہ اگر ہم یہان نہ ہوتے تو ہم بہی قتل کئے جاتے خود ہماری مسلمان بہائیون نے ہم پر قتل کے فتوے دئے اور ہمارے مال اور اسباب اور عورتون کو لوٹ لینے کی اجازت دی اور گورنمنٹ انگلشیہ کے زیر سایہ نہوتے تو وہ کیا کچہہ نہ کر گذرتے اس لئے مین بلا تکلف یہہ کہتا ہون کہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہم کو رکہا۔ جس نے ہماری جان و مال اور آبرو کو محفوظ رکہا اور ہم کو اپنے ایمان و مذہب کی اشاعت اور پابندی کی پوری آزادی دی وہ ہماری پشت و پناہ ہے اگر ہمنے اسی سے مذہبی اختلاف کیا ہے اس نے سزا نہین دی مین ایک بات اور کہتا ہون ۔ اسے خوب یاد رکہو اور وہ یہ ہے کہ یہ فسادات بہی **غضب الٰہی** ہین ۔ لوگون نے گورنمنٹ کی قدر نہین کی اس لئے یہ عذاب ہے تاکہ لوگون کو ان کی کجروی کی سزا ملے اور وہ سدہر جاوین جیسے طاعون اور زلزلے آرہے ہین تاکہ ہر ایک دل کو پاک و صاف کرین اور کجیون کو دور کرین ۔ اسی طرح یہ عذاب بہی آیا ہے ۔ تاکہ سرکشی اور غداری کا مادہ دور کیا جاوے پس گورنمنٹ کی وفاداری کرو ۔ کہ اس عذاب سے تمہین نجات ملے ۔ اس گورنمنٹ کے بعد ایک اور گورنمنٹ ہے اس کے حضور بہی یہ شورشین ناپسند اور مکروہ ہین اس لئے اس سے ڈرو اور اپنے دلون کو صاف کرو ۔ اسی پر مین اپنے مضمون کو ختم کرتا ہون ۔

صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب نے ایک جامع تقریر فرمائی ۔ جس کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے ۔

بُت پرست شکر گذار نہین ہو سکتا

(خلاصہ تقریر حضرت مولوی نور الدین صاحب)

اولم یکفهم انا انزلنا علیک الکتب یتلی علیهم ۔ ان فی ذلک لرحمة وذکری لقوم یومنون (۲۱-۱) اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی تعریف مین فرماتا ہے کہ کیا کافی نہین کہ خدا تعالیٰ نے ایک کتاب بھیجی ہے جو دنیا کے واسطے رحمت ہے اور اس مین نصیحت کی باتین ہین اس پاک کتاب مین اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی کیواسطے ایک نشان مقرر فرمایا ہے فرماتا ہے ۔ یا ایها الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ۔ اے ایماندارو ! اللہ کی اطاعت کرو ۔ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو ۔ اور اپنے حکام کی اطاعت کرو ۔ اس آیت شریف مین سب سے اول خدا کی اطاعت کا حکم ہے جو ہمارا خالق ہے ہمارا رب ہے ہمارا مالک ہے ۔ حی اور قیوم خدا ہے ہمارے ذرہ ذرہ کا وہی خالق اور وہی مالک ہے ۔ روحون کا خالق بہی وہی ہے اس کا حق ہے کہ ہم کو اپنا مطیع بنائے ۔ ہمارا فرض ہے اس کی اطاعت کرین اس کے صفات سے آگاہی حاصل کرین ۔ پہر اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہم پر فرض ہے جس کی اطاعت ہمکو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے جیساکہ فرمایا ہے ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم ۔ واللہ غفور الرحیم (۳-۴) کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو ۔ تو میری اطاعت کرو ۔ خدا کے محبوب بن جاؤ گے خدا تمہارے گناہون کو بخشے گا اور خدا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے رسول کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم ہے کیونکہ وہ حصہ انتظامی کے مظہر ہین اولی الامر مین بادشاہ وقت ہے ۔ پہر صوبہ کا حاکم ہے پھر شہر کا افسر ہے ۔ پھر نمبردار ہے پہر محلہ کا چودہری ہے ۔ غرض انتظامی معاملات مین سب کی اطاعت کرنا انسان کا فرض ہے ۔ بعض لوگ اس آیت کے معنون مین لفظ منکم پر اٹکے ہین کہ اس سے یہ مراد ہے کہ تم مین سے کیا معنے صرف مسلمانون مین سے جو حاکم ہو اس کی بات مانو ۔ لیکن یہ بات درست نہین کیونکہ منکم کی مثالین اور بہی قرآن شریف مین موجود ہین جیسا کہ دوزخ والون کو کہا جائے گا ۔ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ ۔ کیا تمہارے پاس تم مین سے رسول نہین آئے تھے ۔ اس مین کفار کو کہا گیا کہ رسول تم مین سے آئے ۔ ظاہر ہے کہ وہ کافر تہے اور یہ مومن تو رسول کافرون مین سے کسطرح ہوئے ۔ پس اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول ان کے زمانہ مین تہے ان کے ملک مین تہے اور ان کی طرف رسول ہو کر آئے تہے اس تعلق کے لحاظ سے انکو منکم کہا گیا قدرت خداوندی کے عجائبات مین سے ایک یہ بات ہے کہ چونکہ مسلمانون کو آئندہ زمانہ مین ایسا واقعات پیش آنے تہے کہ وہ عیسائیون کے زیر حکومت رہین گے اسواسطے ابتدائے زمانہ نبوی مین بہی اس کی نظیر قائم کی گئی ہتی کہ مسلمانون کو عیسائیون کی ماتحتی مین کس طرح رہنا چاہیئے ۔ ابتدائے اسلام کے زمانہ مین جب کہ کفار نے مسلمانون کو عرب مین دکہہ دینا شروع کیا تو آن حضرت نے صحابہ کو فرمایا کہ حبشہ مین چلے جاؤ چنانچہ حبش کے عیسائی بادشاہ کے پاس آپکے صحابہ کو بہت امن ملا ۔ مسلمانون کو عیسائی سلاطین کے ماتحت امن ملنے کیطرف قرآن شریف کی یہ آیت بہی راہنمائی کرتی ہے وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی ۔ اور تو ضرور نصاریٰ کو مومنون کے ساتہہ مودت کرنے مین دوسرے لوگون سے بڑہکر پائے گا ۔

اس ملک کے ہندؤن نے خدا تعالیٰ کے اس فضل و احسان کا شکریہ ادا نہین کیا جو کہ آیۂ کریمہ وتری الفلک مواخر فیه ولتبتغوا من فضله ولعلکم تشکرون جہازون کی آمد و رفت کا جو نتیجہ ہے وہ خدا کا ایک فضل ہے جس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے تہا اور اس سے کیا تجارت مین اور کیا ساہوکارہ مین اور کیا زراعت مین اور کیا ملازمت مین سب سے زیادہ فائدہ ہندؤن نے ہی حاصل کیا ہے لیکن انہون نے ہی سب سے زیادہ ناشکری کی اور ان سے اس سے زیادہ کچہہ امید بہی نہین ہو سکتی کیونکہ جو مشرک اپنے حقیقی محسن خالق مالک رب کو چہوڑ کر ایک پتھر کے آگے سر جہکاتا ہے اس سے کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ کسی انسان کے احسان کو شکریہ کے ساتہہ دیکھے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے

احسانات کے مقابلہ میں انسان کے احسان ہی کیا ہو سکتے ہیں وہ جس نے خدا کے ساتھ ہی بغاوت کی ہو وہ اپنے ہمجنس انسان کے ساتھ کب نیک سلوک کریگا خدا تعالیٰ کے حضور اس ناشکر گزاری میں ہندو لوگ جو حصہ لے رہے ہیں وہ تو ظاہر ہی ہے لیکن آریہ لوگ دراصل ان سے بڑھ گئے ہیں کیونکہ خدا کی مخلوق ہو کر وہ کہتے ہیں کہ نہ ہماری رُوح کا وہ خالق ہے اور نہ ہمارے جسم کے مادہ کا وہ خالق ہے پھر زمانہ کو بھی خدا کا مخلوق نہیں مانتے یہ کس قدر ناشکری ہے جو ان لوگوں سے ظاہر ہو رہی ہے گورنمنٹ برطانیہ کے ذریعہ سے آریوں کو جو آرام اور فائدہ حاصل ہوا ہے زراعت میں اس سے ظاہر ہے کہ مدت کی بات ہے ایک دفعہ میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ پانچ کروڑ روپیہ کی جائیداد ہر سال مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل کر ہندوؤں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے۔ سرکاری ملازمت میں دیکھو تو تمام بڑے بڑے عہدے علی العموم ہندوؤں کے قبضہ میں ہیں اور کیا مجال ہے کہ کسی مسلمان کو معمولی دفتر کی کلرکی میں بھی حتی الوسع رہنے دیں۔ ہاں دفاتر کے چپڑاسی اور فراش مسلمان رکھے لئے جاتے ہیں۔ پھر مقدمات میں مسلمانوں اور بالخصوص احمدیوں کے ساتھ ہندو مجسٹریٹوں کا جو سلوک ہے وہ چندولعل اور آتما رام کے مقدمات کرنے سے ظاہر ہے کہ وہ مقدمہ جس کو ایک انگریز نے بغیر اس کے کہ ہمارے امام بلکہ اس کے خدام کو بھی کوئی تکلیف ہو ایک ہی روز میں فیصلہ کر دیا گیا اس پر ان لوگوں نے دو سال تک گورداسپور کی آمد و رفت کی جو تکلیف حضرت امام اور آپکے خدام کو دی وہ تاریخ زمانہ میں ایک یادگار رہے گی غرض ہمارے لئے تو امن کی اور کوئی صورت گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت رہنے سے بڑھکر ہے نہیں اور اس کے شکریہ میں ہمارے امام نے جو تحریریں آجتک شائع کی ہیں ان سب کو ایک جگہ جمع کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔

ازاں بعد قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے ایک فی البدیہ نظم پڑھی جو گذشتہ اخبار میں درج کی جا چکی ہے۔ اس کے بعد راقم (ایڈیٹر بدر) نے ایک مضمون پڑھا۔ جو اسی اخبار کے صفحہ ۲ و ۳ میں درج کیا گیا ہے اور مضمون پڑھکر پہلا ریزولیوشن پیش کیا۔

ریزولیوشن اول۔ یہ مجمع جو حسب ایماء حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود اس جگہ قائم ہُوا ہے ان لوگوں کے طرز اور چلن کو نہائت نفرت اور حقارت سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پھیلاتے ہیں اور ان کے قول و فعل سے بریت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے بہت سے تحمل و صبر کے بعد امن عامہ کو قائم رکھنے کیخاطر ان مفسدوں کے بعض لیڈروں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ کیا ہے یا انکو جلا وطن ہونے کا حکم دیا ہے یہ مجمع بلحاظ اس کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے ہیڈ کوارٹر میں قائم ہُوا ہے اور ہندوستان بھر میں احمدیہ فرقہ کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے کہ انہوں نے اپنے امام کے حکم کی فرمانبرداری میں بالاتفاق ہر جگہ اپنے مفسدوں کے ساتھ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی وفاداری میں ایسے ہی ثابت قدم رہے جیسا کہ ان کے امام کا منشاء اور فرمان تھا اور یہ مجمع یقین رکھتا ہے کہ احمدی جماعت ہند میں ہر جگہ آئندہ بھی انشاء اللہ اس نیکی پر ثابت قدم رہے گی۔

اس کے بعد مفصلہ ذیل چار ریزولیوشن شیخ یعقوب علی صاحب نے پیش کئے۔

دوسرا ریزولیوشن۔ صدر انجمن احمدیہ تمام احمدیوں کو (جیسا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا منشاء اور ہدائت ہے) آگاہ کرتی ہے کہ وہ اس قسم کے تمام جلسوں اور مجمعوں سے جنمیں گورنمنٹ کے خلاف کارروائی ہو قولاً و فعلاً جیسے ابتک الگ ہیں الگ رہیں اور انمیں ہرگز شامل نہوں اور نہائت وفاداری اور فرمانبرداری کیساتھ گورنمنٹ کو ایسے موقع پر جو مدد دے سکتے ہیں دینے کو ہر وقت آمادہ رہیں۔

تیسرا ریزولیوشن۔ صدر انجمن احمدیہ گورنمنٹ انگلشیہ کو یقین دلاتی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہر مرید ہر وقت گورنمنٹ کی وفاداری کے عملی ثبوت دینے کے لئے ہر قسم کی خدمت کرنے کو آمادہ ہے جو گورنمنٹ اس سے لینا چاہے۔

چوتھا ریزولیوشن۔ اس جلسہ کی روئداد سول ملٹری گزٹ اخبارات سلسلہ اور دوسرے اخبارات میں اشاعت کے لئے بھیجی جاوے اور ایک نقل صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کی خدمت میں ارسال ہو اور گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بذریعہ تار اطلاع دیجاوے۔

پانچواں ریزولیوشن۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی ترقی اقبال اور رفع شورش کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیجاوے۔

یہ تمام ریزولیوشن بالاتفاق پاس ہوئے اور بعد دعا جلسہ ختم ہُوا اور ۱۳۔ مئی ۱۹۰۷ء کو بذریعہ تار گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بمقام شملہ اطلاع دی گئی۔

آمد تحائف

وحی الٰہی یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اور یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ خدا کے مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے وقت میں نازل ہوئی تھی جبکہ قادیان میں آپکے پاس نہ کوئی آتا تھا اور نہ کچھ لاتا تھا اس وحی کے نزول کو آج تیس سال کے قریب عرصہ گذرتا ہے اور اس کے بعد ہزارہا انسان دور دور کے ممالک سے آئے اور ہزار ہا روپیوں کے تحائف مختلف اقسام کے لائے جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ لیکن یکم مئی ۱۹۰۷ء کے تازہ الہام یَاْتِیْکَ تَحَائِفُ کَثِیْرَۃٌ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام میں خاص طور پر اس کا ظہور ہونیوالا ہے اسواسطے ہمنے ارادہ کیا ہے کہ کچھ عرصہ کے واسطے ان تازہ تحائف کے تذکرہ کا سلسلہ اخبار میں جاری کیا جاوے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کے ایک تازہ نشان کا اظہار ہوتا ہے چونکہ اکثر تحائف حضرت کی خدمت میں ایسے طور سے پہنچتے ہیں کہ کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی مثلاً بعض لوگ ڈاک میں کوئی شئے بھیجدیتے ہیں اور بعض لوگ اپنا نام بھی نہیں لکھتے۔ جیسا کہ ایک دفعہ غالباً کراچی سے ایک پارسل آیا تھا کھولا تو اس میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی مگر فرستندہ کا نام آج تک معلوم نہیں ہوا اور بعض دوست یہاں آتے ہیں اور حضرت سے اندر یا باہر ملاقات کے وقت کوئی تحفہ پیش کرتے ہیں کبھی کسی کو دوسرے کی خبر ہوتی ہے کبھی نہیں ہوتی اس واسطے اس سلسلہ کو پورے طور پر نباہنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ سلسلہ مبائعین کا۔ تاہم تازہ وحی الٰہی کی عظمت کے اظہار میں چند واقعات کچھ عرصہ تک انشاء اللہ لکھے جائیں گے۔

اس جگہ سب سے اول خان صاحب **عبد المجید خان** افسر بگھی خانہ کپورتھلہ کے تحفہ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے گذشتہ جمعہ کو حضرت کے حضور پیش کیا ہے۔ خان صاحب اپنے علاقہ سے نہائت محنت اور تلاش کے بعد ایک بھینس جس کی قیمت مبلغ (۱۰۰) ہے اپنی گرہ سے خرید کر کے حضرت کے حضور میں لائے ہیں حضرت نے اس کی قیمت بھی ادا کرنی چاہی مگر خان صاحب نے باصرار قیمت

لینے سے انکار کیا اور عرض کیا کہ یہ حضور کی نذر ہے اور اس نیت سے میں لایا ہوں خان صاحب اپنے مرحوم الد محمد خان صاحب کی طرح حضرت کی محبت میں گداز اور سچے مخلص ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور انکو جزائے خیر عطا کرے۔ اس کے بعد قابل ذکر دو تحائف آموں کے ہیں جو صالح پور کٹک سے سید احمد حسین صاحب نے اور سید سعید الدین صاحب نے بذریعہ ریل بھیجے ہیں اور دونوں بلٹیاں پہنچ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کو جزائے خیر دے۔

ایک ہر دلعزیز ڈاکٹر استاد

ہماری مکرم دوست ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ پروفیسر میڈیکل اسکول آگرہ نے بسبب علالت طبع چھ ماہ کی لمبی رخصت حاصل کی ہے اگرچہ یہ صرف ایک رخصت ہی ہے تاہم بسبب اس کی میعاد کے لمبا ہونے کے اور شاید اس خیال پر کہ ایسی لمبی رخصتوں کے بعد عموماً ایسے سرکاری ملازم اپنی پہلی جگہوں پر واپس نہیں بھیجے جایا کرتے آگرہ اسکول کے طلباء نے جناب خلیفہ صاحب کی محبت کے جوش میں ان کی جدائی کے صدمہ کو محسوس کر کے ایک جلسہ کیا جس میں سنہری چھپا ہوا ایڈریس خوبصورت فریم میں رکھ کر خلیفہ صاحب کی خدمت میں ۲۸ اپریل ۱۹۰۸ء کو پیش کیا اور اس کے ساتھ ایک سفید پتھر کا بنا ہوا روضۂ تاج محل کا نمونہ حاضر کیا جو کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی چار سالہ اقامت شہر آگرہ کیواسطے ایک یادگار ان کے پاس رہے گی۔ اپنے ایڈریس میں طلباء نے ان باتوں کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے شاگردوں کو سبق دینے کیوقت نہایت محنت اور تحمل کے ساتھ ہر ایک بات طلباء کے ذہن نشین کراتے تھے اور کیا مدرسہ کے کمرہ میں اور کیا اس کے باہر ان کے ساتھ بے تکلفی اور خندہ پیشانی سے ملتے تھے ڈاکٹر صاحب موصوف کی بہت سی خوبیوں کو یاد کر کے طلباء نے اس ایڈریس میں ان کی جدائی پر دلی افسوس کا اظہار کیا اور بالآخر ان کیواسطے خداتعالیٰ کیطرف سے نزول برکات کی دعا کر کے اپنے ایڈریس کو ختم کیا۔ اس ایڈریس کے جواب میں جناب ڈاکٹر صاحب نے اپنے شاگردوں کی محبت کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ اپنا فرض ادا کیا اور اپنی خوش اخلاقی کا اصل محرک ان لفظوں میں بیان کر کے کہ شاگرد استاد کے ساتھ ایسا تعلق رکھتا ہے جیسا کہ بیٹا باپ سے۔ پروفیسروں اور اسٹوڈنٹوں کے واسطے مفید اصول کی بنیاد رکھی اس جدائی کے بیان میں انسانی جسم کے تحلیل ہونے اور انسان کی ہفت سالہ تبدیلی کا ذکر کر کے ڈاکٹر صاحب نے اپنی آخری تقریر کو بھی اپنے شاگردوں کے واسطے خالی از سبق آموزی نہ چھوڑا اور بالآخر گورنمنٹ انگلشیہ کے ذریعہ سے اس ملک میں علمی اشاعت کا ذکر کر کے گورنمنٹ کی وفاداری کے نہائیت ضروری مسئلہ کی طرف اپنے طلباء کو توجہ دلاتے ہوئے دعا کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

ہمیں اس امر کی خاص خوشی ہے کہ ہماری جماعت کے معزز سرکاری عہدہ دار اپنی محنت اور حسن کارگذاری اور گورنمنٹ کی سچی وفاداری کے سبب ہر جگہ ہر دلعزیز ہیں اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے صحت عطا فرمادے اور دینی دنیوی حسنات سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

عیسائیوں کا پیارا لال بھکڑ

بنولؔ کا عیسائی اخبار حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی متعلق طاعون پر تمسخر اڑاتا ہوا حضرت کو لال بھکڑ کے نام سے یاد کرتا ہے اور اعتراض کرتا ہے کہ پہلے مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا کہ طاعون سزا ہے۔ پھر الہام ہوا میرے مریدوں میں سے کوئی طاعون سے نہیں مریگا پھر الہام ہوا کہ قادیان میں طاعون نہ ہوگا۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے حضرت کو نہ کبھی ایسا کوئی الہام ہوا کہ میرا کوئی مرید طاعون سے نہ مریگا۔ یا قادیان میں طاعون کبھی نہ آئے گا۔ اور نہ کبھی کوئی ایسا الہام شائع ہوا لیکن عیسائی ایڈیٹر نے اپنے بزرگ انجیل نویسوں کی تقلید میں جھوٹی باتوں کے لکھنے میں اگر مشق حاصل کر لی ہے تو جو اس کا جی چاہے سو کرے ہم اس کو زبردستی روک نہیں سکتے۔ البتہ پادریوں کے کان کھولنے کیواسطے یہ سوال کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو تمہیں یہ وعدہ دیکر روپوش ہو گیا کہ ابھی یہ پشت گذر نہ جائے گی کہ میں واپس آؤنگا اور وہ جس کی قیافہ شناسی ایسی زبردست تھی کہ تیس روپیہ کی ناچیز رقم کے لالچ میں اسے پھانسی دلانے والے کو جلال کے بارھویں تخت پر بٹھاتا تھا اور وہ جو دنیوی سلطنت کے ہوس میں مریدوں کو کپڑے بیچکر تلواریں خرید کرنے کا حکم دیتا پھرا اور بالآخر دو چار سپاہیوں کے ہاتھوں صلیب پر چڑھایا گیا اس کو لال بھکڑ کہنا چاہیئے یا سیاہ بھکڑ؟ کاش کہ کالے عیسائی کچھ تہذیب کا سبق سیکھتے تو گوروں کا نام بھی بدنام نہ ہوتا۔

گورنمنٹ نظام توجہ فرمائی ہمیں یہ بات سنکر بہت افسوس ہوا کہ گورنمنٹ نظام میں ۴۴ ہزار روپیہ سالانہ عیسائی گرجوں اور واعظوں کو دیا جاتا ہے اور اشاعت اسلام کیواسطے وہاں سے کوئی واعظ مقرر نہیں۔

بدنام کنندہ اہل حدیث امرتسر کا اخبار ار ڈبنس گزٹ لکھتا ہے کہ اخبار اہلحدیث نے امرتسر میں کسی شاکتی کلب کے ہونے اور سرکار کے برخلاف لیکچر دینے کی خبر غلط شائع کی ہے افسوس ہے کہ یہ لوگ اہلحدیث کہلا کر بدنام کنندہ نکو نامے چند کے مصداق بنتے ہیں چہ اس واسطے کہ اہل حدیث (جن کو عوام وہابی بھی کہتے ہیں) کی تعداد مسلمانوں میں باوجود اتنے عرصہ سے ہونے کے بہت ہی تھوڑی ہے۔

نغمہ سرائی عندلیب گلشن احمد سید بشیرالدین محمود احمد

یوں الگ مثل شتر ویران میں جو چھوڑا ہمکو
نہیں معلوم کہ کیا قوم نے سمجھا ہم کو

کل تلک تو یہ نہ چھوڑے گا کہیں کا ہمکو
آج ہی سے جو لگا ہے غم فردا ہم کو

ہے خدا کے کرموں پر ہی بھروسہ ہمکو
نہ عبادت کا نہ ہے زہد کا دعوی ہم کو

دور الفت میں مزا آتا ہے ایسا ہمکو
کہ شفایابی کی خواہش نہیں اصلا ہم کو

تجھ پہ رحمت ہو خدا کی کہ مسیحا تو نے
رشتۂ وحدت و الفت میں ہے باندھا ہم کو

اپنا چہرہ کہیں دکھلائے وہ ربّ العزت
مدتوں سے ہے یہی دل میں تمنا ہم کو

گالیاں دشمن دیں ہم کو جو دیتے ہیں تو دیں
کام لیں صبر سے ہی ہے یہی زیبا ہم کو

کچھ نہیں فکر لگائی ہے خدا سے جب لو
گو سمجھتا ہے برا اپنا پرایا ہمکو

ایک ذرہ کی بھی حاجت ہو تو مانگو تجھ سے
ہے ہمیشہ سے یہ اس یار کا ایما ہم کو

زخم دل زخم جگر ہنستے ہیں کھل کھل کے کیوں
حالت قوم پر آتا ہے جو رونا ہم کو

کہیں موسیٰ کی طرح حشر میں بیتاب ہوں
جگ سکا ہے اسی دنیا میں یہ ڈر لگا ہم کو

ایک دم کے لئے بھی یاد سے اترے کیوں تو
کہاں معشوق ملیگا کوئی تجھ سا ہم کو

تجھ سے ہم کیوں نہ کریں امر پیار کہ ہے تو
دولت و آبرو و جان سے پیارا ہم کو

آدمی کیا ہے تواضع کی نہ عادت ہو جسے
سخت لگتا ہے برا کبر کا پتلا ہم کو

دشمن دین درندوں سے ہیں بڑھکر خونخوار
چھوڑ دے مت میرے مولا کبھی تنہا ہم کو

دیکھ کر حالت دیں خون ہوا ہے دل بھی
مر ہی جائیں جو نہ ہو تیرا سہارا ہم کو

دل میں آ آ کے تیری یاد اے پیارے خدا
بارہا پہروں تلک خون رلایا ہمکو

چونکہ توحید پہ ہے زور دیا ہمنے آج
اپنے بیگانے نے ہے چھوڑا اکیلا ہمکو

حق کو کڑوا ہی بتلاتے چلے آئے ہیں لوگ
یہ نئی بات ہے لگتا ہے وہ میٹھا ہم کو

جوش الفت میں یہ لکھی ہے غزل اے محمود
کچھ ستائش کی تمنا نہیں اصلا ہم کو

دجال کا گدھا

کرمفرمائے بندہ جناب مفتی صاحب - السلام علیکم - آپ صاحبان مین سے کسی نے شائد اس بات کو نوٹس نہین کیا کہ آجکل جو ریلوے انجن ایجاد ہوئے ہین اور جو عموماً ڈاک گاڑیون اور مسافر گاڑیون کے ساتھہ چلتے ہین - ان کی آواز ہوبہو گدھے کی طرح ہے اس مین بھی ضرور خدا کی حکمت تھی کہ عقل کے اندھون کو صاف طور پر خر دجال کا مطلب سمجھا دیا جاتا - جن کا یہ عقیدہ ہے - کہ ایک گدھا بجنسہٖ آئے گا اور لاکھون من انسان اور بوجھہ اٹھائے گا وغیرہ وغیرہ

چنانچہ اس گدھے کی تو اب صاف تشریح ہوگئی ہے اور دجال نے حال ہی مین ایسا گدھا بنا کر بھیجدیا - جو ہزارون لاکھون انسان ایک ہفتہ مین کہین سے کہین پہونچا دیتا ہے بشرطیکہ اس کو پوری تیزی سے چلایا جاوے -

نیاز مند - سلطان جہان

خوشی کے اظہار کا نمونہ

مکرمی مخدومی مفتی صاحب سلمہٗ ربہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بتاریخ ۷ - مارچ ۱۹۰۷ء اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے ہان مولود مسعود عطا فرمایا - جس کے حق مین مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کرائی گئی کہ اللہ تعالےٰ اس کو خادم دین اور عالم باعمل بنا وے اور عمر دراز عطا فرماوے اور آن حضرت اقدس جناب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی اور مولود مسعود کا نام عبد الحق رکھا -

دیگر مولود مسعود کی چالیس روزہ عمر تک اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کی حقانیت وصداقت مین ڈوئی کاذب الیاس و الٰہی بخش کاذب موسےٰ کی موت اور پنڈت سومراج و اچھر چند آریہ قادیان کی خانہ برداری کا اظہار فرمایا اور ۷ - مارچ ۱۹۰۷ء والی پیشگوئی کو اس کے پورے لفظون مین پورا کیا اور ثلج والی پیشگوئی کا کئی طرح اختتام فرمایا - جو لوگون کی طمانیت وسکینت قلب کے واسطے روشن نشان ہین اس خوشی مین خاکسار نے بمد اعانت ریویو آف ریلیجنز ہمیشہ کے واسطے تا حیات خود مبلغ للعہ سالانہ دئے ہین لہذا آنمکرم اس عریضہ کو اپنے اخبار گوہربار مین اشاعت فرمادین تا کہ کوئی اور صاحب بھی اس نیک نمونہ سے مستفید ہون -

خاکسار محمد سرفراز خان احمدی بدوملی ضلع سیالکوٹ

حقیقۃ الوحی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :: حامداً ومصلیاً

الحمد للہ الذی اتانا الذکر الحکیم ومن علینا بھدایت الصراط المستقیم والقیٰ فی روحنا مایطمئن بہ روعنا ونصلی صلوات علی سیدنا المرسلین ونسلم تسلیمات علی خاتم النبیین وعلی الہ الطاھرین الزاھرین وعلی خلفائہ الراشدین المھدیین الی یوم الدین -

امابعد طالبان حق اور جویندگان نجات دارین پر واضح ولائح ہو کہ کتاب حقیقۃ الوحی من تصنیف حضرت العزت خاتم الخلفاء المہدیین المسیح الموعود والمھدی المعہود حجۃ اللہ علی العالمین جری اللہ فی حلل الانبیاء جناب میرزا غلام احمد مصداق انا انزلناہ قریباً من القادیان علیہ الصلوٰۃ والسلام من اللہ الرحمٰن ۱۵ - مئی ۱۹۰۷ء مطابق ۲ - ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ کو مطبع میگزین واقع قادیان مین بحسن سعی ناظم مطبع طبع ہوکر فیض رسان عالمیان جو طالبان نجات دارین ہین ہوئی - والحمد للہ اس کتاب مین صدہا وہ آیات بینات الٰہیہ اور نشانات اور معجزات اسلامیہ جمع کئے گئے ہین جن سے صداقت سلسلہ حقہ احمدیہ کی اور تصدیق دعاوی حضرت اقدس کی اہل انصاف پر کالشمس فی نصف النہار واضح ہوجاتی ہے اور پھر یہ نشانات وہ ہین جو تازہ بتازہ حضرت اقدس کے ہاتھہ پر واقع ہوئے ہین جن کی شہرت تمام دنیا مین واقع ہوچکی ہے وللہ الحمد ناظرین کی خدمات مین ملتمسانہ گذارش ہے کہ اس تیرہ صدی مین کسی مجدد یا مامور من اللہ کے لئے اس قدر نشانات صداقت کے اور آیات بینات الٰہیہ کے سوائے خاتم النبین و سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالےٰ نے جمع نہیں فرمائی وللہ الحمد اگر کسی کو دعویٰ ہو تو اپنے دعوے کو ثابت کرے یا خود ایسے نشانات بینہ کا مظہر بنے وانیٰ لہ ذالک - معھذا یہ نشانات مندرجہ کتاب مشتے نمونہ از خروارے ہین بہ نسبت ان نشانات کے جو حضرت حجۃ اللہ کے ہاتھہ پر اللہ تعالےٰ نے صادر فرمائے اور وقتاً فوقتاً صادر فرما رہا ہے - علاوہ ان صدہا نشانات کے وحی اور الہام اور مکاشفات کے حقائق اور معارف اس کتاب مین ایسے بیان فرمائے گئے ہین کہ جن سے ناظرین واقف ہوکر پورے طور پر مابہ الامتیاز درمیان وحی آلہی اور وساوس نفسانی کے حاصل کرسکین گے - اور حقیقت وحی آلہی کی اسے معلوم ہوجاوے گی کہ پھر شیاطین الانس والجن کے فریب اور دھوکہ مین نہین آوینگے والتوفیق من اللہ تعالےٰ کتاب موصوف قریباً ۰۰ ۷ صفحہ پر نہائت خوش خط کاغذ عمدہ تقطیع ۲۰×۲۶ - اور نیز اکثر نشانات کو عربی عبارت فصیح وبلیغ مین بھی جمع کیا گیا ہے جو بطور رسالہ جداگانہ کے بھی طبع کرایا گیا ہے تاکہ عرب اور مصر وبغداد وغیرہا ملکون مین جن مین زبان عربی کا محاورہ ہے پہونچایا جاوے اور طالبان علم ادب عربی کو مہارت اور ملکہ راسخہ لسان عرب مین حاصل ہوجاوے - واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

کتاب چھپکر طیار ہوگئی ہے اور جلدین ہورہی ہین - مجلد ہوکر فروخت ہوگی - قیمت فی جلد للعہ ہے جو کہ (قطع نظر اس کے مضامین کے) بلحاظ اس خرچ کے بھی جو اس کی لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ پر ہوچکا ہے معمولی ہے - درخواست محافظ کتب خانہ حضرت کے نام ہونی چاہیئے - بعض غلطی سے دفتر بدر مین درخواست بھیجدیتے ہین اور اسی خط مین دفتر بدر کے متعلق مین کچھہ باتین لکھدیتے ہین جس سے تعمیل مین نہ صرف دقت ہوتی ہے بلکہ وہی کارڈ مختلف دفاتر مین بعد تعمیل بھیجا جانے کے سبب دیر بھی ہوجاتی ہے اور بعض اوقات خط ضائع بھی ہوجاتے ہین اس واسطے تاکید ہے کہ کتاب حقیقۃ الوحی کے واسطے تمام درخواستین بنام محافظ کتبخانہ حضرت ہون اور اس خط مین اور کوئی بات درج نہو - والسلام

المفتی

۶۹ غسال کے پیچھے نماز - ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ غسال کو نماز کے واسطے پیش امام بنانا جائیز ہے - فرمایا یہ سوال بے معنی ہے - غسال ہونا کوئی گناہ نہین - امامت کے لائق وہ شخص ہے جو متقی ہو نیکوکار عالم باعمل ہو - اگر ایسا ہے تو غسال ہونا کوئی عیب نہین جو امامت سے روک سکے -

رسید زر

عـ۱۶۱۲ حکیم علی احمد صاحب ے ر
عـ۱۵۴۸ احمد نور صاحب عہ ر
عـ۱۶۰۶ اللہ دو (؟) یا صاحب ے ر
عـ۵۸۹ نور دین صاحب ے ر
عـ۱۱۴۷ ماسٹر عبد الحق صاحب ے
عـ۱۶۱۷ قادر بخش صاحب عا
عـ۱۶۲۰ قطب شاہ صاحب ے ر
عـ۳۸۷ تاج محمود صاحب عا
عـ۱۵۵۲ بابو نظام الدین صاحب عہ ر
عـ۱۹۶ قاضی فضل الہی صاحب ے ر
عـ۱۲۱ حکیم شاہنواز صاحب ے ر
عـ۱۶۰ چودہری حسین بخش صاحب ے ر
عـ۱۲۹۴ بابو محمد اسحق صاحب ے ر
عـ۱۶۱ سردار خان صاحب عہ ر
عـ۱۵۹۲ سرفراز خان صاحب عا
عـ۱۱۴ مدد علی صاحب ے ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

محمد دین صاحب چک ۱ دہیر کہ نہر جہلم
نفضلدین صاحب 〃 〃 〃
سید محمد صاحب 〃 〃 〃
احمد خان صاحب 〃 〃 〃
میاں بختیار صاحب 〃 〃 〃
غلام محمد صاحب 〃 〃 〃
رحیم بخش صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
علی محمد صاحب 〃 〃 〃
غلام محمد خان صاحب 〃 〃 〃
رحمت ولد چانن چھٹ (لودیانہ)
محمد بخش صاحب 〃 〃 〃
نور بخش صاحب 〃 〃 〃
کرم بخش صاحب 〃 〃 〃
میاں بوٹا 〃 〃 〃
کمال الدین صاحب 〃 〃 〃
رحمت 〃 〃 〃
نبو 〃 〃 〃

نتھو چھٹ لودیانہ
مولا بخش 〃 〃 〃
کیسر 〃 〃 〃
کرم بخش صاحب 〃 〃 〃
برکت علی صاحب 〃 〃 〃
فتح محمد صاحب 〃 〃 〃
ابراہیم 〃 〃 〃
نوجا 〃 〃 〃
محمد اکبر صاحب 〃 〃 〃
مولا بخش 〃 〃 〃
قاسم 〃 〃 〃
لہر خان صاحب نمبردار
چک جتا ضلع سیالکوٹ
محمد شاہ چک اسکندر کہاریاں
تاج بی بی 〃 〃 〃
زینب بی بی 〃 〃 〃
زینب زوجہ عبد اللہ 〃 〃 〃
منشی ابراہیم صاحب سوہل خورد
ضلع گجرات
فضل داد صاحب دہوال ضلع
گجرات
مسمات حاکم بی بی اہلیہ حکیم
احمد الدین صاحب نقلنویس
کچہری سیالکوٹ
مسمات عائشہ بی بی دختر حکیم
احمد الدین صاحب سیالکوٹ
چودہری اللہ داد صاحب سیالکوٹ
احمد خان صاحب 〃 〃
رحمت خان 〃 〃
محمد 〃 〃 〃
ہاشم 〃 〃 〃
میاں خان 〃 〃 〃
عائشہ بی بی 〃 〃 〃
رابعہ بی بی 〃 〃 〃
سرداراں بی بی 〃 〃 〃
حسین بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ اللہ داد صاحب 〃 〃

ولی داد صاحب پٹیالہ ساہیاں گجرات
کرم داد صاحب 〃 〃 〃
حشمت بی بی والدہ ولی داد
صاحب پٹیالہ ساہیاں گجرات
کرم بی بی زوجہ ولی داد صاحب
بہشت بی بی زوجہ احمد جان
نواب پسر احمد خان صاحب
پٹیالہ ساہیاں گوجرات
عمر بی بی دختر حسین بخش صاحب
پٹیالہ ساہیاں گوجرات
سلطان علی صاحب
دہوا ضلع گوجرات
عصمت اللہ صاحب دلاور شن (؟)
صاحب گڑہ کہوہار گجرانوالہ
غلام محمد صاحب تخت ہزارہ
شاہ پور
غلام جیلانی صاحب شروعہ ہوشیارپور
لیکڑ خان صاحب 〃 〃
گلاب 〃 〃 〃
چودہری اروڑا صاحب ملہ چہٹ
سیالکوٹ
حسین بخش 〃 〃 〃
سدا 〃 〃 〃
ابراہیم 〃 〃 〃
کرم الدین صاحب اورسیر ڈاک لائن
ریاست جموں
مسمات فاطمہ بی بی اہلیہ ابراہیم
صاحب چونڈہ سیالکوٹ
مسمات عمر بی بی زوجہ نظام الدین
صاحب چونڈہ سیالکوٹ
محبوب علی پسر رحمت علی
شاہ صاحب خان پور سرسنگ (؟)
مسمات رحمت بانو دوالمیال
جہلم
اللہ دتا۔ اوڈھرہ۔ بھیرہ شاہ پور
مسمات طالع بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ خدا بخش 〃 〃 〃

بابو عطا محمد صاحب بدو ملی
احسان الہی صاحب قریشی
مٹھو بھاٹیکی۔ گوجرانوالہ
اللہ داد صاحب پٹواری حلقہ
لوہاسد ہا۔ تحصیل و ضلع گجرات
مسمات زیب النساء بنت
سید قاسم علی صاحب محلہ
ٹڈی ڈاہپ بھیرا بچ (؟)
نبی بخش صاحب شروعہ ہوشیارپور
عبد العزیز 〃 〃 〃
لیکڑ 〃 〃 〃
ولایت خان 〃 〃 〃
غلام جیلانی 〃 〃 〃
راجولی کنسٹبل عـ۲۹۲ کہوہار
ضلع گوجرات
میاں دین صاحب لوہار
بھیرہ۔ شاہپور
مسمات رحم بی بی مدرسہ زنانہ چونڈہ سیالکوٹ
مسمات حسین بی بی 〃 〃 〃
مسمات جان بی بی 〃 〃 〃
مسمات عمر بی بی 〃 〃 〃
میاں صدر الدین صاحب لقاپور سیالکوٹ
مولوی محمد اسمعیل صاحب 〃 〃
منشی محبوب عالم صاحب 〃 〃
حیات بی بی 〃 〃 〃
کرم الہی صاحب 〃 〃
بیگم بی بی 〃 〃 〃
محمد حسین صاحب ولد کرم الدین
صاحب چنگا بنگیال گوجرخان
سندہی خان صاحب شروعہ ہوشیارپور
قاضی برکت علی صاحب کہیوہ باجوہ
ضلع سیالکوٹ
لطیف علاقہ کسک مکھیہ نمک ضلع جہلم
دراجہ 〃 〃 〃
حبیب 〃 〃 〃
پناہ بی بی 〃 〃 〃
وارث 〃 〃 〃

جلال علاقہ کسک مکھیہ نمک جہلم
مہری 〃 〃 〃
سرداراں 〃 〃 〃
بابو 〃 〃 〃
شریف 〃 〃 〃
مسمات سرداراں بی بی 〃 〃
فتح بی بی 〃 〃 〃
مسمات رکھی 〃 〃 〃
مسمات صوبان 〃 〃 〃
محمد دین صاحب 〃 〃 〃
امام الدین صاحب گھوکہر کڑیانوالہ
ضلع گجرات
منشی اللہ دتا صاحب ماگٹ
حافظ آباد گوجرانوالہ
امام الدین صاحب معہ اہل بیت
نتوکے رعیہ سیالکوٹ
غلام فرید صاحب شکار گر داسپور
مسمات اللہ جوائی والدہ
غلام محمد صاحب چک ۹۹ سرگودہا نہر جہلم
مسمات رسول بی بی 〃 〃
مسمات محمد بی بی 〃 〃
مسمات حسن بی بی 〃 〃
مسمات بیگم بی بی 〃 〃
مسمات عائشہ بی بی 〃 〃
ظفر اللہ خان فرزند عبد اللہ خان
صاحب بہلول پور لائل پور
رازاں بی بی 〃 〃
میاں حسن محمد صاحب آبادکار
چک ۸۴ شاہ پور
اہلیہ میاں حسن محمد صاحب
حسین بخش صاحب ملوچہرت (؟)
ضلع سیالکوٹ
عبد الرحمان صاحب قصاب
صدر بازار نوشہرہ
مسمات سبرائی بنت ممنا (؟)
علی پور بہنی میر حسین ضلع ملتان
مسمات بہاگن بنت حکیم

علی پور بہنی میر حسین ضلع ملتان
مسمات بخت بہری 〃 〃 〃
امام الدین واتہ زیدکا سیالکوٹ
دولت بی بی 〃 〃 〃
عائشہ بی بی 〃 〃 〃
عبد العزیز صاحب رنگریز
کٹرہ جہیل سنگھ امرتسر
محمد دین صاحب سید غلام شاہ
لورنگ گجرات
محمد دین صاحب لورنگ گجرات
شمس الدین صاحب 〃 〃
نادر علی شاہ صاحب سب جسٹرار
چکوال
عبد اللہ و غلام حسن
پسران غلام حامی
مسمات حسین بی بی
مسمات طالع بی بی
برکت بی بی
فضل حسین
[illegible]
اہلیہ وزیر خان صاحب ٹرینڈ ماسٹر
اسلامیہ سکول امرتسر
عبد الرحمن صاحب 〃 〃
عبد الکریم صاحب 〃 〃
غلام رسول صاحب طالب علم
شادیوال گوجرات
فیروز خان صاحب نمبردار ارہون (؟)
میاں عبد الحکیم صاحب سوا
تریٹے مردان
احمد بیگ صاحب کڑیانوالہ
ضلع گجرات
احمد خان صاحب پٹواری
حلقہ بھمبر ریاست جموں
علی محمد صاحب
مسمات بانی
احمد
شریف
[illegible]
جان محمد صاحب ساکن قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ختم ہوگیا ہے اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ مجلد صہ ۔ درثمین مجلد ۸ ر غیر مجلد ۶ ر رہیگی خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاویگی

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامت ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر بڑی بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لیئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی کو ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی ۔ لغات القرآن ہر دو حصہ ایک ہزار سیقم)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا نہایت ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا ۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں ۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب ہی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے ۔ والسلام

مرزا غلام احمد

سر الشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں ۔ قیمت ار

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وعبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں حضور نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے قیمت ۱۰ ر

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱ ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۱ ر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت مہر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں قیمت ۱۲ ر

روزانہ اخبار عام

تازہ تبازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں ۔ منیجر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ الحمد للہ کہ فاضل اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں ۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماویں ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ ر ایں دعا از من و از جملہ جہان آمین باد ۔

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھ ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں انکی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جائیگی اور پھر فیصلہ ہوگا خط وکتابت میرے نام ہو ۔ ایڈیٹر

۴ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست کوہ قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار کسی مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم پر ہوگا ۔ ایڈیٹر

۵ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان ہیں خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گوئیکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بھی جانتا ہے ۔ کوئی صاحب ضرور کوشش کرکے کسی نیک عمدہ زمیندار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادیں عمر ۲۸ سال ہے کم ہے اور حیثیت بھی اچھی ہے ۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں خط وکتابت مجھ سے ہو ۔ ملک آف گوئیکی از قادیان

مباحثات نور الدین — یہ کتاب اسم بامسمیٰ زیر طبع ہے جو حکیم الامۃ کی زبردست تقریروں اور مباحثات پر مشتمل ہے جو انہیں بادشاہی درباروں میں ہیکچر گاہوں میں مخالفین اسلام (آریہ عیسائی وغیرہ) سے کرنے پڑے قیمت قریباً عہ روپیہ پیشگی قیمت ارسال کرنیوالوں کو محصولڈاک معاف ۔ سچے مذہب کی شناخت (مصنفہ ماسٹر عبد الرحمٰن) تعلیم الاسلام بجواب نیرنگ اسلام ۔ عیسائی مذہب کی حقیقت ۔ سکھ و مسلم کا لیکچر ۔ مر

انگریزی ترجمہ براہ اہل دانش ۔ یہ رسالہ ماضی اور مضارع حال وغیرہ جملہ قواعد اردو گرامر کے طرز پر طیار ہوا ہے اس رسالہ کی مدد سے لڑکوں نے ایک سال میں دو جماعتوں کا کام کرلیا ۔ المشتہر ماسٹر عبد الرحمان از قادیان

اے جہان منتظر خوش باش کآن دلستان ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ ۔ آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۰ مئی ۱۹۰۷ء

چہ گویم باتو گرامی چہا در قادیان بینی ۔ ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۶ ۔ نمبر ۲۲

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلاء میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فایدہ پہونچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور یہ کہ عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم ۔ ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام ۔ دامن پاکش بدستما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن ۔ جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود ۔ آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال ۔ وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست ۔ ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک واز خبر ہائے معاد ۔ ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است ۔ منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست ۔ منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین ۔ آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست ۔ ہر کہ انکاری کند از اشقیاست

یک قسم مذہبی انان عالیجناب ۔ نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

معاونین درجہ اول جنکو عہ اخبار جاری کرنے کا حق حاصل ہے ۔ صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ۔ سے

مابعد ۔ قلعہ

فی پرچہ ۔ ۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملسکیگا۔

رسیدیں اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ہدیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔

مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ہ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہیں

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

پگٹ مسیح پگٹ جس کے متعلق حضرت کی پیشگوئی سے احباب آگاہ ہیں وہ اپنے مکان میں چھپا ہوا رہتا ہے کسی سے ملنا جلنا گناہ خیال کرتا ہے۔ گذشتہ ڈاک ولایت میں ایک اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص کسی حیلہ بہانہ سے اسکے مکان کے اندر داخل ہوا۔ وہ بیان کرتا ہے۔ کہ پگٹ کے پاس بہت سی عورتیں رہتی ہیں جو کہ اس کی مریدیں اور مرد بہت کم ہیں۔ کھانا وہ اکیلا ہی کھاتا ہے اور اُن عورتوں میں سے باری باری اس کی خدمت میں مصروف رہتی ہیں صاحب اخبار لکھتا ہے کہ چونکہ پگٹ مسیح ہے اس واسطے ضروری ہے کہ اسکے ساتھ عورتیں رہا کریں جیسا کہ پہلے مسیح کے ساتھ رہا کرتی تھیں لیکن بعض باتوں میں یہ مسیح پہلے مسیح سے اختلاف رکھتا ہے جس میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ غریب تھا آوارہ پھرتا تھا۔ سر رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی اور یہ ایک بڑی شاندار کوٹھی میں جس کے ارد گرد ایک باغ ہے بڑے آرام سے رہتا ہے اور کبھی باہر نہیں نکلتا

مدارس سے بائبل کے اخراج کا ایک نیا ذریعہ امریکہ کے دانا لوگ اس امر کے بڑے سخت مخالف ہیں کہ بائبل مدرسوں میں پڑھائی جاوے۔ جابجا اس کے برخلاف کمیٹیاں ہو رہی ہیں اور بہت سے مدارس سے بائبل کو بالکل خارج کر دیا گیا ہے۔ شہر مانٹ کلیر واقعہ نیو جرسی میں جب اس امر کیواسطے مجمع کیا گیا تو خوف تھا کہ بہت سی نا واقف زنیں اور پادری مخالفت کرینگے اس واسطے وہاں کے دانا لوگوں نے اخراج بائبل کے ریزولیوشن کو اس پیرایہ میں مجمع کے سامنے پیش کیا کہ مدارس سرکاری میں بائبل کیواسطے صرف چند منٹ کا وقت رکھا جاتا ہے اور طلباء بہت بے احتیاطی کے ساتھ بائبل کو پکڑتے اور نہایت لاپرواہی سے سنتے اور اس وقت کو گذارتے ہیں اور چھوٹے مدرسوں میں بائبل کے استاد بھی عموماً علم الٰہی سے نا واقف اور اکثر بے دین ہوتے ہیں یہ سب باتیں ایسی ہیں جن سے کتاب مقدس کی بہت بے ادبی اور توہین ہوتی ہے اسواسطے بائبل کو مدرسوں میں بالکل نہیں پڑھانا چاہیئے پس یہ ریزولیوشن خداوند کے نام کے جلال کی خاطر بالاتفاق پاس ہوا۔

ضرورت

جھانسی میں چار احمدی مل کر چاہتے ہیں کہ کوئی احمدی مولوی صاحب ہوں در کچھ عرصہ ان کے پاس قیام رکھ کر ان کو ترجمہ قرآن شریف سکھلائیں در سائنس سلسلہ حقہ کا حفظ کریں مولوی صاحب کے اخراجات وہاں کی جماعت اٹھا سکی گر بہانہ تنخواہ کے متعلق فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیا جاوے۔ خط و کتابت ہو بنام چاند خان۔ ترپخانہ مسکوٹ۔ جھانسی

ضرورت فہرست برادران احمدیہ برادر مکرم مفتی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہماری جماعت خدا کے فضل سے روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور اسی طرح ہماری ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں اور جس قدر زیادہ اعتقاد ایک احمدی دوسرے احمدی پر کرتا ہے امید نہیں کہ دنیاوی شئون میں کوئی بھی اس کا مقابلہ کر سکتا ہے اور یہ بارہا تجربہ شدہ ہے نہ کہ صرف خیال ہے لیکن باین ہمہ چونکہ ہمارے پاس کوئی فہرست یا یادداشت ایسی نہیں ہے کہ جس کی بابت ہم ایک دوسرے بھائی کی مدد سے نفع اٹھا سکیں اسلئے غیروں کے ساتھ معاملات میں ہمیشہ ہم نقصان اٹھاتے ہیں یا اس فایدہ سے ہماری اپنی جماعت کے افراد محروم رہ جاتے ہیں جو کہ بہر نوع وہ اس کے مستحق ہیں پس کیا آپ ازراہ مہربانی اپنے اخبار میں ایک مضمون مشتہر فرمائیں گے کہ ہر ایک احمدی اپنے نام کے ساتھ احمدی کا معزز لقب لکھ لیا کرے اور اسیطرح ہر ایک کارخانہ و ہر ایک انجمن ایسا کیا کرے۔

دوم۔ ہر ایک کارخانہ دار اپنے سلسلہ کے اخبارات میں اشتہارات دیا کریں تاکہ ہم ان سے نفع اٹھایا کریں اور اغلباً جملہ جماعت اس بات کو پسند کریگی۔

سوم۔ جس جس شہر اور مقام میں احمدی جماعت کے ممبر رہتے ہوں وہاں کے ضروری پتہ کے ساتھ ایک دو معتبر اصحاب کے نام ایک فہرست میں درج ہو کر بہت سی اس قسم کی فہرست ہائے احمدی جماعت کے اعلیٰ ممبروں کے پاس بھیجی جاویں تاکہ ان کے پاس فہرست موجود رہے اور اگر کوئی خط و کتابت کرنا چاہیں تو آسانی ایکدوسرے کے ساتھ کر سکیں۔

یہ فہرست جملہ شہروں اور ملکوں کے بابت ہووے۔ اور امید ہے کہ اس کا مصالح خاص قادیان میں موجود ہوگا اگر آپ بہت جلد اس کو شائع فرماوینگے۔ تو اسی قدر ہم آپکے زیادہ مشکور ہونگے کیونکہ یہ ہماری سب جماعت کو پسند اور سب کو اس کی ضرورت ہے۔

چند روز ہوئے کہ ہم مختلف مقامات سے کچھ قیمتی اشیاء خرید کرنے کے فکر میں تھے۔ اشتہاری لوگ۔ عموماً دھوکہ باز ہوتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ اور اپنی جماعت کے ایسے معتبر اشخاص مجھ کو معلوم نہ تھے کہ جس سے فایدہ اٹھا دیں۔ علیٰ ہذا القیاس اور اور ضروریات میں بھی۔ پس ایک بڑا آڈر لاچاراً ایسی صورت میں کرنا پڑا۔ کہ جس کے نتیجہ کی بابت ہم کچھ بھی نہیں کہہ سکتے کہ کیا ہوگا۔ وی پی کا قاعدہ بھی خریدار کیواسطے مضر ہے۔

پس امید ہے کہ جناب بزرگان سے مشورہ لیکر اس کو مشتہر فرمائینگے۔

محمد عجب پولیٹکل تحصیلدار ٹوچی

برہما سے ایک خط بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مکرم ایڈیٹر صاحب دام برکاتہ۔ نیاز مند فدوی عبد الحکیم احمدی ملازم گورنمنٹ ملٹری پولیس گاٹمو۔ بعد السلام علیکم کے گذارش ہے کہ براہ عنایت اگر مناسب ہو تو مندرجہ ذیل واقعہ کو اپنی اخبار بدر میں جگہ عنایت فرما دینا کیونکہ یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ خاص خاص یہ عالی جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا نشان ہے یعنے مورخہ ۹۔ اپریل ۱۹۰۸ء شام کو ایک شعلہ گوشہ شمال مشرق سے نمودار ہو کر گوشہ شمال مغرب کو گیا اور بہت روشنی ہوگئی تھی۔ بعد کو دوسرے روز قریب ۸½ بجے رات کے بھی ایک شعلہ آگ کا سا جو کہ قریباً ایک چھوٹی گھڑی کے تھا۔ گوشہ جنوب۔ جس کو برہما کے لوگوں نے بہت حیرانی سے بیان کیا کہ یہ واقعہ نہایت حیرت انگیز ہے۔ یعنی اس کو برہما زبان میں اوباپیا نڈی بھی کہتے ہیں اور اوشہ پونڈی بھی کہتے ہیں۔

۱ کے معنے ہیں کہ کسی بادشاہ یا رعایا پر کوئی بلا نازل ہونیوالی ہے اور ۲ کے معنے ہیں کہ دنیا سے برکت چلی گئی کیونکہ خداوند کریم نے دنیا کے ایمانوں کو ٹھیک نہ دیکھا اس واسطے ناراض ہوگیا یہ برہما لوگ بیان کرتے ہیں اور بعض لوگ برہما یہ بھی کہتے ہیں کہ ایسا واقعہ ہونے سے کوئی اچھا آدمی پیدا ہوا ہے جو کہ یہاں بادشاہ ہوگا یا کوئی بزرگ ہوگا یہ بھی برہما لوگ بیان کرتے ہیں۔ والسلام

دعا مدد۔ میاں فضلدین صاحب احمدی ملازم تحصیل ظفروال اپنے امور دینی و دنیوی کے واسطے اور اپنے دونوں لڑکوں کے واسطے جو آجکل علیل ہیں احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں امید ہے کہ کوئی مدد و حل کے ساتھ ان کیواسطے ہاتھ اٹھائینگے۔

ڈائری

القولُ الطیّب

۱۲ مئی ۱۹۰۶ء۔ ہمنے جو کیمیا کو شرک قرار دیا تہا تو اس کا یہ مطلب تہا کہ خدا تعالیٰ نہین چاہتا کہ انسان مستغنی ہو۔ اسی لئے فرمایا۔ ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی

ٰ فرماتا ہے۔ انسان سرکشی کرتا ہے جبکہ اپنے تئین غنی دیکہتا ہے۔ عبودیت کا الوہیت سے ایسا تعلق ہے کہ عبد اپنے مولا کا ذرہ ذرہ کے لئے محتاج ہے اور ایکدم خدا کے سوا نہین گزار سکتا پس جو شخص ایسے اسباب تلاش کرتا ہے جن کر خدا کیطرف توجہ نہ رہے (اور توجہ مبنی ہے احتیاج پر) تو گویا شرک مین پڑتا ہے کیونکہ اپنا قبلۂ مقصود ایک کے سوا دوسرا ہی بناتا ہے۔ مومن تو وہ ہے جو ایسے امور کا نام تک نہ لے جن سے توحید مین رخنہ اندازی ہوتی ہو۔ اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کہ بیمار اسیوقت تک طبیب کے پاس رہتا ہے جب تک کہ بیمار رہے۔ پس عبد بھی اسی وقت تک متوجہ رہے گا جب تک عبودیت کی حالت باقی رہے۔

۲۔ دو فریق ہوتے ہین جنہین مقابلہ ہوتا ہے مگر آخر کار فتح وہی پاتے ہین جن کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ موسےٰ بظاہر فرعون کے ساتھ مقابلہ نہین کر سکتے تھے مگر خدا نے اپنی عجیب در عجیب قدرتون سے فتح بخشی۔

۳۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ مخالف اپنے دوسرے ہلاک شدہ بہائیون سے ذرا بھی عبرت حاصل نہین کرتے بلکہ ایک بولتا ہے تو دوسرا اس کی تائید کرتا ہے۔ یہ آریہ ہون یا مسلم یا ہندو یا سکھ ہماری مخالفت مین سب ایک ہو جاتے ہین۔ (ایک حدیث مین مسیح موعود کا یہ نشان بھی ہے کہ کینہ و بغض باہمی چلا جائے گا اور ایک اور حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے) حالانکہ یہ صرف اس بات پر تقوےٰ و خدا ترسی کے ساتھ غور کرین کہ ۲۶ برس کا زمانہ کوئی تھوڑا زمانہ نہین بلکہ اس مین تو ایک بچہ بھی پیدا ہو کر بالغ ہو سکتا ہے اب وہ زمانہ آتا ہے کہ آخری فیصلہ کر دیا جاوے اور وہ فرقان حاصل ہو جو انبیاء اور ان کے مخالفین مین ہوا کرتا ہے۔ پہلے خدا تعالےٰ کو یہ پسند ہے کہ دو فریق آپسمین کشتی کرین۔ پھر آخر وہ وقت آتا ہے کہ ایک فریق کی حمایت کرکے ان کو کامیاب کرے اور دوسرے کو فنا یا مغلوب کرے۔

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسن احمدی فرید آبادی امرتسر)

بعض الہامات کی تشریح

یہ انگریزی کلمات حضرت مسیح موعود کے الہامات مورخہ ۴ اپریل مین

"لائف آف پین" سے پہلی وحی آلہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس کا اصلی مفہوم کیا ہے اور کس شخص یا مجموعہ اشخاص کی زندگی کرب آلام اور تکالیف کی زندگی ہو کر اس کلام ربانی کا مصداق ٹھہرے گی لیکن میرے خیال ناقص مین آثار ارضی و سماوی سے کچھ ایسا پایا جاتا ہے کہ عنقریب عام خلق اللہ کے لئے ایک بے چینی اور دکھ درد کا نازک وقت آنے والا ہے جو منکرین حق کے لئے بمنزلہ عذاب آلہی ہوگا اور جس سے متاثر ہو کر اور تنگ آکر بالآخر لوگ عموماً اور جماعت مومنین خصوصاً پکار اٹھے گی کہ "یا اللہ رحم کر" جو اسی تاریخ کا دوسرا الہام ہے۔

"یا اللہ رحم کر" پھر جب یہ حالت ایک حدّ خاص کو پہونچ جائے گی تو خداوند کریم و رحیم اپنے بندون پر ترس کہائے گا اور اُس کا دریائے رحمت جوش زن ہوگا جس کی طرف ایک اور الہام آلہی مورخہ ۱۵ اپریل مین صاف صاف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ ۔ رحم اللہ

"رحم اللہ" یعنی رحم فرمایا اللہ نے۔ لیکن یہ رحم دراصل اُنہی لوگون کا حصہ ہوگا جو خدا تعالیٰ سے صلح کرکے نیکوکاری اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرینگے اور اس برگزیدہ مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار و تکفیر اور ان کے خلاف شوخیون بیباکیون سے باز آجائینگے کیونکہ حق تعالیٰ اس بات پر بار بار زور دیتا ہے کہ مین صرف متقیون کا ساتھ دیتا ہون جیسا کہ اسی تاریخ (۴۔ اپریل) الہامات نمبری ۳ و ۴ مین ارشاد ہوا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا یعنی اللہ تعالیٰ اُنہی کا حامی کار اور یار و مددگار ہوتا ہے جو خدا ترس ہون اور ایسے دیندار و باخدا ہون کہ ہر وقت ہر کام ہر بات مین اس کی یاد کو دل سے نہ بھلائین۔ اُٹھتے۔ بیٹھتے سوتے جاگتے غرض کسی حالت مین اقرار عجز و عبودیت سے غافل اور اُس کے فضل و کرم رحم و ربوبیت سے مستغنی نہون۔

"تمت کلمۃ اللہ" واللہ اعلم اصل منشاء آلہی کیا ہے لیکن بظاہر اس کا مفہوم دو پہلوؤن پر مشتمل معلوم ہوتا ہے یعنی خدا تعالیٰ مخلوق پر اپنے برگزیدہ احمدؐ (صلعم) اور اُن کے بروز پاک حضرت امام مہدی علیہ السلام کی معرفت کامل طور سے حجّت تمام کر چکا ہے اور کہ اب وہ وقت آگیا ہے جبکہ غلبۂ اسلام اور ہلاکت کفر و شیطان سے متعلق اُس مدبر بالارادہ ہستی کے وہ تمام وعدے پورے ہون جنکی نسبت کُل پاک نوشتون مین بشارت ملتی رہی اور جملہ انبیاء سابقین کے ذریعہ کسی نہ کسی رنگ مین ضرور اس مبارک عہد کی توثیق ہوتی رہی ہے۔

"واللہ انی غالب وسیظہر شوکتی" یہ کلمات پاک اغلباً حضرت اقدس کی زبان مبارک سے ہین جن سے خدائے قدیر خود ہی اپنی قسم کے ساتھ کہلواتا ہے کہ مین غالب ہونگا اور جلدی ہی میری شوکت جو باوجود کھلے کھلے نشانات اور زبردست شہادات کے بھی بعض کوردل لوگون کی نظرون سے ابتک پوشیدہ ہے ایسے طریق پر الم نشرح ہو جائیگی کہ موافق و مخالف ہر ایک کو ماننی ہی پڑیگی جیسا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے پچھلے سال اپنی ایک نظم مین فرمایا تہا۔ ؎

وہ گھڑی آتی ہے۔ جب عیسےٰ پکارینگے مُجھے
اب تو تھوڑے رہگئے دجّال کہلانے کے دن

پس مبارک ہین وہ جو اسوقت سے پہلے خدا کی مرضی کے متلاشی ہو کر اس کے مامور و مرسل کی شناخت و تصدیق کرتے ہین جبکہ موعودہ اور زمانہ حال کے موجودہ بشیر و نذیر کی بعثت کا منشاء پورا ہو کر آلہی وعدون کے مطابق کفار و مومنین کے درمیان ایک بین امتیاز اور حد فاصل قائم ہو جائے اور جبکہ ایمان لانا حسرت و افسوس سے ہاتھ ملنے کے مرادف ہوگا۔

"آسمان کے تیور" اسی تو سب مانتے ہین کہ آجکل آسمان اور زمین پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ بالکل خلاف معمول ہے اور اس کے نتائج بلاشبہ عذاب آلہی کا مفہوم رکہتے نظر آتے ہین لیکن آہ! بہت تھوڑے ہین جو ایک لمحہ اور بُرہکہ ذرا اتنا سوچین کہ آخر عذاب آلہی کیون آیا کرتا ہے خدا کا کلام پاک سنت اللہ کا بآواز بلند پتہ دے رہا ہے کہ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ لیکن ان کم نصیبون کی آنکھیں نہین کھلتی ہین کہ تا اس مامور و مرسل کو پہچان سکین جسکی آمد کے وعدہ کی میعاد پر چوتھائی صدی گزر چلی ہے اور جس کے انکار سے خود رسول کریم (صلعم) کی بین بشارت کی تکذیب ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ہر پچھلے دنون بدین مفہوم شائع ہو چکا ہے کہ "آسمان ٹوٹ پڑا سارا" ممکن ہے کہ اس کا مطلب کچھ اور ہی ہو لیکن کیا یہ بے موسمی مسلسل بارشین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۷۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰۔ مئی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۸۔ مئی ۱۹۰۷ء

شریف احمد کی نسبت اس کی بیماری کی حالت میں الہامات ہوئے

(۱) عمرہ اللہ علیٰ خلاف التوقع

(۲) امرہ اللہ علیٰ خلاف التوقع

(۳) ءانت لا تعرفین القدیر

(۴) مرادک حاصل

(۵) اللہ خیر حافظا و ہو ارحم الراحمین

ترجمہ۔ اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر عمر دیگا یہ الہام اس کی خطرناک بیماری کی حالت میں ہوا۔ اس کو یعنی شریف احمد کو خدا تعالیٰ امید سے بڑھ کر امیر کرے گا۔ کیا تو قادر کو نہیں پہچانتی۔ یہ اس کی والدہ کی نسبت الہام ہے۔ تیری مراد حاصل ہو جائیگی

خدا سب سے بہتر حفاظت کرنیوالا ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نور حسن الدین صاحب سب اوورسیر ڈیرہ اسمٰعیل خان
اہلیہ " " " " "
اہلیہ ابراہیم صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
مائی حاجی ابراہیم " " " "
عیسےٰ کھیوہ باجوہ کلاس ہائی سیالکوٹ
حیات محمد " " " "
محمد بخش صاحب چک ۲۹ جنڈانوالہ ڈاکخانہ روڈ چنیوٹ لائلپور
اہلیہ " " " " " "
ملکھاں " " " " "
فاطمہ " " " " "
برکت علی " " " " "
فتح محمد " " " " "
اکبر صاحب۔ ہیلاں۔ گوجرات
میاں قائم الدین صاحب۔ گوجرانوالہ

اخبار قادیان

حضرت اقدس بفضلہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہیں اور حسب معمول ظہر اور عصر کی نمازوں میں تشریف لا سکتے ہیں۔ بعد عصر بسبب دوران سر کسی قدر تکلیف رہتی ہے۔

کتاب حقیقۃ الوحی کی جلدیں ہو رہی ہیں۔ جیسا کہ پہلے اطلاع کی جا چکی ہے۔ قیمت فی کتاب مجلد للعہ ہے۔ درخواستیں بنام محافظ کتب خانہ حضرت اقدس ہونی چاہئیں بعض لوگ غلطی سے درخواست دفتر بدر میں یا کسی اور دفتر میں بھیجدیتے ہیں۔ اس سے خطوط کے ادہر ادہر بھیجنے کے سبب تعمیل میں دیر ہوتی ہے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب بخیر و عافیت ہیں اور درس قرآن شریف حسب معمول بعد از نماز عصر روزانہ مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب حضرت اقدس سے ایک ماہ کی رخصت حاصل کر کے اپنے بعض ضروری خانگی امور کے طے کرنے کے واسطے اپنے وطن امروہہ کو تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کو بخیر و عافیت دار الامان میں پہنچائے۔

ابو سعید عرب صاحب چاہتے ہیں کہ ان کے دوستوں کی اطلاع کے واسطے یہ امر لکھا جاوے کہ انہوں نے دار الامان میں دائمی سکونت کی خاطر ایک مکان پنڈت سری ناتھ صاحب سے خرید کر لیا ہے یہ وہ مکان ہے جو مسجد اقصےٰ کے جنوبی طرف واقع ہے اور اس میں پہلے مطبع و دفتر اخبار البدر تہا اور آج کل وہاں مولوی عبید اللہ صاحب کرایہ پر رہتے ہیں۔ ہم دل سے دعا کرتے ہیں۔ کہ یہ مکان موجب برکات ہو اور احباب بھی آمین کہیں۔

میاں معراج الدین صاحب عمر برادر ایڈیٹر اخبار ہذا کے قبائل لاہور سے ہجرت کر کے قادیان میں آ گئے ہیں اور میاں صاحب بعض کاموں کے طے کرنے کے بعد آپ بھی قادیان میں دائمی سکونت کا ارادہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ برکت دے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام کی دو شاخیں قریب کے دیہات میں کھولی گئی ہیں ایک سیکھواں میں اور ایک فیض اللہ چک میں۔ اور ایک تیسری شاخ تلونڈی جھنگلاں میں عنقریب کھلنے والی ہے۔
مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق ایک لڑکیوں کا مدرسہ بھی قادیان میں کھولا گیا ہے۔

اخراجاتِ لنگر

احباب جلد توجہ کرین

آج دنیا بھر مین سب سے بڑھکر رضائے الٰہی کے راہ مین اپنا مال خرچ کرنے کی توفیق جس جماعت کو دیگئی ہے وہ یہی **احمدی جماعت** ہے جس کے اندر خدا کا رسول موجود ہے۔ خدا تعالےٰ کی پاک وحی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے نبیون کے سردار ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی وہی وحی آج پھر ظلّی طور پر اس کے ظل اور نائب مسیح موعود پر نازل ہوئی ہے کہ لوگون کو خوش خبری دو کہ اگر تم خدا سے پیار کرتے ہو تو آؤ میری متابعت اختیار کرو۔ خدا کے محبوب بن جاؤگے۔ مبارک ہین وہ جنھون نے اس آواز کو سُنا اور مانا۔ اور اس کے مطابق عملدرآمد کیا۔ خدا کا فضل زیادہ سے زیادہ اُن پر ہو۔ مین دیکھتا ہون کہ تھوڑے ہی عرصہ مین جس قدر اخراجات صدر انجمن احمدیہ نے اس جماعت احمدیہ کے چندون کی آمد پر اٹھائے مین اور اُٹھا رہی ہے وہ اس امر کے لئے کافی شہادت ہے کہ یہ تحریک اور سلسلہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے جس کے فرشتے سعید لوگون کے دلون مین اس کی تائید کا جوش ڈال رہے ہین چند دن ہوئے کہ مسجد مبارک کی توسیع کیواسطے تحریک کی گئی تھی تو اُس کا نتیجہ جو ہوا اس کی ادنیٰ مثال یہ ہے کہ خود قادیان کے احمدیون نے جو اکثر غریب اور قلیل آمدنیون والے مہاجر ہین۔ قریب پانسو سے زائد روپیہ جمع کر دیا ہے اور ہنوز ہو رہا ہے یہی حال ہر ایک مد کا ہے لیکن اس وقت جس مد کی طرف مین خصوصیت سے احباب کو توجہ دلاتا ہون وہ ایک ایسی مد ہے جس کے واسطے دوسری مدات مثلاً مدرسہ۔ مقبرہ میگزین وغیرہ مدات کی طرح کوئی خاص آدمی مامور نہین کہ لوگون سے مانگے سوائے اُس مامور کے جس کی عادت نہین کہ لوگون سے مانگا کرے یعنی مد لنگر خانہ جو خود حضرت مسیح موعود کے زیر انتظام ہے اور جس کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت مہمانان دن بدن بہت بڑھتے جاتے ہین۔ اس جگہ اس امر کا ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ بعض شریر لوگ اپنی اخبارون اور کتابون مین خلقت کو دھوکہ دینے کے واسطے یہ لکھا کرتے ہین کہ مرزا صاحب نے اپنی آمد کو بڑھانے کے واسطے مدرسہ میگزین اور مقبرہ بہشتی کی تجویز نکالی ہے اس مین شک نہین کہ اگر (نعوذ باللہ) یہ شخص ایسا ہی دنیا دار ہوتا جیسا کہ خبیث لوگون کے ظنون فاسدہ مین داخل ہے تو مقبرہ بہشتی کی تجویز ضرور ایسی ہے کہ ہزارون نہین لاکھون روپے جمع ہو سکتے تھے اور وہ جماعت جو مقبرہ بہشتی کیواسطے چندے دے رہی ہے اس کے نزدیک تو اس شخص کا وجود ایسا پیارا ہے کہ اگر لاکھون نہین کروڑون روپیہ بھی فقط اُس کے ذاتی اخراجات پر صرف ہو جاتے تو تمام چندہ دہندون کیواسطے دل کی راحت اور آنکھون کی ٹھنڈک کا موجب ہوتا۔ باقی رہے حسود جن کی قسمت مین سوائے جہنم کی جلن کے اور کچھ نہین آیا اُن کی بکواس کی یہان کسی کو پرواہ ہی کیا ہے لیکن کیا یہ امر ہمارے دوستون کے ایمان کو اور بھی ترقی دینے کا موجب اور نادان معترض کو شرمندگی کے عرق مین غرق کرنے کا موجب نہین ہوا کہ اس آخری عمر کے وقت جبکہ آمد کا ایک بڑا ذریعہ پیدا ہوا۔ تو حضرت اقدس نے اُس آمد کا وصول کرنا اور خرچ کرنا ایک انجمن کے سپرد کر دیا اور خود کوئی تعلق اس کی آمد و خرچ کے ساتھ ذرہ برابر نہ رکھا۔ مقبرہ کا چندہ براہ راست محاسب کے پاس آتا ہے ایسا ہی دوسرے تمام چندے براہ راست محاسب کے دفتر مین آتے باضابطہ رجسٹرون پر چڑھائے جاتے ہین۔ روپیہ ایک امین کے پاس ایک آہنی صندوق مین رکھا جاتا ہے اور کچھ بنک مین رکھا جاتا ہے۔ اخراجات کے واسطے باقاعدہ بل بنتے ہین اور ایک ایگزیمنر مقرر ہے جو ان کی پڑتال کرتا ہے۔ پھر چک جاری ہوتا ہے ہر ایک خرچ کمیٹی کی منظوری سے ہوتا ہے اور ہزارون آتے ہین اور ہزارون خرچ ہو جاتے ہین اور حضرۃ اقدس کو خبر بھی نہین ہوتی کہ کتنا روپیہ آیا ہے اور کہ وہان کہان رکھا گیا ہے۔ چہ جائے کہ وہ اُس مین سے لین یا خرچ کرین ہان لنگر کا چندہ حسب معمول حضرت کے پاس آتا ہے اور یہ ضرور ہے کہ ایسا ہی ہوتا کہ کچھ مدت اور زائرین اور مہاجرین کو خود مسیح موعود کا مہمان کہلا سکنے کا فخر حاصل ہو سکے۔

خیر۔ یہ تو ایک درمیانی بات تھی۔ اب مین اصل امر کی طرف پھر توجہ کرتا ہون جس کے واسطے مین نے اس وقت قلم اُٹھایا ہے اور وہ یہ ہے کہ دوسرے مدات کی طرف زیادہ تحریک ہونے کے سبب اور لنگر کے چندہ کیواسطے کوئی خاص تحریک کی جانے کے سبب چندہ لنگر کی آمد اُسی طرح گھٹتی جاتی ہے جس طرح کہ اُس کے اخراجات بڑھتے جاتے ہین۔ خدا رحم کرے اور جنت مین اعلیٰ مقام عطا کرے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو کہ وہ ایسے موقعون پر بعض خاص دوستون کو پرائیویٹ خط لکھا کرتے تھے۔ ہمین تو پورے طور پر معلوم بھی نہین کہ وہ کس کس کو لکھا کرتے تھے۔ اس واسطے مین امید کرتا ہون کہ وہ تمام دوست اسی مضمون کو اپنے نام خاص خط سمجھکر پوری زور کے ساتھ چندہ لنگر کی طرف متوجہ ہون گے۔ چونکہ حضرت کی ڈاک اور منی آرڈرون کے دیکھنے کا مجھے موقعہ ملتا ہے اس واسطے مین بوثوق کہہ سکتا ہون کہ اخراجات کے مقابل مین اس وقت آمد کچھ بھی نہین اور دوستون کو چاہئیے کہ اس وقت نہ صرف ماہواری چندون کی ادائگی مین کوشش کرین اور انکو باقاعدہ بنائین بلکہ کچھ یکمشت چندہ جمع کرکے فوراً ارسال فرما دین۔ تمام چندہ براہ راست حضرت کے نام آنا چاہئیے لیکن کسی دوسرے چندہ کے ساتھ شامل ہوکر محاسب صاحب کے پاس آجائے تو بھی ہرج نہین بشرطیکہ کوپن مین اور علیحدہ خط مین اس کی تفصیل درج ہو۔ یکمشت چندہ کیواسطے مین بالخصوص جماعتہائے سیالکوٹ۔ لاہور۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی پشاور انبالہ کو متوجہ کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ میری یہ تحریر انشاء اللہ جلد اپنا اثر دکھائے گی۔ واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

نظم

جو جلسہ ایمپائر ڈے مین پڑھی گئی تھی

باغ جہان مین جوشِ خوشی کس قدر ہے آج — سرخوش مئے نشاط سے ہر اک بشر ہے آج

دارالامان مین دھوم ہے عیش و نشاط کی — بزمِ خوشی بنا ہوا ہر ایک گھر ہے آج

صحنِ چمن مین لمعۂ انوارِ طور ہے — برقِ تجلی باغ مین ہر اک شجر ہے آج

کیا گل کھلے ہین باغ مین فیضِ بہار سے — بادصبا سے وجد مین ہر اک ثمر ہے آج

ہے پتہ پتہ آئینہ سیما بنا ہوا — جلوہ خوشی کا باغ مین پیشِ نظر ہے آج

کچھ اس طرح وفور مسرت ہے ہر طرف — غم کا نشان ہی نہین ملتا کدھر ہے آج

یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کے میں نے کیا سوال — احباب سے کہ کیون یہ خوشی اس قدر ہے آج

اسکول مین یہ کیسی مُسرت کا جوش ہے — مسرور کیون خوشی سے ہر اک بورڈر ہے آج

شیرِ علی جو شیرِ نیستانِ علم ہے — اسکول کا ہمارے جو ہیڈ ماسٹر ہے آج

پھولا نہین سماتا ہے جامہ مین آج وہ — اور خوش اسطرح سے ہر اک ماسٹر ہے آج

کیون دوستون کے دل ہین خوشی سے کھلے ہوئے — کیون دشمنون کا غم سے ہوا خون جگر ہے آج

کیون بلبلین ملار یہ گاتی ہین باغ مین — کیون محفل نشاط بنا شہر بھر ہے آج

کیا ہے سُنون تو مین بھی ذرا باعثِ خوشی — کیون فرحت و سرور مین ہر اک بشر ہے آج

کہنے لگے یہ مجھ سے کہ تجھ کو نہین خبر؟ — حیرت کا ہے مقام کہ تو بیخبر ہے آج

ہے یوم سلطنت کی خوشی ایڈورڈ کے — وہ ایڈورڈ ہند کا جو تاجور ہے آج

وہ ایڈورڈ پایا ہے جس نے یہ وقت نیک — جس کے مہدی کی فتح سیر ہے آج

وہ مہدیِ زمان کہ ہین جس کے غلام ہم — ساری جہانین ایک ہی جو راہبر ہے آج

یہ لطف یہ خوشی یہ مسرت یہ شادیان — تعلیم کا اسی کی یہ سب کچھ اثر ہے آج

ورنہ وہ ہموطن جو ہمارے ہین آریا — ان کے دلون مین غصہ و غم کا گذر ہے آج

(اکبر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رپورٹ جلسہ احمدیہ موضع لنگہ ضلع گجرات

احباب کو معلوم ہے کہ ضلع گجرات میں سہ ماہی جلسوں کا یہ انتظام ہے کہ ہر تیسرے مہینے کسی ایک گاؤں میں قریب و جوار کے احمدی جمع ہو کر جمعہ پڑھتے ہیں اور پھر اس میں تقریریں وغیرہ ہوتی ہیں جن میں اس گاؤں کے رہنے والوں پر بھی اتمام حجت کی جاتی ہے اور اپنی بہتری کی تجاویز بھی سوچی جاتی ہیں۔ ان جلسوں کے سلسلہ میں یہ جلسہ ۲۲ مارچ کو موضع لنگہ میں ہوا جس کی رپورٹ بوجہ چند پریشانیوں کے میں جلد نہیں دے سکا۔

مختصر یہ کہ اس جلسہ میں غیر معمولی بات یہ تھی کہ برخلاف دوسرے دیہات کے طرز عمل کے یہاں کے مخالفین بھی سو کی تعداد میں آئے مگر اخیر پر معلوم ہوا کہ وہ کسی نیک نیتی سے نہیں آئے تھے بلکہ والغوا فیہ کی شان پوری کرنے۔ گر نیازمند اکمل نے اس موقعہ پر اپنے سلسلہ احمدیہ کے عقائد کو - اللہ - ملائکہ - کتب - انبیاء کی نسبت کھول کر بیان کیا۔ جب اللہ کی توحید کے ذکر میں بتلایا گیا کہ غیر اللہ کی نذر و نیاز اور ان سے استعانت بھی شرک ہے۔ تو مخالفین میں بڑی کھلبلی پڑی اور جب یہ بتایا گیا کہ ان کے ملانو۔ن میں انبیاء کی یہ عظمت ہے کہ انہوں نے کسی نبی کو الزام سے بری نہ چھوڑا چنانچہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم پر جھوٹ کی اور حضرت یوسف پر بھائیوں سے فریب کی تہمت لگا ہی دی۔ تو مخالفین پر بھی ان باتوں کا بہت اثر ہوا۔ اسیوقت کہا گیا کہ جب ان ملانوں کی تحقیق کا یہ حال ہے تو پھر مسیح کے زندہ ہونے کے بارہ میں ان کی تحقیق کا کہاں تک اعتبار کیا جاوے اور تم کس طرح یہ بات کہہ کر بچ سکتے ہو کہ جب ہمارے علماء نہیں مانتے تو ہم کیوں مانیں۔ بعد ازاں حافظ غلام رسول وزیر آبادی نے وعظ کیا اور مخالفین کے مختلف سوالوں کے جواب دئے۔ حافظ صاحب کو جاہلوں کے جوش فرو کرنے اور سمجھانے میں خاص ملکہ ہے بیرونجات کی جماعتیں مباحثات و دیگر مواقع شادی وغیرہ پر آپ کی ذات سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے بعد حضرت ابی المکرم مولانا امام الدین صاحب فیض کی تقریر دلپذیر نے وہ اثر دکھایا۔ کہ مخالفین کا راس المکذبین بھی اس وقت پکار اٹھا کہ جو کچھ کہتے ہو حق ہے اور ہمیں مرزا صاحب سے کوئی عداوت نہیں۔ چودھری مست نے اس قلیل وقت میں جبکہ جلسہ کی اطلاع صرف ایک روز پہلے دہ بھی بارش میں کیگئی تھی۔ دعوت کا انتظام اچھا کیا اور احباب بھی ایکسو سے زیادہ جمع ہوگئے اب اس کے بعد امید ہے جلسہ گولیکی میں ہوگا۔ جب اللہ تعالیٰ مجھے موقعہ دیگا کیونکہ میں قادیان میں ہوں۔

لنگہ والا جلسہ میں بادشاہی واعظ کو مخالفین نے لانیکی کوشش کی اور اس طرف سے بھی اسے موقعہ دیا گیا مگر وہ جرأت نہ کر سکا۔ اللہ ٹال گیا۔ لنگہ نے اس تبلیغ کا کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور اتمام حجت کے بعد افسوس کہ اس میں بڑا سخت طاعون پھیلا۔ وہاں کے باشندے کہتے تھے کہ یہاں میاں صاحب کا درس ہے اس لئے طاعون سے محفوظ رہے گا۔ مگر خدا کا کلام پورا ہوا۔

اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات

سراج الاخبار اور ہم

یہ وہی اخبار ہے جس کے ایڈیٹر اور ایک نامہ نگار کو بعض خلاف واقعہ بیانات کی پاداش میں جرمانہ بھی ہو چکا ہے مگر تعجب ہے کہ پھر بھی وہ کبھی نہ کبھی اپنی دیرینہ مخالفت سے کچھ اس سلسلہ کی نسبت لکھ ہی دیتا ہے۔ پچھلے دنوں اس نے جلال الدین از گولیکی کے نام سے ایک مضمون شائع کیا۔ ہمنے بذریعہ بدر بھی پوچھا اور علیحدہ چٹھی بھی لکھی کہ کوئی لکھا پڑھا آدمی اس نام کا گولیکی میں موجود نہیں مگر اس نے تردید نہ کی اور ہمنے اشارۃً ظاہر بھی کر دیا تھا کہ اس میں بادشاہا نوی کا ہاتھ ہے جس کا ثبوت ہمارے پاس موجود ہے۔ پھر کچھ عقائد اس سلسلہ سے منسوب کئے ہمنے پوچھا کہ کتب کا حوالہ بتلاؤ۔ اس کے جواب میں جکوڑی والا بھی خاموش رہا جہاں سخت طاعون پڑا ہے اور لوگ تباہ ہو گئے ہیں اور بادشاہانوی بھی نہ بولا۔ اب ایک تیسرے صاحب اٹھے ہیں اور کچھ عقائد بیان کئے ہیں کہ یہ احمدیوں کے ہیں ہم اسے بھی یہی جواب دیتے ہیں کہ وہ ان عبارتوں کو کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صفحے و سطر کے حوالے سے ثابت کرے۔ یہ امر دیانتداری سے بہت بعید ہے۔ کہ آگے پیچھے سے عبارت کاٹ کر مطلب کچھ کا کچھ بنا دیا جائے۔ (اکمل)

سائل کون ہے

ایک شخص نے بیس سوال ہمارے پاس بھیجے ہیں مگر اپنا نام اور پتہ نہیں لکھا اگر سائل کا نام اور پتہ معلوم ہوتا تو بذریعہ خط و کتابت مختصر جواب دئے جاتے سوالات عموماً ایسے ہیں جن کے جواب پہلے اخباروں میں اور کتابوں میں نکل چکے ہیں اسواسطے درج اخبار کرنے کی ضرورت نہیں۔ خط پر مہر گوجرانوالہ یا گوندلہ کی ہے اسواسطے اصل سوالات بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب ثاقب ارسال کئے گئے۔ سائل کو چاہیے کہ خط و کتابت سے ملکر اپنی تشفی کر لے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گورنمنٹ کے خلاف ایجیٹیشن پر سرسری نظر

میں نہ ایک لاف زنی کے طریق سے بلکہ سچے دل اور بصیرت کے ساتھ اس پر ایمان رکھتا ہوں اور خوشامدانہ لب و لہجہ سے الگ ہو کر اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ علیم و خبیر خدا نے اپنے رحم و کرم سے عین وقت پر ہماری دستگیری فرمائی کہ ایک تاریک اور بے امن زمانہ میں اور ہمیں سیلف گورنمنٹ کی قابلیت سے بے بہرہ دیکھ کر اپنی دور دراز مسافت سے گورنمنٹ برطانیہ کو ہماری خبرگیری اور ہم پر حکمرانی کے لئے بھیجا جو نادان اس پر اعتراض کرتا ہے وہ درحقیقت خدا تعالیٰ کے رحم سے بھرے ہوئے ایک فعل پر نکتہ چینی کرتا ہے موجودہ ناجائز ایجیٹیشن کے بانیوں اور خصوصاً تاریخ کی ورق گردانی کرنیوالوں سے پوشیدہ نہیں کہ انگریزوں سے پہلے کیا بلحاظ آزادی مذاہب کیا بلحاظ تمدن۔ کیا بلحاظ تعلیم۔ کیا بلحاظ تہذیب کیا بلحاظ حکومت وغیرہ وغیرہ ہندوستان کی کیا حالت تھی سلطنت انگریزی کے ہزارہا فوائد و برکات کا ذکر کرنا موجب طوالت چھوٹا منہ بڑی بات اور میری اس مختصر تحریر کی گنجائش سے باہر ہے انگریزوں نے آکر بے شک بیڑا قصور کیا کہ مذاہب کو آزادی بخشی۔ سفر کے وسائل کو نہایت آسان کیا۔ ڈاکخانہ اور ٹیلیگراف سے ملک کو بے حد فائدہ پہنچایا۔ ڈاکوؤں۔ رہزنوں سے ملک کو صاف کیا۔ تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے باب مسدود کا افتتاح کیا۔ انصاف اور بے حد انصاف کا جھنڈا بلند کیا۔ ظالم اور درندہ منش انسانوں کے ظلم سے۔ عاجز مظلوم اور درماندوں کو رہائی دلائی ستی اور غلام فروشی کا قلع قمع کیا۔ ہائے کیسی احسان فراموشی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں اور درد دل سے کہتا ہوں۔ کہ اگر ہندوستانیوں میں حق شناسی کا مادہ ہوتا اور وہ حکمرانی کے اہل ہوتے تو آج انگریزی حکومت کا جوا ان کی گردن پر ہرگز نہ ہوتا۔ ..... آپکا یہ خیال کہ ہمیں سلف گورنمنٹ ملنی چاہیئے۔ یا ہندوستان ہندوستانیوں کے لئے ہو جائے تو یہ سارے انتظام ریل۔ ڈاکخانے سڑکیں تار وغیرہ ہم خود بنالیں گے واقعات اس کے خلاف بڑے زور سے شہادت دینے کے لئے طیار موجود ہیں ہر ایک قسم کے باغیانہ خیالات کو دل سے نکال دو بائیکاٹ کا ولولہ دماغوں سے الگ کر دو۔ تمام فضول اور بیہودہ ایجیٹیشنوں کو مٹا دو جو ہمارے ملک کے لئے زہریلے مواد پیدا کرنیکا باعث ہیں ہر وقت امن کی حمایت کرو۔ ملک میں بڑی بدامنی کے آثار ہیں توبہ کرو اور سچے دل سے خدا کی دی ہوئی گورنمنٹ کے شکر گزار بنے رہو

حکیم محمد حسین قریشی احمدی چوک بزاز ہٹہ لاہور

قادیان میں جلسہ ایمپائر ڈے

ابتداء چونکہ ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء کو بسبب جمعہ مدرسہ میں ہفتہ وار تعطیل تھی اسواسطے ایمپائر ڈے کا جلسہ اس جگہ مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے ۲۳ مئی کی صبح منعقد فرمایا اور ایک روز پہلے اس کے واسطے پروگرام شائع کیا۔ جلسہ میں مدرسہ کے طلباء اور اساتذین کے سوائے دیگر محکموں کے ملازموں کو بھی مدعو کیا گیا تھا اور سرکاری مدرسہ ورنیکلر پرائمری کے مدرس اول کو بھی مدعو کیا گیا تھا کہ اپنے طلباء سمیت شامل جلسہ ہو۔ مگر معلوم نہیں کن اسباب سے وہ نہ آسکا۔ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ مدرسہ کے صحن میں منعقد ہوا سب سے اول مدرسہ کے طلباء نے قرآن شریف پڑھا جس میں ایک (منظور علی) کا لب و لہجہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کے خوش الحانی کو یاد دلاتا تھا اس کے بعد مدرسہ کے ورزش ماسٹر مامون خان صاحب نے اور ان کے بعد دو طلباء (سید الفاخ حسین اور احمد علی) نے حضرت کی نظم مخالفت جہاد کو پڑھا۔ ان کے بعد شیخ عبد الحق صاحب بی۔ اے نے مقاصد جلسہ پر اور برکات سلطنت برطانیہ پر ایک مختصر مگر پُر معانی تقریر فرمائی جس میں اس امر کیطرف بالخصوص توجہ دلائی۔ کہ بغیر گورنمنٹ کے انتظام کے دنیا کے لوگ خود بخود ایکدوسرے سے دست درازی سے کسی صورت میں بچ ہی نہیں سکتے۔ اس واسطے گورنمنٹ کا وجود نہایت ہی ضروری ہے۔ شیخ صاحب موصوف کے بعد جناب ڈاکٹر

ڈاکٹر صاحب کی تقریر خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر آگرہ میڈیکل اسکول (رخصت پر) نے ایک پُر جوش تقریر میں آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے اول دنیا میں مذہبی آزادی کے قائم کرنے اور علوم دینی کے پھیلانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کام تنہا کیا تھا۔ اس کو اب حکمت خداوندی نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ مذہبی آزادی کا حصہ تو گورنمنٹ برطانیہ کے ذریعہ سے پورا کر دیا گیا ہے۔ اور دینی علوم کی سچائی کے پھیلانے کا کام حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر مسیح موعود کو عطا کیا گیا ہے اور بچوں کو اس امر کیطرف توجہ دلائی۔ کہ گورنمنٹ نے جو آزادی دے رکھی ہے اس سے وہ کس قدر متمتع ہو رہے ہیں اس واسطے گورنمنٹ کے احسانات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ خلیفہ صاحب کی تقریر کا ہر ایک جزو قرآن شریف کی آیات مقدسہ سے مزین ہو کر ان کی محبت قرآنی اور عشق رسول کی طرف راہ نمائی کر رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کی بیماری کو دور کر کے صحت و عافیت کے ساتھ نیک کاموں کے لئے لمبی زندگی انہیں عطا فرماوے۔

نظم میاں محمود احمدؐ ان کے بعد صاحبزادہ حضرت میاں محمود احمد صاحب نے اپنی نظم پڑھی جو کہ ذیل میں درج کیجاتی ہے۔

نظم

کیوں ہو رہا ہے خرم و خوش آجکل جہاں
کیوں ہر دیار و شہر ہوا رشک بوستان

چہرے پہ اس مریض کے کیوں رونق آگئی
جو کل تلک تھا سخت ضعیف اور ناتوان

ان بیکسوں کی ہمتیں کیوں ہو گئیں بلند
جن کا کہ کل جہان میں نہ تھا کوئی پاسبان

وہ لوگ جو راہ سے بے راہ تھے ہوئے
کیوں ان کے چہروں پہ ہے خوشی کا اثر عیاں

تاریکی و جہالت و ظلمت کدھر گئی
دنیا سے آج ان کا ہوا کیوں ہے گم نشان

مجھ سے سنو کہ دنیا تغیر ہے کیوں ہوا
جو بات کل نہاں تھی ہوئی آج کیوں عیاں

یہ وقت وقتِ حضرت عیسیٰ ہے دوستو
جو نائب خدا ہیں جو ہیں مہدیٔ زمان

ہو کر غلام احمدِ مرسل کے تھے نے ہیں
قربان جن کے نام پہ ہوتے ہیں انس و جان

سب دشمنان دین کو انہوں نے کیا ذلیل
بخشی ہے سب عزّ و جلّ نے وہ عزّ و شان

جو ان سے لڑتے آئے وہ دنیا سے اٹھ گئے
باقی کوئی بچا بھی تو ہے اب وہ نیم جان

ان کو ذلیل کرنے کا جس نے کیا خیال
ایسا ہوا ذلیل کہ جینا ہوا محال

رنج و غم و ملال کو دل سے بھلا دیا
جو داغ دل پہ تھے لگا تھا مٹا دیا

ہم بھوسے پھر رہے تھے کہیں کے کہیں مگر
جو راہ راست تھا ہمیں اس نے بتا دیا

اک جام معرفت کا ہم کو پلا دیا
جتنے تشکک و شبہ تھے سب کو مٹا دیا

دکھلا کے ہم کو تازہ نشانات و معجزات
چہرہ خدائے عزّ و جل کا دکھا دیا

ہم کیوں کریں نہ اس پہ فدا جان و آبرو
روشن کیا ہے دین کا جس نے بجھا دیا

وہ دل جو بغض و کینہ سے تھے کور ہو رہے
دین کا کمال انکو بھی اس نے دکھا دیا

اس نے ہی آکے ہم کو اٹھایا زمین سے
تھا دشمنوں نے خاک میں ہم کو ملا دیا

ڈوئی، قصوری۔ دہلوی لیکھو و سومراج
ساروں کو ایک وار میں اس نے گرا دیا

ایسے نشان دکھلائے کہ میں کیا کہوں تمہیں
کفار نے بھی اپنے سروں کو جھکا دیا

احسان اس کے ہم پہ ہیں بے حد و بیکراں
جو گن سکے انہیں نہیں ایسی کوئی زبان

برطانیہ جو تم پہ حکومت ہے کر رہا
تم جانتے نہیں ہو کہ ہے بھید اس میں کیا

یہ بھی اسی کے دم سے ہے نعمت تمہیں ملی
تا شکر جان و دل سے خدا کا کرو ادا

نازل ہوئے تھے عیسےٰ مریم جہان۔ واں
اس وقت جاری قیصر روما کا حکم تھا

گو تھی یہودیوں کی نہ وہ اپنی سلطنت
پر اپنی سلطنت سے بھی آرام تھا سوا

ویسی ہی سلطنت تمہیں اللہ نے ہے دی
تا اپنی قسمتوں کا نہ تم کو رہے گلا

پر جیسے اس مسیح سے بڑھکر ہے یہ مسیح
یہ سلطنت بھی پہلی سے ہے امن میں سوا

یہ رعب اور شان بھلا اس میں تھی کہاں
یہ دبدبہ تھا قیصر روما کو کب ملا

ہے ایسی شان قیصر ہندوستان کی
ہے دشمن اس کی خنجر برّان سے کانپتا

اس سلطنت کی تم کو بتاؤں وہ خوبیاں
جن سے کہ اس کی مہر و عنایات ہوں عیاں

اس کے سبب سے ہند میں امن و اماں ہے
نے شور و شر کہیں ہے نہ آہ و فغان ہے

ہندوستان میں ایسا کیا ہے انہوں نے عدل
ہر شورہ پشت جس سے ہوا نیمجان ہے

وہ جا جہاں پہ ہوتی تھی ہر روز لوٹ مار
ہر طرح اس کی جگہ پہ ...... امن و امان ہے

خفیہ ہو کوئی بات تو تبلاؤں میں تمہیں
طرز حکومت ان کی ہر اک پہ عیان ہے

ہندوستان میں چاروں طرف ریل جاری کی
ان کا ہی کام ہے یہ یہ انہی کی شان ہے

چیزیں ہزاروں ڈاک میں بھیجو تم آجکل
نقصان اس میں کوئی نہ کوئی زیان ہے

پھیلائی تار ملک میں آرام کے لئے
یہ سلطنت بھی ہم پہ بہت مہربان ہے

چھوٹوں بڑوں کی چین سے ہوتی ہے یان بسر
پیتے ہین ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند

نے مال کا خطر ہے نہ نقصان جان ہے
اس سلطنت مین یان تلک امن و امان ہے

پھر بھی نہ کوئی مانے جو احسان تو کیا کہین
ایسے کو بے خرد کہین یا بے حیا کہین

ہندوستان سے اٹھ گیا تھا علم اور ہنر
پھیلا تھا ہر چہار طرف جہل ملک مین
اپنے پرائے چھوڑکے سب ہو گئے الگ
انگریزون نے ہی بکیس و بدحال دیکھ کر
مذہب مین ہرطرح ہمین آزاد کر دیا
پوجا کرے نماز پڑہے کوئی کچھ کرے
الغرض سلطنت یہ بڑی مہربان ہے
فضل خدا سے ہم کو ملی ہے یہ سلطنت
اوراس سے بڑھ کے رحم خدا کا یہ ہم پہ ہے

یان آتا تھا نہ عالم و فاضل کوئی نظر
کوئی نہ تھا جو آکے ہمارا ہو چارہ گر
ہم بیکسون پہ آخر انہون نے ہی کی نظر
کھولے ہین علم و فضل کے ہم پر ہزار در
چہاتا نہین سرون پہ کوئی جبر کا تبر
آزاد کر دیا ہے انہون نے ہراک بشر
آتی نہین جہان مین ایسی کوئی نظر
جو کہ ہے ایسی نفع رسان اور بے ضرر
عیسٰے مسیح سا دیا ہے ہم کو راہبر

محمود دردِ دل سے یہ ہے اب میری دعا
قیصر کو بھی ہدایتِ اسلام ہو عطا

اِس کے بعد مولوی عبید اللہ صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ تعلیم الاسلام نے ایک نہایت پرمعانی اور لطیف نظم پڑہی جو کہ کسی اور جگہ درج کیجاوے گی۔

اِس کے بعد عاجز ایڈیٹر نے ایک مضمون پڑہا جو کہ درج ذیل ہے

مشنری خطرہ

(وہ تقریر جو راقم ایڈیٹر نے جلسہ ایمپائر ڈے پر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے کمپونڈ مین کی)

ایمپائر ڈے۔ ایمپائر ڈے کیا ہے۔ سلطنت کا دن جو اس امر کے واسطے مقرر کیا گیا ہے۔ کہ بالخصوص سکول کے بچون کے ذہن نشین کرایا جائے۔ کہ ہندوستان مین سلطنت برطانیہ کے کس قدر برکات ہین اس دن کے تقرر کا اصل محرک طلباء کا وہ رویہ ہے جو آجکل عموماً اکثر مدارس مین اور بالخصوص آریہ ین سکر. مدرسون اور کالجون مین دیکھنے مین آتا ہے اور ایسی جگہون پر نہایت ضروری ہے کہ ایسے جلسے سال مین نہ صرف ایک بلکہ کئی ایک ہوا کرین اور ہم اپنے نائب ناظم صاحب تعلیم دینی و دنیوی کا سررشتہ تعلیم کے حکم کے مطابق اس خاص جلسہ کے ایسے عمدہ انتظام کے ساتھ منعقد کرنے کے لئے شکریہ ادا کرتے ہین لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہین کہ گورنمنٹ برطانیہ کی شکر گزاری اور فرمانبرداری کا ایسا اعلیٰ سبق اس زور کے ساتھ ہمارا امام ہمیشہ ہم کو دیتا ہے اور دنیا بھر کی تمام سلطنتون پر نگاہ ڈالکر ہم جماعت احمدیہ کیواسطے گورنمنٹ برطانیہ کا وجود ایسا مفید اور ضروری اور نافع دیکھتے ہین اور یہ باتین ہمارے بچون اور جوانون اور بوڑہون کے دلون مین ایسی مضبوطی کے ساتھ جگہ پکڑے ہوئے ہین کہ ہمارے واسطے تو سال کا ہر ایک دن ایمپائر ڈے ہوتا ہے۔

پھر آج اس جلسہ مین ایمپائر ڈے کے اغراض و مقاصد پر نظم و نثر مین بہت کچھ کہا جا چکا ہے اور ہنوز کئی ایک تقریرین اس مطلب پر کی جائین گی۔ اس واسطے مین اس کے متعلق بحیثیت مجموعی کچھ گفتگو کرنے کی بجائے صرف ایک خاص پہلو کو لیتا ہون جو میرے نزدیک بہت ضروری ہے لیکن گورنمنٹ اور رعایا نے اس کی طرف خاص توجہ نہین کی۔ اس مین شک نہین کہ اس وقت زمانہ بول اٹھا ہے۔ کہ کوئی اوتار۔ کرشن۔ بدھ۔ مہدی۔ مسیح اس زمانہ مین آنا چاہیئے اور پولیٹیکل رنگ مین ایسے عقائد ہمیشہ ہر قوم کو ان کے لئے ایک قومی ایمپائر ڈے کی امیدین دلاتے ہین جو ان کے نزدیک اس ایمپائر ڈے کا جانی دشمن ہونے والا ہے۔ جس کی خوشی مین آج ہم سب جمع ہوئے۔ آریہ اور بنگالی جو کچھ کر رہے ہین وہ ظاہر ہے۔ برہمی اور جلینی بدھا کی راہ دیکھ رہے ہین۔ ہندو کرشن کی آمد کے منتظر ہین۔ تمام مسلمان (سوائے فرقہ احمدیہ کے) ایک جہادی مہدی کو جلد دیکھنا چاہتے ہین اور ایسے عقائد ایمپائر ڈے کے دشمن ہین۔ لیکن مین دیکھتا ہون کہ ان سب سے بڑھکر گورنمنٹ کا ایک اور خفیہ دشمن بھی ہے۔ جو ایک خونی مسیح کے آنے کا عقیدہ اس ملک مین پھیلا رہا ہے اور جس کو مشنریون کا گروہ کہتے ہین مشنری لوگ ہند کے چار کونون مین یہ تعلیم پھیلا رہے ہین کہ عنقریب یسوع مسیح جلال کے تخت پر بیٹھا ہوا ایک بڑی فوج لے کر زمین پر اُترے گا اور ان سب کو جو عیسائی نہین ہین قتل کرڈالے گا۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ یہ عقیدہ گورنمنٹ کے واسطے کیا خوفناک ہے سب سے اول قابل غور تو یہ بات ہے کہ خود گورنمنٹ کوئی مذہب نہین رکھتی اور اس گورنمنٹ کی جو سب سے بڑی برکت ہے کہ اس کے ماتحت تمام مذاہب کو آزادی حاصل ہے وہی برکت مشنریون کے عقائد کے مطابق ایک لعنت ہے جو گورنمنٹ کو پابہ زنجیر یسوع کے جلالی تخت کے سامنے سزایابی کیواسطے کھڑا کرے گی۔ پھر گورنمنٹ کے تمام مدبر اور بڑے بڑے کارکن اور کالجون کے پروفیسر اور پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر اس امر کے ملزم ہین کہ انہون نے انجیل کی تعلیم کو مدارس سے خارج کر دیا ہے اور ان مین سے اکثر یسوع کے مذہب پر نہین بلکہ وہ اس سے بہت بیزار ہین پس جلالی تخت کے سامنے ان لوگون کا کیا حال ہونیوالا ہے اور اگر کوئی نادان پادری یہ کہے کہ یسوع عیسائی مذہب کو پسند کرے گا اور گورنمنٹ کے سب ارکان عیسائی ہین سوائے ان کے کہ لیجسلیٹو کونسل کے چند ممبر یا بعض عہدہ دار جو دیسی ہین اور جو لازماً پھانسی پر چڑہائے جائینگے خواہ گورنمنٹ کے کیسے ہی نمک حلال اور خیرخواہ ہون اس واسطے یسوع ان کو نہین پکڑیگا بلکہ صرف دیسیون کو (خواہ رعایا ہو۔ خواہ سکھون کی فوج۔ خواہ گورکھون کی کمپنی اور خواہ افغانون کا ترپ۔) تو اصل تو یہ بات ہی غلط ہے کیونکہ اس وقت عیسوی مذہب اس قدر مختلف فرقون پر منقسم ہو رہا ہے کہ شاید دنیا مین کبھی کسی مذہب مین باہم اس قدر اختلاف ہوا ہو۔ بڑے موٹے فرقے تو رومن یونانیون اور پراٹسٹون کے ہین۔ پھر پراٹسٹنٹون کے سینکڑون فرقے ہین جن مین سے ایک فرقہ چرچ آف انگلینڈ کا ہے اور پھر اس کے آگے اسی فرقے ہین اور سب ایک دوسرے کو عیسائیت سے خارج اور یسوع کا دشمن جانتے ہین۔ پس ظاہر ہے کہ یسوع بالفرض جب آویگا تو اس بہتر سو فرقے مین سے صرف ایک کو اپنا مانے گا اور باقی سب کو تہ تیغ کریگا اور کوئی شخص یقینی طور پر نہین کہہ سکتا کہ لارڈ منٹو اور لارڈ کچنر بلکہ خود حضور قیصر ہند اسی برگزیدہ فرقہ مین ہون گے یا ان کو بھی یہ سنایا جاوے گا کہ اے تم جو مجھے خداوند کہتے ہو تمہین میرے ساتھ کوئی تعلق نہین۔ اور ممکن ہے بلکہ اغلب ہے کہ وہ ان موجودہ فرقون مین سے کسی ایک کو بھی پسند نہ کرے اور گذشتہ زمانہ مین جو عیسائی فرقے ہو چکے ہین ان مین سے کسی ایک کو پسند کرے اور موجودہ زمانہ کے تمام عیسائیون کو قتل کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ہماری گورنمنٹ بمعہ اس

کی رعایا کے قتل کی جاوے اور ہند پر حکومت کرنے کے واسطے فقط جلال کے تخت کا مالک اپنے ایک کم بارہ حواریون کے ساتھ رہ جاوے خدا کا پیر شکر ہے کہ ہماری گورنمنٹ ایسی بے وقوف نہین جو مشنریون کے ایسے بے ہودہ عقائد سے خوف زدہ ہوجائے۔ کیونکہ نہ کوئی ایسا یسوع آسمان پر ہے اور نہ کسی نے آنا ہے لیکن تاہم جیسا کہ مسلمانون کا عقیدہ خونی مہدی کا جاہل لوگون کے واسطے ممکن ہے کہ کسی وقت خوفناک صورت اختیار کرے اور اندر ہی اندر ہمیشہ ان کے دلون کو زہر آلود کر رہا ہے ایسا ہی مشنریون کا عقیدہ کہ ایک خونی مسیح آئے گا ملک کے اندر ایک زہریلا بیج بو رہا ہے جس سے خطرہ ہے کہ کانٹے دار جھاڑیان نکل کر ملک کو دکھہ دینے کا موجب ہون اس واسطے ابھی سے ان کی بیخ کنی کی طرف گورنمنٹ اور اس کی رعایا کو بالاتفاق متوجہ ہو جانا چاہیئے۔

عیسائی پادریون کا وجود ہر جگہ اور ہر زمانہ مین ملک کیواسطے سخت فساد پھیلانے والا ہوا ہے۔ تاریخ انگلستان کا سیاہ حصہ وہی ہے جس زمانہ مین پادریون کو یہ اختیارات تھے کہ وہ اپنے مذہبی ڈھکوسلون کی خاطر بڑے بڑے آدمیون کے خون گراتے تھے اور ملک کے لائق اور کارکن آدمیون کو تہ تیغ کرتے تھے۔ جن دنون پوپ کا راج یورپ مین تھا اور سلطنت پادریون کے رعب مین تھی ان دنون لاکھون انسان یورپ کے مختلف حصون مین صرف عیسائیت کو قبول نہ کر لینے کے سبب تہ تیغ کئے جاتے تھے آج فرانس کی حکومت کو پادریون کے ہاتھون سے جو مصائب درپیش ہین وہ اخبارون کے پڑہنے والے بخوبی جانتے ہین وہ تو خدا ہی کو کچھہ ایسا منظور رہے کہ یہ دجل اب بڑہنے نہ پاوے ورنہ حکومت فرانس کے برخلاف جس قدر جوش پوپ اور اس کے پوپیون نے برپا کیا ہے اس سے خوف تھا کہ حکومت فرانس ایک دفعہ پاؤن سے اکھڑ جائے۔ چین مین جس قدر کشت وخون ہوتے ہین اور آئے دن حکومت چین پر مصائب گرتے ہین وہ سب پادریون کے طفیل ہے کیا ان سب باتون کو مدنظر رکھہ کر ہم مشنریون کی خدمت مین ادب کے ساتھہ یہ درخواست پیش کرنے کا حق نہین رکھتے کہ اے مشنری صاحبان ملک ہند مین تعلیم اور روشنی کے واسطے گورنمنٹ مہربان نے ہمارے واسطے بہت سے مدارس اور کالج بنا دئے ہین۔ ہمین تمہاری اس منافقانہ استادی کی ضرورت نہین کہ بظاہر ملک مین تعلیم پھیلانے کا بہانہ کیا جاتا ہے اور اندر ہی اندر ہماری گورنمنٹ کے برخلاف یہ عقیدہ پھیلایا جاتا ہے کہ ایک خونی مسیح آئے گا جو اول گورنمنٹ کی وفا دار رعایا کو تہ تیغ کریگا کیونکہ وہ عیسائی نہین ہے اور جب رعایا قتل ہوگئی۔ تو پھر گورنمنٹ پر بھی ہاتھہ صاف کریگا کیونکہ وہ عیسائی گورنمنٹ نہین ہے۔ اے لمبی ڈاڑہی والے اور منڈی ہوئی ڈاڑہی والے پادری صاحبان آپ سب کی خدمت مین ہماری یہ التماس ہے کہ ہمارے ملک مین آگے ہی فاسد عقائد بہت ہین۔ اب ضرورت نہین کہ آپ ایک اور خوفناک فاسد عقیدہ پھیلاؤ۔ برائے خدا ہم پر رحم کرو۔ اور اپنا بوریا بستر اٹھا کر اپنے وطن کو واپس جاؤ اور کسی نیک کام مین مشغولیت اختیار کرو۔ اور ہمین عذر نہ ہوگا کہ آپ صاحبان نے اتنے عرصہ مین جو کالون کی متاع جمع کی بمعہ ان کی کالیون کے اپنے ہمراہ جہاز پر سوار کرکے لے جاؤ۔

پس میرے پیارے بچو! گورنمنٹ کی خیرخواہی اور وفاداری کا جو سبق تم کو رات دن اس مدرسہ مین سکھایا جاتا ہے اس کو عملی رنگ مین لانے کیواسطے جو ذرائع تم اختیار کروگے ان مین سے ایک اس بات کو بھی ضرور اپنے پروگرام مین مدنظر رکھنا کہ مشنریون کا خطرہ تمہارے ملک اور گورنمنٹ برطانیہ کیواسطے ایک سخت خطرہ ہے جس طرح ہوسکے نہ صرف ملک کے اندر سے اس کی بیخ کنی کرو۔ بلکہ خود یورپ امریکہ مین ان کے گھرون مین پہونچکر وہان بھی ان کو ان بدعقائد سے چھوڑانے کی کوشش کرو۔ اور اپنی کوشش مین ہمت اور استقلال کے ساتھہ مصروف رہو۔ اس مین نہ صرف ہمارا اور ہماری گورنمنٹ کا فائدہ ہے بلکہ ان لوگون کا بھی فائدہ ہے جو مسیحی مشنری بنے پھرتے ہین کہ ایسے خیالات کو اپنے دلون سے نکالدین اور اب صبر کے ساتھہ بیٹھہ جاوین۔ جس یسوع کو وہ آسمان پر ہم کو دکھانا چاہتے ہین وہ خود ہمارے ملک مین زمین کے اندر مدفون ہے تعجب ہے کہ یسوع کی قبر ہمارے پاس موجود ہے اور یہ ہزارون کوس کا سفر بری اور بحری کرکے ہمارے پاس جو خبر لاتے ہین وہ یہ ہے کہ یسوع آسمان پر ہے اور اتنی محنت بے فائدہ اٹھا کر اس پنجابی مثل کے مصداق بنتے ہین۔ کہ **پٹیا پہاڑ تے نکلیا چوہا**

اور ایسی بے ہودہ خبرون کی اشاعت کرکے یورپ امریکہ کی مشہور دانائی پر داغ لگاتے ہین۔ مین بارہا خیال کرتا ہون کہ یورپین لوگ باین دانش وعقل اپنے ساتھہ اس پادریانہ عقل کے گروہ کو کیون ساتھہ لاتے ہین جو ہمارے گلی کوچون مین کہتے پھرتے ہین کہ

کھداوند یسوع جلال کا تکھت
اوپر بیٹھہ کر تم سب کو سخت سزا دیگا

شاید یہ لوگ بطور نظر بٹو کے لائے جاتے ہون کہ بڑے بڑے ڈاکٹرون اور فلاسفرون اور مدبرون اور سائنس دانون کو نظر نہ لگ جائے۔ مگر ہم یورپین اصحاب کو یقین دلاتے ہین۔ کہ ہند کی آنکھہ مین گورنمنٹ کیواسطے نظر بد کا کوئی حصہ نہین۔ ان کے گورے چہرے پر ہم اس بدنما نظر بٹو کو دیکھنا نہین چاہتے جو سیاہیون کی آمیزش سے دن بدن بڑہتا جاتا ہے۔ اس واسطے مناسب ہوگا کہ ہمارے مہربان دوست اس کو ہمیشہ کے واسطے اتار کر سمندر کے اس پار پھینک دین۔

نظم

(جو مولوی عبید اللہ صاحب بسمل نے جلسہ ایکیا پرڈے مین پڑہی)

دوش در خود گم شدم تا بینم انجام جہان
جذب شوقم برد تا گہ بر فراز لامکان

باادب وادم نگہ را رخصت نظارۂ
کل شئ ہالک الا وجہہ دیدم عیان

در عدم سر بردہ آثار وجود ماسوے
نفی مطلق بر ہمہ عالم شدہ پرتو فشان

دور چرخ آسودہ از توقیع کجدار و مریز
آرمیدہ دہر نیز از گیر و دار این و آن

نیستی افگندہ آتش درمیان کاخ چرخ
رفتہ در تحلیل اجسامش چہ اجزائے دخان

بوالعجب ہنگامۂ دیدم کہ بے عرض شہود
جستہ استقبال بر ماضی تقدم بالزمان

انجمن از ہم شکستہ خلوتے آراستہ
یار ما تنہا نشستہ بزم خالی از کسان

دست بر دغمزہ اش میداشت کیف جذبۂ
بیخود افتادم کہ من ہم لب چشی کردم انان

خاک گشتم لیک عشقش دست از من بر نداشت
چشمہ تا برہمہ نہادم دل دررآمد در فغان

ناگہان دیدم کہ دیگر بزم فوار استند
عالم سر نہان آمد ہیاہن اند عیان

چون مس تفسیدہ گیتی ز التہاب آفتاب
وز حرارت مغز میجوشید در زیر استخوان

ہر یکے حیران بحال خویشتن از شیخ وشاب
ہیکے مذکر خود درماندہ از پیر و جوان

در حق دختر پدر مہر چون پیر فلک
زال دنیا داد را در پسر نا مہربان

فرزندان دیدم کہ جمعے را پدر از رخ میبرند
پشت بر دیوار حیرت ماندہ ام از احوال شان

زانکہ وضع شان مشابہ بود با اہل نیاز
لیک باآن زہد بس انکار بیعت داشتند
ہاں نہ پنداری کہ این معنی بهندیان گفتم
گر نداری این سخن باور بیا با من دمے
تا بہ بینی آفتاب معرفت در پیرہن
در وجود ش مجتمع بینی شرف اندر شرف
فات او والله اعلم عالمے در عالمے
آدم ثانی ستے مصطفےٰ عیسےٰ مسیح
نقطۂ پرکار علم و خط پرکار عمل
ناصر الاسلام محی السنہ مصباح الورے
عالم علم لدنی عارف اسرار کن
نائب ختم رسل مولے امیر المومنین
دیں از و برخویشتن خندان چو گل از فرودین
کہف عالم فخر آدم عقل کل برہان حق
خاتم ختم خلافت از برایس واگذ اشت
السلام اے آرمیدہ در نہایات الوصال
السلام اے ظل پیغمبر امام المتقین
تا شدہ شمع جہالت پر توافگن گشتہ اند
این زمان در چشم حق بین وا دمبے لاف گزاف
گو مسیحا مردہ را جان دادہ از باد نفس
ہرکہ سرتابد ز درگاہ تو رسوائی کشد
کیستم تا لب کشائم من بمدح تو کہ خواند
مے شوم مدہوش چوں بینم جمال روئے تو
گر زنم آہے بہ پیشت ترسم از سوء ادب
گر ندارم تاب دیدارت مرا معذور دار
سگ اگر ماند بروں از بوم نبود ہیچ عیب
آہ آہ اے حال من ماند بکعب این زہیر
پائے من در خواب منزل دور دنیم سست کوش
غرقہ کش از نعرہ ربا جذبۂ الطاف تست
کے تواند بسمل کج مج زبان وصف تو گفت
باد قیصر را مبارک کامد از فضل خدا

برجبین ہر یکے از سجدہ میدیدم نشان
لاجرم دادند تن در حلقہ بند گران
تا شوی آگاہ ز دمن مات ہم یعنی بخوان
درحریم قبۃ الاسلام یعنی قادیان
تا بیابی دسمان موہبت در طیلسان
درکمالش مرتفع یابی جہاں اندر جہاں
قدر او الله اکبر آسمان بر آسمان
یوسف مصر امامت مہدئ آخر زمان
ماحے کفر و ضلالت رہنمائے انس و جان
آفتاب اوج عزت شمع جمع عارفان
معنی انسان کامل صورت مرآۃ جان
مظہر سر اتم ادریس فرموسے فشان
کفر از و برخویشتن لرزان چو برگ از مہرگان
مہبط وحی خدا ارد ح اور ی صاحب قران
کرد چوں ختم نبوت خاتم پیغمبران
السلام اے گلشن دین را بہار بیخزان
السلام اے از ہدایت دالئے ہندوستان
طائران قدس گردت پر زنان پروانہ سان
حلقۂ بزم تو از بزم رسول الله نشان
عالمے را زندہ کردستے ز اعجاز بیان
از نشانہا کردہ حق این نکتہ را خاطر نشان
عقل اول در ثنایت داستان در داستان
اشک از چشم رواں گردد بساں ناودان
در نمایم ضبط در دل آب گردد استخوان
جلوۂ ماہ درخشاں بہنئے تا بد کتان
اے بقربانت روم ہستم سگ این آستان
آنچہ با دے کرد پیغمبر بکن با من ہمان
خضر لطف خود دلیلم سازد تا مقصد رسان
لطف فرما و مرا از ورطۂ غم دار ہان
ہست چوں ختم رسل و رحمت رطب اللسان
مہد عیسےٰ ہم بعہد او فرود از آسمان

عاجز کی تقریر کے بعد شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے طلباء کے واسطے مذہبی تعلیم کی ضرورت پر ایک مختصر لیکن پُرجوش اور دلچسپ تقریر کی۔ اس کے بعد جناب ابو سعید عرب صاحب نے حصول علم اور اس کے فوائد پر ایک فصیح تقریر فرمائی آپ کی تقریر کی تمہید فصیح و بلیغ عربی اور پھر فارسی سے شروع ہوئی تھی۔ عرب صاحب موصوف کی تقریر نے سامعین کو بہت محظوظ کیا۔

ان کے بعد صدر مجلس حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے وعظ فرمایا۔ اور تقریر کرنے والے صاحبان کے بیانات پر مختصر اور مفید ریویو کیا۔ حضرت موصوف نے اپنے وعظ کے اول میں سورہ الحمد شریف پڑھا اور الحمد للّٰہ رب العالمین کی تفسیر میں فرمایا۔ کہ ربّ العالمین خدا تعالےٰ کی ایک صفت ہے جو بتدریج انسان کی اور ہر ایک شے کی پرورش کرتی ہے۔ ربّ وہ ہے۔ جو بتدریج کمال کو پہونچاتا ہے۔ حقیقی ربوبیّت صرف الله تعالےٰ ہی کر رہا ہے۔ اور ربّ ایک ہی ہونا چاہیئے۔ ارباب متفرقہ ہوں تو سارا کارخانہ خراب ہو۔ مگر جیسا کہ وہ تمام دنیا کا ایک ہی ربّ ہے۔ ایسے ہی ظلّی طور پر ایک گھر کے انتظام کرنے والا بھی ایک ہی ہونا چاہیئے اور ایسا ہی ملک کا بادشاہ اور امیر بھی ایک ہی ہوتا ہے ظلّی طور پر یہ بھی رب ہیں اور ایسا لفظ بولنا شرک میں داخل نہیں کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ لفظ ان معنوں میں استعمال فرمایا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے ارجع الی ربّک اور اِنَّهٗ ربّی احسن مثوای۔

حضرت مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں اس ضروری امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ استادوں کو چاہیئے کہ اپنے شاگردوں کے حق میں دعا کیا کریں اور شاگردوں کو چاہیئے کہ اپنے استادوں کے حق میں دُعا کیا کریں۔

ایک صاحب نے دوران تقریر میں فرمایا تھا کہ حضرت رسول کریم صلی الله علیہ وسلم نے علم کے حاصل کرنے کی اسقدر تاکید فرمائی ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اطلبوا العلم ولو کان بالصین کہ علم حاصل کرو۔ اگرچہ چین میں ہو حالانکہ چین ملک عرب سے بہت دُور ہے اور اس زمانہ میں بالخصوص چین پہنچنا ایک نہائت ہی مشکل امر تھا۔ اس پر حضرۃ مولوی صاحب نے فرمایا کہ چین سے مُراد ملک چین نہیں ہے بلکہ محاورہ عرب میں صین کا لفظ سمرقند۔ بخارا اور خیوا کیواسطے بولا جاتا ہے اور اس میں اشارہ اس امر کیطرف ہے کہ ان ممالک میں جو محدثین پیدا ہوں گے اُن سے علوم حاصل کرو۔ اور حدیث کے علم کی قدر کرو اور ایسا ہی آخری زمانہ میں جو امام پیدا ہوگا وہ صینی ہوگا اس کی اطاعت دل وجان سے کرو۔

نیز اپنے وعظ میں حضرت مولوی صاحب نے گورنمنٹ برطانیہ کے برکات کیطرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ من لّم یشکر الناس لم یشکر الله کہ جو شخص انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا انسان اپنے افسروں کی ناشکری کرتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ اس کو ناشکری کی عادت ہو جاتی ہے جو لوگ دنیوی رنگ میں تمہاری پرورش میں حصہ لیتے ہیں ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد جلسہ دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

خریداران حقیقۃ الوحی مطلع رہیں کہ کتاب مذکورہ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوگئی ہے قیمت کتاب کی بوجہ بڑھ جانے حجم اور دیگر مصارف کے بیجلد للعہ اور مجلد للعہ رکھی گئی ہے یہ کتاب کسی اور شخص کے روپیہ سے طبع کرائی گئی ہے لہذا اصل مالک وہی شخص ہے قیمت میں کوئی کمی یا رعائت کرنا اسی شخص کا حق ہے حضرت اقدس کا اس میں دخل نہیں ہے جن خریداروں نے پہلے درخواستیں بخیال کمی قیمت دو دو چار چار نسخوں کی بھیجی ہیں وہ اپنی استطاعت کا اندازہ لگا کر دوبارہ اطلاع دیں کہ کتنی جلدیں انکو بذریعہ وی پی بھیجی جاویں سابقہ درخواستوں میں سے بجز اُن اصحاب کے جنکو قیمت ادا کرنے میں وقت پیش آنیکا خطرہ نہ معلوم ہوگا صرف ایک جلد بذریعہ وی پی ارسال ہوگی بعد میں اگر وہ دوبارہ درخواست کریں گے تو خوشی سے تعمیل ہوگی یہ صرف بلحاظ سہولت خریداران کیا گیا ہے [illegible]

رسید زر

۱۴ مئی ۱۹۰۸ء

۱۶۱۱ - سید احمد خان صاحب سے ۔/
۱۳۶۵ - اللہ یار صاحب عہ/
۱۴۲۴ - منشی فیاض الدین صاحب ہے/۱
۱۷ مئی ۱۹۰۸ء
۱۲۳۹ - فیض محمد صاحب سے/
۱۶۱۵ - ابوبکر ابن محمد اقبال صاحب سے/
۱۵۸۵ - پیر محمد صاحب سے/

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حاکم خان صاحب ولد حسن محمد صاحب
ساکن چوراسی نہر جہلم
حسن محمد صاحب ساکن چوراسی نہر جہلم
بڈھے خان صاحب ولد احمد خان
صاحب بیری ۔ ضلع گورداسپور
فتح الدین ولد امام الدین صاحب
ساکن ضرب دیال ضلع ہوشیارپور
سید ولایت حسین صاحب
ملازم دفتر رجسٹرار تحصیل مظفرگڑھ
سید رستم علی صاحب تحصیل مظفرگڑھ
ملک غلام صفدر خان صاحب
صاحبزادہ ملک غلام حیدر خان
صاحب تحصیلدار
ملک عطاء اللہ خان صاحب " "
ملک محمد اسلم خان صاحب " "
ملک امیر حیدر خان صاحب " "
سید شیر شاہ صاحب ساکن راولپنڈی
ماسٹر غلام رسول صاحب ساکن پنڈی لالہ
نواب بیگ صاحب نسووالی ضلع گجرات
بہادر بیگ صاحب " " "
اعظم بیگ صاحب " " "
عطا ربی ولد احمد شاہ صاحب ڈلہ
بٹالہ ضلع گورداسپور
فضل دین ولد کریم بخش صاحب ڈلہ بٹالہ ضلع گورداسپور

عبدالکریم ولد علی بخش صاحب ڈلہ بٹالہ
ضلع گورداسپور
رمضان ولد گلاب ڈلہ بٹالہ ضلع گورداسپور
ولی محمد ولد شادی " " "
لبو ولد نور " " "
رولو ولد احمد " " "
امام الدین ولد نتھا " " "
فضلدین ولد دتو " " "
عمرالدین صاحب ساکن کڑی
پٹھانان
حسن محمد ولد ممندا ڈلہ
محمد رشید ولد عطا ربی " "
ملا دین محمد صاحب ملک افغانستان
پیر محمد صاحب " " "
فقیر محمد صاحب " " "
عبدالکریم صاحب " " "
امیر محمد صاحب " " "
لالک صاحب " " "
تاج محمد صاحب " " "
شیر محمد صاحب " " "
وزیر محمد صاحب " " "
دان صاحب " " "
سراج بی بی " " "
اموں " " "
نیاز بی بی " " "
مسمات بانو " " "
ولی محمد خان صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس جھنگ
علی گوہر صاحب پولیس لائل پور
مسمات رسول بی بی بیوہ معرفت
محمد سعید ماسٹر گورنمنٹ سکول
سیالکوٹ
نیاز علی صاحب مرحوم سیالکوٹ
جیوا چک اسکندر کہاریاں گجرات
نیک " " "
سیف علی خان صاحب
معرفت مولوی محمد فضل صاحب
موضع جنڈاران چنگا گوجرخان

محمد خان صاحب
شیر عالم صاحب
حکم داد خان صاحب
روشنائی بیگم
متوالی بیگم
اغرا بیگم
جان بیگم
بیگم
جمال بی بی
فضل داد خان صاحب
(معرفت مولوی محمد فضل صاحب موضع جنڈاران چنگا گوجرخان)
نواب ولد علی ۔ گورالی گوجرات
سید محمد نصیب صاحب تیجہ کلاں
ضلع گورداسپور
محمد عبدالنعیم صاحب سوجگڈہ
محلہ چک شکن ضلع سنگھبیر
نبی بخش صاحب معرفت منشی محمد اسمٰعیل
صاحب مشن امریکن پریس سیالکوٹ
نورالدین صاحب لوہار معرفت
حکیم محمد دین صاحب گوجرانوالہ
ولیہ سنگہ ۔
مسمات عمر بی بی معرفت حکیم
خادم علی صاحب پسرور سیالکوٹ
عبداللہ ولد نظام الدین صاحب
چونڈہ ضلع سیالکوٹ
اہلیہ دلاور خان صاحب صوابی
پشاور
مسمات حسین بیگم اہلیہ منشی محبوب عالم
لاہور متصل نیلہ گنبد
غلام فاطمہ ہمشیرہ محمد حسین
صاحب گرداور دہرم کوٹ رندھاوا امیر علی " " "
غلام محمد صاحب تیلی شر دعہ ہوشیارپور سیف علی " " "
اہلیہ عبدالغنی خان صاحب محاسب نواب خان " " "
تحصیل مرسے انخیل ضلع نورالائی
غلام غوث صاحب پٹواری
تخت بھائی ضلع ہزارہ
والدہ محمد مقبول صاحب بدوملی
رعیتہ ۔

بی بی بلا موضع ماڑی وال کڑیانوالہ
ضلع گجرات
کرم الدین صاحب بہادر منشی نورالدین
صاحب محکمہ بارک ماسٹری لائل پور
فضل خان صاحب چنگا بنگیال
گوجرخان
فضل الٰہی صاحب چنگا بنگیال گوجرخان
غلام قادر صاحب دوالمیال جہلم
چودہری محمد خان صاحب مانگٹ اونچے
حافظ آباد
لکھنا ۔ مانگٹ اونچے حافظ آباد
محمد بخش صاحب " " "
مراد بخش صاحب " " "
نور محمد صاحب " " "
نتھو " " "
سید احمد صاحب " " "
ہست " " "
مست " " "
بہلکی " " "
غلام احمد علی پور کبیر والہ ملتان
شیر محمد " " "
غلام غوث " " "
غلام قادر " " "
قاضی ظہور اللہ صاحب پسرور
ضلع سیالکوٹ
بی بی رانی والدہ فضل احمد صاحب
پٹواری ۔ گوجرات
غلام حسن ۔ نصیرہ کہاریاں گوجرات
شاہ محمد " " "
کرم داد صاحب " " "
اہلیہ مولوی نور احمد صاحب
چنیوٹ جھنگ
بوٹا ۔ جیونہ نخل ضلع گوجرات
علم دین " " "

گھنڈی ۔ جیونہ نخل ضلع گجرات
بیگم بی بی " " "
حسن محمد " " "
امام بی بی " " "
محمد حسین " " "
مسمات حسین بی بی " " "
مسمات ودنی شر دعہ ہوشیارپور
صوفی کریم ولد لبندا کشمیری معرفت
میاں احمد الدین صاحب ڈسٹرکٹ
بورڈ کوہاٹ
فتح محمد خان صاحب حوالدار
موزنگ ۔ کہاریاں گوجرات
کرم اللہ خان صاحب حال مقیم
پلٹن ۲۲ کمپنی ۱۲ چھاونی جہلم
مہدی حسین صاحب شہر کہنہ بریلی
یعقوب علی صاحب محلہ گہر جعفر خان
میراں بخش احمدی مدرس تنیجپور
تحصیل و ضلع گوجرات
محمد یوسف صاحب شملہ
خیرالدین علی پور کبیر والہ ملتان
سلطان " " "
محمد خان کنجاہ گوجرات
حکیم محمد حبیب اللہ ۲۰۹
کہنہ ادالہ لائل پور
کالے خان چنگا بنگیال گوجرخان
محمد حسین ۔ عالم گڈھ گوجرات
عطار محمد دہیلی گوڑیا گوجرات
احمدالدین صاحب طبیب تحصیل
شوالہ شہر سیالکوٹ
حسین بخش صاحب تحصیل چکوال
احمد ۔ چک اسکندر گوجرات
محمود " " "
محمد بی بی " " "
محمد فیروز صاحب ریکو روڈ
کوئٹہ بلوچستان
کریم بخش صاحب معمار جموں
عبدالعزیز ابن منشی فتح علی

دوالمیال براہ کہیوڑہ نمک جہلم
مسمات مغلانی " " "
مسمات بیگاں " " "
فاطمہ " " "
سہاگ بہری " " "
چراغدین دوکان حافظ
غلام رسول صاحب وزیرآباد
فاطمہ زوجہ جعفر علی خان فیروزپور
مسمات مہراں بی بی ہمشیرہ
فتحدین چک ۱۹۵ رکھ برانچ
مہندو ۔ حاجی والہ گجرات
پیرانداتا " " "
میراں بخش " " "
ابھیا " " "
کرم داد صاحب وزیرآباد
مسمات نور راہون جالندہر
مسمات میرو " " "
لعل حسین چنگا بنگیال گوجرخان
محمد سرور خان " " "
عبداللہ " " "
عبدالرؤف " " "
قائم الدین " " "
سیف علی " " "
فقیر محمد " " "
نواب خان " " "
محمد صادق " " "
برہان علی " " "
برکت بی بی " " "
بیگو بیگم " " "
الٰہی بخش معرفت شیخ غلام بخش
احمدی ۔ لائل پور
مستری محمد الدین صاحب چک ۹۹
سرگودہ
قلندر بخش صاحب پٹواری
حلقہ اورے گڑہ شنکر
ولی محمد صاحب کلرک دفتر
میگزین ۔ شملہ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بُک ایجنسی قادیان سے طلب فرمائے

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ختم ہوگیا

لہٰذا اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت صہ/ اور مجلد ۳/ درثمین غیر مجلد ۴/ غیر مجلد ۸/ ہو گی

خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاوے گی

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ - دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۱؍

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بُک ایجنسی سے ملتی ہیں جیسی کہ لغات القرآن ہر دو ایک ہزار صفحہ)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے چھاپ کر مہیا کیا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا نہایت ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس ہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے اس کو خرید کرے کیونکہ دینی علوم کا بھی خزانہ ہے۔ اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے والسلام۔

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گراں نہیں۔ قیمت ۱/

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہر قابل دید ہے قیمت ۸/

جام شہادت مصنفہ حضرت قاضی صاحب - مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱/

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلام فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۸/

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لئے ظہور میں آئے قیمت ۸/

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو اس مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۱/

القول الصحیح اردو نظم - حضرت مسیح موعود کی تائید میں - خلیفہ رشید الدین صاحب کی تصنیف قیمت ۱/

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱/

احمدی جماعت کے لیے مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - الحمد للہ کہ ذوالفضل اکمل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپ کر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں - ہدیہ پارہ اول علاوہ محصول ڈاک ۴/

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور شریف آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں انکی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کر لیا کرے۔ انکے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاوے گی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۴ - ہمارے ایک کرم دوست کو خوش کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ اولی درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے۔ وہ سمجھتے ہیں اور انکو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کیطرف رغبت ہے۔ اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار دوران مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔ ایڈیٹر

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان ہے۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو

۶ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - ایک بڑھئی احمدی موضع گرگی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے۔ اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بھی جانتا اور کرتا ہے۔ کوئی صاحب ضرور کوشش کر کے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرا دیں عمر ۳۰ سال سے کم ہے۔ اور حیثیت بھی اچھی ہے اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں - خط وکتابت مجھ سے ہو

اکمل آف گولیکی از قادیان ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے ۔ مابعد للعہ

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر | آن مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

جلد (۶) | ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۶ جون ۱۹۰۷ء | نمبر (۲۳)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور و ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دارِ دنیا بگذریم
آن کتابِ حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدستِ ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

نرخ قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔۔ عـنہ
معاونین درجہ اول جنکو اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔۔۔ صہ
معاونین درجہ دوم جنکو اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ۔۔۔ للعہ
عام قیمت پیشگی ۔۔۔ سے
عام قیمت مابعد ۔۔۔ للعہ
قیمت فی پرچہ ۔۔۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید نہ اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ بھیجی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک اخبار میں رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

کمیاب اثری

منقول از تشحیذ الاذہان

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو طاعون کے ایام میں سخت تپ چڑھا جو یہان تک شدید تھا کہ انہون نے سمجھا کہ مجھکو طاعون ہوگیا ہے۔ اور اس خیال کا ان پر اس قدر اثر پڑا کہ مفتی محمد صادق صاحب کو بلا کر وصیت بھی لکھوانی شروع کردی۔ اتفاقاً یہ خبر مجھکو ملی اور مین ان کی عیادت کے لئے گیا تو ان کے اس خیال کو دور کرنے کے لئے مین نے کہدیا کہ آپ کو قطعاً طاعون نہین اگر آپ کو طاعون ہے تو ہمارا سلسلہ ہی جہوٹا ہے کیونکہ خدا تعالی نے مسیح سے کہدیا ہے۔ کہ مین ہر ایک شخص کو جو اس چار دیواری مین ہے اس مرض سے بچاؤنگا اور یہ کہہ کر مین نے ان کی نبض جو دیکھی تو تپ کا کہین نام ونشان بھی نہین تہا۔

جہاد کی ممانعت کی نسبت جو نظم درثمین مین شائع ہوچکی ہے اس مین ایک شعر ہے۔

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے

مومن نہین ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اس کی نسبت فرمایا کہ دیکھو آجکل ہر طرح کا فسق وفجور پھیلا ہوا ہے اور مسلمانون کی پہلی سی حالت نہین رہی ان کے ہاتھون سے سلطنت بھی اس لئے چھینی گئی ہے کہ انہون نے خدا کو چھوڑ دیا خدا تعالی تو کسی کا رشتہ دار نہین کہ وہ باوجود اس کے بگڑ جانے کے پھر بھی اس کی پاسداری کرتا چلا جاوے چونکہ یہودیون سے مسلمانون کو نسبت ہے اس لئے ان کی طرح ان پر بھی دو دفعہ عذاب آنا ضروری تہا چنانچہ ایک دفعہ تو تب ان پر عذاب آیا جبکہ ہلاکو خان نے حملہ کرکے بغداد کو تباہ کیا اور مسلمانون کو اس قدر ہلاک کیا کہ صرف بغداد میں کہتے ہین کہ چہہ لاکھ انسان قتل ہوا اس وقت کے مسلمانون کی حالت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ایک بزرگ کے پاس لوگ اکٹھے ہوئے اور کہا کہ خدا سے دعا کیجیئے گا کہ وہ ہم کو اس عذاب سے نجات دے اور یہ طوفان تھم جائے۔ انہون نے فرمایا کہ کمبختو تمہاری وجہ سے ہم بھی اس عذاب مین پھنس گئے مین دیکھتا ہون کہ فرشتے کھڑے کہتے ہین کہ

یا ایھا الکفار اقتل الفجار۔ یعنے اے کافرو! ان فاجرون کو قتل کرو پس وہی حالت اسوقت دوبارہ ہوگئی ہے اور انگریزون کی حکومت ہی جو کہ مذہب کے رو سے کافر ہین ہندوستان مین اسی لئے ہوئی ہے۔ کہ مسلمان خود فاسق فاجر ہوگئے ہین اور خدا کے رحم کو حاصل کرنے کے لائق نہین ہین اور میرے اس شعر کا یہی مطلب ہے۔ کہ خود تمہاری حالت ایسی نہین رہی کہ خدا تمہاری مدد کرے۔ تو جہاد کیسا۔

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

لیجئے ایک پادری صاحب استرہ سالہ بھگالیگئے

شہر نیویارک مین ایک شخص ڈلیر نامی رہتا تہا سنہ ۱۹۰۲ء مین فوت ہوا اس کی دو لڑکیاں تہین یہ شخص بہت مالدار تہا چنانچہ ہر ایک لڑکی کے حصے مین پچیس ۲۵ ہزار پونڈ یعنے پونے چار لاکہ روپیہ آیا ہوا تہا۔ مسٹر ڈلیر جب مرنے لگا تو اپنے علاقہ کے مشہور ومعروف اور معزز بزرگ ریورنڈ جیری نورڈگسا (جو ہمسٹڈ فیشنیبل سینٹ جارج چرچ کے ریکٹر تھے) کو بلا کر عرض کیا کہ آپ میری ان لڑکیون کی دینی اور روحانی تربیت کی نگرانی فرماتے رہین۔ پادری صاحب نے اس خدمت کو بسر وچشم قبول فرمایا۔ اور ہر دو ان کی تربیت اور نگرانی کے لئے آنا شروع کیا۔ ان لڑکیون مین ایک کا نام مس فلورنیہ ڈلیر تہا۔ جوانی کا عالم شباب کی بہار دیکھکر بزرگ پادری صاحب گرفتار دام ہوگئے۔ اتالیقی سے بڑھ کر نہایت کی طرف ترقی شروع ہوگئی اور آتش عشق نے اعتدال کی حدود سے تجاوز کردیا یہان تک کہ محبوبہ کی بوڑھی دادی تاڑ گئی اور بیساختہ پادری صاحب کی خدمت مین عرض کرنے لگی کہ آپ اپنی اتالیقی خدمتوں سے ہمین معاف فرمائین اور آیندہ یہان تشریف لانا بند کرین لیکن پادری صاحب محبوبہ سے عہد وپیمان حاصل کرچکے تہے اور محبت کا وثوق پا چکے تہے فوراً بول اٹھے کہ یہان آنے سے روکوگی تو ہم باہر کسی جگہ ملاقات کرلیا کرین گے۔

اب ۱۴ مئی کے سول ملٹری گزٹ مین لکھا ہے کہ ۲۹ اپریل کو پادری صاحب مذکور اس پری پیکر محبوبہ کو ساتھ لے کر کہین الوپ ہوگئے ہین۔ پادری صاحب کی بیوی بھی موجود تھی لیکن اس کو بیکسی مین چھوڑ گئے ہین ان کے اغوا کا حال یون لکہا ہے کہ ۹ تاریخ ماہ اپریل کو پادری صاحب ایک فیشنیبل شادی کی رسوم ادا کرنے کے لئے نیویارک تشریف لے گئے بیوی ان سے اجازت لیکر اپنے بعض رشتہ دارون کو ملنے کے لئے ہارٹ فورڈ کی طرف گئی۔ پادری صاحب منگل کے دن وہان سے واپس ہمسٹڈ پہنچے اور اپنا مال واسباب لیکر فوراً کہین گم ہوگئے۔ اسی روز سے مس فلورنیہ ڈلیر بھی روپوش ہے۔ خفیہ پولیس سراغ رسانی مین کوشش کررہی ہے لڑکی کا ایک خط دادی کے نام اس مضمون کا پہنچا ہے کہ مجھے آپ سے اور اپنی بہن اڈنا سے بڑی محبت ہے لیکن پادری صاحب کی محبت میرے دل مین اس سے بھی زیادہ ہے۔ ہمسٹڈ سے میرا دلبر داشتہ ہوگیا ہے اور مین اس ملک سے باہر نکلی جارہی ہون اور امید کرتی ہون کہ جب یہ چٹھی آپکے ہاتھ آئے گی اس وقت تک مین اس ملک کے حدود سے باہر ہوجاؤنگی پس چٹھی پر شہر جرسی کے ڈاکخانہ کی مہر ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پادری صاحب کو پچھلے دنون ٹرمیوے کی گاڑی پر ایک ضرب آگئی تہی اور اس کے معاوضہ مین اس کو ایک ہزار پونڈ بطور ہرجانہ ملا تہا۔ وہ روپیہ اس کے پاس ہے۔ پادری صاحب کی بیوی عمر مین اس سے بڑی ہے۔ لڑکی کے ورثاء اور گرجا کے متمول متعلقین پادری صاحب پر فوجداری استغاثہ کرنے کا انتظام کررہے ہین اور گرجا کے عہدہ سے اس کو علیحدہ کردیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مفصلہ ذیل سطور ارسال ہین اگر مناسب سمجھین تو اپنے اخبار مین جگہ دیکر مشکور کرین۔ یہ اس جرمن کتاب کا ترجمہ ہے جس کا حوالہ پہلے اشو مین دیا جاچکا ہے اس کتاب کا نام ہے The Oriental Religions یعنے مذاہب متعلقہ شرقیہ۔ یہ کتاب سنہ ۱۹۰۲ء مین شائع ہوئی تہی۔ اصل مین یہ ایک بڑی کتاب کا خلاصہ ہے۔ جس کا نام Civilization of Our times (تمدن زمانہ حال) جس کے مصنف Paul Hunneberg ہین یہ ایک بڑے جرمن عالم ہین اور یورپ مین بوجہ اپنی لیاقت کے بہت مشہور ہین۔ جس آرٹیکل کا مین ترجمہ ارسال کرتا ہون اس کے لکھنے والے Ignaz Goldziher ایک بڑے عالم ہین اور علوم شرقیہ خاص کرکے عربی کے بہت بڑے ماہر ہین۔ قریباً ہر ایک قسم کی کتاب وہ بہم پہونچا کر پڑھتے ہین۔ پیشتر اس کے کہ مین اصل ترجمہ لکھون مین اپنا فرض سمجھتا ہون کہ ڈاکٹر ہارڈ وڈنر صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کرون کہ جنہون نے اپنا بہت سا قیمتی وقت صرف کرکے اور مجھ پر کمال مہربانی فرماکر مجھے اس جرمن حصہ کا انگریزی مین ترجمہ کردیا۔ جس کا مین اردو ترجمہ ارسال کرتا ہون امید ہے آپ ضرور درج اخبار فرماوین گے۔ محمد الدین از علی گڈھ

ابھی تک مسلمانوں کے نئے فرقہ احمدیہ کی کامیابی کی نسبت کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ اس کے پیغمبر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہیں جن کی عمر قریباً اب پچاس برس کے قریب ہوگی وہ اپنے اس دعوے کے ساتھ ایک نئی تحقیقات کو شامل کرتے ہیں جس کی رو سے وہ یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ سری نگر محلہ خان یار۔ میں جو ایک ولی کی قبر ہے۔ وہ دراصل حضرت مسیح علیہ السلام کی ہے۔ جو ظالموں کے ہاتھوں سے بچکر مشرق کو بھاگ گئے تھے اور وہیں انہوں نے وفات پائی تھی۔ احمد کا یہ دعوے ہے کہ وہ اس ساتویں ہزار کے لئے مسیح ہے اور یسوع مسیح کی خو بو میں آیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے اس کا یہ بھی دعوے ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کا وہی مہدی موعود ہے۔ جس کی وہ برسوں سے انتظار کررہے ہیں۔ ان کے مشن کے متعلق ایک تعلیمی پرچہ ہے اس نئے مہدی اور مسیح کے مریدوں کی تعداد ستر ہزار تک پہونچ گئی ہے اس کا مشن ( ) ہے (اس لفظ کا ٹھیک مترادف مجھے نہیں آتا۔ آپ جو مناسب سمجھیں رکھ لیں۔ اس کے معنے ہیں کہ متضاد اور بظاہر بالکل مخالف باتوں کے ملانے والا۔) جسکی بنیاد اور بائیبل قرآن اور حدیث ہے۔

انہوں نے کئی ایک عربی تصنیفات میں اپنی نسبت پیشگوئی پھر کئی ایک مذہبی نبوتوں پر بحث کی ہے۔ جس کی تصدیق وہ اپنے نشانات اور معجزات سے کرتے ہیں۔ غیر مشرقی دنیا پر مرزا غلام احمد صاحب اپنا اثر ڈالنے کے لئے بہت کوشش کررہے ہیں جس کے لئے انہوں نے ایک ماہوار انگریزی میگزین جاری کیا ہے۔ منہ

محمد دین ۔ علی گڑھ

تعلیم مستورات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب اڈیٹر صاحب اخبار بدر

بعد از السلام علیکم کے گذارش یہ ہے۔ کہ جناب مہربانی فرماکر میری ان ذیل کی چند سطور کو اپنی اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر فدویہ کو ممنون فرماویں۔

کیا مستورات تعلیم کے بغیر دیندار ہوسکتی ہیں۔

اے میری مکرم خواندہ بہنوں! میں آپ کی خدمت میں التماس کرتی ہوں اور اپنے پہلے مضمون کی تائید میں یہ مسئلہ پیش کرتی ہوں کیا مستورات تعلیم کے بغیر دیندار ہوسکتی ہے اور خود تعلیم سے میری مراد دینی تعلیم ہے۔ یہاں تک میرا خیال ہے۔ صرف دینداری نہیں کیونکہ یہ تو ایک بڑی متبرک چیز بلکہ سچ پوچھئے تو وہ ایک شائستہ دنیا داری بھی نہیں ہوسکتی کیونکہ انتظام خانہ داری اور تربیت اولاد بغیر تعلیم کے نہیں ہوسکتی۔ مثل مشہور ہے کہ اندھا اندھے کو راہ نہیں دکھا سکتا اسی طرح جو شخص اپنی صلاحیت نہیں کرسکتا وہ دوسرے کو نیک اور تربیت دینے کے لائق نہیں ہوسکتا چنانچہ دیکھا گیا ہے جن گھروں میں تعلیم نہیں۔ ان گھروں میں دین ہی نہیں ہے۔ جو مستورات تعلیم یافتہ ہوتی ہیں ان کی اولاد ضرور ہی نیک اور دین دار ہوتی ہے کیونکہ بچے ماں کے پاس عمر کا وہ حصہ گذارتے ہیں جس عمر میں وہ جو بات سیکھے ان کے دل پر نقش ہوجاتی ہے اگر ماں تعلیمیافتہ اور دیندار ہو تو بچے پر ضرور نیک اثر پڑے گا۔ اگر ماں تعلیمیافتہ نہ ہو ۔ تو بچے پر ضرور اس کے بُرے خیالات کا اثر برا ہی پڑے گا۔ مستورات کو تعلیم دینے میں سلسلہ مذکورہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مردوں کو اللہ نے یہ بڑا رتبہ دیا ہے جب چاہے تعلیم حاصل کرسکتے ہیں خواہ چھوٹی عمر میں یا بڑی عمر میں۔ نہ ہی تو ان کو انتظام خانہ داری کا فکر ہوتا ہے اور نہ ہی بچوں کی پرورش کرنی پڑتی ہے۔ مگر مستورات جو خورد سالی میں ہی انتظام خانہ داری میں مشغول ہوجاتی ہیں اور بچوں کی پرورش کی مصیبت میں گرفتار ہوجاتی ہیں۔ وہ بڑی ہوکر کس طرح تعلیم پاسکتی ہیں۔ مگر جب تک تعلیم نہو دین دار نہیں ہوسکتی اس واسطے میں التماس کرتی ہوں کہ مستورات کو تعلیم دینے میں بڑی سرگرمی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ وہی تعلیم پاسکتی ہیں جو پانچ اور بارہ کے درمیان دی جاوے اور میں امید کرتی ہوں خواہ کیسی ہی غبی لڑکی ہو اس پانچ اور بارہ سال کے عرصہ میں وہ پیارے اسلام سے کچھ نہ کچھ واقفیت پاسکتی ہے آہ! میں افسوس سے کہتی ہوں۔ کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیچاری مستورات کو ہی زیادہ دوزخ میں دیکھا مگر اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ مستورات میں مردوں کی نسبت زیادہ کفر اور شرک میں مبتلا ہیں۔ اگر مرد تعلیمیافتہ نہ بھی ہو۔ تو مسجدوں یا محفلوں یا جلسوں میں یا اور کسی طرح ملکوں میں پھر پھرا کر اس کمی کو پورا کرسکتا ہے۔ اور دیندار ہونے کی امید رکھ سکتا ہے۔ مگر ہم مستورات جو کہ بہ سبب پردہ کے باہر نہیں نکل سکتیں اور نہ گھروں میں تعلیم کا چرچا ہے کیونکہ پُرانے زمانہ کی بڑی بیبیاں عموماً سب ناخواندہ ہیں اس واسطے میں نہایت ادب سے گزارش کرتی ہوں کہ فرقہ اناس کی خواندہ ممبران کو اپنی قلم کے زور سے سلسلہ مذکورہ پر واسطے تعلیم دلانے کے اثر ڈالنا چاہیئے۔ جس سے کہ عام چھوٹے چھوٹے گل سکول محلوں اور دیہاتوں میں کھل جاویں اور فرقہ میں عام تعلیم ہوجائے۔ راقمہ ظ۔ ف۔ بنت ملک مولا بخش صاحب رئیس گوراں ضلع گجرات

---

۲۰ مئی ۱۹۰۲ء کو ظاہر فرمایا۔ گماں ہندوؤں نے جو دکھ ہمیں دئے ہیں وہ بیان سے باہر ہیں۔ دیانند نے کیا کچھ نہیں لکھا۔ کنہیا لال اس سے کم نہیں۔ پھر لیکھرام نے جو خبث پھیلایا ہے اس کا نتیجہ کسی سے مخفی نہیں۔ پس جب ان لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ایک حیوان کے بدلے میں انسان کا قتل بھی جائز قرار دیں اور اپنی حکومت کے زمانہ میں اونچی اذان تک بھی نہ کہنے دیں تو پھر ہم کیوں نہ کہیں کہ انگریزی حکومت ہمارے لئے خدا کی ایک خاص رحمت ہے (بہ قومے کہ نیکی پسند و خدا۔ دہد خسرو عادل و نیک رائے)۔

ان ہندوں سے ہمارا کبھی اتحاد نہیں ہوسکتا۔ کہ آزمودہ را آزمودن جہل است۔ انگریز بھی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جب مسلمان بادشاہوں سے وزارت تک کے عہدے پاکر بھی یہاں کی شکایت کرنا ہی اپنا مذہبی جزو سمجھتے ہیں تو پھر اُن سے کیا وفاشعاری کریں گے۔

ہمیں تو ان کے بڑھے ہوئے تعصب پر افسوس آتا ہے کہ ہم تو ان کے اوتاروں کرشن رامچندر کی عام مجلسوں میں بھی تصدیق کریں اور ان کو خدا کے پاک بندے قرار دیں اور یہ ایسے شوخ چشم کہ بلا وجہ حماقت سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل اصفیا کے سردار کو برا کہیں ایسی باتوں سے میں نے کہا کہ جنگل کے بھیڑیوں سانپوں بچھوؤں سے صلح آسان۔ مگر ان سے ناممکن۔ (اکمل)

ایک اور دشمن ہلاک ہوا

سوہل ضلع گورداسپور میں ایک شخص اللہ دتا نام خیاط رہتا تھا وہ اور اس کا بھائی محمد علی معمولی آدمی ہیں اور بہت ہی ضعیف سی استعداد پڑھنے لکھنے کی رکھتے ہیں مگر اندھوں میں کانا راجہ جاہلوں سے ان دونوں کو مولوی کا خطاب دے رکھا تھا۔ اس لحاظ سے یہ خطاب جسقدر عزت کے قابل ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے بہرحال وہ مولوی مشہور تھا سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اسکو سخت عداوت اور دشمنی تھی اور مخالفت کے لئے بہت دریدہ دہن اور بدزبان تھا۔ ضلع گورداسپور اور ہوشیارپور کے قریبی علاقہ جات میں جاکر بہت زور شور سے مخالفت کیا کرتا تھا اور کرم الدین کے مقدمات میں بہت بڑا حصہ اس نے اور اس کے رفیق عبدالسبحان نے لیا تھا چندہ جمع کرنا اور مقدمات میں ہر قسم کی مدد دینا ان کا کام تھا گویا وہ مقدمہ کرم الدین پر نہ تھا بلکہ ان پر تھا۔ غرض تقریر اور تحریر کے ذریعہ ہمیشہ مخالفت کرنا اور احمدیوں کو دکھ دینا اس نے اپنا فرض منصبی سمجھ رکھا تھا مقدمات میں کرم الدین تو مجرم قرار پاکر جرمانہ کا سارٹیفکیٹ لیکر گیا عبدالسبحان مسانیاں سے جہاں وہ سادات کے بچے پڑھکر گذارا کرتا تھا رخصت ہوا اور مسانیاں سے کیا اس دنیا ہی سے رخصت ہوا۔ اللہ دتا صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۴ - ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۶ جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ☆ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اعلان

بار دوم

(من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا اوکذب بایتہ)

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونے کا دم مارتے ہیں جب خدا تعالیٰ کا کلام انکو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افترا ہے انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہے کب تک یہ لوگ ایسا کریں گے - آخر ہر ایک فیصلہ کے لئے ایک دن ہے اور ہر ایک قضاء وقدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے - اس وقت میں نمونہ کیطور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری اور مولوی عبدالجبار اور عبدالواحد اور عبدالحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہیں اور وہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے - انی احافظ کل من فی الدار و احافظک خاصۃ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا اور خاصکر تجھے - چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہم رنگ ہے یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں - ولعنت اللہ علی من کذب وحی اللہ - جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے - ولعنت اللہ علی من افتری علی اللہ - اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہے گا بلکہ یہ ذکر ہے کہ والذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن وھم مھتدون - پس کامل پیروی کرنے والے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جن کا علم محض خدا کو ہے بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پا دیں گے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ٹھیرے گی -

اب میں دیکھونگا کہ اس میری تحریر کے مقابل پر بغرض تکذیب کون قسم کھاتا ہے مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ بھی دعویٰ کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہوں گا اور مجھ کو بھی خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ الہام ہوا ہے تا دیکھ لے کہ افترا کی کیا جزا ہے - والسلام علی من اتبع الھدیٰ

الراقم - خاکسار میرزا غلام احمد -

ڈائری

القول الطیب

برد وسلام ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا۔ کہ حضرت ابراہیم پر جو آگ ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ آیا وہ فی الواقع آتش ہیزم تھی یا کہ فتنہ وفساد کی آگ تھی۔ حضرت نے فرمایا فتنہ وفساد کی آگ تو ہر نبی کے مقابل میں ہوتی ہے اور وہی ہمیشہ کوئی ایسا رنگ اختیار کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک معجزہ نما طاقت اپنے نبی کی تائید میں اس کے بالمقابل دکھاتا ہے۔ ظاہری آتش کا حضرت ابراہیم پر فرو کر دینا خدا تعالیٰ کے آگے کوئی مشکل امر نہیں اور ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں حضرت ابراہیم کے متعلق ان واقعات کی اب بہت تحقیقات کی ضرورت نہیں کیونکہ ہزاروں سالوں کی بات ہے۔ ہم خود اس زمانہ میں ایسے واقعات دیکھ رہے ہیں اور اپنے اوپر تجربہ کر رہے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ جب کہ میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی۔ سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجہ سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ اردگرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہوگیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی۔ جس نے اس کو جلا دیا۔ مگر ہم کو کچھ ضرر نہ دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔ ایسا ہی سیالکوٹ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رات کو میں ایک مکان کی دوسری منزل میں سویا ہوا تھا۔ اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ اور آدمی بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں سے ٹک ٹک کی آواز آئی میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ انھوں نے کہا کوئی چوہا ہوگا۔ کچھ خوف کی بات نہیں اور یہ کہہ کر پھر سو گئے تھوڑی دیر کے بعد میں نے پھر ویسی ہی آواز سنی۔ تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا۔ مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی۔ تب میں نے ان کو سختی سے اٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا اور جب سب نکل گئے۔ تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی میں دوسرے زینہ پر تھا۔ کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لیکر نیچے جا پڑی اور چارپائیاں ریزہ ریزہ ہوگئیں اور ہم سب بچ گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی معجزہ نما حفاظت ہے۔ جب تک کہ ہم وہاں سے نکل نہ آئے شہتیر گرنے سے محفوظ رہا۔ ایسا ہی ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا۔ اور دوسری دفعہ ایک بچھو لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا۔ مگر ہر دو بار خدا تعالیٰ نے مجھے اُن کے ضرر سے محفوظ رکھا۔ ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی۔ مجھے خبر بھی نہ ہوئی ایک اور شخص نے دیکھا اور بتلایا اور اس آگ کو بجھا دیا۔ خدا تعالیٰ کے پاس کسی کے بچانے کی ایک راہ نہیں بلکہ بہت راہیں ہیں آگ کی گرمی اور سوزش کے واسطے بھی کئی ایک اسباب ہیں اور بعض اسباب مخفی در مخفی ہیں جن کی لوگوں کو خبر نہیں اور خدا تعالیٰ نے وہ اسباب اب تک دنیا پر ظاہر نہیں کئے جن سے اس کی سوزش کی تاثیر جاتی ہے پس اس میں کون سے تعجب کی بات ہے کہ حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی ہوگئی۔

اس پر میاں معراج الدین صاحب عمر (مالک اخبار ہذا) نے جو اس وقت حضرت کے حضور میں حاضر تھے ایک واقعہ عجیب سنایا۔ انہوں نے ایک جگہ کا ذکر کیا کہ ایام طاعون میں ایک ہندو مالدار شخص بے اولاد مرگیا اس کی زوجہ حاملہ تھی۔ ورثاء نے خیال کیا کہ ممکن ہے کہ اس کا بیٹا پیدا ہو جائے اور وہی تمام مال و جائیداد کا وارث بن جائے۔ آؤ اس عورت کو بھی مار ڈالو اور جائیداد پر بے خطر قبضہ کرلو۔ طاعون تو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ ایسی صورت میں لوگ ایکدوسرے کی خبر بھی نہیں لیتے۔ آدھی رات کے وقت انہوں نے اس عورت کو پکڑ کر ہاتھ پاؤں اس کے باندھ دئے اور مونہہ میں کپڑا ٹھونس دیا تاکہ بول نہ سکے اور مردے کی طرح اٹھا کر آدھی رات کے وقت مرگھٹ پر لے گئے اور ان کی عورتوں نے رونا شروع کر دیا کہ مرگئی ہے۔ اردگرد کے ہمسایوں نے خیال کیا کہ اس کا خاوند طاعون سے مرگیا تھا۔ یہ بھی طاعون سے مرگئی ہوگی۔ کوئی نزدیک نہ آیا۔ انہوں نے رات کے وقت اُسے لکڑیوں میں رکھ کر آگ لگا دی۔ ہندوؤں کے قاعدہ کے مطابق تو ضرور تھا کہ جب تک آگ اس کے سر کی کھوپری کو پھوڑ نہ دے وہیں ٹھہرے رہتے مگر چونکہ چند پہر دہشت کے مارے صرف آگ لگا کر گھر بھاگ آئے۔ قدرت خداوندی اس کو زندہ رکھنا چاہتی تھی اوپر سے آندھی اور بارش جو شروع ہوئی تو آگ بجھ گئی اور اسی حالت میں لکڑیوں کے درمیان اس کا بیٹا پیدا ہوا۔ صبح تک وہ اسی حالت میں پڑی رہی۔ صبح کے وقت بعض راستے چلنے والوں نے اس کو دیکھ کر تھانہ میں خبر دی اور اس کے تمام رشتہ دار مرد اور عورتیں گرفتار کئے گئے۔

لاجپت رائے اور آریہ سماج

(ترجمہ از سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ یکم جون سنہ ۱۹۰۶ء)

جناب! بحوالہ خط لالہ دیوان چند (ڈی۔ اے۔ وی کالج) جو آپکے پرچہ مورخہ ۵ مئی کے اشاعت میں بعنوان مذکورۃ الصدر شائع ہوچکا ہے مندرجہ ذیل ریمارک کرنے کی اجازت دیجئے لالہ لاجپت رائے نے اپنی تمام زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی تھی اور آج جبکہ وہ مصائب میں مبتلا ہے۔ سماج اس کو اپنے سے خارج کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہ بغیر کسی شک وشبہ کے آریہ سماج کی روح رواں تھا اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج ایک مذہبی گروہ ہے لیکن گورنمنٹ کے برخلاف شورش کنندگان کے لیڈروں اور سرغنہ لوگوں کی سب سے بڑی تعداد اسی فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور چونکہ ڈی۔ اے۔ وی کالج کے طلباء پولیٹیکل تحریکوں میں حصہ لینے میں سب سے بڑھکر سبقت لے چکے ہیں۔ اس لئے انکار نہیں ہو سکتا کہ آریہ سماج نے پولیٹیکل تحریک اور ایجی ٹیشن میں سب سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ بندے ماترم کی جھوٹی جنگی آواز کے ساتھ ساتھ پنڈت دیانند کی جے کے نعرے ابھی قریب کے گذشتہ زمانہ میں شہر لاہور کے مختلف پروسیشنوں اور صفوف میں بلند ہوتے رہے ہیں۔

اس خط میں مرزا صاحب کا بھی ذکر کیا گیا ہے اگر آریہ سماج آپ کی طرز روش اور نصیحت پر چلتی تو انہیں یہ ضرورت محسوس نہ ہوتی کہ وہ آج اپنے لیڈر کو اپنی سماج سے جدا کرتے مرزا صاحب کا مشن خالص مذہبی ہے وہ ابتدا سے (جس کو قریباً ۲۰ برس گذرتے ہیں) ہمیشہ اپنے مریدوں کو جیسا کہ گورنمنٹ پر خوب واضح اور روشن ہے یہ نصیحت کرتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے تئیں گورنمنٹ کے برخلاف پولیٹیکل ایجی ٹیشن میں حصہ لینے سے بچاتے رہیں اور ہرگز ان میں مت شامل ہوں یہاں تک اس کا عملی ثبوت موجود ہے کہ انہوں نے علیگڈھ کے طلباء کی خفیف اور معمولی سٹرائیک کرنیوالے طلباء کی شمولیت اختیار کرلی تھی آپکے فتوی جہاد نے جو چھ برس سے شائع ہوچکا ہے۔ سرحدی صوبہ میں ایک بڑا مفید کام کیا ہے جیسا اس صوبہ کے کمشنر کے الفاظ سے صاف طور پر مترشح ہے احمدیہ فرقہ کے بیعت کی شرائط عشرہ میں اطاعت گورنمنٹ بھی ایک شرط ہے آریہ سماج اپنا گناہ اور قصور دوسروں کے سر پر تھوپنے کی بلا ضرورت [illegible] کوشش کرتی ہے

جتنے احباب شیعہ مذہب سے احمدی ہوئے ہیں وہ اپنا پتہ لکھ بھیجیں۔ مخالفوں کے لئے ضرورت ہے۔ پتہ۔ شہر بنارس کوٹھی مہاراجہ بنارس محلہ راجہ بازار شیخ عبدالواحد خانساماں

کشمیر کی عبرتناک حالت

کشمیر سے ایک دوست جن کا نام نیچے درج ہے حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذارش آنکہ اندین دنا بالخصوص بعد از نمودار ہونے نشان آسمانی کشمیر بالعموم تحصیل کولگام واسلام والا بالخصوص اس طرح موت کے پنجہ کے اندر گرفتار ہوا ہے۔ کہ الامان الامان۔ بعض جگہ ایسا بھی وقوعہ ہوتا ہے کہ رات کو انسان سوتا ہے اور فجر کو مردہ دیکھا جاتا ہے۔ یکایک وہ وعدہ الٰہی۔ کلما ارادوا ان یخرجوا منها اعیدوا فیها۔ چند دن نکل پھر یہ عذاب حاضر ہو جاتا ہے ولنذیقنهم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلهم یرجعون کی تنبیہ دے رہا ہے لطیفہ یہ ہے۔ کہ مرگ جوان مرگ ہے یعنی عام طور پر جوان ہی اس کا شکار ہیں۔ یقیناً بقول رب العزت جل جلالہ حکایتاً عن النوح علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اطیعون یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الیٰ اجل مسمی الخ۔ یہ لوگ قبل از اجل مسمیٰ مر رہے ہیں۔ مگر اطاعت محمود من اللہ جو اس وقت کے نبی اللہ ہیں کرتے۔ تو کبھی یہ جوان مرگ کا نشانہ نہ بنتے۔ یا اللہ تو اپنی مخلوق پر رحم کر۔ آمین۔

یا امام الزمان علیک الصلوٰۃ علیک السلام۔ یہ تمام مخلوقات اسی طرح حسب قانون رب العالمین جس طرح موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں فرعون علیہ اللعنت غرقاب ہوا۔ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابلہ میں یہودی۔ ضربت علیهم الذلة والمسكنة میں پڑ گئے۔ ہمارے شہنشاہ امینی محمد المصطفیٰ سرور الانبیاء کی ہمسری میں ابوجہل بمع اتباع خود علیهم اللعنة وقود النار بنے۔ عین بعینہٖ اسی طرح مثیل یہود مثیل مسیح کے ہم پلہ ہونے میں تباہ ہو رہے ہیں۔ من اصدق من الله قيلا۔ لاغلبن انا ورسلی۔ خوشا قول حضور

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

میں ہوں حضور کا ایک خاکسار تابعدار عبد الرحمان خان ولد راجہ عطا محمد خان صاحب مرحوم۔ ملک کشمیر۔

عرب میں قہری نشان

یہاں جدہ خاص میں طاعون کا سخت زور شور ہے۔

حضرت اقدس کا الہام پورا ہو رہا ہے۔ کہ اب بڑے بڑے روحی اس طرح مستعد ہوں گے۔ سو بہائی صاحب بڑی بڑے

رہی مر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ میرے لئے ضرور دعا کیا کرو۔ دل سخت اداس رہتا ہے خداوند کریم رحم کرے۔ کہ زندگی میں حضرت اقدس کی ملاقات ہو جاوے۔ تازہ تازہ الہامات جو ہو رہے ہیں۔ انہوں نے دل کو ہلا دیا ہے ایک تو دل چاہتا ہے۔ کہ فوراً قادیان چلا آؤں۔ مگر جب ملازمت کا خیال ہوتا ہے۔ تو کوئی قانون ایسا نہیں نظر آتا۔ کہ تین سال سے واپس ہوں۔ دعا پر ختم کرتا ہوں۔

کوٹ نیناں میں جلسہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر قادیان

جناب من۔ ضلع گورداسپور میں کوٹ نیناں بھی ایک مشہور قصبہ ہے۔ جب لاہور اور راولپنڈی کے شور و غل کی خبر یہاں پہونچی تو بعض سر برآوردہ اشخاص نے یہ مناسب سمجھا کہ بلوہ کنندگان اور باغیان کے چال چلن کی نسبت عام طور پر اظہار ناراضگی ظاہر کیا جاوے۔ ۵ تاریخ کو ایک باقاعدہ جلسہ حکیم کرپا رام مرحوم کی حویلی بصدارت نائب تحصیلدار صاحب بندوبست ہوا۔ علاوہ باشندگان قصبہ کے اردگرد کے دیہات کے نمبردار اور سفید پوش بھی موجود تھے صاحب میر مجلس نے جلسہ کا افتتاح ایک مختصر تقریر کے ساتھ کیا۔ صاحب ممدوح نے سرکاری راج کے فوائد کو بیان کیا اور بڑے زور سے باغیان کے چال چلن پر اعتراض کیا۔ پھر منشی صاحب نے مفصلہ ذیل ریزولیوشن پڑھا۔ جس کی تائید چودھری آلا سنگھ صاحب سفید پوش اور منشی محمد اعظم صاحب نائب محافظ دفتر ضلع نے کی اور بالاتفاق پیش ہوا۔

ریزولیوشن ۱۔ یہ جلسہ اُن لوگوں کے رویہ کو نہایت افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو لیکچروں میں اور اخبارات کے ذریعہ باغیانہ خیالات کے پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور ان لوگوں کے رویہ کو اور بھی زیادہ افسوس کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو بے گناہ انگریزوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں اور ان کے مال و جان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور پبلک کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ لوٹ اور ہڑتال کریں۔

دوسرے ریزولیوشن کی منشی محمد اعظم نے تحریک کی۔ مہنت ارجنداس صاحب نائب میر مجلس اور لالہ سوہن لال صاحب مہاجن نے تائید کی اور بالاتفاق پاس ہوا۔

ریزولیوشن ۳۔ منشی لابھ دین صاحب سکرٹری جلسہ کو اختیار دیا جاوے کہ وہ اس جلسہ کی کارروائی کو مختلف اخبارات چھپنے کے لئے بھیجیں اور ایڈیٹران اخبارات کو التماس کریں کہ براہ مہربانی اپنے اصل فرض منصبی کو سمجھ کر شہنشاہ جلیل القدر اور رعایا کے اچھے تعلقات کی تعلیم دیں اور کسی قسم کے باغیانہ مضمون کو اپنے اخبار میں جگہ نہ دیں بعد اس کے میر مجلس صاحب کی مختصر تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ سب پوسٹ ماسٹر کوٹ نیناں ضلع گورداسپور

امداد لنگر خانہ

ہفتہ گذشتہ کے اخبار میں عاجز نے چندہ لنگر خانہ کی طرف احباب کو توجہ دلائی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ جہاں کہیں وہ پڑھا گیا ہوگا احباب اس کی طرف توجہ کر رہے ہوں گے اور عنقریب اس کے نتائج سے ہم کو اطلاع ہو جائے گی۔ بطور یاد دہانی کے اب میں دوبارہ لکھتا ہوں۔ اور اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جہاں اخبار نہ پہنچتا ہو اور جہاں ناخواندہ لوگ ہوں وہاں کے قریب قریب کے شہروں کے دوست دیہات میں جا کر ان ناخواندہ دوستوں کو جمع کر کے اس ضروری حکم سے سب کو مطلع کریں اور اکثر کرتے رہیں چاہئے کہ قریب قریب کے گاؤں کے لوگ ہر جمعہ کو کسی ایک گاؤں میں جمع ہو کر وہاں نماز جمعہ ادا کیا کریں اور اس قسم کی ضروری تحریکات سے اور نئی تصانیف حضرت سے دوسرے دوستوں کو آگاہی کرتے رہا کریں ضلع وار کمیٹیوں کو چاہئے۔ کہ بہت جلد اپنے اضلاع کے مختلف شہروں میں سب کمیٹیاں قائم کر کے اپنے اپنے اضلاع کی فہرست مبائعین کو مکمل کریں اور ہر ایک قسم کی تبلیغ چھوٹے شہروں اور گاؤں میں پہنچانا اسی ضلع کی کمیٹی کا فرض ہونا چاہئے۔

لنگر کے واسطے اس وقت یکمشت چندہ کی بہت ضرورت ہے اور نیز ماہواری چندوں کے انتظام کو پختہ کرنا چاہئے۔

حقیقۃ الوحی

جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے چھپ کر شائع ہو چکی ہے لیکن چونکہ اس کے واسطے یہ تجویز ہوئی۔ کہ تمام کتاب مجلد ہو کر فروخت کی جائے اس واسطے اس کی فروخت آہستہ آہستہ ہو رہی ہے۔ ایک لائق جلد ساز میاں عبد اللہ احمدی مالیر کوٹلہ سے اسی کام کے واسطے بلایا گیا ہے۔ جو نہایت اخلاص کے ساتھ اس کام میں سرگرمی سے مصروف ہے تاہم تمام جلدیں یک دفعہ نہیں ہو سکتیں جیسے جیسے طیار ہوتی جاتی ہیں فروخت کے واسطے باہر بھیجی جاتی ہیں۔

مفت نہیں

بعض صاحبان حضرت سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کو کتاب مفت دی جاوے۔ ان کی آگاہی کے واسطے لکھا جاتا ہے کہ اس کتاب پر بہت خرچ ہوا ہے اور وہ روپیہ حضرت کا نہیں تھا اس واسطے کتاب حضرت کی ملکیت میں نہیں ہے۔ تاہم ایک بڑا حصہ ہند و پنجاب کے علماء وغیرہ میں مفت تقسیم کیا گیا ہے۔ اب زیادہ مفت تقسیم کی گنجائش نہیں۔

صادق اور کاذب مین مباہلہ کا بینظیر فیصلہ

ناظرین اس عاجز نے فیض اللہ خان بن ظفرالدین احمد متوفی سابق پروفیسر ٹریننگ کالج سے ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے بارےمین مباہلہ کیا تہا۔ جو آگے چلکر آپ کو مباہلین کی تحریر سے کل حالات منکشف ہو جائینگے۔ مگر قبل اس سے کہ مباہلین کی تحریر کو درج کرون۔ مناسب ہے ان تمام حالات کو جو درمیان میعاد مقررہ کے عجیب درعجیب ظہور مین آئے ہین۔ ناظرین کیخدمتمین تفصیل کے ساتہہ عرض کیا جاوے۔ ممکن ہے کوئی سعید روح فایدہ اٹہاوے کیونکہ فیض اللہ خان جنڈیالوی قانون گو کو طاعونی موت سے زمین میں خدا نے ایسا سلایا ہے۔ کہ غور اور فکر کرنے والی طبیعت کے لئے عبرت کا مقام ہے۔ یہ عجیب شان کبریائی ہے۔ کہ فیض اللہ مکذب انبیا اکیلا نہین گیا بلکہ مباہلہ کرنے کو رضامند کرنے والا اور حضرت اقدس کی نسبت زیادہ استہزار کرنے والا فیض اللہ کا پہوپہی زاد بہائی مسمی عظیم اللہ اور حقیقی ہمشیرہ عزیز ہمراہ گئے ہین یہ عظیم الشان معاملہ حضرت اقدس کی تائید مین ایسا ظہور مین آیا ہے۔ کہ غور اور فکر کرنے والی طبیعتون کو اور بالخصوص تاریک دل مولوی ثناءاللہ اور نیز گمراہ اور مرتد عبدالحکیم ڈاکٹر کے واسطے ایک سبق آموز نشان ہے۔ مگر ایسے نشانون سے وہ شخص ہدایت حاصل کرسکتا ہے۔ جو دل کا سیدہا اور رضا کا طالب ہے۔ خدا شاہد ہے جس وقت مین نے اس مقدس انسان مسیح موعود کے لئے محض برائے مقصود رضاء الٰہی فریق مخالف سے مباہلہ کیا ہے۔ مجہے یہ معلوم ہو رہا تہا۔ کہ مین درمیان مین نہین ہون اور جو الفاظ میری قلم سے نکل رہے ہین۔ وہ خدا تعالےٰ اپنے ہاتہہ سے لکہہ رہا ہے اس وقت میری وجدانی حالت ایسے لطیف عالم کی طرف منتقل کی گئی جو مجہہ کو فریق مخالف پر عذاب الٰہی کے فرشتے اترتے ہوئے نظر آئے۔ چنانچہ اسی وقت عاجز نے بلند آواز سے کہدیا کہ مین نے ابہی تم پر عذاب اترتے ہوئے دیکہہ لیا ہے۔ لطف یہ ہے کہ فریق مخالف نے جس قسم کی موت طلب کی تہی وہی اس کو ملگئی متوفی نے مباہلہ کرنے کیوقت طاعونی موت کی خواہش ظاہر کی تہی۔ مین یقین کرتا ہون کہ انصاف پسند طبیعتین بعد مطالعہ الفاظ مباہلہ اور دیگر واقعات سے مطلع ہونے کے مانین گے کہ اس درجہ پر ہیبت اور شاندار الفاظ کا لکہنا اور عجیب درعجیب واقعات کا پیش آنا جو آیندہ خبر سے متعلق ہون انسانی کام نہین۔ کیونکہ انسان تو اپنی بابت ایک دن کی زندگی کا قطعی فیصلہ نہین دے سکتا۔ چہ جائیکہ دوسرے کی نسبت تحدی کے ساتہہ یہ ظاہر کرے کہ زمین آسمان ٹل جائے۔ لیکن یہ عذاب یقیناً نہ ٹلیگا۔

اب مباہلہ کی کل کیفیت تفصیل وار بیان کرتا ہون۔ مین ۴ جون سنہ ۱۹۰۶ء کو لاہور سے بعد دو ماہ کے گوجرانوالہ واپس ہوا۔ ۱۲ جون کو میری اہلیہ واسطے ملنے مستورات کے میرے ہمراہ جنڈیالہ گئی۔ ظفرالدین متوفی کا جس بیٹھک مین کتبخانہ ہے وہان حضرت اقدس کی نسبت گستاخ مسمی عظیم اللہ نے میری طرف مخاطب ہوکر استہزاءیہ گفتگو شروع کی چونکہ مسمی عظیم اللہ کو جاہل اور دینی امور سے بے خبر سمجہہ کر اس کیطرف مخاطب ہونا مین نے مناسب نہ سمجہا۔ مگر فیض اللہ کو ہر پہلو سے سمجہاتا رہا۔ چونکہ فیض اللہ نے پدری آغوش اور خیالات مین نشو ونما پایا تہا۔ اس لئے میری کوئی برہان ان کے واسطے سود مند نہ ہوئی۔ اس سے قبل بہی اس قسم کی گفتگو بارہا ہو چکی تہی۔ اور مجہہ سے زیادہ تبلیغ قاضی صاحب ضیاءالدین مرحوم اپنے خاندان پر کر چکے ہین ان کے ہاتہہ کے لکہے ہوئے کچہہ خطوط میرے ہاتہہ آئے ہین میری نظر سے کوئی خط ایسا نہین گزرا۔ جس مین امام ہمام کا ذکر اور اُسپر ایمان لے آنے کی تاکید نہ ہو حق تو یہ ہے۔ کہ قاضی صاحب عجیب مخلص مرید ہیں۔ اس لئے اس وقت میرے دل مین القاء ہی ہوا کہ ان سے مباہلہ کر لیا جاوے۔ مین نے کہا یہ ایک راہ اور فیصلہ کی پیش کرتا ہون اور وہ راہ فیصلہ کی ایسی ہے جو ممکن نہین جو اس کا نتیجہ غلط نکلے اور وہ یہ ہے کہ باہمی مباہلہ کر لیا جاوے۔ عظیم اللہ فوراً فیض اللہ سے مخاطب ہوکر بولا کہ بہائی صاحب مباہلہ کرنے مین توقف نہ کرین۔ یہ بہی تماشہ دیکہنا چاہیئے۔ مباہلہ منظور ہو جانے پر دو طرف سے اسیوقت تحریرین لکہی گئین۔ جو ذیل مین درج ہین۔

تحریر دستخطی فیض اللہ خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ الحمد للہ الذی لایضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ بعد حمد وصلوات برسول رب العالمین کے مین قاضی فیض اللہ خان بن ظفرالدین مرحوم ایک مسلمان حنفی سنت نبویہ کا پورا تابعدار اس بات کا قایل ہون کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو کہ خاتم النبیین ہو چکے ہین وحی کا نازل ہونا خلاف مذہب قرآن وحدیث ہے اور مرزا صاحب کے اس دعوے کی تردید کرتا ہون۔ کہ وہ مثیل مسیح موعود ہین اور منشی مہتاب علی صاحب خلف الرشید منشی کریم بخش صاحب سکنہ شہر جالندہر جو کہ مرزا صاحب موصوف کے تابع ہین۔ دعوے کرتے ہین کہ جو شخص ان کے اس دعوےٰ کی تردید کرے۔ اُسپر عذاب الٰہی نازل ہوگا۔ لہٰذا مین یہ دُعا کرتا ہون کہ ہم دونون فریقون مین سے جو شخص جہوٹا ہے اُسپر عذاب الٰہی نازل ہو۔ مثل موت یا بیماری طاعون یا مقدمہ مین گرفتاری۔ اور مین بمطابقت سُنت نبوی کے ایک سال کی میعاد ٹہہراتا ہون اور یہ شرط کرتا ہون کہ اگر یہ عذاب میرے یا منشی مہتاب علی کے بغیر کسی اور شخص قرابتی پر ہو۔ تو یہ شرط مین داخل نہ ہوگا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

قاضی فیض اللہ خان سکنہ جنڈیالہ باغوالہ ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء

تحریر دستخطی منشی مہتاب علی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی مین حضرت اقدس حضرت مرزا غلام احمد کو سچا مسیح سمجہتا ہون اور ان کا ہر ایک دعوےٰ جو دین کے متعلق ہے بلا کسی شک وشبہ کے صحیح مانتا ہون۔ مگر میرے مقابلہ پر قاضی فیض اللہ خلف الرشید قاضی ظفرالدین مرحوم یقین کے ساتہہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب جہوٹا اور ان کا دعوےٰ بالکل گھڑا ہوا اور خود تراشیدہ ہے اس لئے مین صاحب کے مقابلہ مین مباہلہ کرتا ہون مجہے پورا پورا کامل یقین ہے کہ ہم ہر دو مین سے جہوٹا ہوگا اللہ تعالےٰ اس پر عذاب عظیم نازل کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائین گے لیکن یہ عذاب یقیناً نہین ٹلے گا اور وہ اپنی چمکار دکہا کر رہے گا کیونکہ اللہ تعالےٰ کا یہ ہمیشہ سے قانون جاری ہے۔ اور آخری بہتر واولیٰ طریق کذب اور راستی مین تفریق کرنے کا ہے پس خدا سے میری دعا ہے کہ وہ جلد تر نتیجہ پیدا کرے۔ اے خدا اے خدا تجہہ سے کوئی انہونی بات نہین اگر تو چاہے تو ایک آن مین عذاب نازل کر سکتا ہے۔ لیکن مین سنت نبوی کے مطابق ایک سال کی میعاد تجویز کرتا ہون اور وہ عذاب محض مجہہ عاجز پر یا قاضی صاحب پر نازل ہونا چاہیئے۔ مثلاً موت یا طاعون یا کسی مقدمہ مین ماخوذ ہو جانا یہی شرط ہے اور کسی قرابتی اور اپنے کسی متعلق پر کوئی عذاب نازل ہونا یا اس کا مرجانا شرط مین داخل نہوگا اور وہ عذاب صرف ہم دونون سے مخصوص سمجہا جائیگا۔

خاکسار عاجز مہتاب علی سیاح جالندہری مورخہ ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء

ان بالمقابل تحریرون کے بعد یہ ہوا کہ قاضی فیض اللہ خان مرض طاعون کے ساتہہ جیسا کہ جہوٹے کے لئے بددعا کیگئی تہی اور نیز سال کے اندر جیسا کہ شرط تہی بمقام جمون ہلاک ہوگیا اور بموجب آیۃ کریمہ ماکان لنفس ان تموت الا باذن اللہ۔ مجہہ کو خدا نے طاعون سے بچا لیا کیونکہ وہ دیگر [illegible] فیض اللہ خان [illegible]

خدا جس کو چاہے ہدایت دے

۱۰ مئی ۱۹۰۷ء میں ایک افغان مولوی محمد اکرام نام ساکن صوات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف بہ بیعت ہوئے اور چند روز کے قیام کے بعد اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو ایک عجیب راہ سے ہدایت کی جس کو انہوں نے فارسی زبان میں بیان کے بعض دوستوں کے سامنے اور حضرت کی خدمت میں عرض کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں ملک صوات کا رہنے والا ہوں میری قوم کا نام شامی زئی ہے اور ساکن شاہ گرام ہوں۔ سرحد میں ایک مشہور بزرگ سید علی پیر بابا نبیرہ الاگنڈ ہے میں ان کی اولاد میں سے ہوں۔ ہمارے ملک میں کوئی حکمت نہیں کوئی اخبار نہیں جاتی۔ کوئی سلسلہ خط و کتابت کا ذریعہ نہیں میں مدت سے کسی فرد کامل کی تلاش میں تھا مگر قادیان اور حضرت مرزا صاحب کے نام اور دعوے اور دیگر حالات سے بالکل بے خبر تھا۔ کبھی ارادہ کرتا تھا کہ بغداد کو جاؤں کبھی خیال کرتا تھا کہ مکہ معظمہ کو چلا جاؤں کہ ناگاہ خواب میں مجھے کہا گیا کہ **مقصود شما از قادیان حاصل مے شود۔** میں نہیں جانتا تھا کہ قادیان کیا ہے اور میں نے اول اس خواب کی طرف بہت توجہ ہی نہ کی لیکن جب بار بار مجھے خواب میں یہی کہا گیا اور کئی بار میں نے ایسا خواب دیکھا تو پھر مجھے یقین ہوا کہ میرا مقصود ضرور اس جگہ سے حاصل ہوگا جس کا نام قادیان ہے۔ پس میں قادیان کی تلاش میں گھر سے نکلا اور بہ سبب ناواقفی کے کاشغر کی طرف چلا گیا بعد تلاش کے بعد مجھے ایک گاؤں اس طرف بنام قیدان ملا مگر میں نے اس جگہ کوئی مرد کامل نہ پایا بلکہ وہاں سب روافض تھے جن کے حالات سے مجھے بہت سی نفرت ہوئی ہے اور چونکہ وہ قادیان نہ تھا بلکہ قیدان تھا اس واسطے مجھ کو یقین ہوا کہ یہاں مجھے مقصود نہیں مل سکتا اس کے بعد میں لاچار اپنے وطن کو واپس چلا آیا۔ تو پھر وہی سلسلہ خوابوں کا شروع ہوا۔ کہ مقصود شما از قادیان حاصل مے شود۔ پھر میں نے سفر کا ارادہ کیا اور اس دفعہ ہندوستان کی طرف روانہ ہوا اور دل میں ارادہ کیا کہ اول پشاور کو جاتا ہوں کیونکہ وہاں ہر طرف سے آدمی آتے ہیں وہاں سے معلوم ہو جائے گا کہ قادیان کہاں ہے چنانچہ اس طرف کو آتے ہوئے جب کہ میں مردان پہونچا تو راستہ سے گزرتے ہوئے ایک جگہ میں نے چند آدمی دیکھے جو کہ قرآن شریف اور احادیث پر گفتگو کر رہے تھے۔ ان کی باتوں سے مجھے ذوق حاصل ہوا اس لئے ان کے پاس بیٹھنا میں نے ضروری خیال کیا اور ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کون اصحاب ہیں تب مجھے بتلایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ مسیح موعود کے خادم ہیں۔ میں نے پوچھا کہ مسیح موعود کس جگہ ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ قادیان میں۔ قادیان کا نام سنتے ہی میں چونکا اور میں نے کہا کہ وہی جگہ جہاں سے میرا مقصود حاصل ہوگا جب قادیان کا نام میں نے سنا تو میں نے ان لوگوں کو اپنی خواب کا قصہ سنایا اور چند روز ان لوگوں کے پاس قیام کرکے دیگر حالات سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد یہاں چلا آیا ان صاحبان نے جن میں سے ایک کا نام محمد یوسف ہے۔ مجھے کہا کہ تم بہت سرد ملک کے رہنے والے ہو ایسی سخت گرمی میں قادیان جانا اور وہاں رہنا تمہارے واسطے مشکل ہوگا۔ تم بذریعہ خط ہی بیعت کر سکتے ہو۔ پر میں نے کہا کہ اگر میرے بدن میں ہزار جان ہو اور ہر ایک اس راہ میں قربان ہو تب بھی میرے واسطے ضروری ہے کہ میں ایک دفعہ مسیح موعود کے قدموں میں پہونچوں۔ یہ صاحب بعد بیعت واپس اپنے وطن کو چلے گئے ہیں۔

المفتی

---

۱۸ ایک دعا اور اس کا جواز ۔ میاں محمد دین احمدی کتاب فروش لاہور (حال ساکن موضع وغیرہ ڈھیری بٹان ریاست جموں) کا ایک عریضہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں آیا جس میں لکھا تھا کہ "یا حضرت میں نے چند روز سے تحصیل رضائے الٰہی کے لئے جناب باری تعالیٰ میں یہ دعا شروع کی ہے کہ میری عمر میں سے دس سال حضرت اقدس مسیح موعود کو دیجاوے کیونکہ اسلام کی اشاعت کے واسطے میری زندگی ایسی مفید نہیں کیا ایسی دعا مانگنا جائز ہے۔"

حضرت اقدس نے جواب میں تحریر فرمایا "ایسی دعا میں مضائقہ نہیں بلکہ ثواب کا موجب ہے۔"

۱۹ ہندوؤں سے ہمدردی ۔ ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ بسبب پرانے تعلقات کے ایک ہندو ہمارے شہر کا ہمارے معاملات شادی اور غمی میں شامل ہوتا ہے اور کوئی مر جائے تو جنازہ میں بھی ساتھ جاتا ہے کیا ہمارے واسطے بھی جائز ہے کہ ہم اس کے ساتھ ایسی شمولیت دکھائیں فرمایا کہ ہندوؤں کے رسوم اور امور مخالف شریعت اسلام سے علیحدگی اور بیزاری رکھنے کے بعد دنیوی امور میں ہمدردی رکھنا اور ان کی امداد کرنا جائز ہے۔

۲۰ جمعہ کے بعد احتیاطی ۔ ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ بعض لوگ جمعہ کے بعد احتیاطی پڑھتے ہیں۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ قرآن شریف کے حکم سے جمعہ کی نماز سب مسلمانوں پر فرض ہے جب کہ جمعہ کی نماز پڑھ لی۔ تو حکم ہے کہ جاؤ۔ اب اپنے کاروبار کرو۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت میں جمعہ کی نماز اور خطبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ بادشاہ مسلمان نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ خود بڑے امن کے ساتھ خطبہ اور نماز جمعہ پڑھتے بھی ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ نہیں ہو سکتا۔ پھر کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ جمعہ ہوا یا نہیں اس واسطے ظہر کی نماز بھی پڑھتے ہیں اور اس کا نام احتیاطی رکھا ہے۔ ایسے لوگ ایک شک میں گرفتار ہیں۔ ان کا جمعہ بھی شک میں گیا اور ظہر بھی شک میں گئی۔ نہ یہ حاصل ہوا نہ وہ۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز جمعہ پڑھو اور احتیاطی کی کوئی ضرورت نہیں۔

قصیدہ در شان مہدی آخر الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از عاجز عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار کیمپ میرٹھ)

اے شانِ ایزدی ز وجودِ تو آشکار
بے شک توئی مسیحِ حقیقی فلک سوار

آدم نہ ز عالمِ بالا رسیدہ کہ
خلقے ہمے کشید برائے کہ انتظار

جنسِ فرشتہ و بشر و خلق دیگرے
دارند سر بہ عجز بہ پائے تو بندہ وار

وصفِ جلال و جاہ تو گفتن مجال کیست
داری پئے صداقتِ خود حجت ہزار

کارت پناہ دین شدن ملجائے امان
از مقدمت گرفت زمین و زمان قرار

صدہا نشانِ صدق تو عالم بچشم دید
شورے فتاد در ہمہ اطرافِ روزگار

برہان تست لائقِ تحسین و آفرین
وصفِ تو لا بیان و ثنائے تو بیشمار

ابوابِ چرخ از پئے دنیا کشادہ اند
دور نیست دورِ پاکِ تو عہدیست پُربہار

گیتی چنین ندید جلال و جمال دین
این بود بہر ذات تو در علم کردگار
کوہی میان لشکر دین حجت الہ
شان فلک بشان تو ماند بہ ذرہ وار
بو ہائے مشک پاک تو دل زندہ میکند
صد نکہت نفیس کند روح را شکار
توحید گم ز تختۂ عالم چو وقت نوح
بودو نہ بود ملجار و ماوی بہ ہیچ دار

بد بین تو بقعر جہنم فتادہ باد
بادا فزون ز وہم میسر ترا وقار
ہر دشمنے کہ شد بہ مقابل فنا گشت
کردی ز چوب خشک قلم کار ذوالفقار
دوران ہزار زاد پس احمد اخیر
زادہ چنین نہ نور مصطفا و آبدار
شد ظلمت از جہان بدرو نور جلوہ کرد
خوش آمدی تو اے جری اللہ بوقت کار
شد خلعت خلافت آخر سپرد تو
بادا بردے پاک تو صلواۃ بار بار
حین نزول پاک تو آن وقت سعد است
کز آسمان گشت نشانات آشکار
اصلاح دین احمد آخر نمودۂ
زان سان کہ بود لایق و زیبا و استوار
ادیان باطل از حجج تو فنا شدند
درکوفتی سر ہمہ اعدا چو مغز مار
خوش آمدی بوقت خود اے ناصری مسیح
بادا بہ دہر نام ترا دائما اقرار
اعجاز تو بعون الہی جریدہ اند
توحید حق ز نام تو گردید زندہ دار
باطل ز بوئے نام تو کافور مے شود
دشمن ز حول نام تو گیرد رہ فرار
خاشاک بد بدر شد و آمد بہار نو
کارے عجب نمودۂ اے ابر نو بہار
مردان راہ حق ہمہ پژمردہ بودہ اند
آمد نہ مثل ذات تو پر رعب شہسوار
پژمردہ باغ دین الہی گشت سبز
آمد بہ شاخ کہنہ نوین باز برگ و بار
تازہ نشان موت دولی دشمن خدا
واقع شدہ موافق گفت تو شاندار
من بعد چند دشمن حق لقمۂ اجل
رفتند از جہان ز ذلت بقعر نار
یک بود الہی بخش دستے آریہ دیگر
مردند با عذاب پلیگ آن ذلیل و خوار
از کل جہان کسے بمقابل چو شد حریف
قربان کرد جان بہ سنان تو چون شکار
در چار دانگ دہر ز دعوائے خویش فاش
دادی ہزار بار خبرہا بہ اشتہار
دریا نوال فیض تو بس سیر مے کند
ہر انس و جان ز خوان تو بادا وظیفہ خوار
لبیک خوان بسوئے تو از سر ہمے دود
ہر او کہ مے کند نظر اندر مآل کار
طوف حریم قدس تو یکسر حج اکبر است
بے بہرہ آن دلے کہ نہ آید درین دیار
فرحاں کسیکہ شاد بود از ہوائے تو
خوش وقت آن مزور دلشاد و دوستدار
یارب جہان ز صور تو آواز بشنود
تا حشر او بخیر شود وقت حال زار
اے خاتم خلافت دور اخیر دہر
مارا بزیر سایۂ تعلیم خود سپار

شوق دلم برائے لقائے تو شاہ دین
گویم چہ حال او کہ چہ کردست بے قرار
زخم فراق بزم تو بس درد میدہد
یارب دوا بہ بخش درین کشمکش ہمار
لیکن چنین فتاد ز تقدیر کار ما
ما ضبط کردہ ایم خود این وقت اختیار
یارب مرا بازوے ہمت بیار پر
تا بر ہوائے قید شکستن شوم سوار
مستم ز بوے عشق تو اے شافع جزا
تو کاش فضل خویش ز ما ہم جدا مدار
باشد بخواب یا کہ بہ بیداری اندکے
ما ز عکس خویش تجلی رسیدہ دار

مدہوشم از پیالہ لعل شراب عشق
بادا غذائے روح من این شہد خوشگوار
این وقت پاک لائق شکر است اے رشید
عمر الیست بے وجود بقا را چہ اعتبار
خوش قسمت آنکہ سیر وصال تو میشود
مانند زوج نوح بکشتی تو سوار
بخشید جان مردۂ ما را دوبارہ زیست
جز تو کجاست حاشر ادواح دینیار
از فیض تو جمال خدا فاش دیدہ ایم
مانند آنکہ پردہ ز رخ دور کردہ یار
شاہا مرا مگفت ثنائے تو آرزو است
لیکن منم ز درد تردد در انتشار
باشد کہ حق جمعیت خاطر عطا کند
تا بر سر تو گنج فراوان کنم نثار
ہردم دعا است جملہ جہان قریب و دور
سازند زود مسلک و دین تو اختیار
باغ و بہار نسل تو بر آب و تاب باد
تا ماہ را بقا بود و دہر را قرار
بر تو درود خالق و مخلوق گفتہ باد
باشد نہ زین سلام و تحیت بہ ہیچ کار
عاجز رشید گرسنہ را اندکے اُش
بخشائیکہ سیر کند عید روزہ دار

تقدیس تو نہ از من عاجز ادا شود
میخیزد از زبان قلم شور انکسار

۲۵
پچیسویں والا آسمانی نشان

بتاریخ ۱۴ - مارچ سنہ ۱۹۰۶ء بروز اتوار وقت عصر کے قریب ایک آسمانی نشان ظہور میں آیا اور خدا جانے یہ نشان مختلف ممالک اور مختلف بلاد اور مختلف مقامات میں بھی وقوع میں آیا ہو گا اور دنیا کے اکثر لوگوں نے اس کا مشاہدہ کیا ہو گا مگر اس جگہ یعنے موضع پیرکوٹ علاقہ حافظ آباد میں یہ نشان چار جگہ پایا۔ گاؤں کے باشندے جو مختلف سمتوں میں اپنے کاروبار میں مصروف تھے انہوں نے حلفاً بیان کیا کہ آسمان سے سیدھے زمین کیطرف آگ کے بڑے بھاری شعلے اترے اور بالکل ہمارے قریب قریب گرے جن کو دیکھ کر مارے خوف کے ہم بھاگ (گئے) اور اس اچنبے واقع کو دیکھ کر ہیبت اور دہشت سے ہماری یہ حالت ہوئی کہ گویا لرزہ میں پڑ کر حواس باختہ ہو گئے۔ میرے ایک عزیز میاں محمد عبد اللہ نام یہ نشان دیکھ کر کانپتے ہوئے گھر کو بھاگے اور مجھے کہا کہ کیا تم نے کچھ دیکھا ہے۔ میں نے کہا کہ کیا۔ تب اس نے مجھے دکھایا لیکن جب میں نے دیکھا تو اس وقت دھوئیں کی ایک لمبی لکیر جو زمین کے قریب اور اس سے کچھ تھوڑی ہی اونچی تھی۔ نظر آئی۔ جو اس آگ کے شعلہ کے گم ہونے کے بعد نمودار ہوئی پھر ایک اور عزیز جو دوسری سمت تھا اس نے بیان کیا کہ آسمان سے آگ کا ایک بھاری شعلہ سیدھا زمین کی طرف آیا جو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہمارے اوپر سیدھا سر کو آ رہا ہے۔ تب ہم وہاں سے ڈر کر بھاگے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم پر گرے اور ہم کو بھسم کر دے اور ہم دیکھتے ہی تھے۔ جو وہ بالکل ہمارے قریب چند قدم کے فاصلہ پر گرا اور اوپر کی طرف سے باریک اور نیچے کیطرف سے بہت موٹا تھا اور جب وہ گرا۔ تو ہم مارے خوف کے بھاگے۔ کہ یہ کیا بلا نیا آلا ہے جو پہلے کبھی نہ دیکھا ایسا ہی کئی شخصوں نے دو اور مختلف جگہ پر اسی طرح پایا۔ جس سے لوگ تعجب میں پڑ کر حیران ہو گئے مگر چونکہ حضرت مسیح موعود کی پچیس دن تک کے نشان کی پیشگوئی کا ذکر لوگوں کو پہلے سے معلوم تھا اور ایک نشان کے متعلق حضور کا ایک اشتہار بھی نکل چکا ہے جس کا یہ ماحصل تھا کہ کوئی نشان

ظاہر ہوگا جس میں فتح عظیم ہوگی وہ عام دنیا کے لئے نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھون سے اور آسمان سے ہوگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کریگا" اور لوگ اس کو بہی سُن چکے تہے اس لئے ہم احمدیون کو تو نہایت خوشی ہوئی۔ کہ خدا کے پیارے مُرسل حضرت حُجتہ اللہ مسیح موعود کا نشان پورا ہُوا اور مخالفین نے بہی دیکہا تہا جنہون نے خود اس کا ذکر عام مجلسون مین شتہر کیا جس سے ان پر بہی اتمام حُجّت ہوئی اور ارد گرد کے دیہاتی لوگون نے بہی ایسا ہی بیان کیا کہ ہمارے گاؤن مین بہی مختلف مقامات پر ایسا ہی ہُوا اور گو امید ہے کہ یہ نشان عام دنیا نے مشاہدہ کیا ہوگا مگر تاہم اس نشان کے پورا ہونے اور مشاہدہ کرنے مین سب سے زیادہ محظوظ ہونے والے اور خوشی اور سرور کا لطف اٹھانے والے ہم ہی تہے جو احمدی ہین اور گو یہ آتشی نشان تہا مگر فایدہ اٹھانے والون کے لئے یہ آب زلال کا چشمہ بہی ہے افسوس ان لوگو نپر جو رسول خدا کے ایسے پُر صداقت نشان اور پیشگوئیان پوری ہوتی دیکہ کر بہی ابہی تک انکاری ہی ہین۔ اور خدا انہین ایسے ایسے کہلے کہلے نشان دکہا کر کفر کی کہائیون سے نکالنا چاہتا ہے پردہ نہین نکلتے اور خدا انہین شیطانی گند سے پاک کرنا چاہتا ہے پردہ نہیں ہوتے۔ کیسی کہلے طور پر پیشگوئیان پوری ہو رہی ہین۔ پر افسوس کہ یہ بدقسمت لوگ ابہی تک انکار پر ہی اڑے بیٹہے ہین۔ نشانون سے آسمان زمین بہر گیا۔ مگر ابہی تک اس بدبخت گروہ پر کسی نشان کی صداقت نہ کہلی آسمان سے آواز آئی اور چاند سورج نے بولکر بتایا اور شہادت پیش کی کہ حضرت مرزا صاحب ہی مسیح موعود اور امام مہدی معہود ہین۔ پر افسوس انہون نے کوئی آواز نہ سُنی۔ بحار انہار اور احجار اشجار نے گواہی دی پر انہون نے قبول نہ کی۔ ڈاک اخبار ریل اور تار نے سچائی پیش کی پر انہون نے نہ مانا۔ طاعون کے نشان نے ان کے گہرون کو ویران کر دیا اور ان کے جسمون کو کاٹ کاٹ کر اور ان کے اندر داخل ہو کر لتوازین ماریں اور جگایا اور سمجہایا پر یہ نہ جاگے اور نہ سمجہے مہتے ہین پر انکار ہی کرتے ہین۔ زلازل نے زمین کو طبقات ہلائے اور پہاڑون کو اڑایا اور شہرون کو تباہ کر دیا پر یہ ہین کہ اسی طرح انکار پر جمے بیٹہے ہین کہتے ہین کہ ہم رسولون کو مانتے ہین اور خدا کے حکمون سے انکار نہین کرتے۔ بہلا وہ جو زندہ رسُول اور موجودہ مُرسل حق کو نہین قبول کرتے اور خدا کے تازہ نشانون سے انکار کرتے ہین وہ گذشتہ اور وفات یافتہ رسولون اور کہاوتی کے نشانون پر کب ایمان رکہتے ہون گے

معلوم نہین انہین کیا ہوگیا اور کس مٹی سے بنے ہین کیا یہ نشان جو پچیس دن کی پیشگوئی کا تہا انہون نے نہین دیکہا اور خدا کے رسول نے قبل از وقت اس کی خبر نہین دی جس کا اب بہی انکار کرینگے خدا کے غضب کی آگ ان کی بدکرتوتون اور خدا کے مُرسل کا دل دکہانے کے لئے پہلے کئی تباہی بخش اور بربادی کن نشانون کی صورت مین ظاہر ہوئی۔ مگر آج یہ نوبت پہونچی کہ وہ آگ خود آگ کیصورت مین مشتعل ہوئی جس کی خبر خدا کے مُرسل برحق اور پیارے رسول نے پیشتر کئی مرتبہ بیان کی اور دیکہو کتنی مُدت پہلے اس خبر کا صریح طور پر اس شعر مین اظہار کیا۔ ؎

آنکہ کے پانی سے یار و کچہہ کرو اس کا علاج
آسمان اے غافلو اب آگ برسانیکو ہے

یہ آتشی نشان جو آسمان سے ظاہر ہُوا اور جس کا دہوان جو السماء مین کہلے طور پر دکہائی دیا اُسکی خبر خدا تعالےٰ نے نہ صرف آج کی وحی کے ذریعہ ہی دی بلکہ قرآنی وحی مین بہی یہ پیش خبری صحیح طور پر بیان فرائی ہے۔ دیکہو سورۃ دخان آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ جس کے بعد زلزلۃ الساعۃ کی پیشگوئی کا بہی ذکر ہے اور وہ یہ ہے یوم نبطش البطشۃ الکبرىٰ انا منتقمون۔ اور اس کی تفصیل سورۃ حج کی پہلی آیتون سے ظاہر ہے جہان فرمایا یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم الی ولکن عذاب اللہ شدید۔ افسوس کہ یہ اقتداری اور تباہی بخش پیشگوئیان جن کے سننے سے رونگہٹے کہڑے ہو جاتے ہین اور بدن پر لرزہ پڑتا ہے ابہی تک لوگ بجائے فایدہ اُٹہانے اور ایمان لانے کے اسی طرح ہنسی اور ٹہٹہہ کرتے ہیں اور باز نہین آتے مگر ایک وقت آتا ہے کہ بجائے ٹہٹہہ کے چلائین گے اور بجائے ہنسنے کے پیٹین گے اور روئین گے اور اس وقت ایسا کرنا پہر کوئی فایدہ نہ دے گا۔ جب ایک اچانک ہلاکت کی بجلی کڑکے گی اور موت کی گونج سے دنیا مین ایک عالم سنسان ظاہر ہوگا اور خدا کی قہری تجلّی اور جلال زمین پر اترے گا اور لمن الملک الیوم للہ الواحد القھار کی آواز دنیا کے چارون کونون مین گونجے گی اور ایسا ہوگا کہ خدا کا بزرگ رسول فتحمندی کے بلند چبوترہ پر اجلاس فرمائے گا اور ہر طرف اسلام کی فتح کا نقارہ بجے گا اور شیطان قتل کیا جائے گا اور اس کا تمام لشکر تباہ ہو جائے گا اور نور آئے گا اور ظلمت بہاگے گی اور ایسا ہوگا اور ضرور ہوگا کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے، اور اس کے رسول کی زبان سے نکلی ہوئی باتین ہین جو ہو کر رہین گی اور آسمان زمین ٹل جائے گی پر رسول کی بات نہ ٹلے گی۔ مین نے خدا کے نشانون کو دیکہا اور اس آتشی نشان کو بہی دیکہا اور رسول کی ہر ایک بات کو سچا پایا اور بطور اظہار شہادت و تصدیق خدا کے نبی اور رسول کی صداقت پر اپنی تحریر پیش کی

ربنا اٰمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاٰتنا وتوفنا مع الابرار۔ ؎

وحی خدا داد خبر با کلیم	زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم
ایکہ شدی منکر وحی خدا	عیب مدہ خندہ مزن برملا
وقت قریب است کہ ظاہر شود	صولت حق صورت محشر بود
زلزلت الارض بزلزالھا	عالیھا سافلھا بدّلا
حصن حصین است مسیحؑ ما	کہف دامان ملجاؤ ماوائی ما
ایکہ پناہ جوئی بیا در شتاب	داخل او شو کہ رہی از عذاب

خاکسار غلام رسول ساکن راجیکے ضلع گجرات نزیل سیالکوٹ

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۹ بار	ایک ماہ ۴ بار	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ״	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ ״	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ ״	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ ״	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی نہ بے فایدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ منیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجہے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے کی تحریک پر نامناسب خیال کرے۔ نکال دے۔ یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

رسید زر

۲۰ - مئی ۱۹۰۷ء

۱۰۵۵ - میر مراد علی صاحب سے ۱ روپیہ
۲۱۴۲ جلال الدین صاحب سے ۱ روپیہ
۲۲۵ - مرزا عبد الکریم صاحب عہ

۲۲ - مئی ۱۹۰۷ء

۱۴۰ - احسان الٰہی صاحب سے ۱ روپیہ
۱۴۲ - سید محمد سرور شاہ صاحب سے ۱ روپیہ
۱۰۴ - محمد عظیم صاحب للعہ

۲۴ - مئی ۱۹۰۷ء

۱۴۲۸ - محمد یوسف خان صاحب سے ۱ روپیہ
۱۴۱۷ - علی محمد صاحب سے ۱ روپیہ
۹۸۳ - محمد شریف صاحب عہ
۱۶۱۶ - سید محمد حمید صاحب ۸ روپیہ
۱۴۳۰ - شیخ محمد صدیق صاحب سے ۱ روپیہ
- محمد علی صاحب کمپازیٹر سے
۶۶۵ - عمر الدین صاحب عہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

جمال الدین صاحب ہوشیار پور
اسمٰعیل صاحب چونڈہ سیالکوٹ
چراغ الدین صاحب " "
شیخ دین محمد صاحب مردان پشاور
حاجی محمد صاحب کڑیانوالہ گجرات
محمد دین جیو دبجل گوجرات
اللہ داد صاحب تلوارہ رعیہ سیالکوٹ
محمد سیف الدین صاحب منصرم عدالت - کوئٹہ بلوچستان
غلام نبی صاحب موضع سید ابراہیم کھاریاں - گجرات
امیر علی خان صاحب طالب علم سکینڈ ایر ڈسٹرکٹ کالج لاہور
امیر علی خان صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
اہلیہ " " "
نعمت علی خان صاحب " "

اہلیہ نعمت علی خان صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
مہر النساء " "
غلام رسول صاحب " "
عبد السلام " " "
امیر علی صاحب " "
بہار ج " " "
حرمت بی بی " "
عطر بی بی " " "
ستارہ بیگم " " "
امام الدین " " "
اہلیہ " " "
برکت بی بی " " "
جنت بی بی " " "
بزن " " "
دختر نعمت علی " " "
اہل بیت ملک عادل شاہ ترنگ زئی
چارسدہ - پشاور
اہلیہ مولا بخش صاحب مدرس منور
ریاست پٹیالہ
عبد الغفار صاحب پسر مولا بخش صاحب مدرس منوڑ - ریاست پٹیالہ
اہلیہ و دختر و فرزند محبوب عالم صاحب منڈی کالیکی حافظ آباد
رحمت اللہ صاحب کھیبی شر قپور لاہور
کرم بی بی " " "
حفصہ " " "
محمد " " "
احمد " " "
فرید " " "
بہولی " " "
عبد اللہ " " "
اللہ دتا " " "
عائشہ " " "
ہاجرہ " " "
غلام محمد ولد جہانا موضع ٹھٹھہ ماطریاں رقبہ جواہر پور شرقپور لاہور
امام الدین " " "

کرم بی بی زوجہ امام الدین صاحب موضع ٹھٹھہ ماطریاں رقبہ جواہر پور
شرقپور - لاہور
فضل دین " " "
علی محمد " " "
غلام محمد " " "
سردارا " " "
بختاور " " "
شادی " " "
سوہنا " " "
نظام الدین " " "
حسین - دانہ زید کا سیالکوٹ
جلال " " "
رحیم بخش صاحب گودا رعیہ سیالکوٹ
کریم بخش " " "
غلام رسول " " "
غلام محمد - مہدی پور - رعیہ سیالکوٹ
منشی امیر محلہ جولاں جموں
حاجی احمد - بہالیا گجرات
اہلیہ علم الدین صاحب چک اسکندر - ضلع گوجرات
بیگم اہلیہ عبد اللہ " "
شرفو اہلیہ احمد " "
علی محمد صاحب بھمبر ضلع میرپور
اللہ دتا علی پور کبیر والہ ملتان
والدہ " " "
اسی " " "
علم الدین نگہ - جالندھر
برکت بی بی اہلیہ نواب علی پور کبیر والہ - ملتان
حیات بی بی اہلیہ میراں بخش صاحب علی پور کبیر والہ ملتان
مسمات مہراں بی بی لاہور چھاؤنی

"قدرت کے دروازے کھلے ہیں"

یہ ایک الہام الٰہی ہے جو آج سے کچھ عرصہ قبل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جانب سے شائع ہو چکا ہے لیکن اب ہم روزمرہ ایک سے ایک نرالا اور زبردست ثبوت اس کی تصدیق میں اپنی آنکھوں دیکھتے ہیں۔ خدا جانے ابھی اور کیا کیا کچھ ظہور میں آنیوالا ہے میں سردست اپنی ناقص فہم کے مطابق بہت ابتدائی اور ادنےٰ درجہ میں اس کی تاویل کرتا ہوں۔

ابھی خاصی اچھی دھوپ چمک رہی ہے کہ آناً فاناً میں ابر محیط آسمان ہو جاتا اور لگاتار بوندا دن۔ اولوں۔ گرج اور کڑک سے حالت زمین و آسمان کی کایا پلٹ ہو جاتی ہے۔ کیا یہ قدرت کے حیرت انگیز کرشمے نہیں؟ ابھی موسم بالکل برسات کا سا ہے کہ تھوڑی ہی دیر میں مطلع دگرگون ہو جاتا ہے کیا یہ قدرت کے دروازے کھلے ہونیکا ثبوت نہیں؟ رات کو جسوقت سونے لگتے ہیں تو گھنگھور گھٹائیں اور اندھیرا گھپ ایسا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجائی نہیں دیتا مگر جب بیچ میں آنکھ کھلتی تو تارے ہی تارے تمام آسمان پر چمکتے نظر آتے ہیں کیا یہ قدرت کی زبردست کارروائی نہیں؟ اب سے چند ہی روز پہلے خاصی گرمی کی بہار آچکی تھی مگر اب جاڑے اور برسات کا سماں پیش نظر رہتا ہے کیا یہ اس الہام الٰہی کی کھلی کھلی تصدیق نہیں؟ ابھی کل کی بات ہے کہ برگزیدۂ حق کے بعض مخالفین تکفیر اور تکذیب کا وہ دم خم رکھتے تھے کہ شاید تا قیامت ان کی شیخی کرکری نہ ہوگی لیکن آج وہ اسی مامور کی صداقت پر چند مزید مہریں کرنے کو خاک میں مل چکے ہیں اور باقیوں میں سے اکثر کے لئے جو اخیر تک اپنی شوخی و شرارت سے باز آنیوالے نہیں قدرت الٰہی وہ وہ کاری حملے کرنے پر کمر باندھ رہی ہے جن کا توڑ کوئی بہادر سے بہادر اور چالاک سے چالاک دشمن حق نہیں کر سکتا۔ خداوند قدیر فرماتا ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا" چنانچہ افسر المکذبین ان حملوں میں زبردست خدائی ہاتھ سے ڈھیر ہو چکے ہیں لیکن حسرت ہے اُن کے حال پر جو کہ اب بھی سبق عبرت حاصل نہیں کرتے کیا انسانی ہنگ اور رائے ہی فریق (مخالفین) کا ستھراؤ اس امر کا روشن نشان نہیں کہ یہ سب کارروائی قدرت قدیر کی ہے جو حق کی تائید اور باطل کو ملیامیٹ کرنے کے لئے ظہور میں آرہی ہے۔ مگر افسوس کہ دشمنان حق آنکھیں رکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور کان رکھتے ہوئے نہیں سنتے۔

نیچریوں کی لچر باتیں

علیگڈھ پارٹی یا نئی روشنی کے تعلیم یافتہ نام نہاد مسلمانوں میں بعض تو ایسے ہیں کہ عملاً نیز اعتقاداً مذہبی ابحاث و معاملات کو سرے ہی دور از کار فضولیات جانتے ہیں جو اس زمانہ میں ان کے نزدیک سراسر قوم کی تضیع اوقات کا باعث اور مانع ترقی ہیں یہ تو میرے نزدیک صرف پیدائشی مسلمان ہیں ایسے افراد ملک جو عرفاً دفاتر نا مسلم سوسائٹی کے ممبر گنے جاتے ہیں اور بس ورنہ ان میں اور دہریوں میں کچھ یونہی سا فرق ہو تو ہو اور اسی لئے وہ ہمارے مخاطب صحیح بھی نہیں ہو سکتے ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس بات پر قادر ہے کہ ان میں سے اکثر کو ایکدم رجوع بحق کی توفیق بخشدے لیکن ایک اُن سے بھی خوفناک اور اصلاح طلب گروہ ایسے حضرات کا ہے جو گویا اپنے زعم باطل اور جہل مرکب کے باعث صداقت و محاسن اسلام کے بہت سے قیمتی جواہرات کو کنکر پتھر سمجھ کر مسترد کرتے ہیں اور محض اپنے ہی ادھورے علم اور ظنون فاسدہ کو اہم ترین مسائل مذہبی کی جانچ کے لئے محک ٹھہراتے ہیں ان کی رائے ہیں (نعوذ باللہ) حدیث کوئی چیز نہیں اور کسی مامور و امام موعود کا انتظار جاہلانہ ڈھکوسلا اور فعل عبث ہے کیونکہ امام قرآن کافی ہے اور اس کے مطالب و معانی جو کچھ انہوں نے سمجھے ہیں بالکل درست۔ تسلی بخش اور عین منشاء الٰہی کے مطابق ہیں لیکن ان خود فراموش اور فریب خوردہ نفس بدنام کنندگان اسلام سے اس وقت کوئی جواب شافی نہیں بن پڑتا جبکہ ہم اُن سے یہ پوچھتے ہیں کہ پھر اس امام قرآن کے ہوتے تمہاری بدنصیب قوم کی حالت کیوں ایسی سقیم و زار ہو رہی ہے کہ تمہارے اچھے اچھے جید ریفارمر کے بھی اس کی نوحہ خوانی کرتے کرتے گلے بیٹھ گئے ہیں تب بھی وہ کسی عنوان سُدھرنے میں نہیں آتی کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ تمہارے خانہ ساز مصلح - اصلاح امت میں ناکام کرنے سے قاصر ہیں۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرمائیں

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایت کا وقت ہوگیا ہے

اور اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۵ر اور مجلد ۶ر درثمین

مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر سے ملیگی۔

خریداران بدر سے للعہ قیمت براہین لیجاوے گی

نور الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامتہ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر بیمثل بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے ملسکتی ہیں چشمہ مسیحی۔ لغات القرآن ہر دو حصہ اکٹھا ارغم)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر اس ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہی مفید ہے ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ اس کے نکات ایک روپیہ میں بہی گران نہیں قیمت ار

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وعبد اللہ آتہم کا مباحثہ۔ اس میں ہماری امام نے حضرت قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۰ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۱ر

القول الصحیح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

آنہ ڈکشنری۔ طلباء سکول کے لئے۔ قیمت ار

کامن الا دادوالے۔ قیمت ۱ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامتہ مولٰنا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے چھپکر طیار ہوگیا ہے امید کہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرمادیں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالےٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکر پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کارخیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ر این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدبازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست رشید۔ معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں۔ شرعی ضرورت کے سبب سے دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو پسند فرمادیں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے بہی دعائی جاویگی اور پہر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ (ایڈیٹر)

۴۔ ہمارے ایک دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور انکو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبارات کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت نے بھی زبانی عاجز کو فرمایا ہے کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گوکیکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے۔ اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بھی جانتا اور کرتا ہے کوئی صاحب ضرور کوشش کرکے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادیں۔ عمر ۳۰ سال سے کم ہے اور حیثیت بہی اچھی ہے۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں خط وکتابت مجھسے ہو۔

اکمل آف گولیکی اندقادیان ضلع گورداسپور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکہیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر کیلئے چہاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✻ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے ۔ مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قادیان مین عکم

جلد (۶)

یکم جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۳ رجون سنہ ۱۹۰۷ء

نمبر (۲۴)

گورنمنٹ

فی پرچہ ۲ر | سر چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

از لقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے ۔ کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیساہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنالے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور یہ عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
ز و شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ ز و ثابت شود ایمان ماست

از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ
معاونین درجہ اول جنکو عام پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عام پر کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو للعہ
عام قیمت پیشگی ۔ ۔ ۔ ۔ ے
مابعد ۔ ۔ ۔ ۔ للعہ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر قیمت اخبار روانہ کرین گے ان سے مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے ۔ بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی بدیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے ۔ مینیجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین ۔ پھر آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا فرماتے ہین ۔

نقل خط بنام مولوی ثناء اللہ صاحب

آپکا رجسٹری شدہ کارڈ مرسلہ ۳ رجون ۱۹۰۷ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت مین پہونچا۔ جس مین آپنے ۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر کا حوالہ دیکر کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ مانگا ہے۔ اس کے جواب مین آپ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ آپکیطرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اس وقت ظاہر کیا گیا تھا جبکہ آپ کو مباہلہ کے واسطے لکھا گیا تھا تاکہ مباہلہ سے پہلے آپ کتاب پڑھ لیتے۔ مگر چونکہ آپنے بدین خیال کہ حضرت مرزا صاحب نے قرآن وحدیث کے برخلاف تو کرنا ہی نہین۔ آؤ ایک ایسی بات پیش کرین کہ کسی طرح یہ پیالہ ٹل جاوے) اپنے واسطے تفنیق عذاب کی خواہش ظاہر کی۔ اور بغیر اس کے مباہلہ سے انکار کرکے اپنے لئے فرار کی ایک راہ نکالی۔ اس واسطے مشیت ایزدی نے آپ کو دوسری راہ سے پکڑا۔ اور حضرت حجۃ اللہ کے قلب مین آپکے واسطے ایک دعا کی تحریک کرکے فیصلہ کا ایک طریق اختیار کیا۔ اس واسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شرط تھے وہ سب آپکے اقدام پلٹنے مباہلہ کے منسوخ ہوئے لہذا آپ کیطرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔ باقی رہی یہ آپ کی دہمکی۔ کہ مین یہ لکھونگا وہ لکھونگا۔ سو اس کا کسی کو یہان خوف نہین۔ آپکا جو جی چاہے لکھین اور اسی تقوے سے کام لے کر لکھین جس کے ذریعہ سے ایک مسلمان آپکے عقائد کے مطابق جھوٹھ بولے۔ چوری کرے زنا کرے۔ جو چاہے کرے۔ متقی کا متقی بنا رہتا ہے بدر اخبار آپ کی خدمت مین بھیجا جاتا ہے اس مین کچھ نہ کچھ نئے ممبران سلسلہ عالیہ کے نام لکھے جاتے ہین۔ اگرچہ وہ نام سب کے نہین ہوتے۔ تاہم آپ اندازہ کرسکتے مین کہ جتنے سالون سے آپنے اس مخالفت مین کمر باندھی ہے اب تک یہان کس قدر ترقی ہوئی ہے اور ہو رہی ہے۔ خدا کے کام بندون سے رک نہین سکتے آپکا جہان تک جی چاہے زور لگائین اور دوسرون کو بھی ساتھ ملائین اور یاد رکھین کہ جیسا آج تک کچھ بگاڑ نہین سکے۔ ایسا ہی آیندہ بھی آپ کو ناکامی کا موہنہ دیکھنا پڑیگا۔

خادم مسیح موعود
محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔ ۵ رمئی ۱۹۰۷ء

اعلان

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسب ہدایت کمیٹی صدقات امسال مندرجہ ذیل طلبا و ماسٹرون کو ایام تعطیلات مین چندہ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ ایک چھپی ہوئی چٹھی دستخطی ہیڈ ماسٹر و سکرٹری صاحب ہر ایک لڑکے کو دی جائے گی اور ایک رسید بک بھی ساتھ ہوگی جس کا نصف حصہ چندہ دہندہ کو دیا جاویگا اور دوسرا نصف حصہ وصول کنندہ کے پاس رہیگا تاکہ وہ واپس آکر صحیح حساب دے سکے لہذا احباب بیرونجات کی خدمت مین بذریعہ بدر عرض کرتا ہون کہ ان طلبا کی حتے الامکان مدد کرین اور ان کو خالی ہاتھ نہ لوٹادین۔

آپکا صادق۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام

نام طلباء

۱۔ صفدر خان۔ ۲۔ محمد صادق۔ ۳۔ خدا بخش۔ ۴۔ غلام حسین۔ ۵۔ امجد حسین۔ ۶۔ مستری عبد الرحمن۔ ۷۔ عبد المجید۔ ۸۔ فضل دین۔ ۹۔ میان محمد۔ ۱۰۔ عبد الغنی ۱۱۔ عبد الستار۔ ۱۲۔ الطاف حسین۔ ۱۳۔ ولی اللہ۔ ۱۴ عبد الرحمن۔ امرتسری۔ ۱۵۔ احمد علی۔ ۱۶۔ عبد العزیز ۱۷۔ فخر الدین۔ ۱۸۔ جناب ماسٹر عبد الحق صاحب۔ ۱۹۔ ماسٹر عبد الرحیم۔ ۲۰۔ غلام قادر۔ ۲۱۔ ملک عبد الرحمن۔ ۲۲۔ بابو بشیر احمد۔

تائید سردار عجب خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب من! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے آپکے اخبار مین صفحہ ۲ پر ضرورت فہرست برادران احمدیہ ملاحظہ کیا۔ مین بھی اس مضمون سے موافق ہون بے شک یہ تجویز محمد عجب خان صاحب بہت ضروری ہے مجھکو بھی بوجہ تجارت کے کہ تہوڑے عرصہ سے دوکان کی ہے سخت ضرورت رہتی ہے اور دوسرے بوجہ مخالفت کے سخت نقصان کے درپے ہوتے ہین۔ اس وجہ سے اگر تجویز خانصاحب موصوف کے موافق فہرست شائع ہوجاوے یا مرتب ہوجائے تو خالی از فایدہ نہین۔ مین نے حاجی عبد الرحمان اللہ رکھا ساجن کمپنی کو دو ایک خط لکھے صرف ایک کا جواب آیا بعد اس کے پھر حال معلوم نہ ہوا ایسا ہی محمد دین سیالکوٹ کو بھی دو ایک خط ان کے اشتہار کے بعد بھیجے مگر جواب نہ آیا۔ مگر فہرست ہونے سے یا معلومات ہونے سے آسانی ضرور ہوسکتی ہے دوسرے کے نقصان اٹہانے سے محفوظ رکھنے کی امید ضرور ہے

الراقم انوار حسین خان۔ از شاہ آباد ضلع ہردوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

غیر معمولی رعایت

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہوچکا ہے کہ کتاب براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشخطی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت کی سوانحعمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت بغیر جلد ۵ر اور مجلد کی ۶ر ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ مین اس کی قیمت مین ایک خاص رعایت کی گئی ہے یعنی قیمت نصف کردیگئی ہے۔ بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲؍۸ کردیگئی ہے اور مجلد کی ۳ر ہے۔ یہ ایسی رعایت ہے کہ غالباً پھر نہ ہوگی رعایت تو صرف طلبا کیواسطے کیگئی تھی مگر بعد مین مجھی خیال آیا کہ اس کو اخیر جون تک عام کردیا جائے اس واسطے جو احباب چاہین اس رعایت سے فوراً فائدہ حاصل کرین۔ درخواست ۳۰ رجون تک دفتر مین پہونچ جانی چاہیئے۔ ناظم بدر ایجنسی قادیان

متفرق باتیں

استخارہ ۸ - جون ۱۹۰۷ء - بوقت عصر - فرمایا - کہ آجکل اکثر مسلمانوں نے استخارہ کی سنت کو ترک کر دیا ہے - حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش آمدہ امر میں استخارہ فرمالیا کرتے تھے - سلف صالحین کا بھی یہی طریق تھا - چونکہ دہریت کی ہوا پھیلی ہوئی ہے - اس لئے لوگ اپنے علم وفضل پر نازاں ہو کر کوئی کام شروع کر لیتے ہیں اور پھر نہاں در نہاں اسباب سے جن کا انہیں علم نہیں ہوتا - نقصان اٹھاتے ہیں - اصل میں یہ استخارہ ان بد رسومات کے عوض میں رائج کیا گیا تھا - جو مشرک لوگ کسی کام کی ابتدا سے پہلے کیا کرتے تھے لیکن اب مسلمان اسے بھول گئے - حالانکہ استخارہ سے ایک عقل سلیم عطا ہوتی ہے جس کے مطابق کام کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے - بعض لوگ کوئی کام خود ہی اپنی رائے سے شروع کر بیٹھتے ہیں اور پھر درمیان میں اگر ہم سے صلاح پوچھتے ہیں - ہم کہتے ہیں جس علم وعقل سے پہلے شروع کیا تھا اسی سے نبھائیں - اخیر میں مشورے کی کیا ضرورت -

مولوی فیروز الدین ڈسکوی مرحوم عبد اللہ بن سلام جب ایمان لائے - تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہودیوں سے میری نسبت اس سے پہلے کہ میرے اسلام لانے کا حال کھلے - پوچھ لیجئے چنانچہ دریافت کرنے پر انہوں نے بڑی تعریف کی - کہ وہ ہم میں عالم ہے بلکہ اعلم اور بڑا متقی - شریف - لیکن جب یہ بتایا گیا کہ وہ تو اسلام لا چکا - تو پھر لگے کھسیانے ہو کر عیب چینی کرنے - مولوی فیروز الدین بہت سی کتابوں کے مصنف اور علم وفضل کے لحاظ سے کافی شہرت رکھتے تھے - آپ پکے احمدی تھے - چنانچہ ماہ مارچ میں میرے سامنے انہوں نے دارالامان میں حاضر ہو کر بیعت بھی کی - اور اس سے پہلے خط بھی آیا - کہ ڈوئی کی موت نے مجھے زندہ کیا - بعد ازاں خدا تعالیٰ کی نہاں در نہاں مصلحتوں سے وفات پا گئے مگر ہمنے یہ بات ظاہر نہ کی تا دیکھیں - کہ علماء کی اُن کی نسبت کیا رائے ہے اور ان کے مرنے کی کیا وجہ لکھتے ہیں - اب جبکہ کئی اخباروں میں ان کی تاریخہائے وفات چھپ چکی ہیں - جن میں انہیں اعلیٰ درجہ کا عالم وفاضل متقی تسلیم کیا گیا ہے اور لکھا ہے - کہ ان کی موت صورت قلب سے واقع ہوئی تو ہمیں یہ ظاہر کرنے سے خوشی ہے کہ وہ احمدی تھے - اس کے بعد اگر کوئی ان کی عیب چینی کریگا تو وہ جھوٹ کی نجاست پر منہ ماریگا اور صاف کھل جائیگا کہ یہ سب باتیں احمدی سلسلہ سے عناد رکھنے کے سبب میں ورنہ حقیقت وہی ہے جو منہ سے نکلی (اکمل)

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات علامۃ اللہ الدین کے لخت جگر عبد الحی نے میرے سامنے یہ مضمون لکھ کر مجھے دیا ہے - جسے میں نہایت خوشی سے تربیت اولاد اور قادیان میں رہنے کا مفاد بتلانے کی نیت سے چھاپتا ہوں - (اکمل)

اللہ ایک ہے - اللہ رحمٰن رحیم ہے - اللہ عجیب ہے، اللہ ہمارا سب کا مال ہے - قرآن سیکھنا اس پر چلنا جھوٹ نہیں بولنا - چوری نہ کرنا - عبد الحی

غیر احمدی کیوں پیش امام نہیں ہو سکتا حضرت مولوی محمد احسن صاحب امروہہ سے تحریر فرماتے ہیں - موافقین مخلصین کی مقتدی ہونے میں مخالفین کی امامت کے ماتحت یہاں پر نزاع تھا جوابدیا گیا کہ جبکہ مخالفین حضرت عیسےٰ میں صفات الوہیت ثابت کرتے ہیں - اندریں صورت با وجود شرک فی الصفات ان کے کیونکر جواز امامت فی الصلوٰۃ ہو سکتا ہے - قطع نظر اس کے سورۃ فاتحہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے امام کو دیگئی ہے - وہ مخالفین کو کب دی گئی ہے - ثبوت مشاہدہ اس کا یہ ہے کہ بعد ختم کرنے سورہ فاتحہ کے آمین کہنا سنت موکدہ ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ظاہر ہے - کہ مباہلات اور مقابلات میں حضرت امام علیہ السلام کے مخالفین یا مغضوب علیہم رہے یا ضالین ہوئے - جو طاعون وغیرہ سے ہلاک اور تباہ ہوئے - پس مخالفین کی آمین قبول نہ ہوئی اور حضرت امام کی آمین مقبول ہوئی - اور بغیر سورہ فاتحہ کے نماز ہوتی نہیں - پس مخالفین کی امامت کیونکر در صورت عدم فاتحہ جائز ہو سکتی ہے -

حقیقۃ الوحی قاضی آل محمد صاحب کے مخلصانہ خط سے حقیقۃ الوحی کے متعلق میں کچھ اقتباس کرتا ہوں - از جانب خاکسار سراپا انکسار فقیر حقیر سید آل محمد خادم حضور پُر نور بعد سلام بصد ادب گذارش کرتا ہے - کہ کتاب حقیقۃ الوحی تالیف حضور مولوی سید محمد احسن صاحب سے لے کر بغور تمام از اول تا آخر مطالعہ کی ہے - سبحان اللہ ثم سبحان اللہ عجیب و غریب پایا - جیسا کہ اس احقر کو خیال تھا کہ کوئی کتاب اس سلسلہ حقہ کی تائید میں ایسی ہونی چاہیئے - کہ جس میں مکذبین سلسلہ حقہ کا انجام اور ... جس جس کو عقوبات مخالفت کرنے اور مامورین اللہ کا مقابلہ تحریری و تقریری کرکے اس دنیا ناپائدار میں پہونچے میں وہ بھی اس میں درج ہو گئے - کمال خواہش تھی - سو الحمد للہ یہ میری خواہش خدائے قادر نے پوری کی کمال طبیعت خوش ہوئی اب جلشانہ کی ذات سے امید واثق ہے کہ اب جو جو سعید روحیں ہیں - وہ سب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو جائیں گی - خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے - مگر جو شقی ازلی ہیں - ان پر کچھ بھی اثر نہ ہوگا - اب حجت ختم ہوگئی - اللہ تعالیٰ ہم کو حضور کے طفیل سے تمام آفات دنیا و دین سے محفوظ رکھے - اور اب تک جو جماعت احمدیہ میں داخل ہیں - سب بفضل ایزدی محفوظ ہیں - حالانکہ امروہہ میں اس عذاب طاعون سے چار پانچ ہزار آدمی ہلاک ہو گیا - اب مرض کم ہو گیا ہے - اسی عرصہ قیامت میں احقر کے لڑکے شریف الحسن کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نمود ہوئی - مگر حضور کی دعا و برکت سے فوراً شفا ہو گئی - اور لڑکی کو بھی بخار آیا اور گلٹی بھی نکل آئی - جس وقت دعا کی گئی - اس کو اللہ تعالیٰ نے فوراً شفا کلی عطا فرما دی - دو روز میں تمام ہو گیا - یہ حضور دو معجزہ ہیں - بہت ترقی ایمان کو حاصل ہوئی - خداوند عالم کا شکر ہے -

مبارک - مرزا عباس علی صاحب ریکو گارڈ کوہاٹ اطلاع دیتے ہیں - کہ ۱۹ مئی کی رات کو اللہ تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا - جس کا نام اقبال احمد رکھا گیا - اللہ تعالیٰ اس بچے کو لمبی عمر عطا کرے اور سلسلہ حقہ کا خادم اور ناصر بنائے - احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں -

ہانگ کانگ ۱۳ اپریل ایک گھاٹی گرد مقام لانٹون کے گلو پہاڑ پر گرا جس کی قریباً ۵ منٹ تک ایسی بدشنی نظر آتی رہی - کہ گویا آگ جل رہی ہے - ۱۲ مئی ۸ بجے شام کے ستارہ ٹوٹا - بہت لمبا جلتا ہوا قطب کیطرف چلا گیا - ایک بہت بلند مہیب توپ کی گرج کی طرح اس طرف سے آواز سنائی دی - (سراج)

— غازی پور میں سٹیشن دولماپور ...... جلتے ہوئے پتھر آسمان سے گرے - ۲۶ میل تک آواز صاف سنائی دیتی تھی - (یونین گزٹ)

مرید کیوں مرا۔ فلاں کیوں مرا۔ ان نادانوں نے سمجھا ہی نہیں کہ اس بحث کو صاف کرنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے صحابہ کا نمونہ صاف موجود ہے۔ کہ ان کیوقت میں جو عذاب آیا ہے۔ وہ جنگ تھی۔ جیسا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہ۔ کہ کفار سے کسی عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے اور وہ اس کے لئے جلدی کر رہے ہیں اور اس کی نوعیت پوچھتے ہیں۔ انہیں بتایا گیا۔ قل ھو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم او من تحت ارجلکم او یلبسکم شیعا ویذیق بعضکم باس بعض (الانعام ٦٥)۔ یعنی وہ قادر ہے۔ کہ آسمان سے یا زمین سے عذاب نازل کرے۔ یا تمہیں دو فریق بناوے اور ایک کو دوسری کی جنگ کا مزہ چکھادے۔ اس کے بعد قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون فرما کر ایک سال کی میعاد بتائی گئی۔ اور ویستنبئونک احق ھو قل ای وربی انہ لحق (یونس ٥) سے اس کی تائید کی گئی۔ آخر وہ جنگ کا یوم الفرقان آیا۔ مگر دیکھو۔ کہ اس میں صحابہ بھی شہید ہوئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت پیارے اور عزیز جدا ہوئے۔ مگر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان پر عذاب ہوا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ ایک ہی تلوار تھی۔ جس سے صحابہ مرتے تو شہید کہلاتے اور مخالفین کے مرتے تو انہیں ہلاک شدہ بلاتے۔ برخلاف اس کے اپنے شہداء کی نسبت اموات (مردہ) کا لفظ بولنے تک کی مخالفت تھی۔ جیسا کہ فرمایا۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء اس میں سِر کیا تھا۔ آؤ میں تمہیں بتاؤں۔ کہ جو فریق میدان میں بالآخر کامیاب ہوتا ہے۔ اس کے نقصانوں کو کبھی کوئی نہیں گنتا۔ بلکہ ہر امر کا فیصلہ اس کے خاتمے کے حالات کے مطابق ہوتا ہے۔ پس جب آخری فتح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی تو شہید ہونیوالے صحابہ کو اموات نہ کہا گیا۔ بلکہ وہ زندہ کہلائے۔ پس بعینہٖ اسی طرح طاعون بھی ایک تلوار ہے جو موافق و مخالف پر چل رہی ہے۔ آپ نتیجہ دیکھئے۔ کہ کونسی قوم بڑھ رہی ہے۔ مخالفوں میں سے کئی مر گئے اور کئی ہماری طرف آ گئے۔ مگر ہم میں سے بہت کم مرے۔ اور کوئی ان کی طرف نہ گیا۔ پس اسی سنت نبوی کے موافق جیسا کہ آیت آلٰہی کا منشاء ہے۔ ہمارے احمدی شہید ہیں۔ اور انہیں مردہ کہنا گناہ۔ وہ یقیناً اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔ جیسے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا حال تھا۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جہاں جہاں احمدی بھائی ہیں۔ ان میں اور ان کے مخالفین میں ایک امتیاز رکھا جاتا ہے جیسا کہ میرے مکان ہی کے حالات سے ظاہر ہے۔ وہاں دوسری دفعہ طاعون ہوا۔ پچھلی دفعہ ہم احمدیوں سے سب کے سب محفوظ رہے۔ اس دفعہ بھی کوئی علی الاعلان اپنے تئیں احمدی کہنے والا اور حضور کے احکام کا مطیع طاعون سے نہیں مرا۔ حالانکہ دوسری طرف سے دو سو سے زیادہ آدمی مر چکے ہیں جو چھیا نوالی میں (٥٢٦) یہ کیوں ہوا تا خدا تعالیٰ ظاہر کرے کہ میں کس قوم کے ساتھ ہوں اس نے یہ بتانے کے لئے ایک اور نمونہ قدرت بھی دکھایا وہ کیا؟ میرے نوجوان عزیز بھائی کو طاعون ہو گیا۔ وہ اس مرض سے جس انتہائی حالت کو پہنچ گیا۔ وہ کچھ تو ابا جان کے خط سے معلوم ہوگی اور کچھ ان خطوط سے جو میرے نام آئے۔

ایسی خطرناک حالت میں مجھ سے سوائے اس کے کیا بن آتا۔ کہ خدا کے برگزیدہ نبی کے حضور شفاعت کے لئے عرض کروں۔ چنانچہ اس رحیم و کریم انسان کامل نے مجھ سے ناچیز کے اضطراب پر نگاہ لطف سے توجہ فرمائی۔ اور دعا شروع کی۔ ٥ رمئی کو جب مجھے محمد نور کے کوئی دم مہمان ہونے کا خط آیا۔ تو میں نے عاجزی سے ایک گذارش بھیجی جس کا مفصلہ ذیل جواب آیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ دعا تو ہر وقت کی جاتی ہے۔ پھر بہت دعا کروں گا جب بلا نازل ہو جاتی ہو تو اس وقت سنت اللہ کے موافق دعا کم اثر کرتی ہے بہر حال دعا کروں گا۔ آج تہجد اور صبح کیوقت بہت دعا کی تھی مگر یہ وقت امتحان ایمان کا وقت ہو بہت مضبوطی سے خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور خود بھی دعا کرتی رہو۔ مرزا غلام احمد۔ بہتر ہے وہ جگہ چھوڑ دیں باہر میدان میں چلے جاویں۔

اس خط کو دیکھ کر مفتی صاحب صداقت مآب نے مجھے مبارکباد دی۔ کہ بس اب صحت سمجھو۔ یہ اس لئے کہ آپ کو بوجہ صحبت حضور کے اس بات کا علم تھا۔ کہ جب کبھی غیر معمولی توجہ فرماتے ہیں جبکہ آسمان پر اس کے مطابق فیصلہ ہو چکتا ہے۔ آخر وہی ہوا۔ جو چھتیس [٣٦] دن پہلے مجھے کہا گیا تھا۔ یعنی یہ کہ نہ صرف عزیز نے صحت پائی بلکہ دو تین اور احمدی بھی جنہیں یہ مرض ابتدائی مرحلہ میں تھا۔ صحت یاب ہو گئے عزیز کی صحت ایک خارق عادت امر ہے اس لئے کہ طاعون ایک نوجوان کو تھی جس کا مزاج نہایت درجہ کا صفراوی و دموی واقع ہوا ہے۔ پھر گلٹیاں بجائے ایک کے دو اور سب سے بڑھکر یہ کہ کوئی طبیب علاج کرنے والا نہ تھا بلکہ بوجہ ایک گاؤں کے اندر دوکانداروں کے باہر بھاگ جانے کے کوئی دوائی نہ ملتی تھی صرف دعاؤں پر زور تھا۔ جنہوں نے اپنا اثر دکھایا۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں میں وہ چٹھیاں چھاپتا ہوں جو حضرت مسیح موعود کو وصول ہوئیں۔ قبلہ عالم المسیح الموعود۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔ کہ برخوردار محمد نور نے اس مہلک مرض طاعون عذاب الٰہی سے آج یوم الجمعہ ۲۱ جون ١٩٠٧ء کو بہت سی نجات پائی۔ چنانچہ جماعت جمعہ میں شامل ہونے کیواسطے میرے ساتھ مسجد تک چلا ہے فالحمد للہ علیٰ نعمائہٖ وآلائہٖ کہ اس آیۃ اللہ دیکھنے پر ہمارا ایمان حضور کے صدق اور استجابۃ الدعوات پر بڑھ گیا۔ وجہ یہ کہ ایسا کوئی بیمار اس مرض کا اس گاؤں سے بلکہ میری دید و شنید کے مریضوں سے نہیں بچا۔ ایسا تپ شدید اور خون کا آنا اور بیہوشی سے مجنون ہونا اور لکنت سے کچھ کہنا اور کلام سمجھ میں نہ آنا اور ہر دو طرف طاعون کے دنبل ایسے بڑھنا کہ ورم ادھر جگر تک اور ادھر زانوں کے قریب تک ہونا اور درد شدید عارض ہونا اور اعضا بول و براز کا متورم ہو جانا وغیرہ وغیرہ تمام علامات موت تھے اور دیکھنے والے ایسی پرانے یہی کہتے تھے۔ کہ کوئی دم والی بات ہے ایک مستانہ فقیر کے پاس میں گیا جس نے موت موت منہ سے نکالا صرف دل میں یہی تھی کہ حضور علیہ السلام کی دعا سے اس کا بچنا متیقن ہو اگر آپ نے دعا کی۔ انما یتقبل اللہ من المتقین سو ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ میرا بچہ حضور کی دعا سے بچ گیا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ میں محمد نور کے لئے تہجد میں بھی دعا کرتا ہوں۔ فالحمد للہ علیٰ اجابۃ الدعوات۔ فقیر امام الدین عفی اللہ عنہ گولیکی۔ ضلع گجرات

خدا کے پیارے مسیحا ایدک اللہ تعالیٰ۔ لاکھ لاکھ خدا کا سلام ہو آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر۔ حضور اقدس آپ کی ایک سچی خادمہ احمدی خاتون نہایت ادب و تعظیم سے حضور عالیجاہ کی خدمت میں آج مبارک عرض کرتی ہے اور وہ مبارک حضور علیہ السلام کی ہی دعائے نیم شبی کا اثر ہے جس نے ہمیں بھی آج فرحت بخشی یعنی حضور کے غلام محمد نور الدین نام نے آج غسل صحت کیا اور مسجد میں آج جمعہ پڑھنے اور خداوند کریم کا شکریہ ادا کرنے گیا ہے۔ پیارے مہدی مخالفین آج حضور کے معجزہ کے قائل ہو گئے اور وہ سخت شرمندہ ہیں۔ ہمیں بخدا محمد نور کی زندگی کی کوئی آس نہ تھی اور تمام وے لوگ جو حکیم طبیب سیانے کہلاتے ہیں انہوں نے محمد نور کی زندگی سے بالکل جواب دیدیا تھا۔ بس اگر کچھ امید تھی تو حضور علیہ السلام کی توجہ کی۔ بیشک اور بلا ریب یہ حضور کا معجزہ ہے اور ایک دہریہ بھی اگر محمد نور کی اس حالت یاس اور اس حالت موجودہ کی بہ غور کرے۔ تو واللہ ایک رحیم کریم۔ رب العالمین اور رحمٰن۔ لا یزال۔ واحد لاشریک خداوند کریم کی ہستی کا قائل ہو جائے۔ مخالفین حیرت سے انگشت بدنداں ہیں ڈالتے اور چپ ہیں۔ خدا کے معطر و مطہر مسیح تجھ پر درود و سلام تو نے میرا ٹوٹا ہوا باندھ دیا اور میرے ابا کے نور نظر کو واپس کرایا۔ واقعی یہی معنے ہیں۔ فارتد بصیرا کے۔ ناچیز اکمل کون ہے کہ اس شکریہ سے عہدہ برآ ہو سکے۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوا۔ میں دوا اور معجزوں کا بھی گواہ ہوں جن میں ایک تیری ذات کے متعلق ہے۔ کہ میں آٹھ سال برابر بستر علالت پر پڑا رہا۔ اطبا کی رائے ہو گئی کہ دق ہے۔ مگر آخر حضور کے پس خوردہ کے کھانے اور دعا سے صحت ہوئی بعد ازاں میرا ایک عزیز نوجوان بیمار ہوا اُسے تپ دق تھا۔ ابا جان۔ حکیم الامۃ کو لیکر گئے مگر اس صدیق ثانی نے فرمایا کہ مجھے تو کوئی لاکھ روپیہ روز دے تو میں قادیان سے باہر نہیں نکلوں گا۔ ہم اسی کیحالت میں حضرت کیخدمت میں عرض کیا آپ نے فرمایا میں دعا کرونگا تعجب کی بات ہے کہ یا تو بخار کئی ماہ سے ٹوٹتا نہ تھا یا جس دن دعا کرائی گئی صبح تپ کا نام و نشان نہ تھا۔ یہ بالکل سچا واقعہ ہے۔ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

مسدس در عرض حال و تعریف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

آیا ہے اک مریض مسیحا ترے حضور | رنج و الم سے سخت پریشان و ناصبور
دریائے غم کا ہوگیا مشکل اُسے عبور | اپنے کرم سے پار لگاؤ اُسے حضور
ہرچند درد سے ہوا جاتا نڈھال ہو
دارالامان مین لیک شفا کیا محال ہو

تشخیص مین مرض کی نہ دقت اُٹھایئے | بیمار عشق ہون مجھے دارو پلایئے
مدان مدد کا کوئی نسخہ بتایئے | اس قید غم سے اب مجھے جلدی چھڑایئے
ہان جلد ہو۔ کہ حسرت دیدار رہ نہ جائے
یونہی تڑپ تڑپ دل بیمار رہ نہ جائے

دنیا نے میرے ساتھہ عجب بیوفائی کی | اول دکھائی شان ہر اک دلربائی کی
پر تغد کچھہ نہ چھوڑی کسر بے وفائی کی | ہرچند اس مین بو نہین ہو آشنائی کی
پر کیا کرون کہ موہنی سی۔ دلفریب تھی
اک برق بہر خرمن صبر و شکیب تھی

مین بہی بشر تہا اس کے مین جہکے مین آگیا | اس کی اداے نازمین دل کو پہنسا دیا
پر دل جلون کو عیش میسر کہان بہلا | قسمت مین رنج و غم تہا۔ وہی پیش آگیا
گذری نہ مجھہ سے چھوکے کبھی پھر ہوائے عیش
عشرتکدہ ہوا مرا ماتم سرائے عیش

یون جال مین پہنسا دیا۔ تن من جلا دیا | اس نے میری اُمید کا گلبن جلا دیا
جس مین بسیرا تہا۔ وہ نشیمن جلا دیا | دنیا نے میرا دین کا خرمن جلا دیا
دل کی لگی اب آپ کرم سے بجھایئے
ہون تشنہ کام۔ مجھہ کو مے حق پلایئے

بہاتی نہین یہ مجھہ کو زمانے کی چال ہے | بگڑی ہوئی ہر اک کی یہان چال ڈھال ہو
کوئی نہین یہان جسے فکر مآل ہے | کشتی ہو ان کی پار۔ سراسر محال ہے
ظلمت نے نور حق کو دلون سے اٹہا دیا
اس روشنی نے ان کی مرا دل بجہا دیا

عیسائی کہتے ہین ستم ناروا کیا | پور خدا یہود نے سولی چڑہا دیا
اسلام والے کہتے ہین بہر فور اٹہا لیا | عیسے کو آسمان پہ خدا نے بُلا لیا
احمدؐ سے یہ بڑہاتے ہین عیسے کا مرتبہ
اور وہ تو دیتے ہین اُسے اللہ کا مرتبہ

آ اے مثیل عیسے نظر کوئی دم کرو | تیغ قلم سے جہوٹون کے سر کو قلم کرو
اے چودہوین صدی کے مجدد کرم کرو | کہدو۔ انہین کہ جان پہ نہ اپنی ستم کرو
مٹ جائین تا جو تفرقے خیر الامم مین ہین
سب جمع طاقتین ترے زور قلم مین ہین

ہم کو تیری ایک زمانہ تہا منتظر | لاکہون گذر چکے ترے مشتاق پیشتر
اسلام کی مدد کو تو آیا ہے وقت پر | اسلام کے جہاز کو اک دم مین پار کر
اے آنکہ فرش راہ تو این ہر دو چشم ماست
خوش آمدی بیا کہ سہلاً مرحبا

تشفی بذریعہ کشف

بخدمت حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالیجاہا۔ عرصہ چار سال سے، اس عاجز کا والد اس دنیا فانی سے کوچ کر گیا ہے۔ اس طرح اس عاجز کو بہت سا صدمہ اور رنج ہوا اور رات دن مین جبکہ بندہ کا گریہ وزاری کے سوا کچھہ اور کام نہ تہا خیال آیا۔ اوہو۔ یہ دنیا تو ایک مکار اور دغاباز ہے اور سراسر ایک دہوکے کا گہر ہے۔ اس لئے بندہ اس کم بخت ناپائدار دنیا سے سخت بیزار ہوگیا اور یہی خیال کیا کہ کسی طرح اس اسلام کی اصلیت اور اللہ تعالی کی معرفت سے کچہہ آگاہ ہون۔ عالیجاہا۔ یہ عاجز اسی فکر مین شب و روز غرقاب رہنے لگا اور جس کسی سالک کو یا عابد کو یا عالم کو اس فن مین ماہر دیکہتا فوراً اس کی خدمت مین باادب و نیاز حاضر ہوتا اور اپنی دلی احوال بیان کرتا۔ اسی طرح یہ عاجز تمام دن رات پہرا کرتا اور ایسے ہی مصنوعی سالکون۔ عابدون اور عالمون کی ہر وقت صحبت مین رہتا۔ مگر افسوس کہ سوائے مایوسی کے اور کچہہ نہ حاصل ہوتا۔ بعد ازان عام لوگون نے اس عاجز کا یہ حال دیکھہ کیا کہ فلان فلان جگہ بڑے بہارے کامل پیر ہین۔ تم ان کے پاس جاؤ۔ اسی طرح یہ عاجز پہر ملک بملک پہرنے لگا۔ مگر افسوس۔ کہ جس چیز کے لئے بندہ متلاشی جاتا وہان وہ ہرگز دکھائی نہ دیتی۔ بلکہ الٹے الٹے ان کے خیالات دیکہتا۔ اللہ تعالی کی مہربانی سے ایک رات سویا ہوا تہا۔ خواب دیکہتا ہون کہ مین ایک بڑے سے جنگل مین پہر رہا ہون اور اس تمام جنگل مین اندہیری اندہیرا ہے کہین روشنی کا اس جنگل مین نام تک دکھائی نہین دیتا اور بندہ کہین روشنی کو ڈہونڈ رہا ہے۔ ایک جگہ جاکر دیکہتا ہون۔ کہ ایک چیز ہے اور اس مین ایک سوراخ ہے بندہ اس سوراخ سے نظر اٹہاکر کیا دیکہتا ہے۔ کہ سامنے اس زمین مین روشنی چمک رہی ہے بندہ اس روشنی کو دیکہہ کر نہایت ہی خوش ہوا ہے اور آگے اس روشنی کی طرف چلا ہے۔ آگے جاکر کیا دیکہتا ہون۔ کہ ایک بڑا لمبا چوڑا اور نہایت ہی عمدہ تخت ہے اور اس تخت پر آنحضور نہایت ہی عمدہ پوشاک پہنے ہوئے اور سر مبارک پر ایک نہایت عمدہ جڑاؤ تاج رکہے بیٹہے ہوئے ہین اور وہان ایک آدمی اس عاجز کو کہتا ہے۔ کہ۔ دیکہہ یہی امام آخر زمان مسیح موعود قادیانی ہین۔ پس بندہ یہ بات سنکر نہایت ہی خوش ہوا ہے اور پہر خدمت عالیہ مین بندہ نے حاضر ہوکر بڑے ادب و نیاز سے السلام علیکم کیا ہے اور حضور نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے وعلیکم السلام کیا ہے اور پہر آپ حضور نے اس عاجز کے ساتہہ بہت سا پیار کیا ہے اور چہاتی سے لگایا ہے اور نہایت ہی مہربانی سے حضور پیش آئے ہین چونکہ اس وقت تہجد کا وقت تہا اس لئے بندہ بیدار ہوگیا اور یہ خواب دیکہہ کر نہایت ہی خوش ہوا اور پہر اسی دن سے ہی تسلیم کر لیا کہ واقعی آپ مسیح موعود ہین۔ پہر کچہہ دن کے بعد عالیجاہا اس عاجز کو ایک اور خواب آئی۔ کہ آپ ایک بڑی عمدہ اور بہت اونچے محل پر لوگون کو وعظ سنا رہے ہین اور بندہ پہر خدمت عالیہ مین حاضر ہوا ہے اور آنحضور کے سامنے بندہ بہت ہی گریہ زاری کرتا ہے بلکہ آنحضور کے سامنے گریہ وزاری کرتے کرتے بیہوش ہوگیا ہون اور پہر آنحضور نے بڑے مہربان اور خوش ہوکر بندہ کو زمین سے اٹہا لیا ہے اور عاجز کے بدن سے گرد وغیرہ خود حضور نے اپنے دست مبارک سے اُتاری ہو اور آنحضور نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاقی سے بندہ کو کہا۔ کہ اے بیٹا ہوشیار ہو کیون اس قدر گہبراتا ہے اور کیون خواہ مخواہ تنگ ہوتا ہے۔ اسیطرح آنحضور سے اس عاجز کو بہت سا اطمینان دیا ہے۔ پہر تو عالیجاہ بندہ یہ خواب بہی دیکہکر دل وجان سے آپ پر عاشق ہوگیا۔ اور آپکے دعوے کو برحق ماننے لگا۔ اور نیز یہ بہی عاجز عرض کرتا ہے کہ اس عاجز نے اپنی طبیعت کو خود ہی آپ کی طرف مائل نہین کیا بلکہ قدرتی طور سے ہی اس عاجز کے دل مین کوئی ایسی کشش ڈالی ہے۔ کہ یہ عاجز آپکے دعوی پر دل وجان سے مائل ہوگیا ہے اور سچ اور صاف صاف کہتا ہون۔ کہ آجکل دنیا مین کوئی آپ جیسا بشر نہین جو موجب نجات ہو۔ عالیجاہا آپ اتقی حق پر ہین۔ اب برائے مہربانی و برائے خدا بدین خط ہذا اس عاجز کو بہی بیعت مین داخل کر کے دعا کرین اور کوئی درود یا وظیفہ ضرور لکہین اور جواب سے سرفراز کرین۔ زیادہ حد اداب۔ مین ہون ایک عاجز بدنصیب غرقاب شدہ۔ ثناء اللہ احمدی قوم قاضی امام مسجد کالاخطائی۔ تحصیل رعیہ۔ سیالکوٹ

استفسارات بمعہ جوابات

جناب منشی غلام مرتضیٰ صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط حضرت حکیم الاُمتہ نے مجھے جواب لکھنے کے لئے دیا۔ آپکا پہلا سوال لفظ بلفظ یہ ہے

۱۔ اوقات نماز کے لئے جب طلوع اور غروب اور شفق کی سیاہی وغیرہ الفاظ قرآن کریم مین آئے ہین۔ تو ایسے ممالک کے لئے جہان بارہ گھنٹہ سے چھ مہینے تک کے دن رات ہین ان الفاظ سے کیسے مطلب برآری ہوسکتی ہے؟

جواب۔ اگر درحقیقت آپ نے قرآن کریم مین یہی لکھا دیکھا ہے کہ اوقات نماز کے لئے سورج کے غروب اور دلوک کا دیکھنا ضروری ہے تو پھر جن دنون مین بادل کے سبب سے آٹھ آٹھ دن تک سورج دکھائی نہین دیا کرتا۔ ان دنون مین آپ نماز کا التزام کس بنا پر کیا کرتے ہین۔ ضرور آپ کہین گے۔ کہ گھڑی کے ذریعہ سے وقت کا اندازہ ہم لگا سکتے ہین۔ تو مین کہون گا کہ یہ گھڑی ہر جگہ کام دے سکتی ہے۔ خواہ وہان سورج چند ماہ تک دکھائی نہ ہی دیتا ہو۔ قرآن کریم مین لکھا ہے۔ یغضوا من ابصارھم۔ اب ایک مادری اندھا کیا کرے اور پھر لکھا ہے۔ زنا مت کرو۔ اب ایک پیدائشی نامرد اس پر کس طرح سے عمل کرے اس مین تو زنا کرنے کی طاقت ہی نہین۔ یا یون سمجھ لو۔ کہ قرآن کریم مین لکھا ہے اپنی بیویون سے جماع کرو۔ اب ایک رنڈوا آدمی کیا کرے۔ غرض اسلام مین تکلیف مالا یطاق جائز نہین۔ اللہ کریم استطاعت سے بڑھکر تکلیف نہین دیتا۔ سوچو تو سہی ہاتھ کٹا چہ وضو کا کیا کرے۔ غرض ایسے ہی مسائل کے لئے اللہ کریم فرماتا ہے۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔ قرآن کریم مین ہر ایک حکم محل اور موقع کے مطابق ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ شق القمر وغیرہ معجزات وحضرت موسےٰ و ابراہیم وغیرہ رسولون کے جو معجزے ہین ان کی نسبت ہماری جماعت کا کیا اعتقاد ہے۔ مسمریزم اور معجزہ مین کیا فرق ہے۔

جواب۔ ہماری جماعت کا یہی مذہب ہے۔ کہ یہ سب معجزات حق ہین اور یہ سب معجزات جو قرآن کریم مین درج ہین قانون قدرت کے اندر ہین اور قانون قدرت کی حد بست نہین ہوسکتی۔ ہمارا ایمان ہے کہ شق القمر ہوا تھا اور حضرت موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے معجزات اور خوارق عادت کرامات صادر ہوئے تھے اور ان باتون کا زندہ ثبوت ہمارا بروز الانبیاء امام الزمان سلمہ الرحمان موجود ہے۔ آپ کو بھی بوجہ عدم توجہ شبہات اُٹھتے ہونگے اور ابتدا مین ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ مگر جو لوگ حضرت صاحب پر ایمان نہین لائے ان کے تشکوک کی تو کوئی حد ہی نہین۔ مگر آپ یاد رکھین کہ جون جون انسان ایمان مین ترقی کرتا ہے تون تون اس کو خدا کی قدرتون پر یقین ہوتا جاتا ہے یہان تک کہ علم الیقین سے عین الیقین اور پھر حق الیقین تک پہونچ جاتا ہے۔

جو کام خدا تعالیٰ کی طرف سے خوارق عادت طور پر نبیون کے ذریعہ سے صادر ہون ان کو معجزات کہا جاتا ہے اور خلقت ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز آ جاتی ہے اور دوسرے لوگون کے طلسمات جو بذریعہ مشق حاصل ہوسکتے ہین عمل مسمریزم کہلاتے ہین۔

پھر نجومی اور مسمریزم اقتداری پیشگوئیان نہین کرسکتے اور نہ آجتک کسی غیر نبی نے کین۔ پھر نبیون کے کامون مین ثبوت ہستی باریتعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے اور مسمریزمر کے اپنے اخلاق ایسے اعلےٰ نہین ہوتے اور نہ ہی وہ اپنے طلسمات سے ثبوت ہستی باریتعالیٰ دے سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بھی مسمریزم کی مشق کرسکتا ہے۔ مسمریزم کی مشق ہر ایک صاحب استعداد حاصل کرسکتا ہے مگر معجزات کا دعویٰ ہر ایک نہین کرسکتا بلکہ مشاہدہ بتلا رہا ہے۔ کہ خدا پر افترا کرنے والا جلدی خائب و خاسر ہوجاتا ہے۔ اور پھر آپ یہ بھی یاد رکھین۔ کہ مسمریزمرون کو معجزہ دکھلانے کا دعویٰ بھی نہین ہوتا۔ کیا آجتک کسی مسمریزم والے نے یہ کہا ہے کہ یہ نشانی مین خدا تعالیٰ کی طرف سے لے کر آیا ہون۔ اگر ایسا ہے تو اس عاجز کو بھی مطلع کرین۔ میرے خیال ناقص مین وہ تو یہی کہا کرتے ہین۔ کہ یہ ہماری اپنی مشق کا نتیجہ ہے۔ مسمریزم اور معجزہ مین وہی فرق ہے جو چراغ اور سورج کی روشنی مین فرق ہے۔

سوال نمبر ۳۔ تیسرا سوال آپنے ذرا غیر ضروری طور پر لمبا کر دیا ہے اس لئے اس مین سے آپکا ضروری فقرہ لفظ بلفظ درج کرکے جواب دیا جاتا ہے۔

سوال۔ سیدنا مسیح علیہ السلام سے پہلے کے تیرہ خلفاء کون کون ہوگذرے ہین مسیح ناصری سے پہلے جو خلفاء ہوئے ان کے نام بنام ماننے والون کا ایک متحیر گروہ قائم رہا ہے اسلام مین اس کی نظیر پیش کرنی چاہیئے اور یہان تو حفاظت کا وعدہ بھی ساتھ ہے۔

جواب۔ مماثلت کے لئے یہ ضروری نہین ہوتا کہ ہر ایک بات مین برابری ہو۔ مثلاً کوئی مجھے کہے۔ کہ تم شیر کی طرح ہو۔ تو اس سے یہ ضروری نہین کہ مجھے دُم بھی لگ جاوے اور نیز پنجے بھی ہوجاوین۔ بلکہ یہ بھی ضروری نہین کہ مجھ مین قوت پیدا ہوجاوے۔ صرف خصوصیت سے بہادری کا ہونا ضروری ہے ایسا ہی اگر دو مستقیم خط ہون۔ اور اگر خط د ج کو خط اب پر اس طرح سے رکھا جاوے کہ نقطہ د الف پر اور نقطہ ج ب پر ٹھیک ٹھیک واقع ہوجائے تو اس سے ماننا پڑے گا کہ خط اب اور د ج آپس مین برابر ہین۔

یہ آپنے خود مان لیا ہے۔ کہ ان خلفاء کی بابت تفاسیر مین اختلاف پایا جاتا ہے۔ مگر آپ جانتے ہون گے۔ کہ جب کسی قسم کا اختلاف پڑ جاوے تو پھر کلام الٰہی کیطرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔ سو اس لئے اس معاملہ مین بھی اسی کو اپنا حکم سمجھنا چاہیئے۔ جہان تک مین نے غور اور تدبر سے کام لیا ہے۔ مجھ یہی معلوم ہوا ہے کہ قرآن مجید مین ان خلفاء کا نام بنام ذکر نہین اور نہ ہی کوئی ضرورت تھی۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا موسی الکتاب وقفینا من بعدہ بالرسل واٰتینا عیسیٰ بن مریم البینٰت و ایدناہ بروح القدس الخ

ایسا ہی اور جگہ بھی آیا ہے۔ کہ موسےٰ کو تو ہمنے کتاب دی اور اس کے بعد اسی کتاب کو ماننے والے رسول ہوتے رہے اور آخر پر عیسیٰ بن مریم مبعوث کئے گئے۔

یعنے موسیٰ کو کتاب دے کر ایک سلسلہ شروع کیا گیا اور کئی رسُول اسی کتاب کو ماننے والے پے در پے ہوتے رہے اور آخر عیسیٰ بن مریم پر اس سلسلہ کا اختتام ہوا۔

اب اس موسوی سلسلہ کے ساتھ محمدی سلسلہ کی مماثلت کا ہونا ضروری ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ اور پھر فرمایا۔ لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ اب چونکہ موسوی سلسلہ کے افتتاح اور اختتام کا مفصل ذکر ہے اس لئے بموجب قاعدہ مماثلت کے اللہ کریم نے قرآن کریم مین دو ہی زمانون کا خصوصیت سے اور بڑے زور سے بیان کیا ہے جیسے فرمایا بعث فی الامیین رسولا منھم اور پھر فرمایا۔ واٰخرین منھم لما یلحقوبھم۔ اور اسی کو ثبوت ہستی باری تعالیٰ بھی گردانا جیسے فرمایا۔ کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتاً فاحیاکم ثم یمیتکم ثم یحییکم۔ ایسا ہی اس سے بھی باریک سے باریک اور بہان دربہان جوابات بفضل خدا ہمارے پاس موجود ہین۔ (باقی دیکھو صـ ۱۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سچا احمدی کون ہے

اس بات کے ظاہر کرنے کے لئے کہ احمدی ہونے کے لئے کیا کیا شروط ہیں مجھ کو بہت بڑی کوشش اور سعی کی ضرورت نہیں اور نہ یہ حاجت ہے کہ ایک طول و طویل مضمون میں میں یہ ظاہر کروں کہ فرقہ احمدیہ خدا تعالیٰ نے کن اغراض پر قائم کیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے مخفی در مخفی رازوں کا جاننا انسانی طاقت سے بالاہے اور انسانی دماغ اس کے سمجھنے سے بالکل قاصر ہے ہاں چند موٹی باتیں جو کہ خدا کے رسول کی معرفت ہم کو معلوم ہوئی ہیں وہ بالکل ظاہر ہیں اور خود حضرت مسیح موعود اپنی کئی کتابوں میں بلکہ تمام کی تمام میں ان کی نسبت بہت کچھ لکھ چکے ہیں اور کوئی غور کرنے والا انسان ہو تو اس کے لئے دس شرائط بیعت ہی بہت کچھ کافی ہیں اور انہیں فکر کرنے سے اس سلسلہ کے قائم ہونے کی غرض ایک تیز نظر والے انسان پر کھل جاتی ہے۔ سب سے بڑی بات جس کے لئے انبیاء کا آنا ہوتا ہے وہ شرک کی بیخ کنی ہے اور یہی سب سے بڑا کام ہے جس کے لئے وہ مامور ہوتے ہیں اور ان کی تمام کوششیں شرک کے مٹانے پر ہی لگی ہوئی ہوتی ہیں کیونکہ یہی شرک ہے جس کی وجہ سے تمام گناہ پیدا ہوتے ہیں اور یہ ظاہر بات ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی کامل معرفت نہ ہوگی تو گناہ اور بدی بڑھے گی اور جب خدا کی کامل معرفت انسان کو نصیب ہوگی تو پھر وہ بدیاں جو کہ معرفت کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ کبھی پیدا نہیں ہو سکتیں۔ جیسا کہ آگ کی خاصیت کو جاننے والا انسان کبھی اس میں ہاتھ نہ ڈالے گا مگر وہ جس کو علم نہیں کہ آگ میں جلانے کی طاقت ہی ہے بلا سوچے سمجھے اس میں ہاتھ ڈالدے گا۔ پس اسی طرح وہ جو کہ جانتا ہے اور اُسے کامل یقین ہے کہ خدا علیم و بصیر ہے قادر ہے اور شدید العقاب ہے، کبھی وہ گناہ اور بدیاں نہیں کر سکتا جن کا اس کو علم ہو گا مگر وہ جس کے دل پر زنگ لگا ہوا ہے اور جس کا سینہ بجائے علم کے بے علمی سے پُر ہے جس کا دماغ خدائی دارالالوہیت تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہ ہر طرح کے فسق و فجور میں مبتلا ہو جائیگا۔ اور چونکہ انجام پر اس کی نظر نہیں اس لئے ان گناہوں کے کرنے سے ان کو کوئی پرہیز نہیں ہوگا جو کہ آخر کار ان کی تباہی اور بربادی کا موجب ہوں گے پس تمام گناہ خدا تعالیٰ کی معرفت کے نہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں اور اس کا نتیجہ شرک ہوتا ہے اور آگے اس کی شاخیں در شاخیں نکل کر طرح طرح کی بدیاں اور قسم قسم کے گناہ اور عجیب عجیب شرارتیں پھیل جاتی ہیں پس ہر ایک مامور کا پہلا فرض یہ ہوتا ہے۔ کہ بنی نوع انسان کے دلوں میں سے شرک کے بیج کا ستیاناس کر دے مگر چونکہ شرک ہر زمانہ میں نئی نئی صورتوں میں انسان کو تباہ کرتا ہے اس لئے انبیاء کو بھی زمانہ کی حالت کے مطابق نئے نئے ہتھیاروں سے اس کا زور توڑنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ شعیب کے وقت میں شرک کا زیادہ زور میزان میں کمی کرنے کی صورت میں تھا اور ان کو بھی اسی کے مطابق کارروائی کرنی پڑی جس سے انہوں نے اُس مرض کو دور کیا اور دنیا بھر میں پھر نیکی اور تقویٰ کا بیج بویا۔ اسی طرح آج کل چونکہ دنیا کی محبت اور ثروت و جاہ کا عشق ہر ایک دل میں سمایا ہے اور ہر ایک انسان دنیا کمانا ہی اپنے پیدا ہونے کی اصل غرض سمجھتا ہے اس لئے ہمارے امام حضرت مسیح موعود کو بھی زیادہ زور اس بات پر دینا پڑا ہے کہ اس دنیا طلبی کو دنیا سے دور کیا جائے اور خدا کی کامل معرفت لوگوں کے دلوں میں پیدا کی جائے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت صاحب بیعت کے وقت یہ اقرار کراتے ہیں۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اور یہ اس لئے ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی پاک کلام قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ دجال کو بہت مال دیا جاوے گا۔ جس کی وجہ سے وہ لوگوں کو بہکائے گا جیسا کہ سورۃ زخرف میں ہے۔ کہ ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمٰن لبیوتھم سقفا من فضۃ ومعارج علیھا یظھرون۔ یعنے اگر لوگوں کے بہکائے جانے کا خیال نہ ہوتا اور اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ تمام کے تمام لوگ عیسائی ہو جائیں گے تو ہم دجال کو اتنا مال دیتے کہ وہ اپنی چھتیں اور سیڑھیاں بھی چاندی کی بنا لیتے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دجال کو اتنا مال ضرور ملے گا کہ تمام دنیا کو تو نہیں مگر ایک عظیم الشان حصہ کو وہ اس کی وجہ سے اپنے اپنے اپنے دین سے پھیر دے گا۔ جیسا کہ آج کل کی عیسائیوں کی حالت ظاہر کر رہی ہے اور ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ ان کے برابر دنیا میں کوئی مالدار نہیں۔ پس اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود ہر ایک سے یہ وعدہ لیتے ہیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تاکہ وہ آیندہ دجال کے قبضہ میں نہ آئے۔ پس اس بات کو مد نظر رکھ کر احمدی وہی ہے جو کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے اور اپنے تمام مال و دولت کو ایسے کاموں پر صرف کرے جن سے دین کی ترقی ہو اور خدا تعالیٰ نے اس کے لئے جو راہ بتائی ہے وہ یہ ہے۔ کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر۔ واولئک ھم المفلحون اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگ امام وقت کی صحبت میں رہیں اور اُن فیوض رحمانی سے فائدہ اٹھاویں جو کہ ہر وقت اُس پر نازل ہوتے رہتے ہیں پس اس بات کو سوچ کر حضرت صاحب نے لنگر خانہ کا انتظام کیا ہے تاکہ وہ لوگ جو کچھ سیکھنے آئیں ہر وقت علوم روحانی حاصل کر سکیں اور وہ تکالیف جو کہ مسافرت میں کھانے وغیرہ کے لئے پیش آتی ہیں ان کو نہ ستائیں چنانچہ وہ لوگ جو کچھ مدت یہاں رہ کر جاتے ہیں اُن لوگوں سے جو کہ یہاں کبھی نہیں آئے۔ علم و فضل میں بدرجہا بڑھ کر ہیں اور جو کام کہ قادیان میں شرک کی بیخکنی کے لئے ہو رہا ہے وہ ممکن نہیں کہ کہیں اور ہو سکے۔ پس کیا ہر ایک احمدی کا فرض نہیں کہ خدا تعالیٰ کے منشا کے پورا کرنے کے لئے اور دین کی ترقی کے لئے وہ اپنی جان اور مال سے مدد کرے۔ تمہارے سامنے صحابہ کی نظیر موجود ہے کہ انہوں نے کس طرح اپنے جان و مال کو قربان کر کے دین کو ترقی دی۔ پس کیا تم لوگ جن کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں جو کہ آخری زمانہ ہے اپنے کام کے پورا کرنے کے لئے چن لیا ہے وہ نمونہ نہیں دکھاؤ گے کیا تم کو معلوم نہیں کہ صحابہ نے دین کے پھیلانے کے لئے ہر ایک چیز جو ان کے پاس تھی قربان کر دی۔ انہوں نے اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑا۔ دوستوں کو چھوڑا مالوں کو فدا کر دیا اور جانیں لڑا دیں اور اس قدر کوشش اور سعی کے بعد اُس مقصد میں کامیاب ہوئے جس کے لئے راتوں انہیں نیند نہ آتی تھی یعنے تمام دنیا سے انہوں نے شرک کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا اور خدا تعالیٰ کا نام تمام دنیا میں بلند ہوا۔ پس جب تک تم وہی کوشش نہ کرو اور اسقدر مشقت سے کام نہ لو۔ تمہاری آیندہ ترقی ناممکن ہے خدا نے تم کو امن کا زمانہ دیا ہے۔ احمدی فرقہ میں داخل ہونے کے بعد تمہاری جانوں پر کوئی سختی نہیں۔ حالانکہ صحابہ کی جانیں ہر وقت خطرہ میں تھیں۔ تم پر ایک ایسی عادل گورنمنٹ حکومت کرتی ہے کہ جس نے تمام فرقوں کو مذہبی آزادی دے رکھی ہے حالانکہ صحابہ کے وقت یہ بات نہیں تھی۔ ان میں اگر کوئی شخص ایمان لے آتا تو اس کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ لگا رہتا تھا چنانچہ بہت سے صحابہ مسلمان ہونے کی وجہ سے نہایت بیدردی

سے قربان کئے گئے یہان تک کہ ان کی دونون ٹانگین دو اونٹون
سے باندھ دیتے تھے اور پھر ان کو مختلف راستون سے چلا
دیتے تھے۔ جس سے ان کی لاتین چر جاتی تہین اور وہ اس
تکلیف اور عذاب مین شہید ہو جاتے تہے۔ پھر وحشی عرب
مسلمان عورتون کی فرجون مین نیزہ مار کر ان کو شہید کر دیتے تہے اور
وہ بڑی خوشی سے اس موت کو قبول کرتی تہین۔ مگر اسلام سے
پھرنا قبول نہ کرتی تہین۔ پھر مالی رنگ مین بہی انہون نے کچھہ کم
قربانی نہین کی۔ انہون نے اسلام کی ترقی کے لئے اپنے گہربار کو
چہوڑ دیا اور بعض دفعہ جب روپیہ کی ضرورت پڑی تو انہون نے
اپنے مالون کا بہت سا حصہ نبی کریم کے سپرد کر دیا اور حضرت
ابوبکر نے تو اپنا تمام مال ہی لاکر دے دیا اور نبی کریم کے پوچھنے
پر کہ تم نے گھر مین کیا چھوڑا۔ جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول
پس انہون نے جانون کی ضرورت کے وقت جانین قربان کر
دین اور مال کی ضرورت کے وقت اپنے مال حوالہ کر دئے اور تم
لوگون کو تو اس قدر آسانی ہو گئی ہے کہ تمہاری جانین بالکل
محفوظ ہین۔ صرف تم سے مال کی قربانی چاہی جاتی ہے کیونکہ
اس وقت دنیا مین حُبّ مال و جاہ کا شرک ہے جو کہ سب
بدیون کی جڑ ہے پس افسوس کی بات ہے کہ باوجود اس
قدر آسانی کے پھر تم سستی دکہاؤ۔ میرے دوستو! خدا نے تم
کو چن لیا ہے اور اگر تم خدانخواستہ اپنے آپ کو نالائق ثابت کرو گے
تو وہ اور کسی قوم کو اپنے مطلب کے لئے چن لے گا۔ یہ اس کا
احسان ہے۔ کہ اس نے تم کو دین کی خدمت کا موقعہ دیا ہے۔
اور تم کو چاہیئے۔ کہ اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔ بلکہ تم کو چاہیئے
کہ اپنے اموال کو دین کے لئے خرچ کر کے ثابت کر دو۔ کہ حضرت
مسیح موعود کے ہاتھ پر جو وعدہ تم نے کیا تہا کہ ہم دین کو دنیا
پر مقدم رکہین گے اس کو تم نے پوری وفاداری سے پورا کر
دیا۔ مین تمہین سچ کہتا ہون کہ جو آج سستی کرتا ہے۔ کل
اپنے کئے پر روئے گا مگر کچھہ نہ بنے گا۔ تم سے خدا تعالیٰ اس
وقت مالون کی قربانی چاہتا ہے اور تم کو چاہیئے۔ کہ تم وہ
قربانی کر دو۔ کہ خدا تعالےٰ بہی اپنے وعدہ کے مطابق تم کو
وہ انعام دے جو کہ اس نے قرآن شریف مین مومنون کے
لئے بیان فرمایا ہے۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی۔ اور تمہارے لئے بہی وہی الفاظ
استعمال کرے۔ جو کہ اس نے صحابہ کے لئے کئے ہین کہ
رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔ آج کل سب سے زیادہ دین کی خدمت
لنگر کی امداد ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے دین کی اشاعت
مین سب سے زیادہ مدد ملتی ہے اور خدا کے منشاء کے
مطابق لوگ پیدا ہوتے ہین۔ اور وہ لوگ جو کہ قادیان
مین دین سیکھنے کے لئے آتے ہین بجائے اس کے
کہ ان کو کہانے پینے اور پکانے کا فکر ہو وہ بڑے آرام
سے دین سیکھتے ہین اور واپس جاکر اپنے اپنے وطن مین
تبلیغ کرتے ہین۔ پس مبارک ہے وہ جو اپنے مقدور
کے مطابق اس مد مین چندہ دیتا ہے اور وہ لوگ جو کہ
اس طرف سے غافل ہین ان کی حالت نہایت قابل رحم
ہے کیونکہ شاید انہین دین کی ترقی سے کوئی واسطہ
نہین۔ اے میرے دوستو! سب سے زیادہ ضروری
مد دین کی اشاعت کی ہی ہے اس لئے سب سے زیادہ
اسی طرف توجہ ہونی چاہیئے اور یہی موقعہ ہے کہ تم اس کی
مدد کر کے ثواب دارین کماؤ۔ ورنہ خدا کے وعدہ کے
مطابق وہ دن قریب آتا ہے کہ سونے کا پہاڑ دینے
والے لوگ بہی پیدا ہون گے۔ مگر ان کو اس وقت
اس قدر ثواب نہ ہو گا جتنا آج کل ایک پیسہ دینے والے
کو۔ اس لئے ہر جگہ کے لوگون کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر وقت
اس مد کے لئے تحریک کرتے رہین۔ کیونکہ یہ تمہین
لوگون کا کام ہے کہ تم اس مد کے لئے روپیہ جمع کرو
ورنہ خدا کے مامور کو اور بہت کام ہین۔ کیا تم چاہتے
ہو اور تمہاری غیرت برداشت کرتی ہے۔ کہ حضرت
مسیح موعود بڑے بڑے کام چھوڑ کر لنگر کے لئے
تحریک کرتے رہا کرین۔ نہین تم مین سے کسی کا یہ دل
نہین چاہتا۔ پس خود کوشش کرو۔ اور اس نیک کام مین
ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ پچھلے
بدر مین اخویم مفتی صاحب نے اس کے متعلق تحریک کی تہی جس
پر لوگون نے کچھہ توجہ کی ہے مگر وہ ابہی کم توجہ ہے مگر جب
تک وہ اپنے پورے زور سے اس طرف توجہ نہ کرین گے
وہ اس فرض سے سبکدوش نہین ہون گے جو کہ خدا تعالیٰ
نے بیعت کے دن ان پر مقرر کیا تہا یعنے یہ کہ وہ دین کو
دنیا پر مقدم رکہین گے۔ مین دیکھتا ہون کہ تم مین ایسے
لوگ بہی ہین جو کہ صحابہ کی طرح دین کی ترقی کی فکر مین لگے
رہتے ہین۔ چنانچہ شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویرہوس
لاہور نے مفتی صاحب کی تحریر کو پڑھکر اس کار خیر مین بہت
سا حصہ لیا ہے۔ اب مین تم کو کہان تک آگاہ کرون۔ تم
کو اپنے فرائض خود سمجھنے چاہئین اور اپنے اُن وعدون
کو پورا کرنا چاہیئے جو کہ تم نے بیعت کے وقت کئے تہے تاکہ خدا تعالیٰ
بہی اپنے وعدے پورے کرے اور وہ سب سے زیادہ
اپنے وعدہ کا پابند ہے۔
پس تم مین سے سچا احمدی وہی ہے جس کو ہر وقت
اپنے عہد کے پورا کرنے کی فکر دامنگیر ہے۔ والسلام
علیٰ من اتبع الھدیٰ۔
خاکسار بشیر الدین محمود احمد

تصنیف لطیف مصنف نیکوکند بیان

برادران ملت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے ایک رسالہ
طریقہ احمدیہ چھپوایا ہے ہرچند کہ اس کا حجم قلیل ہے مگر اس مین مضمون
تقریباً دو سو صفحے کا ہے۔ مین نے جہان تک میرے علم و وسعت
مین تہا ان تمام عقائد احمدیہ کو جن سے دوسرے مسلمانون مین ہمین
امتیازی رنگ حاصل ہے۔ دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے ساتھ
پنجابی مین نظم کر دیا ہے۔ تقریباً ہر مصرعہ کسی نہ کسی آئت یا
حدیث کا ترجمہ ہے۔ اوپر آئت اور حدیث کی کتاب کا حوالہ لکھہ
دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ پنجاب کے احمدی بچون خصوصاً دیہاتیون
کے لئے انشاء اللہ نہایت مفید ہے۔ اگر ہوش سنبھالتے ان
کو یہ چند اشعار یاد کرا دئے جاوین جیسا کہ قبل ازین وہ
نجات المومنین کو کہتے ہین۔ تو یہ عقائد ان کی طبائع مین
راسخ و مستحکم ہو جائین۔ مین چاہتا ہون کہ باثروت احباب
بہت سی جلدین خرید کر دیہات مین خصوصیت کے ساتھ
مفت تقسیم کرین۔ تبلیغ کے واسطے یہ رسالہ بہت عمدہ ہے
کیونکہ اس کے دیکھنے سے ہمارا مذہب صاف معلوم ہو جاتا ہے
قیمت ۲ فی جلد ہے مگر جو صاحب روپیہ کے اکٹھے نسخے منگوائینگے۔
انہین پچیس جلد بھیجدی جاوین گی۔ اس مین اللہ تعالیٰ
کے صفات۔ ملائکہ کے نزول کی کیفیت۔ خلق الطیر۔ احیاء موتیٰ
انسان خود مختار ہے یا مجبور۔ آدم کا جنت کہان۔ سواد اعظم
سے کیا مراد ہے۔ معجزات انبیاء۔ عصمت انبیاء۔ جس کے ضمن
مین تمام انبیاء کے متعلق ان آیات کی جن سے گناہ ثابت کرتے
ہین۔ صحیح تفسیر کی گئی ہے۔ دین بزور شمشیر نہین پھیلا۔ مسیح موعود
پر صلوۃ۔ مسیح موعود کا منکر۔ تقدیر کیا چیز ہے۔ استغفار کے
معنے۔ نزول سے کیا مراد ہے۔ ہر صدی پر مجدد۔ حضرت مرزا صاحب کا
مسیح موعود ہونا۔ اس زمانہ کے متعلق تمام نشانات۔ معراج النبی
وفات مسیح۔ قرآن مین اختلاف و نسخ نہین۔ دوزخ ہمیشہ
نہین اور اعمال مین۔ پانی۔ نواقض وضو۔ جرابون پر مسح۔ تیمم
اذان اقامت۔ قصر۔ جمع۔ وتر۔ قنوت۔ بسم اللہ۔ آمین۔ فاتحہ خلف الامام
رفع یدین۔ جمعہ۔ عید۔ صدقۃ فطر۔ قربانی۔ نکاح۔ رسوم شادی و غمی۔ سود۔ تمام مسائل بالدلائل مذکور ہین۔ ناظرین تعجب کرین گے۔ کہ اتنا مضمون قلیل حجم مین کیسے آگیا۔ ضرور منگوا کر دیکھیے۔ اکمل دفتر بدر قادیان کے نام درخواستین آئین۔

(سلسلہ کیلئے دیکھو صـ)

مگر خطوط میں ان کا فیصلہ نہیں ہو سکتا اور ہرگز نہیں ہو سکتا۔ حق طلب کے لئے جو کچھ مین نے اُوپر درج کیا ہو وہ کافی ہے۔ آپ باربار پڑہین اگر اللہ کریم نے چاہا تو سمجھ آجائیگی چونکہ نہ ہی ان پہلے خلفاء کا ذکر قرآن مجید مین مذکور ہے اس لئے نہ ہی ہمین یہ ضرورت ہے جو ان خلفاء کی تلاش کرتے پہرین۔ صرف خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء کا معلوم کرنا ضروری اور لابدی تہا۔ سو الحمد للہ کہ اللہ کریم نے اس کو اچھی طرح سے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ جیسے موسےؑ کے بعد چودہوین صدی مین آخری خلیفہ حضرت مسیح آئے تہے ویسے محمد رسول اللہ صلعم کے بعد چودہوین صدی مین آخری خلیفہ مسیح موعود نزول فرما ہوئے اور ایسا ہی اور بھی بہت سے وجوہات ہین جن سے حضرت مسیح موعود کا مثیل مسیح ہونا ثابت ہے مگر ان کے اندراج کی اس جگہ ضرورت نہین۔

سوال نمبر۴۔ میرا اپنا ناچیز خیال ہے کہ پہلے ائمہ پر ایمان لانے کی ضرورت نہ تہی۔ مگر من لم یعرف امام زمانہ اس کے مخالف پڑا ہوا ہے۔

جواب۔ آپکا خیال غلط ہے۔ پہلے ائمہ پر ایمان لانے کی ضرورت ہو۔ ورنہ اُولئٰک ہُمُ الفاسقون کا جرم عائد ہو جائیگا۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ موسےؑ کے خلفاء کیطرح اس اُمّت مین بہی خلفاء ہوتے رہے مین گو ہمین ان کے نام معلوم نہ ہون۔ ہمین تو بہت سے نبیون کے بھی نام معلوم نہین اور نہ ہی اللہ کریم نے ہمین بتائے ہین اور پھر آپ یہ بہی یاد رکہین کہ اگر کوئی شخص ہمین کسی ایسے بزرگ کا پتہ دیوے جس مین وہ سب باتین پائی جاتی ہون جن کا پایا جانا ایک صادق خلیفہ کے لئے ضروری ہے اور اس نے خود بہی امامت کا دعویٰ کیا ہو تو ہم ماننے کے لئے تیار ہین اور جب تک ہم پر اتمام حجّت نہ کی جاوے۔ ہم نہ ماننے مین معذور ہین۔

سوال نمبر۵۔ طاعون اور زلازل اگر شوخی اور تکذیب کی سزا ہین تو آٹے کے ساتھ گھن پسنا چاہیئے تہا نہ کہ گھن کے ساتھ آٹا۔

جواب۔ اللہ کریم کو آپکے مشورہ کی کوئی ضرورت نہین اس نے تو صاف فرما دیا ہے۔ وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولا۔ جب نوحؑ کیوقت طوفان آیا تہا تو حیوانات اور حشرات الارض سب غرق کئے گئے تہے اور بہت سے معصوم بچے ہلاک کئے گئے تہے۔ جو نوح علیہ السلام کے نام سے بہی ناواقف تہے۔ ایسا ہی جب قحط کا عذاب آیا تہا تو غرباء ہی پہلے ہلاک ہوئے تہے اور موسیٰ کیوقت مینڈکون جوؤن اور طرح طرح کی آفات ارضی وسماوی کا عذاب آیا تہا مگر آپ جانتے ہین۔ کہ فرعون سب سے پیچھے ہلاک ہوا تہا۔ غرض سوال کرتے وقت سنت اللہ کو ملحوظ خاطر رکھ لینا چاہیئے۔

آٹے کے ساتھ گھن پس گیا یا گھن کے ساتھ آٹا پس گیا۔ بات ایک ہی ہے۔ بہرصورت دونون پس گئے یہ سوال آپنے سوچ سمجھ کر نہین کیا۔ دیکھو عذاب کا قاعدہ ہی ایسا ہے کہ وہ چہوٹی چہوٹی اشیاء سے شروع ہو کر بڑی اشیاء تک پہنچتا ہو۔ دیکھو جب کسی مکان والے کی شامت اعمال کی وجہ سے آگ لگتی ہے۔ تو پہلے دیاسلائی کا رگڑ کھانے سے ستیاناس ہوتا ہے پھر کاغذات اور دھجیان وغیرہ جلتی ہین اور پھر چہوٹی چہوٹی لکڑیان متاثر ہوتی ہین حالانکہ مکان والا بدمستون کی طرح عیش وعشرت مین سوتا ہے۔ آخر دروازہ اور دروازے سے شہتیر یان متاثر ہوتی ہین اور شہتیر تک نوبت پہنچتی ہے۔ تب آناً فاناً گھر کا گھر بمعہ مالک کے جل سڑ کر راکھ ہو جاتا ہے یہی حال طاعون کا ہے۔ کہ پہلے مچھرون اور پھر چوہون اور پھر غرباء مین پھیلتی ہے اور آخر امیرون کی باری آجاتی ہے یہان تک کہ حضرت صاحب نے یورپ کے لئے بہی پیشگوئی کر دی ہے اور یہی نظارہ افواج شاہی مین نظر آرہا ہے۔ دیکھو پہلے کون ہلاک ہوتا ہے اور کمانڈر انچیف کی کب باری آتی ہے۔ خط مین گنجائش نہین ورنہ مین زیادہ تفصیل سے جواب دیتا۔

سوال نمبر۶۔ مہدی ومسیح کی بشارت کی حدیثین بناوٹی ہین کیونکہ ایسے مہتم بالشان مسئلہ کو قرآن کریم ضرور بیان کرتا۔ اور احمد کے بروز کامل کا نام لے کر بتاتا اور پوری تفصیل دی جاتی یا کم از کم ایسے الفاظ استعمال ہوتے کہ آخری زمانہ مین احمد کا کامل بروز ظہور فرمائیگا۔ مسلمانون پر فرض ہے کہ اس کی اطاعت کرین کیونکہ پہلی کتاب مین ہر ایک پیچھے سے آنیوالے کی ایسے لفظون مین بشارت دیگئی ہے

جواب۔ ایسی احادیث کو بناوٹی کہنے والا خود بناوٹی مسلمان ہے۔ جن باتون کو پورا ہوتے ہمنے اپنے کانون سے سُنا اور اپنی آنکھون سے دیکھا اُن پر بناوٹ کا الزام لگانے والا قرآن کریم کو بہی وقعت کی نگاہ سے نہین دیکھتا ہوگا۔ مین پوچھتا ہون۔ اگر توریت مین یا کسی اور صحیفہ مین لکھا ہوا ہوتا۔ کہ مریم دختر فلان کنوارپن مین ایک بیٹا جنے گی اور وہ نبی ہوگا اور یہ کہ عبد اللہ کا بیٹا اور آمنہ کا جایا مکہ کی بستی مین ایک شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم نام نامی ہوگا وہ خاتم النبین ہوگا۔ تم اس پر ضرور ایمان لانا۔ تو ایسے اندھیر کیون پڑتے اور لاکہون کی تباہی کی نوبت کیون آتی۔

جن دلائل سے پہلے نبیون کی سچائی ثابت ہے انہین دلائل سے حضرت مسیح موعود بہی سچے نبی ہین۔ سوال نمبر۳ کو بمعہ جواب دوبارہ پڑہین۔ اور پھر یاد رکہین۔ کہ اللہ کریم نے ہمین تاکید کی تہی۔ کہ ہر نماز مین غیر المغضوب علیہم والی دعا مانگتے رہین تا ایسا نہ ہو کہ کہین یہودی بن جاؤ۔ اور پھر فرمایا۔

ولا تکونوا کالذین اوتوا الکتاب من قبل اور ولقد اٰتینا موسی الکتاب من قبل۔ اگر مین ان آیات کی تشریح کرون۔ تو مضمون طویل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ کریم جب کسی قوم کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یا کسی کام کے کرنے سے منع کرتا ہے۔ تو اس سے یہ بات بہی بالبداہت ثابت ہوتی ہے۔ کہ بعضے اس حکم کو مانین گے اور بعض اس کی خلاف ورزی کرین گے جیسے توریت مین لکھا تہا کہ اس کی حفاظت کرنا اور بڑی تاکید کی تہی۔ اسی لئے اس مین تحریف ہوئی اور معنوی تحریف کی اس قدر گڈمڈ ہوئی۔ کہ حقیقت تقریباً مفقود ہو گئی خدا کا شکر ہے۔ کہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ کریم نے خود لیا تہا۔ ورنہ یہان بہی وہی حال ہوتا۔ یا یون سمجھ لین۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ نماز پڑہو۔ اب اسی سے ثابت ہے۔ کہ بعض نماز پڑہین گے اور بعض انکار کرین گے۔ اسی طرح مندرجہ بالا آیت مین خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم نے یہودی نہ بن جانا۔ اور صرف کتاب کو ہی اپنی نجات کے لئے کافی نہ سمجھ بیٹھنا۔ کیونکہ کتاب کی موجودگی مین بہی دل زنگ آلودہ ہو جایا کرتے ہین۔ اور ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ تب مردون کو زندہ کرنے کے لئے ہم مزکی بہیجا کرتے ہین اور یہ حکم مسلمانون کو دیا گیا تہا کہ تم یہود نہ بن جانا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے یہود تناسخ کے طور پر نہین آئین گے۔ بلکہ ان کے مثیل ہون گے۔ اور ضروری ہے۔ کہ یہودیت کے لئے مثیل عیسےٰ کا انکار بہی ہو جوابات کو ذرا غور سے پڑہین۔ بہت جگہ مین نے اشارات سے کام لیا ہے۔ (باقی آئندہ)

بادشاہان کی تباہی

تحصیل پکوال ضلع جہلم مین ایک گاؤن بادشاہان نام ہو یہان طاعون نے سخت بربادی کی ہو دسع ضلع مین بعض دفعہ پچیس تیس روپیہ اُجرت لیکر میّت کو صرف قبر تک اُٹھا کر پہونچایا گیا ہے ایک شخص اُجرتی ٹٹو نے ایک اونٹی لیکر ایک میّت کو قبر تک پہونچایا۔ ایک واقعہ یہ بہی سُنا ہو کہ ایک عورت مرگئی جس کا کوئی وارث نہ تہا تو اس کی لاش دس بارہ یوم تک اندر ہی پڑی رہی۔ آخر کتے اس کو اندر سے گھسیٹ

رسید زر

۲۸ مئی ۱۹۰۷ء

۲۲۵ء ۔ عمر دین صاحب عہ
۹۶۹ء ۔ احمد علی صاحب ۴ر
۴۴۵ء ۔ عبد القدوس صاحب ۱۴ر
۱۳۷ء ۔ غلام حسین صاحب سے
۱۰۹۲ء ۔ فضل احمد صاحب عہ
۴۳۷ء ۔ شمس دین صاحب سے
۲۴۹ء ۔ بابو حیدر علی صاحب سے
۱۶۲۵ء ۔ نادر خان صاحب سے

۳۱ مئی ۱۹۰۷ء

۱۴۲۹ء ۔ حکیم کرم الٰہی صاحب سے
۴۵۲ء ۔ منشی عطا محمد صاحب سے
۲۷۵ء ۔ اللہ داد صاحب سے
۱۵۸۴ء ۔ سلطان علی صاحب عہ

یکم جون ۱۹۰۷ء

۳۹۵ء ۔ قاضی رکن الدین صاحب سے
۳۶۶ء ۔ عبد اللہ خان صاحب سے
۱۶۲۶ء ۔ محمد شاہ صاحب سے

۲ر جون ۱۹۰۷ء

۱۲۰۵ء ۔ سعید اللہ صاحب عہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ولیداد بن عبد اللہ ۔ بوریا نوالی کہاں یا کوجرانوالہ
والدہ ولیداد " " "
ہمشیرہ ولیداد " " "
محمد " " "
محمود " " "
احمد معہ عیال سوپران ۔ ہوشیارپور
غلام محمد صاحب معہ ہمشیرہ
لوہیہ ۔ گگہ کمہاراں ۔ سیالکوٹ
چودہری نبی بخش صاحب چہور سیالکوٹ
غلام محمد صاحب " " "
غلام قادر صاحب " " "
کھیڑا ۔ گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
محمد دین صاحب گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
حسین بخش " " "
محمد ۔ گھٹالیاں ستراہ سیالکوٹ
علی محمد " " "
علی گوہر " " "
مسمات حاکم بی بی " " "
مسمات حیات بی بی " " "
اسمٰعیل صاحب " " "
عبد الغنی " " "
حسین بی بی " " "
شاہ محمد صاحب " " "
مسمات دولی " " "
نور احمد صاحب " " "
جان محمد صاحب " " "
ابراہیم صاحب " " "
شیر علی صاحب " " "
غلام قادر صاحب
مسمات محمد بی بی " " "
مسمات زینب بی بی " " "
شادی " " "
مسمات مہتاب بی بی " " "
اہل بیت فضل احمد نمبردار " "
رحیم بخش صاحب نواڑہ ۔ ڈسکہ سیالکوٹ
فوجدار " " "
ولیداد " " "
مہر الدین " " "
حاکم " " "
اللہ دتا " " "
خیر الدین " " "
طالع مند " " "
عبد الاحد ۔ اننت ناگ بندہ پور کشمیر
محمد عظیم صاحب شاہدرہ ۔ لاہور
نواب ۔ گھٹالیاں ستراہ سیالکوٹ
اہلیہ " " "
غلام محمد " " "
علی محمد " " "
دولت بی بی اہلیہ شاہ محمد " "
منشی خدا بخش صاحب والمیال پنڈدادنخان
محمد خان ۔ لوزا ۔ ضلع گجرات
بہاول خان " " "
سردار خان " " "
اہلیہ محمد خان " " "
دختر پیر اندتا " " "
شاہ محمد صاحب گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
غلام حیدر " " "
اروڑا " " "
عمر بی بی اہلیہ اروڑا " "
عمر دین " " "
اللہ دین " " "
اللہ دتا " " "
بوٹا " " "
بہاول " " "
شکر اللہ " " "
غلام رسول " " "
ولیداد " " "
سبز محمد " " "
حسن بی بی اہلیہ غلام رسول
رحمت بی بی اہلیہ ولیداد " "
حاکم بی بی اہلیہ سید محمد
سید بی بی دختر غلام رسول " "
اللہ بی بی زوجہ حیات محمد " "
غلام قادر " " "
شکر دین " " "
فتح دین " " "
محمد بی بی اہلیہ فتح دین
والدہ فتح دین " " "
برکت بی بی اہلیہ مطیع اللہ
غلام رسول " " "
طالع بی بی اہلیہ غلام رسول " "
رحمت اللہ " " "
رحمت بی بی دختر غلام رسول
محمد خان " " "
احمد خان " " "
محمود خان " " "
فضل بی بی اہلیہ احمد خان صاحب
گھٹالیاں ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
راج بی بی اہلیہ محمود خان صاحب
گھٹالیاں ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
غلام حسین صاحب گھٹالیاں پسرور
نواب بی بی دختر محمد خان " "
حیات بی بی اہلیہ محمد خان " "
پیر محمد صاحب " " "
فضل دین صاحب " " "
حسین بی بی " " "
ولیداد " " "
حاکم بی بی زوجہ ولیداد " "
امام الدین صاحب " "
ریشم بی بی اہلیہ امام الدین " "
حسین بی بی دختر منگتا شاہ " "
کالو ۔ میکالیاں ۔ رسالارہ ضلع لاہور
محمد الدین " " "
نور الدین " " "
اہلیہ کالو " " "
جھنڈا ۔ مقبول کا لاخطائی سیالی سیالکوٹ
غلام محمد " " "
محمد الدین " " "
برکت علی مدرس مدرسہ گکھڑ گجرات
روشن خان صاحب چینگا بنگیال گوجرخان
عجب بی بی " " "
میر ناز " " "
ننھو بیگم " " "
اہل بیت روشن " "
مرزا بیگم " " "
سید عالم " " "
چودہری تھو معہ اہلیہ کھو والی کھیوہ باجوہ
کلاس والہ ۔ سیالکوٹ
نواب معہ اہلیہ کھو والی کھیوہ باجوہ کلاس والہ
خیر الدین صاحب " "
والدہ چودہری باغ دین صاحب
اہلیہ " " "
چودہری حسین بخش صاحب " "

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ چہار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱ ۔ یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے ۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی بے فایدہ خط وکتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے ۔

۲ ۔ منیجر کا اختیار ہے ۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے ۔

۳ ۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے ۔ یا نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے ۔

۴ ۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا ۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے ۔

۵ ۔ ہر ایک صاحب مشتہر کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں ۔

۶ ۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے ۔ درمیان میں چھوڑنے کے واسطے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اُجرت چارج ہوگی

۷ ۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کو بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا ۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے ۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا ۔

۸ ۔ یہ اُجرت موجودہ تعداد اخبار و اخراجات کے لحاظ سے مقرر کی گئی ہے ۔ اخبار کی تعداد کے بڑھ جانے پر نرخ بڑھا جائیگا اور جو لوگ زائد نرخ نامنظور کریں گے ان کا اشتہار بند کر کے ان کی باقیماندہ اُجرت واپس کر دیجاویگی ۔

۹ ۔ منیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اُجرت واپس کر دے

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے طلب فرماویں

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں یکم جولائی تک رعایت کیگئی ہے

اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۲ ؏ مجلد ۲؍ سے

درثمین مجلد ۸ ؍ غیر مجلد ۶ ؍ سے ملیگی۔

احباب موقعہ ہاتھ سے نہ دیں

نور الدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامّتہ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۲ ؍

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(یہ دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمۂ مسیحی۔ لغات القرآن بر دو جلد یکجا ۳ ؍ صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمۂ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور در حقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا نہایت ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہے۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے۔

میری دانست میں وہ کتاب بہی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ ؍

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱ ؍

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطلان کیا ہے قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ ؍

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۲ ؍

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۴ ؍

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با وجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۱۴ ؍

الوصیّتہ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں

القول الصحیح | اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱ ؍

آئینہ ڈکشنری ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ۱ ؍

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱ ؍

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۲ ؍

کالمن احمدی الٰہ داد والے۔ قیمت ۲ ؍

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہوگیا ہے امیدکہ قدردان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر۔ نے اس عاجز مشتہر کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطاء فرما دے۔ کل ممبران جماعت سے استدعا ہے۔ کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دُعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول۔ علاوہ محصولڈاک ۴ ؍۔ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد۔

المشتھر

المشتہر۔ عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۱ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے۔ کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو منظور فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پہر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر۔

۴ ۔ ہمارے ایک کرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ورن مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے بہی عاجز کو زبانی فرمایا ہے۔ کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیئے۔ یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵ ۔ مدو خان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدو خان ایک نیک اور نوجوان ہیں۔ خط وکتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گولیکی ضلع گوجرات کا رہنے والا نکاح کا خواستگار ہے۔ اچھا کاریگر ہے اور معماری کا کام بہی جانتا اور کرتا ہے۔ کوئی صاحب ضرور کوشش کرکے کسی نیک اور فرمانبردار احمدی لڑکی سے اس کا نکاح کرادیں۔ عمر سو سال سے کم ہے اور حیثیت بہی اچھی ہے۔ اس نے پہلے کوئی بیوی نہیں۔ خط و کتابت مجھ سے ہو۔ اکمل آف گولیکی از قادیان ضلع گجرات

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں۔ دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔

منیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۓ ر

ای جہان منتظر خوش باش کا مد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

۸ - جمادی الاول ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ - جون ۱۹۰۷ء

نمبر (۲۵)

فی پرچہ ۲ر

سر چہ گویم با تو گر آئی چہ اندر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر مین داخل ہوجائے - شرک سے مجتنب رہے گا - دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا - بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکران مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ـــــ عـــــہ

معاونین درجہ اول جنکو علاوہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو ـــــ صـــــہ ر

معاونین درجہ دوم جنکو علاوہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ـــــ للعہ ر

عام قیمت پیشگی ـــــ ۓ ر

عام قیمت مابعد ـــــ للعہ ر

قیمت فی پرچہ ـــــ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا رسیدیں اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے - مینجر

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے مین اور جنہین اسوقت وہ دہراتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۳ بار - آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

دو عورتون کی گواہی پر مذہب کی بنا

شہر نیویارک کے اخبار ہیرلڈ میں ایک صاحب جن کا نام نفتالی ہرز امیر سبت تحریر فرماتے ہین کہ یسوع کے مردون سے جی اٹھنے کی شہادت صرف عورتون سے ملتی ہے۔ ہر دو کا نام مریم تھا جن مین سے غالباً ایک تو یسوع کی ماں تھی۔ اور دوسری یسوع کی چاہیتی مریم مگدلینی تھی ان دو عورتون کی گواہی پر مذہب عیسوی کا سارا دارو مدار ہے اب سوچنے کے لائق یہ امر ہے کہ کیا یہ گواہی اپنے عظیم الشان واقعہ کے ثبوت کے واسطے کافی ہوسکتی ہے۔ اس امر کیواسطے عیسائی تاریخ کا ایک اور واقعہ مین بطور نظیر کے پیش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ جب مسلمانون کے بادشاہ محمد نے عیسائی دنیا کے صدر مقام قسطنطنیہ کا محاصرہ کیا۔ تو ایام محاصرہ مین (عیسائیون کی بدقسمتی سے) قحط پڑ گیا۔ دوران قحط مین ایک پادری صاحب نے اپنے گرجے کے متعلقین کو روٹی بہم پہنچانے کی خاطر ایک عیسائی یونانی سوداگر سے پانچہزار درم قرض لے اور ایک تحریر لکھدی۔ کہ دو ہفتہ مین یہ قرضہ ادا کر دیا جاویگا جب دو ہفتہ گذر گئے۔ تو سوداگر تحریر ہاتھ مین لے کر پادری صاحب کے پاس گیا اور اپنا قرضہ طلب کیا۔ پادری صاحب نے وہ تحریر اس کے ہاتھ سے لے کر پھاڑ ڈالی۔ اور اس کو دھکے دیکر گرجا کے احاطہ سے باہر نکالدیا۔ اس وقت وہان صرف ایک عورت موجود تھی۔ جو کہ گرجا کو صاف کر رہی تھی اور اس نے یہ سارا ماجرا دیکھا۔ سوداگر بے چارہ روتا پیٹتا بڑے پادریون کی عدالت مین پہنچا۔ اور فریاد کی۔ وہان اس سے گواہ طلب کیا گیا اس نے کہا کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ پادری ہو کر وہ میرے ساتھ ایسا سلوک کریگا۔ اس واسطے مین کسی آدمی کو ساتھ نہ لے گیا البتہ وہان ایک عورت اس وقت موجود تھی اس سے دریافت کر لیا جائے۔ پادریون کی مجلس نے فیصلہ دیا۔ کہ عورت کی گواہی اس امر کے واسطے کافی نہین۔ اس واسطے دعوی خارج اس سوداگر نے شہر کے لوگون کو جمع کر کے کہا۔ کہ دیکھو جب پانچہزار درہم کے واسطے عورت ذات کی گواہی کافی نہین تو ہزارہا ہزار روحون کی نجات کے معاملہ مین عورت کی گواہی کیونکر ماننے کے قابل ہوسکتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پادریون کے مطابق مذہب عیسوی کی بنا کسی چنین شہادت پر نہین ہے اور یہ مذہب بالکل جھوٹھا ہے۔ اب جھوٹے مذہب کی خاطر ہم کیون فاقہ کشی کی مصیبت برداشت کرین۔ مذہب اسلام عقل کے مطابق ہے اس کو ہم کیون قبول نہ کرلین۔ سوداگر کی اس بات نے عوام کے دل پر اثر کیا۔ اور پانچہزار یونانیون نے نکلدم مسلمان ہو کر مذہب اسلام قبول کر لیا۔ اور شہر کے دروازے کھول دئے اور صوفیہ کے گرجا پر ہلالی پرچم لہلہانے لگا۔ یہ ایک بڑی حماقت ہے۔ کہ ہم مان لین کہ خدا مر گیا تھا۔ لیکن اگر وہ مر گیا تھا۔ تو مردے کبھی زندہ نہین ہوسکتے۔ جو ایک دفعہ مر گیا۔ وہ ہمیشہ کے لئے مر گیا۔ خواہ خدا تھا خواہ کوئی اور تھا سچی بات مین کیا لحاظ ہے۔ جو مر گیا۔ سو مر گیا۔

سویرے جاگنا

آج کل فیشن کی تقلید مین صبح سات آٹھ بجے اٹھنے کا مرض ہمارے مسلمان بھائیون مین بھی کثرت سے پھیلتا جاتا ہے حالانکہ قرآن شریف مین مومن کی تعریف مین آیا ہے۔ وقلیلاً من الیل ما یہجعون۔ اور بالاسحار ھم یستغفرون مین نے بڑی غور کی بعد اس مرض کے اسباب کو معلوم کیا ہے اول یہ۔ تو احکام الہی سے غفلت۔ صبح نماز پڑھنے تک کا خیال نہین ہوتا۔ دوم۔ رات کے پہلے حصہ مین دیر تک جاگتے رہنا۔ اور گیارہ بارہ بجے تک فضول گپین ہانکتے رہنا عذر یہ کرنا کہ نیند نہین آتی۔ مگر مین کہتا ہون کہ نیند کیونکر آئے۔ جب ادہر سے آٹھ بجے اٹھنا ہوتا ہے۔ رات کو سویرے سونا چاہیئے اور صلوۃ العشاء کے بعد بالکل بلا ضرورت باتین نہین کرنی چاہئین۔ اور صبح سویرے اٹھ کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ جیسا کہ قادیان کی ہر دو مساجد مین عموماً پڑہی جاتی ہین۔ اور جسے تہجد نصیب ہون اس کے کیا کہنے۔ اکمل

عبرت

برادر محمد بخش صاحب احمدی علاقہ کسک سے تحریر فرماتے ہین۔ خدا کی قدرت کا تماشا اس طرف عجب طرح کا ہوا ہے۔ علاقہ کہون تا تحصیل تلہ گنگ تک چنون کا فصل کا دانہ گہارون مین خشک ہو گیا ہے۔ اور کچھ اولے پڑنے سے غلہ گندم کا فصل بہت گاؤن کا برباد ہو گیا ہے۔ مقام کہوڑہ مین ایک پرانا مندر تھا اس کی دیوی۔ اور ایک مندر پرم ناکس کہوڑہ مین تھا اس کی دیوی۔ اور ایک مندر قلعہ کسک پر بہت ہی پرانا تھا جس کی دیوی بڑی قیمتی سامان سے آراستہ تھی بجلی سے فنا ہو گئی ہین۔ یعنے مندر تو کھڑے ہین صرف تنگھٹ پڑے ہین۔ لیکن بہت ریزہ ریزہ ہو گئے ہین طاعون کی بیماری ترقی پر ہے۔ لیکن منکرون کو بھی کچھ پرواہ نہین ہے۔

طاعون زدہ مقام سے نکلنا۔ ایک خط اور اس کا جواب

مخدوم و مکرم بندہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آجکل بیماری طاعون کا ہر چہار طرف دور دورہ ہے۔ اہل اسلام اس بیماری سے بچاؤ کے واسطے احکام دینی کی طرف متوجہ ہو رہے ہین۔ علمائے دین مختلف فتاوی عاید کر کے نہایت مشکلات مین ڈالدیتے ہین۔ پس آنجناب کو برگزیدہ و رکن اعظم اسلام تسلیم کر کے التماس ہے کہ بحوالہ کتب معتبرہ مفصلہ ذیل فتوے سے آگاہی بخشین۔ (کیا فرماتے ہین علمائے دین کہ مقام طاعون زدہ سے جائے انتقال کرنی جائز ہے یا نہین۔ اور ایسی بیماری سے بچاؤ کے لئے کیا تدابیر اور وسایل اختیار کئے جاوین) بباہ نوازش بنظر ہمدردی اسلام و رفاہ عام جواب سے بواپسی عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور فرماوین۔ والسلام

احقر العباد سید نادر شاہ عفی اللہ عنہ پیرزادہ درگاہ حضرت مولانا سید بدرالدین اسحاق رحمت اللہ علیہ از پاک پٹن شریف ضلع منٹگمری۔

فتوے

بموجب حدیث صحیح کے یہ فتوے ہے۔ کہ اگر طاعون کی ابتدائی حالت ہو۔ تو اس شہر سے نکل جانا چاہیئے۔ اور اگر طاعون زور پکڑ جائے۔ تو نہین جانا چاہیئے۔ مگر مضائقہ نہین کہ اسی گاؤن کی سرزمین مین باہر سکونت اختیار کرین۔

مرزا غلام احمد

شملہ مین جلسہ خیر خواہی سرکار

شملہ سے شیخ عبدالحمید صاحب آف ڈی انگلش ویرہوس حضرت کی خدمت مین اطلاع کرتے ہین کہ وہان احمدی برادران نے خیر خواہی سرکار مین ایک جلسہ ۲ جون کو کیا اور مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے۔

اول ہم احمدی جماعت شملہ موجودہ پولیٹیکل شورش سے سخت متنفر ہین اور جو لوگ گورنمنٹ کے خلاف بدخیالی برپا کرنیکی کوشش کرتے ہین ان سے ہرگز اتفاق نہین کر سکتے بلکہ ان کے برخلاف پروٹسٹ کرتے ہین اور ان کی اس کارروائی کو نظر حقارت سے دیکھتے ہین۔ دوم۔ ہم احمدی جماعت شملہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود مہدی معہود کی تعلیم پر کاربند ہونے کو فخر سمجھتے ہین اور ان کی ہر بات کو بڑی عظمت سے دیکھتے ہین اور ان کی نصیحت پر عمل کرنے کو فرض سمجھتے ہین بلکہ فلاح دارین کا ذریعہ یقین کرتے ہین پس ان کی اس نصیحت پر کہ گورنمنٹ انگریزی کی ہر طرح فرمان برداری کرو عملدرآمد کرنے کے لئے دلی طور پر آمادہ ہین۔ سوم۔ آج کے جلسہ کی رپورٹ

کیا احمدی جماعت توجہ کرے گی

جتنے مردی کوشش اور محنت سے رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا تھا۔ اس میں ارادہ تھا۔ کہ علاوہ دیگر مضامین کے حضرت صاحب کے وہ کلمات طیبات جو آپ گھر میں فرماتے ہیں اور جن میں سینکڑوں موتی پوشیدہ ہوتے ہیں جن کی قدر ایک باخدا جوہری کے سوا کوئی نہیں کرسکتا۔ درج کئے جائیں اور ناظرین کے فائدہ کے لئے حضرت مسیح موعود کے خطوط جو وقتاً فوقتاً آپ نے مختلف خدام کو لکھے ہیں۔ اس میں شائع کئے جاویں۔ تاکہ وہ لوگ جو اپنے گاؤں اور اپنے شہروں میں کوئی قابل مشورہ دینے والا نہیں رکھتے۔ وہ ان خطوط کی معرفت اپنے نبی بعد رسول سے مشورہ لیں کیونکہ یہ خطوط بعض تو چند اعتراضات اور استفسارات کے جواب میں ہیں۔ اور بعض میں چند احباب کے تکلیف کے وقتوں کی بابت مشورہ دیا گیا ہے۔ پس ہر ایک شخص ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پھر اس رسالہ میں سے وہ فقرات جو حضرت صاحب نے عربی سیکھنے کے لئے بنائے تھے۔ درج کئے ہیں اور یہ سب اس صورت میں ہیں۔ کہ آخر میں ایک کتاب بن سکے اور اس رسالہ کے دیگر مضامین بھی خدا کے فضل سے ایسے عمدہ ہیں۔ کہ علاوہ دوستوں کے دشمنوں نے بھی ان کی معقولیت کی داد دی ہے۔ چنانچہ نیر اعظم مراد آباد اس کی تعریف میں لکھتا ہے۔ کہ بلا مبالغہ اسلامی رسالوں میں سے ریویو آف ریلیجنز کے بعد اسی کو شمار کرنا چاہیئے۔ اور اس کے اجرا سے اسلام کو بہت مدد ملے گی۔ اور بمبئی سے ایک صاحب مصطفیٰ آفندی جو احمدی فرقہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ لکھتے ہیں۔ کہ آپ کا پرچہ پہونچا اور ابھی میں پڑھنے نہ پایا تھا۔ کہ ایک صاحب مجھ سے ملنے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اس کو دیکھا اور اس قدر پسند کیا کہ فوراً لے کر چلدئے۔ اور خود حضرت صاحب نے جن کی اس بات کا ماننا احمدی جماعت پر فرض ہے اس رسالہ کو بہت پسند کیا۔ تو پھر باوجود اس بات کے کیوں احمدی جماعت اس رسالہ کے خریدنے میں اس قدر سستی دکھلا رہی ہے۔ کیا کوئی احمدی ہے۔ جس کو اپنے امام کے کلمات اور خطوط پڑھنے کا شوق نہ ہو۔ مگر کوئی ایسا ہے۔ تو اس کے لئے سخت خطرہ کا مقام ہے۔ اور اس کو چاہیئے۔ کہ جلد اپنے اندر اصلاح کرے۔ اے میرے دوستو! اس وقت اسلام کی جو حالت ہے۔ وہ چھپی ہوئی نہیں۔ اندرونی اور بیرونی حملوں سے وہ بالکل مردہ ہو رہا ہے۔ اور ایک احمدی فرقہ ہی ہے۔ جس پر ساری دنیا کی نظر ہے۔ اور خود خدا تعالیٰ نے بھی اپنے منشا کے پورا کرنے کے لئے اسی کو چنا ہے تو کیسے افسوس کی بات ہوگی کہ اگر باوجود امام کے موجود ہونے کے تم لوگ اس قدر سستی دکھلاؤ میں مانتا ہوں کہ تم لوگوں نے تمام دنیا سے بڑھکر کوشش کی ہے۔ کہ اسلام پھر ترقی پائے۔ مگر وہ نمونہ جو صحابہ نے دکھایا تھا۔ ابھی تم نے دکھانا ہے۔ وہ لوگ وہ تھے جنہوں نے خود فاقہ کئے۔ مگر اسلام کی مدد کے لئے اپنے مال خرچ کئے اور ان کی کوئی چیز نہ تھی جو اسلام کی مدد کے لئے وقف نہ ہو۔ پس حیف ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ تم میں نبی کریم کا جانشین موجود ہے۔ جو ان کے نام پر دین کی مدد کر رہا ہے تم لوگ صحابہ کا نمونہ دکھانے میں قاصر ہو۔ تم میں سے ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو ہر طرح سے کوشش اور سعی کرتے ہیں اور دن رات ان کو فکر لگا رہتا ہے۔ کہ کسی طرح دین کی ترقی ہو۔ مگر بہت تھوڑے ہیں۔ جنہوں نے صحابہ کا نمونہ دکھایا ہو۔ پس ہمت کرو اور دلیری سے کام لو تا خدا تمہارا مددگار ہو۔ تمام دنیا کے صدہا رسالے اخبارات اور رسالہ جات کے مقابلہ میں تمہاری طرف سے صرف ریویو تشحیذ الاذہان بدر اور الحکم شائع ہوتے ہیں۔ تو کیا وہ اشاعت حق کا فرض جو تمہاری گردنوں پر ہے۔ ان رسالوں اور اخباروں سے ادا ہو سکتا ہے اور جبکہ ان کی بھی اشاعت کثرت سے نہیں تو وہ کیونکر مخالفین کے اعتراضات کا بد اثر دنیا پر سے دور کر سکتے ہیں۔ دوستو وقت ہے۔ اٹھو اور دین کے پھیلانے میں مدد کرو۔ سب سے کم مدد جو تم نے کی ہے وہ رسالہ تشحیذ الاذہان کے پھیلانے میں کی ہے۔ اور یہ محض خدا کا فضل ہے۔ کہ وہ اب تک جاری ہے۔ ورنہ اس تمہاری روش سے تو خطرہ تھا کہ وہ کبھی کا بند ہو جاتا۔ خدا کے لئے اب بھی سوچو اور سمجھو ایسا نہ ہو۔ کہ وہ کلمات اور خطوط حضرت صاحب کے جو آپ لوگوں تک اس رسالہ کی معرفت پہنچتے ہیں۔ بند ہو جائیں اور وہ لوگ جو ہماری تکلیفوں پر خوش ہوتے ہیں بغلیں بجائیں۔ کہ ایک رسالہ تو کم ہوا۔ مگر پھر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہ کبھی ایسا نہ ہونے دیگا یہ وقت ہے۔ کہ تم مدد کرو۔ خود خریدار نہ ہو اور وں کو تحریک کرو۔ اور اعانت دو۔ تاکہ خدا تم سے خوش ہو۔ یاد رکھو کہ اس رسالہ کے اجرا میں کسی مالی فائدہ کا خیال نہیں رکھا گیا۔ بلکہ خدا کے فضل پر بھروسہ کر کے ارادہ ہے۔ کہ جو کچھ نفع ہو۔ وہ دین کی اشاعت پر لگایا جاوے۔ تاکہ احمدی جماعت خدا کے روبرو محض اسی کے فضل سے سرخرو جائے۔ آمین ثم آمین۔

تم میں سے بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ لڑکوں کا کھیل ہے۔ مگر ایسے لوگوں کی باتوں پر نہ جاؤ۔ دوست تو دوست دشمن بھی قائل ہیں کہ یہ رسالہ کچھ کام کر رہا ہے اور یہ ہم فخر کے لئے نہیں کہتے۔ بلکہ وان شکرتم لازیدنکم کے حکم پر عمل کر کے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور خود حضرت صاحب بھی تو اس کو پسند کرتے ہیں۔ افسوس ایسی بات کہنے والے لوگ یہ نہیں سوچتے کہ جب ہم خود نہیں کر سکتے۔ تو اوروں کو کیوں روکیں۔ اے قوم کے دردمند دلو! ہماری آواز سنو۔ اے وہ لوگو! جنہوں نے خدا کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کر لیا ہے۔ ہماری طرف نظر کرو۔ تم ایک دفعہ رسالہ منگا کر دیکھو۔ کہ کیا یہ مفید نہیں۔ اور جبکہ یہ رسالہ نوجوانوں کی طرف سے ہے۔ تو کس قدر افسوس ہے۔ کہ دوسرے نوجوان اپنے بھائیوں کا ہاتھ نہ بٹائیں۔ اور بزرگ جو والدین کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ ہماری اولاد آئندہ ترقی کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ خاموش رہیں۔ اور اس کی مدد نہ کریں۔ کیا تم ایسا کرنا پسند کرتے ہو۔ نہیں ایک غیرتمند انسان کبھی ایسا نہیں کرتا۔ اس رسالہ کی قیمت ۱؎ روپیہ سالانہ ہے۔ حجم ۴۰ صفحہ۔ علاوہ ٹائیٹل پیج۔ درخواستیں بہت جلد بنام منیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان آنی چاہئیں۔ والسلام

عبد الرحیم جنرل سکرٹری انجمن تشحیذ الاذہان قادیان

مکرم بندہ جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ بہت جلد اخبار میں یہ اعلان کردیں کہ مسجد کا کام شروع ہو چکا ہے بلکہ عنقریب پہلی منزل پر چھت پڑ جائیگی۔ جن صاحبوں کا ارادہ چندہ بھیجنے کا ہے یا جو وعدہ کر چکے ہیں وہ بہت جلد روپیہ ارسال کریں جمع شدہ چندہ قریباً سارا خرچ ہو چکا ہے۔

خاکسار

محمد علی۔ از قادیان

آداب الرسول

جیسا کہ گذشتہ ہفتہ میں وحی آلہی کے متعلق احباب کو اطلاع دی گئی تھی کہ یہ ایام فترت ہیں۔ ایسا ہی اس ہفتہ میں بھی کوئی تازہ الہام حضرت اقدس نے نہیں سنایا۔ آج منگل کے روز جب کہ میں نے حضرت اقدس کی تازہ وحی کے دریافت کرنے کے واسطے عرضی بھیجی تو حضور نے جو جواب ارسال فرمایا وہ میں احباب کے فائدہ کی خاطر درج ذیل کرتا ہوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الہام کوئی نہیں۔ چند روز سے بحکمت و مصلحت آلہی بند ہے۔ گو چونکہ میری طبیعت اکثر علیل رہتی ہے اور بعض احباب الحاح کرتے ہیں کہ اپنے ہاتھ سے خط کا جواب لکھیں ان کو اپنی طرف سے لکھدیں کہ چونکہ ان کی طبیعت بیمار رہتی ہے۔ اسواسطے احباب اسبات کو معاف فرمادیں۔ کہ میں اپنے ہاتھ سے خط لکھوں۔ جب صحت ہوجاویگی تب مضایقہ نہ ہوگا۔

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ۔ ۱۸۔ جون ۱۹۰۸ء

اس خط کے چھاپنے سے میرا منشاء یہ ہے۔ کہ میں احباب کو آداب الرسول کے ایک ضروری اور اہم پہلو کی طرف توجہ دلاؤں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو احباب حضرت کی خدمت میں ایسی درخواست کرتے ہیں کہ حضرت اقدس اپنے دست مبارک سے انکو خط لکھیں یا قادیان میں نمازوں کے وقت کے علاوہ خاص طور پر آپ سے ملاقات کریں۔ یا ان کو ملاقات کے واسطے اندر بلالیں۔ ایسے دوست اپنے عشق اور محبت کے جذبہ اور جوش کے سبب کسی حد تک معذور ہیں۔ ان کا منشاء ایسی درخواست میں یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ حضرت اقدس کو کسی قسم کی ذرا بھی تکلیف ہو۔ اور اگر ان کو یہ معلوم ہو کہ ہماری ایسی درخواست کی تعمیل میں حضرت کے واسطے تکلیف ہے تو میں یقین نہیں کرسکتا کہ کوئی بھی ایسی درخواست کرے حضرت میرزا صاحب خدا کے پاک رسولوں کے صفات اپنے اندر رکھنے کے سبب اس بات سے بھی حیا رکھتے ہیں۔ کہ کسی کی درخواست کو قبول کرنے سے انکار کریں۔ اسواسطے عموماً میں دیکھتا ہوں کہ اپنے پر تکلیف برداشت کرکے حضور بعض خطوط کا جواب لکھدیتے ہیں یا بعض کے بلانے پر بیوقت باہر تشریف لے آتے ہیں۔

میرا مطلب اسوقت نہ حضرت کی تکلیف کے اظہار سے ہے اور نہ احباب کے عشق و محبت پر نکتہ چینی سے غرض ہے۔ بلکہ میرا مطلب اسوقت یہ ہے کہ خدا کے رسول کے اس ادب کی طرف میں احباب کو توجہ دلاؤں جس کی پابندی کا حکم ہم کو قرآن شریف اور احادیث سے ملتا ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ ہم وقت بیوقت رسول کو اپنی ملاقات (یا المکتوب نصف الملاقات) کے واسطے آوازیں یا تحریریں بھیجیں۔ بلکہ صبر کے ساتھ اس امر کا انتظار کریں۔ کہ رسول خود اپنی فراغت کے وقت میں ہم کو اپنے دیدار سے مشرف فرمائے۔ یا اپنی دستی تحریر سے ہم کو سرفراز کرے ادب کا طریقہ یہی ہے اور خدا تعالیٰ نے خود یہ طریقہ اپنے رسول کے واسطے مقرر کیا ہے اور اسکی پابندی سب کے واسطے لازم ہے۔

جو عاشقان زار حضور مسیح موعود کی تحریر کو اپنی آنکھوں پر رکھنے کے خواہشمند ہیں۔ ان کو ضرور یہ بھی سوچ لینا چاہئیے کہ چار لاکھ کی جماعت میں سے اگر دس ہزار پیچھے صرف ایک آدمی بھی ایسی خواہش کرے تو چالیس درخواستیں اس قسم کی روزانہ پیش ہوسکتی ہیں اس سے میرا یہ منشاء نہیں۔ کہ نہ حضرت کسی کے ساتھ ملاقات کرسکتے ہیں۔ اور نہ کسی کو خط لکھ سکتے ہیں کیونکہ صبر سے انتظار کرنے والوں کو عموماً دونوں باتیں حاصل ہوجاتی ہیں۔ لیکن بات یہ ہے کہ احباب کے واسطے یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسا سوال کریں ہم لوگوں کی سعادت اس میں ہے کہ ہم محبت۔ وفا اور خدمت دین میں ترقی کریں اگر حضرت اقدس دن میں بیس بار ہم کو اپنے پاس بلائیں یا ہمکو خط لکھیں تو یہ ہماری نیکی نہیں بلکہ رسول کا ایک فعل ہے ہمیں اپنے کام کی طرف متوجہ رہنا چاہئیے اسطرف کا کام خود بخود ہوتا چلا جائیگا۔

اس جگہ اسبات کا لکھنا بھی فائدہ سے خالی نہوگا کہ تمام۔ ڈاک۔ روزانہ چٹھی رسان براہ راست حضرت اقدس کے پاس لے جاتا ہے حضرت خود تمام خطوط کو کھولتے ہیں اور پڑھتے ہیں بعض کے جواب حضرت بشرط صحت اور بشرط ضرورت خود لکھتے ہیں۔ اور باقی ڈاک جواب لکھنے کے واسطے ایک خادم کے سپرد ہوتی ہے ان خطوں میں سے بعض پر حضور اپنے ہاتھ سے کچھ نوٹ کردیتے ہیں جس سے جواب کی طرف راہ نمائی ملجاتی ہے اور بعض خطوط خادم دوبارہ پیش کرکے دریافت کرلیتا ہے کہ اسکو کیا جواب لکھا جائے جن خطوط میں صرف دعا کے واسطے درخواست ہوتی ہے حضرت ان کے واسطے ضرور دعا کرتے ہیں ایسے صاحبان کے خطوط اگر روزانہ آویں تو تیسرے چوتھے روز ان کو اطلاع کردیجاتی ہے کہ آپ کا خط دعا کے واسطے ہر روز حضرت کی خدمت میں پہنچتا ہے اور جو خطوط دعا کے واسطے کبھی کبھی آتے ہیں ان میں سے ہر ایک کا جواب ساتھ ساتھ دیا جاتا ہے غرض اس طرح سے ڈاک کے متعلق انتظام ہے اور جو لوگ ڈاک میں دعا کیواسطے خط لکھتے ہیں۔ انکے لئے دعا ضرور کی جاتی ہے یہ بات مجھے اسطرح سے معلوم ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم کی زندگی میں ایکدفعہ جبکہ حضرت مقدمہ پر گورداسپور تشریف لے گئے اور حضرت مولوی صاحب مرحوم چند روز کیواسطے سیالکوٹ گئے اور یہ عاجز حضرت کی جوتیوں میں حاضر تھا۔ تو اسوقت چند روز کیواسطے حضور علیہ السلام نے خطوط کے جواب لکھنے کا کام عاجز کے سپرد کیا تھا اسوقت اسبات کو دیکھکر کہ اکثر خطوط طالبان دعا کے ہی ہوتے ہیں میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ہر روز ڈاک میں سے طالبان دعا کی ایک فہرست طیار کرتا جسمیں نام و پتہ اور مطلب دعا لکھا جاتا اور وہ روزانہ حضرت کی خدمت میں بھیج دیتا چند روز کے بعد میں نے حضور سے دریافت کیا کہ جو لوگ صرف دعا کے واسطے خط لکھتے ہیں انکو کیا جواب دیا جائے فرمایا ایسے لوگوں کے واسطے پہلے تو میں صرف ایکدفعہ دعا کیا کرتا تھا۔ جبکہ مجھے خط ملتا تھا۔ اب جبکہ آپ فہرست بنا کر بھیجتے ہیں میں انکے لئے دو دفعہ دعا کرتا ہوں۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ بعض احباب ایسے خوش قسمت بھی ہیں جنہوں نے کبھی حضرت کو یہ نہیں لکھا کہ حضرت خود انکو جواب لکھیں مگر عموماً ہمیشہ حضرت خود ہی انکو جواب لکھتے ہیں۔ جیسا کہ میاں عبداللہ سنوری یا سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراس والے ہیں الغرض یہ نعمتیں مانگنے پر منحصر نہیں ہیں جسکی قسمت ہوتی ہے اسکو خود بخود پہنچتی رہتی ہیں +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبۃ النکاح

ناظرین "بدر" کو پہلے یاد ہوگا کہ مولوی حبیب اللہ صاحب مدرس چھیچھی کاڑمے نے اپنی لڑکی کے رشتہ کے لئے قادیان میں قیام رکھنے والے بھائی کو پسند کیا تھا اور صرف تقویٰ کی شرط رکھی تھی۔ کہنے اور دیکھنے کو تو یہ صرف معمولی بات تھی مگر دراصل اس دل و دماغ کے آدمی بھی کوئی خواص ہی میں سے ہوتے ہیں سو آپ کی نیت کے مطابق مجھے مولوی غلام نبی صاحب ایسا سلیم المزاج۔ عالم۔ سیاح مصر۔ مل گیا۔ جن کی نسبت علامہ نورالدین کے الفاظ ہیں۔ کہ یہ مجھے نہایت عزیز ہیں اور میں انہیں اپنا بیٹا سمجھتا ہوں۔ اور نیز یہ کہ مجھ پر اس کے ایسے ایسے احسان ہیں کہ میں ان سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا۔ خط و کتابت ایک دو ماہ سے ہو رہی تھی آخر مولوی غلام نبی صاحب ان سرگرمیوں کی تعطیلات میں گئے تو مولوی صاحب اپنے تمام اہل و عیال سمیت یہیں آگئے تاکہ مدینۃ المسیح ہی میں نکاح منعقد ہو۔ حضرت اقدس نے بھی اس میں شمولیت کا ارادہ ظاہر فرمایا مگر حضور کی طبیعت علیل ہوگئی اسلئے مسجد مبارک میں بروز جمعہ ۲۰ جون کو بعد نماز عصر مکرم و محترم علامہ نورالدین نے خطبہ پڑھا مولوی حبیب احمد اپنی عزیزہ کو دارالامان میں رکھنے کے لئے اسقدر خواہاں تھے کہ آپ نے کہہ دیا اسکا مہر یہی ہے کہ مولوی غلام نبی دارالامان کی رہائش کو نہ چھوڑیں اور لڑکی کو دین کی تعلیم دیں اگر ایسا نہ کریں تو ہزار روپیہ مہر ہے یہ ہزار روپیہ صرف آپکے ٹھیرائے ہوئے شوق رہائش مدینۃ النبی کا اظہار تھا۔ اسپر علامہ موصوف نے خطبہ شروع کیا آپنے خطبہ مسنونہ پڑھا یہ وہی خطبہ ہے جسے ہمارے وہابی ملاں بالکل بھول چکے ہیں اور وہ کچھ اور ہی وضعی عبارات عربی میں پڑھ دیتے ہیں افسوس یہ ان لوگوں کی رسول سے محبت کا حال ہے کہ وہ اسکے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ کو پڑھنا بھی گوارا نہیں کرتے یہ لوگ ہمیں کہتے ہیں۔ کہ دین سے نکل گئے اور ان کے امام نبوت کے مدعی ہیں مگر خود ان کے اپنے کام سنت رسول کے بالکل مخالف ہیں اور ان کاموں کو کوئی کبھی نہیں۔ جو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے بلکہ خود کئی باتیں وضع کرلی ہیں جس سے میں کہہ سکتا ہوں کہ ان ملانوں میں سے ہر ایک نبوت کا مدعی ہے ان لوگوں میں جو نکاح ہوتے ہیں اول سے آخر تک دیکھو کوئی بات بھی اسلامی ہے؟ بلکہ تم اس نکاح کو لیکر جب کہ ناطہ ہوتا ہے اس روز تک جب کہ ڈولی گھر آتی ہے۔ تمام رسوم پر غور کرو ایک بات بھی دین رسول اللہ صلعم کے مطابق ہے؟ کیا صحابہ کرام میں اسی طرح شادیاں ہوا کرتی تھیں اسی طرح پہلے گنجر بلائے جاتے اور اسی طرح نکاح سے پہلے ورڈ دعام دعوت) دیجاتی اور اسی طرح لڑکوں کو گانا بندھوایا جاتا اور کیسریاں بھجوائی جاتیں۔ اور اسی طرح کوٹھوں پر چڑھ کر فحش گیت گائے جاتے۔ مسلمانو! شرم! شرم! شرم! کیا انہی کاموں پر تمہیں مومن ہونیکا دعویٰ ہے۔ اور اسی برتے پر ہمیں خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے۔ دیکھو ہماری شادیاں کس طرح ہوتی ہیں مسجد میں چند احباب جمع ہوگئے ہیں خطیب نے اٹھکر خطبہ شروع کر دیا ہے اس میں نکاح کا اعلان ہے کوئی حنائی بندی۔ یعنی الف لیلیٰ نہیں بولے اور نہ وہ سوانگ کیا گیا ہے کہ دلہن سے پوچھا جاتا ہے کہ اے کجا آمدی۔ وہ کہے از شہر دکان آدم اور پھر ملاں صاحب منہ کے ساتھ کان لگا کر اسکے گلے میں نیکی کا فقرہ لگاتا اور پھر نہایت دھیمی آواز سے کچھ الفاظ جو صدیوں سے سینہ بسینہ یاد چلے آتے ہیں اور جسے ان پڑھنے والا خاک بھی نہیں سمجھتا کہتے ہیں کہ فلاں بنت فلاں کو سوا اس نام کے اور نام نہیں رکھتی واسطے نکاح بزوجیت کے ۵۰۰ ٹکہ سیاہ درہم سرخ سلطانی مہر پر (کمبختوں کو یہ بھی خیال نہیں کہ سلطنت بدل چکی ہے جو لفظ بجائے معجل ہے نکاح کر دیا۔ استغفراللہ نکاح کیا ہوا ایک مصیبت ہوگئی یہ سب کچھ کیوں کہ اگر یہ طریقہ استعمال نہ کیا جائے تو پھر مہر کون دے۔ مگر یہاں ہماری جماعت میں تو ان باتوں کا خیال تک نہیں میں ذوق سخن میں کہیں دور ہی چلا گیا مگر سچ کہتا ہوں کہ درد دل سے مضمون ٹپک گیا ہے۔ آمدم برسر مطلب۔ خطبہ میں صاحب موصوف نے بیان کیا کہ اس مسنونہ خطبہ میں مجملاً بات و اغراض و منافع نکاح کا بیان ہے الحمد للہ کہکر مسر یسر ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی رضا پر سر تسلیم خم کرنے کو تہ دل سے اقرار ہے پھر چونکہ انسان میں ضعف ہے اور ذمہ داری اسکی بھاری چنانچہ یہی نکاح کا معاملہ ہے کوئی ہزار کوشش کرے پھر بھی کئی مشکلات پیش آجاتی ہیں اپنی طرف سے لڑکا یا لڑکی اچھی تلاش کرکے پیوند کیا جاتا ہے مگر نتیجہ خلاف امید نکلتا ہے اسلئے اس مشکل کے حل کے لئے خدا سے مدد مانگی جاتی ہے کہ اسی کی توفیق سے سب کچھ ہو سکتا ہے مہر میں کئی شرائط کی تو جا سکتی ہیں مگر ان کا پورا کرنا بھی خدا کے فضل سے ممکن ہے مثلاً یہی جو مولوی صاحب کی شرط ہے اگرچہ بنظر حالات ظاہری کہا جا سکتا ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ اسی فیصل سے ہے جسکے لئے خاص ذمہ واری نہیں ہو سکتی۔ دیکھو نوح علیہ السلام کو جب کہا گیا کہ جسکا علم نہ ہو اسکی نسبت سوال مت کر تو آپ نے عرض کیا۔ رب انی اعوذبک ان اسئلک مالیس لی بہ علم یہ نہیں کہا کہ میں نہیں کرونگا پھر میں یہ کہتا ہوں کہ وعدہ خلافی کا نتیجہ بطور عقوبت منافق ہونا ہے جیسا کہ آیت سے ظاہر ہے۔ فاعقبھم نفاقاً فی قلوبھم الیٰ پس ہم ایسی شرطوں سے ڈرتے ہیں پھر چونکہ اولیٰ میں زن و میاں اپنی کمزوریوں اور بدپرہیزیوں کی وجہ سے ہوتی ہیں اسلئے اس خطبہ میں ونستغفرہ اور پھر اعوذ باللہ من شرور انفسنا چونکہ نہ پرستے کام سپرد کرکے ایسا سب کچھ اللہ کے سپرد کرنا چاہئے۔ اسلئے تو میں نے وہ متوکل علیہ فرمایا آپنے بیجا طول نہیں کیا صرف اعلان کردیا دو ہزار مہر منظور کیا۔ مولوی حبیب احمد صاحب نے عرض کیا کہ میں نے یہ بھی معاف کیا۔ دینی تعلیم مہر مقرر کرتا ہوں جس پر حضرت اللہ کی آواز میں انہیں اصل میں اصلی رنگ میں ایسا کر دکھانا بھی مشکل تھا مولوی صاحب کو جزائے خیر دے اور انہیں اسم بامسمیٰ بنائے آپنے خوشی سے حضرت علیہ السلام کی نظم سے

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی۔ فسبحان الذی اخزی الاعادی

پڑھی جس سے ایک درد و خلوص ٹپکتا تھا آپ اور ہم سے پہلے ایسے ہی حالات ساوے جس کو یہ نظم رنگین پر صادق آتی اسد رسم نکاح کو مبارک کرے اور اسکو خاص خوشی سے اسلئے کہ اس عاجز نے ہی یہ تحریک کی اور خدا کے فضل سے یہ کوششیں بار آور ہوئیں۔

محمد جہد مدین ہاس آف لیپچن۔ شیخ گجرات

حقوق انسانی

(وہ مضمون جو شملہ مین ایک عام جلسہ مین احمدی کیطرف سے پڑہا گیا)

الحمد للہ رب العالمین ۔ الرحمن الرحیم ۔ مالک یوم الدین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والذین امنوا وعملوا الصالحات سندخلھم جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا ۔ لھم فیھا ازواج مطھرۃ وندخلھم ظلا ظلیلا ۔ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ۔ ان اللہ نعما یعظکم بہ ۔ ان اللہ کان سمیعا بصیرا ۔ یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ۔ فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر ۔ ذالک خیر واحسن تاویلا ۔ النساء ع ۸

اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے ہین ۔ اور جنہون نے نیک عمل کئے ہم ان کو جلدی ایسے باغون مین داخل کرینگے جن کے نیچے نہرین بہ رہی ہین اور وہ ہمیشہ ان مین رہینگے ان کے لئے ان مین ازواج مطہرہ ہین اور ہم ان کو عمدہ سایہ مین رکھینگے تحقیق اللہ تم کو حکم دیتا ہے ۔ کہ امانتین ان کے اہل کی طرف لوٹا دو ۔ اور جب تم لوگون کے درمیان فیصلہ کی بات کرو ۔ تو انصاف سے کرو تحقیق اللہ تم کو خوب نصیحت کرتا ہے تحقیق اللہ سمیع اور بصیر ہے ۔ اے لوگو جو ایمان لے آئے ہو ۔ اللہ کی فرمانبرداری کرو اور رسول کی اور اس کی جو تم مین حاکم ہو ۔ فرمانبرداری کرو ۔ پھر اگر تمہین کسی بات مین جھگڑا ہو ۔ تو احکام الٰہی اور احادیث اور سنت کے رُو سے فیصلہ کرلو ۔ اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو ۔ یہ بہتر بات ہے ۔ اور احسن تاویل ہے ۔

حاضرین مجلس! یہ آیات جو مین نے تلاوت کی ہین ان سے میرا یہ مطلب نہین ۔ کہ مین ان کی تفسیر بیان کرون ۔ بلکہ مین ان مین صرف ان کلمات کی طرف توجہ دلاتا ہون ۔ جو مضمون زیر بحث سے تعلق رکھتے ہین ۔ سو سمجھنا چاہیئے ۔ کہ ثواب آخرت ایمان باللہ اور اعمال صالح پر منحصر ہے ۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جن اعمال کے کرنے کا اس مین حکم ہے ۔ وہی حقیقی عمل صالح ہین ۔ ان آیات مین تین صریح احکام ہین ۔ جو ہمارے مضمون سے وابستہ ہین ۔ اول یہ کہ فیصلہ کی بات مین انصاف کو مدنظر رکھنا چاہیئے ۔ وہ شخص جو دل مین کچھ رکھتا ہے اور کہتا کچھ اور ہے وہ منافق ہے ۔ مگر مومن کی شان سے بعید ہے کہ وہ منافق طبع ہو ۔

دوم ۔ یہ کہ امانت مین خیانت نہ کرو ۔ امانت سے صرف روپیہ پیسہ ہی مراد نہین ۔ بلکہ کسی شخص پر جو اعتبار کیا جاتا ہے یا اس سے ایک عہد لیا جاتا ہے یا ایک ذمہ داری اس کے سپرد کی جاتی ہے ۔ ایسے سب امور امانت مین داخل ہین اور جو شخص اس اعتبار اور عہد اور ذمہ داری کو توڑتا ہے ۔ وہ خیانت کا مرتکب ہوتا ہے اور قابل سزا ٹھہرتا ہے ۔ مثلاً ہم لوگ جو دفترون مین ملازم ہین ہمارے ذمہ ایک کام سپرد ہے اور ہم پر اعتبار رکھکر ایک عہد لیا جاتا ہے ۔ کہ دفتر کی راز کی باتین کسی پر ظاہر نہین کرنی چاہئین ۔ پس اگر ہم دیانتداری سے کام نہ کرین اور دفتر کی خبرین مشتہر کردین ۔ تو ہم خیانت کرنے والے اور حکم خداوندی کو توڑنے والے ٹھہرینگے ۔

سوم ۔ یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی متابعت کرو ۔ اور حاکم وقت کیطرف سے جو احکام نافذ ہون ان کی رعایت رکھو ۔ اگر کسی بات مین شک ہو تو کتاب اللہ اور احادیث اور سُنت رسُول کی رُو سے فیصلہ کرلو ۔

مین اپنے مضمون مین ان احکام کو مدنظر رکھونگا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہون کہ وہ مجھے کامیاب کرے ۔ وما توفیقی الا باللہ

عنوان مشتہرہ کے ماتحت ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ آجکل جو بعض مقامات مین شورش برپا ہورہی ہے اور کہین کہین بغاوت کے آثار نمودار ہوئے ہین ان کی وجہ کیا ہے اور وہ لوگ جو عوام الناس مین حکام وقت کے خلاف بدخیالی پھیلاتے ہین ۔ وہ کہان تک راستی پر ہین اور آیا مسلمانون کو ان کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے ؟ یا کنارہ کشی اختیار کرنی چاہیئے ۔

اس بدامنی کے پھیلانے والے عموماً تعلیم یافتہ اشخاص ہین اور جہلا ان کی تحریرون اور تقریرون سے متاثر ہوکر بغاوت پر آمادہ ہوجاتے ہین ۔ ہمین یہ اعلان کرنے کی ضرورت نہین کہ یہ کس فرقہ اور کس قوم کے لوگ ہین ۔ کیونکہ گورنمنٹ پر کوئی امر پوشیدہ نہین ۔ ان کی پبلک تقریرین اور لکچر اور دیسی اور انگریزی اخبارات اور رسالے خوب کھول کھول کر بیان کر رہے ہین کہ کس قوم کے خواندہ افراد ہمیشہ اس کوشش مین لگے رہتے ہین ۔ کہ عوام الناس مین گورنمنٹ کے خلاف بدخیالی پیدا ہو ۔ مگر اس مین شک نہین کہ مسلمان عموماً ان سے الگ ہین اور جو بعض مسلمان ان کے ہمخیال ہین وہ تعداد مین اس قدر قلیل ہین کہ کالعدم کا حکم رکھتے ہین اور علاوہ اس کے وہ مسلمانون کی طرف سے وکیل قرار نہین دئیے جاسکتے ۔ کیونکہ مسلمان ان کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہین اور انہون نے جگہ جگہ کمیٹیان کرکے اس کارروائی سے نفرت ظاہر کی ہے اور گورنمنٹ پر ثابت کردیا ہے کہ وہ دلی طور پر خیرخواہ سلطنت ہین ۔ اور متابعت سرکار کو اپنا فرض سمجھتے ہین ۔

موجودہ شورش کی بنیاد حقوق انسانی کی غلط فہمی پر ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یکسان حالت پر پیدا نہین کیا ۔ پس ناممکن ہے کہ سب کے لئے حقوق یکسان ہون ۔ جبکہ ہر فرد بشر کی جسمانی ۔ دماغی ۔ عقلی ۔ تمدنی اور مذہبی حالت جداگانہ ہے تو کیونکر ہوسکتا ہے کہ ان کو یکسان حقوق میسر ہوسکین ۔ خود قدرت نے ان کے جسم اندرونی اور بیرونی قوی مین فرق رکھا ہے ۔ اس لئے انسانی طاقت سے باہر ہے ۔ کہ مساوات حقوق قائم کرسکے ۔ ایک کنبہ مین ایک شخص بزرگ ہوتا ہے اس کی حکومت اہل کنبہ پر حاوی ہوتی ہے اور جو اس کو حقوق حاصل ہین دوسرے اس سے محروم ہوتے ہین ۔ ایسا ہی ایک مجلس مین ایک معتمد مقرر کیا جاتا ہے اور ایک سکرٹری ۔ جو ان کو حق انتظام جلسہ کے متعلق ملتا ہے ۔ سامعین کو اس کی رعایت رکھنی پڑتی ہے اسی طرح ضلع مین جو حقوق حکام ضلع کو دئیے جاتے ہین ۔ دوسرے لوگ ان کی برابری نہین کرسکتے اور حکام کی متابعت ان پر لازم ہوتی ہے ۔ پس اسی طرح اگر ہم اوپر کی طرف چلین تو عام طور پر حکام اور رعایا کا فرق نظر آتا ہے اور جس طرح افراد کے حقوق مساوی نہین ہوسکتے اسی طرح حاکم اور محکوم قوم کے حقوق مین مساوات ناممکن ہے ۔

انسان کے حقوق اس کی پوزیشن کے لحاظ سے ہونے چاہئین اور ضرور ہوتے ہین پس جب ہم دیکھتے ہین اور جانتے ہین کہ ہماری پوزیشن محکومیت کی ہے تو پھر سراسر حماقت اور جہالت ہے کہ ہم حاکم قوم سے وہ حقوق طلب کرین جو انکو خود حاصل ہین دنیا کی تاریخ شاہد ہے اور فی زمانہ جو قومین دوسری قومون پر حکمران ہین ان کی طرز حکومت ہمارے سامنے ہے اور زبان حال سے بتا رہی ہے کہ حاکم اور محکوم مین مساوات نہین ہوسکتی ۔ رہی یہ بات کہ حاکم کو حکومت کا حق کیونکر حاصل ہوگیا ۔ سو واضح ہو ۔ کہ یہ فضل خداوندی ہے ۔ جس قوم کو وہ چاہتا ہے ۔ حاکم کردیتا ہے اس مین شک نہین کہ حکومت کا حق بلاوجہ نہین ہوسکتا ہندوستان مین ادنیٰ طور پر ریاستون کی دیسی حکومت اور انگریزی علاقہ مین انگریزون کی حکومت ہمارے سامنے ہے اور ہم دیکھتے ہین کہ باوجودیکہ ریاستون مین انگریزی حکومت کا دخل ہے مگر

تاہم جو اختیارات سرکار نے راجوں اور نوابوں کو دے رکھے ہیں وہ ان کو عموماً اس طرح استعمال کرتے ہیں کہ لوگ انگریزی علاقہ کے انتظام کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ خود انگریزی علاقہ میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ دیسیوں کو جو کہیں اختیارات مل جاتے ہیں وہ انکو ایمانداری سے نہیں نبھاتے۔ قومیت کا لحاظ کرکے انصاف کو ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں اور تعصب کیوجہ سے ظلم کر بیٹھتے ہیں۔ ذرہ ذرہ سی بات میں ہندو مسلمان کے سوال کو درمیان میں لے آتے ہیں اور حق کی پرواہ نہیں کرتے۔ ورنہ انصاف تو یہ ہے۔ کہ فیصلہ کے وقت قومیت کے خیال کو برطرف کر دیا جائے اور حق پر رائے قائم کی جائے۔ مگر افسوس ہے کہ عموماً ایسا نہیں کیا جاتا۔ اور جو قوم کے لیڈر ہیں اور اخبارات اور رسالے ہیں۔ وہ ہمیشہ ایک ہی جانب نظر رکھتے ہیں۔ اور پیچیدہ باتوں سے حق کو چھپا دیتے ہیں اور کوشش یہ کرتے ہیں۔ کہ خواہ غلطی پر ہی ہوں۔ مگر ان کی قوم کو فائدہ پہنچے اور غیر ذلیل اور خوار رہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ عموماً حاکم قوم کو ترجیح دی جاتی ہے اور سمجھا جاتا ہے۔ کہ انگریزی حاکم دیسیوں کی نسبت بہتر ہیں۔ کیونکہ ان کو محکوم اقوام میں سے کسی سے خاص تعلق نہیں ہوتا۔ ان کے لئے سب یکسان ہیں۔ اور وہ ہمیشہ انصاف سے فیصلہ دیتے ہیں۔ بڑے ذمہ داری کے عہدے تو الگ۔ چھوٹے چھوٹے عہدوں میں بھی یہی حال ہے۔ یہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ گورنمنٹ کے ہر محکمہ میں میرے ان ریمارکس کی تصدیق ہو سکتی ہے

پس جب یہ حال ہے۔ تو لاجرم تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ حکومت کے لائق وہی قوم ہے۔ جو حکومت کر رہی ہے گو میں نے دنیا جہان کی دوسری حکومتیں نہیں دیکھیں اور مجھے ذاتی تجربہ حاصل نہیں۔ کہ وہاں غیر اقوام کو کیا حقوق حاصل ہیں۔ مگر جہان تک اخباروں اور کتابوں کے ذریعہ سے پتہ لگ سکتا ہے اور بعض سیاحوں نے اپنے سفرناموں میں وہاں کے حالات لکھے ہیں ان سے بدیہی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ جو حقوق فیاضانہ انگریزی قوم نے رعایا کو دے رکھے ہیں۔ وہ دوسری حکومتوں میں رعایا کو نصیب نہیں۔ جان و مال اور عزت کی حفاظت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ ایک بچہ ہاتھ میں سونا اچھالتا چلا جائے کسی کی مجال نہیں۔ کہ اس سے ظلم سے چھین لے۔ اور داد رسی نہ ہو۔ اگر اس سے پہلے وقت کے ساتھ مقابلہ کیا جائے۔ تو زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے اور انصاف کی رُو سے حق یہ ہے۔ کہ شیر اور بکری کو ایک گھاٹ میں پانی پلا دیا جائے۔ علاوہ اس کے مذہبی آزادی پوری دے رکھی ہے۔ تواریخ عالم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایمان کے مقابلہ میں انسان جان و مال اور عزت کی بھی پرواہ نہیں کرتا مگر یہ کیسی بیدار مغز اور فیاض قوم ہے کہ اس نے مذہب کو بالکل الگ رکھ دیا ہے۔ انتظام حکومت میں مذہب کو مطلق دخل نہیں۔ اور جو حقوق مذہبی عیسائی پادریوں کو حاصل ہیں۔ وہی دوسری قوموں کو دئے گئے ہیں اور ہر شخص بڑی آزادی سے مذہبی فرائض ادا کر سکتا ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہو سکتا۔ جس طرح پادری تقریر اور تحریر سے وعظ کرتے ہیں اسی طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کو تبلیغ کا حق حاصل ہے بشرطیکہ وہ شرافت اور شائستگی کو مدنظر رکھیں۔ غرض گورنمنٹ نے ہر طرح سے فیاضانہ حقوق رعایا کو دے رکھے ہیں پس کیسی ظلم کی بات ہے کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ کے خلاف شورش پیدا کی جائے۔

سلطنت انگریزی نے جو احسان اس ملک پر کیا ہے اگر اس کی تفصیل بیان کی جائے۔ تو ایک کتاب طیار ہو سکتی ہے۔ پس کیا اس احسان کا عوض یہ ہے۔ کہ اس سلطنت کے خلاف بدخیالی اور تعصب اور عناد پھیلایا جائے احسان کا بدلہ احسان ہے۔ مگر وہ لوگ کیسے ظالم طبع احسان فراموش اور ناشکر گزار ہیں۔ کہ بجائے شکریہ ادا کرنے کے دشمنی رکھتے ہیں۔ انتظام تار۔ ریل اور ڈاک خانہ کیطرف دیکھو کس طرح رعایا کو سرکار نے آرام پہونچایا ہے اور پھر ملک میں ایسے ذرائع معاش کے پیدا کر دئے ہیں کہ بیشتر لوگوں کے وہم اور گمان میں بھی نہ تھے۔ ایک وقت تھا کہ لوگ جہالت اور ظلمت کے گھڑے میں پڑے ہوئے تھے۔ مگر گورنمنٹ نے جگہ جگہ سکول اور کالج قائم کر دئے۔ اور تعلیم کی اشاعت کی۔ اور لوگوں نے جو فائدہ اٹھایا اور اٹھا رہے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے اور پھر یہی نہیں کہ تعلیم سے لوگوں نے اپنے کاروبار میں فائدہ اٹھایا ہو۔ بلکہ انتظام سلطنت میں بھی ان کو کثیر حصہ ملا ہے۔ مختلف محکموں میں جاکر دیکھو ہزاروں لاکھوں ہندوستانی سلطنت کا کام سنبھالے ہوئے ہیں اس میں شک نہیں کہ بڑے بڑے ذمہ واری کے عہدے عموماً حاکم قوم کے ہاتھ میں ہیں۔ مگر یہ ان کا حق ہے۔ لیاقت اور قابلیت کے لحاظ سے اور حاکم قوم ہونے کے لحاظ سے مگر اس میں بھی شک نہیں کہ جہاں کہیں ہندوستانی نے قابلیت دکھائی ہے۔ اس کو محروم نہیں رکھا گیا اور اس کو مناسب عہدے سے مستفیض کیا گیا ہے۔ عام طور پر مختلف محکموں پر نظر کی جائے۔ تو اہل ہنود ہی بھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور مسلمان بہت کم ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ تعلیم اور تعداد کے لحاظ سے مسلمانوں میں کمی ہے۔ مگر جہاں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ مثلاً پنجاب میں اور تعلیم بھی ان کی خاصی ہے۔ وہاں بھی یہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ آریہ اور ہنود کثرت سے ملازم ہیں۔ غرض گورنمنٹ نے بڑی فیاضی سے رعایا کے ساتھ سلوک کیا ہے ہندوستانیوں کو ڈپٹی کمشنر بنا دیا ہے۔ کمشنری اور ڈویژنل ججی کے عہدے دئے ہیں۔ اور کورٹ میں چیف جسٹس کے عظیم الشان مرتبہ پر پہنچا دیا ہے۔ پھر کیسی بے ایمانی ہے۔ کہ حکام وقت کے ساتھ عناد کے خیال رکھے جاویں۔ پھر علاوہ اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ سلطنت انگریزی میں سب سے زیادہ فائدہ اہل ہنود نے ہی اٹھایا ہے۔ رفتہ رفتہ اکثر زمینیں ان کے ہاتھ میں چلی گئی ہیں۔ سرکاری ملازمت میں انہی کا اکثر حصہ پایا جاتا ہے اور ایسا کثیر حصہ کہ مسلمانوں کو ان کے ساتھ ایک حقیر سی مناسبت ہے۔ اس لحاظ سے اگر کچھ شکایت ہو سکتی تھی تو مسلمانوں کو ہو سکتی تھی۔ مگر مسلمان جانتے ہیں۔ کہ اس میں گورنمنٹ کا کچھ قصور نہیں۔ یا تو خود ان میں کچھ نقص ہوگا۔ جس کی وجہ سے وہ پیچھے رہے ہوئے ہیں یا دفاتر میں جو قدرتے اہل ہنود کو اولاً دخل ہو گیا تو انہوں نے مسلمانوں کی دال نہ گلنے دی۔ مگر مسلمانوں کو گورنمنٹ پر پورا اعتبار ہے اور وہ جانتے ہیں۔ کہ انتظام میں جو نقص ہے۔ وہ خود ہی وقت پر رفع کر دیگی۔ البتہ گورنمنٹ کی طرف سے یہ ان کا حق ہے۔ کہ وہ اپنی شکایات کو پیش کریں اور یہ وہ وقتاً فوقتاً جیسا رعایا کو رعایا ہونے کی حیثیت میں کرنا چاہیئے کرتے رہتے ہیں اور اس کے بعد گورنمنٹ کا اختیار ہے جس طرح مناسب سمجھے کرے۔

غرض ہم دیکھتے ہیں کہ عہد انگریزی میں زیادہ فائدہ اہل ہنود نے جن میں بنگالی اور مدراسی وغیرہ شامل ہیں۔ اٹھایا ہے۔ تجارت عموماً ان کے ہاتھ میں ہے۔ بڑے بڑے کارخانوں کے یہ مالک ہیں اور مال و دولت ان کے حصہ میں ہے۔ پھر ان سب فوائد کے ہوتے ہوئے ظلم اور حسد ظلم ہے۔ کہ گورنمنٹ کے خلاف عوام الناس میں شورش پیدا کی جائے اور انکو بڑکایا جاوے۔ جہاں تک میں نے غور کی ہے۔ مجھے کوئی وجہ معقول نظر نہیں آتی جس سے ان کی مفسدانہ کارروائی معذور سمجھی جا سکے۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر سبب کیا ہے کہ باوجود اس امن اور آرام کے اور اس قدر فائدہ کثیر حاصل ہونے کے یہ خوش نہیں۔ میں نے اختصار کے ساتھ عام طور پر بحث کی ہے اور استثناء کو نظرانداز کر دیا ہے۔ کیونکہ استثنا قاعدہ کلیہ کے حکم میں نہیں آ سکتے۔ مگر

جہان تک میرے غور و فکر نے رسائی کی ہے مین اس نتیجہ پر پہنچا ہون کہ یہ کرہلائے تو مارا کر دگستاخ - والا معاملہ ہے۔ گورنمنٹ نے بے شمار احسانات کئے۔ تعلیم اور آزادی دی۔ انتظام حکومت مین حصہ داران کو ٹھیرالیا۔ بڑے بڑے عہدون پر متمکن کر دیا تو اب یہ سمجھنے لگے۔ کہ اب انتظام حکومت کُل ہمارے ہاتھ مین آجانا چاہیئے۔ مگر یہ دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل پست۔ گورنمنٹ کو یہ کب گوارا ہوسکتا تھا۔ کہ ملک مین بے چینی اور بدامنی پھیلے اور خلق خدا مصیبت مین پڑے۔ آخر مجبوراً وہ کام کرنا پڑا جو اسے پہلے ہی مرحلہ مین کرنا چاہیئے تھا۔

اس مین شک نہین۔ کہ خیالات مین تغیر تو ایک وقت سے واقع ہورہا ہوگا۔ مگر عملی صورت اس شورش نے تقسیم بنگالہ سے اختیار کی۔ گورنمنٹ نے کسی مصلحت سے مناسب سمجھا کہ صوبہ بنگال کا کچھ حصہ آسام کے ساتھ شامل کر دیا جائے۔ بنگالیون نے شور مچا دیا۔ کہ تقسیم نہ ہونے پائے اور جب ہوگئی تو ہاتھ پاؤن مارے کہ یہ حکم منسوخ کر دیا جاوے۔ مگر مین کہتا ہون۔ کہ جب وہ کل اقوام ہند کو ایک سمجھتے ہین۔ تو پھر اس شورش و غوغا کے کیا معنے۔ علاوہ اس کے جب حکومت ایک ہی ہے۔ تو اس مین کیا فرق آسکتا ہے۔ کہ خواہ ایک صوبہ رہنے دیا جائے یا اس کے چار حصے کر دئے جاوین۔ گورنمنٹ کا اختیار ہے جس طرح مناسب سمجھے۔ کرے۔ ہمین نکتہ چینی کا کوئی حق حاصل نہین ہم دیکھتے ہین۔ کہ دہلی کو پنجاب کے ساتھ ملایا ہوا ہے اور ابھی ابھی پنجاب کے دو حصے گورنمنٹ نے کر دئے ہین۔ یہ گورنمنٹ کی اپنی مصلحت ہے۔ اس تقسیم سے انگریزی انتظام مین کوئی فرق نہین آیا۔ اور نہ حکومت کا انصاف کم و بیش ہوا۔ جو رعایا کو پہلے حقوق حاصل تھے۔ اب بھی وہی ہین۔ اس تقسیم پر کوئی شور و غل نہین ہوا۔ تو پھر تقسیم بنگال پر اس قدر فساد کیون برپا کیا گیا۔ غالباً یہ وجہ ہے۔ کہ بنگالیون کا خیال ہے۔ کہ اس تقسیم سے آسام والے حصہ مین مسلمانون کو کچھ فائدہ پہنچے گا۔ مگر جب مسلمان بھی ہند کی قوم ہے اور ان کی کوشش ہے۔ کہ کل اقوام ہند کو مساوی سمجھا جائے۔ تو پھر اس بات سے کہ مسلمانون کو فائدہ پہونچے۔ ان کو ناراضگی کیون ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ زبان سے تو بہت کچھ کہتے ہین۔ مگر دل مین کچھ اور رکھتے ہین اور حقیقتہ الامر یہ ہے۔ کہ مشرک قوم سے مسلمانون کا ہرگز اتحاد نہین ہوسکتا۔ اور نہ مسلمانون کو شایان ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ اتفاق کرین۔ جو قوم مشرک ہے۔ اور جس کے دل مین اللہ وحدہ لاشریک کی عظمت نہین اس سے بعید نہین۔ کہ منافقت کی راہ اختیار کرے۔ مگر اللہ تعالیٰ منافق کی پردہ دری کر دیتا ہے۔ اور مومن کو منافقانہ کارروائی سے ڈراتا ہے۔

اس تقسیم بنگالہ پر جب کوئی چارہ نہ چلا تو . . . . . سودیشی تحریک کی گئی۔ مگر گورنمنٹ نے کبھی کسی کو نہین روکا۔ کہ وہ دیسی اشیاء کا استعمال کرتا ہے اور نہ حکماً ترغیب دلائی ہے۔ کہ ضرور ولایت کی چیزین خریدو۔ مگر محض اس وجہ سے کہ گورنمنٹ نے بعض لوگون کی خواہش کے خلاف تقسیم کر دی۔ سودیشی تحریک قائم کرنا اس سے بغاوت کی بو آتی ہے اور یہ اہل عقل کے نزدیک ہرگز پسندیدہ نہین ہوسکتی۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ گورنمنٹ نے کسی پیشہ کو روکا ہے اور لوگون کو دیسی اشیاء استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ نہین ہرگز نہین۔ تو پھر اب تقسیم کی وجہ سے اس بات پر زور دینا کہ ولایتی چیزین نہ برتی جاوین اور وہ محض اس وجہ سے کہ تقسیم بنگال ہوگئی ہو اگر لغو اور فضول نہین تو اور کیا ہے۔ مگر مسلمانون کے لئے ضروری اور اشد ضروری ہے۔ کہ جس تحریک سے سرکشی کی بو آتی ہے۔ وہ اس مین ہرگز شریک نہ ہون۔ پس ہم سودیشی تحریک کے بھی ہرگز حامی نہین ہوسکتے۔ یہان تک تو مین نے مختصراً بیان کر دیا ہے۔ کہ موجودہ شورش کی بنیاد جہالت اور تعصب پر ہے اور یہ کہ مسلمانون کو اس سے برطرف رہنا چاہیئے۔ اب مین چند کلمات خاص مسلمانون کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہون۔ سو واضح ہو کہ اول تو جیسا مین نے شروع مضمون مین عرض کیا ہے۔ یہ حکم خداوندی ہے۔ کہ اللہ اور رسول کے ساتھ حاکم وقت کی بھی متابعت کی جائے۔ البتہ اگر کسی بات مین شک ہو۔ تو کتاب اللہ اور حکم رسول اور سنت رسول سے فیصلہ کرنا چاہیئے۔ پس اس مین تو شک نہین۔ کہ اللہ کا یہ حکم ہے کہ حاکم وقت کی فرمانبرداری کی جائے۔ اور جو شخص بغاوت اور ناراضگی کے خیال رکھتا ہے اور شورش برپا کرنے پر آمادہ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے منہ موڑتا ہے۔ وہ ضرور اس دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی خسارہ اٹھانے والا ہوگا۔ ہمین احکام الٰہی اور احکام رسول کی متابعت فرض مقدم ہے۔ سو ہم دیکھتے ہین اور جانتے ہین۔ کہ گورنمنٹ انگریزی ہمین فرائض مذہبی ادا کرنے مین مانع نہین اور ہمین مذہبی رُو سے بڑی آزادی کے حقوق حاصل ہین پس کوئی وجہ نہین۔ کہ ہم دل و جان سے سرکار کے خیرخواہ اور ممد نہ ہون اور اس کی اطاعت کو حکم خدا کے ماتحت فرض عین نہ سمجھین۔ یہ بدیہی حکم ہے اور اس مین کوئی شک و شبہ نہین۔ مگر شاید کسی کے دل مین شبہ باقی رہ جائے۔ اس لئے مین ایک مثال سے اسے صاف کر دینا چاہتا ہون۔ وہ یہ کہ مکہ معظمہ مین جب کفار کے ہاتھون سے مسلمانون کو تکلیفین پہنچین۔ اور اس قدر تکلیفین پہنچین۔ کہ وہ برداشت نہین کرسکتے تھے۔ تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متبعین کو حکم دیا۔ کہ عیسائی سلطنت نجاشی مین ہجرت کر جائین چنانچہ سوائے چند اصحاب کے سب وہان چلے گئے اور جب خود بھی تنگ آئے اور کفار نے یہان تک کوششین شروع کردین کہ معاذ اللہ آپ کو قتل کر دیا جائے۔ تو آپ خود بھی ہجرۃ کر کے مدینہ منورہ مین چلے آئے اس مثال سے بلکہ حکم خدا حکم رسول اور سنت رسول سے دو مسئلے حل ہوتے ہین اول یہ کہ مصیبت اور تکلیف کے وقت مین آپ نے کوئی بغاوت فساد اور سرکشی کا پہلو اختیار نہین کیا۔ بلکہ خود اس ظلم اور تعدی کے مقام کو خالی کر دیا۔ دوم یہ کہ مسلمانون کو عیسائی گورنمنٹ کے ماتحت پناہ دی۔ جس سے ظاہر ہوگیا کہ مسلمان دوسری گورنمنٹ کے ماتحت رہ سکتے ہین۔ بلکہ تیسری بات یہ بھی حل ہوگئی۔ کہ اگر دین و ایمان کی باتون مین فرق نہ آوے۔ تو مسلمانون کو حاکم کے قوانین اور آئین پر کاربند ہونا چاہیئے۔ کیونکہ آخر جو اصحاب نجاشی سلطنت مین ہجرت کر کے گئے۔ ان کو ضرور اسی سلطنت کے قوانین اور آئین کی پابندی کرنی پڑی ہوگی۔ اور اگر اللہ اور رسول کو منظور نہ ہوتا۔ کہ مسلمانون کو دوسری حاکم قوم کے قواعد کی متابعت کرنی چاہیئے۔ تو ہرگز وہ وہان نہ بھیجے جاتے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کوئی اور صورت ان کے لئے پیدا کر دیتا۔ کیونکہ وہ قادر مطلق ذات ہے۔ اور اس کے لئے کوئی بات انہونی نہین مگر خود رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مدینہ منورہ مین ہجرت کر جانا اور متبعین کو عیسائی سلطنت مین بھیجنا یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مین کمل اخلاق کا نمونہ عملی طور پر ظاہر کیا ویسا ہی یہ بھی دکھلا دیا۔ کہ مسلمانون کی اپنی سلطنتین بھی ہون گی۔ اور ان کو غیر اقوام کے ماتحت بھی رہنا پڑے گا اور خود سلطنت کر کے اور مسلمانون کو عیسائیون کے ماتحت رکھ کر بتا دیا کہ حکومت کس طرح کرنی چاہیئے اور غیر اقوام کے ماتحت کس طرح رہنا چاہیئے۔

ثانیاً کہ انسان کو معاش کا ہوتا ہے چنانچہ موجودہ شورش کا بڑا اصل یعنے اس کی تہ مین ہیر پھیر کر کے یہی بات پڑی ہوئی ہے۔ کہ روپیہ زیادہ ملے اور عیش و عشرت اور آزادی کے ساتھ روزی ملے۔ گو یہ سب باتین جیسا کہ مین پیشتر عرض کر چکا ہون اب بھی حاصل ہین۔ مگر خواہش یہ ہے۔ کہ وسیع پیمانے بلکہ اکمل پیمانے پر ہون۔ اور غیر اقوام اس مین شریک نہون مگر اللہ تعالیٰ اپنی کلام پاک مین مسلمانون کو ہدایت کرتا ہے

ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب۔ یعنی جو شخص متقی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر مصیبت سے اس کے لئے ایک آسانی کی راہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور ایسی جگہ سے اُسے رزق دیتا ہے کہ اُسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ مسلمان مومن کے لئے شرط ہے کہ وہ اتحاد اختیار کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ خود اس کی روزی کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اور کوئی مشکل اس کو پیش نہیں آتی جس سے اللہ تعالیٰ اس کو نکال نہ لے۔

پھر جب اس سے پہلے ہم ایک حکومت دیکھ چکے ہیں اور خوب جانتے ہیں۔ کہ ہمیں کیا کیا صعوبتیں حکام کے ہاتھوں اٹھانی پڑتی تھیں۔ آزادانہ فرائض مذہبی ادا کرنا تو درکنار اونچی اذان نہیں دے سکتے تھے۔ تو پھر بڑا ظلم ہوگا۔ اگر ہم موجودہ گورنمنٹ کے احسانمند نہ ہوں۔ جس کی عہد حکومت میں ہمیں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اور پھر جب اللہ کا حکم ہے کہ حاکم وقت کی متابعت کرو۔ اور سنت رسول سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ غیر قوم اور خاص کر عیسائیوں کے ماتحت رہنا کوئی عیب نہیں۔ اور علاوہ اس کے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اگر متقی ہو۔ تو کسی مشکل اور تنگی کا خوف نہیں۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں بتا دیا ہے۔ کہ مومن کی اولاد کا بھی متکفل خود اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ اور اسے ہرگز کوئی فکر نہیں ہوتا کہ میرے بعد میری اولاد اگر میں ان کے لئے کوئی ترکہ نہ چھوڑ جاؤں گا تو کیا کرے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بندہ خدا کے ساتھ جاتے ہیں۔ ایک گاؤں میں پہنچ کر ایک گرتی ہوئی دیوار کو وہ شخص استوار کر دیتا ہے اور بھید یہ نکلتا ہے۔ کہ اس کے والدین صالح اشخاص تھے جو مر گئے ہیں۔ اور ان کا ایک لڑکا یتیم اور نابالغ ہے اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ چونکہ اس کے والدین نیک بندے تھے اس لئے ان کی اولاد کو تنگی میں نہ چھوڑا جائے۔ اس دیوار کے نیچے ایک خزانہ تھا۔ اگر وہ دیوار گر پڑتی تو وہ خزانہ ظاہر ہو جاتا اور لوگ اس کو نکال لیتے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ کہ اس کے بالغ ہونے تک وہ دیوار قائم رہے اور جب وہ جوان ہو۔ تو وہ اس سے متمتع ہو۔ اس مثال سے اور قرآن مجید کے دیگر مقامات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کی اولاد کا بھی متکفل ہو جاتا ہے پس ہم مسلمانوں کو جب یقین ہے۔ کہ یہ کتاب الٰہی ہے اور اس کے سب وعدے سچے ہیں اور اسی پر چلنے سے ہم حقیقی فلاح پا سکتے ہیں۔ تو بڑی بے ایمانی ہے۔ اگر ہم اس سے موہنہ پھیریں اور حکام وقت کی مخالفت کرکے ان کے نزدیک اور اللہ اور رسول کے نزدیک قابل عتاب ٹھہریں۔

مسلمانوں کا ایک مسئلہ جہاد ہے۔ بعض لوگوں کو دہوکہ لگا ہوا ہے۔ کہ دین کی خاطر جہاد کرنا جائز ہے اس میں تو شک نہیں۔ کہ اسلام کا یہی مسئلہ ہے۔ کہ جنگ اگر ہو تو محض دین کی خاطر ہو اور کسی نفسانیت اور خلق خدا کو خواہ مخواہ تکلیف دینے کی غرض سے نہ ہو۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ بے وجہ تلوار کے ذریعہ سے اشاعت دین کی جائے قرآن شریف میں صاف حکم ہے۔ لا اکراہ فی الدین۔ دین میں کوئی جبر نہیں۔ پس کیسا ظلم ہے۔ کہ اشاعت دین کے لئے تلوار اٹھائی جاوے۔ اول تو اگر کوئی شخص خوف سے اسلام کا اقرار کرے بھی تو قرآن شریف اس کو مسلمان قرار نہیں دیتا بلکہ وہ منافق ہے کہ زبان سے تو اقرار کرتا ہے۔ اور دل میں اس کے وہ اقرار موجود نہیں۔ پس تلوار سے وہ غرض حاصل نہیں ہوتی جو تلوار چلانے والے کے دل میں ہے۔ اور علاوہ اس کے غور کرنا چاہئے۔ کہ وہ مذہب کیونکر سچا ہو سکتا ہے۔ جو سچائی کی دلیل نہیں رکھتا۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تو جنگ میں لے وہ محض دفاعی جنگ تھے۔ اور جب تک کفار کے مظالم حد کو نہیں پہنچ گئے تب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تلوار اٹھانے کا حکم نہیں ہوا۔ قرآن شریف کو کھول کر دیکھو اور جہاں جہاں جہاد کا ذکر آتا ہے۔ اس کو خوب غور سے پڑھو۔ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ پہل کس طرف سے ہوئی اور جنگوں کا آغاز کس طرح ہوا۔ پہل کفار کی طرف سے ہوئی اور آغاز اسی کا ہی تھا کہ ان کی تکالیف حد کو پہنچ گئی تھیں۔ پس جس طرح وہ مقابلہ میں آئے ان کی مدافعت اسی رنگ میں ہو سکتی تھی۔ فی زمانہ دین کا مقابلہ کوئی تلوار سے نہیں کرتا۔ پس ہمیں یہ خیال رکھنا کہ جہاد جائز ہے مناسب نہیں۔ افسوس ہے کہ مجھے کافی وقت نہیں ملا۔ اور اس لئے میں مبسوط بحث نہیں کر سکا مگر اب چند باتیں احمدی جماعت کے لئے عرض کرکے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں وہ یہ کہ آپ نے ایک شخص کو مسیح اور مہدی جو آخری زمانہ میں آنیوالا تھا تسلیم کر لیا ہے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے اس کا یہ حکم ہے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو اور سلطنت کے کاموں میں ہرگز دخل نہ دو اور ایماناً۔ قانوناً اور خلقاً سرکار انگریزی کے فرمانبردار ہو۔ یہی ہمارا فرض ہے۔ کہ ہر طرح گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری کا نمونہ دکھائیں حضرت اقدس کا یہ فرمان بے وجہ نہیں۔ بلکہ آپ نے دلائل بھی دے ہیں کہ کیوں ہم پر اطاعت واجب ہے۔ جو گورنمنٹ کے احسانات عام طور پر اور پھر مسلمانوں پر ہیں۔ ہم ان میں مساوی شریک ہیں مگر علاوہ ان کے ہم پر خاص احسانات بھی ہیں اور انکی وجہ سے ہم خاص طور پر اس کے شکرگزار ہیں۔ اسی ملک میں اپنے اور بیگانوں کے خیالات ہماری نسبت جو ہیں وہ آپ پر پوشیدہ نہیں انہوں نے فتوے ہماری نسبت کفر وغیرہ کے ہیں وہ ہمکو دجال اور بے ایمان تصور کرتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک ہم مرتد ہیں اور اس لائق ہیں کہ ہمیں مصیبت میں ڈالا جائے مگر یہ گورنمنٹ کا زبردست ہاتھ ہے۔ جو ہم کو بچائے ہوئے ہیں سید عبد اللطیف کی موت نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ جو حقوق ہمیں یہاں حاصل ہیں وہ اسلامی ممالک میں بھی میسر نہیں۔ حضرت صاحب پر جو مقدمہ اقدام قتل کا پادری کلارک کی طرف سے ہوا تھا اس میں ایک انگریزی ڈپٹی کمشنر ڈگلس صاحب نے ان کو بری کرکے بتا دیا کہ مذہبی رو سے پوری آزادی ہمیں حاصل ہے اور اختلاف مذہب کے باعث گورنمنٹ انصاف کو نہیں چھوڑتی۔ مولوی کرم دین نے جو استغاثہ حضرت صاحب پر کیا تھا اس سے واضح ہو گیا کہ آریہ ہندؤں سے کوئی توقع انصاف کی نہیں ہو سکتی اور وہ اتھی حکام وقت تھا جن پر ہمیں بھروسہ ہو سکتا ہو غرض اس حفاظت نہیں کر سکتے اور بیگانے ہم پر دانت پیس رہے ہیں گورنمنٹ قت کا نتیجہ ہے کہ ہماری جانیں ہمارے مال اور ہماری ترقیات محفوظ ہیں اور دین و ایمان کی پابندی سے ہم مذہبی فرائض بجا لاتے ہیں۔ پس ہمیں خصوصیت سے فرض ہے۔ کہ گورنمنٹ کی ہمیں شکر گزار رہنا چاہئیے۔ بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ مسلمان گورنمنٹ کی بیجا خوشامد کرتے ہیں۔ مگر میں نے آپکے سامنے واقعات کو پیش کر دیا ہے جس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہم گورنمنٹ کی بیجا خوشامد نہیں کرتے اور علاوہ اگر خوشامد کریں بھی تو درست ہو کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ معمولی گورنمنٹ نہیں بلکہ ایک عظیم الشان گورنمنٹ ہے۔ اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ ہمارے لئے بہبودی اور ترقی کے سامان مہیا کر سکے پس اگر خوشامد کریں تو بجا ہے بلکہ میرے خیال میں ضروری ہے۔

ان ہمنے یعنی احمدی جماعت نے تو ایک شخص کو مہدی تسلیم کر لیا ہے اور ہمیں کسی اور مہدی کے آنے کی امید نہیں کہ آکر تلوار چلائیگا اور سلطنت اسلام قائم کریگا بلکہ اس نے قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کر دیا ہے کہ اب جہاد حرام ہے چنانچہ صحیح بخاری میں یضع الحرب کی حدیث موجود ہے پس ہمارے لئے خاص طور پر ضروری ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کریں بلکہ میرے خیال میں جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت صحابہ کو عیسائی سلطنت میں بھیجا تو اس میں بھی اس زمانہ کے لئے ایک اشارہ تھا وہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک جلالی اور جمالی ایک محمد اور ایک احمد۔ احمد نام جمالی تھا جس میں مسکنت تھی۔ اور وہ آپ کی زمانہ بعثت کا کچھ حصہ تھا۔ اس جمالی نام یعنے مسکنت کی حالت میں جو آپنے ایک جماعت کو عیسائی سلطنت کے ماتحت بھیجدیا تو اس میں یہ اشارہ تھا کہ آخری زمانہ میں جو احمد نام کا بروز ہوگا۔ وہ ماتحتی کی حالت ہوگی اور ماتحتی عیسائی گورنمنٹ کی ہوگی جس میں وہ اس اشاعت دین کریگا۔ پس اللہ تعالیٰ کا کیسا

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

محمد حسین ۔ کمیوہ باجوہ کلاس والا سیالکوٹ
محمد حسن " " " " "
والدہ محمد حسین " " " "
عالم بی بی " " " "
بہا مل " " " " "
علم دین " " " "
فاطمہ " " " " "
مسمات بڈہی " " " "
ریشم بی بی " " " "
حسین بی بی " " " "
صدر الدین ۔ گھٹیالیاں پسرور سیالکوٹ
اکبر علی " " " "
اللہ دتا " " " "
فضل بی بی " " " "
اہلیہ بدر الدین " " "
صمد علی " " " "
کرم الٰہی " " " "
جمعہ " " " " "
پیراندتا " " " " "
بوٹا " " " "
امی " " " " "
اصل بی بی " " "
ہاشم خان " " "
علی محمد " " " "
حاکم بی بی " " "
غلام قادر " " " "
آلٰہی بخش " " "
شکر دین " " "
مہتاب بی بی " " "
ولی محمد " " "
رحمت بی بی " " "
حاکم بی بی " " "
بیگم بی بی " " "
مولوی بوٹا معہ اہل وعیال " "
عبدالکریم ۔ نگہ ۔ بونان شہر جالندھر

شہاب الدین ۔ نگہ بونان شہر جالندھر
فضل دین ۔ داعیہ اللہ ملاحان
رعیہ ۔ سیالکوٹ
ہیرا " " "
عیدا " " "
امام الدین ۔ دہرم کوٹ رندھاوا
نادر خان ۔ کیمپ ۔ مانسہرہ ۔ ہزارہ
کالی " " "
حسین خان " " "
رحمت نور " " "
بہادر خان " " "
میان مقدر " " "
رحمت خان " " "
غلام خان " " "
بیگم جان " "
فضل احمد ۔ سندوال فتح جنگ اٹک
سمندر خان معہ اہلیہ ٹھنڈوان
برکت بی بی اہلیہ حسین بخش گھٹیالیاں
پسرور ۔ سیالکوٹ
مولا بخش کلرک سی ۔ او لاہور
حسین ۔ شکار ۔ گورداسپور
مہتاب بی بی " "
غلام رسول " "
سرداران " " "
لعل شاہ ۔ ملازم بندوبست پنواری
راول پنڈی
محمد بخش ولد سزا دار لبین کریال
ضلع گورداسپور
۔ فقیر محمد ولد نبی بخش " "
حامد علی ولد قطب دین سنگو ضلع
گورداسپور
کریم بخش ولد سلطان بخش قادیان
مرزا احمد بیگ ولد مرزا رسول بیگ
صاحب ۔ ساکن دہن ۔ ڈاکخانہ
کڑیانوالہ ضلع گجرات
میان اسمٰعیل صاحب ولد فضل دین
صاحب ۔ گوجرانوالہ

محمد خان ولد خان محمد غلام قادر
ولد جھنڈا خان ہمہ زوجہ غلام قادر
ریشم بی بی ۔ موضع دہیر کے چک ۲۰ ڈاکخانہ ملکہ
رحمت خان ولد خان محمد " "
احمد خان ولد خان محمد " " "
فضل دین ولد غلام محمد " " "
خوشی محمد ولد فضل دین " "
شاہ محمد ولد فضل دین " "
بختیار ولد امیر بخش " " "
محمد دین ولد محمد بخش " " "
رحمت خان ولد خدا بخش
دہیر کے کلان ضلع گجرات
سید محمد ولد اللہ دتا صاحب
سکنہ بڑالہ ضلع گوجرانوالہ
امیر علی ۔ کاٹھ گڑھ ہوشیارپور
اہلیہ " " " "
نعمت علی خان " "
اہلیہ " " "
مہر النساء " " "
غلام رسول " " "
عبدالسلام " " "
حرمت بی بی " " "
رحیم بخش ۔ تلواڑہ رعیہ سیالکوٹ
فوجدار " " " "
ولیداد " " " "
مہر دین " " " "
حاکم " " " "
خیر الدین " " " "
اللہ دتا " " " "
طالع مند " " "
محمد عظیم صاحب خیاط
شاہدرہ ۔ لاہور
منشی خدا بخش صاحب
معہ اہلیہ ۔ پنڈ دادنخان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

غیر معمولی رعایت
براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ کتاب براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ چھپوائی گئی ہے۔ اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوش نویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اسکی اصل قیمت غیر مجلد عہ اور مجلد ۱۲/ عہ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدارس میں اسکی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی ہے یعنی قیمت نصف کر دی گئی ہے براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲ روپیہ کی گئی ہے اور مجلد کی ۸/ ۲ ہے یہ ایسی رعایت ہے۔ کہ غالباً پھر نہ ہوگی۔ رعایت تو صرف طلباء کیواسطے کی گئی ہے مگر بعد میں مجھے خیال آیا۔ کہ اس کو آخر جون تک عام کر دیا جائے۔ اس واسطے جو احباب چاہیں۔ اس رعایت سے فوراً فائدہ حاصل کریں درخواست ۳۰ جون تک دفتر میں پہونچ جانی چاہیئے۔

ناظم [illegible] قادیان

مصنفہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی تالیف قادیان سے خرید فرمائیں

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں یکم جولائی تک رعایت کی گئی۔ اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ مجلد ۴ر درثمین مجلد ۱۰ر غیر مجلد ۶ر سے ملیگی

احباب فرصت کو ہاتھ سے نہ دیں

نور الدین | مصنفہ علامہ زمان حضرت حکیم الامۃ - دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیرکن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

نظم ہو گئی ہیں جدید تصنیف سے تعلق ہیں چشمہ مسیحی - لغات القرآن آخر دو حصہ کی ہزار صفحہ

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک سال میں کئی ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کا بہت ہی کم ملتی ہے۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہت مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے۔ اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد۔

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ار

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں آپ نے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۱۰ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۳ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح | اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید میں قیمت ار

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

آئنہ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید قیمت ار
کامن احمدی۔ الٰہ داد والے۔ قیمت ۱ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوش خبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہوگیا ہے۔ امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز کو دیدیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کل ممبران جماعت سے استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماویں۔ ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۳ر۔ این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید۔ مالک مطبع احمد صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست۔ سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہیں۔ جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے۔ کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں ان کی بخوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق کو منظور فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے۔ معاملہ کیا پختہ بنانے کے واسطے حضرت اقدس سے پہلے دعا کرائی جاویگی اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

۲۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں وہ ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور انکو ایک ضرورت شرعی کے لئے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی ہی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار میں مناسب جگہ کی تلاش کیا جاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے۔ کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئیے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ محمد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں محمد خان ایک نیک اور نوجوان ہیں۔ خط و کتابت میرے نام (مفتی ایڈیٹر) ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر میں ہے۔ عرصہ چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے۔ اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں۔ اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روزیہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ منیجر روزانہ اخبار عام

طریقہ احمدیہ | مصنفہ قاضی اکمل۔ پنجابی منظوم۔ جس میں تمام عقاید احمدیہ و مسائل نماز روزہ بالدلائل مذکور ہیں۔ قیمت ار

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

ایجہان منتظر خوش باش کامد وستان رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — نمبر ۲۶

۱۵- جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲۷ جون سنہ ۱۹۰۷ء

قیمت فی پرچہ ۲ — چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے - شرک سے مجتنب رہیگا - دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا - اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا - اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا - اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا - نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر - نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا - اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا - بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا - اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا - اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا - دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا - اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک واز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عـــہ
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جنکو ۸عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے حساب بعد لیجاویگی - جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے ہفتہ کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے - بعد میں نہیں مل سکیگا - رسید لندا اخبار میں چھاپی جاوگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی - روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے - مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۳ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

ایک مضبوط ایمان

خان صاحب عبد المجید خان صاحب کپورتھلہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ یہاں پر بوٹا کوچوان کا مقدمہ ایک غیر احمدی سے تھا۔ اثنائے مقدمہ میں غیر احمدی کے وکیل نے کوشش کی۔ کہ بوٹا احمدی اور دوسرے فریق کی صلح ہو جاوے باہمی۔ مقدمہ دیوانی تھا۔ مگر غیر احمدی نے کہا کہ اگر بوٹا میرزا صاحب کی بیعت سے توبہ کرے تو مقدمہ سے میں دستکش ہو جاتا ہوں۔ اس پر بوٹے نے کہا کہ اب تو میں ہرگز صلح نہیں کرتا۔ اب تیرا مقدمہ میرے ساتھ نہیں بلکہ خدا کے ساتھ ہے یہ کہہ کر مقدمہ شروع کر دیا۔ شان ایزدی کہ غیر احمدی کی نسبت بہ سبب بعض خارجی وجوہات کے لوگوں کا خیال تھا۔ کہ کسی نہ کسی طرح ضرور مقدمہ جیت جائیگا۔ مگر آج بوٹا کے حق میں فیصلہ ہوا۔ اور دعوے غیر احمدی کا خارج ہوا۔ بوٹا نے مبلغ حضور کی خدمت میں بھیجنے کی منت ہی مانی ہوئی تھی جو اس نے آج ہی بذریعہ منی آرڈر بھیجدئے۔

ایک ہندو کی شہادت

مجھ کو معرفت قاضی حبیب اللہ خان صاحب اخبار نمبر ۱۱ جلد ۶

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اور اس میں زیر سرخی خدا کی تازہ وحی یہ لکھا ہوا معلوم کیا۔ کہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک کوئی ہولناک و تعجب انگیز واقعہ ہوگا۔ اب بمطالعہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز پتہ لگتا ہے۔ کہ پیسہ اخبار سول ملٹری گزٹ و دیگر مقامی اخباروں کے نامہ نگاروں نے مختلف جگہوں سے یہ خبریں واسطے درج کرنے اخبارہا کے تحریر کی ہیں۔ کہ ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۷ء کے قریباً سہ پہر کے وقت ایک روشن ستارا آسمان سے نمودار ہوا جس کے پھٹنے سے بڑی خوفناک آواز نکلی اور بعض جگہ سے آدمی خوف زدہ ہو کر اپنے گھروں کو بھاگ آئے۔

بموجب بیانات اخبارات مندرجہ ریویو آف ریلیجنز اس بات کی شہادت دیتا ہوں۔ کہ جناب میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود صاحب کی پیش از وقت پیشگوئی ٹھیک نکلی

المرقوم ۲۷ اپریل ۱۹۰۷ء - بندہ شالگرام سپرنٹنڈنٹ چونگی بغہ - میونسپلٹی -

سخت طاعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب امامنا حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام دام ظلکم -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - پنجاب میں طاعون کے

ذریعہ سے جو تباہی اور بربادی ہو رہی ہے۔ اس کے سننے سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ کاش دنیا اب بھی وقت کو پہچانتی۔ اور "یا مسیح الخلق عدوانا" کہتی ہوئی دیوانہ وار بڑی نیازمندی کے ساتھ حضور کی طرف جھکتی۔ اس سرحدی علاقہ میں اب تک طاعون شروع نہیں ہوئی تھی۔ مگر چونکہ تقدیر الٰہی میں یہ عذاب تمام آبادیوں کے لئے مقدر ہو چکا تھا۔ آخر یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے اذن اور ارادہ کے ماتحت یہ بیماری شروع ہو گئی۔ ابھی ابتدا ہی ہوئی ہے لیکن لوگوں کی گھبراہٹ اور پریشانی کو دیکھ کر دل دھڑکتا ہے۔ اہل ہنود جن کے محلہ میں یہ وبا شروع ہوئی ہے۔ محلہ اور شہر چھوڑ کر نہایت پریشانی کی حالت میں چلے گئے ہیں۔ بازار بند ہیں کاروبار معطل ہیں۔ اشیاء خوردنی بھی مشکل سے ملتی ہیں۔ جس گھر میں کوئی مریض اس طاعون کا معلوم ہوتا ہے۔ گھر والے اپنے رشتہ دار حتے کہ اولاد تک کو تنہا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں کمیٹی نے گاڑی اور مزدور میت کے اٹھانے کے لئے مقرر کئے ہیں۔ کیونکہ ہندو تو قطعاً اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ یوم یفر المرء من اخیہ۔ کا نقشہ آنکھوں کے سامنے ہے۔

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ اکسائز نجات ڈیرہ اسمٰعیل خان

عبرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

یہ ایک عریضہ ہے جو کہ مشتمل ایک نشان کے ہے۔ اور حضرت اقدس حجۃ اللہ کی تصدیق کرتا ہے۔ اس کو اپنے اخبار بدر میں درج کر کے ممنون فرما دیں۔ شاید کہ کسی سعید فطرت کے لئے موجب ہدایت ہو۔

ایک صوفی صاحب بنام میاں محمد صاحب ساکن بستی مندرانی تحصیل سنگھڑ ڈیرہ غازی خان جس کو اردگرد کے لوگ نہایت مستجاب الدعوات سمجھتے ہیں۔ اور خود صوفی صاحب بھی مدعی اس بات کے تھے۔ اور ہر قسم کے لوگوں نے اپنے کاروبار دینی و دنیاوی کے لئے صافی صاحب کو خدا کی طرف سے ایجنٹ مقرر کیا ہوا تھا۔ اور زمانہ دراز سے ایک مسجد میں امام بھی تھا اور الٰہی حکمت کے تقاضا کے مطابق وہاں کچھ احمدی جماعت ہو گئی اور انہوں نے کچھ اخبارات جیسے بدر تشحیذ الاذہان والحکم و میگزین منگوانے شروع کر دئے۔ چنانچہ ہر ایک اخبار کو سنکر صوفی صاحب نہایت غصہ سے ہمیشہ ہی احمدی جماعت کو کہتے تھے۔ کہ خبردار اور ہوش کرو کہ اس امام کا نام نہ لو اور ضرور چھوڑ دو۔ نہیں تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ کچھ مدت تک تو احمدی لوگ بہت صبر سے کام لیتے رہے اور صوفی صاحب کے کہنے سے باز نہ آئے۔ آخر صوفی صاحب تنگ آ کر ایک روز نہایت غصہ سے احمدی جماعت کو بد دعا دینے لگے اور حضرت اقدس کے حق میں بھی ناشائستہ الفاظ نکالتا ہوا مسجد کو چھوڑ کر چلا گیا۔ اور ایک نئی مسجد ضد سے کھڑی کر دی اور حضرت کی اطلاع کے بغیر بد دعا یعنی مباہلہ شروع کر دیا اور سب مخالف اس کی امداد کرتے تھے اور یہ بات مشہور ہو گئی۔ کہ اب احمدی لوگ بمعہ پیشوا کے ہلاک ہو جائیں گے اور ہر خاص و عام کی اسی طرف تاک لگ رہی تھی۔ کہ ناگہان صوفی صاحب بیمار ہو گئے اور نہایت ہی خوف زدہ ہو گئے۔ اور مختلف مکانوں میں اسے لے جاتے اور بدلتے تھے اور کئی قسم کے خطرناک الفاظ موہنہ سے نکالتے۔ مگر اکثر یہی کہتے۔ کہ دیکھو مرزائی لوگ فوج لے کر مجھے پکڑنے کو آئے ہیں وغیرہ وغیرہ جیسے کبھی کہتا تھا کہ مجھے بندوق چلائے گئے ہیں۔ یا آگ کی چوائی مجھ لگا گئے۔ غرض ایک سال تک ہلاکت میں اس کی حالت عبد الحکیم کی حالت سے کچھ کمی بیشی نہیں رکھتی تھی۔ آخر کار اس درجہ کو پہنچا۔ کہ طلاق البطن جاری ہو گئے۔ اور کپڑوں سے الگ ننگا اور مُوا پڑا رہتا تھا۔ ایک وہ وقت تھا۔ کہ ہر ایک ادنیٰ اعلیٰ بول اٹھا تھا کہ صوفی صاحب نور علیٰ نور ہیں۔ پھر وہی لوگ بول اٹھے کہ اب کیسے بے نور ہو گئے ہیں۔ حتے کہ کوئی دیکھنے کو بھی نہیں جاتا تھا۔ آخر بتاریخ سات رمضان المبارک ۱۳۲۴ھ میں مرا اور مجھو مباہلہ کا مزا چکھا۔ اور اس واقعہ سے احمدی وغیرہ سب واقف ہیں کہ بد دعاؤں کے تیر چلایا ہوا نکلا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو پکڑا اور ذلیل کیا اور مامور من اللہ کی صداقت پر مہر لگا گیا۔ بعد صوفی مذکور کے۔ وصف میں ایک اور مولوی محمد شاہ عالم صاحب جو کہ بڑے فاضل اہل علاقہ و سر اس ملک میں مشہور تھے جنہوں نے اشعار ذیل لکھے تھے وہ بھی ایک ماہ کے بعد مر گئے اور مخالفت صفت سے بیٹ بھر کر مرے جیسے کہ کہا۔ اشعار یہ ہیں:

این محمد حق پرست و پارسا	نیک خو و صاحب حلم و حیا
عزلتے بگزید در خانہ نشست	اب فتنہ را چون نتوانست بست
رد لفش افزود بیش از بیشتر	زانکہ نتوانند در آیس نیشتر
صحبت مرزائیانش ناپسند	آمدہ دریافت زانیشان بس گزند
پس عنایت ایزدی دستش گرفت	آنچنان کانیشان نتادند در شگفت
بر ضمیر ش از ملامت بار بود	مدامت مسجد خویش از دل عشق زدود
ہ تا ریخیکہ در بیت اخیر	بے اشارت گفتم اے روشن ضمیر

غرض دیکھو کہ کیسا مخالفت کا جوش و خروش تھا۔ کہ صوفی صاحب ملک کو

پہونچ گئے ہیں۔ مگر اب بھی یہ اشعار مسجد کے محراب پر مزین شدہ چسپاں ہیں اور مصنف اشعار بھی ہلاکت کو پہونچ گیا۔ خوب صنعت کنندہ اور موصوف اچھے انعامات پاکر دنیا سے گذر گئے۔ رسہ

برین عقل و دانش بباید گریست

نیز عرض ہے۔ کہ اصل مسجد جو اس وقت جماعت احمدیوں کے متعلق ہے۔ اس کی ضد کے لئے دوسری مسجد کھڑی کی گئی ہے اور مسجد ضرار کا حکم رکھتی ہے۔ والسلام

علی محمد خان ولد غلام محمد خان بستی مندرانی

کیا پنڈت لیکھرام شہید ہے

یا دوزخی۔ بعض آریہ صاحبان پنڈت لیکھرام کو شہید بتلاتے ہیں لیکن اگر ان کی کتابوں میں دیکھا جاوے تو شہید ہونا تو ایک طرف رہا۔ صرف دوسرے دن کیلئے سورگ میں اس ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا بلکہ از روئے کتب قدیم دوزخی ہونے میں شک نہیں دیکھو مہا بھارت مطبوعہ لاہور آفتاب پنجاب دیوان بوٹا سنگھ سنہ ۱۸۹۲ء کے صفحہ ۲۳ سطر ۱۵۔ اور مطابق اس کے صفحہ ۲۰۵ میں لکھا ہے کہ اگر کسی کے بیٹا نہ ہو تو لاولد کیا سات پشتین دوزخ میں جاتی ہیں۔ پھر مہا بھارت فارسی مطبوعہ میرٹھ کے صفحہ ۲۵ ادپرب میں موجود ہے۔ کسے کہ فرزند پیدا نہ کند تا ہفت پشت او در عذاب باشد۔ اور منو سمرتی ادھیا شلوک ۷ سو میں لکھا ہے۔ کہ پت دوزخ کا نام ہے۔ اور تر بہ معنے محافظ کے ہیں چونکہ بیٹا والد کو دوزخ سے بچاتا ہے۔ اس سبب سے پتر کہلاتا ہے اس بات کو سری برہما جی نے کہا ہے۔ اب آریہ صاحبان خود انصاف کریں۔ کہ پنڈت جی شہید ہیں یا کچھ اور۔

سید محمد نذیر حسین از گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ

نشان قرب قیامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ التماس ہے۔ کہ چند سطور مندرجہ ذیل قلمبند کرکے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ مناسب ہے۔ کہ طبع فرماکر ممنون و مشکور فرمادینگے یہ چند نشانات خروج دجال و نزول مسیح کے متعلق جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر ارشاد فرمائے تھے۔ وہ حرف بحرف اپنی آنکھ سے پوری ہوتے دیکھ لیئے۔ اور ہمارے اعلیحضرت کا مسیح موعود ہونا بالکل ثابت ہوگیا ہے۔ علامات دجال کا خروج کرنا۔ بیان علامت نکلنے دجال کی جان تو کہ قبل از ظہور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام دجال خروج کریگا۔ دعوے خدائی کا کریگا۔ یا خدائی کا قایل ہوگا ضلع اصفہان میں قوم یہود یا قوم نصاریٰ سے ہوگا۔ داہنی آنکھ کانی اور چمکدار ہوگی۔ مانند ستارہ کے۔ ایسی آنکھ اکثر نصاریٰ کی ہی دیکھی جاتی ہے۔ اور پیشانی پر لفظ ک ف ر لکھا ہوگا۔ یعنے کافر ہے۔ اب خیال کرنا چاہیئے۔ کہ اگر ہمارے روبرو کوئی ہندو یا کوئی اور غیر اسلام آوے۔ تو کچھ شک نہیں ہوتا۔ لیکن جب کبھی کسی عیسائی کو دیکھو۔ تو دور سے ہی دل میں گذرتا ہے کہ یہ کافر ہے۔ دریاؤں پر سے چلے گا۔ دیکھو کیسے کیسے پل بناکر دریاؤں کے پار ہوگیا اور دجال گدھے پر سوار ہوگا۔ اور مابین ہر دو کان کے ۷۰ باع کا فاصلہ یا ایک کوس کا ہوگا۔ غالباً خیال ہے۔ کہ یہ لفظ کان کونسے مراد ہے جو اکثر انجن سے برک تک ریل کے پایا جاتا ہے اور ساتھ روٹی کا پہاڑ ہوگا اور نہر پانی کی ہوگی اور اکثر اس کے مطیع مرد یہود و زنان صحرائے ہوں گے۔

اب خیال کرو کہ اکثر یہ عیسائی جو پادری کہلاتے ہیں۔ پنچ قوم مثلاً ڈہیر و چمار و خاکروب وغیرہ کو بھی عیسائی بناتے ہیں۔ پھر لوگ چھڑانے یعنی گاؤن وغیرہ سے لاتے ہیں۔ صعصعہ بن سوہان نے جناب امیر علیہ السلام سے سوال کیا کہ یا مولا دجال کب خروج کرے گا۔ فرمایا کہ اس کے نکلنے کی چند علامت ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ لوگ نماز کو ضائع کریں گے۔ امانت کو خیانت کریں گے۔ جھوٹ کو حلال جانیں گے۔ اور سود و رشوت لیں گے۔ اور عمارات عالی بناکریں گے اور دین کو دنیا کے ساتھ بیچیں گے کار کم عقلوں سے کہیں گے۔ عورتوں کے مشورے پر عمل کرینگے۔۔۔ قطع رحم کریں گے۔ خواہش ہائے نفس کے درپے ہوں گے۔ خون مردم سہل گنیں گے علم و بردباری ہاتھ سے دیں گے۔ ظلم کرنا فخر جانیں گے امیر فاسق و بدکار ہوں گے۔ رئیس خائن ہوں گے گواہی ناحق درمیان ان کے ظاہر ہوگی۔ زنا و بہتان و گناہ و طغیان علانیہ بجالادیں گے۔ قرآنوں کو زیور کریں گے مسجدوں کو سونے سے زینت کریں گے۔ بُروں کو عزیز رکھینگے عہد و اقرار پر عمل نہ کریں گے۔ عورتیں اپنے شوہروں سے شریک تجارت واسطے حرص دنیا کے ہوں گی بات نہ۔۔۔۔ فاسقوں کی نہ ہوگی۔ اور بزرگ ہر قوم کے پست تر ہوں گے اور فاجروں سے تقیہ کریں گے خوف کریں گے۔ ضرر سے ان کے جھوٹ کو سچ جانیں گے خیانت کرنے والے کو امین جانیں گے۔ لونڈیاں گانے بجانے والی رکھیں گے۔ عورتیں گھوڑوں پر سوار ہوں گی عورتیں ساتھ مردوں کے شبیہ ہوں گی اور مرد شبیہ عورت کے ہوں گے اور گواہ بے بلائے گواہی دیں گے ساتھ غرض کے گواہی دیں گے۔ علم سوائے دین کے حاصل کریں گے۔ کار دنیا کو آخرت پر ترجیح دیں گے وہ کھال بھیڑ کے اپنے دلوں پر مانند گرگ کھینچیں گے اور دل مردار سے گندہ تر ہوں گے۔ ایلوے سے کڑوے ہوں گے اس وقت قیامت بہت نزدیک ہوگی۔ چند علامات نزول مسیح۔ نشان اول آسمان پر سرخی ہوگی۔ تین یا سات روز تک رہے گی جو چاروں طرف پھیلیگی۔ دوم دم دار ستارہ نکلیگا اور خمیدہ ہوگا اور روشنی دیگا مانند چاند کے۔ سوم ۱۵ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوگا اور وبا عام ہوگی اور آتشزدگی ہوگی اور قحط سالی ہوگی اور آندھیاں او ٹھیں گی بارش زیادہ ہوگی۔ زلزلے آوین گے۔ اس وقت تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ حدیث نبوی۔ حضرت عیسیٰ۔ اے مسلمانوں تم میں اُترنے والے ہیں اور وہ تم پر میرے نائب ہیں اور کئی شہر زمین میں غرق ہوں گے۔ ٹڈی دل اٹھے گا۔

اب ہمارے امامیہ صاحب فرماویں کہ قرب قیامت تو آگیا۔ اور امام مہدی ابھی تک غار میں ہی روپوش ہیں اور عیسےٰ آسمان پر ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو چاند اور سورج نے ۔۔۔۔۔ ماہ صیام میں کس کی گواہی دی۔ جس کی آج سے تیرہ سو سال پہلے خبر دیگئی تھی۔ کوئی ہے دنیا میں سوائے اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کے جس کا یہ زمین آسمان گواہ ہو ان ہی نشانوں کو دیکھ کر ہمنے حضرت اقدس سے بیعت کی اور طریقہ امامیہ ترک کیا۔ فقط۔ فتح محمد احمدی از حیدرآباد دکن

میچ

۶ رجون کو تعلیم الاسلام اسکول کا میچ گورنمنٹ ہائی سکول بٹالہ سے تھا۔ ۲ رنز اور سیون وکٹ سے تعلیم الاسلام جیت گیا۔ ۷ رجون کو بیرنگ ہائی اسکول کے ساتھ کرکٹ میچ ڈراں رہا اور ۸ رجون کو فٹ بال میں ایک گول کے فاصلہ سے تعلیم الاسلام نے بیرنگ اسکول کو شکست دی۔ طلباء کا اخلاق اور باہمی تعلق قابل تعریف رہا۔ قادیان کے نام سے سبکو اُنس ہوگیا۔ مسٹر ٹنڈل سبکو پرنسپل بیرنگ ہائی اسکول نے ہمارا شکریہ ادا کیا۔ سید زاہد حسین اور مسٹر محمد سعید مشہور کیپر کرکٹر ہمارے ساتھ دلی ہمدردی اور محبت کا اظہار آخری وقت تک کرتے رہے۔ ایم۔ بی سکول کے لڑکوں نے خاطر و مدارات میں کوئی فرق نہیں رکھا۔ میاں حسین بخش صاحب جج پنشنر نے منظور علی کرکٹ پلیر سے قرآن سنا اور محظوظ ہوئے۔ آسمان نے ہر ایک میچ میں ہمارے سر پر سایہ رکھا اور لوگ بے اختیار بول اٹھے کہ یہ تائید الٰہی ہے۔ خدا کے مسیح پر سلام ہو۔

محمد الرحیم

جیسے کسی مولوی نے بناکر لکھدی ہو۔ مگر قرآن کریم کو کوئی نہیں محرف مبدل کر سکتا اور دوسرا مین دعوے کرون۔ قرآن کریم سے اور آپ جواب کیواسطے حدیث مین جستجو کرین اور کیا اسی حیثیت پر آپ حضور کی اقدس خدمت مین حاضر ہونے کے خواہشمند ہوئے تھے۔ مین جو کوئی علم نہین رکھتا۔ آپ تو میرے مقابل رہ گئے ہو اور یہ تو ایک آیت ہی۔ ابھی تو انیس آیات اور ہین جو جیسے اکمو ماری ہین۔ آخر ذلیل ہوکر چلے گئے اور چند ایام کے بعد پہر واپس آئی اور مجھہ سے ازالہ اوہام لے گئے اور قریباً ایک سال کے بعد واپس کیا مگر پہر مجھے نہین ملے یا رمضان گذشتہ مین یہ صاحب لاہور مین براے طبع کتاب بتر دید حضور لے کر گئے۔ تو اپنے پاس تو خرچ نہ تہا کئی ایک لوگون کے پاس گئے مگر کسی نے ان نہ کی۔ آخر ایک ڈپٹی انسپکٹر نے وعدہ کیا۔ تو ادہر دوسرا ہی وعدہ کمن لے کر آگیا۔ وہان سے بخار لے کر واپس شادیوال مین اپنے ہمشیرہ زادہ کے پاس فروکش ہوئے بعد از دریافت کہنے لگے کہ لاہور براے طبع کتاب بتردید میرزا گیا تہا۔ مگر ابھی کچھہ دیر ہے۔ تو آن صاحب نے فرمایا کہ آپنے بہت بُرا کیا ہے اور مین نے آپ کو گرفتارون کی جماعت مین دیکھا ہے اور وہ واقعہ اس طرح سے گزرا ہے کہ مین خواب مین دیکھتا ہون کہ ایک میدان مین بہت سی خلقت مجرمون کی طرح بیٹھی ہے۔ جیسے زیر حراست ہوتے ہین۔ تب مین نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہین تو جواب ملا کہ یہ میرزا صاحب کے مخالف ہین آج انکو حکم سنایا جائے گا اور سخت سزائین دیجاوین گی۔ اور ان مین آپ بہی گرفتار شدہ بیٹھے تھے۔ یہ خواب سنکر خوف زدہ ہوکر کہنے لگے کہ مجتہد اپنی اجتہادی غلطی مین بہی مستحق ثواب ہوتا ہے۔ آخر وہان سے چالکہ چہیانہ مین ہو چکے اور فوت ہوگئے وہ اب کتاب وہان ہی پڑی ہے اور وہ حسرت لیکر گذر گئے۔ اب ہی مولوی صاحبان پر حجت پوری ہو گئی ہون۔ اب ذریعی کا دوسرا بہائی بہی گواہی دے گیا مگر افسوس کہ تعصب ایسی بلا ہے۔ کہ ہزارون نشان دیکھکر بہی دل پر کوئی اثر نہین ہوتا۔ اے خدا مولی کریم ہمارے پیشہ کی مولویون کی آنکھین کھول تاکہ تیرے فرستادہ کے دست مبارک پر بیعت کرکے تیری رضا مین دنیا سے گذرین۔ آمین۔ اور اپنے رسول کی برکت سے مجھے قرآن کریم کی سمجھہ عطا کر اعمال حسنہ کی توفیق بخش اور ہر بلا سے محفوظ رکھہ۔ آمین ثم آمین۔ حکیم محمد قاسم لالہ موسے

یہ مولوی صاحب میرے عبد المجید کے شاگرد تھے۔ کہلی چٹھی الحکم مین انہی کے نام ہے جیسے کہ تہی۔ آپ جان نے اس طرح اتمام حجت کی مگر آپ نے نہ مانا۔ کتاب کا نام صاعقہ یزدانی بر دجال قادیانی رکھا تہا اور کہتے تہے کہ کتاب فیصلہ کردیگی۔ آخر وہ چلا ہی ایک سال کے اندر

امریکہ مین مقدمات طلاق کی کثرت

اضلاع متحدہ امریکہ کا صیغہ مردم شماری شادی و طلاق کے بست سالہ اعداد و شمار جمع کر رہا ہے جن کے شائع ہونے پر نہ صرف ملک کے اندر بلکہ باہر بہی ایک غیر معمولی ہلچل مچ جائے گی۔ اضلاع متحدہ مین ۱۸۸۷ء ۱۹۰۶ء کے مابین (۳۲۸۰۰۰) طلاقون کی منظوری ہوئی تہی۔ اور یہ کہنا بالکل قبل از وقت ہے۔ کہ ۱۸۸۷ء اور ۱۹۰۷ء کے درمیانی سالون کے اعداد کہان تک پہونچین گے لیکن یہ امر قابل غور ہے کہ مسٹر نارتھ ڈاکٹر مردم شماری کی رائے مین اس کی اوسط تعداد (۱۲۰۰۰۰) تک پہونچے گی۔ یہ تخمینہ ان اعداد و شمار کی بنا پر کیا ہے۔ جو ان کے روبرو ہین۔ اور اس لئے یقیناً وہ محض وہم سے بہت بڑہا ہوا ہے۔ ۱۸۶۷ء و ۱۸۷۶ء کے مابین فی لاکھ آبادی مین طلاقون کا اوسط ۳۳ تہا۔ ۱۸۸۷ء و ۱۹۰۷ء کے درمیان مسٹر نارتھ کے تخمینہ کے مطابق فی لاکھ آبادی مین طلاقون کی تعداد تقریباً ۰ ۸ تک پہونچ گئی ہے۔ بالفاظ دیگر پہلے بیس سالون کی بہ نسبت دو چند ہوگئی ہے۔

تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ بہ نسبت دیہات کے شہرون مین طلاقون کا بہت زور ہے یہ دکہانے کے لئے کہ بلحاظ تعداد طلاق شہرون کی فہرست مین شکاگو چوٹی پر رہے گا کافی اعداد فراہم کر لئے گئے ہین۔ اور یہ بہی معلوم ہوگا کہ شکاگو کی تعداد بہ نسبت نیویارک کے بلحاظ آبادی سہ چند ہے۔ مسٹر نارتھ کو امید تہی کہ اس زمانہ تک کل ملک کے اعداد مرتب ہو جائینگے۔ گذشتہ جولائی مین صیغہ مردم شماری نے بڑے بڑے شہرون کے اعداد حاصل کرنے کے لئے (۱۵۰) خاص ایجنٹ روانہ کئے تھے۔ ان کا کام حسب خواہ ہو رہا ہے اور دفتر تہوڑے ہی عرصہ مین اس کے متعلق اپنی رپورٹ شائع کردیگا۔

اگرچہ یہ تو یقینی ہے۔ کہ رپورٹ کے شائع ہوتے ہی ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سنسنی پہیل جائے گی۔ لیکن یہ نہایت مشکوک ہے کہ قوانین طلاق مین کوئی مفید ترمیم ہوگی اور کانگریس اس مسئلہ کے ہر پہلو پر غور کرے گی۔ ہان یہ ممکن ہے۔ کہ اس تحقیقات کے ذریعہ سے مختلف حصون کے قوانین طلاق کچھہ حد تک یکسان ہو جائین گے۔

واضح رہے۔ کہ مذہب عیسائی کا عقیدہ تو یہ ہے کہ جیسے آسمان پر جوڑا گیا ہے۔ اُسے کوئی توڑ نہین سکتا۔ یعنی جن دو میان بیوی کی شادی تقدیر مین لکھی ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ تک میان بیوی رہتے ہین اور طلاق کوئی چیز نہین۔ لیکن دوسری طرف زمانہ حال کی سائینگی اور عورتون کی غیر معمولی آزادی کا ایک یہ نتیجہ ہو رہا ہے کہ یورپ اور خصوصاً امریکہ مین بدکاری اور ہزارہا دیگر خفیف سے خفیف وجوہات پر عورتین اور مرد شادی کی زندگی سے چند ہی روز مین تہک جاتے ہین اور عدالتین طلاق کی درخواستین کرتے ہین کہ جہان سے ذرا ذرا بہانون پر طلاق مل جاتی ہے۔

گو عام قاعدہ یہ ہے کہ جب مرد کی بدکاری یا ظلم ثابت ہو تو عورت کو طلاق مل جاتی ہے لیکن امریکہ مین خفیف سے خفیف بہانہ پر عورتین آزادی حاصل کرلیتی ہین۔ مثلاً مرد سوتے مین خراٹے لیتا ہے اور بیوی کی نیند اچاٹ کرتا ہے۔ مرد کے ناخن بڑے ہین اور بیوی کو ان سے تکلیف پہونچی ہے یا وہ شراب یا تمباکو پیتا ہے وغیرہ وغیرہ

اس لحاظ سے دنیا بہر کے مذاہب مین اسلام منفرد ہے جس مین طلاق کا طریقہ جائز قرار دیا گیا ہے اور مناسب وجوہات سے میان اور بیوی ایک دوسرے سے آزادی حاصل کرسکتے ہین فرانس اور امریکہ وغیرہ مین طلاق کا مسئلہ نہایت غور سے دیکہا جا رہا ہے یہان تک کہ بعض لوگ اس وقت شادیون کی صلاح دینے لگے ہین کہ جو مسلمانون مین متعہ اور ایران مین صیغہ کے نام سے مشہور ہین خواہ صیغہ یا متعہ کی نسبت کسی گروہ کی کچھہ ہی رائے ہو لیکن اب یورپ و امریکہ کے مہذب لوگ خدا سے آرزو کر رہے ہین اور زور مار رہے ہین کہ ان کے قانون مین یہ طریقہ جائز قرار پا جائے اور جب کوئی میان بیوی نکاح کرنے لگین تو دہ سال یا دو سال کی مدت مقرر کرلین اور اس مدت کے گزرنے کے بعد اگر بن کی بن جائے تو وہ میعاد کی توسیع کرلین ورنہ بلا دقت الگ الگ ہو جائین ما نحن فیہ بسلامت۔

امریکہ مین طلاق اس قدر بچون کا کہیل ہوگیا ہے کہ ہر روز شوہر اور بیویان بطور مال مویشی کے باہم بدلتی رہتی ہین۔ مثلاً آج مسٹر جارج نامی بیوی سے نکاح کرکے اس کے گہر چلا گیا اور کل مسز سمتھ فلان میان کو دے گئی جو پچہلے ہفتہ مین اس کی ہمسائی کا میان تہا۔

ذیل کے واقعہ سے اس امر کی تائید ہوجائیگی کہ طلاق امریکہ مین کیا تماشے کر رہی ہے امریکہ کے ایک اخبار نے لکہا ہے کہ ایک روز شہر نیویارک کے ایک کوچہ مین بچے کہیل رہے تہے ان مین سے ایک نے کہا کہ کل سے ہمارے گہر مین نیا باپ آیا ہے جس کا نام اور حلیہ ایسا ہے دوسرے بچے نے کہا کہ وہ بہت اچہا آدمی ہے پہلے بچے نے پوچہا تم اسے کس طرح جانتے ہو اس نے جواب دیا کہ پچہلے سال وہ میرا باپ رہ چکا ہے مگر کسی بد سے اماں نے اُسے نکالدیا ہے اب تمہاری اماں نے اسے رکہہ لیا ہے۔

سوسائیٹی کی ایسی افسوسناک حالت اور طلاقون کی کثرت پر دانشمند لوگ حیران ہو رہے ہین (ناظم)

مولوی پر پڑی۔ انجام آتہم کے مباہلہ مین ان کا نام بہی موجود ہے۔ جس کا اسے تو پتہ نہ تہا لیکن خدا وند قدیر نے انکی آفت گرائی۔

۲۴ اپریل ۱۹۰۷ء کو عدالت عالیہ چیف کورٹ پنجاب مین تولیت جامع مسجد صدر بازار چھاونی سیالکوٹ کا مقدمہ اور احمدیوں کی

فتح

شکر صد شکر ہوئی فتح نمایاں اپنی
شر اعدا سے بھی جہان ہراساں اپنی

یوں ہی ناحق تھے وہ الجھے ہوئے دین ار لئے
بڑھ کے کم ظرفی کہاتے رہے ناداں اپنی

ان مین کوئی بھی شرافت کا نہ حامی دیکھا
اُن کے افعال سے تھی عقل پریشان اپنی

باز آئے نہ کبھی اپنی خودی سے ناداں
دیتے ایذا مین رہے جان تھی حیراں اپنی

خوف تھا دلون مین نہ حمیت کا خیال
رکھی کچھ بھی نہ جفا مین حد و پایاں اپنی

ان کا ہر وقت ستم اور جفا تھا شیوہ
شفقت و مہر و وفا تھی ہمین شایاں اپنی

ان کی بے راہی سے ہر وقت مصیبت تھی لگی
دل تردد مین تھا اور چشم تھی گریاں اپنی

قوم تھی مضطرب اور سخت تکبر مین عدو ...
رستگاری کے لئے جان تھی خواہاں اپنی

حضرت حق مین مسیحا تھے دعا مین مصروف
بے نیازی کے سبب قوم تھی ترساں اپنی

ناگمان حضرت حق سے ہوا رحمت کا ظہور
یعنی اُمید برائی جو تھی پنہان اپنی

فیصلہ حق نے کیا اپنے کرم سے بہتر
سینکے اعدا ہوئے رخصت وہی حرمان اپنی

بیقراری کے عوض اس نے عطا کی راحت
اس کے احسان پہ سو جان ہو قربان اپنی

گھر ہوا اب تو رقیبون سے خدا کا خالی
اس نے دکھلائی ہمین مہر فراواں اپنی

اٹھ گئے کتنے جفا کار جہان سے اپنے
لے گئے گور مین وہ ساتھ ہی خوشیا ن اپنی

حسرت دل کے سوا کچھ بھی انہین ہاتھ آیا؟
پہونچے مدفن مین لئے نعش رفیقان اپنی

یہ ہی ہوتا ہے ستمگار کا انجام اخیر
کرتا دشوار ہے وہ منزل آساں اپنی

تھی غرض ان کی غریبون کا ستانا ورنہ
طبع رکھتے تھے وہ خود دیں سے گریزاں اپنی

سینکڑون دشمن دین اور ادھر اک جان
صبر تھا شیوہ کہ جان اُس پہ تھی نازاں اپنی

ظالمون نے تو کیا تھا ہمیں از حد رسوا
پر عنایت ہوئی مولا کی نگہبان اپنی

کافر و ملحد و بے دین ہین کہتے تھے
آج اُن پر بھی کھلی خوبی ایمان اپنی

جو تھے کافر انہین رحمت سے نوازا حق نے
اور رہے دیکھتے رسوائی مسلمان اپنی

کفر بہتر ہے ہمیں ایسی مسلمانی سے
جس سے سو بار ہزیمت ہو نمایان اپنی

اپنے ایمان کی ہے یہ ہی نشانی لاریب
نصرت حق سے جماعت ہوئی شاداں اپنی

حق نے ثابت کیا ایمان ہے کن کا محکم
قوم ہے کون سی اسلام سے عُریاں اپنی

کہن مومن ہین ہوئے کون ہین حق سے بیزار
ان کو بتلاتی ہے خود جان پشیمان اپنی

اب بھی کافر کہیں گر ہمکو تو کیا شکوہ ہے
ان کو آتی ہے نظر صورت کفراں اپنی

کیا نشان ان کو دکھایا ہے خدا نے روشن
رشد ہو ان مین تو اب چھوڑ دین ہذیان اپنی

ان کے انصار براہیم تھا، اللہ سے تھے
خوب دکھلاتے رہے ہمت مردان اپنی

جھوٹ کے تیغے تھے ناحق پہ کمربستہ تھے
حق نے دکھلائی انہین ذلت و خسران اپنی

ہو کے باطل کے پرستار پھرے صدی ... سے
اُن پہ ہر پہلو سے ثابت ہوئی بُرہان اپنی

بڑھ کے آتے رہے میدان سے پٹ کے نکلے
اہل حق نے بھی دکھائی انہین جولان اپنی

شوخیان ... کین مگر انجام کر ...
لے گئی گو سے ظفر جیت کے چوگان اپنی

کامیابی انہین کیون ہوتی الٰہی ہم پر
لکھ چکے فتح تھے جب عیسی دوران اپنی

نیز اللہ کا نصرت سے یہی وعدہ تھا
فوقیت پائین گے اعدا پہ مریداں اپنی

نصرت حق نے دکھایا ہمین جلوہ اپنا
اس کی رحمت سے بڑھی قوت ایماں اپنی

اپنا مقصد بھی مبارک تھا حمایت حق کی
ورنہ ملتا نہین رسم بزرگان اپنی

ننگ و ناموس مری عزت و شرف تشابہ
قابلیت یہی ہے اور وضع شریفان اپنی

ہوں نسب زن گلہ بستان کرشن گوپال
ذات پوچھو تو بتاؤن گا مسلمان اپنی

یہی کافی ہے فضیلت کہ ... ہوں مردم
جان کہنے شیفتہ مہدی دوران اپنی

ہوں غلام شہ ابرار رسول اکرم
ہستی رکھتا ہون فدائے شہ شاہان اپنی

ہے دعا ... دل ... مبارک الفت
نور جان اپنا ہے وہ شمع شبستان اپنی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	ایک ماہ ۴ بار	ایک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

یہ اُجرت جو ہر حالت پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری در فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

ڈائری

القول الطیب

فطرت آریہ ۱۱ - جون ۱۹۰۷ء - فرمایا - ہمارا ایک پرانا واقف ہندو ہے - اس کا خط آیا تھا - کہ آریہ لوگ دراصل گورنمنٹ کے خیرخواہ ہیں - سرکار کو غلط فہمی ہوئی - مین نے اُسے خط لکھا ہے - یہ تمہاری غلطی ہے کہ آریہ سرکار کے خیرخواہ ہین - اس سلوک کو دیکھا جائے - جو گورنمنٹ نے ان کے ساتھ کیا ہے - کہ انکو اعلیٰ تعلیم دی ہے اور تمام معزز عہدون پر انکو ممتاز کیا ہے اور دفاتر ان سے بھر دئے ہین اور پھر اس سلوک کو دیکھا جائے جو کہ اب انہون نے گورنمنٹ کے ساتھ کیا ہے تو ظاہر ہوتا ہے - کہ یہ لوگ گورنمنٹ کے صرف بدخواہ ہی نہین بلکہ نمک حرام بھی ہین اور معلوم ہوتا ہے - کہ آریون کی فطرت مین یہ بدی ہے - کہ اپنے محسن کے ساتھ ایسی بدسلوکی کرین -

فرمایا - مین نے اس کو صلاح دی ہے - کہ تم اپنا تعلق آریون سے بالکل علیحدہ کرلو -

ناجائز وعدہ ایک شخص کی درخواست پیش ہوئی - کہ میری ہمشیرہ کی منگنی مدت سے ایک غیر احمدی کے ساتھ ہوچکی ہے - اب اس کو قائم رکھنا چاہیئے یا نہین - فرمایا ناجائز وعدہ کو توڑنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی تھی - کہ شہد نہ کھائین گے - خداتعالیٰ نے حکم دیا - کہ ایسی قسم کو توڑ دیا جاوے - علاوہ ازین منگنی تو ہوتی ہی اسی لئے ہے - کہ اس عرصہ مین تمام حسن و قبح معلوم ہو جاوین - منگنی نکاح نہین ہے - کہ اس کا توڑنا گناہ ہو -

مشاعرہ ایک جگہ بعض شاعرانہ مذاق کے دوست ایک انجمن مشاعرہ قائم کرنا چاہتے تھے اس کے متعلق حضرت سے دریافت کیا گیا - فرمایا - یہ تضیع اوقات ہے - کہ ایسی انجمنین قائم کی جاوین - اور لوگ شعر بنانے مین مستغرق رہین - ہان یہ جائز ہے - کہ کوئی شخص ذوق کے وقت کوئی نظم لکھے - اور اتفاقی طور پر کسی مجلس مین سنائے - یا کسی اخبار مین چھپوائے - ہمنے اپنی کتابون مین کئی نظمین لکھی ہین - مگر اتنی عمر ہوئی - آج تک کبھی کسی مشاعرہ مین شامل نہین ہوئے - مین ہرگز پسند نہین کرتا - کہ کوئی شاعری مین اپنا نام پیدا کرنا چاہے ہان اگر حال کے طور پر نہ صرف قال کے طور پر اور جوش روحانی سے اور نہ خواہش نفسانی سے کبھی کوئی نظم جو مخلوق کے لئے مفید ہوسکتی ہو - لکھی جائے تو کچھ مضائقہ نہین - مگر یہی پیشہ کر لینا ایک منحوس کام ہے -

نشانات ۱۷ - اپریل ۱۹۰۷ء - قبل از ظہر فرمایا - اسد تعالےٰ کی قدرتین اس کے نشانات کے ذریعہ سے ظاہر ہو رہی ہین - اگر یہ معجزات اور نشانات جو اس وقت ظاہر ہو رہے ہین - ایک شخص کے ایمان کے واسطے کافی نہین - تو پھر کسی نبی کے ماننے کے واسطے کوئی راہ دنیا مین باقی نہین رہتی - اگر معجزات اور خوارق کسی کی سچائی کے واسطے کافی نہین تو پھر کسی نبی کے ثبوت کے واسطے کوئی دلیل قائم نہین رہتی -

ٹھٹھا کرنے کا انجام ایک شخص کا ذکر تھا کہ جو سلسلہ حقہ کے ساتھ ہنسی کیا کرتا تھا - اور اب طاعون مین اس کا پوتا اور بیٹا مرگیا ہے - فرمایا - خدا کے رسولوں کے ساتھ ہنسی کرنے والا مرتا نہین - جب تک کہ وہ نشانات کا نمونہ اپنے پر وارد ہوتا ہوا نہ دیکھ لے -

خدمت دین ۱۴ / مئی ۱۹۰۷ء - ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ حضور نے حقیقۃ الوحی کے لکھنے اور پروفون کے بار بار پڑھنے مین بہت محنت اٹھائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بار بار حضور کی طبیعت علیل ہو جاتی ہے اب حضور چند روز بالکل آرام فرماوین اور پڑھنے لکھنے کے کام کو بالکل ترک فرماوین - حضرت نے جواب مین فرمایا - ہماری محنت ہی کیا ہے - ہمین تو شرم آتی ہے جب کہ صحابہ کی محنتون کی طرف نگاہ کرتے ہین کہ کس طرح خوشی کے ساتھ انہون نے خدا کے راہ مین اپنے سر بھی کٹوا دئے -

تواضع ۵ / مئی ۱۹۰۷ء - فرمایا - تواضع اور مسکنت عمدہ شئے ہے - جو شخص باوجود محتاج ہونے کے تکبر کرتا ہے - وہ کبھی مراد کو نہین پا سکتا - مومن کو چاہیئے کہ عاجزی اختیار کرے - کہتے ہین کہ جالینوس حکیم ایک بادشاہ کے پاس ملازم تھا - بادشاہ کی عادت تھی کہ ایسی ردی چیزین کھایا کرتا تھا - جن سے جالینوس کو یقین تھا کہ بادشاہ کو جذام ہو جائے گا - چنانچہ وہ ہمیشہ بادشاہ کو روکتا تھا - مگر بادشاہ باز نہ آتا تھا - اس سے تنگ آکر جالینوس وہان سے بھاگ کر اپنے وطن کو چلا گیا - کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ کے بدن پر جذام کے آثار نمودار ہوئے - تب بادشاہ نے اپنی غلطی کو سمجھا اور اس نے انکسار اختیار کیا - اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھایا اور خود فقیرانہ لباس پہن کر وہان سے چل نکلا اور جالینوس کے پاس پہونچا - جالینوس نے اس کو پہچانا اور بادشاہ کی تواضع اُسے پسند آئی اور پورے زور سے اس کے علاج مین مصروف ہوا - تب خدا نے اُسے شفا دی -

استفسارات مع جوابات

(سلسلہ کے لئے نمبر ۲۲ مورخہ ۴ جون ۱۹۰۸ء ملاحظہ فرمائیں)

سوال نمبر ۷ - جب قرآن شریف میں تقتلون الخ بھی آیا ہے تو انبیاء کا بچ جانا ان کی سچائی کا کیونکر ثبوت ہو سکتا ہے؟

جواب - اصل میں آپ سوچ کر سوال نہیں کرتے - ورنہ کیا آپ کے خیال میں باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں دشمنوں اور قاتلوں کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح سلامت بچ رہنا ان کی صداقت کی دلیل نہیں؟ اگر یہی سچ ہے جو آپ فرماتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ اس کو بطور معجزہ کیوں بیان کرتا ہے۔

سنئے صاحب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از جوش مخالفین بے بسی اور بے کسی کی حالت میں یہ دعوے کیا تھا کہ زمین و آسمان کے خالق نے مجھے کہا ہے - کہ واللہ یعصمک من الناس - یعنی مولا کریم - ان سب الزامات اور اتہامات سے جو یہ مخالف تجھ پر لگاتے ہیں - تیرا معصوم ہونا ثابت کر دیگا اور باوجود ان کے طرح طرح کے بد ارادوں اور قتل کے منصوبوں کے تجھے صحیح سلامت بچائے رکھے گا - اب اگر ویسا ہی ظہور میں آ گیا - جیسے پہلے فرمایا گیا تھا - تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر بڑی بھاری دلیل ہے یا نہیں؟

ان جن نبیوں نے قبل از وقت ایسا دعوے نہیں کیا اور خدا تعالیٰ نے قاتلوں کے قتل سے بچ جانے کو ان کی صداقت کی دلیل نہیں گردانا تو وہاں ہم بھی بطور دلیل کے پیش نہیں کریں گے - مگر حضرت مسیح موعود کو آج سے تیس برس پہلے سے خدا تعالیٰ کا حکم ہے - کہ واللہ یعصمک من الناس اور انی مھین من اراد اہانتک - اور یہ ایسے طور سے ظہور میں آ رہا ہے - جس کی نظیر پہلے نبیوں میں تلاش کرنا ایک امر محال ہے اور پھر میرے خیال میں تقتلون النبیین کے یہ معنی نہیں ہیں - کہ حقیقت میں ہی نبی قتل کئے گئے بلکہ ساری آیتہ اس طرح سے ہے کہ وہ لوگ اللہ کی آیات کو جھٹلاتے اور نبیوں کو قتل کرتے - اب آپ جانتے ہوں گے - کہ اللہ کی آیات حقیقت میں جھوٹی نہ ہو گئیں تھیں - صرف لوگوں نے جھٹلانے کی کوشش کی تھی - ایسے ہی لوگوں نے ان نبیوں کے قتل کرنے کی کوششیں کیں اور اپنا پورا زور لگایا مگر وہ حقیقت میں قتل نہیں کر سکے - صرف اپنے زعم باطل میں انہوں نے آیات اللہ کو جھٹلا بھی دیا اور انبیاء کو بھی قتل کر دیا - مگر سچی بات یہی ہے وما قتلوہ یقیناً - و انا لننصر رسلنا - والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ومن اصدق من اللہ قیلا - اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہیئے - کہ قتل ایک وسیع لفظ ہے اور اس کے بہت سے معنے ہیں یعنی اس کے صرف یہی معنے نہیں کہ کسی آلہ سے سر دھڑ جدا کیا جاوے بلکہ ذلت اور رسوائی کے معنے بھی ہیں اور یقتلون مضارع کا صیغہ ہے اس لئے اس کے معنے ہوئے - کہ وہ کرتے ہیں یا کریں گے۔

سوال نمبر ۸ - کسی کی موت یا بیماری یا زلزلہ وغیرہ کی خبر دینا نجومیوں سے کیوں ممکن ہو رہا ہے - حالانکہ قرآن کریم میں ہے - لا یظھر علی غیبہ احدا - الخ

جواب - فلا یظھر علی غیبہ احدا الخ کے معنے ہیں کہ خدا اپنا کھلا کھلا اور صاف صاف غیب بجز اپنے رسولوں کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا اور اس کثرت سے کرتا ہے کہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس کی پیشگوئیوں کا منبع کوئی علیم و خبیر ذات ہے اور قرآن مجید میں یہ بھی لکھا ہے کہ سورج چاند وغیرہ اجرام سماوی سے ہم بہت سے حالات بتا سکتے ہیں کیونکہ ان کی منازل مقرر ہیں - مگر وہ وحی کی طرح یقینی نہیں ہوتے - اور پھر نجومی یہ نہیں کہا کرتے کہ ہمنے خدا کے غیب پر اطلاع پائی ہے اور نہ ہی وہ اقتداری پیشگوئیاں کر سکتے ہیں بلکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ انسانی طاقت کے اندر ہوتا ہے اور پھر یہ بھی سچ ہے - کہ بعضوں کو روحانی مشق کرنے سے بعض باتیں معلوم ہو سکتی ہیں - ان باتوں کے تصفیہ کے لئے حضرت صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی کا مطالعہ فرماویں - میں کیا اور میری ہستی کیا کہ جواب دوں - میرے جوابات میں اگر کوئی ایسی بات ہو گی - جو حضرت مسیح موعود کے منشاء کے برخلاف ہو گی تو میں بخوشی اپنی غلطی کا اقرار کر کے واپس لے لونگا - والسلام

خاکسار محمد ظہیر الدین احمدی ساکن اروپ حال وارد قادیان

چندہ برائے مدرسہ بمعرفت طلباء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - جن لڑکوں کو ایام رخصت میں چندہ فراہمی کے لئے مقرر کیا گیا تھا ان میں سے بعض کی چٹھیاں میرے پاس آئی ہیں - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چندہ کے اکٹھا کرنے میں بڑی سرگرمی سے مشغول ہیں - چنانچہ ایک طالب علم کی چٹھی ارسال خدمت کرتا ہوں - جو کہ ضلع سیالکوٹ میں مدرسہ کے لئے چندہ جمع کر رہا ہے امید ہے کہ آپ اس چٹھی کو اخبار میں شائع کر دیں گے - تا کہ اور طلبا بھی اس چٹھی کو پڑھکر اس کی پیروی کرنے کی کوشش کریں - وہ چٹھی حسب ذیل ہے - شیر علی - ہیڈ ماسٹر مدرسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت شریف حضرت مولانا مولوی سرور شاہ صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اب میں اسکول کے چندہ کی بابت جو مجھ کو ہیڈ ماسٹر صاحب سے حکم ملا تھا - کوشش کر رہا ہوں اور اب تک خدا کے فضل سے خوب کامیاب ہوا ہوں اور ہو رہا ہوں آپ میرے لئے دعا کریں - کہ خدا مجھے اس تحریک میں کامیاب کرے اور میں ثواب کا مستحق بنوں اس وقت تک جو خدا نے مجھے اس تحریک میں کامیابی دی ہے - اس کی بابت کچھ عرض کرتا ہوں قادیان سے میں روانہ ہو کر ایک روز لاہور رہ کر سیدہ گاؤں پہونچا - چونکہ میرے پاس اسباب بکثرت تھا اس واسطے سیالکوٹ نہ ٹھیر سکا - پھر چار روز گھوڑہ کر اور سکول کا کام قدرے ختم کر کے سیالکوٹ جمعہ کے روز گیا - کیونکہ میں نے خیال کیا - کہ جمعہ کے روز تمام احمدی جماعت شہر سیالکوٹ میں ایک جگہ جمع ہو گی اس واسطے جمعہ کا دن خوب موزوں ہے - وہاں پہونچکر پہلے پہل میں سید حامد علی شاہ صاحب کے مکان پر گیا اور ان سے تمام حال کہا وہ بہت خوش ہوئے کہ یہ طریقہ بہت اعلیٰ درجہ کا ہے اور میں اس طریقہ کے رائج کرنے پر بزرگان قادیان کا نہایت مشکور ہوں کیونکہ اس طریقہ سے ہم ہر ایک چیز وہاں بھیج سکتے ہیں - پھر نماز جمعہ میں خطبہ شاہ صاحب نے پڑھا اور وہی آیات قرآنی پڑھیں - جو کہ اس موقعہ پر موزوں تھیں - خطبہ ختم کر کے وہ چٹھی جو کہ میرے پاس تھی تمام جماعت کو پڑھکر سنائی - اور کہا کہ دیکھو گرمی کے دن ہیں اور کس شدت سے گرمی پڑ رہی ہے - لیکن یہ ہمارا پیارا بچہ اس کام کے لئے جو کہ اس کو بزرگان قادیان کی طرف سے حکم ملا ہے ایسی گرمی میں اس کے بہم پہنچانے میں مستعد ہو گیا ہے - اب ہم تمام جمعہ کے بعد اپنے اپنے گھروں میں جا کر آرام کریں گے - لیکن یہ بیچارا ایسی گرمی میں گھر بہ گھر اور گاؤں بہ گاؤں پھرے گا اس واسطے ہمارے لئے سخت بے شرمی ہو گی - اگر ہم اس کی داد نہ دیں گے - الغرض تقریر بہت لمبی چوڑی تھی - لوگوں پر خوب اثر ہوا اور میں اپنے مطلب میں کامیاب ہونے لگا - روپیہ کا ابھی میں ٹھیک اندازہ نہیں لگا سکتا کیونکہ جمع ہو رہا ہے - لیکن پارچات میں مجھے خاصکر خوشی حاصل ہوئی ہے اس وقت تک جو پارچات ہوئے ہیں - وہ تقریباً تعداد میں ۸۰ ہیں - جس میں ہر ایک قسم کے کپڑے ہیں اور بڑے بڑے اعلیٰ درجہ کے ہیں اور چندہ ابھی سیالکوٹ میں ہو رہا ہے - وہاں کی جماعت کو میں نے یہ کہدیا ہے - کہ میں تو ضلع میں چکر لگاتا ہوں اور آپ لوگ جمع کریں - اور ایک فہرست ان کی تیار کرتے جائیں - جب تمام اشیاء جمع ہو جائیں گی تو ان کی ایک ہی رسید میں اس کمیٹی میں دے دونگا - کیونکہ اگر ہر ایک کو رسید دینے لگوں تو نہ تو میرے پاس تنا وقت ہے اور نہ اتنی رسیدیں اس طریقہ کو یہاں تک لوگوں نے پسند کیا ہے کہ ایک صاحب نے بکرا

عندلیب دل کا خطاب چمن قادیان سے

ہے آرزو کہ تجھ مین اک آشیان بناؤن | تری صبا کے جھونکون مین گاؤن چہچہاؤن
بادِ صبا کے صدقے ترے گلون پہ قربان | تری بہار جوبن پر ہو نثار جاؤن
ہو داستان نرالی طرزِ فغان انوکھا | ترے گلون کو اپنا پھر حال دل سناؤن
مری زبان ہو گویا اس تختۂ چمن پر | اک دفتر معانی لکھ کر تجھے دکھاؤن
ترے گلون کی رنگت کثرت مین شان وحدت | اپنا نشیمن ایسا باغ جنان بناؤن
ہے کون ترا مالی وہ باغبان انوکھا | جسے اس کی صنعتون پر مین مرحبا سناؤن
جاکر اُسے یہ کہنا مین تجھ پہ دل سے قربان | پروانگی ہو مجھ کو تیرے چمن مین آؤن
ہو مشتِ خاک اپنی ترے چمن کی مٹی | یہ نقد زندگی بھی رہ مین تری لٹاؤن
یہ دردِ عشق ایسا قاضی کو تو نے بخشا | نقشِ وجود اپنا رہ مین تری مٹاؤن

عبدالقادر کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور

التماس ضروری

اکثر حضرات جب وصیت کا روپیہ روانہ فرماتے ہین تو اسکی تفصیل نہین لکھتے۔ لہذا گذارش ہے۔ کہ آئندہ سے وصیت کا روپیہ براہ راست بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجا کرین اور ماہ و سال کا حوالہ ضرور تحریر فرمایا کرین تاکہ حساب صاف اور درست رہے اور وقت اجراء سارٹیفکیٹ کوئی دقت پیش نہ آوے۔ اور بیرونی انجمن ہائے سلسلہ عالیہ کے سیکرٹری صاحبان کی خدمت مین عرض ہے۔ کہ وہ وصیت کے متعلق روپیہ خود نہ لیا کرین بلکہ موصی صاحبان کو توجہ دلائین۔ کہ وہ اپنی وصیت کا روپیہ براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرماوین۔

الملتمس

سیّد سرور شاہ - نائب ناظم مقبرہ بہشتی - قادیان - ضلع گورداسپور

ہنگو مین غضب الٰہی

نامہ نگار ایزد ورلکھتا ہے کہ ہنگو (ضلع کوہاٹ) مین ایک روز (انہی دنون) ۳ بجے کے وقت مغرب سے ایک گھنگھور گھٹا آئی اور اس سے بجائے باران رحمت کے گویا قہر الٰہی کی بارش ہوئی وہ قہر کیا تھا؟ بیضہ مُرغ کے برابر موٹے موٹے اولے تھے جو اس زور سے پڑ رہے تھے کہ گویا فرشتون کی ایک فوج مخلوق کو تباہ کرنے کی غرض سے ارادتاً پھینک رہی ہے چنانچہ اُس شدید ژالہ باری نے باغات تباہ کر دئے۔ نقصان کا تادم تحریر کوئی اندازہ نہ ہوسکا تھا۔ بہت سے مویشی اور پرند چرند وغیرہ کھیتون اور میدانون مین مُردہ پڑے پائے گئے۔ تمام سڑکون اور راستون پر سنگ مرمر کی گیندین سی لڑک رہی تھین۔ اور اولون سے سطح زمین مستور ہوگئی۔ اسی قسم کی ہولناک ژالہ باری اب کے سال اور بھی کئی جگہ ہوئی ہے۔ بلکہ نواح دہلی کے بعض مقامات مین تو شاید اپریل مین ان سے بھی کہین بڑے بڑے اولے پڑ چکے مین۔ کئی دانے ڈہائی ڈہائی پاؤ کے وزن کئے گئے۔ اور ایک دو کا وزن چار چار پانچ پانچ سیر تک تھا۔ (وکیل)

حسرتناک نظارہ

جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم۔ قبل ازین فصل ربیعہ کی حالت جناب کی خدمت مین عرض کیگئی تھی کہ بہ نسبت سابق آٹھ آن دسوان

حصہ غلہ رہگیا ہے وہ بھی باریک ذرے کیطرح جس کو خریدار پوچھتے ہی نہین۔ زمینداروں بیچارون کی رہی بہی کسر آج ۔ ۳ جون ۱۹۰۶ء کی آٹھ پہر کی موسلہ دہار بارش نے نکال دی اس قدر بارش ہوئی۔ کہ سب جل تھل ہوگیا ہے کہین غلہ کے ڈھیر جو صاف کئے ہوئے یا سینڈ جو تھوڑے صاف کرنے والے باقی تھے۔ پانی پر تیر رہے ہین۔ کہین خرمن کے پُولے پانی کی لہرون کے آگے بہ رہے ہین۔ بھوسہ جو ابھی تک کھلا تھا اس کا نام و نشان نہین رہا۔ اس علاقہ مین ایک سال مین حسب ذیل آفات ارضی وسماوی نازل ہوئین۔ اول پارسال آجکل چری خربوزہ و سبز ترکاری کو کیڑا اگرک وغیرہ نے کھا کر بے نام و نشان کیا۔ از ان بعد سرشف توریہ کثرت سے کاشت کیا گیا۔ کہ اور نہین تو خریف کا معاملہ ہی پورا ہو۔ مگر خوبی قسمت سے وہ بھی تیلے کی (ایک قسم کے کیڑے کی) نذر ہوا۔ سب طرف سے مایوس ہو کر زراعت کنک پر زور لگایا گیا کہ شاید تلافی مافات ہو جائے۔ مگر حیت کی متواتر بارشون سے کنک نے زمین سے اوکھڑ کر اور کچھ کنگی لاکھ کی نذر ہو کر دانہ سے جواب دیا اور ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ اپریل کو ژالہ باری کی باری آئی۔ جس نے چری تمباکو اور بچی کھچی فصل ربیع کا سخت نقصان کیا اور اسی موقعہ پر طاعون ملعون کا دور دورہ ہوا۔ جسکو زمینداروں اور زمیندارون کے کام کرنے والے کمیون کی بھینٹ کا خاص شوق ہے کہین تو گھرون کے گھر ہی خالی ہوگئے کسی کا فرزند کسی کا بھائی کسی کا والد غرض کوئی آدمی اور گھر اس صدمہ شدید سے خالی نہین رہا۔ آخر مئی تک فصل ربیع اپنی عمر طبعی کو پہونچکر جو پہلے ہی بودا تھا۔ سرنگون ہوگئی تھی۔ کسی کسی منچلے اور دلیر زمیندار نے چری۔ تمباکو۔ ترکاری وغیرہ باوجود اس قدر مصائب کے جو کاشت کیا تھا اس کو دو دفعہ ٹڈی دل بادل نے چٹ کر لیا۔ اور آج کی بارش ہیوقت نے آخری فیصلہ کر دیا۔ (زمیندار)

ان دونو واقعات کے درج کرانے سے میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا اور ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناھم بالباساء والضراء لعلھم یتضرعون پر تدبر کرین۔ (الحکم)

بخدمت عالیجناب حضرت اقدس علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش ہے۔ کہ آج رات جو کہ ۱۲ اپریل ۱۹۰۶ء کو شہر گجرات مین غیر معمولی ہوا چلی جس کے ساتھ کچھ بارش تھی اس قدر ہوا کی تیزی تھی۔ کہ دریچون کی بار بار کنڈیان لگائی جاتی تھین۔ پھر کھل جاتی تھین گویا کہ ایک سخت زلزلہ کا کام دیتی تھی اور مکان جنبش کر رہے تھے۔ گویا کہ قیامت برپا تھی اور اس سخت ہوا سے محلہ خوجون مین ایک مکان گر گیا اور تین عورتین اس کے نیچے دب گئین۔ ایک نوجوان لڑکی مُردہ برآمد ہوئی اور دوسری کو صدمہ پہونچا اور ایک طاق کے نیچے آکر بچگئی۔ اس ہوا سے ہر بشر حیرت زدہ ہو رہا تھا۔ اگرچہ مخلوق کی تباہی دیکھ کر اس سلسلہ کے لوگون کا بہت دل کڑتا ہے۔ مگر خدا کے شکر کا ہی مقام ہے۔ کہ جو باتین رسول کے منہ سے نکلین وہ پوری ہوئین کہ طلقت پر طرح طرح کی آفتین آئینگی سو وہ اب ظہور مین آرہی ہین۔ خادم - شیخ الٰہی بخش و رحیم بخش تاجران کتب گجرات پنجاب

صوبا ماچھی نے اللہ دتا موچی والی بھینس مبلغ ایک سو پچاس کو خرید کی۔ ۵ مئی ایک شخص اجنبی صوبا مذکور کے رشتہ دارون کے نام کا دہوکہ دے کر لیگیا کہ مین وہان جاکر روپے بھیجدونگا اس کے بعد نہ روپے نہ بھینس۔ جو شخص اس بھینس یا ٹھگ کا یا ثبوت پتہ دیگا اُسے معقول انعام دیا جائیگا اور جو ہر دو کا پتہ دے اُسے مبلغ اگر الگ الگ دو شخص بتلائین تو انعام نصف نصف دیا جائیگا۔ حلیہ بھینس۔ قد درمیانہ۔ قد دراز۔ رنگ خوب سیاہ۔ چہرہ بڑا گر ہو الما شاخ گنٹھ ہے گردن

رسید زر

۳ جون ۱۹۰۷ء

۱۰۷۷ - غلام حسین صاحب سے ۱ر
۱۹۲۱ - شیخ عبد القادر صاحب سے ۱ر
۱۹۴۰ - فضل الٰہی صاحب سے ۱ر
۵۴۰ - سید حیدر شاہ صاحب سے ۱ر
۱۹۳۱ - شیخ نور اللہ صاحب سے ۱ر
۱۹۳۲ - عطا محمد صاحب سے ۱ر
۱۹۳۶ - چودہری غلام محمد صاحب سے ۱ر

۴ جون ۱۹۰۷ء

۴۳۵ - گلاب الدین صاحب ۳ر

۵ جون ۱۹۰۷ء

۱۳۵۵ - غلام احمد صاحب عہ
۵۶۵ - الٰہی بخش صاحب عہ
۴۲۸ - محمد اسمٰعیل صاحب ۱ر
۴۶۳ - سید محمد قاسم صاحب سے ۱ر

۶ جون ۱۹۰۷ء

۱۶۴۶ - امام الدین صاحب ۸ر
۵۷۱ - بابو چاند خان صاحب سے ۱ر
۴۹۶ عمر الدین و امیر الدین صاحب سے ۱ر
۵۰۱ - محمد دین صاحب عار
۳۶۰ - غلام محمد صاحب سے ۱ر
۱۲۵۶ - کرم الدین صاحب ۸ر

۷ جون ۱۹۰۷ء

۵۱۴ - رحمت اللہ صاحب سے ۱ر
۴۷۲ - امام الدین صاحب ۴ر
۱۴۴۵ - عطا محمد صاحب سے ۱ر
۴۲۴ - منصب علی صاحب سے ۱ر
۳۰۰ - نبی بخش صاحب سے ۱ر

۸ جون ۱۹۰۷ء

۱۷۴ - قربان حسین صاحب سے ۱ر
۱۵۷۵ - غلام محمد صاحب عار
۵۲۶ - سلطان احمد صاحب سے ۱ر
۴۱۰ - میاں محمد علی صاحب سے ۱ر

۱۱ جون ۱۹۰۷ء

۶۴۷ - بابو عطا محمد صاحب سے ۱ر
۵۳۶ - چودہری ملا صاحب سے ۱ر
۴۱۴ - عبد الرحیم صاحب سے ۱ر
۵۷۸ - جیوے خان صاحب عہ
۱۳۹۵ - امام الدین صاحب سے ۱ر

۱۲ جون ۱۹۰۷ء

۹۸۷ - محمد علی صاحب سے ۱ر
۱۵۳۶ - سید نبی شاہ صاحب ۸ر
۱۶۵۳ - اللہ دتا صاحب ۱۲ر
۵۲۰ - محمد حیات صاحب سے ۱ر
۱۶۳۹ - محمد اکبر علی صاحب سے ۱ر
۵۳۶ - عبد المجید صاحب ۸ر

۱۶ جون ۱۹۰۷ء

۱۶۵۷ - عزیز الدین صاحب سے ۱ر
۱۶۵۸ - نور محمد صاحب ۱۲ر
۶۹۷ - عبد الرشید صاحب سے ۱ر
۱۵۱۴ - کرم الدین صاحب ۸ر

۱۷ جون ۱۹۰۷ء

۱۰۶۶ - حبیب احمد صاحب سے ۱ر
۲۸۳ - احمد خان صاحب سے ۱ر
محمد عثمان صاحب
۶۰۷ - اللہ دتا صاحب
حافظ غلام رسول صاحب
بابت ۱۴۵ و ۴۹۲ و ۱۱۲۲
۱۱۳ - ۵

۱۹ جون ۱۹۰۷ء

۱۶۶۳ - شکر اللہ خان صاحب سے ۱ر
۱۰۷۴ - نیاز محمد صاحب عہ

۲۰ جون ۱۹۰۷ء

۱۵۸۴ - میر حسین صاحب سے ۱ر
۲۰۸ - اللہ داد صاحب عار
۱۴۵۸ - احمد نور صاحب ۸ر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

عبد الغنی
فاطمہ بنت محمد حسن
الہیہ محمد حسن
ڈیرک، داخلی جہان، ضلع ...

حاضران بنت محمد حسن فاضل
ڈیرک داخلی جہان ضلع انگ
ڈاکخانہ چونترہ
بڈھے خان - راہوں جالندھر
غلام مصطفیٰ صاحب ۳۱۸ کیدر کاس
والدہ مولوی فیض الدین
صاحب - سیالکوٹ
الہیہ مرزا عبد الکریم صاحب
تاجر - پنچیہ
غلام محمد ولد لبندا - علی پور ملتان
مسمات رحیم بی بی بنت لبندا - 〃
حکیم امام الدین صاحب جموں
عائشہ بی بی زوجہ محمد بخش صاحب
تخت ہزارہ - بھیرہ
عبد اللہ جو - نبدہ پور کشمیر
حسین - گھٹالیاں سترہ پسرور سیالکوٹ
غلام رسول 〃 〃
عنایت 〃 〃
مسمات راجن 〃 〃
حسین خان آنا کوٹ 〃
محمد بخش صاحب کوٹ کنال 〃
مسمات فتح بی بی - بہول
لمونڈی عنایت خان پسرور سیالکوٹ
چودہری محمد حسن 〃 〃
لدہو - گکہ مہاران رعیہ سیالکوٹ
ابراہیم 〃 〃
فتح بی بی بنت نظام الدین 〃
زینب 〃 〃
فتح بی بی بنت دین محمد 〃
فاطمہ بی بی 〃 〃
دین محمد 〃 〃
جلال الدین 〃 〃
محمد دین 〃 〃
امام الدین 〃 〃
حسین بخش 〃 〃
کرم داد - بہورائی ملیان رعیہ سیالکوٹ
فقیر 〃 〃

علی محمد - بہورائی ملیان رعیہ سیالکوٹ
مسمات جواہر بی بی 〃 〃
والدہ فقیر محمد و علی محمد 〃 〃
مسمات حسین بی بی زوجہ
غلام محمد صاحب تواڑہ رعیہ سیالکوٹ
مسمات ہیرو بی زوجہ مہر الدین 〃 〃
مسمات مہر بی بی والدہ محمد حسن 〃 〃
عطاء اللہ - پرنسپورٹ کیدر ۲۴
انبالہ چھاونی
مستری محمد یار - وزیر آباد
احمد دین - 〃
کرم الٰہی صاحب گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
جمعہ 〃 〃
پیرا دتا 〃 〃
بوٹا 〃 〃
ماہی 〃 〃
مہندا 〃 〃
نواب 〃 〃
روشن دین 〃 〃
دین محمد 〃 〃
جہنڈا 〃 〃
تاج محمد 〃 〃
شاہ دین 〃 〃
شہاب الدین 〃 〃
مسمات بہول 〃 〃
ریشم بی بی 〃 〃
حاکم بی بی 〃 〃
غلام حسین 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃
مسمات دوست بی بی 〃 〃
مولوی حیدر صاحب دربہ چینل
ہرام شاہ - ڈرچی
میرزا سالار ہرام شاہ ڈرچی
محمد شان 〃 〃
محمد نقی 〃 〃
حسین بخش - عیدہ نیوہ رعیہ سیالکوٹ
محمد دین 〃 〃

بوٹا - عیدن پورہ رعیہ سیالکوٹ
خدا بخش 〃 〃
محمد دین 〃 〃
مرزا 〃 〃
قاسم 〃 〃
محمد علی 〃 〃
سراج الدین 〃 〃
جواہر 〃 〃
قطب الدین 〃 〃
عبد اللہ 〃 〃
اللہ دتا 〃 〃
بڈھا 〃 〃
نثار اللہ - کالیکے گوجرانوالہ
کرم دین - چہور چہر لالہ موسےٰ گجرات
محمد دین 〃 〃
غلام محمد - کھیمنی نہر قصور - لاہور
محمد اکبر - نیکہ جالندھر
بڈھے خان راہوں 〃
سید دلیر علی - معہ گسیر صالح پور دکن
میران بخش معہ الہیہ سترہ سیالکوٹ
کرم دین گدیان رعیہ 〃
ہدایت اللہ معہ الہیہ گھٹالیاں پسرور 〃
مسمات بہاگن 〃 〃
غلام احمد 〃 〃
حسین خان 〃 〃
نبی بخش 〃 〃
رحیم بی بی فیروز پور
فاطمہ 〃 〃
رحمت 〃 〃
مسمات حشمت 〃 〃
مسمات مہر النسا 〃 〃
مشتاق احمد 〃 〃
عبد الغفور 〃 〃
کریم بی بی الہیہ اللہ دتا - رام نگر جہلم
سرائے سدھو - ملتان
حسین شاہ - اسپ دار سگنلر
گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس لاہور

گلاب معہ الہیہ گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
عبد اللہ 〃 〃
خیر الدین معہ الہیہ 〃 〃
عبد العزیز زرگر سیالکوٹ
ملان گل - خوست
محمد رحیم 〃 〃
مسمات صدیقہ 〃
گل خاتون 〃
جہنڈا معہ الہیہ گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
گامان 〃 〃
کرم دین 〃 〃
حوی معہ الہیہ 〃 〃
حسن بی بی 〃 〃
غلام علی 〃 〃
برکت علی 〃 〃
محمد علی 〃 〃
شاہ سوار 〃 〃
عالم شاہ 〃 〃
اللہ داد 〃 〃
عزیز خان 〃 〃
عنایت اللہ 〃 〃
اللہ داد 〃 〃
فضل کریم - باز ید چک - گوردا سپور
گل محمد معہ الہیہ - ڈہری سیداں ضلع جہلم
مقیم اللہ 〃 〃
کامل 〃 〃
محمد دین 〃 〃
مقبل 〃 〃
مسمات وزدن کوٹ قیسرانی
ڈیرہ غازی خان
مسمات رحمت 〃 〃
اللہ دتا - شادیوال خورد گجرات
اردو زبان محمد ارشد یعقوب
سیالکوٹ
مسمات حکیم بی بی - کہاریاں
ضلع گجرات

مفصلۂ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے طلب فرماؤ

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں یکم جولائی تک رعایت کیگئی ہے۔ اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت ۸ عہ مجلد ۱۲ ہے۔ درثمین مجلد ۸ غیر مجلد ۶ سے ملیگی

احباب وقت کو ہاتھ سے نہ دین

نور الدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہین

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر ہذا کی سے ملسکتی ہین چشمہ مسیحی ۳ ر لغات القرآن جلد دوم حصہ انگریزی صفحہ) سید عبد الحق عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے۔ اور درحقیقت ان کتابون کا عام طور پر ملک مین شائع ہونا ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگون مین تقسیم کرین۔ تو حقیقتاً موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہین۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کا بہت ہی کم علم ہے۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان سے کہتے ہین لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست مین وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے۔ اور علم لغات قرآن نہایت ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی۔ سورۂ لیسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین۔ اس کے نکات ایک روپیہ مین بھی گران نہین۔ قیمت ۱ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے۔ قابل دید ہے قیمت ۸ ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۰ ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین۔ قیمت ۱۲ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح | اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف۔ قیمت ۱ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید مین قیمت ۱ر

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۰ ر

آنہ ڈکشنری۔ طالب علمون کے لئے نہایت مفید۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی۔ الا داد والے۔ قیمت ۰ ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے۔ چھپ کر طیار ہو گیا ہے۔ امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق مین دعائے خیر فرماوین۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدر نے اس عاجز کو دے دیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرماکر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کرکے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کل ممبران جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کے لئے دعا فرماوین ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۴ر۔ این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد۔

المشتہر

عاجز شیخ عبد الرشید۔ مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۱ ۔ سید صاحب کے واسطے انتظام ہو گیا ہے۔ اور کوئی صاحب اس کے متعلق نہ لکھین

۴ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہین اور ایک ریاست مین معزز عہدے پر ممتاز ہین اور اس سلسلہ مین اعلیٰ درجہ کے مخلصین مین سے ہین اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھنے مین آیا ہے ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کرین اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ اس معاملہ مین کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵ ۔ مرد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین۔ مرد خان ایک نیک اور نوجوان ہین۔ خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر) ہو

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال ہین کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم یہی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین۔ اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔

منیجر روزانہ اخبار عام

طریقہ احمدیہ | مصنفہ قاضی اکمل۔ پنجابی منظوم۔ جس مین تمام عقاید احمدیہ و نماز روزہ بالدلائل مذکور ہین۔ قیمت ۱ر

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ے/

ای جہان منتظر خوش باش کاندولستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

۲۲ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۴ جولائی ۱۹۰۷ء

جلد ۶ | نمبر ۲۷

چہ گویم باتو گر آئی چہ یادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا ست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قسم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر ہست خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عسہ

معاونین درجہ اول جنکو اپنا اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صہ

معاونین درجہ دوم جنکو اپنا اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ

عام قیمت پیشگی — ے/

عام قیمت مابعد — للعہ

قیمت فی پرچہ — ۲/

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی ۔ علیحدہ رسید نہ ہوگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے ۔ تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے میں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

عراق عرب مین طوفان

حبل المتین کی تازہ اشاعت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عراق عرب میں اسال ایسا سخت طوفان آیا ہے۔ جسے ثانی طوفان نوح کہنا بے جا نہ ہوگا۔ تقریباً تین مہینے ہوئے کہ دریائے دجلہ وفرات مین اس قدر طغیانی ہوئی۔ کہ پانی زمین کے اوپر بہنے لگا۔ اور بعض جگہ تو پانی ہی پانی ہوگیا۔ یہان تک کہ پورے بند اس زور دار پانی کے مقابلے کی تاب نہ لا سکے۔ اکثر ٹوٹ گئے اور پانی نے ہر طرف عراق کی پست وادیون کو بڑے بڑے نالون کی شکل مین بنا دیا۔ اس پر بھی دجلہ وفرات کے کنارون کا پانی روز مرہ زور پکڑتا گیا۔ حتے کہ عراق کے نالے کثرت آب کے سبب مل کر ایک بڑا دریا بن گئے ہین چونکہ عراق کے تمام شہر سواحل دجلہ وفرات پر واقع ہین۔ اکثر باغون اور کھیتون مین پانی ہی پانی ہوگیا اور سخت نقصان پہونچا۔ بغداد تک کا یہ حال ہے جیسے ایک مین دو جزیرہ ہون جن کی نسبت ہر دم اندیشہ ہے کہ اب ڈوبے اب ڈوبے۔ کربلا اور اور شہرون کا بھی یہی نقشہ ہے۔ اب شط فرست کا پانی صحرائے بغداد پر مسلط ہوگیا ہے اور پرانے شہر کے اطراف مین جو دجلہ کے جنوب مین واقع ہے۔ احاطہ کر لیا ہے۔ شب شنبہ ششم ربیع الثانی کو ایک طوفان ہوا اور ایک طوفان عظیم پانی کا آیا۔ اور جو پانی پہلے رکا ہوا تھا۔ اس طوفان نے اور اس پانی نے مل کر شہر کے گرد کے بند کو توڑ ڈالا ہے۔ صدائے نالہ وشیوا بلند ہوئی تقریباً ۰۰۸ گھر غرق ہو گئے اور سب لوگ اندھیری رات مین اپنی تمام اثاث البیت اور متعلقین کو لئے ہوئے اس محلہ سے اس محلہ مین مارے مارے پھرتے تھے۔ اور یہ گریہ وزاری کرتے تھے۔

(آفتاب)

برہمن بیریہ دہیاگنج (شرقی بنگال) کے بعض نشیبی مواضعات مین سخت سیلاب آیا۔ لوگ بھوکے مر رہے ہین فصلین تباہ ہوگئین اور لوگ بیرونی امداد کے لئے درخواست کر رہے ہین۔

ہیضہ مختتمہ ۱۰ ماہ حال کے اندر کشمیر مین ہیضہ سے ۲۲۹۴ وارداتین اور ۱۳۱۵ اموات ہوئین۔ (وکیل)

طوفان:۔ ۱۲ر جون کو شب کے وقت جہلم مین سخت طوفان گرد آیا۔

زلزلہ:۔ ۱۲ر جون کی شب کے پون بجے ڈونگا گلی (کوہ مری) پر سخت جھٹکا زلزلہ کا محسوس ہوا اور کئی سکنڈ تک رہا تمام آدمی گھرون سے باہر نکل آئے۔ (پیسہ)

سخت زلزلہ:۔ جمیکا اور چلی کے شہر والڈیویا مین ۱۳ر ماہ حال کو سخت زلزلہ آیا۔ جمیکا مین فوج مارے خوف کے میدان مین بھاگ کر نکل آئی اس بھاگ دوڑ مین ۵ آدمی مر گئے۔ ۱۱ آدمی مجروح ہوئے۔ والڈیویا مین بکثرت مکانات گر پڑے (سول اینڈ ملٹری نیوز)

فرد جرم لگائی گئی۔ مسٹر بائیڈ صاحب سپشل مجسٹریٹ لاہور کی عدالت سے ۲۴ر جون کو حسب ذیل فرد قرارداد جرم بنام پنڈی داس مالک وایڈیٹر انڈیا اور بنام دینا ناتھ مالک وایڈیٹر ہندوستان لگائی گئی۔ دفعہ ۱۳۱ دفعہ ۱۲۴ (الف) و ۱۳۵۔ پنڈی داس تم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ تم نے ۲۵ر اپریل کے اخبار مین ایک مضمون سرکار کی ہندوستانی افواج کو بہکانے کے لئے لکھا۔ پنڈی داس نے اقبال جرم نہین کیا۔

دینا ناتھ نے اس جرم کے شائع کرنے مین مدد دی دفعہ ۱۳۴ ـ ۱۳۱ ـ ۱۳۵۔ تعزیرات ہند (پیسہ)

صوبہ۔ شرقی بنگال کے ہنگامون مین مختلف مقامات سے اب تک ۵۵۰ اشخاص کا چالان ہوا ہے ان مین سے ۱۵۴ ثبوت جرم کے بعد سزایاب ہوئے۔ اور ۱۹۰ پر ہنوز مقدمہ چل رہا ہے۔ باقی بے قصور سمجھ کر رہا کئے گئے میمن سنگھ۔ باقر گنج اور ٹپرہ مین تعزیری پولیس بٹھائی گئی ہے اور کئی اور مقامات مین عنقریب بٹھائی جاویگی اضلاع دہلی۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ لائلپور۔ اٹک راول پنڈی کے بعد اب ضلع امرتسر کا نام بھی ان علاقجات کی فہرست مین شامل کر دیا گیا ہے۔ جہان بلا پیشتر اطلاع پبلک پولیٹیکل جلسے کرنے کی ممانعت ہے ضلع امرتسر مین اس امتناعی قانون کا ۱۵ ماہ حال سے نفاذ بھی ہوگیا ہے۔ (وکیل)

پیسہ اخبار "کیا آریہ سماج پولیٹیکل جماعت نہین" کے عنوان کے نیچے لکھتا ہے کس طرح ممکن ہے۔ کہ اس قسم کی جنگی سپرٹ کی تعلیم کے ساتھ جنگی پالیٹکس موجود نہ ہو کیا لاہور کے کسی اور کالج کے طلبا پر بھی ورزش کے میدان مین اتنی مرتبہ ہمعصر کالجون کے طلبا سے مارپیٹ کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ جس قدر کہ ڈی۔ اے وی کالج کے طلبا پر لگایا گیا ہے۔ جس قدر آریہ سماج کے ایڈیٹرون نے جھگڑے اور فساد کئے اور عدالتون مین مقدمہ بازیان ہوئین کسی اور جماعت کے واعظون نے بھی کی ہین۔ بحالیکہ ابھی آریہ سماج والے تعداد مین سب ہمعصر مذاہب سے کم ہین۔ جس قدر مسلسل اخبار اور کتابین حملون اور دل آزار باتون سے پر چند سال مین انہون نے چھاپی ہین۔ کسی اور مذہب نے بھی چھاپی ہین؟

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح آریہ سماج اپنے اخبارات سے پہچانا جا سکتا ہے۔ گو آریہ لیڈر شاید نہ مانین۔ لیکن پبلک بخوبی جانتی ہے کہ پنجابی کس جماعت کا اخبار ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اس کے خریدارون اور معاونون مین پنجاب مین بہت زیادہ آریہ سماج کے ممبر ہین جن دنون لاہور آریہ سماج کے لیڈر ٹریبون پر ناراض ہو گئے تھے۔ کیونکہ اس نے آریہ سماج کا غلام بن جانے سے انکار کیا تھا۔ تو بہت سے آریا ؤن نے ٹریبون کی خریداری چھوڑ دی تھی۔ یہ واقعات یقیناً ٹریبون اور پنجابی کے دفترون سے ثابت ہو سکتے ہین۔ کہ ٹریبون کو جن لوگون نے اس زمانہ مین چھوڑا تھا یا ٹریبون ان سے کوشش کر کے چھڑایا گیا تھا۔ ان مین آریہ سماج کے ممبر کس قدر تھے اور کہ پنجابی کے خریدارون مین پنجاب مین ممبران آریہ سماج کس قدر ہین۔ یہ کہدینا تو آسان ہے کہ پنجابی آریہ سماج کا آرگن نہین اور کہ آریہ سماج کو پنجابی سے کچھ تعلق نہین۔

پنجاب مین جنگی لٹریچر کی بنیاد کن لوگون نے رکھی ہے۔

کشمیر ریلوے۔ ایبٹ آباد سے سرحد کشمیر تک سلسلہ ریلوے کی پیمائش کی منظوری آگئی ہے۔ جو تنگ پٹڑی کی ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحد کشمیر سے لے کر بارہ مولا تک سلسلہ ریلوے ریاست کیطرف سے توسیع کیا جاویگا۔

کوڑ بوٹی۔ مندرجہ عنوان بوٹی طاعون کے دفعیہ مین اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ بوٹی دریا کے بیلون اور تالابون کی کچھون مین کثرت سے ہوتی ہے اور چونکہ اس کا ذائقہ نہایت کڑوا ہوتا ہے اس لئے کوڑ بوٹی کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بوٹے کی گندل فٹ ڈیڑہ فٹ تک اونچی ہوتی ہے۔ پتے اس کے کریلا کی طرح ہوتے ہین مگر اس سے چھوٹے پھول پیلا اور کنگرہ دار ہوتا ہے ایک ایک بوٹے مین ۳ یا ۴ سے زیادہ پھول نہین لگتے۔ جب ماہ کاتک مین گندم بوئی جاتی ہے۔ تو اس کے ساتھ یہ بوٹی بھی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اور گندم کے کاٹے جانے کیوقت یہ بھی خشک ہو کر نابود ہو جاتی ہے۔ (سراج)

در مدحت شان مسیح موعود حضرت اقدس جناب مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشعار غبار دل

مصدر انوار ہے شمس و قمر ۔ مصدر اسلام ہے تاج گہر
مصدر نعمت ہے وہ دولت نشان ۔ مصدر کیاب ہے گوہر نشاں
مصدر چشم بصیرت مرد یک ۔ مصدر نور تجلی ہے چمک
مصدر پنہاں ہے وہ راز خفی ۔ مصدر اسرار ہے وہ منجلی
مصدر فرہاد ہے شیرین زبان ۔ مصدر لیلیٰ ہے وہ مجنون زبان
مصدر صدق و وفا ہے باوفا ۔ مصدر جود و کرم ہے باسخا
مصدر شفقت ہے وہ اہل وفا ۔ مصدر رحمت ہے وہ نور الہدیٰ
مصدر رحمت ہے وہ عالی ہمم ۔ مصدر نعمت ہے وہ والانعم
مصدر ارکان ہے محکم ستون ۔ مصدر عرفان ہے وہ راہ نمون
مصدر اقطاب تاج اولیا ۔ مصدر اقطاب فخر اولیا
مصدر اوصاف ہے صافی نہاد ۔ مصدر ضیا ہے صافی نژاد
مصدر باطن ہے وہ نور الہدیٰ ۔ مصدر ظاہر ہے وہ راہ ہدا
مخزن شعرا ہے فردوسے زبان ۔ مخزن شعرا ہے وہ طوسی زبان
معدن انصاف عادل نوشیروان ۔ معدن حکمت فلاطون زمان

ہادی اسلام ہے عالی تبار ۔ ہادیٔ دین ہے وہ باعز و وقار
مشعل ارکان ہے دار السلام ۔ مشعل دین امامت السلام
السلام اے ماہ رفعت السلام ۔ السلام اے ماہ طلعت السلام
السلام اے ہادیٔ روشن ضمیر ۔ السلام اے بیکسوں کے دستگیر
السلام اے گمرہوں کے رہنما ۔ السلام اے ہادیٔ ہر دو جہان
السلام اے کارساز دردمند ۔ السلام اے چارہ کار دردمند
السلام اے چاکروں کے دین پناہ ۔ السلام اے چاکروں کے بادشاہ
السلام اے عابدوں کے پارسا ۔ السلام اے زاہدوں کے پارسا
السلام اے اولیا کے پیشوا ۔ السلام اے دین احمد پیشوا
السلام اے متقی کے اولیا ۔ السلام اے عالموں کے اصفیا
السلام اے عاجزوں کے دردمند ۔ السلام اے اہل دین کے دردمند

السلام اے فاسقوں کے بیخ کن ۔ السلام اے ظالموں کے بیخ کن
السلام اے کافروں کے بیخ کن ۔ السلام اے مشرکوں کے بیخ کن
السلام اے مولوئے معنوی ۔ السلام اے اصفیا کے متقی
السلام اے دین احمدؐ کے امام ۔ السلام اے شاہ شاہان السلام

آستانہ پر بلا لیجے اب مجھے ۔ اپنی رحمت سے نہ خالی رکھئے
آتش دوری جلاتی ہے مجھے ۔ اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
اے امام وقت تاج اولیا ۔ تیری بیعت کر چکا ہوں رہا

محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری ڈاکخانہ بڈہانہ ضلع مظفر نگر

خاص شکریہ

لنگر اور مدرسہ کے لئے بھی مشکلات کی وجہ سے یکمشت چندہ کے واسطے تحریک کی گئی تھی ۔ بہت سے احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے ۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میں ان سب احباب کا نام بنام شکریہ ادا نہیں کر سکتا مگر خاص طور پر قابل ذکر شملہ کی جماعت ہے ۔ جن کے سکرٹری بابو برکت علی صاحب نے ایک ایک سو روپیہ لنگر اور مدرسہ کے لئے بھیجا ہے ۔ اس کے علاوہ دیگر مدات میں بھی چندہ بھیجا ہے ۔ یہ سب چندہ ماہوار چندوں سے الگ ہے ۔ ان احباب کی خدمت میں جنہوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی ۔ التماس ہے ۔ کہ جلدی توجہ فرماویں ۔ تاکہ منتظمین کی تشویش رفع ہو ۔ چندوں کے لئے بھی سعی کریں ۔ کہ وقت پر پہنچیں ۔ والسلام

محمد علی ۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۲۰ جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت

میں نبی بخش ولد میاں نظام الدین قوم اوان ساکن مسمی آوان تحصیل لاہور حال لاہور کوچہ ددگراں ۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہوتا ہے ۔ لہذا درج نہیں کیا گیا ۔

۴ ۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ کہ میری جائیداد موجودہ جس کی تفصیل یہ ہے ۔ اراضی

۱ ۔ زرعی واقعہ مسمی آوان ڈ ڈیوالہ متعلقہ چاہ معہ چاہ موسومہ منشی نبی بخش والہ جو منظہر کی سالم اور واحد ملکیت ہے ۔

۲ ۔ 1/3 حصہ چاہ معہ اراضی متعلقہ موسومہ چاہ سراج والہ جس کا منظہر مرتہن ہے ۔ 1/2 حصہ چاہ سجادہ والہ معہ اراضی جس کا منظہر مرتہن ہے ۔

۴ ۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ آوان ڈہائی والہ جس میں تین کوٹھی اور ایک دالان معہ زمین سفید و صحن ہے ۔ مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۵ ۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ موضع آوان مذکور مشتمل بر چار کوٹھی یک دالان و یک کنال زمین سفید مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۶ ۔ ایک قطعہ مکان سہ منزلہ پختہ واقعہ محلہ ددگران لاہور جو منظہر کے پاس بعوض ساٹھ روپیہ رہن اور جس میں میری سکونت ہے ۔

۷ ۔ بعض رقوم قرضہ ہائے جو مختلف لوگوں سے لینے ہیں جن کے تمسکات وغیرہ میرے گھر میں موجود ہیں ۔

۸ ۔ میری ماہوار آمدنی تنخواہ کی جو سرکار سے پاتا ہوں اس وقت ساٹھ روپیہ ماہوار ہے ۔ غرضکہ میری کل جائیداد کی تخمینی مالیت اس وقت مبلغ دس ہزار روپیہ کے قریب ہے جن میں اراضیات زرعی واقعہ موضع آوان یار ۔ بھینی یار ۔ لکھو ڈہیر مرل واقعہ پرگنہ لاہور بھی شامل ہیں ۔ اس تمام اپنی جائیداد کے متعلق میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خود وصیت کرتا ہوں کہ اس کا 1/3 حصہ ان اغراض کی تکمیل کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اشاعت اسلام وغیرہ کے لئے قائم فرمائی ہیں ۔ میرے مرنے کے بعد حضور ممدوح یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے ۔ البتہ اس قدر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ جائیداد متفرق ہے اس لئے میں یا میرے ورثاء اگر مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد حضور اقدس یا صدر انجمن احمدیہ مذکورۃ الصدر کو ادا کر دیں تو پھر اس جائیداد کا 1/3 حصہ وصیت کردہ میری یا میرے ورثاء کی ملکیت ہو جاویگا اور میرے مرنے کے بعد اس صورت میں کامل جائیداد متروکہ میری میرے ورثاء کی ملکیت ہوگی اور میرے پسماندگان اگر ایک ہزار روپیہ نقد انجمن مذکور یا حضرت مسیح موعود کو ادا کر دیں تو اس صورت میں بھی جائیداد کامل ان کی ہو جائیگی اور انجمن کے حصہ سے سبکدوش رہیگی ۔

میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میری جائیداد میں جو ترقی و تنزل ہوں گے وہ سب اسی وصیت کے زیر اثر ہوں گے یعنی اس سب کا 1/3 حصہ میرے مرنے کے بعد انجمن مذکورۃ الصدر یا حضرت اقدس کا حق ہوگا لہذا یہ وصیت اس وقت بقائمی ہوش و حواس لکھدی تاکہ سند رہے ۔ فقط ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۲ - جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ - جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

آج حسب معمول میں نے حضرت کیخدمت میں تازہ الہامات دریافت کرنے کے واسطے ایک عرضی بھیجی جو بمعہ جواب کے درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✤ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج انشاء اللہ اخبار کی آخری کاپی لکھی جاویگی حضور تازہ الہامات سے مطلع فرمادیں۔

حضور کی جوتیوں کا غلام عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - کئی دن سے حکمت اور مصلحت اللہ سے کوئی الہام نہیں ہوا - چند روز ہوئے - صرف یہ الہام ہوا تھا۔

اریک زلزلۃ الساعۃ

یعنے میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤنگا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ والسلام

میرزا غلام احمد

اِنّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

ہمارے بھائیوں کو خوب معلوم ہے کہ حضور مسیحیت آپ کا یہ الہام مدت سے ہے اس پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگوں کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے جس کا جواب ریویو آف ریلیجنز کے فاضل ایڈیٹر نے ایسا کافی دیا ہے۔ کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس اعتراض کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ہم ناظرین کے فایدہ کے لئے وہ عبارت درج ذیل کرتے ہیں۔

اس کے شائع ہونے پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگوں کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ کشتی نوح میں کل من فی الدار سے مراد کل پیرو لئے گئے ہیں اور اس کے ثبوت میں کشتی نوح کے یہ الفاظ پیش کئے ہیں یعنی جو شخص میری تعلیم پر پورا عمل کرتا ہے۔ وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے۔ انی احافظ کل من فی الدار - یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوارئ کے اندر ہے۔ میں اس کو بچاؤنگا۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئیے۔ کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں۔ میرے روحانی گھر میں داخل ہیں چنانچہ اس عبارت کو نقل کر کے ایک معترض جو جھوٹ کو شیر مادر سمجھتا ہے۔ لکھتا ہے اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہیں مرے گا۔ افسوس ہے کہ ان لوگوں کی کجدلی یہاں تک بڑھ گئی ہے۔ کہ راستی اور حق کی مطلق کچھ پروا نہیں کرتے۔ ہم ایسے شخص کو بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہیں یہ کہاں سے نتیجہ نکلا کہ کوئی پیرو بھی نہیں مرے گا پھر جہاں سے اس چالاک معترض نے یہ فقرہ لیا ہے۔ اس سے پہلے بڑی وضاحت کے ساتھ سب کچھ بیان کیا گیا ہے۔ دیکھو کشتی نوح کے ابتدا میں ہی حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے لکھا ہے۔ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھا دے۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں"

اب اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تین قسم کے لوگوں کے متعلق ہے۔ اوّل خود مورد وحی علیہ الصلوۃ والسلام - دوم جو شخص اس کے گھر کی چاردیواری کے اندر ہوگا - سوم - اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے اس میں محو ہو جائیگا تیسری قسم کے لوگوں کے متعلق کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ کی شرط ہے اور پھر تھوڑا آگے چل کر اس کی اور بھی تشریح کی ہے۔ اور نسبتاً اور مقابلۃً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہے گا۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں بھی کیس ہو جائے پس کشتی نوح میں دونوں وعدے الگ موجود ہیں۔ مگر یہ دعویٰ کہیں نہیں کیا گیا کہ جو شخص بیعت کریگا۔ اس کو طاعون نہیں ہوگی۔ اس میں شک نہیں کہ الدار کے روحانی معنے بھی ہیں اور جسمانی بھی۔ مگر روحانی معنوں کے لئے یعنی اس صورت میں جب بیعت کرنے والے اس وعدے میں شامل کئے گئے ہیں تو ان کے ساتھ یہ شرط موجود ہے کہ وہ کامل طور پر تعلیم پر چلنے والے اور کامل پیروی اور اطاعت کرنے والے ہوں اور کھلے الفاظ میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو

درمدحت شان مسیح موعود حضرت اقدس جناب مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اشعار غبار دل

مصدر انوار ہے شمس و قمر | مصدر اسلام ہے تاج گہر
مصدر نعمت ہے وہ دولت نشان | مصدر کیاب ہے گوہر فشاں
مصدر چشم بصیرت مردمک | مصدر نور تجلی ہے چمک
مصدر پنہاں ہے وہ راز خفی | مصدر اسرار ہے وہ منجلی
مصدر فرہاد ہے شیریں زبان | مصدر لیلیٰ ہے وہ مجنوں زبان
مصدر صدق و وفا ہے با وفا | مصدر جود و کرم ہے با سخا
مصدر شفقت ہے وہ اہل وفا | مصدر رحمت ہے وہ نور الہدیٰ
مصدر حمت ہے وہ عالی ہمم | مصدر نعمت ہے وہ ذوالنعم
مصدر ارکان ہے محکم ستون | مصدر عرفان ہے وہ راہ نمون
مصدر اقطاب تاج اولیا | مصدر اقطاب فخر اولیا
مصدر اوصاف ہے صافی نہاد | مصدر انبیا ہے صافی نژاد
مصدر باطن ہے وہ نور الہدیٰ | مصدر ظاہر ہے وہ راہ ہدا
مخزن شعرا ہے فردوسی زمان | مخزن شعرا ہے وہ طوسی زماں
معدن انصاف عادل نوشیرواں | معدن حکمت فلاطون زماں

ہادی اسلام ہے عالی تبار | ہادی دین ہے وہ باعزّ و وقار
مشعل ارکان ہے دارالسلام | مشعل دین امامت السلام
سلام اے ماہ رخت السلام | السلام اے ماہ طلعت السلام
سلام اے ہادی روشن ضمیر | السلام اے بیکسوں کے دستگیر
سلام اے گمرہوں کے رہنما | السلام اے ہادی ہر دو جہاں
سلام اے کارساز دردمند | السلام اے چارہ کار دردمند
سلام اے چاکروں کے دیں پناہ | السلام اے چاکروں کے بادشاہ
سلام اے عابدوں کے پارسا | السلام اے زاہدوں کے پارسا
سلام اے اولیا کے پیشوا | السلام اے دین احمد پیشوا
سلام اے متقی کے اولیا | السلام اے عالموں کے اصفیا
سلام اے عاجزوں کے دردمند | السلام اے اہل دین کے دردمند

سلام اے فاسقوں کے بیخ کن | السلام اے ظالموں کے بیخ کن
سلام اے کافروں کے بیخ کن | السلام اے مشرکوں کے بیخ کن
سلام اے مولوئے معنوی | السلام اے اصفیا کے متقی

آستانہ پر بلا لیجے مجھے | اپنی رحمت سے نہ خالی رکھئے
آتش دوری جلاتی ہے مجھے | اور تپ ہجران ستاتی ہے مجھے
اے امام وقت تاج اولیا | تیری بیعت کر چکا ہوں میں ریا

محمد اشرف بیگ زمیندار موضع چندہیری ڈاکخانہ بوڈہانہ ضلع مظفر نگر

خاص شکریہ

لنگر اور مدرسہ کے لئے بھی مشکلات کی وجہ سے یکمشت چندہ کے واسطے تحریک کی گئی تھی۔ بہت سے احباب نے اس پر توجہ فرمائی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء میں ان سب احباب کا نام بنام شکریہ ادا نہیں کر سکتا مگر خاص طور پر قابل ذکر شملہ کی جماعت ہے۔ جن کے سکرٹری بابو برکت علی صاحب نے ایک ایک سو روپیہ لنگر اور مدرسہ کے لئے بھیجا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر مدات میں بھی چندہ بھیجا ہے۔ یہ سب چندہ ماہوار چندوں سے الگ ہے۔ ان احباب کی خدمت میں جنہوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ التماس ہے۔ کہ جلدی توجہ فرماویں۔ تاکہ منتظمین کی تشویش رفع ہو۔ چندوں کے لئے بھی سعی کریں۔ کہ وقت پہ پہونچیں۔ والسلام

محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۷ر جون ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیّت

میں نبی بخش ولد میاں نظام الدین قوم اراں ساکن سمی آوان تحصیل لاہور حال لاہور کوچہ ددگراں۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہوتا ہے۔ لہذا درج نہیں کیا گیا۔

۲۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد موجودہ جس کی تفصیل یہ ہے۔ اراضی منشی نبی بخش والا جو منظہر کی سالم اور واحد ملکیت ہے۔ ½ حصہ چاہ معہ اراضی متعلقہ موسومہ چاہ سراج والا جس کا منظہر مرتہن ہے۔ ½ حصہ چاہ سجاد والا معہ اراضی جس کا منظہر مرتہن ہے۔

۴۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ آوان ڈہائی والا جس میں تین کوٹھی اور ایک دالان معہ زمین سفید صحن ہے۔ مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۵۔ ایک قطعہ حویلی واقعہ موضع آوان چار مشتمل بر چار کوٹھی ایک دالان و یک کنال زمین سفید مالیت چار سو روپیہ تخمیناً

۶۔ ایک قطعہ مکان سہ منزلہ پختہ واقعہ محلہ ددگراں لاہور جو منظہر کے پاس بعوض ساٹھ روپیہ رہن اور جس میں میری سکونت ہے۔

۷۔ بعض رقوم قرضہ ہائے جو مختلف لوگوں سے لینے ہیں جن کے تمسکات وغیرہ میرے گھر میں موجود ہیں۔

۸۔ میری ماہوار آمدنی تنخواہ کی جو سرکار سے پاتا ہوں اس وقت ساٹھ روپیہ ماہوار ہے۔ غرضکہ میری کل جائداد کی تخمینی مالیت اس وقت مبلغ دس ہزار روپیہ کے قریب ہے جن میں اراضیات زرعی واقعہ موضع آوان یار بھینی یار۔ لکھو ڈہیر مرل واقعہ پرگنہ لاہور بھی شامل ہیں۔ اس تمام اپنی جائداد کے متعلق میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خود وصیت کرتا ہوں کہ اس کا ⅒ حصہ ان اغراض کی تکمیل کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اشاعت اسلام وغیرہ کے لئے قائم فرمائی ہیں۔ میرے مرنے کے بعد حضور ممدوح یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یا صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ البتہ اس قدر لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چونکہ جائداد متفرق ہے اس لئے میں یا میرے ورثاء اگر مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد حضور اقدس یا صدر انجمن احمدیہ مذکورۃ الصدر کو ادا کر دیں تو پھر اس جائداد کا ⅒ حصہ وصیت کردہ میری یا میرے ورثاء کی ملکیت ہو جائیگا اور میرے مرنے کے بعد اس صورت میں کامل جائداد متروکہ میری میرے ورثاء کی ملکیت ہوگی اور میرے پس ماندگان اگر ایک ہزار روپیہ نقد انجمن مذکور یا حضرت مسیح موعود کو ادا کر دیں تو اس صورت میں بھی جائداد کامل ان کی ہو جائیگی اور انجمن کے حصہ سے سبکدوش رہیگی۔

میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ آج کی تاریخ کے بعد میری جائداد میں جو ترقی و تنزل ہوں گے وہ سب اسی وصیت کے زیر اثر ہوں گے یعنی اس سب کا ⅒ حصہ میرے مرنے کے بعد انجمن مذکورۃ الصدر یا حضرت اقدس کا حق ہوگا لہذا یہ وصیت اس وقت بقائمی ہوش و حواس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۲ ۔ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۴ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

آج حسب معمول میں نے حضرت کی خدمت میں تازہ الہامات دریافت کرنے کے واسطے ایک عرضی بھیجی جو بمعہ جواب کے درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✤ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

حضرت اقدس مرشدنا و ہدینا مسیح موعود و مہدی معہود

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آج انشاء اللہ اخبار کی آخری کاپی لکھی جاویگی حضور تازہ الہامات سے مطلع فرماویں ۔

حضور کی جوتیوں کا غلام عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ کئی دن سے حکمت اور مصلحت اللہ سے کوئی الہام نہیں ہوا ۔ چند روز ہوئے ۔ صرف یہ الہام ہوا تھا ۔

اریک زلزلۃ الساعۃ

یعنی میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو قیامت کا نمونہ ہو گا ۔ والسلام

میرزا غلام احمد

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

ہمارے بھائیوں کو خوب معلوم ہے کہ حضور مسیحیت آب کا یہ الہام مدت سے ہے اس پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگوں کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے ۔ جس کا جواب ریویو آف ریلیجنز کے فاضل ایڈیٹر نے ایسا کافی دیا ہے ۔ کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لئے اس اعتراض کا فیصلہ کر دیا گیا ہے ہم ناظرین کے فائدہ کے لئے وہ عبارت درج ذیل کرتے ہیں۔

اس کے شائع ہونے پر بعض مخالفین نے کم فہمی سے اور بعض نے حسب عادت محض لوگوں کو دہوکہ دینے کے لئے یہ اعتراض کیا ہے ۔ کہ کشتی نوح میں کل من فی الدار سے مراد کل پیرو لئے گئے ہیں اور اس کے ثبوت میں کشتی نوح کے یہ الفاظ پیش کئے ہیں " پس جو شخص میری تعلیم پر پورا عمل کرتا ہے ۔ وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے ۔ انی احافظ کل من فی الدار ۔ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے ۔ میں اس کو بچاؤں گا ۔ اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے ۔ کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں ۔ میرے روحانی گھر میں داخل ہیں چنانچہ اس عبارت کو نقل کر کے ایک معترض جو جھوٹ کو شیر مادر سمجھتا ہے ۔ لکھتا ہے اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہیں مرے گا ۔ افسوس ہے کہ ان لوگوں کی کجدلی یہاں تک بڑھ گئی ہے ۔ کہ راستی اور حق کی مطلق کچھ پروا نہیں کرتے ۔ ہم ایسے شخص کو بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کیا کہیں یہ کہاں سے نتیجہ نکلا کہ کوئی پیرو کبھی نہیں مرے گا پھر جہاں سے اس چالاک معترض نے یہ فقرہ لیا ہے ۔ اس سے پہلے بڑی وضاحت کے ساتھ سب کچھ بیان کیا گیا ہے ۔ دیکھو کشتی نوح کے ابتدا میں ہی حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے ۔ خدا نے چاہا ہے ۔ کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھا دے ۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہو گا ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے ۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں "

اب اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تین قسم کے لوگوں کے متعلق ہے ۔ اوّل خود مورد وحی علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ دوم جو شخص اس کے گھر کی چار دیواری کے اندر ہو گا ۔ سوم ۔ اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے اس میں محو ہو جائیگا تیسری قسم کے لوگوں کے متعلق کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ کی شرط ہے اور پھر تھوڑا آگے چل کر اس کی اور بھی تشریح کی ہے ۔ اور نسبتاً اور مقابلۃً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل رہے گا ۔ گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو خدا کے علم میں ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت میں بھی کیس ہو جائے پس کشتی نوح میں دونوں وعدے الگ موجود ہیں ۔ مگر یہ دعویٰ کہیں نہیں کیا گیا کہ جو شخص بیعت کریگا ۔ اس کو طاعون نہیں ہو گی ۔ اس میں شک نہیں کہ الدار کے روحانی معنے بھی ہیں اور جسمانی بھی ۔ مگر روحانی معنوں کے لئے یعنی اس صورت میں جب بیعت کرنے والے اس وعدے میں شامل کئے گئے ہیں تو ان کے ساتھ یہ شرط موجود ہے کہ وہ کامل طور پر تعلیم پر چلنے والے اور کامل پیروی اور اطاعت کرنے والے ہوں اور کھلے الفاظ میں یہ بھی لکھا گیا ہے ۔ کہ ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے جو

خدا کے علم میں ہو۔ ان میں سے بعض لوگ اس بیماری سے مر بھی جائیں گے۔ پس جہاں تک دار کے جسمانی معنے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے کھلے رنگ میں اس پیشگوئی کو پورا فرمایا اور کوئی شخص نہیں جو کہہ سکتا ہو کہ باوجود قادیان میں کئی دفعہ طاعون کے نمودار ہونے کے اس دار کے رہنے والوں میں سے جو قریب سو کے پہونچ جاتے ہیں ایک شخص بھی مرا۔ باقی رہے دار کے روحانی معنے۔ سو اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ کہ کون وہ شخص ہے۔ جو اس وعدہ میں آتا ہے ہاں جس رنگ کے معنے ہوں اسی رنگ میں پیشگوئی پوری ہوئی

وصیت کنندگان سلسلہ عالیہ احمدیہ توجہ فرماویں

---

(۱) جو بزرگ صاحب زرعی اراضی ہیں اور ان کی جائیداد میں کچھ حصہ جائیداد منقولہ بھی ہے اور وہ وصیت کرنے کے وقت اپنی کل جائیداد کی قیمت لگا کر اس کا کوئی حصہ وصیت میں لکھدیا کرتے ہیں۔ منقولہ جائیداد کی بعد ازاں تلاش محالات ہے اور یہ بہت کچھ پسماندگان کی امانت اور دیانت پر منحصر ہے اور بعض وقت ان کے لئے موجب ابتلا ہو جاتا ہے نیز اگر پسماندگان لالچ میں آکر یہ کہدیں۔ کہ منقولہ جائیداد مندرجہ وصیت وصیت کنندہ اپنی ہی زندگی میں ختم کر چکا ہے۔ تو اس کے برخلاف انجمن احمدیہ کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ اس لئے میری رائے میں آتا ہے۔ کہ اگر ہمارے دوست وصیت کے وقت کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت لگا کر اور وصیت کا حصہ متعین کر کے اسی قیمت کی زمین اپنی جائیداد اراضی میں سے انجمن کے لئے مخصوص کر دیں۔ اور نمبرات کی بھی تخصیص کرا کر اس وصیت کا ذکر بصورت داخل خارج کا غذات مال میں کرا دیں۔ تو بہت سا آرام ہو جائے گا۔ اور وصیت میں اراضی زرعی کا لکھدینا صدقات جاریہ میں رہے گا۔

(۲) میں وصیت کے مقابلہ میں ہبہ کو زیادہ پسند کرتا ہوں کیونکہ رواجاً اور قانوناً وصیت کے مقابل ہبہ کی کم قیود ہیں۔

(۳) اگر زرعی پیشہ ممبران سلسلہ عالیہ کے ورثا بازگشت از قسم برادران یا عمزاد یا ان کی اولاد میں سے ہوں۔ تو حتے الوسع اس امر کی کوشش چاہیئے۔ کہ اس قسم کے وارث بازگشت وصیت نامہ یا ہبہ نامہ پر دستخط بطور شہادت کر دیں اور اگر نہ کریں۔ تو خیر امر دیگر ہے۔

۴۔ جن احباب کے ورثاء بازگشت سلسلہ کے عناد کے باعث دستخط نہ کریں وہ احباب اگر وصیت کے مقابلہ ہبہ کر کے داخل خارج کرا دیں تو بہت تنازعات آئندہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور بہت کچھ ان کی زندگی میں بھی ہو جائے گا۔

۵۔ کوئی امر اگر کسی دوست کے خیال میں اشکال طلب ہو تو وصیت کرنے سے پہلے مجھ سے خط و کتابت کر کے وصیت لکھیں کیونکہ وصیت بعض وقت قانونی نقصوں سے خالی نہیں ہوتی۔ اور وصیت کو دیکھ کر بہت سے امور پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے متعلق ہم کو بہت سی خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔

۶۔ وصیت کنندگان کو حتے الوسع وصیت پر اپنی ورثا مثلاً بیوی لڑکا لڑکی وغیرہ جو بالغ ہوں ان کے دستخط یا نشان انگوٹھا لگا دینا چاہیئے۔

۷۔ وصیت عموماً فارم پر لکھی جانی چاہیئے جو مفت صدر انجمن احمدیہ قادیان سے مل سکتی ہے۔

۸۔ وصیتوں پر حتے الوسع احمدی اور غیر احمدی گواہوں کی شہادت کرانی چاہیئے۔

۹۔ شروع سے لے کر آخیر تک ایک ہی قلم اور سیاہی سے وصیت لکھنی چاہیئے۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور
مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان

سراج الاخبار میں خلاف بیانی

ہم نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ جلال دین جس کے نام سے ایک مضمون سراج الاخبار میں چھاپا گیا ہے۔ اس نام کا کوئی لکھا پڑھا آدمی گریک میں نہیں۔ اور جوں کے سراج میں مان لیا گیا ہے۔ کہ واقعی یہ بات ٹھیک ہے۔ اور مضمون ان پڑھ کے نام سے لکھا گیا ہے۔ ہم انشاء اللہ یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ مضمون اس نے خود بھی نہیں لکھوایا۔ بلکہ اسے اس بات کا علم بھی نہیں۔ اب دو تین اور خلاف واقعہ امر لکھدئے گئے ہیں۔ مجھے تعجب ہے۔ کہ ایڈیٹر سراج کیوں اپنے نامہ نگار پر اس قدر اعتبار کر کے اپنے وقار کو گراتا ہے۔

دیکھئے دعویٰ تو یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ زلزال کی تفسیر نہیں سمجھے۔ اب بجائے اس کے کہ یہ الفاظ ہمارے سلسلہ کی کتابوں سے نکال دیتے۔ انکالا تو یہ کہ ہمارے علماء نے جو ظاہری طور پر سورہ زلزال کی یہ تفسیر کی ہے .... یہ سراسر غلط ہے۔ اب یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کہاں ہے؟ بتاؤ؟ اور علماء نے یہ کب ثابت کر دیا ہے۔ کہ واقعی یہی معنے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے خیر ہم ایسے اعتراضات کے جواب ایک علیحدہ مضمون میں دیں گے۔ یہاں صرف اشارۃً بتا دیا جاتا ہے۔ کہ "براہین احمدیہ میں خدا فرماتا ہے"۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ سب کلام الٰہی ہے بلکہ یہ کہ اس میں الہام مندرج ہیں اور آپ ہماری کسی کتاب میں نہیں دکھا سکتے۔ کہ آنحضرت صلعم کی وحی غلط نکلی۔ بلکہ یہ ہے کہ انبیاء سے اجتہادی غلطی وحی کے سمجھنے میں ہو جاتی ہے۔ جیسے کہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کو ہر ایک مومن تسلیم کرتا ہے۔ خوجیانوالی کا قصہ چھیڑ کر خود ہی یکے از حاضرین مجلس وعظ نے اپنے واعظ کی بد تہذیبی کا ثبوت دیدیا۔ فالحمد للہ علی ذٰلک۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ ذٰلک الکتاب نعم۔ دیکھئے خود ہی مانتے ہے کہ " بادشاہ نے غلام رسول احمدی کو طمانچہ رسید کیا تھا۔ کہ وہ بے ہوش ہو کر آپ پر گرا تھا"۔ کیا اس درندگی کے باوجود بھی کوئی قابل خطاب سمجھا جا سکتا ہے کیا مناظر ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ پھر دیکھئے احمدی اخلاق کہ باوجود اس کے کہ خود تمہارے لوگوں ہی [illegible] وعظ میں ملامت کی ادھر سے صبر و تحمل سے کام لیا گیا۔ اس پر چالاکی دیکھئے کہ تھانہ میں اطلاع دی احمدی مجھ پر بلوہ کر کے آئے۔ کیا ایسا صریح جھوٹ ان لوگوں کو دل ہی دل میں نادم نہیں کرتا؟ جب کہ یہ سب کو معلوم ہے۔ کہ حاضرین ہزار کے قریب غیر احمدی اور صرف پانچ چھ احمدی تھے۔ اور تمہیں لوگوں کے بار بار اصرار اور زبانی وعدوں سے آئے تھے۔ مگر پھر خلاف وعدہ جو سلوک کیا گیا اس کے خود مقر ہو باقی رہا ایک اور خلاف واقعہ بیان کر پیشاب نکل گیا۔ اس کے جواب میں میں یہی کہوں گا۔ لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین ثم لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ہاں کتاب کا رہ جانا اور اس کا واپس نہ کرنا یہ خود ہی مان لیا اچھا کیا کہ اپنے تقویٰ اور حقوق العباد کی نگہداشت کی گواہی دیدی۔ ایک اور بات سنئے سراج مورخہ ۵ جون میں ایک نظم شائع کی گئی ہے جو ہے میری مگر نام میرا نہیں بلکہ کسی اور کے نام سے منسوب ہے۔ . .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت نمبر ۴۷

مین مسمات راج بی بی اہلیہ اسماعیل ولد غلام احمد ساکن پنڈال تحصیل و ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ موسوم سے ہون۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ اپریل ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے۔ اس لئے درج نہین کیا گیا

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرے پاس کچھ زیور ہے جو میرے باپ نے مجھکو بخشش کیا ہوا ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ روپیہ ہے۔ اور کچھ میرے پاس وہ زیور ہے۔ جو میرے خاوند اسماعیل نے مجھ کو حق مہر مین دیا ہوا ہے۔ جس کی قیمت اس وقت مبلغ ہے۔ اور ایک مکان بھی مجھ کو میرے خاوند اسماعیل نے حق مہر مین دیا ہوا ہے۔ جس کی قیمت اس وقت مبلغ روپیہ ہے۔ اور یہ مکان موضع پنڈال تحصیل سیالکوٹ مین ہے اور اس کے حدود اربعہ یہ ہین۔ شمال گلی شارع عام اور دکھن کی طرف سکونتی مکان دت نائی ولد بوٹے کا مکان ہے اور طرف شرق دت نائی کا صحن ہے اور مغرب کی طرف اسی میرے مکان کا صحن ہے یہ تمام میری جائیداد ہے جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے۔ مبلغ ایک سو روپیہ کی ہوگی۔ اور اس جائیداد مین میرا کوئی شریک نہین ہے آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے نصف حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد نصف حصہ جائیداد کا صدر انجمن احمدیہ کو سپرد کیا جائے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہے۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری بقیہ جائیداد سے الگ کرکے اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے۔ تو اس جائیداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس میری نصف جائیداد کی مالک ہے اور میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس جائیداد سے کوئی تعلق نہین اگر میری جائیداد کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے۔ تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہے۔

(۵) مین اقرار کرتی ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد میری اور کوئی جائیداد متروکہ ثابت ہو۔ تو اس جائیداد کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین اپنی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتی رہون گی۔

۶۔ مین یہ بھی وصیت کرتی ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت ہی پڑھے۔ اگر مین قادیان مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکون یا کسی اور جگہ دفن ہون۔ تب بھی میری یہ وصیت قائم رہیگی۔ فقط

تاریخ ۳۔ اپریل ۱۹۰۷ء

العبد۔ راج بی بی اہلیہ اسماعیل ساکن پنڈال تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ اسمٰعیل احمدی خاوند راج بی بی " " "

گواہ شد۔ کرم داد نمبردار " " "

گواہ شد۔ غلام حسین ولد غلام احمد سکنہ کوٹلی ہرنرائن تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ غلام احمد احمدی ساکن کوٹلی ہرنرائن تحصیل سیالکوٹ

گواہ شد۔ فوجدار نمبردار احمدی سکنہ " " " بقلم خود

گواہ شد۔ محمد رمضان ولد غلام احمد ساکن پنڈال تحصیل سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وصیت نامہ بہاول شاہ

مین بہاول شاہ ولد شیر محمد قوم سید سبزواری ساکن کھوال تحصیل روپڑ ضلع انبالہ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے۔ اس لئے درج نہین کیا گیا۔

۴۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

اس وقت دو قطعہ اراضی جن مین سے ایک قطعہ تعدادی دو بیگہ موضع کارخانہ کلان اور دوسرا تعدادی ایک بیگہ موضع کارخانہ خورد مین۔ اور ایک قطعہ ۱۰ بسوہ اراضی تعدادی دو بیگہ موضع سید پور تحصیل روپڑ ضلع انبالہ مین بلا شرکت غیری میرے نام ہے۔ اور تخمیناً پانچ گھماؤن اراضی ۱۰ بسوہ میرے تیسرے حصہ کی منجملہ پندرہ گھماؤن جس مین میرے دو حقیقی چچا مسمیان ذری زربخش و اللہ شاہ مجھ برابر شریک ہین یعنے پندرہ گھماؤن مین سے دس گھماؤن ان کے حصہ مین اور پانچ گھماؤن میرے حصہ کی موضع شاہ پور سیدان تحصیل نوان شہر ضلع جالندھر مین بروئے کاغذات سرکاری میرے نام ہے۔ سوائے اس کے موضع شاہ پور مین اور موضع آلو وال[1] مین مزارعہ موروثی بھی ہین۔ جن پر میرا حق مالکانہ بھی ہے۔ سو مین نے بقائمی ہوش و حواس اپنی کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ سے دسوان حصہ دارالامان قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور کے قبرستان مقبرہ بہشتی کے نام وقف کر دیا۔ تاکہ میرے مرنے کے بعد اس کا ثواب و اجر مجھ کو پہنچتا رہے۔ انجمن یعنی کارپردازان مقبرہ بہشتی کو اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہو اور میری لکھی ہوئی تعداد سے بموجب کاغذات سرکاری کمی یا زیادتی ہو۔ کل کے دسوین حصہ پر اپنا قبضہ کرے۔ کوئی شخص میرے وارثوں سے میری اس وصیت کا مزاحم نہ ہوگا۔ لہذا بروئے گواہان وصیت ہذا کو تحریر کرکے نام و انگوٹھے گواہان ثبت کرتا ہون تاکہ سند رہے۔ اور کوئی شخص مزاحم نہ ہو۔ المرقوم یکم جون ۱۹۰۷ء مطابق ۱۵۔ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ

العبد

بہاول شاہ ولد شیر محمد ساکن کھوال تحصیل روپڑ ضلع انبالہ بقلم خود

گواہ شد

احمد ولد منگتا قوم جٹ سکنہ موضع کھوال احمدی
نشان انگوٹھا

گواہ شد

قادربخش ولد نتھا قوم جٹ سکنہ موضع کھوال احمدی
نشان انگوٹھا قادربخش

[1] موضع آلو وال شاہ پور کی زمین مین آباد ہے۔ جہان مزارعہ موروثی رہتے ہین۔ اپنی عمر کی نسبت جو پہلے وصیت لکھ چکا ہون۔ وہی قائم رہے گی۔

کمیاب ڈائری

احسان فرمایا۔ کہ احسان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس سے انسان اپنے بڑے بڑے مخالفون کو زیر کر لیتا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ مین ایک شخص تھا۔ جو کہ تمام لوگون سے لڑائی رکھتا تھا اور کوئی ایسا آدمی نہ ملتا تھا جس سے اس کی صلح ہو یہان تک کہ اس کے بھائی اور عزیز اقارب بھی اس سے تنگ آ چکے تھے اس سے مین نے بعض دفعہ معمولی سا سلوک کیا اور وہ اس کے بدلہ مین کبھی ہم سے برائی سے پیش نہ آتا بلکہ جب ملتا تو بڑے ادب سے گفتگو کرتا۔ اسی طرح ایک عرب ہمارے ہان آیا اور وہ وہابیون کا سخت مخالف تھا۔ یہان تک کہ جب اس کے سامنے وہابیون کا ذکر بھی کیا جاتا تو گالیون پر اتر آتا۔ اس نے یہان آکر بھی سخت گالیان دینی شروع کین اور وہابیون کو برا بھلا کہنے لگا۔ ہم نے اس کی کچھ پرواہ نہ کرکے اس کی خدمت خوب کی۔ اور اچھی طرح سے اس کی دعوت کی۔ اور ایک دن جب کہ وہ غصہ مین بھرا ہوا وہابیون کو خوب گالیان دے رہا تھا۔ کسی شخص نے اس کو کہا کہ جس کے گھر تم مہمان ٹھہرے ہو وہ بھی تو وہابی ہے۔ اسپر وہ خاموش ہو گیا اور اس شخص کا مجھ کو وہابی کہنا غلط نہ تھا۔ کیونکہ قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا ہی ضروری سمجھتا ہون۔ خیر وہ شخص چند دن کے بعد چلا گیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ لاہور مین مجھ کو پھر ملا۔ اگرچہ وہ وہابیون کی صورت دیکھنے کا بھی روادار نہ تھا۔ مگر چونکہ اس کی تواضع اچھی طرح سے کی تھی۔ اس سبب سے اس کا وہ تمام جوش و خروش دب گیا اور وہ بڑی مہربانی اور پیار سے مجھ کو ملا۔ چنانچہ بڑے اصرار کے ساتھ مجھ کو ساتھ لے گیا اور ایک چھوٹی سی مسجد مین جس کا کہ وہ امام مقرر ہوا تھا۔ مجھ کو بٹھایا۔ اور خود نوکرون کیطرح پنکھا کرنے لگا اور بہت خوشامد کرنے لگا۔ کہ کچھ چاء وغیرہ پی کر جاوین۔ پس دیکھو کہ احسان کس قدر دلون کو مسخر کر لیتا ہے (احسان کے کرشمہ اگر دنیا مین دیکھے جاوین تو اس قدر ہین۔ کہ ان کو شمار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ خود نبی کریم اور ان کے اصحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی پر اگر غور کیا جاوے تو ایسے صدہا واقعات ملین گے۔ کہ انہون نے احسان کے زبردست حربہ سے ایسے دشمنون کو زیر کیا جن کے زیر کرنے کے لئے تلوار کو ایک بہت عرصہ درکار تھا۔ مثلاً فتح مکہ کو ہی دیکھو کہ باوجود اس کے کہ مخالفان اسلام نے نبی کریم اور صحابہ کرام پر سخت سے سخت ظلم کئے تھے۔ ان کو وطن سے بے وطن کیا۔ ان کے رشتہ دارون اور عزیزون کو نہایت بیدردی اور ظلم سے شہید کیا اور جب وہ وطن چھوڑ کر مدینہ مین چلے گئے۔ تو وہان بھی جا پہونچے۔ اور بار ہا غریب مسلمانون کو دہوکہ اور فریب سے شہید کیا۔ پھر سب سے بڑھکر ان کے جان و مال سے پیارے دین کو خراب اور تباہ کرنا چاہا۔ مگر پھر بھی جب مکہ فتح ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف کہدیا کہ لاتثریب علیکم الیوم۔ اور اسی طرح ان لوگون کو بغیر کسی سزا کے بالکل آزاد چھوڑ دیا۔ وہ یہ ایک ایسا احسان تھا کہ اس کو تمام کفار نے دل سے محسوس کیا اور انہون نے سمجھ لیا۔ کہ اتنا احسان ایک نبی کے سوا اور کوئی نہین کر سکتا۔ پس وہ ایسے سچے دل سے خدا اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے اور وہ کام جو تلوار سے نا ممکن اور بالکل ناممکن تھا۔ وہ ایک احسان سے دم بھر مین ہو گیا۔ پھر اسی طرح اور بہت سی مثالین ہین۔ جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ کام جو اور کسی طرح نہین ہو سکتے۔ احسان سے ہو جاتے ہین۔ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ انّ اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ یعنی خدا تعالیٰ محسنون کے اجر ضائع نہین کرتا۔ پس ہر ایک کو چاہئے کہ محسن بننے کی کوشش کرے تاکہ مشکل اور تکلیف کے اوقات مین خدا اور اس کے بندے اس کے مددگار اور طرفدار ہون۔ پس مبارک ہے وہ جو محسن بنتا ہے۔ ایڈیٹر)

ایک صاحب کی لڑکی بیمار تھی انہون نے اس کی دعا کے لئے تار بھیجا تھا۔ آپ نے اس کو پڑھکر فرمایا کہ دیکھو یہ لوگ ہم سے کتنا اخلاص رکھتے ہین۔ جب کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو جھٹ ہماری طرف آتے اور دعا کے خواستگار ہوتے ہین۔ مین دعا کرونگا آگے شفا خدا کے اختیار مین ہے۔ چند دن ہوئے۔ مجھ کو الہام ہوا تھا۔ کہ لاہور سے ایک افسوسناک خبر آئی۔ چنانچہ یہ چھپ بھی چکا ہے اور اس الہام کی وجہ سے ہم نے ایک آدمی لاہور بھیجکر پچھوایا بھی تھا۔ کہ وہان کے دوستون کا کیا حال ہے مگر کیا معلوم تھا۔ کہ یہ چند دن کے بعد پورا ہوگا۔ (چنانچہ چند روز کے بعد خبر آئی۔ کہ مریض فوت ہو گیا ہے۔ چونکہ وہ ایک معصوم بچہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کو بخش ہی دیا ہوگا۔ خدا اس کے والدین کو اس کا نعم البدل عطا فرما وے۔ آمین۔ ایڈیٹر)

لنگر فرمایا۔ آج کل لوگ لنگر کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہین اور دوسری مدات کی طرف بہت متوجہ ہین حالانکہ سب سے ضروری مد یہی ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے بہت سے لوگ علم حاصل کرتے ہین۔ بعض دفعہ کئی کئی دن تک ایک ایک دو دو روپیہ ہی آتے ہین اور خرچ دوسرے دن کا سو روپیہ ہوتا ہے۔ شائد اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دوسری مدات کی تحریکات ہمیشہ ہوتی رہتی ہین اور لنگر کی کوئی تحریک نہین ہوتی (اسجگہ پر یہ مضمون اس لئے درج کیا گیا ہے۔ کہ احمدی جماعت توجہ فرمائے۔ خاص کر احمدی عورتین اس کام مین بہت سست ہین حالانکہ صحابہ کی عورتین دین کی امداد کے لئے ایسی تیار رہتی تہین کہ لڑائی کے وقت ساتھ رہتی تھین اور موقعہ کے وقت خود میدان کارزار مین پہونچکر مریضون کو اٹھا کر لاتین اور مرہم پٹی کرتی تہین اور مالی امداد مین بھی کچھ کم نہ تہین۔ ایڈیٹر)

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۵	۲
⅓ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
¼ "	۲۵	۱۳	۸	۴	۲½	۱
فی سطر کالم	۹	۵	۳	۳	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ کوئی رعائت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ منیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ منیجر کے پاس آنا چاہیئے اور منیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور ملاحظہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احیائے موتیٰ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحال جناب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
از خاکسار منشی الٰہی بخش ملازم جناب مسٹر ہیریس صاحب بہادر
ڈویژنل و سرکٹ مجسٹریٹ لاہور عرض ہے کہ یہ عاجز ۱۴ مئی ۱۹۰۷ء
کو بعارضہ سخت ترین نمونیہ بیمار ہوا۔ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء سے
اخویم جناب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن کا
علاج شروع کیا اور نیز جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب
و ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجنان بھی ان
کے ساتھ علاج میں شامل رہے۔ یہ صاحبان ازحد
جانفشانی اور مہربانی سے علاج کرتے رہے خصوصاً
ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب نے بروئے اخوۃ ہمدردی میں
حد کردی۔ بیماری یہاں تک بڑھی کہ ظاہراً امید زندگانی
یقیناً قطع ہوگئی۔ گھر کے تمام لوگ روتے تھے اور ہمسایہ
وغیرہ لوگ کہتے تھے کہ نبی بخش کے بچے یتیم رہ جاوینگے
برادرم ڈاکٹر نور محمد مالک ہمدم صحت لاہور جو ہر روز کئی
دفعہ خبرگیری کے لئے تشریف لاتے تھے وہ اور ڈاکٹر
صاحبان بھی حیران تھے کہ کیا ہوگا۔ بعد مایوسی کے اتفاق
رائے یہ ہوا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی خدمت میں دعا کے لئے ہر روز ایک خط لکھا جاوے
چنانچہ اسپر عمل شروع ہوا۔ حضور کی طرف سے جواب آگیا کہ
دعا کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں ڈاکٹر نور محمد صاحب نے
قادیان میں پہنچ کر زبانی بھی خاکسار کے لئے دعا کرنے
کے لئے عرض کیا اور حضور سے دعا کرنے کا وعدہ ہوا
اور فرمایا کہ دعا کی جاتی ہے اور آئندہ بھی کی جاویگی۔ چونکہ
میرے کانوں میں آواز آئی کہ مرگیا ہے اور کئی آدمی ماتم پرسی
کو بھی آگئے۔ تمام شہر و کچہری میں مشہور ہوگیا کہ منشی نبی بخش
مرگیا ہے۔ دراصل میری حالت مردہ کے مشابہ تھی میرا
ایمان اور یقین ہے اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں
کہ میں مردہ تھا بلکہ لوگ بھی مجھے مردہ سمجھ چکے تھے لیکن
اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعا منظور ہوئی اور محمدی مسیح
کے ہاتھ پر مردہ زندہ ہونے کا معجزہ ظاہر ہوا جس کے
گواہ لاہور کی جماعت کے اکثر آدمی ہیں۔ میں نے سنا تھا کہ
مسیح ابن مریم مردہ زندہ کرتے تھے۔ اور اب بچشم خود دیکھ
لیا کہ محمدی مسیح کے ہاتھ پر مردہ زندہ ہوتے ہیں۔ مجھے
افسوس ہے ان لوگوں پر جو کہ سنائی بات پر یقین رکھتے
ہیں اور چشم دید امر کو بسبب ضد و تعصب ذاتی کے
نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ اس محمدی مسیح کو ہمارے سروں پر دیر
تک قائم رکھے تاکہ سعید لوگ نشانات دیکھ کر فائدہ اٹھاویں

جلائے خوف پر جانا

حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کے شاگردوں میں سے ایک
صاحب غلام محمد نام افغان کچھ عرصہ سے یہاں آئے ہوئے
ہیں۔ ان کے باپ نے ان کو اپنے وطن افغانستان میں
واپس بلایا ہے۔ جس پر انہوں نے حضرت کی خدمت میں
خط لکھا۔ ان کا خط اور حضرت کا جواب ناظرین کی دلچسپی کے
واسطے درج کیا جاتا ہے۔ غلام محمد صاحب کی اصل زبان پشتو
ہے اور فارسی بہت کم جانتے ہیں۔ ان کی تحریر بامحاورہ
فارسی نہیں۔ تاہم میں اس کو اصل الفاظ میں درج کرتا ہوں۔

بحضور جناب حضرت اقدس رسول اللہ و خلیفۃ اللہ مسیح موعود
و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ۔ امابعد عرض بندہ خاکسار این است کہ از جانب
والد صاحب من مکتوب آمدہ است۔ نقلش بر پشت این کاغذ
نوشتہ ام لیکن حاصلش این است کہ ضرور بجانہ خود بیائید
و اگر نیامدی من در روز آخرت از شما بیزار ہستم و دل من از
شما آزردہ است۔ و خود من درین امر بسیار عذرہا دارم
اول این است کہ از حضور حضرت اقدس من دور مے شوم
و این در دل من از قتل و از ہر مصیبت و از ہر خسران زیادہ تر
محسوس مے شود۔ و دیگر این کہ سبق قرآن شریف ہنوز انکم
بعض حاصل کردہ و اکثر ماندہ است۔ و ایضاً کتابہائے حضرت
اقدس مطالعہ مے کنم۔ اندک اندک مطالعہ کردہ ام اکثر
ماندہ است۔ و این ہر دو در آن ملک حاصل نمے شود من
محروم مے شوم۔ این ہم از قتل بدتر و شدید تر است دیگر
اینکہ در ملک من خوف ہلاکت جان ہم است و خوف ہلاکت
دین ہم است و ہر دو را من خود بخود محسوس نمودہ ام و تجربہ کردہ ام
چنانکہ صاحب نور مرحوم برادر احمد نور بملک خود آمدہ بود
پس او سپاہان شدید مقرر شدہ بود لیکن بسبب گریخت کردن
نجات یافت و الا ہلاک بود۔ و خود من در ملک خود از
صاحب نور مرحوم در باب مریدی مسیح موعودؑ در آن ملک
در شہرت کم نیستم بلکہ مشہور تر ہستم۔ چراکہ در زمانہ سابقہ ہمراہ
شہید عبد الرحمان اینجا آمدہ و در بیعت داخل شدہ بودم
و در ملک خود مردان را حال من خوب معلوم است و ایضاً
در حق خود من این تجربہ کردہ ام و محسوس نمودہ ام کہ بعد از
شہادت شہید مرحوم مردم بیہا ئے آن ملک ہمراہ من
بسیار نزاع کردند۔ چراکہ در آن ملک مثل روز روشن آشکارہ ہستم
کہ این از پیروان و مریدان شہید مرحوم است۔ بسیار محنت ہا و خونہا
بسر خود مے برداشتم۔ چراکہ والد صاحب من در آن وقت نیز ہمین
گفت کہ اگر شما بہ دید من از شما ناراض ہستم۔ از سبب لاچاری کار دین
را پوشیدہ مے کردم۔ خوب میدانستم کہ بسیار گنہگار ہستم چراکہ
اقوال و افعال من مثل اہل تشیع بود در تقیہ کردن۔ علاوہ براین
بعض دشمنان من کہ نہایت شدید تر مخالف اند۔ بحاکمان آن ملک
اطلاع کردن کہ این شخص از اتباع آن شخص است کہ خود را مسیح موعودؑ
و مہدی مے گوید و از تلمیذان شہید مرحوم است باید کہ محبوس شود
و مثل استاد خود برجم شود۔ چراکہ در کفر او ہیچ شک نیست و آنہا این
منظور کردہ بودند و نیز مطابق گفتہ آنہا قصد کردہ بود لیکن
محض بفضل اللہ تعالیٰ محفوظ شدہ این جا آمدہ ام۔ چراکہ دل
خود فتوے داد کہ الحال درین باب ہجرت اطاعت والدین
برمن لازم نیست و درین جا قصد عزم کردم کہ واپس نمیروم ہجرت
اختیار کردم۔ اہل خانہ خود و مال و اسباب خود را خالصۃ للہ گذاشتم
الحال اگر بروم۔ ہجرت نیز شکستہ مے شود۔ و ایضاً وصیت کردہ ام در
باب مقبرہ بہشتی از دفن آن نیز محروم مے شوم۔ چراکہ باز آمدن
نمے توانم بہ این سبب کہ ہر وقت کہ من نے آیم والد صاحب من
بہ ناراض مے شود حال این است کہ من لفہم نیست و بذریعہ
کاغذ در بیعت ہم داخل است۔ و برابر اقوال خود۔ مولوی عبد الستار
صاحب و سید احمد نور صاحب ہر دو شاہدان دارم۔ الغرض
برائے من نہایت ابتلا پیش شدہ است۔ چراکہ من تجربہ کردہ ام
کہ در آن وطن دین بر دنیا مقدم نمے شود بلکہ ہرگز محفوظ نمے شود
اگر حفاظت دین خود مے کند خود را در معرض ہلاک انداختن در حق
خود من یقیناً محسوس مے بینم چراکہ من خود بخود دیدہ و تجربہ کردہ ام
و از دیگر طرف حکم اطاعت والدین است۔ اولاً امید دارم۔ کہ
حضرت اقدس عا مرحمت نمایند کہ از ہر ابتلا و از ہر شر محفوظ شوم
دوم درخواست فیصلہ این امر مذکور دارم۔ اگرچہ دل خود فتوے
مے دہند۔ کہ من معذور ہستم اطاعت والدین خود برمن لازم
نیست لیکن کار دین باریک تر است بغیر از حکم و فیصلہ کردن حضرت
اقدس فتوے و فیصلہ منظور و معتبر نیست۔

الــــــــــــعـــــــــارض

خاکسار غلام محمد افغان احمدی از قادیان

نقل مکتوب حضرت اقدس کہ بر پشت مکتوب من نوشتہ بود این است

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب شما بغور خواندم نزدم
بحکم آیت کریم لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ معذور ہستید جان خود

ناحق تلف کردن وایمان را در معرض خطر انداختن روا نیست۔ بنویسید کہ من از اطاعت شما بیرون نیستم۔ و از دل و جان تا حکم شریعت اطاعت شما مے کنم۔ لیکن چون درآمدن جان خود را در معرض مے بینم۔ ازین وجہ معذورم۔ ازین پیش آنچہ بمولوی عبداللطیف کردہ اند مخفی نیست۔ و من درآن ملک درین امر شہرت دارم کہ از جماعت مولوی عبداللطیف ہستم و در سلسلہ احمدیہ داخلم۔ نان بہتر است کہ زوجہ من نزد من بیاید ہیچ مانع نیست غرض در رفتن خطر است۔ درآن ملک خوف خدا نیست و مردم وحشی سیرت ہستند۔ والسلام

مرزا غلام احمد

صحیح پتہ

جب دنیا میں گناہ اور نافرمانی زیادہ پھیل گئی تو مہربان باپ نے اپنی قدیم سُنت کے مطابق اپنے وعدہ کو پورا کیا اور ہمارے پاس ایک رسول بھیجا جو بہت سے سچائی کے روشن نشان اپنے ساتھ لایا۔ مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا اور بہت تھوڑی سعید روحوں نے اس کی آواز کو پہچانا۔ تب باپ نے ناراض ہو کر طرح طرح کی بیماریوں طاعون وغیرہ زلازل کے دکھوں سے دنیا کو بیدار کرنا چاہا اور بہت سی خبیث روحوں کو ......

جو اس کے رسول کے کلام [illegible] ہلاک کر کے اپنی ہستی کا ثبوت دیا۔ اور اپنے رسول کی سچائی پر مہر کی۔ [illegible] عرصہ [illegible] آتا ہم پر مہربان [illegible] کی [illegible] اس سال [illegible] مہربان بھی [illegible] ناراض ہو گئی ہے۔ غلہ کی پیداوار بہت کم ہوئی ہے اور [illegible] کی وجہ سے خراب اور [illegible] قحط کے [illegible] میں اور روشیوں کا گھیا [illegible] ابھی [illegible] اور [illegible] ہو گیا ہے اور تا [illegible] ذخیرہ ہے۔ [illegible] کے باعث [illegible] کی طرف سے بھی [illegible] کاروبار میں [illegible] ہوتی جاتی [illegible] صورت میں جبکہ باپ ناراض ہے ناراض اور دہرتی ماتا بھی ناراض اور بادشاہ وقت بھی ناراض ہے تمہارے بچاؤ کی اور کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ تم باپ سے صلح کرو اور اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی مانگو اور اپنی ما در مہربان کی گود میں شوخی سے نہ کودو۔ بادشاہ وقت کی اطاعت کرو۔ اور اس کے کاروبار مملکت [illegible] ... میں حد سے زیادہ نکتہ چینی نہ کرو۔ تمہاری صلح کے واسطے ایک ایلچی اس وقت تم میں موجود ہے اس کی آواز پر کان دہرو۔ اور اس کی باتوں پر ٹھٹھہ اور مذاق نہ کرو۔ اور آنے والے عذاب سے ڈرو۔ قحط کا عذاب سب عذابوں سے خطرناک ہے۔ یہ ایلچی تمہارا خیر خواہ ہے اور تمہاری بہتری کے واسطے باپ نے اسے نازل کیا ہے اور یہ عین وقت پر تمہاری مدد کے واسطے آیا ہے اور اسی طرح اس کا ظہور ہوا ہے۔ جیسے کہ اس سے پہلے ایلچیوں کا ظہور ہوا تھا خوب یاد رکھو کہ اگر یہ ایلچی بھی تم سے تمہاری شوخیوں کی وجہ سے ناراض ہو گیا تو جیسے کہ اس سے پہلے ایلچی ناراض ہوئے تھے تو نتیجہ ظاہر ہے۔ مگر چونکہ یہ ایلچی ایک ایسے ایلچی کا مظہر ہے۔ جس کو باپ نے رحمت للعالمین کے خطاب سے یاد کیا تھا۔ اس واسطے امید نہیں کہ یہ ناراض ہو تاہم تم کو چاہئیے۔ کہ حتے القدور وہ فعل نہ کرو جو ناراضگی کا باعث ہو یہ ایلچی تم سے وہی چاہتا ہے جو پہلوں نے پچھلوں سے چاہا۔ میں بار بار تم سے یہی کہوں گا کہ کم سے کم ٹھٹھہ اور گستاخی نہ کرو اور اس کے نشانوں پر غور کر کے صحیح نتیجہ نکالو۔ فقط

رقیمہ نیاز۔ خاکسار شیخ عطا محمد اوورسیر چھاؤنی انبالہ

اسلام کے نادان دوست

بعض آیات قرآنی واحادیث رسول ربانی کی غلط فہمی سے

ہمارے بعض [illegible] نے دشمنان اسلام و مخالفان دین خیر الانام کو بھی [illegible] سے جا والزامات ناروا کا موقعہ دیا ہے۔ وہ ناظرین کتب مخالفین سے مخفی نہیں آجکل ہمارے [illegible] ملانوں کی تیغ فتویٰ سے [illegible] کے بارہ میں دیا۔ [illegible] ظلم کے ساتھ قتل کیا جاتا ہے اس کے بیان کرنے کی قلم میں طاقت نہیں جاہل سے جاہل مخالف [illegible] مردہ شو اور اسقاط خور ملاؤں کے علم سے بیزار اور سیہ دل سے سیہ دل دشمن کی آنکھ بھی مسلمانوں کی اس تباہی و بربادی کو دیکھ [illegible] رحم کے بجائے آپ خونبار ہے مسلمانان [illegible] و ملیال [illegible] تتراں۔ کہوکھر بالا کو مسجد کے امامت پیشہ ملانوں نے یہ حکم سنایا کہ جو مسلمان طاعون زدہ مکانات سے باہر نکلے وہ اسلام سے باہر ہے۔ ایسے آدمی کے مرنے پر کفن دفن میں شریک ہونا شرعاً ناجائز ہے جن لوگوں نے اس حکم کی تعمیل کی اب اُن میں سے کچھ قلیل ہی زندہ ہیں۔ کنبے کے کنبے اور گھروں کے گھر تباہ ہو گئے اور ہو رہے ہیں تنگ و تاریک کوٹھڑیوں کے بچالوں اور پاس کے بند مکانات کے اندر چوہوں کے مرنے اور مریضوں کی قے و اسہال سے اسقدر عفونت اور بدبو پھیلی کہ گلیوں سے گذرنا مشکل ہو گیا ان گندے اور عفونت دار مکانوں میں جو طاعون کے زہریلے مواد سے پُر ہیں۔ مسلمانوں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر بعض ہندو یہ کہتے ہیں اسلام میں وضو غسل وغیرہ طریق عبادت تو بہت عمدہ ہے۔ مگر طاعون زدہ مکانات میں بیٹھے رہنا۔ مسلمانوں کا یہ فعل بہت ہی قابل نفرت ہے۔ جب تجربہ سے ثابت ہو گیا کہ طاعون ایک متعدی مرض ہے اور بہ نسبت گھروں کے میدان کی ہوا میں اس کا اثر کم ہوتا ہے اور انسان کا دل و دماغ بھی فطرتاً غلاظت و بدبو سے متنفر ہے۔ تو پھر نہیں معلوم مسلمانوں کے پیغمبر نے فطرت انسانی اور صحیح تجربے کے برخلاف کیوں تعلیم دی۔ افسوس ہمارے ملاں محض اسقاط وصدقہ خیرات کے لالچ سے کہ باہر نکلنے میں کہیں اموات میں کمی واقعہ نہ ہو۔ قرآنی آیات۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکہ اور والرجز فاھجر وغیرہ کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اور بطور علاج کے کُھلی ہوا میں رہنے کو خلاف توکل و تقدیر کہہ کر ناواقف اور سادہ لوگوں کے زیورات و پارچات بلکہ مال مویشیوں تک اپنی چھو منتر سے لوٹ رہے ہیں۔ چنانچہ [illegible] مرقومۃ الصدر سے سینکڑوں روپے انہوں نے طرح طرح کے مکاید سے وصول کئے۔ کوئی تعویذ [illegible] پاتا ہے کوئی [illegible] کرتا [illegible] مگر ان کی اپنی جو تجاویز و تدابیر ہیں وہ تو بالکل موافق قضا و تقدیر ہیں۔ لیکن کسی دوسرے خیرخواہ کی خیرخواہی ان کے نزدیک کفر و گمراہی ہے۔ عوام کالانعام کو یہ کہہ کر کہ تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے ہو کر رہے گا کسی کی حیات مقدرہ سے ایک سانس بھی کم و بیش نہیں ہو سکتا۔ باہر بھی وہی خدا ہے جو گھروں میں ہے۔ تم لوگ شہیدی چھوڑ کر کیوں بھاگتے ہو۔ ایسا دلیر کر دیا کہ یہ لوگ جو مردے کے اٹھانے اور مریضوں کے پاس جانے میں ذرا احتیاط نہیں کرتے۔ راقم نے ایک عورت ساکنہ تتراں کو یہ کہتے سنا کہ کل ہمارے گھر سے مردہ چوہے نکلے مگر میرا خاوند مکان کو اس لئے نہیں چھوڑتا کہ شہادت کا درجہ ہاتھ سے جاتا ہے۔ بھلا ان ملاؤں سے کوئی پوچھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود وعدہ الٰہی۔ واللہ یعصمک من الناس۔ کیوں مکہ مبارک سے بھاگ کر غار میں پناہ لی اور لڑائی میں اپنے ہاتھ مبارک سے خندق کھودی کیا نعوذ باللہ انہوں نے مسئلہ تقدیر و توکل کے سمجھنے میں غلطی کھائی۔ اگر قبل از اجل مسمی ہلاکت کا اندیشہ نہیں۔ تو حضرۃ نوح

علیہ السلام کے اس قول کا اطیعون یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمّیٰ کا کیا مطلب ہے۔ بطور علاج تبدیل مکان اگر شرک و کفر ہے۔ تو آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اشخاص کو بوجہ ناموافقت آب وہوا مدینہ طیبہ سے باہر اونٹوں میں رہنے کا حکم فرمایا کیا وہ اس بنا پر تھا کہ صحراے خدا میں صحت بخشی کی زیادہ قوت تھی۔ اسلام کے نادان دوستو! تمہاری ان غلط فہمیوں سے اسلام بھی بدنام ہو گیا۔ اگر تم میں خدا ترسی اور حق شناسی کا مادہ ہوتا۔ تو طاعون کے اصل علاج یعنے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت سے محروم رہکر تم کیوں اس عذاب سے ہلاک ہوتے اور دوسروں کے لئے موجب ہلاکت پڑتے۔ میں حیران ہوں۔ کہ جب بہت سی احادیث صحیحہ اور روایات صریحہ کو محض تعصب مذہبی اور تسلب مشربی کی وجہ سے تم نے پس پشت ڈالدیا۔ تو حدیث طاعون کے ایک آدہ لفظ کے مرادی معنے لینے میں تمہارا کیا حرج تہا۔ یعنے حدیث فلیس من عبد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ۔ واذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض وانتم بھا فلا تخرجوا فرارا منہ۔ میں وہ قرار اور منہی عنہ ہے۔ جو دوسری زمین میں ہوتا۔ کہ اس زمین کے لوگ بہی اس مرض میں مبتلا نہ ہوں۔ متعدی امراض سے بچنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت تاکید فرمائی ہے۔ فرّ من المجذوم کما تفرّ من الاسد۔ اس نقل مکانی کا نام فرار نہیں جو بطور علاج کے اسی زمین میں ایک مکان سے دوسرے مکان یا میدان میں ہو شہر کی زمین خود شہر میں داخل ہے۔ قرآن شریف میں ہے سقناہ لبلد میّت۔ والبلد الطیّب یخرج نباتہ باذن ربہ۔ ظاہر ہے۔ کہ کھیتی باڑی باہر زمین میں ہوتی ہے نہ گھروں میں۔ حدیث کا یہ جملہ۔ واذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ بتا رہا ہے۔ کہ توکل و تقدیر کا یہ مطلب نہیں جو ان لوگوں نے سمجھہ رکھا ہے۔ ورنہ طاعون زدہ زمین میں جانی میں کیا خوف ہے وہاں بھی خدا اور وہی تقدیر ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں طاعون سن کر واپسی کا حکم دیا۔ تو ابو عبیدہ نے یہی تقدیر کا سوال پیش کیا اور کہا افرارا من قدر اللہ۔ کیا آپ تقدیر سے بہاگتے ہیں تب حضرت عمر نے فرمایا۔ نفر من قدر اللہ الی قدر اللہ۔ یعنی یہ بہاگنا بہی خدا کی تقدیر ہے اور جو کچھہ ہوتا ہے تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے۔ الغرض دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو ہلاکت میں سونپنے کا نام شہادت نہیں مثلاً اگر کوئی احمق اس حدیث المبطون شہید والمطعون شہید کو پڑھ کر یا سنکر کروٹن آئیل وغیرہ تیز مسہل کی زیادہ خوراک سے اپنے نفس کو بذریعہ اسہال ہلاک کر دے تو کیا ایسا جاہل عنداللہ شہید کہلا سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سینکڑوں نام کے مسلمان نماز روزہ سے غافل شرک چوری۔ زنا۔ وغیرہ گناہوں کی حالت میں اس عذاب سے مر رہے ہیں ہمارے مولویصاحبان بتاویں کہ آیا یہ سب ان کے نزدیک زمرۂ شہداء میں داخل ہیں۔ میرے نزدیک تو ایسے شہید اس پنجابی مثل کے مصداق ہیں۔ "دراہ جاندا ماریا دم ۔۔۔۔ شہید"۔ بیشک طاعون سے فوت ہونیوالا مومن شہید ہے مگر یہ لوگ خصوصاً مسلمانان دولمیال۔ تترال جو جماعت احمدیہ کے سخت دشمن ہیں یہ تو بوجہ تکذیب و تکفیر مثیل مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل یہود ہیں نہ مومن۔ حدیث شریف میں ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہ احدھما۔ ومن دعی مومنا بکفر فھو کقتلہ۔ اور یہاں کے لوگ باوجودیکہ ہم خدا۔ رسول کے قائل ہیں نمازیں پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں پھر بھی کافر۔ ملعون۔ مرتد کہتے ہیں۔ ذرا نہیں ڈرتے۔ کیا عالم کیا جاہل کیا مرد کیا عورت ہر ایک کا رات دن یہی شغل ہے۔ مسجدوں۔ بیٹھکوں۔ گلیوں جہاں تین چار جمع ہو کر بیٹھتے ہیں وہاں بجز اس کے کوئی ذکر نہیں کہ مرزائیوں نے اسلام بگاڑ دیا قدیمی اماموں کے پیچھے نمازیں پڑھنی چھوڑ دیں۔

بعض شریر الطبع اور جوشیلے آدمی تو ہمیں اور ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت ہی ناپاک اور گندے الفاظ سے یاد کرتے ہیں کیوں محض اس لئے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے قائل نہیں نہ انکو انیس سو برس سے بغیر طعام اسی خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ مانتے ہیں اور نہ انکو خالق طیور اور عالم الغیب جانتے ہیں اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ وہی مسیح ناصری آسمان سے نازل ہو کر جناب سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کامل کے بعض احکام منسوخ کردیگا علاوہ اس کے ان کے نزدیک ہمارا یہ قصور بھی ہے۔ کہ ہم دجال میں خدائی صفات تسلیم نہیں کرتے جیسا کہ انکا اعتقاد ہے کہ وہ اپنی مرضی اور حکم سے جب چاہیگا مینہہ برسائیگا کھیتی پیدا کرے گا۔ مردے زندہ کریگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اب ہمکو کافر کہنے والے ذرا اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر سوچیں کہ حدیث بالا کی رو سے کون کافر ہے اور کن مظلوم اور مقتول مومنوں کے قصاص میں آسمانی عدالت نے اپنا افواج کر حکم دیا کہ یہودی خصلت ملزمان کو طاعونی صلیب پر لٹکایا جائے جن کی لاشیں سنبھالنے سے تم لوگ اے باشندگان دولمیال و تترال تنگ آگئے۔ رات کے اندہیروں اور طوفانوں بارشوں میں جس تکلیف کے ساتھ اس بوجھ کو تم اپنے کندہوں سے اتار رہے ہو اس حالت کو کبھی پہلے بہی تم نے یا تمہارے باپ دادا نے دیکھا ہے۔ یہ جو دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ کیا پہلے ہی سے تم کو اس کی خبر نہیں دیگئی۔ فصلوں کا گڑے اور سنگی سے ضائع ہو جانا۔ ہر روز بارش اور آندہی کا آنا۔ بادلوں کی کڑک اور بجلی کا چلانا۔ آسمان کا غضبناک ہو کر آگ برسانا۔ جیٹھ ہاڑ میں سردی کی وہ شدت کہ بغیر لحاف کے گذارہ نہیں کیا اب بہی اے غافلو۔ "آسمان ٹوٹ پڑا سارا" نہیں۔ سو یاد رکھو بغیر اطاعت امام الوقت کے ان آفات سے کبھی چھٹکارا نہیں۔ انّ اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بالآخر میں اپنے علاقہ کہون کے رئیس المکذبین کی چند اشعار میں دعوت کرتا ہوں شاید وہ فتوے کفر سے باز آ کر میرے لئے ثواب کا موجب ہو۔

نظم

میرے بہائی مین گناہی سن گواہی آسمان — روشنائی پر سیاہی آ دکہائی جس نشان
دل سے مانا ستہ چھپانا جسنے آنا آگیا — کب بہانہ پوشیں جیانا ہو روانہ قادیان
وہ پیارا سوہنا سارا دین ہمارا جس سنوارا — فرض ہمارا سمجھہ یارا کر نظارہ دلستان
ہندو مارے بہی نصاری مارے سارے کر ذلیل — رب اتارے دن مین تارے آگ انگارے سرکشان
ساتھ ڈولی جو کہ ہولی سمجھے کوئی کر خیال — حق نیکوئی راستگوئی پیشگوئی ہو عیان
جیو سامی لیکہرامی خود ناکامی مین گئے — چھوڑ خامی ویدسامی کر جذامی ہندوان
سوم اول دوم اچھپر سوم ان کے رشتہ دار — اوم والے ہوم گالے موم واگر بدزبان
خود قصوری ہو قصوری بات پوری کر گیا — اس کا پدری کچھ لاہوری دعوی طوری ہر کہان
جسون والا جو منہہ کالا طوق ذلت گل مین ڈالا — لڑکا بالا کبھی سنبھالا قہر بالا ناگہان
وہ لودہانی کرنا والی جس نشانی طلب کی — غم حیرانی مین رہانی عمر فانی رائگان
جب چھپائی تہی گواہی ڈپٹی آتہم بہر نہ پائی — کچھہ نہ آئی کام نہائی اس خدائی ناتوان
دولمیالی ہاتہہ خالی خرہ حالی مین مرا — دے پیالی رجز والی جس نکالی ملک جان
رعب سایہ ہر جا چہایا دین غالب کر دکہایا — جس بلایا دے گرایا ایسا آیا پہلوان
قادیانی آسمانی ان کو بانی اے عزیز — فانی کیڑے جاتی ان کے جانی دشمن بے نشان

کرمداد احمدی از دولمیال ضلع جہلم

رسید زر

۲۱ر جون ۱۹۰۷ء

۲۲۲۶۰ حسن الدین صاحب ۳/

۲۲ر جون ۱۹۰۷ء

۱۶۵۴ ۔ نظام الدین صاحب ۳/

۲۱۶۲ ۔ امیر الدین صاحب ۳/

۲۱۴۴ ۔ محمد اروڑا صاحب ۴/

۲۳ر جون ۱۹۰۷ء

۲۱۴۰۴ ۔ مستری قطب الدین صاحب ۴/

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

رحمت اللہ ۔ گھٹیالیاں پسرور سیالکوٹ

سلطان بی بی " " "

حکم الدین " " "

ساون " " "

شکر اللہ " " "

محمد علی " " "

احمد علی " " "

غلام علی " " "

محمد خورشید عالم " " "

مسمات راج بی بی " " "

مسمات حسن بی بی " " "

رسول بی بی " " "

رسول بی بی اہلیہ غلام علی " "

برکت بی بی " "

مسمات ریشم بی بی " "

طالع بی بی " "

رابعہ بی بی " "

فضل الدین " "

نظام الدین " "

فقیر " "

جیوان " "

سلطان معہ اہلیہ " "

عمر الدین " "

خیر الدین " "

کرم الدین صاحب پوہلہ گلہ ہاران سیالکوٹ

مستری علم دین صاحب الوالی گکھڑ گوجرانوالہ

عبد الرحیم ولد شیخ عبد الکریم صاحب وزیر آباد

لد ھا ۔ غلام محمد زرگر جموں

بقا محمد صاحب مدرس

بوجھال کلاں ضلع جہلم

فرید بخش ۔ میانوال

فتح الدین ولد نبی بخش

خلاصی ملازم ناگدا متھرا ریلوے

یار محمد کریام

عزیز الدین صاحب گرداور

بھونہ فتح آباد ۔ حصار

رحمت خان گوئیکی گوجرات

والدہ احمد الدین صاحب کھاریاں

حیدر خلاصی ملازم ناگدا متھرا ریلوے

اسمٰعیل صاحب پٹواری کلاس والہ

پسرور سیالکوٹ

محمد خان روہیر کے کلاں گجرات

حاکم پیر بخش " "

امیر بخش " " "

جلال الدین صاحب قانون گو

گھمن کلاں تحصیل و ضلع گورداسپور

زینب ۔ عباس پور لائل پور

اہلیہ نیاز محمد " "

محمد " " "

احمد " "

حاکم ۔ گھٹیالیاں پسرور سیالکوٹ

حاکم بی بی " " "

نور بھری " " "

محمد علی " " "

اللہ دتا " " "

فتحدین " " "

عبد اللہ کشمیری پوہلہ گلہ ہاران

رعیت ۔ سیالکوٹ

اللہ دتہ تحت ہزارہ بھیرہ

چودھری حسین بخش صاحب

مہمو وال جونڈہ سیالکوٹ

شیخ محمد امین صاحب بھیرہ

شاہ پور

ثناء اللہ صاحب کالا خطائی

رعیت ۔ سیالکوٹ

امیر الدین صاحب سب انسپکٹر

تونسہ ۔ ڈیرہ غازیخان

سلطان خان نمبر ۵۰۰

پولیس کنسٹبل ہانگ کانگ چین

احمد دین خانساماں شفاخانہ

زنانہ بھیرہ

چراغ الدین ولد الٰہی بخش

صاحب سیکھواں ۔ گورداسپور

عبد السبحان ولد سون

سیکھواں گورداسپور

خیر الدین ولد نظام الدین

صاحب تلونڈی گورداسپور

نور احمد ولد شرف الدین

سوہنی گھٹیالیاں پسرور سیالکوٹ

امام الدین ولد عیسیٰ سوہنی

گھٹیالیاں پسرور سیالکوٹ

صاحبداد ولد قطب الدین

صاحب ماجرا ضلع گوجرات

عبد اللہ ولد رحمت اللہ

صاحب طالب علم تعلیم الاسلام

قادیان

صوفی کریم ولد بلند کشمیری

معرفت میاں احمد دین

صاحب محرر ڈسٹرکٹ بورڈ

کوہاٹ

ظفر اللہ خان صاحب ولد

عبد اللہ خان صاحب

بہلول پور ۔ لائل پور

رانی ماں بی بی بہلول پور

لائل پور ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مزید رعایت

براہین احمدیہ ہر چہار حصص نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کی مجلد جلد دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوش نویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے اس کی اصل قیمت غیر مجلد [illegible] اور مجلد [illegible] ہے۔ بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدارس میں اس کی قیمت میں ایک خاص رعایت کی گئی تھی یعنی قیمت نصف کر دی گئی تھی یعنی غیر مجلد براہین احمدیہ کی قیمت [illegible] کر دی گئی تھی اور مجلد [illegible] یہ رعایت ۳۰ جون تک ہی تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس رعایت کی میعاد ایک ماہ اور بڑھا دی گئی یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواستیں آئیں گی ان کو براہین احمدیہ غیر مجلد [illegible] اور مجلد [illegible] میں دی جائے گی۔

[illegible] کی قیمت میں بھی رعایت کی گئی ہے یعنی [illegible] کے عوض [illegible] میں مل سکیں گی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں بہت زیادہ نہیں ہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید فرماویں

غیر معمولی رعایت

بموقعہ ۳۱ جولائی تک

براہین احمدیہ اور درثمین کی قیمت میں ۳۱ جولائی تک رعایت کی گئی ہے اب براہین احمدیہ غیر مجلد کی قیمت عہ مجلد ہے ۔ درثمین مجلد ۸ غیر مجلد ۶ ہوسکے گی

احباب وقت کو ہاتھ سے نہ دیں

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ [illegible] ترک اسلام کا جواب ہے [illegible] بہت سے [illegible] پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت [illegible]

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی اور منن الرحمن اور لغات القرآن ہر دو حصہ ایک نمبر
سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کریں تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا ۔ عیسائی پادری ہر ایک سال میں لاکھوں ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہ ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں ۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں ۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے ۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے ۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے ۔ والسلام ۔

میرزا غلام احمد

سر الشہادتین | مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں قیمت ار

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں سے امام نے صرف قرآن مجید سے مروجہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے ۔ قابل دید ہے قیمت ۸ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ قیمت [illegible]

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ [illegible] ایک مخالف کی کتاب کا جواب ہے ۔ قیمت ۸ر

دریائے [illegible] | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب [illegible] ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۸ر

الوصیت | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے وصیت میں [illegible] [illegible] [illegible] میں ۔ قیمت ۲ر

القول النفیس | اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر ۔ قیمت ۱ر

آنہ وکشنری ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید قیمت ار

کامل احمدی ۔ الہ داد والے ۔ قیمت ۱ر

احمدی جماعت کو مبارک اور خوشخبری

ایہا الاخوان ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ الحمد للہ کہ فاضل اجل حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ترجمہ قرآن شریف کا پہلا پارہ جو بطور نمونہ کے ہے ۔ چھپ کر طیار ہو گیا ہے امید کہ قدر دان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعائے خیر فرماویں ۔ کل ترجمہ موصوف الصدر نے اس عاجز کو دیا ہے خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت جلد اس مقدس جماعت کے سامنے کل ترجمہ طیار کر کے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے التماس ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرماویں ہدیہ پارہ اول علاوہ محصولڈاک ۶ر ۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

المشتہر ۔ عاجز شیخ عبد الرشید ۔ مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

الخطبۃ

ضرورت نکاح

ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں ۔ اور ان کو ایک ضرورت شرعی [illegible] حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے ۔ اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کے واسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار [illegible] تلاش کی جائے چنانچہ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا ہے کہ میں [illegible] کروں ۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے ۔ [illegible] آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔

۵ ۔ مدد خان [illegible] صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے ۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مدد خان [illegible] اور جوان ہیں ۔ خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر) ہو ۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ [illegible] تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں ۔ اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں ۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں ۔

یاد رہے

کہ براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء ہے

وقت کو غنیمت سمجھیں

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا ۔

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — ۲۹ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ - جولائی ۱۹۰۷ء — نمبر ۲۸

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی جہاد در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا - نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا - اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب است
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسرہ وہمی از آن ما لیس ما است
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اشتہارات بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ۲۰
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے اُن سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے بندہ دلوم اندر اندر طلب کرنا چاہیے رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی - ترسیل زر بنام میاں معراج دین عمر پرو پرائیٹر ہونی چاہیئے - او افریقہ سے للعہ

منیجر -

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں -

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہین

(رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے گرانٹ صاحب پی۔ایچ ڈی)

ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

جس یسوع کا ذکر اناجیل مین ہے۔ یہ صرف چند قصّے ہین جو کہ ناول نویسون نے اس زمانہ مین لکھے تھے۔ ورنہ در حقیقت اس زمانہ مین کوئی ایسا شخص نہین ہوا جس نے خدائی کا دعوے کیا ہو اور صلیب پر مر گیا ہو۔ اور پھر آسمان پر چڑھ گیا ہو۔ مین اس امر سے انکار نہین کرتا۔ کہ اس نام کا کوئی شخص ہوا ہو بلکہ بہتیرے اس نام کے ہون گے کیونکہ یسوع یا یشوع نام تبرک یا تفاول کے طور پر عموماً یہود لوگ رکھتے تھے۔ لیکن جس طرح کا قصّہ موجودہ انجیلون مین لکھا ہے۔ ٹھیک اس طرز کا کوئی تاریخی آدمی قابل ذکر اس زمانہ مین نہین گذرا۔ ہان مین یہ مانتا ہون کہ اس زمانہ مین چونکہ یہودی لوگ ایک تباہی کی حالت مین تھے ان کی یہ خواہشین ضرور تھین۔ کہ کوئی مسیح ان کے درمیان پیدا ہو جو کہ ان کی گم شدہ سلطنت کو پھر ان کے درمیان قائم کر دے اور اسی خواہش نے ان کے قصّہ گوؤن اور ناول نویسون سے ایسی کہانیان لکھائین۔ اس کے واسطے ایک بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ اگر فی الواقعہ یہ باتیں درست ہوتین جو انجیلون مین درج ہین تو ایسے بڑے مشہور آدمی کا ذکر اس وقت کی تاریخون مین ضرور ہوتا۔ لیکن برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہین کہ:-

(۱) **یوسیفس** جو یسوع کے بیان کردہ صلیب دئے جانے کے زمانہ کے قریب پیدا ہوا تہا۔ اور خود شہر یروشلم (بیت المقدس) کا رہنے والا تھا اور اس کا باپ سردار کاہن تھا اور اس نے یہودیون کی تاریخ پر بیس مجلد لکھے ہین اور خود یروشلم کی تاریخ لکھی ہے اور نہایت ادنےٰ ادنےٰ واقعات کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس نے اپنی تمام تصانیف مین یسوع کا کہین کوئی ذکر نہین کیا۔ یوسیفس کی کتاب کے موجودہ ترجمون مین عیسائیت کا ذکر ہے۔ لیکن علم اور محقق لوگون نے یہ امر پایہ ثبوت پہونچا دیا ہے۔ کہ وہ فقرات اصلی نہین ہین بلکہ یوسیفس سے کئی سو سال بعد بعض پادریون نے اسی مذکورہ اعتراض کو رفع کرنے کے واسطے یہ فقرات کتاب کے قلمی نسخون کے اندر ڈال دئے تھے اور عیسائی سلطنت کے زمانہ مین نہایت کوشش کے ساتھ وہی جعلی نسخے ملکون مین پھیلائے گئے۔ آجکل علماء کے نزدیک ان پادریون کی یہ کرتوت نہایت نفرت اور حقارت سے دیکھے جاتے ہین جنہون نے مذہب کی آڑ مین آکر ایسی شرارت کے کام کئے۔

(۲) **پاسے نی اس**۔ ایک سیاح گذرا ہے۔ جس نے ۱۵۰ء مین ملک شلم کا سیر کیا اور دس مجلد مین ایک تاریخ اس ملک کی لکھی۔ اس نے اپنی ساری کتاب مین یسوع کا کوئی ذکر نہین کیا۔

(۳) **لوشین**۔ جو کہ سنہ مین گذرا ہے اور ایک عالم سیاح اور شاعر تھا۔ اور مدت تک شہر یروشلم مین رہا۔ اور بہت سی کتابین لکھکر مرا۔ اس نے یسوع کے متعلق ایک لفظ نہین لکھا۔

(۴) **یو وی نل**۔ رومی شاعر اور سیاح تھا۔ اس نے یسوع کے بعد کی پشت پر ایک بڑی کتاب لکھی ہے۔ مگر یسوع کے متعلق ایک لفظ نہین لکھا۔

(۵) **فیلو یوڈی اس**۔ سکندریہ کا رہنے والا اور یسوع کا ہم عصر تھا۔ اس نے بہت علم حاصل کیا تھا۔ روما کا سفر کیا۔ پھر یہودیہ کا سیر کیا اور یہودیون کے رسم و عادات پر ایک بڑی کتاب لکھی۔ غالباً یسوع کے زمانہ مین یروشلم مین تھا۔ مگر اس کی کتاب سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے کبھی سنا ہی نہ تھا۔ کہ یسوع کوئی ہے۔

(۶) **پلوٹی نس**۔ جو سنہ ۲۵۰ء مین ہوا تھا۔ اس نے تاریخ اور اخلاق پر کئی کتابین لکھی تہین مگر یسوع کے متعلق اس نے کچھ ذکر مطلق نہین کیا۔

(۷) **ھان پلوٹی نس** کے شاگرد پورفری نے عیسائیت پر پندرہ مجلد لکھے اور یہ ثابت کیا تہا کہ انجیل فقط فسانون کی کتابین ہین۔ ان مین حقیقت نہین۔

(۸) مارکس آری لیس نے جو کہ شہر روما کا بادشاہ تہا یہ امر اپنی تصنیف مین ثابت کیا تہا۔ کہ عیسائیت صرف ایک فسانہ ہے۔ فقط

مذکورہ بالا دلائل جو قصّہ یسوع کے فقط ایک فسانہ ہونے پر ڈاکٹر گرانٹ صاحب نے دئے ہین۔ وہ اس بات کو منوانے کے واسطے کافی دلائل ہین۔ کہ یسوع کا قصّہ صرف ایک فرضی قصّہ ہے۔ ہان پاک دین اسلام کے طفیل اور آنحضرت نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے ایک الہامی شہادت ہمارے پاس اس قسم کی ہے۔ جس سے یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ (یسوع تو نہین) مگر عیسے مسیح نام خدا کا ایک نبی گذرا ہے۔ جس نے نہ کبھی خدائی کا دعوے کیا تہا اور نہ کبھی مصلوب ہو کر لعنتی موت مرا تھا۔ بلکہ ایک اونچے میدان (کشمیر) مین جہان چشمے جاری ہین۔ اس نے وفات پائی۔ تاہم یہ الہامی شہادت ڈاکٹر گرانٹ کی اس بات کی تکذیب نہین کرتی۔ بلکہ تائید کرتی ہے۔ کہ موجودہ اناجیل صرف قصّہ نویسون کے لکھے ہوئے افسانے ہین۔ ہان ممکن ہے کہ زمانہ حال کے ناول نویسون کی طرح انہون نے بعض صحیح واقعات کو بھی اپنے قصّے مین شامل کر لیا ہو۔ اور اس طرح تہوڑا سا سچ اور بہت جہوٹ مل کر ان کتابون نے یہ شکل اختیار کر لی ہو اس کے متعلق زیادہ حالات انشاء اللہ اگلے اخبار مین درج کئے جائین گے۔

نامہ نگار صاحبان توجہ سے پڑہین

بعض احباب کوئی مضمون اخبار کیواسطے لکھتے ہین تو اس کی دو نقلین کر کے ایک اخبار بدر مین اور ایک اخبار الحکم مین چھاپنے کیواسطے بھیجدیتے ہین۔ اس مین شک نہین کہ بعض مضمون اس قابل ہوتے ہین کہ ہر دو اخبارات مین شائع کر دئے جاوین لیکن چونکہ عموماً ہر دو اخبارات اکثر دوستون کے پڑھنے مین آجاتی ہین۔ اس واسطے میرے نزدیک سوائے نہایت ضروری مضامین کے جیسا کہ الہامات اور ڈائری وغیرہ ہین۔ باقی مضامین ہر دو اخبارات کے متفرق ہونے چاہئین۔ تاکہ احباب ہر دو اخبار کو پوری دلچسپی کے ساتھ خرید کر سکین اور پڑھ سکین۔ اس واسطے نامہ نگار صاحبان کی خدمت مین باادب التماس ہے کہ دفتر بدر مین اگر وہ کوئی مضمون بھیجین تو ساتھ ہی یہ بھی لکھدیا کرین کہ آیا انہون نے اس کی نقل دفتر الحکم مین بھیجی ہے یا نہین تاکہ مجھے اس بات پر غور کرنیکا موقعہ مل جائے کہ آیا یہ مضمون ہر دو اخبارات مین شائع کرنے کے لائق ہے یا نہیں جو مضمون صرف اخبار بدر مین آئیگا اگر اس کے چھاپ دینے کی گنجائش نہ ہوگی تو وہ دفتر الحکم مین بھیجدیا جاویگا۔ جس مضمون کے ساتھ مذکورہ بالا اطلاع نہ ہوگی وہ اخبار بدر مین درج نہ ہو سکیگا۔

بعض نامہ نگار صاحبان اخبار کیواسطے مضامین بھیجنے کے لئے بالکل توجہ نہین فرماتے حالانکہ اخبار باقاعدہ ان کی خدمت مین بھیجا جاتا ہے اور ہماری جماعت کے دیگر اہل قلم کو بھی اس دینی خدمت مین پورے جوش کیساتھ حصّہ لینا چاہئے۔ ایڈیٹر

خط

ایک خط اور اس کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

بحضور مولوی نور الدین صاحب ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ عرض ہے کہ حسب ذیل سوالات کے جواب موافق قرآن و حدیث تحریر فرماویں ۔ وہو ہذا

(۱) امداد اللہ تعالیٰ نے مخصوص نہیں کی ۔ مخصوص کرا کر تحریر کرا لینی کیا ہے ۔ یعنی چندہ ۔

(۲) قواعد انجمن احمدیہ سیالکوٹ مطبوعہ ۱۹۰۵ء میں درج ہے کہ تولد پر اتنا شادی پر اتنا ختنہ پر اتنا ۔ منگنی پر اتنا دو کیا یہ شرعاً جائز ہے ۔ ثبوت ساتھ ہو ۔ آیا نفل ہے یا فرض ۔

(۳) امداد لنگر ۔ مدرسہ ۔ میگزین فرض ہے یا نفل ۔

(۴) باقی رسالجات تعلیم الاسلام و تشحیذ الاذہان خریدنا فرض ہے یا نفل ۔

(۵) اخبارات الحکم و بدر خریدنا فرض ہے نفل ۔

(۶) زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات کی وصولی کیواسطے عامل ہونا ضروری ہے ۔ یعنی صدقات مذکور کی وصولی کیواسطے کوئی خاص شخص مقرر ہونا شرعاً جائز ہے ۔

ان سوالات مذکورہ بالا کے جوابات اخبار الحکم یا بدر میں شائع فرماویں ۔

العبد ۔ امام الدین بقلم خود ساکن سیالوالی ڈاکخانہ گلہماران تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ

جواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس امت محمدیہ میں اللہ تعالیٰ خلفاء پیدا کرتا ہی رہے گا ۔ جیسے آیۃ سورہ نور میں فرماتا ہے ۔ وعد اللّٰہ الّذین اٰمنوا منکم وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنھم فی الارض اور فرمایا ہے ۔ کہ جو کوئی ان خلفاء کا حکم نہ مانے گا وہ کافر و فاسق ہے ۔ ومن کفر بعد ذٰلک فاولٰٓئک ھم الفاسقون ۔

اور ہم لوگ امام الوقت کو خلیفہ من الخلفاء یقین کرتے ہیں ہاں بہت بڑا خلیفہ ۔ پس اس کے احکام ۔ بعض تو فرض ہوں گے اور بعض نفل بھی ۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ۔ وتعاونوا علی البر والتقوٰی ۔ پس ظاہر ہوا کہ نیکی اور تقوے کے کاموں میں امداد کرنا شارع کا حکم ہے اقسام امداد میں فرض بھی ہوگی اور نفل بھی ۔

عام حکم میں جب عمل کرنا ہوگا تو خصوصیت ضرور ہوگی اور اولوالامر اور ابوبکرؓ نے مثلاً جب کوئی خاص حکم دیا ہے تو وہ مخصوص حکم ہوگا نہ عام ۔ اگر ہمکو کوئی کہے کہ نور الدین! تجھ پر نماز ظہر کی فرض ہے تو نور الدین کا یہ جواب کہ عام حکم ہے مجھے خاص حکم دکھا کہ نور الدین کو بالخصوص کہا گیا ہو کہ نور الدین تو نماز ظہر پڑھ ۔ تو اس طرز پر تمام شریعت باطل ہو جاتی ہے بلکہ یہ اعتراض تو حضرت نبی کریم پر ہو سکتا ہے آپ غور کریں اور بہت غور کریں ۔ یہ سوال اول کا جواب ہے ۔

۲ ۔ قواعد انجمن سیالکوٹ میں نے نہیں دیکھے بدون ملاحظہ اس پر کوئی رائے نہیں دی جا سکتی ۔ البتہ تعاون کی ماتحت آپ بتر لگا [illegible] ۔

۳ ۔ امداد لنگر ۔ مدرسہ ۔ میگزین وغیرہ کو جو لوگ تعاون [illegible] پر بعض قسم ضروری اور بعض قسم اچھا [illegible] ہوگی ۔ امداد لنگران لوگوں کیلئے [illegible] دین سیکھنے کو آتے ہیں [illegible] لوگوں کے واسطے قرآن خاص حکم ہے ۔ للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللّٰہ لا یستطیعون ضربا [illegible] پر غور کرو ۔ مدرسہ و میگزین کی غرض [illegible] فی سبیل اللہ ہے

۴ ۔ رسائل ۔ کا مسئلہ بعینہ وہی ہے جو پہلے عرض ہوا عزیز من! ہم لوگ ان رسائل کو نصرت دین الٰہی یقین کرتے ہیں اور کونوا انصار اللّٰہ کا صریح حکم قرآن مجید میں ہے

۵ ۔ اخبار الحکم اور البدر میں دو قسم کے مضامین ہوتے ہیں ایک حصہ ان میں نصرت دین کا ہوتا ہے اور ایک حصہ وہ ہے جس سے اخبار فائدہ اٹھاتے ہیں پس حصہ اول اوامر الٰہیہ کے نیچے ہوگا ۔ اور حصہ ثانیہ ۔ کسب و تجارت کے ماتحت اور کسب و تجارت مستحب بھی ہے ۔ اور ضروری بھی ۔

۶ ۔ عام صدقات پر عامل کا ارشاد قرآن کریم میں ۔ غور کرو ۔ انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا ۔ آپ ان جوابات پر توجہ فرماویں ۔ میں نے بطور اصول مختصراً ذکر کئے ہیں

نور الدین

٭ نیز صدقہ فطر کے لئے آپ نے عامل مقرر کیا ۔ ۱۲

فرقہ احمدیہ

ایک صاحب نے حضرت مولوی نور الدین صاحب سے ایک سوال دریافت کیا ۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک علیحدہ فرقہ بنایا حالانکہ عام مسلمانوں میں اخوت اور محبت کو فروغ دینا چاہیئے ۔ حضرت مولوی صاحب موصوف نے مفصلہ ذیل جواب تحریر فرمایا ۔

مکرم معظم ۔ جناب جج صاحب بالقابہ

بادب گذارش ہے کہ اس وقت قوم اسلام کا شیرازہ ٹوٹ گیا ہے ۔ شیعہ اور خارجی ۔ حنفی اور وہابی ۔ ظاہری علماء اور صوفی ۔ نقشبندی اور چشتی ۔ وجودی اور شہودی اور ہزاروں فرقہ اسلام میں ہیں اور ان کا نفاق اب حد سے بڑھ گیا ہے ۔ اس وقت منافقانہ رنگ اتحاد قوم کو ایک نہیں کر سکتا ۔ ایک شخص ابوبکرؓ کو کافر کہتا ہو عائشہؓ کو بُری عورت ثابت کرتا ہے ۔ دوسرا کہتا ہے علیؓ کا کیا ایمان تھا ۔ جس نے پندرہ ہزار مسلمان ہزاروں میں قتل کر دئے ۔ قتل مومن متعمد کا مرتکب تھا ۔ وجودی کہتا ہے ہر ذرہ خدا ہے جس کو سنتا ہے کہ وہ مخلوق کو خالق سے الگ کہتا ہے اسے مشرک یقین کرتا ہے

اب قوم کا شیرازہ کیونکر باندھا جاوے اس کی ایک یہی ترکیب ہے کہ کوئی نیا انسان خدا سے قوت پاکر ایک زبردست طاقتور جماعت بناوے سو اس میں فکر کا ٹھیکدار انسان مرزا غلام احمد ہے ۔ جناب جج صاحب منت فرماویں بدون اس کے کوئی اور تدبیر ممکن ہے ۔ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام سے وحدت حقیقت نہیں ہو سکتی ۔ نیچریوں نے وحدت چاہی مگر خود اعمال اسلام میں ایسے سُست نکلے کہ کفر بھلا ہے ۔ نور الدین اب ٹوٹے ہوئے شیرازہ کا از سر نو باندھنے والا چاہیئے ۔ ۵ر جولائی ۱۹۰۷ء

المفتی

ماتم جس کے ہاں ماتم ہو جائے اس کے ساتھ ہمدردی ۔
حضرت کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ کیا یہ جائز ہے ۔ کہ جب کار قضا کسی بھائی کے گھر میں ماتم ہو جائے تو دوسرے دوست اپنے گھر میں اس کا کھانا طیار کریں ۔ فرمایا نہ صرف جائز بلکہ برادرانہ ہمدردی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۲۹ - جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۱ر جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۴ر جولائی ۱۹۰۷ء - کی صبح کو حضرت اُمّ المومنین بمعہ صاحبزادگان و دیگر اہلبیت و اقارب و خدام و اہلبیت حضرت مولوی نورالدین صاحب قریباً اٹھارہ کس ہمراہی حضرت میر ناصر نواب صاحب پانچ چھ روز کے واسطے بغرض تبدیل ہوا لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے اس قافلہ کی روانگی سے تین چار روز پہلے عاجز راقم نے اسٹیشن ماسٹر بٹالہ کو ایک خط لکھا تھا - کہ اس قافلہ کے واسطے ایک درمیانہ درجہ کی گاڑی کے چند خانے ریزرو کئے جاویں - تاکہ ضرورت ہو تو الگ گاڑی منگوالی جائے وہ خط ایک خاص آدمی کے ہاتھ روانہ کیا گیا تھا - اور اس مین تاریخ اور وقت سب لکھا گیا تھا چنانچہ اس کے مطابق ۴ر جولائی کی صبح کو یہاں سے روانگی ہوئی - اسی روز بعد نماز عصر حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے مسجد مبارک مین حضرت مولوی نورالدین صاحب کو خاص طور پر مخاطب کیا جبکہ عاجز راقم بھی قریب ہی کھڑا تھا اور فرمایا کہ "آج دس بجے دن کے مجھے خیال آیا کہ ہمارے گھر کے آدمی اب شاید امرتسر پہنچ گئے ہون گے اور یہ بھی خیال تھا کہ امن و امان سے لاہور مین پہونچ جائین - تب اس خیال کے ساتھ ہی کچھ غنودگی ہوئی تو کیا دیکھتا ہون کہ نخود کی دال (جو رنج اور ناخوشی پر دلالت کرتی ہے) میرے سامنے پڑی ہے اور اس مین کشمش کے دانے قریباً اسی قدر مین اور مین اس مین سے کشمش کے دانے کہا رہا ہون اور میرے دل مین خیال گذر رہا ہے کہ یہ ان کی حالت کا نمونہ ہے اور دال سے مراد کچھ رنج اور ناخوشی ہے کہ سفر مین ان کو پیش آئی ہے یا آنے والی ہے پھر اسی حالت مین میری طبیعت الہام الٰہی کی طرف منتقل ہو گئی اور اس بارہ مین الہام ہوا -

خَیْرٌ لَّھُمْ - خَیْرٌ لَّھُمْ

یعنی اُن کے لئے بہتر ہے - اُن کے لئے بہتر ہے - بعد اس کے اسی نظارۂ خواب مین چند پیسے دیکھے کہ وہ اور تشویش پر دلالت کرتے ہین جیساکہ چنے کی دال بھی ایک ناگوار امر رنج کے امر پر دلالت کرتی ہے" فقط

یہ الہام اور خواب سُنا کر حضرت اقدس حسب معمول اندر تشریف لے گئے اور اس کے سننے مین اس وقت تمام جماعت جو نماز کیواسطے آئی ہوئی تھی شامل تھی خلیفہ رشیدالدین صاحب - حافظ احمد اللہ صاحب - شیخ علی محمد صاحب سوداگر جموں وغیرہ بہت سے دوست تھے - حضرت اقدس کے اندر جانے کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب نے دوبارہ سہ بارہ اُسی مسجد مین پھر یہ سب لوگون کو اسی وقت سنایا کیونکہ بعض لوگ جو دور تھے اونہون نے حضرت کی آواز اچھی طرح نہ سنی تھی - غرض اس الہام اور خواب کی جبکہ اچھی طرح سے اشاعت ہو گئی تو قریب شام کے اپنا ایک آدمی جو سب قافلہ کو ریل پہ سوار کر کے واپس آیا تھا - اس کی زبانی معلوم ہوا کہ مین دوپہر کی گرمی مین ریل کے اندر مسافرون کی کشاکش سے بچنے کیواسطے جو انتظام ریزرو کا کیا گیا تھا وہ نہ ہو سکا - کیونکہ لاہور سے کوئی الگ گاڑی اس مطلب کے واسطے نہ پہونچ سکی تھی اور اس سبب سے تشویش ہوئی - اس طرح خواب کا حصہ پورا ہوا مگر پھر بھی بموجب بشارت الہام کے خیریت رہی اور معمولی گاڑی مین آرام سے بیٹھ کر چلے گئے -

اس کے بعد حضرت اقدس نے فرمایا کہ خواب اور الہام تو ایک طرح پورا ہو گیا ہے مگر ایک خیال مجھے باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ چیزین جو رنج اور خوشی پر دلالت کرتی ہین وہ دوبارہ دکھلائی گئی ہین یعنی اول چنے کی دال دکھلائی گئی اور پھر چند پیسے دکھلائے گئے - ایسا ہی الہام بھی دو دفعہ ہوا کہ خیر لہم خیر لہم - اس لئے دل مین ایک یہ خیال ہے کہ خدانخواستہ کوئی اور امر مکروہ پیش نہ آیا ہو جس کے لئے دو دفعہ دو ایسی چیزین دکھلائی گئین کہ علم تعبیر کے رو سے رنج اور تشویش پر دلالت کرتی ہین اور ایسا ہی ان سے محفوظ رکھنے کے لئے دو دفعہ یہ الہام ہوا کہ خیر لہم خیر لہم - یہ میرا خیال ہے - خدا تعالیٰ ہر ایک رنج سے محفوظ رکھے - آمین

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

فتح الدین ولد حاکم الدین صاحب سکنہ دادر پور گردل - ضلع ہوشیارپور تحصیل ہوشیارپور
بوٹا ولد ” ” ”
سید ولایت شاہ صاحب ولد حسین علی شاہ صاحب رعیۃ کوٹھی نہر ضلع گورداسپور
فقیر محمد ولد اللہ بخش صاحب سکنہ سرہند بسی ریاست پٹیالہ
عبدالحمید ولد مولوی خدایار صاحب سکن بھینی ضلع لاہور

حقیقۃ الوحی کے خریدار توجہ کریں

اکثر اصحاب ایسے وقت پر اطلاع طراز ہوئے تھے جبکہ کتاب چار پانچ جزو سے زیادہ نہ چھپی تھی اور نہ زیادہ ہونے کی امید تھی۔ بعض نے حالت مذکورہ میں چار پانچ جلدوں کے بھیجنے کی ایک ہی پیکٹ میں اطلاع دی تھی۔ وہ درخواستیں محفوظ ہیں مگر ان کی تعمیل میں سکوت اور تردد پیش آتا ہے۔ جبکہ قیمت کتاب کی بجائے عمر روپیہ کے للعہ تک ترقی کر گئی ہے۔ خیال گذرتا ہے۔ کہ شاید کسی کو اس کی خریداری میں اب پس و پیش دیکھنا پڑے۔ اس لئے جن اصحاب نے دوبارہ درخواستیں بھیجدی ہیں۔ ان کو حسب درخواست ان کی کتاب بھیجدی گئی اور جنہوں نے دوبارہ اطلاع نہیں دی ان کی خدمت میں احتیاطاً دوبارہ اطلاع دینے کے لئے بذریعہ اشتہار ہذا کے لکھا جاتا ہے کہ اپنے منشا سے اطلاع دیں تاکہ ان کی درخواستوں کی جس صورت میں وہ چاہیں تعمیل کی جائے جو اصحاب اس اطلاع نامہ کے ایک ماہ بعد تک بھی کچھ نہ لکھیں گے ان کی درخواستیں کالعدم تصور ہوں گی اور پھر اگر کتاب کے ختم ہو جانے کی وجہ سے وہ شکایت کریں گے کہ ہم کو کتاب باوجود پہلے درخواست کرنے کے کیوں نہیں پہنچی تو وہ ناقابل التفات سمجھی جاوے گی۔ کیونکہ جس صورت میں کتاب کی اشاعت پر دو ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ اور قیمت میں ان کی درخواست بھیجنے کے بعد بہت تبدیلی واقع ہو چکی ہے انہوں نے کیوں توجہ سے کتاب نہیں منگائی۔ یہ انتظام مجبور ہو کر مہتمم کو کرنا پڑا جبکہ بعض خریداروں نے کتاب کے وی پی انکاری کر کے واپس بھیجدیا ہے

والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✣ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

براہ مہربانی مندرجہ ذیل سطور اپنے اخبار "بدر" میں شائع فرما دیں میں نے مولوی محمد علی صاحب کی ایک ضروری چٹھی جو اخبار الحکم نمبر ۲۳ جلد ۱۱ میں چھپی ہے۔ اس کو پڑھکر مناسب سمجھا ہے کہ ۲۶ جولائی بروز جمعہ بوقت ۸ بجے صبح لغایت ۵ بجے شام ایک جلسہ موضع سیالان میں کیا جاوے۔ اور اس میں ایسی تحریک کے متعلق کارروائی کیجاوے اس واسطے تحصیل پھالیہ کے رہنے والے ہر ایک احمدی کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ ضرور بالضرور مذکورہ جگہ پر مقررہ وقت میں تشریف لا دیں اور

ضلع گوجرات میں جسقدر احمدی انجمنیں ہیں ان کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں بھی تاکید معروض ہے کہ وہ بھی ضرور تشریف لا دیں تاکہ وہ رجسٹروں وغیرہ کے مرتب کرنے میں معاون و مددمعین ہوں جماعت سیالکوٹ نے اس جلسہ کو منظور کر لیا ہے۔

ڈائری

القول الطیب

دجّال ۶ - جولائی ۱۹۰۷ء - فرمایا۔ دجّال کی دو شاخیں ہیں۔ ایک تو پادری لوگ ہیں جو گویا نبوت کا دعوے کرتے ہیں۔ ہر قسم کے مکر اور فریب کے ساتھ لوگوں کو بہکاتے ہیں اور عیسائی بناتے ہیں۔ خود انجیل اور توریت کا ترجمہ در ترجمہ کرتے ہیں۔ اصل کتاب ان کے پاس موجود نہیں تراجم میں ہمیشہ تبدیلیاں کرتے ہیں اور انہی اپنے خیالات کے الفاظ کو دنیا کے سامنے پیش کر کے بیان کرتے ہیں۔ کہ خدا کا کلام ہے۔ یہ ایک طرح نبوت کا دعویٰ ہے۔ دوسرے اس زمانے کے فلسفی لوگ ہیں۔ جو کہ خدا تعالےٰ کے ہی منکر ہو بیٹھے ہیں اور رات دن مادی دنیا کی طرف ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ دین کو کچھ نہیں سمجھتے بلکہ دین کو غیر ضروری اور اپنی دنیوی ترقی کی راہ میں ایک حارج یقین کرتے ہیں۔

کفر فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی عدول حکمی سے کوئی شخص کس طرح بچ سکتا ہے۔ جو لوگ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کے مرسل کو نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کی عدول حکمی کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو یہود اور عیسائی تھے۔ وہ صاحب شریعت تھے۔ نمازیں پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے۔ تمام انبیاء کو مانتے تھے۔ مگر آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے کے سبب وہ کافر قرار دئے گئے اس زمانہ کے لوگ جو نہ صرف ہمارے مخالف ہیں بلکہ ہم کو کافر قرار دیتے ہیں۔ وہ بموجب حدیث نبوی مومن کو کافر کہہ کر خود کافر بنتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

زکوٰۃ ایک صاحب نے دریافت کیا کہ تجارت کا مال جو ہے جس میں بہت سا حصہ خریداروں کی طرف ہوتا ہے اور اگراہی میں پڑا ہوتا ہے۔ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

فرمایا جو مال معلق ہے اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک کہ اپنے قبضہ میں نہ آجائے لیکن تاجر کو چاہئے کہ حیلہ بہانے سے زکوٰۃ کو نہ ٹال دے۔ آخر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اخراجات بھی تو اسی مال میں سے برداشت کرتا ہے۔ تقوےٰ کے ساتھ اپنے مال موجودہ اور معلق پر نگاہ ڈالے اور مناسب زکوٰۃ دے کر خدا تعالیٰ کو خوش کرتا رہے۔ بعض لوگ خدا کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔

دین مقدم فرمایا۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے۔ کہنے کو تو انسان کہہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر دکھ اس کے دل کو پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جاتا ہے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنا لے۔ کہ دنیاوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بے قرار ہوتا ہے اور چیختا چلاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے بہت سے وہ شخص جو دوسرے کو دھوکا دیتا ہے۔ مگر بدتر وہ ہے جو اپنے آپ ہی دھوکہ دیتا ہے۔ دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں وہ گویا خدا تعالیٰ کا دیانتدار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے ممکن ہے وہ ظلم کر کے بھاگ جائے اور اس طرح اپنے آپ کو بچا لے۔ مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائیگا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکیگا۔ مبارک ہے وہ جو دین کو اور خدا کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے کیونکہ خدا بھی اسے مقدم رکھتا ہے۔

حقیقۃ الوحی فرمایا ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک خوب پڑھیں بلکہ اس کو یاد کر لیں کوئی مولوی ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکیگا کیونکہ ہر قسم کے ضروری امور کو اس میں بیان کیا گیا ہے اور اعتراضوں کے جواب دئے گئے ہیں۔

خواجہ غلام فرید صاحب فرمایا۔ خواجہ غلام فرید صاحب کی سوانح کی ایک کتاب لکھی گئی ہے اس میں خواجہ صاحب نے جابجا ہماری تائید کی ہے ایک جگہ لکھا ہے کہ بعض مولویوں نے خواجہ صاحب مرحوم سے دریافت کیا تھا کہ آپ کیوں ان کی تائید کرتے ہیں مولوی لوگ تو ان کو کافر قرار دیتے ہیں تو انہوں نے کیا خوب جواب دیا کہ مولوی لوگوں نے پہلے کس کو مانا ہے اور کس کو کافر قرار نہیں دیا ان کا تو کام ہی یہ ہے۔ ان کی طرف خیال مت کرو

تصحیح۔ معزز ناظرین صفحہ ۹ کو ۱۲ اور ۱۲ کو ۹ بنا کر اخبار پڑھیں۔ یہ غلطی سہواً اور اتفاقیہ کاتب سے ہو گئی ہے۔

جلسہ تشحیذ

یوں تو مدینۃ المسیح میں ہر ایک لمحہ روحانی سرور کا گذرتا ہے۔ مگر ۲ ارشنی بعد جمعہ کے چند گھنٹے بھی نہایت ہی پُرلطف تھے

ایمان اور عمل صالح کیا ہیں اور ان کا آپس میں کیا تعلق ہے اور یہ کس طرح پیدا ہوتے ہیں۔ ایک سوال تھا۔ جس پر مختلف نوجوانوں نے تقریریں کیں

خاندان نبوت کے درخشندہ گوہر سیدی محمود (ایدہ اللہ الودود) نے نہایت فصاحت سے جامع و مختصر عبارت میں اس کو جواب دیا۔ پھر مفتی میر اسحٰق نے اس مختصر تقریر پر عجب سماں باندھی۔ مخدومی علامہ نور الدین نے جو کچھ فرمایا وہ یہ ہے کہ ایمان کے معنے ماننے کے ہر مخلص کا ماننا الگ ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان ... [illegible] نومن باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ و بالبعث ... [illegible] ... [illegible] ... ایمان ... [illegible] ... [illegible] ... بات کہی کہ ... [illegible] ... ڈال وغیرہ ... [illegible] ... حال ... [illegible] ... بعض ڈال کاٹ ... درخت ... [illegible] ... بعض عمل ... [illegible] ... ایمان کا ... [illegible]

تیسرے سوال کے جواب میں مخلصانہ ... جو فرمایا وہ یہ ہے کہ کسی بزرگ قوم کی دعا کا نتیجہ۔ ماں باپ کا جماع کے وقت شیطان سے محفوظ رہنے کی دعا تربیت خاندانی۔ فضل رحمانی۔ اسلاف یا اسلافت یعنی خلوص سے بحالت کفر کے عمل۔ نصرت الٰہی۔ صادق ... کی صحبت۔ دلائل نیرہ۔ ... استغفار ضمیر کی پیروی۔ مگر اس کی لئے کہ الہام کی روشنی میں دیکھا جائے۔ ملائکہ کی تحریک پر عمل ختم نبوت پر ایمان صفات الٰہی کا علم (اکمل آف گولیکی)

ذوق کی باتیں

مدینۃ المسیح میں رہنے کے کئی فائدے ہیں مگر ایک فائدہ اب میرے خیال میں آیا ہے۔ کہ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازوں کی مثال مومن کے حق میں کسی کے پانچ نہر میں غسل کرنے کی دی تھی اسی طرح یہاں ہر روز کوئی نہ کوئی گروہ بیعت کے لئے اٹھتا ہے اور ان کے ساتھ ملکر مامور من اللہ کے ہاتھ (ید اللہ فوق ایدیہم) پر توبہ کا موقعہ مل جاتا ہے اور گویا ہر روز آدمی گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اس کی قدر کرے۔

۲۔ ایک تو ابن الوقت ہوتے ہیں اور آجکل کے جنٹلمین اسے موجب فخر سمجھتے ہیں یعنی زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز پر عمل کرنے والے دوسرے وہ جو ابو الوقت ہیں یعنے زمانہ پر پورے حاکم یہ زمانہ کی نہیں مانتے بلکہ زمانہ کو اپنی منواتے ہیں اور یہ مرسلین الٰہی کا گروہ ہے اور کسی میں یہ طاقت نہیں۔ مخدومی علامہ نور الدین فرمایا کرتے ہیں کہ ہم تو ابن الوقت ہیں کیونکہ ہم اس کی مان لیتے اور کبھی ہم اس سے اپنی منوا لیتے اور ایک مومن کو یہی کرنا چاہیئے۔ (اکمل آف گولیکی)

فیصلہ کی آسان راہ

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں ذکر کیا کہ حضور کی اس تحریر پر جو اخبار میں چھپی ہے کہ اگر ہمارے مکذب ہمارے شائع کردہ الہام الٰہی کو کہ انی احافظ کل من فی الدار افترا سمجھتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ محض ہمنے اپنے دل سے یہ بات بنائی ہے، اور یہ خدا کا کلام نہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے اور صرف اتفاقی طور پر ہمارے گھر کی حفاظت ہو رہی ہے تو چاہیئے کہ ہمارے مکذبوں میں سے بھی کوئی ایسا الہام شائع کرے۔ تب اس کو جلد معلوم ہو جاویگا کہ افترا کا کیا نتیجہ ہے۔ اس بات کو پڑھ کر بعض مخالف یہ کہتے ہیں کہ ہم مفتری نہیں ہیں جو خدا تعالے پر افترا کریں۔ ہم کس طرح ایسا الہام شائع کر سکتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا یہی بات ہے۔ جو ہم ان کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی پر افترا کرکے کوئی شخص بچ نہیں سکتا اگر یہ کلام ہم پر خدا تعالے کیطرف سے نازل نہ ہوتا اور ہمارا افترا ہوتا تو اللہ تعالے اس کلمہ کے مطابق ہمارے گھر کی حفاظت کیوں کرتا جب کہ ایک کلام صریح الفاظ میں پورا ہوگیا ہے۔ تو پھر اس کے ماننے میں کیا شک ہے لیکن ہمنے مخالفین کے واسطے فیصلہ کی دوسری راہ بھی بیان کر دی ہے۔ کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افترا ہے۔ تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھاکر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے۔ خدا کا کلام نہیں۔ ولعنت اللہ علی من کذب وحی اللہ اگر کوئی شخص ایسی قسم کھاوے۔ تو خدا تعالے اس قسم کا نتیجہ ظاہر کر دے گا۔

چاہیئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب اور غزنوی صاحبان بہت جلد اس کی طرف توجہ کریں۔

ایک الہام کی تفہیم

ایک سوال پیش ہوا کہ حضور کو جو الہام ہوا ہے در قرآن خدا کا کلام ہے ... میرے منہ کی باتیں"۔ اس الہام الٰہی میں میرے کی ضمیر ... [illegible] ... ہے۔ یعنے کس کے مونہہ کی باتیں فرمایا ... کے مونہہ کی باتیں۔ خدا تعالی فرماتا ہے کہ میرے مونہہ کی باتیں ... اس طرح کے ضمائر کے اختلاف کی مثالیں قرآن شریف میں موجود ہیں۔

تفہیم الہام

فرمایا۔ بعض رویا یا الہامات ظاہر الفاظ میں منذر ہوتے ہیں اور ملہم اس وقت ڈر جاتا ہے اور خوف کھاتا ہے۔ مگر دراصل اس کے معنے کچھ اور ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم کو سخت درد گردہ تھا کسی دوا سے آرام نہ ہوتا تھا۔ الہام ہوا۔ "الوداع" اس کے بعد درد بالکل یک دفعہ بند ہوگیا۔ تب معلوم ہوا کہ یہ الوداع درد کا تھا۔

آریہ کب سمجھیں گے

فرمایا۔ بعض اخبارات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لاجپت رائے اور اجیت سنگہ کی جلاوطنی سے آریوں کو پورے طور پر نصیحت حاصل نہیں ہوتی اس واقعہ کو وہ صرف ایک شخصی وبال خیال کرتے ہیں اور قومی وبال نہیں سمجھتے یہ ان کی غلطی ہے۔ گورنمنٹ ان لوگوں کے ایسے حالات دیکھ کر اب ان کی نسبت ضرور محتاط رہے گی ان کو چاہیئے کہ گورنمنٹ کے متعلق اپنے رویہ کو ہمیشہ کے واسطے درست کرلیں۔

طبی علوم

فرمایا۔ علم طب کی بنا ہی ظنیات پر ہے۔ جب مرض الموت آتی ہے تو کوئی دوا شفا نہیں دیتی بلکہ ہر ایک دوا الٹی پڑتی ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ شفا دینا چاہتا ہے۔ تو معمولی دوائی بھی کارگر ہو جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۵ مورخہ ۱۱۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

تفسیر سورۃ الماعون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساتھ نام اللہ کے جو بے حد رحم والا بار بار رحم کرنے والا ہے

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۝ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۝ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۝ فَوَیْلٌ

کیا تو نے دیکھا ہے اس کو جو جھٹلاتا ہے جزا و سزا کو ۔ پس یہ وہی ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو ۔ اور نہیں رغبت دیتا مسکین کو کھانا کھلانے کی ۔ پھر افسوس ہے

لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۝ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

ان نمازیوں کیلئے ۔ جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں ۔ وہ جو دکھلاوے کو کام کرتے ہیں ۔ اور روکتے ہیں برتنے کی چیز سے

اس سورۃ شریف میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد چھ آیتیں ہیں جن میں پچیس کلمات اور ایک سو پچیس حروف ہیں

نوٹ ۔ اگرچہ سورۃ کوثر کی تفسیر میں یہ تجویز قرار دی گئی تھی ۔ کہ آیندہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تصنیف شدہ عربی تفسیر کے اصل عربی الفاظ کو بمعہ ترجمہ نہ لکھا جاوے بلکہ اس کے مطلب کو بمع مطالب اور معانی کے ساتھ صرف اردو میں بیان کیا جائے ۔ مگر حضرت مولوی صاحب موصوف کی تحریر کردہ تفسیر سورہ ماعون کو جو میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی مختصر ہے اور چند سطروں پر ختم ہو جاتی ہے ۔ اس واسطے مجھے یہ بات پسند آئی ہے کہ کم از کم اس تفسیر کو بتمامہ عربی الفاظ میں پہلے کی طرح لکھ کر ساتھ ترجمہ کیا جائے اور اس کے بعد مفصل تحریر لکھی جائے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ارایت الذی یکذب بالدین و قد سمع دین ابرہہ والاستفھام لتشویق السامع الی تعرف المکذب والدین ثواب اللہ و عقابہ ۔ والمکذب لا یطیع فی امرہ ولا یجتنب عن نواھیہ او بحکم اللہ قالہ ابن عباس و بالحساب قالہ ابن جریج و مجاھد

فذلک الذی یدع الیتیم ۔ الفاء للسببیۃ وما بعدھا مسبب والاشارۃ للتحقیر والاشعار بعلۃ الحکم والموصول لتحقق الصلۃ

یدع ۔ یدفع ۔ قال ابو طالب ؎

کیا تو نے اس شخص کا حال دیکھا ہے جو دین کو جھٹلاتا ہے ۔ ایسے ہی ایک مکذب ابرہہ نام شاہ حبش کا ذکر اس سورہ شریف سے پہلے سورہ فیل میں ہو چکا ہے اور اس کے بد انجام کا ذکر کیا جا چکا ہے ۔ اس سورہ شریف کے ابتداء میں بطور استفہام کے لکھا گیا ہے کہ کیا تو اس مکذب کو جانتا ہے ۔ یہ استفہام اس واسطے ہے ۔ کہ سننے والے کو اس مکذب کے معلوم کرنے کا خیال پیدا ہو ۔ دین سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب اور عقاب ہے ۔ جو کہ انسان کو اس کے اعمال پر ملتا ہے ۔ مکذب وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم کی اطاعت نہ کرے اور اس کی مناہی سے پرہیز نہ کرے ۔ اور ابن عباس نے لکھا ہے کہ مکذب وہ ہے جو خدا کے حکم کی تکذیب کرے اور ابن جریج اور مجاہد نے کہا ہے کہ مکذب وہ ہے جو وقت حساب کا انکار کرے ۔

آیت شریف فذلک الذی یدع الیتیم میں ف سبب کے لئے ہے کسی کا یتیم کو دھکے دینے کا فعل اس کے لئے مکذب دین ہونے کا سبب ہو جاتا ہے اور اس میں ذلک کا اشارہ تحقیر کے واسطے ہے اور علت حکم کے بتانے کے لئے اور موصول صلہ کے تحقق کے لئے ۔

یدع کے معنے ہیں دفع کرتا ہے ۔ جیسا کہ ابو طالب کے شعر میں ہے ۔ جس کے معنے ہیں

یقسم حقا للیتیم و لم یکن
یدع لذی یسار من الاصاغر

ویدفع حق الیتیم - قالہ ابن عباس ویقهره و
یظلمہ عن قتادۃ وھذا فی مقابلہ اطعامهم و
امنهم عجیب -

ولا یحض علی طعام المسکین یحض یحث غیره علی اطعام
المحتاج وقد اطعمہ اللہ -

فویل للمصلین الذین هم - ویل - وادی الذی
یسیل من صدید اهل جهنم

عن صلوتهم ساھون - یؤخرونها عن وقتها
عن ابن عباس ومصعب بن سعد عن ابیہ و
تارکون فانوا هم المنافقون فمن ھھنا قالوا نصف
السورۃ مکی والنصف مدنی - وسا ہ لا ہ -

الذین هم یراؤن الناس - فی اعمالہم الفاضلۃ
ویمنعون الماعون - الماعون المنفعۃ
الماء الذی ینزل من السحاب ماعون -
قال عبید الراعی ؎

قوم علی الاسلام لما یمنعوا
ماعونهم ولیضیعوا التهلیلا

ای الطاعۃ والزکوۃ - وقال علی الماعون
الزکوۃ - والصدقۃ المفروضۃ - قالہ ابن مسعود
وابن عمر - والمتاع الذی یتعاطاه الناس بینهم
کالقدر والدلو والفاس وشبہ -

یتیم کو اس کا حق تقسیم کرتا ہے اور امرا کی خاطر
غربا کو دھکے نہین دیتا -

اور یتیم کا حق مارتا ہے - یہ ابن عباس کا قول ہے اور قتادہ کا قول ہے کہ یتیم پر قہر کرتا ہے اور ظلم کرتا ہے - یہ اس شریر کی بد اعمالی کیسی عجیب ہے - کہ کھانے کھلانے اور امن دینے کے بدلہ دھکے دیتا ہے -

یحض کے معنے ہین کہ دوسرے کو اس امر کی ترغیب دیتا ہے کہ محتاج کو کھانا کھلائے اور دراصل سب کو خدا تعالیٰ کھانا کھلاتا ہے -

ویل - اس وادی کا نام ہے - جو دوزخیون کی پیپ مین سے بہ کر نکلے گی -

ساھون کے لفظ مین ان لوگون کی طرف اشارہ ہے - جو کہ نمازون کے اوقات مین تاخیر کرتے ہین - اور ابن عباس اور مصعب بن سعد سے روائیت ہے - کہ ساہون سے وہ لوگ مراد ہین جو نماز کے تارک ہین اور وہ منافق ہین اسی سبب سے کہا گیا - کہ یہ سورت کی ہے اور نصف مدنی ہے اور ساہ کے معنے ہین لہو کیا -

ریا کرنے والے لوگ ہین جو اپنے اچھے عمل لوگون کو دکھانے کے لئے کرتے ہین -

ماعون منفعت کو کہتے ہین - پس اس پانی سے منع کرنا جو بادلون سے آتا ہے ماعون ہے -

عبید الراعی نے ایک شعر مین کہا ہے ؎

وہ قوم جو اسلام پر ہے - انہون نے کبھی ماعون سے منع نہین کیا
اور نہ کبھی کلمہ لا الہ الا اللہ کو ضائع کیا ہے -

یہان ماعون سے مراد طاعت اور زکوۃ ہے اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ ماعون سے مراد زکوۃ ہے اور صدقہ مفروضہ ہے یہ ابن مسعود اور ابن عمر کی روائیت ہے - اور ماعون ایسی متاع کو بھی کہتے ہین جو لوگ آپس مین ایک دوسرے کو مانگنے پر دے دیتے ہین - جیسا کہ ہانڈی اور ڈول اور کلہاڑی اور ایسی اشیاء -

اس جگہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تصنیف کردہ تفسیر عربی معہ ترجمہ ختم ہوئی ہے - اس کے بعد اگلے اخبار مین انشاء اللہ تعالیٰ مفصل تفسیر اردو مین درج کیجاوے گی "

معذرت - مجھے افسوس ہے کہ بہ سبب بعض مشاغل کے گذشتہ چند ہفتون مین تفسیر درج اخبار نہین ہو سکی - تفسیر کے لکھنے پر بہت وقت اور محنت درکار ہوتی ہے - اور مجھے کافی فرصت نہین ہوتی رہی کہ اس قدر محنت کرون - امید ہے - کہ ناظرین معاف کرینگے - اخبار کا اسٹاف تا حال ایسا وسیع نہین - کہ اگر ایڈیٹر اور مینیجر کو کسی وجہ سے اخبار کی طرف پوری توجہ کرنے کی فرصت نہ ہو یا کسی پرائیویٹ ضرورت کے واسطے رخصت کی حاجت پڑے تو اس کی جگہ مناسب انتظام اسی وقت ہو سکے - اگر احباب کوشش کر کے اخبار کے واسطے بہت سے خریدار بنا دیوین اور اخبار کی آمد معقول ہو جائے تو امید ہے کہ ایسی دقتین رفع ہو جاوینگی امید ہے - کہ دوست اس امر کی طرف توجہ کرینگے - کہ اخبار کے واسطے وقت پر قیمت ادا کرنے والے خریدار پیدا کئے جاوین -

---

بشارت - اکثر احباب کی درخواست پر تفسیر القرآن جو سورۃ الناس سے اخبار بدر مین درج ہونی شروع ہوئی تھی دوبارہ چھپوانے کی تجویز کی گئی ہے - کچھ حصہ چھپ گیا ہے اور باقی کے واسطے انتظام ہو رہا ہے - جو صاحب اس کو جدا خرید کرنا چاہین وہ اطلاع دین - جو دوست نومبر سنہ ۱۹۰۶ء سے اخبار کے خریدار بنے تھے - مگر اس وقت پچھلے پرچے انکو نہ مل سکے تھے انکو پہلے پرچے تفسیر کے بلا قیمت دئے جاوینگے - بشرطیکہ قیمت اخبار وہ ادا کر چکے ہون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از دفتر سکرٹری مجلس ناظم قادیان دارالامان ۔ مورخہ کم جولائی ۶ء

بخدمت ایڈیٹر صاحب بدر ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ منظور کردہ مجلس ناظم ارسال ہیں ۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے ۔ انہیں اخبار میں شائع کر کے ممنون فرماویں ۔ والسلام

محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قواعد برائے شاخہائے صدر انجمن احمدیہ

مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۰ جون ۱۹۰۷ء میں شاخہائے صدر انجمن احمدیہ کے لئے چند قواعد تجویز کئے ہیں جو بغرض تعمیل شائع کئے جاتے ہیں ۔ اس بات کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے کہ یہ قواعد ابھی مجلس معتمدین میں پیش نہیں ہوئے بلکہ مجلس ناظم نے پاس کئے ہیں ۔ انشاء اللہ تعالیٰ جولائی ۱۹۰۷ء کے آخر میں یہ قواعد مجلس معتمدین کے پیش کئے جاویں گے ۔ اور جو کمی زیادتی ہوگی ۔ اس سے پھر بذریعہ اخبارات اطلاع دیجاویگی فی الحال ان قواعد کی تعمیل کی جاوے اور جو جو انجمنیں ان قواعد کی تعمیل کریں ۔ وہ تعمیل شروع کرنے کے بعد مجھے اطلاع دیویں ۔

قواعد منظور کردہ مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ حسب ذیل ہیں

(۱) ہر ایک ایسے مقام پر جہاں احمدیوں کی کافی تعداد موجود ہو ایک مقامی انجمن احمدیہ قایم کی جاوے گی ۔ جو زیر دفعہ ۳ قواعد صدر انجمن احمدیہ صدر انجمن احمدیہ کی شاخ سمجھی جاویگی اور ان کے لئے ان قواعد کی پابندی ضروری ہوگی ۔

نوٹ ۔ جس مقام میں کافی تعداد نہ ہو ۔ وہاں کے احمدی اپنے کسی قریب کے مقام کی مقامی انجمن کے ممبر سمجھے جاویں گے

(۲) ہر ایک مقام میں رہنے والے تمام احمدی مقامی انجمن کے ممبر سمجھے جاویں گے ۔ اور ان کے واسطے ضروری ہوگا ۔ کہ قواعد و ضوابط انجمن کی پابندی کریں ۔

(۳) ہر ایک ممبر کے لئے لازمی ہوگا کہ ایک معین رقم چندہ کی لنگرخانہ ۔ مدرسہ ۔ اشاعت اسلام اور ضروریات مقامی میں داخل کرے ۔ ایسے چندے عموماً ماہوار وصول کئے جاویں گے ۔ مگر زراعت پیشہ لوگ اگر چاہیں ۔ تو چندہ ششماہی فصل خریف اور فصل ربیع کے موقعہ پر غلہ کی صورت میں ادا کر دیں ۔

(۴) جو ممبر اپنی آمدنی کا بیسواں حصہ امداد سلسلہ کے لئے فنڈ انجمن میں داخل کرتے ہیں ۔ ان کے سب معین چندے اسی رقم میں شامل ہوں گے ۔

نوٹ ۔ ۱ ۔ رسالہ الوصیۃ کے شرائط کو اس بیسویں حصہ سے کوئی تعلق نہیں ۔ جو لوگ الوصیۃ کے شرائط کو پورا کرنا چاہیں ۔ وہ دسواں حصہ آمد کا دیں ۔

نوٹ ۔ ۲ ۔ ایسے چندوں میں سے آٹھواں حصہ یعنی ۲ ر فی روپیہ مقامی ضروریات کے لئے وضع کر کے باقی چندہ حسب ہدایت صدر انجمن مختلف مدات میں تقسیم ہوا کریگا ۔

(۵) ہر ایک مقامی انجمن کا فرض ہوگا کہ ایک رجسٹر اپنے ممبروں کا حسب نمونہ ذیل رکھے ۔

رجسٹر اسمائے ممبران انجمن احمدیہ مقام

نمبر	نام ۱	[illegible]	[illegible]	سکونت ۲	[illegible]	[illegible]	چندہ					کیفیت ۴
							[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	

۱ ۔ اگر بیاہی ہوئی عورت ہے تو خاوند کا نام ساتھ دیں

۲ ۔ اصل سکونت ۔ ان ممبروں کی ضروری ہوگی جو عارضی طور پر کسی دوسرے مقام پر چلے گئے ہیں ۔

۳ ۔ جہاں معین آمدنی نہ ہو ۔ اندازہ کافی ہوگا ۔

۴ ۔ اگر کوئی ممبر فوت ہو جاوے ۔ تو خانہ کیفیت میں اس کی تاریخ وفات درج کر دی جاوے ۔

(۶) ہر ایک مقامی انجمن میں کم از کم حسب ذیل عہدہ دار ہوں گے ایک میر مجلس ۔ ایک سکرٹری ۔ ایک محاسب ۔ ایک امین ایک ناظر ۔

(۷) ا ۔ میر مجلس کا فرض ہوگا کہ جب کبھی انجمن یا اس کی کسی کمیٹی کا جلسہ ہو ۔ تو وہ جلسہ میں امن قایم رکھیں اور باضابطہ حاضری ممبران کی پابندی کراویں ۔

ب ۔ سکرٹری کا فرض ہوگا کہ انجمن یا اس کی کمیٹی کا جلسہ ہو تو اس کے لئے سب ممبران کو باقاعدہ اطلاع دے اور تمام کارروائی کو ایک رجسٹر روئداد اجلاسہائے انجمن یا کمیٹی میں لکھے ۔ تمام ممبران انجمن کا اور اگر انجمن کی کوئی شاخیں ہوں تو ان شاخوں کے ممبران کے رجسٹر رکھیں جو حسب نمونہ قاعدہ ۵ ہوں گے ۔ صدر انجمن احمدیہ کے تمام احکام اور فیصلہ جات کی تعمیل جہاں تک ان کا کسی انجمن سے تعلق ہو ۔ بتوسط سکرٹری انجمن احمدیہ عمل میں آویں گی ۔

ج ۔ محاسب کا فرض ہوگا کہ انجمن یا اگر اس انجمن کے متعلق کوئی شاخیں ہوں ۔ تو ان شاخوں کی آمد و خرچ کا باضابطہ حساب رکھیں اور تمام ممبران سے باقاعدہ چندہ وصول کرے اور ممبروں کے چندوں کا ایک کھاتہ رکھے جس میں تمام رقوم جو کوئی ممبر دے ۔ اس کے نام کے سامنے درج ہوتی رہیں

د ۔ ناظر کا فرض ہوگا کہ محاسب اور امین کی کتابوں اور امثلہ جات آمد و خرچ کی ماہوار پڑتال کر کے ان پر دستخط کرے کہ حساب و کتاب درست رہے ۔

ہ ۔ جو روپیہ از قسم چندہ وغیرہ محاسب کے پاس آوے گا وہ اسے روز مرہ امین کے پاس جمع کرائے گا اور جو بل پاس ہوں گے وہ بھی بغرض ادائگی روپیہ امین کے پاس پیش ہوں گے اور اسی کے پاس امثلہ جات اخراجات رہیں گے ۔

و ۔ جو روپیہ صدر انجمن احمدیہ کی کسی مد یا لنگرخانہ وغیرہ میں بھیجا جاوے گا ۔ وہ سکرٹری کے دستخطوں سے برآمد ہو کر جاوے گا ۔ اور سکرٹری کا فرض ہوگا ۔ کہ اس روپیہ کی رسید بعد میں بلوں کے ساتھ شامل کرے ۔

ز ۔ ہر ایک ممبر انجمن کو اختیار ہوگا ۔ کہ انجمن کا حساب و کتاب جب چاہے دیکھ سکے ۔ ایسا ہی صدر انجمن کے سکرٹری کو اور اس کے ناظر کو اختیار ہوگا کہ جب مناسب سمجھے کسی انجمن کا کوئی رجسٹر او رکاغذات موقعہ پر یا بذریعہ ڈاک قادیان میں منگا کر ملاحظہ کرے اور مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کو اختیار ہوگا ۔ کہ اگر کسی مقام پر اتفاقاً یا خاص اس کام کے واسطے جاویں ۔ تو وہاں انجمن کے کاغذات کو ملاحظہ کریں ۔

ح ۔ جہاں مناسب آدمی الگ الگ عہدہ دار رکھنے کے لئے میسر نہ آسکیں ۔ انجمن کو اختیار ہوگا ۔ کہ ایک ہی آدمی کے سپرد دو عہدوں کا کام کر دے ۔

(۸) ان عہدیداروں کے علاوہ ہر ایک انجمن کو اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت دیگر عہدیدار تجویز کر دے ۔ جن کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دینی ضروری ہوگی ۔ ایسا ہی ان قواعد کے ماتحت جو عہدیدار مقرر کئے جاویں ۔ ان کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ کو دینی ضروری ہوگی ۔ اور صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا ۔ کہ مصلحت وقتی کے لحاظ سے کسی عہدیدار کے انتخاب کو نامنظور کر کے اس کی بجائے خود کوئی آدمی مقرر کرے یا نئے انتخاب کی ہدایت کرے ۔

وصیت نمبر ۶۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

مین حکیم فضل الٰہی ولد حکیم سید محمد صاحب قوم نارو راجپوت ساکن موضع کوٹ بھوانیداس ضلع گوجرانوالہ حال وارد لاہور محلہ ستّان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون - نوٹ چونکہ شرط نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا ہر وصیت مین مضمون واحد ہے اور فارم مطبوعہ پر ہے الٰہی اسکا اندراج اس جگہ نہین کیا -

نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون چونکہ میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کچھہ موضع کوٹ بھوانیداس تحصیل وضلع گوجرانوالہ مین واقع ہے اور کچھہ لاہور مین جو جائداد ضلع گوجرانوالہ موضع مذکور وغیرہ مین ہے وہ حصص غیر منقسمہ جانات وغیرہ کے ہین جنمین منتظمان مقبرہ بہشتی قادیان کو دقت قانونی کا اندیشہ ہے لہذا مین اس جائداد منقولہ وغیر منقولہ مقبوضہ واقعہ ضلع گوجرانوالہ کو بعوض جائداد واقعہ لاہور تخمیناً دس ہزار کی قیمت سمجھتا ہون مناسب سمجھتا ہوں کہ جائداد لاہور مین ہے جو خالص بلا شرکت غیری میری ہی زرخرید اور قبضہ مین ہے ایک حویلی جس مین سکونت رکھتا ہون اسکا چہارم حصہ جو تخمیناً قیمت اس کی ایکہزار روپیہ سمجھتا ہون میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد چہارم حصہ حویلی کو فروخت کرین یا اسیطرح چاہین فائدہ اٹھاوین غرضیکہ انجمن قادیان مجوزہ حضرت مسیح موعود کو کلی اختیار ہونگے جو میرے آقا اور شفیع نے تجویز فرما کر اپنی رضامندی ظاہر فرمائی ہے - ۲۰ ماہ فروری ۱۹۰۷ء

العبـــــــــــــــــد

حکیم فضل الٰہی بقلم خود

گواہ شد

شیر وکیل

گواہ شد

حکیم محمد حسین احمدی تاجر مرہم عیسیٰ لاہور

گواہ شد

نبی بخش احمدی ملازم گورنمنٹ پریس شملہ حال وارد لاہور

وصیت نمبر ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

مین حافظ فتحدین ولد محکم الدین قوم آرائین ساکن مرزا ریاست کپورتھلہ کا ہون - بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون

نوٹ - چونکہ شرط نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مواحد اور مطبوعہ فارم پر ہے - اس لئے اُسکا اندراج یہان پر نہین کیا :-

نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون میری جائداد اسوقت قریباً اسّی گھماؤن اراضی ملکیت بروئے پیمایش ریاست ہے جسمین باغ بھی شامل ہے جس کی وصیت کرنے مین کچھہ روکین ہین اسواسطے اراضی کی قیمت تخمیناً ہفت ہزار روپیہ کرکے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت کل مبلغ ہفت صد روپیہ ہوا جو یکمشت مظہر ادا نہین کر سکتا فیسال یکصد روپیہ ادا کرتا رہونگا جسمین سے مبلغ یکصد روپیہ ۱۴ - فروری ۱۹۰۷ء کو داخل کیا گیا بعد فیسال یکصد روپیہ ادا کرتا رہونگا اگر شاید مظہر فوت ہو جاوے تو میرے مرنیکے بعد میرے ورثا اس اقرار کے پابند ہونگے یعنی سو روپیہ فیسال ادا کرینگے اور آیندہ جو جائداد پیدا کرونگا اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ حسب وصیت مجلس کارپردازان مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی واقعہ قادیان کی سپرد ہوگا - کر آنکہ وارثان کے دستخط بھی ثبت کرا دئے ہین کہ کسی قسم کی دقت نہ ہو :-

العبـــــــــــــــــد

حافظ فتح دین نمبردار مرزا بقلم خود

گواہ شد

امیر الدین ولد حافظ فتحدین نشان انگوٹھا

گواہ شد

نبی بخش ولد حافظ فتح دین نشان انگوٹھا

گواہ شد

احمد علی ولد حافظ فتح دین

گواہ شد

غلام محمد

گواہ شد

محمد علی ولد حافظ فتحدین دستخط انگریزی -

وصیت نمبر ۱۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

مین مسماۃ شرم خاتون بنت الٰہ بخش قوم کھوکھر ساکن موضع بستی دریام کملانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون -

نوٹ :- چونکہ شرط نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اسلئے اسجگہ درج نہین کیا -

نمبر ۴ میری جائداد بفضلہ تعالیٰ خود حاصل کردہ منقولہ ہے اور وہ کم قیمت صرف چاندی کے دو زیور ہین بالیان جنکی قیمت للعہ ہے اور دو عدد تکمہ جنکی قیمت عہ ہے اس کا پانچواں حصہ بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ بغرض اشاعت دین اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو عنقریب ارسال کرونگی اور آیندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ اپنی آمد سے بدستور اقرار الصدر تعمیل کرتی رہونگی

نمبر ۵ اور میرا حق مہر جو مبلغ للعہ روپیہ ہین وہ مین پہلے ہی سے نذر حضرت مسیح موعود کر چکی ہون کہ وہ روپے مذکور میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہین اور اس حق مہر کی نسبت میرا کوئی حق نہین رہا -

نمبر ۶ میری یہ وصیت ۳۱ - اسیج ۱۹۰۷ کی تاریخ کو میرے خاوند کی وصیت نامہ مین لکہی گئی تھی پھر دوبارہ حکم اور چھپے ہوئے فارم آنیکے باعث علیحدہ از سر نو ترسیم کیگئی فقط مورخہ ۹ - اپریل ۱۹۰۷ء

العبـــــــــــــــــد

شرم خاتون زوجہ نور احمد مدرس نشان انگوٹھا موضع بستی دریام کملانہ تحصیل کوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد

محمد کملانہ احمدی بقلم خود ساکنہ بستی دریام کملانہ شور کوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد

نور احمد احمدی مدرس بقلم خود -

ضمیمہ وصیت ہذا مورخہ ۶ - مئی ۱۹۰۷ - آیندہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کرون یا بعد وفات میری میراث کرنا ثابت ہو تو اسکی نسبت بھی میری یہی وصیت ۱/۵ حصہ کی ہے رقیمہ شرم خاتون معہ نشان انگوٹھا - گواہ شد

محمد کملانہ احمدی ساکنہ بستی دریام کملانہ بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم ؕ
مین نور احمد احمدی ولد محمد صالح قوم کھوکھر ساکن بستی دریام کملانہ - تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ - چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ درج نہین کیا -

نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون میری جائداد جو بفضلہ تعالیٰ خود حاصل کردہ منقولہ ہے اور وہ قلیل سا کچھہ گھر کا اسباب ہے جسکی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہے اسکا ⅒ حصہ حسب ہدایات رسالہ الوصیۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بمعاہدہ واثق جبین حیات تک ادا کرونگا
نمبر ۵ مین ایک مدرسہ امدادی کا معلم ہون جو کچھہ آمدنی سالانہ رقم نقد وجنس اس مدرسہ کے ذریعہ ہوگی یا کسی اور ذریعہ سے اسوقت ہے یا آیندہ ہوگی اس آمد کا ⅒ حصہ بھی مین صدر انجمن احمدیہ کو بھیجتا رہونگا - البتہ اس رقم میں جو اسطرح سالانہ بھیجتا رہونگا - وہ چندے شامل تصور ہونگے جو بر حضرت اقدس کے مشن کی مختلف شاخوں مین آج کل ادا کرتا ہون اور وہ حسب ذیل ہین لنگر - مدرسہ وغیرہ اور یہ ساری رقم مین صدر انجمن احمدیہ کے نام روانہ کردیا کرونگا جسکے ساتھہ مین تفصیل لکھہ دیا کرونگا تاکہ انجمن کو سرمایہ کو نکالکر باقی چندے انجمن کا وہ عہدیدار جو اس کام پر سپرد ہوگا - باقاعدہ ادا کردیا کرے -
نمبر ۶ میری وصیت ۱۳ - مارچ ۱۹۰۶ء کی تاریخ کو لکھی گئی تھی پھر بارہ حکم اور چھپے ہوئے فارم آنیکے باعث از سر نو ترمیم کی گئی اور یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے متعلق الوصیۃ مذکور ہوگی - فقط مکرر آنکہ اپنی زندگی مین یہ رقم وصیت کردہ ادا کرسکون تو انجمن میری جائداد متروکہ سے بعد وفات وصول کرسکتی ہے - مورخہ ۱۹ - اپریل ۱۹۰۷ء

العبد
مدرس نور احمد احمدی سکنہ موضع دریام کملانہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ وصیت کردہ بقلم خود

گواہ شد
محمد کملانہ احمدی سکنہ بستی دریام تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد
محمد علی بقلم خود احمدی

وصیت نمبر ۱۲۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم
مین مسماۃ مہرو بیوہ صدر الدین قوم موچی سکنہ موضع سیکھوان تحصیل وضلع گورداسپور کی ہون مین اسوقت بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۴ - اگست ۱۹۰۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہون - اور لکھدیتی ہون کہ میری وفات کے بعد اسپر عمل ہو۔

نوٹ :- چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے اسلئے اس جگہ درج نہین کیا۔

نمبر ۴ میری جائداد اسوقت نقدی و زیور کل مبلغ عہ روپیہ کی ہے سو مین حسب جائداد مذکور موجودہ کا چوتھا حصہ یعنی مبلغ صہ برضا و رغبت خود صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیکر اپنی زندگی مین ہی قبل از وفات تعمیل وصیت سے سبکدوش ہوگئی ہون اور آیندہ میری وفات کے بعد اگر کوئی میری جائداد زاید از جائداد موجود ثابت ہو تو اسمین سے بھی چہارم حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے اور میری تجہیز و تکفین وجنازہ وغیرہ جماعت احمدیہ ادا کرے اور میری وفات کے بعد میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین دفن کرنیکے لئے قادیان پہنچایا جاوے - اگر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مصلحتاً کوئی روک ہو تو انکے حکم کی تعمیل کرکے حسب ایماء انکے کسی اور جگہ دفن کرین خواہ کوئی صورت ہو - میری اس وصیت مین خارج نہین میری ... بدستور قائم رہیگی
مورخہ ۲۴ - اگست ۱۹۰۶ء

العبد
مسماۃ مہرو بیوہ صدر الدین مذکور سکنہ سیکھوان نشان انگوٹھا

گواہ شد
سادن ولد بیلی قوم موچی ساکن سیکھوان نشان انگوٹھا

گواہ شد
فتحدین ولد بیلی قوم موچی ساکن سیکھوان نشان انگوٹھا

گواہ شد
امام الدین ولد محمد صادق احمدی ساکن سیکھوان بقلم خود

گواہ شد
خیر الدین ساکن سیکھوان بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم
مین حاکم علی ولد امداد یا قوم زمیندار ساکن چک پنیار ضلع گجرات حال چک نمبر ۹ ضلع شاہ پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد مطبوعہ فارم پر ہے اسلئے اسکا اندراج اس جگہ ضروری نہ سمجھکر چھوڑ دیا -
نمبر ۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون کہ جو میری جائداد میرے ترکہ مین ثابت ہو - اگر مین اپنی وصیت کے مطابق موعودہ رقم جو اپنی جدی جائداد کے ⅒ حصہ مبلغ آٹھ سو روپیہ جسکا باقساط ایکسو روپیہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے - اپنی زندگی مین ادا نہ کرسکا تو میری متروکہ جائداد سے وصول کرنیکا صدر انجمن کو حق ہوگا مین اپنے ورثا کو بھی یہی وصیت کرتا ہون کہ اگر میرے ذمہ موعودہ رقم مین سے انجمن کا روپیہ باقی ہو تو ادا کردین مین جیسا کہ اپنی پہلی وصیت مین لکھہ چکا ہون دوبارہ اس وصیت مین بھی لکھدیتا ہون کہ تین مربعہ نہری چک نمبر ۹ متصل بھلوال مین ہے اس کی آمدنی مین سے بھی ⅒ حصہ سال بسال تاحین حیات ادا کرتا رہونگا - اور اپنی اولاد کو بھی وصیت کرتا ہون کہ وہ میرے بعد میری روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے ایسا ہی کرتے رہین اس وصیت مین اپنے ورثاء کے دستخط کرادیتا ہون - اگر اس وصیت کے رجسٹری کرانے کی ضرورت ہو تو وہ بھی کسی دوسرے وقت کرادونگا - ۱۸ - مارچ ۱۹۰۷ء

العبد
بقلم خود حاکم علی احمدی

گواہ شد
غلام مصطفیٰ معہ نشان انگوٹھا

گواہ شد
غلام رسول بقلم خود معہ نشان انگوٹھا

گواہ شد
غلام حسین معہ نشان انگوٹھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مبدء ہستی تو ہین محترم
تجھ پہ ہین الطاف بیحد ذی حشم
غلغلہ برق آسمان سے بہ گئی
ہو جو کچھ بھی ناز تجھ کو ہے وہ کم
کہ مبارک ہے زمین قادیان
جس جگہ حضرت کے پڑتے ہین قدم
حق ہی حق ہے ہر جگہ جلوہ کنان
ہو گئے باطل کے گھر سب منہدم
گرم بازاری ہے عدل و انصاف کی
نام کو باقی نہین ہے جا ستم
ہین خدا کی نعمتین نازل یہان
ہو رہی ہے باران رحمت دم بدم
گر کوئی قسمت سے حاضر ہو یہان
میہمانی کرتے ہین لطف و کرم
سب کا نمونہ ہے بہشتی مقبرہ
مغفرت بھی کھاتی ہے اس کی قسم
دیکھئے قسمت مین دیکھین یا نہین
کب تلک حاضر دربار ہوتے ہین ہم

دیگر

للہ الحمد کہ امید برآئی دل کی
شکر صد شکر کہ تقدیر ہماری جاگی
حضرت مہدی مسعود جہان مین آئے
مرض کفر سے کیونکر کی دوا ہاتھ لگی
قرب ساعت کے ہین آثار نمایان دیکھو
شرک اور کفر کی گنگھور گھٹا ہے چھائی
گیا ایمان ثریا پہ تماشا ہے یہ
اہل دنیا مین حیا نام کو باقی نہ رہی
نہین طاعون یہ ہے قہر خدا کا گویا
ایک عرصہ سے خبر دی تھی یہی ازلی
باپ اور بھائی بہن اور اعزا ہین یا
نہ محبت ہے نہ الفت ہے نہ یکجہتی
آجکل راستی دنیا مین نہین ہے بالکل
چار چار آنہ پہ ملتی ہے گواہی جھوٹی
نہ تو قرآن پہ عمل ہے نہ حدیثون کی خبر
شرع اسلام پہ ہنستی ہے زمانہ مین کہ
پادری صاحبون کی شکل مین دجال آیا
آنکھین دجل سے انکی تھین ابتک پھوٹی
رملی دکھلا کے یہ گمراہ کیا کرتے ہین
لیڈیان اور ہتی نت کی تھی ہین انکی
ایسے پرفتن زمانہ مین خدا نے سکو
ہو مبارک کہ دیا مصلح دین نبوی
جس نے للکار کے دنیا مین منادی کر دی
ہر نقطہ ایک خدا ایک کتاب ایک نبی
اور ہین جتنے مذاہب وہ ہین باطل یکسر
دین اسلام کو ہی سب پہ فضیلت ابدی
ہمکلامی کا شرف رب سے ہو حاصل جسکو
ہین کرامات کا کیا حال سناؤن انکی
قتل خنزیر بھی کیا فرض مسیحائے زمان
مرگ لیکھو کے لیئے کیسی دعا آپنے کی
ایک کتا اب بھی اور ہوا تھا پیدا
تیرے قربان مسیحا کہ خبر لی اسکی
حق تعالیٰ نے نہ دی اسکو ذرا بھی مہلت
مرگیا ذلت و خواری سے وہ مردود ازلی
نہ تو ہے عمر کا کچھ نہ دنیا کو ثبات
بھائیو! قدر کرو نعمت رب کی جلدی
چاہیئے تمکو بہت جلد یہ اقرار کرو
جو امام آج ہے دنیا مین وہی ہے مہدی
بوجھ سے فکر و تردد کے ہوا ہون [illegible]
یا نبی خذ بیدی خذ بیدی خذ بیدی

چندہ مدرسہ معرفت طلباء

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب "بدر"
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نہائیت شکر کا مقام ہے کہ جہان جہان مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء ایام رخصت مین مدرسہ کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے گئے ہین۔ جماعت احمدیہ کے ممبرون نے بڑی خوشی سے ان کو چندہ دیا ہے اور ان کو چندہ کی فراہمی مین بہت مدد دی ہے۔ لڑکون نے بھی چندہ جمع کرنے مین بڑی محنت کی ہے۔ اور یہ کام بڑی محبت اور شوق سے کیا ہے اور جس خوشی سے ہماری جماعت نے ان لڑکون کا استقبال کیا ہے۔ مجھے امید نہین کہ کسی اور مدرسہ کے لڑکون کا اس طرح استقبال کیا گیا ہو۔ مین اس خط کے ساتھ شیخ عبدالحمید سپرنٹنڈنٹ دفتر اکونٹنٹ جنرل ریاست پٹیالہ کوہ کسولی کا ایک کارڈ بھیجتا ہون۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جماعت کے لوگ مدرسہ کے طلباء کو کس خوشی سے چندہ دیتے ہین۔ شیخ عبدالحمید صاحب کا اخلاص بہت ہی قابل تعریف ہے۔ چونکہ وہ ایسی جگہ رہتے ہین جہان طلباء کے پہونچنے کی امید نہین تھی۔ اس لئے انہون نے بطور خود عــ۱ــہ روپیہ بندہ کے پاس چندہ مدرسہ بھیجدیا ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو اور دوسرے جماعت کے ممبرون کو جزائے خیر دے۔ جو اس اخلاص سے سلسلہ کی امداد کرتے ہین۔ اس پوسٹ کارڈ کو از راہ مہربانی درج فرما کر مشکور فرماوین۔

شیر علی عفی اللہ عنہ۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم بندہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اخبار الحکم و بدر مین یہ پڑھکر بڑی خوشی ہوئی۔ کہ طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام بغرض فراہمی چندہ دیگر شہرون مین گئے ہوئے ہین۔ چونکہ مین ایسی جگہ ہون جہان کسی طلباء نے آنا نہین اس لئے مین نے کل بذریعہ منی آرڈر مبلغ عــ۱ــہ روپیہ آپ کی خدمت مین ارسال کئے ہین۔ رسید سے مطلع فرمائیگا۔ والسلام

الراقم
شیخ عبدالحمید سپرنٹنڈنٹ۔ دفتر اکونٹنٹ جنرل
ریاست پٹیالہ۔ کوہ کسولی

کشمیر

برادر محمد صادق صاحب لڈ راؤن ملک کشمیر سے تحریر فرماتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؁ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مشفق مہربان مفتی محمد صادق صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اقدس کی زلزلہ والی وحی کی پوری تصدیق ہو چکی یہ نہائیت گرمی کا موسم تھا۔ مگر اس قدر سردی ہے۔ کہ کشمیر مین شب و روز کانگڑی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ شب جمعہ مبارک بتاریخ ۱۴ر جون بوقت سحر سخت زلزلہ ہوا۔ مگر نقصان سے خداوند کریم نے نجات بخشی۔ ہمارے حق مین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے دعا کرائین۔ ہمارے اردگرد بیماری ہیضہ و نمونیا شروع ہے۔ خداوند تعالیٰ ہمین نجات بخشے اور سعادت دارین نصیب ہو۔ آمین۔

وطن کی گورنمنٹ انگلشیہ سے لائلٹی

۲۸ر جون ۱۹۰۷ء کے اخبار چین رتن نے اخبار وطن مین گورنمنٹ انگلشیہ کے متعلق چند فقرات نقل کئے ہین جو ذیل مین درج ہین۔ ہم امید نہین کرتے کہ وطن نے اس طرح سے جہادی سپرٹ پھیلانے کی کوشش کی ہو۔ امید ہے کہ وطن کا لائق ایڈیٹر خود جواب دیگا۔ وہ فقرات یہ ہین۔

"یہ وہی وطن ہے جو سال گذشتہ مین جھگڑا مقدونیہ کے موقعہ پر حمائیت سلطان روم لال پیلی آنکھین نکالکر اسی گورنمنٹ کو یون دھمکاتا تھا۔ یقین جانو کہ جب تک مقدونیہ مین ہین تب تک انگریزی سلطنت کو ایشیا مین زوال نہین اور پھر ایک جگہ یون خامہ فرسائی کی ہے۔ انڈیا مین انگریزون کی تب تک ہی خیر ہے جب تک ترکی مقدونیہ پر قابض ہے اور یہی وفادار رقمطراز ہین کہ اگر اسلام معرض خطرہ مین آیا تو ۳۰ لاکھ ترک اور ۳۰ لاکھ افغان شہادت کے پیاسے بیٹھے ہین۔"

نظم

سنبھل جا اے جہان تیری طرف کیسا سفیر آیا
خدائے ذوالمنن سے اک بشیر آیا نذیر آیا
گیا کٹ راستے مین سخت ناکامی و حسرت سے
مقابل مین کوئی اس کے اگر نفس شریر آیا
ضیاء و نور کوکب کا نہین کچھ ذکر تک باقی
زمین پہ جلوہ افگن ہو کے جب مہر منیر آیا
ہوا پس پا زمانے مین مٹا نام و نشان اسکا
مخالف ہو ترا دنیا مین گر جم غفیر آیا
معارف اور حقایق کے دُرون سے بھر گیا دامن
در دولت پہ تیرے گر کوئی ہو کر فقیر آیا
جبین عجز فرسا ہے ترے در پر ترا قاضی
نگاہ لطف کا خواہاں بصد صدق ضمیر آیا

(۹) جس انجمن کے ممبروں کی تعداد اپنے ضلع کی شاخوں کا انتظام ہوگا۔ اسے اختیار ہوگا کہ ایک اسسٹنٹ سکرٹری یا سکرٹری مفصلات مقرر کرے۔ جو حسب ہدایت سکرٹری انجمن کام کرے گا۔

(۱۰) ہر ایک انجمن کے سکرٹری کا فرض ہوگا کہ جب کوئی نیا ممبر انجمن میں داخل ہو تو اس کی اطلاع سکرٹری صدر انجمن کو کرے۔

(۱۱) عہدیداران انجمن کا انتخاب سالانہ ہوگا اور یہ انتخاب کثرت رائے سے ہوگا۔

(۱۲) ہر ایک ضلع میں ایک انجمن ضلع ہوگی جو صدر مقام ضلع یا کسی دوسرے مقام پر جسے صدر انجمن احمدیہ پسند کرے ہوگی۔ اور اس ضلع کی تمام انجمنوں کے چندے انجمن ضلع کی معرفت حضرت اقدس کی خدمت میں یا صدر انجمن احمدیہ میں بھیجے جاوینگے ایسا ہی ہر ایک قسم کی تحریک جو صدر انجمن احمدیہ مختلف انجمنوں میں کرنی چاہیئے۔ وہ بوساطت انجمن ضلع ہوگی۔

(۱۳) صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ انجمن ضلع کو ایک واعظ اور محصل مقرر کرنے کی ہدائیت کرے۔ جو ایک یا ایک سے زیادہ اضلاع میں حسب ہدائیت صدر انجمن احمدیہ دورہ کریگا ایسے محصل اور واعظ کی تنخواہ اگر انجمن ضلع پوری یا حصہ رسدی کے مطابق ادا نہ کرسکے۔ تو اسے لازم ہوگا کہ صدر انجمن احمدیہ سے مناسب امداد کی درخواست کرے۔ ایسا واعظ صدر انجمن احمدیہ کی اجازت سے مقرر ہوگا اور ضروری ہوگا کہ اس نے قادیان میں کچھ عرصہ رہکر صدر انجمن کے اطمینان کے مطابق تعلیم حاصل کی ہو۔

(۱۴) ہر ایک انجمن ضلع ایک مختصر لائبریری رکھے گی جس میں کوشش کی جاویگی۔ کہ سلسلہ کی تمام کتب اور اخبارات موجود رہیں۔

(۱۵) جو چندہ کسی انجمن میں مقامی ضروریات کے لئے جمع ہوگا۔ اس کا نصف کم از کم انجمن ضلع کی مقامی ضروریات کی مد میں جمع ہوگا۔ جو ضروریات ضلع کے لئے جیسے محصل اور واعظ کا تقرر یا لائبریری کا قائم کرنا یا دیگر اخراجات مشترکہ میں صرف ہوگا ایسا ہی انجمن ضلع کو جو چندہ بحیثیت ایک انجمن مقامی ہونے کے مد ضروریات مقامی میں ہے اس میں سے نصف ان اغراض کے لئے محفوظ رہے گا۔ باقی نصف چندہ ضروریات مقامی میں ہر ایک انجمن حسب اقتضائے رائے خود خرچ کرنے کی مجاز ہوگی۔

(۱۶) ہر ایک انجمن انتظامی اور مالی کاروبار کی سہولیت کے لئے ایک کارکن کمیٹی ممبران انجمن میں سے مقرر کریگی۔ جس میں علاوہ عہدیداران کے دیگر ذی رائے اصحاب بطور ممبر شامل ہونگے علاوہ عہدیداران کے دیگر ممبران کی تعداد تعداد عہدیداران سے دوگنے سے زیادہ نہ ہوگی۔ ایسے ممبروں کا انتخاب کثرت رائے سے اور سالانہ ہوگا۔

(۱۷) ایسی کارکن کمیٹیاں ان قواعد کی پابندی سے کام کریں گی۔ جو انجمن ان کے لئے تجویز کرے۔ مگر نصف چندہ ضروریات مقامی جس کا ذکر قاعدہ ۱۵ میں ہے۔ اس کے خرچ کرنے کا اختیار ایسی کارکن کمیٹیوں کو صرف اسی حد تک ہوگا۔ جس حد تک انجمن ان کو اختیار دے۔

(۱۸) انجمن ضلع کی کارکن کمیٹیوں میں علاوہ منتخب شدہ ممبران کے اس ضلع کی مفصلات کی انجمنوں کے سکرٹری اور پریزیڈنٹ زائد ممبر ہوں گے۔ اور ان کو کمیٹی کارکن کی کارروائی میں جب وہ موجود ہوں۔ حصہ لینے اور رائے دینے کا حق ہوگا۔ لیکن جن امور کا اثر ضلع کی دیگر انجمنوں پر پڑیگا۔ ان کے لئے انجمن ضلع کی کارکن کمیٹی کو واجب ہوگا۔ کہ زائد ممبروں کو بھی اطلاع دے۔

(۱۹) صدر انجمن احمدیہ ہر ایک انجمن ضلع کو جو اس کے قواعد کی پابندی کرے۔ ایک سرٹفکیٹ زیر قاعدہ ۲ ضمن ۵ قواعد صدر انجمن احمدیہ دیگی۔

نوٹ۔ انجمن ضلع جب کسی ممبر کی ممبر مجلس معتمدین ہونے کی سفارش کرے۔ تو ضروری ہوگا کہ انجمنہائے مفصلات کے سکرٹریوں و میر مجلسوں کو بھی ایسی کمیٹی میں بلائے۔

(۲۰) مجلس ناظم میں پاس ہونے کے بعد بجٹ سالانہ کی ایک ایک نقل ہر ایک انجمن ضلع میں بھیجی جاویگی اور ہر ایک انجمن ضلع کو واجب ہوگا۔ کہ فی الفور کارکن کمیٹی کا ایک اجلاس کرے۔ جس میں مفصلات کی انجمنوں کے سکرٹری و پریزیڈنٹ کو بھی بلایا جاوے۔ اور اسی بجٹ پر اپنی رائے کا اظہار کرکے بجٹ پہونچنے کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر اندر اس بجٹ کو سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے پاس واپس کریں۔ اور ان کو اختیار ہوگا کہ کسی آئیٹم پر کوئی اعتراض کریں۔ ایسے تمام اعتراضات پر مجلس ناظم غور کرکے بجٹ کی مناسب ترمیم کرے گی۔

نوٹ۔ مفصلات کی انجمنوں کے سکرٹری یا پریزیڈنٹ اگر خود ایسی کمیٹی میں حاضر نہ ہوسکیں۔ تو اس انجمن کو اختیار ہوگا۔ کہ ان کی بجائے کوئی اور ڈیلیگیٹ بھیجدیں۔

(۲۱) تمام انجمنہائے احمدیہ کا ایک سالانہ کانفرنس بمقام قادیان دارالامان ہوگا جس میں مجلس معتمدین کے علاوہ ہر ایک انجمن احمدیہ کے سکرٹری یا پریزیڈنٹ بھی شامل ہوں گے۔ یا جس صورت میں سکرٹری یا پریزیڈنٹ نہ آسکے تو ایک یا دونوں کی بجائے انجمن کو اختیار ہوگا کہ ڈیلیگیٹ بھیجدے۔ جو اس انجمن کے قائمقام سمجھے جاویں۔

(۲۲) کانفرنس انجمنہائے احمدیہ بجٹ منظور کردہ مجلس ناظم اور سالانہ رپورٹ پر غور اور بحث کرے گی اور آمد کے وسائل پوچھے گی اور کانفرنس میں بجٹ پاس ہونے کے بعد مجلس معتمدین میں پیش ہوگی۔ لیکن جو ضروری ترمیم بجٹ میں اثنائے سال میں کرنی پڑے گی۔ اس کی منظوری مجلس معتمدین بلا وساطت کانفرنس کریگی۔

(۲۳) ان قواعد کے علاوہ ہر ایک انجمن احمدیہ مقامی ضروریات کے لحاظ سے ضروری قواعد تجویز کرنے کی مجاز ہوگی۔ مگر ایسے قواعد کی منظوری ضروری ہوگی۔ کہ پہلے صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کی جاوے۔

محمد علی۔ سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

حسین بخش صاحب ہری پور۔ سیالکوٹ
برکت علی خان صاحب۔ چھاونی سیالکوٹ
کرم داد صاحب کھٹیالیاں پسرور۔ سیالکوٹ
میاں فضل دین صاحب 〃 〃 〃
میاں بوٹے خان صاحب 〃 〃 〃
میاں غلام رسول صاحب 〃 〃 〃
مسمات بھاگن 〃 〃 〃
مسمات کرم بی بی 〃 〃 〃
اللہ بخش صاحب 〃 〃 〃
میاں کریم بخش صاحب 〃 〃 〃
مسمات دولت بی بی 〃 〃 〃
میاں شاہ محمد صاحب معہ اہلیہ۔ دہیر کے کلاں گجرات
میاں فضل الٰہی صاحب 〃 〃 〃
میاں محمد دین صاحب 〃 〃 〃
میاں الٰہی بخش صاحب 〃 〃 〃
میاں نتھے دین صاحب 〃 〃 〃
میاں اللہ یار صاحب 〃 〃 〃
میاں محمد یار صاحب 〃 〃 〃

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علٰے رسولہ الکریم

مزید رعایت

بکمل ہر چہار جلد
براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہے۔ اسکی اصل قیمت بغیر جلد ۶؎ اور مجلد ۶؎ ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدارس میں اسکی قیمت میں ایک خاص رعایت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کر دیگئی بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۳؎ کیگئی تھی اور مجلد ۳؎ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پورے طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اسواسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد ۳؎ اور مجلد ۳؎ میں دیجاویگی اور اس کے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہے یعنی بیجلد درثمین بجائے ۶؎ کے صرف ۳؎ اور مجلد ۸؎ کی بجائے صرف ۴؎ میں ملیگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱؎

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اسمیں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے قابل دید ہے قیمت ۱۲؎

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱؎

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمتہ ۲؎

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کیلئے مزدوری ہیں۔ قیمت ۴؎

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں قیمتہ ۲؎

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف قیمت ۱؎

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمتہ ۱؎

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر قیمت ۱؎

آئنہ ڈکشنری — طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۱؎

کامن احمدی — الہ داد والے۔ قیمت ۱؎

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی ۲؎ لغات القرآن ہر دو حصہ ۸؎ عام کمیشن ۱؎)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپا لیا ہے۔ اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے۔ تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں۔ سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بہت مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔ والسلام

میرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں۔ اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے۔ کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور وہ دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور جوان ہیں۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ (معرفت ایڈیٹر)

(۶) سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چند سال ہوئے کہ انہوں نے تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے۔ مدت سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے۔ سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے قیمت ۸؎

سر الشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ اس کے نکات ایک عید میں بھی گران نہیں۔ قیمت ۱؎

بسم الله الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۔ مابعد للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زماں

قادیان میں عام

جلد (۶)

۶ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ - جولائی ۱۹۰۷ء

گورنمنٹ ۲۰

نمبر (۲۹)

فی پرچہ ۲ر

سرچہ گویم باتو گر آئی جہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

افریقہ للعہ

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے - کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلاء میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہراو باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکسرے دوری ازآن عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیلابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۲۰ عہ
معاونین درجہ اول جن کو ۵ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۵۰ عہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۳ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
تمام قیمت پیشگی ۵ عہ
تمام قیمت مابعد للعہ
قیمت فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب مابعد لیا جاویگا جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے تمام روپیہ بنام میاں معراج دین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیے - مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔ بلا ناغہ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہین

(گذشتہ سے پیوستہ)

رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے کرادنٹ صاحب پی ایچ ڈی

ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

اوپر آٹھ دلائل اس امر پر دئے جاچکے ہین کہ موجودہ اناجیل صرف افسانے ہین۔ کوئی تاریخی کتب بھی نہین ہین۔ چہ جائیکہ الہامی کتابین ہوسکین۔ جس زمانہ مین یسوع کا ہونا بیان کیا جاتا ہے اور واقعات صلیب کا ذکر کیا جاتا ہے اس زمانہ کے رومی حکام نے جوکہ یروشلم مین متعین تھے اپنی سرکاری رپوٹون مین یا پرائیویٹ خطوط مین کبھی کوئی تذکرہ یسوع کا نہین کیا۔ ہیرودیس اگرپا۔ ایک حاکم رومی تھا۔ جوکہ ۲۵ سال تک یروشلم مین حکمران رہا تھا۔ مگر اس نے یسوع کا کوئی ذکر نہین کیا یہ تمام مصنف اور حکام جن کا اوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ یروشلم کے رہنے والے تھے۔ پھر تعجب ہے کہ اونہون نے انجیلی قصون کی نہ کوئی تصدیق کی ہے نہ تکذیب بلکہ ان کا ذکر بھی نہین کیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ انجیلی قصے فقط ناول ہین جن کے لکھنے کا رواج اس زمانہ مین بہت تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت اس قسم کی ستر اناجیل موجود تھین۔ گو ان مین سے کسی کا نام انجیل نہ تھا۔ تیسری صدی کے بعد جب پادریون نے ان ستر کتابون کے مجموعہ مین سے چند ایک کا انتخاب کیا اور ایک جلد مین ان کو مجلد کرایا تب اس کا نام انجیل رکھا گیا ورنہ اصل بات یہ ہے کہ ان کتابون کے لکھنے والون کا یہ منشا نہ تھا کہ ان کتابون کو انجیل کے نام سے موسوم کیا جاوے۔

عیسائیون کے ابتدائی بزرگ کبھی یسوع کو اس طرح کا خدا نہ یقین کرتے تھے۔ جیسا کہ اب کہا جاتا ہے۔ جیتن پلیدی جب رومی بادشاہ کے سامنے پیش ہوا اور رومی بادشاہ نے دریافت کیا کہ تم یسوع کے متعلق کیا عقائد رکھتے ہو تو اس نے کہا کہ اے بادشاہ ہمارے عقائد کوئی خاص نہین جو اور قومین اپنے بزرگون کے متعلق نہ رکھتی ہون۔ جیسا کہ رومیون کے بزرگ کتور اور پرسیس کنواری کے بطن سے پیدا ہوئے تھے ایسا ہی ہم یسوع کے متعلق عقیدہ رکھتے ہین کہ وہ بھی کنواری کے بطن سے پیدا ہوا تھا اور یسوع بھوتون کو کس طرح نکالا کرتا تھا جیسا کہ رومی بزرگ الیسکیولاپس نکالا کرتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرانے عیسائی یسوع کو کوئی ایسی خصوصیت نہ دیتے تھے جو دوسرے انسانون مین نہ پائی جاتی ہو۔

متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا جو کہ اناجیل نویس ہوئے ہین ان سے پہلے بہت سے بزرگ عیسائی گذر چکے تھے اگر یہ قصے قابل لکھنے کے اور درست ہوتے تو ضرور تھا کہ وہ بزرگ ان کے لکھنے کی طرف توجہ کرتے وہ بزرگ کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ بلکہ اب تک بہت بڑے عظیم الشان آبار یسوعین سمجھے جاتے ہین اور مانے جاتے ہین بلکہ بعض فرقون مین پرستش کئے جاتے ہین ان کے نام یہ ہین۔ کلی منس۔ اگسنے شس۔ پولی کارپ بارنباس۔ پے پی اس۔ کلی منٹ۔ اوری جن۔ یوسی بی اس جیتن۔ جیروم اور حرمس۔

نے پولین بونا پارٹ۔ یورپ کے مشہور فاتح نے ایک دفعہ جرمنی کے مشہور عالم یوحنا دان ہارڈر کو کہا تھا کہ یسوع کبھی کوئی دنیا مین ہوا بھی ہے یا نہین یا کہ ہم اناجیل کو ناولون کی الماری مین رکھ چھوڑین۔

اگر آج سے پانچ سو سال بعد یعنی ۲۴۰۷ء مین اگر کوئی شخص ایک کتاب لکھے اور اس مین یہ درج کرے کہ انگلستان کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام ایڈورڈ ہفتم تھا اور وہ (خدانخواستہ) قتل کیا گیا۔ یہ واقعہ وہ اپنی کتاب مین لکھے مگر زمانہ حال کے اخبارون اور تواریخون مین اس واقعہ کا ذکر نہ پایا جائے تو یقین کرنا پڑیگا کہ یہ ایک جھوٹا قصہ ہے یہی حال یسوع کے ساتھ ہوا اور انجیلین ہرگز قابل اعتبار نہین ہین۔

عیسائی پادریون کی مہربانیون سے ایسے جھوٹے قصون اور افسانون کا ایک سچے قصہ کے رنگ مین شہرت پاجانا کوئی تعجب انگیز امر نہین کیونکہ اس کی مثالین عیسائیون کی تاریخ مین اور بھی پائی جاتی ہین جن مین سے ایک کا مین اس جگہ ذکر کرتا ہون۔

۱۱۶۰ء ایک ہزار عیسوی مین شہر روما مین ایک پادری صاحب پوپ کے پاس ایک دن اچانک آئے اور بیان کیا کہ مجھے خداوند نے ہندوستان کے ملک کی طرف مشنری کرکے بھیجا تھا اور مین نے وہان جاکر بہت سے معجزات دکھلائے ہین اور خداوند کا جلال ظاہر کیا ہے ان کا نام یوحنا پریسٹر تھا۔ یوحنا پریسٹر صاحب اپنے عجیب عجیب واقعات اور معجزات بیان کرنے کے بعد پوپ سے برکات حاصل کرکے پھر اپنے مشن کے لئے ہندوستان کو چلے گئے ان دنون یورپ مین کسی کو معلوم نہ تہا کہ ہندوستان کس طرف ہے اور اس تک پہنچنے کی راہ کون سی ہے مگر جان پریسٹر صاحب غالباً روح القدس کی امداد سے وہان پہونچگئے اور ان کی روانگی کے پانچ چھ سال بعد عیسائی ممالک مین یہ خبر مشہور ہوگئی کہ پریسٹر جان نے وسط ایشیا مین ایک زبردست عیسائی سلطنت کی بنیاد رکھدی ہو اور نہائیت شان و شوکت کے ساتھ وہ اس ملک پر حکمران ہے اور لکھوکہا آدمی اس کی رعایا ہے جن کا وہ نہ صرف بادشاہ ہے بلکہ روحانی حاکم ہے پھر یہ خبر مشہور ہوئی پریسٹر نے ایک بڑی فوج جمع کرلی ہو اور وہ عنقریب مشرق کیطرف سے بیت المقدس پر چڑہائی کریگا اور اسے مسلمانون کے قبضہ مین سے نکال لیگا اس بات کو سنکر عیسائیون نے خوشی کے نعرے مارے اور بہت سے جوشیلے عیسائی صلیبی جنگ کیواسطے طیار ہوگئے تاکہ پریسٹر صاحب کی امداد کیواسطے مغرب کیطرف سے مسلمانون پر حملہ کرین لیکن سال پر سال گذرتا گیا اور بیت المقدس سے کوئی خبر اس کی تصدیق مین نہ آئی پوپ نے ہر چہار طرف پیغام بھیجے کہ کوئی صحیح خبر پریسٹر کی ملے۔ مگر پوپ کے ایلچی اس سے بڑھ کر کوئی خبر نہ لا سکے کہ پریسٹر طیاری کر رہا ہے اور عنقریب چڑہائی ہوگی پھر دوپچ کے ذریعہ سے مشہور ہوا کہ پریسٹر کی سلطنت ہند ایران اور تاتار کے ملکون پر پورے طور سے ہوچکی ہے اور شہر بابل کے کھنڈرات تک اس کی سرحد ہے اور وہ تمام عجیب جانور جن کا ذکر عیسائیون کی پرانی کتابون مین موجود ہے مگر دنیا مین کہین دیکھے نہین جاتے وہ سب پریسٹر کی سلطنت مین پائے جاتے ہین۔ بے نظیر خوبصورتی کی عورتین اور ایسے مرد جن کی قدرتاً ایک ہی آنکھ ہوتی ہے وہ بھی پریسٹر کے ملک مین پائے جاتے ہین ایسے زبردست عیسائی بادشاہ کے ساتھ اتحاد قائم کرنا نہائیت ہی ضرور تہا اور یورپ کے عیسائی بادشاہون کی بڑی خواہش بھی مگر افسوس ہے کہ پریسٹر کی سلطنت تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہ تہا معلوم نہین کہ کس ذریعہ سے وہان سے خبرین تو یورپ تک آجاتین لیکن وہان کوئی جا نہ سکتا تہا۔ سالہا سال اسی طرح گذرتے گئے آخر ایک ڈیپوٹیشن بھیجا گیا یہ زبردست اور باہمت جماعت جب واپس آئی تو اس نے بیان کیا کہ اگرچہ ہم پریسٹر کی سلطنت کے اندر نہین جا سکے تاہم اس کے قریب تک پہنچنے مین بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اگرچہ اس کی رعایا کے ساتھ ملاقات ہم نہین کرسکے تاہم قرب وجوار کی سلطنتون کی رعایا کے ذریعہ سے ہمکو خبر ملی ہو کہ وہ سلطنت کیسی شاندار ہو ہماری نزدیک یہ کامیابی اس ڈیپوٹیشن کی کچھ تھوڑی سی نہ تھی کیونکہ قطب شمالی اور جنوبی کی تلاش مین پھرنیوالے بھی آجتک قطبین تک نہین پہونچے بلکہ صرف ان کے قریب سے خبرین لے آئے ہین (باقی آئندہ انشاءاللہ)

ایک نیا فتویٰ

مولویون کی ایمان اور تقویٰ کا نمونہ

علماء روہیلکھنڈ نے حضرت اقدس مسیح موعود اور آپ کی جماعت کے متعلق ایک نیا فتویٰ شایع کیا ہی جسمین ان علماء نے مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کے حلفی بیان کے مطابق کہ مسلمان جھوٹ بولے چوری کرے زناہ کرے بغاوت کرے غرضیکہ کوئی بہی بدمعاشی کرے جنتی کا مستحق رہتا ہے۔ دل کھول کر افترا پردازی سے کام لیا ہے اس فتویٰ میں سے کچھ اقتباس بطور نمونہ درج ذیل کیا جاتا ہی:۔

فتویٰ علماء روہیلکھنڈ بابت میرزا قادیانی مدعی نبوت

میرزا قادیانی ایک شعبدہ باز اور دنیا ساز شخص ہی . . . . غرضیکہ عیسائی و مسلمان و ہنود ہر ایک کے مذہبی اصول پر حملہ آور ہوکر . . . . بہر حال سخت اور بے ادب اور مفسد زور ہے . . . . لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہی کہ ایسے لوگون کی صحبت سے بھاگین . . . . تو مرزا صاحب کو جو امام حسین علیہ السلام اور حضرت عیسیٰؑ اور تمام علمائے امت اور روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہتا ہے اور بزرگان دین کی سخت اہانت کرتا ہے . . . . محمد اعظم

بعض پیشگوئیان اگر میرزا صاحب کی صحیح نکلین تو ایسی تو کافر منجمون کی بھی صحیح ہو جایا کرتی ہین . . . . لہذا عوام کو اس سے محترز رہنا لازم ہی۔ ابو یحییٰ محمد عفی عنہ

بیشک قادیانیون کیساتھ مثل برادران اہل اسلام ارتباط نہین رکھنا چاہیے اور انکی امامت سی نماز نہین ادا کرنی چاہیے۔ محمد عبد الخالق مدرس مدرسہ عین العلم

اسی طرح اسی کا یہ دعوا ہے کہ مین مسیح اور مہدی ہون بدین وجہ اور دیگر وجوہ لازم ہے کہ قادیانی معہ اپنے پیرو کے دائرہ اسلام سی خارج ہین مسلمانوں کو ان سی کسی طرح تعلق برادرانہ جایز نہین . . . . عبد الکریم عفی عنہ

کوئی شخص دعوئ رسالت صراحتہً یا کنایتہً کرے تو وہ شخص کاذب ہی کیا اس شریعت سے بہتر کوئی دوسری شریعت ہو سکتی ہے جو مدعی رسالت اسکو لائیگا۔ اور اسکو باطل کریگا . . . . کسی نے اس دین متین کو نظر انکار سے نہین دیکھا۔ . . . .
محمد غلام محی الدین عفی عنہ پیش امام مسجد شاہجہانپور

قادیانی کی مصاحبت عوام کے لئے سم قاتل سے زیادہ مضر ہے۔ اور نماز انکے پیچھے ناجایز۔ واللہ اعلم بالصواب محمد حسین عفی عنہ

مرزا قادیانی دین کو بدلنا چاہتا ہے اور ایک جدید مذہب کا امام خود بننا چاہتا ہے . . . . ایک وحی یہ بیان کی ہے کہ مجھکو وحی ہوئی ہے۔ کہ تیری عمر ۸۰ برس کی یا تین چار سال کم۔ یا چند سال زیادہ تو غور کرو کہ یہ کلام مشکوک وحی الٰہی ہو سکتا ہے بلکہ اسکے قایل کو مجنون یا احمق تصور کیا جائیگا عاقل ایسا کلام مہمل مشکوک نہین کر سکتا ہے چہ جائیکہ وحی الٰہی ہو نعوذ باللہ . . . . اور فرقہ اہلسنت و الجماعت سے خارج ان سے خلط ملط میل جول رکھنا اور انکے ساتھ کھانا پینا اور برتاؤ برادری کا برتن سخت ممنوع ہی اور انکے پیچھے نماز پڑھنا نادرست ہے:۔ حررہ محمد ریاست علی عفی عنہ

چنانچہ دعوئ نبوت و انکار ختم نبوت سن کل الوجوہ کی نسبت نیچریانہ خیالات ابن اللہ اور تثلیث کا اقرار اور حضرت عیسیٰ کی توہین اپنے کو مجدد مخدوم ملائکہ قرار دینا وغیرہ . . . . لہذا ان لوگون سی عوام کو بچنا لازم ہے۔

کاتبہ العبد الاواہ ابو اسحق محمد عبد اللہ برادر و تلمیذ فاضل اجل مولانا حکیم حافظ ابو یحییٰ محمد صاحب محدث شاہجہانپوری

مرزا قادیانی کے کفر مین تردد نہین اس کے اقوال کفریہ اس کے رسائل مین مرقوم ہین۔ وہ اور اسکے متبعین سب ناری جہنمی کافر ہین ان سی میل جول اور مخالطت وغیرہ رکھنا سب حرام ہے . . . . المشتہر

ابوالمکارم محمد رفعت اللہ خان محلہ انٹہ شاہجہانپور تلمیذ جامع معقول و منقول الشیخ الاعظم جناب مولانا سید محمد اعظم معتمد علیہ فی الفتویٰ

اس اشتہار مین بالخصوص باتین دیکھنے کے قابل ہین کہ ان مولویون مین ایمان کا کتنا حصہ باقی رہگیا ہی ایمان کا اسلام کیسا ہے عیسائیون اور ہنود کے مذہب کا جو رد حضرت کرتے ہین وہ بھی ایک موجب کفر قرار دیا گیا ہے اور لوگون کو بھڑکانے کے واسطے محض افترا پردازی سے لکھ دیا ہے کہ میرزا صاحب حضرت عیسیٰ اور امام حسین اور تمام علماء کو کافر قرار دیتے ہین یہ محض افترا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ایک نئی شریعت لائے ہین۔ حالانکہ حضرت بار بار فرماتے ہین کہ مین کوئی شریعت نہین لایا سب سے بڑھکر یہ کہ حضرات تورات دین تثلیث کے رد مین اور اسکو جڑھ سی اکھاڑنے کی تجویز مین ہین اور یہ لکھتے ہین کہ وہ تثلیث کے قایل ہین خدا تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ انبیاء کے سوای کسی پر غیب کی خبر نہین کھلتی۔ اور یہ مولوی لکھتے ہین کہ نجومی کی پیشگوئیان بھی پوری ہو جاتی ہین حضرت کے الہام ۸۰ سال کے قریب عمر ملنے کو کلام مشکوک قرار دیتے ہین کہ یہ وحی الٰہی نہین ہو سکتی اور خدا تعالیٰ کے کلام شریف مین فی بضع سنین کے کلمہ پر ناجایز حملہ کرتے ہین۔ افسوس صد افسوس ان لوگون کے حالات پر کہ یہود کو بھی بڑھ گئے ہین ایسا صریح افترا کرتے ہین ایک دوست نے اس اشتہار کو پڑھکر حضرت کی خدمت مین یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ایسے جھوٹون پر عدالت مین نالش کرنی چاہئے۔ حضرت نے اس اشتہار کو پڑھکر اسپر جو کلمات تحریر فرمائے ہین۔ وہ اگلے صفحہ پر درج کئے جاتے ہین۔ ناظرین ملاحظہ فرمائین:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

رب اخرجنی من النار ۔ الحمد للہ الذی اخرجنی من النار ۔ انی مع الرسول اقوم ۔ والوم من یلوم ۔ واعطیک ما یدوم ۔ ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم

ترجمہ ۔ اے میرے ربّ مجھے آگ سے نکال ۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے آگ سے نکالا ۔ مین رسول کے ساتھ کھڑا ہوونگا اور اس کو ملامت کرون گا جو اُسے ملامت کرے اور تجھے وہ چیز عطا کرون گا جو ہمیشہ رہے اور وقت معلوم تک مین زمین پر رہون گا ۔

پھر دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیون نے پتنگ چڑہائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور مین نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا ۔ پھر کسی نے کہا ۔ غلام احمدؐ کی جے ۔ یعنی فتح ۔

میرزا غلام احمدؐ عفی اللہ عنہ

بدر مسیح

مورخہ ۶ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۸ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یہ اشتہار (جس کا خلاصہ پچھلے صفحہ اخبار ہذا پر درج ہوچکا ہے) مین نے پڑہا ۔ اور ان لوگون کی سخت زبانی پر افسوس ہوا مگر یہ الہام ہوا ۔ حالیا مصلحت وقت دران مے بینم ۔ اور یہ بات سچ ہے ۔ کہ کوئی نبی یا رسول ایسا نہین آیا جو اس کو ستایا نہین گیا اور عجیب بات یہ ہے ۔ کہ جہوٹون کے ساتھ ایسا معاملہ نہین ہوتا ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر ستائے گئے اور کوئی دکھ نہین جو نہین دیا گیا ۔ مگر مسیلمہ کذاب وغیرہ جہوٹے نبی جب اٹھے تو اون کو کسی نے نہین ستایا اور ہزار ہا آدمی ان کے ساتھ شامل ہوگئے ۔ جب تک کہ خدا نے ان کو ہلاک کیا ۔ پھر حضرت عیسےٰ ہی کے وقت تین شخصون نے جھوٹے طور پر نبوت کا دعوے کیا ۔ مگر کسی یہودی نے ان کو صلیب پر نہین چڑہایا لیکن حضرت عیسےٰ کے ساتھ جو کچھ کیا ۔ اس کے بیان کی حاجت نہین اس سے ثابت ہے کہ یہ دنیا ہمیشہ سچے سے دشمنی کرتی رہی ہے ۔ اور سچون کو دکھ دیتی رہی ہے ۔

بعض ہماری جماعت کے لوگون نے ارادہ کیا کہ ایسے افترا کرنے والون پر گورنمنٹ مین نالش کرین مگر یہ درست نہین ہے اور ہم نہین چاہتے کہ دنیا کی عدالتوں کی طرف جاوین ایک ہی ہے جو ہمارے دل پر اطلاع رکھتا ہے وہ جس طرح چاہے کرے گا ۔ اس قدر کافی ہے جو اس اشتہار کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے آج ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء کو میرے پر ظاہر فرمایا ۔ اور وہ یہ ہے ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

امام الدین ولد بھولا ۔ ضلع سیالکوٹ گاؤں میانوال ڈاکخانہ گالا تھانہ تلونڈی تحصیل رعیہ
منگو ولد جوہنہ بھوڑے وال کا لگا ضلع امرتسر تحصیل امرتسر ڈاکخانہ مجیٹھہ تھانہ کتھو نگل
جھنڈو ولد دتا " "
بھولا ولد کالو " "
حق نواز خان ولد محمد بخش ساکن بگول ڈاکخانہ گھوڑیواہ ۔ تحصیل گورداسپور
شاہنواز خان " "
امام الدین " "
محمد حسین ولد ابراہیم ساکن سوہل خورد ڈاکخانہ سوک کلاں ضلع گجرات
احمد بخش ولد سلطان احمد ۔ طالب علم مدرسہ قادیان
صاحبداد ولد علی شیر ساکن وینا ضلع گجرات ۔
مرزا قائم علی صاحب مالک کارخانہ قائمی یخنی مالیر کوٹلہ

کیا آنحضرتؐ کا سایہ نہ تہا

جہانسی سے ایک دوست کا خط حضرت کی خدمت مین آیا جس مین یہ دریافت کیا گیا تہا کہ درپیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ تہا یا کہ نہین بعض کتابون مین لکہا ہے کہ سایہ حضور پرنور کا زمین پر نہین گرتا تہا" اس خط کے جواب مین حضرت نے تحریر فرمایا ہے یہ امر کسی حدیث صحیح سے ثابت نہین ہوتا اور نہ کسی ثقہ مورخ نے لکہا ہے جو معجزات محدثین نے اپنی کتابون مین جمع کئے ہین ان مین اس کا ذکر نہین ۔

مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

اخبار قادیان

حضرت اقدس علیہ السلام بمعہ اہلبیت بخیر و عافیت ہین جیساکہ اگلے صفحہ مین مفصل لکھا جاتا ہے۔ حضرت ایک روز کیواسطے بٹالہ تشریف لے گئے تھے اور اُسیروز شام کے وقت واپس قادیان بمعہ قافلہ آ گئے تھے جو گفتگو وہان ہوئی تھی اس کا کچھ حصّہ صفحہ پر درج کیا گیا ہے اور باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ لکھا جائیگا۔

اس ہفتہ مین قاضی سید غلام حسین صاحب ساکن بھیرہ حال ملازم حصار کٹیل فارم کا نکاح سید محمد حسن صاحب مدرس لوہاری کی لڑکی جمیلہ خاتون کے ساتھ ہر دو صاحبان کی تحریری اجازت کے بعد قادیان مین پڑھا گیا جمعرات کے دن ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء کو مسجد مبارک مین حضرت مولوی نورالدین صاحب نے نکاح کا خطبہ پڑھا اور اس کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ سید محمد حسین صاحب نے اپنی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود کو وکیل مقرر کیا تھا۔ مگر چونکہ حضرت کی طبیعت علیل تھی اس واسطے انہون نے اپنی تحریری اجازت لکھکر حضرت مولوی نورالدین کو نکاح پڑھنے کے لئے فرمایا۔ مہر مبلغ تین سو روپیہ مقرر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو طرفین کیواسطے موجب برکات کرے۔ جس سید صاحب کا اشتہار برائے نکاح نمبر ایک مین دیا گیا تھا۔ وہ قاضی صاحب موصوف ہی تھے۔

ضرورت - دفتر میگزین کیواسطے ایک سیکنڈ کلرک کی ضرورت ہے۔ درخواستین بنام صاحب مینیجر میگزین آنی چاہئین۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔

دعا مدد - مولوی عبدالرحمن صاحب برادر مولوی عبدالرحیم صاحب کنگی بیمار ہین اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔

بابو گلاب خان صاحب کے گھر سے بیمار ہین اور احباب سے دعا کے واسطے درخواست کرتے ہین۔ خدا تعالےٰ شفا دیوے۔

برادر علی بخش صاحب ساکن مزنگ کی بیوی بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ خدا فضل کرے۔

گولے کی آواز

ملک عادل شاہ صاحب ترنگزئی ضلع پشاور سے اطلاع دیتے ہین کہ ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کو ۵ بجے شام کے ایک توپ کے گولے کی طرح ایک آواز ہوئی۔ جو ۲۵ - ۳۰ میل تک تقریباً سنی گئی۔

سر سید لیڈر نہ تھا

ایک شخص نے ذکر کیا کہ اس زمانہ مین مسلمانون کے درمیان دو شخص قومی لیڈر ہوئے ہین اور ہندؤن کے درمیان ایک۔ ہندؤن کے درمیان دیانند تھا۔ اس کی تعلیم کے نتیجہ مین گورنمنٹ کے متعلق جو خیالات ہندؤن کے بن گئے ہین وہ ظاہر ہین۔ مسلمانون کے دو لیڈر ہوئے سرسید اور حضرت مرزا صاحب ہر دو کی جماعت ایسی ہوئی جو کہ گورنمنٹ کی سچی خیرخواہ ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ درست ہے۔ کہ سرسید کے کالج مین جو طلبا پڑھتے ہین یا جو لوگ ان کے ہمخیال ہین۔ وہ گورنمنٹ کی نسبت عمدہ خیال رکھتے ہین لیکن اصل مین سرسید نے کوئی مذہبی جماعت نہین بنائی اور نہ خود سرسید کوئی قومی امام یا لیڈر تھا۔ بلکہ اس کے پاس اہل الرائے کا ایک مجمع تھا جو کہ بعض باتون مین سرسید کے ساتھ متفق تھے اور بعض مین مخالف بھی تھے۔ برخلاف اس کے یہ سلسلہ خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہے اور مجھے اس جماعت کا امام مقرر کیا ہے یہ ایک مذہبی جماعت ہے جو ہر ایک بات مین ہماری اطاعت کے واسطے ہر وقت طیار ہے اور ہمنے مذہبی عقاید کے طور پر ان کے ذہن نشین یہ امر کرا دیا ہے کہ اس گورنمنٹ کی اطاعت کرنا اور اس کا شکریہ ادا کرنا ہمارا فرض مذہبی ہے۔ اس رنگ مین پہلے کبھی کسی نے گورنمنٹ کی اطاعت کی تائید نہین کی

اخبار بدر کی قدر اور ضرورت

برادر مکرم جناب مفتی صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ نمبر ۲۳ بدر مجھے نہین ملا سخت الم ہوا ایسی درد سے چند اشعار موزون ہو گئے۔ جو بغرض طبع ارسال ہین۔ مین بدر کی ترقی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہون اور نیز اس کی باقاعدہ اشاعت اور بروقت ہونے پر۔ بارک اللہ فی سعیکم و جعلہ مشکوراً۔ آمین

خاکسار

محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی از مالیر کوٹلہ ریاست

قطعہ اشعار ثاقب

ایک ہفتہ بدنصیبی سے مری
آنکھ سے اوجھل رہا سیمائے بدر

میری پیشانی ہوئی شکل ہلال
چھپ گیا جب روئے نور افزائے بدر

دید کی حسرت مین آنکھین پھاڑ کر
نامہ بر سے مین نے پوچھا۔ لائے بدر

ہنس کے بولا وہ بھلا میری مجال
آپ کو لاکر نہ دون اور آئے بدر

ہوگیا بیہوش سنکر یہ سخن
رہگیا سکتہ مین کہکر ہائے بدر

چشم دل مین میرے آئے روشنی
روبرو ہو جب رخ زیبائے بدر

یہ نہین ممکن کہ وہ سب کیلئے
اور ملنے سے مرے شرمائے بدر

ہے خیال بدر دل مین روز و شب
رات اور دن سر مین ہے سودائے بدر

بدر کا دیوانہ ہون پروانہ وار
کون ہے مجھ سا بڑا شیدائے بدر

ہوگیا وہ کامیاب اور دوست کام
دیکھتے ہی رنگ ہو اعدائے بدر

اس مین کچھ بھی شک نہین ہے ہم پہ بھی
مہربانی ایڈیٹر دانائے بدر

بھیجنے والے کی غفلت ہے ضرور
ورنہ میرے نام کا رہجائے بدر

گم ہوا تیئیسوان پرچہ کہین
قلب مضطر کو مرے پرچائے بدر

دل سے کردے دور سب افسردگی
سعی حق مین طبع کو گرمائے بدر

یاد رکھئے ثاقب مہجور کو
حال دل پہ یہ کرم فرمائے بدر

ڈائری

سفرِ بٹالہ

جیسا کہ گذشتہ اخبار مین لکھا جاچکا ہے حضرت ام المومنین بمعہ صاحبزادگان و اقارب و خدام اظہار کسی بغرض تبدیل ہوا ۱۴ر جولائی ۱۹۰۶ء کو لاہور کی طرف روانہ ہوئے تھے اور ۱۴ر جولائی ۱۹۰۶ء کو بروزایت وار ایک بجے دن کے بٹالہ مین واپس پہونچ گئے اس واسطے حضرت اقدس بمعہ چند خدام کے ۱۴ر جولائی کی صبح کو بٹالہ تک تشریف لے گئے تھے چونکہ گرمی کا موسم ہے اس واسطے صبح سویرے پانچ کے قریب یہان سے روانہ ہوئے۔ آپ پالکی مین بیٹھے ہوئے تھے۔ بہت سے عاشقانہ مزاج خدام پالکی کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے بٹالہ تک گئے (اکبر شاہ خان صاحب ملان احمد نور صاحب۔ عبد اللہ افغان۔ غلام محمد افغان عبد الغفار خان۔ میان شادیخان۔ مستری دین محمد۔ میان عمر دین۔ شیخ عبد الرحمٰن نومسلم۔ حضرت گل افغان عرب عبد المحی وغیرہ) قریب دس بجے کے آپ بٹالہ مین پہونچے۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حضرت مولوی محمد علی صاحب اور حافظ احمد اللہ صاحب اور مفتی فضل الرحمٰن صاحب بھی حضرت کے ہمراہ تھے اور یہ عاجز بھی ہمرکاب تھا شیخ یعقوب علی صاحب بمعہ چند خدام کے صبح سویرے بٹالہ پہونچ گئے ہوئے تھے۔ تاکہ مکان کا انتظام کرین بٹالہ کے شریف اور لائق تحصیلدار جناب رائے جسمل صاحب کا شکریہ ہے کہ جب انکو شیخ صاحب سے یہ بات معلوم ہوئی۔ کہ حضرت اقدس تشریف لاتے ہین اور چند گھنٹہ وہان قیام کرین گے۔ تو انہون نے اسٹیشن کے پاس ہی اپنے مکان کے متصل ایک عمدہ آرام کی جگہ مہیا کردی تحصیلدار صاحب خود بھی حضرت کی ملاقات کیواسطے تشریف لائے اللہ تعالیٰ انکو اس خدمت مسیح کیواسطے جزائے خیر عطا فرمائے۔ جب تحصیلدار صاحب حضرت کی ملاقات کیواسطے آئے۔ تو اثنائے گفتگو مین انہون نے فرمایا۔ کہ مین شہر سے باہر اسی جگہ رہتا ہون حضرت نے فرمایا کہ اسی جگہ رہنا بہتر ہے کیونکہ شہر مین اکثر بیماری کا خوف ہوتا ہے اور گذشتہ موسم مین بٹالہ مین بہت طاعون تھی۔ اور اگرچہ اب آرام ہے۔ تاہم جائے امن نہیں کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ لوگ اصلاح عمل کی طرف توجہ نہین کرتے اور جب تک اصلاح عمل نہ ہوگا۔ یہ عذاب دور نہ ہوگا۔ پہلے پہل جب کہ طاعون سے بچنے کیواسطے ٹیکے کی تجویز کی گئی تھی اور بڑے زور شور سے ہر جگہ ٹیکہ لگایا جاتا تھا اس وقت ہمنے بھی ایک کتاب بنام کشتی نوح لکھی تھی۔ جس مین ہمنے یہ بات ظاہر کی تھی کہ اس بیماری سے بچنے کا اصلی اور حقیقی علاج یہ ہے۔ کہ لوگ خداتعالیٰ کیطرف رجوع کرین اس وقت ایک انگریز اور ایک دیسی افسر جو کہ آئی۔ ایم۔ ایس تھا۔ ہر دو ٹیکہ لگانے کیواسطے قادیان مین بھی آئے تھے۔ تب ہمنے اپنی کتاب کا ایک نسخہ اس کو بھیجا تھا۔ جس کو اس دیسی افسر نے پڑھ کر اس انگریز کو سنایا۔ اس کو سنکر انگریز نے کہا کہ سچ تو یہی ہے جو اس کتاب مین لکھا ہے۔ باقی تو سب حیلے ہی ہین۔ اصلی علاج یہی ہے۔

غرض خدا سے جو ڈرتا ہے۔ خدا اس پر رحم کرتا ہے مین حیران ہون کہ مین یہ باتین کس طرح لوگون کے دلون مین ڈالدون۔ کیونکہ یہ آسمانی اور روحانی باتین ہین اور زمینی لوگ ان کو نہین سمجھ سکتے۔ ابھی یہ عذاب ختم ہونیوالا نہین ہے جب تک لوگ اپنی اصلاح نہ کرین۔ خداتعالیٰ کا غضب ان پر نازل ہوتا رہے گا۔ خالی ان ظاہری حیلون سے کچھ نہین بنتا۔ خواہ چوہون کو مارا جائے خواہ مچھرون کو اور خواہ کوون کو جب تک کہ لوگ خدا کی طرف نہ جھکین گے اُنپر کس طرح رحم ہوسکیگا۔

ایک گاؤن کے متعلق لکھا تھا کہ وہ بالکل ویران ہوگیا پرانی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ طاعون نے بعض جگہ شہرون کے شہر بالکل ویران کردئے اور جب سب آدمی مرگئے تب یہ بیماری جانورون پر پڑی اور جب وہ بھی مرگئے۔ تو پھر جنگل کے سانپون پر پڑی اور وہ ہلاک ہو کر بالکل ویرانہ رہ گیا۔ صدہا کوس تک آبادی کا نام و نشان مٹ گیا۔ خدا کے رحم کے سوائے کہین گذارہ نہین جو لوگ دردِ دل کے ساتھ خداتعالیٰ کی طرف جھکتے ہین۔ خدا ان پر اپنا رحم کرتا ہے۔ اور ان کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھتا ہے مجھے خداتعالیٰ کی طرف سے تبلایا گیا ہے کہ ابھی بیماری اس سے بھی زیادہ سخت پڑنے والی ہے۔ مین نہین کہہ سکتا کہ آئندہ سال وہ سختی آوے یا درمیان مین ایک سال نرم ہو کر پھر سختی دکھادے۔ بہرحال آئندہ آنے والی طاعون گذشتہ سے بہت ہی سخت ہے اور ایسا ہی مجھے خداتعالیٰ کی طرف سے یہ بھی تبلایا گیا ہے کہ ایک سخت زلزلہ ابھی آنیوالا ہے۔ افسوس ہے کہ لوگون کو ان باتون کی طرف کچھ خیال نہین کہ خداتعالیٰ کا عذاب کس طرح بھڑک رہا ہے باوجود اس کے فریب اور چالبازیان بڑھتی چلی جاتی ہین۔ دنیا کی حرکت بے انصافی کی طرف ہے۔

اس کے بعد حضرت نے تحصیلدار صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انہون نے آپکے واسطے مکان کا عمدہ انتظام کیا اور ان کی شرافت کی تعریف کی۔

مرزا اکبر بیگ صاحب نے حضرت کیخدمت مین اپنا ایک خواب بیان کیا کہ مین ایک عمدہ خواب دیکھ رہا تھا کہ مجھے ایک شخص محمد حسین نے فوراً جگا دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ جگانے والے کا وجود بھی خواب کا ایک جزو ہوتا ہے اور اس کے نام مین اس خواب کے متعلق تعبیر ہوتی ہے۔ فرمایا اگر خداتعالیٰ کا منشار نہ ہو۔ تو کوئی جگا ہی نہین سکتا۔ یہ بھی خداتعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔

قدرِ صحت مخدومی اخویم شیخ رحمت اللہ صاحب بھی گیارہ بجے کی گاڑی پر شملہ سے بٹالہ پہونچ گئے تھے اور قادیان جانے کو طیار تھے۔ لیکن ایک آدمی نے اسٹیشن پر انکو اطلاع کردی تھی کہ حضرت صاحب اسی جگہ ہین وہ بھی حضرت کیخدمت مین تیسرے پہر تک حاضر رہے اور پھر لاہور کو چلے گئے۔ شیخ صاحب موصوف ولایت کا ذکر کرتے تھے۔ کہ وہان بعض چشمے ایسے عمدہ ہوتے ہین اور سمندر کے کنارے بعض جگہ ایسے عمدہ ہوتے ہین۔ کہ چند روز اگر لوگ وہان جاکر رہین تو صحت بہت عمدہ حالت مین ہو جاتی ہے حضرت نے فرمایا کہ صحت عمدہ شے ہے۔ تمام کاروبار دینی اور دنیاوی صحت پر موقوف ہین۔ صحت نہو۔ تو عمر ضائع ہو جاتی ہے۔

اعلان

چونکہ گذشتہ اخبار نمبر ۲۸ جلد ۲ مطبوعہ ۱۱ر جولائی ۱۹۰۶ء کو صفحہ ۱۰ کالم ۲ سطر ۱۶ مین بجائے ۱۴ر فروری ۱۹۰۶ء کے ۱۴ر فروری ۱۹۰۷ء کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے لہذا اخبار ہذا مین تصحیح کیجاتی ہے کہ دراصل ۱۴۔ فروری ۱۹۰۶ء ہے۔

مہتمم مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

تفسیر سورۃ الماعون

(گذشتہ سے پیوستہ)

سورت کے نام اس سورہ شریف کو اس کے پہلے لفظ کے لحاظ سے سورۂ ارئیت بھی کہتے مین جیسا کہ اور بھی بعض سورتون کے نام ان کے پہلے الفاظ کے لحاظ سے ہین۔ مثلاً والصفت ۔ الرحمن ۔ النجم ۔ الطور وغیرہ۔

دوسرا نام اس سورہ شریف کا الدین ہے کیونکہ اس مین جزاء و سزا کے ضروری اور اہم مسئلہ کی تکذیب کرنے والے کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ہے۔

تیسرا نام اس سورۂ شریف کا سورۃ الماعون ہے اور زیادہ تر مشہور یہی نام ہے۔ ماعون کے معنے مفصل آگے بیان ہوتے ہین۔ انشاء اللہ تعالیٰ

چوتھا نام ۔ اس سورہ شریف کا سورۃ الیتیم ہے۔ کیونکہ اس مین یتیم کے ساتھ محبت کرنے اور اس پر دست شفقت رکھنے کی طرف خاص طور پر ترغیب دیگئی ہے۔

مقام نزول بعض روایات کے مطابق یہ سورہ شریف مکہ مین نازل ہوئی تھی اور بعض کے نزدیک نصف اول مکہ مین نازل ہوا تھا اور نصف دوم مدینہ مین نازل ہوا تھا اور چونکہ نصف آخر مین منافقین کی طرف اشارہ ہے اور مکہ معظمہ مین بسبب تکالیف اور مصائب کے ہنوز صرف مخلص لوگ شامل تھے اور ایسے وقت مین ممکن نہ تھا کہ کوئی منافق کمزور شامل ہوسکے اس واسطے قیاس بھی کیا جا سکتا ہے۔ کہ نصف آخر مدنی ہو۔ لیکن چونکہ اکثر آیات مین جو مکہ معظمہ مین نازل ہوئی تھین آئندہ حالات کی بھی پیشگوئیان ہین اس لحاظ سے یہ قیاس بالکل صحیح نہین ٹھہرتا۔ ہان یہ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض آیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایک بار بلکہ کئی بار ہوئی ہون۔ جیسا کہ ہم حضرت مسیح موعود کے تازہ حالات مین دیکھتے ہین۔ کہ ایک پیشگوئی وحی الٰہی مین ایک دفعہ نازل ہوکر مثلاً کتاب براہین احمدیہ میں چھپ چکی ہے لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت آگیا تو نزول اول کے بیس پچیس سال بعد پھر وہی الہام الٰہی مین وارد ہوئے۔

شان نزول ایسا ہی شان نزول کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ عطاء و جابر کا قول حضرت ابن عباس سے ہے کہ یہ سورۃ مکی ہے اور دوسرے قول مین ہے۔ کہ یہ سورۃ نصف اول عاص بن وائل کے حق مین ہے اور نصف ثانی عبد اللہ بن ابی بن ابی سلول کے حق مین ہے۔ سدی نے کہا ہے۔ کہ ولید بن مغیرہ کے حق مین ہے۔ ضحاک نے کہا ہے کہ عمرو بن عائذ کے حق مین ہے۔ ابن جریج نے کہا ہے کہ ابو سفیان کے حق مین ہے۔ یتیم کے جھڑکنے کے متعلق ابو جہل کا ایک قصہ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اس کی عادت تھی کہ جب کوئی دولتمند مکہ مین قریب المرگ ہوتا تو اس کے پاس جاکر کہتا کہ تیرے بال بچے تیرے بعد اور وارثون کے سبب خراب حال ہو جائین گے۔ بہتر ہے کہ تو اپنا مال متاع میرے سپرد کر دے۔ اس طرح یتیمون کا مال لے لیتا اور پھر جب وہ مرجاتا تو ان یتیم بچون کو صاف جواب دیدیتا اور جھڑک کر نکال دیتا۔ ذکر ہے کہ ایک یتیم جس کیساتھ اس نے ایسا ہی سلوک کیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور اپنا تمام قصہ عرض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ یتیمون پر بہت رحم کرتے تھے اس کی خاطر ابو جہل کے پاس چل کر گئے اور اُسے سمجھایا اور یتیم کی سفارش کی۔ گر وہ نابکار اور بھی افروختہ ہوا اور یتیم کو مارنے اٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی توہین کی۔ جس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ ایسا ہی بعض مفسرین نے ایک روائت یہ بھی لکھی ہے کہ ایک دن ابو سفیان یا ولید بن مغیرہ نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور ہنوز اس کے حصے ہی کر رہا تھا کہ ایک یتیم نے آکر سوال کیا۔ اس نے لاٹھی سے اس یتیم کو مارا۔ تب حق تعالیٰ سے اس کی مذمت مین یہ آیتین نازل ہوئین۔

شان نزول ومقام نزول کے اختلافات مین ایک نکتہ یہ بھی حکمت الٰہی ہے کہ انجیل اور توریت کی طرح قرآن شریف مین ہر آیتہ کے ساتھ اس کا شان نزول درج نہین۔ ابتداء سے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے درمیان کبھی شان نزول یا مقام نزول ساتھ ساتھ نہین لکھائے جیسا کہ توریت انجیل مین اور دیگر صحف انبیاء مین آتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ یا عیسےٰ یا کوئی اور نبی پھر اس مقام پر گیا اور اس آدمی کو ملا اور اس وقت اس پر یہ وحی نازل ہوئی یا خود اس نے یہ کلام کیا۔ برخلاف اس کے قرآن شریف اول سے خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور ایک سمندر کی طرح اس کی روانی ہے۔ جس مین کوئی رکاوٹ نہین۔ بشر کے کلام کا اس مین کوئی حصہ نہین اور چونکہ یہ کلام نہ کسی خاص مکان کے واسطے تھا اور نہ کسی خاص قوم کے واسطے جیسا کہ توریت انجیل وغیرہ دیگر کتب سماوی مین اس واسطے اس مین شان نزول ساتھ ساتھ نہ لکھے گئے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا۔ کہ اس بات کی حفاظت بھی پورے طور سے نہ ہوئی۔ کہ یہ آیتین کب اور کس کے حق مین اول نازل ہوئی تھین یہان تک کہ ترتیب نزولی بھی خدا تعالیٰ نے قائم نہ رہنے دی۔ قرآن شریف کی ترتیب اور اس کے درمیان شان نزول اور مقام نزول کا نہ لکھا جانا خود اس بات کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے کہ یہ کتاب برخلاف دیگر کتب سماوی کے تمام زمین کے واسطے اور قیامت تک سب زمانون کے واسطے اور سب قومون کے واسطے خدا تعالےٰ نے نازل فرمائی ہے۔

ربط سورہ ایلاف مین اللہ تعالیٰ نے قریش کو اپنے انعام یاد دلائے ہین اس کے بعد ان کو یہ سمجھایا گیا کہ جب خدا تعالےٰ کے اس قدر فضل تم پر ہوئے مین تو اب تمہین چاہیئے کہ ان رذائل اور بدیون سے بچو جن سے خدا ناراض ہوتا ہے اور جن کا ذکر اس سورہ ماعون مین کیا گیا ہے۔

تشریح ومعانیٔ الفاظ

اَرَاَیْتَ ۔ آیا دیدی ۔ کیا دیکھا تو نے۔ اس میں بظاہر استفہام ہے اور دراصل مطلب تعجب ہے کہ کیا ایسے شخص کو بھی تم نے دیکھا ہے اس قسم کے طرز کلام میں ایک زور اور خوبصورتی ہے

الذی ۔ جو کہ ۔ وہ جو ۔ جو شخص کہ

یکذب ۔ جھٹلاتا ہے ۔ تکذیب کرتا ہے ۔
بالدین ۔ جزاء و سزاء کو ۔ کہتا ہے

جزاء و سزاء کہ نیکی پر انعام یا بدی کی سزا یہ فرضی باتیں ہیں ۔ اس دنیا میں انسان زندگی گذار کر مرجاتا ہے اور بس ۔ پھر کچھ نہیں ۔ ایسے لوگ اس زمانہ میں بہت پائے جاتے ہیں جو مادی لوگ یا میٹریلیسٹ(کہلاتے ہیں ۔ انبیاء علیہم السلام کے بڑے اور عظیم الشان کاموں میں سے ایک یہ ہے ۔ کہ وہ لوگوں کو ایمان بالآخرۃ پر قائم کریں ۔ اخلاقی اور تمدنی حیثیت سے بھی یوم الدین پر ایمان کا قائم کرنا امن و امان کے قیام کے واسطے نہایت ضروری ہے ۔ جو شخص اعمال کی جزاء و سزاء کا قائل نہیں وہ بے دھڑک ہوکر غیر کا مال چاہے گا ۔ ناجائز طور پر کھائے گا ۔ ظاہری سلطنتیں دلوں کے درست کرنے سے قاصر ہیں ۔ دلوں کو راہ راست پر لانا صرف روحانی سلطنت کا کام ہے ۔ جو انبیاء اور اولیا کے ذریعہ سے دنیا میں ہمیشہ قائم ہوتی ہیں ۔

مسیح موعود کا احسان تمدن پر اسی پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ میں گورنمنٹ برطانیہ کی سلطنت کی حفاظت کے واسطے ایک تعویذ ہوں ۔ کیونکہ آپ مخلوق کے دلوں میں تقوے اور راستی کی بنیاد ڈال رہے ہیں گورنمنٹ کے برخلاف جہادی خیالات جو اس ملک میں مشنری ۔ عیسائی ۔ پادری ۔ مسلمان ملاں اور آریہ لوگ پھیلا رہے ہیں اس کو اعتقادی رنگ میں لوگوں کے دلوں سے نکال رہے ہیں اور علاوہ اس کے اپنے مریدوں سے یہ اقرار لیتے ہیں کہ وہ ہمیشہ نیکی کو اختیار کریں ۔ راستبازی پر چلیں ۔ بدی کو چھوڑیں ۔ کسی قسم کی بغاوت میں ہرگز شامل نہ ہوں ۔ جو لوگ جزاء و سزاء کے قائل نہیں وہ دنیوی مصائب سے گھبرا کر خودکشی کر لیتے ہیں تاکہ اس عذاب سے چھوٹ جاویں ۔ اگر ان کو معلوم ہوتا اور یقین ہوتا کہ آگے ایک اور عذاب ان کے واسطے موجود ہے ۔ تو وہ ایسا نہ کرتے ۔ یہ یوم الدین کے انکار کا سبب ہے، کہ یورپ امریکہ میں اس کثرت کے ساتھ خودکشی ہر سال ہوتی ہے ۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں خط لکھا کہ میں دنیوی مصائب سے تنگ ہوں اور چاہتا ہوں ۔ کہ خودکشی کرلوں ۔ حضرت نے اس کو جواب لکھا کہ خودکشی سے کیا فائدہ ہے ۔ مرنے سے انسان کا خاتمہ نہیں ہوجاتا ۔ بلکہ ایک اور زندگی شروع ہوتی ہے خودکشی کرنا گناہ ہے اور اس کے واسطے عذاب ہے اس سے بچنا چاہیئے ۔

دین کے معنے مذہب کے بھی ہیں اس صورت میں ارایت الذی یکذب بالدین کے یہ معنے ہیں کہ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا ہے ۔ جو دین کو جھٹلاتا ہے اور آگے تشریح ہے کہ دین کے جھٹلانے سے اس جگہ کیا مراد ہے ۔ یتیم کو جھڑکنا ۔ مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہ دینا ۔ نماز سے لاپرواہی کرنا ۔ ریاکاری کرنا ۔ ماعون سے روکنا ۔ ایسا آدمی خدا تعالےٰ کے غضب کے نیچے ہے اور وہ دین کو جھٹلانے والا ہے کیونکہ ایسا کرنے والا درحقیقت اعتقاد یعنے ایمان متعلق جزاء و سزاء سے بے بہرہ ہے اور تہذیب اخلاق سے بھی عاری ہے کیونکہ نہ وہ دفع شر کرتا ہے اور نہ طلب منفعت کرتا ہے اور نہ وہ تزکیہ نفس کی طرف توجہ رکھتا ہے ۔ کیونکہ نماز سے تساہل کرنے والا ہے اور ادنےٰ چیزوں سے جو گھر کے اندر عام استعمال میں آتی ہے ایک دوسرے کو برتنے سے منع کرتا ہے اور اخلاق کے ادنی مراتب سے بھی گرا ہوا ہے ۔

(۱) ۔ نماز پڑھتا ہی نہیں
(۲) یتیم کو دھکے دیتا ہے
(۳) مسکین کو کھانا نہیں دیتا
(۴) ادنےٰ چیزوں کے باہمی استعمال سے مضایقہ کرتا ہے ۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نہ باشد بحکم خبر

رقیمۃ الحکیم

چند سوالات کے جواب

(رقم زدہ حضرت مولوی نور الدین صاحب)

۱

سوال نمبر ۱ - نبی اور رسول میں کیا فرق ہے۔

جواب - نبی کا لفظ نبوت سے نکلا ہے اور نبوت کے معنے رفعت اور بلندی کے ہیں یا لفظ نبأ سے نکلا ہے نبأ کے معنے خبر دینا - پس نبی کے معنے ہوئے بڑا - یا خبر دینے والا - رسول کے معنے بھیجا ہوا - دونوں کا فرق بالکل ظاہر اور صاف ہے -

سوال نمبر ۲ - لفظ آریہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے -

جواب - آریہ لفظ کی تشریح کرنا آریہ سماج کا کام ہے میرا کام نہیں -

سوال نمبر ۳ - زمانہ سابق میں کسی پیغمبر نے ملک الموت کو طمانچہ مارا اور آنکھ نکل گئی۔

جواب - تمام بیماریاں اور ہلاک کرنے کے اسباب ملک الموت ہیں یا ملک کے ماتحت - پس جسقدر علاج اور ازالہ امراض کے تدابیر ہیں ادلّہ طمانچہ ہیں دوم ملائکہ ہمیشہ اپنے مقام معلوم میں رہتے ہیں جو کچھ ان کے نزول کا تمثل ہوتا ہے اسپر طمانچہ بھی لگ سکتا ہے اور روایات میں ایسا قصہ آیا ہے اس کے معنے میرے نزدیک یا میرے فہم میں یہ ہیں کہ اس متمثل کو مارا اور اس کا مقابلہ کیا۔

سوال نمبر ۴ - لفظ مہتر کے کیا معنے؟ مہتر خاکروب کو کیوں بولا جاتا ہے -

جواب - بڑا مہتر بہت بڑا - اور یہ لفظ ایسا ہے - جیسے بھیک جو آگ ہے اس کو سیتلا - ٹھنڈی کہا جاتا ہے اور زنگی کو کافور جلنی والی چیز کو گاڑی - خاکشی کو جو باریک ہوتی ہے خوب کلاں وغیرہ وغیرہ -

سوال نمبر ۵ - فرشتہ کسی انسان یا دیگر جانور وغیرہ کی ہیئت بدلکر زمین پر آسکتے ہیں؟

جواب - فرشتہ تو اپنے مقام پر رہتا ہے اس کا تمثل زمین پر نظر آتا ہے - قرآن کریم میں ایک فرشتہ کا ذکر ہے - وہاں فتمثل لھا بشرا سویا اور بخاری کے پہلے صفحہ میں ہے - احیانا یتمثل لی الملک رجلا - پس فرشتہ کا تمثل ہوتا ہے جیسے میرے خیالات کا تمثل آپ کے سامنے اردو حروف میں ہو رہا ہے۔

سوال نمبر ۶ - کیا کلام اللہ یا حدیث صحیحہ میں یہ آیا ہے کہ کسی زمانہ میں دوزخ یا بہشت بالکل خالی ہو جائیگا۔

جواب - کلام اللہ یا احادیث میں ہرگز نہیں آیا کہ بہشت کبھی خالی ہوگا - جہنم کے متعلق بعض احادیث میں ذکر ہے مگر جہنم تو طاعون کو اور جنگوں کو بھی کہا گیا ہے -
پھر بھی یہ حدیثیں اعلیٰ طبقہ میں نہیں - ہاں میرا اپنا اعتقاد ہے کہ جنت کا خلود اور دوزخ کا خلود وابد مساوی نہیں -

سوال نمبر ۷ - تمام سمندر کا پانی زمانہ سابق میں کسی جانور نے پی لیا تھا۔

جواب - سمندر کا پانی کسی جانور نے پیا ہو یہ امر اسلام میں ہرگز نہیں آیا - والسلام

نور الدین - ۱۰ر جولائی ۱۹۰۷ء

۲

خلاصہ سوالات - کیا مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکر برابر ہیں - لانبی بعدی کے معنے کیا ہیں - اگر نبی آسکتا ہے - تو ابوبکر وغیرہ نبی کیوں نہ ہوئے -

میاں صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپکے سوالات پر خاکسار کو تعجب آتا رہا - مجھے معلوم نہیں کہ آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد ہیں - پھر آپ کی استعداد کس قدر ہے جوابات کے لئے مخاطب کیحالت اگر معلوم ہو تو مجیب کو بہت آرام ملتا ہے -

بہرحال گذارش ہے آپ کفر دون کفر کے قائل معلوم ہوتے ہیں کیونکہ آپنے کفر کے مساوات کا تذکرہ خط میں بہت فرمایا ہے - میاں صاحب! رسولوں میں تفاضل فرض ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - "تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض" ابتدا پارہ تیسرا - جب رسل میں مساوات نہ رہی تو ان کے انکار کی مساوات بھی آپکے طرز پر نہ ہوگی - تو آپ ایسا خیال فرمالیں - کہ موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتوے کا مستحق ہے اس سے بڑھکر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے - صلوٰۃ اللہ علیھم اجمعین
میاں صاحب! اللہ تعالیٰ مومنوں کی طرف سے ارشاد فرماتا ہے کہ ان کا قول ہوتا ہے - " لانفرق بین احد من رسلہ" اور آپنے بلا وجہ یہ تفرقہ نکالا کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہو سکتا ہے اور غیر صاحب شرع کا کافر نہیں - مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہیں ہوئی -

نیز عرض ہے - خلفاء کے منکر بھی کفر کا فتویٰ قرآن مجید میں موجود ہے - آیۃ خلافت جو سورہ نور میں ہے اس میں ارشاد الٰہی ہے - ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون اور فاسق کو اللہ تعالیٰ نے مومن کے بالمقابل رکھا ہے ارشاد ہے - افمن کان مومنا کمن کان فاسقا - بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں تفرقہ کنندہ کو قرآن کریم نے کافر فرمایا ہے - پارہ چھ میں ہے -
یفرقون بین اللہ ورسلہ - پھر فرمایا ہے - اولئک ھم الکافرون حقا
یہاں تفرقہ بین اللہ وبین الرسل پر کفر کا باعث قرار دیا ہے
جن دلائل و وجوہ سے ہم لوگ قرآن کریم کو مانتے ہیں - انہیں دلائل و وجوہ سے ہمیں مسیح کو ماننا پڑا ہے اگر دلائل کا انکار کریں تو اسلام ہی جاتا ہے -

آپ اس آیت پر غور فرماویں - واذا قیل لھم اٰمنوا بما انزل اللہ قالو نؤمن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہ وھو الحق مصدقا لما معھم

دلائل کی مساوات پر مدلول کی مساوات کیوں نہیں مانی جاتی - کیا آپکے نزدیک مسلم رسل جو صاحب شریعت نہیں ان کا انکار بھی کفر نہیں میرے خیال میں میں اور اکثر عقلمند مرزائی یہ نہیں مانتے کہ تمام مساوی ہیں -
کفر دون کفر کے قائل ہیں -

دوسرے سوال کا جواب عرض ہے - نازل ہونیوالے عیسیٰ بن مریم کو حضرت نبی کریم نے صلی اللہ علیہ وسلم نبی اللہ فرمایا ہے نیز ان الہامات و وحیوں نے جو مرزا صاحب کو منجانب اللہ ہوئیں اگر آپ احادیث کو مانتے ہیں تو آپ لاایمان لمن لاامانۃ لہ - ولادین لمن عھد لہ - لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب لانکاح الا بولی - لاصلاۃ الا اثنین - میں غور فرماؤ کیا یہ نفی آپ کے نزدیک عموم رکھتی ہے - پھر غور کرو اور قرآن کریم میں تو خاتم النبین بفتح تا ہے - خاتم بکسر تا نہیں پہلا
میاں صاحب! یقتلون النبین میں آپ عموم کے قائل ہیں یا تخصیص کے - کسی شخص کو نبی کہنا خدا کے اختیار میں ہے - انسان کے اختیار میں نہیں -

ابوبکر کو نبی نہیں کہا گیا اور مسیح موعود کو کہا گیا - اس عرض پر بس کرتا ہوں - یار باقی صحبت باقی -

نور الدین - ۵ر جولائی ۱۹۰۷ء

۳

سوال - دجال کی حقیقت کیا ہے -

جواب - دجال کے متعلق احادیث میں خطرناک مشکلات تھے اور آج تک ان مشکلات کو کوئی حل نہیں کر سکتا - اول تو اس لئے کہ محدثین اور فقہا نے احادیث متعلقہ اعمال پر بہت توجہ مبذول فرمائی - آمین بالجہر اور

مع ہین وغیرہ احادیث کی تحقیق کے لئے دیکھ لو کس قدر رسالے اور کتابین موجود ۔ مگر پیشگوئیون کی احادیث کی تحقیق ایسی نہین کی گئی ان دجال کے متعلق احادیث پر غور کرو اور صرف مشکوۃ کو دیکھو کیسا مشکل امر ان احادیث کا ہے ۔ مین بطور نمونہ عرض کرتا ہون ذرا آپ بتلائیے تاویل بحز ظاہر اور صاف لفظون مین کیا تطبیق ہو سکتی ہے ۔

اول دجال نبی کریم کے زمانہ مبارک مین تہا اور وہ ابن صیاد تھا ۔ حضرت عمر نے قسم کہائی کہ یہی دجال ہے ۔

پہر ایک حدیث کہ تمیم داری نے اس کو کسی جزیرہ مین دیکھا کہ وہان قید ہے ۔

جب یہ دو دجال ہوئے تو اب تیسری حدیث مین ہے کہ سو برس تک جو لوگ اس وقت زمین پر موجود ہین مرجائین گے ۔ تو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونون سو برس تک مر گئے ۔

دوم ۔ ایک حدیث مین ہے ۔ کہ دجال چالیس روز دنیا مین رہے گا اور ایک حدیث مین ہے ۔ کہ چالیس برس دنیا مین رہے گا ۔

سوم ۔ ایک حدیث مین ہے کہ ایک دن سال کے اور ایک دن مہینہ کے اور ایک دن ہفتہ کے برابر اور ۳۷ روز معمولی ہون گے ۔ اور دوسری حدیث مین ہے کہ وہ ایام ایسے ہون گے کہ ایک سوکھی لکڑی کو آگ لگی اور جھٹ پٹ جل گئی ۔

چوتھے دجال جوان ہو گا ۔ دوسری حدیث مین ہے کہ حضرت نبی کریم کے زمانہ سے موجود ہے گویا اب تیرہ سو برس کا بڈہا ہے ۔

پانچوین ۔ ایک حدیث مین ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور نار ہونگے ۔ اور دوسری حدیث مین ہے کہ روٹی اور پانی سے بھی ذلیل ہو گا ۔

چھٹے ۔ ایک حدیث مین ہے کہ وہ مکہ مدینہ سے رکا جائیگا ۔ دوسری حدیث مین ہے ۔ کہ حضرت نبی کریم کو دجال نے مکہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ۔

ساتوین ۔ پھر ایک حدیث مین ہے کہ دجال کی داہنی آنکھ عیب دار ہوگی ۔ اور ایک حدیث مین ہے کہ دجال کی بائین آنکھ عیب دار ہوگی ۔

آٹھوین ۔ دجال کی آنکھ انگور کی طرح ہو گی جو ابھرا ہوا ہو دجال کی آنکھ بالکل مٹی ہوئی ہو گی ۔ ابھری نہ ہو گی ۔

نوین ۔ ایک حدیث مین ہے کہ وہ بین الشام والعراق نکلیگا ۔

دوسری حدیث مین ہے کہ وہ مشرق سے نکلیگا ۔ تمیم داری نے مغرب مین دیکہا ۔

دسوین ۔ اس کے زمانہ مین قحط شدید تین سال رہیگا کہ آخر کچھ بھی نہ رہے گا ۔ لیکن دوسری حدیث مین ہے کہ اتباع دجال عیش و آرام مین ہون گے ان کے مویشی آسودہ حال ہون گے ۔ جب پیداوار ہی نہین ہوئی ۔ تو مویشی کا آرام کیسا ۔

گیارہوین ۔ ایک حدیث مین ہے کہ مار یگا اور زندہ کریگا مگر ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہین ۔ ربی الذی یحیی و یمیت

بارہوین ۔ ایک حدیث مین آیا ہے ۔ کہ دجال اس کے ماننے والے کے لئے باپ اور مان اور بھائی بنا دیگا اور شیاطین کو متمثل کر دیگا ۔ مگر قرآن مین فرمایا ہے ۔ اللہ خالق کل شئے اور قرآن کریم مین ہے کہ ابلیس اور شیاطین کو تم نہین دیکھ سکتے ۔

غرض بڑے بڑے مشکلات ان احادیث مین تھے اور یہ بارہ امور مین نے صرف مشکوۃ سے دکہائے ہین آپ مشکوۃ سے دیکھ سکتے ہین ۔ پھر کہین تو احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ دجال بہت ہین اور کہین پتہ لگتا ہے ۔ کہ ایک ہی دجال ہے ۔ اور اس کے اتباع بہت ہون گے ۔

غرض ان مشکلات پر نظر کرنے سے حیرت ہوتی تھی اس لئے امام صاحب نے فیصلہ کر دیا کہ اصل دجال شیطان ہے اور وہ ایک ہی اور اس کا ایک مظہر ابن صیاد تھا جو مدینہ مین تہا اور وہ شیطان آخر مسلمان ہو گیا ۔ پھر ایک گرجا والا دجال ہے جو ایک بڑی قوم مظہر شیطان ہے اور دجال کے پیادہ و سوار ہین ۔

تمام دنیا مین پھیل گئے ۔ شراب اور زنا کو جرم ہی نہین رکھا ۔ ایک آدمی کے خدا بنانے مین ہزارون روپیہ خرچ کر دیا ۔ اور روپیہ ان کا عملاً سب کچھ شریعت کا بنا بنایا ترک کر دیا ۔ قوم یہود کا دجال ابن صیاد تھا جو مدینہ مین گذر گیا اور جس دجال سے پناہ مانگی جاتی ہے وہ شیطان اور اس کے سوار پیادہ یہ کفار ہین ۔

موجودہ دجال کی موت مسیح عیسے بن مریم کے ہاتھ پر مقدر ہے مگر یہی احادیث مین ہے کہ مسیح اپنی قوم کو طور مین لیجائیگا اگر اس تحریر نے کچھ بھی ان کو فائدہ دیا ۔ تو آئندہ آپ پر پہنچیں والا خاموشی اچھی ہو ۔ مجھے حکیم الامۃ کا خطاب یا لقب کس نے دیا ہے ۔ نور الدین ۔ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء

پاک شاعری

(از عاجز عبد الخالق مظفر نگری)

احمدی قوم مبارک ہو کہ آئے احمدؐ
حق رکھے ہم کو سدا زیر لوائے احمدؐ

رخ انور سے اگر پردہ اٹھائے احمدؐ
جان قربان ہو دل ہو کے فدائے احمدؐ

سر کے بل قادیان جاؤن جو بلائے احمدؐ
صدقہ ہو جاؤن اگر خواب مین آئے احمدؐ

رات دن شام و سحر لو یہ لگی ہے دل کو
اپنی صورت ہمین للہ دکھائے احمدؐ

اس سے راضی ہے خدا جس سے ہے احمد راضی
وہ رضا کی ہے رضا جو ہے رضائے احمدؐ

ہے تمنائے غلامی غلام احمدؐ
اپنی آنکھون سے ملون مین کف پائے احمدؐ

تو ہی لاریب خدا کا ہے مسیح و مہدی
تجھپہ ایمان بصد صدق ہین لائے احمدؐ

تہا مسیحا کا گذر مسند احمدؐ پہ محال
اس لئے آئے مین احمدؐ ہی بجائے احمدؐ

کیسا ناپاک عقیدہ ہے عیاذاً باللہ
عرش پر جائے مسیح خاک مین جائے احمدؐ

ساتھ دجال کا دو ۔ حیف مسلمان ہوکر
زندہ عیسے کو کہو مانو فنائے احمدؐ

اس عقیدے کے مسلمان الٰہی توبہ
دعوی کرتے ہین کہ ہین ہم ہی فدائے احمدؐ

مر کے جنت مین گئے حضرت عیسی بخدا
مردہ روحون مین انہین دیکھ کے آئے احمدؐ

بعد مرنے کے کوئی آیا جو آتے عیسے
ہان یہ آیا ہے کہ بعد عیسی کے آئے احمدؐ

بیوقوفو اگر عیسی کو کہو گے زندہ
تو یہ پھر ماننا ہو گا نہین آئے احمدؐ

کس کو معلوم تہا یہ قادیان رہنیوالا
پہنکر آئے گا اس طرح قبائے احمدؐ

احمد احمد کا تعلق ہے اسی کو معلوم
حق کا شیدا جو ہوا اور فدائے احمدؐ

حق نہ تہا غیر کا منکم سے یہ ہو صاف عیان
ملی احمد کو ہی واللہ قبائے احمدؐ

وصیت ۱۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مین مسمی مرد خان ولد فتح محمد خان سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو اور مین اقرار کرتا ہون ۔ کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون ۔ مین اپنی آمد سے دسوان حصہ ماہوار بہشتی مقبرہ کے متعلق چندہ دیتا رہونگا اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کردیا جاوے ۔ میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائیں اور مجھے بہشتی مقبرہ مین دفن کیا جائے اگر کسی مصلحت یا خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے تو اس کا اثر وصیت ہٰذا پر نہ ہوگا ۔ وصیت بہمہ وجوہ قابل تعمیل سمجھی جاوے ۔ فقط زیادہ والسلام ۲۵ر ستمبر ۱۹۰۶ء

العبد

مرد خان ۔ نشان انگوٹھا

گواہ شد ۔ شیخ غلام احمد بقلم خود ۲۵ر ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد ۔ شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان ۲۵ر ستمبر ۱۹۰۶ء

وصیت ۹۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین سلطان حامد ولد میان صلاح الدین قوم لعل المعروف فقیر ساکن قتال پور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ لہٰذا اس جگہ اندراج نہین کیا ۔

۴ ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون مین اقرار کرتا ہون کہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ انجمن کو بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ مہینہ یا دو مہینہ کے بعد حساب کرکے بھیجدیا کرون گا اس مین مین خود امین رہون گا ۔ یہ اقرارنامہ محض ابتغاءً للہ تحریر کیا گیا ہے آئندہ اگر کوئی جائداد پیدا کرون یا بعد وفات میری متروکہ ثابت ہو تو اس کی نسبت بھی میری یہی وصیت ۱/۱۰ کی ہے ۔ یکم جنوری ۱۹۰۶ء

تفصیل حسب ذیل

اسباب خانہ داری تخمیناً	آہن ماہوار تخمیناً
۱۵۰	۵۰

العبد

سلطان حامد احمدی بقلم خود

گواہ شد ۔ تابعدار حسام الدین بقلم خود

گواہ شد ۔ محمد مراد احمدی بقلم خود

وصیت ۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین کریم بخش ولد لہنا قوم ارائین ساکن رائے پور علاقہ ریاست نابھہ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور فارم مطبوعہ پر ہے ۔ لہٰذا اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا ۔

۴ مین اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ مین اپنی وصیت کے متعلق ۵/۸ مکان اور زمین وغیرہ کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کرچکا ہون اور انشاء اللہ العزیز اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہون گا ۔ فقط ۱۴ مگر یہ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے

العبد

کریم بخش سکنہ رائے پور علاقہ ریاست نابھہ

گواہ شد

مہدی حسین مہاجر قادیان خادم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گواہ شد

میان کریم بخش باورچی لنگر خانہ حضرت اقدس قادیان

وصیت ۹۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین لعل الدین ولد محمود قوم باغبان ساکن قتال پور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا ۔

۴ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ مین شرح صدر سے اقرار کرتا ہون کہ اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ انجمن کو بہ تعمیل رسالہ الوصیۃ مہینہ یا دو مہینہ کے بعد حساب کرکے بھیجدیا کرون گا ۔ اس مین مین خود امین رہونگا یہ اقرار ابتغاءً للہ تحریر کیا گیا ہے ۔ ۵ر مارچ ۱۹۰۶ء

العبد لعل الدین باغبان

گواہ شد ۔ سلطان حامد احمدی بقلم خود

گواہ شد ۔ تابعدار حسام الدین بقلم خود

وصیت ۲۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین عبد الخالق ولد مولوی محمد حسین صاحب قوم ارائین ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے یہان درج نہین کیا گیا

۴ ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ چونکہ اس وقت کسی جائداد پر میرا مالکانہ قبضہ نہین ہے اس لئے فی الحال مین اپنی تنخواہ کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہون گا اور اگر مین نے اپنی زندگی مین کچھ اور جائداد حاصل کی ۔ تو میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ کو پانچوان حصہ لینے کا حق حاصل ہوگا والسلام

العبد

عبد الخالق تھرڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان

گواہ شد

خاکسار فقیر اللہ احمدی عفی عنہ نائب ناظم سیکرٹری

گواہ شد

خاکسار فضل کریم کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان

۸ر مئی ۱۹۰۶ء

وصیت ۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
میں اسد اللہ شاہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن ننیو تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اُس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

۴ـ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ چونکہ میری جائیداد غیر منقولہ مشترکہ ہے اور شرکا جائیداد غیر احمدی ہیں جائیداد غیر منقولہ کی نسبت وصیت کرنے میں اندیشہ پیچیدگیوں کے بڑھ جانے اور مقدمات کھڑے ہو جانیکا ہے لہذا میں خدا تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے اپنی آمدنی کا دسواں حصہ انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ اللّٰھم اید الاسلام والمسلمین بالامام الحکم العادل۔ ۱۵۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲ ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۴ ہجری القدسی۔

العبد
اسد اللہ ولد برکت علی شاہ قوم سید ساکن ننیو بقلم خود

گواہ شد
بشارت احمد عفی عنہ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ

گواہ شد
فتح محمد کمپونڈر پنڈی گھیپ

وصیت ۱۱۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
منکہ عبد العزیز احمدی ولد امام الدین قوم ارائیں ساکن موضع اوجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور کا ہوں جو کہ میں اس وقت بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میری وفات کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

۴ـ میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے موازی اراضی اٹھاران گھماؤں بشراکت بھائی محمد جان برادر حقیقی زیر قبضہ ہماری ہے جس میں مظہر نصف حصہ کا مالک ہے اور ایسا ہی موازی اراضی قریباً ساڑھے چار گھماؤں جو علی گوہر چچا ذاد برادر سے بعوض مبلغ ۱۰۰ روپیہ کے بصورت رہن بالقبضہ لی ہوئی ہے جس میں محمد جان مذکور مظہر بحصہ مساوی قابض ہے اور ایسا ہی موازی اراضی قریباً گیارہ گھماؤں بشراکت عبد المجید مرحوم عوض مبلغ ایک ہزار چار سو تیئس واقعہ موضع اوجلہ میں از طرف جٹان لی ہوئی ہے۔ جس میں مظہر نصف حصہ کا حق رکھتا ہے اور واضح ہو کہ جو اراضی جٹاں والی میرے حصہ کی ہے اس میں نصف کی حقدار میری بیوی ہے اگرچہ کاغذات سرکاری میں میرا ہی نام ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ نصف حصہ کی حقدار ہے اور میں اس کے حصہ میں دست اندازی نہیں کرتا۔ غرض یہ میری جائیداد ہے جس پر میرا قبضہ ہے اب میں اپنی مقبوضہ جائیداد میں سے پانچویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری یہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہو گا کہ میری وفات کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔ غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو گی میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اور انشاء اللہ عنقریب اس وصیت کردہ جائیداد کا ہبہ نامہ بنام انجمن احمدیہ کرا دوں گا اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد علاوہ جائیداد مذکورہ بالا کے پیدا کروں یا میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوائے جائیداد مذکورہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ میں ایسی جائیداد کی انجمن مذکور کو وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہونگا میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور میرے ورثاء پر فرض ہے۔ کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی قادیان دار الامان میں پہنچاویں اور بعد حصول اجازت مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی میں دفن کریں اگر وہ روک دیں تو اُن کے حکم کی تعمیل کریں خواہ وہ روک کریں یا نہ کریں۔ یہ امر میری وصیت کے معاملہ میں مخل نہیں ہے میری وصیت بدستور قائم رہیگی
مورخہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۰۶ء۔ خاکسار عبد العزیز احمدی ساکن اوجلہ بقلم خود

گواہ شد۔ محمد حسن دفتری میگزین قادیان برادر چچا زاد بقلم خود
گواہ شد۔ فضل محمد احمدی سکنہ موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور
گواہ شد۔ خیر الدین ولد محمد صدیق قوم ارائیں ساکن سیکھواں بقلم خود
گواہ شد۔ امام الدین ولد محمد صدیق احمدی سکنہ سیکھواں بقلم خود
گواہ شد۔ خاکسار فقیر اللہ احمدی عفی عنہ ہیڈ کلرک میگزین ۲۷ جون

وصیت ۱۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں مسمی کریم بخش ولد امام بخش سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

۱۰ـ روپیہ نقد بطور چندہ مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کرتا ہوں اور جو میری آمد ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دیا کرونگا میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھا دیں اور مجھے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاوے اور اگر کسی مصلحت یا خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے تو اس سے میری وصیت پر اثر نہ ہو گا میری وصیت بہمہ وجوہ قابل تعمیل ہو گی۔ فقط زیادہ والسلام۔ العبد۔ کریم بخش ولد امام بخش قادیان
نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ ماسٹر محمد دین حال وارد قادیان
گواہ شد۔ عبد الرحیم ولد جھنڈا سنگھ حال وارد قادیان

وصیت ۱۴۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
منکہ مسمی صاحب نور ولد اللہ نور قوم سید افغان ساکن علاقہ کابل الحال مقیم قادیان بقائمی ہوش و حواس خود میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا دسواں حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو واسطے اشاعت اسلام دیا جاوے یہ امر کہ حق ہے یہ وصیت نامہ واسطے سند اثبات کے لکھتا ہوں کہ کام آوے اور یادداشت اور یہ وصیت نامہ روبروئے گواہان مندرجہ ذیل لکھا گیا ہے اس کے خلاف اگر کوئی میرا وارث دعویٰ کرے تو وہ باطل سمجھا جاوے۔ المرقوم ۵ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء
العبد۔ صاحب نور بقلم خود۔ گواہ شد۔ ناصر نواب بقلم خود
گواہ شد حکیم محمد زمان بقلم خود۔ گواہ شد احمد نور بقلم خود۔ گواہ شد عبد الرحیم اسکول ماسٹر

بدر خواتین

ایک لڑکی کی فریاد

بخدمت شریف حضرات جماعت احمدیہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میں کس لائق ہوں کہ کوئی مفید مضامین لکھکر آپ کی خدمت میں پیش کروں ۔
اخلاص اور جوش کے سوائے ناموری مفید نہیں ۔ اور اخلاص کا حاصل ہونا خدا تعالے کے فضل
پر موقوف ہے ۔ بہرحال اپنی بہن صاحبہ خاتون گوریکی کے فرمانے پر آج برا بھلا لکھکر
قسمت آزمائی کرتی ہوں جو کہ گذشتہ اخبار بدر میں ایک احمدی بہن کا عمدہ مضمون تعلیم مستورات کے
بارہ میں درج تھا میں بھی اپنی رائے سے ان کی تائید کرتی ہوں کہ بے شک مستورات بغیر تعلیم کے
پوری دیندار نہیں ہو سکتیں اور نہ عقل بڑھتی ہے ۔ عقل ایک جوہر ہے خدا جس کو عنایت کرے
ہاں اگر کوئی مسلمان فرقہ اس بات پر توجہ کرتا تو آجتک بڑا زور تعلیم کا ہو جاتا لیکن تعلیم کا ذکر کرنا
نامناسب جانتے تھے کہتے تھے کہ لڑکیوں کو اردو پڑھانے کی کیا ضرورت ہے کیا انہوں نے عیسائی
عورتوں کی طرح نوکری کرنی ہے ۔ نماز روزہ ہی کافی ہے مگر قرآن شریف بھی پڑھانے کا کسی کو شوق نہ
تھا اگر کسی نے پڑھا بھی تو طوطی کی مانند رسمی طور پر پڑھ لیا ۔ اب اگر ایک ہزار عورت جمع کریں تو
شاید ایک دو عورتیں باترجمہ قرآن شریف پڑھی ہوئی نکل آویں مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس زنانہ
فرقہ نے کیا ایسا بڑا قصور کیا کہ اس کو اپنے پیارے مذہب کی بابت کچھ تبلایا نہیں جاتا اور محروم
رکھا جاتا ہے لیکن اب خدا کے فضل اور رحم سے بہت تعلیم کا چرچہ ہوتا جاتا ہے ۔ جیسے کہ تعلیم پھیلانے
کے لئے عیسوی مذہب نے کوششیں کی ہیں کہ شہر بہ شہر گلی کوچہ میں سکول جاری کر دئے ہیں اور
علاوہ تعلیم کے انجیل وغیرہ بھی پڑھائی جاتی ہے غرض کہ تعلیم پر بہت زور دیا جاتا ہے میرا مطلب یہ
تو نہیں کہ ہماری بھی لڑکیوں کو اسی طرح انجیل کی تعلیم دیجاوے نہیں بلکہ میرا مطلب تو یہ ہے کہ
جب جھوٹے مذہب نے یہ کوشش کی ہے تو سچے مذہب اسلام کی تعلیم کیا کچھ اثر کرتی ۔ تعلیم کے
علاوہ اخبار الحکم اور بدر پڑھ کر گھر میں سنایا جاوے اور نیز حضرت پاک امام علیہ السلام کے
الہام مبارک اور چھوٹی بڑی کتابیں پڑھ کر سنائی جاویں تاکہ سنتے سنتے دلوں پر دین کا ایسا شوق
اور اثر پڑ جاوے کہ زندگی بھر نہ بھولے اور بہت دین پھیل جاوے اس لئے میں یہ بھی التماس کرنا
ضروری سمجھتی ہوں کہ مثلاً شہر سیالکوٹ میں خدا کے فضل سے کثیر جماعت احمدیہ ہے وہاں ایک یا
دو گرل سکول ضرور ہونے چاہئیں اور ایسے ہی اور بڑے بڑے شہروں میں جہاں بڑی جماعت
احمدیہ ہو اسی طرح ہونا چاہیئے اور جہاں تھوڑی جماعت ہو وہاں پر ایک ہی سکول کافی ہو جیسے کہ
یہاں راولپنڈی میں بھی تھوڑی سی جماعت ہے اس جگہ بھی ایک ہی کافی ہے اسی طرح تمام جگہ اندازہ
ہو سکتا ہے لہذا پھر میں بادب اسی بات پر اپنی بزرگ اور پاک احمدیہ جماعت کو توجہ دلاتی ہوں
کہ خدا کی مدد کے ساتھ ضرور کوشش فرماویں اگر یہ بندوبست ہو جائے تو ہمارے بے زبان فرقہ سے
بڑی بڑی دعائیں نکلا کریں اور بہت فائدہ ہو اور دین کی ترقی ہم سے بھی ہو سکے تاہم میں یہ بھی
نہیں کہہ سکتی کہ دینداری علم پر موقوف ہے کیونکہ ساری جہان کے مرد و زن تعلیمیافتہ نہیں ہوتے
جہاں تک ہو سکے اس وقت امام کے زمانہ میں مستورات کو تعلیم ہونی بڑی ضروری ہے کیونکہ خداوند کریم نے
اپنے پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مرزا غلام احمد صاحب کو تعلیم ہی دیکر دنیا پر بھیجا
ہے اب اگر کوئی مخالف ہماری عورتوں سے سوال کرے کہ تم نے مرزا صاحب کو کس طرح مان لیا ہے تو سوائے
اس کے کہ میرے آبا جان نے مان لیا ہے یا میرے خاوند نے مان لیا ہے اس واسطے میں نے مان لیا ہے یہ تو کوئی
جواب نہ ہوا بلکہ ایک قسم کی کمزوری کا اظہار کیا گیا ہے ۔ ہاں اگر تعلیم ہو گی اور پھر حضرت امام کی صحائف
مبارک پر نظر غور سے گذری ہوئی ہو گی تو مخالف کو جواب قرآن اور حدیث کے رو سے دے سکتی ہیں اب میں آپ سب کو دعا دیکر خدا کے پاک نام پر ختم کرتی ہوں خدا تعالی ہم سب کو دین اور دنیا
کے مکر سے بچاوے ۔ اور عاقبت نیک کرے ۔ آمین ۔ راقمہ س ۔ ب از راولپنڈی

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

نتھو ۔ مہدی پور ۔ کلاس والہ سیالکوٹ
عمردین ۔ اروپ ۔ گوجرانوالہ
احمد دین خانساماں ۔ بھیرہ
محمد نواز کاٹھ گڑھ ہوشیارپور
قادر بخش ۔ بھرتانوالہ بھیرہ شاہپور
فتح خان چک اسکندر ۔ گوجرانوالہ
علی محمد ۔ منڈی کے سیالکوٹ
نعمت خان ۔ بنگہ جالندھر
غلام نبی کریہہ نواں شہر "
شیر محمد خان ۔ رہتاس جہلم
بقا محمد صاحب " "
محمد خان ددالمیال جہلم
عبد الرحمن " "
میر زمان " "
فضل دین ۔ کنہالیاں پسرور سیالکوٹ
بوٹا " " " "
غلام رسول " " "
فتح علی ۔ موضع بہوہا حاجیوالہ گوجرات
عبد الرحمن افغان میرام شاہ
ٹوچی ۔
اہلیہ چودہری غلام علی کالی صوبہ
پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری مشرف علی
کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری اشرف علی
کالی صوبہ ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری جہاندار خان
معہ دختر کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
اہلیہ چودہری حفظ علی معہ دختر
کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
بنت میاں اللہ دتا صاحب
کالی صوبہ پسرور سیالکوٹ
چودہری کریم داد معہ اہلیہ و فرزند
و والدہ ۔ دانہ زید کا پسرور
سیالکوٹ

چودہری خوشی محمد معہ اہلیہ و فرزند
پسرور ۔ سیالکوٹ
ہر دو بیوہ چودہری حیات محمد
معہ دختر تلواڑہ بدوملی رعیہ
سیالکوٹ
بیوہ چودہری امین بخش تلواڑہ
بدوملی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری اللہ بخش تلواڑہ
بدوملی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری فضل احمد ۔ تلواڑہ
بدوملی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری سید محمد ۔ تلواڑہ
بدوملی ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ چودہری پیراندتا ۔ تلواڑہ
بدوملی ۔ رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ میاں غلام محمد ۔ تلواڑہ
بدوملی ۔ رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ میاں حاکم صاحب
تلواڑہ ۔ رعیہ سیالکوٹ
احمد میر ۔ بوکام کولہ گام کشمیر
شاہ محمد معہ اہلیہ دہیرکے کلاں
گجرات
رنگ علی شاہ معہ اہلیہ کریام
نواں شہر جالندھر
منشی عبد الرحمن صاحب
ڈویژن نہر ۔ لائل پور
مسمات گلاب بی بی اہلیہ بوٹا
پوہلہ ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
غلام نبی ۔ سمبڑیال
شاہ دین ۔ بھڑی شاہ رحمان
بہلوکے گوجرانوالہ
مسمات کرم بی بی ۔ بھڑی شاہ رحمان
بہلوکے ۔ گوجرانوالہ
مسمات فاطمہ ۔ بھڑی شاہ رحمن
بہلوکے ۔ گوجرانوالہ
مولاداد ۔ گلوکے گوجرانوالہ
سراج الدین ۔ سمبڑیال

اہلیہ چودہری فضل داد صاحب
تلواڑہ ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
اہلیہ ثانی " " "
اہلیہ غلام رسول تلواڑہ ۔ رعیہ
سیالکوٹ
محمد بخش ولد محمد حسن صاحب
موضع بہوڑی
اہلیہ راجہ عبد الرحمن خان
پونچھ کشمیر
گلاب کنہالیاں پسرور سیالکوٹ
مسمات عظمت بی بی اہلیہ غلام محمد
بنگہ ۔ نواں شہر جالندھر
میر احمد شاہ محرر چنگی پشاور
غلام احمد ۔ تلونڈی ۔ گورداسپور
محمد دین ۔ کترالی سیالکوٹ
میاں شہاب الدین صاحب ولد
احمد یار صاحب ساکن بھینی
ضلع لاہور
چودہری بہولا ولد اللہ جوایا
ویرووال ۔ تحصیل ڈسکہ ضلع
سیالکوٹ
نظام الدین صاحب ولد سوندھا
ساکن ویرووال سیالکوٹ
عبد اللہ ولد الٰہی بخش صاحب
ساکن بدر وال تحصیل بٹالہ
ضلع گورداسپور

رسید زر

۲۴ جون سنہ ۹ء	۱۶۲۳ فقیر علی صاحب سے
"	۱۱۲۴ نیاز محمد صاحب عہ
"	۱۱۵۵ چودہری حاجی احمد صاحب سے
یکم جولائی سنہ ۹ء	۹ ۱۲ نادر خان صاحب للعہ
۴ "	۱۹ ۱۱ محمد عبد اللہ صاحب عہ
۷ "	۱۲۳۴ شمس الدین صاحب سے
۸ "	۵۲ ۱ عبد العزیز صاحب سے
۸ "	۲۹۹ عطا محمد صاحب سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مزید رعایت

مکمل ہر چہار حصہ جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسے عمدہ کاغذ اور خوشنویسی کا انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانح عمری اور فہرست مضامین ملگائی گئی ہے اسکی اصل قیمت بغیر جلد صہ اور مجلد ۷ہر ہے بعض کی تحریک پر ایام تعطیلات مدرسہ میں اس کی قیمت میں خاص رعائت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کر دیگئی بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲ر کیگئی تھی اور مجلد ۳ر - یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پوری طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اس واسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد ۲ر اور مجلد ۳ر میں دیجاویگی اور اسکے ساتھ سرمہ چشم آریہ کی قیمت میں بھی رعائت کیگئی ہے یعنی بیجلد سرمہ چشم آریہ بجائے ۱ر کے صرف ۸؍ اور مجلد ۱ر کی بجائے صرف ۱۲؍ میں مل سکیگی درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت پر کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

طریقہ احمدیہ (پنجابی نظم) تمام عقائد احمدیہ با دلائل مجلد ۵ر ۲ جلد عہ

اعجاز احمدی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱ر
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر
جام شہادت	مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر
شہادت آسمانی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کسوف و خسوف رمضانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر
رویائے صالحہ	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر
الوصیۃ	مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۴ر
القول الصحیح	اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف قیمت ۱ر

اسلام اور اس کا بانی۔ ایک انگریز کا لیکچر۔ اسلام کی تائید میں قیمت ۱ر
تعلیم مستورات۔ مستورات کے بہت مفید۔ قیمت ۲ر
آئینہ و گشتری۔ طالب علموں کے لئے نہائت مفید ہے۔ قیمت ۱ر
کامن احمدی۔ اللہ داد والے۔ قیمت ۱ر

سر الشہادتین	مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ میں بھی گران نہیں۔ قیمت ۱ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمہ مسیحی ۴ر لغات القرآن ہر دو حصہ عہ کیٹر ار منگو)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے والسلام

میرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۶) سید محمود یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اعلیٰ درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو۔ اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام معرفت ایڈیٹر ہو۔

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۳ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۶ سال سے قادیان میں مقیم ہیں نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہش مند ہیں۔ کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

سہ زمانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز اخبار لاہور سے نکلتا ہے سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی ہے۔ دلچسپ اور مقبول خلائق نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر اخبار روزانہ اخبار عام

نور الدین	مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸؍

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

جلد ۶ — نمبر (۳۰)

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

پہ گوئم یا تو گرآئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا

اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسے مدعی از آن عالیجناب
ترک ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو — عہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو — للعہ

عام قیمت پیشگی — سے

عام قیمت مابعد — للعہ

قیمت فی پرچہ — ۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپ جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک اخبار میں رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے۔ منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا ہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہین

(گذشتہ سے پیوستہ)

رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے کراونٹ صاحب پی ایچ ڈی

ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

گذشتہ اخبار مین ہم پریسٹر صاحب کے قصے کا بہت سا حصہ بیان کر چکے ہین کہ پریسٹر عیسائی بادشاہ کے ایران ہندوستان اور ترکستان پر حکمران ہونے کی بڑی گرم خبرین یورپ مین مشہور تہین۔ حالانکہ دراصل کوئی ایسا عیسائی بادشاہ ایشیا مین آج تک نہین ہوا۔ ایسے جہوٹے قصے بنانے ہمیشہ سے عیسائیون کا کام ہے۔ اس مضمون کا باقی حصہ لکھنے سے پہلے مین مخدومی مولوی حافظ احمد اللہ صاحب کا رقعہ درج کرتا ہون کہ حافظ صاحب موصوف نے اس مضمون کو پڑھ کر مجھے لکھا اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم مفتی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بدر نمبر ۲۸ ڈاک ولائت کے زیر عنوان ٹرتھ سیکر سے جو ترجمہ منقول ہوا ہے اس کے بقیہ مضمون کے متعلق آیندہ اشاعت کا جناب نے جو وعدہ فرمایا ہے اس کے سلسلہ آیۃ کریمہ و ینذر الّذین قالوا اتخذ اللّٰہ ولداً۔ مالھم بہ من علم ولا آبائھم کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا (نزول قرآن کریم کی اغراض مین سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ) عذاب خدا سے ڈراوے اس قوم کو جو خدا کے لئے ولد قرار دیتی ہے۔ نہ تو ان کو خود اس عقیدہ پر علم ہے اور نہ ان کے اگلے بزرگون کو اس عقیدہ پر علم تہا۔ بڑی بیہودہ افواہ ہے جو ان کے موہنون سے نکلتی ہے) کو درج اخبار کیا جاوے تو موجودہ تحقیق اور دعوے قرآن کریم دونون کا پوری طرح سے توافق ہو جاتا ہے کیونکہ آیت باب مین اسی بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ ابنیت و الوہیت مسیح کی نسبت۔ جو کچہہ کہ مخالف کہتا ہے یہ ایک ایسی نا اصل ہے کہ جس کا علم نہ تو خود قائل کو ہے اور نہ اس کے کسی بزرگ کو بلکہ جو کچہہ وہ کہتا ہے صرف اس کے منہ کی افواہ ہے۔ جہوٹ کے سوا اور کوئی بات نہین جو بڑے بہاری گرفت اور مواخذہ کے قابل ہین۔ احمد اللہ حافظ

باقی حصہ جان پریسٹر صاحب کا اس طرح سے ہے کہ اگرچہ کسی عیسائی کو اس کی سلطنت تک پہونچنے یا اس کو ملنے کا موقعہ نہ ملا تاہم اس کے متعلق اور اس کی سلطنت کے متعلق عجائب قصے پوپ اور اس کے پوپیون کی معرفت ملک مین برابر مشہور ہوتے رہے۔ جب کولمبس ہندوستان کی تلاش مین پہرتا پہرتا امریکہ پہونچا۔ تو اس کے پاس بہی یورپ کے ایک بادشاہ کا خط بنام بادشاہ پریسٹر جان تہا۔ کیونکہ کولمبس کے متعلق بہی خیال تہا کہ وہ ہندوستان کو تلاش کریگا۔ اور ہندوستان کے قریب ہی پریسٹر جان کی سلطنت موجود تہی۔ سنہ ۱۶۲۱ء مین پوپ نے دوبارہ ایک ڈیپوٹیشن پریسٹر جان کی سلطنت کی تلاش مین روانہ کیا۔ مگر اس ڈیپوٹیشن مین بعض ایسے لوگ بہی تھے۔ جو اس قدر تہذیب یافتہ ہو چکے تھے۔ کہ انہون نے عیسوی مذہب کی خاطر جہوٹہہ بولنا پسند نہ کیا اس واسطے اس ڈیپوٹیشن نے واپس آکر صاف لفظون مین یہ بیان کر دیا کہ جان پریسٹر کا کچہہ پتہ نہین لگتا۔ تب یورپ کے دانا لوگون مین یہ بحث اُٹھی۔ کہ آیا یہ تمام واقعہ صرف ایک جہوٹہا قصہ ہے یا کہ اس کی کچہہ بنیاد بہی ہے جہلا کے دلون سے تو یہ باتین اور دو سو سال تک نہ نکل سکین لیکن اس عرصہ مین ہندوستان کی طرف بہی آمد و رفت شروع ہو گئی تہی اس واسطے دانا لوگون نے سمجہہ لیا کہ یہ سب پادریون کا افترا ہے۔ اسطرح رفتہ رفتہ اس کی اصلاح ہو گئی۔

غرض اس قسم کے قصے بنانا جیسا کہ انجیلون کے ناول مین عیسائیون کی قدیمی عادت ہے۔ کوئی نئی بات نہین

ریویو

اسلام کی پہلی کتاب

برادرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم نے جو ہمیشہ باوجود عدیم الفرصتی کے کسی نہ کسی مفید تصنیف مین لگے رہتے ہین۔ یہ نئی کتاب تالیف کر کے احمدی لٹریچر مین ایک مفید علمی اضافہ کیا ہے۔ اس مین آپ نے صاف و سلیس عبارت مین نہایت خوبی کے ساتھہ حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے مسیحیت و مہدویت کو ثابت کیا ہے اور آپ کے متعلق جس قدر اعتراضات عوام الناس کی زبان پر رہتے ہین۔ ان کا جواب بطور سوال و جواب دیا ہے۔ لڑکون اور مبتدیون کے لئے واقعی یہ کتاب بہت مفید ہے۔ بچون کی خاطر آپ کسی دقیق علمی بحث مین بہی نہیں پڑے بلکہ صاف صاف موٹے موٹے جواب دئے ہین اور آیت و حدیث کا پتہ بقید صفحہ بہی دیدیا ہے احمدی بہائی اس کی قدر کرین اور ۴/ قیمت پر ۱۳۰ صفحہ کی کتاب غنیمت سمجہین۔ عمدہ کاغذ پر خوش خط سرکاری کتابون کی تقطیع پر چہپی ہے۔ اور دفتر اخبار بدر قادیان سے ملسکتی ہے۔

مرقع قادیانی

ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی کو روشن کرنے اور اس کے حجم کو موٹا کرنے کے لئے اور دنیا پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ماموریں اللہ کے مقابل مین ہر قسم کی کوشش عبث جاتی اور آخر ناکامی کا موہنہ دیکھنا پڑتا ہے۔ ایک رسالہ ان کا اجراء نکالا ہے۔ دو نمبر چہپ چکے ہین۔ طرز استدلال ایسا بہونڈا اور دلائل ایسے کمزور ہین کہ میرے خیال مین جواب کی بہی بہت کم ضرورت ہے۔ جو عبارتین ہماری کتابون سے نقل کرتا ہے انہی مین اس کے اعتراض کا جواب ہوتا ہے۔ حجم ۲۰ صفحہ قیمت سالانہ عہ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰بار	چھ ماہ ۲۶بار	سہ ماہ ۱۳بار	دوماہ ۸بار	ایک ماہ ۴بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۵	۳
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½

ایک نیا مسیح

ڈاکٹر عبدالحکیم خان

یہ بات افواہاً سنی گئی تھی۔ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے حضرت اقدس مسیح موعود کے متعلق کوئی پیش گوئی شائع کی ہے اسپر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کو ایک خط لکھا تھا۔ اصل خط معہ جواب درج ذیل ہے۔

خط از جانب حضرت مولوی نورالدین صاحب

ڈاکٹر صاحب مجھے کسی نے اطلاع دی ہے کہ جناب کو منجانب اللہ آگہی ملی ہے کہ یکم جولائی ۱۹۰۶ء سے ۱۴ ماہ تک مرزا ہاویہ میں گرایا جاویگا۔ اور یہ بھی کہ آپ یقیناً طاعون سے محفوظ رہیں گے خاکسار آپ سے ان دونوں امور کی تصدیق چاہتا ہے آپ مختصراً آگاہ فرمادیں۔

آپ گالیوں پر بہت جلد اتر آتے ہیں وہ تو مجھے پسند نہیں۔ گر ضروری ہوں تو آپ تضیعت میں دئے جائیں۔ خط میں اصل مطلب کافی ہوگا۔ نورالدین

جواب از جانب ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مولانا ومخدومنا مولوی نورالدین صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہوچکے ہیں۔

(۱) دنیا میں طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

(۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ۔

(۳) وما ارسلناك الا رحمة للعلمين

(۴) انك لمن المرسلين

(۵) ولمن خاف مقام ربه جنتان

(۶) انا ارسلناك بالحق بشيراً و نذيرا ولا تسئل عن اصحاب الجحيم۔

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔

(۸) یاعیسیٰ انی متوفیك ورافعك الی ومطهرك من الذين كفروا وجاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة

مرزا کی نسبت ۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا " آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا۔

مولانا گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے۔ نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ میں نے آجتک ایک بھی سخت لفظ مرزا یا مرزائیوں کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہیں کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا۔ دجال۔ کذاب۔ مسرف۔ عیار الطاغوت۔ شیطان۔ شریر۔ بدمعاش وغیرہ الفاظ جو میں نے مرزا کی نسبت استعمال کئے۔ وہ بار بار خوابات صحیحہ میں معلوم ہونے کے بعد اور پھر واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے۔

واللہ علیٰ مانقول شہید۔

تعجب ہے۔ کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیوں میں شمار کرتے ہیں۔ آج خواب میں مجھے مرزا کی حالت ایک شیشے کی صورت میں دکھائی گئی جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہوگیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے۔ گویا کہ ایک بیان ہے کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے۔ مگر اسپر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے۔ جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائیں کرتا ہے۔ تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

الراقم ۔ عبدالحکیم خان از پٹیالہ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء

مذکورہ بالا خط میں دو باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں ایک تو یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے اس میں صاف طور پر پیشگوئی کی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ ۲ر جولائی ۱۹۰۶ء سے چودہ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ یہ دوسری پیشگوئی ہے جو ڈاکٹر نے حضرت کے متعلق کی ہے پہلی پیشگوئی میں اس نے تین سال کی میعاد مقرر کی تھی اور اس میں چودہ ماہ کی ہے۔ اس پر کچھ لکھنے کی ہم کو ضرورت نہیں کیونکہ یہ ایک پیشگوئی ہے اور اپنے وقت پر خود بخود اس کے کذب صدق کا حال دنیا پر ظاہر ہو جائیگا۔

امر دوم۔ قابل غور یہ ہے کہ اس خط میں ڈاکٹر موصوف نے اپنے الہام کی بنا پر کھلا دعویٰ مسیح اور عیسیٰ ہونے کا کیا ہے۔ اور خدا کا رسول اور نذیر اور بشیر ہونے کا بھی مدعی ہوا ہے۔ اب دیکھنے کے قابل یہ امر ہے۔ کہ علماء اس کے متعلق کیا حکم لگاتے ہیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ جس جوش اور سرگرمی کے ساتھ علمائے زمانہ نے حضرت مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر شور مچایا تھا اور مکہ تک سے کفر کے فتوے طیار کرائے تھے وہ جوش ڈاکٹر کے متعلق ہرگز نہ ہوگا بلکہ ممکن ہے کہ اس کو کوئی پوچھے بھی نہ پائے اس کا سبب یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے معاملہ میں شیطان اپنے پورے زور کے ساتھ خدا کے برگزیدہ رسول کے مقابلہ میں مصروف ہے لیکن ڈاکٹر جیسوں کے درمیان خود شیطان اپنا تسلط جمائے ہوئے ہیں تو مخالفت میں کیوں زور لگائے۔ خدا کے نیک بندے تو جانتے ہیں کہ یہ خود بخود اپنے ضرر ری انجام کو دیکھ لیگا۔ امید ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور اڈیٹر پیسہ اخبار جو ڈاکٹر موصوف کو پکا مسلمان لکھا کرتے ہیں۔ اس کے ان دعاوی پر کچھ روشنی یا تاریکی ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

ثناء اللہ موجب ہدایت ہوا

بابو نورالدین صاحب بمقام نگوے ملک برہما سے تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از عجز وانکسار بے پایان عرض پرداز ہوں کہ میں ملک بنگال ضلع میمن سنگھ کا رہنے والا ہوں اور اس وقت نگوے ضلع ملک برہما میں پوسٹماسٹر ہوں افسوس کہ بسبب دوری کے مدت دراز کے بعد امام اقدس کی پہچان کی توفیق ملی افسوس پر افسوس یہ ہے کہ سابقین میں داخل نہ ہو سکا۔ تس پر بھی ہزار ہزار شکر پروردگار عالم کا بجالاتا ہوں کہ اب بھی اس نے اپنے فضل اور کرم سے مجھے بے نصیب نہ چھوڑا اور امام برحق کی پہچان کی ہدائت کی اور گروہ ناہنجار سے نکالکر کنار عافیت میں لایا۔ اور کنار عافیت پر پہونچنے کی وجہ یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا اخبار اہلحدیث جو کہ مولوی محمد عثمان صاحب حال وارد نگوے کے پاس آتی ہے مجھے دیکھنے کو ملی اسمیں جس قدر گندے مضمون مخالفت کے پڑھے تو دل میں یہ خیال آیا کہ اس کا جواب بھی دیکھا جائے تس پر حالدار نورالدین ملازم ملٹری پولیس سے الحکم لیکر مقابلہ کیا اور ہر وقت یہی شغل رکھا اور بہت سے پرانے الحکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۳ ۔ جماوی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۵ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۰ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ اِنّی مع الرسول اقومُ و ادومُ ما یرومُ

ترجمہ ۔ مین اپنے رسول کے ساتھہ کہڑا ہون گا اور اس بات کا قصد کرونگا جس کا وہ قصد کرے ۔

۲ ۔ کشفی رنگ مین مغز بادام دکہائے گئے اور کشف کا غلبہ اس قدر تہا کہ مین اُٹھا کہ بادام لون ۔

۳ ۔ ربّ ارنی حقایق الاشیاء ۔

ترجمہ ۔ اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقایق دکہلا ۔

۴ ۔ ایسوسی ایشن

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

فتح الدین ولد احمد دین ساکن خوشاب
برکت اللہ ولد باقر خان ساکن کچھی
علی بہادر ولد ہاشم علی خان ساکن کچھی
نور محمد ولد فقیر محمد ساکن نوشہرہ
مہر زمان ولد مہندا ساکن کچھی
علی بخش ولد عمر بخش از لاہور
ولی داد ولد عبد اللہ گوجر ۔ بھورپنا دالی تحصیل کماریان ضلع گجرات
غلام محمد ولد اللہ دوایا ۔ " "
غلام حیدر ولد حسن ضلع شاہ پور موضع بہڑوال
نعمت خان ولد دارے خان ضلع جالندہر تحصیل نوان شہر ۔ موضع کلیان
عبد اللہ ولد اللہ بخش موضع بھینی ضلع رہتک
قائم الدین ولد شرف الدین ضلع شاہ پور موضع بہڑوال

معذرت

افسوس ہے کہ اپنے مطبع مین ایک ہی کل ہونے کے سبب اور قادیان کے دوسرے مطبعون مین فراغت نہ ہونے کے سبب اس اخبار کا صفحہ ۷ اور ۸ بر وقت نہین چھپ سکا انشاء اللہ تعالےٰ اگلے اخبار کے ساتھہ یہ صفحے روانہ کئے جاوین گے ۔ خریدار ان ان صفحات کو اپنی جگہ لگالین ۔ صرف ایک ورق کی خاطر اخبار کی روانگی مین دیر کرنا مناسب نہین سمجھا گیا ۔ اس واسطے یہ اخبار ان صفحون کے سوائے ہی روانہ کیا جاتا ہے ۔ مینجر بدر

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہلبیت بخیر وعافیت ہین ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بمعہ دو فرزندان کے واپس قادیان آگئے ہین گذشتہ ہفتہ مین ایک رات خوب بارش ہوئی اس کے بعد آسمان پر بادل چھایا رہتا ہے ۔ مگر بارش نہین ہوئی ۔

۱۱ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء روز جمعرات کو حضرت اقدس کی اجازت سے حضرت حکیم الامۃ نے بابو وزیر محمد ولد میان غلام محمد صاحب احمدی بن میان محمد دین صاحب کا نکاح مسماۃ قمر النساء بنت غلام محمد احمدی بن میان نتھا صاحب سکنہ لاہور سے پڑہا مہر چار سو روپیہ مقرر ہوا ۔ فریقین نے تمام رشتون اور قرابتون کو چھوڑ کر یہی پسند کیا کہ دارالامان مین نکاح پڑہایا جاوے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے ۔

الخطبۃ

میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۵ ۔ ۱۶ سال ہوگی ۔ مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی ۔ انبالہ ۔ مظفر نگر ۔ سہارن پور کا ہو کرنا چاہتا ہون ۔ خط وکتابت ایڈیٹر کی معرفت ہو ۔

ایم ۔ اے ۔ ایس ۔ سکنہ ضلع میرٹھ

دعا مدد

ملک عادل شاہ صاحب کا فرزند محمد افضل بیمار ہے ۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے شفا دیوے ۔ آمین ۔

ایسا ہی برادر محمد عبد الرزاق صاحب اپنی بیمار ہمشیرہ کیواسطے درخواست دعا کرتے ہین احباب توجہ فرمادین ۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کو صحت بخشے ۔ آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

محب قدیم حضرت مولوی محمد حسین صاحب آپکا ایک مضمون سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء مین طبع ہوا ہے منجملہ دیگر مضامین کے آپنے عبد الحکیم خان صاحب ڈاکٹر کو جو دربارہ نجات اخروی کے اتباع و ایمان خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو ضروری نہین سمجھتے ہین۔ **سچا مسلمان** تحریر فرمایا ہے۔ مین اس حیرانی مین تھا ہی جو ایک خط ڈاکٹر صاحب کا موسومہ مولوی نور الدین صاحب جس کی نقل بجنسہ یہان پر تحریر کی جاتی ہے۔ مین نے مطالعہ کیا۔ اصل خط اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے آپ یا جو چاہے دیکھ لیوے اور اگر اب بھی جناب کو میرے اس قول کی صداقت مین نسبت خط مذکور کے کچھ شک ہو تو آپ خود ڈاکٹر صاحب سے تصدیق فرما سکتے ہین آپ اس خط کو ملاحظہ فرماوین کہ اس خط مین ڈاکٹر صاحب نے دعوے رسالت کا بھی کیا ہے اور مسیح ہونے کا بھی دعوے ہے بشیر و نذیر ہونے کا بھی دعوے ہے اس خط کے مطالعہ سے وہ حیرانی میری دوچند ہو گئی کیونکہ آپنے اول تو کئی نمبر سابقہ مین بنا ارتداد فرقہ احمدیہ کی اسی امر کو قرار دیا تھا جو اب عبد الحکیم خان صاحب کا اعتقاد اپنی نسبت ہے اور پرچہ گزٹ مذکورہ مین بھی مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کے ارتداد کی وجہ اور ان کے قتل کئے جانے کی وجہ موجبہ آپنے یہی تحریر فرمائی ہے جو عبد الحکیم خان صاحب دعوی کر رہے ہین۔ ایک حیرانی تو یہ تھی ہی کہ جو شخص اتباع و ایمان نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو نجات اخروی کے بارہ مین ضروری نہین سمجھتا آپکے نزدیک وہ کیونکر **سچا مسلمان** ہو سکتا ہے۔ اس پر علاوہ یہ حیرانی ہوئی۔ کہ جو شخص دعوی رسالت اور نبوت کا دعوے یہان تک کر رہا ہے۔ کہ **وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین**۔ گر پھر بھی حضرۃ مولوی صاحب کے نزدیک کیونکر وہ **سچا مسلمان ہے**۔

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا۔

اس لئے مین نے ضروری سمجھا کہ بذریعہ اخبار بدر کے اس کی خط کی بجنسہ نقل کر کے آپ سے یہ استفسار کرون۔ کہ کیا عبد الحکیم خانصاحب آپکے نزدیک اب بھی سچے مسلمان ہین پھر کیا وجہ کہ جس امر کو آپ بڑے زور و شور کے ساتھ موجب ارتداد و کفر بلکہ واجب القتل ہونے کا موجب ایک شخص کے حق مین قرار دے چکے ہین اسی امر کو دوسرے کے حق مین سچائی اسلام کا موجب قرار دیتے ہین۔ **تلک اذاً قسمۃ** ضیزیٰ۔ اور اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو بموجب اس محاکمہ مندرجہ سول اینڈ ملٹری گزٹ اور بموجب پہلے فتوے کے مرتد اور کافر اور واجب القتل سمجھتے ہین تو آپ پر ضروری ہے کہ سول گزٹ ہی مین اپنی غلطی کا ازالہ فرما کر یہ مضمون بھی چھپوا دیوین کہ مجھ سے یہ سخت غلطی ہوئی اور مجھ کو معلوم نہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب ایسے دعوے کرتے ہین اب معلوم ہوا ہے۔ لہذا اب مین ان کو مرتد کافر واجب القتل بموجب اپنے فتوے کے سمجھتا ہون میری طرف سے اب یہ اشتہار دیدیا جاوے خاکسار نے اس ازالہ غلطی کے طبع کرانے کی قید سول اینڈ ملٹری گزٹ مین اس لئے لگائی ہو کہ تضیع زمین بر سر زمین کا مصداق واقع ہو جاوے اور اسی لئے خاکسار نے نہایت ضروری سمجھ کر یہ استفسار بذریعہ اخبار بدر کے آپ کی خدمت عالی مین افادہ عام و خاص کے لئے کیا ہے اور جو جواب آپکا آوے گا اس کو بھی انشاء اللہ تعالے واسطے فائدہ عام کے بدر ہی مین طبع کرا دون گا۔ اور جواب بہت جلد وقت پہونچنے پر سے آپ کیلئے تین میعاد ایک ہفتہ عدد رجسٹری دو ہفتہ تک خاکسار کے پاس پہونچ جاوے۔ ورنہ ثابت ہو گا کہ آپنے پہلے فتوے سے رجوع کیا ہے۔ اگر اس صورت مین آپ کو یہ مشکل بھی پیش آوے گی کہ جو شخص انک لمن المرسلین کا مصداق ہو اور اس کی شان مین **ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین** بھی ارشاد ہوا ہو۔ اس کی بیعت کرنی بھی آپ پر ضروری ہو گی اور ایمان لانا بھی ضروری ہوگا۔ بہرحال یا تو آپکو اس اعتقاد جنے سچے مسلمان ہونے عبد الحکیم خان صاحب سے رجوع کرنا ضروری ہو گا یا پہلے فتوے اور نیز اس محاکمہ مندرجہ سول گزٹ سے رجوع کرنا پڑے گا۔ جواب اندر میعاد مذکور ضرور مرحمت ہو۔

رقیمہ۔ خاکسار جو آپکا دوست قدیم ہے۔ محمد احسن امروہوی

۲۲ جولائی ۱۹۰۶ء نزیل قادیان

جناب مولوی محمد حسین صاحب۔ یہ نقل خط عبد الحکیم خان صاحب پٹیالہ موسومہ مولوی نور الدین صاحب کی۔ اگر آپ کو اس نقل پر اعتماد نہ ہو تو تصحیح نقل ڈاکٹر صاحب سے فرما لیجئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہین۔

(۱) دنیا مین طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہو گا کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

(۲) خداوند عالم ہے میرا حافظ۔

(۳) وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین۔

(۴) انک لمن المرسلین۔

(۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔

(۶) انا ارسلنٰک بالحق بشیراً و نذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہو گا اور مین مسیح ہون

(۸) یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ مرزا کی نسبت ۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جاوے گا۔ مولانا کا ایمان [illegible] تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ مین نے آج تک ایک [illegible] لفظ مرزا یا مرزائیون کی نسبت اپنی زبان [illegible] بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار [illegible] خداوند تبارک تعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا [illegible] الخاطئین [illegible] وغیرہ الفاظ جو مین نے مرزا کی نسبت استعمال کئے وہ بار بار خوابات صحیحہ مین معلوم ہوئے [illegible] واقعات و حالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے [illegible] استعمال کئے۔ واللہ علی ما اقول شہید۔ تعجب ہے کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیون مین شمار کرتے ہین۔ ان خواب مین مجھے مرزا کی حالت ایک شیشہ کی صورت مین دکھلائی گئی جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تھوڑا شفاف۔ اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ یہ ایک تصویری بیان ہے۔ کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا اور اضطراری دعائین کرتا ہے تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے۔ مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ والسلام۔

الراقم۔ عبد الحکیم خان از پٹیالہ۔ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو رجوع کر لیا ہے

امید ہے کہ دوسرے علماء بھی جنمیں سے بعض کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں اپنے عقیدہ سے آگاہی عطا فرماوینگے۔

حضرت اقدس مرزا صاحب کے برخلاف بہت شور علماء نے اس وجہ سے مچار کھا تھا۔ کہ آپکا عقیدہ یہ ہے۔ کہ آنیوالا مسیح موعود اور مہدی معہود تلوار نہیں چلائیگا۔ نہ کفار کو قتل کرے گا۔ بلکہ امن اور صلحکاری کے ساتھ دلائل قاطع اور حجج نیرہ اور نشانات سماوی کے ذریعہ سے اسلام کیلئے تمام ادیان باطلہ پر کردیگا۔ برخلاف اس کے علماء اسلام کا عقیدہ جیسا کہ ان کی کتب میں درج ہے یہ ہے۔ کہ ایک مہدی ایسا آنے والا ہے جو اسلام کی ظاہری سلطنت کو دنیا کے اندر قائم کریگا اور کفار کو تلوار کے ذریعہ سے مغلوب کردیگا اب اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۰۷ء میں جو کہ لاہور سے شائع ہوتی ہے مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ مسلمانوں میں **علماء** کا یہ عقیدہ ہے کہ آنیوالا مہدی یا مسیح تلوار نہیں چلائیگا بلکہ صرف امن اور صلح کے ساتھ اپنا کام کریگا گویا مولوی صاحب موصوف کے نزدیک تلوار چلانیوالے یا جلالی سلطنت قائم کرنیوالے مہدی کا عقیدہ صرف ان لوگوں کا ہے جو کہ **جاہل** ہیں۔ ہمیں اس بات کے پڑھنے سے خوشی ہے کیونکہ جو عقیدہ حضرت مرزا صاحب اتنی مدت سے شائع کر رہے ہیں اور جسکی وجہ سے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا تھا اور جو کہ صحیح عقیدہ اسلامی ہے وہی آخر کار جناب مولویصاحب نے اختیار کیا بلکہ شائع کیا خواہ وہ اشاعت سردست انگریزی زبان میں ہی ہو لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ مولویصاحب موصوف کی اصطلاح کے مطابق ہندوستان پنجاب کے مولویوں میں سے کون کون عالم کہلانے کا حق رکھتے ہیں اور کون کون جاہل کہلانے کے مستحق ہیں اس واسطے ہم تمام مولوی صاحبان کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے عقیدہ سے ہم کو مطلع فرما کر مشکور فرماویں جو صاحب اطلاع نہ دینگے ان کی نسبت بہرحال یہی یقین کرنا پڑیگا کہ وہ اپنے پرانے عقیدہ پر قائم ہیں۔ کہ ایک تلوار چلانے والا مہدی آخری زمانہ میں پیدا ہوگا۔ جس کی سلطنت ظاہری بھی ہوگی اور جو کفار کو مغلوب کر لیگا۔ بعض مولوی صاحبان کے نام درج ذیل ہیں اور اس غرض سے ان کی خدمت میں یہ اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔

مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی — مولوی عبد الحق صاحب غزنوی — مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑوی

مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی۔ قاضی سلیمان پھلواری۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب پٹیالہ — مولوی محمد حسن صاحب لودیانوی۔ مولوی محمد بشیر صاحب ساکن دہلی

مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی عبد الواحد صاحب امام مسجد چینیاں۔ حافظ عبد المنان صاحب وزیرآبادی

قصیدہ در مدحیہ شان حضرت مسیح موعود و مہدی آخر زمان علیہ الصلوۃ والسلام

من تصنیف محمد سلیمان صاحب احمدی ملازم حافظ عبدالرحمن صاحب سوداگر چرم مظفر نگر شاگرد حضرت عبدالخالق صاحب

اے مجدد اے مسیح اے مہدی آخر زمان
اے مرے آرام جان قربان تجھ پر مری جان

کیا لکھوں توصیف تیری اے امام با صفا
جب کرے اوصاف تیری خود ہی خلاق جہان

مرحبا اے حجۃ اللہ وقت پر آیا ہے تو
بڑھ گئیں تھیں خلق مین حد سے سوا گمراہیان

شرک کا اور کفر کا تھا ہو رہا شور و فساد
جا بجا بدعات کی تھین چھا رہین تاریکیان

ہوگیا تھا بحر و بر مین واقعی ظہر الفساد
تھی نحوست ہر طرف ادبار تھا ہر سو عیان

کچھہ نہ برکت تھی نہ تھے انوار و تاثیرات خیر
نے نماز دن مین مزا آتا نہ تھا لطف قرآن

خشیۃ اللہ اور تقوی کا نہ تھا دل مین خیال
خوف دوزخ کا نہ تھا جی کو نہ پروا ے جنان

الغرض اے نور حق ہر چار سو اندھیر تھا
ہوگیا ہر ایک تھا تاریک دل تاریک جان

تو نے آکر اپنے قدمون سے کری روشن زمین
تو نے ہے بیشک بنایا اس زمین کو آسمان

سارے عالم کے مقابل ہوگیا تنہا کھڑا
اور کہا للکار کر مین ہون مسیحائے زمان

مین مجدد اور مسیح اور مہدی مسعود ہون
مجھکو اک اک دعوی پر حق نے دئے سو سو نشان

مین ہون ماموز من اللہ صدق پر میرے گواہ
ہین احادیث و قرآن اور خارق عادت نشان

آسمان پر چاند و سورج نے گواہی دی مری
اور زمین پر ہے مرا طاعون شاہد بیگمان

دی شہادت زلزلے نے بہی صداقت کی میری
ہوگئے ہین صدق کے ہر سمت سے ظاہر نشان

اونٹنی بیکار حق نے کی زمانہ مین مرے
اس طرح حق نے بڑہائی ہے میری توقیر و شان

سب نشان پورے ہوئے مہدی کی آمد کے جو تہے
غور سے پڑہکر ذرا دیکھو احادیث قرآن

مین ہی ہون وہ جس کا تم کرتے تھے ہر دم انتظار
مین ہی ہون لاریب ہادی اے گروہ گمرہان

صدق دل سے ہوگیا جو مری کشتی پر سوار
اس سے ہی دونون جہان مین خوش ہے خلاق جہان

جس کو اس مین کچھہ بہی شک ہو صدق دل سے چندروز
آکے مرے پاس دیکھے خارق عادت نشان

پر کوئی ترے مقابل پر نہ آیا اے جری
یہ ہی ہے تری صداقت کا بڑا بھاری نشان

معرکہ جنگ مقدس مین کئے تو نے ہلاک
جو ہوئے ترے مقابل آکے تہے عیسائیان

انہین در پردہ مسلمان ہو کے آتھم نے کہین
حق کے وعدہ کے موافق تھی بچا لی اپنی جان

پر جو پاس قوم سے حق کو چھپاتا وہ رہا
صاف پہر حق نے صداقت کا دیا تری نشان

حسب وعدہ ہاویہ مین کر دیا داخل اسے
اور بڑہائی دو جہان مین حق نے تیری عز و شان

بد دعا سے مرگیا تری مکذب لیکھرام
جس کے غم مین آجتک ہین آریہ گریہ کنان

وقت اور تاریخ صورت موت کا نقشہ تمام
مدتون پہلے بتا تو نے دیا فخر زمان

تھے بڑے منمود گنگوہی قصوری دہلوی
اپنے علم و فضل پر کرتے تہے بیجا شوخیان

اور الہی بخش ملہم اور سعد اللہ شریر
اور رسل بابا جو تھا امرتسری وہ کہان

سب کے سب ترے مخالف ہوگئے خوار و تباہ
اور ہوا دارین مین روشن ترا نام و نشان

وہ جو اک جمون سے اٹھا تھا مخالف بدگہر
اس کو معہ بچون کے اسکے کہا گیا طاعون خان

تو نے جب دیکھا کہ اک دجال امریکہ مین ہے
اس کا دعوے ہے مٹا دونگا نشان سو سنان

غیرت اسلام سے تو جوش مین تہا بہر گیا
اور لکھا اس کو کہ او گستاخ کیا بکتا ہے ہان

یا ور کہہ آئیگی آفت وہ ترے صیہون پر
جان جائیگی تری اور سب یہ تری عز و شان

دم ہے کا فرکش ترا کیسی بلا کا اے مسیح
کر دیا مردہ اسے بیٹھے ہوئے ہندوستان

کامیابی تجھہ کو ہر پہلو سے دی اللہ نے
ہر مخالف کے مقابل مین ہوا تو کامران

شرق سے تا غرب کوئی تجھہ سا دنیا مین نہین
راست کہتا ہون نہین ہرگز غلط میرا بیان

ترے اوصاف حمیدہ کا بیان کیا ہو سکے
تری ہر حرکت مین پاتے ہین کرامت کے نشان

کوئی بہی میدان مین آتا نہین آگے ترے
اس قدر دی حق نے تجکو قوت و تاب و توان

ہر عدوئے دین کے حق مین ہے تو قہر خدا
اور دیندارون کے حق مین رحمت حق بیگمان

تو نے اس باطل کے بت کو کردیا ہے پاش پاش
اور دکھایا تو نے ہی ہر ایک کو حق کا نشان

تو نے کفارہ کو اور تثلیث کو غارت کیا
تو نے ہی عیسے کی تربت کا بتایا ہے نشان

مرہم عیسے کا بہی آکر پتہ تو نے دیا
ورنہ ان باتون کا ہوتا بہی نہ تہا وہم و گمان

شرک و بدعت کفر و ظلمت ہوگئے کافور ہیں
ترے پاک انفاس اور انوار سے فخر زمان

منبع البرکات اور حسنات تیری ذات ہے
مجمع اوصاف ہے اور مرجع صاحبدلان

تری خاک کفش پا سے ہی ہر اک پاتا ہے فیض
گو کہ ہے وہ غوث یا ابدال یا قطب زمان

تو نے ہی کہدی حقیقت کشف اور الہام کی
تجھہ سے ہی دیکھے ہین ہمنے خارق عادت نشان

کر دیا سب دور تو نے اختلاف و جہل کو
اور کیا راغب ہر اک کو جانب نور القرآن

خوبیون کا تری اک عالم ہوا ہے معترف
مجھہ سے کیا اوصاف ہون کیا مین ہون کیا مری زبان

گر زبان گردد سر موئیم ز مدحت عاجزم
قبلہ حاجات من دے کعبۂ ہر دو جہان

چشم رحمت بر کشا سوئے من مسکین ببین
زانکہ ذات تو کرم فرمائے دور افتادگان

ہے سلیمان احمدی کی رات دن یہ ہی دعا
ساتھہ ہون دنیا و عقبی مین تری با عز و شان

اور بہائی میرا اکبر شاہ و خان خورم رہے
جو ترے در پر پڑا ہے اے مسیحائے زمان

اور مرا اوستاد جس کا عبد خالق نام ہے
وہ رہے شاداں و فرحاں دہر میں با عز و شان

غزل

(مولانا تصور حسین صاحب بریلوی مہاجر قادیانی)

خدایا ہم ترا اپنے پہ بیحد فضل پاتے ہین
ترے احسان بے پایان کے ہر دم گیت گاتے ہین

امام مہدی آخر زمان تک تو نے پہونچایا
کہ اس کے در پہ رہکر رات دن خوشیان مناتے ہین

تمنا ہو امام وقت سے ملنے کی جس دل کو
دعا ہائے سحر کا اوس کو ہم نسخہ بتاتے ہین

صداقت کے نشانون کی تو اک بارش برستی ہے
مگر اندہون کی اور آنکھون پہ پردے پڑتے جاتے ہین

دکھاتے ہین وہ نادانونکو نقشہ ترک دنیا کا
دیار و شہر کو جو چہوڑ کر اس در پہ آتے ہین

نصیبہ کے سکندر ہین جو پیر احمد مرسل
وطن کو ترک کر کے قادیان مسکن بناتے ہین

خدا کے فضل نے پکڑا ہے جن کا ہاتہ دنیا مین
وہی راہ خدا مین جان و مال اپنا لٹاتے ہین

ملاحن نیک بختونکو ہے حصہ عشق احمد سے
ہتھیلی پر وہ اپنی جان کو رکھہ کر دکھلاتے ہین

سوائے جنت الفردوس ان کے دل مین کیا ہوگی
بہار باغ احمد کی ہوا جو لوگ کہاتے ہین

سرِ نو زندگی پاتے ہین اسکے دوست دنیا مین
جسے وہ کہتے ہین جہوٹا وہ ہے سرتاج صدیقان
خدا کیواسطے لوگو ذرا تو آنکھہ کو کھولو
خدا کیواسطے ہٹ چہوڑو راہ راست پر آؤ
بہت اس ہٹ سے جی جلتا ہے اور افسوس آتا ہے
بُرا ہے دل دکہانا یارو اس اللہ کے ... کا
مخالف سامنے آئین تو پتہ ان کا پانی ہو
نہ جانو مسمریزم اس کو مت جادو کہو ہرگز
پہرا جو احمد آخرزمان سے دشمن حق ہے
عذاب حق اگر درکار ہے تو لو سنبھل بیٹھو
تمہین لازم نہ تہا اتنی شرارت کام مین لانا
مصائب سے بچے جو ایمان سلامت اپنا رکہتے ہین
مسیحا کی ہمارے یا خدا امداد کر جلدی
ادیس اپنا یہ منشاء ہے کسی کے کان تک پہونچو

مخالف کیا بُری حالت سے دیکھو مرتے جاتے ہین
جہنم مین یہ اپنا دشمنی سے گھر بناتے ہین
کہین جہوٹے ہی عزت ورگہ مولا مین پاتے ہین
تمہین ہم جنگ حق سے صلح کا رستا بتاتے ہین
تمہین اس سانپ کے کاٹے کے اب تک سسکے آتے ہین
فرشتے روبرو جس کے ادب سے سر جہکاتے ہین
ہزارون یون تو گھر بیٹھے ہوئے باتین بناتے ہین
خدا کی شان ہے یہ تمکو ہم سچ سچ بتاتے ہین
برستی دہر مین لعنت خدا کی اوسپہ پاتے ہین
بلا کے چاہنے والو بلا کے دن ہی آتے ہین
خدا سے ڈرنے والے کب کسیکو یون ستاتے ہین
وہ بعد مرگ جنت مین بہت اعزاز پاتے ہین
تری درگاہ مین ہم عاجزی سے ہاتھ اٹھاتے ہین
اسی باعث غزل مین لکہکے یہ مضمون سناتے ہین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

کس کا لوگون کو انتظار ہے آج — آگیا فخر روزگار ہے آج
جس کے آنے کی بین ضرورت تھی — آگیا وہ ہمارا یار ہے آج
کس لیئے انتظار ہے عیسےٰ کا — یارو اس کے سر مزار ہے آج
موت قرآن سے اسپر آئی ہے — احمدؑ اک زندہ کا مگار ہے آج
جا پہ اس کی غلام احمدؑ کو — قادیان مین ہوا قرار ہے آج
دیکھو عیسائیون کا گھر گرجا — فوت عیسےٰ پہ سوگوار ہے آج
نام مہدی کا سنکے آریون کو — خنجر غم جگر کے پار ہے آج
سوزش دل نے کردیا انکو — مبتلائے عذاب نار ہے آج
میرے مہدی ترا عدو ہردم — پڑا روتا جگر فگار ہے آج
تیری تعلیم کے مخالف کی — آنکھہ دیکھین تو اشکبار ہے آج
قتل کرنے کو ان شریرون کے — یہ قلم تیرا ذوالفقار ہے آج
جتنے مذہب ہین مرتے جاتے ہین — دین احمدؐ کا پائدار ہے آج
ہو چکا موسم خزان کا دور — ہر طرف موسم بہار ہے آج
مرے مہدی کھڑا ترے در پر — تیرا مسعود جان نثار ہے آج
ہو عطا مجھہ کو دین کی دولت — عرض میری یہ بار بار ہے آج
بار سر پہ پڑا گناہون کا — چشم زار اور دل نزار ہے آج

بخش میرے گناہ یا اللہ
تیری رحمت جو بیشمار ہے آج

مسعود مدرس جمون

المفتی

ہم سالی سے بعد ایک واقعہ ناجایز کے نکاح

لکھنؤ سے ایک استفتا بمعہ ایک جواب حضرت کی خدمت مین آیا تہا۔ حضرت کے حکم سے حضرت مولوی محمدؐ احسن صاحب نے جواب لکھا۔ اصل استفتا بمعہ فتوے فائدہ ناظرین کیواسطے درج اخبار کیا جاوے۔

بخدمت جناب فیضدرجت مولانا فرنگی محل دام اقبالہ۔ بعد السلام علیک و تمنائے قدمبوسی کیواضح رائے عالی ہو کہ ہم جملہ مسلمانان چہادنی دلکشاہ لکھنؤ کی طرف سے التماس خدمت شریف مین یہ ہے۔ کہ مسمی بلٹو نے اپنی سالی کو بعد فوت ہونے اس کی ماں باپ کے حالت طفلی اور لڑکپن مین بطور اپنی بیٹی کے پرورش کیا تہا۔ بوقت بالغ ہونے اس لڑکی کے بلٹو نے نکاح اپنے چچا زاد بہائی کے ساتھہ کیا تہا اور جس قدر حقوق پدری ہوتے ہین... اپنے کو دستور کے ادا کئے بعدہ مسمی بلٹو کی زوجہ نے انتقال کیا بطور رسم دنیا وہ لڑکی اس کے گہر پر گئی اور شریک غمی ہوئی اس درمیان مین مسمی بلٹو نے اس کو بہکاکر اس کے ساتھہ زنا کیا اور زنا کرنے کا ہم چند لوگون کے سامنے اقرار کیا اور لڑکی بھی اقراری ہے اور اب وہ ہی شخص اس سے خود نکاح کرنا چاہتا ہے اور اس کے شوہر کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو وہ اپنی زوجہ کو پسند نہین کرتا ہے۔ اور وہ فارخطی دینا چاہتا ہے۔ اول تو آپ سے یہ دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ فارخطی کا قاعدہ موافق شرع وحدیث کے آپ تحریر کرین۔ دوسری موافق شرع وحدیث کے مسمی بلٹو کا نکاح اس کے ساتھہ ہو سکتا ہے یا نہین اور موافق شرع کے جو کچھہ سزا یا کفارہ ہو تحریر فرمایئے گا۔ فقط۔ والسلام

العبد	العبد	العبد	العبد
محمد شیر الدین حالدار داکرس دلکشاہ لکھنؤ	امام بخش	نتھو	مراد بخش

ہو المصلوب

بلٹو اپنی سالی کے ساتھہ نکاح کرسکتا ہے اگر اس کا شوہر طلاق دے اور عدت گذر جاوے اور طلاق زبان سے کہدینے سے پڑجاتی ہے پس شوہر دو شخصون کے سامنے کہے کہ فلان عورت کو مین نے طلاق دی۔ واللہ اعلم بالصواب

حررہ ابو الغنا محمد عبد المجید غفرلہ۔ مُہر

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

(۱) بلٹو کا نکاح اس کی سالی کے ساتھہ بعد فوت ہو جانے اس کی بہن کے جو منکوحہ بلٹو کی تہی حکم جواز کا رکھتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا زوج اول اوس کو طلاق یا فارغخطی دیدیوے اور عدت بہی گذر جاوے۔ اور بلٹو کا اس لڑکی کو بطور دختر کے پرورش کرنا اس جواز کا منافی نہین۔

(۲) فارغخطی کو عربی مین خلع کہتے ہین۔ خلع یہ ہے۔ کہ عورت اپنے مہر وغیرہ مین سے جزو یا کل اپنی خوشی سے واسطے آزادی حاصل کرنے کے خاوند کو دیوے یہ خلع ہوتا ہے اور طلاق کیصورت مین مہر عورت کا کل دینا پڑتا ہے۔

(۳) اب چونکہ بلٹو کی سالی کا خاوند اس کو اپنی زوجیت مین رکہنا ہرگز نہین چاہتا اندرین صورت

بعد فسخ طلاق یا فارغخطی کے جب عدت گذر جاوے تو نکاح بلیٹو کا اس سے درست ہو سکتا ہے اگرچہ بلیٹو سے اس کے ساتھ زنا ہی واقع ہوا ہے۔ مگر یہ زنا ر نکاح کو جو حلال ہے حرام نہیں کرتا۔ لانہ روی انہ صلعم سئل عن ذلک فقال اولہ سفاح واٰخرہ نکاح والحرام لایحرم الحلال۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے مسئلہ کا سوال کیا گیا تو آپنے فرمایا۔ کہ اس کے اول میں زنا رہی اور آخر نکاح حلال ہے اور فعل حرام فعل حلال کو حرام نہیں کرتا اور حدود شرعیہ کے اجرار کے لئے مخاطب صرف حکام ہیں۔ سوائے حکام کے دوسرے لوگ حدود شرعیہ کو جاری نہیں کر سکتے اس لئے بلیٹو اور اس کی سالی توبہ و استغفار کرتے رہیں۔ مورخہ ۱۰ر جولائی ۰۷ء

کتبہ محمد احسن احمدی نزیل قادیان

نابالغ کے نکاح کا فسخ

سوال پیش ہوا کہ اگر نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح اس کا ولی کردے اور ہنوز وہ نابالغ ہی ہو اور ایسی ضرورت پیش آوے تو کیا طلاق بھی ولی دے سکتا ہے یا نہیں۔

حضرتؑنے فرمایا۔ کہ دے سکتا ہے

التماس ضروری

جس قدر وصایا درست اور نقص قانونی سے پاک ہیں اُن کے سرٹیفکیٹ لکھ کر تیار ہو گئے ہیں جس میں سے چند بغرض تصدیق شرط اول رسالہ الوصیۃ خدمت میں محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ بھیجے گئے تھے چنانچہ کیفیت دفتر محاسب سے واضح ہے کہ موصیان نے بہت کم شرط اول رسالہ الوصیت کو پورا یعنی چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی داخل کیا اور انکو بذریعہ خطوط یاد دہانی کی گئی ہے اور اب اس تحریر کے ذریعہ سے اطلاع دیجاتی ہے کہ شرط اول رسالہ الوصیۃ کی تکمیل یعنی چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی جو اجرار سرٹیفکیٹ کے لئے لازمی امر ضروری ہے حسب حیثیت جلد ادا فرماویں۔ تاکہ روانگی سارٹیفکیٹ میں توقف نہ ہو۔

مہتمم مقبرہ بہشتی

ایک عجیب نظارہ

مخدومی چودہری مولابخش صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رات بوقت ڈیڑھ بجے شب آسمان پر ایک عجیب نظارہ دکھائی دیا۔ شمالاً جنوباً قوس و قزح کی شکل میں نہ رنگ میں ایک سفید سفید محراب آسمان پر ستاروں کا تھا۔ باقی سارا آسمان مدہم تھا۔ اور یہ گول محراب نصف دائرہ کی شکل میں تھا۔ قریب دو بجے یہ نظارہ بدل گیا معلوم نہیں۔ کہ کس وقت سے یہ سفید سفید ستاروں کی قوس و قزح بنی ہوئی تھی جو کہ دو بجے تک رہی۔ چوڑائی میں یہ محراب تین چار گز کے قریب معلوم ہوتا تھا۔ معمولی کہکشاں نہ تھی۔ بلکہ غیر معمولی عجیب وغریب نظارہ سفید موٹے موٹے ستاروں کا تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ آسمان کے کل بڑے روشن ستارے ایک جگہ جمع کئے گئے ہیں۔

حکیم الامۃ کی کرامت

میرے والد ماجد جناب مولوی نادر شاہ خان صاحب سخت قسم کے بخار میں مبتلا ہوئے نجیب آباد سے آئے ہوئے خطوط روزانہ ان کی اندیشہ ناک علالت کے حالات بتلاتے رہتے تھے شدت بخار سے بیہوشی یہاں تک تھی کہ کوئی شخص آواز دیتا تھا تو جواب نہیں پاتا تھا۔ اس بیماری کا حال ظاہر کرنے والا پہلا خط میرے سخت قلق کا باعث ہوا لیکن جبکہ اگلے روز دوسرے خط سے معلوم ہوا کہ والد صاحب کے مرض میں ترقی ہے اور آج والدہ بھی بیمار ہو گئیں۔ تب میرا اضطراب اضطرار کے درجہ پر پہونچگیا اور میں نے حضرت حکیم الامۃ کی خدمت میں بذریعہ عریضہ دعا کے لئے التجا کی آپ نے لکھ بھیجا کہ انشاء اللہ دعا کریں گے۔ پھر اگلے روز تیسرے خط سے دونوں کی بیماری میں ترقی کا حال معلوم ہوا۔ اور میں بے تابانہ وہی خط لئے ہوئے خود حکیم الامۃ کی خدمت میں حاضر ہوا (۱۵ر جولائی ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) میں نے دیکھا کہ آپ کچھ لکھنے میں مصروف ہیں۔ میرے سلام کا جواب دیکر جب میری طرف دیکھا تو میں نے والدین کی بیماری کے متعلق کچھ کہنا چاہا۔ میں شائد ایک یا دو ہی لفظ زبان سے نکالنے پایا تھا کہ آپنے بڑی بے التفاتی کے ساتھ فرمایا "وہ اچھے ہوگئے یا وہ اچھے ہو جائیں گے" یہ فرمانا کچھ اس طرح غیر معمولی سا تھا کہ بظاہر بڑی ہی کم توجہی پائی جاتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپنے بے رغبائی اور تحقیر کے ساتھ ٹالدیا ہے۔ لیکن میرے دل میں اسی وقت بجلی کی طرح یک لخت رُبَّ اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ کا خیال گزرا اور مجھ کو حکیم الامۃ کے ان الفاظ سے کہ وہ اچھے ہو جائینگے یہ یقین ہو گیا کہ میرے والدین ضرور تندرست ہو جائیں گے۔ میں فوراً وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرہ میں چلا آیا اور پھر میرے دل میں کوئی انضطراب اور ملال پیدا نہیں ہوا۔ پرسوں والد صاحب کا خط آیا۔ کہ ۱۵ر جولائی کو گیارہ بجے کے قریب (ٹھیک یہی وقت حکیم الامۃ کی خدمت میں میرے حاضر ہونے کا تھا) ہم یک لخت اچھے ہو گئے اور مرض کی تمام علامات یک لخت جاتی رہیں پھر کل اُن کا خط آیا اس میں بھی یہی استعجاب ظاہر کیا گیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ ہمارا اس طرح اچھا ہونا کسی دوا سے نہیں بلکہ محض تمہاری یا مولوی نورالدین صاحب کی دعا سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر آج تیسرا خط والد ماجد کا آیا اس میں بھی انہوں نے بڑی مسرت آمیز حیرت کے ساتھ لکھا ہے کہ مرض رفتہ رفتہ نہیں بلکہ یکایک جاتا رہا اور خاندان کے تمام آدمی بڑی خوشیاں کر رہے ہیں ہزاروں لاکھوں بلکہ لاتعداد رحمتیں ہوں اے مسیح موعود تجھ پر کہ تیری تعلیم کا میں نے یہ اثر دیکھا کہ تیرے ایک مرید مولوی نورالدین رضؓ کی دعا سے مردے بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔

خاکسار

اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ۲۰ر جولائی ۰۷ء

دعا مدد

برادر غلام صفدر صاحب درخواست کرتے ہیں کہ مولوی عبدالرحمن صاحب بیمار ہیں ان کے واسطے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شفا دیوے۔ آمین ثم آمین

وصیت ۱۵۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین مسمی طفیل احمد ولد منشی نور محمد قوم شیخ ساکن مراد آباد محلہ نئی بستی بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے لہذا اس جگہ درج نہین کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ میرے قبضہ مین اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہین ہے۔ لیکن مبلغ للعہ روپیہ ماہوار کا میونسپل بورڈ چندوسی ضلع مراد آباد مین سپرنٹنڈنٹ ہون اس واسطے مین موجودگی آمدنی کا دسوان حصہ مبلغ للعہ روپیہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا۔

پنجم۔ مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہ وصیت ہے۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے اور انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی۔ اور اس کو اختیار ہوگا کہ میری اس جائیداد کو بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کرکے قیمت وصول کرے میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

ششم۔ مین نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ میری نعش مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کیجائے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیوین۔ میری نعش کہین اور دفن نہ کیجائے۔ البتہ امانت کے طور پر صندوق مین رکھہ کر دفن کیجا سکتی ہے۔

ہفتم۔ اگر کسی وجہ سے میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا یا میری جائیداد متروکہ مین سے وصول ہوئے تہو اس کو بہی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

المرقوم ۳۰ر مئی ۱۹۰۷ء۔

العبد

طفیل احمد سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی۔ بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد

عبد الرشید خان احمدی سگنیلر انچارج چندوسی بقلم خود نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ عبد العلیم خان احمدی بقلم خود نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ محمد حمید اللہ خان مختار فوجداری ضلع مراد آباد بقلم خود نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ عبد الحی عفی اللہ عنہ ساکن بدایون وکیل چندوسی ضلع مراد آباد بقلم خود "
گواہ شد۔ نور محمد ولد اماں قوم شیخ ساکن مراد آباد بقلم خود۔ نشان انگوٹھا

وصیت ۱۲۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

مین مسمی الٰہی بخش ولد قادر بخش قوم بھٹی پیشہ حجام ساکن اندرون پاک دروازہ محلہ پوہگران کا ہون۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳ر اکتوبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون اور اپنی حین حیات مین ادا کرتا رہون اور ادا کرنے کو مستعد ہون۔ خداوند کریم اس مین پوری استعانت بخشے اور میری وصیت کردہ کو پورا کرے۔ آمین ثم آمین

۴۔ میری جائیداد اس وقت مبلغ تین سو روپیہ کی ہے اور مبلغ دو سو روپیہ بابت قرض و حق دہرا ہیہ کا ادا کیا گیا ہے۔ باقی مکان کی قیمت صرف یکصد روپیہ بعد ادائگی قرض و حق مہر ہوتے ہین اس حساب سے یکصد روپیہ کا اٹہوان حصہ مبلغ ۱۲؎ روپیہ ہوتے ہین۔ مین مبلغ ۱۲؎ روپیہ اپنی حین حیات مین ادا کرنے کیواسطے آٹھ ماہ کے اندر تیار رہونگا اور مبلغ ۱۳؎ روپیہ مقرر کردہ جائیداد غیر منقولہ کو آٹھ ماہ کے اندر اندر اپنا فرض سمجھونگا۔ خداوند کریم و رحیم مجھے ہمت و استعانت عطا فرمائے۔ کہ فرض مقدم مجھ سے پورا ہو۔ آمین ثم آمین۔ مگر آنکہ۔ کہ مین مبلغ ۱۲؎ روپیہ مجلس کارپردازان سے شائع کرادونگا۔

۵۔ علاوہ مکان کے باقی اشیاء وغیرہ جن کی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہوتی ہے چنانچہ ان اشیاء کی قیمت کا اندازہ لگا دیا گیا ہے اور ان اشیاء کی قیمت کا اٹہوان حصہ مبلغ صہ روپیہ ہے جو مین وہ آج کی تاریخ سے بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہون اسیطرح آئندہ بہی مین اپنی محنت اور مزدوری کا اٹہوان حصہ جمع کرکے ۳ ماہ کے بعد ادا کرتا رہونگا چنانچہ اسوقت میرے پاس مبلغ تین روپیہ جمع ہوئے ہین وہ بھی آجکی تاریخ سے بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کرتا ہون اور آپ میری مزدوری کی ۳ ماہ کی رقم میز سے حسب ذیل لنگرخانہ مدرسہ اعانت میگزین کل موازی ۲؍ ماہوار کے حساب سے تین ماہ کے ۶؎ وضع کرلیا کرین اور باقی رقم مجلس کارپردازان مقبرہ بہشتی کے حوالے ہوگی آج مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۰۶ء کو مبلغ صہ روپیہ اٹہوان حصہ اشیاء وغیرہ جنکی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہے اور مبلغ تین روپیہ اپنی محنت و مزدوری کا۔ کل مبلغ آٹھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خدمتمین ارسال کرتا ہون وصول فرماکر مشکور فرماوین

۶۔ مین یہ بہی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑہے اور اگر مین قادیان مین فوت نہون تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہوچکے ہین یا آئندہ شائع ہونگے دار الامان قادیان مین پہونچائی جاوے۔ اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بہی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی تکفل میری وہ جائیداد نہوگی جو حسب وعدہ بموجب اشتہار الوصیت حوالہ انجمن کردی ہے بلکہ میری ورثا کی مقبوضہ جائیداد سے ہوگا بشرطیکہ مین نے اپنی زندگی حسب مشورت کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے اور یہ اخراجات وصیت سے الگ انجمن مذکور کے حوالہ نکیا ہو اور انجمن نے اسکا اعلان باقاعدہ نہ کیا ہو اسحالتمین اگر زائد رقم خرچ ہوگی تو وہ بھی میری جائیداد مقبوضہ وارثان سے دیجاویگی اور ہر وارث ذمہ وار ہونگے کہ ان اخراجات کو اہم اور خاص ضرورت شرعی سمجہین گے۔ اور مین اپنی زندگی مین خرچ اخراجات تجہیز و تکفین انجمن احمدیہ کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مین انجمن مذکور کیطرف سے شائع کرادونگا۔ (۸) یہ کہ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہوسکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش جمع کرا چکا ہونگا یا کردونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے ہین۔ اس کو بہی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ انجمن مذکور کو ہوگا (۹) مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد سوائے جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو اس فاضلہ کے متعلق بہی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ۴ و ۵ مین کیا ہے مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہون گا۔ (۱۰) یہ کہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ الوصیت مین یہ بہی شرط فرمائی تہی کہ جو شخص اس مقبرہ بہشتی مین دفن ہونا چاہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے سو وہ بہی مین حسب توفیق پہلے ادا کرچکا ہون۔ فقط۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ العبد۔ الٰہی بخش حجام ولد قادر بخش احمدی سکنہ ملتان [illegible] مورخہ ۳ر اکتوبر ۱۹۰۶ء نوشتہ۔ خاکسار سربلند محمد منیر احمدی [illegible]۔ گواہ شد۔ محمد بدر الدین احمدی ہیڈ ماسٹر مدرسہ سٹی سنٹرل میونسپل بورڈ ملتان شہر۔ گواہ شد۔ الٰہی بخش احمدی سکینڈ ماسٹر مدرسہ اسلامیہ ملتان شہر۔ گواہ شد۔ عبد الرحمن ولد غلام نبی رنگریز احمدی بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین اللھم صل علی محمد وال محمد وبارک وسلم وعبدک المسیح الموعود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - اما بعد - مین مسمی شیخ غلام احمد نومسلم سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ - ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میری مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو - مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون - اور ان کا مرید اور پیرو ہون مین شیر فروشی کی دکان کرتا ہے میری آمدنی مستقل صورت مین نہین ہے کبھی کم اور کبھی زیادہ ایک روپیہ ماہوار حضرت اقدس کی خدمت مبارک مین دیدیا کرتا ہون اور انشاء اللہ تعالی معرفت انجمن دیتا رہونگا میری مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ ہو اس کا تیسرا حصہ انجمن احمدیہ کے سپرد کردیا جائے میر اجنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائین اور بہشتی مقبرہ مین مجھے دفن کیا جاوے اگر کسی مصلحت کے باعث یا کسی خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکے تو بھی میری وصیت واجب التعمیل ہوگی - فقط

العبد

شیخ غلام احمد بقلم خود

گواہ شد

مہدی حسین خادم المسیح مہاجر قادیان ۲۵ - ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد

صفیہ بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد

قدرت اللہ خان نشان انگوٹھا

گواہ شد

خاکسار محمد بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین - اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد وعبدک المسیح الموعود وبارک وسلم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - اما بعد مین مسماۃ صفیہ بیگم زوجہ شیخ غلام احمد سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ - ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون اور لکھدیتی ہون کہ میری مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو: -

مین اقرار کرتی ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہون اور انکی مرید اور پیرو ہون ۴ ؍ ماہوار چندہ حضور علیہ السلام کیخدمت مین دیتی رہتی ہون اور انشاء اللہ العزیز آیندہ ادا کرتی رہونگی میری مرنیکے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اسکا پانچوان حصہ صدر انجمن احمدیہ کو سپرد کیا جاوے -

میرا جنازہ حضرت اقدس پڑھائین اور بہشتی مقبرہ مین دفن کیا جاوے - اگر کسی مصلحت یا کسی خارجی سبب کے باعث میری نعش بہشتی مقبرہ مین دفن نہوسکے تو بھی میری وصیت قابل تعمیل بہمہ وجوہ سمجھی جاوے - فقط زیادہ والسلام

العبد : - صفیہ بیگم نشانی انگوٹھا

گواہ شد - قدرت اللہ خان گواہ شد عبدالمجید خان

گواہ شد مہدی حسین خادم المسیح مہاجر قادیان ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد - شیخ غلام احمد بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - مین امینہ بی بی زوجہ عبداللہ خان قوم جٹ وڑائچ ساکن بہلولپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون - نوٹ : - چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اسلئے اس جگہ ونداج نہین کیا گیا +

۴۔ مین اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون کہ میرا زیور موجودہ طلائی قیمتی الـــــ ایکہزار روپیہ کہ میری اپنی ملکیت ہے اسکا دسوان حصہ مبلغ ایکسو روپیہ مین اپنی زندگی مین ادا کردونگی میری مرنیکے بعد اگر مین اپنی زندگی مین نہ ادا کرسکون تو میری وارث اسکے دینے کے ذمہ دار ہونگے اور اگر کوئی اور جایداد پیدا کرون تو اسکا بھی دسوان حصہ ادا کردونگی اور اسی طرح میری وارث میری بعد اگر مین اپنی زندگی مین نہ ادا کرسکون ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔

العبد

امینہ بی بی زوجہ عبداللہ خان احمدی نمبردار بہلولپور ۱۲۷ ضلع لائلپور بقلم خود

گواہ شد

اللہ بخش ولد نبی بخش ذیلدار ۱۲۷ رکھ ضلع لائلپور نشانی انگوٹھا

گواہ شد

عبداللہ خان ولد چودھری غلام حسین احمدی نمبردار بہلولپور ۱۲۷ رکھ برانچ ضلع لائلپور بقلم خود

بسم الله الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم الله ببدرٍ وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے ۳ر

قیمت ازمعاونین صہ	ای جہان منتظر خوش باش کآمد وستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آن مسیح و دور آخر مہدئ آخر زمان	قیمت از غربا و طلباء و غیر صاحب عا ۱۲ر

قادیان مین عہ — گورنمنٹ ۲ عہ

جلد (۶) — ۲۰ - جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق یکم اگست ۱۹۰۷ء — نمبر (۳۱)

فی پرچہ ۳ر — چہ گویم باتو گرآئی چہا در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی — از لیو للعہ

دس شرائط بیعت

... [illegible] اس بات کا اقرار کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کرکر اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر نعمت وبلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد وبا جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زوشدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی وایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور وکمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند وراست — منکران مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان ودل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکدم دوری از آن عالی جناب — نزد ما کفر است وخسران وتباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست گورنمنٹ	۵ عہ
معاونین درجہ اول جن کو علاوہ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو علاوہ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے ۳ر
عام قیمت مابعد	معہ ر
قیمت فی پرچہ	۳ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین مل سکیگا۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام روپیہ بنام میان معراجدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھہ مین ہاتھہ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ ۱ - اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ - ۲ بار - آج مین احمد کے ہاتھہ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین - آمین - اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین -

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

مشنریوں کی ناکامی لنڈن مین مشنری پادریون کا ایک جلسہ ۶ مئی ۱۹۰۰ء کو ہوا تھا۔ اس مین لنکولن کے بشپ نے تقریر فرمائی۔ کہ یہ بات افسوس ناک اور مایوس کر دینے والی ہے مگر سچ ہی ہے۔ کہ ایشیا کے مذاہب ایسے نظر نہین آتے۔ کہ عیسائیت کو ان لین۔ لارڈ سیسل نے اپنی تقریر مین فرمایا۔ کہ یہ ایک دل شکن حقیقت ہے۔ کہ ہندوستان جاپان مین اتنی مدت سے مشن ہائے کام کر رہا ہے۔ لیکن آج تک اس ملک کا ایک آدمی بھی عیسائی ہو کر بشپ نہین بنا۔ جس سے ظاہر ہے کہ ان لوگون کی عیسائیت کیسی ناقص ہے۔

کلیسیا ناکام پادری گوڈسن صاحب نے شہر سینٹ لوئس کے گرجہ مین بڑی جماعت کے سامنے صاف اقرار کیا ہے۔ کہ عیسائی کلیسیا اب ناکام ہے۔ موجودہ زمانہ مین پادریون کی باتین نہیں چل سکتین۔

پادری پکڑا گیا شہر ڈی کے ٹر کے پادری ای ایل۔ جیمز صاحب نے ایک عورت پر مجرمانہ حملہ کیا تھا اور بھاگ گئے تھے لیکن آخرکار شہر موری مین پکڑے گئے اور جیل خانہ مین رکھے گئے۔

زمین کے مالک ولائیت اور امریکہ مین لوگ پادری صاحبان کی عزت کر کے ان کو اپنی زمینین اور مکان رہائش کے واسطے مفت دیدیتے ہین۔ اس سے پادری صاحبان کو عادت ہوگئی ہے اور وہ سمجھنے لگ گئے۔ کہ تمام زمین اور مکانات کے وہی مالک ہین چنانچہ اسی سمجھ کے مطابق شہر کلیولینڈ کے پادری برونگ صاحب نے ایک زمین جو کسی دوسرے شخص کی تھی۔ بارہ ہزار روپے لیکر رہن کر دی ہے اب پادری صاحب پر مقدمہ بنا ہوا ہے۔

ایک پادری کی کرتوت شہر دناپی کے پادری جے۔ ایچ کالن صاحب نے ایک سترہ سالہ لڑکی کے ساتھ دوبارہ ناجائز حرکت کی لڑکی کو حمل ہو جانے اور بچہ پیدا ہو جانے پر افشائے راز ہوا۔ مقدمہ عدالت مین ہے۔ پادری صاحب زیر ضمانت ہین۔

بیوی کا قاتل پادری شہر دی شیٹا کے پادری بربرج صاحب نے اپنی بیوی پر ناراض ہو کر اُسے طلاق دے دی تھی۔ مگر پادری صاحب کا غصہ طلاق دینے پر بھی تھم نہ سکا اور آخر اپنی سابقہ بیوی کے مکان پر جاکر اسے پستول سے مار ڈالا۔ پھر اپنے آپکو بھی پستول ماری مگر کچھ دن جیل خانہ کی سیر کرنی باقی تھی اس واسطے مرنے سے بچ گئے۔

باغی پادری امریکہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ پادری لوگ حکومت وقت کے ساتھ بغاوت کا ایک خاص مادہ رکھتے ہین اور وہ خیال کرتے ہین کہ ایسی بغاوت کے واسطے ان کے پاس کافی طاقت موجود ہے۔ چنانچہ پادری آئس صاحب نے جو گرجہ ہاٹ سپرنگ کے افسر ہین۔ جج سمپٹر کی عدالت مین ایسی ہی گستاخانہ گفتگو کی۔ جس پر پچھتر روپے جرمانہ دیکر کمرہ عدالت سے باہر تشریف لائے۔

قمارباز پادری شہر نیویارک کے کوچہ ایسٹ کورٹ سٹریٹ نمبر ۶۱۸ کے پادری الگزینڈر صاحب پر پولیس کا مدت سے شبہ تھا کہ پادری صاحب نے اپنے گھر مین قمارخانہ بنایا ہوا ہے۔ آخرکار ایک دن پولیس نے اچانک جاکر پادری صاحب کو چھ اور آدمیون کے ساتھ قماربازی کرتے ہوئے گرفتار کرلیا۔

تیرہ عورتون کا خاوند شہر ٹولیڈو کے پادری ہولڈن صاحب ایک بڑے جوشیلے پادری تھے۔ ان پر اچانک روح القدس کے نزول کے سبب ایک حالت پیدا ہوا کرتی تھی۔ ایسی ہی حالتوں مین انہون نے تیرہ مختلف عورتون کے ساتھ نکاح کیا۔ جس پر پولیس نے دخل اندازی کی۔ اور مقدمہ عدالت مین پیش ہوا۔ پادری صاحب نے یہ عرض کیا کہ کچھ عرصہ ہوا کہ میرے دماغ مین کچھ خلل ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے یہ مرض ہو گیا ہے کہ بعض خواہش مند عورتون کے ساتھ بے اختیار میرا تعلق ہو جاتا ہے۔ جج صاحب کو غالباً معلوم تھا کہ وہان پادریون مین یہ مرض عام ہے اور اس کا انسداد ضروری ہے اس واسطے پادری صاحب کو چھ سال کی قید کی سزا دی۔ پادری صاحب بائبل کو بغل مین دبائے ہوئے داخل جیل ہوئے۔

ڈائری

القول الطیب

آجکل کا فقر اور فقراء ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء - فرمایا میں تعجب کرتا ہوں۔ کہ آجکل بہت لوگ فقیر بنتے ہیں۔ مگر سوائے نفس پرستی کے اور کوئی غرض اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اصل دین سے بالکل الگ ہیں جس دنیا کے پیچھے عوام لگے ہوئے ہیں اسی دنیا کے پیچھے وہ بھی خراب ہو رہے ہیں۔ توجہ اور دم کشی اور منتر جنتر اور دیگر ایسے امور کو اپنی عبادت میں شامل کرتے ہیں۔ جن کا عبادت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بلکہ صرف دنیا پرستی کی باتیں ہیں اور ایک ہندو کافر اور ایک مشرک عیسائی بھی ان ریاضتوں اور ان کی مشق میں ان کے ساتھ شامل ہو سکتا بلکہ ان سے بڑھ سکتا ہے اصلی فقیر تو وہ ہے جو دنیا کے اغراض فاسدہ سے بالکل الگ ہو جائے اور اپنے واسطے ایک تلخ زندگی قبول کرے۔ تب اس کو حالت عرفان حاصل ہوتی ہے اور وہ ایک قوت ایمانی کو پاتا ہے آج کل کے پیرزادے اور سجادہ نشین نماز جو اعلیٰ عبادت ہے۔ اس کی یا تو پرواہ نہیں کرتے یا ایسی طرح جلدی جلدی ادا کرتے ہیں جیسے کہ کوئی بیگار کاٹنی ہوتی ہے۔ اور اپنے اوقات کو خود تراشیدہ عبادتوں میں لگاتے ہیں جو خدا اور رسول نے نہیں فرمائیں۔ ایک ذکر اَرّہ بنایا ہوا ہے جس سے انسان کے پھیپھڑے کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ بعض آدمی ایسی مشقتوں سے دیوانے ہو جاتے ہیں اور بعض مر بھی جاتے ہیں جو دیوانے ہو جاتے ہیں انکو جاہل لوگ ولی سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنی رضامندی کی جو راہیں خود ہی مقرر فرما دی ہیں وہ کچھ کم نہیں۔ خدا تعالیٰ ان باتوں سے راضی ہوتا ہے۔ کہ انسان خود تراشیدہ بیہودگی نہ اختیار کرے۔ صدق و صفا کے ساتھ اپنے خدا کی طرف جھکے۔ دنیوی کدورتوں سے الگ ہو کر تبتل الی اللہ اختیار کرے۔ خدا تعالیٰ کو سب چیزوں پر اختیار کرے۔ خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے نماز انسان کو منزہ بنا دیتی ہے۔ نماز کے علاوہ اٹھتے بیٹھتے اپنا دھیان خدا کی طرف رکھے۔ یہی اصل مدعا ہے جس کو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کی تعریف میں فرمایا ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی قدرتوں میں فکر کرتے ہیں۔

ذکر اور فکر ہر دو عبادت میں شامل ہیں۔ فکر کے ساتھ شکر گزاری کا مادہ بڑھتا ہے۔ انسان سوچے اور غور کرے کہ زمین اور آسمان ہوا اور بادل۔ سورج اور چاند ستارے اور سیارے۔ سب انسان کے فائدے کے واسطے خدا تعالیٰ نے بنائے ہیں۔ فکر معرفت کو بڑھاتا ہے۔ غرض ہر وقت خدا کی یاد میں اس کے نیک بندے مصروف رہتے ہیں اسی پر کسی نے کہا ہے۔ کہ جو دم غافل سو دم کافر۔ آجکل کے لوگوں میں صبر نہیں۔ جو اس طرف جھکتے ہیں وہ بھی ایسے مستعجل ہوتے ہیں۔ کہ چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر ایک دم میں سب کچھ بنا دیا جائے۔ اور قرآن شریف کی طرف دھیان نہیں کرتے۔ کہ اس میں لکھا ہے۔ کہ کوشش اور محنت کرنے والوں کو ہدایت کا راستہ ملتا ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ تمام تعلق مجاہدہ پر موقوف ہے جب انسان پوری توجہ کے ساتھ دعا میں مصروف ہوتا ہے تو اس میں اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور وہ آستانہ الٰہی پر آگے سے آگے بڑھتا ہے۔ تب وہ فرشتوں کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے۔ ہمارے فقراء نے بہت سی بدعتیں اپنے اندر داخل کر لی ہیں۔ بعض نے ہندوؤں کے منتر بھی یاد کئے ہوئے ہیں اور ان کو بھی مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ ہمارے بھائی صاحب کو ورزش کا شوق تھا۔ ان کے پاس ایک پہلوان آیا تھا۔ جاتے ہوئے اس نے ہمارے بھائی صاحب کو الگ لے جا کر کہا کہ میں ایک عجیب تحفہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جو بہت ہی قیمتی ہے۔ یہ کہہ کر اس نے ایک منتر پڑھ کر ان کو سنایا اور کہا کہ یہ منتر ایسا پر تاثیر ہے۔ کہ اگر ایک دفعہ صبح کے وقت اس کو پڑھ لیا جاوے تو پھر سارا دن نہ نماز کی ضرورت باقی رہتی ہے اور نہ وضو کی ضرورت۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے کلام کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ پاک کلام جس میں ہدی للمتقین کا وعدہ دیا گیا ہے خود اسی کو چھوڑ کر دوسری طرف بھٹکتے پھرتے ہیں۔ انسان کے ایمان میں ترقی تب ہی ہو سکتی ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرمودہ پر چلے اور خدا پر اپنے توکل کو قائم کرے ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو دیکھا کہ وہ کھجوریں جمع کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کس لئے ایسا کرتا ہے۔ اس نے کہا کہ کل کے لئے جمع کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا توکل کے خدا پر ایمان نہیں رکھتا لیکن یہ بات بلال کو فرمائی۔ ہر کسی کو نہیں فرمائی اور ہر ایک کو وعظ اور نصیحت اس کی برداشت کے مطابق کیا جاتا ہے

نصیحت ایک شخص نے عرض کی۔ کہ میں پہلے فقراء کے پاس پھرتا رہا اور کئی طرح کی مشکل ریاضتیں انہوں نے مجھ سے کرائیں۔ اب میں نے آپ کی بیعت کی ہے۔ تو مجھے کیا کرنا چاہئیے۔ فرمایا نئے سرے سے قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے معانی پر خوب غور کرو۔ نماز کو دل لگا کر پڑھو۔ اور احکام شریعت پر عمل کرو۔ انسان کا کام یہی ہے۔ آگے پھر خدا کے کام شروع ہو جاتے ہیں جو شخص عاجزی سے خدا تعالیٰ کی رضا کو طلب کرتا ہے۔ خدا اس پر راضی ہوتا ہے۔

اختلاف فقہاء فرمایا۔ آج کل علماء کے درمیان باہم مسائل کے معاملہ میں اس قدر اختلاف ہے۔ کہ ہر ایک مسئلہ کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس میں اختلاف ہے۔ جیسا کہ لاہور میں ایک طبیب غلام دستگیر نام تھا وہ کہا کرتا تھا۔ کہ مریضوں اور ان کے لواحقین کی اس ملک میں رسم ہے۔ کہ وہ طبیب سے پوچھا کرتے ہیں۔ کہ یہ دوا گرم ہے یا سرد۔ تو میں نے اس کے جواب میں ایک بات رکھی ہوئی ہے۔ میں کہہ دیا کرتا ہوں کہ اختلاف ہے۔ اول تو اس اختلاف کے سبب کئی فرقے ہیں۔ پھر مثلاً ایک فرقہ حنفیوں کا ہے ان میں سے آپس میں اختلاف ہے۔ پھر خود امام ابوحنیفہ کے اقوال میں اختلاف ہے۔

آجکل کے پیروں کے مرید فرمایا۔ آج کل کے پیر اکثر فاحشہ عورتوں کو مرید بنا لیتے ہیں۔ بعض ہندوؤں کے پیر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنی بدکاریوں پر اور اپنے کفر پر برابر قائم رہتے ہیں صرف پیر کو چندہ دے کر وہ مرید بن سکتے ہیں۔ اعمال خواہ کیسے ہی ہوں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا۔ تو آنحضرت ابوجہل کو بھی مرید بنا سکتے تھے۔ وہ اپنے بتوں کی پرستش بھی کرتا رہتا اور اس قدر لڑائی جھگڑے کی ضرورت نہ پڑتی۔ مگر یہ باتیں بالکل گناہ ہیں۔

(باقی دیکھو صفحہ ۶ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر سیح

مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق یکم اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

(۱) ہیضہ کی آمد ہونیوالی ہے (یعنی لفظ ہیں واللہ اعلم)

(۲) اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ - اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ -

(۳) اور خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک عورت کو تین روپیہ دئے ہیں اور اُسے کہتا ہوں کہ کفن کے لئے میں آپ دونگا۔ گویا کوئی مرگیا ہے اُس کی تجہیز و تکفین کے لئے طیاری کی ہے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔

میاں عبد الغنی صاحب افسر خزانہ ریاست پٹیالہ نے اپنی ہمشیرہ کا نکاح جناب سید عبد الحی صاحب عرب مولف کتاب لغات القرآن کے ساتھ کرنا منظور فرمایا ہے اس واسطے عرب صاحب موصوف شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم کے ہمراہ ۳۰ جولائی ۱۹۰۷ء کو پٹیالہ تشریف لے گئے ہیں

جناب ابو سعید عرب صاحب آب و ہوا کی تبدیلی کے واسطے کشمیر تشریف لے گئے ہیں اور ان کے ۲۷ جولائی کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بخیریت اسی جگہ پہونچ گئے ہیں۔ آپکا خط متعلق قبر کشمیر نیچے درج ہے

ایک خط اور اس کا جواب

(۱) سوال - سونا اور ریشم کی حرمت کی دلیل قرآن کریم سے تحریر فرماویں۔

(۲) سوال - طاعون زدہ مقاموں میں سے ہجرت کی دلیل کونسی ہے اور متفق علیہ حدیث جو معروف ہے - اس کا کیا جواب۔

جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم - اما بعد - احادیث صحیحہ میں پارچہ ریشمی حریر دیباج کا پہننا مردوں کو ممنوع ہے اور سنت نبوی بیان کرنیوالی ہے۔ قرآن مجید کی ہے - پس اگر قرآن مجید میں ہم کو کوئی مسئلہ بہ تصریح نہ ملے تو سنت صحیحہ سے معلوم کرنا چاہیئے - قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم - ما اٰتاکم الرسول فخذوہ و ما نھاکم عنہ فانتھوا - لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ - سنت صحیحہ میں جو متفق علیہ ہے یہ ہے - انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الآخرۃ پہنے ریشم حریر کے کپڑے وہ شخص پہنتا ہے جس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں - روایت مسلم اس حدیث سے ہی مردوں کے لئے حرام ہونا پارچہ ریشمی کے پہننے کا ثابت ہوتا ہے روایت کی حدیث مسلم میں ہے - لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ پہنو مت پہنو تم کپڑے ریشمی حریر کے - کیونکہ جو شخص دنیا میں اس کو پہنے گا - تو آخرت میں اس کو نہ پہن سکے گا - طاعون کی نسبت حضرت عمرؓ کا فیصلہ ہمارے لئے کافی ہے جو صحیح مسلم میں بھی مذکور ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ ملک شام میں گئے - یہاں تک کہ مقام سرغ میں پہونچے تو آپکے پاس امرا فلسطین - اردن دمشق - حمص اور قنسرین کے آ حاضر ہوئے انہوں نے آپ سے کہا کہ ممالک شام میں وبا طاعون کی پڑی ہوئی ہے تو حضرت عمر نے مہاجرین اولین کو طلب فرمایا اور مشورہ کیا تو انہوں نے باہم اختلاف کیا بعض نے کہا کہ آپنے جس کام کے لئے خروج کیا ہے اس امر سے لوٹ جانا نہیں چاہئے بعض نے کہا کہ آپکے ہمراہ کچھ اصحاب رسول صلعم کا بقیہ ہے ہماری رائے میں نہیں تا کہ انکو آپ وبائے طاعون کے محل میں لیجاویں - پھر حضرت عمرؓ نے جماعت انصار کو طلب فرمایا اور ان سے مشورہ طلب کیا تو انصار نے بھی ویسا ہی اختلاف کیا جیسا کہ مہاجرین اولین نے کیا تھا تب بڈھوں قریش کو جو تجربہ کار تھے بلایا - جو قبل فتح مکہ کے اسلام میں داخل ہوئے تھے ان شیوخ قریش نے اختلاف نہیں کیا بلکہ سب نے بالاتفاق کہا کہ آپ محل طاعون میں نہ جاویں اور یہاں سے لوٹ جائیں پھر حضرت عمر نے منادی کرائی کہ صبح کو فلاں ٹیلے یعنے اونچے مقام کیطرف کوچ کریں گے اور وہیں ٹھہریں گے پس صبح کو آپنے وہاں کو کوچ کیا اور اسی اونچے مقام میں جا ٹھہرے تو حضرت ابو عبیدہؓ نے آپ پر اعتراض کیا کہ اے عمرؓ کیا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے تم بھاگتے ہو تو آپنے حضرت عبیدہ سے فرمایا کہ اگر اے عبیدہ تیرے سوائے کوئی اور یہ اعتراض کرتا تو اس کو میں ٹھیک کر دیتا (حالانکہ حضرت عمر حضرت ابو عبیدہ کا خلاف کرنا بہت ناپسند کرتے تھے) اور پھر ان سے فرمایا کہ ہاں ہم تقدیر اللہ سے فرار کرتے ہیں مگر تقدیر اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں یعنی یہ ہمارا سفر بھی تقدیر اللہ سے باہر نہیں ہے اور ایک دلیل عقلی بھی بیان فرمائی کہ اگر ایک وادی کی ایک طرف تو سبزہ زار ہو اور دوسری طرف خشک ہو تو اگر اپنے اونٹوں کو تو سبزہ زار میں چراوے تو یہ بھی تقدیر اللہ میں داخل ہے اور خشک طرف میں اونٹوں کا چرانا بھی تقدیر اللہ میں داخل ہے یعنے چونکہ اللہ تعالیٰ نے تجربہ کو عقل ہی دی ہے اس لئے بالضرور تو اپنے اونٹوں کو سبزہ زار ہی میں چراویگا مگر اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ تقدیر اللہ کو ہم رد کرتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ

عملی نمونہ دکھاؤ

ہم بعض اعرابیوں کا قصہ احادیث میں پڑھکر تعجب کیا کرتے تھے اب بعض اوقات مدینۃ المسیح میں یہ نظارہ ان آنکھوں دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے آج ۲۱ جولائی قبل از خطبۂ جمعہ باہر سے آئے ہوئے ایک شخص (جسے اعرابی ہی کہنا چاہیئے) عرض کیا کہ حضور میری بیوی کسی صورت میں مسلمان نہیں ہوتی۔ کیا کروں میں تو اسے بہتیرا سمجھا چکا ہوں۔

فرمایا۔ دیکھو زبانی واعظوں سے اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا اپنی حالت درست کرکے اپنے تئیں نمونہ بنانے سے تم اپنی حالت کو ٹھیک کرو اور ایسے بنو کہ لوگ بے اختیار بول اٹھیں اب تم وہ نہیں رہے جب یہ حالت ہوگی۔ تو تمہاری بیوی کیا کئی لوگ تمہارا مذہب قبول کرلینگے۔ حدیث میں آیا ہے۔ خیرکم خیرکم لاہلہ۔

پس جب بیوی سے تمہارا سلوک اچھا ہوگا۔ تو وہ خودبخود مجذوب ہوکر تمہاری مخالفت چھوڑدے گی اور دل سے جان لیگی کہ یہ مذہب بہت ہی اچھا ہے۔ جس میں ایسے نرم و عمدہ سلوک کی ہدایت ہوتی ہے پھر وہ خواہ مخواہ متابعت کرے گی احسان تو ایسی چیز ہے کہ اس سے ایک کتا بھی نادم ہو جاتا ہے چہ جائیکہ ایک انسان۔

اس نے عرض کی۔ کہ حضور وہ تو کبھی نہیں ماننے کی۔

فرمایا۔ دیکھو۔ مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ جب کسی دل میں تبدیلی پیدا کرنا چاہتا ہے تو کسی چھوٹی سی بات سے کردیتا ہے۔ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ دل سے نکلی ہوئی دعا ضائع نہیں جاتی اور لطیف پیرایہ میں نصیحت بھی کرتے رہیں مگر سختی نہ کریں۔ اسے سمجھائیں۔ کہ ہمارا وہی اسلام دین ہے یہ کوئی نیا مذہب نہیں وہی نماز وہی روزہ وہی حج وہی زکوٰۃ۔ صرف فرق اتنا ہے۔ کہ یہ باتیں جو صرف جسم بے روح رہ گئی ہیں۔ ہم ان میں اخلاص کی خاص روح پیدا کرنا چاہتے ہیں اور ان کے اثر جو مرتب نہیں ہوتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایسے طور سے ادا کئے جاویں۔ کہ ان میں اثر پیدا ہوں۔ عقیدہ میں یہ بات ہے کہ حضرت عیسیٰ کو ہم اور نبیوں کی طرح فوت شدہ مانتے ہیں اور ایک مسلمان کی محبت جو اسے اپنے متبوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے وہ اس بات کی متقاضی ہے کہ جب آپ فوت ہوگئے۔ تو ان کے بعد کسی کو زندہ نہ سمجھے۔ صحابہ کرام کس قدر دردوالم میں تھے۔ جب ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سنا۔ تو سب کو ٹھنڈ پڑگئی۔ مگر یاد رکھو ان وعظوں سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک ساتھ دعا اور اپنا عملی نمونہ نہ ہو۔ ہر جمعہ کس قدر مولوی سر کھپاتے ہیں مگر خاک بھی اثر نہیں ہوتا کیوں؟ اس لئے کہ جو کچھ کہتے ہیں۔ ان کا خود اس پر عمل نہیں۔ جتنے پیغمبر دنیا میں آئے۔ ان میں سے کسی نے بھی وعظوں پر اتنا سر نہیں مارا۔ جتنا دعا و عملی نمونہ کام دیتا ہے۔ سو اس کے میسر لانے کی کوشش کرو۔

اکمل آف گولیکی

قبر عیسیٰ

مکرمی حضرت صادق الاثر مفتی صاحب سلمہ ربہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں بباعث علالت طبع حسب مشورہ ڈاکٹر صاحب کشمیر کی طرف چلا آیا سفر میں قسم قسم کے لوگ ملتے رہے اور بعض تو نہایت مشرکانہ عقیدہ کے لوگ قبروں پر سجدہ کرنے والے دیکھنے میں آئے میں جمعہ کے روز سری نگر میں پہنچا تھا۔ اسی روز اپنے دو ہم سفروں کو ساتھ لے کر پہلے جامع مسجد دیکھی جس کی نسبت عامیانہ روایت مشہور ہے۔ کہ اس کے منار کوئی گن نہیں سکتا۔ کئی جگہ سے اس کو نہایت شکستہ پایا اس کے بعد مجھے مسیح اسرائیلی کی قبر دیکھنے کا شوق ہوا۔ میں نے ہمراہیوں کو مجبور کیا کہ خان یار محلہ کی طرف چلو۔ طوعاً و کرہاً میرے ساتھ ہو لئے۔ شاہ نقشبند رح کی زیارت کے آگے سے گذرے تو ایک شخص سے میں نے دریافت کیا کہ یوز آسف نبی کی قبر کہاں ہے اس نے اشارہ کر دیا۔ ہم چلنے لگے تو ایک شخص نے جو نہایت جلا بھنا ہوا اور ناک اس کا نصوار سے بھرا ہوا تھا۔ ہم کو آواز دی کہ ادہر آؤ۔ خیر ہم گئے مارے جوش کے جھاگ اس کے منہ سے بہنے لگی اور یوں گویا ہوا کہ وہ حضرت عیسیٰ کی قبر نہیں بلکہ سید نصرالدین کے ایک غلام کی ہے جس کو پانسو برس گذرے ہیں۔ میرے ساتھیوں کو تو اس کا کہنا بڑی دلیل ہوگیا۔ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ واہ کہتے ہیں کہ مسیح کی قبر ہے پس میں نے کہا کہ ٹھہرو۔ ابھی میں اس پر جرح کرتا ہوں مگر وہ اس طبیعت کے آدمی تھے۔ کہ کوئی بات خواہ کیسی عمدہ ہو مگر وہ حضرت مرزا صاحب کے منہ یا قلم سے نکلے تو اس کو نہیں مانیں گے۔ انہوں نے کاغذ و قلم مانگی اور اس کے فرمودہ کو لکھنے لگے۔ میں نے کہا کہ آپ کے نزدیک مرزا صاحب کی اتنی بھی وقعت نہیں جتنی اس شخص کی۔ جب آپ نے اس پر کوئی دلیل نہیں مانگی اور مان لیا ہے۔ مرزا صاحب نے تو دلائل بے شمار دئے ہیں۔ آپ بے دلیل مانتا تو کیا با دلائل بھی نہیں مان سکتے اور نہ انکار کی کوئی وجہ معقول اپنے پاس رکھتے ہیں میری جرح۔ سید نصرالدین کون تھے اور آپ کا سن ولادت و وفات کیا ہے اور کس مورخ نے ان کو اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔ جواب۔ سید نصرالدین ایک بزرگ تھے۔ سن ولادت معلوم نہیں پانسو برس گزرے کہ فوت ہوگئے۔ سوال۔ یوز آسف کون تھا۔ جواب۔ ان کا غلام تھا۔ سوال کیا دلیل جواب۔ حسن نے لکھا ہے۔ سوال۔ حسن بن صباح نے جواب۔ نہیں اور ایک بزرگ تھے۔ سوال۔ انہوں نے کس کے حوالے سے لکھا ہے۔ جواب۔ ایک سنسکرت کی کتاب کے حوالے سے جسکو پانسو برس کا زمانہ گذرا ہے۔ سوال مسلمانوں نے کیوں اس واقعہ کو نہیں لکھا۔ جواب یہ پرانی بات ہے اس واسطے ان کو معلوم نہیں۔ ہندوؤں نے لکھی۔ سوال۔ جب یوز آسف غلام سید نصرالدین کو فوت ہوئے ۵۰۰ برس گزرے ہیں تو پھر ہندوؤں کو یہ روایت کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی۔ کیا اس وقت مسلمان نہ تھے پیر صاحب جناب کی عقل قبر کے چڑھاوے کھا کھا کر ماری گئی ہے۔ اس وقت تو اسلامیوں کی سلطنت تھی۔ آخر وہ چپ ہوگیا۔ میں نے ساتھیوں سے کہا کہ چلو۔ انہوں نے انکار کر دیا اور علیحدہ ہوگئے۔ مجھے چونکہ شوق تھا۔ خان یار کے محلہ میں چلا گیا اور سید نصرالدین کی قبر دریافت کرنے لگا کہیں پتہ نہ لگا۔ آخر جس راستے سے میں کئی دفعہ گذرا تھا وہاں ذرا بڑھ کر ایک شخص سے دریافت کیا کہ کس کی قبر ہے اس نے کہا کہ (حضرت بیں نوں نبی نوں قبر ہوندی) یعنے یہ نبی کی قبر ہے۔ میں اندر گیا۔ تو کیا سنا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کیونکہ میں نے خدا کو جان دینی ہے اور جھوٹی قسم کی وعید سے ڈرتا ہوں اور سچ سچ کہتا ہوں کہ اس عورت نے کہا کہ یہ حضرت عیسیٰ کی قبر ہے۔ میرے دل کو بڑی تسلی و اطمینان ہوا بہت دیر تک دعا کرتا رہا اور قبر پر سے کچھ پتے خوشبودار اٹھا لایا۔

عاجز ابوسعید عربی۔ معرفت خواجہ جمال الدین صاحب۔ بی۔ اے انسپکٹر مدارس ریاست جموں و کشمیر

(مسلسل صفحہ ۴)

آخری مرحلہ

۲۱ ؍ جولائی ۱۹۰۷ء۔ ڈاکٹر عبد الحکیم نے حضرت کے متعلق جو الہام شائع کیا ہے اس کا ذکر تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ یہ آخری مرحلہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اب آخری فیصلہ کی تقریب پیدا کر دی ہے۔ براہین احمدیہ کے آخر میں وحی الٰہی درج ہے۔ انا فتحنا لک فتحاً مبینا۔ وہ یہی فتح ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ ایسے امور ظاہر کرے گا۔ کہ لوگ سمجھ لیں گے۔ کہ اب آخری فیصلہ ہے۔

ایک دوست نے عرض کی کہ حضور کا ایک پرانا الہام ہے۔

لا تنقطع الاعداء الا بموت احد منھم

ترجمہ۔ دشمن نہیں منقطع ہوں گے مگر ان میں سے ایک کی موت کے ساتھ۔ فرمایا۔ ہاں یہ پرانا الہام ہے۔ ہمیں اس وقت یاد نہیں کہ یہ الہام کہیں چھپ چکا ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہوئے تھے مگر جھوٹا ہمیشہ بعد میں پیدا ہوتا ہے۔ سچا پہلے ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کی ریس کر کے جھوٹے بھی نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ ہمارے دعوے سے پہلے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کسی نے اس طرح خدا تعالےٰ سے الہام پا کر مسیح ہونے کا دعوے کیا ہو۔ مگر ہمارے دعوے کے بعد چراغدین اور عبد الحکیم اور کئی ایک دوسرے ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔

جلد باز نکتہ چین

حضرت کی خدمت میں ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میں کئی جگہ گیا تھا اور میں نے آپ کی جماعت کے آدمیوں کو نماز کی بر وقت پابندی میں اور باہمی اخوت کے شرائط کے پورا کرنے میں قاصر پایا۔ فرمایا۔ اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ بعض جلد باز لوگ ہیں جو نکتہ چینی پر جلدی کرتے ہیں۔ اخلاص اور ثبات قدم خدا تعالےٰ کا ایک فضل ہے اور اس سلسلہ میں داخل ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی اور اثبات قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہیں۔ ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی حالت کو دیکھے۔ کیا وہ جس دن اس سلسلہ میں داخل ہوا۔ اسدن اس کی حالت وہ تھی۔ جو آج اس کی ہے۔ ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہیں۔ گھبرانا نہیں چاہیئے اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔ اپنے بھائی کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ اس کے واسطے دعا کرو۔ اس کے ساتھ لڑائی نہ کرو۔ بلکہ اس کو اصلاح کا فکر کرو۔

موت کو یاد رکھو

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی۔ فرمایا۔ کہ موت کو یاد رکھو۔ یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے۔ دنیا میں انسان جو گناہ کرتا ہے۔ اس کی اصل جڑ یہی ہے۔ کہ اس نے موت کو بھلا دیا ہے۔ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے۔ وہ دنیا کی باتوں میں بہت تسلی نہیں پاتا۔ لیکن جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے۔ اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور اس کے اندر طول امل پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ لمبی لمبی امیدوں کے منصوبے اپنے دل میں باندھتا ہے۔ دیکھنا چاہیئے کہ جب کشتی میں کوئی بیٹھا ہو اور کشتی غرق ہونے لگے تو اس وقت دل کی کیا حالت ہوتی ہے۔ کیا ایسے وقت میں انسان گناہ گاری کے خیالات دل میں لا سکتا ہے۔ ایسا ہی زلزلہ اور طاعون کے وقت میں چونکہ موت سامنے آجاتی ہے۔ اس واسطے گناہ نہیں کر سکتا اور نہ بدی کی طرف اپنے خیالات کو دوڑا سکتا ہے۔ پس اپنی موت کو یاد رکھو۔

سلام

ایک دوست نے عرض کی کہ مخالفین نے ہمکو سلام کہنا چھوڑ دیا۔ فرمایا۔ تم نے ان کے سلام میں سے کیا حاصل کر لینا ہے۔ سلام تو وہ ہے جو خدا کی طرف سے ہو۔ خدا کا سلام وہ ہے جس نے حضرت ابراہیم کو آگ سے سلامت رکھا۔ جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو۔ بندے اس پر ہزار سلام کریں۔ اس کے واسطے کسی کام نہیں آسکتے۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔ سلام قولاً من رب رحیم۔ ایک دفعہ ہم کو کثرت پیشاب کے باعث بہت تکلیف تھی ہمنے دعا کی الہام ہوا السلام علیکم۔ اسی وقت تمام بیماری جاتی رہی سلام وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ باقی سب رسمی سلام ہیں

چکڑالوی لوگ غور کریں

ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں ایک فقہی مسئلہ پیش کر کے درخواست کی کہ اس کا جواب صرف قرآن شریف سے دیا جاوے۔ حضرت نے فرمایا کہ متقی کے واسطے مناسب ہے۔ کہ اس قسم کا خیال دل میں نہ لاوے کہ حدیث کوئی چیز نہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عمل تھا۔ وہ گویا قرآن کے مطابق نہ تھا۔ آج کل کے زمانہ میں مرتد ہونے کے قریب جو خیالات پھیلے ہوئے ہیں ان میں سے ایک خیال حدیث شریف کی تحقیر کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام کاروبار قرآن شریف کے ماتحت تھے۔ اگر قرآن شریف کے واسطے معلم کی ضرورت نہ ہوتی تو قرآن رسول پر کیوں اترتا۔ یہ لوگ بہت بے ادب ہیں۔ کہ ہر ایک اپنے آپکو رسول کا درجہ دیتا ہے اور ہر ایک اپنے آپ کو ایسا سمجھتا ہے۔ کہ قرآن شریف اسی پر نازل ہوا ہے یہ بڑی گستاخی ہے۔ کہ ایک چکڑالوی مولوی جو معنے قرآن کے کہے۔ اس کو مانا جاتا ہے اور قبول کیا جاتا ہے اور خدا کے رسول پر جو معنے نازل ہوئے۔ ان کو نہیں دیکھا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے تو انسانوں کو اس امر کا محتاج پیدا کیا ہے کہ ان کے درمیان کوئی رسول مامور مجدد ہو۔ مگر یہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کا ہر ایک رسول ہے اور اپنے آپ کو غنی اور غیر محتاج قرار دیتے ہیں۔ یہ سخت گناہ ہے۔ ایک بچہ محتاج ہے کہ وہ اپنے والدین وغیرہ سے تکلم سیکھے اور بولنے لگے۔ پھر استاد کے پاس بیٹھ کر سبق پڑھے۔ جائے استاد خالی است۔ چکڑالوی لوگ دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ کیا قرآن محتاج ہے۔ اسے نادانو کیا تم بھی محتاج نہیں اور خدا کی ذات کی طرح بے احتیاج ہو۔ قرآن تمہارا محتاج نہیں پر تم محتاج ہو۔ کہ قرآن کو پڑھو سمجھو اور سیکھو۔ جبکہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو۔ تو قرآن شریف کیواسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں۔ کیا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن پڑھنے لگیگا۔ بہرحال معلم کی ضرورت ہے۔ جب مسجد کا ملاں ہمارا معلم ہو سکتا ہے تو کیا وہ نہیں ہو سکتا جس پر خود قرآن شریف نازل ہوا ہو دیکھو قانون سرکاری ہے اس کے سمجھنے اور سمجھانے کیواسطے بھی آدمی مقرر ہیں حالانکہ اس میں کوئی ایسے معارف اور حقائق نہیں۔ جیسے کہ خدا کی پاک کتاب میں ہیں۔ یاد رکھو کہ سارے انوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں ہیں۔ جو لوگ آنحضرت کا اتباع نہیں کرتے وہ ان کو کچھ حاصل نہیں ہو سکتا بجز نور اتباع خدا کو بھی پہچاننا مشکل ہے۔ شیطان شیطان اسیواسطے ہے کہ اس کو نور اتباع حاصل نہیں۔ آنحضرت صلعم ۲۳ سال دنیا میں رہے۔ متقی کا فرض ہونا چاہیئے کہ وہ احادیث کو محبت کی نگاہ سے دیکھے کہ آنحضرت صلعم کا کیا طریق عمل تھا۔

بدر خواتین

احمدی خاتون کا پیغام اپنی بہنون کی خدمت مین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

مخدومی حضرت مفتی صاحب زاد عنایتہ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ محترم قاضی صاحب اکمل کی زبان سے معلوم ہوا کہ چند ہفتون سے اخبار بدر زائد چھپتا ہے اس لئے باوجود عدیم الفرصتی وچند دیگر وجوہات کے جن کے سبب مین کچھ مدت سے بدر مین مضمون لکھنے کا فخر حاصل کرنے سے قاصر ہون اپنی پیاری بہنون کی خدمت مین یہ پیغام بھیجنا چاہتی ہون آپکی بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر اسے اسی ہفتہ کے پرچے مین درج فرمائینگے ضرور ممنون ہونگی۔ فقط

میری پیاری بہنون! اگرچہ مین اس لائق نہین کہ آپسے کچھ نصیحتاً عرض کرون مگر تاہم جب آگ لگ جاتی ہے۔ تو چھوٹے بڑے سب چیخ اٹھتے ہین۔ پس مین بھی کیسے خاموش رہ سکتی ہون آپ تم دیکھتی ہو کہ آج کل دنیا پر تباہی وبربادی آرہی ہے نہ ہمارے اموال محفوظ ہین نہ جانین ایک طرف طاعون ہمارے عزیز دنکو ہم سے جدا کررہی ہے۔ زلزلے الگ قیامت ڈہا رہے ہین اور بسے ہوئے مکان گرا رہے ہین۔ موسم کی یہ کیفیت ہے کہ جب مینہ کا وقت نہ تہا تو ایسا کھل کر برسا! کہ جو فصل پک چکی تھی اسے خراب کردیا اگر کچھ کسر تھی تو ژالہ باری نے پوری کردی۔ چنانچہ جہان چھ سات مانیان غلہ (مانی۔ امن پختہ) ہوتا تہا وہان اس دفعہ ایک مانی ہوا ہے اور جو ہوا ہے وہ بھی ایسا خراب ہے کہ کہانے کے کام کا نہین اب ساون کا مہینہ ہے اور بارش کا نام تک نہین سخت لو چلتی ہے جس سے بدن جہلستا ہے۔ کاشتکار ہاتھ پر ہاتھ دہرے بیٹھے ہین اور سب کی نگاہین آسمان کی طرف لگی ہوئی ہین موت نے وہ دامن پھیلایا ہے کہ کئی گھرون مین قفل لگ گئے ہین کئی محلے خالی ہوگئے۔ آپس مین اتفاق اتحاد کچھ ایسا مفقود ہوا ہے کہ اخوۃ نام کو نہین بہن بہائیون مین مقدمہ بازی ہے اور جو اثاثہ بچ گیا اسے اس طرح برباد کررہے ہین۔ غرض کوئی متنفس نہین (سوائے مومنین مخلصین کے) جسے ذرا بھی آرام ہو۔ سب کا قدم الگا رون پر ہے باوجود اس کے یہ تعجب سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ لوگ دنیا سے دل برداشتہ نہین ہوئی بلکہ آگے سے زیادہ کیڑون کی طرح اس کے جمع کرنے مین سرگردان ہین۔ دین کا کچھ فکر نہین اپنی اصلاح کا خیال تک نہین اب ذکر ہے تو دنیا کا۔ فکر ہے تو اس کے جمع کرنے کا۔ سو مین سے دو عورتین بھی نماز مین نہین پائی جاتین حالانکہ نماز ہی ایک ایسی علامت ہے جو دوسرے مذہبون سے اسلام کو امتیاز بخشتی ہے ورنہ اور باتین تو تقریباً مشترک ہین جو پڑھتی بھی ہین وہ محض رسمی طور سے اصلی اور حقیقی نفوس نے دلمارت سے کسی کچھ غرض نہین نہ حقوق اللہ کے ادا کرنے کا خیال ہے۔ نہ حقوق العباد کی عدم ادا سے ملال۔ مین حیران ہون اور جی ہی جی مین کڑہتی رہتی ہون کہ ان لوگون کو ہو کیا گیا۔

کیون نہین لوگو تمہین حق کا خیال
دل مین اٹھتا ہے مرے سو سو ابال

اللہ تعالیٰ مجھ کو اور میرے خاندان کو ایسی سستی ایسی بے پرواہی سے جو جہنم کا پیش خیمہ ہے محفوظ رکھے خدا تعالیٰ نے تو صاف فیصلہ فرما دیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ نازعات مین ہے کہ فاما من طغیٰ و اثر الحیوۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماویٰ۔ کہ جو دنیا کو دین پر مقدم کرے اس کی جگہ دوزخ ہے یہ دوزخ کوئی معمولی چیز نہین۔ بلکہ اس کا ایک ادنیٰ نمونہ طاعون ہے۔ چنانچہ اسے حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامون مین بھی جہنم کہا گیا ہے۔ اب ہمین دیکھنا چاہئے اور رات کو جب بستر پر لیٹین تو خیال کرین کہ آیا ہمارے افعال ہمارے اذکار مین زیادہ حصہ دنیا کا ہے یا دین کا اور پھر اس کے انجام پر نظر کرکے خشیۃ اللہ اختیار کرین۔ یہ تو متفق اللفظ سب نے تسلیم کیا ہوا ہے۔ کہ آجکل پیہم عذاب پر عذاب نازل ہو رہا ہے۔ مگر یہ عذاب کیون ہے اس کا جواب ماکنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً یعنے یہ کہ ہم جب تک رسول نہ بھیج لین اور لوگ شوخی و شرارت سے اس کا انکار نہ کرین۔ ہے ابتدائی نزول عذاب نہین دئے جاتے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم کسی بستی کو ہلاک نہین کرتے مگر جبکہ اس بستی والے ظالم ہون یعنے اللہ اور بندون کے حقوق کو ادا نہ کرین۔ عذابون سے چھٹکارے کی بھی کوئی صورت ہے یا نہین۔ ضرور ہونی چاہئے چنانچہ قرآن مجید مین ہے۔ ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون۔ اللہ تعالیٰ انکو عذاب نہین دیگا اگر وہ استغفار کررہے ہین یعنی عاجزی سے اپنے پچھلے گناہون کے برے نتیجون سے معافی مانگتے ہون اور آئندہ کے لئے محفوظ رہنے کی دعا کرتے رہتے ہون اور پھر سورۃ نوح مین فرماتا ہے ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون یغفرلکم من ذنوبکم ویؤخرکم الیٰ اجل مسمیٰ۔ کہ اللہ کی فرمانبرداری کرو اور اس سے متقی بن جاؤ اور میری (وقت کے امام ورسول کی) اطاعت کرو۔ تمہارے گناہ بخشے گا اور وقت مقررہ تک مہلت دیگا یعنی ہلاکت سے بچا لیگا۔ پس عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے ایک تو خدا تعالیٰ کے حضور مین استغفار کرنا چاہئے اور تقویٰ سے زندگی بسر کرنی چاہئے اور اس کے حکمونکی فرمانبرداری مین اپنے آپ کو فنا کردینا چاہئے اور وقت کے رسول کی اطاعت۔ اس کے بعد یقیناً وہ عذاب اٹھایا جاتا ہے۔ کاش کوئی ان باتونکو سمجھے اور اس پر غور کرے (الٰہی اس عاجزہ کو بھی توفیق دے) ایک اور علاج ہے۔ جس پر سب مذہبون والے اتفاق رکھتے ہین وہ صدقہ ہے۔ صدقہ کی نسبت لکھا ہے۔ کہ صدقہ رب کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے اور موت کے سوا سب بلاؤن سے نجات دیتا ہے۔ عورتین مردون سے طبعاً زیادہ بخیل ہوتی ہین۔ پس ہماری احمدی بہنون کو اس نقص کی خاص کرکے اصلاح کرنی چاہئے صحابہ کرام کی عورتین تو جنگلون مین اپنے بہائیون اور خاوندون کے ساتھ کام کرتی تہین۔ اب وہ وقت نہین اس لئے ہمین چاہئے۔ کہ مالی خدمت سے فائدہ اوٹہا دین مردون مین کمیٹیان بن رہی ہین۔ مین چاہتی ہون۔ کہ ہم عورتین بھی اس مالی جہاد مین شامل ہون اور ہر روز آٹا گوندھتے وقت صرف ایک لپ آٹا ایک برتن مین رکھدینے سے اس کار خیر کو شروع کرین۔ جن کو خدا نے بہت کچھ دیا ہے وہ دوسری طرح بھی اس سلسلہ کے مسکین یتیم لڑکون کی امداد کرین اور اسلام کی اشاعت مین حصہ لین۔ مگر جو معمولی حیثیت کے خاندان ہین اور غریب ہین ان کو یہ بات گران نہ گذرے گی۔ مگر اس سے بہت سی امداد ماہوار جمع ہوسکتی ہے۔ اب مین دیکھتی ہون کہ کتنی بہنین اس پر عملدرآمد شروع کرتی ہین۔ اس طرح ہر روز ان کے گھر سے خیرات نکل کر امن وعافیت کی پہرہ دار بنے گی۔ یا الٰہی میری اس تحریر مین ایسا اثر دے کہ اس کا غیر معمولی اثر ہو۔ آمین ثم آمین

اپنی بہنون کی خادمہ
خاکسار احمدی خاتون گولیکی ضلع گوجرات
عفی عنہا

عیسائی نجات سے محروم ہین

یون تو عیسائی صاحبان ہرجگہ گلی کوچون مین منادی کرتے

پھرتے ہیں کہ نجات یافتہ گروہ ہمارا ہے اور حقیقی نجات کا ثمرہ کھلانے والا خداوند یسوع مسیح ہے لیکن ان کی کتب مقدسہ پر سرسری نظر کرنے سے یہ امر بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ یہ فرقہ نجات سے بے بہرہ ہے اور غضبناک آتش کا شکار ہوگا۔ دیکھو عبرانیوں ۱۰ باب ۲۶ آیت۔ کیونکہ حق کی پہچان حاصل کرنے کے بعد اگر ہم جان بوجھ کر گناہ کریں تو گناہوں کے عوض کوئی اور قربانی باقی نہیں رہی ہاں عدالت کا ایک ہولناک انتظار اور غضبناک آتش باقی ہے۔ جو مخالفوں کو کھائیگی۔ یعنی بپتسمہ حاصل کر کے کفارے پر ایمان لانا صرف پہلے گناہوں کے واسطے کافی ہو سکتا ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی عیسائی گناہ کا مرتکب ہو تو اس کے واسطے کوئی قربانی باقی نہیں جو اس کے گناہوں کا عوضانہ ہو اگر عیسائی صاحبان کہیں کہ کفارے پر ایمان لانے کے بعد ہم سے گناہ سرزد ہی نہیں ہوتا تو یہ بات سراسر غلط اور باطل ہے جب کہ حضرت داؤد علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے اور عیسائیوں کے خدا کے جدامجد ہونے کے گناہ سے نہ بچ سکا۔ تو یہ بیچارے کیا حیثیت رکھتے ہیں اور پادری فنڈر صاحب اپنی کتاب میزان الحق کے باب فصل ۲ کے صفحہ ۹۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ کوئی شخص بےگناہ نہیں اور اس بات پر مندرجہ ذیل شہادتیں پیش کرتا ہے۔ موسیٰ کی پہلی کتاب کی ۸ فصل ۲۱ آیت میں لکھا ہے۔ آدمی کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے اور زبور ۱۴۳ کی ۲ آیت میں لکھا ہے۔ کہ اپنے بندے سے حساب نہ لے کیونکہ کوئی جاندار تیرے حضور بیگناہ ٹھہر نہیں سکتا اور پہلے یوحنا کی پہلی فصل کی ۸ آیت میں مذکور ہے۔ اگر ہم کہیں کہ بےگناہ ہیں تو اپنے تئیں فریب دیتے ہیں اور سچائی ہم میں نہیں اور رومیوں کے ۳ فصل کی ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۷ - ۱۸ و ۲۳ آیتوں میں لکھا ہے۔ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھنے والا نہیں کوئی خدا کے ڈھونڈھنے والا نہیں سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے ہیں کوئی نیکی کرنیوالا نہیں ایک بھی نہیں اور انہوں نے سلامتی کی راہ نہیں پہچانی اور ان کی نظروں میں خدا کا خوف نہیں اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں اور کتب مقدسہ سے عیسائیوں کا اپنی ماؤں سے زنا کرنا مسطور ہے قرنتیان ا باب ۵ آیت۔ اور خاصکر مسیح علیہ السلام کے حواری بھی تعلیم انجیلی پر عمل نہ کر سکے۔ کسی نے بیٹے کے حق میں کفر کیا اور کسی نے خداوند یسوع چند پیسے رشوت لے کر پکڑ دا دیا۔ اور عیسائیوں سے نمک حرام ہونیکا خطاب حاصل کیا اور اب یہ امر تو بخوبی ثابت ہو گیا کہ کوئی عیسائی گناہ سے بچ نہیں سکتا اور گناہ کرنیوالے کیواسطے کوئی قربانی نہیں۔ جو عیسائیوں کو نجات بخشے۔

سید محمد نذیر حسین شاہ گکھڑیان ضلع سیالکوٹ

المفتی

---

۳۷ ساند رکھنا ۹۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ خالصۃً لوجہ اللہ۔ نسل افزائی کی نیت اگر کوئی ساند چھوڑے۔ تو کیا یہ جائز ہے۔

فرمایا۔ اصل الاشیاء اباحۃ۔ اشیاء کا اصل تو اباحت ہی ہے۔ جنہیں خدا تعالےٰ نے حرام فرمایا وہ حرام ہیں باقی حلال۔ بہت سی باتیں نیت پر موقوف ہیں میرے نزدیک تو یہ جائز بلکہ ثواب کا کام ہے۔ عرض کیا گیا کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ فرمایا۔ میں نے جواب دیتے وقت اسے زیر نظر رکھ لیا ہے۔ وہ تو دیوتوں کے نام پر دیتے یہاں خاص خدا تعالےٰ کے نام پر ہے۔ نسل افزائی ایک ضروری بات ہے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں انعام وغیرہ کو اپنی نعمتوں سے فرمایا ہے۔ سو اس نعمت کا قدر کرنا چاہیئے اور قدر میں نسل کا بڑھانا بھی ہے پس اگر ایسا نہ ہو۔ تو پھر چار پائے کمزور ہوں گے اور دنیا کے کام بخوبی نہ چل سکیں گے اس لئے میرے نزدیک تو حرج کی بات نہیں۔ ہر ایک عمل نیت پر موقوف ہے۔ ایک ہی کام جب کسی غیر اللہ کے نام پر ہو تو حرام اور اگر اللہ کے لئے ہو تو حلال ہو جاتا ہے۔

(نوٹ) یاد رہے کہ ساند کو کسی رسم کی پیروی میں یا پیر یا پیر لکھ کر یا اسکی پشت پر کچھ لاد کر یا تعظیم کے خیال سے یا کسی بیمار کے گرد پھرا کر چھوڑنا حرام اور قطعی حرام ہے (اکمل)

۳۸ نماز میں دُعا ۹۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور! امام اگر اپنی زبان میں (مثلاً اردو میں) باواز بلند دعا مانگتا جائے اور پیچھے آمین کہتے جاویں تو کیا یہ جائز ہے جبکہ حضور کی تعلیم ہے۔ کہ اپنی زبان میں دعائیں نماز میں کر لیا کرو فرمایا۔ دعا کو باواز بلند پڑھنے کی ضرورت کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو فرمایا۔ تضرعاً وخفیۃ۔ اور ودون الجہر من القول۔

عرض کیا کہ قنوت تو پڑھ لیتے ہیں۔ فرمایا ہاں ادعیہ ماثورہ جو قرآن وحدیث میں آچکی ہیں۔ وہ بے شک پڑھ لیجاویں باقی دعائیں جو اپنے ذوق وحال کے مطابق ہیں وہ دل ہی میں پڑھنی چاہئیں۔

۳۹ کنوئیں کو پاک کرنا سوال ہوا۔ کہ یہ جو مسئلہ ہے۔ کہ جب چوہا یا بلی یا مرغی یا بکری یا آدمی کنوئیں میں مرجاویں تو اتنے ڈول پانی نکالنے چاہئیں۔ اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔

پہلے تو ہمارا یہی عمل تھا کہ جب تک رنگ۔ بو مزہ نہ بدلے پانی کو پاک سمجھتے۔

فرمایا۔ ہمارا تو وہی مذہب ہے جو احادیث میں آیا ہے یہ جو حساب ہے کہ اتنے ڈول نکالو اگر فلاں جانور پڑے اور اتنے اگر فلاں پڑے۔ یہ ہمیں تو معلوم نہیں اور نہ اس پر ہمارا عمل ہے۔

عرض کیا گیا۔ کہ حضور نے فرمایا ہے۔ جہاں سُنّت صحیحہ سے پتہ نہ ملے۔ وہاں حنفی فقہ پر عمل کر لو۔

فرمایا:۔ فقہ کی معتبر کتابوں میں بھی کب ایسا تعین ہے۔ ہاں نجات المومنین میں لکھا ہے۔ سو اس میں تو یہ بھی لکھا ہے۔

سر ٹوئے وچ دے کے بیٹھ نماز کرے

کیا اس پر کوئی عمل کرتا ہے اور کیا یہ جائز ہے۔ جب کہ حیض ونفاس کی حالت میں نماز منع ہے۔ پس ایسا ہی یہ مسئلہ بھی سمجھ لو۔

میں تمہیں ایک اصل بتا دیتا ہوں۔ کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ والرجز فاھجر۔ پس جب پانی کی حالت اس قسم کی ہو جائے۔ جس سے صحت کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ تو صاف کر لینا چاہیئے مثلاً پتے پڑ جاویں یا کیڑے وغیرہ (حالانکہ اس پر یہ ملاں نجس ہونے کا فتوے نہیں دیتے) باقی یہ کوئی مقدار مقرر نہیں۔ جب تک رنگ بو و مزہ نجاست سے نہ بدلے وہ پانی پاک ہے۔

(اکمل آف گولیکی)

وصیت نمبر ۱۹۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

مَیں امام الدین ولد مولوی بدرالدین مرحوم ساکن گوئیکی ضلع گوجرات پنجاب بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت آج ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء کو کرتا ہوں

(نوٹ) چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اسجگہ اندراج نہیں کیا۔

۴ - اپنی جائداد کے متعلق میری یہ وصیت ہے۔ کہ اپنی ماہوار تنخواہ سے جو فی الحال عـــــہ ۱۲ ہے دسواں حصہ اور ایسا ہی اپنی زمین کی آمدنی سالانہ جو فی الحال قریباً دو مانی گندم ہے کا دسواں حصہ جب تک زندہ رہوں گا۔ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا اور مختلف مدات میں تقسیم کرنے کے لئے ہدایت کردوں گا۔ اس کے علاوہ میری مملوکہ موجودہ اشیاء مع کتب خانے کے تخمیناً ایک صد سو پانچ روپے کی ہیں۔ ان کے ساتویں حصے کے مبلغ عـــہ ۱۵ روپیہ میں اپنے ذمے لیتا ہوں جو انشاء اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ خود ہی ادا کردیا کروں گا اگر نہ کرسکوں تو میرے ورثا پر لازم ہوگا کہ اسے ادا کریں۔ اور آج کی تاریخ سے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو وہ جائداد اگر از قسم زمین ہو تو اس کی آمدن سالانہ کا عشر اگر کچھ اور ہو تو اس کی قیمت کا عشر میں خود ہی ادا کردیا کروں گا۔

۵ - میرا جنازہ احمدی امام پڑہائے اور میری آرزو ہے کہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں۔ اگر اللہ تعالےٰ نے مجھے توفیق بخشی۔ تو میں نعش کے قادیان پہنچانے کے اخراجات حسب مشورہ مجلس کارپردازان مصالح قبرستان جمع کرادونگا لیکن اگر نہ کراسکوں تو میرے ورثاء پر کچھ جبر نہیں اور نہ جائداد مندرجہ وصیت اس کی ذمہ وار ہے اور خواہ میں مقبرہ بہشتی میں دفن کیا جاؤں یا نہ کیا جاؤں اس وصیت کو اس سے تعلق نہیں یہ محض ابتغاء لوجہ اللہ ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد الموصی

امام الدین بن بدرالدین مرحوم عفی عنہ ساکن گوئیکی ضلع گوجرات

بقلم خود ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء

گواہ شد۔ محمد دین احمدی سندہو بقلم خود

گواہ شد۔ محمد رمضان بقلم خود از گوئیکی

وصیت نمبر ۲۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مَیں احمد دین عمر ۳۵ سال ولد نبی بخش قوم گوجر ساکن کریم پور تحصیل نواں شہر ضلع جالندہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ) چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم ہی اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

۴ - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد جو اس وقت ۳۶ کنال ۲ مرلہ اراضی ہے اس وقت اس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے علاوہ ازیں ایک مکان سکونتی ہے اور ایک حویلی ہے اور ماسوائے ان کے زیور اور مال مویشی بھی ہیں اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں میں آج کی تاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۰۷ء سے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جس کی قیمت (اراضی مذکورہ کی قیمت تین ہزار روپیہ و مکانات سکونتی دو صد روپیہ و حویلی یک صد روپیہ زیورات پچاس روپیہ مال مویشی دو صد روپیہ ہے) ساڑھے ۳۵۵ روپیہ ہوتے ہیں۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس میں رہنے دے۔ غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہو۔ انجمن مذکور کو ہر طرح سے اختیار ہوگا اور کسی وارث کو گو احمدی ہو یا غیر احمدی۔ میری اس وصیت کردہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر بموجب وصیت کردہ جائداد کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے یا کم ہو جائے تو اس کی مالک ہی انجمن ہے اگر کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی یہی وصیت ہے، اس جائداد کے متعلق بھی وقتاً فوقتاً اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد - احمد دین ولد نبی بخش سکنہ کریم پور

گواہ شد۔ رحمت اللہ نمبردار ولد نبی بخش ساکن کریم پور بقلم خود برادر احمد دین

گواہ شد۔ سلیمان ولد نبی بخش احمدی برادر حقیقی سکنہ کریم پور تحصیل نواں شہر ضلع جالندہر۔ ناخواندہ نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ اسمٰعیل ولد نبی بخش احمدی برادر حقیقی سکنہ کریم پور ناخواندہ۔ نشان انگوٹھا

وصیت نمبر ۱۹۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مَیں امیر دین ولد نور الدین قوم کشمیری ساکن گوجرات بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(نوٹ) چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا۔

۴ - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا مکان جو برادرم محمد بخش حقیقی کے ساتھ شترکہ ہے۔ بحصہ نصف جو میرے قبضہ میں مغربی طرف کا ہے اس میں سے دسواں حصہ اور جو میری موت کے بعد ادائے قرض کے نقد ہو اس میں سے دسواں حصہ انجمن مقبرہ بہشتی کو دیا جاوے۔ مکان مذکورہ کے حدود اربعہ یہ ہیں۔ مغرب مکان خدا بخش چپراسی۔ مشرق مسجد بوڑ شاہیاں شمال مکان عمر شاہ۔ جنوب شارع عام

یکم اپریل ۱۹۰۷ء

العبد

امیر الدین ولد نور الدین احمدی ملک بقلم خود

بیٹے کے دستخط

احمد ولد امیر الدین بقلم خود

گواہ شد

نظام الدین عطار بقلم خود

گواہ شد

شیخ محمد ابراہیم ولد قطب الدین گوجرات بقلم خود

گواہ شد

محمد دین ولد میاں جواہر ورق ساز ساکن گجرات بقلم خود

گواہ شد

امیر الدین ولد میاں امام الدین احمدی ساکن گجرات بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

منکہ ارو ڑا ولد منصب دار ذات ارائیں سکنہ محلہ اراضی یعقوب

شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ... مارچ ۱۹۵۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھ دیتا ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(نوٹ) چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا۔

۴۔ میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔ یعنی ہم چار بھائی ہین اراضی اور مکان مشترکہ ہین۔ اراضی چھ گھماؤن ایک مکان جس کی چار کوٹھڑی بمعہ صحن ایک ڈیوڑھی جس کے حدود اربعہ یہ ہین۔ مشرق گلی۔ مغرب مکان نواب خان عمر خان افغان۔ شمال مکان عمر الدین۔ جنوب مکان غلام حسین۔ جس پر ہمارا چارون بھائیون کا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائیداد مین ہمارا کوئی شریک نہین۔ سب آج کی تاریخ سے اس جائیداد کے چہارم حصہ کے حصہ مین سے ۱/۱۰ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت ساڑھے سات سو روپیہ ہے اور اس کا دسوان حصہ پچھتر روپیہ ہوئے اور دو صد روپیہ نقد میرے پاس ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ۔ کل ۹۵ روپیہ ہوا۔ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے۔ انجمن مذکور کا اختیار ہوگا۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے۔ وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو۔ کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہین۔ اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہی ہوگی۔

(۵) مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اگر کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ماسوا جائیداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے۔ مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً اطلاع انجمن مذکور کو دیتا رہون گا۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہان مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے۔ کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ نمبر ۴ اور ۵ مین کیا ہے ہرگز نہین۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالہ کر دون گا۔ جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا۔ اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور ایسا اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے تو دیگر متروکہ جائیداد جسمین یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہو گی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے۔ جو میری روح کی نجات کا باعث ہون گے۔ اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

۸۔ یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین۔ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ کیا گیا ہے درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین دفن پہنچانے کی کوشش کیجاوے۔ اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے۔ البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

۹۔ یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۶ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے ہون۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا۔ بلکہ مجلس کو ہوگا۔ فقط ۲۰ مارچ ۱۹۵۰ء

العبد

اروڑا ولد منصب دار۔ نشان انگوٹھا

العبد۔ منصبدار ولد فضلدین ” ”

العبد۔ عمردین ولد منصبدار ” ”

العبد۔ امام الدین ولد منصبدار نشان انگوٹھا

العبد۔ ہاشم ولد منصبدار ” ”

گواہ شد۔ حسن دین کرم دین ارائین سکنہ محلہ اراضی یعقوب نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ حاکم خان و میر خان افغان ” ”

گواہ شد۔ عمر الدین ولد بوڑا احمدی۔ ذات ارائین ” ” ” ”

وصیت ۲۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین قوم ارائین ساکن پکا گڑھا تحصیل سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

(نوٹ)۔ چونکہ شرط نمبر ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا

۴۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون میرے فوت ہو جانے کے بعد جو کچھ میری متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ صدر انجمن احمدیہ کو ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بابت مین وصیت کرتا ہون کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو سپرد کیا جاوے۔ اور باقی ۹/۱۰ میرے ورثاء ان کو ملے۔ نیز مین عہد کرتا ہون کہ آئندہ مین اپنی زندگی مین ہمیشہ اپنی آمدنی کا دسوان حصہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد مین دیا کرون گا۔ بالفعل میری ماہواری آمدنی مبلغ ۲۰ روپیہ ہے اس کا دسوان حصہ مبلغ ۲ روپیہ سلسلہ عالیہ کی امداد مین دیتا رہونگا

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۵۰ء

العبد

محمد امام الدین ولد منشی نظام الدین قوم ارائین ساکن پکا گڑھا تحصیل و ضلع سیالکوٹ حال محرر جوڈیشل تحصیل ظفروال بقلم خود

گواہ شد

شاہ محمد ولد محمد یار قوم جٹ شاہی ساکن پٹیالہ تحصیل کھاریان ضلع گجرات حال ملازم پولیس سیالکوٹ ہیڈ کانسٹیبل دوم۔ بقلم خود

گواہ شد

محمد حسین وزیر قانونگوئی ظفروال بقلم خود

وصیت ۲۳۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین امام الدین پٹواری لوہ چپ ولد حکم الدین قوم ارائین ساکن قلعہ درشن سنگہ تحصیل بٹالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا

(۴) اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ کہ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۔

اراضی مزروعہ تخمیناً اکیس ۲۱ کنال جس کی قیمت مبلغ اما عہ روپیہ ہے اور مال مویشی قیمتی للعہ اور نقد مبلغ لعہ روپیہ کل جائداد مبلغ صما لعہ روپیہ کی ہے ۔ جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس مین میرا کوئی شریک نہین ۔ آج کی تاریخ سے جائداد مذکور کا ۱/۱۰ حصہ جس کے مبلغ سلعہ روپیہ ہوتے مین ۔ سو حسب ذیل ادا کرون گا ۔ نقد مال مبلغ عہ روپیہ ادا کر دئے ہین اور باقی مبلغ عہ روپیہ عرصہ ایک سال مین بعد اقساط ادا کر دون گا اور خدانخواستہ قبل ازادائے بقیہ مبلغ عہ روپیہ مجھ کو موت آ جاوے ۔ تو میرے ورثا اس کی ادائیگی کے ذمہ دار ہون گے اور اگر آیندہ علاوہ جائداد مذکورہ کے میری وفات کے بعد میری اور جائداد ثابت ہو ۔ تو جائداد پیدا شدہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے ۔ کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ کیا جاوے ۔ فقط

مورخہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۷ء

العبد

امام الدین پٹواری لوہ چپ تحصیل بٹالہ اصلی سکونت قلعہ درشن سنگہ بقلم خود

گواہ شد

عبد العزیز احمدی پٹواری موضع سکھوان بقلم خود

گواہ شد

خیر الدین احمدی ساکن سکھوان بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین خاکسار احمد حسین احمدی ولد شیخ غلام حسین مرحوم قوم شیخ ساکن فرید آباد ضلع دہلی حال تاجر کتب و سٹیشنر امرتسر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون

نوٹ ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا ۔

(۴) اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ میری جائداد اسوقت صرف یہ ہے ۔ اَ ۔ مکان سکونتی کا حصہ واقع قصبہ فرید آباد ضلع دہلی محلہ سیدان جس کی پیمائش زمین وغیرہ مجھے معلوم نہین اور اس کی مکانیت خام اور معمولی ہے ۔ بَ ۔ دکان کا مال یعنی کچھ حصہ کتب کچھ سامان سٹیشنری اور چند الماریان وغیرہ جَ ۔ گھر کا ذاتی اسباب یعنی ظروف صندوق وغیرہ ۔

اس کے علاوہ اور جو کچھ بھی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ خداوند کریم مجھے اپنی زندگی مین عطا فرمائے (یا) بوقت وفات مین اس کا حقدار قرار پاؤن وہ بھی میری اس وصیت کے زیر اثر ہوگی ۔

(۲) میری وفات کے بعد اگر میرے ذمہ کسی قسم کا قرضہ شرعی یا قانونی ثابت ہو سب سے پہلے وہ میرے مال متروکہ سے ادا کیا جاوے ۔

(۳) باقیماندہ کا کم از کم دسوان حصہ خدمت اسلام کیلئے صدر انجمن احمدیہ دار الامان قادیان شریف کے حوالہ کیا جاوے اور اگر میرے ورثا اس کو زیادہ دینے پر راضی ہون تو یہ امر میری خوشی اور میری روح کا موجب ہوگا ۔

(۵) میری بیوی کا اگر وہ بھی بفضلہ احمدی ہو خاص حق زیور اور فالتو اسباب اس وصیت سے علیحدہ ۔ زوجہ موصوفہ کی اپنی ملکیت متصور ہو ۔

(۶) مین نے محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے جنوری سنہ ۱۹۰۷ء سے اپنی آمدنی کا عشر اپنی زندگی مین ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو بھیجنا شروع کر دیا ہے ۔ (خدا تعالیٰ مجھے اس پر تا دم مرگ ثابت قدم رکھے) آمین ۔ یہ میرا فعل جو خالصتہً لوجہ اللہ ہے میری اس وصیت بعد الموت مین کسی طرح مانع و خارج نہ ہوگا ۔

العبد

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی تاجر کتب و سٹیشنر (مینجر رفیق الصحت) ہال بازار امرتسر بقلم خود

نوٹ ۔ وصیت ہذا جب ۱۲ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو بطور خط آمیز تحریری [illegible] وقت اس کے گواہ قاضی اکمل علی نجف گڑھی کے علاوہ جو زوجہ موصی کے حقیقی بھائی مین اور منوز احمدی نہین ہوئے ۔ ڈاکٹر عباد اللہ صاحب احمدی امرتسری اور منشی عبد الحی احمدی سنوری بھی تھے اور گواہان حال حسب ذیل ہین ۔

گواہ شد ۔ حکیم غلام غوث کٹڑہ گھیان امرتسر بقلم خود

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام محمد معہ اہلیہ ۔ منارہ ۔ نور پور ضلع جہلم

مسمات جیونی اہلیہ خدا بخش چک اسکندر ۔ گوجرات

شیخ علی بخش ولد شیخ عمر بخش دوکان محمد معراج بوٹ مرچنٹ انارکلی ۔ لاہور

ابوبکر ابن محمد جمال یوسف مکان منشی روشن الدین محمود ابراہیم انجینئر ۔ کالی چوکی ۔ بمبئی

عبد اللہ احمدی ملازم محکمہ آبادی نہر سرگودہ جہلم

اہلیہ چوہدری نذر محمد صاحب محرر جوڈیشل ڈیرہ غازیخان

مسمات عمر بی بی اہلیہ بہادر بیگ طیوانے تحصیل وضلع گوجرات

زینب بی بی ۔ حسین بی بی دختران 〃 〃 〃

عزیز بیگ 〃 〃 〃

میر نثار علی ۔ محی الدین پور سونگرہ کٹک

بگا ولد مرزا چک اسکندر ۔ گجرات

مسمات زینب زوجہ عبد اللہ 〃 〃

مہدی خان صاحب چھچھ چھان چونترہ اٹک

حمزہ 〃 〃 〃

عباس 〃 〃 〃

سید غلام رسول معہ اہلبیت ۔ گکھڑیان پسرور ۔ سیالکوٹ

[illegible] معہ اہلیہ 〃 〃 〃

[illegible] معہ اہلیہ و پسر 〃 〃 〃

حسین معہ اہلیہ 〃 〃 〃

لسٹ زر

۹ ۔ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۱۹۵ ۔ عبد اللہ صاحب ۔ [illegible]

۱۰ 〃 〃 نمبر ۱۹۶۶ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب سے

۱۲ 〃 〃 نمبر ۳۷۶ ۔ غلام احمد صاحب سے

۱۴ 〃 〃 نمبر ۷۳۵ ۔ منشی گلاب الدین صاحب ۴ر

۱۴ 〃 〃 نمبر ۶۵۴ ۔ منشی ناظر حسین صاحب سے

۱۵ 〃 〃 نمبر ۱۱۲۲ ۔ محمد یار آتشباز ۵ر

۱۶ 〃 〃 نمبر ۱۰۹۲ فضل احمد صاحب عہ

۱۷ 〃 〃 نمبر ۱۲۷۶ محمد بخش صاحب مدرس پر

۱۹ 〃 〃 ۔ محمد رشید صاحب سے

۲۰ 〃 〃 نمبر ۱۲۱۲ اقبال علی غنی سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

مزید رعایت

مکمل ہر چہار جلد

براہین احمدیہ نصف قیمت پر

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو معلوم ہو چکا ہو کہ براہین احمدیہ کس محنت سے دوبارہ لکھوائی گئی ہے اور کیسی عمدہ کاغذ اور خوش نویسی کا انتظام کیا گیا ہو اور ساتھ حضرت اقدس کی سوانحعمری اور فہرست مضامین لگائی گئی ہو اس کی اصل قیمت بغیر جلد ۵ر اور مجلد ۱۲ر ہو۔ بعض کی تحریک سے ایام تعطیلات مدرس میں اس کی قیمت میں خاص رعایت کیگئی تھی یعنی قیمت نصف کر دیگئی۔ بیجلد براہین احمدیہ کی قیمت فی نسخہ مبلغ ۲؎ر کیگئی تھی اور مجلد ۶ر ہے۔ یہ رعایت ۳۰ جون تک تھی مگر چونکہ اس رعایت کا اشتہار پوری طور پر اس عرصہ میں نہیں ہو سکا اسواسطے اس کیلئے ایک ماہ اور بڑھا دیا گیا یعنی ۳۱ جولائی تک

جو درخواست آئیگی اس کو براہین احمدیہ بیجلد ۴ر اور مجلد ۶ر میں دیجاویگی۔ اور اس کے ساتھ درثمین کی قیمت میں بھی رعایت کیگئی ہو یعنی بیجلد درثمین بجائے ۶ر کے صرف ۴ر اور مجلد ۸ر کی بجائے صرف ۶ر میں مل سکیگی۔ درخواستیں جلد آنی چاہئیں کیونکہ رعایتی قیمت والی کتابیں تعداد میں کچھ بہت نہیں۔

ناظم بدر ایجنسی قادیان

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ر

رؤیائے صالحہ | مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان خوابوں کا ذکر جو حضرت مسیح موعودؑ کے وجود باجود کے متعلق ہیں۔ قیمت ۳ر

الوصیۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہو اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

نورالدین | مصنفہ مولانا مولوی حضرت حکیم الامۃ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر پرزور بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

کامن احمدی۔ الٰہ داد والے۔ قیمت ۱ر

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(ہر دو کتب دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمۂ مسیحی ۶ر لغات القرآن ہر دو حصہ یکہزار صفحہ ۴ر)

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمۂ مسیحی کو عام فائدہ کیلئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کرکے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاءاللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں سو افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہو ہر ایک پر لازم ہے کہ قرآن شریف کی طرف خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔

مرزا غلام احمد

الخطبۃ

ضرورت نکاح

(۳) سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۴ سال جنکا اصل وطن کشمیر ہو مگر چونکہ سال ہوئے کہ بغرض تکمیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

(۴) ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس سے بہت محبت اور دلی تعلق ہے دیکھتے ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخباروں کے مناسب جگہ کی تلاش کیجاوے۔ حضرت نے عاجز کو بھی زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

(۵) مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام یعنی معرفت اڈیٹر ہو۔

(۷) میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۳ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ اپنی جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

(۸) میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی۔ میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ۔ مظفرنگر سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے ۔ر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دستان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۱

آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۸ اگست ۱۹۰۷ء

جلد ۶

نمبر ۱۲۲

چہ گویم با تو اسرار جہاد رقادیان بینی

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

فی پرچہ ۲ر

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے راہوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا ۔ اگرچہ کیساہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت عسر اور یسر نعمت وبلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست

آنچہ مارا وحی وایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور وکمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر راست
منکران مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است وخسران وتباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ	عنہ ۲۰
معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	صہ ر
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے	للعہ ر
عام قیمت پیشگی	سے ر
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میان معراج الدین صاحب عمر مہتمم قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الہامی پیشگوئی اور اٹکل بازی میں فرق

قال اللہ تعالیٰ ۔ فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول ۔ یہ بالکل سچ ہے کہ غیب اللہ ہی کے پاس ہے اور وہ اپنے برگزیدہ رسولوں کے سوا اور کسی پر غیب ظاہر نہیں کرتا۔ نادانوں کا یہ اعتراض کہ پھر نجومیوں یا پالیٹیشن لوگوں کی پیشگوئیاں کیا ہوئیں آخر یہ بھی تو آیندہ کی خبریں دیتے ہیں اور بعض دفعہ ویسا ہی ظہور میں بھی آجاتا ہے۔ محض کم فہمی کا نتیجہ ہے کیونکہ یہ غیب نہیں کہلا سکتا اس کی وجہ یہ ہے کہ دراصل نجومیوں سائنس دانوں پالیٹیشنوں کی پیشین گوئیاں غیب نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف چند اصولوں اور قاعدوں کی بنا پر جو مشاہدہ اور تجربہ سے حاصل ہوئے ہیں۔ موجودہ حالت سے آیندہ کی حالت پر قیاس دوڑایا جاتا ہے اور اس طرح یہ ایک علمی نتیجہ ہوتا ہے جو محض قیاسی ہوتا ہے اس میں کوئی تحدی اور یقین نہیں ہوتا بلکہ صحت اور غلطی کے دونوں پہلو موجود ہوتے ہیں مثلاً ہوا بند ہو اور سخت گرمی اور اُمس ہو تو پچھلے مشاہدہ یا تجربہ کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ آندھی آئے گی۔ بارش ہوگی۔ اور اگر ایسا ہو جائے۔ تو یہ غیب گوئی نہیں بلکہ قوانین فطرت کو مشاہدہ کر کے ایک نتیجہ نکالا گیا جو صحیح ہو گیا۔ مگر اس میں غلطی کا بھی امکان ہوتا ہے۔ نتیجہ کبھی صحیح ہوتا ہے کبھی غلط۔ دونو پہلو ہوتے ہیں یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کہ ایک طالب علم ریاضی کے سوال نکالنے میں کچھ باتیں مان کر اور فرض کر کے ان سے قواعد کے رو سے ایک نتیجہ نکالتا ہے مثلاً اربعہ میں تین باتیں معلوم ہوتی ہیں تو چوتھی بات قاعدہ سے معلوم ہو جاتی ہے اس کا نام غیب پر اطلاع پانا ہرگز نہیں رکھا جا سکتا۔ پھر سوال کے جواب نکالنے میں دونو پہلو غلطی اور صحت کے موجود ہوتے ہیں اب ذرا اور وسعت نظر سے کام لو تو طبابت اور ڈاکٹری میں بھی یہی حال ہے ایک ڈاکٹر ایک مریض کو مسہل دیکر بتا دیتا ہے کہ دست آئیں گے اور دست آجاتے ہیں تو یہ غیب نہیں کیونکہ تجربہ سے یہ معلوم کر لیا گیا ہے کہ فلاں دوا سے دست آتے ہیں تو یہ بتلا دینا کہ اس دوا سے دست آئیں گے غیب نہیں یا ایک مریض کو دیکھ کر بتلا دینا کہ وہ شفا یاب ہو جائیگا یا مر جائیگا غیب نہیں کیونکہ آثار اور علامات سے ایک نتیجہ نکالا گیا جو حسن اتفاق سے صحیح ہو گیا مگر بعض دفعہ غلط نتیجہ بھی نکل آتا ہے چنانچہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ جس مریض کو کہا گیا مر جائیگا وہ صحت یاب ہو جاتا ہے اور جسے کہا گیا صحت یاب ہو جائیگا وہ مر جاتا ہے۔ مسہل دیتے ہیں مگر دست نہیں آتے ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اسی لئے کہ غیب کا علم ڈاکٹر کو نہیں ہوتا۔ باریک در باریک اسباب جو مخفی ہوتے ہیں یا آیندہ پیدا ہونیوالے ہوتے ہیں اور وہی اس ڈاکٹر کے لئے غیب کا حکم رکھتے ہیں وہ مریض کی حالت کو بدل دیتے ہیں اور نتیجہ خلاف امید نکل آتا ہے اب غور کی جا رہے کہ جس جگہ غیب آجاتا ہے وہیں طبیب ٹھوکر کھا جاتا ہے جہاں تک اسباب ظاہر ہوتے ہیں وہاں تک تو صحیح نتیجہ نکل آتا ہے مگر جہاں غیب کا رنگ آجاتا ہے اور اسباب مخفی ہوتے ہیں۔ وہیں ایک ڈاکٹر منہ کے بل گرتا ہے۔ اسی طرح ایک پولیٹیشن آدمی ایک قوم کی حالت دیکھ کر حکم لگاتا ہے کہ یہ ترقی کریگی یا تنزل کرے گی مثلاً وہ دیکھتا ہے کہ ایک قوم میں نااتفاقی خودغرضی۔ کاہلی۔ عیش پسندی۔ فسق و فجور حد سے بڑھ گیا ہے تو وہ اس کے لئے ان اسباب سے مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر ایک نتیجہ نکالتا ہے کہ یہ قوم تباہ ہو جائیگی۔ نیست و نابود ہو جائے گی ممکن ہے یہ نتیجہ صحیح نکلے مگر یہ بھی ممکن ہے کہ اس قوم میں کوئی عظیم الشان مصلح پیدا ہو جائے۔ اور وہ قوم میں ایک نئی رُوح پھونک دے اور وہ قوم ترقی کر جائے اور اس طرح نتیجہ غلط ٹھہر جائے اس انقلاب کا پیدا ہونا بھی اس پولیٹیشن کے لئے غیب کا حکم رکھتا ہے اور اسی کی نسبت وہ کچھ نہیں بتلا سکتا۔ ورنہ قوم کی موجودہ حالت سے آیندہ کے لئے قیاس دوڑانا غیب نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح ہیئت داں یا منجم لوگ ہوا۔ آفتاب۔ زمین کی گردش وغیرہ سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ امسال بارش زیادہ ہوگی یا کم وغیرہ وغیرہ یا بعض ستاروں کے سعد اور نحس خواص مان کر ایک قیاسی نتیجہ نکالتے ہیں کہ امسال سختی ہوگی یا آرام جو اکثر غلط ثابت ہوتا ہے تو یہ غیب گوئی نہیں بلکہ صرف حالت موجودہ اور زمین اور ستاروں کی گردش ہواؤں کی رفتار وغیرہ سے مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر ایک نتیجہ نکالا جاتا ہے جو قیاس کیا جاتا ہے کہ صحیح ہوگا مگر بسا اوقات یہ غلط بھی ہو جاتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ بعض اسباب مخفی در مخفی ہوتے ہیں یا آیندہ پیدا ہونیوالے ہوتے ہیں اور وہی ایک سائنس دان یا منجم کے لئے غیب کا حکم رکھتے ہیں اور اس کی ناکامی بوجہ غیب سے لاعلمی پر ایک دلیل بن ٹھہرتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں جب روس اور جاپان کی جنگ ہوئی تو بعض بڑے بڑے پالیٹیشنوں کے خلاف امید جاپان فتحیاب ہو گیا چنانچہ جب بالٹک بیڑہ جاپان کیطرف بڑھا تو ایک اخبار نے جس کو اپنی پولیٹکل رائے پر بڑا ناز ہے اور اس کے ایڈیٹر کو اکثر دوسرے اخباروں کے ایڈیٹر بھی بڑا پولیٹیشن سمجھتے ہیں یہ تحریر کیا کہ بس اب جاپان کے تقدیر کی قیامت آگئی اور بڑے بڑے وجوہات اور دلائل اپنی رائے پر قائم کئے جو نہایت معقول تھے مگر جب بالٹک بیڑے کو شکست فاش ہوئی اور وہ کالعدم ہو گیا تو لگے توجیہیں کرنے۔ کہ ہوا مخالف تھی۔ طوفان کا رُخ بالٹک بیڑے کے مخالف تھا۔ وغیرہ وغیرہ ہم کہتے ہیں کہ یہ سب سچ ہے یہی تو غیب تھا جو اس کی نظر سے پوشیدہ تھا ورنہ موجودہ حالت پر قیاس دوڑا کر نتیجہ تو صحیح نکالا تھا مگر غیب کی کس کو خبر تھی کہ آیندہ نئے اسباب کیا پیدا ہو جائیں گے یہی غیب ہوتا ہے جو اللہ کے پاس ہوتا ہے اور وہ سوائے اپنے رسولوں کے کسی پر ظاہر نہیں کرتا اسی طرح [illegible] نجومیوں کو بھی دیکھا گیا ہے کہ [illegible] اپنی پر دہ پوشی کے لئے بہت سی توجیہیں کر لیا کرتے ہیں [illegible] کلجگ کا زمانہ ہے اس زمانہ کے قوانین بدل گئے۔ اگر جوتش غلط ثابت ہو جائے تو تعجب نہیں کرنا چاہئیے [illegible] باتوں کی آڑ ڈھونڈتے ہیں کیونکہ سچ میں تو وہ جانتے ہیں کہ یہ محض قیاسات ہیں جن کے غلط ہو جانے کا بڑا بھاری احتمال ہے کیونکہ جتنا انسان کمزور اور اس کا علم ناقص ہو اتنا ہی غلطی کا زیادہ احتمال ہے پس موجودہ کیفیت سے آیندہ کی نسبت مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر چند اصولوں اور قاعدوں سے ایک قیاسی نتیجہ نکالنے کا نام غیب گوئی ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔

اب دوسری طرف نظر کرو۔ رسولوں کی پیشگوئیوں کی شان ہی الگ ہے وہاں یہ عالم ہے کہ مشاہدہ اور تجربہ جو کچھ بتا رہا ہے اور اس سے جو ایک عقلمند فیلسوف نتیجہ نکالتا ہے وہ اس کے بالکل خلاف بتاتے ہیں حالت موجودہ سے جو نتیجہ نکلتا ہے اس سے ان کی پیشگوئی کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے بالکل خلاف ہوتا ہے جو انسانی عقل کو بالکل حیران کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے اوپر مجنون کا فتوے لگوا لیتے ہیں اور پھر جو وہ آیندہ کی نسبت خبریں دیتے ہیں اس میں وہ تحدی اور یقین اور اقتدار اور رعب ہوتا ہے کہ ایک دفعہ تو مخالفین کے دل بھی سنکر دہل جاتے ہیں بعد میں چاہے انکار ہی کریں وہ وقت یاد کرو۔ جب ایک بڑے صاحب جبروت و سطوت بادشاہ فرعون مصر کے سامنے ایک مسکین و بیکس انسان نے بڑی تحدی اور یقین کے ساتھ کہا کہ میرا خدا کہتا ہے کہ اگر تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ نہ کر دیگا اور اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیگا تو مع اپنی فوج اور لشکر

(باقی)

کے ہلاک ہوجائیگا۔ کیا دربار کے لوگوں نے اور خود اس بادشاہ نے ٹھٹھا نہیں کیا؟ کہ یہ کیسے پاگلوں کی سی باتیں کرتا ہے۔ مگر تعجب کی بات سنو کہ ویسا ہی ہوا جیسا اس برگزیدہ نے پہلے سے بتلایا تھا۔ پھر وہ وقت بھی یاد کرو کہ عرب کے ایک شہر مکہ میں ایک یتیم و بیکس بے یار و مددگار انسان نے اٹھ کر کہا کہ میرا خدا فرماتا ہے کہ جو شخص میری متابعت کریگا وہی بچایا جائیگا اور جو مخالفت کریگا وہ ہلاک ہوگا اور باوجود اس کے کہ میں ابھی تنہا اور بے یار مددگار ہوں مگر وہ وقت قریب ہے جب ایک بڑی جماعت میرے ساتھ ہوگی اور میں مظفر و منصور ہونگا اور دین اور دنیا کی برکتیں سب میرے قدموں میں ہونگی اور میرے مخالفین باوجود اپنی شان و شوکت کے نیست و نابود ہوجائیں گے جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی اسوقت قوم کے داناؤں نے ٹھٹھے کئے۔ کہ کیسی خلاف قیاس اور خلاف تجربہ و مشاہدہ بات کہی یہانتک کہ مجنون کا خطاب دیا کیونکہ کوئی دنیوی عقلمند حالت موجودہ کو دیکھ کر ایسا نہیں کہہ سکتا پھر ایک مخالفت کا طوفان اٹھایا گیا اور اس تنہا انسان کے نیست و نابود کردینے اور اس کے سلسلہ کو فنا کردینے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا گیا مگر اس خدا کے برگزیدہ کی تحدی بڑھتی چلی گئی جس جس طرح مخالفت کا زور بڑھتا گیا اس اس طرح پیشگوئیوں کی تحدی اور شوکت بھی بڑھتی چلی گئی یہاں تک کہ وہ وقت آگیا کہ خدا کے برگزیدے کو اپنے وطن کو خیرباد کہنا پڑا اگر ایسے نازک لمحہ میں بھی جبکہ چاروں طرف مایوسی کی بھیانک شکل نظر آرہی ہے اور ایک نیا دار فلاسفر اور پالیٹیشن یہ تجویز کرتا ہے کہ خودکشی کرلینے کا وقت ہے اس برگزیدہ کا صدق اور استقامت وہی ہے وہ پر زور تحدی اور یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ میرا خدا مجھے فرماتا ہے کہ میں تجھے پھر اس شہر میں مظفر و منصور واپس لاؤنگا اور میرے دکھ دینے والے ذلیل اور نیست و نابود ہوجائیں گے۔ اللہ اللہ کیا یہ انسان کا کام تھا۔ کیا قیاس یہ کہتا تھا یا کوئی تجربہ اور مشاہدہ یہ نتیجہ نکالتا تھا ہرگز نہیں ہرگز نہیں پھر کیسی عجیب بات ہے کہ وہ باتیں سب پوری ہوئیں ہاں اسی طرح پوری ہوتی ہیں جس طرح اس برگزیدہ نے پیشگوئی کی تھی۔ پھر ہمارے زمانہ کا ایک عجیب واقعہ سنو۔ کہ پنجاب کے ایک گمنام گاؤں قادیان میں سے ایک شخص اٹھا جو نہایت درجہ خلوت پسند تھا اور شہرت سے کوسوں دور بھاگتا تھا اور دنیا کے پرفتن راستوں اور پیچیدہ مشکلات سے بالکل ناواقف تھا ہاں وہ اٹھا اور بولا کہ خدا مجھ سے ہمکلام ہوا اور اس نے مجھے بتایا کہ تو دنیا میں نہایت درجہ شہرت پائیگا اور اگرچہ ابھی اکیلا ہے مگر ایک بڑی جماعت عنقریب تیرے ساتھ ہوگی اور لوگ کثرت سے تیرے پاس آئینگے تو تنگدل نہیں اور تحائف کی کثرت ہوگی اور مخالفین جو تیرے برخلاف منصوبہ بازیاں کریں گے اور تجھے مٹا دینا چاہینگے وہ

ناکام اور نامراد ہوں گے اور تو کامیاب ہوگا چنانچہ اس دعوی کے ساتھ ہی ایک مخالفت کا طوفان اٹھا اور اپنے پرائے سب دشمن ہوگئے اور طرح طرح سے اس بے یار و مددگار مسکین انسان کی مخالفت کی گئی اور اس کے نیست و نابود کرنے میں ناخنوں تک کا زور لگایا گیا اور ایسے وقت بھی آگئے کہ دنیا کے عقلمند کہلانے والوں نے یہ حکم لگا دیا کہ بس اب اس سلسلہ کا خاتمہ ہے مجھے وہ وقت کبھی نہیں بھولیگا جب اس برگزیدہ پر پادریوں نے ایک جھوٹا خون کا مقدمہ بنایا اور ایسا فتنہ برپا کیا کہ مقدمہ کی روئداد پر نظر کرکے ایک شخص نے جو دانا اور صائب الرائے ہونے میں بڑا مشہور تھا مجھ سے کہا کہ بس اب اس سارے سلسلہ کا خاتمہ یقینی ہے مگر دیکھو اس برگزیدہ کی صدق اور استقامت وہی تھی بلکہ جوں جوں مخالفت ترقی کرتی گئی ویسے ویسے اس کی تحدی بھی بڑھتی چلی گئی اور عجیب اور کیسی عجیب بات یہ کہ وہی ہوا جو اس برگزیدہ نے قبل از وقت کہا تھا کیا یہ کوئی مشاہدہ اور تجربہ تھا یا حالت موجودہ سے یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ ایک مسکین انسان جس کے مقابل پر ساری دنیا اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ کامیاب ہوجائیگا۔ نہیں۔ بلکہ عقل اور مشاہدہ اور تجربہ کا فتویٰ تو یہ تھا کہ بس اب خاتمہ ہے کہاں ایک کہاں لاکھوں تعداد۔ ظاہری قوت شوکت۔ امارت دولت دنیوی وجاہت سب اس کے برخلاف تھیں اور نتیجہ ظاہر معلوم ہوتا تھا کہ اس تنہا و بیکس انسان کی ہستی ہی کیا ہے۔ یہ پیشگوئی یا تو مذاق ہے یا مجنون کی بڑ ہے کیونکہ حالت موجودہ سے نتیجہ اس کے خلاف نکلتا تھا یہی تو غیب ہوتا ہے جو مولا کریم سوا اپنے برگزیدہ رسولوں کے کسی کو نہیں دیتا اور لوگوں کا رسول کو مجنون کہنا گویا غیب کے متعلق ان کی لاعلمی پر ایک حجت روشن ہے ورنہ اگر کچھ بھی تھوڑا بہت حالت موجودہ سے قیاس کی دوڑ ہیں لگ سکتی تو وہ مجنون ہرگز نہ کہتے بلکہ قیاس تو اس کے برخلاف چلتا ہے ابھی کی بات ہے کہ ایک ماہر طبقات الارض نے زمین کی حالت کو دیکھ کر حکم لگایا تھا کہ دو سو برس تک کوئی سخت زلزلہ نہیں آئیگا۔ مگر ایک خدا کا رسول بول اٹھا کہ اس کو غیب سے حصہ نہیں بلکہ محض قیاس دوڑاتا ہے۔ آئندہ بہار میں ہی نہایت سخت زلزلہ آئیگا اور عنقریب اور بھی بڑے سخت زلزلے آئیں گے جن میں سے ایک قیامت کا نمونہ ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ بہار میں پھر سخت زلزلہ آیا اور دوسرے ممالک میں بھی سخت زلزلے آئے اور باقی کا ابھی انتظار ہے ایک لڑکے کو پاگل کتے نے کاٹا کسولی پر علاج کرایا گیا۔ ڈاکٹر نے اپنی تسلی کے بعد واپس بھیجدیا۔ مگر پھر بھی آثار ہائیڈروفوبیا

کے پیدا ہوگئے۔ اور حالت ردی ہوگئی۔ ڈاکٹر مذکور کو لکھا گیا تو اس نے نتیجہ یہ نکالا کہ اب بچ نہیں سکتا کوئی علاج نہیں کیونکہ مشاہدہ اور تجربہ یہی کہتا تھا مگر دیکھو خدا کے رسول نے بتلایا کہ نہیں وہ بچ جائیگا اور ایسا ہی ہوا کہ وہ بچ گیا کہاں تک لکھا جاوے صاحبدل کے لئے سینکڑوں نہیں ہزاروں لاکھوں مثالیں موجود ہیں مذکورہ بالا مثالوں میں نتیجہ جو مشاہدہ اور تجربہ کی بنا پر نکالا گیا غلط ہوگیا کیونکہ غیب کا علم نہ تھا۔ البتہ اللہ نے اپنے رسول کو اس غیب کا علم دیدیا پس غیب اس کا نام ہے نہ کہ چند مفروضات کی بنا پر قیاس دوڑانے کا نام غیب ہے جس طرح نجومی یا جوتشی چند مفروضات سے نتیجہ نکالا کرتے ہیں نادان لوگ اسے غیب سمجھا کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ کثرت سے غلطیاں ہوتی ہیں کیونکہ بعض ستاروں کی گردش اور دنیا کے واقعات کو بالمقابل مشاہدہ کرکے اور ان کے درمیان تعلق فرض کرکے یا دیگر طریقوں سے بعض قاعدے بنالئے گئے ہیں یا فرض کرلئے گئے ہیں اور ان کے مختلف مقامات کو سعد اور نحس قرار دے لیا گیا ہے۔ (یہ کہاں تک صحیح ہے یا غلط اور کہ اس کی اغویت پر یا صحت جدید سائنس نے کیا روشنی ڈالی ہے یہ ایک جدا امر ہے جو اس وقت ہماری بحث سے خارج ہے) اور ریاضی کے سوال کی طرح انہی مفروضات سے ایک نتیجہ نکالا جاتا ہے جو کسی ملک کی نسبت ہوتا ہے یا کسی شخص کی نسبت۔ مگر وہ بالکل ایک قیاسی امر ہوتا ہے جس میں غلطی اور صحت کے دونو پہلو موجود ہوتے ہیں بلکہ غلطی کا کثرت سے احتمال ہوتا ہے۔ پھر چالاکی کو بھی بہت کچھ دخل ہوتا ہے۔ مثلاً فلاں شخص کو کچھ خوشی پیش آئیگی یا کچھ تکلیف پہونچیگی۔ اسی قسم کے اور فقرے ہوتے ہیں جو بالکل گول مول اور ہر ایک پہلو سے مڑسکتے ہیں تاکہ پردہ رہ جائے کون شخص ہے جس کو خوشی یا غم پیش نہیں یہ تو لازم بشریت ہیں برخلاف اس کے رسولوں کی پیشگوئیاں کثرت سے ایسی ہوتی ہیں جو بالکل صاف اور کھلا کھلا غیب اپنے اندر رکھتی ہیں اور اس میں تحدی اور شوکت ہوتی ہے چونکہ نجومی زمین کا فرزند ہوتا ہے اس لئے ہزاروں باتوں میں سے اگر ایک قیاس بھی اس کا صحیح نکل گیا جو بزدلی سے اس نے قبل از وقت اچھی طرح مشتہر بھی نہ کیا تھا۔ تو شیلان کی چڑھ مچ جاتی ہے اور وہ اپنے چیلوں چانٹوں کو لیکر ساری دنیا میں اس کو مشتہر کراتا ہے اور اس کے چیلے بڑی تعریفیں کرتے اور بغلیں بجاتے پھرتے ہیں مگر رسول چونکہ آسمانی ہوتا ہے اور حق کے ساتھ دنیا کو دشمنی ہوتی ہے اس کی ہزاروں صاف صاف پیشگوئیوں کو جو کھلا کھلا غیب اپنے اندر رکھتی

ہین۔ نظرانداز کر دیتے ہین اور توجیہین کرتے ہین یہ کیسی بے حیائی ہے۔ یہان یہ بھی عجیب لطیفہ ہے کہ نجومی تو ایک شخص کی نسبت صرف قیاسی طور پر گول مول لفظون میں کسی خوشی یا غم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ مگر رسول ایک ہی شخص کی نسبت یقین اور تحدی کے ساتھ ایک ہی وقت مین خوشی اور غم اور سختی اور نرمی اور ثواب اور عذاب کی پیشگوئی کرتا ہے۔ وہ ایک ہی شخص کے لئے ایک ہی وقت مین بشیر بھی ہوتا ہے اور نذیر بھی۔ وہ کہتا ہے۔ میری اطاعت کرو۔ تا تم عذاب سے بچ جاؤ اور فضل کے وارث بنو اب دیکھو کہ یہان سعد اور نحس سب کچھ کالعدم ہو گیا اور نجوم کا بت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا بس سعادت اسی مین ہے۔ کہ رسول کی اطاعت کی جائے اور نحوست یہی ہے۔ کہ اس کی مخالفت کی جائے نہ وقت اور نہ مقام اور نہ ستارہ اور کسی برج کا کوئی اثر باقی رہگیا رسولون کا وجود بھی عجیب بت شکن وجود ہوتا ہے ایک ایک حربہ سے کئی کئی بُت ٹوٹتے ہین اور اگر ان نجوم والے بُت کا پُجاری کوئی نجومی یا جوتشی ہے جو اپنے بُت کی حمایت کرنا چاہتا ہے تو خدا کے رسول کے مقابل پر کھڑا ہو کر اپنے اس بُت سے دریافت کرکے پیشگوئی کرے تاکہ سعادت اور نحوست کا تماشہ سب دنیا کو نظر آ جائے اور حق اور باطل کا فیصلہ ہو جائے ورنہ شیر کا جھوٹا کھانے کو تو گیدڑ اور لومڑ بہت سے بعد مین اکٹھے ہو جاتے ہین۔ جب خدا کے رسول کی پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے تو ایک گیدڑ صفت اور لومڑ طینت نجومی بھی کہہ اٹھتا ہے کہ ہمنے بھی پیشگوئی کی تھی اور اس طرح خدا کے شیر کا جھوٹا کھانے کے لئے لپکتا ہے یہ کیسی بے حیائی ہے جب خدا کے رسول نے پیشگوئی کی تھی اُس وقت وہ کہان مرگیا تھا۔ کیون نہین ویسی ہی دلیری سے اس نے پیشگوئی شائع کرا دی تھی مگر نہین یہ وہی شیر کے شکار پر لومڑون کے جمع ہونے کی مثال ہے۔

رسولون کی شاذ و نادر اجتہادی غلطی پر اعتراض کرنا نادانون کا کام ہے۔ اول تو اجتہاد کو نفس پیشگوئی سے کوئی تعلق نہین۔ دوم ایسی شاذ و نادر اجتہادی غلطی کسی معمولی درجہ کی پیشگوئی کی تفصیل مین ہوتی ہے ورنہ عظیم الشان پیشین گوئیون کی تفصیل مین جن پر دعوے کی بنا ہوتی ہے اجتہادی غلطیان ہرگز ہرگز نہین ہوتین۔ سوم ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے پھر اگر کسی معمولی درجہ کی پیشگوئی کی تفصیل مین اجتہادی طور پر غلطی ہوگئی تو یہ بات تو بدرجۂ اولی ثابت کرتی ہے۔ کہ غیب سوا خدا کے کسی کے پاس نہین۔ انسان کا کام نہین کہ غیب بیان کرے۔ کیونکہ پیشگوئی تو الہام کے الفاظ کے مطابق پوری ہو جاتی ہے۔ مگر اس کے پورا ہونے کی مفصل کیفیت قبل از وقت خود ملہم کو بھی معلوم نہ تھی اور اس طرح اجتہادی طور سے اس کی تفصیل کرنے مین غلطی ہوگئی۔ اس صورت مین پیشگوئی کی مفصل کیفیت خود ملہم کے لئے بھی غیب کا حکم رکھتی تھی اور جب تک خود اللہ تعالیٰ ہی غیب نہ کھولے رسول کو بھی علم نہین ہوتا۔ ورنہ رسول جو کثرت سے غیب کی پیشگوئیان کرتے ہین اگر انسانی قدرت مین غیب ہوتا۔ تو ہرگز اجتہادی غلطی نہ کرتے یہ اسی لئے ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ غیب صرف اللہ کے پاس ہے اور جو کچھ رسول تبلاتے ہین یہ غیب منجانب اللہ ہے جو ان کو اللہ نے بتایا ہے ورنہ ان کو خود غیب کا کوئی علم نہین اور یہ کہ غیب بتلانا انسانی قدرت سے باہر ہے۔ گو انسانی فطرت کیسی ہی ترقی کیون نہ کر جائے اور کیسا ہی کمال کیون نہ پیدا کرلے اور اس طرح ایک قادر مقتدر عالم الغیب ہستی کا وجود ثابت ہوتا ہے اور سعید انسان کی رُوح معرفت مین ترقی کرتی ہے پس جہان رسولون سے اجتہادی غلطی ہوتی ہے دراصل وہ ایک ایسا لطیف غیب در غیب ہوتا ہے۔ کہ خود رسولون کے لئے بھی اس کی مفصل کیفیت غیب کا حکم رکھتی ہے اور اس طرح وہ پیشگوئی جب مطابق الہام کے ایک نئے رنگ کی کیفیت مین پوری ہوتی ہے جس کا وہم و گمان بھی نہ تھا تو پھر وہ ایک عظیم الشان نشان ٹھہرتی ہے کیونکہ یہ دوہرا غیب ہوتا ہے جو اپنے موقعہ پر کھلتا ہے اس لئے اجتہادی غلطی کا ہونا خدا تعالیٰ کی ہستی اور پیشگوئی کی عظمت کے متعلق ترقی ایمان کا باعث ہونا چاہیئے نہ کہ جائے اعتراض۔ ہان جب تک خدا ہی کا فضل نہ ہو چشم بصیرت وا نہین۔ ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر

راقم۔ احمدؑ کے در کا ایک غلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۸ اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

یکم اگست ۱۹۰۷ء - ۱ - رَبِّ اجْعَلْنِی غَالِباً عَلٰی غَیْرِی

ترجمہ - اے میرے رب مجھے میرے غیر پہ غالب کر

۲ - میری فتح -

۳ - اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً

ترجمہ - مین اپنی فوجون سمیت تیرے پاس اچانک آونگا۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خدا بخش ولد فتح علی ساکن بریانوالی ڈاکخانہ گنہاریان گوجرات || برکت علی ولد جیون شاہ شکار ماچھیان ضلع گورداسپور

المفتی

۷۹ مرشد کو سجدہ کرنا ناجائز - ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔

ایک شخص حضرت کی خدمت میں آیا۔ اس نے سر نیچے جھکا کر آپ کے پاؤں پر رکھنا چاہا۔ حضرت نے ہاتھ کے ساتھ اس کے سر کو ہٹایا اور فرمایا یہ طریق جائز نہیں۔ السلام علیکم کہنا اور مصافحہ کرنا چاہیئے۔

۸۰ دوکانداری کے مشکلات - اگست ۱۹۰۷ء۔

ایک شخص نے عرض کی کہ میں ایک گاؤں میں دکان پر گڑ شکر بیچتا ہوں۔ بعض دفعہ لڑکے یا زمینداروں کے مزدور اور خادم چاکر کپاس یا گندم یا ایسی شے لاتے ہیں اور اس کے عوض میں سودا لے جاتے ہیں جیسا کہ دیہات میں عموماً دستور ہوتا ہے لیکن بعض لڑکے یا چاکر مالک سے چوری ایسی شے لاتے ہیں۔ کیا اس صورت میں ان کو سودا دینا جائز ہے یا کہ نہیں۔

فرمایا۔ جب کسی شے کے متعلق یقین ہو۔ کہ یہ مال مسروقہ ہے۔ تو پھر اس کا لینا جائز نہیں۔ لیکن خواہ مخواہ اپنے آپ کو بدظنی میں ڈالنا امر فاسد ہے۔ ایسی باتوں میں تفتیش کرنا اور خواہ مخواہ لوگوں کو چور ثابت کرنے کی کوشش کرنا دوکاندار کا کام نہیں۔ اگر دوکاندار ایسی تحقیقاتیں کرنے لگے گا۔ تو پھر دوکانداری کس وقت کریگا ہر ایک کے واسطے تفتیش کرنا منع ہے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالے نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا۔ کہ گائے ذبح کرو۔ بہتر تھا کہ ایک گائے پکڑ کر ذبح کر دیتے۔ حکم کی تعمیل ہو جاتی۔ انہوں نے خواہ مخواہ اور باتیں پوچھنی شروع کیں کہ وہ کیسی گائے ہے اور کیسا رنگ ہے اور اس طرح کے سوال کر کے اپنے آپ کو اور وقت میں ڈالدیا۔ بہت مسائل پوچھتے رہنا اور باریکیاں نکالتے رہنا اچھا نہیں ہوتا۔

۸۱ گزشتہ بزرگوں کو ثواب - اگست ۱۹۰۷ء

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ اگر کوئی شخص حضرت سید عبد القادر کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر کھانا پکا کر کھلا دے۔ تو کیا یہ جائز ہے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ طعام کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔ گزشتہ بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی خاطر اگر طعام پکا کر کھلایا جاوے۔ تو یہ جائز ہے لیکن ہر ایک امر نیت پر موقوف ہے۔ اگر کوئی شخص اس طرح کے کھانے کیواسطے کوئی خاص تاریخ مقرر کرے اور ایسا کھانا کھلانے کو اپنے لئے قاضی الحاجات خیال کرے۔ تو یہ ایک بت ہے اور ایسے کھانے کا لینا دینا سب حرام ہے۔ اور شرک میں داخل ہے پھر تاریخ کے تعین میں بھی نیت کا دیکھنا ہی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص ملازم ہے اور اسے مثلاً جمعہ کے دن ہی رخصت مل سکتی ہے تو حرج نہیں کہ وہ اپنے ایسے کاموں کیواسطے جمعہ کا دن مقرر کرے۔ غرض جب تک کوئی ایسا فعل نہ ہو جس میں شرک پایا جائے۔ صرف کسی کو ثواب پہنچانے کی خاطر طعام کھلانا جائز ہے۔

۸۲ ادب اوراق قرآن شریف - ایک شخص نے عرض کی کہ قرآن شریف کے بوسیدہ اوراق کو اگر بے ادبی سے بچانے کیواسطے جلا دیا جائے تو کیا جائز ہے۔

فرمایا۔ جائز ہے حضرت عثمان نے بھی بعض اوراق جلائے تھے۔ نیت پر موقوف ہے۔

میں نے خود نشان دیکھا

نوازش فرمائے من منیجر اخبار بدر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اگر آپ مناسب سمجھیں تو اخبار بدر میں مضمون ذیل درج فرما دیجیئگا۔ میرا لڑکا محمد عطاء الرحمن آنحضرت اقدس سے کامل محبت اور اخلاص رکھتے ہیں۔ اس دفعہ اس نے جب کلکتہ میں بی۔ اے۔ کا امتحان دیکر مکان آیا۔ تو بندہ نے مرشدنا و ہادینا جناب امام الزمان کی خدمت اقدس میں ان کے امتحان کی کامیابی کے بارہ میں دعا کیواسطے درخواست کیا تھا۔ انغلب کہ ضرور بالضرور آنحضرت اقدس نے دعا کی ہوگی۔ کیونکہ اسی وقت ان کی کامیابی ایک عجیب و غریب بشارت سے ظہور پذیر ہوئی۔ ہمنے اندازاً دس تاریخ اپریل گذشتہ کو حضرت کی خدمت میں خط روانہ کر دیا تھا جو غالباً چودہ۱۴ خواہ پندرہ۱۵ تاریخ کو وہاں پہونچا ہوگا اور ضرور اسی تاریخ کو غالباً دعا ہوئی ہوگی کیونکہ پندرہ کی شب کو میرے لڑکے محمد عطاء الرحمن کو خواب میں بشارت دیگئی اور ساتھ ان کو **یوم السبت** بتلا دیا گیا۔ بعد از بیداری خواب ہمارا لڑکا **یوم السبت** کا منتظر رہا اور سنیچر روز کا تذکرہ کرتا رہا۔ چنانچہ بفضل خداوند بزرگ اور بطفیل آنحضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام دو چار ہی روز کے اندر عین یوم السبت یعنے سنیچر ہی کے روز میرے لڑکے کی کامیابی کے تین عدد ٹیلیگراف میرے لڑکے کے نام سے کلکتہ اور گومبی وغیرہ جگہ سے موصول ہوئے۔ واقعی امر یہ ہے۔ مجھ کو اس کے اس امتحان سے اس قدر خوشی حاصل نہیں ہوئی جس قدر خوشی کہ آنحضرت اقدس کی اجابت دعا اور عجیب و غریب بشارت بتعین روز سنیچر (یوم السبت) سے ہم لوگوں کو حاصل ہوئی ؂

بہار من مژدہ گر جان فشانم رواست

الراقم۔ خاکسار محمد ابراہیم احمدی عفی اللہ عنہ خریدار ۱۳۴۲

دعا مدد برادر محمد شفیع اپنے بیمار چچا کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ برادر محمد عبد الرحمن صاحب ڈیرہ دون سے اپنی بیمار چشم خوشدامن صاحبہ کیواسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہلبیت بخیر و عافیت ہیں

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بھی اسی جگہ ہیں۔ احباب جو خط ان کے نام لکھیں وہ قادیان کے پتہ پر ہی آنا چاہیئے۔

عرب صاحب سید عبد الحی شادی کر کے پٹیالہ سے واپس قادیان آگئے اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور منشی عبد الغنی صاحب اور ان کے برادروں کو خدا جزائے خیر دے کہ انہوں نے محض دینی فوائد کو مدنظر رکھ کر اپنی ہمشیرہ کا نکاح عرب صاحب موصوف سے کر دیا۔

اس ہفتہ میں شیخ رحمت اللہ صاحب لاہوری اور دیگر احباب مختلف مقامات سے قادیان میں تشریف لائے۔

عصمت انبیاء اور غلامی۔ ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کا رخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع

دشنام گو آریہ کا کیا حال ہوا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آریہ کا گالی دینا

ایبٹ آباد میں دھنی رام آریہ بزاز دوکاندار صدر بازار جو پریزیڈنٹ یہاں کے آریہ سماج کا بھی رہ چکا ہے نے چند روز ہوئے کہ بوقت صبح ۸ بجے کے قریب اپنی دوکان پر ایک دودھ فروش سے دودھ لیتے وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالیں۔ ہم یہاں ان الفاظ دشنام کو لکھہ کر اس تحریر کو ناپاک نہیں کرنا چاہتے۔ اہل اسلام ایبٹ آباد نے بعدالت جناب ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ بمقام نتھیا گلی استغاثہ بزیر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کا دائر کیا۔

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے ملزم کو طلب کیا اور باندیشۂ فساد ملزم کو تخمیناً ایک ماہ تک نتھیا گلی رکھا۔ آخر شہادت قلمبند کرنے کے بعد اور مقامی تحقیقات ہو چکنے کے بعد صاحب ممدوح نے سرحدی کارروائی کرنی مصلحت وقت خیال فرما کر رپورٹ برخلاف ملزم بحضور والاجناب چیف کمشنر صاحب صوبہ سرحدی ملزم کے اخراج از ضلع کی کر دی۔

جناب چیف کمشنر صاحب بہادر کی خدمت میں اہل اسلام ایبٹ آباد نے میموریل بھیجا۔ جس پر صاحب ممدوح نے امام مسجد صدر مسجد ایبٹ آباد کے نام پروانہ پسندیدگی کارروائی و طریق عمل اہل اسلام کا اظہار فرما کر انصاف کرنیکا وعدہ دلایا۔ اور امام مسجد نے سب اہل اسلام کے جوش کو وعظ شفقت سے فرو کرنے کی کوشش کی جس میں بہت کامیابی ہوئی ورنہ اس سرحدی ضلع میں احتمال نقض امن کا تھا۔ آخر جناب چیف کمشنر صاحب بہادر نے پریزیڈنٹ آریہ سماج کو ایک سال کے لئے ضلع سے خارج کر دیا۔

یہ واقعہ آریوں کی روش اور طریق عمل پر پوری روشنی ڈال رہا ہے کہ وہ کس طرح مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہیں اور بجائے امن اور صلح کے ساتھہ زندگی بسر کرنے کے نفاق اور دشمنی کا بیج بو رہے ہیں۔ ابھی لاہور کے چند اکابر کے نام جو دشنام سے پر خطوط پہونچے تھے وہ بات فراموش نہیں ہوئی تھی۔ کہ یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آریہ آئندہ سمجھہ سے کام لیں گے اور خواہ مخواہ مسلمانوں کی دل آزاری کے خیال سے آئندہ باز آجاوینگے

اس مقدمہ میں بھی ملزم نے بالمقابل استغاثہ چند شرفاء ایبٹ آباد پر . . . . . دائر کیا کہ اس وقوعہ کے وقت وہ اس کی دوکان پر حملہ کر کے گئے۔ جس کو صاحب ضلع نے پڑھتے ہی جھوٹا خیال کر کے داخل دفتر کر دیا

کیا آریہ سماج کے پریزیڈنٹ نے جھوٹ کا یہی نمونہ پیش کرنا تھا اور اپنے اصولوں پر جن پر کہ ان کو بڑا ناز ہے یہی عملی نمونہ سچ کے اختیار کرنے کا دکھلانا تھا اگر پریزیڈنٹ کی راستبازی کا یہ نمونہ ہے جو اس نے دکھلایا تو عام ممبران کا کیا کہنا۔

ایک انصاف پسند از ایبٹ آباد

چکڑالوی نامرادی

چکڑالوی ملاں کے حصہ میں ہر طرف سے ناکامی اور نامرادی ہی لگی ہوئی ہے اور جو ایک آدھ بدقسمت بھولا بھٹکا اس کے ساتھہ شامل ہوتا ہے اسے بھی وہی کچھہ دیکھنا پڑتا ہے۔ سینکڑوں لوگ مساجد اور معبد بناتے ہیں۔ کسی کے واسطے کبھی کوئی روک ٹوک نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ مذہبی معاملہ ہے گورنمنٹ اس میں مداخلت نہیں دیتی لیکن چکڑالوی ملاں کے سر پر ایسا نحوست کا بھوت سوار ہے۔ کہ اس نے اپنے دو چار ساتھیوں کے ساتھہ اپنی ایک مسجد بنانی چاہی تھی محلہ والوں کی شکائیت پر سرکار نے وہ بھی روک دی چنانچہ ایک اخبار نویس لکھتا ہے۔

تعمیر مسجد کی ممانعت

لاہور میں ایک مذہبی تنازعہ کا مقدمہ حال میں فیصل ہوا ہے جس میں اکثر اسلامی انجمنوں اور بے شمار مسلمان باشندگان لاہور کو بیحد دلچسپی تھی۔

مسٹر ہانٹ پریسیڈنٹ لاہور میونسپلٹی و ڈپٹی کمشنر لاہور نے نہائیت دوراندیشی کو کام میں لا کر اس کا فیصلہ کیا بات یہ تھی۔ کہ شیخ محمد چٹھو نے بازار شیرانوالہ میں ایک مسجد تعمیر کرنے کی اجازت طلب کی تھی یہ مسجد مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے فرقہ کے لئے بننے والی تھی جو اپنے تئیں اہل قرآن کہتے ہیں اور جن کے عقائد دیگر فرقہ ہائے اسلام سے مختلف ہیں۔ شہر کے جس حصہ میں مجوزہ مسجد کے بنانے کا ارادہ تھا وہاں اہل قرآن کی آبادی بہت کم ہے اور محلہ کے باقی تمام مسلمان ان کے سخت مخالف تھے مسٹر ہانٹ نے ہر قوم کے مذہبی حقوق کی آزادی کے سوال پر غور کر کے یہ مناسب سمجھا کہ اس معاملہ میں کثرت رائے کی خواہشات کا لحاظ کرنا چاہیئے۔ اگر اس طرح میں اہل قرآن کی مسجد تعمیر ہوئی تو روز جھگڑے اور فساد رہا کرینگے اس لئے درخواست تعمیر مسجد نامنظور کی گئی۔

بدر خواتین

۱۴۔ فروری کے بدر میں میری مخدومہ ص۔ ب۔ احمدی خاتون قادیان نے ایک مختصر مضمون میں اپنی بہنوں کو تعلیم دینی و دنیوی کی طرف توجہ دلائی تھی یہ مضمون اس قابل تھا۔ کہ میری مخدومہ اس کو آئندہ حسب وعدہ نیز اس کی ضرورت کو زیادہ تفصیل سے اور تواریخ اسلام سے اور ضرورت کو تجربات سے ثابت کر کے دکھلائیں بے ادبی معاف۔ صرف اس قدر کافی نہیں کہ ہمارے عبدالحی کے ابا کو اپنی والدہ ماجدہ سے مسائل پنجابی کے شعروں میں یاد ہیں۔

ا۔ بلکہ محترمہ فاضلہ کو یہ تبلانا چاہیئے تھا کہ مسلمان خواتین کو علم کی ضرورت اس لئے ضروری ہے۔

ب۔ علم دینی یا دنیاوی۔ علم دینی کس قدر اور دنیاوی کس قدر۔

ج۔ مسلمان خواتین نے علم دینی میں کیا کیا کمالات حاصل کئے اور ان کے نام اور مختصر حالت۔

د۔ موجودہ زمانہ میں کس قدر تعلیم نسوان کی ہم کو ضرورت ہے۔

چونکہ تعلیم نسوان کا مسئلہ مدت سے مدبران قوم کے زیر بحث ہے۔ اور اس بحث کا مدار امورات بالا کے فیصلہ نہ ہونے سے زیر بحث چلا آتا ہے۔ مجھے اس لئے ادب سے گذارش کرنا پڑا۔ کہ ہماری محترم بزرگ ص۔ ب۔ جنسے مجھے نیاز حاصل ہو چکا ہے۔ ایک بزرگ خاتینوں میں سے ہیں اس مسئلہ کو وضاحت سے بپابندی قال اللہ و قال الرسول آئندہ کسی اشاعت میں درج فرما کر ممنون فرماوینگی۔

راقمہ

ز۔ ج۔ احمدی از راولپنڈی

اطلاع

اخبار بدر جس رفتار سے وقت پر حاضر ہو کر احباب کی خدمت بجا لاتا رہا ہے وہ آپ صاحبان پر روشن ہے۔ اب روپیہ کی سخت ضرورت ہے جن احباب نے اخبار کی قیمت تاحال ارسال نہیں فرمائی ان کے نام وی پی کئے جاوینگے ہمیں ایسے موقعہ پر وی پی وصول کر کے مشکور فرماویں اور واپس کر کے زیادہ زیر بار نہ کریں۔ منیجر

حقیقۃ الوحی

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے ایک خط میں جو حضرت کے نام ہے۔ تحریر فرماتے ہیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ غلام پچھلے دنوں حقیقۃ الوحی پڑھنے میں مصروف رہا۔ قریباً ۱۵ یا ۲۰ روز میں ختم کی اور بفضل خدا خوب غور سے پڑھا۔ عجیب عجیب اسرار معرفت کے پڑھے اور نئے نئے نشانوں سے نہایت ایمان تازہ ہوا۔ مخالفوں پر حضور کی طرف سے حجت بوجہ اولی تمام کی گئی۔ اب بھی اگر نہ مانیں۔ تو مثل چمگادڑ کے ہیں کہ روز روشن میں بھی آفتاب کو نہیں دیکھتے۔ حضور کی طرف سے تو دلائل بینہ اور براہین قاطعہ کا آفتاب چڑھ گیا ہے۔ اب سوائے ہٹ دھرمی اور تعصب کے مخالف مولویوں کے ہاتھ میں کچھ نہیں نشانات کی بارش ہو رہی ہے۔ اگر تھوڑا سا بھی صاحب ذوق اور ایمان شخص ہو تو اس کے لئے نشانات الٰہیہ کا ایک سمندر ہے جو حضور کے ہاتھ پر بہ رہا ہے۔ مگر اصل یہی ہے کہ ان مخالف مولویوں کی فطرتیں جوش تعصب اور جہالت سے مسخ ہو گئی ہیں۔ ورنہ صاحب ذوق و ایمان کے لئے تو کافی نشانات سے بھی زیادہ ہیں۔

پورا پتہ بتاؤ

ایک روپیہ مسمی عبد اللہ نے بنام مقبرہ روانہ کیا ہے۔ چونکہ عبد اللہ متعدد ہیں کوپن میں کوئی تعین نہیں کی لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ مرسل اپنا پتہ معہ سکونت و ولدیت کے بنام نائب ناظم مقبرہ روانہ فرما دیویں ابھی وہ ایک روپیہ بمد امانت دفتر میں جمع ہے۔ حررہ یکم اگست ۱۹۰۷ء

ناظم مقبرہ بہشتی

نہ چھوڑیں نہ چھوڑیں گے کبھی اسلام کا دامن

بیشک دنیا بھر میں منبع صداقت مخزن شرافت بندے کو خدا سے ملانیوالا دنیا اور عاقبت کے وسایل بہبودی تبلانے والا اسلام کے سوا اور کوئی مذہب نہیں ہے۔ ایک بار آفتاب اسلام کا پرتو جس ظلمت کدہ پر پڑا۔ پھر تا قیامت وہاں شرک اور کفر کی سیاہی جاگزین نہ ہو گی جس شخص کے دل میں اسلام کا چراغ روشن ہو گیا اگر تمام دنیا مل کر اسے بجھانے کی کوشش کرے مگر اس کی روشنی میں کسی قسم کا تغیر پیدا نہ ہو گا۔ اس وقت معزز ناظرین کے پیش نظر روسی حکومت کا ایک تازہ واقعہ کہتے ہیں کہ وہاں اسلام کس طرح اپنی نورانی شعاعیں پھیلاتا ہے۔ روس کا مشہور اخبار الوقت رقمطراز ہے۔ کہ ممالک روس کے ایک بڑے پادری صاحب غروسف نامی ایک عرصہ سے اسلامی کتابوں کا مطالعہ کیا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ ان کے آئینہ قلب سے زنگ تثلیث دور ہوتا گیا یہاں تک آپ ایک روز علانیہ مسلمان ہو گئے۔ اور آپ کے مسلمان ہوتے ہی اور کئی سو عیسائی بھی مشرف باسلام ہو گئے آپکے اسلام لانے سے روسی پادریوں میں بڑی گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ کیونکہ آپ کو تمام پادریوں میں خاص امتیاز اور شہرت حاصل تھی اور کوئی بھی علم و قابلیت میں آپکے ہم پلہ نہ تھا۔ مشرف باسلام ہونے کے بعد حکومت روسیہ کے نام آپ نے عرضیہ روانہ کیا تھا۔ کہ آیندہ سے مجھے مسلمانوں میں شمار کیا جاوے۔ دشمن اسلام حکومت روسیہ آپ کی اس درخواست سے بہت سخت برہم ہوئی اور پادری صاحب کو بلا کر جیل میں کر دیا۔ ساتھ ہی اس کے روسی پادری نہایت ہی زور روں سے یہ کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح غروسف صاحب دوبارہ جامۂ تثلیث پہن لیں مگر آپ سد سکندری کی طرح اسلام پر قایم ہیں اور آپ کا بیان ہے۔ کہ مجھے دنیاوی تکلیفوں کا کچھ خیال نہیں ہے۔ میں نے ایسی شاہراہ ہدایت پائی ہے۔ کہ کسی طرح اس سے ہٹ نہیں سکتا۔ سبحان اللہ آفرین ہے آپ کی عالی ہمتی پر اور روسی طرز عمل بلاشبہ لائق نفرین ہے۔ (سلطان الاخبار)

اپنی آنکھ کا شہتیر تو دیکھو

چند روز ہوئے کوننگ مینس کرسچین ایسوسی ایشن کلکتہ کے جلسہ میں ایک پادری صاحب نے لیکچر دیا ہے جس میں انہوں نے بتایا ہے۔ کہ کلکتہ کی سوشیل حالت سخت قابل نفرت اور اصلاح طلب ہے۔ وہاں کی بہت سی گذر گاہیں مشتبہ اور آوارہ عورتوں کی کثرت کے باعث سخت بدنام ہیں جب لارڈ کرزن نے اپنی مشہور اور تاریخی تقریر کانووکیشن میں ہندوستانیوں کی بداخلاقیوں کا ذکر کیا تھا تو کیا کلکتہ ہی ایسا مقام نہ تھا جہاں سے سب سے پہلے ان کی مخالفت کی صدا بلند ہوئی تھی۔ وغیرہ‘‘

افسوس کہ پادری صاحب نے کلکتہ کے چند مشتبہ عورتوں کی وجہ سے بداخلاقیوں کا دھبہ تمام ہندوستانیوں پر لگانے کی کوشش کرتے ہوئے لارڈ کرزن کی تائید کی ہے۔ لیکن ان کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آیا۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا وہ پیرس۔ رومانیہ۔ سرویا اور یورپ کے دیگر بڑے بڑے شہروں کے عام باشندوں کی سوشل حالت کی بابت کچھ بتا سکتے ہیں۔ جن کے مقابلہ میں بیچارہ کلکتہ ہزارویں حصے کے برابر بھی نہیں ہے۔ امریکہ میں لاکھوں کی تعداد میں ہر سال طلاق ہوتے ہیں اور بڑے بڑے گھرانوں کی عورتیں اپنی عمر میں سینکڑوں خاوند کرتی ہیں۔ لیکن پادری صاحب ان سب باتوں کو بیچارے ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے فراموش کر گئے۔ ہندوستان کو شوشل اصلاحات کی بیشک ضرورت ہے۔ جو ممکن ہے۔ کہ چند سال کی کوشش سے ہو جائیں۔ لیکن یورپ امریکہ کے بہت سے مقامات میں اب ان اصلاحات کی کوشش جو ممکنات سے باہر ہو گئی ہے۔ ہمارے پادری صاحب جو ایک مذہب کے پیشوا ہونے کیوجہ سے اخلاق مجسم ہونے چاہئیں۔ کاش آیندہ ایسی باتیں سوچ سمجھ کر زبان سے نکالا کریں۔ (اردو منس گزٹ)

آتش زدگی

کدنی آئیلنڈ (متصل نیویارک) ایک ثلث جل گیا۔ بیس ہوٹل بھی جل گئے۔ ہوٹلوں میں لوگ شب خوابی کے کپڑے پہنے سو رہے تھے۔ ۲۰۰ آگ بجھانے والے زخمی ہوئے۔ بوسٹک کے چڑیا خانہ کے شیروں اور دوسرے جانوروں کے شور سے قیامت برپا تھی۔ چڑیا خانہ کا ایک آدمی کم ہے۔ پیہ

فیصلہ مقدمہ انڈیا وغیرہ

۳۰ جولائی کو بائیڈ صاحب سپشل مجسٹریٹ نے اس مقدمہ سڈیشن میں ساڑھے تین بجے فیصلہ سنایا کہ پنڈت دینا ناتھ کو پانچ پانچ سال قید سخت اور پریس ضبط کی سزا دیں۔

فیصلہ مقدمہ بلوہ

اس مقدمہ میں رام چند اور نند سنگھ بری کئے گئے۔ گنہر سین کو تین ضرب بید۔ لال چند [illegible]

ڈائری

القول الطیب

حضرت حج کو نہیں جاتے ایک شخص نے عرض کی۔ کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب حج کو کیوں نہیں جاتے۔ فرمایا۔ یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مدینہ میں رہے۔ صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ میں تھا مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے۔ لیکن حج کیواسطے صرف یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو۔ وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج ادا کرنے کے وسائل موجود ہوں جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتوے لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی خوف نہیں کرتے۔ تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے۔ لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے۔ کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کرینگے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ اچھا یہ تمام مسلمان علماء اول ایک اقرار نامہ لکھدیں۔ کہ اگر ہم حج کر آدیں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھدیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دیگا۔ تاکہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو۔ ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا بلکہ آنحضرت پر بھی پڑتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف آخری سال میں حج کیا تھا۔

توکل فرمایا۔ توکل کرنے والے اور خدا کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے۔ کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں۔ اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں جو لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکرو فریب سے کچھ حاصل بھی کرلیں۔ تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام میں عمدہ لوگ وہی گذرے ہیں۔ جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دنیا کی کچھ پرواہ نہ کی۔ ہندوستان میں قطب الدین اور معین الدین خدا کے اولیا گذرے ہیں ان لوگوں نے پوشیدہ خدا کی عبادت کی مگر خدا نے ان کی عزت کو ظاہر کر دیا۔ ہمنے بٹالہ میں ایک پیرزادہ کو دیکھا کہ وہ اپنی زمین کے مقدمات کے واسطے غبار آلودہ ہوا کسی ڈپٹی کے پیچھے پھرتا تھا میں حیران ہوا کہ اگر اس شخص میں سچی نیکی ہوتی اور یہ خدا پر توکل کرنیوالا ہوتا۔ تو ایسے مکدرات میں کیوں گرتا۔

اخلاق کو خراب کرنیوالے پادری ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ دیسی عیسائی ہے اور اب مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ مگر روپے مانگتا ہے یا تنخواہ مانگتا ہے۔ حالانکہ لیاقت کچھ نہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ پادریوں نے ہندوستانیوں کے اخلاق خراب کر دئے ہیں اور ان کو مذہب فروش بنا دیا ہے۔ کئی عیسائی دیکھے ہیں کہ وہ ہندوؤں یا مسلمانوں کے پاس جاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ ہم مسلمان یا ہندو ہونے کے واسطے تیار ہیں لیکن عیسائی لوگ ہم کو اس قدر تنخواہ دیتے ہیں تم کیا تنخواہ دو گے۔ جدھر سے زیادہ تنخواہ کی امید ہو ادھر ہی جھک پڑتے ہیں اور بسا اوقات کبھی ادھر سے اور کبھی ادھر سے بطور نیلام کے اپنی قیمت کے بڑھانے میں کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہ بد اخلاقی ہندوستان میں پادریوں نے ہی پھیلائی ہے ورنہ ان سے پہلے ہندوستانی لوگ مذہب کے معاملہ میں ایسے رذیل اخلاق رکھنے والے نہ تھے۔ آدمیوں کو چاہیئے کہ جب ایک مذہب کو سچا سمجھ کر قبول کرے تو پھر اس پر استقامت دکھلائے۔ خدا تعالیٰ رازق ہے وہ خود تمام سامان مہیا کر دیگا جب انسان خدا کے واسطے کوئی کام کرتا ہے تو پھر اس کو موت کی پرواہ نہیں رہتی اور نہ اسے خدا تعالےٰ ضائع کرتا ہے اندرونی تقویٰ اور طہارت کا خیال کرنا چاہیئے۔ جن لوگوں کے دل اور دماغ میں صرف دنیا ہی رہ جاتی ہے وہ کس کام کے آدمی ہیں جو لوگ سچے دل کے ساتھ خلوص نیت کے ساتھ خدا کی طرف جھکتے ہیں خدا ان کی دستگیری کرتا ہے اس قسم کے عیسائی نومسلموں کی نسبت تو ہمنے ان لوگوں کو بہت ثابت قدم دیکھا ہے۔ جو ہندوؤں میں سے مسلمان ہو کر ہمارے پاس آئے ہیں۔ جیسا کہ **شیخ عبد الرحیم** ہیں۔ سردار **فضل حق** ہیں۔ **شیخ عبد الرحمن صاحب**۔ **شیخ عبد العزیز صاحب** ہیں۔ ان لوگوں نے اسلام کی خاطر بہت دکھ اٹھائے مگر اپنے ایمان پر قائم رہے۔ جب سردار **فضل حق** صاحب مسلمان ہوئے۔ تو ان کو قتل کرنے کے واسطے کئی سکھ یہاں تک آئے۔ مگر خدا تعالیٰ نے انکو بچایا اور سردار صاحب نے کسی کا خوف نہ کیا۔ ایسا ہی **شیخ عبد الرحیم** کے چہرے سے نیک بختی کے آثار نمایاں ہیں۔ شیخ عبد الرحمن صاحب کو ایک دفعہ ان کے رشتہ دار دھوکے سے لے گئے تھے اور وہاں لے جا کر ان کو قید کر دیا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کو بچا لیا اور خود بخود یہاں چلے آئے۔ برخلاف عیسائیوں کا مذہب عموماً تنخواہ پر ہے۔ اگر آج ان کو موقوف کر دیا جائے۔ تو بس ساتھ ہی ان کی عیسائیت بھی موقوف ہو جائے۔ امرتسر میں ایک پادری رجب علی تھا۔ وہ کئی مرتبہ مسلمانوں میں آکر ملتا تھا۔ پھر عیسائی ہو جاتا تھا۔ عیسائی ہونے کی حالت میں اس کا ایک اخبار نکلتا تھا۔ عیسائیوں سے کچھ ناراض تھا ان دنوں میں ایک گرجہ پر بجلی گری تھی۔ اس خبر کو اپنے اخبار میں درج کرتے ہوئے اس نے لکھا کہ گرجے پر بجلی گرنا دو اسباب سے خالی نہیں۔ یا تو اس کا یہ سبب ہوا ہو کہ روح القدس کو مصلوب بہت ناگ گیا تھا اور اس نے گرجے پر اتر کر گرجے کو جلا دیا۔ اور اگر یہ سبب نہیں تو پھر یہ سبب ہے، کہ میری آہ گرجے پر پڑی ہے اور اس نے گرجہ کو جلا دیا ہے اکثر اس قسم کے عیسائی دہریہ اور کمینہ طبع ہوتے ہیں عیسائی مذہب کے کفارہ نے ایسی بے قیدی کر دی ہے۔ کہ جو گناہ چاہو کرلو۔ سزا تو یسوع بھگتیگا۔ اسی واسطے ضرب المثل ہو گئی ہے کہ ؎

عیسائی باش ہر چہ خواہی کن

کیونکہ اگر زنا اور شراب حرام ہے۔ تو پھر کفارے سے فائدہ کیا کفارے کا یہی تو فائدہ ہے کہ اس نے معافی کی ایک راہ کھول دی ہے۔ اگر عیسائی بھی گناہ کرنے سے پکڑا جاتا ہے جیسا کہ غیر عیسائی پکڑا جاتا ہے۔ تو پھر دونوں میں فرق کیا ہوا اور کسی کو عیسائی بننے سے فائدہ کیا حاصل ہوا۔

ڈاکٹر مرتد یکم اگست ۱۹۰۷ء۔ تازہ الہام الٰہی۔ انی مھین من اراد اھانتک کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ کہ قریب العہد اہانت کرنے والا تو ڈاکٹر عبد الحکیم ہے۔ جس نے بہت اہانت کے لفظوں میں ایک خط لکھا ہے اور ہماری موت کے متعلق پیش گوئی کی ہے۔ یہ وحی الٰہی پہلے بھی بہت بار نازل

ہو چکی ہے۔ مگر ہر بار اس کا شان نزول جدید ہوتا ہے ایسے لوگوں کی مخالفت سے رنجیدہ خاطر نہیں ہونا چاہیئے۔ ضرور تھا کہ ایسے لوگ بھی پیدا ہوتے تاکہ صادق اور کاذب کے درمیان ایک فرق ہو جائے۔ سب انبیاء کے وقتوں میں ایسے مخالف ہوتے چلے آئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے آدمی موجود تھے۔ مگر اس قسم کے لوگ ہمیشہ بعد میں آتے ہیں۔ شروع میں صادق ہی ظاہر ہوتا ہے پھر اس کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی ریس کرتے ہیں اس میں خدا تعالیٰ کی حکمت ہے۔ کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ اچھی طرح سے شائع نہ ہو گیا تب تک کوئی آدمی ایسا پیدا نہ ہوا جس نے نبوت کا دعوےٰ کیا تاکہ کوئی ایسا نہ کہہ سکے۔ کہ اس شخص نے فلاں شخص کی ریس کر کے دعویٰ نبوۃ کر دیا ہے۔ ایسا ہی اس زمانہ میں مطلق خاموشی تھی۔ کوئی شخص خدا سے وحی پانے کا اور مسیح موعود ہونے کا مدعی نہ تھا۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے ہم پر اپنی وحی نازل کر کے ہمیں مسیح موعود بنایا۔ یہ امر بھی منہاج نبوت میں داخل ہے کہ صادق کا دعوےٰ اول ہو اور کاذب پیچھے ہوں اور لوگوں کی بے خبری کے علاوہ ہم تو خود بھی بے خبر تھے۔ اپنے طور پر میری عادت تھی۔ کہ غیر مذاہب کے برخلاف اخبارات میں مضامین دیتا تھا اور اسلام کی صداقت کے ظہور میں کوشاں رہتا تھا۔ ان ایام میں ایک عیسائی کا اخبار سفیر ہند نام نکلا کرتا تھا۔ اور ایک برہموؤں کا رسالہ نام برادر ہند شائع ہوتا تھا۔ ان ہر دو میں بعض مضامین میں نے لکھے تھے۔ مگر ان مضامین میں ہمارا مطلب صرف عقلی دلائل کے پیش کرنے کا ہوتا تھا۔ اور وحی الٰہی اور نشانات کے دکھانے کا کوئی خیال نہ تھا۔ دو جلدیں براہین احمدیہ کی میں لکھ چکا تھا اور اس وقت تک مجھے خبر نہ تھی جب کہ یکدفعہ یہ الہام ہوا۔ الرحمٰن علم القرآن۔ قل انی امرت و انا اول المومنین۔ اسی براہین احمدیہ میں ہم نے یہ الہام بھی درج کیا ہے۔ کہ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی اور اسی میں ہم نے حضرت عیسےٰ کے متعلق اپنا وہی عقیدہ پیش کیا ہے جو پرانا عقیدہ تھا۔ کہ مسیح آسمان پر ہے اس کو دیکھنے والے کے واسطے یہ امر ظاہر ہے۔ کہ اگر ہم تصنع اور بناوٹ سے کوئی کام کرتے اور افترا کے ساتھ یہ باتیں بناتے۔ تو ہم ایسا کیوں کرتے۔ جو شخص افترا کرنے لگتا ہے وہ تو اول ہی سب پہلو سوچ لیتا ہے اس میں بھی خدا تعالیٰ کی ایک مصلحت تھی۔ کہ ہم نے ایسا لکھ دیا۔ تاکہ ہماری سچائی پر ایک دلیل قائم ہو جائے۔ پہلے سے ہی براہین کے اندر ایک تناقض ہو گیا اور ہم خود بھی اس تناقض کو نہ سمجھ سکے۔ یہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی حکمت تھی۔

کوئی اور نشان

فرمایا۔ گذشتہ دنوں میں خدا تعالیٰ بہت سے نشانات دکھا چکا ہے جن میں سے بعض کتاب حقیقۃ الوحی میں بھی درج ہو چکے ہیں۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آسمان پر کسی اور نشان کی طیاری ہو رہی ہے۔ تاکہ ایمانداروں کے ایمان اور قوی ہو جاویں۔ ہر ایک نشان جو ظاہر ہوتا ہے اس سے لوگوں کے ایمان قوی ہوتے ہیں۔ کیونکہ نشان کے ذریعہ سے ایک انکشاف تام ہو جاتا ہے۔ جب آدمی اچھی طرح سے معلوم کر لیتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کس بات میں راضی ہے اور کس دین کے حق میں وہ اپنے نشانات زبردست دکھاتا ہے۔ تب انسان اس دین کو سچے دل سے قبول کرتا ہے اور اخلاص کے ساتھ اس کی خاطر ہر ایک تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے طیار ہو جاتا ہے نشانات کے ذریعہ سے تکمیل ایمان ہوتی ہے۔ جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ نے یہ ایک عمدہ راہ نکالی ہے۔ جب خدا کی فرمائی ہوئی باتیں پوری ہوتی ہیں تو دل کو سرور اور خوشی ہوتی ہے۔ انسان خدا تعالیٰ کے فضل سے سیراب ہو جاتا ہے اور اس کا یقین بڑھتا ہے۔ کہ اس سلسلہ کے اختیار کرنے میں میں نے کوئی غلطی نہیں کھائی مگر یہ مت خیال کرو۔ کہ غلطی کے نہ کھانے میں تمہاری کوئی بہادری ہے۔ ہرگز نہیں۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے کہ تم نے غلطی نہیں کھائی ورنہ بڑے بڑے فاضل اور مولوی لوگ اس جگہ ٹھوکر کھا گئے ہیں۔

تصحیح

۱۸ر جولائی ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں قاضی غلام حسین صاحب کے نکاح کی جو خبر درج کی گئی تھی۔ اس میں لڑکی کے والد کا نام کاتب کی غلطی سے سید محمد حسین لکھا گیا ہے۔ اصل نام احمد حسن ہے۔

اطلاع۔ ناظرین خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور دیا کریں۔ ورنہ شکایت عدم تعمیل معاف۔ مینیجر

براہین احمدیہ

میعاد ختم

براہین احمدیہ کی جو نصف قیمت کی گئی تھی۔ اس کی میعاد ۳۱ر جولائی ۱۹۰۷ء کو ختم ہو چکی ہے۔ علاوہ اس کے جس قدر کتابیں نصف قیمت کے واسطے موجود تھیں وہ بھی جلد ختم ہو جانے کے باعث بعض درخواستوں کی تعمیل بھی نہیں ہو سکی۔ بعض دوستوں نے درخواستیں بہت دیر میں کی تھیں۔ ایسے موقعہ سے ہمیشہ جلد فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔ اب براہین احمدیہ صرف اصلی قیمت پر فروخت ہو سکتی ہے یعنی صہ ر بے جلد اور مجلد کے واسطے صہ۲ر البتہ اخبار بدر کے خریداروں کے واسطے جو ایک روپیہ فی کتاب کی رعایت ہے وہ بدستور قائم ہے۔ یعنی خریداران بدر کو براہین احمدیہ بے جلد للعہ ر اور مجلد للعہ۲ر میں مل سکیگی۔

درثمین کی قیمت میں اب کوئی رعایت نہیں۔ لہذا درثمین کی قیمت بے جلد ۶ر اور مجلد کی ۸ر ہوگی

مینیجر بدر ایجنسی

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

اطلاع

(بدر دکتب فروش بدر ایجنسی سے مل سکتی ہیں چشمۂ مسیحی لغات القرآن عہ/ کجیز از صفحہ)

سید عبد الحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمۂ مسیحی کو عام فائدہ کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر ملک میں شائع ہونا ضروری ہے۔ پس اگر کوئی صاحب ہمت خرید کر کے عام لوگوں میں تقسیم کرے تو انشاء اللہ موجب ثواب ہوگا۔ عیسائی پادری ہر ایک رسالہ بیس بیس ہزار چھپوا کر شائع کرتے ہیں۔ سو افسوس یہی ہے۔ کہ دنیا کو ہماری تالیفات بہت ہی کم ملتی ہیں۔ دوسرے صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔ لغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے۔ میری دانست میں وہ کتاب بھی مفید ہے۔ ہر ایک پر لازم ہے۔ کہ قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے خاص توجہ کرے۔ کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم لغات قرآن ضروری ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ؍	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۶۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ ؍	۴۰	۲۲	۱۲	۸	۵	۲
¼ ؍	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
½ کالم	۲۵	۱۰	۶	۴	۲½	۱
[illegible] کالم	۹	۶	۴	۳	۱	[illegible]

۱ - یہ اجرت بہر حالت پیشگی آنی چاہئے - پہلے بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی - بے فائدہ خط وکتابت کرنے میں عزیز وقت کا ضائع کرنا ہے -

۲ - مینیجر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے -

۳ - فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار بغرض ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے -

۴ - تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا - بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ ؍ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے -

۵ - ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں -

۶ - اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی -

۷ - ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا - اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے - ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا -

۸ - مینیجر کو اختیار ہوگا - کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کر دے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یسوع کی ناکامی

اور

سرور انبیاء کی کامیابی

(رقم زدہ میاں عبدالسلام طالب علم درسگاہ حضرت استاذی المعظم مولوی نورالدین صاحب)

ہر ایک درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے جو درخت عمدہ اور میٹھا پھل لاوے وہ اچھا اور قیمتی کہا جاتا ہے اور جو اچھا پھل نہ لاوے اس کی کچھ قدر نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کی کچھ زیادہ قیمت ہوتی ہے اور ساتھ ہی جس باغ میں مفید اور پھلدار درخت ہوں تو وہ اس باغبان کی لیاقت اور دانشوری پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ کیا ہی سمجھدار مالی ہے کہ کیسے پھلدار درخت لگائے ہیں اور ہزاروں اور لاکھوں آدمیوں کو ان سے فایدہ پہنچتا ہے اور اس کو کیسی اچھی ترکیب آتی ہے کہ ان پھلدار درختوں کی پرورش کر رہا ہے اور انہیں ہر ایک آفت سے بچاتا ہے اور ان کو مناسب طور پر پانی دیتا ہے اور ان پر نئے نئے پیوند چڑھاتا ہے اور اس کے درخت کیسے عمدہ اور لذیذ پھل لاتے ہیں اور وہ دنیا میں ہزاروں فوائد کا موجب ہوتے ہیں اور صدہا بیماریوں سے شفا پانے کا باعث ہوتے ہیں -

لیکن کیسا ہی سست اور ناسمجھ اور بھولا مالی ہے جو کہ ایک باغ لگاتا ہے اور اس میں کچھ بوٹے لگاتا ہے اول تو اسے بوٹے ملتے ہی نہیں اگر دس بارہ مل بھی گئے تو وہ بھی کس کام کے نہ انکو وقت پر پانی دیا اور نہ ان کے نیچے کھاد ڈالی اور نہ ان کی اچھی طرح حفاظت کی - نہ اس کے ارد گرد سے جھاڑیوں کو صفا کیا اور نہ انکو وقت پر پیوند لگایا اور نہ اس کے گرد احاطہ کیا تاکہ کوئی دشمن

اس میں داخل نہ ہو سکے - تو آپ ہی فرمائیں - کہ ایسے بوٹے کیا عمدہ پھل لا سکتے ہیں اور کیا اس کے باغبان کی قدر ہو سکتی ہے کیا ایسے باغبان کو کوئی مفید کہہ سکتا ہے یا ایسی سمجھ والا باغبان بنانے کے لائق ہو سکتا ہے ہرگز نہیں ایسے کو باغبان بنانا ہی فضول ہے کیونکہ اس نے بوٹوں کو ایسے طور سے پرورش نہیں کیا کہ عمدہ پھل دیں اور وہ پھل مفید ہو سکیں اور تو کیا اس کو مفید پھل کہیں یا نہ کہیں گرچہ باغبان سب وہ بھی کہتا ہے کہ یہ پھل کڑوا ہے اور یہ پھل ترش ہے تو ان پھلوں کی طرف کون توجہ کریگا -

اسی طرح یہ دنیا بھی ایک باغ ہے اس کے اچھے پھل تیار کرنے کے لئے بھی باغبان آتے ہیں تاکہ انسانوں کو پھلدار بنائیں اسی واسطے بہت سے باغبان آئے - لیکن یہاں میں دو باغبانوں کا ذکر کروں گا جن کو کہ دو مختلف گروہ مانتے ہیں - کہ یہ حقیقی مالی ہیں اور پھلدار بوٹے پیدا کرگئے ہیں اور میں انشاء اللہ تعالیٰ ثابت کروں گا کہ کون حقیقی باغبان ہے اور کس کو یونہی باغ کا نگہبان قرار دیا گیا حالانکہ اس نے ایک بھی بوٹا تیار نہیں کیا اور وہ خود بھی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے کوئی پھلدار درخت تیار نہیں کیا لیکن کم اعتقاد و سخت دل ضرور تیار کئے -

ان دونوں میں سے اول الذکر تو ہمارے سردار ہادی و امی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے انسانوں کو پھلدار بنایا اور نافع الناس بنایا اور دیندار اور امین اور مسکینوں کو کھانا کھلانیوالے اس کی صحبت سے پیدا ہوئے - آخر الذکر یسوع مسیح ہیں جنکو کہ یونہی باغبان اور مصلح قرار دیا گیا اور کوئی مفید انسان ان کی صحبت سے پیدا نہ ہوا بلکہ بے اعتقاد اور پکڑنے والے اور فرار کر جانیوالے پیدا ہوئے جن کی بابت وہ خود فرماتے ہیں -

متی باب ۸ آیت ۲۶ - اپنے شاگردوں کو کہا "اے کم اعتقادو"
مرقس باب ۴ آیت ۴۰ - "اب تک ایمان نہیں رکھتے"
لوقا باب ۸ آیت ۲۵ - "تمہارا ایمان کہاں گیا"
متی باب ۱۶ آیت ۸ - "اے کم اعتقادو"
مرقس باب ۸ آیت ۱۷ - "کیا تمہارا دل سخت ہو گیا ہے آنکھیں ہیں مگر تم دیکھتے نہیں - کان ہیں اور سنتے نہیں"
متی باب ۲۶ آیت ۲۱ یوحنا باب ۱۳ آیت ۲۱ "تم میں سے ایک مجھے پکڑوائیگا"
یوحنا باب ۱۳ آیت ۳۷، ۳۸ - (پطرس) مرغ بانگ نہ دیگا جب تک کہ تو تین بار میرا انکار نہ کریگا + مرقس باب ۹ آیت ۱۹ "اے بے اعتقاد قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا"

ؔ یسوع سے مراد وہ شخص ہے جس کا قصہ عہد جدید کے ناول میں بعض مجہول الاحوال اشخاص نے لکھا ہے جن کا نام متی مرقس وغیرہ بتلایا جاتا ہے - ایڈیٹر

یہ پودے ہیں کہ یسوع صاحب ناصری نے لگائے ہیں اور یہ وہ پودے ہیں جو خود یسوع صاحب نے دیئے ہیں اس کے بعد ہم کو اور ضرورت نہیں رہتی کہ ہم ثابت کریں کہ اس کے تعلیم یافتہ کیسے تھے اور کیا کچھ اس نے طیار کیا یا کیا کچھ اس میں طاقت تھی کہ ایک شاگرد کو طیار کرے اس کے مقابل پر میں اپنے سردار افضل الانبیاء کو پیش کرتا ہوں کہ وہ کیسا معلم تھا۔ اور اس نے کیا طیار کیا اور اس نے کیا اپنے شاگردوں کے بارے میں فرمایا۔

مسلم فضائل ابی بکر۔ عن ابی سعید۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امن الناس علی فی مالہ و صحبتہ ابوبکر

ترجمہ۔ ابی سعید سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابوبکر کا احسان ہے۔ مال کا بھی اور صحبت کا بھی۔

مسلم فضائل ابی بکر۔ عبد اللہ بن مسعود یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو کنت متخذا خلیلاً لاتخذت ابا بکر خلیلاً ولکنہ اخی وصاحبی وقد اتخذ اللہ صاحبکم خلیلاً۔

ترجمہ۔ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے خلیل بنایا ہے

مسلم فضائل ابی بکر۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائماً۔ قال ابوبکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکیناً قال ابوبکر انا قال فمن عاد منکم الیوم مریضاً قال ابوبکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرءٍ الا دخل الجنۃ

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ ہوگا۔ ابوبکر نے کہا کہ میں۔ آپ نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا۔ ابوبکر نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ابوبکر نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا۔ آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پرسش کی اعنی عیادت کی۔ ابوبکر نے کہا کہ میں نے۔ آپ نے فرمایا جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جائیگا۔

مسلم فضائل عمر رضی اللہ عنہ۔ عن ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون وعلیھم قمص منھا ما یبلغ الثدی ومنھا ما یبلغ دون ذلک۔ ومر عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہٗ قالوا ما ذا اولت ذالک یا رسول اللہ قال الدین۔

ترجمہ۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سو رہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں بعضوں کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعضوں کے اس کے نیچے تک اور عمر نکلے تو وہ اتنا کرتا پہنے تھے جو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس کی تعبیر کیا ہے۔ آپ نے فرمایا دین۔

مسلم فضائل عمر رضی اللہ عنہ۔ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فرأیت فیھا داراً او قصراً فقلت لمن ھذا فقالوا لعمر بن الخطاب

ترجمہ۔ جابر سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا وہاں ایک گھر یا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا۔ یہ کس کا ہے تو لوگوں نے کہا عمر بن خطاب کا۔

عن سعد ..... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان قط سالکاً فجاً الا سلک فجاً غیر فجک

ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو (عمر) ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہو تو اس راہ کو جس پر تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے۔

مسلم۔ فضائل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ۔ عن ابی موسی الاشعری ..... قال فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال افتح وبشرہ بالجنۃ

ترجمہ۔ ابو موسی اشعری سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ میں تھے پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا آپ بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو (عثمان) جنت کی خوشخبری دے۔

مسلم۔ فضائل حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لعلیؓ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ۔

ترجمہ۔ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پاس

مسلم فضائل سعد بن ابی وقاص۔ عن علی یقول ما جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ لاحد غیر سعید بن مالک

ترجمہ۔ حضرت علی سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لئے جمع نہیں کیا (اعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک کے لئے۔

مسلم۔ باب فضیلت زبیر رضی اللہ۔ عن جابر بن عبد اللہ ..... فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر۔

ترجمہ۔ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک خاص صحابی ہوتا ہے اور میرا خاص صحابی زبیر ہے۔

مسلم فضائل طلحہ۔ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراء ھو وابوبکر وعمر وعلی وعثمان وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شھید۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تو اس کا پتھر ہلا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھم جا کیونکہ تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید۔

مسلم فضائل ابی عبیدہ بن جراح۔ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل امۃ امیناً وان امیننا ایتھا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح۔

ترجمہ۔ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

مسلم۔ فضائل حسن علیہ السلام۔ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لحسن اللھم انی احبہ فاحبہ واحبب من یحبہ

ترجمہ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام حسن علیہ السلام کے لئے یا اللہ میں اس کو چاہتا ہوں یعنے اسے محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اسے اور محبت رکھ اسے جو محبت رکھے اسے۔

یہ مشتے نمونہ از خروارے۔ دونوں استادوں کی سندات پبلک کے سامنے پیش کر دی ہیں۔ اب وہ خود فیصلہ کرے کہ کون باغبان لائق ہے اور کس نے پودے تیار کئے ہیں۔ ہم یسوع صاحب کی زبان پر ہی فیصلہ چھوڑتے ہیں کہ اس کا اپنے چیلوں کی بابت کیا خیال تھا اور وہ ان کو کیسے سمجھتا تھا جو کہ رات دن کے ان کے حالات سے واقف تھا اور اس نے کیا تیار کیا اور اسے آپ خود ہی اندازہ کریں کہ آجکل کے مسیحی کیا کر دکھائیں گے جبکہ ان کے استاد کی تمام محنت کا یہ نتیجہ ہے کہ وہ سوائے ایک کجرو قوم بنانے کے سوا اور کچھ نہ کرسکا تو ان کے بعد کون مصلح پیدا ہو کیونکہ شاگرد تو خمیر کی مانند تھے جیسا کہ یسوع صاحب نے بائبل میں لکھا ہے جبکہ خمیر ہی خراب ہے۔ تو آٹے کے عمدہ ہونے کی کیا امید ہوسکتی ہے۔ عبد السلام۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں خرائتی درویش ۔ ماہل پور ۔ ہوشیار پور
میاں تاج الدین صاحب مالوکے ۔ رعیہ ۔ سیالکوٹ
مستری احمد دین صاحب ۔ این والی ۔ ضلع گوجرانوالہ
میاں محمد خان صاحب ۔ دوالمیال ضلع جہلم
عباس خان صاحب " " "
حبیب خان صاحب " " "
میاں فقیر محمد صاحب ۔ بنوڑ ۔ ریاست پٹیالہ
میاں سراج الدین صاحب ۔ چاندپور ۔ ضلع بجنور
مستری غلام محمد صاحب ۔ بھیرہ ۔ ضلع شاہ پور
مظفر خان صاحب ۔ ٹوچی ۔ سرحد
سید دلیر علی صاحب ۔ سونگڑہ ضلع کٹک
میاں غلام قادر صاحب تاجر عطر ۔ بنگلور
میاں نور نگ صاحب ۔ واعیوالہ ۔ ضلع سیالکوٹ
میاں امام الدین صاحب گھٹیالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
میاں محمد دین صاحب " " " " "
میاں احمد صاحب " " " " "
میاں رحمت " " " " "
مسمات گوہری " " " " "
میاں سلطان محمد صاحب ۔ کوٹلی لوہاراں ۔ سیالکوٹ

رسید زر

۲۷ جولائی ۱۹۰۷ء عـ۱۱۹۱ لعل محمد خان صاحب عہ
۲۷ " " عـ۱۹۷۹ مستری عبدالرحمٰن صاحب ے
۲۸ " " عـ۲۳۶ مولوی غلام رسول صاحب ۲
۲۸ " " عـ۱۶۷۷ ۔ عبدالرزاق صاحب عہ
۲۸ " " عـ۱۶۹۲ ۔ منشی امام الدین صاحب عہ
۲۹ " " عـ۶۲۳ ۔ ملک شہباز خان صاحب ے
۲۹ " " عـ۱۱۷ ۔ میاں محی الدین صاحب عہ

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں ۔ قیمت ۱ر

نظم مستورات ۔ مستورات کے بہبر پر ۔ قیمت ۱ر
آئینہ وکشنری ۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے ۱ر
کامن احمدی ۔ اللہ داد والے قیمت ۱ر

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۱۰ر

جام شہادت | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۲ر

رویائے صالحہ | مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۳ر

الوصیّۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح | اردو ۔ نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر کی تصنیف قیمت ۱ر

نور الدین | مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر نیکو بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے مجرب ہے ۔ قیمت ۱۰ر

لغات القرآن ہر دو حصہ | ایک کالم میں عربی اور دوسرے میں اردو ۔ تصنیف سید عبدالحیٰ صاحب عرب کی ۔ پسندیدہ حضرت اقدس ۔ قیمت ۱۲ر

رسید زر

۲۱ جولائی ۱۹۰۷ء ۔ مرزا محمود بیگ صاحب عـ۱۶۸۰ عہ
۲۲ " " عـ۱۶۸۲ ۔ نظام شاہ صاحب ے
۲۳ " " عـ۹۶۹ بابو امام الدین صاحب ے
۲۵ " " عـ۱۶۸۴ ۔ محمد جمال صاحب عہ
۲۵ " " عـ۲۹۳ ۔ محمد سلطان صاحب ے
۲۵ " " عـ۶۵۳ ۔ شیخ امیر اللہ صاحب ے
۲۶ " " عـ۱۶۹۸ ۔ نظام الدین صاحب عہ
۲۶ " " عـ۱۴۳ ۔ سلطان احمد صاحب ے
۲۷ " " عـ۱۶۷۲ ۔ مرزا عباس بیگ صاحب عہ

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۴ ۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کیا دے ۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو ۔ اس واسطے تمام خط وکتابت میرے نام ہونی چاہیے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا ۔

۵ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے ۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں ۔ خط وکتابت میرے نام یعنی معرفت ایڈیٹر ہو ۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں ۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں ۔

۷ ۔ میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۰ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں ۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے ۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے ۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا ۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کرینگے ۔

۸ ۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جسکی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ ۔ دہلی ۔ انبالہ ۔ مظفرنگر ۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں ۔ خط وکتابت ایڈیٹر کی معرفت ہو ۔

ایم ۔ اے ۔ انیس سکنہ ضلع میرٹھ ۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا

سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اذا جاء نصر اللہ ...

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے ر

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۵ رجب ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۵ اگست ۱۹۰۷ء

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی بغرض دارالامان بینی

جلد (۶) — نمبر (۳۳)

قیمت فی پرچہ ۲ ر

ورشرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا ۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

اسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست | زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال | وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست | ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد | ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ مذکور آن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالیجناب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ — عـــہ ۲۰

معاونین درجہ اول جنکو عار پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — صہ ر

معاونین درجہ دوم جنکو عار پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ ر

عام قیمت پیشگی — سے ر

مابعد — للعہ ر

فی پرچہ — ۲

جو صاحب بیرنگ اخبار سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے بحساب ۴ بعد لی جاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ ۱ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہتا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین اس کے بعد سب حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

عیسائیت تہذیب کی دشمن ہے | پروفیسر نے لکس این آس ولڈ

صاحب بہادر نے ایک کتاب بنام راز مشرق لکھی ہے جس میں پروفیسر صاحب نے سات اعتراض مذہب عیسوی پر نہائت تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ اعتراض اول یہ ہے۔ کہ جب عیسائیت کو ترقی ہوئی تو جنوبی یورپ میں جو بہت بڑی مذہبی سلطنت قائم تھی وہ عیسائیت میں داخل ہونے کے سبب زوال پذیر ہوگئی۔ اعتراض دوم جب عیسائیت کو یورپ میں خوب ترقی ہوئی تو اس کے سبب سے وسطی زمانہ کے وحشیانہ کام عملدرآمد میں آئے۔ اعتراض سوم۔ جب یورپ کی عیسائیت میں زوال شروع ہوا۔ تو اس زوال کی برکت سے شمالی یورپ میں تہذیب پھیلنی شروع ہوئی۔ اعتراض چہارم۔ آزادی اور سائینس نے جس قدر فتوحات حاصل کیں وہ سب عیسائیت کے ساتھ سخت مقابلہ کر کے اور عیسائیت کو خوفناک شکست دیکر اسے حاصل ہوئیں۔ اعتراض پنجم۔ عیسوی مذہب کے اصول ہیں کہ وہ ہمیشہ ملکی اور قومی ترقی اور اصلاح کی مخالفت ہی کرتے رہتے ہیں۔ اعتراض ششم۔ پولیٹیکل اور علمی آزادی کے سب سے بڑے دشمن ہمیشہ ہی لوگ رہے ہیں جو انجیل کے سب سے مومن ہیں اعتراض ہفتم عیسائی عہدوں کے درمیان جس قوم نے انجیل کی پیروی نہ کی اس نے ترقی پائی اور جو انجیل کی دیندار تھی وہ ہمیشہ تنزل میں رہی۔

ان سات اعتراضات کو پروفیسر صاحب مصنف نے نہائت تفصیل کے ساتھ ایک ایک باب میں تاریخی شہادة کے ساتھ قائم کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ یورپ کی موجودہ ترقی عیسوی دین پر پکا ہونے کے سبب سے نہیں ہے۔ بلکہ عیسوی دین کو حقارت اور نفرت سے دیکھنے کے سبب حاصل ہوئی ہے۔

کاش اگر ایسے دانا پروفیسر بجائے مشنریوں کے ہندوستان میں بھیجے جایا کریں۔

پیارے ہینٹو کو سانتان کے دھوکہ میں آکر سارا یورپ عیسائی ایمانداروں سے بھرا پڑا ہے۔ کوئی دانا آدمی یورپ میں ہو یا ہندوستان میں۔ تثلیث اور کفارہ کی بے ہودگی پر ایمان نہیں لاسکتا۔

قیامت | ڈبلیو ایم ہیسٹر صاحب ایک اخبار میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اس بات کو اچھی طرح سے آزما کر دیکھ لیا ہے اور بار بار مشاہدہ کیا ہے۔ کہ مقناطیسی سوئی مشرق کی طرف ہٹتی چلی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ جب یہ ہٹتے ہٹتے مغربی کونے تک پہنچ گئی۔ تو زمین جھٹکا کر دوسری طرف کو پھرے گی اور یہ جھٹکا ایسا سخت ہوگا۔ کہ تمام زمین کے پہاڑ اور آب تہ و بالا ہوکر تمام جاندار فنا ہو جائیں گے۔ اور کوئی انسان زندہ باقی نہ رہے گا۔

اس زمانہ کے دہریہ طبع لوگ انبیاء کے فرمانے پر تو قیامت کے قائل نہیں ہوتے۔ مگر امید ہے کہ اس بات کو سنکر فوراً مان جاویں گے۔

سبت کے دن مزدور | امریکہ کا اخبار ٹرتھ سیکر لکھتا ہے کہ یہودیوں کے درمیان سبت کے احکام نہائت سخت تھے۔ اگر سبت کے دن کوئی شخص مزدوری کرتا۔ تو وہ آگ میں جلایا جاتا تھا۔ اسی کے مطابق عیسائیوں کا عملدرآمد ہے۔ سبت کے دن تمام دکانیں وکہانا بند کر دی جاتی ہیں اور کوئی مزدور مزدوری نہیں کر سکتا۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ خود گرجا کے اندر عین اسی دن مزدوری کا کام کھلا رہتا ہے گیت گانے والے اور باجا بجانے والے گرجے کے اندر سبت کے دن مزدوری پر رکھے جاتے ہیں خود پادری صاحب جو وعظ سنانے آتے ہیں وہ بھی اجرت پر آتے ہیں اور بعد وعظ کے جب تک پادری صاحب کو مبلغ فی ڈالر اسی ایت وار کے دن دے نہ دئے جاویں پادری صاحب وہاں سے ٹلتے نہیں یہ مزدوری نہیں تو اور کیا ہے؟ اگر اتوار کے دن مزدوری گناہ ہے تو خود پادری صاحب کیوں مزدوری کرتے ہیں اور اگر پادری صاحب کے پیٹ میں کباب اور شراب کا پڑنا ضروری ہے تو ایک غریب مزدور کے پیٹ میں سوکھی روٹی کا ٹکڑا جانا کیوں ضروری نہیں پادری صاحب دوسروں کے حق میں سبت کے معاملہ میں ایسی سختی کرتے کہ خواہ مخواہ غریب لوگوں پر مقدمات بنائے جاتے ہیں حالانکہ یسوع مسیح خود....

وصیّت کنندہ کی خدمت میں ضروری اطلاع

برادران! السلام علیکم۔ ذیل کے امور پر ضرور وصیت کرنے کے وقت توجہ فرمالیا کریں۔

۱۔ اگر وصیت جائیداد غیر منقولہ کے متعلق ہے۔ تو اس میں یہ نہ لکھا جاوے۔ کہ میں اس جائداد کو بحق صدر انجمن احمدیہ وقف کرتا ہوں۔ صرف یہ لکھدینا کافی ہے۔ کہ میں نے اپنی جائیداد کے اس قدر حصہ کو بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کر دیا ہے۔ انجمن مذکور کو اختیار ہے۔ کہ وہ اغراض انجمن کی تکمیل کے لئے جائیداد وصیت کردہ کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔ لفظ وقف بہت ہی قانونی نقصوں کا موجب ہے۔ حتی الوسع لفظ وقف کا ذکر وصیت میں نہ کیا جاوے۔

۲۔ جو دوست صاحب اراضیات زرعی ہیں اور بالعموم وہ بدقسمتی سے محض رواج کے ماتحت ہوں گے۔ اگر ان کے قبضہ میں پیدا کردہ جائیداد بھی ہو۔ بجائے اس کے کہ وہ کل جائیداد کا کوئی حصہ بحیثیت مجموعی ہبہ یا وصیت کریں وہ اپنی جائداد کا کل اندازہ لگا کر اور اس میں سے جسقدر حصہ وہ وصیت کرنا چاہیں الگ کر کے اپنی پیدا کردہ جائیداد اس سے اس قدر الگ کر کے اس کے متعلق وصیت کردیں۔ پیدا کردہ جائیداد کو ہبہ وصیت کرنے کی کوئی رکاوٹ نہیں۔

۳۔ اگر اراضی یا جائیداد سکنی وغیرہ مختلف ہو۔ تو بجائے اس کے کہ ہر ایک جائیداد کا خاص حصہ وصیت ہو۔ بہتر ہے کہ کل جائیداد کا حساب لگا کر ایک خاص جائیداد وصیت کے لئے الگ کر دیجاوے اس میں بہت آرام ہے۔

۴۔ جائیداد غیر منقولہ کے عوض میں بھی اگر غیر منقولہ جائیداد دی جاوے۔ تو آئندہ ورثا کو گویا ابتلاؤں سے محفوظ رکھنا ہے۔

یہ چند امور بطور مشورہ میں نے لکھے ہیں اس میں کوئی مجبوری نہیں۔ مسودہ وصیت لکھنے سے پہلے اگر بذریعہ خط اپنے ارادہ سے مجھے براہ راست یا نائب ناظم صاحب مقبرہ بہشتی کو اطلاع دیدی جاوے اور ساتھ یہ ظاہر کر دیا جاوے کہ کیا وصیت کرنے کا ارادہ ہے۔ تو پھر مسودہ ہماری طرف سے نمونہ ہوکر آئندہ کی خط وکتابت سے نجات ہوگی۔

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور۔ مشیر قانونی

صدر انجمن احمدیہ قادیان

دیگر یورپین سلطنتین

انگریزون کی سلطنت ہمارے واسطے ایک رحمت اور برکت اس لحاظ سے تو ہے ہی کہ وہ ایک مہذب اور منصف مزاج قوم کی سلطنت ہے۔ لیکن یورپ کی دیگر مہذب سلطنتین جو سلوک اپنی اسلامی رعایا کے ساتھ کرتے ہین اگر اس کو دیکھا جاوے تو یہ قدر اس برکت کی شکرگزاری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ افریقہ یا آسٹریلیا یا ایشیا مین جہان کہین دیگر یوروپین سلاطین مسلط ہین۔ وہان سے مسلمانون کی حقوق تلفی کی شکایت ہمیشہ اخبارون مین ہوتی رہتی ہے مگر حال مین بوسنیا و ہرزی گونیا کے جو حالات فرانس کی میگزین اسلامی دنیا نام سے ترجمہ کرکے مختلف ہندوستانی

بوسنیا

اخبارات مین چھاپے گئے ہین ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یورپین تہذیب کے عین وسط مین بھی مسلمانون کے ساتھ کوئی نیک سلوک نہین کیا جاتا۔ بلکہ ہر طرح انہین کمزور اور جاہل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور وہان کی رعایا کا بہت حصہ تنگ آکر وہان سے نکلا جاتا ہے۔ بوسنیا اور ہرزی گونیا آسٹریا کے صوبے ہین اور ترکی روم کی سرحد پر واقع ہین۔

میگزین اسلامی دنیا کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ جدید مردم شماری جو بوسنیا اور ہرزی گونیا مین ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ملکون مین مسلمانون کی تعداد اس وقت ۶۱۲۸۷۵ ہے حالانکہ سنہ ۱۸۹۵ء مین ان کی تعداد (۵۴۸۶۳۲) یعنی اس عرصے مین چھتیس ۳۶ ہزار کے قریب ان کی مردم شماری مین اضافہ ہوا ہے اکثر مسلمان تجارت یا صنعت و حرفت مین مشغول رہتے ہین۔ بعض صاحب جائداد ہین یہ تمام مسلمان حنفی المذہب ہین جس وقت سے آسٹریا کی حکومت ان ممالک مین قائم ہوئی ہے ان کی تعداد مین بہت تنزل ہوا۔ بہت سے مسلمان اس حکومت کے ظلم و ستم سے تنگ آکر ہجرت کر گئے اس کا سبب تھا۔ کہ سنہ ۱۸۲۲ء مین مسلمانون مین اعلان کیا کہ وہ اپنے مذہب مین اور اپنی اولاد کو تعلیم دینے مین آزاد ہین اور ان کو گورنمنٹ کے کسی ایسے حقوق کی پابندی منظور نہین ہے جس سے ان کی مذہبی فیلنگ یا مذہبی احساس کو صدمہ پہونچے گورنمنٹ نے ان کی فیلنگ کی اور ان کی اغراض کی مطلق پرواہ نہین کی۔ مجبوراً انہون نے ہجرت اختیار کی ان ملکون کے مسلمان گورنمنٹ کے طریقہ حکومت سے ناراض رہتے ہین اس کا سبب یہ ہے کہ گورنمنٹ مسلمانون کی خصوصیات کا مطلق لحاظ نہین کرتی رومن کیتھلک عیسائی جبراً مسلمانون کے بچون کو عیسائی بناتے ہین اور گورنمنٹ کی طرف سے اس کی بازپرس نہین کیجاتی۔ یہی سبب ہے کہ مسلمانون کی ناراضگی رفتہ رفتہ شورش کے درجہ تک پہونچ گئی اور انہون نے عام اعلان کیا کہ اپنے مذہب اور تمدنی معاملات مین گورنمنٹ کی دخل دہی کو پسند نہین کرتے کسی ایسے قانون کی پابندی پر مجبور نہین ہو سکتے جس سے ہماری مذہبی اور قومی فیلنگ کو صدمہ پہونچے۔

آسٹریا کی گورنمنٹ نے اس شورش کو رفع کرنے اور مسلمانون کی عرضداشت پر توجہ کرنے کے لئے جو سرکاری ممبر مقرر کئے انہین اور ان ممبرون مین جو ملکون کے مسلمانون کی طرف سے مقرر ہوئے تھے بہت بڑا اختلاف اس امر مین تھا کہ مسلمان ممبر چاہتے ہین کہ ان کو مذہبی مجلس کے ممبرون کو آسٹریا کی گورنمنٹ نامزد کیا کرے۔ بلکہ ان کا انتخاب اور ان کی نامزدگی قسطنطنیہ کے شیخ الاسلام کی طرف سے ہوا کرے مگر سرکاری ممبر اس سے اختلاف رائے رکھتے تھے آسٹریا کی گورنمنٹ اس بات پر زور دیتی تھی کہ ہماری حکومت کے مسلمانون کو دوسری حکومت کے مسلمانون سے کوئی تعلق نہین رکھنا چاہیے مسلمانون نے اس پر یہ اعتراض کیا کہ رومن کیتھلک پادری جو بوسنیا مین مقرر ہوتے ہین وہ آسٹریا کی گورنمنٹ کے مقرر کردہ نہین ہین بلکہ ان کو روم کا پوپ انتخاب کرتا ہے اور اسی کی طرف سے ان کی نامزدگی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ارتھوڈاکس چرچ کے پادری جو ان ممالک مین ہین ان کی نامزدگی قسطنطنیہ کے آرتھوڈاکس چرچ کی طرف سے ہوتی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آسٹریا کی گورنمنٹ ہمارے مذہبی علماء اپنی طرف سے نامزد کرتی ہے اور ہم کو اس امر کی اجازت نہین دیتی کہ ان کا انتخاب ہم شیخ الاسلام قسطنطنیہ سے کرائین اس رد و قدح کے بعد مسلمانون کا ایک ڈیپوٹیشن قسطنطنیہ مین پہونچا اور انہون نے ایک عرضداشت حضور سلطانی مین پیش کی اس کا مضمون یہ تھا کہ حضور اپنے ذاتی اثر سے اس مشکل کو حل فرماوین اور اسباب مین ہماری تائید و حمایت کرین۔

آسٹریا کی گورنمنٹ مسلمانون کی اس حرکت سے ناراض ہوگئی اور اس نے اعلان کیا کہ جو مسلمان قسطنطنیہ کے ڈیپوٹیشن مین شریک ہین۔ وہ دوبارہ اپنے وطن کو واپس نہ آئین کیونکہ ان کے حقوق اس ملک مین ضائع ہوگئے ہین مجبوراً یہ مسلمان قسطنطنیہ مین رہ گئے اور اپنے وطن کو واپس نہین گئے اور اب سلطانی حکمون مین مختلف عہدون پر ملازم ہین یہ مہتم بالشان مسئلہ ان ممالک کے مسلمانون اور آسٹریا کی حکومت کے درمیان آج تک زیر بحث ہے۔

ان ممالک کے مسلمانون کی تعلیمی حالت یہ ہے کہ اب تک ان ملکون مین بہت سے ابتدائی مکتب جاری ہین جنہین معمولی لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے اور قرآن مجید حفظ کرایا جاتا ہے سرکاری مدرسون مین بہت کم مسلمان طلبا تعلیم پاتے ہین۔ البتہ بوسنہ سرائے کے سرکاری کالج مین بیس فیصدی طلبار مسلمان ہین اور اسی وجہ سے عیدین کو یہ کالج بند کیا جاتا ہے تاکہ مسلمان طلبا اپنی مذہبی رسوم ادا کرسکین۔ وائنا (دارالحکومت آسٹریا) اور دیگر شہرون کے کالجون مین مسلمان طلبا کی تعداد سنہ ۱۹۰۶ء اور سنہ ۱۹۰۷ء کے درمیان چالیس ۴۰ سے زیادہ نہین تھی اور یہ ایسی قلیل تعداد ہے جس پر نہایت افسوس ہوتا ہے۔ بوسنہ سرائے کے مسلمانون نے سنہ ۱۹۰۲ء مین ایک انجمن قائم کی جس کا نام "انجمن غیرت" ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ غریب مسلمان طلبار کے لئے تعلیم پانے مین آسانیان پیدا کی جاوین اور ان کی مالی مدد کی جاوے۔

فرانس کے نامور میگزین "اسلامی دنیا" کے نامہ نگار نے جو حالات شائع کرائے ہین ان کو ہم یہان تک درج کرچکے ہین۔ اب ایک اور واقف نامہ نگار کے مضمون کا خلاصہ درج کرتے ہین۔ جس نے آسٹریا کی حکومت کی ان کوششون اور سرگرمیون پر ایک نظر دوڑائی ہے جو اس نے مسلمانون کی حالت درست کرنے کے لئے اخیر پانچ سال مین کی ہین وہ لکھتا ہے۔ کہ آسٹریا کی حکومت نے اخیر پانچ سال مین ایک سو ساٹھ مسجدین مسلمانون کے لئے تعمیر کرائی ہین قدیم طرز کے مکتبون کو از سر نو زندہ کیا ہے اور انہین طرز جدید کی روح پھونکی ہے۔

بوسنہ سرائے کی مسجدون مین گورنمنٹ کے حکم سے برقی روشنی کی جاتی ہے۔ مسلمانون کے اوقات مسلمانون کی کمیٹیون کی نگرانی مین ہین۔ ان اوقاف کی آمدنی مین سے جو رقم بچ رہتی ہے وہ بینک مین جمع کی جاتی ہے اور اس سے نئی مسجدین بنائی جاتی ہین اور پرانی مسجدون کی مرمت کی جاتی ہے۔

اس دوسرے نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹریا کی گورنمنٹ اب مسلمانون کی حالت پر بہ نسبت پیشتر کے مہربان ہوتی جاتی ہے اور ان کی اصلاح اور ترقی کے کامون مین دلچسپی لینے لگی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۲ - رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ - اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

قریبا ۸ - اگست ۱۹۰۶ء - ۱ - شرفنا بکلام منا

ترجمہ - ہمنے اپنے کلام سے مشرف کیا

۲ - شرفنا باکرام منا

ترجمہ - ہمنے اپنے اکرام سے مشرف کیا

۳ - سلام علیکم

۴ - انی مبشرک - ترجمہ مین بشارت دینے والا ہوں

۵ - ان اللہ معنا - ترجمہ - خدا ہمارے ساتھ ہے

۶ - انی مع اللہ - ترجمہ - مین خدا کے ساتھ ہوں

۱۳ - اگست ۱۹۰۶ء - ۱ - عبرت بخش سزائین دی گئین

۲ - انی من الناظرین

ترجمہ - مین دیکھنے والون مین سے ہون

۳ - انی انزلت معک الجنۃ - مین تیرے ساتھ بہشت کو اتارا ہے -

۱۴ - اگست ۱۹۰۶ء - آج ہمارے گھر مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آئے - آگئے - عزت اور سلامتی -

چند استفسار بر خط مولوی محمد حسین صاحب از طرف سید محمد احسن صاحب امروہوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم - حامداً و مصلیاً

حبی القدیم مولوی محمد حسین صاحب - آپکا محبت نامہ جو نہائت درجہ ایسا مشکوک اور مکھ رکھا اور غلط در غلط تہا جسکی نسبت خود آپنے تحریر فرمایا ہے - کہ "اگر آپ اس کو پڑھ سکین تو درج اخبار کرین ورنہ واپس کرین - تاکہ مین نقل کرا کے ارسال کرون" الخ موصول ہوا - خاکسار کو بڑا تعجب ہوا کہ مولوی صاحب نے ایسا خط غلط در غلط ارسال ہی کیون فرمایا - جسکو واپس بھی طلب فرماتے ہین اور تعجب پر تعجب یہ ہوا کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ محض نسیہ ہی نقد نہین کیونکہ ۱۲ جلد ۲۱ - اشاعۃ کا اسمین جا بجا حوالہ دیا گیا ہے جو ابہی تک شائع بہی نہین ہوا - پہر گہوڑا انخاس مول - اور اس لئے بہت ہی حیرانی ہوئی کہ مولوی صاحب نے خاکسار کے سوالات کا جواب ایسا ادھن من پسند انحنکبودت کیون عنائت فرمایا جسمین جواب نسیہ ہی نسیہ ہے اور نقد کچھ بھی نہین بہرحال خاکسار نے آپکے خط کو بخوبی پڑھ لیا - خواہ وہ آپکے نزدیک کیسا ہی مشکوک یا محکوک تہا -

ع بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش - من انداز قدت را مے شناسم - مگر مین ابہی تو اس کا جواب لکہنا مناسب سمجہتا ہون جب تک حوالجات نسیہ نقد وصول ہو جاوین اور نہ اس خط کا طبع کرانا مناسب ہے کیونکہ مبادا آپ خود ہی شکائت نہ کرین کہ میرا ایسا خط مشکوک کیون طبع کرایا ہان بالفعل واسطے استفسار و تعین چند امور مجملہ متنازعہ فیہا مندرجہ خط کے آپسے استفسار کر کر جناب کو تکلیف دیجاتی ہے - تاکہ آئندہ خلط مبحث نہ ہو جاوے اور امور تنقیح طلب منقح ہو جاوین - استفسار اول - اگر تسلیم کیا جاوے - کہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب نے اخبار وطن مین جسکی اصل عبارت عہ ۱۲ جلد ۲۱ مین آئندہ آپ شائع فرماوین گے - ایمان و اتباع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کے لئے شرط نجات قرار دیا ہے جس کو دعوت اسلام پہونچ چکی ہو - مگر مولوی صاحب نص قرآنی سے یہ ثابت ہوتا ہے - کہ کوئی نہ کوئی وقت بعد نزول قرآنی کے ایسا آنیوالا ہے جسمین آنحضرت صلعم کی دعوت عامہ کل زمین کے لوگون تک پہونچ جاوے گی - قال اللہ تعالے - قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات والارض - وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وغیرہ وغیرہ معہذا اب اس زمانہ مین جو مصداق ہے لیظہرہ علی الدین کلہ کا - ڈاکٹر صاحب اور وطن اور جناب کو نسی ایسی ضرورت واقع ہوئی ہے جو پرانے متکلمین کی طرح یہ تقسیم حال کے زمانہ کے لئے کی جاتی - ہے کہ جن کو دعوت اسلام پہونچ چکی ہے ان کے لئے تو ایمان و اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شرط نجات کی ہے اور جن کو نہین پہونچی ان کے لئے شرط نجات کی نہین - پہر اس تقسیم کے لئے اولاً تینون صاحبون پر ضروری ہے کہ اس زمانہ مین کسی ایسی بستی کا وجود دکہلادین جس مین دین اسلام بذریعہ کسی مسلمان کی موجودگی کے پہونچ چکا ہو ورنہ خاکسار تو اس مصرعہ کے پڑھنے کے لئے مجبور ہے کہ ع خوئے بدرا بہانہ بسیار - استفسار دوم - دعوت اسلام پہونچ جلنے کی حد مقرر فرمائی جاوے کہ کیا ہے کیا آپ صاحبون کے نزدیک جن لوگون نے ترجمہ قرآن مجید کا نہین پڑہا یا کسی واعظ اسلام کی مجلس مین نہین بیٹھے وہ سب لوگ مصداق ہین اس کے کہ انکو دعوت اسلام نہین پہونچی اور ان کے لئے آپکے نزدیک ایمان و اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شرط نجات کی نہین - پس بجواب استفسار ہذا دعوت اسلام کے پہونچنے کی تحدید فرما دیجاوے کہ اس کی حد کیا ہے - استفسار سوم - علم مناظرہ مین جواب الزامی دینا اور مسلمات خصم کے بموجب خصم کو ساکت کرنا آپکے نزدیک اداب علم مناظرہ سے ہے یا نہین - بشق ثانی آپ کسی کتاب علم مناظرہ کے حوالہ سے ثابت فرماوین

حضرت مولوی نور الدین صاحب کو اب اللہ تعالی کے فضل سے صحت ہے - وہ فرماتے ہین کہ احباب بیمار پرسی کے خطوط کی بجائے دعا کر چہوڑا کرین - خطوط کا پڑہنا اور جواب لکہنا موجب تکلیف ہے -

کہ مسلمات خصم کے بموجب خصم کو ساکت کرنا خارج از آداب علم مناظرہ ہے ۔ مگر اندرینصورت آپ کو اکثر مناظرات مندرجہ قرآن مجید سے بھی دست بردار ہونا پڑیگا ۔ بلکہ بہت ایسی آیات بینات کی تکذیب کا الزام آپ پر عائد ہوگا ۔ جس طرح آپ حضرت مرزا صاحب کے جوابہائے مسلمات خصم الزامی کو تکذیب کر رہے ہیں ۔ (نعوذ باللہ منہ) اور ایسے اقوال حضرت عیسیٰؑ یا کسی نبی کی توہین نعوذ باللہ کس مردود یا کافر نے کی ہے ۔ کلا و حاشا ۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔ بلکہ مسلمات خصم کے جوابہائے الزامی و دندان شکن بموجب آداب علم مناظرہ کے دیئے گئے ہیں اور پھر معہذا ہزاروں اشتہاروں میں اس امر کی تصریح بصراحت کھول کھول کر باعلان ہی کر دیگئی ہے پھر باوجود اس کے آپ جیسے مدعی حقیقت و حق گوئی کا ایسا الزام کسی پر قائم کرنا جس سے یا تو تکذیب صدہا آیات قرآنی کی لازم آتی ہو یا نصف علم مناظرہ کو ضائع کر دینا واقع ہوتا ہو ۔ آپ ہی جیسے اہل فضل و علم کا کام ہے ۔ ؎ اینکار از تو آید و مردان چنین کنند ۔ افسوس کہ آپ کی ایسی ہی تحریروں نے سرحدی لوگوں اور ہز مجسٹی امیر کابل کو قتل نفوس زکیہ پر آمادہ کیا ہے کیونکہ جس مسئلہ کو وہاں کے عوام اور جہلا مسلمانوں نے مطابق اپنے خیال کے نہیں پایا اس کا قائل آپ کے اور ان کے نزدیک واجب القتل ہو گیا ۔ حالانکہ وہ مسئلہ کتاب و سنت صحیحہ کا لب لباب ہے ۔ جیساکہ ماحن فیہ میں محض خلاف درخلاف الزام توہین حضرت عیسیٰؑ کا اپنے خیال میں لگا کر قتل نفوس زکیہ کا فتویٰ آپ نے لگا دیا اب فرمائیے کہ نقض امن عامہ خلائق کا آپ کیطرف سے واقع ہوا یا کسی اور کی طرف سے ۔ رہنیوا تو ہز مجسٹی امیر تو اپنے نزدیک شاید کسی قدر اس جرم قتل سے دنیا میں بری بھی ہو جاویں تو ہو جاوے مگر آپ اس اعتراض سے ہرگز بری نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ تو آپ لوگوں کے فتوے کا تابع ہو نہ متبوع ۔ پس اسی لئے مترجم انگریزی نے آپکے منشاء کے بموجب صرف دعوی نبوت کو بھی داخل سبب قتل کا کر دیا ہے ۔ پھر آپ خواہ مخواہ اس کی شکایت کیوں فرماتے ہیں ۔ اور اگر آپکا یہ منشاء نہیں ہے تو ضرور بالضرور بہت جلد اس غلطی کا ازالہ سول ملٹری سے بہت جلد کرایا جاوے کیونکہ مسئلہ قتل مومن کا فتویٰ نہایت نازک ہے ۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا ۔ الآیۃ

استفسار چہارم ۔ آپکا مضمون کفر کا مندرجہ جلد چہارم اشاعۃ سنہ ۱۸ اور نیز ریویو براہین احمدیہ مندرجہ جلد ہفتم اشاعۃ سنہ ۱۸۸۴ ۔ اگر ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو کفر و جواز قتل سے بچاتا ہے اور بموجب آپکے اقرار کے حضرت مرزا صاحب کو بھی سابق میں اسی مضمون نے بچایا تھا مگر اب یہ استفسار آپ سے ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی طرف سے تو سالہا سال ہو گئے ۔ کہ صدہا اشتہارات میں اور نیز بدر کے اول ہی سرلوح پر ہر ایک ہفتہ میں بضمن دس شرائط بیعت کے بضمن اظہار اپنے مذہب حقہ اسلامی کے تمام دنیا میں نظم و نثر میں اشتہار دیا جاتا ہے اور نظم کا اول شعر یہ ہے ۔ ؎ ما مسلمانیم از فضل خدا ۔ مصطفیٰ ما را امام و پیشوا ۔ اور آخری شعر ان ۱۶ اشعار کا یہ ہے کہ ؎ یک قدم دوری ازاں عالیجناب ۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب ۔ اور پھر ہر ایک اس کے شعر میں اتباع کتاب و سنت کو ہی اپنے مذہب کا مرکز اور دارو مدار نجات کا قرار دیا گیا ہے اور ہماری طرف سے ہر ایک رسالہ اور کتاب میں بھی بدلائل قاہرہ اس امر کو ثابت کیا گیا ہے جس کا جواب جناب سے ابھی تک نہیں ہو سکا پھر معہذا اس کی کیا وجہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب تو باوجود اس کے کہ اپنے تئیں رسول رحمۃ للعالمین و عیسیٰ نبی حقا وغیرہ وغیرہ قرار دے رہے ہیں اور ابھی تک بموجب آپ کے اقرار کے کوئی تاویل بھی انہوں نے اس کی نہیں کی ۔ وہ تو آپکے نزدیک پکے مسلمان ہو گئے اور حضرت مرزا صاحب باوجود اعلان کرنے مرادات صحیحہ اپنے بیانات مذکورہ بالا کے مرتد واجب القتل ہو گئے اگرچہ آپنے ڈاکٹر صاحب کے لئے بھی بطور تنبیہ کے واجب القتل ہونیکا فتوی عطا فرما دیا ہے مگر استفسار تو یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب جو کچھ عذر آئندہ کو کریں گے وہ تو آپکے نزدیک مقبول ہو جائیگا اور حضرت مرزا صاحب کیطرف سے جو دلائل قاہرہ کتاب و سنت کے اور نشانہائے آسمانی اور وجوہ موجہ نقلی و عقلی حقیت اپنی دعاوی کی نسبت پیش کرنے کے اور باوجود اشتہار و اعلان اس قسم کے مضامین کے ۔ آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔ بادۂ عرفان ما ازجام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام ۔ دامن پاکش بدست ما مدام ۔ مہر او با شیر شد اندر بدن ۔ جان شد و با جان بدر خواہد شدن ۔ ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔ ہر نبوت را برو شد اختتام ۔ ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست ۔ زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست ؎ من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب ۔ ہاں ملہم ہستم و ز خداوند منذرم وغیرہ وغیرہ کے مرتد اور واجب القتل ہیں ولنعم ما قیل ؎ چون چنین قاضی بدل رشوت قرار ۔ کے شناسد ظالم از مظلوم زار ؎ چون قلم در دست غدارے فتاد ۔ لاجرم منصور بردارے فتاد ۔ استفسار پنجم ۔ آپ فرماتے ہیں کہ چراغ الدین جمونی کی طرح اگر ڈاکٹر صاحب مرتد ہو جاویں تو یہ سب آپ ہی کی فیض تقلید سے ہے یعنی مطلب یہ کہ نہ مرزا صاحب ان دعاوی کے بانی ہوتے اور نہ یہ لوگ مرتد ہو جاتے یہاں پر صرف یہ استفسار ہے کہ مسیلمہ کذاب و اسود عنسی وغیرہ وغیرہ جو مدعی نبوۃ ہو کر ہلاک و تباہ ہو گئے اور آنحضرۃ صلعم کے دعاوی کی حقیت وقتاً فوقتاً دنیا میں ترقی پذیر ہوتی چلی گئی تو ان سب مرتدین کے دعاوی جو بعد دعوی نبوۃ خاتم النبین صلعم کے واقع ہوئے ہیں کس کے فیض تقلید سے تھی اگر حضرت صلعم کے فیض تقلید سے ہی تھی تو یہ تقلید تو قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ الآیۃ کے مصداق تھی وہ بیچارے ہلاک اور تباہ کیوں ہو گئے ۔ جس طرح جناب نبی کریم کی یوماً فیوماً ترقی ہوتی ہے اسی طرح انکی ترقی ہوتی اور اگر اس ارتداد کا سبب کچھ اور تھا یعنی وساوس شیطانی بسبب حسد و بغض و حرص تحصیل جاہ وغیرہ کے ۔ تو یہاں پر بھی ایسا ہی کچھ سمجھ لیجئے کیونکہ یہاں پر بھی ویسا ہی حال شر البشر واقع ہوا ہے ۔ والعاقل تکفیہ الاشارہ دیکھو حقیقۃ الوحی کو ۔ استفسار ششم ۔ اگر تسلیم کیا جاوے ۔ کہ آپنے سابق میں کسی اپنی تحریر یا تقریر زبانی میں بتصریح اس عقیدہ پر اپنے کا اثبات ظاہر نہیں فرمایا کہ حضرت مسیح بن مریم اور ان کے رفیق امام مہدی علیہما الصلوۃ والسلام اگر تلوار چلاویں گے مگر آپنے تو اشاعۃ میں اس کا رد بھی نہیں فرمایا اور چونکہ آپ ایڈوکیٹ یا وکیل ان علماء اور نیز ان عوام کے رہے ہیں اور اب بھی ہیں جو کہ یہ عقیدہ رکھتے تھے یا اب رکھتے ہیں اور انہیں علماء اور عوام کی ہوا پر آپنے فتوی کفر نامہ پر ثبت کرائی تھیں تو اس حالت سے بھی آپ کی یہ مفہوم ہوتا رہا کہ آپکا بھی عقیدہ ہے مگر اب تو راز کھل گیا اور آپنے ہمارا اصل الاصول مذہب اختیار فرما لیا گو بعد تامل بسیار کے ہو جیسا کہ کہا گیا ہے ؎ ہر چہ دانا کند کند نادان لیک بعد از تامل بسیار ۔ بس چونکہ آپ اس عقیدہ مہدی خونی سے انکار ہی فرماتے ہیں تو اب ہم کو آپسے اس بارہ میں بحث کرنا بھی ضروری نہیں ہے مگر یہ استفسار ہفتم ضروری ہے کہ آپ اور نیز ڈاکٹر صاحب بھی ضرور بالضرور اپنا اپنا عقیدہ حضرت مسیح بن مریم موعود کی نسبت اور خوب واضح طور پر تحریر کر دیویں کہ آیا آپکے نزدیک مسیح بن مریم اسرائیلی اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر بقید حیات ابتک زندہ موجود ہیں اور اسی جسم عنصری سے کسی زمانہ آخری میں نزول فرما کر اسلام کی اشاعت و تائید فرماویں گے اور آیا ابھی تک ان کے جسم اور جسمانی حالتوں میں کسی طرح کا تغیر و تبدل نہیں آیا الآن کما کان کے مصداق ہیں یا کیا جو کچھ آپکا اور نیز ڈاکٹر صاحب کا عقیدہ اس بارہ میں ہو اسکو واضح طور پر تحریر فرما دیویں تاکہ آئندہ گفتگو میں خلط بحث واقع نہو اور طوالت موجب ملالت ناظرین نہو جاوے حضرت امام مہدی کی نسبت تو آپنے ظاہر کر ہی دیا ہے کہ وہ اگر جہاد نہ کریں گے بلکہ نشانہائے آسمانی سے دین اسلام کی تائید کریں گے فنعم الوفاق اور آپ جو ہم سے اس بارہ میں حدیث صحیح بشرائط مندرجہ خط تحریر فرماتے ہیں وہ تو محض عکس القضیہ ہے جس کیلئے ایک کتاب حقیقت المہدی کا کیا ذکر ہے ۲۵ یا ۲۶ سال سے صدہا اشتہار اور رسائل اور کتب ہماری طرف سے تمام دنیا میں اسی مسئلہ کی تحقیقات میں شائع ہو چکی ہیں یہ تو خیال آپکا سابق میں ہو گا یا آپکے ان لوگوں کا خیال ہے جو ولیضعن الجزیۃ کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ لا یقبل الا الاسلام او القتل ھکذا قالہ الخطابی ہماج دھاج ۔ مصنف حضرت نواب صاحب جو آپکے نزدیک مجدد بھی ہے چونکہ اس زمانہ امن و آسائش گورنمنٹ عالیہ ہم اقبالہا میں ایسا اعتقاد باطل خلاف تعلیم الاسلام اور ضد ہدایات قرآنی کا تھا اور یہ اعتقاد مذہب اسلام میں داخل ہو چلا تھا دیکھو اس قسم کی روایات غلط اکثر کتابوں میں مندرج ہو گئیں مثلاً یہ روایت ابو ہریرہؓ کی کہ سمعت رسول اللہ صلعم وذکر الہند فقال یغزو الہند بکم جیش یفتح اللہ علیہم حتی یاتوا بملوکہم مغللین بالسلاسل یغفر اللہ ذنوبہم فینصرفون حین ینصرفون فیجدون ابن مریم بالشام اخرجہ نعیم بن حماد ۔ واین صریح است دراینکہ مراد غزوہ ہند در زمان مہدی و عیسیٰ علیہما السلام است الی قولہ پس شبہ نیست کہ مراد بدان غزوہ اخرین ہند است کہ دراں ملوک او را گرفتار کردہ بیارند و اینچنین غزوہ تاحال نشان نداده اند لہٰذا متعین شد کہ وقوع آن در آخر زمان خواہد شد واللہ اعلم ۔ پھر اس کے آگے یہ روایت بھی موجود ہے کہ مسلم از مستورد روایت کردہ کہ فرمود رسول خدا صلعم برپا شود قیامت و باشند روم بیشتر از ہمہ کس مراد بروم درینجا نصرانیا نند کہ قریب

الی اخافت اللہ رب العالمین الآیۃ ۔ استفسار ہشتم ۔ آپ کن کن علمائے ہندوستان کیطرف سے بشرطیکہ نیچری نہوں اس مسئلہ میں ایڈوکیٹ ہیں ان جملہ علماء سے آپ دستخط اپنی وکالت کی نسبت کرا کر خاکسار کے پاس روانہ فرما دیجئے میں انشاء اللہ تعالیٰ بدر و الحکم میں بھی اس آپ کی وکالت کو شائع کرا دوں گا کیونکہ اس میں ہمارا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جو اصل الاصول ہمارے مذہب کا ہے آپ کی معیت کے طفیل میں اس اصل الاصول میں انکی شرکت بھی ہو جاویگی ۔ ؎ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار ۔ اور واضح ہو کہ خاکسار نے دو کارڈ آپ کی خدمت میں روانہ کئے ہیں لیکن خاکسار کے پاس انکے جواب میں کوئی خط یا کارڈ نہیں آیا اطلاعاً عرض کیا گیا ۔ محصول بیرنگ کی نسبت جو آپنے عذر تحریر فرمایا ہے اس کی کچھ ضرورت یا پرواہ نہیں تھی ۔ مجھ کو آپکا عنایت نامہ اگرچہ بیرنگ ہی ہو مگر با رنگ ہی معلوم ہوتا ہے ۔ ضرب الحبیب لذیذ ۔ پرانی دوستی جو ٹھہری ۔ باقی آئندہ ۔ راقم محمد احسن نزیل قادیان ۔ مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۸ء

بدر خواتین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بچپن کی بیداری

مین ایک چھوٹی لڑکی ہون میری کیا بساط کہ کوئی مضمون لکھون مگر چونکہ میرے دل مین خدمت دین کا شوق ہے اس لئے اللہ تعالےٰ سے توفیق مانگ کر اپنی چھوٹی بہنون کے لئے کچھ اپنے خیال ظاہر کرتی ہون یہ بات تو سب جانتے ہین کہ جن باتون کی عادت بچپن مین پڑجائے اور جو خیالات ذہن نشین ہوجاوین ان کا اثر عمر بھر رہتا ہے اس لئے والدین اپنے بچون کی مذہبی تعلیم اور تربیت کا بچپن مین بہت خیال رکھین تاکہ وہ بڑے ہوکر پکے مسلمان اور احکام شریعت کے پابند ہون۔ مگر اکثر والدین اپنے بچون کی مذہبی تعلیم کی طرف سے بہت بے پرواہ رہتے ہین وہ خیال کرتے ہین کہ بڑے ہون گے تو آپ ہی سب کچھ آجائیگا مگر یہ غلطی ہے۔ جس بات کی بچپن سے عادت نہ ہوئی وہ بڑے ہوکر کب ہونے لگی۔ اسلامی احکام مین سب سے مقدم نماز ہے۔ مگر کتنے لوگ ہین جو بچپن مین نماز نہ پڑھنے کے باعث عمر بھر وقت پر نماز نہین پڑھ سکتے۔ مشکل سے مشکل کام کرنے مین ان کو اتنی الکس نہین آتی جتنی نماز پڑھنے مین بچپن مین بھی نماز پڑھنے مین سستی معلوم ہوتی ہے۔ پھر اگر بچون کے لئے انعام مقرر کیا جائے کہ اگر تم چالیس روز برابر وقت پر نماز پڑھو گے۔ تو تمہین اتنا انعام دیا جائے گا۔ اسی طرح ایک میعاد ختم ہونے پر دوسری میعاد مقرر کرسکتے ہین۔ تو بچے خواہ مخواہ نماز وقت پر پڑھین گے۔ اس طرح ان کو عادت ہوجاتی ہے۔ اسی طرح اور احکام کی نسبت خیال کرلینا چاہیئے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ بچے جس طرح بڑون کو کرتا دیکھین ویسے ہی خود بھی کرتے ہین۔ اس لئے بڑون کو چاہیئے وہ خود بھی مذہبی احکام کی پابندی کرین۔ اخیر مین اللہ تعالےٰ سے دعا کرتی ہون کہ وہ ہمین نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راقمہ ایک احمدی لڑکی

بدر کی عزت افزائی

اور نیز میرے نام بدر نمبر ۳۱ یکم اگست ۱۹۱۰ء کا نہین آیا جس کا مجھے نہایت غم ہے۔ کیونکہ آپ شائد نہ جانتے ہون گے کہ مجھے بدر سے کس قدر محبت ہے اور اس کا آنا میرے لئے کس قدر خوشی اور مسرت اور نہ آنا کس قدر غم کا موجب ہوتا ہے۔ مہربانی فرماکر بواپسی ڈاک پرچہ مذکور روانہ فرماوین۔ عین عنایت ہوگی۔ والسلام

خاکسار بشارت احمد عفی عنہ

بارہ کا مبارک عدد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً

بگرامی خدمت اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض یہ ہے ایک رسالہ میرٹھ سے نکلتا ہے جس کا نام تحفہ محمدیہ ہے وہ رسالہ بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ خاکسار کی نظر مین گذرا۔ اس مین عبارت ذیل درج ہے۔

مین ایک دن کتاب ناصر اللبیب فی اسماء الحبیب کو دیکھ رہا تھا کہ اس مین حضرت مولانا امام ابو یعقوب اسحاق متوفی ۲۳۸ ہجری نیشاپوری علیہ الرحمۃ کی طرف سے مناسبت اسرار الٰہیہ کے درمیان خداوند تعالےٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چہار یار کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یون نقل کی ہے۔ کہ جس طرح لفظ (اللہ) تعالیٰ کے چار حروف ہین۔ اسی طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک (محمدؐ) صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی چار ہی حروف ہین۔

(اولاً) جس طرح کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے بارہ حروف ہین اسی طرح تصدیق رسالت (محمدؐ رسول اللہ) کے بھی باران حروف ہین۔

(ثانیاً) جس طرح حضرت محمد رسول اللہ کے بارہ حروف ہین اسی طرح سے حضرت ابوبکر الصدیق کے بھی باران ہی حروف ہین۔

(ثالثاً) جس طرح ابوبکر الصدیق کے باران حروف ہین اسی طرح عمر ابن الخطاب کے بھی باران حروف ہین۔

(رابعاً) پھر اسی طرح حضرت عثمان ابن عفان کے بھی باران حروف ہین۔

(خامساً) پھر اسی طرح حضرت علی بن ابی طالب کے بھی باران حروف ہین۔ یہان پر روایت حضرت نیشاپوری کو ختم کیا گیا۔ بعد مین نماز عصر مین مشغول ہوگیا۔ مگر نماز مین بھی یہی مضمون میرے قلب پر رہا تو معاً میری آنکھون پھرنے لگا اور مجھے معلوم ہوا۔

(سادساً) نعمان ابن ثابت یعنی ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے بھی باران حروف ہین۔ بعد نماز اس کتاب کے حاشیے پر مین نے یہ عبارت نقل کردی اور خیال ہوا کہ حضرت نیشاپوری کو یہ مناسبت صریحہ کیون نہ گذری اس کا باعث سوائے اس کے اور کچھ نہ معلوم ہوا کہ وہ شافعی المذہب ہے۔

(سابعاً) پھر ان اسرار الٰہیہ ونکات کے مطابق آیت شریفہ ولقد کتبنا فی الزبور الیٰ آخرہ پر غور کی تو معلوم ہوا کہ پیشگوئی مین بھی جس کا زمین کا وارث ہونا نیک صالحون کو فرمایا ہے۔ (ان الارض یرثہا) موجود ہے اس کے بھی اسی مناسبت سے باران ہی حروف ہین۔

(ثامناً) پھر جس مسجد کا وارث ہونا خدا تعالےٰ کے حکم مین ہے اس کا نام المسجد الاقصیٰ ہے اس کے بھی باران ہی حروف ہین۔ اور مسلمانون کے قبلہ کا نام المسجد الحرام ہے اس مین بھی وہی حکمت اور سر ہے۔ کہ اس کے بھی باران ہی حروف ہین۔

(تاسعاً) عبادی الصالحون کے بھی جو وارث قرار دئے گئے ہین ان کے بھی باران ہی حروف ہین۔

این صداقت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار نے پڑھکر شیخ غفور بخش صاحب احمدی کو جو اتفاقاً تشریف لائے تھے وہ عبارت دکھائی اور آپنے بھی غور کرنا شروع کیا۔ ہم دونون کے غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے چار اصحاب کبار کے نام نامی مین بھی پہلے سے ہی یہی مناسبت موجود ہے اور ان اسمار گرامی مین بھی یہی نکتہ اور سر ہے اور ہر ایک اسم گرامی کے باران باران ہی حروف ہین۔

(مرزا غلام احمدؑ) (حکیم نور الدین) (مولوی کریم بخش) اصل نام مولوی صاحب کا جو والدین نے رکھا تھا۔ یہی تھا بعد مین بہ تغیر الفاظ انہون نے عبد الکریم پسند کیا۔
(مولوی محمدؐ علی) (سید محمدؐ احسن)

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خاکسار محمدؐ الدین راہیلنوس سیالکوٹ۔

بیت الصدق

میرے دوستون کو اس خبر کے سننے سے خوشی ہوگی۔ کہ عاجز نے اپنی اور اپنی اولاد کی زندگی کو حضرت مسیح موعود کے قدمون مین گذارنے کا ایک حیلہ اس صورت مین بھی کیا ہے۔ کہ اپنے واسطے ایک مکان سکونت کے لئے یہان طیار کیا ہے اور درس قرآن شریف مین دعا کرانے اور حضرت اقدس کی دعا اور اجازت کے بعد ۵۔ اگست ۰۴ء روز پیر کو ہم اس مکان مین داخل ہو گئے ہین احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعائے خیر و برکت سے مشکور فرمادین میری عرض پر حضرت نے فرمایا ہے۔ کہ بیت الصدق کا نام اس مکان کے واسطے موزون ہے۔

حضرت مولوی محمد علی صاحب کا ایک پُرانا خط

تبدیلی مکان مین پرانے کاغذات کے درمیان مجھے ایک خط حضرت مولوی محمد علی صاحب کا ملا ہے جو ان ایام کا ہے۔ جب کہ حضرت مولوی صاحب موصوف ہجرت کر کے قادیان آچکے تھے اور عاجز ہنوز لاہور مین ملازم تھا۔ چونکہ یہ خط کئی ایک معارف سے پر ہے اس واسطے اُسے مین فایدہ عام کیواسطے درج ذیل کرتا ہون۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادر صادق ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مولوی صاحب تو چند روز کے لئے سیالکوٹ تشریف لیگئے اور پیر سراج الحق صاحب خط وکتابت کا کام کرتے ہین لیکن میرے جی مین آیا کہ حضرت اقدس کی ایک دو باتین جن سے میرے دل کو خوشی اور میری رُوح کو تازہ ایمان نصیب ہوا مفتی صاحب کو سنادون۔ شاید اگر ان کو بھی خوشی ہو تو فتویٰ دیدین۔ کہ یہ شخص دعا کے لائق ہے۔ اس لئے دعا کی جائے۔ پرسون شام کیوقت ایک صاحب بٹالہ سے آئے ہوئے تھے۔ انھون نے کہا کہ آجکل لوگ حضور پر یہ اعتراض کرتے ہین۔ کہ سب کچھ جو کر رہے ہین اپنے لئے کر رہے ہین۔ یعنی کتابون مین اپنے ہی دعوے کا ذکر اور اسی کی تائید ہوتی ہے۔ اسلام کے لئے کچھ نہین کرتے۔ اسپر حضرت اقدس نے ایک بڑی لمبی تقریر جو طرح طرح کے معارف سے پُر تھی فرمائی۔ ایسے حافظہ پر افسوس آتا ہے کہ سوائے ایک دو باتون کے کچھ یاد نہ رہا۔ فرمایا۔ یہ اعتراض تو صرف ہمپر نہین آتا سارے سلسلہ نبوت پر آتا ہے۔ ہر نبی جو آیا پہلے اپنے آپ کو ہی منواتا رہا ہے یہی کہا۔ کہ اطیعون میری پیروی کرو۔ تو کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ تمام نبی بھی اپنے لئے یہ سب مصیبتین اٹھاتے تھے۔ بلکہ یہ کم فہمی ہے دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس اپنے آپ کو منوانے مین ان کا مقصد اور مدعا کیا تھا۔ سوائے اس کے کچھ نہین کہ خدا تعالیٰ کی طرف بلائین۔ اسی طرح پر ہم جو اپنی تائید مین باتین پیش کرتے ہین تو اس سے ہمارا یہ مدعا ہوتا ہے۔ کہ اپنی پرستش کرائین یا کوئی اپنا قبلہ قائم کرین یا اپنی نماز پڑھوائین یا ہماری ساری کارروائیون کا آخری مدعا اسلام کی طرف بلانا ہوتا ہے کیا ہم اپنی ذات کے لئے کچھ کر رہے ہین یا جو کچھ ہم کرتے ہین۔ اسلام کے لئے کرتے ہین جو نشان ہم دکھانے کا دعوے کرتے ہین اس سے بھی مدعا اسلام کی ہی تائید ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس ہمارے اپنے دعوے کی آپ تائید کرنے کو وہ ہماری خود پسندی خیال کرتے ہین اور خود اعتراض ٹھہراتے ہین تو پہلے سورج اور چاند پر بھی وہی اعتراض کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے۔ کہ روشنی زمین پر ان کے ذریعہ پہونچائی جاوے۔ تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ تو خود نمائی کرتے ہین اور اپنا فخر دکھاتے ہین کہ ہم مین یہ روشنی ہے اس لئے آؤ کوٹھڑی کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ جائین۔ تا خدا تعالیٰ روشنی ہمین کسی سیدھی طور پر پہونچائین۔ نہ ایسی اشیاء کی وساطت سے جو خود اپنی بڑائی کو بھی ظاہر کرتے ہین۔ یہ کس قدر حماقت ہے۔ کہ جن ذریعون سے خدا تعالےٰ نے روشنی کو پہونچانا پسند کیا ہے۔ ان کو داخل شرک خیال کیا جاوے۔ اسی طرح سے خدا تعالیٰ کی سنت یہی ہے۔ کہ جب وہ اپنی طرف خلقت کو بلانا چاہتا ہے۔ تو اپنے ہی ایک بندے کے ذریعہ سے کرتا ہے اور پھر جو کچھ وہ بندہ کرتا ہے اس مین ہوکر کرتا ہے اور اس کا ہر فعل خدا تعالےٰ کے لئے ہوتا ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ۔ برہمو ون نے بھی یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ تو ہوا مگر یہ ساتھ محمد الرسول اللہ کیسا لگا دیا ہے۔ فرمایا۔ ہم خود کیا ہین۔ ہم زمین پر حجۃ اللہ ہین ہم خدا تعالےٰ کے مجسم نشان ہین۔ مگر کس کام کے لئے صرف اسلام کے لئے اور پیغمبر اسلام کی خدمت کے لئے اور اللہ تعالےٰ کے سچے دین کی تائید کے لئے۔ ہماری سب کارروائیان اسلام کیخاطر ہین نہ اپنی ذات کے لئے۔ پھر فرمایا کہ اس کے علاوہ ان لوگون کو یہ بھی دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم وہ نکات جو دوسرے ادیان کے بطلان کی فکر مین ہین۔ تو اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا ہم نصیبین یا کشمیر آدمی اسی لئے بھیجتے ہین کہ ہماری بڑائی ہو یا دین اسلام کی حقانیت روشن ہو۔

ایک دن سیر مین صبح کو فرمایا کہ میری نسبت براہین مین فبرأہ اللہ مما قالوا۔ اور یہ کلارک والے مقدمہ کی نسبت ہے اور یہی لفظ یعنی برّا کا سب جگہ قرآن شریف مین آتا ہے ایک حضرت موسےٰ کے لئے ایک حضرت یوسف کے لئے۔ حضرت موسےٰ پر ایک عورت سے قارون کے سکھلانے سے نعوذ باللہ زنا کا الزام لگایا تھا اور یہ اس عورت کا پہلا بیان تھا۔ پھر دوسرا بیان اس کا اس وقت ہوا۔ جب حضرت موسےٰ عدالت کی کرسی پر بیٹھے اور تمام لوگ حاضر تھے۔ اس دوسرے بیان مین اس عورت نے یہ کہا کہ میرا پہلا بیان جھوٹا تھا اور مجھے سکھلایا گیا تھا اور اسی دوسرے بیان کی بنا پر حضرت موسےٰ بری ٹھہرائے گئے۔ خلقت کی طرف سے بھی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھی۔ اسی طرح حضرت یوسفؑ کے حق مین پہلا بیان زلیخا کا تھا۔ کہ حضرت یوسف نے بُرا ارادہ اس کی نسبت کیا اور پھر دوسرا بیان اس وقت ہوا۔ جب حضرت یوسف کو بادشاہ نے قید خانہ سے بلوا بھیجا تو انہون نے انکار کیا کہ پہلے عورتون سے پوچھو اس وقت زلیخا نے کہا۔ وما ابری نفسی۔ یعنی حضرت یوسف بری ہین۔ یہان بھی دوسرے بیان کی بنا پر حضرت یوسف بری ٹھہرائے گئے۔ اب محمد حسین سے پوچھو کہ اگر یہان ان دو صورتون مین دوسرا بیان صحیح مان کر ان دو نبیون کو بری ٹھیرایا گیا ہے تو افسوس ہے اس پر کہ ہماری صورت مین کیون انکار کرتا ہے۔

خاکسار محمد علی ۔ ۲۰ر اکتوبر

(غالباً یہ خط ۱۸۹۹ء کا ہے)

دعا مدد

ملک عادل شاہ صاحب کا بیٹا محمد افضل تیرہ سال کی عمر مین فوت ہوگیا ہے احباب سے درخواست ہے کہ ملک صاحب کے واسطے دعا کرین۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے اور مرحوم کو جنت مین جگہ دے۔

گذارش

اخبار بدر جس نقصان سے وقت پر حاضر ہو کر احباب کی خدمت بجا لاتا رہا ہے وہ احباب پر روشن ہے اب روپیہ کی سخت ضرورت ہے جن احباب نے اخبار کی قیمت تا حال ارسال نہین فرمائی ان کے نام وی۔ پی کی

قادیان کی آمد و رفت کے اوقات

منقول از جدید ٹائم ٹیبل ریلوے

قادیان ریلوے اسٹیشن سے قریباً ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ ریلوے اسٹیشن بٹالہ ہے ۔ بٹالہ سے قادیان تک یکہ مین آمد و رفت ہوتی ہے ۔ جس پر فی سواری ۶ ر ڈاک کے یکہ کا نرخ مقرر ہے ۔ سڑک کچی ہے ۔

بٹالہ سے امرتسر جانے کے اوقات ریلوے صبح ۱۰ بجے
سہپر ۲ بجے
شام ۶ بجے

امرتسر سے دہلی کی طرف جانے کے اوقات دن کو ۱۲ بجے ۹ منٹ
سہپر ۵ بجے
رات ۹ بجے ۱۶ منٹ

ان کے سوائے اور گاڑیان بھی ہین مگر بٹالہ سے آنیوالی گاڑیون کو یہی گاڑیان ٹھیک ملتی ہین ۔

امرتسر سے لاہور وزیرآباد جہلم جانے کے اوقات دن کو ۱۱ بجے ۴۸ منٹ
سہپر ۳ بجے ۲۵ منٹ
شام ۷ بجے ۳۰ منٹ

ان کے سوائے اور گاڑیان بھی ہین مگر بٹالہ سے آنیوالی گاڑیون کو یہ گاڑیان ٹھیک ملتی ہین ۔

تمباکو نوشی کا انسداد

بعض ممالک مین تمباکو نوشی پر قانونی قیود عائد ہین ۔ مثلاً امریکہ کی بعض ریاستون مین ۱۸ سال سے کم عمر والون کے لئے تمباکو پینا ممنوع ہے ۔ جاپان مین اس کے لئے عمر کی قید ۲۰ سال ہے بلکہ شہنشاہ مکاڈو کی قلمرو مین جن والدین کے نوجوان بچے تمباکو پیتے دیکھے جاتے ہین انپر جرمانہ ہوتا ہے ۔ علی ہٰذا ان دوکانداروں پر جن کی نسبت یہ ثابت ہو جائے ۔ کہ انہون نے بچون کے ہاتھ تمباکو بیچا ہے ۔ کیپ کالونی نے بھی اس جانب توجہ شروع کر دی ہے اور ۱۶ سال سے کم عمر کے بچون کو تمباکو پینے پر سزا ملتی ہے ۔ اس کی شکایت ہندوستان مین بھی ہے ۔ کہ کم سن "خصوصاً طلبائے مدارس مین تمباکو نوشی روزافزون ہے ۔ لیکن بجائے اس کے گورنمنٹ سے کوئی قانون وضع کرنے کی درخواست کی جائے ۔ پہلے یہ مناسب اور آسان ہے کہ خود والدین اپنے بچون کی نگرانی کرین اور دیگر افعال قبیحہ کی طرح انہین تمباکو نوشی سے بھی بچانے کی کوشش کرین ۔ ساتھ ہی گورنمنٹ کے ہاتھ چونکہ زیادہ لمبے اور مضبوط ہین وہ بھی اس بارہ مین اپنا فرض ادا کرے (پیسہ)

مشن سکولون مین لڑکیون کو بھیجنے کے نتائج

لندن مشن بائبل ویمین ٹریڈنگ کی عورتین شہر مدراس کی ایک ہندو لڑکی مساۃ جگا تھن کو عیسائی کرنے کے لئے بھگا لی گئی ہین ۔ مسمات مذکورہ کے وارثون نے ان مشنری مسس پر پریسیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت مین نالش دائر کر دی ہے ۔ مگر ہمین اس کارروائی کے سننے سے اس شیخ شیرازی کا آب زر سے لکھنے کے قابل یہ قول ؎

توانگہ نہ بستی کہ سرچشمہ بود ۔ چہ سیلاب شد باز بستن چہ سود

عجب کیفیت سے دل پر کھٹکتا ہے ۔ جو ایسے ہی کوتہ اندیش سرپرستون کی نسبت صادق آتا ہے ۔ جو پہلے خوشی خوشی اپنی بہو بیٹون کو مشنری مستوں کے پاس بھیجتے یا ان کارساز لیڈیون کو کھلم کھلا اپنے گھرون مین آنے دیتے ہین اور جب ان کا جادو ان کی سادہ لوح لڑکیون پر اپنا کام کر جاتا ہے ۔ تو پھر سر پیٹنے اور بے فائدہ ہاتھ پاؤن مارنے لگتے ہین ۔ ہندوستان مین جو لاکھون دیسی لوگ اپنے آبائی دین کو چھوڑ کر عیسائی ہو چکے اور ہو رہے ہین وہ سب ایسی ہی سہل انگاریون کے نتائج ہین ۔ اوائل مین معاملہ نافہم اور حقیقت ناشناس لوگ اس گھمنڈ پر کہ کیا زور سے گھول کر عیسائیت کا عقیدہ ہمارے یا ہماری بہو بیٹیون کے دلون مین بٹھا سکتی ہین ۔ ان میم صاحبون سے راہ و رسم اور میل جول پیدا کرنا فخر اور تہذیب سمجھتے ہین اور جب اندر ہی اندر چپکے چپکے پھوڑا پکتے پکتے علانیہ پھوٹ کر بہنے لگتا ہے تو پھر آنکھین کھلتی ہین مگر ؎

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیان چگ گئین کھیت

یہ مشنری لیڈیان ہر داؤ اور حیلے سے غیر مذاہب والون کو بہلا کر عیسائی بنانے کے فن مین ابتدا ہی سے نہایت کامل ٹرینڈ ہو کر آتی ہین پھر بھلا انہین سیدھی سادی اور سادہ خیال بھولی بھالی ہندوستانی لڑکیون کو اپنی خوش پوشی آزادی اور خودسری کی مثالین دے دلا کر باتون ہی باتون مین پھسلا لینا کونسی بڑی بات ہے ۔ یہان تو صرف سر جوڑ کر باتین کرتے اور مل کر بیٹھنے کا موقعہ ہی ملنا چاہیئے ۔ پس جو لوگ انہین گھرون مین آنے یا اپنی مستورات کو ان کے ہان جانے کی اجازت دیتے ہین وہ دیدہ دانستہ آپ اپنے پاؤن پر کلہاڑی مارتے اور ؎

کس دشمن من نیست منم دشمن خویش
اے وائے من دوست من و دامن خویش

کے مصداق بنتے ہین اور یہ موٹی سی بات نہین سمجھتے ۔ کہ مشنری میمین محض اسی غرض سے اپنا ملک و دیس اور گھربار خویش و اقربا چھوڑ چھاڑ کر ہزارون کوسون کی مسافت اٹھا اور سینکڑون مصائب جھیل کر غربت اور تنہائی مین دیس بدیس پھر رہی اور لاکھون روپے خرچ کر رہی ہین کہ جہان کہین کوئی ان کو شکار ملا تو جھٹ اپنے ڈھب پر اس کو لے آئین پھر ایک دو کیا بلکہ ہزارون ان کے ہتھکنڈون پر چڑھ کر اپنے خاندانون کا روزمرہ ناک کاٹ کر ان کے ساتھ ہو لیا کرین ۔ تو ان پر کوئی ملامت عائد نہین ہو سکتی بلکہ تمام الزام ان سرپرستون پر آتا ہے جو اپنی بہو بیٹیون کو ان کی صحبتون سے محفوظ رکھنے مین احتیاط سے کام نہین لیتے ۔ ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم ۔ کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد

الفاظ کی غلط فہمی

اکثر عربی کے الفاظ اردو زبان مین پائے جاتے ہین اور اگرچہ اس مین کچھ شک نہین کہ اردو مانند عربی و فارسی زبان بھی ہے ۔ مگر اکثر الفاظ عربی کے اردو مین آکر بالکل مختلف معنی رکھتے ہین اور کم از کم ممالک ہندوستان مین جہان اردو بولنے کا عام رواج ہے یا جن جگہون مین اردو مادری زبان ہے وہان اس قسم کے الفاظ سے اہل اسلام اور اہل ہنود کے مابین مذہبی عداوت تک آجکل نوبت پہنچ گئی ہے ۔ مگر اس مین اہل اسلام کا کچھ قصور نہین اگر ہے تو اس قدر صرف کہ اپنی مذہبی کتب کے تراجم مین ایسے الفاظ داخل نہ کرتے جن سے غیر کو ٹھوکر لگتی مگر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اردو مین بہتر الفاظ کی عدم موجودگی کے سبب ایسا ہو گیا ہے اہل ہنود کا یہ قصور ہے کہ ایسے الفاظ کے معنون کو اصل زبان کے محاورہ پر نہ پرکھا اب خواہ کچھ کہو اس مین کچھ شک شبہ نہین کہ طرفین مین اس سبب سے ضرور ایک غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے اور ہم چاہتے ہین ۔ کہ اس پر کچھ روشنی ڈالین تا کہ انصاف پسند دلون سے کدورت دور ہو بطور مثال کے اس وقت ہم ذیل کے صرف دس عربی الفاظ کو لیتے ہین جو اردو مین بالکل ان معنون مین مستعمل نہین ہوتے جن مین عربی زبان اور محاورہ مین ہوتے ہین ۔ قصد ۔ قہر ۔ مکر ۔ شراب ۔ عزیز ۔ جبر ۔ سبب ۔ نفر ۔ اب ہر ایک

کے معنی بقید زبان لکھے جاتے ہین جس سے اختلاف محاورہ کا پتہ مل جائے گا۔ قصد۔ عربی مین سیدہا راستہ اور اردو مین ارادہ۔ قہر۔ عربی مین اعلیٰ طاقت جس سے صفت قہار نکلتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ہے۔ اردو مین زبردستی ہے۔ مکر۔ عربی مین جب خدا تعالیٰ برگزیدون کے مخالفون کی تدبیر کو ناکام کر دیتا ہے تو اس وقت یہ لفظ خدا کی تدبیر پر بولا جاتا ہے مگر مخلوق کی کل تدبیرون کے اقسام پر یہ لفظ فریب اور داؤ کے معنون مین استعمال ہوتا ہے اور اردو مین بھی دوسرے معنون مین ہمیشہ لیا جاتا ہے۔ اسی لفظ کا ہم معنی لفظ کید ہے۔ شراب۔ عربی مین صرف پینے والی چیز کے واسطے آتا ہے مگر اردو مین ہمیشہ مشہور نشہ لانیوالی چیز ہے۔ عزیز۔ عربی مین خدا تعالیٰ کا ایک نام بمعنی غالب ہے اور اردو مین پیارے کو بولتے ہین۔ خصوصاً قریبی رشتہ دارون کو۔ جبر۔ عربی زبان مین نقصان کا پورا کر دینا پٹی باندھنا اور اسی لفظ سے جبیرہ بنا ہے یعنی وہ لکڑی جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھتے ہین۔ صفت اس کی جبار۔ نام خدا تعالیٰ کا ہے یعنی نقصان کا پورا کر دینے والا۔ مگر اردو مین زبردستی کے معنون مین آتا ہے۔ سوائے خدا تعالیٰ کے عربی مین بھی زبردستی پر گا ہے گا ہے اطلاق کرتا ہے۔ سبب۔ عربی رستی اور پیوند۔ مگر اردو مین باعث اور وجہ۔ نفر۔ عربی مین گروہ پر بولا جاتا ہے۔ جس مین تین سے لے کر دس تک داخل ہون مگر اردو مین ایک آدمی پر بولا جاتا ہے اور نوکر کے معنی بھی دیتا ہے یہ مذکورہ تفصیل از روئے لغات عربی و محاورہ اردو ثابت ہوتی ہے۔ اہل عرب کے اشعار سے بھی یہی مراد پائی جاتی ہے۔ اردو زبان مین جو مراد ہمیشہ ان الفاظ سے لی جاتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ مگر بڑے افسوس کا مقام ہے۔ کہ مخالفین اس سے ایک ایسی مراد خود بخود پیدا کر لیتے ہین جو نہ از روئے لغت درست ہے نہ محاورہ کے رو سے صحیح۔ بعض مخالفین کم فہم نے جب قرآن شریف مین لفظ مکر کا خدا تعالیٰ کی نسبت استعمال ہوتا دیکھا تو فوراً بول اٹھے۔ کہ مسلمانون کا خدا مکار ہے انہون نے باہمی تعلقات کو اور بھی کشیدہ کر دیا اگر وہ قرآن کے سیاق و سباق پر نظر ڈالتے لغات عربی سے مشورہ کرتے عربی محاورہ کو پرکھتے۔ تو بلا ریب ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ لفظ خالق پر کیا مراد رکھتا ہے۔ اور مخلوق پر کیا۔ (سراج الاخبار)

نشان دیا

ذیل کا خط نور محمد صاحب خانساماں کیطرف سے ہے۔ چونکہ کاتب نوشت و خواند مین پوری لیاقت نہین رکھتا اس واسطے عبارت اور املا مین غلطیان ہین اور اردو صحیح نہین لیکن چونکہ یہ خواب کا بیان ہے اور موکد بقسم ہے اس لئے مین اس کو اسی طرح چھاپ دیتا ہون جس طرح اس نے لکھا ہے۔

مین قسم واحد لاشریک کی کھا کر صحیح اور سچ لکھتا ہون کہ مین ایک دفعہ ۱۸۹۱ء مین جہلم نوکر بنام خورشید علی نادر کے پاس تھا۔ مین نہین جانتا۔ کہ تاریخ کون تھی مگر ہان اتنا یاد ہے۔ کہ دن ہفتہ رات جمعرات کی تھی اور وقت صبح صادق کا تھا۔ کہ مین نے دیکھا کہ ایک پہاڑ قطب کی طرف واقع ہے اور تین طرف بالکل صاف زمین ہے اور لاکھون بلکہ کروڑون آدمی سرون پر ہاتھ رکھ کر روتے ہین مین یعنی اینجانب بھی ان لوگون مین جا کر داخل ہوا تو اینجانب نے بھی ان لوگون سے رونے کا حال دریافت کیا تو انہون نے جواب دیا۔ کہ آج روز محشر یعنے روز قیامت کا دن ہے اس واسطے روتے ہین کہ آج نیکی اور بدی ترازو ہو گی۔ جس وقت یہ حال معلوم ہوا تو مین بھی رونے لگا۔ اتنے مین آسمان کھل گیا جیسے کوئی چیز شگاف ہو جاتی ہے۔ اس مین سے ایک تخت اترا اور ایک آدمی اس پر سوار تھا۔ جس کا جسم شیشہ کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ جب زمین پر تخت اتر آیا۔ تو ایک پایہ مین نے پکڑ لیا جو مشرق کی طرف پائے ہوتے ہین ان مین سے جو قبلہ کی طرف منہ کر کے جب آدمی کھڑا ہو وے تو بایان ہوتا ہے۔ یعنی مشرق کے دو جو پائے ہوتے ہین بایان پایہ پکڑ کر مین رونے لگا جو حضرت تخت نشین تھے وہ میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم کیون روتے ہو۔ مین نے عرض کی کہ روز قیامت کا دن ہے اس واسطے روتا ہون کہ نیکی تو کوئی نہین کی اور آج وقت آ گیا اس واسطے ڈرتا ہون تب حضرت تخت نشین فرمانے لگے۔ کہ تم کو اجازت ہے چلے جاؤ بُرا کام نہ کرنا بخشش کے ہم ذمہ وار ہین پھر میری آنکھ کھل گئی۔ پھر بعد اس کے سنہ ۱۹۰۶ء ماہ جون یا جولائی تھا کہ مین بڑا بیمار تھا اور مین قریباً اس سے پہلے چار برس اپنے ٹبر کا معالجہ کرتا رہا اور قریباً چار صد روپیہ خرچ کیا۔ مگر کوئی فایدہ نہ ہوا ناچار ایک تجویز کی کہ آج زمانہ مین مسیح موعود موجود ہین اور مجھ کو حاجت ہے مین کیون نہ فریاد کرون اس واسطے واجب جان کر ایک کارڈ ڈاکخانہ ڈلوال مین ڈالا جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ میرا عقیدہ ہے کہ میرا ٹبر بیمار ہے جس کی دعا سے میرا ٹبر اچھا ہو جائے گا اس کو مرشد پکڑ دون گا اس کا جواب حضرت اقدس نے دیا کہ معجزہ طلب کرنے والے اچھے نہین ہوتے۔ خدا کے حضور دعا کرو اور نماز کو قائم کرو اور ہم بھی دعا کرین گے۔ یہ خط حضرت اقدس کا تحریر فرمایا ہوا ڈاکخانہ ڈلوال مین تھا اور ڈاکخانہ مجھ سے قریباً آٹھ میل پر تھا۔ کہ مین خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ کوئی آدمی مجھ کو کہتا ہے کہ تم نوکری کر رہے ہو اور تمہارا مرشد گھر مین آیا ہے اس بات کو سن کر مین چھٹی لے کر گھر آیا اور دیکھا کہ حضرت اقدس میرے گھر مین موجود ہین مگر ایک آدمی ہمراہ ان کی ہم شکل ہے وہ بھی موجود ہین جب مین مصافحہ کرنے سے فارغ ہوا۔ تو مین نے سنا کوئی کہتا ہے کہ تیرے مرشد کی تیرے گھر والون نے خدمت نہین کی۔ اس واسطے گھر والون پر ناراض ہین تو حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ ہماری خدمت انہون نے بہت کی ہے اور بیمار تمہارا اب اچھا ہے اور اب ہم گھر کو جاتے ہین۔ مین نے عرض کی کہ مین ٹکٹ لے کر آپ کو گاڑی پر سوار کراتا ہون تو آپ نے فرمایا۔ جیسے اللہ تعالیٰ ہم کو آگے لے آیا ہے۔ اسی طرح سے ہم کو لے جائیگا اور اسٹیشن ملا ایک ضلع جہلم مین ہے۔ اس پر مین اور حضرت اقدس اور تیسرا آدمی یعنے حضرت اقدس کا ہمراہی تینون پہنچے اور ادہر مغرب کی طرف سے گاڑی آ گئی اس نے وصل کیا تو میری آنکھ کھل گئی اور بعد مدبیر اسی روز وہ خط میرے پاس حضرت اقدس کا تحریر کیا ہوا صادر ہوا جس کا زنانہ تھا کہ میرا ٹبر اچھا ہو گیا۔ اچھا کیا تھا۔ کہ آگے لاٹھی کے سہارے پر چلتے تھے۔ اور اسی روز لاٹھی پھینک دی۔ اور چلنے لگ پڑے۔ حقیقت بیماری کی یہ تھی۔ کہ پاؤن کے درد سے ایک ٹانگ کم ہو گئی تھی اور زمین پر نہین لگتی تھی۔ مگر حضرت اقدس کا خط آنا تھا کہ پاؤن زمین پر ٹیک کر چلنے لگ پڑے یہ بات مین اپنے اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے اور قسم کھا کر کہتا ہون کہ یہ سب سچ اور صحیح ہے

خاکسار نور محمد خانساماں ملازم مسٹر سکاٹ صاحب بہادر محکمہ نمک کہیوڑہ۔ ضلع جہلم۔

طاعونی نشان

مخدومی حکیم فضل دین صاحب نے گذشتہ طاعون کے ایام میں بھیرہ سے چند اشد مخالفون کی ہلاکت کے متعلق ایک خط لکھا تھا۔ جو قابل اندراج اخبار تھا مگر اس وقت بسبب کاغذون بن مل جانے کے گم ہوگیا اب مل گیا ہے اور درج اخبار کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ جری اللہ فی حلل الانبیاء حضور کے چار اور دشمن شکار طاعون ہوئے۔ اور انی مھین من اراد اھانتک پر بھی مہر کر گئے (۱) غلام محمد مولوی سکنہ چکوال جو کرم دین کا گواہ تھا (۲) فضل کریم خواجگان کی قوم سے ایک ایسا شخص تھا کہ گاہ گاہ درس قرآن مجید میں بھی آیا کرتا تھا۔ مگر غائبانہ بدگوئی کرتا چنانچہ ۱۰۔ مئی ۱۹۰۸ء کو اس نے کہا سارا جہان عذاب مین گرفتار ہے۔ اگر (نعوذ باللہ) ایک آدمی مرزا (صاحب) مرجاتے تو جہان کی نجات ہو جاتی۔ چنانچہ اسی روز سہ پہر کو گرفتار طاعون ہوا۔ چار۔ پانچ روز سخت تکلیف سے ہانپتا تڑپتا کوس کرتا مرگیا۔ (۳) الیاہی ایک شیخ تھا۔ یہ سخت دشمن بدخواہ حاسد سلسلہ مبارکہ کا تھا۔ یصدّون عن سبیل اللہ سے بہت حصہ لیتا۔ جب کسی احمدی کمزور علم سے ملاقات ہوئی یا کسی کے احمدی ہونے کی خبر سنی اسے بہت ملامت کرتا۔ کسی قدر چونکہ مطب بھی کرتا بعض کمزور اس کو جواب نہ دیتے۔ قریب ۱۰ مئی ۱۹۰۸ء کو گرفتار طاعون ہوا۔ سنا گیا ہے۔ اس کے پڑوسی کہتے ہین۔ کہ اس کے فرزند نے اس کو باہر سے دروازہ بند کر دیا۔ وہ کوٹھڑی مین سخت چلاتا شور مچاتا بکواس کرتا رہا یا کوئی چیز (پانی وغیرہ) مانگتا رہا۔ اسی حالت مین چندروز تڑپتا رہا۔ چارپائی سے زمین پر گر پڑا زمین پر گھسٹتا رہا۔ شام ہوئی اور چہرہ زخم زخم ہوگیا۔ مرنے کے بعد بھی سنا گیا ہے۔ کہ خوف طاعون سے اس کا کچھ عرصہ تک نزدیک نہین گیا۔ اس لئے اس کا مونہہ بہت ہی کھلا رہگیا جو نہایت ہی بدنما ہوگیا۔ کچھ تو مونہہ زخمی تھا کچھ کھلا ہوا حد سے زیادہ جیسے تنّور کے وقت۔ پھر وہ پرانے کپڑے کے ٹکڑون سے بھر دیا گیا۔ بس پھر کیا تھا۔ ہیبت ناک نظارہ نکل آیا اور اس طرّہ یہ کہ ایک بازو بالکل سیدھا ہوگیا اور ایک ٹانگ بالکل ہوا مین اٹھی ہوئی تھی۔ اب مرنے کے بعد پڑا ہے نہ کوئی نہلاتا ہے نہ میت اٹھاتا۔ اسی طرح قبر مین رکھنے کے وقت کوئی قوم کا آدمی یا رشتہ دار نزدیک نہ آتے تھے۔ ذلت کے ساتھ بیمار رہا ذلت کے ساتھ مرا ذلت کے ساتھ دفن ہوا۔ خداتعالیٰ پچھلون کو عبرت دے اور راہ ہدایت پر لاوے۔ آمین۔

(۴) محمد امین پراچہ۔ یہ سلسلہ کا بڑا حاسد تھا۔ اپنے محلہ مین یضلون عن سبیل اللہ مین برابر مشغول رہتا ایک دفعہ جب میرا مباحثہ محلہ خواجگان مین ہوا تو پہلے مولوی بہاؤالدین پھر مولوی چادہ والا پھر یہ شخص نوبت بنوبت مقابلہ پر آئے تھے۔ اس وقت یہ سواری تھا پھر برخاست ہوگیا۔ آجکل کسی زمیندار کا محصل تھا۔ جب آثار بیماری ظاہر ہوئے گھر کو چلا آیا۔ دوسرے دن مرگیا۔

غلامی اور عصمت انبیاء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہین ان سے کون غافل ہے۔ حقیقت مین اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید مین جو شہرت حاصل کی ہے وہ کسی اور کو نصیب نہین۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفون نے اسلام پر حملون کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہین دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچون مین غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر مکمل بحث کی گئی ہے اور اصل اسلامی تعلیم کو نہایت عمدہ طور سے دکھا کر مخالفین کے اعتراضون کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم مین ان مضامین کی دہوم مچ گئی۔ چونکہ یہ مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز مین متفرق طور پر لکھے گئے تھے۔ اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق ہیڈ ڈرافسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونون مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالون مین بہت عمدہ چھاپدیئے۔ یہ دونون رسالے دفتر بدر بک ایجنسی مین برائے فروخت موجود ہین

غلامی ۳؎ ۔ عصمت انبیاء ۲؎

ایک دریافت طلب امر

برادران مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سال گذشتہ کے اختتام پر ایک قاعدہ تجویز کیا گیا تھا جس کا منشاء یہ تھا کہ صدر انجمن احمدیہ کی تمام مدات کی آمد مفصل ماہوار شائع ہوا کرے۔ لیکن پہلے ہی مہینہ مین جب اس آمد کی تفصیل کمیٹی کے سامنے آئی تو معلوم ہوا کہ اس تفصیل کے طبع کرانے مین بہت سا خرچ پڑے گا اس لئے اس کی بجائے یہ قاعدہ تجویز کیا گیا۔ کہ ہر ایک رقم کی جو دفتر محاسب مین پہنچے۔ خواہ وہ کسی مد کی ہو۔ ایک رسید باضابطہ دفتر محاسب سے دی جایا کرے۔ جس کا مثنی دفتر محاسب مین رہے مگر ۱؎ سے کم رقم کی رسید نہ دی جاوے اور یہ اعلان کر دیا جاوے۔ کہ ذیسندہ روپیہ کو اگر دفتر محاسب کی رسید نہ پہنچے۔ تو اسے اپنے روپے کے متعلق فی الفور خط وکتابت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اسی قاعدہ پر اب تک عملدرآمد ہو رہا ہے اور جو رسیدین کارڈون پر ذیسندگان رقوم کی خدمت مین بھیجی جاتی ہین۔ ان کا یہ عام اعلان کر دیا گیا ہے کہ جو صاحب کوئی رقم دفتر محاسب مین بھیجدین اور انہین باضابطہ رسید محاسب کے دفتر سے محاسب کے دستخطی نہ پہونچے۔ وہ اپنی رقم کے متعلق خط وکتابت کر کے دریافت کرین۔

اب بعض احباب نے پھر یہ تحریک کی ہے۔ کہ کل رقوم کی جو دفتر محاسب مین وصول ہون بالتفصیل رسیدین بطور ضمیمہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز چھپنی چاہیئے۔ اس پر مجلس ناظم نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ اس امر کا قطعی فیصلہ کرنے کے لئے احمدی پبلک کی رائے اس معاملہ مین لی جائے۔ لہذا بذریعہ اخبارات تمام احمدی احباب اور بالخصوص احمدی انجمنون کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سوال کے دونون پہلوؤن پر غور کر کے اپنی رائے سے سکرٹری مجلس ناظم کو مطلع کرین چونکہ ایک ایک فرد کی رائے سے معاملہ طول پکڑے گا۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ ہر ایک جگہ احمدی احباب اپنی اپنی انجمنون مین اس معاملہ کو پیش کر کے انجمن کے فیصلے سے اطلاع دین۔ اس طریق سے مجموعی رائے سب احمدی احباب کی مجلس ناظم کے سامنے آجاویگی ان تمام۔ لہذا ان پر غور کر کے مجلس ناظم اپنی رائے کے ساتھ اس معاملہ کو مجلس معتمدین

مین پیش کرے۔ گذشتہ ام احمدی انجمنوں کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ وہ ۱۵۔ اگست کے اندر اندر اس معاملہ پر بحث کرکے آخری رائے سے مجلس ناظم کو اطلاع دین۔ چونکہ یہ معاملہ جلدی پیش ہونا چاہیئے۔ اس لئے صرف اختتام اگست تک ایسی راؤن کا انتظار کیا جاوے۔

وجوہات رسیدون کے چھپوانے کی ضرورت کی حسب ذیل دئے گئے ہین۔

۱۔ اس سے تحریص چندہ دہندگان وغیرہم مین زیادہ چندہ دینے یا از سر نو چندہ شروع کرنے کی پیدا ہوتی ہے

۲۔ چندہ دہندگان باقاعدہ ماہوار چندہ بھجوانے کی کوشش کرتے ہین۔

۳۔ مخالفون یا منافقون کی بہت سی بدظنیان اس سے رفع ہو جاتی ہین۔

۴۔ اس سے ہر قسم کی رسید خواہ وہ رقم ۴ ر سے بھی کم ہو۔ شائع ہو سکتی ہے۔ اور ایسی چھوٹی چھوٹی رقومات کی رسیدات شائع کرنی بہت ہی ضروری ہین۔ کیونکہ غلطیان عموماً ایسی رقومات مین ہی واقع ہو جایا کرتی ہین۔

۵۔ چونکہ یہ انجمن پبلک اور رجسٹرڈ ہے اس واسطے بھی اس کی آمد شائع ہونی ضروری ہے۔ ان کے بالمقابل حسب ذیل وجوہات ہین۔

۱۔ کل آمد کی چھپوائی پر ایک کثیر رقم صرف ہو گی۔ جو اور کسی دینی ضرورت کے لئے خرچ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ آمد کے چھپوانے کا جب اندازہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس پر پچھتر روپیہ ماہوار یعنے نو سو روپیہ سالانہ خرچ ہو گا اور جوں جوں آمد بڑہے گی یہ چھپوائی کا خرچ بھی بڑہتا چلا جاویگا۔ یہ خرچ صرف اس صورت مین ہے۔ کہ آمد بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع کرائی جاوے

۲۔ اپنی قسم کے دیکھنے کے لئے ہر ایک شخص کو قریباً سو صفحہ باریک لکھے ہوئے پڑھنے پڑا کرین گے۔ جو محض تضیع اوقات ہے۔

۳۔ ریویو آف ریلیجنز کا ضمیمہ کرنے سے چھپی ہوئی فہرست اصل فرستادگان رقوم کو نہ پہونچے گی۔ بلکہ صرف ان لوگون کو جو رسالہ خریدتے ہین۔

۴۔ باضابطہ رسیدین بھیجنے کا خرچ آٹھ دس روپے ماہوار سے زائد نہین اور اس سے فرستندہ کو جلدی اطمینان بھی ہو جاتا ہے۔ مطبوعہ رسیدون کے لئے بعض احباب کو ڈیڑہ ماہ کے قریب انتظار کرنا پڑا کریگا۔ اور اتنی دیر بعد تحقیقات مین بھی مشکلات پیدا ہون گے پس اگر رسیدین بھی چھپوائی جاوین۔ تو بھی باضابطہ رسید فرستندہ کو دینے کے واسطے کام نہین چل سکتا۔

۵۔ اگر بطور ضمیمہ رسیدین نہ چھپوائی جاوین بلکہ الگ رسالہ کی صورت مین چھاپ کر بھیجے جاوین۔ تو خرچ اور بھی بڑھ جائے گا۔

۶۔ اکثر چندہ دینے والے اس قسم کی تحریص کے محتاج نہین۔ کہ ان کے نام چھپوائے جاوین۔ بلکہ چندون کی زیادتی اور قسم کی تحریکات سے ہوتی ہے۔

۷۔ بدظنی کے دور کرنے کے لئے سب سے عمدہ ذریعہ ہے۔ کہ رقم کی باضابطہ رسیدین دی جاوین۔ جس فرستندہ رقم کو رسید نہ پہونچے وہ اپنی رقم کے متعلق تحقیقات کرے اور کسی تنازعہ کی صورت مین بھی رسید کافی شہادت ہوگی۔

۸۔ مخالفون اور منافقون کی بدظنیاں باوجود طبع آمد کے دور نہین ہو سکتین معمولی بدظنیون کے دور کرنے کے لئے ایک مجمل نقشہ ہر مد کی آمد اور خرچ ماہوار کا طبع ہونا کافی ہے جس پر صاحب امین اور ناظر اور محاسب صدر انجمن احمدیہ کے دستخط تصدیقی ہون۔

۹۔ پبلک یا رجسٹرڈ انجمن کے لئے اپنی آمد شائع کرانا ضروری نہین ہے۔ زیادتی خرچ کے خلاف یہ دلیل دیگئی ہے۔ کہ جس قدر خرچ ہو گا اس کے بالمقابل رسیدون کے شائع ہونے سے آمد بڑھ جائیگی۔ دوسری طرف سے یہ دلیل اس کے خلاف دیگئی ہے کہ محض طبع آمد سے آمد مین ترقی ہونا ایک موہوم امید ہے اور خرچ کثیر مستقل ماہوار پڑتا رہیگا۔

جملہ احمدی انجمن اس معاملہ پر غور کرکے جلد تر اپنی اپنی راؤن سے مطلع فرماوین۔ والسلام

خاکسار محمد علی سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مورخہ ۶۔ اگست ۱۹۰۶ء

تبلیغ

خاکسار معہ سید ستار شاہ صاحب ڈاکٹر رعیہ بماہ مئی ۱۹۰۶ء بحضور والا شان مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بغرض زیارت قادیان دار الامان پہونچا بروقت رخصت حضرت اقدس نے فرمایا کہ تمہارا تعلق بوجہ ہم اعتقادی ہم طریق مولوی محمد حسین بٹالوی و مولوی عبد الجبار وغیرہ غزنوی سے رہا ہے انکو ہمارے دعوی مین شک ہے تو انکو زبانی امورات ذیل سے آگاہ کردو۔ شاید کوئی سعید نطرت سمجھ جائے

(۱)۔ پیشگوئیان انبیاء سابق (۲) شہادت اللہ تعالیٰ بذریعہ مکالمہ و مخاطبہ لقولہ تعالیٰ قل کفی باللہ شہیداً بینی وبینکم۔ یعنے امور غیبیہ کا اطلاع دینا قبل وقوعہ امر واقعہ اور پھر ان کا ظہور ہو جانا۔ (۳) ترقی جماعت متابعین اور تبدیلی حالات بہ تحت احکام ہو کر متقضی ہونا مخلوق اللہ کا یہ ہی سنت اللہ چلی آئی ہے جس پر غور و نظر کیا جائے۔ امورات مذکور سے ہمارا دعوی ثابت ہوتا ہے سو کمترین معہ ڈاکٹر صاحب موصوف صاحبان مذکور کی خدمت مین حاضر ہو کر سنائے گئے انہون نے جو جواب دئے بذریعہ نیاز نامہ حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کیا گیا تھا۔ تس پر حضرت اقدس نے نوازش نامہ بنام کمترین رحیم بخش عرائض نویس درجہ اول بمقام رعیہ سکنہ منتوکر دستخطی خود ارسال فرمایا جو ذیل مین حرف بحرف مشتہر ہونے کے لئے باجازت حضرت ممدوح درج اخبارات بدر و الحکم کے پیش کرتا ہون اور اجازت طبع ہونے کی بذریعہ مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر بدر جلد عام ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

محبی اخویم مولوی رحیم بخش صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہونچا جس قدر آپ نے کوشش کی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس کا اجر بخشے۔ درحقیقت علماء کو اپنے شائع کردہ اقوال اور عقائد سے رجوع کرنا مشکل ہے ورنہ یہ مسائل ایسے صاف ہین کہ ان کا سمجھنا کچھ مشکل نہین ہے۔ آپ اسی طرح کوشش جاری رکھین۔ اور ہر ایک نیک طبع انسان کو یہ مسائل سنا دیا کرین۔ جو لوگ قرآن شریف کی کچھ پرواہ نہین کرتے۔ ان کا سمجھانا مشکل ہے ورنہ بات تو بہت سہل ہے۔ مین درد نقرس سے بیمار ہون چلنے کی طاقت بھی نہین بہ نسبت سابق کچھ آرام ہے مگر طاقت رفتار نہین۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے بخدمت اخویم سید عبد الستار شاہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ برسد

الراقم

مرزا غلام احمد۔ ۲۰ جون ۱۹۰۶ء

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

اہلیہ ڈاکٹر عظیم اللہ صاحب صوبیدار ہاسپٹل اسسٹنٹ نوشہرہ۔
سلطان محمد ولد گاما کوٹلی لوہاران۔ سیالکوٹ۔
اہلیہ نعمت اللہ خان صاحب۔ کریام ضلع جالندھر۔
میاں غلام رسول صاحب نمبردار۔ مالوکے۔ رعیہ۔ سیالکوٹ۔
میاں عطا محمد صاحب شملہ
اہلیہ بابو فضل کریم صاحب اکونٹنٹ دفتر اگزیمینر شملہ۔
سید ولادت حسین صاحب مظفرنگر۔
سید رستم علی صاحب " "
میاں پیر بخش صاحب۔ کڑیانوالہ ضلع گجرات
میاں کرم الٰہی صاحب " " "
فضل الٰہی صاحب " " "
مستری محمد شاہ صاحب اندرگڑھ ناگدا متھرا ریلوے
میاں روشن دین صاحب۔ مرداں
میاں نعمت علی صاحب بھیٹی کلاں۔ سیالکوٹ
میاں کریم بخش صاحب " "
میاں خیر الدین صاحب چک ۹۹ نہر جہلم سرگودہ
میاں اللہ دتا صاحب چک ۱۰۲ گوہد پور نہر جہلم
میاں علی گوہر صاحب " " "
چودہری میر بخش صاحب۔ اکبر پور۔ پھلورہ سیالکوٹ
میاں نبی بخش صاحب " " " "
جوایا " " " "
میاں محمد حسین صاحب۔ سعد اللہ پور گوجرات
میاں عبد اللہ خان صاحب۔ چنگا گوجر خاں
میاں نظام الدین صاحب۔ گروبہ۔ ضلع ہوشیارپور
چودہری حسن محمد صاحب۔ کھیوہ باجوہ کلاسوالہ سیالکوٹ
میاں غلام محمد صاحب معہ اہلیہ " " "
میاں محمد حسن صاحب " " "
میاں علی احمد صاحب " " "
میاں سید احمد صاحب " " "
مسمات طالع بی بی " " "
مسمات سکا کو " " "
میاں فقیر اللہ صاحب شہر سیالکوٹ
میاں خیراتی معہ اہلیہ " "
میاں مہر دین صاحب " "
میاں محمد عبد اللہ صاحب " "
میاں غلام محمد صاحب لائل پور

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ا؁

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ ؁

جام شہادت — مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ ؁

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۲ ؁

رویائے صالحہ — مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان بشارات کا ذکر۔ جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۱؁

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دھرمپال کی ترک کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۱۲؁

القول الصحیح — اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ قیمت ا؁

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ا؁

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ ؁

انٹر ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ا؁
کامن احمدی۔ الہ داد والے۔ قیمت ۱ ؁

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۴؁

رسید زر

۱۰۔ جولائی ۱۹۰۷ء۔ مسٹر عبد العلی صاحب ۱۵؁
۱۰ " " نعمت اللہ صاحب عا؁
یکم اگست ۱۹۰۷ء۔ نمبر ۱۲۶۷۔ تاج الدین صاحب عہ؁
یکم اگست ۱۹۰۷ء نمبر ۱۲۶۵۔ نور علی صاحب عہ؁
یکم اگست ۱۹۰۷ء۔ نمبر ۷۷۵۔ قاضی حبیب اللہ صاحب ہے؁

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۴۔ ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی ہدایت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کروں اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہیئے یا حضرت کے نام۔ کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵۔ مددخان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۷۔ میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۵ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے۔ امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے۔ تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ۔ مظفرنگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔ ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۲ سالا احمدی کاشتکار۔ گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل از گولیکی ضلع گجرات

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا۔

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان

مورخہ ۱۲ - رجب ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۲۲ - اگست ۱۹۰۷ء

جلد (۶)

چہ گویم با تو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر (۳۴)

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کی وقت ان کا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم - یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر - نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا

اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم و متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا - اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکاری کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عـــــہ ۳۰
معاونین درجہ اول جن کو عـہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے۔ ۵ر
معاونین درجہ دوم جنکو عـہ ۱۲ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی ۓ ر
مابعد للعہ
فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۲ بار - آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں -

ڈاکٹر عبد الحکیم کا خط اور اس کا جواب

مولانا۔ السلام علیکم۔ چونکہ آپ میرا پہلا خط جو مختصر تھا الحکم و بدر میں شائع کرا چکے ہیں۔ اس لئے مضمون ذیل بھی جو الحکم و بدر کے مزخرفات کا جواب ہے شائع کرا دیں ساتھ ہی جو تردید ہو سکے وہ بھی۔ تاکہ پبلک فیصلہ کر سکے۔ والسلام
خاکسار عبد الحکیم خاں اسسٹنٹ سرجن۔ پٹیالہ۔ ۴ اگست ۱۹۰۶ء

مرزائیوں کا ایک نیا جھوٹ اور نئی چالاکی

میں نے ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو ایک خط بنام مولوی نور الدین صاحب بھیجا تھا۔ جس میں الہام ذیل بھی درج تھا "دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔ اس الہام کے ساتھ یہ نوٹ تھا۔ (اسی مفہوم اور مراد کے لحاظ سے جیسا کہ مسلمان اپنی اولاد کا نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر رکھدیا کرتے ہیں نہ کہ میں مسیح ہوں یا امام ہوں) ایسا ہی انک لمن المرسلین والے الہام کی نسبت میں المسیح الدجال میں شائع کر چکا تھا کہ اس سے مراد محض اس قدر ہے کہ میں مرزائیوں کی تلوار سے محفوظ رہوں گا۔ پھر اخبار روزگار اور اہلحدیث میں شائع کرا چکا ہوں کہ میرا دعوے رسالت یا نبوت کا ہرگز نہیں ہے۔ ایسے خوابات و الہامات کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں۔ کہ وہ بشارات ہیں جو دینی و دنیوی فلاح اور کامیابی پر دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ وحی منقطع ہو چکی ہے۔ اب محض مبشرات باقی ہیں۔ پس اگر خواب میں کسی مومن کو محمدؐ۔ احمدؐ۔ مسیح عیسےٰ۔ ابراہیم۔ رحمۃ للعالمین۔ مرسل وغیرہ وغیرہ ناموں سے پکارا جاوے۔ تو وہ اس کی فلاح اور کامیابی کی بشارت ہے نہ کہ واقعی وہ نبی یا کسی نبی کے برابر ہو جاتا ہے نعوذ باللہ۔

پھر مولوی نور الدین صاحب کا ایک خط اس عاجز کے نام ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء کو موصول ہوا۔ جس کے جواب میں عاجز نے ایک مختصر خط لکھا۔ کیونکہ نوٹ پہلے خط میں درج کر چکا تھا اور اخباروں میں اشاعت ہو چکی تھی۔ وہ خط حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہیں۔

(۱) دنیا میں طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے۔ مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا۔ کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے (۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ (۳) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (۴) انک لمن المرسلین (۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان (۶) انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم (۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ اور میں مسیح ہوں۔ (۸) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ۔

مرزا کی نسبت ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا "آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا" مولانا گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح کا اور مرسل کا خداوند عالم شاہد ہے۔ کہ میں نے آج تک ایک بھی لفظ سخت مرزا یا مرزائیوں کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہیں کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک تعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا۔ دجال۔ کذاب۔ مسرف۔ عیار الطاغوت شیطان۔ شریر۔ بدمعاش وغیرہ الفاظ جو میں نے مرزا کی نسبت استعمال کئے۔ وہ بار بار خوابات صحیحہ میں معلوم ہونے کے بعد اور واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے۔ واللہ علی ما نقول شہید تعجب ہے۔ کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیوں میں شمار کرتے ہیں۔ آج خواب میں مجھ کو مرزا کی حالت ایک شیشے کی صورت میں دکھائی گئی۔ جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے۔ اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ یہ ایک تصویری بیان ہے۔ کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائیں مانگتا ہے۔ تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے۔ مگر پھر وہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

الراقم۔ عبد الحکیم از پٹیالہ۔ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء

میرے اس خط کے الہامات کو پڑھکر الحکم و بدر نے بڑی دہوم دہام کے ساتھ شائع کر دیا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے اپنے الہام کی بناء پر کھلا دعوے عیسے اور مسیح اور رسول اور بشیر و نذیر ہونے کا کیا ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے ایک خط بھی شائع کیا کہ جس میں انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو میری تکفیر پر برانگیختہ کیا۔ اگر مرزائیوں کا یہ استدلال صحیح ہے تو میں بھی کہتا ہوں۔ کہ مرزا نے ابن اللہ ہونے کا دعوے کیا ہے کیونکہ خود اس کا الہام ہے۔ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ نہیں۔ بلکہ اس نے خود خدا ہونیکا دعوے کیا ہے کیونکہ خود اس کا الہام ہے۔ کان اللہ نزل من السماء۔ سرک سری و ظہورک ظہوری۔ نہیں بلکہ خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بیٹے کی نسبت شائع کر چکا ہے کان اللہ نزل من السماء۔ انت منی وانا منک۔ مرزائیوں کا اصل مقصود اس اعلان سے یہ ہے۔ کہ خاکسار کی نسبت مسلمان بدظن ہو کر میری دجال کش تحریرات نہ پڑھ سکیں اور کبڑی بڑھیا کی طرح اور لوگ بھی ایسے ہی ہو جاویں۔ جن پر علماء کے فتاوے کفر شائع ہو جاویں۔ خیر اگر ایسا ہو بھی تو میری کوئی دوکانداری نہیں ہے جو ٹھنڈی پڑ جاوے گی۔ نہ مریدوں سے مجھے چندے وصول کرنے ہیں جنہیں کمی آجاوے گی۔

اللہ کریم نے اپنے خاص فضل سے ان تمام مشکلات سے مجھ کو محفوظ رکھا ہے۔ رہا عاقبت کا حساب وہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ تمام عالم کی تصدیق سے اس میں ذرہ بھر بیشی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ تمام عالم کی تحقیر سے کمی آسکتی ہے تاہم عام خلق اللہ کو دجال اور دجالیوں کے دہوکے سے بچنے کے لئے اپنے الہامات بالا کی تاویلات صحیحہ۔ جو میں سمجھتا ہوں۔ ذیل میں درج کرتا ہوں (۱) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ اس کی اس قدر تعبیر ہے۔ کہ دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ جس نے چار لاکھ انسانوں کو ہلاک کر دیا اور تیس کروڑ مسلمانوں کو خصوصاً اور تمام عالم کو عموماً طاعون۔ زلزلوں۔ آتش نشانیوں اور قحطوں کی دہمکیاں دیتا رہتا ہے۔ (۲) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔ مسیح علیہ السلام کے مبارک نام میں یہ بشارت ہے۔ کہ یہ دجال قادیانی میرے سامنے ہلاک ہوگا اسی مناسبت سے میرا نام دوسرے الہام میں عیسے رکھا گیا ہے (۳) انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم اس میں یہ بشارت ہے کہ تبلیغ حق میرے ہاتھ سے کامل طور پر سنن انبیاء کے مطابق انجام پذیر ہوگی۔ بہت سے لوگ دجالی فتنہ

سے نجات پائیں گے۔ بہت سے ہلاک ہوں گے۔

ہاں چند سوال مرزائیوں سے بھی کرنے ضروری ہیں

اول یہ کہ مرزا اپنی تحریرات میں بار بار لکھا کرتا ہے کہ بلا تحقیق کامل کسی شخص پر الزام لگانا حرام زادوں کا کام ہے براہ کرم مرزائی فرماویں کہ وہ اب کیا ہوئے؟

دوم۔ کیا تحقیق کامل کے بغیر الزام لگانا اوروں کو تو حرامزادہ ثابت کرتا ہے اور مرزائیوں کو حلال زادہ ثابت کرتا ہے۔

سوم۔ جبکہ مرزائیوں کی تعلیم یہی ہے کہ ظلی اور بروزی اور جزئی اور امتی۔ نبی ہمیشہ ہوتے ہیں اور قرآن مجید کی یہ آیۃ اکثر سنایا کرتے ہیں۔ فاما یاتینکم رسل منکم۔ اور مولانائے روم کا یہ مصرعہ بھی پڑھا کرتے تھے "پس بہر دورے ولیٔ قائم است" ... ولی وقت باشد در زمان اور مرزا شائع کر چکا ہے۔ کہ امت محمدی میں دس لاکھ مسیح ہو سکتے ہیں تو پھر کسی کے مسیحیت یا نبوت یا رسالت پر ان کا شور مچانا سوائے شرارت محض کے اور کیا معنے رکھتا ہو۔

چہارم۔ جن علماء کو وہ حرامزادہ۔ کتے۔ سور۔ ملعون جہنمی اور کافر کہتے رہے ہیں۔ پھر انہی سے استدعائے تکفیر کے کیا معنے۔

پنجم جبکہ تمام لوگ جو مرزا کو نہیں مانتے ان کے نزدیک قطعاً کافر ہیں تو پھر کافروں کی تکفیر سے کیا مطلب؟

ششم۔ اگر مرزا صاحب جیسا کذّاب۔ عیار۔ بدعہد۔ خائن اور شریر انسان مسیح ہو سکتا ہے تو عبد الحکیم خان کیوں مسیح نہیں بن سکتا۔

اگر تین سو پیشگوئیوں کا پورا ہونا مرزا کے حق میں مسیحیت کی قطعی دلیل ہے۔ تو بندہ نے بھی اسی قدر اور اسی قسم کے نشانات بالمقابل کانے دجال میں شمار کر دئے ہیں جو عنقریب شائع ہوگا جس کی تردید کے لئے میں نے پانچہزار روپیہ کا انعامی اشتہار بھی شائع کر دیا ہے اور شرط محض اس قدر ہے۔ کہ تین منصف جو فریقین سے کوئی علاقہ نہ رکھتے ہوں یہ فیصلہ کر دیں کہ واقعی تردید صحیح ہو چکی۔ تو پھر بندہ کے حق میں وہی نشانات مسیحیت کی قطعی دلیل کیوں نہیں ہو سکتے۔ اگر اس کے جواب میں مرزائی میری عیب شماری شروع کر دیں تو استدلال مرزا کے مطابق میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ کوئی بھی ایسا عیب مجھ پر نہ لگا سکیں گے جو مرزا پر روز روشن کی طرح ثابت نہ کیا گیا ہو۔ مرزا کی طرح میں یہ کفر تو نہیں بک سکتا اور مجھ پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کیا گیا جو انبیاء علیہم السلام پر نہ کیا گیا ہو۔ ہاں ہر امر میں مرزا کے مقابل ثبوت دینے کو تیار ہوں اور یہاں تک ثابت کرنے کو تیار ہوں کہ اگر مرزا کا کوئی بھی حق نبی یا رسول یا مسیح یا امام ہونے کا

ہے تو مجھے اس کے مقابل پر سینکڑوں گنا حاصل ہے۔ یہی راز ہے کہ خداوند عالم نے ایک ادنیٰ اُمتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح۔ عیسےٰ۔ رحمۃ للعالمین۔ ابراہیم وغیرہ ناموں سے پکارا تاکہ وہ دجالی دعووں کا ہر طرح پر مقابلہ کر سکے زیادہ تفصیل کے لئے کانا دجال ملاحظہ ہو جو عنقریب شائع ہونیوالا ہے۔ فقط۔

جواب از جانب حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب۔ خاکسار کے ایک خط موسومہ مولوی محمد حسین صاحب کی بنا پر آپنے ایک خط بنام حضرت مولوی نور الدین صاحب لکھا ہے جس میں خاکسار کی نسبت کچھ عتاب بھی فرمایا ہے۔ اگرچہ خاکسار کو آجتک نہ آپنے مخاطب کیا اور نہ میں نے جناب کو کوئی خطاب کیا ہے مگر چونکہ آپنے اس خط میں مجھ پر بھی خطاب پر عتاب تحریر فرمایا ہے لہٰذا درجواب اس کے بذریعہ اخبار بدر ہی کے جیسا کہ آپ کی درخواست ہے چند کلمات گذارش کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) جنابنے اپنے خط کا عنوان بجائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے یہ قائم کیا ہے (مرزائیوں کا ایک نیا جھوٹ اور نئی چالاکی) اگر آپکے نزدیک میں بھی اس فقرہ میں شریک ہوں اور ضرور شریک ہوں تو اس پر عرض ہے کہ میں نے آپکے خط کو بلا تغیر و تبدل بعینہا نقل کیا تھا ایک ذرہ بھر تفاوت نہیں کیا کیونکہ النقل کالاصل لکھا گیا ہے اور جو نتائج اس خط سے میں نے نکالکر مولوی محمد حسین صاحب کے نام تحریر کئے تھے وہ نتائج بھی ضرور بالضرور اس خط سے برآمد ہوتے ہیں چنانچہ آپنے بھی دربارہ ان نتائج کے خط حال میں کوئی نقض نہیں فرمایا اور مولوی محمد حسین صاحب نے بھی اپنے خط میں تقریباً ان نتائج کو مسلم رکھکر صرف دبی دبی زبان سے طرفداری کی ہے جو آپنے اس خط حال میں کی ہے یعنی یہ الہامات ماول ہیں۔ اور ان تاویلات کے ساتھ جو رسالہ المسیح الدجال وغیرہ میں کی گئی ہیں مگر آپنے میرے پاس نہ تو رسالہ المسیح الدجال بھیجا ہے نہ اور کوئی رسالہ جس میں یہ تاویلات درج ہوئی ہوں اور نہ میں نے رسالہ المسیح الدجال وغیرہ کو کسی اور شخص سے لیکر دیکھا ہے۔ کفی باللہ شہیداً۔ پھر آپنے بغیر تحقیق کرنے کے خاکسار سے مجھ کو جھوٹا کس وجہ سے قرار دیا ہے۔ یہاں پر تو عکس القضیہ ثابت ہو جاتا ہے اور فقرہ اول اور دوم مندرجہ خط حال کے مصداق جناب ہی ثابت ہوتے ہیں۔ سہ

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

پھر اگر آپ اس خط سابق میں ایک ذرا سا اشارہ بھی فرما دیتے کہ ان الہامات کی تاویلات کہ فلاں فلاں اخبار یا رسالہ میں لکھ چکا ہوں تو بھی بیشک مجھ پر لازم تھا کہ ان تاویلات کو میں اولاً دیکھ لیتا کہ وہ تاویلات کیسی ہی ہوتیں۔ تب میں مولوی محمد حسین کو کچھ لکھتا لیکن صورت موجودہ میں تو آپ خود معنی الشعر فی بطن الشاعر کے مصداق ہیں۔ معہذا آپ اس الزام کو جو آپ پر عائد ہوتا ہے وہ الزام دوسروں پر آپ کیوں عائد کرتے ہیں سہ

این کار از تو آید و مرداں چنین کنند

اور آپکے اس ... جھوٹ پر تو اب مجھ کو یہ شبہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ واللہ اعلم اصل کارروائی ان تاویلات کے شائع ہونے کا کس طرح پر ہے کیونکہ مولوی محمد حسین صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کی تاویلات تو اون تک بھی نہیں پہونچی ہیں اگر شائع ہو چکی ہوتیں تو اون تک جو آپکے موید اور ممد ہیں ... کیون نہ پہونچتیں اور وہ کیوں لکھتے کہ ان سے تحقیق کیا جائیگا بہرحال اب آپ کی تاویل پر بھی نظر کی جاتی ہے اور آپ اپنے ان الہاموں کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ مراد یہ ہے جیسا کہ مسلمان اپنی اولاد کا نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر رکھدیا کرتے ہیں اس معنے کر کر میں مسیح ہوں یا رسول یا رحمۃ للعالمین وغیرہ وغیرہ نہ کہ فی الحقیقت مسیح ہوں یا امام ہوں یا نبی ہوں فتدبر یا ایہا ڈاکٹر صاحب یہ تاویل بارد تو آپکے عذر بدتر از گناہ کے مصداق ہے کیونکہ (۱) انبیاء کے ناموں پر تو ہر ایک شخص اپنی اولاد کا نام محمد احمد یوسف۔ ابراہیم۔ اسمٰعیل وغیرہ وغیرہ رکھ لیا کرتا ہے۔ پھر آپکے الہام میں اوہان کے تسمیہ کنائی میں بہ امتیاز کیا ہوا بلکہ اکثر جگہ پر یہ تسمیہ تو مصداق اس مثل کا ہوا کرتا ہے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ چنانچہ اکثر لوگوں کو دیکھا گیا کہ نام ان کا محمد عمر و محمد احمد۔ عبد الغفور۔ عماد الدین۔ صفدر علی وغیرہ ہے اور وہ مرتد ہو کر یعنے آریہ یا عیسائی ہو کر اسلام کے لئے خود فتنہ دجالی ہو گئے ہیں کیونکہ یہ نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھے ہوئے نہیں تھے بلکہ ان کے والدین یا ان کے احباب کی طرف سے رکھے گئے تھے۔ پس آپ خود غور فرمائیے کہ جب آپ ایسے مسیح کذائی ہیں تو آپ فتنہ دجالی کو کیوں کر پاش پاش کرینگے۔ ایسے مسیح تو خود مسیح دجال ہی ہو جاتے ہیں جیسا کہ نمبر اول میں بیان ہوا۔ ناحق فیہ میں تو نام سے مراد نام پر معنی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہاماً رکھا ہوا ہو نہ کہ ان کا باپ یا اس کے احباب یا کسی اکسیم رکھا ہوا ہو مگر ابوجہل کی کنیت ماں باپ یا احباب کی طرف سے ... [illegible]

کچھ مفید نہ ہوئے اور ابوجہل ہی قائم رہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھے گئے تھے حاصل کلام یہ ہے کہ جب آپ وہ مسیح موعود نہ ہوئے جس کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے تو پھر آپ اس فتنہ دجالی کو جس کا ذکر بھی احادیث صحیحہ میں موجود ہے کہ مسیح موعود اس کو پاش پاش کرے گا آپ کیونکر پاش پاش کریں گے کیا بعید ہے کہ آپ خود ہی پاش پاش ہو جاویں اور عقل کے نزدیک بھی یہی شق قریب تر قیاس ہے کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کو اور آپکے اتباع اور اقتداء کو شرط نجات دل سے نہیں سمجھتے ہیں گو کہ مصلحتاً آپنے کسی اخبار میں اس کی کچھ تاویل کر دی ہو کیونکہ آپنے اس خط سابق اور اس خط حال میں بھی اس مسئلہ کی نسبت کچھ بحث نہیں کی باوجودیکہ خاکسار کے خط موسومہ مولوی محمد حسین کی بنا صرف یہی مسئلہ تھا۔ جس پر یہ سب عمارت مراسلت کی قائم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر آپکے اعتقاد میں ایمان لانا آنحضرت صلعم پر شرط نجات اور اتباع آنحضرت صلعم نجات کے لئے ضروری ہوتا۔ تو اس خط اول میں اور خط حال میں بھی بالضرور اس مسئلہ کو مفصلاً تحریر فرما دیتے۔ کیونکہ اصل بنا تو اس تنازع اور خلاف کا یہی مسئلہ تھا۔ اندریں صورت یہ دعویٰ آپکا محض لغو ہوا۔ کیونکہ الشیٔ اذا خلی عن مقصودہ لغی

(۲) آپکا دعوےٰ دو حال سے خالی نہیں اگر آپ کو ایسا مسیح مانا جاوے جیسا کہ آپ کی تاویل ہے تو آپ صرف نام کے مسیح ہیں نہ کام کے۔ بلکہ اندیشہ عکس القضیہ ہو جانے کا بھی ہے۔ اندریں صورت اس نام سے آپ کو کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوا۔ کہ الشیٔ اذا خلی عن مقصودہ لغی۔ اور اگر آپ ان الہامات میں کوئی تاویل نہ کریں اور وہی سچے مسیح موعود اپنے زعم میں ہیں تو مولوی محمد حسین صاحب و دیگر علماء جو پہلے سے طیار بیٹھے ہوئے ہیں ان کا فتوےٰ تکفیر اور وجوب قتل کا آپکے لئے طیار ہو جائے گا۔ چنانچہ خود مولوی صاحب نے یہ امر اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بعد ہماری فہمائش کے اگر اس دعوے سے دست بردار نہ ہوں گے۔ تو ان کے لئے بھی وہی فتوےٰ جاری ہوگا۔ یہ خط مولوی صاحب کا جو دستخطی مولوی صاحب کا ہے۔ ہمارے پاس موجود ہے آپ کے لئے یہ دونوں ابتلاء ایسے درپیش ہیں۔ کہ

این ہم مشکل و آں ہم مشکل پیچ ہے ؎

تکیہ برجائے بزرگان نتوان زد بگزاف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

اب اطلاعاً آپکی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے اسی سے مولوی محمد حسین صاحب کی خدمت میں بہت الحاح کے ساتھ عرض کیا ہے کہ آپ ایسے فتووں تکفیر اور موجب قتل کے دینے سے ضرور بالضرور اجتناب فرماویں کیونکہ اس میں مواخذہ گورنمنٹ عالیہ کا اندیشہ ہے اور عذاب آخرت کا اس پر علاوہ ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جھنم خالداً فیھا۔ وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذاباً عظیما۔ الایۃ۔ آئندہ معلوم نہیں۔ کہ مولوی صاحب ایسے فتووں کے دینے سے باز آویں گے یا باز نہ آویں گے۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔ آپنے اس خط میں بعض الہامات عربی پر بھی کچھ نکتہ چینی تحریر فرمائی ہے چونکہ آپ محاورات قرآنی اور لسان عرب سے محض ناآشنا ہیں اس لئے خاکسار نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس بارہ میں آپسے کچھ خطاب کرے مگر چونکہ آپنے اپنے اس خط میں بھی تحریر فرمایا ہے کہ اس خط کے جواب کو بھی جو کچھ ہو سکے بدر میں طبع کرا دیویں اس لئے مختصر طور پر کچھ گذارش کرنا ضروری سمجھا گیا نظم متن قرآن مجید سے بےخبری اور زبان عرب سے آپکی ناواقفیت ہونا تو آپ کی تفسیر سے ظاہر ہے آپنے ایک آیت کی تفسیر میں جسمیں ھو یحاورہ وارد ہے اس کا ترجمہ آپ لکھتے ہیں اور وہ اس کے پڑوس میں رہتا تھا۔ اوکما قال۔ یہ تو آپ کی قرآن کی صحت تلاوۃ نظم قرآنی و تفسیر دانی کی لیاقت ہے پھر عربی الہامات کے حقائق اور معارف کو آپ کیا سمجھیں گے اور مجاز و استعارات جو اللہ تعالےٰ کے کلام اور اس کے رسول کے کلام میں وارد ہوتے ہیں اس کے تفقہ تک آپ کو کہاں رسائی ہو سکتی ہے۔ مگر واسطے افادہ سائر ناظرین کے مختصراً آپ کی نکتہ چینی کا جواب بھی کچھ لکھا جاتا ہے آپ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے انت منی بمنزلۃ اولادی

انت منی بمنزلۃ اولادی

الہام سے ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کیا ڈاکٹر یہ قول آپکا جھوٹ نہیں ہے کیا اب بھی آپ اپنے فقرہ اول اور دوم مندرجہ اس خط کے مصداق نہیں ہوئے۔ ورنہ یہ دعوےٰ حضرت مرزا صاحب کا کسی تحریر آنحضرت سے نکال کر دکھلا دیجئے ورنہ آپ ضرور بالضرور ان اپنے دو فقروں کے مصداق ہیں خصوصاً جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے کہ جس جگہ پر یہ الہام لکھا ہوا ہے اسی جگہ بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ الہام متشابہات میں سے ہے اور حقیقی معنے اس کے مراد نہیں ہیں بلکہ ایک قسم کا مجاز اور استعارہ ہے اور کلام الٰہی میں بھی ایسا محاورہ وارد ہوا ہے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا چونکہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے اس لئے ضروری تھا کہ بعض الہامات موافق بعض محاورات واردہ کتاب وسنت کے بھی واقع ہو جاتے۔ چنانچہ واقع ہوئے اور پھر اگر ایک ذرہ بھر بھی امعان نظر کی جاوے تو خود لفظ بمنزلۃ کا بتلا رہا ہے کہ اس سے مراد معنی مجازی ہیں نہ حقیقی۔ حاشا وکلا۔ پس باوجود موجود ہونے لفظ بمنزلۃ کے جو الہام میں موجود ہے اور نیز موجود ہونے اس کی شرح کے جو الفاظ الہام کے تحت میں لکھے ہوئے تھے ایسا جھوٹ بولنا آپ کی شان سے بہت بعید ہے کیونکہ دروغ گویم بر روئے تو کا مصداق ہے پھر آپ کان اللہ نزل من السماء پر اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ دعوےٰ خدا ہونے کا کیا ہے اور الہام مظہر الحق والعلیٰ اور ظہور کے ظہوری کو اس اعتراض کا موید قرار دیا ہے ونعوذ باللہ من سوء الفہم ڈاکٹر صاحب آپ تو تفسیر دانی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہاں تو لفظ کان بھی موجود ہے۔ لیکن قرآن مجید میں تو بغیر لفظ کان کے اس قسم کا محاورہ آگیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ قد مکر الذین من قبلھم فاتی اللہ بنیانھم من القواعد الایۃ بلکہ ڈاکٹر صاحب خود قرآن مجید میں آیات دونوں قسم کی موجود ہیں یعنی اول محکمات دوسری متشابہات۔ قال اللہ تعالیٰ ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات۔ ہاں البتہ یہ ضروری ہے۔ کہ آیات متشابہات کے معنی مطابق محکمات کے لئے جاویں نہ اپنے خیالات کے مطابق چنانچہ حضرت مرزا صاحب نے اس قسم کے الہامات متشابہات کے ایسی ہی مراد لی ہے جو مطابق آیات محکمات اور الہامات محکمہ کے ہیں پھر جو آپنے بغیر تحقیق کے ایسے الزامات بیجا حضرت مرزا صاحب پر قائم کر دئے تو کیا اب بھی آپ مصداق اپنے فقرجات اول و دوم کے نہیں ہوئے۔ شاید آپ کی مزاج میں غضب اور غصہ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ جو کسی کے کلام کی نشیب و فراز و مالہ و ما علیہ پر بھی لحاظ نہیں فرماتے۔ یا کلام عربی کے سمجھنے کی استعداد ہی آپ کو نہیں ہے۔ اندریں صورت ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است

اور ہمیں وجہ آپنے سورہ کہف میں یحاورہ کا ترجمہ محض غلط کر دیا ہے جو وہ ترجمہ بیجا ورہ کا ہے۔ پھر آپ انت منی وانا منک وغیرہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے خدا کے باپ ہونیکا بھی دعویٰ کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہ دعوے کس اشتہار یا رسالہ یا کتاب میں لکھا ہوا ہے اگر آپ اس دعوے کو کسی جگہ سے نکال دیویں تو ہم وہ انعام جو آپنے اپنے کسی رسالے کے جواب دینے میں جو ابھی تک طبع نہیں ہوا ہی پانچہزار کا انعام موعود فرمایا ہے اسی مقدار کا انعام آپ یہاں سے لے لیجئے اور یہ دعوے نکال

دیجئے اور اگر آپ کہیں۔ کہ اس الہام سے یہ دعوے بصراحت تو نہیں نکلتا ان مستنبط ہوتاہے۔ تو پھر یہ گذارش ہے کہ آپ محاورات کتاب و سنت سے محض ناآشنا ہیں دیکھو احادیث صحیحہ میں ایسے محاورات موجود ہیں کہ ان اللّٰہ عزوجل یقول یوم القیامۃ یا ابن ادم مرضت فلم تعدنی یا ابن ادم استطعمتک فلم تطعمنی۔ یا ابن ادم استسقیتک فلم تسقنی۔ ایسے حدیث کنت یدہ التی یبطش بی وکنت سمعہ الذی یسمع بی و کنت رجلہ التی یمشی بی ہے۔ الحدیث۔ اور خود قرآن مجید میں موجود ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمی۔ اب جو معنے آپ ان احادیث صحیحہ اور آیات کے کسی واقف سے سمجھ لیوین وہی معنے ان الہامات کے کر لیجئے اور سمجھ لیجئے۔ مگر آپ جبکہ قرآن مجید کے نظم الفاظ سے بھی واقف نہیں اور محاورہ کو محاورہ پڑھتے ہیں تو پھر ایسے حقائق و دقائق احادیث و آیات کو آپ کیا سمجھ سکتے ہیں۔ اسی لئے عارفین نے ایسی ہی احادیث کے ذیل میں فرمایا ہے۔ اذا نزل الحق من عزہ الی منزل الجوع واخرجہ فخذہ علی ما قالہ فان بہ یحصل المکرمہ۔ ولا تلقنیہ علی جاھل۔ فیحصل فی موطن المذمۃ اور انت منی وانا منک پر جو آپ کا وہ بڑا اعتراض ہے جو مذکور ہوا وہ بھی آپ کی خوش فہمی ہے۔ کیونکہ مراد اس کلام الٰہی کی بھی نہایت واضح اور ظاہر ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ جملہ مخلوق اللہ تعالیٰ ہی سے پیدا ہوئی ہے اور سب کا خالق وہی ہے۔ چہ جائے مامور من اللہ کی کہ وہ تو ایک خصوصیت کے ساتھ اس کی طرف سے ہی آتا ہے۔ پس انت منی پر اب کونسا شک یا اعتراض باقی رہا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید ذات و صفات کی معرفت ہر ایک مخلوق پر نظر کرنے سے تدبر کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

عرب کہتا ہے ؎ ففی کل شیٔ لہ ایۃ تدل علی انہ واحد

پھر مامور من اللہ کا کیا ذکر ہے کیونکہ وہ تو خاص اسی معرفت الٰہی کے دینے کے لئے ہی مبعوث ہوتا ہے اور معرفت توحید الٰہی کے اس کی وساطت سے دنیا میں شائع ہوتی ہے اور اس کے معجزات و نشانات بینہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا وجود لوگوں کو ثابت ہو جاتا ہے پس انا منک یعنی میری ہستی کی پہچان اور میری معرفت تیری وساطت سے دنیا پر ظاہر ہوگی۔ کیسا معرفت آمیز کلمہ ہے جو ایک مومن کے دل کو اس سے ایک لذت روحانی و ایمانی حاصل ہوتی ہے اور پھر غور کرو۔ حدیث۔ کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف پر۔ کہ جس پر غور کرنے سے آپکو یہ الہام بھی حل ہو جائے گا۔ باقی آپ کی سب و شتم کا جواب اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا گیا۔ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ اور کانا دجال جب پٹیالہ سے آویگا اس وقت اس کو بھی دیکھا جاوے گا۔ کیونکہ بہت سے کانے دجال مثل عصا لے موسےٰ۔ چراغ الدین۔ جمونی اور سعد اللہ وغیرہ وغیرہ کے بہت کثرت سے یہاں پر مباہلہ و مقابلہ آئے ہیں اور انہوں نے وہی انعام پایا ہے۔ جو آیت ذیل میں مذکور ہے۔ فحاق بالذین سخروا منہم ما کانوا بہ یستھزؤن۔ اور فقرہ سوم میں جو آپنے دعوے کیا ہے اس کا حال یہ ہے۔ کہ بعد حصول ایمان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مومن صادق بھی ہو۔ تب وہ منعم علیہم میں داخل ہو سکتا ہے۔ لیکن جو ایسا جھوٹ بولتا ہو جیسا کہ آپ کے خط میں لکھا ہے اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی بھی کچھ پرواہ نہ ہو۔ تو اس کے ظلی نبی ہونے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ وہ تو مصداق ولہم عذاب الیم بما کانوا یکذبون کا مصداق ہے اور صرف امکان سے جو آپنے اپنا نبی وغیرہ ہونا سمجھ لیا ہے وہ تو بغیر برہان اور بغیر فعلی شہادت کے ہے لہٰذا محض آپکا ادعائے باطل ہے ورنہ فاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین۔ اور ایسے شخص کی نجات تو اخروی بھی نہیں ہو سکتی۔ کما ثبت فی محلہ ولنعم ما قال المسیح الموعود ؎

ما ازو یابیم ہر نور و کمال + وصل دلدار ازل بے او محال

فقرہ چہارم میں جو کچھ ارشاد ہے اس کے جواب کے لئے حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کافی ہے۔ علمائے مکذبین میں سے اکثر تو ہلاک اور تباہ ہو گئے اور باقی جو ہیں وہ مورد الہام انی مھین من اراد اھانتک کے ہو رہے ہیں اگر وہ سچے تھے تو اس مباہلہ یا مقابلہ میں کیوں ہلاک و تباہ ہوئے اور ان کی تائید منجانب اللہ کیوں نہ ہوئی۔ اگر آپ فرماویں۔ کہ باوجود میری سخت مخالفت کے میری تو تائید ہو رہی ہے تو گذارش ہے۔ کہ کیا آپکو تفسیر اعلم روئیداد کی یاد نہیں۔ رہی اور پھر آپنے اپنے زعم کے بموجب ہزاروں روپیہ تائید اسلام میں صرف کیا ہے۔ تو بحکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کے اس کی جزا بھی تو ملنی ضروری تھی پہلے ہی سہی مگر انجام کار کو تو نصرت اور فتح اسی کو ہو گی جو متقی ہے۔ وبس۔ والعاقبۃ للمتقین۔ فقرہ پنجم کی نسبت یہ عرض ہے۔ کہ نہ ماننے والوں کی نسبت ہماری طرف سے کونسا کفر نامہ اور شائع ہوتا ہے کہ ماننے والے بالکل دائرہ اسلام سے خارج ہیں ہاں اگر کوئی شخص ایسے مسلمانوں کو جو ہزاروں اخباروں اور اشتہاروں میں اپنے اسلام اور اتباع نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا شہرہ کر رہے ہوں اور اپنے مسائل کا ثبوت نصوص نبیہ کتاب و سنت سے تمام دنیا میں اعلان کر رہے ہوں۔ کافر۔ مرتد اور واجب القتل ہونے کا فتوے دیوے۔ تو بموجب حدیث صحیح کے وہ کفر اسی پر عائد ہو جائے گا سو یہ بات علیحدہ ہے۔ ہماری طرف سے تو نہیں ہے بلکہ خود اسی مفتی کی طرف سے کفر خریدا گیا ہے ؎

جملہ بر خود میکنی اے سادہ مرد
ہمچو آن شیرے کہ بر خود حملہ کرد

اور یہ امر تو ہم کو بھی مسلم ہے۔ کہ صرف مخالفین علماء کے فتوے تکفیر سے کوئی مسلمان اور مومن کافر نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ کفر اس میں موجود نہ ہو جائے۔ کیا آپنے ہمارا رسالہ تحذیر المومنین عن اکفار المسلمین مطالعہ نہیں فرمایا۔ ضرور مطالعہ فرمایا ہوگا۔ کیونکہ یہ رسالہ اس وقت کا لکھا ہوا ہے جبکہ آپ طالب علم تھے۔ اور لاہور میں خاکسار کے پاس تشریف بھی لاتے تھے۔ فقرہ ششم کے بارہ میں بجز آیت سیعلمون غدا من الکذاب الاشر کے کچھ اور کیا عرض کیا جاوے اور مسیح موعود تو وہی شخص ہو سکتا ہے جو مصداق اس کلام نبوت کا ہو کہ لا یحل لکافر ان یجد ریح نفسہ الا مات و نفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ۔ جیسا کہ حضرت اقدس اس حدیث کے مصداق کامل ہندوستان سے لے کر امریکہ تک ہو چکے ہیں۔ عبد الحکیم خان صاحب کی نسبت یہی عرض ہے۔ کہ فاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ عبد الحکیم خان بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فعلی شہادت پیش کریں۔ کیونکہ مدار کل دعاوی مامور من اللہ کا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت پر ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وکفی باللہ شہیدا۔ اور آپنے تحریر فرمایا ہے۔ کہ خاکسار نے مولوی محمد حسین صاحب کو آپ کی تکفیر پر برانگیختہ کیا ہے یہ امر محض خلاف واقعہ اور آپ کا سوء ظن ہے۔ میرے خط کو دوبارہ ملاحظہ فرمایا جاوے۔ اس خط کے لکھنے کی علت غائی اور مقصود اہم تو صرف یہی امر ہے کہ مولوی صاحب ممدوح اپنے مضمون کے بموجب فرقہ احمدیہ کی تکفیر اور فتویٰ قتل دینے سے اجتناب یا رجوع فرماویں کیونکہ یہ مسئلہ مسلمہ اہل عقل کا ہے۔ کہ جب کسی کا طعن مطعون اور غیر مطعون میں مشترک ہو جاتا ہے تو پھر وہ طعن طعن نہیں رہ سکتا۔ ورنہ لازم آوے۔ کہ

غیر مطعون بھی مطعون ہو جاوے۔ بذا خلف اسی لئے خاکسار نے اپنے خط میں مولوی صاحب کو یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب آپ ڈاکٹر صاحب کو باوجود ان دعاوی کے جو ہمرنگ دعاوی حضرت اقدس مرزا صاحب کے ہیں سچا مسلمان جانتے ہیں تو پھر آپ جماعت احمدیہ کے لئے کافر اور مرتد اور واجب القتل ہونے کا کیوں فتوے دیتے ہیں ورنہ پھر تو آپ کے نزدیک ڈاکٹر صاحب کافر مرتد ہو جائیں گے۔ خلاصہ اس خط کا یہ ہے جو یہاں پر لکھا گیا۔ دگر ہیچ یعنی صرف اپنی حفاظت اور بچاؤ کے لئے عرض کیا گیا ہے۔ لاغیر۔ اور جو پیشین گوئیاں حضرت مرزا صاحب نے اپنے اشتہاروں اور رسالوں میں نسبت مخالفین علماء کے شائع کی تھیں جن کا نام آپنے دھمکیاں کہا ہے پس فرماؤ وہ سب کے سب یعنی طاعون زلازل۔ آتش فشانی اور قحط وغیرہ کیا دنیا میں بشدت واقع نہیں ہوئے۔ بینوا توجروا۔ ہاں مجھ کو ایک فقرہ آپکے خط کا اور یاد آگیا اس کی نسبت بھی کچھ گذارش کرنا چاہتا ہوں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ (وہ کوئی ایسا عیب مجھ پر نہ لگا سکیں گے۔ جو روز روشن کی طرح مرزا پر ثابت نہ کیا گیا ہو) ڈاکٹر صاحب آپ تو ایک ایسے اعتراض اور عیب کے مورد ہو گئے ہیں۔ کہ جو حضرت آدم سے لیکر اس وقت تک کسی ایسے مامور من اللہ پر نہیں لگایا گیا۔ جو مصداق انک لمن المرسلین وغیرہ کا ہو اور آپ پر وہ اعتراض روز روشن ہی کی طرح وارد ہوتا ہے۔ امیدوار ہوں کہ ضرور بالضرور آپ جواب اس کا روز روشن ہی کی طرح غور فرما کر عنایت فرماویں۔ اندھیری رات کی طرح وہ جواب نہ ہو۔ مگر آپ کو لازم ہے کہ اولاً دو مقدمے یہاں پر آپ یاد رکھیں۔ مقدمہ اول تو یہ ہے۔ کہ جب تک کسی مدلول کی دلیل غیر منقوض قائم اور موجود رہی۔ تب تک اس مدلول کے موجود ہونے میں کوئی اہل عقل کلام یا شک نہیں کر سکتا۔ مثلاً وجود آفتاب کا دن کے موجود ہونے کے لئے دلیل ہے اور دن کا وجود اس کا مدلول ہے۔ تو جب تک آفتاب موجود رہیگا دن کے وجود میں کوئی انسان ذی عقل شک یا کلام نہیں کر سکتا ہے۔ دوسرا مقدمہ یہ ہے۔ کہ دلائل کتاب و سنتہ کے اگر کسی مسئلہ کے اثبات میں ... ...

... ...

... ...

... ...

... ...

مثل روز روشن کے واضح و قوی اور مستحکم ہوں تو اون کی مدلول کی تکذیب کرنا ایسی ضلالت اور گمراہی ہے جو موجب ہلاکت اور تباہی کے ہو جاتی ہے۔ کما قال اللہ تعالے لیہلک من ہلک عن بینة ویحیی من حیّ عن بینة بعد تمہید۔ ان دونوں مقدموں کی عرض ہے۔ کہ آپنے اپنی تفسیر اور بعض رسائل میں سلسلہ حقہ احمدیہ اور اس کے بانی کے دعاوی کی حقیت بہت دلائل کتاب و سنت سے بخوبی ثابت کی تھی اور بانی سلسلہ کو مہدی و مسیح موعود اور تمام ان کے دعاوی کو اون دلائل کا مدلول قرار دیا ہے اور اون دلائل کا نقض آپنے اب تک نہیں کیا اور وہ دلائل آپ کی تفسیر وغیرہ میں اب تک موجود ہیں لیکن باین ہمہ آپ بدول ان دلائل شرعیہ سے ایسے مرتد ہو گئے۔ کہ بانی سلسلہ و کل اس کی جماعت کو دجال کذاب وغیرہ وغیرہ قرار دینے لگے۔ اب فرمائیے۔ کہ یہ عیب بجز مرتدین کے کونسے نبی یا مامور من اللہ میں پایا گیا ہے۔ کہ سالہا سال تک اس نبی یا مامور نے دلائل شرعیہ سے ایک سلسلہ حقہ کو محض دین اسلام سمجھا ہو اور باوجود موجود ہونے دلائل شرعیہ اس کی حقیت کے جو خود اس نے قائم کی ہیں ان کی مدلول سے برگشتہ ہو کر مکذب سلسلہ حقہ ہو گیا ہو۔ پس یہ کس قدر عیب شرعی اس شخص کے لئے ہے جو اپنے لئے رحمة للعالمین وغیرہ ہونے کا مدعی ہو۔ جس سے تمام دعاوی اس کے ہباءً منثورا ہوئے جاتے ہیں ؎

حملہ بر خود میکنی اے سادہ مرد — ہمچو آن شیرے کہ بر خود حملہ کرد

اس اعتراض کا جواب شافی وکافی جب تک آپ کی طرف سے مرحمت نہ ہو تو خوب یاد رکھیں کہ آپ رحمة للعالمین بالعنوان ہیں نہ رحمة للعالمین آپکے الہام یا رویا میں زائی سمجھے حضرت مسیح موعود سے کبھی ایسے فعل کا ارتکاب ہوا ہے کہ کسی بانی سلسلہ سے بیعت کر کر اس کے سلسلہ میں داخل ہوئے ہوں اور اس کی حقیت دلائل شرعیہ سے بھی ثابت کی ہو اور باوجود غیر منقوض ہونے اون دلائل کے اس کے مدلول کے مکذب ہو گئے ہوں جیسا کہ اس فعل قبیح شرعی کے آپ مرتکب ہو گئے ہیں آپکے رسائل سابقہ اور حال کے موجود ہیں کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا اور علاوہ اس پر یہ ہے۔ کہ آپ کو اس سلسلہ کی حقیت کسی قدر الہام اور رویا سے بھی ثابت ہوئے تھے جن کو الحال آپ وساوس شیطانی سمجھتے ہوں گے۔ پس یہ عیب شرعی متعلق الہام و رویا دوسرا پیدا ہو گیا جو آپ میں ایسا موجود ہے کہ نہ حضرت اقدس مسیح موعود میں ہے اور نہ کسی مامورین سابقین میں یہ عیب پایا جاتا ہے اور روز روشن کی طرح آپ میں یہ عیب موجود ہے۔ کیونکہ آپکی ارادت سابق کا حال بھی آپکے رسائل اور تفسیر میں مذکور ہو چکا ہے اور ارتداد حال بھی بذریعہ اشتہارات و رسائل کے ہر کہ و مہ کو واضح ہو گیا ہے۔ فثبت المدعا۔ بالآخر آپ کی خدمت میں یہ بھی عرض ہے کہ آپ اپنا عقیدہ نسبت مسیح موعود کی جو احادیث میں آگیا ہے۔ واضح اور متعین کر کر اس عریضہ کے جواب میں ضرور بالضرور تحریر فرما دیجئے۔ کہ کیا ہے اور نیز دجال معہود مندرجہ احادیث کی نسبت بھی تشریح فرما دیجئے کہ وہ کون ہے اور وہ کون سے مسیح کے ہاتھ سے ہلاک اور تباہ ہوگا۔ آیا ایسے مسیح کے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ جیسا کہ اپنے ماں باپ کی طرف سے کوئی مسیح نام رکھا گیا ہو اور اس کے خود دجال ہونے کا بھی احتمال ہو۔ کما مر بیانہ آنفا۔ اس امر کی تنقیح ضروری ہے تاکہ بوقت مطالعہ آپکے رسالہ کانے دجال کے کارآمد ہو اور خلط مبحث نہ ہونے پائے اور نیز آپکا دعوے دربارہ مسیح ہونے کے بھی منقح ہو جاوے کہ آپ کونسے مسیح ہیں جو معہود دجالی فتنہ کو پاش پاش فرماویں گے اور وہ دجالی فتنہ موعود مندرجہ احادیث کونسا فتنہ ہے۔ جو آپکے ہاتھ سے پاش پاش ہووے گا۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

واخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰة علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء

غسل صحت و شکریہ احباب

برادران۔ السلام علیکم و رحمة اللہ و برکاتہ

آج بحمد اللہ ثانی میں نے جمعہ کو غسل صحت کر کے خود مختصر جمعہ پڑھایا۔ میں تمام عیادت کرنے والوں کا شکریہ جزاکم اللہ احسن الجزاء ادا کرتا ہوں۔ خاص کر ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب کا جنہوں نے کتنی راتیں میرے ساتھ بے خوابی کے ساتھ کاٹیں اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جنہوں نے بڑی ہمدردی سے میرا اور میری بیماری اجرہ کے علاج میں بہت بڑی تکلیف کو گوارہ فرمایا نیز دلی احباب میں ڈاکٹر بشارت احمد اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور جماعت نجیب آباد کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور ان سب سے بڑھکر شکریہ میاں محمد حسین پھیرولی مقیم لائل پور کا کرتا ہوں جنہوں نے ہمدردی میں بے نظیر غمگساری کی ہو۔ مگر یہ سب کچھ امام الزمان مہدی دوران مسیح اللہ الموعود والمہدی المسعود کا طفیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر مسیح

مورخہ ۱۲۔ رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱۷۔ اگست ۱۹۰۷ء ۔ انّ خبر رسول اللہ واقعٌ

ترجمہ۔ رسول اللہ نے جو خبر بتلائی تھی۔ وہ واقع ہونیوالی ہے۔ فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی پیشگوئی کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔

۱۸۔ اگست ۱۹۰۷ء ۔ صبح نماز سے پہلے کشف میں دیکھا کہ "ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے جو خوب نور سے چمکتا ہوا شمال مشرق کی جانب سے سیدھا سر تک آکر گم ہوگیا ہے"

فرمایا۔ آج ہی ہماری لڑکی نے بھی رؤیا میں دیکھا ہے۔ کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں اور دھواں ہو کر چلے جاتے ہیں ایک فرشتہ پاس کھڑا ہے جو کہتا ہے کہ یہ دشمن مرتے ہیں۔

فرمایا۔ یہ خواب شائد ہماری خواب کی تعبیر ہے۔ ہماری لڑکی کو خواب بہت آتے ہیں اور اکثر سچے ہوتے ہیں۔

۱۹۔ اگست ۱۹۰۷ء ۔ "آید آں روزے کہ مستخلص شود"

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسمات جنت بی بی ۔ ملک افغانستان
بے بے " "
گل حبیبہ " "

علی محمد صاحب ملک افغانستان
عطاء اللہ
اہلیہ برادر نظر محمد صاحب مرحوم تحصیل ڈیرہ غازیخان

زکوٰۃ

مد زکوٰۃ کے متعلق اس سال میں جس قدر تکلیف رہی ہے اس کا ذکر وقتاً فوقتاً الحکم میں ہوتا رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع کرنے اور حسب منشائے شریعت تقسیم کرنے کی تحریک پہلے پہل سال گذشتہ میں کی گئی تھی اور اس تحریک میں اس قدر کامیابی ہوئی اور جماعت نے اس قدر توجہ کی کہ اوسطاً آمد گذشتہ سال کے آخری چند مہینوں میں دو سو روپے سے بھی زائد رہی۔ چنانچہ اسی آمد کو خیال میں رکھ کر اس سال اس مد کے منتظمین نے ابتدائے سال میں ہی اس کے خرچ کو دو سو روپیہ ماہوار کے قریب کر دیا۔ یا اس سے بھی زیادہ کر دیا۔ جس میں مستقل خرچ ہی کوئی سوا سو یا ڈیڑھ سو ماہوار کے قریب ہو گیا۔ مگر تین چار ماہ گذرنے کے بعد اس مد میں آمد کی اس قدر کمی ہوئی۔ کہ اخراجات کا ادا ہونا مشکل ہو گیا اور جن لوگوں یا طالب علموں کے لئے اس مد سے وظائف مقرر کئے گئے تھے۔ ان کو بہت تکلیف ہوئی۔ اس پر اخبار میں بار بار تحریک کی گئی مگر تین چار ماہ سے اس کی حالت وہی رہی ہے اور اس وقت نہ صرف یہ مد تین سو روپے سے زیادہ کی مقروض ہے بلکہ قریباً دو ماہ کا خرچ بھی اس وقت قابل ادائگی ہے جو اس مد میں روپیہ نہ ہونے کے سبب ادا نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ تخفیف اخراجات کی بھی بہت کوشش کی جا رہی ہے مگر اس وقت تخفیف اخراجات بھی آسان کام نہیں یہ واقعات میں نے صحیح صحیح لکھ دیئے ہیں۔ کیونکہ جس قدر یہ واقعات صاحب نصاب احباب کے لئے باعث تحریک ہو سکتے ہیں۔ اس قدر میرے خالی الفاظ نہیں ہو سکتے بہت سے مساکین جن کی مدد کی جاری تھی۔ اس وقت تکلیف میں ہیں اور آئندہ جس قدر درخواستیں آتی ہیں حالانکہ ان میں سے بہت سے لوگ مستحق امداد بھی ہوتے ہیں۔ مگر اس تنگی کی وجہ سے انکار کرنا پڑتا ہے۔ یہ رجب کا مبارک مہینہ ہے اور عموماً لوگ اس مہینہ میں زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہیں اس لئے میں مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تمام احمدی احباب کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ فی الفور اپنی اپنی زکوٰۃ کے روپے کا حساب کر کے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرماویں اور کوپن میں اس امر کی تشریح کر دیں کہ زکوٰۃ کا روپیہ ہے تاکہ کسی اور مد میں جمع نہ ہو جاوے۔ اگر جملہ احباب توجہ فرماویں۔ اور اپنے اپنے گھروں میں بھی تحریک کریں۔ تو بہت جلد یہ تمام مشکلات رفع ہو سکتی ہیں۔

خاکسار محمد علی ۔ جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان
۱۸۔ اگست ۱۹۰۷ء۔

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں خواجہ کمال الدین صاحب منشی تاج الدین صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور سے تشریف لائے اور دوسرے روز حضرت کی خدمت میں حاضر رہ کر واپس گئے اور جناب مولوی غلام حسین صاحب بمعہ اہل خانہ پشاور سے تشریف لائے حافظ محمد اسحٰق صاحب بہ تقریب رخصت موسم گرما قادیان آگئے ہیں۔

بارش دوسرے تیسرے روز اکثر ہوتی رہتی ہے۔

مطبع انوار احمدیہ میں عنقریب چھاپنے کی مشین آیا چاہتی ہے۔

اہل حدیث کا دروغ گو راوی

مکرمی ایڈیٹر اخبار بدر ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

مفصلہ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور فرماویں ۔ کیونکہ چند ایک دروغ بیانیوں کی تردید میری دانست میں ضروری معلوم ہوتی ہے ۔ ۹ ماہ اگست ۰۷ء کو اپنے سلسلہ کے ایک معزز بھائی کے اشارہ سے پرچہ اہل حدیث مورخہ ۵ جولائی ۱۹۰۷ء کے مطالعہ کی ضرورت ہوئی ۔ اس پرچہ کے صفحہ ۲ کے سر پر ایک خط چھپا ہے جسکے نیچے لکھنے والے کا نام نہیں بلکہ صرف راقم ...... از میانوالی کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں ۔ خط کے مطالعہ سے مجھے بڑی حیرانی یہ ہوئی کہ راقم خط نے ایک درجن سطروں کی تحریر میں صرف ایک جھوٹ نہیں بولا ۔ بلکہ اپنے آپ کو اہل حدیث کے ایڈیٹر کا پکا متبع ثابت کرنے کے لئے کئی جھوٹ کی نجاست پر منہ مارا ہے ۔ خط کی دو سطروں کے بعد جس میں اس نے مجھے مرزائی المذہب وغیرہ کے نام سے پکارا ہے اس نے جھوٹ ملا یوں تحریر کیا ہے ۔ ”مرزائی المذہب نے فی الحال کہا ہے ۔ کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے کہ میری زندگی میں مر جائیگا اور یقیناً مرجاتے گا“ میں نے مباہلہ کا کبھی ذکر نہیں کیا ۔ کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت اقدس کے سامنے مباہلہ کے لئے کبھی نہیں آئے اور نہ انہیں جرأت ہو سکتی ہے ۔ کیونکہ کاذب صادق کا ہرگز ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتا اگرچہ بار بار مباہلہ کے لئے بلایا گیا ۔ لیکن وہ چالاکیوں سے جیسا کہ اس کا وتیرہ ہے اپنے لئے فرار کی راہ نکالتا رہا ۔ آخر مشیت ایزدی نے ایک اور راستہ سے اس کو پکڑا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ ”آخری فیصلہ“ کے عنوان کا ایک اشتہار دیدیا جس میں محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا گیا ہے نہ کہ مباہلہ کیا گیا ہے ۔ مولوی ثناء اللہ بیچارے کو کیا جرأت کہ رب جلیل کے پہلوان کے ساتھ دعا میں مقابلہ کرے ۔ مسیح زمان کے ہاتھ میں کاری حربہ تو دعا ہی کا ہے ۔ بھلا راقم خط بتلاوے کہ ڈوئی صاحب کو امریکہ میں جا کر کس نے ہلاک کر دیا الٰہی بخش لاہوری کی ایک ہی دن میں کس نے ستیاناس کر دی ۔ چراغ الدین جمونی کو کس نے خاک میں ملایا ۔ یہی تو دعا کے تیر ہیں جن کے بدبخت لوگ شکار ہو رہے ہیں ۔ پھر راقم خط جس کی دروغ گوئی کی تردید میں یہ چند سطور لکھے جاتے ہیں ۔ جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتے ہوئے وہ صریح کذب تحریر کرتا ہے جس کے نیچے میں نے لکیریں کھینچ دی ہیں ۔ وہو ہذا ۔ ” ایک آدمی قدرے خواندہ ہے اس نے بوجہ قلت فہمی مرزائی المذہب سے وعدہ کر لیا ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ صحت اختیاری سے مرا تو معتقد مرزا صاحب ہوں گا اور اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو تم مرزائی المذہب سے انکار کرو اور جماعت ہماری کے ساتھ پھر شریک آ جاؤ اس نے مرزا صاحب سے اس امر کا ذکر کیا ہے اس نے جواب لکھا کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا مطمئن رہنا شاید استدراج ہو جاوے“ ۔ اس کے جواب میں گذارش ہے کہ راقم خط نے صریح کذب بیانی کی ہے ۔ میں نے حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کبھی اس بارے میں ذکر نہیں کیا اور نہ حضرت صاحب نے مجھے کبھی لکھا ہے کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا ۔ مطمئن رہنا بلکہ ایمان سے کہتا ہوں کہ ہمارا ایمان ہے کہ جو کچھ حضرت اقدس نے آخری فیصلہ دیا ہے ۔ اشتہار میں لکھا ہے وہ مشیت ایزدی کے مطابق کسی نہ کسی صورت میں پورا ہو کر ہی رہیگا ۔ راقم خط کو جلدی نہیں کرنی چاہئے بلکہ اہل حدیث کے قول الکل اجل کتاب کے مطابق انتظار کرنا چاہیئے ۔ باقی رہا قدرے خواندہ آدمی اور اس کی قلت فہمی والا معاملہ ۔ سو اس کی بابت گذارش ہے ۔ کہ وہ میرا ایک قریبی رشتہ دار ہے اور بڑا سعید اور نیک بخت ہے ۔ اس نے گذشتہ بہار میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں بڑے بڑے نشان ارضی اور سماوی واقع ہوتے دیکھے تو اس سعید شخص کے دل پر بڑا اثر ہوا ۔ ڈوئی صاحب کی موت کی خبر سنکر وہ حیران رہگیا اور ساتھ ہی جب الٰہی بخش اکونٹنٹ لاہوری کی ہلاکت کی خبر وارد ہوئی تو اوس کی حیرت اور بھی زیادہ ہوئی ۔ لہذا جب اس نے حضرت کا اشتہار مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ والا دیکھا تو اس نے خود حیرت زدہ ہو کر اقرار کیا ۔ جو راقم خط نے درج کیا ہے ورنہ ہمیں تو کوئی ضرورت نہیں کہ مولوی ثناء اللہ مرے یا عبدالحکیم ہلاک ہو ۔ تو تب ہم مسیح موعود کی صداقت پر ایمان لاویں ۔ ہم نے تو حضور والا جناب کے کئی ایک نشان بچشم خود ایسے دیکھے ہیں ۔ اور ہر روز دیکھتے ہیں ۔ کہ اگر ادہر کی دنیا اُدہر ہو جاوے ۔ تو ہمارے ایمان میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی بابت ذرا بھر یاس نہیں گذرتا اور نہ انشاء اللہ گذرے گا اور ہم منتظر ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ کئی ایک نشان ایسے دکھلاوے جو کئی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہوں پھر آگے چل کر راقم خط نے تیسرا جھوٹ بدیں الفاظ بولا ہے ” اور سنا جاتا ہے کہ اس نے جاسوس رکھے ہوئے ہیں ۔ زہر دیدیتے ہیں ۔ چونکہ آنجناب سب اسلام کے مد ہیں اور اکثر اوقات اس کے ساتھ مباحثہ کرتے رہے ہیں اور سنۃ والجماعۃ کو ترقی دیتے رہے ہیں میں آپکا خادم ہوں اور آپ کو خبر کرتا ہوں ۔ کہ شاید کسی آدمی کے ذریعہ یا دیگر ذریعہ سے آپ کو تکلیف نہ پہونچ جائے ۔ خدا آپکا محافظ اور آپ کو زندہ سلامت باکرامت رکھے“ ۔ راقم خط جو اپنے آپ کو ایڈیٹر اہل حدیث کا خادم تصور کرتا ہے ۔ اپنے مخدوم کی طرح کذب بیانی میں بھی خوب کمال رکھتا ہے ۔ کیا وہ کسی زہر خوران یا جاسوس کا نام لے سکتا ہے یا راہ مخالف اشخاص کا جن کو زہر کھلا کر ہلاک کیا گیا ہو یا تحقیق کا مادہ ہے ۔ اس کے مغز سے مفقود ہو چکا ہے ۔ کیا راقم خط کی اتنی ہی عقل نہیں ۔ کہ ایسا مسیح جو اپنے مریدوں کے ذریعہ لوگوں کو زہر دلواوے ان کو قتل کرائے ۔ کبھی کامیاب ہو سکتا ہے یا لوگ ایسے شخص کے کبھی مرید ہو سکتے ہیں کیا راقم خط کا دل گواہی دیتا ہے ۔ کہ ایک مرشد اپنے مریدوں کو لوگوں کے ناحق زہر خورانی اور قتل کی ترغیب دیوے اور پھر وہ مرید اس کی عزت اور توقیر کریں ۔ کم از کم راقم خط کا اگر کوئی مرشد ہے تو اس کی بابت ہی خیال کر لیوے کہ اگر وہ اسے کسی کے قتل یا زہر خورانی پر آمادہ کرے ۔ تو کیا وہ ارتکاب ایسے جرم کا کریگا اگر کرے گا تو ہمیں اطلاع دیوے ورنہ سمجھ لیوے کہ ایسے مرشدوں اور مصلحوں کی کیا وقعت ہو سکتی ہے ۔ راقم خط نے یہ خط جیسا کہ اس کے اخیری فقروں سے معلوم ہوتا ہے ۔ از روئے ہمدردی لکھا ہے ۔ لیکن مولوی ثناء اللہ اپنے ہمدرد ناصح سے زیادہ ہوشیار ہے ۔ کہ کسی جاسوس کے زہر دینے یا کسی مرید کے چہرہ مارنے وغیرہ سے نہیں مریگا ۔ کیونکہ وہ اپنے خط پر نوٹ چڑہاتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس نے (مرزا صاحب نے) لکھا ہے ۔ کہ مولوی ثناء اللہ طاعون یا ہیضہ سے مریگا کسی انسان کی شرارت سے نہیں ۔ پس میرے دوستو ! یاد رکھو ”اکل اجل کتاب“ اب ناصح ہمدرد کو مولوی ثناء اللہ سے خود فیصلہ کرینا چاہیئے ۔ کہ اس کا دل کون سی آفت سے جو موت کے برابر ہو ۔ خائف ہے اور پھر بعد از فیصلہ اس کا تدارک اور علاج کریں اور جیسے جھوٹ چاہیں ۔ بولیں ۔

الراقم

غلام محمد ۔ ہیڈ ماسٹر ۔ میانوالی ۔ ۱۲ اگست ۰۷ء

در مدح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عاشق صادق شدم بر مہدیٔ آخرزمان
ہم مثیل حضرت عیسیٰ ... غلام احمدؐ بود
آمدہ بر رنگ احمد در جمالی پوستے
آسمان بار دنشان الوقت میگوید زمین
اے کہ دانش داد ستایز و چند حرفم گوش کن
گرنے دادی خبر آن مخبر صادق زپیش
یا نمیگفتی کہ لا مہدی مناسب انتظار
از شما باشد اما اسم او اسمم بود
نور ایزد در جبینش شیر یزدان باشداو
آور داں مرد حق از بہر مردانے کہ شان
بر دفینہ ہر خزینہ خود بخود ظاہر شود
امن باشد اینچنین کس را تعدی بر کسے
شیر و بز یک جا بیایند و بنوشند آب جو
درمیان ماہ رمضان ہم کسوف و ہم خسوف
دجل باشد این قدر کز کثرت کرو فریب
اختر معروف ذوسنین نام آن بود
این ہمہ آثار و ہمچون نکتہ ہائے بیشمار
کو سیہ بختے بمیدانش مقابل مے شود
بست و سہ بگذشت وز اندازہ ہمین میعاد ہم
باوجو اینکہ ہر شب بر خدا بند و دروغ
عظمت آن رب عزت شوکت سردار دین
عیسیٰ امے بگوید رب من باشد خدا
عیسیٰ مریم کہ از جہل ہوا خواہان او
اب ندار و دبستی با رب برادر گوش کن
مولوی مثنوی در یک دو مصرع حل بکرد
ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام اے جان من
گر بہ باطن گفت این باشد دلیل او اگون
مطلب او این بود کز فیض خدائے لایزال
این را با اب تعلق صرف باشد تا بہ زیست
فیض رب بر عبد باشد از ازل ہم تا ابد
باوجود اینکہ در دنیا بسے ایجادہا
گر نچشم دین این دجال گشتہ بے بصر
گر مسیح الصدر روحانی بود این خدا
در تعلق باشدش با اب جدا از جسم ہم

زانکہ او باشد ز ایزد ہم بود صاحب قران
ہم مطہر ہم مقدس گشتہ نازل ز آسمان
مظہرے باشد عجائب ہم غرائب بے گمان
کیست کو باطل کند از صد ہزاران یک نشان
یک اشارہ بس بود از بہر زیرک عاقلان
مہدئیکہ آید بہ دنیا دستگیر بیکسان
بودتا میگفت والآ عیسےٰ اے دانشوران
در مصائب کہ باشد در رہ خالق دوان
گر بود ایمان معلق باثریا ہم از ان
روز و شب باشند بہر حق پریشان و دوان
قحط ہائے سخت آید جابجا اندر جہان
ہیچ نبودے کسے باشد ہراسان آن زمان
بچہ ہم با مار بازیہا کنند چون ریسمان
اول و دسطش پدید آید جہان بیند عیان
فرقۂ مذموم را دجال باشد نام شان
آشکارا گردد اندر وقت آن شاہ جہان
گشتہ ہم مشہود در عصر امام عارفان
نصرت حق بہر استقبال او آید دوان
کین امام حق کند دعوے وحی ای صاحبان
لو تقول ہیچگہ واقع شد نقصان رسان
این علم بردار سرور کرد قائم در جہان
از ازل ہم تا ابد فیضش بہ بینم بیکران
بچۂ رحمٰن بپندارندش این عیسائیان
حیف بر حالت ندانی مثنوی ہم اے جوان
نکتۂ باریک گیرند پندے کافران
ہفتصد و ہفتاد قالب دیدہ ام باشد عیان
نور شمس آید بچشم شب پرک تاریک دان
سبزہ بودم دانہ گشتم نطفۂ وانگہ جوان
چون نماند زیست رشتہ قطع گردد درمیان
ہیچگہ نے کم شود نے ختم گردد دوستان
کردہ و مشہور گشت این فرقۂ دجالیان
چیست مشکل کان ندانند از خرد بے بہرگان
ہمچنین شامل شوند او را تمامی کل بندگان
پس ضرور است اختلاقش با خدائے لامکان

مختلف اجسام چون پیوند گیرند ہر کجا
زین سبب او را نشاید گفتن کہ در خدا ست
گر بود حیوان یا باشد نباتات زمین
پس نمیدانم ز پیوند خدا و بندہ
چون شود پیدا خدا ہم مادرش مریم بود
از دلا ہر دم دعا از رب لم یولد بخواہ
دل بدست آور کہ حج اکبر است نشنیدہ
گر نمیدانی کجا باشد چنین صاحبدلے
بارہا نشنیدۂ یک علم مے باشد خفی
آن نہ در صوفی بود نے در مشائخ گوش کن
تو مگر نشنیدہ باشی قصۂ موسےٰ و خضر
گرچہ این لفظ لدنی خود بجو بختے طلب
چیست آن دار الامان حالش اگر پرسی ز من
سینہ ام از عشق آن غوث زمان برسوختہ
ہرچہ در دل میگمد لاجرم بیرون شود
نعرہ ہا زن اے عزیزم گہ یمین گہ یسار
گہ بمشرق رخ کن و گہ سوئے مغرب میشتاب
لافتا الا المسیح لاسیف الا علم دینی
حیرتم گیرد چو بینم ابلہان را در خروش
بعد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
احمقان را کم ز کفر این کلمہ ناید در نظر
مے کنند انصاف اے آنکہ او منصف بود
او اما کم بود منکم بحکم او شوید
آیت لاینطق ظاہر کند این نکتہ را
پس درین جا فکر مے باید عزیز از جان من
یا نہ اہل بیت بودند حاضر اندر آن زمان
یا مگر بہتر نپنداری امام از مقتدی
پس چو افضل گشت آن مہدی ز اصحاب دگر
کو کند دعوے کہ من بہتر زان نور خدا
گر کسے را در حق حضرت بباید شک دل
این دگر امر است گر باشد دل او حق طلب
لیک دیدم نا خدا ترسان بگویند اکثرے
ہم نے باید گروہ احمدی را اینچنین
این نہ جاہل از جہالت بر زبان رانند چنین
از تعصب راستی را اینچنین بگذاشتند
باغبان گلستان آن رسول عالمین
یا خدا و ندا بحق عزت فخر الرسلؐ

نیست ممکن زاں شود پیدا یکے از قسم شان
ہیچگہ ثابت نشد از تجربہ این داستان
از دو قسم مختلف آید برون یک مثل آن
کہ او ندارند جنسیت ہا ہیچ نسبت درمیان
این عجب منطق شنفتم زین گروہ ابلہان
دہ بنجاتم زین گروہ ضالین دگرہان
دل بدنیا نیست کم باید دل صاحبدلان
رو ببین مہدی وقت و ہم مسیح این زمان
آنکہ سینہ بسینہ از رسول انس و جان
سیزدہ صد سال رفت و شد جلی در قادیان
نام آن علم لدنی کردہ اند این عالمان
صاحب علم لدن را بین برو دار الامان
مسکن مہدی بود خلقت زدہ کر دیان
چون بجوشم اے برادر وجد م آید ہر زمان
گر ترا باور نہ باشد این سخن از عاشقان
چہچہا زن تا رسد آوازہ ات بر آسمان
بر زبان جاری بدار این قال با تاب و توان
دین کتاب اللہ بود باشد ہم مسیح در قادیان
گر کسے گوید کہ حضرت بہ ز کل مردمان
ہست خواہ اصحاب مے باشند یا خود غیر شان
بعض شان را با خدا ہمسر گمارند مشرکان
خود نمود ارشاد آن ختم الرسل در شان شان
ہم سلامم را بگوئید اے گروہ مومنان
این نہ پیغمبر بگفتا بل خدائے انس و جان
یا نبودہ در مخاطب آن زمان اصحابیان
یا نہ ارشاد نبی بود است با آن سیدان
یا بگو این بود مختص با زمان و یا مکان
ہم ز اہل بیت آن ختم الرسل گو کیست آن
بودم و ہستم میرس از سر و زر پیغمبران
نیست او مہدی و یا باطل بود دعوی شان
میتوان سنجید ہر یک مرد حق را با قران
فرض کن مرزا بود گر مہدئ آخر زمان
بہ ز اصحاب و امام و غوث سازندش بیان
بلکہ اکثر عالمان بے عمل گویند ہان
کہ نخواہند ذرۂ حق ہم بماند در جہان
شد غلام احمد مخدوم و دبیر سالکان
کن نگہ از مہر بر این باغبان و بوستان

یارسول اللہ نظر برآمت سے بے چارہ کن
اے فدائے خاکپایت گرد ایں عاصی مدام
اے کہ غوثان زمان در آرزوئے دیدنت
اے کہ غوث اعظمی و قطب اقطاب ہدیٰ
اے کہ باشمس ہدایت چون شدستی طلوع
اے کہ پیر دستگیر و مرشد کامل توئی
ہم مثیل ابن مریم ہم بروز احمدی
یا امیر المومنین بہر خدا حالم بہ بین
کن نظر بر حال من کز دست این ویو لعین
خاکسار اقصہ ات کوتاہ کن کہ این کافی است
من نہ شاعر ہستم و نے شعر بازی میکنم
ہستم و بے ساختہ در الفت آن شاہ دین
بے تکلف بے تصنع بے مزاق شاعران
عبد خالق باشم و جائم پشاور بودہ است

گرگ میجویند چوپان نفرت است از پاسبان
اے کہ سر تاج ولایت گشتہٗ از آسمان
عمرہا کردہ بسر رفتہ بحسرت زین جہان
اولیاء را فخر بر تو کاندی بر نام شان
از خیالت روئے خود پوشیدہ خود سیارگان
ہم مسیح و مہدئی وہم رہنمائے عاصیان
خادم یک سید و سروار و سالار جہان
الغیاث اے سید مولی ملائک پاسبان
گشتہ ام برباد و خوار و زار و بے حد ناتوان
ورنہ افسردہ شود سامع ز سمع داستان
بل کمینہ چاکر آن حضرت والا مکان
چند اشعارے کہ در آن راستی کردم بیان
دل بجوشم آمد و جاری شدندم بر زبان
یک ز قوم قاضیان و تہانہ دار یار کہان

عبدالخالق از پشاور

احمدیہ انجمنوں کیلئے قواعد

یہ قواعد جن کے متعلق پہلے بھی احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب چھپکر تیار ہیں۔ انجمنوں کا جلدی قائم ہو جانا ازبس ضروری ہے غالباً یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء تک بجٹ اخراجات ۱۹۰۸ء تیار ہو کر مختلف انجمنوں کے پاس بھیجا جائیگا۔ لہٰذا جہاں جہاں ضلعوں کی انجمنیں قائم ہوئی ہوں چاہیئے کہ ایک ایک کاپی قواعد کی منگوا کر فی الفور انجمنیں قائم کریں اور مفصلات میں اپنی شاخیں قائم کرنیکا انتظام کریں اس معاملہ میں زیادہ التوا نہ ہونا چاہیئے۔ میں دوسری جگہ لکھ چکا ہوں کہ حضرت اقدس بھی بار بار تاکید فرماتے ہیں کہ یہ کام جلدی ہونا ضروری ہے جہاں جہاں احمدی احباب انجمنیں قائم کرنیکے لئے تیار ہوں وہ کاپی قواعد کی راقم سے طلب کریں ضلع کی انجمنیں اگر خود ہی مفصلات میں کاپیاں بھیجنے کا انتظام کر سکتی ہوں تو زیادہ کاپیاں طلب کریں ورنہ مفصلات کے احباب براہ راست کاپی قواعد کی طلب کر کے انجمنیں قائم کریں۔

المعلن خاکسار محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان - ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء

نوٹ۔ جہاں جہاں انجمنیں قائم ہونے کی اطلاع دفتر سکرٹری میں پہونچ چکی ہے وہاں بغیر طلب کرنے کے قواعد کی کاپیاں [illegible]

واعظین کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا یہ فرما چکے ہیں کہ جماعت کی تعداد تو بہت بڑی ہے اور دن بدن ترقی بھی خدا کے فضل سے خوب ہو رہی ہے حالانکہ ہماری طرف سے کوئی واعظ بھی مقرر نہیں ہیں بلکہ خود ہی خدا تعالیٰ دلوں میں ڈال رہا ہے اور لوگ کثرت سے اس سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں مگر ابتک اس اتنی بڑی جماعت میں کوئی ایسا انتظام نہیں ہوا جس سے وہ سب لوگ جو بیعت میں داخل ہو رہے ہیں اسکی اعانت میں بھی حصہ لیں اور نہ ہی ابتک کوئی ایسی تجویز ہوئی ہے جس سے ان لوگوں کو جو سلسلہ میں داخل ہوتے رہتے ہیں اس کے حالات سے پوری پوری آگاہی ہوتی رہے چنانچہ حضور کے اسی ارشاد کی تعمیل میں اس سال میں کئی دفعہ انجمنیں قائم کرنیکے لئے میں بھی تحریک کر چکا ہوں جسکی طرف بہت سے احباب نے توجہ فرمائی ہے مگر کثیر حصہ جماعت کا ابھی خاموش ہے اسی غرض کے لئے اب قواعد بھی تجویز ہو کر چھپ گئے ہیں۔ جو ... ہر ایک مقام پر احمدی احباب کی خدمت میں طلب کرنے پر بھیجے جاوینگے تاکہ اس کے مطابق ہر ایک ضلع میں اور دیہات میں انجمنیں قائم ہوں جنکا باہمی تعلق ہو اور اس طرح سے احباب کا باہمی تعلق اور تعارف بھی بڑھے اب اس پر عمل کر کے دکھانا ہمارے احباب کا کام ہے میں تمام احباب کو یقین دلاتا ہوں کہ حضرت اقدس کی یعین خواہش ہے انشاءاللہ کہ اس قسم کا نظم سلسلہ میں قائم ہو کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ جسقدر کام اشاعت اسلام کے اس سلسلہ نے شروع کئے ہوئے ہیں اور جو روز بروز ترقی پر ہیں وہ کثیر اخراجات کو چاہتے ہیں اور اگر یہ نظم سلسلہ میں قائم ہو جاوے اور تمام احباب سے باقاعدہ چندہ وصول کیا جایا کرے تو ایک ایسی رقم کثیر جمع ہو سکتی ہے جو آئے دن کی تحریکوں سے مستغنی کر سکتی ہے یہ چندہ جیسا کہ حضرت اقدس بار بار فرما چکے ہیں کسی پر بوجھ کے طور پر نہیں ڈالا جاتا بلکہ طیب خاطر اور انشراح صدر سے جو شخص کچھ چاہے دے لیکن اگر تمام احباب سے چندہ وصول ہو تو تھوڑے تھوڑے سے بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے مگر کچھ نہ کچھ اعانت کرنا ضروری ہے کیونکہ جبتک کوئی شخص سلسلہ کی اعانت نہیں کرتا اس کا سلسلہ میں شامل ہونا اس کے اپنے لئے بھی مفید نہیں ہو سکتا بہرحال یہ ایک ضرورت ہے جسکو خود حضرت مسیح موعود نے محسوس فرمایا ہے آج بھی اسی امر کا ذکر درمیان میں تھا کہ جیسی کہ تجویز کی گئی تھی کہ ہر ضلع میں وہاں کی جماعت اپنے سارے ضلع میں انجمنیں قائم کرنے اور چندہ وصول کرنیکا انتظام کرنے اسمیں اکثر احباب ابتک سستی دکھا رہے ہیں اسپر حضرت اقدس نے یہ ارشاد فرمایا کہ خود ایسے واعظین مقرر کر کے مختلف ضلعوں میں بھیجدئے جاویں جو ہر ایک ضلع میں دورہ کر کے چندہ کی وصولی کا مستقل انتظام کریں اور فرمایا کہ عام اعلان کر دیا جاوے کہ جو لوگ اس کام کے کرنے کے لئے تیار ہوں وہ اپنی اپنی درخواستیں بھیجدیں ایسے واعظین کیلئے فرمایا تین چیزیں ضروری ہیں اول یہ کہ دیانتدار ہوں دوم محنتی ہوں اور اس قسم کی مشقت جو وہ بدہ وعظ کرنے میں پیش آئیگی برداشت کرنیکے لئے تیار ہوں تیسرے اس قدر علم رکھتے ہوں کہ وہ وعظ بھی کر سکیں چنانچہ اسی ارشاد کے مطابق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب اس کام کے لئے تیار ہوں اور حضرت اقدس کے اس منشا کو پورا کرنے کے لئے اس خدمت کو قبول کر سکیں وہ بہت جلد اپنی درخواستیں بھیجدیں اس معاملہ میں خط و کتابت راقم کے ساتھ ہو

خاکسار محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء

دمدار ستارہ۔ کوئی بیس روز سے پچھلی رات کو چار بجے کے قریب مشرق کی طرف آسمان پر ایک دمدار ستارہ دکھائی دیتا ہے بہت سے لوگوں کے خطوط آ رہے ہیں جن کے دلوں کو خدا تعالیٰ نے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ یہ ستارہ خدا کے مسیح کے ظہور کے لئے کسی خارق عادت نشان کا پیش خیمہ ہے اور یہ امر [illegible] واقعات سے

اسلام اور عیسائیت

کے نام سے ایک جدید کتاب انگریزی زبان مین شائع ہوئی ہے جسکی مصنفہ ایک انگلش لیڈی ہین جو مسز لاین کے نام سے مشہور ہین۔ یہ کتاب خصوصیت کے ساتھ ان لوگون کے مطالعہ کے قابل ہے جو بوجہ نادانی ولاعلمی مسلمانون کے تمدن اور ان کے مذہب پر بے جا اعتراض کرتے ہین اور اسلام کو مسلمانون کی ترقی کا سدراہ قرار دیتے ہین یہ کتاب اسلام کے حق مین ایک شہادت ہے جو ایک غیر مذہب اور غیر قوم کی لیڈی نے بلاد اسلامیہ مین سفر کرنے۔ مسلمانون کی سوسائٹی مین ایک حصہ زندگی بسر کرنے اور اسلامی لٹریچر سے کافی طور پر آگاہ ہونے کے بعد پیش کی ہے۔ مصنفہ اس کتاب کے دیباچہ مین لکھتی ہے

”یہ کتاب مین اس لئے لکھتی ہون کہ یورپ مین مذہب اسلام اور مسلمانون کے ساتھ انصاف اور ہمدردی کے فیلنگس پیدا ہون۔ اس کتاب کی بنیاد اصلی اسلامی لٹریچر پر اور میرے ان ذاتی تجربون پر ہے جو مسلمانون مین مدت دراز تک زندگی بسر کرنے سے حاصل ہوئے ہین۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمانون کی پستی اور ادبار کا سبب ان کا مذہب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمان وحشی ہین اور شائستگی اور ترقی کے راستہ مین حائل ہین مگر مین نے جو اس کتاب مین لکھا ہے اس سے مدلل طور پر معلوم ہوگا۔ کہ یورپ کے تمام موجودہ تمدنی نظامات کی بنیاد مذہب اسلام پر ہے۔ اسلام نے دنیا مین بے شمار نیکیان پھیلائی ہین اور بدیون سے صدیون تک جنگ کی ہے۔ مسلمانون مین مذہب اسلام کی اخلاقی اور تمدنی خوبیان آج تک موجود ہین وہ اس لائق نہین کہ ان کو مذہب عیسوی کا وعظ سنایا جائے کیونکہ ان خوبیون کے لحاظ سے مسلمان عیسائیون سے کہین زیادہ شائستہ ہین۔ اسلامی حکومتین کمزور ہوگئی ہین۔ مسلمان لیڈر پست ہمت ہین۔ مسلمانون مین اعلیٰ تعلیم و تربیت کے ذریعے موجود نہین اور اسلامی گروہون مین نااتفاقی ہے۔ مگر مین نے مسلمانون مین عمدہ اخلاق اور شائستہ عادات کی جھلک ہر جگہ پائی ہے اور یہ مذہب اسلام کا اثر ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذہب اسلام بہ نسبت دیگر مذاہب کے بالاتر ہے اور وہ نوع انسان کے دلون اور دماغون کو شائستگی کے نور سے بخوبی منور کرسکتا ہے مجھے امید ہے۔ کہ میرے ہم وطن اس کتاب کو نہایت دلچسپی اور غور سے پڑھین گے اور اس قوم کے ساتھ نہایت انصاف اور ہمدردی سے پیش آئین گے۔ جس کی قومیت اور مذہب پر آج تک یورپ مین بیدردانہ اور ظالمانہ حملے ہوتے رہتے ہین۔ (وکیل)

نشان ستارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

حضرت اقدس جناب مفتی صاحب رضہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج مظفر نگر سے جناب منشی عبدالغنی لق صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ مظفر نگر کا خط آیا اس مین وہ لکھتے ہین ”مظفر نگر مین ۷ اگست کی شب کے ۸ بجے ایک ایسا عظیم الشان ستارہ ٹوٹا۔ کہ جس سے نہایت درجہ روشنی ہوگئی۔ جو ایک ہیبت ناک حالت لئے ہوئے تھا اس کے ایک یا دو منٹ بعد بڑی زبردست گرج ہوئی۔ اکثر لوگ کہتے ہین کہ ہماری یاد مین کبھی اس قسم کا ستارہ نہین ٹوٹا۔

راقم۔ آپکا نیازمند اکبر شاہ خان نجیب آبادی سفیر انجمن احمدیہ مظفر نگر ۹۔ اگست ۰۷ء

مکمل نجات

عیسائی اخبار نورافشان لکھتا ہے ”اس مکمل نجات کے لئے خدا کا شکر ہو جس کو مسیح نے صلیب پر پورا کیا۔“

یہ نجات کس بات سے ہے اس گناہ کی سزا سے جو آدم اور حوا دنیا مین لائے تھے۔ گناہ کے سبب آدم کو یہ حکم ہوا تھا کہ تو اپنے ماتھے کے پسینہ سے روٹی کمائیگا اور حوا کو یہ حکم تھا کہ تو تکلیف سے بچہ جنے گی۔ یہ دو سزائین ہین جو شامت گناہ تھین۔ یسوع مصلوب کے طفیل ہمارے ملک کے کاہل اور نالائق مردون کے واسطے تو نجات کی راہ مشن کمپونڈ مین پیدا ہوگئی ہے۔ جس کے واسطے ہم بھی شکر گزار ہین لیکن افسوس ہے کہ عورتین ہنوز دکھ کے ساتھ بچے جنتی ہین اس واسطے یہ نجات تاحال مکمل نہین ہوئی بلکہ ناقص رہی۔ ایڈیٹر صاحب نورافشان نظر ثانی فرماوین۔

نظم

دل کو الفت مین شہ دین کے لگایا ہم نے
ہاتھ دنیا سے سردست اٹھایا ہم نے

دل کو اک ہادیٔ صادق سے لگایا ہم نے
سچا رہبر اسی سالک کو بنایا ہم نے

کس زبان سے ہو ادا شکر الٰہی تیرا
جستجو تھی ہمین جس کی وہی پایا ہم نے

پڑگئی سارے طرحدارون کی رنگت پھیکی
جب سے دل مین یہ ترا رنگ جمایا ہم نے

جو مزا تیری محبت مین ملا ہے ہمکو
وہ مزا غیر کی الفت مین نہ پایا ہم نے

تیری خاکِ قدمِ پاک کو سرمہ سمجھین
اس کو آنکھون مین بصد شوق لگایا ہم نے

جب ٹھکانہ نہ ملا ہم کو کہین دنیا مین
آستانہ پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

سینکڑون ہم کو زمانے نے دئے مکر و فریب
مگر اے جانِ جہان دھوکہ نہ کھایا ہم نے

برگزیدہ تو خدا کا ہے خدا تیرا ہے
تجھ کو جیسا تھا سنا ویسا ہی پایا ہم نے

کچھ کشش آپ کی بھی کچھ تھا خدا کو منظور
تیری الفت مین قدم کو جو بڑھایا ہم نے

خاکسار محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر انچارج محکمہ ریلوے بھٹنڈہ

نظم

السلام اے تاجِ عزت شمس دینِ احمدی
احمدؐ آمد نام تو بر سیرت آمد احمدی

حجۃ اللہ آمدی از کردگار ذوالجلال
تاج تارک بر نہادہ ز افتخار احمدی

نور نورِ مصطفٰے درّ از سرِ سرمدی
گل زچمنِ مرتضٰے و بوستان احمدی

ہر صبح در صدرِ جنت سے سرایند طوطیان
اللہ اللہ احمدؐ آمد راز دار احمدی

شور ہیم در فتادہ بر زمین و آسمان
شہرت بردہ خاندان میرزایان احمدی

آنکہ تا بد روئے دسراز آستانت لاجرم
ظل رحمت در نیابد ز آستان احمدی

غم مدار اے شاہ عاصی در زمان احمدی
حمد للہ آمدی در ظلِ احمد احمدی

نیازمند نواب شاہ احمدی از متی دارہ منصور دیانہ

غلامی اور عصمت انبیا

رسالہ ریویو آف ریلیجز میں جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں اُن سے کون غافل ہیں حقیقت میں اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے وہ کسی اور کو نصیب نہیں - غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفین نے اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا - لیکن ریویو آف ریلیجز کے کئی متواتر پرچوں میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر مکمل بحث کی گئی ہے - اور اصل اسلامی تعلیم کو بہ ثابت عمدہ طور پر دکھا کر مخالفین کے اعتراضوں کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے - کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دھوم مچ گئی ہے چونکہ یہ مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجز میں متفرق طور پر چھپے گئے تھے - اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق سپاہی پلٹن پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونوں مضمون ریویو آف ریلیجز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالوں میں بہت عمدہ چھاپ دئے ہیں - یہ دونوں رسالے دفتر بدر کی ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں

غلامی ۲/ عصمت انبیاء ۲/

منفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

اعجاز احمدی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - حضرت مسیح موعود کی تائید میں - قیمت ۱/
جنگ مقدس	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور تابل دیدہ ہے - قیمت ۸/
جام شہادت	مصنفہ حضرت ثاقب صاحب - مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱/
شہادت آسمانی	مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۲/
القول الصحیح	اردو نظم - حضرت مسیح موعود کی تائید مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۱/
رویائے صالحہ	مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باوجود سے ہوئے ضروری ہیں - قیمت ۱۲/
الوصیۃ	مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲/
نور الدین	مصنفہ علامہ زمان حضرت حکیم الامۃ - دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر بڑی بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے قیمت ۸/
اسلام اور اس کا بانی	ایک انگریز کی تحریر اسلام کی تائید میں قیمت ۱/
نظم مستورات	مستورات کی تعلیم پر نظم - قیمت ۱/
اسلام کی پہلی کتاب	بچوں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۲/

کامن احمدی - اردو ... قیمت ۱/

آئی ڈکشنری - طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۱/

رسید زر

تاریخ			نمبر	نام	رقم
۲ و ۳ - اگست ۱۹۰۷ء			۹۷۳	محمد دین صاحب	عہ/
"	"	"	-	سید محمد حسین صاحب	عہ/
۵	"	"	۱۵۵۲	نظام الدین صاحب	عہ/
۵	"	"	۱۱۷۵	میاں احمد حسین صاحب	ے/
۵	"	"	۳۹۰	حکیم محمد دین صاحب	ے/
۵	"	"	۱۴۹۱	چودہری فیروز الدین صاحب	ے/
۶	"	"	۱۶۸۷	غلام حسین صاحب	۱۲/
۶	"	"	۱۴۸۶	محمد نصر اللہ خان صاحب	عہ/
۸	"	"	۱۵۹۹	سید مبین الدین صاحب	ے/
۸	"	"	۱۴۸۳	میاں غلام محمد صاحب	عہ/
۹	"	"	۱۱۷	سید محمد شاہ صاحب	عہ/
۹	"	"	۱۲۴۷	میر جیون علی صاحب	ے/
۱۰	"	"	۱۷۱۵	حکیم عبدالغنی صاحب	عہ/
۱۰	"	"	۱۷۱۷	سید نواب شاہ صاحب	عہ/
۱۰	"	"	۱۷۱۸	مولوی صدر الدین صاحب	عہ/
۱۲	"	"	۱۶۶۴	عنوان الدین صاحب	عہ/
۱۲	"	"	۱۷۱۹	لطف الرحمان صاحب	عہ/

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۴ - ہمارے ایک مکرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیلئے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار دوں کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے - حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا -

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مدد خان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں - خط و کتابت میرے نام معرفت ایڈیٹر ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آتے تھے اور تب اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - نکاح کی خواہش رکھتے ہیں - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں - وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۷ - میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں - نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے - صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے - حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا - حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں - بلکہ خواہشمند ہیں - کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے - تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے -

۸ - میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے - جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ - دہلی - انبالہ مظفر نگر - سہارن پور کا ہو کرنا چاہتا ہوں - خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو -

ایم - اے - ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹ - گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۴ سالہ احمدی کاشتکار - گجرات گوجرانوالہ - سیالکوٹ - جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں -

اکمل آف گوریکی ضلع گوجرات

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا -

BADR — QADIAN

قادیان

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۱۹ رجب ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گویم بانگ گرآلی چہادر قادیان مینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا مینی شفا مینی غرض دار الامان مینی

نمبر ۲۵

فی پرچہ

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے [illegible] شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و ز خبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا ست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ
معاونین درجہ اوّل جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب پیشگی لی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہئیے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یسوع ہندوؤں کا شاگرد تھا ایک صاحب لکھتے ہیں کہ یسوع کا یہ قول کہ اپنا خزانہ زمین پر نہ جمع کرو۔ بلکہ آسمان پر۔ ہندوؤں کی پرانی کتابون مین موجود ہے اور ایسا ہی یہ قول کہ زندگانی کا دروازہ تنگ ہے اور تھوڑے ہین جو اس مین سے گذرتے ہین مہابھارت مین موجود ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اقوال یسوع نے ان کتابون سے لئے۔ (بمطابق اصطلاح پادریون کے جو وہ ہمارے بزرگون کے حق مین استعمال کیا کرتے ہین۔ چوری کئے ہیں) چونکہ یسوع مسیح کا ہندوستان مین آنا ایک ثابت شدہ امر ہے اس واسطے یہ امر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اسکا نام چوری نہین۔ بلکہ یسوع مسیح ایک انسان اور خدا کا نبی تھا اور ایسے ہی ہندوستان مین بھی خدا کے نبی گذرے ہین اس واسطے ممکن ہے۔ کہ ہر دو کے الفاظ ایک ہون صداقتین آخر ایک ہی ہین۔

یہ سزا نہین یورپ کے علاقہ ہنگری مین دو بیویان کرنے والے کے لئے بطور سزا یہ قانونی مجبوری مقرر ہے۔ کہ دونون بیویون کو ایک ہی گھر مین رکھے اور خود بھی اس مین رہے۔ ہمارے نزدیک یہ کوئی سزا نہین۔ بلکہ اس ملک مین تعدد ازدواج کے پھیلنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ اسلامی شریعت کے مطابق ہر عورت کے واسطے ایک جدا بیت کا ہونا ضروری ہے گھر خواہ ایک ہی ہو۔ بلکہ مرد کا کمرہ بھی جدا ہونا چاہیئے اس کے سوائے ایک گھر کے اندر رہنا کوئی تکلیف کا موجب نہین بلکہ دانا لوگ ایک ہی جگہ رہنا باہمی تعلقاتِ محبت کے بڑھانے کا ذریعہ بنا لیتے ہین۔ معمولی اختلاف کسی امر مین ہو کر کچھ بحث مباحثہ یا وقتی ناراضگی کا ہو جانا تعدد ازدواج پر کوئی عیب نہیں ہو سکتا کیونکہ بغیر اس تعلق کے بھی اگر کچھ مرد یا عورتین ایک جگہ جمع ہون تو بسبب اختلاف عادات اور طبائع کے کچھ نہ کچھ تنازعہ کبھی ہو ہی جاتا ہے۔

دہریہ پادری انگلستان کی دنیا پادری لیزلی سٹیفن صاحب کے نام سے بخوبی واقف ہے۔ پادری صاحب موصوف بائبل اور یسوع کے مذہب پر بالکل ایمان نہ رکھتے تھے اور دہریہ مزاج آدمی تھے۔ باوجود اس کے انہون نے پادری ہونے کی ڈگری حاصل کی تھی اور تمام پادریانہ اختیارات اور حقوق ان کو حاصل تھے۔ ان کے ڈگری حاصل کرنے پر لنڈن کا میگزین کوارٹرلی ریویو جولائی ۱۹۰۷ء کے نمبر مین لکھتا ہے۔ کہ باوجود بے دین ہونے کے پادری بن جانے مین لیزلی سٹیفن صاحب کا کچھ قصور نہ تھا بلکہ یہ فعل ان کے واسطے جائز اور ضروری تھا کیونکہ کیمبرج یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق وہ یونیورسٹی کے فیلو نہ بن سکتے تھے۔ جب تک کہ وہ پادری نہ بنتے اور فیلو بننا ضروری تھا۔ اس واسطے وہ پہلے پادری بن گئے اور اس امر کو مذہب کے گہرے خیالات کے ساتھ کچھ تعلق نہ تھا۔ کیونکہ بہت سے آدمی اس قسم کے ہین جو صرف عیسائیت کو اس واسطے لئے پھرتے ہین کہ ان کے باپ دادا عیسائی تھے ورنہ انہون نے کبھی کہرے طور پر اس امر پر غور نہین کیا۔ کہ مذہب کیا شے ہے اور عیسائیت کیا چیز ہے؟ دوسرے الفاظ مین وہ گلے پڑا ڈھول بجا رہے ہین۔

کیا سچ فرمایا ہے۔ قرآن شریف نے مالھم بہ من علم ولا لآبائھم۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ اس بات پر نہ ان کو کچھ علم حاصل ہے اور نہ ان کے باپ دادون کو کچھ علم حاصل تھا۔ بہت بڑی بات ہے جو ان کے موتھ سے نکلی اور بالکل جھوٹھ بولتے ہین۔

مصلوب عیسائیت

(ترجمہ و اقتباس از میگزین لائٹ آف انڈیا بابت ماہ مارچ ۱۹۰۷ء)

(مطبوعہ شہر لوس انگلیس واقعہ ملک امریکہ)

جب سے یسوع کا خون کلوری پہاڑ پر گرایا گیا ہے اس مقدس خون کے قدم بقدم اور اس کے نام کی خاطر دنیا خون سے بھری ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ صلیبی پیغام تو صلح اور محبت کا تھا اور یسوع کا سبق تو نرمی اور امن کا تھا۔ پر خود صلیب اور یسوع کے نام سے تب سے لیکر آج تک دنیا نے مجنونانہ خون ریزیون اور کشت و خون کا کام کیا ہے۔

یسوع کا کچھ قدم ہی ایسا مبارک تھا کہ جب اس نے دنیا مین جنم لیا۔ تو اس کے پیدا ہوتے ہی ہزارون بے گناہ بچے بے دریغ تہ تیغ کئے گئے۔ جب وہ بڑا ہوا تو وہ خود اسی ظلم کا شکار ہوا اور اس کے بعد اس کے ساتھی خون آلودہ کئے گئے۔ یہان تک کہ ان ساتھیون نے طاقت پکڑی۔ تو انہون نے اپنے دشمنون کا خون بہانا شروع کیا اور جب وہ بھی ختم ہوا تو عیسائی فرقے آپس مین کشت و خون کرنے لگے اور اس طرح خداوند کی بھیڑون نے اس ناصری بزرگ کے نام کو سرخ حروف کے ساتھ ہمیشہ روشن رکھا۔

وہ دن تو گذر گئے۔ جب کہ پادری لوگ اپنے مذہب کی خاطر تلوار چلانے کی منادی کیا کرتے تھے۔ کیونکہ دنیا اب دانا ہو گئی ہے اور مدرسون کے پڑھے ہوئے طالب علم ان کے کہنے مین یقین نہ آ سکتے۔ تاہم اب غیر مذاہب پر ناجائز حملے کرنے کے واسطے ایک نئی راہ اختیار کی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ امریکہ کے شہرون مین ایسے مدرسے بنائے گئے ہین جہان کہ لوگ مشنری بنائے جاتے ہین چونکہ امتحان بہت آسان ہوتا ہے اس واسطے اکثر لوگ جو قانون اور ڈاکٹری کی محنت برداشت نہین کر سکتے۔ اس کشادہ راستہ سے بآسانی گذر جاتے ہین اور پیشتر اس کے کہ عقل و فکر کی جوانی حاصل کرین۔ ہنوز سچ مچ لیسلے ہی ہوتے ہین۔ جبکہ غیر ملکون مین وعظ کرنے کے واسطے بھیجد ئے جاتے ہین۔ یہ لیسلے طبعاً اتنے فہیم نہین ہوتے۔ کہ غیر ملک کے بزرگون اور دیگر ادیان کے سردارون کو کس طرح مخاطب کرنا چاہیئے اس واسطے وہ اپنے گرجے مین کھڑے ہو کر سب کو بے دھڑک گالیان سناتے ہین اور ہر ایک پر عیب لگانے کے واسطے ہمیشہ طیار رہتے ہین۔

برقی طوفان کی آمد مسٹر ٹی۔ اے۔ ایڈیسن اپنے حیرت انگیز ایجادون کے علاوہ فونوگراف کی وجہ سے دنیا کے دور افتادہ حصون مین اس قدر شہرت رکھتے ہین کہ اس کی نسبت کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے۔

مسٹر ایڈیسن کا خیال ہے کہ آئندہ دس سال مین اہل دنیا ایسے ایسے عجیب و غریب ترقیات اور اس قدر حیرت انگیز ایجادات دیکھین گے جو گذشتہ نصف صدی مین بھی نصیب نہوئے ہون گے کچھ ہی عرصہ بعد کاشتکار بذریعہ ناشٹروجن اپنے کھیتون کو مالا مال کرین گے الکٹریسٹی یعنی علم البرق ابھی حالت طفلی مین ہے اور باوجود اس کے سالہاسال سے سرگرمی سے اسکی تحقیقات مین معروف ہون پھر بھی مین اعتراف کرتا ہون کہ اس کے عجیب و غریب اسرار قدرت کو ہنوز مین نے کچھ بھی نہ سمجھا ابھی کہین زیادہ اور کہین حیرتناک دریافتون کا ہونا باقی ہے امید ہے کہ عنقریب ایک ایسا سہل اور کم خرچ بالانشین طریقہ نکل آئیگا۔ جس کے ذریعہ کوئلے سے برقی رو پیدا ہو کر براہ راست کام دے سکے۔ (ریاض الاخبار)

کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی ومکرمی جناب حضرت مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آجکل کشمیر مین عرصہ چارماہ سے ہیضہ کی بیماری بڑی سخت پڑی ہوئی ہے۔ ہزارون ہمی اس دنیائے فانی کو الوداع کہہ کر ملک عدم کو چلے گئے گھرون کے گھر خالی ہو گئے چیف میڈیکل آفیسر دورہ کر رہا ہے۔ چونکہ کشمیر کے باشندے تو پہلے ہی کم حوصلے ہین۔ اب اس پر بھی زیادتی ہوئی۔ خصوصاً ایک گھر مین ایک شخص جو کہ اس گھر کا مالک تھا۔ بعارضہ کالرا بیمار ہو گیا۔ اس کے بال بچے جتنے تھے وہ سب بھاگ گئے جب وہ بیچارہ "العطش العطش" کی حالت مین مر گیا۔ تو گاؤن کے نمبردار نے بغیر تجہیز و تکفین کے اس مردے کی لاش دفن کردی۔ راقم بھی اسی بیماری کے عارضہ سے بیمار پڑا۔ اور کسی شخص کو میرے بچنے کی امید نہ رہی اور میرے مخالف نہایت خوش اور خورم ہوئے اور ہر ایک آدمی کو نصیحت کرنے لگے۔ کہ جو شخص اس کی خبر گیری کے لئے چلا جاوے۔ تو وہ قیامت کے دن قادیانی جماعت کے ساتھ دوزخ مین داخل ہوگا۔ یہان تک کہ حکیم بھی ڈر کے مارے میرے علاج کے لئے نہین آیا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ مجھے خداوند کریم نے اپنے فضل وکرم سے صحت کامل عطا کی۔ اور میرے مخالفون کا موہنہ کالا ہو گیا اور بہت سے لوگ اس سلسلے پہ ناسزا کہنے سے باز آ گئے۔ لیکن شریر ملانے کہان ماننے لگے۔ وہ تو "صدنشان بیند غافل بگذرند" مخبر صادق کی باتین نہایت صفائی اور روشنی سے ظاہر ہوتی ہین۔ یہان کا میر واعظ رسل بابا صاحب جس کو سری نگر کے لوگ عالم بڑا اور لاثانی مانتے ہین اس کی یہ تقریر ہے کہ جو کچھ حضرات مفسرین اور محدثین لکھ گئے ہین وہی سچ ہے۔ باقی سب جھوٹھ۔

اور گاؤ کدل مین تو ایک علیحدہ میر واعظ صاحب ہے جن کا مرتبہ وہ لوگون نے شاہ عبدالحق صاحب دہلوی سے بھی بلند کر دیا ہے۔ جو کہ اپنی کج فہمی سے "در چند واعظ نشست وزناع خطیب" کا مصداق ہوا ہوا ہے۔ وہ تو یون اپنے سامعین کو وعظ و نصیحت سے سرشار کرتے ہین۔ کہ سید عبدالقادر صاحب گیلانی (نعوذ باللہ) ذات ذوالجلال کا قلم ہے۔ جو کچھ قلم سے لکھا جائیگا وہ صحیح اور درست ہے۔ یعنے جو کچھ سید عبدالقادر صاحب نے کہا ہے اور لکھا ہے۔ پس جو شخص قلم سے (سید عبدالقادر صاحب سے) منکر ہو جاویگا۔ وہ تو لکھنے والے (اللہ تعالیٰ سے) بھی منکر۔ اب یہان پر جائے غور ہے۔ کہ گو مندرجہ بالا فقرات سے یہ مراد ہو کہ ایمان کی جڑھ سید عبدالقادر صاحب کے قول وفعل پر چلنے اور یقین کرنے پر ہی منحصر ہے اگر ان کے قول وفعل پر چلنا ایک باایمان مسلمان کے لئے کوئی کفر کا الزام نہین۔ لیکن صاف طور پر یہ بات دل پر جم جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا ہے۔ وہ صرف صاحب موصوف کی غرض سے کیا ہے۔ بلکہ یہ بھی خیال گزرتا ہے۔ کہ شائد اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ صاحب ممدوح کے ہی حوالہ کر دی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ چون ہمین مکتب است این ملا۔ کار طفلان تمام خواہد شد۔

مسلمانو! ایسے آدمیون کی صحبت سے پرہیز کرو دیکھو دنیا پر کیسے کیسے عذاب نازل ہوتے جاتے ہین اب بھی بدیون سے باز آؤ۔ نہین تو بعد مین پچھتاؤ گے کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

نصیحت بگفتم اگر بشنوی ٭ وگر نشنوی خود پشیمان شوی

خاکسار میر غلام احمد مہجور از یار کلان ریاست کشمیر

نظم

(از سخاوت علی صاحب روہیل کھنڈ شاہجہانپور)

ہو اٹھتے بیٹھتے ہر دم یہی ورد زبان مجھ کو
کرم سے اپنے پہنچا دے الٰہی قادیان مجھ کو
تصدق احمد مرسل کا صدقہ اپنی رحمت کا
دکھا دے جلد یارب سرزمین قادیان مجھ کو
تپ فرقت سے کل پڑتی نہین ہے سخت بیکل ہون
ملا یارب مسیحا سے دکھا دارالامان مجھ کو
ہے صدمہ روح پر دل مین چبھا ہے خار حسرت کا
غم دوری حضرت نے کیا ہے نیم جان مجھ کو
مرے ہادی ترے قدمون پہ مٹ جاؤن یہ حسرت ہے
ترے صدقے سے حاصل ہو حیات جاودان مجھ کو
بھلا کیون کر نہ ہون نازان مین اپنی خوش نصیبی پر
ملا ہے میری قسمت سے مسیحائے زمان مجھ کو
عدو کی بدزبانی پر ہون چپ مین حکم حضرت سے
نہ سمجھے کوئی بدگو بے ہین اور بے زبان مجھ کو
کراماتین ہزارون سینکڑون اعجاز ظاہر ہین
خدا شاہد دکھائے اپنے لاکھون ہین نشان مجھ کو
خبر قرآن دیتا ہے وفات ابن مریم کی
بھلا ہو زندگی کا کس طرح سے پھر گمان مجھ کو
یقین رکھتا ہون بیشک آپ ہی ہین مہدی وعیسیٰ
نہین کچھ غم کہے کافر اگر سارا جہان مجھ کو
دعا ہے بس یہی میری کہ حضرت کی غلامی مین
یونہی ثابت قدم رکھے خدائے مہربان مجھ کو

تاریخ بناء مکان

جناب مولوی حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے عاجز کے مکان کے واسطے ایک تاریخ از روئے محبت لکھ کر ارسال فرمائی ہے۔ جو ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور ان کو بھی ان کے والدین مرحوم کی طرح جائے نزول مسیح موعود کیواسطے مہاجر بنا کر خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔ ؎

محمدؐ صادقِ ما مفتیِ صدق
کہ باشد بدر او انوار خورشید
بنا یک منزل اندر قادیان کرد
ضیا ر اوبود آثار خورشید
حسین از دے نویسد سال تعمیر
۱۳۲۵
بنام او کہ باشد دار خورشید
الٰہی باد روشن تا قیامت
مکان چون رونقِ بازار خورشید

الخطبۃ

میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط۔ لڑکا احمدی صحیح النسب مغل۔ انٹرنس پاس۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم۔ ر۔ ن۔ د

خط وکتابت معرفت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۱۹ - رجب المرجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳ اگست ۱۹۰۷ء - ۱ - انّ الّذین کفروا وصدّوا عن سبیل اللہ سینالھم غضب من ربھم

ترجمہ - تحقیق وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کے راہ سے روکا ان کو ان کے رب سے غضب پہونچیگا۔

۲ - یوم تأتی السماء بدخانٍ مبین

ترجمہ - جس دن آسمان کھلے طور پر دھوان لائیگا۔

۳ - انّ خبر رسول اللہ واقع

ترجمہ - اللہ کے رسول نے جو خبر دی تھی وہ واقع ہونیوالی ہے۔

۴ - لا تحزن انّ اللہ معنا۔

ترجمہ - غم نہ کر تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے

۵ - انّ ربّی کریمٌ قریبٌ

ترجمہ - تحقیق میرا رب سخی ہے اور نزدیک ہے

۶ - انّہ فضل ربّی - انہ کان بی حفیا

ترجمہ - میرے رب نے فضل کیا وہ مجھ پر مہربان ہے

۷ - انّی معک یا ابراھیم

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اے ابراہیم -

۸ - لا تخف صدقت قولی

ترجمہ - تو کچھ خوف نہ کر مین نے اپنی بات کو سچا کر دکھایا یعنی سچی کر کے دکھاؤنگا۔

۲۷ اگست ۱۹۰۷ء - صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب جو سخت تپ سے بیمار ہین اور بعض دفعہ بیہوشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور ابھی تک بیمار ہین ان کی نسبت آج الہام ہوا

قبول ہوگئی ۔ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا

یعنی یہ دعا قبول ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب موصوف کو شفا دے ۔ یہ پختہ طور پر یاد نہیں رہا کہ کس دن بخار شروع ہوا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میاں کی صحت کی بشارت دی اور نوین دن تپ کے ٹوٹ جانیکی خوشخبری پیش از وقت عطا کی ہے نوین دن کی تصریح نہین کی اور نہ ہوسکتی ہے لیکن یہ معلوم ہوتا ہے کہ تپ کی شدید حالت جس دن سے شروع ہوئی وہ ابتدا مرض کا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً

ایک سوال از مولوی عبدالوہاب دہلوی اور اوس کا جواب شافی و کافی

از طرف سید محمد احسن صاحب امروہی

سوال ۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے رسائل اور کتب میں تحریر فرمایا ہے ۔ کہ درصورت دوبارہ نزول حضرت عیسیٰ کے جیسا کہ مخالفین کا عقیدہ ہے ۔ حضرت عیسیٰ کا جواب جو فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم ہے ۔ غلط ہوا جاتا ہے ۔ کیونکہ دوبارہ نزول ان کا اگر مانا جاوے تو حضرت عیسیٰ کو اہل کتاب کے مشرک ہونے کی خبر ضرور ہوگی کیونکہ انہوں نے اہل کتاب کو بوقت نزول ثانی اپنے کے اتخاذ الٰہ کا قائل پایا ہوگا اور آسمان سے اوتر کر اسی کفر و شرک کو اون کے دور کیا ہوگا ۔ حتی کہ تمام اہل کتاب اون پر ایمان لے آویں گے ۔ انتہیٰ ۔ یہ حضرت مرزا صاحب کی تحریر ہے جو ان کی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے ۔ لیکن یہ استدلال مرزا صاحب کا عدم نزول ثانی مسیح پر غلط ہے کیونکہ اسی رکوع سے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا ۔ اس آیت میں تمام رسولوں نے بالکل اپنے علم کی نفی ہی کی ہے ۔ کیونکہ لفظ علم کا جو نکرہ ہے حیز نفی میں وارد ہوا ہے اور الرسل سے بھی جملہ رسول مراد ہیں جبتک کہ کوئی مخصص موجود نہوا اور چونکہ حضرت عیسیٰ بھی رسول ہیں تو اس لئے وہ بھی الرسل میں داخل ہیں ۔ پس جس طرح پر کہ اس آیت میں نفی علم کی قائل تمام رسول ہوئے اوسی طرح پر حضرت عیسیٰ بھی باوجود نزول ثانوی کے نفی علم کے قائل ہوئے ہیں ۔ باوجودیکہ آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم الآیۃ میں نفی علم کی حضرت عیسیٰ سے صرف مفہوم ہوتی ہے ۔ منطوق نہیں ہے لیکن آیت قالوا لا علم لنا میں نفی علم کی منطوقاً و نصاً موجود ہو پس جو تاویل قالوا لا علم لنا میں کی جاوے گی ۔ وہی تاویل بعینہا کنت انت الرقیب میں بطریق اولیٰ کی جاسکتی ہے ۔ فما ھو جوابکم فھو جوابنا ۔ الحاصل یہ استدلال حضرت مرزا صاحب کا عدم نزول ثانوی حضرت عیسےٰ پر ٹھیک نہیں ہو سکتا اور نہ آیت کنت انت الرقیب علیھم کے منافی ہے ۔ نزول ثانوی عیسےٰ پہ اور سائل یہ نہیں کہتا ہے ۔ کہ قالوا لا علم لنا میں کوئی تاویل صحیح نہیں ہوسکتی ۔ مگر یہ ضرور کہتا ہے ۔ کہ جو تاویل قالوا لا علم لنا میں کی جاسکتی ہے ۔ وہی تاویل یہاں پر بھی ہوسکتی ہے ۔

الجواب

یہ سوال ناشی ہے علوم آلیہ کی بے خبری کی وجہ سے ۔ کیونکہ دونوں سوالوں اور اون کے جوابوں میں تفاوت زمین و آسمان کا ہے ۔ اب اس تفاوت کو سمجھ لو ۔ کہ لفظ ماذا میں حرف ما استفہام کے لئے ہے اور ذا بمعنی الذی کے ہے دیکھو وجوہ الاعراب امام ابوالبقاء وغیرہ کو ۔ اور یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ لفظ الذی کا بسبب موصول ہونے کے حقیقتاً عموم کے لئے آتا ہے ۔ اس لئے لفظ ماذا اونکی تمام حالات کو شامل ہے ۔ خواہ وہ حالات ظاہری ہوں یا باطنی ۔ جسمانی ہوں یا روحانی ۔ اور قرآن مجید میں یہ لفظ ماذا کا جس کے ترکیب کی تصریح امام فن لغت اور امام فن اعراب کے بمعنے ما الذی کے ہی بہت جگہ وارد ہوا ہے اور اکثر جگہ پر اوس سے عموم ہی مراد ہے ۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ماذا اراد اللہ بھذا مثلا یعنی ما الذی اراد اللہ بھذا مثلاً ۔ ایضاً فماذا تامرون ۔ ماذا تفقدون ۔ فانظر ماذا یرجعون ۔ فانظری ماذا تامرین ۔ قالوا ماذا قال ربکم ۔ اورونی ماذا خلقوا ۔ ماذا تعبدون ۔ اورونی ماذا خلقوا من الارض ۔ ماذا قال انفا ۔ وغیرہ وغیرہ ان جملہ آیات میں ذا بمعنی الذی کے ہی آیا ہے ۔ پس ماذا اجبتم کے معنی ما الذی اجبتم ہوئے جو عموم حالات سے سوال کیا گیا ہے اور یہ تو ظاہر ہے ۔ کہ حالات انسانی خواہ ظاہری ہوں یا باطنی ۔ جسمانی ہوں یا روحانی ۔ یعنے اعمال ہوں یا عقائد ماتحت احکام الٰہی کے ہونے ضروری ہیں ۔ کہ درصورت موافقت کے باعث نجات ہیں ۔ اور درصورت مخالفت کے موجب سخط الٰہی کے ہیں اور پھر اگر امعان نظر کی جاوے تو ان اعمال اور عقائد کے مراتب باعتبار اخلاص وکمال اخلاص و ضعف اخلاص کے بھی درجات مختلفہ رکھتے ہیں مثلاً ایک تو عمل نماز کا وہ ہے جو حضرت صدیق اکبر اور دیگر مخلصین صحابہ سے صادر ہوتا تھا اور دوسرا نماز کا عمل وہ ہے جس کو شیخ سعدی نے بیان کیا ہے ۔

کلید در دوزخ است آن نماز ۔ کہ در روئے مردم گذاری دراز ۔ کہ دانند در بند حق نیستی اگر بے وضو در نماز ایستی ۔ یہ تو تذکرہ ہے اعمال ظاہری ۔ آگے رہے عقائد متعلق الٰہیات و نبوات و معاد کے اون کی خبر سوائے علام الغیوب کے کسی کو ہو ہی نہیں سکتی ہے خاکسار نے مالک یوم الدین کی تفسیر میں ایک نکتہ لکھا ہے وہ یہ ہے ۔ کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ اولیٰ یعنے دنیا و عقبےٰ یعنی آخرت دونوں کا مالک ہے ۔ پھر ملکیت کی تخصیص یوم الدین کی ساتھ کیوں فرمائی گئی ہے ۔ وجہ یہ کہ ذات پاک مالک دار الجزا کے لئے لازم ہے کہ دار العمل دنیا کے ہر ایک عمل جزوی و کلی مخلصانہ و غیر مخلصانہ کو بھی بخوبی جانتا ہو اور مقدار اخلاص و کمال اخلاص و عدم اخلاص و ضعف اخلاص وغیرہ وغیرہ سے پورا علیم و خبیر ہو تاکہ بحکم جزاءً وفاقاً کے عمل کے موافق جزا دیجاوے ورنہ ظلم لازم آویگا ۔ پس جو ذات پاک مالک دار الجزا یعنی مالک یوم الدین فرما دینے کی کوئی ضرورت نہ رہی ۔ کہ مالک دار العمل فرمایا جاتا ۔ کیونکہ کلام بلیغ کے لئے ضروری ہے کہ غیر ضروری شے کا ذکر نہ کیا جاوے تاکہ حشو لازم نہ آوے ۔ اس لئے صرف مالک یوم الدین ہی فرمایا گیا ۔ الحاصل چونکہ جملہ اعمال و عقائد امت کی تبلیغ و تعلیم انبیاء کے لئے ضروری ہے اس لئے ماذا اجبتم اون سب کو شامل ہے ۔ پس اس لئے ماذا اجبتم کا جواب بجز لا علم لنا کے اور کچھ نہیں ہوسکتا ۔ کیونکہ ہر ایک اعمال و عقائد اور ان کے مدارج کا احوال بجز علام الغیوب کے نہ کسی نبی کو معلوم ہوسکتا ہے اور نہ کسی ولی کو ۔ اور آیت فلما توفیتنی میں جو ایک سوال کے جواب میں ہے اس کا قیاس کرنا آیت قالوا لا علم لنا پر قیاس مع الفارق ہے کیونکہ یہاں پر ایک سوال خاص ہے ۔ یعنی صرف اتخاذ الٰہ کا سوال ہے لہذا ایک خاص جزوی سوال کے جواب میں حضرت عیسیٰ کو اپنی لاعلمی کا بیان کرنا خلاف واقع ہے اس لئے حضرت عیسےٰ کے نزول ثانی کے لئے یہ آیت منافی ہوئی جاتی ہے اس جگہ پر ایک سوال اور ہے وہ یہ کہ انبیاء اور نیز بعض اولیا قیامت کے روز اپنی اپنی امت اور جماعت کے لئے گواہ ہو کر بھی پیش کئے جاویں گے ۔ کما قال اللہ تعالیٰ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا ۔ ایضاً وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم

ہر ایک کو ضرور بالضرور [illegible] دار العمل [illegible] مالک یوم الدین

شہیدا۔ پس جبکہ انبیاء اور بعض اولیاء کو اپنی اپنی اُمت اور جماعت کا علم ہی نہیں ہے۔ تو پھر وہ شہادت کیوں کر دے سکیں گے۔ شاہد کے لئے ضروری ہے۔ کہ مشہود علیہ کے حالات سے واقف ہو۔

الجواب

ان آیات میں جملہ حالات جزوی وکلی کی شہادت مفصلاً مراد نہیں ہے۔ بلکہ صرف وہ کفر وشرک وتکذیب ظاہری یا اسلام ظاہری مراد ہے۔ جہاں تک انبیاء علیہم السلام کو مشاہدہ ہوا تھا یا قرائن حالیہ ومقالیہ سے اون کو معلوم ہوگیا تھا یا خود اللہ تعالےٰ نے کسی منافق یا کافر یا مومن کی کسی مخفی حال سے ان کو مطلع فرمایا تھا یا کسی مومن کے صدق وکمال اخلاص سے اونکو اطلاع دی تھی کیونکہ علم غیب خاصہ اسی علام الغیوب کا ہے۔ حدیث متفق علیہ میں موجود ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم فلعل بعضہم ان یکون ابلغ بحجتہ من بعض فاحسب انہ صادق فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ھی قطعۃ من النار فلیحملھا او یذرھا۔ حاصل۔ ترجمہ یہ ہے کہ میں بھی بشر ہوں اور یہ اتفاق ہو جاتا ہے کہ مقدمات میں جھگڑنے والے میرے پاس آتے ہیں اور بعض خصم ایسے لسّان ہوتے ہیں۔ کہ اپنی حجت کے بیان کرنے میں دوسرے فریق پر غالب آجاتے ہیں اور میں اچھا دا سمجھ لیتا ہوں کہ وہ صادق ہے۔ یعنے باوجودیکہ نفس الامر میں وہ کاذب ہے اور اسی کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں حالانکہ وہ اصل میں باطل پر ہوتا ہے۔ پس جس شخص کے لئے کسی مسلمان کے حق کا میں بظاہر فیصلہ کر دوں تو وہ اندریں صورت اس کے لئے ایک ٹکڑا دوزخ کا ہوتا ہے۔ چاہے تو وہ دوزخ کو خریدے۔ یا دوزخ کو چھوڑ دیوے مطلب یہ کہ دوزخ کا خریدنا اس کو ہرگز نہیں چاہیئے اور میرے ظاہری فیصلہ پر بھی فریفتہ ہونا نہیں چاہیئے۔ انتہی۔ اور بھی صدہا نصوص جیسے قرآن مجید کی دلالت صریحہ کر رہی ہیں۔ کہ انبیاء و اولیاء عالم الغیب نہیں ہوتے ہیں۔ قال اللہ تعالےٰ۔ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ایضا ولا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء۔ پس توفیق وتطبیق ان آیات اور آیات شہادت میں یہی ہے۔ کہ مراد شہادت انبیاء سے اونہیں امور کی شہادت ہے جو انبیاء کو مشاہدہ ہوگئی ہوں۔ یا قرائن حالیہ ومقالیہ سے اونہوں نے کوئی حال معلوم کر لیا ہو یا خود اللہ تعالےٰ نے کسی کے حال صدق واخلاص یا نفاق وکفر سے دنیا میں ان کو اطلاع فرمادی ہو۔ اور پھر دیکھو کہ اسی آیت کو کہ لا علم لنا کے سیاق میں کہا گیا ہے۔ کہ انک انت علام الغیوب۔ یعنے وہ حالات جزئیہ جو ہماری نظروں سے مخفی ہیں۔ اس کا علم ہم کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا اون سب کا جاننے والا تو تو ہی ہے۔ نہم پھر میں اصل مطلب کیطرف رجوع کرتا ہوں کہ جو سوال حضرت عیسےٰ سے کیا گیا ہے وہ تو اونکی خاص حالت سے سوال ہے۔ جس کا علم حضرت عیسےٰ کو بوقت نزول ثانوی کے یقینی طور پر ہوگیا ہوگا کیونکہ بصورت نزول ثانوی کے اس کو مشاہدہ کر لیا ہوگا۔ مثلاً ہمارے اس زمانہ میں کون نہیں جانتا۔ کہ عیسائیوں نے حضرت عیسےٰ اور اون کی والدہ کو معبود قرار دے لیا ہے اور مخالفین کے نزدیک نزول ثانوی حضرت عیسےٰ کا اگر ہووے گا تو خاص اسی اتخاذ الٰہ کے رد اور نفی کرنے کے لئے وقوع ہووے گا اور انہیں شرکیات کا قلع وقمع حضرت عیسےٰ بوقت نزول ثانوی کے فرمادیں گے۔ پس اس خاص امر یعنی اتخاذ الٰہ کی نسبت حضرت عیسےٰ کا یہ کہہ دینا کہ یا اللہ تجھی کو اس کی خبر ہے یعنی میں کچھ نہیں جانتا بالضرور خلاف واقع اور کذب ہے جس کی تکذیب کے لئے یوم ینفع الصادقین صدقھم۔ اسی کے آگے فرمایا گیا ہے۔ پس کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے روز حشر میں حضرت عیسےٰ ایسا کذب صریح جناب باری میں بیان کریں۔ پس دونوں سوالوں اور ان کے جوابوں میں بون بعید موجود ہے

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔ بڑے افسوس کی بات ہے۔ کہ سائل حضرت عیسےٰ کے نزول ثانوی کا ایسا معتقد ہے۔ کہ قرآن مجید میں بھی تناقض ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اس کی خواہش ہے۔ کہ قرآن مجید میں تناقض ثابت ہو جاوے تو ہو جاوے۔ مگر حضرت عیسےٰ کی حیات اور نزول ثانوی قائم رہے وانی لہ ذلک۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ کی وفات تو قطعی طور پر فلما توفیتنی سے اور نیز دیگر نصوص قرآنیہ سے ثابت ہو چکی ہے اور آیت کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیٔ شھید۔ تو جواب واقع ہوا ہے فلما توفیتنی کا اور معنی توفیتنی کے یہاں پر بجز موت کے نوم کے بھی نہیں ہو سکتے ہیں جیسا کہ کتب ورسائل سلسلہ میں کالشمس فی نصف النہار ثابت کیا گیا ہے۔ پس حضرت عیسیٰ کا کہنا کہ کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیٔ شھید کیا صادق مقولہ ہے جس میں ایک ذرہ بھر خلاف نہیں۔ مگر اوسی صورت میں کہ وفات کے بعد نزول ثانوی واقع نہ ہووے۔ کیونکہ کسی نبی کو اپنی وفات کے بعد اپنی امت کا حال کچھ بھی معلوم نہیں ہو سکتا ہے۔ الا باشاء اللہ تعالیٰ۔ اور پھر جب کہ یہ لحاظ کیا جاوے کہ نزول ثانوی حضرت عیسےٰ کا شاید تب ہو سکتا ہے کہ اون کی وفات واقع نہ ہوئی ہوتی اور جبکہ وفات ہو چکی ہے تو پھر نزول ثانوی چہ معنی دارد۔ بالآخر یہ عرض ہے۔ کہ قرآن مجید میں تعارض ہرگز ہرگز واقع نہیں ہو سکتا۔ وان کان علی زعم المخالف۔ پس ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا اپنی جگہ پر نہایت مناسب اور صحیح ہے۔ کہ ماذا اجبتم کا جواب بجز لا علم لنا کے اور کچھ ہو ہی نہیں سکتا اور فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھولاء شھیدا اپنے معنے اور مراد کے ساتھ نہایت درست ہے۔ کہ شہادت انبیاء کی بروز قیامت انہیں اعمال اور عقائد پر ہووے گی جو اون کو دنیا میں معلوم ہو چکے تھے اور جواب حضرت عیسےٰ کا فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیٔ شھید۔ کیا اصدق الاقوال ہے۔ کہ بعد اون کی وفات کے نصاریٰ کے اتخاذ الٰہ کی اون کو کیا خبر ہو سکتی ہے لیکن یہ جواب مذکور حضرت عیسیٰ کا درصورت ان کے نزول ثانوی کے حسب تقریر حضرت اقدس کے ضرور بالضرور غلط ہے۔ لہذا ایسے امر غلط کا اندراج قرآن مجید کی شان عالی سے بالکل پاک اور مبرا ہے۔ بشرطیکہ تدبر کیا جاوے۔ صدق اللہ تعالیٰ۔

افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

محمد حسن خان امروہوی

مسیح موعود کی جماعت کو جہاد کی ممانعت

برٹش گورنمنٹ کو ہندوستانی مسلمانون پر حکومت کرنے کے راہ مین سب سے بڑی مشکل مسئلہ جہاد ہے جسکو ممکن ہے کہ بعض دیگر تعلیمیافتہ مسلمانون نے بھی کسی حد تک ایسے رنگ مین سمجھا ہو جو درست ہو لیکن وہ شخصی اور مختلف رائین عوام کو ایسا فائدہ نہین دے سکتین جیسا کہ حضرت مسیح موعود کا حکم بحیثیت ایک چار لاکھ اور اسپر روز افزون ترقی کرنیوالی تعداد کی جماعت کے لئے جہاد کی خرابیون سے رکنے اور دوسرون کے روکنے کے ذریعہ سے گورنمنٹ کے راہ سے ان کانٹون کو ہٹاتا ہے۔ چونکہ آجکل پولیٹکل ایجیٹیشن کا زمانہ ہے اسواسطے ہم اپنی جماعت کی یاد دہانی اور سرکاری افسرون کی توجہ کیواسطے حضرت کا حکم جو آج سے آٹھ نو سال پہلے ممانعت جہاد کے لئے نظم کے لطیف پیرایہ مین شائع ہوا تھا اس جگہ خوشخط درج کر دیتے ہین۔

ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
۲۔ اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے — دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
۳۔ اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے — اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
۴۔ دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
۵۔ کیون چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو — جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
۶۔ کیون بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر — کیا یہ نہین بخاری مین دیکھو تو کھول کر
۷۔ فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ — عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التوا
۸۔ جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا — جنگون کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا
۹۔ پیوینگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند — کھیلین گے بچے سانپون سے بیخوف و بیگزند
۱۰۔ یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا — بھولین گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
۱۱۔ یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا — وہ کافرون سے سخت ہزیمت اٹھائیگا
۱۲۔ اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے — کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے
۱۳۔ القصہ یہ مسیح کے آنیکا ہے نشان — کر دیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیان
۱۴۔ ظاہر ہین خود نشان کہ زمان وہ زمان نہین — اب قوم مین ہماری وہ تاب و توان نہین
۱۵۔ اب تم مین خود وہ قوت و طاقت نہین رہی — وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہین رہی
۱۶۔ وہ نام وہ نمود وہ دولت نہین رہی — وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہین رہی
۱۷۔ وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہین رہی — وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہین رہی
۱۸۔ وہ درد وہ گداز وہ رقت نہین رہی — خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہین رہی

۱۹۔ دل میں تمھارے یار کی الفت نہیں رہی — حالت تمھاری جاذب نصرت نہیں رہی
۲۰۔ ہمت نکل گئی ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی — کسل آگیا ہے دل میں حلاوت نہیں رہی
۲۱۔ وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی — وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
۲۲۔ دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی — اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
۲۳۔ وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی — ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی
۲۴۔ ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی — نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
۲۵۔ سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی — نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
۲۶۔ خوانِ تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی — دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی
۲۷۔ مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی — دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
۲۸۔ سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی — اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی
۲۹۔ تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی — صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
۳۰۔ اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی — بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
۳۱۔ اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے — کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
۳۲۔ ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو — عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
۳۳۔ اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے — مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے
۳۴۔ اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں — روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں
۳۵۔ کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں — شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں
۳۶۔ تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے — جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے
۳۷۔ کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے — باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے

۳۸۔ سب تم تو خود ہی موردِ خشم خدا ہوئے — اُس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے
۳۹۔ اب غیروں سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے — تم خود ہی غیروں کے محلِ سزا ہوئے
۴۰۔ سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں — وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
۴۱۔ پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا — وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا
۴۲۔ پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے — آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
۴۳۔ ایسا گماں کہ مہدیٔ خونی بھی آئیگا — اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا
۴۴۔ اے غافلو! یہ باتیں سراسر دروغ ہیں — بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں
۴۵۔ یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا — یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
۴۶۔ اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے — تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے
۴۷۔ تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں — کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں
۴۸۔ پر تم نے اُن سے کچھ بھی اٹھایا نہ فائدہ — منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
۴۹۔ بخلوں سے یارو باز بھی آؤ گے یا نہیں — خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں
۵۰۔ باطل سے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں — حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں
۵۱۔ اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں — مخفی جو دل میں ہے وہ سناؤ گے یا نہیں
۵۲۔ آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں — اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں
۵۳۔ تم میں سے جس کو دین و دیانت سے ہے پیار — اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
۵۴۔ لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے — اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے
۵۵۔ ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا — اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمام مریدون کیلئے عام ہدایت

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب وائسرائے گورنر جنرل ہند اس تجویز کو طاعون کے علاج کے لئے پسند فرماتے ہین کہ جب کسی گاؤن یا شہر کے کسی محلہ مین طاعون پیدا ہو ۔ تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤن یا اس شہر کے اس محلہ کے لوگ جن کا محلہ طاعون سے آلودہ ہے ۔ فی الفور بلا توقف اپنے اپنے مقام کو چھوڑ دین ۔ اور باہر جنگل میں کسی ایسی زمین مین جو اس تاثیر سے پاک ہے ۔ رہائش اختیار کرین ۔ سو مین دلی یقین سے جانتا ہون ۔ کہ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے اور مجھے معلوم ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ کہ جب کسی شہر مین وبا نازل ہو ۔ تو اس شہر کے لوگون کو چاہیئے ۔ کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دین ورنہ خدا تعالےٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہرین گے ۔ عذاب کی جگہ سے بھاگنا انسان کی عقل مندی مین داخل ہے ۔ کتب تاریخ مین لکھا ہے ۔ کہ جب خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ فتوحات ملک شام کے بعد اس ملک کو دیکھنے کے لئے گئے ۔ تو کسی قدر مسافت طے کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس ملک مین سخت طاعون کا زور ہے ۔ تب حضرت عمر رضؓ نے یہ بات سنتے ہی واپس جانے کا قصد کیا اور آگے جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا ۔ تب بعض لوگون نے عرض کی کہ یا خلیفۃ اللہ کیون آپ ارادہ کو ملتوی کرتے ہین ۔ کیا آپ خدا کی تقدیر سے بھاگتے ہین تو انہون نے فرمایا ۔ کہ ہان مین ایک تقدیر سے بھاگ کر دوسری تقدیر کی طرف جاتا ہون ۔ سو مسلمان کو نہین چاہیئے ۔ کہ دانستہ ہلاکت کی راہ اختیار کرے ۔

خوب یاد رکھو ۔ کہ جو کچھ یہ گورنمنٹ عالیہ کر رہی ہے اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے کر رہی ہے اور رعایا کی جان کی حفاظت کے لئے اب تک کئی لاکھ روپیہ ضائع ہو چکا ہے اُس شخص جیسا کوئی نادان نہین کہ جو گورنمنٹ کے ان کامون کو بدظنی سے دیکھتا ہے سوائے میری جماعت! تم اطاعت کرنے مین سب سے پہلے اپنا نمونہ دکھلاؤ ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے ۔ تم اب خدا کے فضل سے چار لاکھ کے قریب ہو اور تمہارا نمونہ بہتون کی جان کو بچائیگا مین تمہین حکم کرتا ہون کہ اگر تمہارے کسی شہر مین خدانخواستہ یہ وبا ظاہر ہو جائے ۔ تو سب سے پہلے تم اُس زمین کو چھوڑ دو ۔ جو طاعون سے آلودہ ہے ۔ ہان مین اسی قدر پر کفایت نہین کرون گا ۔ کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو بلکہ اے خدا کے بندو! مین اس بات سے بھی تمہین اطلاع دیتا ہون ۔ کہ یہ طاعون خود بخود اس ملک مین نہین آئی ۔ بلکہ اس خدا کے ارادہ اور حکم سے آئی ہے جس کے حکم کے ماتحت ذرہ ذرہ زمین اور آسمان کا ہے اور مجھے معلوم کرایا گیا ہے ۔ کہ کثرت گناہون کی وجہ سے وہ تمہارا خدا اہل زمین پر ناراض ہے ۔ سو تم توبہ اور استغفار کو لازم حال رکھو اور جیسا کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو گے ۔ جو طاعون سے آلودہ ہے ایسا ہی تم ان خیالات کو بھی چھوڑ دو جو گناہون سے آلودہ ہین ۔ اے میری جماعت! مین ہمیشہ تم مین نہین رہونگا یہ میرے کلمات یاد رکھو ۔ کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہین ہوتا ۔ جب تک کہ آسمان پر پہلے قرار نہ پالے ۔ سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے ۔ اس سے ڈرو اور ایک سچی تبدیلی پیدا کرو تا تم عذاب سے بچائے جاؤ اور یاد رکھو ۔ کہ یہ طریق شوخی اور شرارت کا طریق ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو اور اس کی عنایات کو آزما چکے ہو تم اس پر بدگمانی کرو یا اس کے حکم کے مطابق نہ چلو اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی ۔ کہ اس کے ان احکام سے جو سراسر تمہاری بھلائی کے لئے ہین ۔ منہ پھیر لو ۔ مین وہی بات کرتا ہون جو تمہاری بھلائی کے لئے ہے ۔ مجھے ضرورت نہین کہ گورنمنٹ کی خوشامد کرون ۔ کیونکہ ایک ہی آقا ہے ۔ جس کا مین نے دامن پکڑا ہے وہی جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے اور میں امید رکھتا ہون کہ اس وقت تک کہ مین مرون ۔ کسی دوسرے کا محتاج نہین ہونگا ۔ مگر اس بات کو کیون کر چھپایا جائے ۔ کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے اور بجز اس کے کہ ہم اس گورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کرین ۔ ہمارے لئے ایک بالشت بھی ایسی زمین نہین جو ہمین پناہ دے سکے جس خدا نے ہمارے آرام اور امن کے لئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے ۔ اس کے ہم ناشکر گزار ہون گے اگر اس گورنمنٹ کا شکر نہ کرین اور اگر مین اس رائے مین غلطی کرتا ہون تو مجھے بتاؤ ۔ کہ اگر ہم اس گورنمنٹ کے ملک سے علیحدہ ہو جاوین تو ہمارا ٹھکانہ کہان ہے تم سن چکے ہو ۔ کہ ہمارے مخالف مولوی جن کے ہم زبان اس ملک مین اور دوسرے ملکون مین کروڑہا انسان ہین صدہا رسالون اور اشتہارون اور اخبارون مین ہماری نسبت کفر کے فتوے شائع کر چکے ہین ۔ اور نیز واجب القتل ہونے کی نسبت فتوے دے چکے ہین ۔ بلکہ گذشتہ دنون مین مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی جو موحدین کا ایڈووکیٹ کہلاتا ہے ۔ اور ایک اور صاحب سید محمد نام بھی فتوی ہمارے واجب القتل ہونے کے اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مین شائع کر چکے ہین اب بتلاؤ ۔ کہ اس گورنمنٹ کے سوا تمہارا گذارہ کہان ہے اور کونسی اسلامی سلطنت تمہین پناہ دے سکتی ہے سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور سچے دل سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کرو اور کسی صلہ کی بھی خواہش نہ کرو ۔ کیونکہ یہ صلہ تھوڑا نہین ہے ۔ کہ تمہاری عزت اور جان کا محافظ خدا تعالےٰ نے اسی گورنمنٹ کو ٹھہرایا ہے ۔

یہان اپنی جماعت کی اطلاع کے لئے اس قدر اور بڑھا دینا بھی ضروری ہے کہ گورنمنٹ نے بڑی مہربانی سے یہ ارادہ کیا ہے ۔ کہ جو لوگ ان تجاویز پر عمل کرین ۔ ان کو ہر طرح سے مدد دے اور ان کی سہولت کے لئے انتظام کرے ۔ اس لئے ہم یہ بھی امید کرتے ہین ۔ کہ ایسے اضلاع مین جیسے مثلاً سرحدی اضلاع ہین ۔ جہان باہر میدانون مین نکلنے مین جانون کا خطرہ ہے ۔ اور خصوصاً احمدیون کو جن پر مولوی لوگ قتل کے فتوے دے چکے ہین ۔ گورنمنٹ اس انتظام کے علاوہ جو دوسری جگہ اس نے مالون کی محافظت کے لئے کرنے کا ارادہ کیا ہے ایسے مقامات پر لوگون کی جانون کی حفاظت کا بھی انتظام کرے گی ۔ پس جو لوگ باہر نکلین انہین چاہیئے ۔ کہ گورنمنٹ مین ایسی درخواست کرین کہ گورنمنٹ ان کی جانون اور مالون کی محافظت کا کافی انتظام کرے

والدعــــا

خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ

۲۲ اگست ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

جواکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی نے بروز جمعہ قبل از نماز عصر حضرت کی خدمت میں سنائی اور حضرت نے فرمایا کہ بڑی لطیف نظم ہے۔ اخبار بدر میں چھپنے کیلئے دیدو

بچالے رنج وحرماں سے چھڑالے قید عصیاں سے
مسیحائے زماں بڑھکر ہے تو ہر جن وانساں سے
ترا رتبہ ہے بڑھکر جبکہ داؤد وسلیمان سے
ہے تیرے آستاں پر اک ہجوم راستاں ہر دم
بنایا اس نے وقف تلخکامی جان شیریں کو
نجیب آباد ہو یا لکھنو ہو یا کہ دلی ہو
نہ کچھ گلچیں کا کھٹکا ہے نہ کچھ صیاد کا غم ہے
کلید کامیابی بنگئی ہر ایک ناکامی
اقارب بن عقارب نیش زن احباب دشمن
بھرا ہے دامن امید کیا کیا کامیابی سے
بہت سی نخوتیں اب تک بھی ہیں زنجیر پا باقی
غم فرط گنہگاری ہے نشتر زن رگ جاں پر
غم روز جزا نے لوٹ لی جمعیت خاطر
ترا دست توجہ دستگیری کچھ بھی فرمائے
تسلط قلب پر میرے نہ حاصل اس کو ہو ہرگز
تعلق مدتوں میرا رہا عشق مجازی میں
مگر اب تو تصور سے بھی اس حالت کے نفرت ہے
ہے تیرے عشق میں لیکن عجب حالت مرے دل کی
ہے کوئی چیز سینہ میں گھسا جاتا ہے دم جس سے
اسی کو عشق کہتے ہیں جو ہے غارت گر راحت
سوا ہے عشق احمد جبکہ اس عشق مجازی سے
وہی جوش جنوں ہے پھر وہی بیتابیاں دل کی
بہار باغ احمد جوش پہ ہے ضبط ہو کیوں کر
مجھے امید ہے یہ جوش الفت رنگ لائیگا
جسے فرہاد کہتے ہیں وہ اک مزدور ہی تو تھا
اگر اب قیس بھی ہوتا تو وہ غرق عرق ہوتا
نہ ہوں میں بلبل خستہ نہ ہوں قمری افسردہ
گلستاں مہدی مسعود گل ہے تو میں بلبل ہوں
بس اب [illegible] جوش لے اکبر بیان وعدہ دل تیرہ
مخاطب ہو کے پھر کہتا ہوں میں مہدی دوراں سے

مخاطب ہو کے یہ کہتا ہوں میں مہدی دوراں سے
ترے رتبہ کو دیکھے کوئی آکر چشم عرفاں سے
تو ہو سکتی نہیں دارا کو نسبت تیرے درباں سے
ترے خدام ہیں اکثر سوا رتبہ میں لقمان سے
نہیں ہے چاشنی جنس جو تیری اس بزم عرفاں سے
بھلا جاتا کہاں ہوں میں بہشت کوئے جاناں سے
یہ کس کی تاب ہے مجھ کو نکالے اس گلستاں سے
عجب کچھ گل کھلے گل چینی خار مغیلاں سے
چھٹا ہوں احمدی بن کر میں بکی قید احساں سے
ہے جب سے گوہر غلطاں کی بارش ابر مژگاں سے
مثال نالۂ زنجیر میں نکلا ہوں زنداں سے
عطا کر مرہم تسکین مسیحا دست احساں سے
پریشاں میں سا ہوں آجکل زلف پریشاں سے
تو مثل آئینہ دامن ہو میرا پاک عصیاں سے
بچالے اپنے خادم کو مسیحا دست شیطاں سے
کبھی گیسوئے پیچاں سے کبھی زلف پریشاں سے
نہیں گرتی ہے اب بجلی تبسم ہائے جاناں سے
زباں سے ہو وہ ظاہر ہے یہ باہر میرے امکاں سے
پھٹی جاتی ہے چھاتی ضبط ہو کس طرح انساں سے
مگر راحت عجب کچھ ہے اسی میں سوز پنہاں سے
تو خون ضبط بہ نکلے نہ کیونکر پھر رگ جاں سے
لہو جاری ہے پھر بن کے پانی چشم گریاں سے
جنوں تازہ ہوا پھر نالہ ہائے عندلیباں سے
سنونگا حرف تسکیں میں لب مہدی دوراں سے
بھلا کیا مجھ کو نسبت ایسے اک کم رتبہ انساں سے
طریق عشق مجھ سے سیکھتا اگر بیاباں سے
نہ گل سے واسطہ مجھ کو نہ کچھ مطلب گلستاں سے
غرض ہے عشق مجھ کو تو فقط مہدی دوراں سے
طلعت میں نہ بڑھ جائے شب تاریک ہجراں سے
بچالے رنج وحرماں سے چھڑالے قید عصیاں سے

نظم

(از حافظ سید تصدق حسین صاحب مہاجر)

کیوں مجھ پہ نظر مہر کی شاہا نہیں کرتے
کیوں میری دوا میرے مسیحا نہیں کرتے
جاں بخشی تو ادنیٰ ہے اک اعجاز تمہارا
بے دین ہیں بدبخت ہیں مردود ازل ہیں
جو دل سے مٹاتے نہیں اس نقش خودی کو
وہ دشمن جاں اپنے ہیں اور اندھے ہیں دل کے
ایماں ہے مرا آپ مسیحائے زماں ہو
پرواہ نہیں جز غم دیں ان کو شب و روز
اللہ کی امداد ہے جن لوگوں کے ہمراہ
اے منکرو! تم کو تکبر نے ڈبویا
مامور من اللہ سے ٹھانی ہے لڑائی
اللہ کے غصہ کے نشاں دیکھ رہے ہو
اللہ نے تمہارے لئے بھیجا ہے مسیحا
پیدا ہی نہیں جن کی طبیعت میں رسائی
جھٹلاتے ہیں بدبختی سے صادق کو تم ہے
کچھ دل میں ڈرو قہر خدا سے میری پیارو
خفاش بصیرت جمازاں ہے میں آدیس آد

کیوں ذرہ نوازی میرے مولا نہیں کرتے
کیوں آپ علاج دل شیدا نہیں کرتے
کیوں میرے دل مردہ کو زندہ نہیں کرتے
خاک در والا کو جو سرما نہیں کرتے
دیدار خدا مر کے بھی پایا نہیں کرتے
جو قلب میں الفت تری پیدا نہیں کرتے
وہ کرتے ہو جو حضرت عیسیٰ نہیں کرتے
دنیا پہ نظر بھی تیرے شیدا نہیں کرتے
جو لڑتے ہیں ان لوگوں سے اچھا نہیں کرتے
ورنہ یم رحمت سے کنارا نہیں کرتے
کیوں بے خرد و خوف خدا کا نہیں کرتے
پھر ڈرتے نہیں قہر سے تقویٰ نہیں کرتے
تم پھر بھی علاج اپنے مرض کا نہیں کرتے
وہ بات کی تہ تک کبھی پہونچا نہیں کرتے
مطلق یہ کبھی خوف خدا کا نہیں کرتے
دن کاٹتے غفلت میں ہو اچھا نہیں کرتے
خورشید کے جلوے انہیں سوجھا نہیں کرتے

دیگر

عزیزو جو حق کی رضا چاہتے ہو
کرو خاک بوسی مسیح زماں کی
کرو زہد و تقویٰ شرارت کو چھوڑو
نہ ٹھٹھا کرو بات پر مرسلوں کی
نہ تکلیف دو بندگان خدا کو
خدا سے ڈرو یہ مصیبت کے دن ہیں
خبر زلزلوں کی خدا دے رہا ہے
جفا کاریاں چھوڑ دو بہر مولا
طبیب الٰہی بلاتا ہے تم کو
سنو تم کھا آج احمد کے در کے
کرو آکے بیعت امام زماں کی
اویس اس کے در پر کرو جبہ سائی

خدا کے پیارے بنا چاہتے ہو
جو اللہ کو خوش کیا چاہتے ہو
جو دونوں جہاں کا بھلا چاہتے ہو
خدا سے جو نور وصفا چاہتے ہو
اگر رحمت کبریا چاہتے ہو
دعائیں کرو جو بھلا چاہتے ہو
تم اس فتنہ سازی سے کیا چاہتے ہو
جو اللہ سے تم وفا چاہتے ہو
چلو جو مرض کی دوا چاہتے ہو
جو سلطان مصطفےٰ بنا چاہتے ہو
جو نار سقر سے بچا چاہتے ہو
اگر تم خدا کی رضا چاہتے ہو

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

تاج الدین ولد عبد اللہ ۔ گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ
بہاؤ الدین ولد شاہ دین صاحب " "
محمد دین ولد حسین بخش صاحب " "
حسین بخش ولد نظام الدین " "
یوسف علی ۔ محرر چونگی چنیوٹ ضلع جھنگ
فضل کریم ۔ ویٹرنری اسسٹنٹ ۔ گوجرات
خلیل محمد نمبردار ۔ سہران ضلع لودیانہ
عنایت اللہ ۔ کھماچون ۔ نکہ ۔ جالندھر
عبد المجید خان ویٹرنری اسسٹنٹ گیدڑ ڈالا ہوگی
بڈھے خان ۔ انجن ڈرائیور ۔ اوجھانوالی
غلام حیدر ۔ نیکس گنج ۔ تحصیل مردان
سعد اللہ " " "
فقیر محمد ۔ محکمہ بارک اشری ۔ نوشہرہ
مساۃ پاؤ بی بی گھٹالیاں ۔ پسرور سیالکوٹ
حسین بخش معہ اہلیہ " " "
نواب خان معہ اہلیہ " " "
زینب " " "
غلام قادر دگامان " " "
اہلیہ نظام الدین صاحب " " "
اہلیہ بہاؤ الدین صاحب " " "
مسمات جنت بی بی " " "
اہلیہ میاں شہاب الدین صاحب " "
میاں فیروز الدین صاحب
میاں بہاول خان صاحب " " "
میاں غلام محمد صاحب نقل نویس راولپنڈی
میاں کلن خان صاحب میرٹھ مقبرہ آگو
میاں بوستان خان موضع جلال سدا راولپنڈی
حافظ الٰہی بخش صاحب ۔ پٹیالہ
میاں قطب الدین صاحب ۔ حسن پور
محمد علی صاحب ۔ گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
احمد علی صاحب " " "
غلام محمد صاحب " " "
میاں خورشید عالم صاحب " " "
مسمات حسن بی بی " " "
مساۃ رسول بی بی " " "

مساۃ رسول بیگم گھٹالیاں ۔ پسرور ۔ سیالکوٹ
مساۃ سردار بیگم " " " "
مساۃ راج بی بی " " " "
مساۃ ریشم بی بی " " " "
اہلیہ احمد علی صاحب " " " "
رسول بی بی اہلیہ میاں غلام علی " " "
طالع بی بی اہلیہ کرم دین صاحب " "
مسمات رابعہ بی بی " " "
مسمات فاطمہ بی بی " " " "
میاں اقبال احمد صاحب " " "
میاں بشیر احمد صاحب " " "
میاں مولا بخش صاحب " " "
مدد خان صاحب ٹرک کمپنی نمبرہ سوج گورکھ کشمیر
سندھو خان صاحب معہ اہلیہ رکالٹھہ گڑھ ہوشیارپور
میاں نذر محمد صاحب " " "
مسمات ددلی " " "
مسمات الذت بی بی " " "
مسمات رحیمی " " "
مسمات عظمت بی بی " " "
گھسیٹا ۔ چونڈہ ۔ سیالکوٹ
میاں احمد دین صاحب " " "
میاں اللہ دتا صاحب گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
میاں محمد دین صاحب " " "
مسمات تابی " " "
مسمات محمد بی بی " " "
میاں چراغ دین صاحب معہ اہلیہ " "
میاں بڈھا معہ اہلیہ " " "
میاں مطیع اللہ صاحب " " "
میاں حاکم " " "
میاں فضل دین صاحب معہ اہلیہ " "
ملک محمد صاحب معہ اہلیہ " "
سید محمد ارزانی صاحب " " "
میاں بوٹا معہ اہلیہ " " "
میاں حسین معہ اہلیہ " " "
میاں حاکم معہ اہلیہ " " "
میاں سید احمد صاحب معہ اہلیہ " "
میاں مہتاب خان صاحب " " "

زاب ۔ گھٹالیاں ۔ پسرور سیالکوٹ
سردار معہ اہلیہ " " "
منشی راول معہ اہلیہ ۔ سرہالہ کلاں ہوشیارپور
میاں کریم بخش صاحب ۔ سیالکوٹ
اہلیہ مولوی حسن علی صاحب مرحوم ۔ رام سر بہاگل پور
میاں عبد المطلب صاحب کوٹ چہوکرہ مردان
میاں غلام محمد صاحب معہ اہلیہ گھٹالیاں پسرور سیالکوٹ
قادر " " "
میاں بابا " " "
میاں محمد دین صاحب " " "
میاں کرم دین صاحب " " "
میاں غلام حیدر صاحب " " "
میاں حسین صاحب " " "
لا معہ اہلیہ " " "
حسین بی بی اہلیہ حسین " " "
ابراہیم معہ اہلیہ " " "
مساۃ حیات بی بی اہلیہ نظام الدین " "
امام بی بی والدہ ابراہیم " " "
رحمت خان ولد عبد الکریم " " "
محمد بی بی اہلیہ حیات محمد " " "
رحیم بخش صاحب معہ اہلیہ " " "
عمر بی بی " " "
میاں رحمت اللہ صاحب " " "
نور احمد صاحب " " "
سید بی بی والدہ نور احمد صاحب " "
مسمات بڈھی اہلیہ جھنڈا " " "
یوسف علی شاہ صاحب چنیوٹ جھنگ
میاں نتھو ۔ رگڈہ ۔ شنکر
میاں عبد الصمد طالب علم انگلش ہائی سکول
ہیگو سرائے مونگھیر
مسمات غلام فاطمہ دختر محمد دین دہرم کوٹ بگہ
ضلع گورداسپور
میاں مسیتے ۔ نور پور چک ۴۳۲ تحصیل سمندری
میاں امام الدین صاحب وزیر آباد
مستری حسن الدین صاحب سامانہ ریاست پٹیالہ
میاں کریم بخش صاحب ملتان
میاں عبد الواحد صاحب " "

میاں محمد ۔ ملتان
میاں سلطان محمد صاحب کوٹلی لوہاران سیالکوٹ
میاں شمس الدین صاحب پیر زادہ سنور
نواب خان صاحب سفید پوش موضع مدم
بھگواڑہ ۔ جالندھر
میاں رمضان ۔ بن باجوہ ۔ سیالکوٹ
میاں محمد بخش صاحب ۔ کہاریاں ۔ گجرات
شیخ نیاز دین صاحب ۔ بیروان
رحیم بخش صاحب کمپونڈر ملٹری ہسپتال ڈیرہ مردان
مسمات بیگم بی بی اہلیہ اللہ دتا صاحب
مسمات مائی مسوران کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازیخان
مسمات عائشہ " " "
میاں محمد دین صاحب نمبردار موضع لاٹھر ۶۱۲
سانگلہ ۔ گوجرانوالہ
محمد شریف ولد امیر شاہ صاحب تاجر کر نگو برٹش
ایسٹ افریقہ ۔
میاں عبد اللہ خان صاحب اسسٹنٹ ڈسٹیشن ماسٹر
ادیرو پور ۔ ضلع کرانچی ۔
میاں رحمت اللہ صاحب مصار بنوڑ ریاست پٹیالہ
اہلیہ امام الدین صاحب جسوکے ملا رودالہ گجرات
مسمات محفوظ بی بی بنت حافظ نور الحسن صاحب
منٹگمری ۔
میاں اللہ بخش معہ اہلیہ ۔ کٹڑہ رام گڑھیان
امرتسر ۔
چینیڈا " " "
میاں نور حسین صاحب نائب مدرس لوندہ دال
چوترہ ۔ اٹک
میاں عبد الغنی صاحب سپاہی کمپنی علہ
پلٹن ۵۵ نوشہرہ
منشی قربان علی ۔ سب پوسٹ ماسٹر ۔ مراونگ
ضلع میرٹھ
میاں برکت علی صاحب ماہل پور
اہلیہ غلام حسن سفید پوش چک ۱۰۵ علی آباد
لائل پور
میاں محمد بخش صاحب محلہ خوجیان گجرات

مستورات کی پکار

رسالہ

صحت النساء

جو کہ ایک عالم نے ہندوستان کی عورتوں کی حالت درست کرنیکے لئے ہزارہا روپیہ خرچ کر کے صرف معزز پبلک میں مفت تقسیم کرنیکے لئے گیارہ لاکھ کی تعداد میں چھپوا کر طیار کرایا ہے اسلئے نوٹس ہذا کا مطالعہ کرتے ہی جتنی جلدیں مناسب سمجھیں پتہ ذیل پر بالکل مفت منگا کر (جن پر محصولڈاک بھی فنڈ کی طرف سے ہوگا) فی خواندہ آدمی ایک کتاب بالکل مفت تقسیم کر کے دونوں جہانوں میں ثواب حاصل کریں۔

از جنرل منیجر لائبریری بک ایجنسی پرانڈیا جگادھری ضلع انبالہ پنجاب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

اعجاز احمدی۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۸ر

جنگ مقدس۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ... ۸ر

شہادت آسمانی۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ... ۲ر

جام شہادت۔ مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ... ۱ر

القول الصحیح۔ اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱ر

رویائے صالحہ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ... ۳ر

الوصیۃ۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدان کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ... ۲ر

نور الدین۔ مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ۔ دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر بیّن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ... ۸ر

اسلام اور اس کا بانی۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں۔ قیمت ... ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب۔ بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ... ۴ر

نظم مستورات۔ مستورات کے سمجھ پر۔ قیمت ... ۸ر

مکتوب احمدی۔ ... قیمت ... ۱ر

آئینہ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ... ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں ان سے کون غافل ہے۔ حقیقت میں اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے۔ وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفوں نے اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچوں میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر بحث کی گئی ہے اور اصل اسلامی تعلیم کو نہایت عمدہ طور سے دکھا کر مخالفین کے اعتراضوں کو ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دھوم مچ گئی ہے چونکہ یہ مضمون رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں متفرق طور پر لکھے گئے تھے اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق ڈرافسمین پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونوں مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالوں میں بہت عمدہ چھاپ دئے۔ یہ دونوں رسالے دفتر بدر بک ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں۔ قیمت رعایتی یہ ہے۔

غلامی ۳ر۔ عصمت انبیاء ۲ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

تحقیق الادیان تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

امریکہ کے اخبارات نے ڈوئی کی موت کے عظیم الشان نشان کے پورا ہونے کا اقرار کیا ہے۔

امریکہ سے چند ایسے اخبارات کے کاغذ آگئے ہین جن مین وہان کے اہل الرائے نے اخبارون کے درمیان ڈوئی کے متعلق پیشگوئی کے پورا ہونے کی تصدیق کی ہے وہ شہادتین ذیل مین درج کی جاتی ہین۔ کاش کہ ہندوستان کے اخبار بھی تعصب کو چھوڑ کر اس صاف نشان پر سچائی سے اپنی رائے کو ظاہر کرتے۔

ٹرودہ سیکر نیویارک مین ۱۵ / جون ۱۹۰۷ء کے پرچہ مین لکھا گیا ہے۔

"جس پیشگوئی کا ذکر مندرجہ بالا عنوان کے رسالہ مین ہے (اس سے مراد وہ رسالہ ہے جو ڈوئی کی موت مین خدائی فیصلہ کے عنوان سے لکھ کر شائع کیا گیا تھا) اس کی طرف ہم اس سے پہلے ہی اشارہ کر چکے ہین۔ ڈوئی جو کہ مر چکا ہے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو (نعوذ باللہ) مفتریون کا بادشاہ کہا کرتا تھا۔ اس نے نہ صرف یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ صیہون (یعنی اس کا قائم کردہ سلسلہ) تمام مسلمانون کو ہلاک کر دیگا بلکہ وہ ہر روز خدا سے یہ دعا بھی کیا کرتا تھا کہ وہ وقت جلد آوے جب ہلال (یعنی اسلام) دنیا سے نیست و نابود ہو جاوے جب اس بات کا علم ہندوستانی مسیح کو ہوا تو انہون نے الیاس ثانی کے نام کا ایک چیلنج عام طور پر دنیا مین شائع کیا۔ جس مین اس کو اس مباہلہ کی طرف بلایا گیا تھا کہ دعا کی جاوے کہ دونون مین سے جو جھوٹا ہے خدا اسے دوسرے کی زندگی مین ہلاک کرے۔ قادیان کے رہنے والے نے یہ پیشگوئی کی۔ کہ اگر ڈوئی یہ چیلنج کو قبول کرے گا تو وہ میری آنکھون کے سامنے دنیا کو بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ چھوڑے گا مرزا صاحب نے یہ بھی کہا تھا۔ کہ اگر ڈوئی نے اس چیلنج کے قبول کرنے سے انکار کیا تو اس کی ہلاکت مین صرف چند روزہ توقف ہوگا۔ موت دونون صورتون مین اس کے لئے تیار ہے اور اس کے صیہون پر جلد تر آفت آوے گی۔ یہ ہی عظیم الشان پیشگوئی کہ صیہون تباہ ہو جائے گا اور ڈوئی احمدؑ کی آنکھون کے سامنے ہلاک ہو جائیگا۔ الیاس کو اس طرح چیلنج کرنا جس مین موت صداقت کا معیار تھا۔ مسیح موعودؑ کے لئے ایک خطرہ والا امر تھا۔ کیونکہ چیلنج کرنیوالا شخص دوسرے سے عمر مین پندرہ سال بڑا تھا اور ایک ایسی سرزمین مین جہان ایک طرف طاعون پُر زور ہو اور دوسری طرف مذہب کی خاطر قتل کر دینے والے لوگ کثرت سے موجود ہون ظاہری واقعات چیلنج کرنے والے کے زیادہ دیر تک زندہ رہنے کے خلاف تھے۔ مگر وہ جیت گیا۔"

اسی پیش گوئی پر ایک رائے اخبار ہیرلڈ۔ بوسٹن کی نیچے درج کی جاتی ہے۔ جو اس اخبار کے ۲۳ / جون ۱۹۰۷ء کے پرچہ مین ظاہر کی گئی ہے اس کا عنوان یون ہے۔

"مرزا غلام احمدؑ مسیح ایک عظیم الشان انسان ہے انہون نے ڈوئی کی حسرتناک موت کی پیشگوئی کی اور اب بلا اور طوفان اور زلزلہ کی پیشگوئی کرتے ہین" اس عنوان کے نیچے لکھا ہے۔

"سال ۱۹۰۳ء مین اگست کے تیئس (۲۳) دن گذرے تھے جب مرزا غلام احمدؑ قادیانی (ہندوستان) نے الگزنڈر ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی جو الیاس ثالث کہلاتا تھا اور جس کی موت گذشتہ مارچ مین واقع ہوئی۔ اور اب مرزا غلام احمدؑ قادیانی پھر ۲۳ / جون کو کہتے ہین کہ اب اس ملک کی باری بھی قریب آگئی ہے۔ ایسے زلزلے آئین گے جن کی نظیر دنیا کی تاریخ مین نہ ملے گی اور وہ قیامت کا نمونہ ہون گے اور یورپ اور دوسرے عیسائی ممالک مین ایک قسم کی طاعون ظاہر ہوگی جو بہت سخت ہوگی وہ کہتے ہین کہ میرے آنے سے خدا تعالیٰ کے غضب کے مخفی ارادے ظہور مین آگئے ہین۔ پھر دنیا پر نوح کا زمانہ آئیگا اور جو حالت لوط کی زمین پر گذری تھی اس کو تم اپنی آنکھون سے مشاہدہ کرو گے۔ × × × × یہ صاحب ہندوستان کے رہنے والے ہین۔ دنیا کے مشرقی ممالک مین کئی سال سے مشہور ہین ان کا دعوےٰ یہ ہے کہ مین وہ سچا مسیح ہون جو آخری زمانہ مین ظاہر ہونیوالا تھا اور خدا نے اپنے فضل کی بارش مجھ پر کی ہے۔ ریاستہائے متحدہ کی توجہ ان کی طرف پہلے پہل ۱۹۰۳ء مین ہوئی اور اس کی وجہ ان کا ایک مباہلہ الیاس ثالث کے ساتھ تھا۔ ڈوئی کی موت کے بعد ہندوستانی نبی کی شہرت بہت بلند ہو گئی ہے۔ کیونکہ کیا یہ سچ نہین کہ انہون نے ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی تھی۔ کہ یہ مری یعنی مسیح کی زندگی مین واقع ہوگی۔ اور بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس کی موت ہوگی۔ ڈوئی کی عمر انسٹھ سال کی تھی اور پیشگوئی کرنیوالے کی پچھتر سال کی۔ یہ وہ لفظ تھے جن مین ڈوئی کی موت کی پیش گوئی کی گئی تھی۔" (اس کے بعد اصل الفاظ پیشگوئی کے مین جو حضرت مسیح موعود کے اشتہار "ڈوئی اور پگٹ کی موت کی پیش گوئیون" سے لئے گئے ہین یہ پیشگوئی دعا کے الفاظ تک نقل کی گئی ہے۔ پھر اس کے بعد یہی اخبار روا لکھتا ہے)

"ڈوئی نے اول اول اس چیلنج کی طرف جو کہ دور مشرق سے آیا تھا کوئی توجہ نہ کی۔ مگر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۳ء کو اس نے اپنے صیہون شہر کے اخبار مین یہ لکھا کہ لوگ بعض وقت مجھے کہتے ہین کہ تم فلان فلان بات کا جواب کیون نہین دیتے۔ جواب! کیا تم خیال کرتے ہو کہ مین مچھرون اور مکھیون کو جواب دونگا اس کے بعد ایسے ہی اور فقرات اس کے نقل کئے ہین۔ پھر لکھتا ہے۔

"ڈوئی ایسی حالت مین مرا جبکہ اس کے تمام دوستون نے اسے چھوڑ دیا اور اس کی دولت اور اقبال جاتے رہے۔ وہ مفلوج اور دیوانہ ہو گیا اور ایک نہایت ہی بُری موت مرا اور اس کا صیہون بھی اندرونی جھگڑون اور فسادون کے سبب سے نہایت خراب حالت مین ہو گیا۔

اب مرزا صاحب پھر صفائی کے ساتھ اس بات کو پیش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس چیلنج یا پیشگوئی مین وہ کامیاب ہوئے ہین اور ہر ایک طالب حق کو بھی بلاتے ہین کہ چونکہ حق اسی طرح ظاہر ہوا جس طرح انہون نے کہا تھا اس لئے طالبان حق کو چاہیئے کہ اسے قبول کرین"

ایک تجویز

احباب اپنی رائے سے مشکور فرماوین

ڈاک ولائت مین جہان دیگر مذہبی دلچسپی کے مضامین چھپتے ہین وہان اکثر ولائتی پادریون کی کرتوتون کی خبرین بھی دیجاتی ہین۔ یہ حصہ اخبار کا جسمین اس قسم کے واقعات لکھے ہین میری واسطے کوئی خوشگوار ڈیوٹی نہین ہے مگر ضرورتاً اس کو اتنے عرصہ تک نبھایا گیا ہے اور اکثر دوستون کیطرف سے اس کالم کے ضروری اور مفید ہونیکے خطوط بھی میرے پاس آتے رہے ہین اب بعض دوستون کی رائے پر میرا خیال ہے کہ پادریون کی اخلاقی حالت کے اظہار کیواسطے ایک کافی فہرست ان کالمون

بارہ عدد کی خصوصیت سراج کا نامہ نگار اپنی طرف سے مجبور کر خواہ مخواہ اعتراض کرتا ہے۔ خواہ وہ اعتراض بجنسہ اسی کے معتقد علیہ پر پڑتا ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر چہار خلفاء اور نعمان بن ثابت کے بارہ حروف لکھ کر کہتا ہے۔ کہ یہ عطیات قدرت ہیں۔ مگر دوسری جانب جب حضرت مسیح موعود کے نام اور ان کے چار اصحاب کے ناموں کے حروف بتائے گئے۔ تو المسیح الدجال وغیرہ کو پیش کرتا ہے۔ حالانکہ یہی اعتراض اگر کوئی عیسائی یا آریہ اس پر کرے۔ تو پھر وہ کیا جواب دیگا پس وہی جواب ہمارا ہے۔ پھر وہ لکھتا ہے۔ کہ وہ سیدھا سادہ نام لیا جاتا جو ان کے والدین نے رکھا۔ میرا سوال ہے کہ کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد رسول اللہ رکھا گیا تھا۔ یہ صرف اس کے اعتراض کی کمزوری دکھانے کے لئے ہے۔ پھر مرزا پر اعتراض ہے۔ کہ غلام احمدؐ کے ساتھ کیوں شامل کیا۔ شائد اسے معلوم نہیں۔ کہ حضرت صاحب ہمیشہ اپنے دستخط میں یہ لفظ لکھا کرتے ہیں۔ گویا جزو لاینفک ہے۔ باقی رہی یہ بات زا ہے یا میرزا۔ سو اپنی تحریر ہی دیکھ لو۔ کہ آپنے جا بجا زرا لکھا ہے۔ کیسی بے شرمی کی بات ہے کہ دیگران را نصیحت ... خود را فضیحت۔ سید محمد احسن میں سید کی دو یا ہیں۔ پس ضرور اس کے ... بارہ[12] حروف ہیں۔ در اصل یہاں مفتی محمدؐ صادق تھا۔ مگر ایڈیٹر صاحب نے کسر نفسی سے اس کو قبول نہ فرمایا۔ بہر حال مقصد حاصل ہے اور یہ جو تم نے اور نام لکھے ہیں۔ اس طرح تو کئی ہندؤں اور عیسائیوں کے نام بھی بارہ حرفی پیش کئے جا سکتے ہیں پس کیا انہیں بھی صادق کہو گے اور یہ اعتراض اگر مجھ پر ہو سکتا ہے۔ تو آپ پر بطریق اولیٰ ہو سکتا ہے۔ ہماری طرف سے تو یہ جواب دیا جا دیگا۔ کہ مدعی نبوت اور اس کے خلفاء مراد ہیں۔ جو دیگر دلائل قاطعہ سے اپنا صادق ہونا ثابت کر چکا ہے۔ مگر آپ پیر مہر شاہ وغیرہ کو شامل کرتے ہوئے کیا جواب دینگے اصل میں یہ ایک لطیفہ تھا۔ مگر آپ اسے مذہبی دلیل قرار دے کر اپنی نکتہ رسی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

الـقـــاسم

وہی تمہارا پُرانا واقف کار

"محقق" (اکمل)

یہ ایک شاعرانہ لطیفہ ہے کوئی تحقیقی امر نہیں اس واسطے اس بات کو طول دینے کی ضرورت نہیں۔ ایڈیٹر

المفتی

۸۳ لڑکے کی بسم اللہ ایک شخص نے بذریعہ تحریر عرض کی۔ کہ ہمارے ہاں رسم ہے کہ جب بچے کو بسم اللہ کرائی جاوے۔ تو بچے کو تعلیم دینے والے مولوی کو ایک عدد تختی چاندی یا سونے کی اور قلم و دوات چاندی یا سونے کی دیجاتی ہے اگرچہ میں ایک غریب آدمی ہوں مگر چاہتا ہوں کہ یہ اشیاء اپنے بچے کی بسم اللہ پر آپ کی خدمت میں ارسال کروں

حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا تختی اور قلم و دوات سونے یا چاندی کی دینا یہ سب بدعتیں ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہیئے اور باوجود غربت کے اور کم جائداد ہونے کے اس قدر اسراف اختیار کرنا سخت گناہ ہے

۸۴ جماعت جمعہ سوال پیش ہوا۔ کہ نماز جمعہ کیواسطے اگر کسی جگہ صرف ایک دو مرد احمدی ہوں اور کچھ عورتیں ہوں تو کیا یہ جائز ہے۔ کہ عورتوں کو جماعت میں شامل کر کے نماز جمعہ ادا کی جائے۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ جائز ہے۔

۸۵ دریائی جانور سوال پیش ہوا۔ کہ دریائی جانور حلال یا نہیں ؟

فرمایا۔ دریائی جانور بے شمار ہیں ان کے واسطے ایک ہی قاعدہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرما دیا ہے۔ کہ جو ان میں سے کھانے میں طیب۔ پاکیزہ اور مفید ہوں۔ ان کو کھالو۔ دوسروں کو مت کھاؤ۔

۸۶ ناول نویسی و ناول خوانی حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں ایک سوال پیش ہوا۔ کہ ناولوں کا لکھنا اور پڑھنا کیسا ہے فرمایا۔ کہ ناولوں کے متعلق وہی حکم ہے جو آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار کے متعلق فرمایا ہے کہ :-

حسنہ حسنٌ وقبیحہ قبیحٌ

اس کا اچھا حصہ اچھا ہے اور قبیح قبیح ہے اعمال نیت پر موقوف ہیں۔ مثنوی مولوی رومی میں جو قصے لکھے ہیں وہ سب تمثیلیں ہیں اور اصل واقعات نہیں ہیں۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمثیلوں سے بہت کام لیتے تھے۔ یہ بھی ... ایک قسم کے ناول ہیں۔ جو ناول نیت صالحہ سے لکھے جاتے ہیں۔ زبان عمدہ ہوتی ہے۔ نتیجہ نصیحت آمیز ہوتا ہے اور بہر حال مفید ہیں ان کی حسب ضرورت و موقعہ لکھنے پڑھنے میں گناہ نہیں۔

بیعت مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مضمون مندرجہ ذیل ارسال خدمت ہے۔ براہ مہربانی اس کو اپنی اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر ممنون فرماویں۔

وهو هذا

مجھ کو مدت سے سلسلہ حقہ احمدیہ کی کتب و اخبار دیکھنے کا از حد شوق ہے۔ چنانچہ چند اصحاب جماعت احمدیہ لودیانہ مثلاً منشی فتح محمدؐ سکنہ کلیہ وال عرائض نویس و منشی رحیم بخش صاحب عرائض نویس لودیانہ میری خوش اعتقادی و اشتیاق دلی سے جیسا کہ مجھ کو سلسلہ حقہ سے بخوبی واقف ہیں بعد تحقیقات مدت مدید او مطالعہ کتب و اخبار و رسالہ جات دلائل عقلی و نقلی مجھ پر یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ فی الحقیقت حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود مامور من جانب اللہ ہیں اور آنحضور کے جملہ الہامات و پیشگوئیاں کھلے طور پر ہمیشہ سے پوری ہو رہی ہیں اور واقعی آنحضرت شب و روز اسلام کا نورانی چہرہ مخالفین اسلام کے روبرو پیش کر رہے ہیں۔ کہ جس سے سینکڑوں مخالفین اسلام زیور اسلام سے مالا مال ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر مخالفین اسلام اپنی تحریرات میں اقرار کر چکے ہیں کہ در حقیقت حضرت مرزا صاحب کی تحریر و تقریر زبردست ہے اور قابل اعتراض نہیں۔ خاکسار نے آج کی تاریخ سے آنحضرت کی بیعت اختیار کر لی ہو۔ اور اخبار بدر کے صفحہ اول پر جو شرائط بیعت شائع ہوتی ہیں انکو سچے دل قبول کر لیا ہے اور میں ایمان سے اقرار کرتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم سمجھونگا اور حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود سے باادب ملتجی ہوں۔ کہ میرے حق میں دعا کی جائے۔ کہ خداوند کریم بطفیل آنحضرت برکت ایمانی و روحانی سے مستفیض کرے۔ آمین ثم آمین

بندہ حضور علی سکنہ جمال پور اوانا ضلع لودیانہ

۲۳ اگست ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بزرگ نشان

معہ تقریب شادی

سب حمد و ثنا اس قادر توانا کے لئے ہے۔ جو غیب کی خبریں صرف اپنے رسولوں پر ظاہر کرتا ہے۔ اور صلوٰۃ اور سلام اُن رسولوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ پر ہوں جن کے معجزات اور کرامات نے آج مسیح موعودؑ اور اس کے غلاموں میں نمودار ہو کر دنیا پر خدا کی ہستی کو ظاہر کر دیا۔ کیا ہی مبارک ہے اس مبارک (حضرت صاحبزادہ مبارک احمدؓ فرزند مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا وجود جو بہت سے نشانات سماوی کا مظہر ہو کر خود آیت اللہ ہے اس کے متعلق تازہ نشان کی تفصیل یہ ہے۔ کہ صاحبزادہ تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہاں تک کہ بار ہا غشی تک نوبت پہونچ گئی اور اکثر تپ ۱۰۴ سے بھی زیادہ ۱۰۵ درجہ تک پہونچ جاتا۔ اور سرسام کی حالت ایسی تھی جو سرسام کا خوف دلاتی تھی رات کیوقت اس نومیدی کی حالت میں حضرت مسیح موعود نے دعا کی۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا۔ "قبول ہو گئی۔ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا"۔ یعنی دعا قبول ہو گئی اور تپ جو لازم حال ہو رہا ہے۔ وہ نو دن پورے کر کے دسویں دن ٹوٹ جاوے گا۔ (یہ الہامات اخبار بدر مورخہ ۹ اگست ۱۹۰۶ء میں شائع ہو گئے تھے) چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اور خدا تعالےٰ نے دسویں دن بخار توڑ دیا یہاں تک کہ لڑکا تندرست ہو کر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا یہ خدا کا بڑا نشان تھا جو ظہور میں آیا کیونکہ اس میں ایک دعا کے قبول ہونے کی بشارت ہے اور دوسرے تاریخ صحت مقرر کر دی گئی ہے۔ جس کی تمام جماعت گواہ ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ فلا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنے خدا تعالےٰ کھلے کھلے غیب پر اسی کو اطلاع دیتا ہے جو اس کا پسندیدہ رسول ہو اور اس الہام کے ساتھ یہ بھی الہام تھا۔ اِنّی معک یا ابراھیم لا تخف صدقت قولی۔ یعنے اے ابراہیم۔ میں تیرے ساتھ ہوں کچھ خوف نہ کر میں اپنی بات کو سچی کر دوں گا چنانچہ فرمودہ خدا تعالیٰ سچا ہو گیا۔ اور اس خوشی کے ساتھ یہ مبارک تقریب بھی پیش آئی۔ کہ مبارک احمد کا نکاح ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی لڑکی مریم کے ساتھ اُسی مبارک دن (۳۰ اگست ۱۹۰۶ء) میں ہو گیا۔ خدا اس نکاح کو مبارک کرے اور اسی روز اُسیوقت حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے لڑکے عزیز عبدالحی کا نکاح پیر منظور محمدؐ کی لڑکی حامدہ کے ساتھ ہو گیا خدا تعالیٰ دونوں کا نکاح مبارک کرے اور دونوں مع بیویوں کے عمر دراز کرے۔ آمین۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بعد از نماز عصر خطبہ نکاح پڑھا اس مبارک تقریب پر ہم مبارکباد کہتے ہیں حضرت امام علیہ السلام کیخدمت میں اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کیخدمت میں اور حضرت ام المومنین اور والدہ صاحبہ عزیز عبدالحی کیخدمتمیں اور حضرت میر صاحب اور والدہ صاحبہ محمد اسحٰق کیخدمت میں اور اُن کے تمام لواحقین اہل البیت کیخدمت میں اور جناب ڈاکٹر میر عبدالستار شاہ صاحب اور پیر منظور محمدؐ صاحب اور انکے لواحقین کیخدمتمیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان تعلقات میں اپنے فضل و کرم سے برکات عظیم ڈالے آمین ثم آمین۔

"بدر"

ڈائری

القول الطیّب

صحیح عہد فرمایا۔ صحیح عہد وہ ہوتا ہے۔ کہ عہد کرنے سے پہلے طرفین نے قلب صافی کے ساتھ تمام معاملات ایک دوسرے کو سمجھا دئے ہوں اور کوئی بات ایسی درمیان میں پوشیدہ نہ رکھی ہو جو کہ اگر ظاہر کی جاتی۔ تو دوسرا آدمی اس عہد کو منظور نہ کرتا۔ ہر ایک عہد جائز نہیں ہوتا۔ کہ اس کو پورا کیا جائے۔ بلکہ بعض عہد ایسے ناجائز ہوتے ہیں۔ کہ ان کا توڑنا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ انسان کے دین میں سخت حرج واقع ہوتا ہے۔

تزکیہ نفس فرمایا۔ پورے طور پر تزکیہ نفس تھوڑے ہی شخصوں کو حاصل ہوتا ہے۔ اکثر لوگ جو نیک ہوتے ہیں وہ بہ سبب کمزوری کے کچھ نہ کچھ خرابی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور ان کے دین میں کوئی حصہ دنیوی ملونی کا بھی ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنے سارے امور میں صاف ہو اور ہر بات میں پوری طرح تزکیہ نفس رکھتا ہو وہ ایک قطب اور غوث بن جاتا ہے۔ آپ نے ایک مشہور مولوی کا نام لیا اور فرمایا۔ کہ وہ ایک رسالہ ماہواری نکالتا تھا۔ ایک دفعہ ہم نے اس سے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ خدمت رسالہ کی خالصۃً اللہ کے واسطے ہے۔ یا اس میں کچھ ملونی دنیا کی بھی ہے۔ اُن دنوں میں اس کے دل کی حالت کچھ اچھی تھی۔ اس نے صفائی سے کہدیا ہے۔ کہ یہ خالص اللہ کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ اس میں دنیا کی ملونی بھی ہے۔ اگر کوئی فعل بغرض خاص خدا کے لئے کرے۔ تو وہ انسان کو یک دفعہ آسمان پر لے جاتا ہے۔

براہین کا اشتہار صدق نیت سے تھا فرمایا۔ جب کہ ہم نے براہین احمدیہ کا اشتہار دیا۔ کہ اگر کوئی ان دلائل کو توڑے۔ تو اس کو ہم دس ہزار روپیہ دیں گے۔ تو یہ اشتہار صدق نیت سے تھا۔ ہم نے اتنا ہی روپیہ لکھا تھا جتنا کہ ہم دے سکتے تھے اور یہی اس وقت ہمارے پاس جمع ہو سکتا تھا۔ صرف اسلام کی محبت کے واسطے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے قائم کرنے کی خاطر ہم نے ایسی کتاب لکھی اور اس کے ساتھ اتنا اشتہار دیا۔ ورنہ ہم کو ہرگز وہم گمان بھی نہ تھا۔ کہ ہم اس کے ذریعہ سے کوئی روپیہ کمائیں اور کسی قسم کی دنیوی ملونی اس میں نہ تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہمیں دس ہزار چھوڑ کر ایک روپیہ بھی نہ دینا پڑا بلکہ کئی دس ہزار روپیہ اس کے بعد ہمارے پاس آیا۔ یہ خلوص نیت کا نتیجہ ہے۔

مولوی نورالدین صاحب جیسا طبیب چاہیے ایک بیمار جو کہ باہر سے حضرت مولوی نورالدین کے پاس معالجہ کے واسطے آیا تھا۔ حضرت کی خدمت میں بھی سلام کے واسطے حاضر ہوا۔ حضرت نے اثنائے گفتگو میں فرمایا۔ کہ مولوی صاحب کا وجود از بس غنیمت ہے۔ آپ کی تشخیص بہت اعلیٰ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ بیمار کے واسطے دعا بھی کرتے ہیں۔ ایسے طبیب ہر جگہ کہاں مل سکتے ہیں۔

گوشت کھانا چاہیے مذکورہ بالا بیمار ہندو تھا۔ حضرت نے اس سے دریافت کیا کہ کیا آپ لوگ گوشت کھایا کرتے ہیں۔ اس نے عرض کی۔ کہ ہاں میں کھایا کرتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسی بیماریوں میں قوت کے قائم رکھنے کے واسطے گوشت کی یخنی مفید ہوتی ہے اور وہ لوگ بیوقوف ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ گوشت حرام ہے۔ طبیب اور ڈاکٹر لوگ جانتے ہیں۔ کہ انسان کے واسطے گوشت کی خوراک کیسی مفید ہے۔ کس قدر انسانی ضرورتیں ہیں جو مثل گوشت کے ہیں۔ اگر جانوروں پر رحم کے یہ معنے ہیں۔ کہ گوشت حرام کیا جاوے۔ تو پھر تو بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کو حرام کرنا پڑے گا۔ اول تو دودھ کو ہی حرام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ جانوروں کے بچوں کی خوراک ہے۔ پھر ریشم کو لو۔ جو کیڑوں کے مارنے سے نکلتا ہے۔ پھر شہد کو دیکھو۔ جو ہزارہا مکھیوں سے چھین کر انسان اپنے مونہہ میں ڈال لیتا ہے حالانکہ مکھی ایک غریب اور چھوٹا سا جانور ہے۔ پھر کستوری کو دیکھو جو آریوں اور ہندوؤں کی عبادت میں مانند شہد کے استعمال ہوتی ہے۔ وہ ایک ہرن کو مار کر اس کی ناف میں سے نکالی جاتی ہے۔ پھر موتی کو لو جن کے تاجر سب ہندو ہی چلے آتے ہیں وہ بھی جانور کو مار کر اس کے پیٹ میں سے نکالا جاتا ہے۔ پھر انسان اپنے پاؤں کی جوتی کو ہی دیکھے کہ وہ کس سے بنتی ہے۔ غرض کس کس چیز کو گنا جائے کیا لباس انسانی کیا خوراک انسانی کیا دیگر ضروریات سب میں اس قسم کی اشیاء ہیں۔ جو کسی جاندار کے مارنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں۔ بعض انسانوں کو ایسی بیماری ہوتی ہے۔ کہ ان کے ناک میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ لاجرم ان کیڑوں کو مارنا پڑتا ہے بعض آدمیوں کے زخموں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں تو زخم کے اندر ایسی دوائی ڈالی جاتی ہے جس سے وہ کیڑے مر جاویں۔ ایام وبا میں جب کنوئیں کے پانی میں کیڑے ہو جاتے ہیں۔ تو کنوئیں کے اندر دوائی ڈال دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ کیڑے مر جاویں۔ کس کس شے کا ذکر کیا جائے۔ ہندوؤں کے بڑے بزرگ راجہ رامچندر وغیرہ سب شکار کھیلتے تھے۔ خدا کے قانون کی رعایت رکھ کر دیکھنا چاہیئے کہ آیا بغیر اس کے انسان کا گذارا چل سکتا ہے۔

بڑائی ایمان سے ہے فرمایا۔ بہت عورتیں گھر میں آکر بیعت کرتی ہیں۔ ان کے نام بائعین کے درمیان لکھنے کا تا حال کوئی انتظام نہیں ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ بعض عورتیں بہ سبب اپنی قوت ایمانی کے مردوں سے بڑھی ہوئی ہوتی ہیں فضیلت کچھ مردوں کا ٹھیکہ نہیں جس میں ایمان زیادہ ہوا وہ بڑھ گیا خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو۔

خدا کو مقدم کرو ایک دوست جو باوجود ایک لمبی رخصت لینے کے قادیان نہ آ سکے تھے۔ کیونکہ وہ ایک عدالت میں مختار رہے ہیں۔ ایک دو روز کے واسطے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے کسی نے عرض کی۔ کہ ان کی رخصت لمبی ہے انکو قادیان رہنا چاہیئے۔ فرمایا ایک پنجابی ضرب المثل ہے کہ:- ع

یاتوں لوڑ مقدمیں یا اللہ نوں لوڑ

یعنے یا تو انسان خدا کی عبادت میں مصروف ہو یا دنیاوی دھندے مثلاً مقدمہ بازی وغیرہ میں لگے۔ ایک طرف کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ دو طرفہ چلنا مشکل ہے۔

صفاتِ ملازم

اس امر کا ذکر تھا کہ سلسلہ حقہ کے واسطے واعظ مقرر کئے جاوین جو مختلف شہرون اور گاؤن مین جاکر وعظ بھی کرین۔ اور ضروریات اسلام کے واسطے چندے بھی جمع کرین۔

حضرت نے فرمایا کہ جب تک کسی مین تین صفتین نہون وہ اس لائق نہین ہوتا۔ کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے اور وہ صفتین یہ ہین۔ دیانت۔ محنت۔ علم۔ جب تک کہ یہ تینون صفتین موجود نہ ہون تب تک انسان کسی کام کے لائق نہین ہوتا۔ اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو۔ لیکن جس کام مین اس کو لگایا گیا ہے۔ اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہین رکھتا۔ تو وہ اپنے کام کو کس طرح سے پورا کر سکے گا۔ اور اگر علم رکھتا ہے۔ محنت بھی کرتا ہے دیانتدار نہین تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہین اور اگر علم و ہنر بھی رکھتا ہے۔ اپنے کام مین خوب لائق ہے اور دیانتدار بھی ہے مگر محنت نہین کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہیگا۔ غرض ہر سہ صفات کا ہونا ضروری ہے۔

فرمایا۔ کارکن آدمی ہر جگہ جماعت کے اندر مل سکتے ہین ایسے لوگون کو ذاتی اخراجات کے واسطے جو کچھ دیا جاوے وہ بھی ناگوار نہین گذرتا۔ خواہ وہ معمولی واعظ کی تنخواہ سے زیادہ ہو کیونکہ کارکن کو جو کچھ دیا جائے وہ ٹھکانے پر لگتا ہے۔ اس مین کوئی اسراف نہین۔

تین بھائی

سیکھوانی برادران میان جمال الدین میان امام الدین میان خیر الدین صاحبان کا ایک دوست نے ذکر کیا کہ وہ بھی اس کام کے واسطے رکھے جا سکتے ہین حضرت نے فرمایا بے شک وہ بہت موزون ہین۔ مخلص آدمی ہین۔ ہمیشہ اپنی طاقت سے بڑھ کر خدمت کرتے ہین۔ تینون بھائی ایک ہی صفت کے ہین۔ مین نہین جانتا۔ کہ کون ان مین سے دوسرون سے بڑھ کر ہے۔

فرمایا۔ بیرونجات مین جو لوگ چندہ لینے کیواسطے بھیجے جاوین۔ انکو سمجھا دین۔ کہ چندہ ایسے طور سے وصول کرنا چاہیئے۔ کہ لوگ جو کچھ طیب خاطر سے دین وہ قبول کیا جائے۔ کسی قسم کا اصرار نہ ہو۔ کوئی شخص ایک پیسہ دے خواہ ایک دھیلہ دے اس کو خوشی کے ساتھ قبول کر لینا چاہیئے۔

کسر صلیب

فرمایا۔ چند روز سے میرے دل مین خیال تھا۔ کہ کسر صلیب سے کیا مراد یہ بات تو صحیح نہین ہو سکتی۔ کہ مسیح لکڑی یا پتھر کی صلیبین توڑتا پھرے اس سے کچھ حاصل نہین۔ بعد سوچنے کے یہی بات دل مین آئی۔ کہ اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک زمانہ ہی ایسا لائیگا۔ کہ اس مین خود بخود آسمان سے ایک ہوا ہی ایسی چلیگی کہ خواہ مخواہ عیسائیت کے بیہودہ مذہب سے لوگون کے دل ٹھنڈے پڑنے لگ جائین گے۔ عیسائیت جیسے مذہب کو دنیا سے مٹانا اور چالیس کروڑ آدمی کی اصلاح کرنا یہ واحد جان کا کام نہین ہو سکتا۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لوگون کے دلون مین ایسی تحریک نہ ہو جس سے وہ خود بخود اس مذہب سے بیزار ہوتے چلے جائیں اور اگر غور سے دیکھو۔ تو یہ کارروائی شروع ہو گئی۔ لوگ تربیت یافتہ ہوتے جاتے ہین اور عقلی اور دماغی قوتین بڑھتی جاتی ہین اب ایسی کچی باتون کو کون مان سکتا ہے۔ اگر تھوڑا بہت کچھ ایمان ہے تو عورتون مین ہو اور بس۔

مولوی ثناء اللہ صاحب ریویو مانگتے ہین

مولوی ثناء اللہ صاحب کے پرچہ اہل حدیث کے تبادلہ مین یہان سے میگزین اردو جاتا تھا۔ مینجر ریویو نے بدین خیال کہ یہان اہلحدیث اور دفترون مین آتا رہتا ہے ضروری نہ سمجھا کہ اس کے ساتھ تبادلہ وہ بھی جاری رکھین اس واسطے بند کر دیا تھا۔ جسپر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت کے نام ایک کارڈ لکھا۔ کہ کیا یہ تجویز آپ کی منظوری سے ہوئی ہے اس پر حضرت نے دریافت کیا کہ تبادلہ کیون بند کیا گیا ہے اور پھر فرمایا کہ تبادلہ جاری رکھنے مین یہ فائدہ ہے کہ مولوی صاحب پر اتمام حجت ہوتا رہے گا اور شاید کوئی بندۂ خدا ان کے دفتر مین اس کو پڑھ کر اس سے مستفید ہو جاوے۔

ادائگی قرض

۱۳ اگست ۱۹۰۵ء۔ ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ ایک دوسرے شخص کی امانت جو اس کے پاس جمع تھی لے کر کہین چلا گیا ہے۔

فرمایا۔ ادائے قرضہ اور امانت کی واپسی مین بہت کم لوگ صادق نکلتے ہین اور لوگ اس کی پرواہ نہین کرتے حالانکہ یہ نہایت ضروری امر ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کا جنازہ نہین پڑھتے تھے۔ جس پر قرضہ ہوتا تھا۔ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جس التجا اور خلوص کے ساتھ لوگ قرض لیتے ہین اُسی طرح خندہ پیشانی کے ساتھ واپس نہین کرتے بلکہ واپسی کیوقت مزید کچھ نہ کچھ تنگی ترشی واقع ہو جاتی ہے۔ ایمان کی سچائی اسی سے پہچانی جاتی ہے۔

مرتد ڈاکٹر

ڈاکٹر عبد الحکیم خان مرتد کی مسیحیت کا ذکر تھا حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمارا نام دجال رکھتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ بیس برس تک دجال ہی کا مصداق رہا ہے اور اسی کے ماتحت رہا ہے بھلا کوئی دنیا میں ایسا بھی مسیح گذرا ہے جو بیس سال تک دجال کے ماتحت رہا ہو۔

ایک ہندو نے عبد الحکیم کی نسبت لکھا ہے کہ جنکی وہ بیعت ہے انکی زبان سے تو کوئی گندہ لفظ تک نہین نکلا مگر یہ بڑا کم بخت ہے کہ جس کی بیس برس تک بیعت رہا ہے اس کو گالی نکالتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس سوال کے جواب سننے کا مجھے بہت شوق ہے کہ وہ کیسا مسیح ہے جو بیس برس تک دجال کے ماتحت رہے کیسی عجیب بات ہے کہ سچا بھی تھا مسیح بھی تھا اور رسول بھی تھا مگر بیس برس تک دجال کی بیعت رہا اس کا مصدق رہا اس کی تائید مین سچی خوابین رویاء اور الہامات بھی سناتا رہا۔

ایک شخص کی بابت کسی کو لکھتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی ہے کہ یہ شخص طاعون سے ہلاک ہوگا کیونکہ یہ سچے مسیح کا منکر ہے اور پھر اس خواب کے سچا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

اسپر ایک شخص نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ حضور اس کے دل مین تو یہ بات ہوگی۔ کہ آپ ہی سچے مسیح ہین۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ دل مسخ ہو گیا ہے مسیلمہ کذاب کی طرح پہلے مانا پھر انکار کر دیا۔ ختم الله علی قلوبهم کے بھی یہی معنے ہین۔ مسیلمہ کذاب کی تو پہلے نظیر بھی موجود تھی مگر اس کی تو نظیر ہی کوئی نہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ ماعون

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۹ مورخہ ۱۸ر جولائی ۱۹۰۷ء)

فذالک - پس یہی ہے۔

الّذی - وہ جو

یدع - دھکے دیتا ہے۔

الیتیم - یتیم کو

یتیم کی اہانت کرنے والے اور اس پر سختی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے درمیان شمار فرمایا ہے۔ جو کہ دین کے مکذّب ہیں۔ یتیم سب ضعیفوں سے زیادہ ضعیف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یتیم کا بہت خیال رکھتے تھے اور یتامیٰ کی بہت خبر گیری کرتے تھے۔ ہماری انجمن اشاعت اسلام نے بھی اپنے اخراجات میں ایک مد یتامیٰ کی رکھی ہے۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام میں بہت سے یتیم پرورش پا رہے ہیں جن کے ہر قسم کے اخراجات تعلیمی اور خوراک پوشاک وغیرہ کے انجمن برداشت کر رہی ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب عموماً ایک نہ ایک یتیم اپنے گھر میں رکھتے ہیں جس کی مثل اپنے بچوں کے پرورش کرتے ہیں۔ غرض یتیم کی خبر گیری ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔

ولا یحض - اور نہیں رغبت دلاتا اور نہیں تاکید کرتا۔

علیٰ طعام المسکین - مسکین کے کھانا کھلانے پر۔

یہ دوسری مذمت مکذب کی ہے۔ کہ وہ اول تو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتا ہے اور نہ کسی دوسرے کو اس امر کی ترغیب دیتا ہے۔ کہ وہ مسکین کو کھانا کھلایا کرے۔

اس جگہ مکذّب کی دو بڑی نشانیاں بیان کی گئی ہیں ایک یہ ہے کہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم یہ کہ مسکین کو کھانا نہیں دیتا۔ مسکین اور یتیم ہر دو عام لفظ ہیں اور ہر ایک شخص جو مساکین اور یتامیٰ کے ساتھ بدسلوکی کرے گا وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر وارد کرے گا۔ لیکن اس میں ایک باریک اشارہ ایک خاص یتیم اور مسکین کی طرف بھی ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر دنیوی تعلقات کو قطع کر دیا ہے اور دنیوی اموال اور جاہ وحشم کو بالکل ترک کر دیا ہے اور وہ خدا کی خاطر ایک یتیم اور مسکین بن گیا ہے۔ تب خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی ہستی کے ثبوت کے واسطے ایک حجت اور نشان مقرر کر کے دوبارہ دنیا میں داخل کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء کا یہی حال ہوتا ہے اور وہ لوگ جو دنیا میں عام طور پر اپنی بے دینی کے باعث یتامیٰ اور مساکین پر ظلم روا رکھتے ہیں۔ وہ اپنی عادت کے مطابق ان آیات اللہ کے ساتھ ٹکر کھا کر اپنی بد اعمالیوں کا آخری نتیجہ پا لیتے ہیں جن لوگوں نے آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یتیم اور مسکین بے کس اور بے بس ایک اکیلا انسان سمجھا اور آپ کے ساتھیوں کو چند غربا و ضعفاء کے سوائے نہ پایا اور آپ کے قتل کے درپے ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے منصوبوں کو ایسا خاک میں ملایا اور ان کو ایسی ناکامی کا منہ آنحضرت کے سامنے ہی دکھایا۔ کہ اس کی نظیر تاریخ دنیا کے معرکہائے جنگ و جدال میں نظر نہیں آتی۔ ایسا ہی اس زمانہ میں بھی خدا تعالیٰ کا ایک مرسل ہمارے درمیان موجود ہے جس نے آبائی عزت وجاہ اور اموال و جاگیر کو اپنے خدا کی محبت کے آگے ہیچ جان کر سب کچھ ترک کیا اور گوشہ میں بیٹھ کر گمنامی کے درمیان اپنے خدا کی یاد کو سب باتوں پر ترجیح دی۔ دنیا نے اس کو یتیم اور مسکین دیکھا اور دنیا کے فرزندوں نے چاہا کہ اس مسکین کو کوئی کھانا نہ دے اور نہ اس کو کوئی ملے اور نہ اس کے ساتھ کوئی بات کرے۔ اور اس کے حق میں سخت سے سخت کفر کے فتوے لگائے لیکن خدا تعالیٰ کا غضب ایسے کفر بازوں پر نازل ہوا اور ان کے نوجوانوں کو کھا گیا اور ان کے بچوں کو یتیم کر گیا اور ان کے گھروں کو ویران کر گیا۔ پر وہ جس کے لئے کہا گیا تھا کہ کوئی اس کو کھانا نہ دے اس کا گھر خدا نے ہر قسم کی نعمتوں کے ساتھ بھر دیا۔

پس بڑا بدنصیب وہ ہے۔ جو خدا کے فرستادہ کو یتیم اور مسکین دیکھ کر دھکے دے اور دوسروں کو بھی اس کے پاس جانے سے روکے۔

فویلٌ - پس وائے ہے پس افسوس ہے پس ہلاکت ہے۔

للمصلین - واسطے نمازیوں کے۔

الّذین - وہ جو

ھم - وہ

عن صلوتھم - اپنی نماز سے

ساھون - سہو کرنے والے ہیں غفلت کرنیوالے ہیں تساہل کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں ان لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو نماز کے معاملہ میں سستی اور غفلت کرتے ہیں۔

مصلّین - وہ لوگ ہیں - جو نماز کیواسطے مکلّف ہیں نماز میں غفلت کئی طرح سے ہوتی ہے۔

(۱) بعض لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں۔ رسمی طور پر مسلمان کہلاتے ہیں۔ مگر کبھی ان کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ نماز کا پڑھنا مسلمان کے واسطے فرض ہے اور جب تک کہ وہ اپنے عین کاروبار کے درمیان وقتِ نماز کے آنے پر تمام دنیوی خیالات کو بالائے طاق رکھکر خدا تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتا تب تک اس میں اسلامی نشان نہیں پایا جاتا۔ ہر ایک قوم والوں کے درمیان کوئی مذہبی نشان ہوتا ہے۔ عیسائی لوگوں نے وہ نشان صلیب کا رکھا ہے۔ جس کو وہ لکڑی یا لوہے یا چاندی سونے کی بنوا کر اپنی چھاتی پر یا سر پر اور معبد خانوں کے اوپر لگا دیتے ہیں۔ اس واسطے عیسوی مذہب کو صلیبی مذہب کہتے ہیں اور عیسائیوں نے جو لڑائیاں اپنے مذہب کیخاطر مسلمانوں کے ساتھ کیں انکو صلیبی جنگ کہتے ہیں۔ ایسا ہی ہندو لوگ اپنے ہندو ہونے کی نشانی میں بدن پر ایک تاگہ رکھتے ہیں۔ جسے زنار یا جنیو کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے درمیان ان کے اسلام کی نشانی یہی ہے۔ کہ مسلمان ہر حالت رنج و راحت، صحت و بیماری، امن و جنگ میں اپنے وقت پر اپنے خدا تعالےٰ کے حضور میں حاضری بھرنے کے واسطے چست ہو جاتا ہے۔ عین جنگ کے موقع پر جہاں دشمنوں کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہوتی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ صف بندی کر کے نماز پڑھتے اور پڑھاتے تھے۔ اس سے بڑھکر نماز کے واسطے اور کیا تاکید ہو سکتی ہے۔

(۲) وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ مگر کبھی کبھی۔ جس دن کپڑے بدلے یا صبح کے وقت جب ہاتھ موہنہ دہویا تو نماز بھی اس اتفاق سے پڑھ لی۔ یا چند ایسے دوستوں میں قابو آ گئے جو نماز پڑھتے ہیں۔ تو وہاں ان کے درمیان مجبوراً پڑھ لی۔ یہ لوگ بھی غفلت کرنے والوں میں شامل ہیں

(۳) پھر کچھ ایسے لوگ ہیں جو پڑھتے تو ہیں مگر بہ سبب

تکبر کے یا بسبب سستی کے اپنے ہی گھرون مین پڑھ لیتے ہین۔ ہر وقت اپنے کام مین مصروف رہتے ہین جب نماز کا وقت آیا تو اسی جگہ جلدی جلدی نماز پڑھ لی۔ گویا ایک رسم ہے جس کو ادا کرتے ہین یا ایک عادت ہے جس کو پورا کرتے ہین مسجد مین جانا او رجماعت کو پانا ان کے نزدیک ایک بے فائدہ امر ہے۔ یہ لوگ بھی غافلین مین شامل ہین۔ اکثر آج کل کے دنیوی رنگ مین بڑے لوگون مین اگر کسی کو نماز کی عادت ہے تو اس کا یہی حال ہے۔

(۴) پھر بعض لوگ مسجد مین بھی جاکر پڑھتے ہین۔ مگر بیدلی کے ساتھ۔ ان مین تعدیل ارکان کا خیال نہین۔ اور خدا تعالی کی طرف پوری توجہ سے نہین جھکتے اور جلدی جلدی نماز کو ختم کرنے مین اور نماز کے اندر وساوس کو اور غیر خیالات کو بلاتے ہین۔

(۵) پھر وہ لوگ ہین جو نماز پڑھتے ہین۔ مگر ویسی نماز نہین پڑھتے جو خدا تعالے نے اپنے رسول کو سکھلائی اور اس کے رسول نے اپنی امت کو سکھلائی۔ بلکہ وہ اپنے لئے ایک نئی نماز ایجاد کرتے ہین اور وہ نہین جانتے کہ جس وقت یہ سورہ شریف نازل ہوئی تھی اس وقت بھی تو نماز پڑھی جاتی تھی اور ظن کرتے ہین کہ تاریخی شہادتیں تمام جھوٹی ہین۔ خواہ کس قدر جانفشانی کے ساتھ وہ واقعات سینہ بسینہ جمع کئے گئے ہون۔ گویا ان کے نزدیک تمام جہان کی تاریخ جھوٹھ ہے اور اس مین کچھ راستی نہین اور کہتے ہین اور گمان کرتے ہین۔ کہ ہر ایک انسان اپنے لئے آپ قرآن شریف کو سمجھیگا اور وہ دنیا مین ہزارہا اشیاء کے محتاج ہین لیکن جب ان کو کہا جائے۔ کہ تم قرآن شریف کے سمجھنے کے لئے بھی کسی کے محتاج ہو۔ تو اپنے نفس کو دہوکہ دیتے ہوئے کہتے ہین۔ کہ قرآن شریف کسی کا محتاج نہین وہ کلام الہی ہے اور سچ ہے کہ وہ محتاج نہین لیکن کیا انسان بھی محتاج نہین۔ کیا ماں کے پیٹ سے کوئی شخص قرآن شریف پڑھ کر نکلا تھا اور وہ کہتے ہین کہ وہ نماز جو دوسرے مسلمان پڑھتے ہین وہ درست نہین خواہ اس کے متعلق سچی اور حقیقی شہادت دکھائی جاوے کہ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اسی طرح پڑہی تھی اور کہتے ہین کہ جن لوگون نے آنحضرة سے روائیت کی وہ قابل اعتبار نہ تھے اور نہین سوچتے کہ اگر وہ سب کے سب ایسے ہی تھے تو پھر قرآن شریف بھی ہم تک انہین بزرگون کے ذریعہ سے پہونچا ہے پس کیون کر یقین ہو۔ کہ قرآن شریف بھی اصلی ہے کیونکہ سچ ہے۔ کہ خدا تعالی نے قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے مگر کیا ایسا نہین ہو سکتا۔ کہ حفاظت کی آیتہ بھی ان لوگون نے اپنے پاس سے ڈال دی ہو۔ جنھون نے ہم تک قرآن شریف کو پہونچایا پس یہ راہ بہت ہی خطرناک ہے جو چکڑالوی اور اس کے ہمخیالون نے اختیار کی ہے۔

الّذین ۔ وہ لوگ جو

ھم یراؤن ۔ دکھاوا کرتے ہین۔ ریاکاری کرتے ہین وہ لوگ جو لوگون کی خاطر یا لوگون کے سامنے لمبی نماز پڑھتے ہین اور جب علیحدہ ہوتے تو پھر نہین پڑھتے۔ یا کسل کے ساتھ نماز کو ادا کرتے ہین لیکن اصل بات نیّت پر موقوف ہے۔ اگر کوئی شخص سچے اخلاص کے ساتھ اور صدق کے ساتھ اللہ تعالی کی طرف جھکتا ہے۔ تو خواہ اوس کو کوئی دیکھا کرے اس امر کا اس کو کچھ نقصان نہین پہونچ سکتا۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین۔ کہ مین ایک دن نماز پڑھ رہا تھا ایک آدمی آیا اور مجھے نماز پڑھتے دیکھا اس کا یہ دیکھنا مجھے بھلا معلوم ہوا۔ مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا۔ کہ تیرے لئے دہرا اجر ہے۔ ایک سر کا اجر اور ایک علانیہ کا۔ غرض یہ باتین زیادہ تر نیّت پر موقوف ہین بعض لوگ اس نیّت سے ظاہری طور پر صدقہ خیرات کرتے ہین۔ کہ دوسرون کو بھی نیک کام کے واسطے ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو اندر سے ایک نیکی کا کام کرتے ہین اور ظاہر مین اس کو بدی کا رنگ دیتے ہین تاکہ خلقت کی نظرون مین وہ بد دکھائی دین۔ میرے نزدیک یہ بھی ریاکار ہین کیونکہ اونہون نے اپنے عمل مین خلقت کی نظر بد یا نیک کی پرواہ کی ہے۔ انسان کو چاہئیے۔ کہ اپنے خدا تعالی کے واسطے خالصۃً عبادت کرے پھر خواہ خلقت اس کو برا سمجھے یا بھلا اس امر کی پرواہ نہین چاہئے۔ اور اپنے ظاہر کو جان بوجھ کر برا بنانا آنحضرة رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سکھلائی ہوئی اس دعا سے ناجائز ثابت ہوتا ہے وہ دعا آنحضرت نے حضرت عمر کو سکھلائی تھی اور اس طرح ہے۔

اللھم اجعل سریرتی خیراً من علانیتی
واجعل علانیتی صالحۃً

ترجمہ۔ اے اللہ میرے ظاہر کو میرے باطن سے بہتر بنا اور میرے کو اچھا کر۔

ویمنعون الماعون ۔ اور منع کرتے ہین برتنے کی چیز سے ماعون بروزن فاعول۔ تہوڑی چھوٹی اور ادنی شے کو کہتے ہین جو ایک دوسرے کو مانگنے سے استعمال کیواسطے دیجاوے تو دینے والے کا حرج نہو اور لینے والے کو فائدہ ہو جائے۔ جیسا اس ملک مین پینے کے لئے پانی۔ چولھے کی آگ۔ تہوڑا نمک۔ کلہاڑی۔ ہاون دستہ وغیرہ گھر مین ایسی اشیاء کا رکھنا جو ہمسایہ کے کام کبھی کبھی آویز موجب ثواب ہے بعض کے نزدیک ماعون زکوۃ کو کہتے ہین

اس سورہ شریف مین جو نشانیاں مکذبان دین کے واسطے بیان کی گئی ہین۔ وہ سب یورپ کے عیسائیون پر ایسی چسپان ہوتی ہین کہ گویا یہ سورہ شریف ان کے ہی حق مین نازل ہوئی تھی۔ سب سے اول دین کی تکذیب ہے۔ سو یورپ کے علماء ہی ہین جنہون نے دنیا مین سب سے پہلے یہ بات ظاہر کی ہے۔ کہ دین ایک لغو امر ہے۔ مذہب کی طرف توجہ ہی کرنا بے فائدہ سمجھتے ہین۔ یتیم اور ساکین کو جھڑکنے کا یہ حال ہے۔ کہ اگر کوئی مسکین یتیم راہ مین کسی سے سوال کر بیٹھے۔ تو وہ مجرم گردانا جاکر جیل خانہ مین بھیجا جاتا ہے۔ کسی غریب کو اپنے گھر بلاکر روٹی کھلانا یا مسافر کی خاطر داری کرنا زمانہ جہالت کا طریق خیال کیا جاتا ہے۔ نماز سے غفلت کا یہ حال ہے۔ کہ ہفتہ مین ایک دن اور اس دن مین بھی ایک گھنٹہ نماز کے واسطے مقرر ہے۔ اس مین کوئی دس فیصدی عیسائی شائد گرجا جاتے ہون گے۔ ان دکھاوے کے کام بہت ہین۔ چندون کی لمبی فہرستین شائع کی جاتی ہین۔ ایک دوسرے کو برتنے کے واسطے کوئی شے لینا دینا سخت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس سے خیال پڑتا ہے۔ کہ شائد یہ سورت بھی دجّال کے حق مین ہی نازل ہوئی ہو۔ جس کے مقابلہ کے واسطے خدا نے اس زمانہ مین اپنا مسیح بھیجا ہے۔ فقط۔

تفسیر سورہ ماعون ختم ہوگئی ہے۔ اب اسکے بعد تفسیر سورۂ قریش لکھی جاویگی۔ انشاء اللہ تعالے۔

بدر ـ مورخہ ۲۶ رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء

احمدی قوم

پیاری قوم ! خدا کے آگے شکر کے سجدہ مین گرکہ اس نے اپنی زبردست طاقتون کے ساتھ تیری تعداد کو بیس سال کے عرصہ مین ایک سے چار لاکھ کر دیا۔ آج سے بیس سال پہلے احمدؑ اکیلا تہا مگر آج وہ خدا کے فضل سے چار لاکھ آدمی کا سردار ہے کیا یہ امر خدا تعالیٰ کے عجائب کامون مین سے نہین ۔ کاش کوئی سمجھے تو یہ ایک معجزہ برگزیدۂ خدا کی صداقت کے ثبوت کے واسطے کافی ہو

دنیا مین ہر ایک شخص اپنا کچھہ خیال اور رائے رکہتا ہے ۔ اور ممکن ہے ۔ کہ اس خیال مین اور لوگ بہی اس کے ہمخیال ہون ۔ لیکن متفرق رائین اپنی اپنی جگہ کوئی جمعیت نہین رکھتین اور ان سے قوم نہین بن سکتی جب تک کہ ایک باقاعدہ اور باضابطہ سلسلہ کے اندر ان سب کو ایک جگہ ایک سردار اور ایک امام کے ماتحت جمع نہ کیا جاوے ۔ یہ خدا کا تفضل ہے ۔ کہ اس نے اس زمانہ مین ہم کو ایک امام کے ماتحت ایک جگہ جمع کر دیا ہے دراصل اس وقت سوائے احمدی قوم کے دیگر تمام جماعتین مثل اُن زنان بیوہ کے ہین ۔ جن کا کوئی نگران نہین ۔ یا مانند اس ریوڑ کے ہین ۔ جس کا کوئی چرواہا نہین ۔

خدا تعالےٰ کے اس احسان کے شکریہ مین کہ اس نے ہم کو اپنے ہاتھہ سے قائم کردہ جماعت کے اندر داخل کر دیا ہے ۔ ہمارا فرض تہا کہ ہم اپنی جماعت کے افراد کو ایک باقاعدہ رجسٹر مین درج کرین اور ہر ایک شہر اور ضلع مین احمدی جماعت کی انجمنین قائم کی جاوین ۔ مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب نے سب سے اول اس امر کی طرف قوم کو توجہ دلائی اور چند ایک مضامین شیرازہ قوم کی سرخی کے ساتھ لکھے تھے ۔ مگر ہر ایک امر کے واسطے ایک وقت مُقدر ہوتا ہے ۔ اور بالآخر وہ وقت اب آیا ہے ۔ جب کہ حضرت مسیح نے ایسے کامون کیواسطے انجمن اشاعۃ الاسلام بنائی ہے اور اس انجمن نے مختلف شہرون اور ضلعون کے احمدیون کے نام احکام جاری کئے ہین ۔ کہ سب اپنی اپنی جگہ مقامی انجمنین قائم کرین اور ہر ایک ضلع مین ایک ضلع کی انجمن ہو ۔ اور اس کے ماتحت ہر ایک شہر اور مقام مین جہان احمدیون کی کچھہ جماعت ہو ۔ ایک مقامی انجمن ہو اور جن گاؤن مین تہوڑے آدمی ہون وہان کے احمدی اپنے قریب کی انجمن کے ممبر بنین ۔ اور اس طرح یہ سب ایک سلسلہ کے اندر منسلک ہو جاوین ۔

تمام جماعت کے آدمیون کو جہان کہین وہ ہون فوراً اس امر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے ۔ اور بہت جلد جہان جہان انجمنین بن سکتی ہین وہان انجمنین قائم کر کے صاحب سکرٹری مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اطلاع دین ۔

صاحب سکرٹری خواہش رکھتے ہین کہ ایسی اطلاعات کنندگان ۱۵ ستمبر ۱۹۰۷ء سے پہلے پہونچ جانی چاہئیں اور اطلاع مفصلہ ذیل امور کے متعلق ہو ۔

(۱) آپ کی انجمن مین ممبرون کی تعداد کس قدر ہو ۔

(۲) کون کون صاحب کس کس عہدہ کے لئے تجویز ہوئے ہین ۔

(۳) ہر ایک ممبر کس قدر چندہ ماہوار کا وعدہ ہے ۔

(۴) کیا آپ کی انجمن انجمن ضلع ہو سکتی ہے یا نہین ۔ اگر ہو سکتی ہے ۔ تو کون کون سی مفصلات کی انجمنین آپ کے متعلق ہون گی ۔ اگر نہین تو کون سی انجمن ضلع کے متعلق آپ کی انجمن ہو گی ۔

(۵) اگر آپ یہ چاہتے ہین کہ آپ کی انجمن انجمن ضلع ہو تو آپ کون کون سی حدود کے اندر اور کس قدر عرصہ تک اپنی شاخین قائم کر کے ان کے ممبران کی تعداد اور رقم چندہ سے اطلاع دے سکتے ہین ۔

چونکہ سکرٹری صاحب کے دفتر سے مضمون بالا کے کارڈ شائع ہو چکے ہین اس واسطے امید ہے ۔ کہ احباب اکثر اب تک ان باتون کا جواب دے چکے ہون گے ۔ جو نہ دے چکے ہون وہ اس عرض کو بطور یاددہانی کے تصور فرماوین ۔

اس جگہ اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہو گا ۔ کہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ نے سب سے پہلے اور یہان سے ایسے احکام کے جاری ہونے سے بہی کئی سال پہلے اپنے ضلع کی ایک انجمن بنائی ہوئی ہے اور ان کے سکرٹری مفصلات چودہری مولا بخش صاحب خاص شکریہ کے قابل ہین کہ انہون نے تمام ضلع کے دیہات کے احمدی برادرون کو ایک باقاعدہ برادری مین جمع کر دیا ہے اور یہی وجہ ہے ۔ کہ ضروریات دینی کیوقت جس قدر چندہ سیالکوٹ سے جمع ہو کر آتا ہے اور کسی ضلع سے یا مقام سے نہین آتا ۔ اللہ تعالیٰ چودہری صاحب کو اس محنت اور جوش کیواسطے جزائے خیر دے ۔ شہرون کا انتظام ایسا مشکل نہین جیسا کہ دیہات کا کیونکہ شہر کے لوگ کثرت سے ایک جگہ جمع ہونے کے سبب اپنے علم اور واقفیت مین بآسانی ہمیشہ ترقی کرتے رہتے ہین لیکن دیہات کے واسطے بہت مشکلات ہین ۔ سوسائٹی سے دور رہنے کے سبب دیہاتی لوگ اکثر صحیح اور ضروری واقعات سے بے خبر ہو کر جہالت مین پڑ جاتے ہین اور بڑے بڑے ثواب کے کامون سے محروم رہ جاتے ہین یہی وجہ ہے ۔ کہ دانا لوگون نے دیہاتی زندگی کو عموماً پسند نہین فرمایا ۔ لیکن ضروریات زمانہ ایسی ہین کہ دیہاتی زندگی کا بسر کرنا ایک جماعت کثیر کی قسمت مین ہمیشہ سے لکھا جاتا ہے ۔ اس واسطے ان لوگون کی خبر گیری کرنا ایک بڑے ثواب کا کام ہو ۔

آسمان سے آوازہ توپ

برادر محمد اشرف بیگ صاحب موضع چندیری ضلع مظفر نگر سے لکھتے ہین ۔ ۲ ۔ اگست ۱۹۰۷ء منگل کے دن غروب ہو کر ۸ بجے شب کو ایک روشنی ایسی آسمان سے ٹوٹتی ہوئی دیکھی ۔ کہ جیسا ستارہ ٹوٹتا ہے اس کی روشنی کی خبر چوطرفہ پچاس پچاس کوس تک سے آئی اور ایک آواز مثل گولہ توپ کے اسی دم ہوئی ۔ یہ جدید بات ہو ۔ دیکھیو کیا ظہور ہوتا ہے

(وہ نظم جو صفحہ ۱۱ سے باقی رہگئی تہی ۔)

منور مرقدے روشن مزارے ۔۔۔ درین خوابیدہ دین راغمگسارے

مسیح پاک را مخلص مریدے ۔۔۔ کمربستہ بخدمت استوارے

جوانمردے بنام عبدالکریمے ۔۔۔ بسر بردہ بعزت روزگارے

کلام پاک حق را عاشقے بود ۔۔۔ ز قرآن خدا مضمون نگارے

سر ہر بلطلے را خوب میکوفت ۔۔۔ نہ قلمش بود بلکہ ذوالفقارے

دلش روشن شدہ از نور دینے ۔۔۔ مسیح پاک را شد یار غارے

خدا فرمود اورا لیڈر قوم ۔۔۔ خطیبے یافت باعز و وقارے

چہ بخشیدہ خدا حسن بیانش ۔۔۔ چہ خوش تقریر بود آن لکچرارے

بدنیا زیست تا ہفت وچہل سال ۔۔۔ بماند اسلام را خدمتگذارے

بہشتی مقبرہ شد مدفن او ۔۔۔ چہ خوش قسمت چہ مرد بختیارے

زہجری چار دہ صد لبست و سہ بود ۔۔۔ کہ جان دادہ بحق آن جان نثارے

خاکسار میر حامد شاہ سیالکوٹی حال مقیم قادیان

مراسلات

ایک پیشگوئی کے ظہور کے ابتدائی نشانات

ایک مومن کے ایمانی جوش کیوقت کا لکھا ہوا ایک خط ذیل میں درج کرتا ہوں جو حضرت اقدس کیخدمت میں پہنچا ہے۔

پیارے حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دام ظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس وقت سول اور ملٹری گزٹ اخبار پڑھا۔ اللہ اللہ دل اچھل اچھل پڑا۔ ایمان کو عجب ترقی ہوئی۔ حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ یورپ کے ممالک میں طاعون کی پیشینگوئی بہت جلدی اور حرف بحرف پوری ہوئی اور جناب کا ہستی باری تعالےٰ کی طرف سے ہونا اند ہوں پر بھی ثابت ہوگیا۔ اب اگر کوئی نہ مانے تو اس سے زیادہ بدقسمت کون ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ پلیگ سان فرانسسکو ملک امریکہ میں اور جنوبی ہانچوریا ملک چین میں ظاہر ہوگیا ہے۔ اللہ اللہ غیب کی باتوں کا علم اسی پاک ہستی کو ہے۔ جو کہ اس ساری دنیا و ما فیہا کا مالک ہے۔

جناب کے غلاموں کا غلام
خاکسار محمد حسین اسسٹنٹ سرجن

وفات

جناب نواب محمد عمر خان صاحب اپنی والدہ کے ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ کو وفات پاجانے کی خبر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت نصیب کرے اور نواب صاحب کو صبر جمیل عطا کرے۔

ہوشیارپور اور احمدی جماعت

احمدی جماعت کے اراکین اس سے بے خبر نہیں ہوں گے۔ کہ سیالکوٹ اور لودیانہ کی طرح ہوشیارپور کو بھی ایسی کس پرسی کی حالت میں ایک فخر ضرور حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام اپنی گمنامی کے زمانہ میں ایک مدت تک اپنی چند ماہ کی رہائش سے اس زمین کو ایک شرف بخش چکے ہیں اس میں کلام نہیں کہ یہ غریب شہر بھی ذو مندرجہ بالا شہروں سے ترقی کے لحاظ سے کچھ بھی نسبت نہیں رکھتا۔ مگر اس سے بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ اس کیمتعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک الہام مشہور ہو چکا ہے۔ وہ یہ کہ " ایک معاملہ کی عقدہ کشائی ہوشیار میں ہوگی "۔ بعینہٖ الفاظ یا بہ این معنی۔ یہ الہام اس زمانہ کا ہے جبکہ اس بندہ کو طلوع بھی نہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق بڑی شہادت شیخ حامد علی صاحب ہیں جو اس سفر میں حضرت کے ہمرکاب تھے۔

میں اس الہام کو کسی خاص واقعہ کے ساتھ محدود نہیں کرتا بلکہ اس کے پیدا ہونے کے عجائبات کو دیکھنے کے لئے آیندہ منتظر ہوں اور دوسری طرف اس عام اصول کو قائم رکھکر کہ (دیر آید درست آید) میں اس بات کا امیدوار ہوں کہ اگرچہ یہ شہر اس وقت تک مذکورہ بالا شہروں سے بہت پیچھے رہ چکا ہے۔ تاہم آیندہ کسی وقت یہ صبر کا شیرین پھل ضرور چکھیگا اور " ان مع العسر یسرا " کی بشارت سے ضرور حصہ لیگا۔ سردست اس کے متعلق ایک تحریک کا باعث یہ امر ہوا ہے کہ اس خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی اجازت بلکہ رضامندی سے اسلامیہ سکول ہوشیارپور میں ملازمت اختیار کی ہے۔ اس سکول کے ہیڈماسٹر بابو عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے سینئیر سرٹیفکیٹڈ ہیں۔ جن کی بے تعصب سیرت نے مجھے اس پر مجبور کیا۔ کہ میں ان کا شکریہ ادا کروں اس وقت جناب ہیڈماسٹر صاحب کی نہایت قابل شکر گزاری یہ کارروائی ہے۔ کہ آپنے اپنے سٹاف کے لئے منت و خوشامد تک کے ساتھ یہ امر لازمی کر رکھا ہے کہ سکول ٹائم کے بعد ایک گھنٹہ دینی کتابوں کا مطالعہ کیا کریں۔ اور پھر آپ کی بے تعصبی کا نمونہ یہ ہے۔ کہ آپنے بڑی خوشی سے اس امر کو منظور فرمایا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی کتب لائبریری میں رکھی جائیں اور خود مطالعہ کرنے کا شوق ظاہر فرمایا ہے۔ اس پر میں احمدی جماعت کے پُرجوش سکرٹری صاحبان کو یہ تکلیف دیتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ ایک آدھ کتاب اس لائبریری کے لئے عطا فرماویں۔ کہ انہیں بھی ثواب حاصل ہو یہ میں مانتا ہوں کہ احمدی جماعت کو اپنے ضروری فنڈوں سے فراغت نہیں مگر نیکی کو عام کرنا اعلیٰ لوگوں کا کام و شیوہ ہے اور خاصکر وہ چیز جو میں نے اسلامیہ سکول ہوشیارپور کیلئے طلب کی ہے۔ وہ ایسی ہے۔ کہ اسکا ایثار غیر پر ہی ہونا موزوں ہو۔ میں کامل امید رکھتا ہوں۔ کہ اس میری درخواست کو سرسری نگاہ سے نہیں دیکھا جاویگا۔ فقط۔

خاکسار یار محمد احمدی۔ بی۔او۔ایل اول مدرس ریاضی۔ اسلامیہ سکول۔ ہوشیارپور

یاد رفتگان

عالم آخرت کی طرف جانیوالے کچھ ایسے گئے ہیں کہ پھر اس عالم کی طرف واپس آنے کا کسی نے نام تک نہیں لیا۔ انہم لا یرجعون کا اتبدیل قانون نافذ ہوچکا ہے۔ کہ وہ پھر نہیں آئیں گے۔

عزیزوں کو یقین ہے اور حق الیقین ہے۔ کہ ان کی پیاری صورت پھر وہ نہ دیکھیں گے اور یہ ایسا سفر ہے کہ جس کی واپسی نہیں۔ یہ ایسی غیبت ہے کہ جس کا شہود نہیں۔ رونے والے روتے ہیں اور جانے والے کے ماتم میں نالہ تالیاں کرتے ہیں مگر اس کی طرف کی کشش کچھ ایسی غالب ہے۔ کہ پس ماندگان کے آہ و بکا اور درد انگیز بیانوں پر کچھ رحم نہیں کیا جاتا۔ جانے والے کی روح تڑپتی ہے۔ کہ وہ اپنے مقاصد کی تکمیل کیلئے کچھ مہلت پائے۔ مگر اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون کا حکم ایسا سخت ہے کہ نہیں ٹلتا پر نہیں ٹلتا۔ دیکھتے دیکھتے مرغ روح قفص عنصری سے پرواز کرجاتا ہے۔

یہ سب کچھ صحیح۔ مگر پھر بھی یاد رفتگان کا خیال کچھ ایسا جما ہے۔ کہ کوئی گھر نہیں جو اس سے خالی ہو کوئی دردمند دل نہیں جو اس سے فارغ ہو۔ مختلف طبقوں میں مختلف موقعوں پر مختلف تعلقات کی وجہ سے مختلف ضرورتوں کے پیش آنے پر کسی گذرے ہوئے کی یاد آکر دل پر غم کا ایک ایسا اثر ڈالتی ہے۔ کہ اس عالم کی سب خوشیوں کو فراموش کرتی اور سب عیشوں کو مکدر بنا دیتی ہے۔ عین شادی کے موقعوں پر اداسی کا عالم چھا جاتا اور بشاش چہروں پر درد غم سے سرد آہیں بھرتے ہوئے انسوؤں کا پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے ہر مجلس میں یاد رفتگان کا کچھ ایسا دخل ہے کہ کسی نہ کسی پہلو سے عزیزوں کو اپنے پیاروں کا خیال جو مدت کے بچھڑے ہوئے رجوع ہیں۔ ان کا ایسا تصور باندھ دیتا ہے کہ ان کی زندگی کے کارنامے آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور ان کی نفع رساں و مفید خدمات کا خیال ایسا غالب آتا ہے کہ دل بے اختیار ہو کر کچھ ایسے لذت سے بھرے ہوئے درد کا سماں دکھاتا ہے کہ اس قابل قدر۔ عزیز۔ محبت مخلص کا تذکرہ پیارا معلوم ہوتا ہے۔

یاد رفتگان اپنے اپنے رنگ میں کسی یاد آنیوالے کے تعلقات کی وجہ سے نرالی ہوتی ہے۔ مگر ایک ہمدرد محب قوم کی خدمات جو وفادارانہ کارروائیوں سے اس کی زندگی کو مفید اور قابل قدر بنائے ہوئے ہیں۔ جو شان رکھتی ہیں

رکھتی ہے وہ شان سب سے نرالی شان ہے۔

وہ مقدس انسان جو قومی اصلاح و فلاح کے لئے دنیا میں بھیجے جاتے ہین۔ ان کے پاک مشن کے اعوان و انصار کی زندگیان ہی وہ زندگیان ہین۔ کہ جو نسل انسانی کے واسطے آخر کار بابرکت اور مفید ثابت ہوتی ہیں۔ ان خدا کے برگزیدون کو جو جماعت دی جاتی ہے وہ اپنی مخلصانہ خدمات کا وہ نمونہ دکھلاتی ہے۔ کہ جس کا اثر انسانی نسلون کے حق مین ہمیشہ کیلئے ان کی اصلاح و فلاح کو اعلیٰ عروج پر دکھلاتا ہے جن کے نقش پا سے گم گشتگان سلامتی کے طریق کو پا لیتے ہین اور ہر قسم کے آئندہ آنے والے خطرات سے محفوظ ہو کر منزل مقصود پر پہونچ جاتے ہین۔ مبارک ہین وہ رفتگان جو ایسے بابرکت نشان پیچھے چھوڑتے ہین اور نہائت ہی خوش قسمت ہین وہ پیچھے رہنے والے یاد کنندگان جو ان اخلاص مند خادمون کے قدمون پر چل کر اپنی زندگیون کو ہر قسم کی آلودگیون سے پاک و صاف رکھکر مرضیات الٰہی کے تابع ہونے کی قوتین اپنے اندر پیدا کرتے ہین۔ ایسے پاک نفس رفتگان کی یاد ہی وہ یاد ہے جو یاد کرنے والے کو درگاہ الٰہی مین مستحق اجر و ثواب بناتی ہے اور پاک مشن یا سلسلہ حقہ کے سردار کو سچی اور مستقل راحت و سرور پہنچا کر اللہ تعالیٰ کی دائمی رضامندی کی لازوال دولت دلاتی ہے

اے سلسلہ احمدیہ کے مخلص جان نثارو! اس وقت جبکہ مین کچھ دنون کی رخصت لیکر حضور مسیح موعود کے قدمون مین آبیٹھا ہون۔ مجھے اپنے اس عارضی قیام مین پچھلی صحبتون کا خیال کرکے اس پاک سلسلہ کے ایک مخلص خادم کی یاد آئی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک وفادار خادم سابقین اولین مین سے تھا اور عالم آخرت کی طرف جانے مین بھی سابق و اول ہوا جس کا مرقد منور تم مقبرہ بہشتی مین دفن شدہ احمدیون کی صف اول مین نمبر اول پر پاتے ہو۔ اے مولوی عبدالکریم کے غمگسار ہمنشینو! جب تم دارالامان مین حضرت مسیح موعود کے قدمون مین بحصول زیارت حاضر ہوتے ہو اور تمہارے قدم مقبرہ بہشتی کی طرف ایک دردمندانہ یاد کو لئے ہوئے اٹھتے ہین تاکہ تم اس مسیح کے پیارے اپنے یگانہ محبت و مونس کی قبر پر فاتحہ پڑھو تو اس وقت ساتھ ہی اس کے ان مخلصانہ خدمات کو جو مرحوم و مغفور یکرنگی اور وفاداری کے تعلق کے ساتھ اپنی زندگی مین رکھتا تھا یاد کر لیا کرو۔ اور ایسے سوز و گداز کی حالت مین اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ کہ وہ تم کو بھی ایسا مخلصانہ رنگ مسیح کی خدمات کا عطا کرے۔ ہان تم اپنے پیارے دوست عبدالکریم کی طرح جناب مسیح کے مقاصد پر جان و دل سے قربان ہونے کی توفیق مانگو۔ دیکھو وہ عاشق مسیح عزیز و اقربا اور وطن کو چھوڑ کر کس طرح اس کنجِ متین فنا ہوا۔

ہان اے دارالامان کے رہنے والے بزرگو! جن کی زندگیان اطاعت الٰہی اور اطاعت امام مین وقف ہو چکی ہین جب آپ عبدالکریم کے لئے دعا کا تحفہ تیار کرو یا مالی طور پر کوئی ثواب پہنچانے کا ارادہ کرو تو ساتھ ہی اس کے اس عاشقانہ جوش کا اندازہ کر لیا کرو جو اس پاک سلسلہ کی ترقی کیلئے رکھتا تھا بیرونجات کے اصحاب اس کی تحریر سے امام برحق مسیح موعود کی جناب مین عشق و وفا کا سبق لیتے تھے اور دارالامان کے واردین و صادرین کو اسکی تقریرین امام پاک کے اغراض کا سچا اور یقینی علم پیدا کراتی تھین اس کے پر جوش تہ دل سے نکلے ہوئے کلمات ایک خاص اثر سے احباب کے خاطر نشین ہوتے تھے وہ ہر ایک طالب کو جو امام موعود ع‌م کے دروازہ پر حاضر ہوتا تھا امام کی جناب مین باریاب کرنے کی فکر مین رہتا تھا اس کے ۲۴ گھنٹہ سن حضر دیہہ کے اوقات کے سواء بالکل بے نفسی کے ساتھ اس خدمت مین صرف ہوتے تھے اس شغل کے سوا اس صدق و وفا کے پتلے کو اور کوئی شغل نہ تھا واردین اور صادرین کے حفظ مراتب کا وہ خوب ملکہ رکھتا تھا اور ہر ایک کی طبیعت کے موافق پیش آنا وہ خوب جانتا تھا یہان کے عملہ فعلہ متعلقہ لنگر خانہ مہمان خانہ اور انتظامات اندرون و بیرون کے باقاعدہ سرانجام کرانے کی اس کو خاص فکر رہتی تھی بڑی بڑے ابتلاء کے موقعون پر اس کی دلجوئی خاص کام کرتی تھی جس عاشقانہ رنگ مین وہ خود رنگین تھا۔ وہ کوشش کرتا تھا۔ کہ ہر ایک طالب اسی رنگ مین رنگین ہو جاوے۔ اس کے کامل اخلاص نے حضرت امام موعود کے قلب پاک مین جگہ حاصل کر لی تھی۔ جب وہ مجلس مین بیٹھتا تھا۔ تو امام موعود کا تعلق خاطر خاص طور پر محسوس ہوتا تھا۔

اے دارالامان کے بزرگو! بیرونجات کے آنیوالے احباب بہت محتاج ہین وہ آپکے اخلاق و عادات سے جو امام پاک کی لمبی صحبت سے آپنے حاصل کئے ہین پورا حصہ لینا چاہتے ہین وہ حضور مسیح موعود کی تعلیمات کا نمونہ سب سے اول آپکی ذات ستودہ صفات مین ملاحظہ کرنے کے خواہشمند ہین ان کے اہل و عیال آپکے پاک اہل و عیال کو نمونہ بنانا چاہتے ہین تاکہ وہ پوری جرأت اور سچائی سے دارالامان کی دینداری کی مثال دیکر اپنے عزیزون اور دوستون کو شوق دلادین ایکی اندرونی اور بیرونی اصلاحین صرف آپکے حسن اعمال پر منحصر ہین مین خوب جانتا ہون کہ عبدالکریم مرحوم ان باتون کا بہت اہتمام کراتے تھے اور اسیواسطے خدا نے ان کو لیڈر قوم کا خطاب دیا تھا۔ اسمین شک نہین کہ اس آسمانی سلسلہ کی ترقی کا مدار کسی خاص انسان پر نہین ہے وہ قادر مطلق خدا جس نے احمدؑ کے غلام کو مسیح موعودؑ بنایا ہے وہ خود اس کا ہر حال مین ناصر و معین ہے عبدالکریم کو اپنے پاس بلا لینے سے اس نے ان نادان مخالفون کو جو خیال کرتے تھے کہ اس سلسلہ کی شہرت دینے والا وہی ایک شخص ہے۔ دکھلایا ہے کہ اپنے بندہ کی تائید مین خاص اسی کی قدرت کا ہاتھ کام کر رہا ہے گو ہم مولوی عبدالکریم کی قابل قدر خدمات کا اعتراف کرتے ہین اور امام موعود علیہ السلام بھی اسکی وفادارانہ زندگی کے زمانہ کو اکثر یاد کرتے ہین مگر ساتھ ہی اس پاک سلسلہ کے مخالفون نے دیکھ لیا ہے کہ ایک عبدالکریم کو اپنے جوار رحمت مین شامل کرکے مخالفون کی جماعت مین کیسے کیسے زبردست نشان دکھلائے ہین اور اس مرحوم کے وصال کے بعد اس پاک سلسلہ کے ہر ایک صیغہ مین نمایان ترقی ہوئی ہے خدا کی وہ نصرتین شامل حال ہوتی ہین کہ امصار و دیار سے لوگ آ آ کر سلسلہ بیعت مین داخل ہو رہے ہین نشانات پر نشانات ظاہر ہوتے ہین مخالفین ہر پہلو مین پست ہوتے جاتے ہین ذلت اور موت نصیب اعدا ہو رہی ہے وہ اپنے مقاصد مین ناکامیاب ہوتے جاتے ہین خدا کے غضب کی آگ ان کو کھائے جا رہی ہے اور ہر طرف سے انصار و اعوان کا ہجوم ہے اور ہر طرح کی نصرتون کی دھوم ہے۔ مگر مرحوم عبدالکریم کی یاد تقاضا کرتی ہے کہ اسکے کبھی نہ فرد ہونیوالے جوش کا نمونہ ہر ایک فرد سلسلہ مین ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ ہزارون عبدالکریم ہم مین پیدا کرے خدا کی شان ہم ہر آن مین دیکھنا چاہتے ہین وہ جوش محبت جو اس مرحوم مرید مین تھا وہ جوش ہان غیرت کا بھرا ہوا جوش مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پسند آتا تھا اور اسی لئے وہ مرحوم کو پیار کرتے تھے جس مرید مین وہ مخلصانہ جوش ہے اسکو مبارک ہو کہ وہ مسیح کا پیارا ہے اور جسمین وہ جوش نہین ہے اس کا فرض ہے کہ وہ ہمت کرے اور وہ جوش پیدا کرے۔ دین کیواسطے غیرت عملی رنگ مین ظاہر ہونی چاہیئے۔ بجا آوری فرائض کا جوش ہر ایک فرد سلسلہ مین خواہ وہ ذکورین سے ہو یا اناث مین سے۔ چھوٹا ہو یا بڑا دارالامان مین ہو یا قادیان سے باہر اپنے گھر مین ہر مکان مین ہر زمان مین خاص طور پر نظر آنا چاہیئے مین سچ کہتا ہون جو ایسا ہے وہی مسیح کا پیارا ہے عبدالکریم مرحوم کی زندگی اس کے پیارے احباب کو خوش کرتی تھی اب اگر وہی جوش ان مین پیدا ہو جاوے تو پھر اس کی یاد مرگ بھی ان کی اس خوشی کو ترقی دینے والی اور خود مرحوم کو خوش کرنیوالی اور خدا اور اس کے مسیح موعود کی خوشنودی کا باعث ہوگی وہ سنگ مزار جو مرحوم کے سرہانے کھڑا ہے اسکو دیکھو خود حضور مقدس مسیح موعود نے جو اشعار اس پر کندہ کرائے ہین انکو ضرور پڑھو وہ اس مرحوم مخلص دوست کے صدق و اخلاص کے گواہ ہین اسکی خدمات کا اعتراف کس رنگ مین خود مسیح موعود نے کیا ہے مبارک ہے وہ انسان جو مسیح موعود کا تتبع کرتا ہے اے دوستان مخلص یہ عاجز آپ کنج متین اپنی پیارے رفیق عبدالکریم کی یاد کو اس تحریر کے ذریعہ تازہ کرتا ہے میری اس التماس کو سرسری نہ سمجھین عزیزو! دین اور پھر غور فرمادین عبدالکریم کے مخلصانہ صفات کا رنگ حاصل کرکے آؤ سب ملکر ہم اس مرحوم کی روح کو خوش کرین اور اس کی صفات کا ذکر کرکے نزول رحمت کا موجب بنین۔ خاکسار میر حامد شاہ سیالکوٹی حال مقیم قادیان

نوٹ۔ اس مضمون مین ایک نظم تھی۔ جو بسبب کمی گنجائش کے یہان درج نہین ہو سکی۔ یہ نظم اسی اخبار کے صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمادین۔

"لغات القرآن ایک روپیہ چار آنہ میں"

ایک خاص رعایت

جناب سید عبد الحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہیں عرب صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ قرآن شریف کے لغات کی یہ کتاب لکھی ہے ہر صفحہ پر ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں اردو ہے اس واسطے ہر ایک اردو خوان بآسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے کل کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے جو کتابیں عرب صاحب کے حق تصنیف میں لی ہیں انکی قیمت بعض مالی مجبوریوں کے سبب عرب صاحب نے نصف کر دی ہے جو صاحب خریدنا چاہیں ان کے واسطے یہ عجیب موقعہ ہے اتنی بڑی کتاب صرف عہ میں ملتی ہے۔ گویا مفت ہے یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے جلد طلب کرنی چاہیئے

حصہ اول ۱۲ - حصہ دوم ۱۲ کل عہ
ہر دو حصہ الگ الگ بھی مل سکتے ہیں۔

ناظم بدر ایجنسی

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے خرید و

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۲ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی سلمہ رفضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۲ر

القول الصحیح — اردو نظم - حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ ہدایت حسین صاحب شاعر - قیمت ۱ر

رویائے صالحہ — مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں - قیمت ۴ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامت دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱ر

نظم مستورات — مستورات کے پڑھنے کے لئے ہیں - قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۴ر

کامن احمدی - الاداد والے - قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری - طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے - غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

رسید زر

۱۲ - اگست ۱۹۰۷ء عنہ ۱۷۰۰ - سید محمد شاہ صاحب عہ
۱۲ " " عہ ۱۷۲۱ - مرزا حاکم بیگ صاحب عہ
۱۲ " " عہ ۱۷۲۲ - حکیم رحمت اللہ صاحب عہ
۱۲ " " عہ ۱۷۲۳ - برکت علی صاحب عہ
۱۲ " " عہ ۱۷۲۴ - غلام حیدر صاحب عہ
۱۲ " " عہ ۱۷۲۵ - ارشاد علی خان صاحب عہ
۱۳ " " عہ ۱۷۲۶ - بابو نظام الدین صاحب عہ
۱۳ " " عہ ۱۰۹۳ - رحیم بخش صاحب عہ
۱۲

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۵ - مدو خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مدو خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط و کتابت ... ... معرفت اڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے - مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - نکاح کی خواہش رکھتے ہیں - زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۷ - میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۳۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کریگا - حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں بلکہ خواہشمند ہیں کہ اولاد والی عورت ملے تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

۸ - میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی - میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ - دہلی انبالہ - مظفر نگر - سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں - خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم - اے - ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹ - گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ - جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں

اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے بدیں شرائط - لڑکا احمدی صحیح النسب مثل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو - راقم ن - د - خط و کتابت معرفت اڈیٹر صاحب اخبار بدر ہو

مطبع پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

ای جہان منتظر خوش باش کہ آمد دستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۳ شعبان ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۰۷ء

جلد ۶ | نمبر (۳۷)

چہرہ گوئم باتو گر آئی چہ با در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دو ا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

نرخ قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عسہ
معاونین درجہ اول جن کو عمر بھر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جن کو عمر بھر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
مابعد	للعہ
فی پرچہ	ار

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے ۔ بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید نقد اخبار میں چھاپی جاویگی ۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔

مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے [illegible]

تعداد مسلمانِ دنیا

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
مراکو	۹۰۰۰۰۰۰	الجیریا	۴۷۰۰۰۰۰
تونس	۱۵۰۰۰۰۰	طرابلس الغرب	۱۴۰۰۰۰۰
مصر	۱۰۰۰۰۰۰۰	سوڈان مصری	۶۰۰۱۰۰۰
صحرائے اعظم	۴۰۰۰۰۰۰	فرانسیسی سوڈان	۱۳۰۰۰۰۰۰
انگریزی سوڈان	۹۰۰۰۰۰۰	وسطی سوڈان	۵۰۰۰۰۰۰
کونگو	۱۵۰۰۰۰	کامرون	۴۰۰۰۰۰۰
اوگنڈہ	۳۰۰۰۰۰۰	ملک حبش	۳۵۰۰۰۰
سنہبیق۔ مڈغاسکر۔ کیپ			
زنجبار۔ احق۔ وسطی افریقہ	۳۰۰۰۰۰۰۰		

یہ تعداد ظاہر کرتی ہے۔ کہ براعظم افریقہ میں کتنے مسلمان آباد ہیں۔ اب حسب ذیل ملاحظہ فرمائیے

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
یورپین ٹرکی	۲۵۰۰۰۰۰	مجموعہ	
بوسینیا اور ہرسک	۷۰۰۰۰۰		۴۲۶۰۰۰۰
بلگیریا۔ رومیلیا	۱۰۰۰۰۰۰		
رومانیا	۶۰۰۰۰		
سرویا	۶۰۰۰۰	جبل اسود	۱۰۰۰۰
یونان	۳۰۰۰۰		
یورپین روس اور کوہ قاف	۲۵۰۰۰۰۰		

یورپ کے بعد اب ہم ایشیاء کی جدول پیش کرتے ہیں

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
اناطول	۷۰۰۰۰۰۰	آرمینیا	۴۰۰۰۰۰۰
عراق	۲۵۰۰۰۰۰	شام	۱۲۰۰۰۰۰۰
جزیرہ عرب	۱۲۰۰۰۰۰۰	ایشیائی روس	۱۰۰۰۰۰۰۰۰
ایران	۱۲۰۰۰۰۰۰	افغانستان	۹۰۰۰۰۰۰
بلوچستان	۵۰۰۰۰۰	ہندوستان	۹۰۰۰۰۰۰۰
سیام	۱۰۰۰۰۰۰	چینی ہند	۲۰۰۰۰۰۰۰
چین	۴۵۰۰۰۰۰		

یہ تعداد مسلمانوں کی ایشیاء میں اس وقت ہے اب ہم اوقیانوس میں مسلمانوں کی تعداد ظاہر کرتے ہیں۔

نام ملک	مسلمان آبادی	نام ملک	مسلمان آبادی
فلپین	۵۰۰۰۰۰	سوماٹرا	۴۰۰۰۰۰۰۰
جاوا	۳۷۰۰۰۰۰۰	بورنیو	۵۰۰۰۰
مالیسیا	۹۰۰۰۰۰		

افریقہ کے سوا باقی مسلم شماری بیس کروڑ۔ مسٹر ایل اور مالٹین۔ ولیم ولکنس سے حبلائی ہے (سہارنپور گزٹ ۱۰ مارچ ۱۸۹۱ء جلد ا نمبر ۲ صفحہ ۸)

اگر افریقہ کا یہ شمار ساتھ ملایا جاوے۔ تیئس کروڑ ۵۰ لاکھ ہوتے ہیں۔ اور اگر بہ مردم شماری کا لحاظ رکھا جاوے تو ہر ملک میں اور دنیا کے ہر گوشہ میں مسلم شماری بکثرت اور رو بہ ترقی ہے۔ (انوار الاسلام)

معراج ایک جسم نورانی کیساتھ ہوا

مکرمی مفتی صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج میں کتاب ریاق مغل پڑھ رہا تھا کہ حضرت سرمد علیہ الرحمۃ کا حال دیکھا ان کی وفات کا باعث فتوے قتل ملایان ظاہرین بباعث انکار معراج بالجسد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ یہ مضمون قابل درج اخبار گوہربار بدر کے ہے۔ حضرت سرمد نے اس مسئلہ کو کیسے لطیف معانی میں ادا کیا ہے۔ سبحان اللہ پہلے لوگوں میں سے بھی کیسے کیسے منصف لوگ گذرے ہیں۔

(محمد حسین طبیب احمد آبادی)

(نقل عبارت ریاق مغل صفحہ ۵۵ مطبوعہ روز بازار پریس امرتسر)

سرمد سعید ازلی حکیم سعید ارمنی فرنگی بود۔ در شہر ٹھٹہ بعشق ہند و پسرے پیراہن را از تن برانداخت و برہنہ زیستے صوفی بود۔ کہ جذبہ از جذبات الٰہی او را از در ربود شاہ بلند اقبال دارالشکوہ باآں مست بادہ عرفان بسیار صحبت داشتے۔ در عہد عالمگیر بادشاہ او را تکلیف لباس دادند قبول نہ کرد۔ ملایان ظاہر بین بہ سبب این رباعی فتوے قتل او دادند۔

آنکو کہ سر حقیقتش باور شد ؎ خود پہن تر از سپہر پہناور شد
ملا گوید کہ بر شد احمد بہ فلک ؎ سرمد گوید فلک بہ احمد در شد۔

گفتند۔ کہ ازین انکار معراج ظاہر میشود (پس کفر کا فتوے اور قتل کا حکم ان سینہ زور مولویوں کے پاس تو آگے ہی تیار ہوتا ہے۔ ہائے غضب اس لطیف رباعی کے معانی میں کسی نے نہ سوچا کہ ہم انکار معراج کہہ رہے ہیں اور حضرت سرمد نے تو وہ رتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت کیا ہے جو ہم نہیں کرتے۔ یعنی یہ کہ آسمان و مافیہا آپ کے پاس چل کر آیا نہ یہ کہ آپ اس کے پاس چلکر گئے)

چند روز قبل از شہادت این شعر مے خواند ؎

عمریست کہ آن جلوہ منصور کہن شد ؎ من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را

در سنہ ۱۰۷۱ھ مردانہ وار سر زیر تیغ شریعت نہاد۔ وقت قتل سوئے جلاد دیدہ تبسم فرمود و این شعر خواند ؎

شورے شد و از خواب عدم چشم کشودیم ؎ دیدیم کہ باقیست شب فتنہ غنودیم

(رحمۃ اللہ علیہ الف الف رحمۃ) اسی عقیدہ کے مطابق حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی جلد اول مکتوب ۲۱۰ میں فرماتے ہیں۔ کہ معراج بسط زمانی کے قبیل سے تھا یعنی ایک قسم کا کشف جسکو واقعات یا رویا سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ اب حضور امام الزمان علیہ السلام پر حملہ کرنیوالے چلو بھر پانی میں ڈوب مریں۔

نظم

اے شعاع نور حق از نام تو ؎ اے فروغ نام حق از نام تو
نے غلط گفتم خدا دارم گواہ ؎ انبیاء را ناز بر ایام تو
آدمی از بہر اظہار دین ؎ بود در قرآن این پیغام تو
شاہ ذری اے شاہ سلطان القلم ؎ دہ قلم شیطان کش صمصام تو
شاہ ذری نے شاہ خوبان شاہ ذری ؎ قربان کو این یوسف گمنام تو

(محمد یوسف اپیل نویس مردان)

کیا مرتد ڈاکٹر مفسر کہلا سکتا ہے

(رقم زدہ محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات)

معزز ناظرین بدر و الحکم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ میں نے ابھی ڈاکٹر عبد الحکیم کے بارے میں ... کچھ نہیں لکھا۔ حالانکہ میں ہر دو اخباروں میں اکثر مضامین دیتا رہتا ہوں اس غیر معمولی خموشی کی وجہ بعض احباب نے دریافت بھی کی جسکا جواب یہ دیا گیا اور دیا جاتا ہے۔ کہ میں نے اس کے ارتداد کو ایک معمولی بات تصور کیا ہے اور میرے خیال میں اس سے کوئی فتنہ نہیں پڑ سکتا کیونکہ جو شخص تکبر و غیظ میں ایسا خود رفتہ ہو رہا ہو کہ اسے یہ بھی نہ معلوم ہو سکے کہ میں اس سے پہلے کیا کہہ چکا ہوں۔ اس کو مخاطب کرنا بے ہودہ وقت ضائع کرنا ہے۔ چنانچہ جن اصحاب نے الذکر الحکیم دیکھا ہے وہ میرے بیان کی تصدیق کریں گے کہ ...ے مصنف کا ہوش ٹھکانے نہیں۔ کبھی کچھ کہتا ہے کبھی کچھ ...ب خدا نے اس معاملہ کو خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور ...ہادت ہمیں صادق و کاذب میں امتیاز کر کے دکھانیوالی ...ہمیں بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ سوم۔ جس شخص ...بھی عقل ہو وہ خوب سمجھ سکتا ہے کہ جو شخص اپنی ...لواب بلاوجہ وجیہہ جھٹلا رہا ہے اس کا قول کہاں ...ہو سکتا ہے۔ چہارم۔ جس عقیدہ فاسدہ کے سبب ...ع کیا گیا ہے وہ ایسے مسئلہ کی مخالفت ہے جسپر جمہور اہل اسلام ...یعنی نجات بجز ایمان بالرسل نہیں۔ ان غلط فہمیوں ...یلئے میرے محترم بھائیوں نے جو کچھ لکھا ہے خوب لکھا ...ن آج مجھے بعض مخالفین کی تعلّیوں کا نوٹس لینے کی ضرورت ...کیونکہ وطن کے کسی گذشتہ پرچہ میں اسی ڈاکٹر نے لکھا تھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مستفید ہو کر ...لکہ "انما اوتیتہ علی علم عندی" اور آپکا یہ قول کہ ...روحانیت نہیں" صرف بوجہ مخالفت ہے اور بعض ...ن بھی کہا کرتے ہیں کہ اتنا بڑا عالم فاضل و بربنیہ مرید آخر ...ہو کر ہی مخالف ہوا ہے۔ سو یہاں میں یہ دکھانا چاہتا ہوں ...اس کی تفسیر سے وہ حصہ نکال دیا جاوے۔ جو حضرت اقدس کی ...یدین عسل مصفٰی وغیرہ سے انتخاب کردہ ہے اور نیز وہ جس میں مولانا حکیم الامۃ سلمہ کی کتابوں کا جتمین سے بعض قلمی نسخے تحریر انتخاب ہے۔ تو پھر پیچھے سوائے نیچری خیالات یا غلطیوں کے

بہت کم حصہ قابل لحاظ رہ جاتا ہے۔ پہلے پہل جب تفسیر القرآن کا اشتہار دیکھ کر میں نے یہ تفسیر منگوائی۔ تو میں اسے دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔ کہ یہ ایک ہمارے بھائی کی تفسیر ہے اور میں نے اسی حسن ظن و شوق میں بڑے فخر کے ساتھ اپنے ابا جان کو دکھائی۔ ابا جان جو خدا کے فضل سے ایک عالم فاضل شخص ہیں اسے دو ہفتے مختلف مقامات سے دیکھتے رہے اور فرمایا۔ کہ میرا دل اسے دیکھنے کو نہیں چاہتا اسمیں روحانیت نہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لکھنیوالا کوئی نیچری ہے۔ اس وقت سچ کہتا ہوں مجھے ابا جان کا یہ قول بہت برا معلوم ہوا مگر ادب کے واسطے بولا نہیں۔ آخر جب میں نے بھی اس کا مطالعہ شروع کیا اور باقاعدہ طور سے فجر کے درس میں اسے آگے رکھنے لگا تو مجھے بہت کچھ قابل اصلاح معلوم ہوئی۔ چنانچہ انہی دنوں میں ایک مضمون بدر میں شائع کروایا گیا تھا۔ جسمیں ڈاکٹر صاحب کی توجہ دلائی گئی تھی کہ تفسیر کی مہربانی فرما کر اصلاح کریں افسوس تو یہ ہے کہ متن قرآن بھی ایسے کاتب کے حوالے کیا گیا جو کوئی ورق غلطی سے خالی لکھنا نہیں جانتا۔ اس مضمون کے نیچے مخدومی مولوی نور الدین صاحب کی تائید بہ این الفاظ بلا میری تحریک کے درج تھی۔ کہ "نور الدین کو اس سے کامل اتفاق ہے" اور ساتھ ہی لکھا ہوا تھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب (مرحوم رضی اللہ عنہ) ایک علیحدہ مضمون لکھیں گے یہ ان دنوں کی بات ہے جبکہ ابھی ڈاکٹر صاحب کی مخالفت موجودہ کا نام و نشان بھی نہ تھا اب دیکھئے ڈاکٹر صاحب باوجود احمدی ہونے کے اس پر بہت جھنجلائے اور منشی محمد افضل صاحب مرحوم ایڈیٹر بدر نے مجھے لکھ بھیجا تھا کہ وہ لکھتے ہیں عنقریب معترض کو الٰہی سزا اس کا جواب دیگی۔ کچھ ایسے ہی الفاظ تھے ٹھیک یاد نہیں رہا (مگر معترض بفضل الٰہی آج تک بخیر ہے) اور اس وقت یہ مضمون لکھ رہا ہے۔ میں کہتا ہوں یہ حضرۃ علیہ ماموری من اللہ و الحکم نبی ہیں مگر خیر اپنا ایک بھائی سمجھ کر خاموش رہا اس کے بعد آخر وہ دن آ پہنچا جبکہ میں نے حضور الحکم علیہ السلام کے یہ الفاظ پڑھے کہ اسمیں روحانیت نہیں۔ اسوقت مجھے اپنے ابا جان کے الفاظ یاد آ گئے اور میں نے کہا کہ واقعی سچ کہتے تھے یہ باتیں میں نے اس لئے لکھیں تا کوئی نہ کہے کہ جبتک ڈاکٹر مرید رہا اس کی تفسیر کی کیوں تائید ہوتی رہی اور احباب کیوں مخالفت سے کیجاتی ہے۔ سو ایسے معترضین پر مخفی نہ رہے کہ تفسیر کے متعلق یہ خیالات پہلے ہی تھے صرف اس خیال سے کہ احمدی جماعت کے پاس ان کے خیالات کے مطابق کوئی تفسیر نہیں۔ تسامحاً اسے ہی خریدتے رہے کہ آخر کچھ تو ہے باقی خود صحیح کر لیں گے۔ اخیر میں میں چند آیات کے معنے حمائل التفسیر سے دکھا کر یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ جو شخص صحیح ترجمہ کرنے پر بھی قادر نہ ہو وہ کیا تفسیر کریگا مندرجہ ذیل غلطیاں جو محض سرسری نظر سے ایک آدھ گھنٹے کی ورق گردانی سے معلوم کی گئی ہیں ایسی ہیں جن پر یہ گمان بھی نہیں ہو

سکتا کہ سہو کتابت ہے۔ اور پھر یہ اس حمائل میں جسکی نسبت آپ لکھتے ہیں۔ بعد ازاں حمائل کی صورت میں طبع کرانے کیواسطے میں اسپر نظر ثانی کر سکا اور بہت جگہ ترمیم و اصلاح کیگئی" دیکھیئے اس قدر کوشش کے بعد ترجمہ کا یہ حال ہے حالانکہ ایک معمولی طالب علم بھی اگر مولوی نذیر احمد شاہ عبد القادر شاہ رفیع الدین صاحبان کا ترجمہ آگے رکھے تو یہ غلطیاں نہیں کرتا۔

(۱) ولا یغرنکم باللہ الغرور فاطر ع ۱ ۲۲ (ترجمہ ڈاکٹر) نہ تم کو غرور اللہ سے بہکا دے آپ (خیرنال) غرور بالفتح اور غرور بالضم میں فرق نہیں کر سکے یہاں غرور کے معنے ہیں دھوکہ دینیوالا۔ دغاباز یعنی شیطان اور آپ غرور رکھ رہے ہیں یعنی تکبر سبحان اللہ!

(۲) ولقد اضل منکم جبلا کثیرا یٰسین ع ۴ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) اور تم میں سے بہت سی فطرتیں بہک گئیں۔ اضل کو لازم سمجھ لیا ہے حالانکہ اسکے معنے ہیں شیطان نے گمراہ کر دیا (۳) بل جاء بالحق وصدق المرسلین الصٰفٰت ع ۲ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) بلکہ وہ تو حق لیکر آیا ہے اور رسولوں نے سچ کہا ہے (اکمل) صدق کے معنے سچ کہا ہے کئے ہیں حضرت یہ صدق نہیں بلکہ صدّق ہے یعنی سچا کیا ہے۔ (۴) لشوبا من حمیم الصٰفٰت ع ۲ ۲۳ (ترجمہ ڈاکٹر) ملا ہوا پانی۔ حمیم کے معنے گرم پانی تھے آپ صرف پانی لکھتے ہیں۔ (۵) نسی ما کان یدعوا الیہ من قبل الزمر ع ۱ ۲۴ (ترجمہ) ایسا بھول جاتا ہے کہ گویا اس کو پہلے پکارا ہی نہ کرتا تھا۔ یہاں ما کو بلاوجہ و بغیر لحاظ ترکیب نحوی نافیہ بنا دیا ہے حالانکہ اسکے معنے ہیں بھلاتا ہے اس بات کو (مصیبت) جس کیلئے پہلے دعائیں کرتا تھا یا اپنے رب کو (مدارک)

(۶) تنزیل الکتاب من اللہ (ترجمہ ڈاکٹر) یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہے۔ یہاں تنزیل کے معنے ندارد۔ (۷) ومن تق السیئات یومئذ فقد رحمتہ (ترجمہ ڈاکٹر) اور جو اس دن دکھوں سے بچا۔ لاحول ولا قوۃ تق کے معنے "بچا" یہ صرف و نحو پر عبور کا ثبوت ہے اس کا سلیس ترجمہ ہے "اور جسے تو اس روز عقوبات سے بچائے پس تو نے اس پر رحم کیا"۔

(۸) سبح بحمد ربک بالعشی والابکار۔ یہاں عشی کے معنے "شام" کئے ہیں۔ مجھے زیادہ اعتراض نہیں لیکن واضح رہے کہ عشی دوپہر بعد کو کہتے ہیں ۱۲

(۹) وھم فیھا مبلسون الزخرف ع ۷ ۲۵ مبلسون کے معنے "اوندھے منہ" لکھے ہیں حالانکہ ترجمہ کرنیوالے اس کے معنے "نا امید" کرتے ہیں۔

(۱۰) اضل اعمالھم محمد ع ۱ ۲۶ یہاں پھر ترجمہ کیا ہے ان کے اعمال برباد ہو گئے تعجب کہ اعمالھم بھی نہیں سوجھتا اس کا ترجمہ ہے اللہ نے ان کے عملوں کو اکارت کر دیا یعنی جو کوششیں وہ دین اللہ کے مٹانے میں کرتے ہیں سب عبث جائینگی اور کبھی نبی کے مقابل میں کامیاب نہ ہونگے (۱۱) ینظرون الیک نظر المغشی علیہ من الموت فاولیٰ لھم محمد ع ۳ ۲۶ یہاں اولیٰ لھم کے معنے ہیں بہتر تو یہ ہے کہ تابعداری کریں حالانکہ سیاق و سباق کلام کے لحاظ سے خدا ہی ان کا کھو جڑا کھوئے یا پیچھے سے منہ ان کے معنی ہونے چاہئیں۔ تعجب تو یہ ہے کہیں اولیٰ لک فاولیٰ میں بھی یہی معنے کر دیئے ہیں۔ (۱۲) فلا تھنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون (ترجمہ ڈاکٹر) پس سستی نہ کرو اور اسلام کی طرف دعوت کرتے رہو بندۂ خدا یہ تو خیال کرو کیا تدعوا امر کا صیغہ ہے کیا اسی لئے مفتاح القرآن تالیف کی ہے اگر تدعوا امر کا نہیں تو پھر اس کا نون کہاں گیا اس کے معنے ہیں اور نہ بلاؤ طرف ان کے آرام بلا وجہ تہمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۳ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۲۔ ستمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۳۔ اگست ۱۹۰۷ء ۔ سینالھم غضبٌ من ربھم

ترجمہ۔ قریب ہے کہ ان کو ان کے رب کا غضب پہنچیگا

۶۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ من کان فی نصرۃ اللہ کان اللہ فی نصرتہ

۱۰۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا۔ ترجمہ۔ تمہارے لئے اس دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے۔

۲۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون۔

۵۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ توکلوا علیہ ان کنتم مؤمنین۔

۵۔ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ بسلامٍ منّا

تو ہر ایک بلا سے بچایا جائے گا۔

تازہ اخبار

۱۰۔ ستمبر ۱۹۰۷ء کی صبح کو خواجہ کمال الدین صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور منشی محبوب عالم صاحب لاہور سے اور میاں احمد دین صاحب گوجرانوالہ سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ قبل ظہر حضرت نے فرمایا۔

برکات الابتلاء اصل میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ابتلا اور تکالیف کا زمانہ جو انسان پر آتا ہے۔ وہ اس کے واسطے بہت مفید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں قاعدین پر مجاہدین کو فضیلت دی ہے۔ مجاہدین دو قسم کے ہیں ایک وہ جو اپنے اوپر خدا تعالیٰ کے راہ میں مشکل کام ڈال لیتے ہیں اور اس کی تکالیف کو برداشت کرتے ہیں اور وہ دوسرے وہ ہیں جن پر قضاء قدر سے مشکلات اور تکالیف وارد ہوتی ہیں اور وہ صبر اور تحمل کے ساتھ ان مشکلات کو برداشت کرتے ہیں جو شخص رات دن اپنے کھانے پینے میں مصروف رہتے ہیں اور اسی طرح ان کی زندگی گذر جاتی ہے اور ان پر کوئی تلخی نہیں آتی۔ کہ وہ صبر کریں تو وہ قاعدین میں داخل ہیں۔ جس زمانہ کو انسان بہ سبب تلخی کے برا زمانہ کہتا ہے اور اس کو ناگوار جانتا ہے اور نہیں چاہتا۔ کہ ویسا زمانہ اس پر آوے۔ دراصل وہی زمانہ اس کے واسطے اچھا ہوتا ہے۔ بہ شرطیکہ صبر اور تحمل سے بسر کرے۔ حسن بصری کا ذکر ہے کہ کسی نے اس سے پوچھا۔ کہ تم کو غم کب ہوتا ہے تو اس نے جواب دیا۔ کہ جب کہ غم نہ ہو۔ سوچ کر دیکھ لیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب تلخ زندگی مصائب کی انسان پر پڑتی ہے اور وہ ان کو برداشت کرتا ہے۔ تو اس کے وارد ہوتے ہیں۔ دنیا کی وضع ہی کچھ ایسی بنی ہے۔ کہ اول تکلیف ہو پھر آرام حاصل ہوتا ہے۔ اچھی طرح کھانے کا مزا اسی وقت ہوتا ہے جو بھوک کی شدت کو برداشت کر چکا ہو۔ جو مزا ٹھنڈے پانی میں روزے سے وہ دوسرے کو کہاں نصیب ہو سکتا ہے۔ معمولی طور پر ہر روز کھایا جو اس میں وہ لطف نہیں۔ جو لطف اس کھانے میں ہوتا ہے۔ جو مثلاً سفر کی شدت سے حاصل ہوتا ہے۔ وضع دنیا کی ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ مدد حاصل ہوتی ہے۔

مزید رعایت عرب صاحب عبد الحی کی کتب کا اشتہار بطور ضمیمہ کے اخبار کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ عرب صاحب نے گذشتہ ایک اور رعایت یہ زیادہ کر دی ہے۔ کہ اگر کوئی چاہے۔ تو صرف ایک کتاب لے اس میں بھی رعایت دیجاویگی۔ تمام کتابوں کا ایک دفعہ خریدنا ضروری نہیں۔ ہر ایک کی قیمت نصف کر دی گئی ہے۔ چونکہ عرب صاحب مقروض ہیں۔ اس واسطے کہ احباب عرب صاحب موصوف کی امداد میں بہت کوشش کریں گے۔ کتابیں مفید ہیں۔

(اڈیٹر)

تنبیہ السفیہ

جواب خط ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کا

از طرف سید محمد احسن صاحب امروہی عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب ۔ السلام علی من اتبع الہدیٰ ۔ خط محررہ ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء درجواب خط عاجز کے صادر ہوا (۱) الذکر الحکیم نمبر ۴ رسالہ جناب موصول ہوا بموجب آپکے ارشاد کے خاکسار نے اس نمبر کو کسی قدر دیکھا ۔ آپ جس امر کا انکار محض فرماتے ہیں ۔ وہ صفحہ دہم میں صاف لکھا ہوا ہے وہو ہذا بقلم جلی نقل کرتا ہوں ۔

(۱) الغرض تمام قرآن مجید حمد الٰہی سے گونج رہا ہے اور توحید و تزکیہ نفس ہی ۔ مدار نجات قرار دیتا ہے نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانے کو یا مسیح پر ۔ اگر کہیں کہا ہو ۔ تو وہ آیت تبلائی ہوتی

(۲) ایضاً ۔ آنحضرت صلعم نے جو بڑے سے بڑا خطاب یا عہدہ اپنے لئے شائع کیا وہ عبدہ و رسولہ ہی نہ کہ مدار نجات ۔ اور بھی چند فقرات اس نمبر میں وغیرہ ایسے ہی مندرج ہیں ونعوذ باللہ منہا ۔ ان اقوال سے آپکا سخت الحاد اور ارتداد ثابت ہوتا ہے جس سے آپ کو توبہ کرنا بہت جلد نہائیت ضروری تہا مگر آپنے بعوض توبہ کے اور صریح جھوٹ بولا اور جن آتیوں سے آپنے اپنے ان اقوال پر استدلال کیا ہے اسمیں سخت غلطی کہائی ہے جواب اس کا شافی و کافی حقیقۃ الوحی میں لکہا ہوا ہے ۔ اس کو ملاحظہ کرو ۔ افسوس کہ آپ تمام قرآن مجید کو تفسیر لکھ کر بہول گئے اور کوئی آیت آپکو ایسی یاد نہیں رہی ۔ کہ جس میں آنحضرت صلی اللہ پر ایمان لانے کو وار مدار نجات کا قرار دیا گیا ہو ۔ یہاں پر واسطے آپ کی تنبیہ کے بطور مثال کے ایک ہی آیت کو پیش کرتا ہوں ۔ قال اللہ تعالیٰ ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ۔ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین پ ۳ ع ۱۲

ڈاکٹر صاحب ذرا آنکھیں کہولکر دیکھو ۔ کہ اس آیت میں تو صرف اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی واسطے مغفرت ذنوب کے اور نیز واسطے محبوب الٰہی ہونے کے کافی قرار دیا گیا ہے اس سے بڑہکر اور کیا وار مدار نجات کا ہوگا اور پھر اس اتباع سے اعراض کرنے والوں کو مبغوض اور کافر فرمایا گیا ہے مگر مجھ کو یہاں پر آپ کی سلک اور فہم سے یہ اندیشہ ہے کہ آپ اس آیت سے برعکس سابق کے کہیں یہ کہدیویں ۔ کہ داسطے نجات اور محبوب الٰہی ہونے کے صرف اتباع آنحضرت صلعم کا ہی کافی ہے ۔ نہ توحید الٰہی ۔ کیونکہ اس آیت سے ثابت ہے کہ توحید الٰہی پر دار مدار نجات کے کا نہیں ہے کیونکہ اس آیت میں اثبات توحید الٰہی کا بصراحت مذکور نہیں ہوا ہے ۔ مگر یہ الحاد اور مسلک آپکا محض فاسد اور باطل ہے ۔ کیونکہ ؎ ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مقامی دارد ۔ اور اسی مسلک نے آپ کو حضرۃ اقدس مسیح موعود سے مرتد کر دیا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب ذرہ تدبر کرو کہ منہاج استدلال قرآنی کا یہ ہے ۔ کہ جن آیات میں بحث توحید یا ردشرک کی ہے اون آیات میں مسئلہ نبوت کو بصراحت داخل نہیں فرمایا گیا اور جن آیات میں اثبات نبوت فرمایا گیا ہے ۔ اون میں بحث توحید کو بصراحت نہیں چھیڑا کیونکہ ہر ایک مسئلہ اپنے اپنے محل پر ثابت کیا گیا ہے ۔ ہاں یہ کلام الٰہی کی خوبی ہے کہ جن آیات میں اثبات توحید کا ہے اون میں بطور اشارات لطیفہ کے اثبات نبوت کا بھی پایا جاتا ہے اور جن آیات میں اثبات نبوت کا ہے اون سے اثبات توحید کا بھی مفہوم ہوجاتا ہے اور کلام بلیغ و فصیح کا ایسا ہی ہونا چاہیئے تہا ۔ تاکہ خلط مبحث نہ ہوجاوے ۔ جن آیات سے آپنے استدلال کیا ہے ان میں سے آپ کی تنبیہ کے لئے صرف ایک آیت یہاں پر لکھی جاتی ہے تا کہ آپکے استدلال کا حال پر اختلال ہر ایک اہل بصیرت پر واضح ہوجاوے ۔ قولہ تعالیٰ فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ ڈاکٹر صاحب لفظ فطرۃ اللہ آیت میں منصوب واقع ہوا ہے ۔ اس لئے کسی فعل کا مفعول یا مصدر واقع ہوا ہوگا ۔ کیونکہ مبتدا خبر نہیں جو جملہ اسمیہ ہو کر کلام تام ہوجاوے ۔ فعل فاعل نہیں جو جملہ فعلیہ ہوکر پورا کلام ہوجاوے ۔ اب جناب سے استفسار یہ ہے ۔ کہ جب فطرۃ اللہ کلام پورا ہی نہیں ہے بلکہ ایک فضلہ ہی جو منصوب ہے ، اور مرفوع نہیں ۔ تو آپ اس سے کسی مدعا پر کیونکر استدلال فرما سکتے ہیں ۔ ہاں مجھ کو خوب یاد آیا ۔ کہ آپ

اس خط مردودہ میں خود اقرار کرتے ہیں کہ میری تفسیر مسائل نحو یہ و علم لغت و اعراب القرآن وغیرہ سے محض عاری ہے ۔ اندریں صورت جبکہ آپ علوم آلیہ سے محض ناآشنا ہیں تو پہر اس آیت سے آپ کیونکر استدلال فرماوینگے اور میں بھی جو کچھ بیان کرونگا ۔ اس کو کیونکر آپ سمجھ سکینگے مگر شاید دوسرے ناظرین کو فائدہ حاصل ہو جائے اس لئے لکھتا ہوں ۔ کہ فطرۃ اللہ سے قبل فاقم وجہک للدین حنیفا وارد ہے اور یہی فعل عامل ہے یعنی فعل فاقم فطرۃ اللہ کا ناصب ہے ، اور فطرۃ اللہ بحذف حرف جار اس کا منصوب ہے ۔ اب معنے آیت کے یہ ہوئے کہ فطرۃ الٰہی پر قائم رہو ۔ کہ جس پر اس نے بنی آدم کو بنایا ہے ۔ اول حکم یہ تہا ۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہوکر قائم ہوجاؤ ۔ اس حکم اول کی تعمیل کے لئے تائیداً یہ ارشاد ہوتا ہے ۔ کہ فطرۃ اللہ پر قائم رہو ۔ یہ اس لئے فرمایا ۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہوکر قائم ہونا کوئی دشوار امر نہیں ہے ۔ کیونکہ فطرت انسانی اس کی معاون اور مددگار پڑی ہوئی ہے مطلب یہ ہے ۔ کہ دین اسلام پر یکسو ہوکر قائم ہونے کا امر تکلیف مالایطاق نہیں ہے ۔ کیونکہ فطرۃ انسانی اس کے لئے معین پیدا کی گئی ہے ۔ اب اوسی دین اسلام پر قائم ہوجانے کو جس کی معاون فطرۃ اللہ ہے ۔ فرماتے ہیں ۔ کہ ذلک الدین القیم ۔ یعنے یہ وہی دین ہے جو تمہارے امور دینی و دنیوی کی اصلاح کرنے والا اور تم کو سیدہا رکھنے والا ہے ۔ اب فرمایا جاتا ہے ۔ کہ فطرۃ اللہ جو دین اسلام کے قبول کرنے کے لئے معاون ہے وہ سب بنی آدم میں پیدا کی گئی ہے ۔ کہ لا تبدیل لخلق اللہ ۔ خواہ یہ جملہ جو خبریہ ہے ۔ بمعنے خبر کے ہی لیا جاوے ۔ یعنی کہ ہماری طرف سے یہ فطرت انسانی کسی انسان میں مفقود نہیں کی گئی کیونکہ جملہ انسانوں میں توحید الٰہی کے سمجھنے کے لئے عقل و فطرۃ پیدا کی گئی ہے ۔ کہ جس کی وجہ سے توحید الٰہی کا سمجھنا دشوار نہیں رہتا ہے اور اگر یہ جملہ خبریہ بمعنی انشا کے ہو ۔ تو یہ مراد ہوگی ۔ کہ ہر ایک انسان پر لازم ہے کہ اس فطرۃ اللہ کو جو دین اسلام اور توحید الٰہی کے سمجھنے کے لئے ایک معاون ہے ۔ اس کو ہرگز تبدیل کرنا نہیں چاہیئے مگر چونکہ اس فطرۃ میں خلط کر دینے ۔ توہمات باطلہ سے اور عادات و رسومات فاسدہ کے امیزش سے اکثر لوگ اس فطرۃ اللہ کو تبدیل کر دیتے ہیں ۔ لہذا فرمایا جاتا ہے کہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون ۔ کیونکہ اکثر لوگوں کا یہ حال ہے ۔ کہ ترک

اور ... ات اور رسومات قبیحہ کو فطرۃ انسانی کی جان سمجھ لیتی ہیں اور یہی نام کی نطرۃ وہی فطرت ہے جس کو حضرت امام نے لعنتی فرمایا ہے اور ایسی فطرت مبدلہ کے لعنتی کہنے پر بہ سبب جہالت کے آپنے بڑے بڑے اعتراض کئے ہیں۔ صدق اللہ تعالےٰ۔ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔ اب دیکھو کہ یہ آیت اثبات توحید اور رد شرک کے لئے بیان کی گئی ہے اور ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اس آیت میں اثبات نبوت بصراحت تامہ مذکور نہیں ہے لیکن اشارات لطیفہ کے ساتھ اسی آیت سے اثبات نبوت بھی ہوتا جاتا ہے کیونکہ وہ دین اسلام جس کو ذالک الدین القیم فرمایا گیا ہے سوائے انبیاء علیہم السلام کے اور کون لایا ہے اور پھر یہ بھی فرمایا گیا کہ ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون۔ یہ آیت بھی انبیاء علیہم السلام کی ضرورت کو کس زور و شور سے بیان فرما رہی ہے۔ کیونکہ انبیاء ہی مبعوث ہوکر اس فطرۃ اللہ کو یاد دلاتے ہیں۔ کہ فلان فلان امور فطرۃ اللہ کے مطابق ہیں اور فلان فلان امور غیر مطابق اور نیز آیت کے آگے جس قدر جملے بیان فرمائے گئے ہیں وہ سب ضرورت انبیاء کو ثابت کرتے ہیں۔ کہ واتقوہ۔ یعنی اوامر الٰہی کو بجا لانا اور نواہی سے اجتناب کرنا بغیر ہدایت انبیاء کے کیونکر ہو سکتا ہے۔ واقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین۔ من الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا۔ اور مختلف فرقوں کے حق میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ کل حزب بما لدیھم فرحون۔ یہ سب جملے ضرورت انبیاء کو ثابت کر رہے ہیں غرضیکہ بالفرض آیت مذکورہ اثبات توحید کے لئے مسوق ورد ان ہے لیکن باشارات لطیفہ ضرورت نبوت کو بھی ثابت کر رہی ہے ڈاکٹر صاحب میری اس نصیحت کو یعنے کہ۔ ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مقامی دارد کو اگر آپ تسلیم نہ کریں گے۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود سے ارتداد کے سوا یا سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتد ہونے کے علاوہ آپ اپنے عہدہ ڈاکٹری کو بھی خاک میں ملا دیں گے۔ کیونکہ آپنے اپنے ارتداد کا ایک بڑا سبب یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں بڑا زور حضرت عیسےٰ کی وفات پر دیا جاتا ہے۔ یا حضرت اقدس کے مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونے پر وغیرہ وکذا وکذا۔ ڈاکٹر صاحب آپکے شفاخانہ میں جو کوئی شخص کسی مرض کا مریض آتا ہے تو کیا اس مرض کے دفعہ کرنے میں آپ زور نہیں دیتے۔ انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی

طریقہ رہا ہے کہ ان کے زمانہ بعثت میں جن مفاسد کا غلبہ ہوتا تھا۔ اسی کے دفعہ کرنے میں زیادہ زور دیا گیا ہے قرآن مجید کو توآپنے بالکل نسیا منسیا کر دیا ہے کیا فرائض منصبی ڈاکٹری کو بھی بالکل فراموش کر دیا کہ مقتضائے حال مریض پر بھی نظر کی جاوے۔ ذرہ تدبر کرو۔ ایک اس آیت ذیل میں قال تعالیٰ ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا فی کتاب اللہ یوم خلق اللہ السمٰوات والارض منھا اربعۃ حرم ذالک الدین القیم۔ اس آیت میں مثل آیت سابق کے سال بھر کے بارہ مہینوں کی گنتی کو اور ان میں سے چار مہینوں کی محترم سمجھنے کو ہی دین قیم فرمایا گیا ہے۔ اگر آپکا مسلک باطل اس آیت کے سمجھنے میں تسلیم کیا جاوے تو لازم آویگا۔ کہ سوائے اس مسئلہ کے جملہ مسائل اسلام توحید و نبوت و معاد و اعمال صالحہ و اخلاق ماموربہا اور جملہ نواہی کی کچھ ضرورت نہیں رہی افسوس ڈاکٹر صاحب ؎ گر تو قرآن بدین نمط خوانی۔ ببری رونق مسلمانی۔ کیا آپ کی نظر مذہب عیسائی دنیا پر نہیں پڑی۔ بلکہ عیسائی تو ایک طرف رہے۔ اکثر مسلمانون نے بلکہ علمائے اہل اسلام نے حضرت عیسٰی کو خدا یا خدا کا بیٹا اعتقاد کر رکھا ہے۔ کہ صفات الوہیت کا اثبات اون میں کر رہے ہیں اور ہزارہا مسلمان مرتد ہوکر عیسائی ہوگئے۔ اس فتنہ کے برابر اس وقت تو دنیا میں کوئی فتنہ اسلام پر نظر ہی نہیں آتا ہے اور دوسرے جس قدر فتنہ ہیں وہ بھی اسی فتنہ عظیمہ کی شاخیں ہیں۔ تو کیا اس پر بھی اب تک حکمت الٰہی مقتضی نہیں تھی۔ کہ مسیح ناصری کی الوہیت یا ابن اللہ ہونے کو بڑے زور سے ردہ مردود کیا جاوے اور اس کا رد تو اسی میں ہے کہ مسیح ناصری فوت ہوگیا۔ اگر خدا یا ابن اللہ ہوتا۔ تو کیوں فوت ہوتا۔ اور مسیح موعود آگیا۔ جس پر ہزاروں ادلہ شرعیہ اور نشانات آسمانی و زمینی قائم ہوگئے۔ اگر آپکا بیہقان فرض کیا جاوے۔ کہ حسب مقتضائے حالات زمانہ کے جماعت احمدیہ میں اس مسئلہ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے تو یہ تو تمام انبیاء علیہم السلام کے منہاج کے مطابق ہے۔ جس پر آپ بھی بموجب فرائض منصبی ڈاکٹری کے عامل ہیں اگر جماعت احمدیہ بھی اس فتنہ عظیمہ کے رد میں زیادہ زور دیوے۔ تو عین مقتضائے حکمت الٰہی ہے پھر جو قصص انبیاء مندرجہ قرآن مجید کو۔ بس بموجب تعلیم قرآن مجید کے جماعت احمدیہ بھی اس پر زور دیتی ہے

کہ مسیح مرگیا مسیح مرگیا موعود مسیح آگیا آگیا ذالک الدین القیم ڈاکٹر صاحب دنیا میں ہمیشہ رہنا نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اسی حالت ارتداد میں موت آجاوے اور پھر کچھ اصلاح نہ ہو سکے کما قال اللہ تعالیٰ وبدا لھم من اللہ ما لم یکونوا یحتسبون وبدا لھم سیئات ما کسبوا وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون۔ آپنے حضرت مسیح موعود سے کیا ارتداد کیا۔ آنحضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مرتد ہوگئے۔ افسوس صد افسوس۔ ویوم یعض الظالم علیٰ یدیہ یقول یا لیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا۔ پھر آپ نمبر ہشتم میں یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کی بابت مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں ملا۔ ظاہری علوم کی رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ الیٰ آخرہ۔ اس قول میں بھی آپنے بڑا جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ آپ المسیح الدجال صفحہ ۴۳ میں خود تحریر فرماتے ہیں جسکی عبارت نقل جلی تحریر کرتا ہوں۔ وھو ھذا اون کا حکم عدل ہونا کسر صلیب کرنا الخنزیر کو قتل کرنا اور جزیہ موقوف کرنا یہ تمام امور اون کی سلطنت ظاہری پر دلالت کرتے ہیں چنانچہ حکم وعدل وہی ہو سکتا ہے جو بادشاہ وقت ہو وہی کسر صلیب کر سکتا ہے تمام سوروں کو مروا سکتا ہے اور جزیہ موقوف کر سکتا ہے الخ بعد اس کے پھر آپ حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونے پر یون استدلال کرتے ہیں۔ کہ صلیبی مذہب بڑے زور کیساتھ پھیلتا جا رہا ہے ہزاروں صلیبیں نئی قائم ہو رہی ہیں الخ اس کے بعد پھر آپ حضرت اقدس کے مسیح موعود ہونے پر استدلال فرماتے ہیں۔ کہ کسر صلیب سے مراد اگر دلائل سے عیسویت کو باطل کرنا لیا جاوے تو کیا قرآن مجید نے اس کے ابطال میں کوئی کمی چھوڑ دی ہے۔ غرضکہ یہ مذہب آپکا آپکے المسیح الدجال میں موجود ہے مگر اس خط مردودہ میں آپ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ کو ظاہری علوم کے رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہیں اس لئے ظن غالب ہے کہ آپنے اپنا یہ مذہب بحکم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے علمائے دین ہی سے اب بعد ارتداد کے حاصل کیا ہوگا کیونکہ پہلے تو ۱۲ سال تک حضرت اقدس سے وہی تعلیم حاصل کی تھی کہ مسیح موعود تو دلائل قاطعہ سے اور نشانات آسمانی سے تائید دین اسلام کی کریگا اور براہین باہرہ سے مذہب عیسوی کو باطل کرے گا اور اس کی

اور دوا اس مرض خاص کے علاج میں کیا دوسری امراض کا علاج بھی شامل کر دیتے ہیں۔

بعثت کے زمانہ میں جہاد موقوف کر دیا جاویگا۔ کہ یضع الحرب وغیرہ وغیرہ۔ افسوس کہ آپ حضرت اقدس سے مرتد ہو کر جیسا کہ مغز دین اسلام یعنی اتباع آنحضرت صلعم سے مرتد ہو گئے۔ کما مرّ تصریحہ ویسے ہی آپنے اپنی محسن گورنمنٹ عالیہ کے ساتھ بھی آثار بغاوت کے مثل قوم آریوں کے کتابوں میں لکھنے شروع کر دئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مجھ کو بڑا تعجب آتا ہے کہ مزعوم مہدی خونخوار جس کی نسبت لایقبل الا السیف او الاسلام جیسی روایات باطلہ وارد ہوئی ہیں انکو بھی آپ صحیح اعتقاد کرنے لگے ہیں چنانچہ صفحہ ۲۵ کے آخر میں اسی رسالہ کے آپ لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس نے ساتھ وہ علامات کہاں ہیں جو احادیث صحیحہ میں مسیح موعود کی نسبت مذکور ہیں مثلاً اون کے نزول سے پیشتر امام مہدی کا موجود ہونا۔ الخ۔ ڈاکٹر صاحب افسوس۔ کہ ایسے خطرناک اعتقادات اور نقض امن کے عقائد جس کے بارہ میں ایک حدیث صحیح بھی بابت مسیح موعود وارد نہیں ہوئی ہے ان کی نسبت آپ لکھتے ہیں۔ کہ بہت سی حدیثیں صحیح مصنوعی مہدی خونخوار کے بارہ میں وارد ہو گئی ہیں۔ حالانکہ مولوی محمد حسین صاحب بھی اب تو یہ اشتہار دے رہے ہیں خواہ یہ اشتہار اون کا اپنی کسی مصلحت ہی پر مبنی ہو کہ جس قدر احادیث صحیحہ اس مضمون کے (یعنے ایسے آخری مہدی خونخوار کی نسبت) کوئی پیش کرے تو اوسیقدر بحساب فی حدیث صحیح ایک اشرفی انعام پاوے۔ اب بھی آپکو معلوم ہوا۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب سے مرتد ہو کر آپ کہاں سے کہاں تک پہونچ گئے اور جو علم و عقل آپ کو حاصل شدہ تھا سب تلف ہو گیا یہ وہ پیشگوئی مسیح کی پوری ہوئی جو انا جیل میں لکھی ہوئی تھی۔ کہ جو کوئی شخص میرے دوبارہ آنے میں مجھ کو قبول کریگا۔ اوس کو اور زیادہ دیا جاویگا اور جو کوئی قبول نہ کریگا اوس سے وہ دیا ہوا بھی چھین لیا جاویگا جو اس کو پہلے دیا گیا ہے او کما قال الفاظ کچھ ہوں مطلب یہی ہے چونکہ میں آپکا قدیم سے خیر اندیش ہوں لہذا اس اعتقاد موجب نقض امن کی نسبت پھر بھی عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ بہت جلد اس اعتقاد نقض امن سے اپنی توبہ کا اشتہار دیدیجئے اور لکھدیجئے کہ میرا رسالہ المسیح الدجال خود المسیح الدجال ہے اور وہ رسالہ خود باطل و مردود ہے ورنہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ آپ سے کہیں ایسا مطالبہ نہ کرے جیسا کہ آریوں سے کیا گیا ہے اور اغلب کہ میرے پرانے دوست مولوی محمد حسین صاحب نے بھی اسی لئے ایسے مہدی و مسیح سے اور نیز ایسی احادیث سے اپنے انکار کو اخبارات اردو و انگریزی میں شائع فرما دیا ہے اور مخالف مولویوں کی کچھ پرواہ نہیں کی۔ میں اپنے اس پرانے دوست کو بڑا عقلمند اور بہادر سمجھتا ہوں کہ رفتہ رفتہ اور بتدریج ہمارے اصول مذہب کی طرف میل کرتا چلا آرہا ہے ؎

این کار از و آید و مردان چنین کنند

اس خط مردودہ میں جو آپ لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کی بابت مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں ملا ظاہری علوم کی رو سے علمائے دین بہتر سمجھ سکتے ہیں باوجودیکہ آپ اپنا الحال کا مذہب اور علم المسیح الدجال میں تحریر فرما چکے ہیں مگر اتماماً للحجۃ۔ میں اس قدر گزارش اور کرنا چاہتا ہوں کہ اگر آپنے یہ اپنا مذہب اپنے رسالہ المسیح الدجال میں سرسری طور پر ہی لکھا ہو۔ گو یہ احتمال آپ کی پر زور تحریر کے بالکل خلاف ہے تو یہ گذارش ہے کہ دو باتوں میں سے ایک بات کی تو آپ ضرور بالضرور تعمیل کیجئے یا تو بحکم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے آپ ان علمائے دین سے جو آپ انکو علم دین میں اپنے سے بہتر سمجھتے ہیں اس مسئلہ مہدی و مسیح خیالی کو حل فرما کر معہ اون کی اسمائے گرامی کے مجھ کو مطلع فرمایئے کیونکہ آج کل یہی ایک مسئلہ تمام دنیائے اسلام میں زیر بحث ہو رہا ہے اور چار لاکھ آدمی جو حضرت اقدس کے مرید ہو چکے ہیں وہ سب کے سب اس مسئلہ مہدی و مسیح مزعوم کے رد اور نفی میں دلائل قاطعہ کیساتھ بہمہ تن مصروف ہو رہے ہیں چنانچہ آپ کی ہی بڑی شکایت اور فریاد یہی ہے کہ احمدیوں میں سوائے اس مسئلہ کے اور کسی مسئلہ اسلامی پر زور نہیں دیا جاتا اور اگر آپ سے آیت فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون پر عمل نہ ہو سکے تو چونکہ آپکو دعوائے الہامات و کشوف و رویائے صالحہ ہونے کا بھی مدت سے ہے اس لئے برائے خدا آپ بحیثیت مسیح و رسول آپ کو جناب الٰہی علام الغیوب سے کشوف و منکشف ہو جاوے تو پھر اس سے مجھ کو بھی مطلع فرمایئے لیکن اگر آپ باوجود رحمۃ للعالمین وغیرہ ہونے کے اور واقع ہونے سخت ضرورت کے اس مسئلہ کی نسبت اپنی توجہ روحانی کو اس طرف مبذول نہ فرمائیں گے تو اور کس وقت میں آپ اس توجہ روحانی کو کام میں لاوینگے گو آپ بجائے رحمۃ للعالمین ہونے کے زحمۃ للعالمین بزائے معجمہ ہی ہو گئے ؎

کس مرض کی ہیں دوا یہ لب جان بخش تری جان لبوں میں تری آزار محبت والے۔ اگر آپ مجھ کو بذریعہ اپنے دستخطی خط کے اس مسئلہ کے حل سے مطلع نہ فرماوینگے تو مجھ کو یقینی ثابت ہو جاویگا کہ آپکے جملہ رسائل اور اشتہارات بلکہ خود آپ بھی تو المسیح الدجال پورے ہیں یا کانے دجال ہیں وغیرہ وغیرہ اور پھر مجھ کو کچھ ضرورت نہ ہوگی۔ کہ آپ کو مخاطب کیا جاوے۔ کما قال اللہ تعالیٰ والذین ھم عن اللغو معرضون تا اس مسئلہ کے آگے دیگر لوازم کو بھی دیکھا جاوے جنکو خاکسار خط موسومہ مولوی محمد حسین صاحب مندرجہ بدر نمبر ۳۳ میں درج کر کر اونکو اس مسئلہ کے مفاسد سے مطلع اور متنبہ کر چکا ہے تو پھر فرمائے کہ کس قدر مفاسد جہلا اور عوام سے ایسے اعتقادات فاسدہ پر پیدا ہو سکتی ہیں و نعوذ باللہ منہا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے میں اپنے وقت پر مسیح موعود کو مبعوث فرما کر اپنی بندوں کی خبر لے لی کہ پچیس سال سے وہ مامور من اللہ ایسے مفاسد نقض امن کے دفع کرنے میں بہمہ تن مصروف ہے اور اپنی کوشش میں کامیاب بھی ہو گیا ہے کہ چار لاکھ آدمی اس کوشش میں اس کی تائید کر رہے ہیں اور یوماً فیوماً ترقی ہی ہے چونکہ آپنے اپنی ایسی تحریریں بعد ارتداد کے اپنے رسالہ میں شائع کر دی ہیں لہذا آپنے ریاست پٹیالہ کو بھی جو ماتحت گورنمنٹ عالیہ کے ہے اور گورنمنٹ عالیہ کی خیر خواہ ہے۔ ایک خطرہ میں ڈالدیا لہذا آپ بہت جلد اپنی توبہ کا اشتہار دیدیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ریاست سے بھی علیحدہ کر دئے جاویں کیونکہ ریاست پٹیالہ بڑی خیر خواہ گورنمنٹ عالیہ کی ہے اگر اس کو آپ کی یہ تحریرات فاسدہ معلوم ہو جاوینگی تو آپکو ریاست سے یک قلم علیحدہ کر دیوے گی۔ میں نے حق دوستی ادا کر دیا ہے ؎ بر رسولاں بلاغ باشد و بس۔ نمبر ۱۲ میں آپ یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ جس صفائی اور کثرت کے ساتھ مجھے ایام مخالفت میں بشارات ملیں کبھی نہیں ملی تھیں وکذا وکذا۔ ڈاکٹر صاحب آپنے اس نمبر ۱۲ کے لکھتے وقت قرآن مجید کی تمام وعد و وعید کو نسیاً منسیاً کر دیا ہے اس لئے نمبر ۱۲ کے رد کے لئے صرف چند آیات ہی پیش کی جاتی ہیں۔ قال اللہ تعالےٰ ویستعجلونک بالسیئۃ قبل الحسنۃ وقد خلت من قبلھم المثلٰت۔ ایضاً ویستعجلونک بالعذاب ولن یخلف اللہ وعدہٗ۔ ایضاً ویستعجلونک بالعذاب ولولا اجل مسمی لجاءھم العذاب ولیاتینھم بغتۃ وھم لا یشعرون۔ ڈاکٹر صاحب مکذبین اور مرتدین کا تو یہ مقولہ ہمیشہ رہا ہے کہ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین اگر یہ آیات بھی آپکو یاد ہوتیں تو یہ قول نمبر ۱۲ میں آپ ہرگز ہرگز تحریر نہ فرماتے۔ آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ خدا کے مامور اور برگزیدہ کا مخالف ملعون ہوتا ہے۔ اس کو خدا کی طرف سے بشارتیں نہیں ملتیں۔ اقول۔ اعتبار انجام کا ہوتا ہے۔ والعاقبۃ للمتقین۔ دیکھو قصہ شیطان اور آدم کو جو قرآن مجید میں متعدد جگہ یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ اس کے ارتداد کے بعد بھی حضرت آدم کی نسبت اس سے وقوع ہوا اس کو مکالمات الٰہیہ

بھی ہونے لگی اور نوبت ان مکالمات کی یہان تک پہونچی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ مناظرات بھی کرنے لگا کہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین۔ ڈاکٹر صاحب بمقابلہ نصوص الٰہیہ کے نہ الہامات معتبر ہو سکتے ہین اور نہ بشارات کیونکہ بعد ارتداد کے بھی شغل شیطانی زیادہ ہو جاتا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ .... انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین تؤزھم ازا۔ ایضاً قال اللہ تعالیٰ ان الشیاطین لیوحون الی اولیائھم۔ آپ ایسے الہامات پر دھوکا نہ کھایئے کیونکہ ابھی تک ایک ذرہ بھر بھی آپ کو کوئی کامیابی حاصل نہین ہوئی اور نہ ایسی بشارات پر آپ مطمئن رہین۔ شیطان کو بھی اس کی دعا پر بشارت ملی تھی۔ انظرنی الی یوم یبعثون۔ انک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم۔ اور اپنی پیشگوئی چودہ ۱۴ ماہ کے منتظر رہیئے۔ کیونکہ کسی قدر غلط سلط استراق سمع شیاطین کو بھی حاصل ہو جاتا ہے اور پھر ایسے استراق سمع کے بعد شیاطین ہلاک بھی ہو جاتے ہین۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ الا من استرق السمع فاتبعہ شہاب مبین۔ ایضاً الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شہاب ثاقب۔ مجھ کو آپ کی نسبت خوف ہے۔ کہ کہین اس استراق سمع کے بعد شہاب ثاقب یا شہاب مبین آپ پر نہ ٹوٹ پڑے کیونکہ سنت اللہ یون ہی ہے۔ کہ استراق سمع کے بعد شہاب ثاقب ٹوٹا کرتا ہے دیکھو حقیقۃ الوحی کو کس قدر ایسے انسانون پر جو بڑے بڑے دعاوی کرتے تھے۔ بمقابلہ اس مامور من اللہ کے شہاب ثاقب اور شہاب مبین گرے ہین لیکن وہ علم جس کو اظہار علی الغیب کہتے ہین وہ بجز مامور من اللہ کے اور کسی کو حاصل نہین ہو سکتا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدا لیعلم ان قد ابلغوا رسالات ربھم۔ سو اگر آپ کو اظہار علی الغیب کا مرتبہ حاصل ہے اور یہ دعویٰ ہے۔ تو اس کا فیصلہ چودہ ماہ تک ابتدائی جولائی ۱۹۱۰ء سے ہو جاویگا۔ صبر کیجئے اس نمبر مین آپنے خاکسار کو دو ہفتہ کے لئے واسطے تصدیق اپنے الہامات کے طلب بھی فرمایا ہے کہ اور نہین میری رویائے صادقہ کا اور الہامات کا امتحان ہی سہی۔ ڈاکٹر صاحب مین آپ کی رویا کی تکذیب نہین کرتا مین تو کافرون کے رویا کے لئے بھی امکان صدق کا معتقد ہون کیا آپکو حضرت یوسف کے بادشاہ وقت کا خواب جو قرآن مجید مین مندرج ہے یاد نہین رہا کہ کیسا سچا واقع ہوا۔ اے ڈاکٹر صاحب یہان تو گفتگو اون رویا اور الہامات مین ہے جو بمقابلہ ایک مامور من اللہ کے تحدی کے ساتھ واقع ہو ابھی تک تو مین نے ایک متنفس کی نسبت بھی نہین سنا۔ کہ آپکے الہام مباہلہ متحدیانہ سے ہلاک ہوا ہو۔ ہان آپنے پیشگوئی چودہ ماہ کی حضرت اقدس کے مقابلہ مین شائع کی ہے سو اسکی نسبت آپکا ناز کرنا قبل از وقت ہے۔ اس کی نسبت یہ قول اللہ تعالیٰ کا تلاوت کیا جا سکتا ہے۔ کہ سیعلمون غدا من الکذاب الاشر۔ ڈاکٹر صاحب کس قدر آپ کی غلطی ہے کہ مولانا عبد الکریم مرحوم اور محمد افضل صاحب اور محمد یوسف کی نسبت آپ لکھتے ہین۔ کہ میری تفسیر کی مخالفت کیوجہ سے دنیا سے اوٹھائے گئے۔ ڈاکٹر صاحب یہان تو صدہا بلکہ ہزارہا آدمی بحکم انک میت و انھم میتون کے فوت ہو چکے ہین۔ یہان تو گفتگو اوس ہرت و موت مین ہے جو بمقابلہ مدعی ماموریت کے مخالف کی نسبت متحدیانہ طور پر واقع ہو۔ لہٰذا آپ ارشاد فرمایئے کہ آپنے کونسا اشتہار یا الہام متحدیانہ ان کی نسبت شائع کیا تھا افسوس کہ بعد ارتداد کے آپ کی مت ایسی ماری گئی اور عقل ایسی جاتی رہی۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ۔ یتخبطہ الشیطان من المس۔ یا ان الذین ارتدوا علی ادبارھم من بعد ما تبین لھم الھدی الشیطان سول لھم واملی لھم۔ نمبر ۱۳ مین آپنے ہین کہ براہین احمدیہ مین شائع کیا تھا کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہون گے اور ظاہری و باطنی بادشاہ ہون گے پھر اس سے ارتداد کرنا روز روشن کی طرح ثابت ہے پس جو اسکا جواب ہوگا وہی اس کا جواب ہے الخ ڈاکٹر صاحب آپکے ارتداد اور حضرت اقدس کے رجوع مین زمین و آسمان کا فرق ہے اور بعد المشرقین واقع ہے اور یہ قیاس آپکا قیاس مع الفارق ہے۔ قیاس کی دو قسمین ہین ایک تو وہ قیاس ہے جو ماموربہ ہے جسکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار اور دوسرا قیاس وہ ہے جو اول من قاس ابلیس کا مصداق ہے اب ان دونون امرون مین جو امور کہ فارق ہین اون کو سنئے۔ اول تو مسیح موعود کا جسمانی طور پر آسمان سے اوترنا حضرت اقدس نے نہ براہین احمدیہ مین لکھا ہے اور نہ کسی اور کتاب مین اور نہ جہاد کرنا اور نہ عالم کا لوٹنا وغیرہ وغیرہ کہین لکھا ہے یہ آپکا سراسر کذب ہے کہ براہین احمدیہ مین یہ شائع کیا ہے کہ مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہون گے۔ وکذا وکذا جواب آپکا اعتقاد مندرجہ مسیح الدجال ہوا۔ اوس خیال کے اثبات مین نہ کوئی آیت لکھی ہے اور نہ کوئی حدیث پھر آپکا یہ کہنا کہ مرزا صاحب نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ کی بنا پر لکھا ہے۔ کہ مسیح آسمان سے نازل ہون گے کس قدر افترا ہے ہان البتہ یہ لکھا ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کا فرقانی اشارہ اس آیت مین ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ اور بموجب اقوال مفسرین کے نہ اپنے الہامات اور کشوف سے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق مین پیشینگوئی ہے اور پھر چند ایام کے بعد اس قول سے رجوع بھی کیا گیا ہے۔ پھر کہان تو ایسے قول سے چند روز مین رجوع کرنا جس کی نسبت یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس قول کی طرف آیت مین صرف ایک اشارہ ہی ہے یعنی اسباب مین یہ آیت نص صریح نہین ہے اور کہان آپکا ارتداد اوس سلسلہ حقہ سے جس کو آپ مدت پچیس سال تک دین و ایمان اعتقاد کرتے رہے اور آیات و احادیث اور دلائل عقلیہ سے مدت دراز تک اس کو ثابت کرتے رہے ہین ؎

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اور پھر با این ہمہ خود براہین احمدیہ مین دو سطرون کے بعد ہی یہ عبارت بھی موجود ہے لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور انکسار اور توکل اور ایثار اور آیات اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی تھی گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہین اور بحدے اتحاد ہے کہ نظر کشفی مین نہایت ہی باریک امتیاز ہے آخر تک اہل بصیرت پر اس عبارت سے چند امور واضح ہوتے ہین اول یہ کہ پہلا قول یعنی جسمانی اور سیاست ملکی کا قول مسیح ثانی کی نسبت جو نقل کیا گیا ہے وہ آپکا الہام یا کشف نہین ہے ہان آپکا غربت اور انکسار اور توکل وغیرہ مین نمونہ مسیح ہونا اور مسیح کے ساتھ نہایت درجہ کا اتحاد ہونا یہ امر الہامی اور کشفی ہے جس کو یہ فقرہ کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے ثابت کر رہا ہے اور دیگر الہامات مندرجہ براہین بھی اس امر کو ثابت کر رہے ہین۔ کہ مسیح اول کے ساتھ آپکو انتہا درجہ کی مشابہت ہے، کہ عالم کشف مین دونون مسیحون کی درمیان امتیاز کرنا نہایت دشوار ہے پس اگر نہ ثابت آسمانی اور دلائل نقلیہ و عقلیہ سے ثابت ہو جاوے کہ یہی شخص جو مجسم رحم ہے مسیح موعود ہے جس کو عالم کشف مین مسیح اول سے انتہا درجہ کی مشابہت ہے، تو قول جسمانی اور سیاست ملکی کا جو نسبت مسیح موعود کے نقل کیا گیا ہے۔ بموجب اون خیال

علمائے مخالفین کے جو دوبارہ مہدی اور مسیح کے رکھتے ہیں کہ جہاد کریگا خانم لڑیگا وغیرہ وغیرہ۔ غلط اور باطل ہے۔ بخصوصاً جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے۔ کہ آیت میں جسمانی اور سیاست ملکی کی طرف اشارہ ہے۔ آیت مذکورہ کوئی نص اس باب میں نہیں ہے۔ تو اس قول کا غلط ہوجانا کیا بڑی بات ہے اور ایسے اشارات سے رجوع کرنا کون سا بڑا رجوع ہے بلکہ اگر بنظر غائر دیکھا جاوے اس امر کی طرف کہ گورنمنٹ عالیہ نے اپنی رعایا کو اس قدر آزادی عنایت فرمادی ہے اور اپنی قوانین ملکی ایسے عام کردئے ہیں کہ ان قوانین کے ماتحت رہکر ہر ایک قوم نے انجمنیں قائم کرلی ہیں اور قوانین گورنمنٹ عالیہ کے ماتحت ہوکر ایک انجمن ایک حاکم تصور کی جاتی ہے اور اس کے ماتحت جس قدر لوگ عہدے دار اور مناصب مقررہ والے ہیں۔ وہ سب کے سب انجمن کے ماتحت ایسے ہی ہیں جیسے انجمن ماتحت گورنمنٹ عالیہ کے ہے پس اگر مسیح موعود کی سیاست جسمانی اور ملکی سے یہ مراد لی جاوے۔ تو یہ ایک دوسری پیشینگوئی لطیف ہے کہ گورنمنٹ عالیہ وعادلہ کی اس رعایا میں جو تعلیم یافتہ ومہذب اور اہل الرائے ہے گورنمنٹ عالیہ کی فیض آزادی سے جبکہ حکومت اس کو ہی حاصل ہے۔ تو جماعت احمدیہ جو سب سے زیادہ خیرخواہ گورنمنٹ عالیہ کی ہے اس فیض سے کیونکر محروم رہ سکتی ہے لہذا اس میں بھی انجمنیں قائم ہوتی چلی جاتی ہیں۔ جیسا کہ کلام نبوت میں موجود ہے۔ کہ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ اس کلام نبوت کا پورا ظہور اسی گورنمنٹ عادلہ کے عہد میں ہو رہا ہے۔ پس ایسے اشتہارات سے رجوع کرنا یا یہ تاویل صحیح کر لینا ایک قول لطیف ہے۔ اور نہایت صحیح مطابق واقعات کے ہی ہے۔ صحابہ کرام وتابعین اور تبع تابعین اور مجتہدین نے بوقت ملنے نصوص کے اپنی اجتہادات جلیہ سے رجوع کیا ہے اور امرہم شوری بینہم اسلام کی تعلیم ہے پس یہ تو سنت قدیمہ ہے۔ جو اسلام میں چلی آتی ہے ادنی سے اعلی کی طرف رجوع ہے۔ لیکن آپ کی ارتداد کی کوئی نظیر اسلام میں نہیں ملتی ورنہ آپ بتلاویں۔ کہ کسی صحابی یا تابعی یا کسی مجتہد نے ۲۵ سال تک کسی سلسلہ حقہ یا مسئلہ کو دین وایمان اعتقاد کیا ہو اور نصوص کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے اس کی حقیت کا اثبات بھی کیا ہو۔ اور پھر وہ اوس سلسلہ حقہ یا اوس مسئلہ سے مرتد ہوگیا ہو اور پہلی عقائد اور ارتدادی عقائد میں امن اللہ نقص امن کا فرق ہو گیا یعنے اعلی مرتبہ سے گر کر اسفل السافلین میں گر پڑا ہو۔ ؎ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اپنے رسالہ میں آپنے ایک نظیر حضرت اقدس کے رجوع کی بلعم کے ارتداد کے ساتھ ہی دی ہے۔ مگر وہ بھی قیاس مع الفارق ہے۔ کیونکہ بلعم تو حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں ہلاک اور تباہ ہوگیا اور یہاں پر جتنے بلعم موسے یا عیسیٰ بن کر مقابلہ مباہلہ میں آئے وہ خود تباہ ہوگئے غارت ہوگئے اور ہلاک ہوگئے۔ ایک تو نہیں ہلاک ہوا دو ہی نہیں ہلاک ہوئے جن کی ہلاکت کو امر اتفاقی کہا جاوے بلکہ جو مقابلہ یا مباہلہ میں آیا وہ تباہ ہوا۔ دیکھو حقیقۃ الوحی کو غرضکہ آپکے جملہ قیاس اول من قاس ابلیس کے مصداق ہیں۔

ڈاکٹر صاحب چونکہ یہ سلسلہ حقہ احمدیہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے اس لئے اس رجوع کی نظیر قرآن مجید اور کارخانہ نبوت میں بھی واقع ہے۔ اگر آپ کو اس رجوع کا قیاس کرنا منظور ہے جو ادنی سے اعلی کی طرف ہے۔ تو اس نظیر پر قیاس کیجئے۔ اور وہ نظیر تحویل قبلہ کا مسئلہ ہے آپ جانتے ہوں گے۔ کہ اہل کتاب کا قبلہ بیت المقدس تھا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ تو بسبب کسی مصلحت اور حکمت الٰہی کے ۱۶ یا ۱۷ ماہ تک بیت المقدس کی طرف موںھ کرکر نماز پڑھتے رہے۔ جیسا کہ روایات صحیحہ سے ثابت ہے۔ ہاں بیت المقدس کے قبلہ گردانے میں کوئی حکم صادر نہیں ہوا تھا صرف انبیائے بنی اسرائیل کے طریق عمل کو مستحسن خیال کرکے بیت المقدس کو قبلہ گردان لیا گیا تھا۔ کیونکہ اہل کتاب کے یہاں تمام انبیائے بنی اسرائیل کا قبلہ بیت المقدس ہی تھا۔ جیسا کہ مسیح موعود کا جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر تشریف لانا درمیان یہود اور نصاری کے اور نیز بعض اہل اسلام کے یہاں قدیم سے ایک مذہب چلا آتا تھا۔ حالانکہ اس بارہ میں نہ کوئی نص صریح قرآنی وارد ہے اور نہ کوئی حدیث صحیح آئی ہے۔ البتہ بے بل میں مسیح کا دوبارہ آنا جلالی شان سے لکھا ہوا ہے۔ حضرت اقدس کو بھی تشریح قول جسمانی اور سیاست ملکی مسیح موعود کی نسبت کوئی الہام یا رویا ابتدا میں بھی نہیں ہوا تھا۔ لہذا حضرت اقدس نے براہین میں مسیح موعود کے جسمانی اور سیاست ملکی کی کوئی ایسی تشریح نہیں فرمائی۔ جیسا کہ روایات مصنوعہ موضوعہ میں مہدی کے ساتھ ہوکر جہاد کرنے کے بارہ میں وارد ہیں اور وہی عوام کا خیال ہے یا کتب اور رسائل مخالفین میں ان دونوں کا جہاد کرنا لکھا ہوا ہے۔ ہاں مجملاً لفظ جسمانی اور سیاست ملکی کا قول جس کی تاویل صحیح بھی موجود ہے۔ کما

بطور ایک اشارہ کے نقل فرما دیا گیا ہے۔ وہ گر یہیچ پس ایسے قول سے رجوع کرنے پر اعتراض کرنا کمال سفاہت ہے۔ جیسا کہ تحویل قبلہ پر اہل کتاب نے اعتراض کیا تھا اور اللہ تعالی نے ایسے معترضین کا نام سفہاء کہا ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ سیقول السفہاء ما ولّٰہم عن قبلتہم التی کانوا علیہا۔ یعنی جن لوگوں کی مت ماری گئی ہے وہ اعتراض کریں گے کہ مسلمان جس قبلہ پر پہلے تھے یعنی بیت المقدس اوس سے کس چیز نے اون کو پھیر دیا۔ سفیہ اور نخواس لئے فرمایا گیا ہے کہ کعبۃ اللہ کی عظمت شان معترضین کو بھی مسلم تھی اور نیز کتب سابق سے بھی معلوم ہوتا تھا کہ خاتم النبیین سید المرسلین کا قبلہ کعبہ معظمہ ہی ہوگا کیونکہ کعبۃ اللہ کو بیت المقدس پر بدرجہا فضیلت حاصل تھی۔ سیقول السفہاء سے پہلے آیات میں تدبر کرنے سے یہ فضیلت ثابت ہوجاتی ہے دیکھو کہیں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ واذ جعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی۔ اس میں اشارہ ہے۔ کہ کعبۃ اللہ موضع حصول ثواب گردانا گیا ہے۔ کہ تمام دنیا کے لوگ یہاں آکر مناسک حج کو ادا کریں گے اور اسی لئے وہ امن کی جگہ کی گئی تاکہ حجاج کو ایذا نہ پہونچے اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو مصلے گردانو۔ کیونکہ ابراہیم علیہ السلام جو سب کے امام اور مقتدا تھے اونہوں نے اسکو مصلے مقرر کیا ہے یعنے بالآخر یہی قبلہ ہوگا اور کہیں فرمایا گیا ہے کہ وعہدنا الی ابراہیم واسمٰعیل ان طہرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود۔ اس میں بھی اس کی بڑی فضیلت کی طرف اشارہ ہے کہ اس گھر کو واسطے طواف کرنیوالوں اور اعتکاف کرنیوالوں اور رکوع کرنیوالوں اور سجدہ کرنیوالوں کے اے ابراہیم واسمٰعیل پاک وصاف رکھو اور پھر حضرت ابراہیم کی ایک دعا نقل فرمائی گئی ہے۔ واذ قال ابراہیم رب اجعل ہذا بلدا امنا وارزق اہلہ من الثمرات من امن منہم باللہ والیوم الآخر۔ یہ سب تمہید حجاج کے لئے ہے پس جبکہ یہ خانہ کعبہ ایسا افضل ہے۔ کہ مناسک حج کو یہاں جہان کی حجاج آکر ادا کریں گے۔ تو اس سے بڑھکر اور کونسی فضیلت کسی مکان کو حاصل ہوسکتی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم کی یہ دعا بھی نقل فرمائی گئی ہے۔ کہ ارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم اور حضرت ابراہیم جو خلیل اللہ ہیں۔ ان کی دعا کیونکر قبول

نہ ہوویگی۔ پھر اس خانہ کعبہ سے بڑھکر بیت المقدس وغیرہ کیونکر
ہوسکتا ہے جو حضرت ابراہیم کی دعا سید المرسلین اور خاتم النبیین
کے لئے جو بنی اسمٰعیل میں سے اسی مکہ معظمہ میں مبعوث ہونیوالی
تھی نقل فرمائی گئی ہے۔ کہ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم
یتلو علیھم ایٰتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم
انک انت العزیز الحکیم اور ظاہر ہے۔ کہ ایسا رسول
عظیم الشان جوان صفات مندرجہ آیت کا مصداق ہو اور
دوسرا کوئی نبی یہان پر مبعوث نہین ہوا کہ جو علم ظاہر اور
باطن کا جامع ہو اور اللہ تعالیٰ کی عظمت شان اور اس
گھر کی فضیلت کو آیات الٰہیہ سے ثابت کرنیوالا ہو اور تمام
بدعات اور شرک کی نجاستون سے انسانون کو پاک و صاف
و مطہر کرتا ہو اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عزیز و حکیم
ہے۔ اس کو عزت اور غلبہ بھی حاصل ہو اور لاکھون اسرار
اور حکمتین الٰہیہ اس کے دین متین مین موجود ہون۔ جبکہ ایسا
رسول بھی اسی مکہ معظمہ مین پیدا ہوا۔ پس اس مسجد کعبہ سے
روگردانی کرنا یا اس رسول کے دیگر احکام دین اسلام سے
اعراض کرنا اور اس پر معترض ہونا بڑی سفاہت ہے چنانچہ
فرمایا گیا۔ کہ من یرغب عن ملۃ ابراھیم الا من
سفہ نفسہ۔ ان جملہ آیات سے عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ
بیت المقدس کا قبلہ ہونا ایک عارضی امر ہے جسمین کچھ
مصالح الٰہیہ ہون گے جو چند روز کے بعد موقوف کردیا
جاویگا اور کعبہ معظمہ ہی ہمیشہ کے لئے قبلہ مقرر ہوگا پس
معہذا جو کوئی شخص اس تحویل قبلہ پر اعتراض کرے وہ نہایت
درجہ کا سفیہ ہے جس کی عقل ہی جاتی رہی ہو اور مت ماری
گئی ہو۔ اسی طرح چونکہ مسئلہ مسیح موعود کے دوبارہ آنیکا اہل مذاہب
آسمانی مین موجود تھا۔ کہ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر
دوبارہ آویگا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اسی طرح سے اوس
کو نقل کردیا۔ مگر بااین ہمہ اون لغویات کے نقل ہرگز نہین
فرمائی۔ جو قوم مین مشہور تہین۔ کلا وحاشا۔ ہان الہامات
مندرجہ براہین احمدیہ باشارات لطیفہ بتا رہی ہین کہ خود حضرۃ
اقدس ہی مسیح موعود ہونیوالے ہین لاجرم یہ امر بھی کمال ذہول یا
سادگی اور احتیاط حضرت اقدس پر دلالت کر رہا ہے کہ جب
تک امر الٰہی اس بارہ مین صادر نہوا اور فاصدع بما تؤمر نہ
فرمایا گیا تب تک اس کا اظہار نہ کیا گیا اور جس طرح جو لوگ
معترض تحویل قبلہ پر ہوئے وہ محض سفیہ اور بیوقوف کہلائے
گئے۔ اسی طرح جو لوگ اس تحویل خیال پر اعتراض کرین گے وہ
بھی سفیہ محض ہین اسی لئے الہامات حضرت اقدس مین
یہ الہام بھی موجود ہے۔ کہ الا انھم ھم السفھاء ولاکن
لا یعلمون۔ اور جس طرح اس تحویل قبلہ پر بعض سفہا مرتد ہوگئے
اسی طرح بعض سفہائے اہل اسلام بھی اس تحویل خیال پر مرتد
ہوگئے۔ گویا ان کا قبلہ ہی خیال تھا ان معترضین اور مرتدین
کی سفاہت ظاہر ہے کیونکہ جو قول مؤید بکتاب اللہ و سنت رسول اللہ نہو
بلکہ مخالف ہو اور عقل اس کو تسلیم کرتی ہو اس سے رجوع کرنا طرف
اس قول کے جس کو کتاب اللہ بھی اور نشانات آسمانی ثابت
کرتی ہون اور سنت رسول بھی اور دلائل عقلیہ بھی اسی کی مثبت
ہون وہ قول عند العقل والنقل نہایت عمدہ اور احسن طریق
ہے پھر اس پر اعتراض کرنا اگر سفاہت نہین تو اور کیا ہوسکتا ہے
اسی لئے قرآن مجید مین فرمایا گیا ہے۔ کہ واللہ یھدی من یشاء
الی صراط مستقیم اور الہامات مین بھی وارد ہوا ہے۔
انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم اور جس طرح کہ
تحویل قبلہ سے امتحان مخلصین اور غیر مخلصین مین واقع ہوا
اسی طرح اس تحویل خیال سے بھی تمیز درمیان طیب اور خبیث
کے بھی حاصل ہوگئی جیسا کہ الہامات مین ہے وما کان اللہ لیترکک
حتی یمیز الخبیث من الطیب۔ اور جن مومنین مخلصین نے
تحویل قبلہ کو بسر و چشم مان لیا اون کے اعمال صالحہ سابقہ اور ایمانیات
ضائع نہین ہوئے اسی طرح ایسے مومنین مخلصین کے اعمال صالحہ و
ایمانیات بھی ضائع نہین ہوئے جس کا اشارہ ان الہامات مین
ہے انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ وکمثلک
در لا یضاع۔ اور جس طرح کہ آنحضرت صلعم نے تحویل قبلہ اس
وقت کیا کہ حکم الٰہی صاف نازل ہوگیا۔ مسیح موعود نے بھی اس
خیال کی تحویل اور دعویٰ مسیح موعود اس وقت تک نہین کیا
جب تک کہ حکم تاکیدی فاصدع بما تؤمر صادر نہین ہوا اور
جس طرح کہ مختلف پیرایون مین تحویل قبلہ کے بارہ مین تاکیدات
قرآن مجید مین مکرر وارد ہوئی ہین اسی طرح پر مسیح موعود اس تحویل
خیال کو بہ تاکید بار بار بیان فرمایا کرتے ہین جلسون مین اشتہارون
مین رسائل مین بھی کیونکہ یہ خیال عوام مین بڑھتے بڑھتے
اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ ایک ستون شرک کا بھی بن گیا تھا اور
ہزارون مسلمانون کے ارتداد کا موجب بھی ہوگیا اور علاوہ
ان دینی مفاسد کے دنیوی مفاسد یعنی عوام کے درمیان مین
موجب فتنہ و فساد کا اور نیز اپنی گورنمنٹ عادلہ عالیہ کے
خلاف منشاء اور باعث نقض امن کا بھی تھا۔ اگرچہ اب نہو تو
کسی عرصہ کے بعد ہوجاتا۔ اگر یہ خیال مسیح موعود کی صرف جسمانی یا
سیاست ملکی ہی تک تھا تو بھی اس قدر مفاسد کا موجب ہوتا
لیکن روایات موضوعہ نے عوام کے خیال مین اس قدر حواشی
اس پر چڑھا دئے تھے کہ الامان الامان ونعوذ باللہ منھا کہین ٹھکانا ہے
کہ دین اسلام جو اپنے لفظون ہی سے امن اور سلامتی کو بنداے بلند بلا
رہا ہے وہ لا یقبل الا السیف اور اسلام مین منحصر ہوگیا اور جس طرح
اہل کتاب اپنی کتاب کے بموجب بخوبی جانتے تھے کہ خاتم النبیین صلعم کا
قبلہ کعبہ معظمہ ہوگا چنانچہ اب تک باوجود جاننے ہو صدہا تراجم مختلفہ کے یہ
امر مفہوم ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان الذین اوتوا
الکتاب لیعلمون انہ الحق من ربھم۔ اسی طرح علمائے مخالفین ہمارے
خوب جانتے ہین کہ مسیح اسرائیلی کا بجسد عنصری آسمان پر چڑھنا اور پھر آسمان
سے نازل ہونا اور دو ہزار برس تک یا زیادہ مدت تک آسمان پر زندہ
رہنا محض غلط ہے اور حق وہی ہے جو مسلک سوتی جماعت احمدیہ
کا ہے مگر عناد اور تعصب ان علماء کا اب تک روز بروز روبہ ترقی ہے
صدق رسول الکریم لتتبعن سنن من کان قبلکم الحدیث اور جس طرح کہ
آنحضرت صلعم کو حکم تحویل قبلہ کا نہایت بڑی صفائی کے ساتھ نازل
ہوا اور اس کے بعد ترقی روز افزون دین اسلام کی ہمیشہ ہوتی رہی
اسی طرح اس خیال کی تحویل کے بعد روز افزون ترقی علوم حقہ و دینیہ
اشاعت کتب و رسائل بعد احمدیہ کی دیگر فتوحات دینی و دنیوی کی
بھی ترقی یوماً فیوماً ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہیگی انشاء اللہ تعالیٰ
اور اکثر الہامات حضرت مسیح موعود کے ان اسرار عجیبہ اور معارف لطیفہ
کی طرف اشارات بھی کر رہے ہین۔ مثلاً مضمون مندرجہ یاتیک
من کل فج عمیق اور یاتون من کل فج عمیق کعبۃ اللہ کیلئے ارشاد
فرمایا گیا تھا ہمین مناسبت یہی مضمون الہام مین وارد ہوا کیونکہ
اس خیال کی تحویل کی نظیر تحویل قبلہ ہی مناسب ہے جو آنحضرت صلعم
کیوقت مین واقع ہوچکی ہے۔ یا مثلاً الہام سلام علی ابراھیم ہے اوس
مین بھی یہ مناسبت موجود ہے یعنی جس طرح آنحضرت صلعم کیوقت
مین مسجد ابراہیمی یعنی خانہ کعبہ کی طرف تحویل واقع ہوئی اسی طرح زمانہ
مسیح موعود مین جو ابراہیم وقت ہے اس خیال قدیم کی تحویل سلامتی
کے ساتھ طرف صراط مستقیم کے واقع ہوگی جو واقع ہوئی۔ یا الہام
الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل ہے
اس مین بھی یہ مناسبت بشدت موجود ہے۔ یعنی جس طرح اصحاب
فیل کی کوشش خانہ کعبہ کے استیصال مین ضائع کی گئی تھی اور وہ
سب اصحاب الفیل بھی کعصف ماکول کردئے گئے تھے اور یہ ماجرا
جو بڑی بڑی صنادید قوم اس خیال کی تحویل مین جو طرف صراط مستقیم کے ہوا اس کی
بیخکنی مین سعی اور کوشش کرین گے اون کی وہ جملہ کوششین ضائع کردی
جاوینگی اور اشد مخالفین کو ذریعہ سم قاتل یعنی سخت نیز [illegible]
کعصف ماکول کردیا جاویگا جیسا کہ واقع ہوا۔ دیکھو [illegible]
یا مثلاً الہام فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ہے [illegible] مناسبت
کا موجود ہونا بہت ظاہر ہے یعنی جس طرح کہ [illegible]

مسلمان معاصرین کی اخلاقی جرأت

زبانی باتون مین تو مسلمان بہت بڑھ بڑھ کے بولنے کے عادی ہین - لیکن عملی طور پر اُن کے افعال کی پڑتال کرو تو سخت مایوسی ہوتی ہے - کہ جس قوم کے لیڈرون کا یہ حال ہے اس کے عوام کی حالت جتنی کچھ افسوسناک ہو - تھوڑی ہے - اس وقت ہمین اسلامی اخبارات سے شکایت ہے کہ وہ حق پسندی اور اخلاقی جرأت مین بہت گرے ہوئے ہین - عوام کو تو خیر ہم اس وجہ سے معذور سمجھ لین کہ وہ بے علم یا کم عقل ہونے کے علاوہ ضدی اور متعصب ملانون کے زیر اثر بھی ہین - لہذا حق و ناحق کی تمیز اور تائید و تردید کا حوصلہ و اہلیت اُن مین نہین مگر حضار اہل قلم اور خصوصاً اخبارون کے اڈیٹرز کو کیا خدا کی سنوار ہے - کہ اس بارہ مین وہ بھی علی العموم عوام سے کچھ کم نہین - الّا ماشاء اللہ -

جب سلسلہ حقہ احمدیہ کی طرف سے کوئی ایسا امر پبلک مین پیش ہوتا ہے - جس کے ماننے مین معمولی عقل و فہم کے آدمی کو بھی انکار و تامل کی گنجائش نہ ہو یا جو بالکل واقعات صحیحہ پر مبنی ہو - مگر اس سے براہ راست یا ضمناً بھی سلسلہ موصوفہ کی تائید ہوتی اور اس کے کاز کو کچھ تقویت پہونچتی ہو - تو ان حضرات کی ایمانداری و انصاف پسندی کا پردہ فاش ہو جاتا اور عقل و فہم کی قلعی کھل جاتی ہے کیونکہ ہندوستان بھر کے غیر احمدی مسلمان ہمعصرون مین اس وقت بمشکل دو چار ہی ایسے نکلین گے جو اس امر کی تائید کرین یا احمدیون کی تحریرات متعلقہ کو کم از کم اپنے پرچون کے بہرۂ منقولات ہی مین لے لین - عیسائیون ہندؤن - دہریون - فلسفیون - فاجرون - غرض کہ ہر قسم کے دشمنان اسلام کی تحریکون پر متوجہ ہونا اور انکی تحریرون کا اقتباس لینا گناہ کبیرہ ہے - خواہ وہ بات کیسی ہی سچی اچھی اور مفید و کارآمد ہو - آخر اس کی وجہ؟ وہی تعصب سخن پروری اور دنیا پرستی ہے - جس نے آج کل کے علماء مخالفین کی عقلون پر دبیز دبیز پردہ ڈال رکھے ہین - یہ لوگ خیال کرتے ہین - کہ اگر ہمنے سلسلہ احمدیہ کی تائید مین کوئی کلمہ خیر کہہ دیا تو ہمارے خریدار اور ناظرین ہماری طرف سے بدظن و بیزار ہو جاوین گے کہ وہ بھی یہ بھی مرزائی ہو گئے - اور اس طرح ہمارے کاروبار کی کساد بازاری ہوگی اور روزی مین فرق آویگا جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے - کہ اس زمانہ کے مسلمان حق اور صداقت کی اتنی پروا نہین کرتے - جتنا کہ اپنی دنیا داری کی ناک اور بات کو عزیز رکھتے اور اس کی پیچ کرتے ہین - وہ خدا کے رسول کی بات اور دین اسلام کے ایسے حامی نہین - جیسے کہ بھائی برادری کے زیر اثر ہین اور اہل یورپ کی سی قومیت پر فلاح دارین کو سمجھتے ہین - ابھی کل کی بات ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا معرکۃ الآرا مضمون دربارہ عقیدۂ جہاد و خونی مہدی شائع ہوا - کتنے مسلمان اخبار ہین جنھون نے اس پر نوٹس لے کر سلسلہ احمدیہ کی تائید فرمائی ہے؟ چند روز سے ایک عیسائی فرم کی طرف سے قرآن شریف کے ترجمہ بلامتن کا اشتہار بعض اسلامی پرچون مین ہو رہا ہے جو ایک سخت قابل گرفت معاملہ اور اسلام کو ضرر عظیم پہنچانے کا پیش خیمہ ہے - مگر کس کس اسلامی ہمعصر نے از خود اس کے نفع و نقصان کی پرواہ کی ہے اور اگر از خود اتنی توفیق اور اسلامی حمیت نہ تھی تو کم از کم احمدی اخبارات الحکم وغیرہ کے لکھنے پر بھی کان دھرتے - مگر افسوس! دنیا کی ناک لاج اور روزی کی فکر انہین ایسے امور پر متوجہ ہونے ہی نہین دیتی - اور تو اور - ان کا تعصب اور تنگ ظرفی و تنگ خیالی تو اس درجہ تک پہونچی ہوئی ہے کہ اپنے اخبارون مین سلسلہ احمدیہ کے خلاف مضامین تو جھوٹے سچے لغو و لچر بھی شائع کر دیتے ہین لیکن ان کے جواب اور تائیدی مضامین درج کرتے ہوئے ان کا سر گھستا ہے ہمعصر پیسہ اخبار کا طرز عمل اس بارہ مین پھر بھی بس غنیمت ہے کہ وہ کبھی کبھی احمدیون کے مضامین بھی شائع کر دیتا ہے گو وہ بھی سلسلہ حقہ کے سخت مخالفین مین ہو اور بعض دیگر اسلامی معاصرین اسی پر طعنے دیتے ہون کہ "وہ کوئی قومی یا اسلامی پرچہ نہین بلکہ ایک عام مذاق کا اخبار ہے - پیسہ اس کا مذہب ہے لہذا اس کی پالیسی بھی اسی کے مناسب حال ہونی چاہئیے" لیکن ہم تو اپنی جگہ یہ سمجھے ہین کہ اس کا مذہب خواہ کچھ ہو پھر وہ تمہاری طرح ایسا تنگ خیال اور متعصب تو نہین کہ وہ احمدیون کے معمولی اخبار مین بخل کرے -

پیسہ پرستی کی دھن سے طعنہ زن حضرات کب خالی ہین وہ بھی اکثر موقعون پر دنیوی نفع و ضرر کے خیال سے حق پوشی و ضمیر فروشی کر جاتے ہین - خدا ہی بچائے ان لیڈرون اور کشتی قوم کے ناخداؤن سے جن کے ڈھنگ تو ایسے نظر آتے ہین کہ قوم بیچاری کو بیچ منجدھار ہی ڈبوئین گے -

ہندو مسلمان اخبارات

ہندو مسلمان اخبارون مین باہمی حقوق و تعلقات کی کشمکش اور تُو تُو مَیں مَیں اکثر رہتی ہے - ہندو یہ کہتے ہین کہ ہم پر ظلم ہوتا ہے - ہمارے حقوق پامال کئے جاتے ہین اور مسلمان یہ واویلا کرتے ہین کہ اہل ہنود کا غلبہ اور انکی متعصبانہ جتھے بندیان اور ریشہ دوانیان ہماری قوم کو پیسے ڈالتی ہین - لطف یہ ہے کہ فریقین ایک دوسرے کو ہی ملزم ٹھیراتے جاتے ہین اپنی ہم قومون کی ذرا بھی زیادتی یا خطا کا اقرار کرنے کو انہین سے کوئی بھی تیار نظر نہین آتا یہ تو ممکن نہین کہ دونون بالکل سچے ہون یا دونو بالکل جھوٹے - لامحالہ ان کی حالت اس کے مصداق ہوگی کہ "کچھ لوہا کھوٹا کچھ لوہار" اگر فریقین کو قومی پیچ کی بجائے صرف حق و ناحق سے غرض ہوتی تو چاہئے تھا کہ کبھی کبھی ہندؤن کی زیادتی کی شکایت کسی ہندو ہمعصر مین بھی چھپ جایا کرتی اور مسلمان اخبارات جیسے ہمیشہ ہندؤن کے ظلم اور مسلمانون کی مظلومی کے دکھڑے روتے رہتے ہین ویسے ہی کبھی کبھار کسی نیک بے تعصب - صلح جو قابل رحم اور بے ضرر و بے آزار ہندو بھائی کی تعریف حمایت مین بھی قلم اٹھا لیا کرتے - ہمین اچھی طرح معلوم ہے - کہ مسلمانون کی اکثر شکایات بالکل سچی اور واقعات پر مبنی ہوتی ہین لیکن کیا مجال ہے کہ کوئی ہندو پرچہ ان مین مسلمانون کو حق بجانب سمجھ کر انکی تائید کرے نیز ہم جانتے ہین کہ اہل ہنود مین جہان اکثر حضرات آریہ مسلمانون کے سخت مخالف اور اسلام کے کھلے دشمن ہین وہان بہت سے پرانے خیال کے ہندو احباب غیر متعصب - نیک دل اور آشتی پسند بھی اسی ملک مین بستے ہین - مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ مسلمان معاصرین ان کے اوصاف حمیدہ کی سچی تعریف بھی اپنے پرچون مین شائع ہونا گوارا کرین یہی وجہ ہے - کہ آجکل اس ملک کے مذہبی - اخلاقی تمدنی اور سیاسی - غرض ہر قسم کے حالات و معاملات مین سخت افسوسناک گڑبڑ پڑی ہوئی ہے اور ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے اگر ان مین سخن پروری اور قومی پیچ کی جگہ حق جوئی و حق گوئی کا مادہ ہوتا تو طرح طرح کی بلائین ہرگز نہ آتین -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں رحمت اللہ صاحب سنگرور
مسمات عمر بی بی ۔ چوپالہ ۔ تحصیل و ضلع گوجرات
میاں غلام محمد صاحب چک اسکندر ۔ کھاریاں ضلع گوجرات
میاں احمد دین صاحب ″ ″ ″ ″
اہلیہ میاں عبد الغفور صاحب شر دعہ ضلع ہوشیارپور
میاں محمد دین صاحب ۔ کٹھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
میاں حسن محمد صاحب ″ ″ ″ ″
میاں انشاء اللہ خان صاحب دہلی
میاں محمد اکرم خان صاحب مردان
میاں عبد الرحمن صاحب ۔ اجنیان والہ ۔ گوجرانوالہ
میاں شیر گل صاحب ۔ کھیان ۔ ضلع ہزارہ
میاں لال الدین صاحب ″ ″ ″
میاں احسن الملک صاحب ۔ شوپیان ملک کشمیر
میاں احمد بیگ صاحب ″ ″ ″ ″
علی بیگ صاحب ″ ″ ″
اہلیہ میاں نور محمد صاحب ۔ ماچرہ متصل دیونہ ڈاکخانہ لالہ موسیٰ
میاں محمد صاحب ″ ″ ″ ″
میاں کرم الدین صاحب ″ ″ ″
راجہ ″ ″ ″
میاں احمد صاحب ″ ″ ″
میاں محمد حیات صاحب ″ ″ ″ ″
میاں اللہ دین صاحب ″ ″ ″ ″
بہاول صاحب ″ ″ ″ ″
میاں فضل دین صاحب ″ ″ ″
میاں عمرا ″ ″ ″
میاں شہاب الدین صاحب، چوڑیاں ضلع سیالکوٹ
میاں حسن دین صاحب ۔ شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور
میاں محمد شریف صاحب ″ ″ ″ ″
میاں محمد یعقوب صاحب ″ ″ ″ ″
میاں محمد حنیف صاحب ″ ″ ″ ″
میاں عمر حیات صاحب سکنہ نگول ۔ بٹالہ ۔ گورداسپور
میاں احمد دین صاحب ولد نور الدین صاحب ″ ″
میاں رحیم بخش صاحب نجار ۔ کٹھالیان پسرور ۔ سیالکوٹ
شاہ محمد صاحب ولد نواب ″ ″ ″

رسید زر

۱۳ ۔ اگست ۱۹۱۰ء ۔ نمبر ۱۷۲۸ علی اکبر خان صاحب عہ/۸
۱۴ ۔ ″ ″ نمبر ۱۷۲۹ ۔ محمد حیات صاحب عہ/۸
۱۴ ″ ″ نمبر ۱۷۳۰ ۔ میر غلام محی الدین صاحب عہ/۸
۱۵ ″ ″ نمبر ۹۶۵ ۔ محمد امین صاحب سے/
۱۵ ″ ″ نمبر ۱۱۳۹ ۔ میاں نذر محمد صاحب عہ/۸
۱۵ ″ ″ نمبر ۲۵۵ ۔ عنایت اللہ صاحب عہ/۸
۱۵ ″ ″ نمبر ۱۶۹۵ ۔ رحیم بخش صاحب عہ/۴
۱۵ ″ ″ نمبر ۱۷۳۴ ۔ محمد حسین صاحب عہ/۸
۱۶ ″ ″ نمبر ۱۶۹۱ ۔ دولت خان صاحب عہ/۸
۱۶ ″ ″ نمبر ۱۷۳۵ عبد الکریم صاحب عہ/۸
۱۶ ″ ″ نمبر ۱۵۱۳ ۔ حبیب اللہ خان صاحب سے/
۱۶ ″ ″ نمبر ۱۷۱۳ ۔ مہدی حسن خان صاحب عہ/۸
۱۶ ″ ″ نمبر ۱۷۳۶ ۔ میاں چراغ دین صاحب عہ/۸
۱۶ ″ ″ نمبر ۱۶۸۹ مولوی عبد الصمد صاحب عہ/۸
۱۶ ″ ″ نمبر ۱۰۹۱ ۔ سید محمد اشرف صاحب سے/
۱۶ ″ ″ نمبر ۱۰۴۳ ۔ قلندر بخش صاحب عا/۱۲
۱۷ ″ ″ نمبر ۱۴۶۷ ۔ میاں احمد صاحب عہ/۸
۱۷ ″ ″ نمبر ۷۳۵ ۔ گلاب الدین صاحب ۴/
۱۷ ″ ″ نمبر ۱۵۳۴ محمد عبد اللہ صاحب عہ/
۱۷ ″ ″ نمبر ۱۷۳۰ شیخ فتح محمد صاحب سے/
۱۷ ″ ″ نمبر ۱۷۳۸ ۔ سید عمر شاہ صاحب عہ/۸
۱۷ ″ ″ نمبر ۱۷۳۹ ۔ سردار کریم داد خان صاحب عہ/۸
۱۷ ″ ″ نمبر ۱۲۴۰ حافظ غلام احمد صاحب سے/۴
۱۷ ″ ″ نمبر ۱۷۴۱ میاں احمد دین صاحب عہ/۸
۱۷ ″ ″ نمبر ۱۷۰۹ ۔ سرور شاہ صاحب سے/
۱۷ ″ ″ نمبر ۶۶ ۔ فوجدار خان صاحب سے/۴
۱۷ ″ ″ نمبر ۱۷۴۲ ۔ رکن الدین صاحب عہ/۸
۱۷ ″ ″ نمبر ۱۷۴۳ ۔ منشی محمد الدین صاحب عہ/۸
۱۷ ″ ″ نمبر ۱۷۱۰ ۔ میاں محمد حسین صاحب عہ/۸
۱۷ ″ ″ نمبر ۳۶۷ ۔ محمد مطیع اللہ صاحب عہ/
۱۸ ″ ″ نمبر ۱۷۵۳ ۔ مولوی میر علی صاحب عہ/۸
۱۸ ″ ″ نمبر ۱۷۴۴ ۔ محمد ابراہیم صاحب عہ/۸
۱۸ ″ ″ نمبر ۱۷۴۵ غلام محی الدین صاحب عہ/۸
۱۸ ″ ″ نمبر ۱۷۴۶ ۔ نواب علی صاحب عہ/۸

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کیجئے

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ا/

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ /

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت /

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب، دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت /

القول الصحیح اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ا/

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان نشانات کا ذکر ۔ جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کیلئے ضروری ہیں ۔ قیمت /

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲/

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ /

اسلام اور اس کا بانی ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ا/

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی جمع کیا گیا ہے ۔ غلامی ا/ ۔ عصمت انبیاء /

اسلام کی پہلی کتاب بچوں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت /

بدر
BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

الٓ مسیح دور آخر مہدیٔ آخر زمان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

مورخہ ۱۰۔ شعبان ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۱۹۔ ستمبر ۱۹۰۷ء

ایڈیٹر

دوا بپی شفا بینی غرض دارالامان بینی	محمد صادق عفی اللہ عنہ	میگویم بانگ گرامی چادر قادیان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا ۔ اور بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکران مستحق لعنت است
منکران سوے لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکاری کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	[illegible]
معاونین درجہ اول جن کو عمر بھر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جنکو ۵ سال تک اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	۔ ؎
مابعد	للعہ
فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے بحساب پیشگی لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرلینا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرلینا چاہیئے ۔

مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا ۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں

تین سوالوں کے جواب

(۱) جو شخص خدا پر ایمان رکھتا ہو۔ رسول کو برحق جانتا ہو۔ نماز کو ضروری ارکان کے ساتھ پورا ادا کرتا ہو۔ ایسے شخصوں میں سے کسی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ نیز احمدی کی نماز غیر احمدی کے پیچھے جو ناجائز ہے اس کی کیا دلیل ہے۔

(۲) جبراً اگر نکاح کسی عورت کا کیا جاوے اور حالانکہ وہ ناراض ہو۔ نکاح جائز ہے یا ناجائز۔

(۳) اگر کسی عورت کا نکاح عدت متوفی میں کچھ چند ایام باقی ہوں اور کسی کے اعتبار دینے سے نکاح پڑھا جاوے اور بعد ازاں ثابت ہو جاوے کہ عدت باقی تھی۔ تو پھر کیا کیا جاوے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

سوال اول کا جواب۔ جو شخص حضرت عیسٰی میں صفات الوہیت ثابت کرتا ہو۔ جیسا کہ احیاء و خلق حقیقی یا الاٰن کما کان وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ ایک قسم کا شرک ہے اگرچہ وہ شخص مدعی ایمان ہو اور بظاہر نماز بھی ضروری ارکان کے ساتھ پڑھتا ہو۔ چونکہ اس میں ایک قسم کا شرک ہے پس اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اور یہی دلیل ہے غیر احمدی کے پیچھے نماز احمدی کے ناجائز ہونے کی۔

سوال دوم کا جواب۔ جو نکاح کسی عورت کا جبراً کیا گیا اور وہ اس پر راضی نہیں۔ تو وہ نکاح جائز نہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنھا قال ان تسکت یعنی بغیر مشورہ اور اذن کے نہ نکاح کنواری کا درست ہے اور نہ اس عورت کا جو کنواری ہو اور بے خاوند ہو۔ ہاں کنواری کا سکوت بھی اذن میں داخل ہے۔

سوال سوم کا جواب۔ یہی عدم جواز ہی ہے۔ کہ اندر عدت کے نکاح جائز نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ۔ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ۔ یعنی مت قصد کرو نکاح کا یہاں تک کہ عدت گذر جائے اگر اندر عدت کے ایسا کوئی نکاح واقع ہو جائے اور پہلا زوج وفات پا چکا ہو۔ تو بعد گذر جانے عدت کے نکاح پھر کر لیا جاوے اور ایسے فعل پر جو واقع ہو گیا ہو۔ توبہ و استغفار کی جائے۔

کتبہ محمد احسن امروہوی محررہ ۲ اگست ۱۹۱۰ء

ہوشیارپور اور احمدی جماعت

مکرمی اڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب کی طرف سے درثمین یک جلد۔ رسالہ ضرورت امام دو جلد پہنچے۔ نہایت شکریہ کے ساتھ لائبریری میں داخل کئے گئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اور ہیڈ ماسٹر صاحب نے وصول کرتے وقت اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ رسالوں کی نسبت اصول کی کتابوں کا رکھنا لائبریری میں زیادہ موزوں ہے۔ کیونکہ یہ بات معقول ہے اس لئے اور نیز اس لئے کہ اس عرصہ میں بعض احباب کی طرف سے مجھے نقد چندہ وصول کرنے کی تحریک فرمائی گئی اور بعض نے یہ دریافت فرمایا کہ کن کتابوں کی ضرورت باقی ہے اس لئے میں چند باتوں کا درج اخبار کرنا ضروری سمجھ کر عرض کرتا ہوں۔

۱۔ اسلامیہ سکول ہوشیارپور موسمی تعطیلاں کی تقریب پر ۳ ستمبر سے لے کر ۴ اکتوبر ۱۹۱۰ء تک بند کیا گیا ہے اس لئے احباب مہربانی فرما کر ۴ اکتوبر کے بعد کتابیں روانہ فرماویں۔ تا آسانی ہو۔

۲۔ نقد چندہ دینے سے یہ بات زیادہ موزوں معلوم ہوتی ہے۔ کہ اپنی اپنی جگہ پر چندہ جمع کر کے ایک آدھ کتاب خرید کر روانہ فرمائی جاوے۔

۳۔ یہ بات مڈل مدرس چودہری رستم علی صاحب انبالہ کی نوازش سے سوجھی۔ ہر ایک صاحب کتابیں روانہ فرمانے سے پہلے ایک کارڈ لکھ کر یہ دریافت کریں۔ کہ کون کون سی کتابیں پہلے پہونچ چکی ہیں۔ تاکہ ایک ہی کتاب مختلف مقامات سے نہ آئے۔ میں اس پر چودہری صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

۴۔ انگریزی پرچہ ریویو آف ریلیجنز کا اجراء۔ براہین احمدیہ حقیقۃ الوحی۔ ازالہ اوہام۔ عربی کی کتابیں ہیڈ ماسٹر صاحب نے زیادہ پسند فرمائی ہیں جن میں سے ابھی تک کوئی نہیں پہونچی۔

خاکسار یار محمد اول مدرس ریاضی۔ اسلامیہ سکول ہوشیارپور

نظم

جلایا دین احمد کو مسیحا ہو تو ایسا ہو
غلام احمد جو کہلایا خلیفہ ہو تو ایسا ہو

ہوا مہدی مسیحا و مجدد فضل رحمان سے
بنا سب خلق کا ہادی جو رتبہ ہو تو ایسا ہو

مرے کفار امریکہ تلک دم سے مسیحا کے
پڑھو اخبار ڈوئی کا جو حربہ ہو تو ایسا ہو

لگا تیر دعا۔ ہو کر کشاری جسم لیکھو میں
ادہر آتھم کو جا مارا نشانہ ہو تو ایسا ہو

ہوئے سب آریہ عاری تری تقریر روشن کر
پس پا پادری بھاگے بھگانا ہو تو ایسا ہو

کیا تقسیم مال اسرار قرآنی کا عالم میں
نہ دیکھا اپنا بیگانہ خزانہ ہو تو ایسا ہو

بلایا دین احمد کی طرف کفار عالم کو
نہ چھوڑا کوئی بھی فرقہ بلانا ہو تو ایسا ہو

صدی اونیس گذری ابن مریم کی توقع پر
نہ آیا چرخ سے اب تک نہ آنا ہو تو ایسا ہو

وفات ابن مریم کا ہوا روشن زمانہ تک
مسیح وقت نے کھولا معمہ ہو تو ایسا ہو

میاں عبد اللطیف کابلی نے اپنے ہادی پر
فدا کی جان بصد الفت عقیدہ ہو تو ایسا ہو

وطن میں گو ہوا بے آبرو فائق تو کیا غم ہے
مسیحا کا ہوا خادم نصیبا ہو تو ایسا ہو

میاں سبحان بخش امام مسجد موضع بھجو پورہ۔ ضلع سہارنپور

حقیقۃ الوحی کے طلبگار

کتاب بالا کی ورۃ العنوان کی اشاعت کے بعد بعض درخواستیں اس قسم کی موصول دفتر ہوئیں کہ جو بذریعہ وی پی کتاب بھیجنے کی محرک تھیں مگر جب درخواست کی تعمیل کی گئی تو بعض انکاری ہو کر واپس وی پی آئے بعد میں جو وجہ دریافت کی گئی تو بعض کا تو پتہ ہی نہ چلا کہ آیا یہ سائل کوئی دنیا کے قطعہ پر موجود ہے بھی یا نہیں اور بعض نے یہ عذر کیا کہ میں اپنے مکان پر موجود نہ تھا پیچھے سے واپس ہوا اور خود آ کر اب محصول بھی دیدونگا اور کتاب بھی لے لونگا بعض نے اس کو ڈاکخانہ کی غلطی بتلایا چونکہ وی پی ٹکٹ کا محصول کتب خانہ میں پہلے ادا کیا جاتا ہے اس لئے اس کا اثر یعنے نقصان کتب خانہ کے ذمہ ہی عائد ہوتا ہے اور صرف ایک پوسٹکارڈ کی تحریر پر ۲ کا ہرجانہ پیش آتا ہے اس لئے...

نظم

جو قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی ضلع گجرات نے حضرت مسیح موعودؑ کے حضور ۱۲ ستمبر کو پڑھی اور آپ نے پسند فرمائی۔

رُباعیات

کوئی خوش ہے کہ میں ہوں صاحب اولاد بڑا
کوئی خوش ہے کہ میرے پاس ہے دولت اکمل
کوئی خوش ہے کہ میرا بھائیوں کا ہے جتھا
اور میں خوش کہ مرا قادرِ مطلق ہے خدا

بعض عیسےٰ کے خدا ہونیکی کھاتے ہیں قسم
اور مجھے ناز کہ متبوع مرا اے اکمل
بعض نازاں ہیں کہ پیرو ہیں دیانند کے ہم
خاتمِ فیضِ رسالت ہے محمد صلعم

حنبلی شافعی ہے مالکی حنفی ہے کوئی
احمدی ہوں بغلامیٔ غلام احمد
رافضی خارجی ہے معتزلی ہے کوئی
نقشبندی ہے کوئی قادری چشتی ہے کوئی

گُلدستۂ اکمل

چن لے نگاہِ شوق تو دارالامان کے پھول
دارالامان کے پھول کہ جنت نشان کے پھول

ہم باغ باغ ہیں کہ خزاں کا خطر نہیں
ہاں ہاں سدا بہار ہیں اس بوستان کے پھول

خوشبو سے ان کی میرا معطر دماغ ہے
کوئی دکھائے مجھ کو ہیں ایسے کہاں کے پھول

اے عندلیب! پھول نہ اس فانی پھول پر
آمیں تجھے دکھاؤں بقا کے مکان کے پھول

لے جاؤ میرے دوستو! بھر بھر کے جھولیاں
وقتِ سخن جو جھڑتے ہیں شاخِ زبان کے پھول

شاخِ قلم ہی لائے گی پھل باغ دہر میں
اب ہو چکے وہ۔ موسمِ تیغ و سنان کے پھول

بادِ خزانِ موت سے۔ غفلت شعار قوم!
مرجھائے جاتے ہیں تری ہندوستان کے پھول

کچھ کانٹے اپنی راہ کے مدفون خاک ہیں
گنگا میں کچھ بہائینگے اعدارِ جان کے پھول

یہ آگ کس کی آہوں نے یارب لگائی ہے
بس جل کے خاک ہو گئے ہر خاندان کے پھول

جو باغ ہے بہار پہ احمد کا باغ ہے
ہیں ہر طرف کھلے ہوئے اس میں نشان کے پھول

چشمک زنی ستاروں سے کرتے ہیں رات دن
رنگت میں نکلے شوخ تری عز و شان کے پھول

جو آگیا چمن میں ترے اے خلیلِ وقت
اس نار میں وہی تو چنے گا امان کے پھول

جو آیا بوستانِ ارادت میں شوق سے
چننے اسے پڑیں گے ضرور امتحان کے پھول

ذرّے جو تیری خاکِ قدم کے ہیں اے مسیح
وہ اڑ کے جا بنے چمنِ آسمان کے پھول

جو مٹ گئے ہیں تیری محبت میں اے حبیب
مٹی سے نکلے بن کے وہی لامکان کے پھول

اس کشت زارِ دل میں جو الفت کا بیج تھا
وہ لایا بن کے پودہ کسی مدح خوان کے پھول

کہتے ہیں شاخِ آہ تو رہتی ہے بے ثمر
دیکھو لگے ہوئے ہیں اسی میں فغان کے پھول

کس رشکِ گل کی یاد میں نکلے ہیں میرے اشک
جو بن گئے نکلتے ہی باغِ جنان کے پھول

کانٹا ہوا ہے جسم مرا سوکھ سوکھ کے
یارب کبھی چنونگا میں تاب و توان کے پھول

اے باغبانِ باغِ نبوت! قبول کر
خادم ترا جو لایا ہے یہ ارمغان کے پھول

کچھ دامنِ بیان ہی کوتاہ و تنگ ہے
ورنہ تھے بیشمار میری داستان کے پھول

یہ ہار ہوں گلے میں ہمارے حبیب کے
اکمل نے جو کھلائے ہیں اپنے بیان کے پھول

کیوں دیر لگی آنے میں کیا حال کہوں ٭ گردشِ قسمت کہوں یا شامتِ اعمال کہوں
ہجران میں گذارے ہیں جو دن اے اکمل ٭ میں انکو مہینے کہوں یا سال کہوں

وہ دن بھی تھے جب پیتے تھے ہم جامِ وصال ٭ مخمور ہو وصل سے پھرتے تھے نہال
ڈالی ہجر نصیبے نے جو طرحِ فرقت ٭ ما در چہ خیالیم فلک در چہ خیال

إنّا لله وإنّا إليه راجعون

خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں

کیا ہی مبارک تھا۔ وہ وجود جس کی پیدائش بھی خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان تھا اور اس کی وفات بھی ایک شاندار نشان ہوا۔ مبارک احمد کی مبارک روح اسی لئے دنیا میں آئی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے رسول کی صداقت کے واسطے نشانات قائم کرکے جلد اپنے خدا کے ساتھ جا ملے

۱۔ سب سے اول نشان یہ تھا کہ مبارک احمد کی پیدائش سے کئی سال پہلے اس کے متعلق خدا تعالیٰ کی وحی میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا یہ پیشگوئی کتاب انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم ۱۸۹۶ء میں کی گئی تھی جس کے بعد تیسرے سال یعنی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو مبارک احمد پیدا ہوا تھا

(۲) ایک دفعہ جب کہ مبارک احمد کی عمر کوئی دو سال کے قریب ہوگی اس کو سخت دورہ ام الصبیان ہوا اس وقت حضرت مسیح موعود اس کے قریب کے مکان میں دعا میں مشغول تھے جب کہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہوگیا تب حضرت دعا کرتے ہوئے اس کے پاس آئے اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو دو منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہوگیا اور وہ زندہ ہوگیا۔ (حضرت عیسیٰ کے معجزات احیائے موتی بھی اسی قسم کے تھے)

(۳) اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہوگیا تھا یہاں تک کہ بار بار غشی تک نوبت پہنچتی تھی اور تپ ایک سو پانچ درجہ تک پہنچ گیا اور مرنے کی ایسی حالت تھی کہ سرسام کا خوف ہوکر نوبیدی کی حالت ہوچکی تھی ایسی حالت میں الہام ہوا کہ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا یہ الہام اخبار بدر مورخہ ۲۹ اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور بیمار کرامت تندرست ہوکر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۴ ستمبر ۱۹۰۷ء کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہوگیا۔ اور لڑکے نے خود کہا کہ میں بالکل تندرست ہوں اور کھیلنا شروع کیا

(۴) اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کا ایک اور فرمودہ پورا ہونا تھا اس واسطے ایک دوسری مرض کے مبارک احمد پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے مونہہ کی باتیں ساری پوری ہو جائیں اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے کہ مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے بذریعہ وحی الٰہی مسیح موعود کو جتلایا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہوکر خدا تعالیٰ سے جا ملیگا۔ چنانچہ اس کی تشریح صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۰ میں کردی تھی چنانچہ اس جگہ ہم اصل عبارت نقل کرتے ہیں اور وہ یہ ہے "مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ میں تجھے ایک اور لڑکا دونگا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا اور اس کے پیدا ہونے کی خبر قریباً دو برس پہلے مجھے دیگئی اور پھر اس وقت دیگئی کہ جب اس کے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے۔ اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا تو یہ الہام ہوا

إنّی اسقط من الله واصیبه یعنی میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤنگا میں نے اپنے اجتہاد سے اس کی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا۔ اور رو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اس کی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ جلد فوت ہوجائیگا اس بات کا علم خدا تعالیٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اس کے ارادہ کے موافق ہے" چنانچہ اسی ارادہ الٰہی کے موافق مبارک احمد ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء روز دوشنبہ کی صبح کو اپنے خدا سے جا ملا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ إنّا لله وإنّا إليه راجعون۔ یہ ایک خورد سال بچہ تھا جو چھوٹی عمر میں فوت ہوگیا۔ اگرچہ اور بھی کئی خورد سال بچے حضرت مسیح موعود کے خورد سالی میں فوت ہوچکے ہیں مگر اس بچے کی عجیب سوانح قابل تذکرہ ہیں کیونکہ وہ طرح طرح کے نشانوں کا مجموعہ تھا۔ اس کی پیدائش کی بھی خدا نے خبر دی اور پھر یہ بھی خبر دی کہ وہ خورد سالی میں وفات پاجائیگا اور پھر یہ بھی خبر دی کہ اس کی پیدائش موجب ترقی اقبال ہوگی۔ چنانچہ اس کے پیدا ہونے کے بعد ہی ترقی شروع ہوئی اور کئی لاکھ انسان اس سلسلہ میں داخل ہوگیا اور خدا نے ہر ایک پہلو سے نصرت اور تائید کی اور اس کی وفات سے کچھ دن پہلے حضرت مسیح موعود کو دکھلایا کہ ہمارے مکان پر بکرہ ذبح کیا گیا ہے۔ جس کی تعبیر اس کی موت تھی اگرچہ ہر ایک انسان کسی بچہ کے فوت سے خواہ کیسا ہی چھوٹا ہو غمگین ہوتا ہے۔ مگر یہ خدا کی رحمت اور اس کا فضل ہے کہ مبارک احمد کی وفات سے حضرت مسیح موعود کو ایک پہلو سے خوشی ہوئی۔ کیونکہ جیسی کہ پیشگوئی تھی۔ کہ وہ چھوٹی عمر میں فوت ہوجائیگا وہ نشان ظاہر ہوگیا۔ پس اس کی خورد سالی کی موت بھی اسلام کی نصرت اور تائید کا موجب ہوئی اور یہی وہ امر ہے جو حضرت مسیح موعود کے لئے خوشی کا موجب ہوا اس بچہ سے بچپن کی حالت میں بعض خوارق بھی ظاہر ہوئے تھے چنانچہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء سے پہلے وہ بار بار کہا کرتا تھا کہ زمین ہل گئی زمین ہل گئی۔ آخر وہ زلزلہ آیا۔ جس کی اس ملک میں نظیر نہیں پائی جاتی تھی اور موت کے قریب اس نے حضرت مسیح موعود کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں بڑی محبت سے لیا اور ہاتھ سے ہاتھ ملایا۔ گویا آخری ملاقات کی اور علاج کرنے والوں کو علاج سے منع کرکے کہا کہ اب مجھے نیند آگئی ہے اور جب دیکھا تو وفات پاچکا تھا۔ غرض کہ یہ لڑکا کیا بوجہ پیدائش کے اور کیا بوجہ اپنی موت کے اور کیا بوجہ ترقیات کے خدا کا ایک نشان تھا اور اس کی پیدائش سے کچھ دن پہلے حضرت مسیح موعود کو بطور اس کے قول کے یہ الہام ہوا کہ میں خدا کی طرف سے گرتا ہوں اور خدا کے ہاتھ سے پیدا ہوا ہوں یعنی میں ناپاک جذبات سے مطہر اور فرشتوں کی طرح ہوں۔ پس چونکہ وہ مبارک تھا اس لئے اس کا نام مبارک رکھا گیا تھا اور دنیا میں وہ محض نشان دکھلانے کے لئے آیا تھا۔ اور جب وہ پیٹ میں تھا تو کسی نے خواب میں اس کی والدہ کو کہا کہ یہ لڑکا مبارک ہے اس کا نام دولت احمد رکھو۔ مگر دوسرے الہام کے مطابق اس کا نام مبارک احمد ہی رکھا گیا اور وہی نام زیادہ مشہور ہوگیا۔

(۵) اس میں شک نہیں کہ بعض نادان دشمن اس پر خوشیاں منائیں گے لیکن ان کی خوشیاں منانا بھی مومنین کے واسطے ایک نشان ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے آج سے پندرہ ۱۵ ماہ قبل اس امر کی خبر کردی تھی۔ کہ اس لڑکے کے فوت ہونے پر دشمنوں کو خوشی سے اچھلنے کا موقعہ ملیگا۔ مگر جس قدر وہ خوشی کریں گے اسی قدر اپنے ہاتھوں سے اس پیشگوئی کو پورا کریں گے اور اس بارہ میں چند سطور بطور شہادت اخبار بدر سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ ایک وہ الہام ہے جو

"الہام الٰہی۔ دشمن کا بھی ایک وار نکلا۔ وتلك الأيام نداولها بين الناس دیکھو بدر مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء۔ یعنی کوئی ایسا امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہوجائیگا اور وہ امر رنجیدہ خدا کی طرف سے ہوگا [illegible] یا دشمن کا اس میں کچھ دخل ہوگا اور پھر خدا فرماتا ہے کہ یہ دن خوشی اور غم یا فتح اور شکست کے ہم نوبت بہ نوبت لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں بعض وقت خوشی اور فتح خدا کی جماعت کو ملتی ہے اور دشمن ذلیل اور شرمسار ہوجاتے ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم کے عہد میں بدر کی لڑائی میں ہوا . . . . . پھر دوسری مرتبہ جنگ احد میں

کفار کی خوشی کی نوبت آئی ۔ یعنی جنگ اُحد کی لڑائی میں دردناک شہادتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوئیں اور خود آں حضرت صلعم زخمی ہوئے اور ایک تہلکہ برپا ہوا ۔ اور اس وقت بعض ان لوگوں کے دلوں میں جو عادت اللہ سے ناواقف تھے یہ خیال بھی آیا ۔ کہ جس حالت میں ہم حق پر ہیں اور ہمارے مخالف باطل پر ہیں تو یہ مصیبت ہم پر کیوں آئی ۔ تب ان کا جواب اللہ تعالیٰ نے وہ دیا ۔ جو قرآن شریف میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے ۔ کہ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ وتلک الایام نداولھا بین الناس ۔ یعنی اگر تم کو اُحد کی لڑائی میں دُکھ اور تکلیف پہونچی ہے تو بدر کی لڑائی میں بھی تو تمہارے مخالفوں کو ایسی ہی تکلیف پہونچی تھی ۔ اور ایسا ہی دکھ اور نقصان اٹھانا پڑا تھا ..... اس دن سے جو خدا نے دنیا پیدا کی یہ قانون چلا آیا ہے کہ کبھی کوئی ایسی تائید اور نصرت ظاہر ہوتی ہے ۔ جس سے مومن خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی کوئی ایسا ابتلاء مومنوں کے لیے پیش آ جاتا ہے ۔ جو کافر بارے خوشی کے اچھلتے پھرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ اس وحی مقدس میں بھی جو آج اس عاجز پر نازل ہوئی فرماتا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے ۔ کہ کچھ عرصہ سے متواتر خداتعالیٰ کی نصرت اور تائید رحمت کے نشانوں کے رنگ میں اس عاجز کی نسبت ظاہر ہو رہی ہے جس سے مخالف لوگ ایک مسلسل غم دیکھ رہے ہیں ۔ اب ضروری ہے کہ بموجب قانون وتلک الایام نداولھا بین الناس ۔ ان کو بھی کچھ خوشی پہونچائی جائے ۔ سو اس الہام کی بناء پر کوئی امر ہمارے لئے ناگوار اور ان کے لئے موجب خوشی کا ظاہر ہو جائیگا .... مذکورہ بالا الہام میں خداتعالیٰ پیشگوئی کے طور پر فرماتا ہے ۔ کہ ایک ناگوار امر ظاہر ہوگا ۔ جو کسیقدر دشمنوں کی خوشی کا باعث ہو جائیگا .... مرزا غلام احمدؐ

مسیح موعود ۔ ۲۹ر اپریل ۱۹۰۶ء

(۶) ۷ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں خداتعالیٰ کی یہ وحی چھپی تھی ۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ۔ تفہیم یہ ہوئی ۔ کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں اور تا وہ اے اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا ۔

یہ وحی انہیں ایام میں چار دفعہ نازل ہوئی تھی اور اب پوری ہوئی ہے

(۷) ۲ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ کو ایک وحی الٰہی اہل بیت مسیح کے متعلق نازل ہوئی تھی ۔ کہ ”سنے تو ہماری مگر خدائی امتحان کو قبول کر“

یہ وحی الٰہی بھی اس بڑے صدمہ کی طرف اشارہ کرتی تھی (دیکھو اخبار بدر مورخہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء)

(۸) ۱۹ ۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ کو ایک رویا حضرت مسیح موعود کو ہوا تھا ۔ جو مفصلہ ذیل الفاظ میں ۲۱ ۔ مارچ کے اخبار میں شائع ہوا تھا ۔ خواب میں میں نے دیکھا کہ میری بیوی مجھے کہتی ہے ۔ کہ میں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے ۔ اس پر میں نے ان کو جواب میں یہ کہا کہ اسی سے تو تم پر حُسن چڑھا ہے ۔ یہ الہام بھی اب پورا ہوا ہے ۔ کیونکہ اپنے نوسالہ جوان پیارے لڑکے کے مرنے پر حضرت ام المومنین نے عام عورتوں کی طرح کوئی جزع فزع نہیں کی ۔ نہ کوئی چیخنا چلانا ہوا بلکہ ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ کہہ کر خدا کی تقدیر پر بالکل صبر کیا ۔ اور نہایت حوصلہ کے ساتھ اس مصیبت کو خدا کی رضا کے لئے برداشت کیا ۔

(۹) ۴ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو تین الہامات حضرت مسیح کو ہوئے تھے ۔ (۱) لائف آف پین ۔ یعنی تلخ زندگی ۔ ۲ ۔ یا اللہ رحم کر ۳ ۔ انی مع اللہ فی کل حال ۔ یعنے میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں ۔ اس میں اُس صبر اور شکر کی طرف اشارہ ہے جو بعد وفات مبارک احمدؐ آپ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہو رہا ہے ۔

(۱۰) ۱۴ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء کو دوسرے مرض کے وقت حضرت

کو الہام ہوا تھا ۔

لاعلاج ولا یحفظ

جو دو دن بعد پورا ہوگیا ۔

.. ..

(۱۱) مبارک احمد کی وفات سے چند روز پہلے حضرت مسیح موعود نے خواب میں دیکھا کہ ایک پانی کا گڑھا ہے میاں مبارک احمد اس میں داخل ہوا اور غرق ہوگیا بہت تلاش کیا گیا ۔ مگر کچھ پتہ نہیں ملا ۔ پھر آگے چلے گئے تو اس کی بجائے ایک اور لڑکا بیٹھا ہوا ہے

(۱۲) مبارک احمد کی وفات سے پہلے صبح حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا ۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین ۔ آپ نے اسی وقت سمجھ لیا تھا ۔ کہ کوئی ایسا امر ظاہر ہونیوالا ہے جو جماعت کے لئے موجب پریشانی ہوگا ۔

(۱۳) ۲۰ ۔ جولائی ۱۹۰۷ء ۔ کو حضرت نے ایک خواب میں دیکھا کہ ہمارے مکان میں ایک بکرا ذبح کیا گیا ہے ان ایام میں حضرت مولوی نور الدین صاحب علیل تھے ۔ چنانچہ اسی واسطے مولوی صاحب کو دوسرے مکان پر رکھا گیا مگر دراصل اس سے مراد وفات میاں مبارک احمدؐ ہی تھی ۔ یہ رویا حضرت نے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین اور ڈاکٹر ستار شاہ صاحب اور نواب محمد علیخان صاحب کو سنایا تھا ۔

مبارک احمدؐ نہایت حلیم طبع بچہ تھا ۔ کوئی شوخی اس کی طبیعت میں نہ تھی ۔ ایام بیماری میں ہر ایک تلخ سے تلخ دوا کو اس نے بخوشی خود ہی پی لیا تھا اور اردو پڑھنا لکھنا بھی سیکھ گیا تھا ۔ ایام بیماری میں بھی ذرا طبیعت اچھی ہوتی ۔ تو کتاب لے بیٹھتا ۔ باغ جانے کی بہت خواہش رکھتا تھا ۔ سو خدا نے جلد باغ میں پہنچا دیا ۔ آخر تک ہوش قائم رہا ۔ جس صبح کو وفات ہوئی ۔ اس سے پہلے رات کو کئی بار حضرت کو بلایا اور آپ کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکر مصافحہ کیا ۔ گویا آخری ملاقات کی ۔ اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے ۔ حضرت نے خود جنازہ پڑھایا ۔

(۱۴) ۔ تخمیناً اگست میں حضرت نے خواب میں دیکھا تھا کہ آپ مقبرہ بہشتی میں ہیں ۔ قبر کھدواتے ہیں ۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا ۔

خدا کی تازہ وحی

---

۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ بوقت شام

انا نبشرک بغلام حلیم

ترجمہ ہم تجھے ایک حلم والے لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں ۔

۱۸ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ رویا ۔ فرمایا ۔ چند روز ہوئے ۔ میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا تھا کہ وہ مقبرہ میں داخل ہوگیا ہے میں اس کے پاس گیا وہ ایک سنجیدہ آدمی ہے ۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہوا ۔ اُس نے کہا کہ مصلحت وقت ہے ۔

ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کا ایک تازہ خط

ڈاکٹر صاحب کو ان کے عزیز نے کسی دوست کی تحریک سے ایک خط لکھا تھا جس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ کہ ڈاکٹر صاحب باوجود بے عمل ہونے کے اور بالخصوص نمازوں سے لاپرواہی کرنے کے (جیسا کہ بعض معتبر خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب بعض نمازیں عمداً نہیں پڑھتے) کس طرح مسیح یا مرسل ہو سکتے ہیں) اور یہ بھی دریافت کیا گیا تھا۔ کہ حضرت عیسے کی وفات کے متعلق ڈاکٹر صاحب کا عقیدہ ہے۔ کیونکہ یہی ایک مسئلہ ہے۔ جس کے سبب سے ملاں لوگ جوش کھا کر سلسلہ احمدیہ کے ممبروں پر کفر کے فتوے لگا دیتے ہیں اور نیز ڈاکٹر صاحب سے یہ بھی دریافت کیا گیا تھا۔ کہ انہوں نے حضرت اقدس مرزا صاحب کے متعلق جو چودہ ماہ والی پیشگوئی شائع کی ہے۔ آیا اس میں کوئی تاویل کی گنجائش نہیں ان باتوں کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے جو خط لکھا ہے۔ اس کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس خط میں ڈاکٹر صاحب نے بغیر ضرورت پھر حضرت اقدس کے حق میں ناپاک الفاظ لکھ کر اپنے خبیث باطن کا اظہار کیا ہے کیونکہ یہ ان کی غذا ہے۔ کہ خواہ مخواہ ہر خط اور ہر مضمون میں ان الفاظ کو دُہرانے کے بغیر وہ نہیں رہ سکتے۔ بہرحال وہ سارا خط اصل الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

عزیز من! السلام علیکم۔ ۱۔ بے عمل انسان بیشک مسیح یا مرسل نہیں ہو سکتا۔ جس کو خداوندعالم برگزیدہ کرتا ہے اس میں ضرور کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور اس کے عمل قابل قدر ہوتے ہیں۔ مگر یہ لازمی نہیں کہ کبھی اوس سے کوئی قصور یا گناہ نہ ہوا ہو۔ ہاں خداوندعالم اپنی شان کے مطابق غفار وستار بھی ہے اور رحیم بھی۔ وہ بہت سے گناہوں کو بخشدیتا ہے اور بہت قصوروں کو معاف فرما دیتا ہے اور اپنے انتہائے کرم اور رحم اور عفو سے بعض عملوں کی ایسی قدر کرتا ہے۔ کہ ان کے مقابلہ پر ایک مومن بندہ کے گناہوں پر مطلق نظر نہیں فرماتا۔ اوس کا ارشاد ہے لاتقنطوا من رحمت اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ اس کا عام قانون ہے۔ ان الحسنات یذھبن السیئات۔ اس نے خود فرمایا ہے۔ ویعفوا عن کثیر

(۲) یہ بھی صحیح ہے۔ کہ مجھ سے گناہ سرزد ہوتے ہیں اور بہت قصور ہوتے ہیں ساتھ ہی یہ بھی واقعی امر ہے کہ خداوندعالم نے اپنے کمال فضل اور کرم اور عفو سے مجھے محبت آمیز کلمات میں یاد فرمایا ہے اور میری غلط کاریوں سے درگذر فرمایا ہے۔

۳۔ مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے سوا اور کوئی شخص مطلق معصوم نہیں۔

(۴)۔ آدم علیہم السلام کی دعا ہے۔ ربنا انا ظلمنا انفسنا فان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین اس میں آدم کا اقرار بھی ہے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا۔ ساتھ ہی وہ برگزیدہ خدا اور خلیفۃ اللہ اور رسول بھی ہے۔ یونس علیہ السلام کا قول ہے۔ لاالہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ خود آپ کا اقرار ہے۔ کہ میں ظالموں میں سے تھا۔ باوجود اس اقرار کے وہ برگزیدہ خدا اور نبی و رسول ہیں۔

پس جب انبیاء علیہم السلام کی یہ حالت ہے جو معصوم ہیں تو میرا یہ اقرار کرنا کہ میں ایک بے عمل اور بدعمل انسان ہوں۔ فضل ایزدی کا منافی کیسے ہو سکتا ہے۔

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں ہو سکتا۔ ہاں بعض مناسبتوں اور عملوں کی وجہ سے اللہ کریم ان کے نام محمدؐ۔ احمدؐ۔ مسیح۔ مرسل رحمۃ للعالمین۔ ابراہیم وغیرہ رکھدیتا ہے جنہیں فلاح دارین کی بشارت ہوتی ہے۔ حقیقی طور پر کوئی نبی یا رسول نہیں ہو سکتا۔ ہاں مثیلی طور پر ہمیشہ ہو سکتے ہیں۔

(۵) مسیح علیہ السلام جو رسول اللہ تھے۔ وہ بیشک فوت ہو چکے ہیں۔

(٦) آنے والا جو مسیح ہے اس کی نسبت مجھے ابھی تک کوئی علم نہیں کہ وہ کون ہے اور کب آئیگا۔ لیکن مرزا جیسا کذاب۔ عیار۔ خائن۔ بدعہد۔ مصرف[1]۔ بدخلق کینہ توز۔ خود پرست۔ آرام طلب۔ خدا اور اعمال کو پس پشت ڈالنے والا۔ فطرت اللہ کو لعنت قرار دینے والا انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والا۔ تمام موحد خداپرستوں کو مباہلہ کے واسطے بلانے والا۔ تمام ذاکرین وعابدین پر لعنت برسانے والا۔ تمام مسلمانوں کا جانی دشمن اور دنیا کی تباہی میں عید منانے والا۔ امام نہیں ہو سکتا۔

(۷) چودہ ماہ والی پیشگوئی میں کوئی تاویل نہیں صاف الفاظ میں کوئی گولائی نہیں۔ انشاء اللہ العزیز یہ لفظ بلفظ پوری ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی دجالی فتنہ پاش پاش ہو جائیگا۔

(۸) کانا دجال؟ اغلباً دو ہفتہ تک طیار ہو جائیگا۔

والسلام۔

خاکسار عبد الحکیم خان۔ پٹیالہ۔ ٦ ستمبر ۱۹۰٦ء

[1] ڈاکٹر صاحب نے خود ہی یہ لفظ ص کے ساتھ لکھا ہے۔ ویسا ہی نقل کیا گیا۔

اب دیکھیئے۔ اس خط کو پڑھ کر ہمارے مخالف مولوی صاحبان ڈاکٹر کے بارے میں کیا فتوے دیتے ہیں۔ کیونکہ جس مسئلہ پر حضرت اقدس کے دعوی کی بنا ہے۔ اس کو تو وہ بھی مانتے ہیں۔ حالانکہ ان مولویوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حیات مسیح پر اجماع ہو چکا ہے نہ صرف اجماع بلکہ قرآن و حدیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ پس کتاب وسنت واجماع کی مخالفت کرنے والا ان مولویوں کے نزدیک کس سلوک کا مستحق ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے اس اظہار سے ایک اور بات بھی ثابت ہو گئی وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل تعلیم جس پر ان کے دعوی کی بنا ہے اس سے ابھی تک ڈاکٹر نے ارتداد نہیں کیا۔ پس صحیح ثابت ہوا۔ وہ جو ہرقل شاہ روم نے پوچھا تھا۔ کیا اس کی تعلیم کو برا سمجھ کر اس سے کوئی مرتد ہوتا ہے۔ تو جواب دیا گیا کہ نہیں۔

ایک طرف انبیاء علیہم السلام کو معصوم ٹھہرانا دوسری طرف محض آیات کے ایسے معنے کرنے جن سے ان کا گنہگار ہونا ثابت ہو۔ ڈاکٹر کے دلی عقیدہ کو ظاہر کر رہا ہے۔ یہ ابتدا ہے۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

مبارک سید عبد الرحیم صاحب سیالکوٹی کا نکاح منشی عبد الرحمان صاحب کپورتھلوی کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ اللہ تعالی اس نکاح کو مبارک کرے کیا اچھی بات ہے کہ ہمارے احباب آپس میں رشتے کیا کریں۔

کتاب ڈائری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان)

طلاق فرمایا جائز چیزوں میں سے سب سے زیادہ بُرا خدا اور اس کے رسول نے طلاق کو قرار دیا ہے اور یہ صرف ایسے موقعوں کے لئے رکھی گئی ہے۔ جبکہ اشد ضرورت ہو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے جو بہتر ہے کہ سانپوں اور بچھوؤں کے لئے خوراک مہیا کی ہے ویسا ہی ایسے انسانوں کے لئے جن کی حالتیں بہت گری ہوئی ہیں اور جو اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکتے۔ طلاق کا مسئلہ بنا دیا ہے۔ کہ وہ اس طرح ان آفات اور مصیبتوں سے بچ جاویں جو طلاق کے نہ ہونے کی صورت میں پیش آئیں یا بعض اوقات دوسرے لوگوں کو بھی ایسی صورتیں پیش آجاتی ہیں اور ایسے واقعات ہو جاتے ہیں کہ سوائے طلاق کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا پس اسلام نے جوکہ تمام مسائل پر حاوی ہے یہ مسئلہ طلاق کا بھی دکھلایا ہے اور ساتھ ہی اس کو مکروہ بھی قرار دیا ہے

رزق فرمایا۔ اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنیوالے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے۔ میں اس کیلئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیئے۔ کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

بیوی پر ظلم ایک صاحب کا ذکر تھا۔ فرمایا اُن کے مجھ کو بہت سے خطوط آئے ہیں کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں اور بہت کمزور ہوگیا ہوں یہاں تک کہ میں اپنا کام بھی اچھی طرح نہیں کرسکتا اور اس لئے مجبوراً مجھے ایک لمبی رخصت لینی پڑے گی۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ ظلم کا نتیجہ ہمیشہ خراب ہوتا ہے وہ اپنی پہلی بیوی پر بہت کچھ سختی کرتے ہیں اور یہ کام خدا کو ناپسند ہے۔ بہت دفعہ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے ان کو نصیحت کی ہے مگر وہ سمجھتے نہیں۔ میں نے کتنا ہی کئی دفعہ ان کو جتایا ہے۔ مگر انہوں نے کوئی خیال نہیں کیا مگر اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ ضرور ہے کہ وہ کسی دن اپنے کام سے پچھتائیں اور میری بات کو سمجھیں۔

ایک آیت کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب حضرت اقدس خلیفۃ اللہ و رسول اللہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد۔ عرض چنان است کہ در معنائی این آیۃ شریف کہ در سورۂ واقعہ است والسابقون السابقون ۝ اولٰئک المقربون ۝ فی جنّٰت النعیم۔ ثلّۃ من الاولین۔ وقلیل من الآخرین۔ کہ مردم مے گویند کہ مقربین گروہ ہستند از اولین کہ صحابہؓ محمدؐ رسول اللہ ہستند و مقربین اندک ہستند از آخرین کہ صحابہؓ مسیح موعود ہستند این معنیٰ در نزد مایان درست نیست۔ بلکہ صحیح این است کہ مقربین در اولین صحابہؓ بسیار ہستند و در آخرین صحابہؓ اندک ہستند و البتہ در جماعت احمدیہ در مدت اول کہ در بیعت داخل ہستند در آن مقربین بسیار ہستند و آن کسان کہ در بیعت آخرین باشند در آن مقربین کم ہستند و معنائی اول ازین سبب درست نیست کہ از سورہ فاتحہ مخالف است چراکہ این ہم یک عظیم نعمت است کہ در اتباع مسیح موعود مقربین بسیار باشند ہمان مقدار کہ در صحابہؓ بودند پس این نعمت بہ مسیح موعود چرا دادہ نشدہ است و از حدیث شریف نیز مخالف است کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است کہ مثال امت من مثل باران است۔ معلوم نے شود کہ اولش خیر است یا آخر آن و دیگر اینکہ ازین آیۃ شریف نیز معلوم مے شود کہ معنیٰ اول درست نیست۔ والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان الخ سورۃ التوبۃ پ ۱۱ و ازین آیۃ شریف نیز معلوم مے شود کہ درست نیست۔ وآخرین منہم الخ سورۃ الجمعۃ پ ۲۸ الغرض درین امر فیصلہ مے خواہیم۔ و دیگر اینکہ دعائے جامع میخواہیم کہ در حق مایان عاجزان مرحمت فرمودہ شود۔

العــــــارض

عبدالستار و غلام محمد افغان از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

این عاجز از صبح بیمار است اسہال و پیچش است ازین باعث درین امر زیادہ نتوانم نوشت حق الامر این است کہ در آیۃ ثلّۃ من الاولین وقلیل من الآخرین آن واقعہ است کہ در آن زمان بظہور آمدہ و مراد این است کہ آنانکہ در اول حالت اسلام باوجود قلت جماعت و صدہا مصائب و شدائد داخل اسلام شدند و از ہمہ نوع مصیبت ہا دیدند و صدق و وفا رخود ظاہر نمودند و جان ہائی خود در دین راہ دادند یا برای دادن طیار شدند آن گروہ مقربین است لیکن این صورت اخلاص آنان را کم میسر آمدہ کہ در حالت فتح و نصرت اسلام و خاتمہ مصائب داخل اسلام شدند پس ازیشان مقربان کم ہستند ہمین قاعدہ بزمانہ مسیح عائد مے شود۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مرزا غلام احمدؐ

شعلۂ آسمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امامنا و مہدینا مسیح موعود و مہدی معہود سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بمورخہ ۹ ستمبر ۱۹۰۷ء بوقت صبح صادق عیطا بعض روشن ہوا تھا کہ ایک تارہ گرا جو شمال جنوب کو دور تک چلا گیا۔ اخیر پر جنوب و مغرب کو رُخ ہوگیا۔ پہلی سُرخ رنگ تھا قریباً نصف مسافت طے ہو چکنے پر سبز رنگ ہوگیا۔ روشن اس قدر تھا کہ بدر تو نہیں مگر دسویں رات کی چاند سے کم روشن نہ تھا الحمدللہ کہ ہمارے لئے باعث ازدیاد ایمان ہوا اور اندھے مخالف نخواس بیت کا مصداق بنا گیا۔ ؎

کیا کیا نشان مہدی نہ آیا ظہور میں

تقلید نے مگر انہیں اندھا بنا دیا

خاکسار نابکار علی محمدؐ احمدی ڈنگوی

۲۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

حضرت امامنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج واقعہ ۹ ستمبر ۱۹۰۷ء علی الصبح خاکسار وضو کرنے لگا تو دیکھا کہ ایک ستارہ یا شعلہ جو شمال سے جنوب کیطرف جاکر ہنوز زمین سے اونچا تھا کہ غائب ہوگیا۔ پھر اچانک دہشتناک آواز گولے کی سی بھر گرج پڑ گئی جو تھوڑی دیر رہی روشنی ستارہ کی معمولی نہ تھی۔ کچھ عجیب رنگ تھا۔ یہ نشان بہت لوگوں نے دیکھا ہے۔ خدا منکروں کو ہدایت دیوے۔

مین احمدی کیون ہوا

مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا خط اور اس کا جواب

نقل خط مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی | محبّ من منشی بقا محمد صاحب

بعد سلام مسنون واضح ہو کہ - اخبار بدر مورخہ ۱۸ جولائی و ۲۷ - جولائی ۱۹۰۷ء مین بزیر عنوان "سلسلہ حقہ کے نئے ممبر" آپکا نام بھی درج شدہ دیکھا - حیران ہوا - کہ شہادت القرآن کے مطالعہ کے بعد قادیانی کے مریدی کا خیال کس طرح ہو سکتا ہے اور الہادی کے معارف قرآنی کے بعد قادیانی تصانیف مین کیا لطف ملتا ہے - اول تو مجھے اس خبر کی صحت مین شک ہے - دوم اگر سچی بھی ہے تو آپ گرمیون کی رخصتون مین سیالکوٹ مین آکر مجھ سے ملاقات کر جاوین - مین نے آپ کو یہ خط محض للہی محبت کے تقاضے سے لکھا ہے - امید ہے - کہ آپ طلب حق کی خاطر اس عرض کو منظور فرماوین گے - آپکا خیر خواہ

خاکپائے محمد ابراہیم - ایڈیٹر رسالہ الہادی

مورخہ ۲ / اگست ۱۹۰۷ء

جواب منجانب بقا محمد مدرس بھوپال کلان | مکرمی مولوی صاحب! السلام علیکم و

رحمۃ اللہ و برکاتہ - آپکا نوازش نامہ پہونچا - کئی ایک وجوہات سے جواب سے قاصر رہا" آپنے لکھا ہے کہ شہادت القرآن کے مطالعہ کے بعد قادیانی کی مریدی کا خیال کس طرح ہو سکتا ہے اور الہادی کے معارف قرآنی کے بعد قادیانی تصانیف مین کیا لطف ملتا ہے" کیونکہ آپ فرماتے ہین کہ مین نے آپکا نام اخبار بدر مورخہ ۱۸ جولائی و ۲۷ جولائی مین بزیر عنوان سلسلہ حقہ کے نئے ممبر آپکے کا نام بھی درج شدہ دیکھا - الحمد للہ و شکر اللہ - بندہ اس نعمت غیر مترقبہ کا شکر کس زبان سے ادا کرے - بندہ کو وہ لفظ نہین ملتے جس سے ایسی نعمت کا شکریہ ادا کرون ؎

بھر گیا ہے گل امید سے دامن اپنا
باغبان مبارک رہے تجھے گلشن اپنا

آگے چلکر بندہ کو سیالکوٹ مین ملاقات کے واسطے مدعو کرتے ہین - وہ کس واسطے صرف اسی واسطے کہ حضرت مرزا صاحب کی غلامی سے جس کو نیاز مند ایک فخر کے نگاہ سے خیال کرتا ہے - ہٹایا جاوے - خداوند کریم اپنے عاجز اور کمزور انسان پر رحم کرے - آمین - ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب - مولوی صاحب آپ ایک جید عالم فاضل ہو کر کیا اس بات کا یقین کر سکتے ہین کہ اگر کسی شخص کو حق اور باطل کا امتیاز خداوند کریم سمجھا دیوے - تو کیا وہ حق کی پیروی چھوڑ کر باطل کی طرف رجوع کر سکتا ہے جس کا جواب سوائے نفی کے اور کچھ نہین ہو سکتا ورنہ آیت قرآن ولا تتبع اهواءهم عما جاءك من الحق کے برخلاف عمل کیا جس کی سزا سوائے جہنم کے اور کچھ نہین - اب بندہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کا لب لباب آپ کی خدمت مین پیش کرتا ہے اور انصاف چاہتا ہے - کہ کیا وہ تعلیم حق ہے یا نہین اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہے یا نہین - اور انسان کی پیروی کے سے ذریعہ نجات ہے یا نہین - پھر ان کی تعلیم کے برخلاف آپ وہ تعلیم بیان کرین - جس پر انسان چل کر نجات حاصل کر سکے پھر بندہ سیالکوٹ آپ کی خدمت مین ضرور حاضر ہو جائیگا - اب نیاز مند حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کا لب لباب بیان کرتا ہے - اور انصاف آپ سے ہی چاہتا ہے - دیکھو ہذا -

(چونکہ شرائط بیعت اخبار بدر کے ٹائیٹل پیج پر لکھے ہوئے ہین اس واسطے اس جگہ نقل نہین کئے گئے - ایڈیٹر)

مولوی صاحب یہ ہے ہمارے سچے مسیح موعود کی تعلیم کا لب لباب اور خلاصہ - اب بتائین کہ کیا کوئی ایسا امر جس کا حکم قرآن مجید یا حدیث صحیحہ مین ہے اور اس کے بجا لانے کی تاکید نہ ہو یا ایسی نواہی جس کے ترک کا حکم ہو اور ترک کی تاکید نہو - ضروری بتائین اور یہ بھی بتائین کہ واقعی یہ تعلیم حق تعلیم ہے - یا نہین اور قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہے یا نہین اور اس پر کامل پیروی کرنے سے انسان نجات حاصل کر سکتا ہے یا نہین اور اگر یہ تعلیم سچی نہین تو پھر آپ قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے یا اس سے بڑھکر اور بتائین اور اگر یہ تعلیم سچی ہے تو مسیح موعود کے دعوے مین سر مو شک نہین - ہر ایک سلیم الفطرت اور سلیم الطبع آدمی جو قرآن مجید کے اصول سے واقف ہو ایسی تعلیم کو دیکھ کر ضرور نتیجہ نکالیگا کہ واقعی اسی تعلیم کی بنا پر نبی اللہ مامور مبعوث ہوئے - اور سب ایک ہی دین کی تبلیغ کے رسول تھے - قرآن مجید مین خداوند تعالیٰ فرماتا ہے - ما یقال لك الا ما قد قیل للرسل من قبلك - یعنی یہی کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور یہی انسانی زندگی کا مدعا ہے اور خداوند تعالیٰ اسی غرض کے لئے اپنے فرستادون کو اپنے اپنے موقعون پر مبعوث فرماتا رہا ہے - بشیر اور نذیر کر کے - اور ان سب کی یہی ایک دین اسلام کی تبلیغ کی تاکید ہوتی رہی ہے تو اب جب خداوند کریم نے اپنے امور کو تین تناسُن کے ساتھ مناسب موقعہ پر مبعوث فرمایا ہے اور ان کی تعلیم کا لب لباب یہی عرض کر دیا ہے - کیون نہ ان کی بیعت کی جاوے - کیونکہ خداوند تعالیٰ کا حکم ہے - کہ اس کی معرفت کے واسطے وسیلہ تلاش کرو - یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وابتغوا الیه الوسیلة وجاهدوا فی سبیله لعلکم تفلحون - اور قرآن مجید کے اصولون کے جاننے والون سے پوشیدہ نہین - کہ ابتدا سے جب ایک نبی کے فوت ہونے کے بعد آسمانی کتاب مین تحریف اور ادل بدل ہوا - اور خداوند تعالیٰ کی آیتون کی تکذیب ہونے لگی تو خداوند کریم نے ایک اور نبی کو اپنی توحید کے پھیلانے کے واسطے مبعوث فرمایا جو پہلے نبیون کی تصدیق کرتا رہا اور یہ بھی ظاہر ہے - کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشتر جو نبی تھے وہ تو علیحدہ علیحدہ قوم کے واسطے تھے - اور ہمارے سید عالم حضرت رسول الکریم کل جہان کے واسطے آئے ہین - ان کے بعد کوئی نبی ایسا نہین آئیگا جس پر قرآن مجید کے احکام کے بغیر کسی اور شریعت کا حکم ہو - ہرگز نہین - بلکہ اسی دین اسلام کی جس کی تکمیل تبلیغ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے - اشاعت اسلام کے واسطے مجدد یا امام مبعوث ہوتے رہے ہین - جیسا کہ ہر صدی کے اخیر پر ایک مجدد ہوتا رہا ہے اور چونکہ آجکل بھی امام یا مجدد کی ضرورت تھی - اسی واسطے خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے ایک امام الزمان جس کا وعدہ دیا گیا ہے - مبعوث فرمایا - جو مین دلائل اور نشانات کے ساتھ پیدا ہوئے ہین - کیونکہ یہ ایک ایسا زمانہ ہے - جس مین مسلمانون کے کئی ایک فرقے ہو گئے ہین اور ہر ایک اپنے آپ کو ناجی اور دوسرے کو ناری قرار دیتا ہے - کیون مولوی صاحب یہ بات درست ہے یا نہین آپکے عقیدے کے مطابق جو مہدی پیدا ہو گا اس کی یہی تعلیم ہو گی جو مین نے امام مہدی معہود کی بیان کی ہے یا اس کے برخلاف - قال اللہ و قال الرسول کو دستور العمل

6 - قرآن مجید، احادیث اور بزرگان اسلام کی کتابوں سے کہیں غیر نبیوں سے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا ثبوت بھی ملتا ہے یا نہیں ؟

7 - قرآن کریم کی آیات غیر نبیوں کو الہام ہو سکتی ہیں یا نہیں ؟ سلف الصالحین اس کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے تھے ؟

8 - قرآن مجید میں مجاز اور استعارہ کے طور پر بھی کوئی الفاظ ہیں یا نہیں ؟ اس کے متعلق سلف الصالحین کا کیا عقیدہ تھا ؟

9 - آیت خاتم النبیین کی موجودگی میں بھی اگر حضرت عیسٰی علیہ السلام امت محمدیہ میں آ سکتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ عربی زبان میں یہ بیان کرنا چاہتا کہ محمد رسول اللہؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تو کن الفاظ میں بیان کرتا ؟

10 - حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِی کے ہوتے ہوئے بھی اگر حضرت عیسٰی علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد مبعوث ہو سکتے ہیں تو اگر حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہنا چاہتے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو عربی زبان میں کیا الفاظ استعمال فرماتے ؟

11 - مُسلم کی حدیث میں آنیوالے مسیح کے متعلق جو نبی اللہ کے الفاظ آئے ہیں حدیث لَا نَبِی بَعْدِی کے ہوتے ہُوئے اس کے معنی کیا ہوں گے ؟

12 - ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے اگر کوئی شخص ایک نبی کی نبوت کا انکار کر دے تو کیا وہ آپ کے نزدیک مسلمان ہے ؟

13 - قرآن مجید کی وہ کونسی آیت ہے جس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ناصری اپنے مادی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں -

14 - جب سے حضرت مسیح ناصریؑ بقول آپ کے اپنے مادی جسم کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں کیا وہ بغیر کھانے اور پینے کے اپنی مادی زندگی گذار رہے ہیں یا وہاں باقاعدہ کھاتے اور پیتے ہیں ؟ قرآن کریم اس کے متعلق کیا فرماتا ہے ؟

قرار دیتے ہین اور قرآن مجید کی حکومت کو بکلی اپنے آپ پر اختیار کرتے ہین اور شرک سے پرہیز کرتے ہین اگر ایک شخص کو آپ گمراہ کہہ سکتے ہین ۔ تو بے شک کہین ہمین قال اللہ قال الرسول سے غرض اور مطلب ہے اور قرآن مجید کی حکومت کا اختیار کرنا مطلب ہے ۔ ہمین ایسے مسیح یا مہدی کی ضرورت نہین ۔ جو جنگلون مین خنزیرون کو قتل کرنے کے واسطے آوین گے اور صلیب کو توڑینگے ہمین اسی تعلیم کی ضرورت ہے ۔ جو امام الزمان موجودہ نے ظاہر کی ہے اور یہی قرآنی احکام کی اصل غرض ہے اور بس ۔ باقی دس شرائط پر جو کچھ تحریر کیا ہے ۔ اپنے نظر انصاف اور کامل غور سے اور دل کو تعصب اور عناد کے خیالات سے پاک رکھ کر جواب دین کہ یہ شرائط اسلامی تعلیم کی ہین یا نہین تو تردید کرکے سرفراز کرین ۔ بندہ کو صرف منعم علیہ گروہ کی تعلیم درکار ہے اور اسی کو مین نے حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے حاصل کیا اور مزید کوشش کر رہا ہے ۔ آپنے اخیر پر لکھا ہے ۔ کہ مین نے محض للہی محبت کے تقاضا پر خط لکھا ہے ۔ بیشک درست ہے ۔ لیکن جب تک سے گذشتہ استفسار کا جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور مندرجہ ذیل سوالات کا کافی جواب نہ دین گے ۔ تو آپ کا کوئی حق نہین ۔ کہ بندہ کو دہان طلب کرین اور محبت للہی کا دم بھرین ۔ وہ سوالات یہ ہین ۔

(۱) قرآن مجید مین اللہ تبارک تعالیٰ نے کونسا معیار قائم کیا ہے ۔ جس پر صادق و کاذب کو پرکھ سکتے ہین قرآنی معیار پر حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق مدلل بحث کی جاوے ۔ جن ادلہ قاہرہ کے رو سے آپنے قرآن کریم کو اور رسول کریم کو سچا مانا ہے ۔ کیا وہی دلائل مرزا صاحب کے دعوے کی تصدیق کیواسطے مکتفی ہین یا نہین ؟ جواب مدلل ۔

(۲) قرآن مجید مین مفتری کے واسطے نصرت اور کامیابی کے وعدے مولا کریم نے دئے ہین یا نہین ؟ اگر دئے ہین تو کہان ۔ نہین تو مرزا صاحب کے ساتھ کیون خدائے نصرت اور تائیدات غیبی ہین ۔

(۳) آیت لو تقول کے رو سے مفتری کو لمبی مہلت مل سکتی ہے یا نہین ۔ اگر مل سکتی ہے تو نظیر از قرآن یا احادیث صحیحہ نبویہ سے دی جاوے ۔ اگر نہین تو مرزا صاحب کو کیون لمبی مہلت دیگئی ہے لیکن مدعی ایسا پیش کرنا جو مدعی نبوت اور مدعی وحی یا الہام ہو ۔ اور عام مخلوقات مین الہام سنا تا رہا ہو اور کامل الیقین رکھ کر اسی پر قائم رہ کر اس کو لمبی مہلت دیگئی ہو ۔

(۴) مسیح ناصری کے آنے کے واسطے دو صورتین ہین (۱) رسول ہو کر (۲) رسالت سے معزول (اُمتی ہو کر) صورت اول ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہین رہ سکتے ۔ بلکہ مسیح ناصری کو خاتم ماننا پڑتا ہے ۔

بصورت ثانی ۔ رسول کو امتی ماننا صفت ایمانی کے سخت خلاف ہے اور کفر ہے ہم لوگ رسولون کی رسالت پر ایمان لائے ہین ۔ لا نفرق بین احد من رسلہ ہر دو جہت سے مسیح کا آنا ممکن نہین جواب با دلائل دیا جاوے ۔

(۵) آیت اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پارہ ۳ اس کے متعلق یہ امور دریافت طلب ہین ۔

(۱) النبیین کے کیا معنے ہین مد نظر (۲) میثاق کے کیا معنے ہین اور اس جگہ نبیون سے کب وعدہ لیا گیا اور صرف ارواح سے یا جسم مع الروح سے (۳) رسولون سے نقض عہد ہو سکتا ہے یا نہین اگر نہین ہو سکتا ۔ تو جب خداوند کریم عالم الغیب تھا ۔ کہ رسول اپنے اپنے وقت پر فوت ہو جائین گے اور رسول کریم کے وقت کوئی زندہ نہ ہو گا ۔ اور لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پر عمل نہ کر سکین گے تو کیون ان سے وعدہ لیا اور موقعہ نہ دیا ۔ اور اگر مسیح ناصری ہی زندہ تھا ۔ تو عظیم الشان نبی کریم کے وقت کیون باوجود حیات ہونے کے لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پر عمل نہ کیا ۔ اور خداوند کریم نے جب وعدہ لیا ہوا تھا تو کیون اسی وقت نازل نہ کیا گیا (۴) جب رسول اپنے اپنے وقت پر فوت ہو گئے ۔ تو اخذ اللہ میثاق کے کیا معنے ہوئے ۔

(۵) الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً وامواتاً کیا زندون اور مردون کے واسطے زمین کافی نہین بے شک طالب حق ہو کر میرے اعتراضات کا جواب از ادلہ قرآن کریم وسنت رسول کریم احادیث صحیحہ نبویہ سے دیا جاوے ۔ صرف مجھے حق کی ضرورت ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے ۔ کسی خاص فرقہ سے انس ومحبت متعصبانہ نہین ۔ صرف احکام ربی کو سمجھنے اور اُن پر چلنے کی ضرورت ہے اور اسی کو قال اللہ وقال الرسول کہا جاتا ہے جس کا نمونہ آج کل مرزا صاحب ہین اور بس ۔ اور اسی وجہ سے قادیان کی مریدی کا خیال آیا ۔ رسالہ الہادی کی نسبت صرف اسی قدر عرض ہے ۔ کہ آپکے رسالہ الہادی اور شہادت القرآن کی حیثیت بہ مقابلہ ریویو آف ریلیجنز اور رسالہ تشحیذ الاذہان اور تعلیم الاسلام کے ان لوگون سے پوشیدہ نہین جنہون نے ان تینون رسالون کا مطالعہ کیا ہے ۔ ۔ ع

مشک آن است کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار گوید

آپکو اگر قرآن سے مس ہوتا ۔ تو مسیح موعود کے مقابلہ مین کیون الحمد شریف کی تفسیر نہ لکھی ۔ جب عام علمائے ممالک مخاطب تھے ۔ آپ کی عربی دانی مرزا صاحب کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ایک فقرہ کی نکتہ چینی سے معلوم ہو چکی ہے ۔ جس کا مخدوم الملت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے کافی جواب احادیث نبویہ اور لغات عربیہ سے دیا تھا ۔ حضرت اقدس کی متحدیانہ کتب کا کیون جواب تک نہین دیا ۔ معاندو کے مخالف پر کبھی معارف قرآنی نہین کھلتے ۔ شہادت القرآن بمقابلہ تفسیر القرآن از درس حکیم الامۃ بالکل ہیچ ہے جواب کا منتظر خادم بقا محمد مدرس

ضرورت نکاح

۸ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین ۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین ۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو

۹ ۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گوجر ۔ گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہین مجھ سے کرین ۔ اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰ ۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ بدین شرائط ۔ لڑکا احمدی ۔ صحیح النسب مغل ۔ انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو ۔

راقم ۔ ن ۔ و ۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو ۔

مختلف نوٹ

(از خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی امرتسر)

مجالس میلاد شریف

بڑے شہروں میں اکثر رواج ہے کہ مسلمان خاص خاص ایام میں میلاد رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مجلسیں منعقد کرتے ہیں ان مجلسوں کا انعقاد بظاہر تو بلاشبہ ایک طرح کی دینداری اور عقیدت کی دلیل ہے لیکن جب ہم ان مجالس کی ہیئت کذائی اور رسوم متعلقہ پر غائر نظر ڈالتے ہیں تو لوگوں کی بے روح مسلمانی پر سخت افسوس آتا ہے کیونکہ ان میں پرہیزگاری اور تقوی شعاری کی شان تو درکنار معمولی سنجیدگی و متانت بھی جو امور مذہبی کے لئے ازبس ضروری ہے بہت ہی کم دیکھی جاتی ہے۔ نعت خوانوں میں اکثر وہ نوجوان ہوتے ہیں جن میں تقدس۔ اتقاء اور عشق رسول اللہ وغیرہ ضروریات کا تو کیا ذکر معمولی دینداری و خوش اطواری بھی مشتبہ ہوتی ہے۔ ان خوش الحانی اور کچھ بانکپن البتہ وہ ایسی چیزیں ہیں جو ان میں سے اکثروں میں پائی جاتی ہیں مگر یہی نہیں تھیئٹر ہالوں میں بھی لے جا سکتی ہیں اور بعض کو بعض اوقات ان کی زیب و زینت کا باعث بنا بھی دیتی ہیں پھر ایک۔ اور اس سے بھی زیادہ شرمناک و قابل ملامت بدعت انہی حضرات کے حلقوں میں یہ دیکھی گئی ہے۔ کہ نعتیں مناجاتیں اور بزرگان دین کی منقبتیں ڈھولک سارنگی وغیرہ سازوں کے ساتھ بھی مثل گیتوں اور غزلوں کے گائی جاتی ہیں۔ مجالس میلاد میں شائد ایسا کم ہوتا ہو۔ یا بالکل ہی نہ ہوتا ہو۔ کیونکہ ہمیں اتفاق ان میں شریک ہونے کا شاذ و نادر ہی موقعہ ملا ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ ہر دو قسم کی مجالس کے شائق شرکا اور بانی قریب قریب ایک ہی مشرب کے لوگ ہوتے ہیں جو عشقیہ غزلوں اور ٹھمریوں وغیرہ کو بھی اسی دلچسپی و ذوق سے سنتے اور پسند کرتے ہیں جس سے کہ صوفی مذاق کی حقانی غزلیات قوالی اور نعتیں وغیرہ کو۔ اب یہ کیسے غضب کی بات ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاکؐ کا نام اس بیہودگی و بے ادبی سے لیا اور سنا جائے اور سننے والوں کو باوجود ادعائے عشق رسول اللہ کے اس بات کی مطلق پروا نہ ہو کہ نام لینے والے کون کیسے اور کس حالت میں ہیں۔ اصل یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو گانا سننے کا شوق ہوتا ہے۔ جسے کسی نہ کسی رنگ میں پورا کر لیتے ہیں۔ دگرنہ ان کے دلوں میں خدا رسول اور بزرگان دین کی سچی محبت ہو۔ تو رندانہ یا جاہلانہ بیہودگیوں اور بدعتوں سے بچکر کیا سادگی اور خلوص سے اپنی پیاس نہیں بجھا سکتے؟ ڈھول دھما کے۔ روشنی آرائش۔ تقسیم شیرینی۔ مراسیوں کی طرح تال سُر اور لے بنا بنا کے گلا پھاڑنے میں کونسی دینداری کی شان نکلتی ہے کچھ شک نہیں۔ کہ عام طبائع پر ان باتوں کا زیادہ اثر ہوتا ہے لیکن اگر مغز اسلام اور دینداری کی اصل روح سے لاپروا ہو کر میلان عوام کالانعام کے پاس کیا جائے۔ تو پھر اس قسم کی بدعات تو مندروں گردواروں میں کیا نہیں ہوتیں؟ مگر حبیب رسول کریم نے یہ باتیں ہرگز نہیں سکھائیں۔ تو انہیں اور ان کے دین متین کو کیوں بدنام کیا جاتا ہے؟ افسوس لوگ خدا رسول کی باتوں کا اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ جتنا اپنے روزمرہ کے ادنیٰ سے ادنیٰ معاملات کا کرتے ہیں اور بیچارے ایسی بیہودہ بدعات کو چھوڑیں کس طرح؟ لے دے کے یہی دینی توان کے پلے رنگینی ہے جسے شان اسلام کہئیں یا نشان دینداری۔ یہ تو عام مسلمانوں کا حال ہے اور جو خاص خاص فرقے ان بدعتوں سے بچے ہوئے ہیں۔ اور بظاہر کسی حد تک دین کی باتوں کے عامل اور ان سے باخبر ہیں ان کی حالت بھی کچھ کم افسوسناک نہیں یعنے ایک طرف تو وہ بجائے خود اکثر بیشتر امور مذہبی یعنی مغز دین و منشاء اسلام سے غافل ہو کر ظاہر اور فروعی باتوں پر قانع ہیں اور انہی کی خاطر آپس میں کٹے مرتے ہیں دوسرے ان میں اتنی غیرت و ہمت اور اخلاقی جرأت نہیں۔ کہ باوجود ادعائے اخوت کے اپنے دینی شریک بھائیوں میں کہ جن کا ذکر اوپر ہوا خلاف شرع بدعتوں اور بدراہیوں سے بچانا کیا معنے روک ٹوک ہی کریں۔ غرض کہ آج کل کے مسلمانوں کی حالت بھی بڑی ہی افسوسناک اور عبرت انگیز ہے۔ اگر یہی اسلام کے نام لیوا ہیں تو یاد رکھیں۔ کہ غیرت الٰہی انہیں مواخذہ وسو کبھی نہ چھوڑے گی۔ عادت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے کہ جب ایک قوم خدائے پاک اور اس کے ہزاروں برگزیدوں کی عزیز ترین امانت کا بار اٹھانے کی اہلیت کھو بیٹھتی ہے۔ تو وہ ایک نئی قوم انہی میں سے پیدا کر کے اُسے اپنی امانت کا وارث یا امین بنا دیتا ہے۔ اسی اصول پر دنیا میں مختلف مذاہب و ملل کی بنیاد پڑتی رہی ہے حالانکہ دین حق ہمیشہ سے وہی ایک ہے جس کی پاک راہوں پر تمام انبیاء و اولیاء (علیہم السلام) نے قدم مارا اور دوسری کو یہی رہنمائی کی۔

مخالفین کا ایک لچر اعتراض

اعداء سلسلہ حقہ جب کسی احمدی بھائی میں کوئی اخلاقی کمزوری پاتے ہیں تو اکثر یہ طعنہ دیا کرتے ہیں۔ کہ کیا یہی مرزا کی تعلیم ہے؟ یہ عجب لایعنی و احمقانہ اعتراض ہے جس سے ہمیں تو بلاشبہ یہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کہ غیرت و حمیت سے کام لے کر اپنی اصلاح اور پاک تبدیلی میں حتی الوسع کوشش کریں لیکن چونکہ دشمنان دین کا یہ اعتراض بالعموم اس نیت سے ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات پر چوٹ ہو اور مریدوں کا دل دکھے اس واسطے ہمیں بھی اس کا جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے یہ لوگ ذرا خدا ترسی و انصاف سے اپنے دل میں سوچیں کہ ہزاروں مولوی ملانوں مقتداؤں پیشواؤں اور پیر پیغمبروں کے ماننے والے جو بدراہیوں اور غلط کاریوں اور طرح طرح کی سیئات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پیشواؤں کی تعلیم اور ان کے ارشادات کی تعمیل ہے حتی کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہزارہا بلکہ لکھوکھا نام لیوا شب و روز بے دینی۔ بداخلاقی کے کاموں مثلاً ترک صوم و صلوۃ۔ خیانت۔ ظلم۔ زنا اور شراب خواری میں غرق رہتے ہیں۔ تو کیا اس سے آنحضرت صلعم کی پاک تعلیمات اور آپؐ کی قوۃ قدسی پر کچھ بھی حرف آسکتا ہے؟ اس سے بھی بڑھ کر خود خدائے ذوالجلال پر ایمان رکھتے ہوئے لوگ طرح طرح کے معاصی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ تو کیا یہ نعوذ باللہ خدا کا قصور ہے یا لوگوں کا اپنا؟ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ حضرت مہدی معہود اور مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے ہمیں اسلامی اخلاق و اعمال وغیرہ کا ایک قابل تقلید نمونہ بننا چاہیئے۔ یہی ہمارے امام کی بار بار تاکید ہے اور اسی کے لئے ہم اکثر ہادی مطلق کی بارگاہ میں دست بدعا رہتے ہیں۔ لیکن ہمارے مخالفین اگر ان میں ذرا بھی انصاف و خدا ترسی کا مادہ ہے۔ تو سوچ بچار اور تحقیق و تلاش کے لئے کافی مہلت لے کر ہی کسی ایسے ہادی و مصلح یا پیر پیغمبر کی نظیر پیش کریں۔ جس نے اپنی ساری ہی اتباع و معتقدین کو ایک دم چھو منتر کے زور سے فرشتے یا انسان کامل بنا دیا ہو۔ بشری کمزوریوں والے فروگذاشتوں کا وجود تو ہم سمجھتے ہیں۔ کہ از آدمؑ تا ایندم

ہر ایک قوم ہر ایک اُمت کے افراد میں کم و بیش رہتا ہی چلا آیا ہے اور ماموروں مرسلوں کے ہاتھ سے اقوام و اُمم کی جو اصلاحیں ہوتی رہی ہیں اکثر و بیشتر بتدریج ہی ہوئی ہیں۔

حبط اعمال کی مثال

قرآن کریم میں اس بات کا بیسیوں جگہ ذکر آیا ہے۔ کہ ماموروں اور مرسلوں کے انکار سے اعمال نیک بھی رائگان چلے جاتے ہیں اور یہ ارشاد بھی متعدد مقامات پر موجود ہے کہ سچوں کا ساتھ دو نیک کاموں میں مدد کرو۔ اور بدیوں کی تائید سے بچو کیسا ہی بہتر سے شخص ایسے موجود ہیں جو حضرت اقدس کا ذکر خیر سنکر ہم سے یہ کہدیتے ہیں کہ اچھا ہمنے مانا مرزا صاحب اپنے دعاوی میں سچے سہی مگر ہم پر ان کا ماننا کچھ فرض ہے ؟ ہم ان کے پیرو نہیں بنتے ہیں تو انہیں برا بھی نہیں کہتے اور نیک کام یا احکام اسلام کی پابندی بھی حتے الوسع کرتے اور اسے ضروری جانتے ہیں۔ پھر ہم سے کس بات کا مواخذہ ہوگا ؟ اور ہمارے اعمال کیوں اکارت جائینگے ؟ یہ بات بظاہر بڑی وزندار اور دل کو لگتی ہوئی ہے۔ لیکن خدا سے ڈرنے اور اس کی کتاب پاک کا غور و تدبر سے مطالعہ کرنے والوں کیلئے تو اس بات کا یہ جواب کافی شافی ہے کہ جب کوئی شخص فی الواقع سچا اور منجانب اللہ ہو۔ جیسا کہ اس قسم کے لوگ حضرت مرزا صاحب کی نسبت شروع ہی میں مان لیتے ہیں تو پھر اس پر ایمان لانا اس کی پیروی کرنا اور امور دین میں اس کے مخالفین سے قطع تعلق کرکے کھلم کھلا پیرووں کے زمرہ میں شامل ہو جانا اور اس کے سلسلہ کی تائید و حمایت بموجب ارشاد خداوندی فرض ہؤا یا کیا ؟ ہاں اگر دعاوی کے صدق و کذب ہی میں کلام ہو تو یہ دوسری بات ہے۔ اور اس صورت میں دعاوی کی جانچ پڑتال اور تحقیق لازم آئیگی۔ تبلیغ کے بعد یہ کہہ کر کبھی نہیں چھوٹ سکتے۔ کہ ہم ان کے موافق ہیں نہ مخالف کیونکہ یہ سراسر تذبذب نفاق اور بے اطمینانی کی حالت ہے۔ جس پر کوئی خداترس ایماندار اور حق جو آدمی تو قانع ہو نہیں سکتا۔

اصل یہ ہے کہ ایسے لوگ نہ تو خدا رسول کی باتوں یعنی ان کے احکام اور ان کی سنت سے کوئی دلچسپی یا واقفیت رکھتے ہیں نہ دینی مصالح و ضروریات کی چنداں پروا کرتے ہیں۔ نہ کسی مذہبی معاملہ میں حق و ناحق کی چھان بین کو ضروری کہتے ہیں۔ نہ ان خود فراموشوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں کبھی تحقیق و مطالعہ کی زحمت گوارا کی ہوتی ہے مگر چونکہ عقبیٰ کی پکڑ اور دنیا میں ایک ہونہار قوم سے بگاڑ بھی پسند نہیں فرماتے۔ اس واسطے چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ بحث ہی بالا بالا ٹل جائے اور دونوں جہان میں ہماری مسلمانی اور ساتھ ہی ہر دل عزیزی و صلح کل پالیسی پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔ لیکن یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ ایسی چالوں سے دھوکے میں نہیں آسکتا۔ چونکہ اس کی ہمیشہ سے یہ عادت ہے کہ اپنے ماموروں کے وقت میں ان کے مومنوں اور منکروں نیز منافقوں کے درمیان ضرور ہی امتیاز و تفریق کر دیتا ہے۔ اس واسطے جن لوگوں کو خدا کسی وجہ سے ماننے میں عذر و تامل ہو۔ وہ ظاہر ہے کہ مومنوں کے حلقہ سے تو باہر ہی رہتے ہیں [illegible] منافق بنے رہیں یا کھلم کھلا کفر و انکار پر اڑ پڑیں اور ان دونوں کے واسطے جو جو وعید کتاب اللہ میں موجود ہیں محتاج بیان نہیں۔ پس ماموروں کے انکار سے اعمال کیوں حبط ہو جاتے ہیں ؟ اسی لئے کہ ان سے مخالفت اور منافقانہ غیریت اختیار کرنا خدا کے صریح احکام کا ٹالنا اس سے جنگ ٹھاننا اور جنگ ٹھاننے والوں کو براہ راست یا در پردہ و بالواسطہ مدد دینا ہوتا ہے گویا بالکل بغاوت کی سی حالت ہوئی۔ اب یہ سمجھنے کی بات ہے کہ جس کے دل میں سرکشی۔ نفسانیت اور تمرد کی ذرا بھی رگ باقی ہو وہ باغی ہو کب سکتا ہے اور جو باغی ہو جائے اس کے تمرد و نفسانیت و سرکشی وغیرہ میں شک کیا رہگیا اور جب ایک شخص سرکار ہی سے باغی ہوگیا تو خواہ اپنے یا ہمخیالوں کے زعم میں کیسا ہی نیک کردار اور قابل و ہمدرد خلائق ہو۔ وہ یا اس کے حمایتی لاکھ عذر داریاں کریں۔ عتاب سلطانی سے کبھی بچ نہیں سکتا۔

نظم

ذیل میں ہم اپنے مرحوم بھائی محمد خان صاحب سابق نائب افسر بگی خانہ ریاست کپورتھلہ کی لکھی ہوئی ایک نظم درج کرتے ہیں۔ جو کہ خان صاحب موصوف کے اس عشق کو ظاہر کرتی ہے۔ جو کہ انہیں حضرت اقدس کے ساتھ تھا۔ مرحوم خان صاحب کے متعلق حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ان کو حضرت اقدس کے ساتھ ایسا عشق ہے کہ [illegible] دُور تا سوچ کر وہ ترقی کرکے حد سے نہ بڑھ جاویں شاید یہ مصلحت الٰہی ہو جو خان صاحب کو خدا نے اس دنیا سے جلد اٹھا لیا کیونکہ جب ان کا جام محبت لبریز ہؤا تو ساتھ ہی ان کا جام عمر بھی پورا ہو گیا ہے۔ مرحوم کے متعلق حضرت [illegible] نے کتاب ازالۂ اوہام میں تحریر فرمایا تھا

حبی فی اللہ میاں محمد خان صاحب ریاست کپورتھلہ میں [illegible] نہایت درجہ کے غریب طبع صاف باطن دقیق فہم حق پسند [illegible] جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت و ارادت [illegible] نیک ظن ہے میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ مجھے [illegible] نسبت یہ تردد نہیں کہ ان کے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ خلل پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جاوے [illegible] ایسے وفادار اور جان نثار مستقیم الاحوال [illegible] میں خدا ان کے ساتھ ہو [illegible] بھائی سردار علی خان بھی میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے یہ لڑکا بھی اپنے بھائی کی طرح بہت سعید و رشید ہے خدا تعالیٰ ان کا محافظ ہو۔ وہ نظم یہ ہے۔

آلہی اس کے سب مقصد بر آئیں	آلہی اس کی پوری ہوں [illegible]
یہ ہادی ہر شفیع المذنبین ہے	یہ بیشک رحمۃ للعالمین ہے
ہزاروں بدعتیں اگر سنائیں	ہدایت کی ہیں راہیں [illegible]
جہان روشن کیا ہے اسنے آکر	وہ [illegible] بدر اتم مہر [illegible]
نشان دین کا تو ذکر کیا تھا	جہان سے نام تک ہی [illegible] تھا
تری شکل و شمائل کب بیان ہو	بیان ہو گر محمدؐ کی زبان [illegible]
کہیں تجھ کو مثیل اپنا بنایا	کہیں بالکل ہے اپنا [illegible]
سنا ہے حضرت یوسف حسین تھے	مگر مثل محمدؐ وہ نہیں تھے
ولیکن تو مثیل مصطفےٰ ہے	محمدؐ خود ہی گویا آگیا [illegible]
ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ	شنیدہ کے بود مانند دیدہ
دکھایا نعمد وہ تیرے قلم نے	جھکائے سر عرب کے [illegible]
فصاحت ہاتھ تیری چومتی ہے	بلاغت مست ہو کر [illegible]
صداقت کے نشان تیرے عیاں ہیں	گواہ اس پر زمین [illegible] ہیں
تری امداد بان اس نے کر دی	رسول پاک نے [illegible]
تو آیا ہے بوقت انتظاری	سبھوں کو تنگ [illegible]
زمین دل پہ تھی مردہ ساری	تو آیا مثل [illegible]
بچا جس کیلئے تھے رہنما کی	ہوا برباد جس [illegible]
دعا ہے کیا تری حکم خدا ہے	[illegible] نہیں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد ۶ — مورخہ ۲۴ - شعبان ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳ - اکتوبر ۱۹۰۷ء — نمبر (۴۰)

چہ گویم با تو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کر اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر۔ نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موںہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیاء است

یک قدیم و دوری انسان عجیب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

دالیان ریاست و گورنمنٹ ... للعہ

معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — عہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے — للعہ

عام قیمت پیشگی — سے

مابعد — للعہ

فی پرچہ — ۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایکماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرین گے ان سے حساب مابعدلی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد مین نہین مل سکیگا رسید زر اخبار مین دیجاویگی جو روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے

وہ الفاظ جنمین حضرت مسیح موعود بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ۔ آمین اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔

کرکے ... صاحب حسین احمدی

ایک احمدی شاگرد کی غیر احمدی اوستاد کو دعوت حق

مخدومی مکرمی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مین خدائے عزّ وجل کو حاضر وناظر خیال کرکے شہادت دیتا ہون ۔ کہ جبسے جہان مین سلسلہ نبوت کا شروع ہوا ہے ۔ کوئی پیغمبر بھی آسمان سے نازل ہوا ہے ؟ ہرگز نہین ۔ بلکہ سب کے سب دیگر انسانون کی طرح زمین کے باشندے تھے اور آسمان سے آنے کی ضرورت بھی بالبداہت دروغ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود سورہ بنی اسرائیل مین فرماتا ہے ۔ قل لوکان فی الارض ملٰئکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکاً رسولا ۔ یعنے انسانون کے واسطے تو انسان ہی پیغمبر زمین سے آیا کرتے ہین نہ کہ آسمان سے ۔ آسمان سے تو اس صورت مین فرشتے نازل ہو سکتے ہین ۔ اگر زمین پر فرشتے رہتے ہون اور ساتھ ہی اسی عبارت کے لحق افضل الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار مکہ نے معجزہ مانگا ہے ۔ کہ آپ آسمان پر چڑھ کر کتاب لے آوین ۔ تاکہ ہم پڑہین ۔ تو اس کے جواب مین وحی نازل ہوئی ۔ کہ ان کو کہدے ۔ کہ مین تو انسان ہون فرشتہ نہین ہون ۔ کہ آسمان پر چڑھ جاؤن ۔ الفاظ یہ ہین او ترقیٰ فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرؤہ ۔ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا ۔ جب حال یہ ہے تو مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون ۔ کہ انسان بجسدہ العنصری کبھی آسمان پر نہین گیا ۔ اور نہ جاسکتا ہے ۔ صرف روح اور فرشتے ہی آسمان پر چڑھتے ہین ۔ جیسا کہ آیت مذکورہ بالا شاہد ہے تعرج الملٰئکۃ والروح الیہ ۔ تعرج النفس والجسم ۔ تو کہین نہین لکھا اور کلمہ بھی روح کو کہتے ہین ۔ جیسے فرمایا ۔ کلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ عیسے علیہ السلام کے بارے مین آیا ہے اور روحون کا رفع اعمال صالحہ کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ خبیث روحین تو جہنم مین جہونکی جاتی ہین ۔ ان کو رفع الی اللہ سے کیا غرض ۔ قرآن شریف مین آیا ہے ۔ کہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ ۔ اور اسی طرح سے ہر پیغمبر اور نیک روح کا بعد از وفات رفع الی اللہ ہوتا ہے ۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہوا اور دیگر پیغمبرون کا بھی ہوا ۔ اور اسی طرح سے بعینہ عیسے علیہ السلام کا بعد از وفات ہوا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ کہ یعیسےٰ انی متوفیک[۱] ورافعک[۲] الی ومطھرک ۔ رفع چونکہ ہمیشہ بعد از وفات ہوتا ہے لہذا وفات کا پہلے واقعہ ہونا بموجب سنۃ اللہ ٹھیک ہے ۔ چونکہ رفع اور تطہیر کے وعدے مدت سے پورے ہو چکے ہین ۔ لہذا بغیر شک پہلا وعدہ ان سے پہلے پورا ہو چکا ہے اور قرآن شریف مین جو عیسے علیہ السلام کی بابت بل رفعہ اللہ الیہ آیا ہے ۔ اس کے روح کی بابت آیا ہے ۔ ورنہ جسم خاکی تو خاک ہی مین جگہ پاتا ہے ۔ جیسا فرمایا الم نجعل الارض کفاتا احیاءً وامواتاً لیکن رفعہ اللہ الیہ کے فقرہ اور صحیح بخاری کی حدیث لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم مسلمانون بیچارون کو بڑے دہوکا مین ڈالا ہے ۔ سو لوگ عقل کو کام مین لاکر عیسے علیہ السلام کو بجسدہ العنصری آسمان پر بھی چڑھا دیتے ہین اور پھر اس کے اترنے کی بھی منتظر ہین ۔ حالانکہ انسان کا بجسدہ العنصری رفع اور نزول قرآن مین کہین مرکوز نہین اور حدیث مین جو نزول کا لفظ آیا ہے ۔ اس کے مجازی معنے ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ ۱۔ قد انزلنا علیکم لباساً ۲۔ انزل اللہ ذکرا رسولا ۔

- - - - - - - - - - - - -

۳۔ انزلنا الحدید ۔ یعنے ہمنے لباس اتارا ۔ ہم نے نبی ذکر کرنے والا اتارا ۔ اور ہم نے چار پائے گھوڑے وغیرہ اتارے ۔ ہمنے لوہا اتارا ۔ کیا یہ چیزین پہلے زمین مین موجود نہ تھین ۔ واقعی تھین اور ایسے مسیح کا آنا ہمارے مین سے ہی اسی واسطے امامکم منکم کہا گیا ہے ۔ اسی حدیث مین جس مین نزول کا لفظ ہے ۔ نزول من السماء کا لفظ نہین آیا ۔ ان ینزل فیکم ابن مریم آیا ہے ۔

خلاصہ اس تمام تقریر کا یہ ہے

کہ چونکہ آپ میرے اوستاد ہین اور حج کے لئے بھی تیار ہین لہذا مین آپ کی خدمت مین باادب گذارش کرتا ہون ۔ کہ آپ جانے سے پہلے کتاب حقیقۃ الوحی کا جو خدمت مین روانہ کرتا ہون ۔ خوب مطالعہ کرین اور پھر سوچین ۔ کہ کیا یہ مسیح برحق ہے یا نہین یا وہی مسیح نہین جس کی مسلمانون کو انتظار ہے ۔ مین خدا کی قسم کھا کر آپ کو یقین دلاتا ہون کہ یہ وہی ہے ۔ جس کے آنے کا مسلمانون کو انتظار تھا اور وہ خود فرماتا ہے ۔ وہو ہذا ۔ واللہ انی انا المسیح الموعود والامام المنتظر المعہود ومعی ربی الودود وواللہ انہ لا یضیعنی ولو عادانی الجبال وواللہ لا یترکنی ولو ترکنی الاحباء والعیال وواللہ انہ یعصمنی ولو اتی العدا بالرھفات ۔ وواللہ انہ یاتینی ولو القی فی الفلوات وغیرہ وغیرہ ۔ اور مین وقتاً فوقتاً اپنے استادون کو اور مکرمون کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہون کہ وہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ جائین اور آپ بھی اگر حدیث من لم یعرف امام وقتہ فمات میتۃ الجاھلیۃ پر غور کرین تو آپکے ذمہ بھی ایک بڑا بھاری فرض ہو جاتا ہے ۔ کہ اس مدعی کے دعوے مین ضرور غور کرین وہی مدعی پھر کہتا ہے ۔

۱۔ رسید مژدہ زغیبم کہ من ہمان مردم ۔ کہ او مجدد این دین و رہنما باشد ۔ حدیث علی راس الخ

۲۔ لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد بود ۔ ندائے فتح نمایان بنام ما باشد

خبیث لوگ اس سلسلہ مین داخل ہو کر بھی کٹ جاتے ہین یہ تو سعید لوگون کا سلسلہ ہے ۔ آپ کو ایسے خبیث لوگون کی مثالین حقیقۃ الوحی مین ملین گی ۔ اب مرزا صاحب کے مرید قریباً چار لاکھ ہین ۔ مصر ۔ عرب ۔ فارس ۔ کابل ۔ ہندوستان وغیرہ مین ۔

۳۔ عجب ار اگر خلق سوئے ما بدوند ۔ کہ ہر کجا کہ غنی بود گدا باشد

اب تو خلقت کا انبوہ اتنا ہوتا ہے ۔ کہ جگہ بھی نہین ملتی ۔

۴۔ گل کہ روئے خزان راگہے نخواہد دید ۔ بباغ ماست اگر قسمت رسا باشد

(۵) منم مسیح بہ بانگ بلند مے گویم
منم خلیفہ شاہے کہ بر سما باشد

(۶) مقدر است کہ روزے بزین ادیم زمین
ہزارہا دل وجان برد ہم فدا باشد

خداوند تعالیٰ آپ کو بصیرت کی آنکھین عطا کرین اور آپ بعد از مطالعہ کتاب امام وقت کو پہچان کر حج پر روانہ ہون

خاکسار

خاکسار غلام محمد احمدی ۔ ہیڈ ماسٹر میانوالی

رمضان شریف کے اوقات سحر اور افطار کا نقشہ اس اخبار مین دیا گیا ہے اور مسائل روزہ بھی بیان کئے گئے ہین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۳ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ انت منی بمنزلۃ رحی الاسلام

ترجمہ ۔ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے ۔

۲ ۔ انرتک واخترتک

ترجمہ ۔ مین نے تجھے روشن کیا اور تجھے پسند کیا ۔

۳ ۔ ان اللہ معی فی کل حال

ترجمہ ۔ خدا ہر حال مین میرے ساتھ ہے ۔

۴ ۔ ہر ایک حال مین تمہارے ساتھ مین ہون تیری منشا کے مطابق

۵ ۔ کل یوم ھو فی شان

(یعنی ہمیشہ موافقت کرنا لازمی امر نہین ۔ ابتلا بھی درمیان مین ہین)

۶ ۔ اجبتُ ان اعرف

ترجمہ ۔ مین نے چاہا کہ مین پہچانا جاؤن ۔

۷ ۔ انی انا ربک الرحمان ۔ ذوالعز والسلطان

ترجمہ ۔ مین تیرا رب رحمان ہون صاحب عزت کا اور صاحب غلبہ کا

۸ ۔ انت منی بمنزلۃ عرشی

۹ ۔ انت منی بمنزلۃ ھارون

(یعنی تو میرے دین کی نصرت کرتا ہے جیسے ہارون موسیٰ کی نصرت کرتا تھا)

۱۰ ۔ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل ۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل و ارسل علیھم طیراً ابابیل

۱۱ ۔ لالف آفت ہین (ترجمہ) تلخ زندگی

۱۲ ۔ رب ارحمنی ان فضلک ورحمتک ینجی من العذاب

ترجمہ ۔ اے میرے رب مجھ پر رحم فرما تحقیق تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتی ہین ۔ یعنی تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے بچاتے ہین ۔

۱۳ ۔ تعلقت بالاھداب

ترجمہ ۔ مین نے دامن سے تعلق کیا یعنی اس کا دامن پکڑا

۲۱ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ مابقی لی ھمٌ بعد ذلک

ترجمہ ۔ اس کے بعد میرے واسطے کوئی غم باقی نہ رہا

۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ "خدا خوش ہوگیا"

یاعبداللہ انی معک (ترجمہ ۔ اے خدا کے بندے مین تیرے ساتھ ہون)

(نوٹ ۔ ۱۹ ستمبر کے الہامات گذشتہ اخبار مین صحیح نہ چھپے تھے اس واسطے انکو دوبارہ لکھی گئی)

اخبار قادیان

حضرت اقدس مسیح موعود کی توجہ آجکل اس امر کی طرف ہے کہ مختلف بلاد مین سلسلہ حقہ کے واعظین ارسال کئے جاوین ۔

درس قرآن شریف حسب معمول حضرت مولوی نورالدین صاحب زنانہ مسجد اقصیٰ مین کرتے ہین ۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت اسی جگہ مین حضرت نے فرمایا ہے کہ ان کو بھی واعظ مقرر کیا جائیگا ۔ آپ نے خطبہ جمعہ مسجد مبارک مین گذشتہ جمعہ کو پڑھا اور ضرورت واعظین پر وعظ فرمایا ۔

چودہری مولا بخش صاحب بمعہ اپنے بھائی اور اہل خانہ کے ایک ہفتہ کی رخصت پر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے ۔ گذشتہ ہفتہ کو واپس سیالکوٹ چلے گئے ۔ حضرت میر حامد شاہ صاحب بھی آئے

واعظینِ سلسلۂ حقہ

آج سے قریب دو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توجہ اس امر کی طرف ہوئی تھی۔ کہ ہائی اسکول جو یہاں بنا ہوا ہے اگرچہ اُس سے یہ فایدہ حاصل ہو رہا ہے کہ دیگر مدارس میں صرف تعلیم رواجی میں غرق ہو کر جو نوجوان طلبار اپنے دین سے بے خبر اور لاپرواہ ہو کر بے باک اور بے دین ہو جاتے ہیں اُس بد اثر سے بچکر اس مدرسہ میں طلبار نیکی اور دینداری سیکھتے ہیں اور اسلامی غیرت ایک حد تک اُن کے دلوں میں جگہ پاتی ہے جو بعد کی زندگی میں انہیں نسبتاً ایک نمونہ بنا دیتی ہے تاہم اس سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوا کہ ایسے نوجوان پیدا ہوں جو دنیاوی مقاصد کو بالکل ترک کر کے اپنی زندگیاں صرف دینی خدمات کے واسطے وقف کر دیں۔ حضرت اقدس کے اس منشار کو پورا کرنے کے واسطے اُسوقت ناظمانِ مدرسہ نے یہ مناسب سمجھا کہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے ساتھ ساتھ ایک ایسا مدرسہ بھی قائم کیا جائے جس میں طلبار کو یونیورسٹی کے امتحانات کے واسطے طیار نہ کیا جائے۔ بلکہ رواجی تعلیم کا تھوڑا حصہ ضرورتاً قائم رکھکر اُن کا تعلیمی حصہ زیادہ تر کتب دینی کے پڑھنے میں صرف ہو تاکہ وہ تحصیل علوم دینی کر کے قومی واعظ اور خطیب بن سکیں۔ چنانچہ اس مدرسہ کی ایک جماعت سال گذشتہ میں اور دوسری جماعت سال حال میں کھولی گئی تھی اور تیسری انشاءاللہ آئندہ نومبر میں کھل سکے گی۔ اس حصہ مدرسہ کی حالت تاحال ایسی نہیں کہ پورے طور سے قابل تشفی ہو۔ مگر ناظمان مدرسہ اور بزرگانِ دین اُس میں مناسب اصلاح کی تجاویز کے فکر میں ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ بالآخر ایک عمدہ صورت اختیار کریگا۔ اگر خدا نے توفیق دی تو کسی اگلے اخبار میں اس کے متعلق مفصل مضمون لکھکر یہ مسئلہ قوم کے اہل الرائے کے آگے انشاءاللہ پیش کیا جاویگا۔

اب اس مضمون کے لکھنے کا یہ منشا ہے کہ چند روز سے اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کے دل میں یہ خاص جوش ڈالا ہے کہ واعظین سلسلہ حقہ کے جلد تقرر کے واسطے جماعت کے خواندہ اور لائق آدمیوں سے جو اس کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر سکیں انتخاب کیا جائے اور ایسے آدمیوں کو خدمت تبلیغ سپرد کر کے مختلف مقامات پر بھیجا جائے۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب نے بھی اس قسم کی تجویز پیش کی تھی کہ مدرسہ میں باقاعدہ طور پر واعظین طیار کرنے سے پہلے سردست جماعت کے خواندہ اور لائق آدمیوں کو کچھ عرصہ قادیان میں رکھکر دینی تعلیم دیکر یہ خدمت اُنکے سپرد کی جائے۔ ہر ایک امر کے واسطے ایک وقت ہوتا ہے اور اب جبکہ خدا تعالےٰ نے اپنے مامور کو اس کام کے جلد پورا کرنے کے واسطے جوش عطا فرمایا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ یہ بات کہ حضرت صاحب کس قسم کے آدمی اس کام کے واسطے چاہتے ہیں اس کے اظہار کے لئے میں خود حضرت اقدس کی تقریر کو اس جگہ مختصراً تحریر میں لاتا ہوں۔

فرمایا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئیے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دنیا کے۔ بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے۔ اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مبلغین اور واعظین مقرر کئے جائیں۔ وہ قانع ہونے چاہئیں۔ اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اُس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالےٰ آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کیواسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ اگرچہ بہت سے لوگ اس جگہ آتے ہیں مگر جب کچھ بھی ملونی دنیا کی ساتھ ہو تو اُس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ پانی میں تھوڑا سا پیشاب مل گیا ہو۔ خدا اُس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جاوے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اُٹھائیں۔ اور ہر جگہ پر پھر نکلیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ انکی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ مگر ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سن کر آئے نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں کہ شرارت کا خوف ہے وہاں سے چلے جائیں اور فتنہ و فساد کے درمیان اپنے آپ کو نہ ڈالیں اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی اُن کی بات کو سُنتا ہے اُس کو نرمی سے سمجھائیں۔ جلسوں اور مباحثوں کے اکھاڑوں سے پرہیز کریں کیونکہ اس طرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے ہوئے چلے جائیں۔"

حضرت کے اس فرمان کو سُنکر بعض دوستوں نے اپنی خدمات کو اس کام کے واسطے وقف کیا ہے یہ وہ دوست ہیں جو قادیان میں رہتے ہیں اور ان کی تعداد اسوقت تک بارہ تک پہنچ چکی ہے۔ حضرت نے عاجز راقم (محمد صادق) کو حکم دیا ہے کہ ایسے بزرگ اصحاب کی فہرست بناتا جاؤں۔ چنانچہ ایک رجسٹر اس فہرست کے واسطے کھولا گیا ہے اور تمام درخواستیں ایک جگہ اکٹھی محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ سب سے پہلی درخواست شیخ تیمور[1] صاحب طالب علم گورنمنٹ کالج لاہور کی ہے اور اُن کے علاوہ چوہدری فتح محمد[2] صاحب۔ مولوی سید سرور شاہ[3] صاحب۔ میاں محمد حسن[4] صاحب۔ ......[5]۔ مولوی غلام محمد[6] صاحب ماسٹر محمد دین[7] صاحب۔ شیخ عبدالرحمن[8] صاحب۔ اکبر شاہ خان[9] صاحب۔ مولوی علیم اللہ[10] صاحب۔ مولوی فضل دین[11] صاحب۔ خواجہ عبدالرحمن[12] صاحب۔ قاضی عبداللہ[13] صاحب نے بھی حضرت کے حضور درخواستیں دی ہیں۔ ان سب درخواستوں پر حضور علیہ السلام نے خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے مگر سردست کسی کو مقرر نہیں فرمایا۔ غالباً کچھ عرصہ کے بعد انتخاب کیا جائیگا۔

ان میں سے جو صاحبان تعلیم پاتے ہیں یا امتحان دے چکے ہیں ان کو تعلیم کے پورا کرنے یا امتحان کے نتائج کا انتظار کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ بیرونجات سے جو اصحاب اپنے آپ کو اس خدمت کے واسطے طیار پاویں وہ بعد استخارہ مسنونہ حضرت کی خدمت میں اپنی درخواست روانہ کر سکتے ہیں۔

ایک دلی جوش کا اظہار

نحمدہ و نصلی - مکرمی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم - میرے ایک دوست ہیں - پر شاعر بھی ہیں - وہ اعلےٰ حضرت کے مرید ہیں - اُن کی ایک جدید چٹھی نے میرے دل میں ذیل کے اشعار لکھنے کی تحریک پیدا کر دی - مَیں شاعری سے چنداں اُنس نہیں رکھتا - لیکن میرے دل کے درد نے جو ایک شاعر دوست کے لئے مَیں محسوس کرتا ہوں مجھ سے آج یہ شعر لکھوا دیئے مَیں چاہتا ہوں کہ وہ ابتدائی شاعری سے بھی الگ ہو کر پاک شاعری کو اختیار کریں - ممکن ہے ایک شاعر کی نگاہ میں یہ شعر لغزش سے خالی نہ ہوں - لیکن ارباب سخن اس تنقید یا سخن گستری کی نگاہ سے نہ دیکھیں بلکہ یہ ایک درد کا اظہار ہے جو ایک دوست کے سچے اضطراب پر جو اُس کسب سلوک کے لئے ہے - مَیں محسوس کر رہا ہوں - میری جیب بسبب کسب سلوک کے اُن منازل کو بہت جلد طے کرنا چاہتی ہے جو **استقامت - ابتلا - تلخ کامی - صبر - ثبات قدم - سچی تبدیلی** اور مرشد کے **حضور** ایک لمبی اقامت کا نتیجہ ہوتی ہیں - مرشد کے حضور چند دن کا قیام نفع رساں نہیں ہو سکتا - ممکن ہے سلسلہ عالیہ کے احباب میں بھی بہت سے دوست اس قسم کی اضطراب اور شتاب کاری میں مبتلا ہوں اس لئے مَیں نے پسند کیا کہ ان شعروں کو جو محض ایک دوست کے عنایت نامہ کا جواب تھے - آپ کے پاس بغرض اندراج اخبار بھیجدوں - درج فرما کر مشکور فرما دیں والسلام ۰ (خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور)

میکدہ دیدہ مگر بو شنیدی تو ہنوز ساغر جام اقامت نہ چشیدی - تو ہنوز

در پئے زلف و خطے - عمر پریشاں کردی ۔ سنبلستان حقیقت کہ ندیدی - تو ہنوز

شورش زاغ و زغن کردہ خوش وائے مگر ۔ نغمہ مرغ معارف نہ شنیدی - تو ہنوز

تو ... ہش زند ... عدم صبر و ثبات ۔ در خیابان طریقت چہ دویدی - تو ہنوز

فصل گل بر سر و بال ز پشوتت چہ شدہ ۔ بچمن آمدہ دانہ نہ چیدی - تو ہنوز

رو - خیال مئے گلفام - بکن دور از سر ۔ شیرستان بلا ہا نہ کشیدی - تو ہنوز

طلب بادہ و بزور و کشی استعجاب ۔ جرعہ جام محبت نہ چشیدی - تو ہنوز

بہ حرم بار ترا - لیک ثبات تو چہ شد ۔ حیرنم - روی نگارین نہ ندیدی - تو ہنوز

ایکہ اوصاف ملائک ہمہ در طبع تو ہست ۔ لیک با باروے ہمت نہ پریدی - تو ہنوز

طوطی طبع تو شیریں سخنی کے باید ۔ ایکہ از پنجہ (صیاد) رہیدی - تو ہنوز

شمع ساں بار دھند ت بہ شبستان چہ روز ۔ کہ چو پروانہ بخود نہ طپیدی تو ہنوز

برقی و پیش تو جولانگہ افلاک **کمال** ۔ چہ شد عزمت کہ زلیستی نہ جہیدی - تو ہنوز

اوقات سحری ماہ رمضان

جب تک کسی چیز کے اسباب مہیا نہ ہوں اس وقت تک اگر اس امر کے سمجھنے میں کسی سے کوئی غلط فہمی ہو جائے تو وہ عند اللہ معذور خیال کیا جا سکتا ہے - مگر جب باوجود اسباب کی موجودگی کے پھر بھی غفلت اور بے پروائی سے کام لیا جائے تو یقیناً مواخذہ الٰہی سے بجز توبہ و استغفار بچنا دشوار ہے عام کلمہ گو مسلمانوں میں پچاس فی صدی مرد تو ایسے ہیں - جو روزہ رکھتے ہی نہیں - پھر اس لئے کہ وہ محض نام کے مسلمان ہیں اور مَیں نے غور کر کے دیکھا ہے کہ آج کل ان لوگوں نے نماز روزہ کو ذکور و اناث میں تقسیم کر رکھا ہے فی صدی دو عورتیں بھی نماز نہیں پڑھتیں گویا وہ سمجھتی ہیں کہ نماز ہم پر فرض نہیں ایسا ہی مرد روزہ نہیں رکھتے اور یہ عورتوں کا حصہ سمجھتے ہیں - پھر ان میں سے جو رکھتے ہیں ان کا یہ حال ہے کہ روٹی کھا کر صبح کے بعد اس وقت تک جبکہ دن نکلنے میں تقریباً چالیس منٹ رہ جاتے ہیں حقہ پیتے رہتے ہیں - ان کا مذہب یہ ہے کہ جب تک چیونٹی چلتی ہوئی نظر نہ آئے کھانا پینا جائز ہے بعض مُلاں کی اذان کے منتظر رہتے ہیں - اور مُلاں صاحب خواب خرگوش سے تقریباً اسی وقت بیدار ہوتے ہیں اور تمام لوگوں کے روزہ نہ ہونے کا گناہ اپنے سر پر اُٹھاتے ہیں دوسرے وہ ہیں جو پرہیزگاری کی راہ سے دو بجے رات سے بھی پہلے روٹی کھا لیتے ہیں - اور پھر مزے سے سو رہتے ہیں اور دن نکلنے کے وقت بیدار ہو کر دو چار ٹھونگے لگا لیتے ہیں جنہیں اپنی اصطلاح میں نماز فجر کہتے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل ہمیں بتاتا ہے کہ آپ سحری سویرے نہیں کھاتے تھے بلکہ آپ کی نماز فجر اور روٹی کھانے میں صرف پچاس یا ساٹھ آیت کا فرق ہوتا تھا جسے ہم بالفاظ دیگر دس بارہ منٹ کہ سکتے ہیں - بے شک ایسے لوگ بھی ہیں - جو چاہتے ہیں کہ ہم ایک درمیانی وقت پر اُٹھیں اور ایسے وقت کھانا کھائیں جو سنت الرسول کے مطابق ہو مگر پھر بھی وہ کسی وجہ سے معذور رہتے ہیں - بعض اوقات غلط فہمیاں بھی ہو جاتی ہیں - اور وہ صبح صادق کا وقت ٹھیک دریافت نہیں کر سکتے - لیکن اس میں ان کا چنداں قصور نہیں - مگر تاہم یہ جتا دینا ضروری ہے - کہ انسان کی آنکھ تو بہت دھوکا کھاتی ہے - ایام بیض میں اور اس کے بعد جب سات آٹھ روز تک چاند کی روشنی رہتی ہے تو طلوع فجر کا پتہ اس کے اصلی وقت سے تقریباً بیس منٹ بعد لگتا ہے - اور یہ بات قیاسی نہیں بلکہ مَیں نے کئی سال جبکہ مطلع صاف ہو اس بات کو آزمایا ہے کہ مشرق میں وہ پو پھٹنے کی روشنی اس وقت ظاہر ہوتی ہے جبکہ عام قانون قدرت و حساب و تجربہ صحیحہ کے موافق بیس منٹ ہو چکے تھے سو ان تمام مشکلات سے نکلنے کے لئے میرے خیال میں ہم مسلمانوں کو گھڑیوں سے کام لینے کی عادت ڈالنی چاہیئے - گھڑی رکھنا تو عام فیشن میں داخل ہو چکا ہے مگر کتنے ہیں جو صرف اس خیال سے گھڑی رکھتے ہیں - کہ ہم اس سے اوقات صلوٰۃ و سحری کا موازنہ کرینگے - ایک جھروکہ کسی صحابی نے رکھا - رسول اللہ صلعم نے پوچھا یہ کیسا ہے کہا کہ ہوا اور روشنی کے لئے فرمایا اگر اذان کی آواز سننے کا خیال سے رکھتے تو ثواب بھی ہوتا اور مطلب بھی حاصل ہے اگر ہم گھڑیاں اس نیت سے رکھیں تو دوسرے کام بھی ہوتے جائیں - مگر گھڑیاں رکھنا تو آسان ہیں - ان سے کام لینا مشکل - مَیں تقریباً سات سال کے تجربہ سے ان نتائج پر پہنچا ہوں اور مَیں خدا کے فضل سے گھڑی سے نمازوں کے اوقات اور سحری وغیرہ کے متعلق بہت عمدہ کام لے سکتا ہوں - ایک وہابی مزاج پکار اُٹھیگا رسول اللہ صلعم کے وقت میں کب گھڑیاں تھیں مگر میں اسے سمجھانا چاہتا ہوں کہ عرب کے لوگ ستاروں وغیرہ کے مواقع سے ایسی خبر رکھنے والے تھے

کہ وہ گھڑی سے بھی زیادہ یقینی اوقات دریافت کرسکتے
تھے اس وقت بوجہ ناموجود ہونے کسی وقت شناس
آلے کے وہ ایک حد تک معذور بھی تھے مگر ایک شخص باوجود
ان اسباب سے متمتع ہونے کے کیونکر معذور قرار دیا جاسکتا
ہے۔ گھڑیوں کی نسبت یہ بات ٹھیک ہے کہ ان میں سے کئی
ریگولیٹ نہیں ہوتیں لیکن میرے خیال میں ہر قسم کی گھڑی
سے کام لیا جاسکتا ہے بشرطیکہ شوق و عزم و استقلال ہے
ہر ایک شخص ماہ رمضان سے پہلے کچھ دن اپنی آنکھ سے مشاہدہ
کرلے کہ اس کی گھڑی پر طلوع آفتاب کس وقت ہوتا ہے اور
غروب کس وقت۔ اور ہر روز جو فرق پڑے اس کا بھی حساب
کرے پس اس اندازہ پر پھر ہر روز کے لئے ایک حساب کر
لیا کرے۔ اور مومن غافل نہیں ہوتا اس لئے جب مطلع صاف
ہو تو دوسرے چوتھے روز طلوع و غروب کو بچشم خود دیکھ کر
اپنی گھڑی کی صحت کا اطمینان کرسکتا ہے چونکہ مختلف شہروں
کے مختلف مطالع ہیں اس لئے ایک خاص وقت لکھنا فضول ہے
خصوصاً جب گھڑیاں بھی ریلوے ٹائم پیس نہ ہوں۔ اس لئے
ایک عام قاعدہ لکھا جاتا ہے کہ آجکل صبح صادق طلوع آفتاب
سے ایک گھنٹہ تیئس منٹ اول شروع ہوتی ہے مثلاً آجکل
سوا چھ بجے دن چڑھتا ہے تو صبح کا وقت پانچ میں سے سات
منٹ رہے شروع ہوگا احتیاط کے لئے ہم ڈیڑھ گھنٹہ رکھا
کرتے ہیں اور غروب ساڑھے چھ بجے ہوتا ہے۔ روزہ افطار
کرنے کیلئے نبی اکرم صلعم نے فرمایا کہ جس وقت مشرق سے رات
چڑھ آئے اور دن غروب ہو تو افطار کریں میرا اپنا تجربہ ہے
کہ یہ حالت قرص خورشید کے نظر سے پنہاں ہونے کے پانچ منٹ
بعد ظاہر ہوتی ہے۔ پس اس وقت روزہ کھولنا چاہیے اور
رات کو اٹھنا تو ہر خاندان کا اپنی ضرورتوں کے موافق
ہے اس کے متعلق کوئی رائے نہیں دیجا سکتی۔ ہر شخص
خود ایک دو روز کے تجربہ سے معلوم کرسکتا ہے میرے
اندازہ میں دو گھنٹے صبح سے اول اٹھنا بہت کافی وقت
ہوتا ہے۔ یہ مضمون ان کے لئے مفید ہے جن کے پاس
گھڑیاں ہیں دوسرے حضرات بھی اگر شوق رکھیں تو کوئی
بڑی بات نہیں صرف ۱۵ سے ٹائم پیس ملتا ہے جو
اچھا چلتا ہے اور ہر گاؤں کی جماعت منگوا سکتی ہے
یہ یاد رہے کہ بالکل گھڑی پر بھروسہ نہ ہو۔ (اکمل
آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب۔

طاعون کی جگہ کو چھوڑنا چاہیے

۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء — حکیم محمد حسین صاحب

ذریشی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ لاہور میں اکتوبر کے ماہ میں طاعون کا
خوف معلوم ہوتا ہے۔ آپ ہمارے پہلے اصول کو یاد رکھیں کہ جب
اردگرد طاعون کا غلبہ ہو یا مکان میں چوہے مریں تو فوراً اس
مکان کو چھوڑ دو اور شہر کے باہر کسی کھلی ہوا میں اپنے لئے جگہ بناؤ۔
باہر نکل کر بھی اس امر کی احتیاط کرنی چاہیے کہ پھر ایک ہی جگہ بہت سے
آدمی جمع ہو کر وہی صورت خراب ہوا کی پیدا نہ کرلیں جو شہر میں تھی۔
سنت انبیاء یہی ہے کہ ایسی جگہ سے بھاگ جانا چاہیے خدا کا مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

پنجرے سے بلیاں اچھی ہیں

ایک شخص کا ذکر ہوا کہ وہ اس گاؤں میں سرکار کی طرف سے پنجرے لیکر آیا ہے کہ چوہوں کو مارا جائے۔ فرمایا ہمارے گھر میں تو ایسے موقعہ پر بلیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ پنجروں کی نسبت بلیوں کی خدمات ایسے موقعہ پر بہتر معلوم ہوتی ہیں کیونکہ بلی کے خوف سے چوہے بالکل بھاگ جاتے ہیں۔

بے نظیر بیماری

فرمایا۔ طاعون ایک بے نظیر وبا ہے اس کے اثر سے نہ صرف انسان مرتے ہیں بلکہ جانوروں پر بھی پڑتی ہے۔ سرگودہا کے علاقہ میں سنا گیا ہے کہ جنگل میں گلہریاں۔ بھیڑیے اور گیدڑ بھی اس بیماری سے مرتے ہوئے دکھائی دئیے ہیں۔ یہ خدا کا غضب سخت ہے کوئی ایسی بیماری نہیں جو جانوروں اور آدمیوں اور چرندوں اور پرندوں سب پر اسطرح مساوی پڑے اور سب کو تباہ کر دیوے۔

کیا اب بھی کوئی نذیر نہیں آیا

فرمایا۔ کہ قرآن شریف سے تو ثابت ہے کہ کسی ایک گاؤں پر بھی عذاب نہیں آتا جبتک کہ اس سے پہلے خدا کا کوئی رسول نہ آوے تعجب ہے کہ ایسا عالمگیر عذاب زمین پر پڑ رہا ہے اور ہنوز ان لوگوں کے نزدیک خداتعالےٰ کیطرف سے کوئی نذیر نہیں آیا۔ اور نہ ان کے نزدیک کسی نذیر کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ اسباب کی طرف التجا لیجاتے ہیں۔ سب ڈاکٹر بنے بیٹھے ہیں۔ زمانہ کی موجودہ حالت خود بتلا رہی ہے کہ اس زمانہ میں نذیر کا آنا نہایت ضروری تھا۔

ابتلائے خواب

فرمایا۔ اس زمانہ کے ابتلاؤں میں سے ایک یہ ہے کہ جس کسی کو کچھ خوابیں آجاتی ہیں یا زبان پر کچھ کلمات جاری ہو جاتے ہیں اور ان میں سے کچھ صحیح واقع ہو جاتے ہیں تو بس وہ سمجھ لیتا ہے کہ میں ولی ہو گیا ہوں رسول ہو گیا ہوں۔ خدا کا برگزیدہ بن گیا ہوں اور اسکا پیارا ہو گیا ہوں۔ اور نہیں سوچتا کہ اس کے نفس کا کیا حال ہے اور خداتعالےٰ کیساتھ محبت اور وفا اور صدق اور اخلاص کا تعلق اسکو کہاں تک حاصل ہے اور کہ اسکا دل کہاں تک بدیوں سے پاک ہو کر نیکیاں حاصل کر چکا ہے صرف خوابوں کا آنا اور ان کا سچا ہو جانا کوئی شے نہیں کیونکہ یہ بات تو تخم ریزی کے طور پر ہر انسان میں رکھی گئی ہے اور خدا کے کسی مامور و رسول کے وقت اسکی کثرت ہو جاتی ہے جیسا کہ چشمہ صافی سے پانی نکلتا ہے تو کچھ اور جگہوں پر پڑتا ہے۔ اسمیں خواب دیکھنے والے کی کوئی خوبی اور نیکی کی نشانی نہیں۔ میں نے دیکھا ہے ایک ہندو میرے پاس آیا کرتا تھا وہ ایسی ہی خوابیں کبھی کبھی سنایا کرتا تھا۔ ایک خاکروبہ ہمارے گھر میں آتی تھی وہ کہا کرتی تھی کہ سفنے (خوابیں) تو سچے ہی ہوتے ہیں جو سفنہ دیکھتی ہوں وہ سچ اسیطرح ہو جاتا ہے۔ غرض یہ کوئی قابل فخر امر نہیں۔ اور افسوس ہے کہ لوگ ایسے ٹھوکر کھاتے ہیں اور سخت نقصان اٹھاتے ہیں ان لوگوں کیواسطے بہتر تھا کہ انکو کوئی خواب نہ آتا اور یہ دھوکے میں پڑکر تکبر نہ کرتے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ان خوابوں کی بنا پر اپنے آپکو کچھ سمجھنے لگنا ان کیواسطے موجب ہلاکت ہے ہماری جماعت میں بھی بعض اس قسم کے لوگ ہیں جو لمبی خوابیں اور الہام مجھے خطوں میں لکھتے رہتے ہیں میں ایسے آدمیوں کی نسبت ہمیشہ خوف میں رہتا ہوں کہ یہ ٹھوکر کھائینگے۔ خوابیں تو ابوجہل کو بھی آتی تھیں اور فرعون کا خواب بھی سچا ہو گیا تھا سو یہ کچھ چیز نہیں اصل بات جسکے واسطے انسان کو کوشش کرنی چاہیے وہ قد افلح من زکھا ہے۔ اصل مقصد جو خدا بندے سے چاہتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان تزکیہ نفس اختیار کرے جو شخص اپنی خوابوں کیطرف جاتا ہے وہ ٹھوکر کھا کر ہلاک ہو جائیگا۔ اسجگہ بہت عقلمندی درکار ہے۔ مجھکو الٰہی بخش کی نسبت بھی ہمیشہ یہ کھٹکا تھا اور آخر وہی نتیجہ نکلا۔

واعظ کیسے ہوں

قبل عصر ۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ فرمایا میں واعظین کے متعلق دیگر لوازمات کے سوچنے میں مصروف ہوں بالفعل ۱۲ آدمی منتخب کر کے روانہ کئے جائیں اور یہاں قریب کے اضلاع میں بھیجے جائیں بعد میں رفتہ رفتہ دوسری جگہوں میں جا سکتے ہیں۔ انکا اختیار ہوگا کہ مثلاً ایک دو ماہ باہر گذاریں اور پھر دس پندرہ روز کیواسطے قادیان آجائیں اس کام کیواسطے وہ آدمی موزوں ہونگے جو کہ من یتق اللہ ویصبر کے مصداق ہوں یعنی تقوی کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔ پاکدامن ہوں فسق و فجور سے بچنے والے ہوں معاصی سے دور رہنے والے ہوں لیکن ساتھ ہی مشکلات پر صبر کرنیوالے ہوں۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جو شہیں آئیں ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں جس سے فتنہ و فساد ہو جائے۔ دشمن جب گفتگو میں مقابلہ کرتا ہے تو وہ چاہتا ہے کہ ایسے جوش دلانے والے کلمات بولے جن سے فریق مخالف صبر سے باہر ہو کر اسکے ساتھ آمادہ بجنگ ہو جائے۔ اخراجات کے معاملہ میں ان لوگوں کو صحابہ کا نمونہ اختیار کرنا چاہیے کہ وہ فقر و فاقہ اٹھاتے تھے اور جنگ کرتے تھے اور تھوڑا معمولی لباس کو اپنے لئے کافی جانتے تھے اور بڑے بڑے بادشاہوں کو جا کر تبلیغ کرتے تھے۔ یہ ایک نہایت مشکل راہ ہے قبل امتحان کسی کے متعلق ہم کوئی رائے نہیں لگا سکتے اور میں جانتا ہوں کہ امتحان میں بعض مدعی کچے نکلینگے۔ ابتک جسقدر درخواستیں آئی ہیں میں ان سب پر نیک ظن رکھتا ہوں کہ وہ عمدہ آدمی ہیں اور صابر اور شاکر ہیں لیکن بعض ان میں سے بالکل نوجوان ہیں۔ مبلغ عرفاً اور شرعاً لازم ہے کہ انکیواسطے ہم قوت لایموت کا فکر رکھیں گو ہر جگہ جہاں وہ جائینگے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو اخوت اسلامی کیواسطے ضروری ہے ہماری جماعت کے لوگ انکی خدمت کرینگے۔ مگر پہلے سے انکے واسطے اسی جگہ انتظام مناسب ہو جانا بہتر ہے۔ واعظ ایسے ہونے چاہئیں جنکو معلومات وسیع ہوں

ضرور ۔ حافظ حواس ہو ۔ رحم اور تحمل ہے کاہ کرنیوالا ہو کسی کی گالی پر افروختہ نہ ہو جائیں۔ اپنے نفسانی جھگڑوں کو درمیان میں نہ ڈالیں۔ منکسرانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کریں۔ سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں جس طرح کوئی کھوئی ہوئی

بدر

مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء

رمضان المبارک

روزہ قرآن شریف مین

چونکہ ماہ صیام بہت قریب آرہا ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ روزے کی عبادت کے متعلق چند ضروری باتین اخبار مین درج کی جاوین۔ تاکہ ناظرین اخبار کو موقعہ پر کارآمد ہوں

قال اللہ تعالی۔ یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ ومن کان مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ الایۃ

ترجمہ۔ فرمایا۔ اللہ تعالی نے اے ایمان والو! حکم ہوا ہے تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا۔ تم سے اگلون پر تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ کئی دن ہین گنتی کے۔ پھر جو کوئی تم مین بیمار ہو یا سفر مین تو گنتی چاہیئے اور دنون سے اور جن کو طاقت ہے۔ تو بدلا چاہیئے ایک فقیر کا کھانا (یعنے اگر روزے نہ رکھ سکے) پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اس کو بہتر ہے اور روزہ رکھو۔ تو تمہارا بھلا ہے۔ اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔ مہینہ رمضان کا جو۔ وہ اتارا گیا ہے۔ اس کے حق مین قرآن مجید ہدائیت واسطے لوگون کے اور دلیلین ہدائیت کے سے اور سچ جھوٹ پس جو کوئی حاضر ہو تم مین سے مہینے مین پس چاہیئے کہ روزہ رکھے اس کو اور جو بیمار یا سفر اوپر کے۔ پس گنتی ہے اور دنون سے آخر تک۔

اللہ تعالی نے روزے کی علت غائی یہ بیان فرمائی کہ انسان متقی بن جائے۔ کیونکہ روزے کے ذریعہ سے انسان کو اپنے نفسانی جذبات کو قابو کرنے اور اُن پر حکمرانی کی مشق پیدا ہوتی ہے اور جیسا کہ بھوک پیاس پر برداشت کرنے کی ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی دوسری خواہشون کو دبانے کی بھی قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

کتب اوّلین

روزہ کی عبادت تمام ادیان مین پائی جاتی ہے۔ عزرا نبی کی کتاب باب ۸ آیت ۲۱ مین لکھا ہے۔ مین نے اہوا کے دریا پر منادی کرائی۔ کہ روزہ رکھین اور خدا کے آگے دکھ کھینچیں اور اس سے دعا مانگین۔ تو کہ اپنے اور اپنی اولاد اور مال کے لئے سیدھی راہ پاوین۔ یہودی لوگ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے۔ اور ایسا ہی روزے کے متعلق تاکید بائبل مین مفصلہ ذیل مقامات پر ہے

یسعیا باب ۵۸ آیت ۳۔ سموئیل باب ۱۲ آیت ۱۶ دانیال باب ۹ آیت ۳۔ استر باب ۴ آیت ۱۶ یوئیل باب ۲ آیت ۱۲۔ باب ۲۔ آیت ۱۵۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے روزے کو نہائیت ضروری عمل قرار دیا ہے۔ خود بھی روزہ رکھا تھا اور شاگردون سے بھی فرمایا۔ جب کہ شاگردون نے دریافت کیا۔ کہ آپ دیو نکال سکتے ہین اور ہم کیون نہیں نکال سکتے۔ تو جواب مین فرمایا۔ کہ تم اپنی بے اعتقادی کے سبب ایسے کام نہین کر سکتے۔ مین تمہین سچ کہتا ہون۔ کہ اگر تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو پہاڑ کو یہان سے وہان چلا سکتے اور کوئی بات تم سے انہونی نہ ہوتی۔ پر یہ بات دعا اور روزے کے بغیر نہین نکلتی۔ متی باب ۱۷۔ آیت ۱۹ تا ۲۱۔

حدیث

حدیث شریف مین آیا ہے۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال اللہ عز وجل کل عمل ابن ادم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ والصیام جنۃ فاذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا یصخب فان سابہ احد او قاتلہ فلیقل انی صائم والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک۔ للصائم فرحتان یفرحھما اذا افطر فرح بفطرہ واذا لقی ربہ فرح بصومہ۔ متفق علیہ۔ وھذا لفظ روایۃ البخاری وفی روایۃ لہ یترک طعامہ وشرابہ وشھوتہ من اجلی الصیام لی وانا اجزی بہ والحسنۃ بعشر امثالھا۔

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے آدمی کے عمل اسی کے لئے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کا اجر دون گا اور روزے سپر ہین۔ جب تم مین سے کسی کے روزے کا دن ہو۔ تو فحش نہ بولے اور نہ بے ہودہ گوئی مین شور و غوغا کرے۔ اگر کوئی اس کو بُرا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے تو اس کو کہے کہ مین روزے دار ہوں۔ قسم ہے۔ اس ذات پاک کی۔ جس کے ہاتھ مین محمدؐ کی جان ہے۔ کہ روزہ دار کے موہنہ کی بو اللہ تعالی کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ خوش ہے روزہ دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک جب روزہ کھولتا ہے تو اس کو بہ سبب روزہ کھولنے کے خوشی ہوتی ہے اور ایک جب اپنے رب کی ملاقات کریگا تو اس کو بہ سبب روزہ کے خوشی ہوگی۔ متفق علیہ اور یہ بخاری کی ایک روائیت کے لفظ ہین اور اس کی ایک روائیت مین ہے۔ کھانا پینا۔ شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دون گا اور نیکی کی جزا دس گنی ہوتی ہے۔

وفی روایۃ لمسلم کل عمل ابن ادم یضاعف لہ الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبعمائۃ ضعف قال اللہ تعالی الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی۔ للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فیہ اطیب عند اللہ من ریح المسک۔

ترجمہ۔ اور مسلم کی ایک روائیت مین ہے۔ آدمی کے سب نیک عمل اس کے لئے دس گنے سے سات سو گنے تک بڑھائے جاتے ہین۔ مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور مین ہی اس کی جزا دونگا۔ اپنی شہوۃ اور کھانا میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیان ہین۔ ایک خوشی روزہ کھولنے کے وقت ہے۔ اور دوسری رب کی ملاقات کرنے کے وقت ہوگی اور اس کے منہہ کی بو اللہ تعالی کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوش ہے۔

روزہ مثل حج کے ایک عاشقانہ رنگ کی عبادت ہے۔ جیسے کہ عاشق اپنے معشوق کے خیال مین اور اس کی تلاش مین کھانا اور پینا اور دیگر عیش و عشرت کی باتین سب بھول جاتا ہے۔ اسی طرح روزہ دار اپنے خدا کو راضی کرنے کے واسطے یہ عبادت بجا لاتا ہے اور سال بھر کا بارہوان حصہ اس عبادت مین معروف ہو کر ترک بدی کی مشق مین ایک ریاضت اور مجاہدہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرنے والوں کی راہ مین روزہ ضروری پڑا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی ایک دفعہ چھ ماہ کا روزہ رکھا تھا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہین۔

"حضرت والد صاحب کے زمانہ مین ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب مین دکھائی دیا۔ اور اس نے یہ ذکر کرکے کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے، اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ مین اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤن سو مین نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس مین نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشستگاہ مین اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچون کو جن کو مین نے پہلے سے تجویز کرکے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی۔ دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ مین گذارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزون کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزون سے جو ایک وقت مین پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہون مجھے کچھ بھی تکلیف نہین۔ بہتر ہے۔ کہ کسی قدر کھانے کو کم کرون۔ سو مین اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہان تک کہ مین تمام رات دن مین صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اس طرح مین کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہان تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی مین سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی غالباً آٹھ یا نو ماہ تک مین نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہین کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات مین سے جو میرے تجربہ مین آئے وہ لطیف مکاشفات ہین جو اس زمانہ مین میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیون کی ملاقاتین ہوئین اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیا اس امت مین گذر چکے ہین ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگون کی ملاقاتین ہوئین۔ جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے۔ جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن مین سے بعض چمکدار سفید اور بعض سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ انکو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہونچتا تھا اور دنیا مین کوئی بھی ایسی لذت نہ ہوگی۔ جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال مین ہے۔ کہ وہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت مین ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنے وہ ایک نور تھا۔ جو دل سے نکلا اور دوسرا وہ نور تھا۔ جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونون کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہ روحانی امور ہین۔ کہ دنیا ان کو نہین پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھون سے بہت دور ہین۔ لیکن دنیا مین ایسے بھی ہین۔ جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے اور ایک فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ مین نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا کہ مین وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہون۔ مین نے کئی دفعہ خیال کیا۔ کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کس حد تک فاقہ کشی مین ترقی کر سکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہین ہو سکتا۔ لیکن مین ہر ایک کو یہ صلاح نہین دیتا کہ ایسا کرے اور نہ مین نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ مین نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہین جنھون نے شدید ریاضتین اختیار کین اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن مین گذری۔ یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ مین مبتلا ہو گئے۔ انسانون کے دماغی قویٰ ایک طرز کے نہین ہین۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہین۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہین پڑ سکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری مین پڑ جاتے ہین۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئین مجاہدہ شدیدہ مین نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہان اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غرا اسلام سے منافی نہ ہو تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہین۔ ان کا انجام اچھا نہین ہوتا۔ ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

الغرض روزون کا رکھنا خدا تعالیٰ کی رضا کے طلب کے سالکون کی راہ مین ضروری پڑا ہوا ہے۔

نیت روزہ

روزہ کے لئے نیت شرط ہے۔ یعنی دل سے قصد اور ارادہ روزہ رکھنے کا ہو خواہ زبان سے اس کا اظہار کرے یا نہ کرے انما الاعمال بالنیات۔ اگر کوئی شخص روزے کا ارادہ اور نیت نہ رکھتا ہو۔ اور کسی اتفاق سے دن بھر بھوکا رہے۔ تو وہ روزہ دار نہین کہلا سکتا۔

جن باتون سے روزہ نہین ٹوٹتا

بلا اختیار حلق مین دھوان یا گرد غبار یا مکھی مچھر چلے جانے سے روزہ نہین ٹوٹتا۔ آٹا پیسنے والے اور تنباکو وغیرہ کوٹنے والے کے حلق مین جو آٹا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے اس سے روزہ نہین ٹوٹتا۔ کان مین پانی چلا جائے۔ یا خود قصداً کان مین پانی ڈالے۔ خود بخود قے آ جاوے۔ خواب مین غسل کی حاجت ہو جائے قے اگر خود بخود لوٹ جائے۔ ان سب باتون سے روزہ نہین جاتا۔ اور کچھ خلل نہین آتا ہے۔ آنکھ مین دوا ڈالنے سے روزہ نہین جاتا۔ خوشبو سونگھنے سے کچھ خلل نہین آتا۔ بلغم دماغ سے اترا تھا اس کو نگل گیا۔ تو روزہ نہین ٹوٹا۔ تھوڑی سی قے (یعنے منہ بھر سے کم) اگر قصداً بھی کرے تو روزہ نہین جاتا۔ تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا۔ تو روزہ نہین جاتا۔ اگر غسل کی حاجت مین صبح ہو جائے یا آفتاب نکل آئے تو روزہ نہین ٹوٹتا اگر دانتون مین سے خون جاری ہو مگر حلق مین نہ جاوے تو روزہ مین کچھ نقصان نہین آتا۔

وہ عذر جنکی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے،

مریض بعد تندرستی روزہ رکھے۔ مسافر کے واسطے حکم ہے۔ کہ ایام سفر مین روزہ نہ رکھے۔ جو عورت حمل سے ہو اسے اجازت ہے

کر روزے نہ رکھے۔ اور اس کے عوض ایک مسکین کو کہانا کھلائے۔ ایسا ہی جو عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اس کے واسطے بھی اجازت ہے۔

پردہ

سیدنا حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت اگرمی کا موسم ہو اور اس پر پہلے درجہ کا حبس ہو۔ لوگ گلے میں قمیض تک کا ڈالنا بوجھ سمجھتے ہون۔ مکان بھی تنگ ہو مردانہ زنانہ علیحدہ علیحدہ نہ ہو۔ ہروقت ایک ہی مکان میں مردون اور عورتون نے زندگی بسر کرنی ہو۔ مگر مرد سب کے سب محرم ہون نامحرم کوئی نہو۔ - - - - - - - - - - - - - - - - - - - تو ایسی حالت مین جوان لڑکیان جنہین دو وقت باورچی خانہ کا کام بھی خود کرنا پڑتا ہو۔ اپنی قمیصون کے اوپر سے اوڑنیان اپنے والد اور حقیقی بہائیون اور سسر کے روبرو گریبانون پر ڈالے رکھین۔ یا کیا کوئی اور بھی آسان طریقہ شریعت محمدیہ میں ان نوجوان لڑکیون کے لئے خوش حال زندگی بسر کرنیکا ہے؟ یا یہی۔ کہ وہ دن رات۔ پسینہ مین ڈوبی ہوئی غایت درجہ کی گھبراہٹ مین زندگی بسر کرین۔

بدقسمتی سے مسلمانون کی لڑکیون نے ہندؤن کی مستورات سے جو سسر سے غیر محرمون کی طرح پردہ کرنے کی بدرسم لے لی ہے۔ اس پر بھی آنجناب کچھ زور قلم دکھادین۔ تا یہ بُری رسم جاتی رہے۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ ہمارے ہان سے تو یہ رسم بالکل جاتی رہی ہے۔ مگر حضور بڑی مشکلون کے ساتھ اسے گھر سے نکالا ہے اس کے جواب مین فتوے حضور بدر والحکم مین شائع عام لڑکیون کی سہولت اور جاہل والدین کی آگاہی کے لئے کرادیوین۔ والسلام

خاکسار غلام محمد پہلوری احمدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الجواب

پردہ اگرچہ دین اسلام کی خصوصیات سے ہے لیکن بااین ہمہ شارع علیہ السلام نے دین اسلام مین کوئی ایسی تنگی نہین رکہی جس سے اہل اسلام کو حرج واقع ہو۔ چنانچہ اس مسئلہ پردہ کے مستثنیات کلام مجید مین اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمائی ہین قال اللہ تعالیٰ۔ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ۔ اور چاہیئے کہ عورتین اپنے سینون پر اوڑھنی ڈالا کرین اور اپنی زینت کو نظاہر کرین۔ یہ تو پردہ کا حکم ہے۔ کہ اوڑھنی اوڑھنے سے سر اور سینہ اور کان اور چہرہ اور گردن سب دکھائی نہین دینے کے۔ لیکن اگر یہ پردہ کا حکم کلی طور پر ہوتا تو جو لوگ گھر مین ملے جلے رہا کرتے ہین اون سے ایسا پردہ کرنے مین سخت حرج واقع ہوتا تھا۔ اس لئے اشخاص ذیل کو مستثنےٰ فرمادیا ہے۔ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ مگر اپنے شوہرون کو غیر شوہرون سے تو پردہ ہو ہی نہین سکتا تھا۔ باقی اور لوگون محرمون کو بھی استثناءً بیان فرماتے ہین۔ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ یا اپنے باپ یا اپنے خاوندوں کے باپون کو یعنی سسرا پس سسرا پردہ کے استثنا مین مانند باپ کے ہے۔ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ یا اپنے بیٹون یا خاوند کے بیٹون سے اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ یا اپنے بھائیون یا بھتیجون سے اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ۔ یا اپنی عورتون کے سامنے یا اپنی مملوک لونڈیون کے سامنے اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ یا وہ خادم مرد جس کو عورت کی حاجت ہی نہین۔ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ۔ یا وہ لڑکے جو ہنوز عورت سے واقف ہی نہین ہوئے۔ ان سب کے روبرو مستورات کا بے پردہ ہوکر سامنے آنا جائز ہے۔ کیونکہ ان سب سے بُرے کام کی توقع نہین ہوتی ہے۔ اَوْ نِسَآئِهِنَّ سے یہ مراد ہے کہ جو عورتین مشرکہ یا فاحشہ ہون۔ بی بیون کو اُن سے بھی پردہ کرنا چاہیئے۔ جیساکہ اس زمانہ مین عیسائی عورتین ہین۔ جن گھرون مین خلاف حکم خدا اور رسول کے ایسی عورتون کی آمد و رفت دیکھی گئی ان گھرمین بڑے بڑے فتنہ پیدا ہوگئے۔ اس لئے قرآن مجید نے اول ہی سے اس کا انسداد فرمادیا۔ اور مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ مین اگرچہ لونڈیان اور غلام سب آگئے۔ لیکن اس بارہ مین مذہب امام اعظم صاحب کا پسندیدہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام صاحب مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ سے مراد صرف لونڈیان لیتے ہین اور فرماتے ہین کہ غلام جبکہ اجنبی ہے۔ محرم نہین۔ شوہر نہین اور قوت رجولیت بھی اس مین موجود ہے۔ لہذا اس سے بھی پردہ کرنا چاہیئے۔ اور اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ سے مراد وہ بڈھے پھونس مراد ہین جن کو عورت کی بالکل خواہش نہ رہی ہو یا عنین ہی ہون۔ پس ان لوگون سے پردہ کرنے کے لئے کوئی ضرورت نہین اور ان اشخاص مذکورین سے پردہ نہ کرنا عین مقتضائے حکمت کا بھی ہے۔ کیونکہ باپ تو خود اپنی بیٹی کو ہر ایک برائی سے بچانا چاہا کرتا ہے چہ جائے فحشا رکے۔ پھر اس سے پردہ کرنے کے کیا معنے۔ بجز اس کے کہ ایک حرج عظیم واقع ہو۔ مع ان الدین یسر اور خاوند کا باپ یعنی سسر کب چاہتا ہے۔ کہ میری بیٹی مین کوئی عیب پیدا ہو جائے اور خاوند کا بیٹا بھی جبکہ باپ کا خادم ہوتا ہے۔ تو اس کی زوجہ یعنی اپنی مادر کا بھی خادم ہوویگا اور بعد باپ کے بھائی بھی اپنی بہن کا دلی ہوتا ہے اور بغیر موجود ہونے بھائی کے بھتیجا بھی عورت کا دلی ہے۔ اس سے بھی پردہ کرنے مین بڑا حرج ہے علیٰ ہذا القیاس۔ بھانجہ بھی مانند بھتیجے کے ہے۔ قرابت مین جیسا کہ بھتیجا اپنی پھوپھی کے حق مین کوئی عیب ہرگز پسند نہین کرتا۔ اسی طرح بھانجہ بھی اپنی خالہ کے حق مین کب برائی پسند کرسکتا ہے۔ اور جو اپنے کنبہ کی عورتین ہین۔ یعنے مومنات اون کا ایمان مانع ہوگا کہ کوئی فحشا اپنے خاندان کی مومنات عورتون مین واقع ہو اور خدمت گار بڈھے پھونس یا لڑکے ناواقف جن کو ابھی تک کوئی شعور ہی نہین پیدا ہوا۔ ان سے بھی پردہ کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ پس ایسی حالت مین جو آپ نے سوال مین قائم کی ہے عورتین اور جوان لڑکیان اپنی اوڑنیان اتار سکتی ہین اور زینت مصنوعی جیساکہ لباس فاخرہ یا زیور یا مہندی یا کاجل وغیرہ کے ظاہر کرنے کی اجازت اشخاص مذکورین سے آیت مین موجود ہے علیٰ ہذا القیاس زینت خلقی اور قدرتی کے ظاہر کرنے کی بھی ان اشخاص مذکورین سے اجازت ہے۔ جیساکہ ہاتھ موںہہ جو بضرورت ان لوگون مذکورین سے ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ اور چچا سے بھی پردہ نہین ہے کیونکہ چچا کو شریعت مین حکم باپ کا ہے اسی لئے آیت مین اس کا ذکر نہین فرمایا۔ باوجود ان سب امور کے اگر ان لوگون سے بھی کسی فتنہ اور فساد کا مادہ خاص مین خوف ہو۔ تو وہ بات علیحدہ ہے

پھر ایسی عورت وہی پردہ کا حکم ہے۔ کہ ولیضربن بخمرھن علےٰ جیوبھن ولا یبدین زینتھن۔ کیونکہ جملہ احکام شارع علیہ السلام کے مبنی بر حکم و مصالح کے ہوا کرتے ہیں۔ اگر کسی مادہ خاص میں وہ حکمت اور مصلحت فوت ہوتی ہو تو حکم بھی بدل جاتا ہے غرضکہ دین اسلام میں کوئی تنگی اور حرج بھی نہیں ہے اور فتنہ اور فساد کے ابواب کو بند کرنا ہی شارع علیہ السلام کا بڑا مقصد ہے۔ والسلام خیر ختام

مورخہ ۲۳۔ ستمبر ۱۹۰۷ء

کتبہ محمد احسن عفی اللہ عنہ نزیل قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ مہربانی چند سطور ذیل جو عام مسلمانوں کی فائدہ رسانی کی غرض سے لکھی گئی ہیں۔ درج اخبار فرما کر ثواب دارین حاصل کریں اور کمترین کو ممنون فرماویں۔ والسلام

عاجز نعمت اللہ گوہر لودیانہ

محمد صلعم کی قوم

کئی صدیوں سے مسلمانوں کی بدبخت قوم اپنی شامت اعمال کی وجہ سے مٹتی چلی جارہی تھی اور اس کے سدھرنے کی کوئی امید نہ رہی تھی۔ لیکن اس چودھویں صدی کے آغاز پر خداوند غفور الرحیم نے اس قوم پر رحم فرمایا اور ایک مصلح کو آسمان سے نازل فرمایا۔ تاکہ وہ اس قوم کو اور باقی جملہ اقوام عالم کو صراط مستقیم پر چلا کر اسلام کے انوار تمام دنیا پر پھیلا دے۔ اس مصلح کو آسمان سے نازل ہوئے ۲۵ برس ہونے آئے۔ مگر دنیا کے بہت تھوڑے لوگوں نے اس کو قبول کیا اور باقیوں نے صاف انکار کر دیا۔ سب سے زیادہ افسوس اس قوم پر ہے۔ جو اپنے آپ کو محمدؐ کی قوم بتلاتی ہے مگر درحقیقت وہ محمدؐ کی قوم نہیں۔ کیونکہ یہ دعویٰ ان کا زبان ہی سے ہے۔ ان کے دلوں میں محمدؐ کی عزت نہیں۔ ثبوت اس کا صاف ہے۔ زبان سے تو ہر وقت محمدؐ کے مداح ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں جب وہی محمدؐ بروزی رنگ میں ان کے پاس آیا۔ تو اس کو گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ حضرت مسیح موعود کا انکار گویا محمدؐ کا انکار ہے۔ بتاؤ اب ایمان کہاں رہا۔ بعینہٖ یہود کی طرح مسلمانوں کی یہ قوم ایک رسولِ خدا سے انکار کر بیٹھی اور اس طرح دینی اور دنیاوی انعام سے محروم ہو بیٹھی۔ صدی کا چوتھا حصہ گذر گیا اور اب تک اس قوم کو سمجھ نہ آئی۔ جس آسمانی مصلح یا مہدی یا مسیح کے صدیوں سے منتظر تھے۔ وہ ان کی آنکھوں کے سامنے موجود ہے مگر اب یہ قوم اُسی شناخت نہیں کرسکتی۔ سچ ہے ؎

تہیدستانِ قسمت راچہ سُود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

اے بدبخت قوم! میں آج تیرا ماتم کرتا ہوں۔ تیری سمجھ پر پتھر پڑ گئے۔ اب تیری زندگی چند دنوں کی ہے پھر تو اس جہان سے مٹ جائے گی اور تیری جگہ ایک اور قوم لے لیگی۔ ہائے! کیوں تیرے دماغ میں نخوت و تکبر نے گھر کر لیا۔ کیوں تو صراط مستقیم سے بھٹکی بھٹکی پھر رہی ہے۔ آ۔! میرا کہا مان اور اس خدا کے فرستادہ سے منکر نہ ہو۔ دیکھ تیرے سامنے پہلی نظیریں موجود ہیں۔ یہود کی وہ صاحب خیال قوم جو اپنے آپ کو "نحن ابناء اللہ" کہہ کر پکارتی تھی اور خدا کے فرستادوں کو دکھ دینا اور اُن سے انکار کرنا اس نے اپنا شیوہ بنا لیا تھا۔ آج کس حالت میں ہے کیا کہیں اس کا ٹھکانا بھی ہے۔ کہیں اس کا وطن بھی ہے؟ ہمیشہ اخباروں میں پڑھتے ہو۔ کہ پانچ ہزار یہودی ایک ہی دفعہ روس کے ملک میں تہ تیغ ہو گئے اور دس ہزار جرمنی سے نکال دئے گئے۔ اے قوم مجھے ڈر ہے۔ کہ تیری نخوت تجھے بھی اسی طرح نیچا دکھائے گی اور دنیا کی باقی قومیں تجھے مردہ سمجھ لیں گی۔

اے قوم! زمانہ کا رنگ بہت کچھ بدل گیا ہے مگر تو نے اپنی حالت میں ذرا تبدیلی نہیں کی۔ مختلف امراض ملک میں پھیل رہی ہیں اور کروڑوں جانیں ہر سال ضائع جاتی ہیں۔ اور ہر ایک خوردنی اور قابل استعمال شئے کا نرخ گران ہو گیا اور ہوتا چلا جاتا ہے۔ آسمان اور زمین دونوں اہل جہان کے ساتھ برسر پرخاش ہیں۔ اور ایک عظیم الشان جنگ کا آغاز ہو گیا ہے۔ جس کا خاتمہ نہایت ہی خطرناک اور تباہ کن ہوگا۔ مگر تیرے کان پر اب تک جُوں ہی نہیں چلی اور تجھے معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ یہ سب مصائب خلق خدا پر بوجہ انکار کرنے اس مامور من اللہ کے نازل ہوئی ہیں۔ اور روز بروز بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ کیا اب تک تیری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ یہ مہدی کے زمانہ کی علامتیں ہیں۔ اے قوم! آ اور سمجھ جا۔ قیامتِ صغریٰ قریب ہے۔ ایسا نہو۔ کہ دوسری قوموں کے گیہوں کے ساتھ تیرا بھی گھن پس جائے۔ میں تجھے تیرے ہادیٔ برحق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں۔ کہ تو ضد اور تعصب کو چھوڑ دے۔ یہ تجھے ہلاکت کے گڑھے میں ڈال کر رہینگی بے شک تجھے میری باتیں تلخ معلوم ہوں گی۔ لیکن دارو‌ئے تلخ دفع مرض کا باعث ہوا کرتی ہے اس لئے میری باتوں کو غور سے سُن۔ دیکھ تیری حالت اس وقت بہت ہی نازک ہے اور اس کی اصلاح اب تیری اپنی طاقت سے ہونی ناممکن ہے۔ تیری حالت کی اصلاح کے لئے ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے۔ زمینی مصلح بہت سا زور لگا چکے۔ ان کی کوششیں بے سود ثابت ہوئی ہیں۔ اگر تو اس آسمانی ریفارمر کے کہنے پر چلے گی تو وہ تجھے دینی اور دنیاوی دونوں نعمتوں سے مالا مال کر دے گا اور پھر بار دیگر تو خیر الامم کا مبارک خطاب پانے کے لئے حقیقی طور پر مستحق ہو گی۔

راقم خادم مسیح موعود

نعمت اللہ گوہر۔ سکول ماسٹر لودیانہ

ذوالقرنین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

نادان سوال کرے گا کہ حضرت اقدس ذوالقرنین کس طرح ہو سکتے ہیں۔ تو اس کو یہ تو معلوم ہی نہیں۔ کہ قرآن مجید میں جو قصے یا تمثیلات ہیں۔ یہ کسی خاص ملک یا زمانہ کے ہی متعلق ہوتے ہیں۔ یا کہ ہر ایک ملک یا زمانہ یا طبقہ انسانی کے لئے دلکشا ہوتی ہیں۔ لیکن اس بات کو کچھ تحریر کرتا ہوں۔ باذن اللہ۔ سو واضح ہو۔ کہ قال اللہ تعالےٰ۔ یسئلونک عن ذی القرنین قل ساتلوا علیکم منہ ذکرا۔ انا مکنا لہ فی الارض واتینہ من کل شئ سببا۔ تو مسیح علیہ السلام

کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر طاقت عطا فرمائی اور ہر طرف سے سامان عطا فرمائے۔ بموجب اس الہام کے یاتیک من کل فج عمیق۔ یعنے تیری طرف ہر دوری سے سامان آئیں گے۔ توحضرت اقدس بعینہ اس آیت کے مصداق ہیں فاتبع سببا۔ پس وہ چلا ایک رستہ کے پیچھے۔ حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدھا تغرب فی عین حمئۃ ووجد عندھا قوما۔ یہان تک کہ سورج کی جائے غروب پر پہونچا۔ اس کو ایک کالے چشمہ میں ڈوبتا پایا۔ یعنی اس کو ایسا معلوم ہوا۔ کہ شاید اس چشمہ میں ڈوبتا ہے۔ کیونکہ وہ سمندر بہت دور تک تھا۔ جیسا کہ کوئی جنگل ہو۔ تو اس کی ایک طرف کوئی شخص سورج کے ڈوبنے کے وقت کھڑا ہو کر دیکھے تو اس کو اس جنگل میں ہی غروب ہوتا دکھائی دیگا۔ تو اس کے پاس ایک قوم دیکھی۔ تو یہ قصہ اس زمانہ مین ایک تاویل کی طرف دلالت کرتا ہے۔ یعنی فی زمانہ مسیح علیہ السلام ذوالقرنین کی مثال جائے مغرب الشمس پر پہونچے ہین (فی زمانہ شمس سے مراد اسلام ہے) یعنے جب اسلام غروب ہونے لگا تو اس کو عین حمئۃ مین غروب ہوتے پایا۔ یعنے ایسے دنوں مین جو جسمانی عبادت کو کرتے مونہہ سے بھی اقرار کرتے ہین کہ ہم پکے مسلمان ہین۔ لیکن ان کے دل اس قدر سیاہ ہین جیسا کہ وہ چشمہ کالا تھا۔ مثلاً ایک جوہڑ کے پانی کے تلے بہت سا گوبر ہو۔ تو وہ پانی کو گندہ اور سخت بدبودار بنا دیتا۔ ایسا ہی ان کے دل ہین۔ کہ اُوپر سے تو عبادت الٰہی کرتے ہین اور دل بدعتوں سے پُر ہین۔ تو اس مین سورج یعنے اسلام ڈوب گیا ہے اس کے پاس ایک قوم کو پایا ہے جیسے آریہ قوم کے لوگ ہین یا اور ایسے لوگ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قلنا یا ذا القرنین اما ان تعذب واما ان تتخذ فیھم حسنا۔ ہم نے کہا کہ ذوالقرنین تجھے اختیار ہے۔ چاہے تو ان کو عذاب دے یا ان مین بھلائی اختیار کرے۔ اے نادان تو نہین جانتا کہ جو لوگ مسیح علیہ السلام کے مقابلہ پر ہوئے وہ عذاب مین گرفتار نہین کئے گئے۔ ان پر طاعون کا عذاب کس زور شور کے ساتھ پڑا ہے۔ قال اما من ظلم فسوف نعذبہ ثم یرد الی ربہ فیعذبہ عذابا نکرا۔ اب تو زبان حال ہی کہہ رہی کہ جو شخص ظلم کے ساتھ مسیح علیہ السلام کے سامنے پیش آئے گا۔ وہ گویا حضرت اقدس کے ہاتھ سے عذاب مین گرفتار کیا جاوے گا۔ اے نادان عبرت زدہ ہو کہ ہزارہا لوگ عذاب مین گرفتار ہو گئے۔ اور پاک لوگوں کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہے اور خدا کا ہاتھ گویا ان کا ہاتھ ہے۔ کیونکہ پاکون کے دل مین خدا رہتا ہے اور وہ مظہرات ربانی ہوتے ہین۔ گویا خدا مجسم وجود مین آ کر لوگون کو خدا کی طرف بلاتا ہے کیونکہ ان کے دل مانند شیشے کے ہوتے ہین اور شیشے کو جب دھوپ مین کسی چھاؤن کے پاس سورج کے سامنے رکھا جاوے۔ تو شیشے مین سورج کا عکس پڑ کر پھر اپنا عکس چھاؤن مین ڈالتا ہے اسی طرح اللہ کے نور کا عکس پاکون کے دل مین پڑتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔

واما من آمن وعمل صالحا فلہ جزاء ن الحسنیٰ وسنقول لہ من امرنا یسرا۔ کیا خاص احمدی لوگ اس آیت کے مصداق نہین ہین (بلیٰ) ثم اتبع سببا۔ پھر سفر کر چلا۔ حتی اذا بلغ مطلع الشمس وجدھا تطلع علیٰ قوم لم نجعل لھم من دونھا سترا کذالک۔ وقد احطنا بما لدیہ خبرا۔ یہان تک کہ سورج نکلنے کی جگہ پہنچا۔ دیکھا۔ کہ وہ ایسی قوم پر طلوع کرتا ہے جن کے واسطے ہم نے ان کے بچاؤ کے لئے کوئی پردہ نہین بنایا۔ خانہ بدوش لوگون پر جن کا چھت آسمان اور بستر زمین تھا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ علیہ السلام سورج کی جائے غروب پر پہونچے اور اس کو عین حمئۃ مین ڈوبتا پایا۔ دیکھو کالم ۱۔ یہ پہلا زمانہ تھا اور اب مطلع الشمس پر پہونچے ہین اور شمس کو ایک ایسی قوم پر طلوع کرتا پایا۔ یہ قوم اہل بیعت ہے۔ اور پردہ نہ ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کو صاف طور پر واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مصداق نظر آ رہے ہین۔ البتہ اہل بیعت نے بیعت کرتے ہی نمونہ بن کر دکھا دیا۔ اپنی جانون کو خدا کی راہ مین خاک کی طرح اُڑا دیا۔ اب اسی طرح ہو رہا ہے۔ ہمین اس کے تمام حالات کی خبر ہے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ
عاجز احمد دین چوکنانوالی۔

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

تاریخ ۱۹۰۷ء	رمضان المبارک	انتہائے وقت سحر	وقت افطار
۹	۱	۴ — ۵۸	۶ — ۱۰
۱۰	۲	۴ — ۵۸	۶ — ۹
۱۱	۳	۴ — ۵۹	۶ — ۸
۱۲	۴	۵	۶ — ۷
۱۳	۵	۵ — ۱	۶ — ۶
۱۴	۶	۵ — ۱	۶ — ۵
۱۵	۷	۵ — ۲	۶ — ۴
۱۶	۸	۵ — ۳	۶ — ۳
۱۷	۹	″	۶ — ۲
۱۸	۱۰	۵ — ۴	۶ — ۱
۱۹	۱۱	″	۶ — ۰
۲۰	۱۲	۵ — ۵	۵ — ۵۹
۲۱	۱۳	۵ — ۶	۵ — ۵۸
۲۲	۱۴	۵ — ۷	۵ — ۵۷
۲۳	۱۵	۵ — ۸	۵ — ۵۶
۲۴	۱۶	۵ — ۹	۵ — ۵۵
۲۵	۱۷	″	۵ — ۵۴
۲۶	۱۸	۵ — ۱۰	۵ — ۵۳
۲۷	۱۹	۵ — ۱۱	۵ — ۵۲
۲۸	۲۰	۵ — ۱۲	۵ — ۵۱
۲۹	۲۱	۵ — ۱۱	۵ — ۵۰
۳۰	۲۲	۵ — ۱۴	۵ — ۴۹
۳۱	۲۳	۵ — ۱۵	۵ — ۴۸
یکم نومبر	۲۴	۵ — ۱۶	۵ — ۴۷
۲	۲۵	۵ — ۱۶	۵ — ۴۶
۳	۲۶	۵ — ۱۷	۵ — ۴۵
۴	۲۷	۵ — ۱۸	۵ — ۴۴
۵	۲۸	۵ — ۱۹	۵ — ۴۳
۶	۲۹	۵ — ۲۰	۵ — ۴۲
۷	۳۰	۵ — ۲۱	۵ — ۴۱

نوٹ۔ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق ہین جو کہ اسٹنڈرڈ ٹائم ہے اور مختلف شہرون مین تھوڑا بہت فرق ہو جاتا ہے ہر ایک شہر مین اپنی گھڑی کو ایک دن سورج کیساتھ مقابلہ کر لینا چاہیئے۔ پھر اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ یہ وقت بلحاظ منٹون کے بالکل درست نہین ہوگا۔ لیکن اس سے ایک تخمینہ مل جائیگا۔

لغات القرآن ایک عہ روپیہ چار آنہ میں

ایک خاص رعایت

جناب سید عبد الحی عرب صاحب کی تصنیف کردہ کتاب لغات القرآن سے احباب واقف ہو چکے ہیں ۔ عرب صاحب نے نہایت محنت کے ساتھ قرآن شریف کے لغت کی یہ کتاب لکھی ہے ۔ ہر صفحہ پر ایک کالم میں عربی اور دوسرے کالم میں اردو ہے ۔ اس واسطے ہر ایک اردو خوان بآسانی فائدہ حاصل کر سکتا ہے ۔ یہ کتاب ایک ہزار صفحہ کی ہے ۔ چونکہ اب عرب صاحب کو حق تصنیف مل گیا ہے ان کی قیمت [illegible] عرب صاحب نے نصف کر دی ہے ۔ جو صاحب خریدار [illegible] ان کے واسطے یہ عجیب موقعہ ہے ۔ اتنی بڑی کتاب صرف عہ میں ملتی ہے ۔ گویا مفت ہے ۔ یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے ۔ جلد طلب کرنی چاہیئے ۔

حصہ اول ۸ ر حصہ دوم ۱۲ ر کل عہ
دو حصے الگ الگ بھی مل سکتے ہیں ۔

مینیجر بدر ایجنسی

رسید چندہ

تاریخ	نمبر	نام	رقم
یکم ستمبر ۱۹۰۷ء	۲۹۶	مرزا عباس علی صاحب	سے ر
" "	۴۲۰	خدا بخش صاحب	سے ر
" "	۲۲۵	مولا بخش صاحب	ے ر
۲ " "	۶۹	ولی محمد صاحب	عہ ۲ ر
۲ " "	۱۰۴۲	فضل احمد صاحب	عہ ر
۲ " "	۱۱۰۹	غلام حیدر صاحب	۱۲ ر
۲ " "	۱۶۹۳	بہادر خان صاحب	عہ ۸ ر
۲ " "	۱۶۹۴	محمد حسین صاحب	عہ ۸ ر
۲ " "	۱۶۹۵	شہاب الدین صاحب	عہ ۸ ر
۲ " "	۱۱۰۱	شہامد علی صاحب	ے ر
۲ " "	۹۴۱	مرزا محمد افضل بیگ صاحب	ے ر
۳ " "	۱۶۹۶	غلام حیدر صاحب	عہ ۸ ر
۳ " "	۱۶۹۷	مرزا عزیز بیگ صاحب	عہ ۸ ر
۳ " "	۱۰۸۷	مرزا اعوض بیگ صاحب	عہ ۸ ر
۳ " "	۴۹۵	محمد ولایت خان صاحب	ے ۴ ر
۳ " "	۴۹۶	سردار خان صاحب	ے ۴ ر

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ قیمت ار

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔

پیام شہادت — مصنفہ جناب [illegible] صاحب ۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ار

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی [illegible] اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۔

القول الصحیح — اردو نظم ۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں مصنفہ خلیفہ [illegible] صاحب شاعر قیمت ار

[illegible] — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ ان [illegible] حضرت مسیح موعود کے وجود [illegible] قیمت ۴ ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت نے [illegible] بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری [illegible]

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ [illegible] کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر ۔ اسلام کی تائید میں قیمت ار

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ میں ۔ قیمت ۱ ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچوں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۲ ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ ڈرافٹسمین پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔ غلامی ۲ ر عصمت انبیاء ۲ ر

کاتب احمدی ۔ الہ دادوالے ۔ قیمت ۱ ر

الخطبۃ

ضرورت نکاح

۵ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو ۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے ۔ مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آ گئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں ۔

۸ ۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی ۔ میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی ۔ انبالہ ۔ مظفر نگر ۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں خط و کتابت [illegible] کی معرفت ہو ۔

ایم ۔ اے ۔ انیس [illegible] شاہ میرٹھ

۹ ۔ گوٹریالی کا ایک شخص [illegible] ۲۴ سالہ احمدی کاشتکار گجرات [illegible] نکاح کرنا چاہتا ہے ۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں

[illegible] گوٹریالی ضلع گجرات

۱۰ ۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ بدین شرائط ۔ لڑکا احمدی صحیح النسب ۔ مغل (انٹرنس) پاس عمر ۱۴ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو ۔

راقم ۔ ن ۔ د ۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

البرہان الصریح فی تائید المسیح — مصنفہ [illegible] صاحب [illegible] قیمت ۲ ر

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ار

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھپا ۔
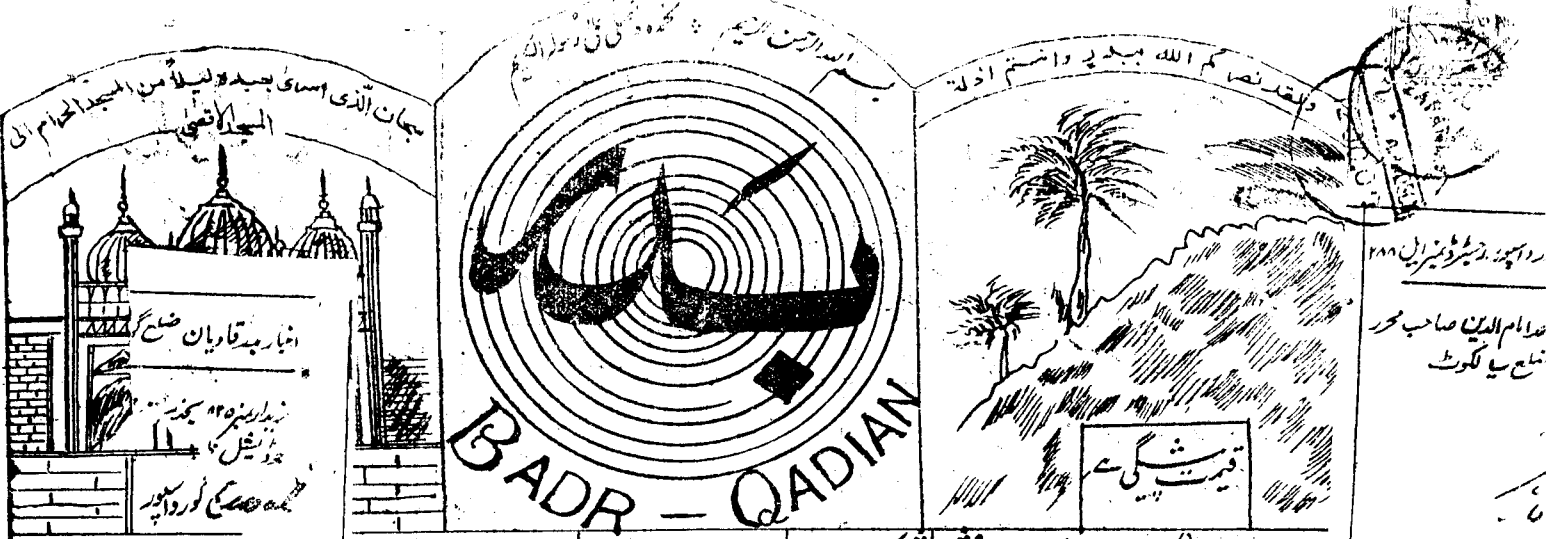
بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کا مدلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر و ماہ آخر زمان

مورخہ ۲ - رمضان ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) | نمبر (۴۱)

گر سر چہ گوئم با تو گر آئی چہاد رقادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدے کے وہ دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہر حال پوری ہوں گی پھر مبارک ہیں وہ جوان دونوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اوٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے۔ یورپ امریکہ کیواسطے تو انگریزی میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعود کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہمارے اخبار ایک بے نظیر خدمت کر رہے ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے۔ کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپکی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہم کو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار اُن کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلا قیمت جاری کیا جائے بعض انجمنوں کیطرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلا قیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے۔ اخبار بدر کے عمدہ کاغذ باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف ے کی قیمت ایسی ہے کہ آج تک مالکان کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپیہ خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہو گا جو احباب اس میں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتب خانوں میں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہونچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑہ لیتے ہیں اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کیطرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں اُمید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاویگا۔ والسلام - مینجر اخبار بدر

کتبہ محمد حسین عفی عنہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

ٹامس پین کو دہریت کہو

امریکہ کے صوبجات متحدہ کے پریزیڈنٹ روزویلٹ صاحب نے اپنی ایک تصنیف شدہ کتاب سوانح مارس مین امریکہ کے مشہور ریفارمر ٹامس پین کے متعلق یہ فقرہ لکھا تھا کہ وہ ایک ناپاک چھوٹا دہریہ تھا۔ یہ کتاب اب دوبارہ چھپی ہے اور اس پر امریکہ کے آزاد اخبار ٹروتھ سیکر نے اعتراض کیا ہے کہ باوجودیکہ اس فقرہ پر اخباروں مین پہلے سے نکتہ چینی کی گئی تھی۔ دوبارہ اشاعت مین اس فقرہ کو کیون نکال نہین دیا۔ مسٹر کرسے نے اخبار امریکہ کی میگزین فلسٹین بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء میں اس پر ایک مبسوط مضمون لکھتے ہوئے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ پین صاحب خدا کا منکر نہ تھا۔ پین صاحب نے اپنی کتاب ایج آف ریزن مین سات بار اس امر کا اقرار کیا ہے۔ کہ مین ایک خدا پر ایمان رکھتا ہون ہاں یہ بات صحیح ہے۔ کہ پین یسوع کو خدا نہ مانتا تھا اور پادریوں کے پیش کردہ خدا یعنی خون حیض کے کھانیوالے اور عورت کے شکم سے نکلنے والے خدا اور بھوک پیاس سے لاچار ہونے والے خدا اور یہودیوں سے تھپڑ کھانے والے خدا اور صلیب دئے جانے والے خدا اور آخر مر جانے والے خدا سے وہ ضرور منکر تھا اور اس واسطے پادری لوگوں نے اس کو دہریہ قرار دیا۔ ہماری رائے مین اس لحاظ سے پین تو دہریہ نہ تھا۔ بلکہ خود یہ پادری دہریہ ہین۔ جو سچے خدا کو چھوڑ کر ایک جھوٹے معبود کے پیچھے آوارہ ہو رہے ہین۔

ہم کیون پادری نہین

یورپ امریکہ مین اس بات کی شکائیت عام ہے کہ ہماری تعلیم یافتہ نوجوان۔ ڈاکٹری۔ قانون۔ انجنیری وغیرہ پیشون کی طرف جھکے چلے جاتے ہین لیکن محکمہ پادری پنے کی طرف نہین آتے۔ حالانکہ اس مین نسبتاً آرام کی زندگی ہے۔ بعض لوگون نے یہ رائے دی تھی۔ کہ چونکہ پادری پیشے کی تنخواہ اور آمد نسبتاً کم ہے اس واسطے نوجوان اس کام کو گوارا نہین کر سکتے لیکن حال مین پادری بل صاحب نے اس کا اصل راز پبلک پر ظاہر کر دیا ہے جو کہ نیویارک کے اخبار ٹروتھ سیکر ۳۵ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۷ء مین چھپا ہے۔ پادری صاحب موصوف فرماتے ہین کہ ہمارے نوجوان پادری نہین تو کس واسطے؟ یہی کہ یسوع خدا تھا۔ لیکن موجودہ تحقیقات نے اس کے بے باپ ہونے کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یسوع کو کوئی لقب نہین دیا جا سکتا۔ کہ وہ ایک قابل تعریف انسان تھا۔ کیا پھر وہ کفارے کا وعظ کرین۔ فلسفہ اور عقل نے کفارے کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے پھر کیا وہ اس بائبل کا وعظ کرین۔ پوہ۔ پوہ۔ بائبل دوسری دنیوی کتابون کی طرح ایک کتاب ہے اور کسی طرح ان سے افضل نہین .... نوجوانون نے صرف ایک دفعہ دنیا مین آنا ہے۔ وہ اپنی زندگی کو اچھا بنانا چاہتے ہین۔ پادری پنے کے ٹوکرے مین اپنے سارے انڈے رکھدینا ایک بے وقوفی کا کام ہے"

حلیم سلسلے کے پُرامن مذہب کے پیرو اور اُن کے مقلد

لورپول کا ہفتہ واری اخبار ۲۱۔ اگست ۱۹۰۷ء خبر دیتا ہے۔ کہ مقام ہیگ پر جو امن عامہ کی مجلس منعقد ہو رہی ہے اس کے سفیر برطانیہ گرے صاحب نے ایک تقریر مین فرمایا ہے۔ کہ جب یہ مجلس ۱۸۹۹ء مین منعقد ہوئی تھی۔ تو اس وقت یورپ امریکہ اور اُن کے شاگرد جاپان کا جنگی خرچ ۲۵ کروڑ اشرفی تھا اور اب جبکہ دوسری مجلس منعقد ہوئی ہے۔ تو آجکل ۳۲ کروڑ اشرفی ہے

پادری گھبرا گئے

نیز مذکورہ بالا اخبار خبر دیتا ہے کہ پادری لوگ اسلام کی ترقی پر خوف زدہ ہو رہے ہین اور ابتداے اکتوبر مین پادریوں کی ایک کانگریس بمقام گریٹ یارموتھ منعقد ہوگی جس مین اسلام کے مجنونانہ دشمن مارگولیوتھ وغیرہ لیکچر دینگے۔

بائبل مین سے خونی حصہ نکال دو

انگلینڈ کے ایک میگزین کانٹمپوریری ریویو مین سر آلیور لاج ایک مضمون بچون کی تعلیم پر لکھتے ہوئے فرماتے ہین۔ کہ بائبل کو اگر مدارس مین پڑھایا جاوے۔ تو اس کا ایک انتخاب کر لینا چاہیئے اور اس کا خونی حصہ درمیان مین سے نکالکر کانٹ چھانٹ کے بعد بچون کے سامنے پیش کیا جائے۔ رائے تو عمدہ ہے۔ آگے کب بائبل اپنی اصلی حالت مین ہے۔ جو اس انتخاب سے کچھ حرج ہوگا۔ اس واسطے اُمید نہین۔ کہ پادری صاحبان اس پر کوئی اعتراض کرنے کی جرأت کرین۔

جنگون کے سلسلہ کو منقطع کردو

حضرت مولوی نورالدین صاحب کیا سچ فرمایا کرتے ہین۔ کہ کوئی پچیس سال ایسے خالی نہین جاتے جس مین حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی صداقت آپ کی کسی پیشگوئی کے پورا ہونے کے ذریعہ سے دنیا پر ظاہر نہ ہو جائے۔ کیسا ہی اعلیٰ اور پاک اور مصفی سینہ تھا۔ خدا کے اس برگزیدہ اور پیارے کا کہ اتنے عرصہ کی باتین پہلے سے اس صفائی کے ساتھ سب اس پر منکشف ہو گئی تھین۔ اللّٰھم صل علی محمد و علےٰ اٰل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید۔ آنحضرت نے پہلے سے فرمایا تھا۔ کہ مسیح موعود جنگون کا خاتمہ کر دے گا۔ اس کے مطابق اس زمانہ مین خدا کے ملائکہ نے کچھ ایسی تحریک کی ہے کہ تمام روئے زمین کے مہذب ممالک کا میلان اس طرف ہو رہا ہے۔ کہ آیندہ جنگون کا بالکل خاتمہ کیا جائے۔ مذہبی کیا کوئی دنیوی لڑائی بھی نہ ہونے پاوے۔ اسی مطلب کے واسطے دنیا کے بادشاہون کے سفیر شہر ہیگ مین جمع ہوئے ہین۔ اور ایک جلسہ ہو رہا ہے۔ انگلینڈ کے اخبار ریویو آف انٹرنیشنلزم بابت ماہ جون ۱۹۰۷ء مین ایک مضمون لارڈ ایوبری نے لکھا ہے۔ کہ صلح اچھی یا جنگ۔ اس مضمون مین لارڈ موصوف نے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ جنگ کے اخراجات کو بہم پہنچانے کے واسطے ہر ایک مزدور کو روزانہ کئی گھنٹے زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ کروڑون آدمی ملک مین ایسے رکھے جاتے ہین جو ملک کی خاطر کوئی فائدے کا کام نہین کرتے۔ صرف ان کا یہ کام ہے کہ دوسری قومون کو ڈراتے رہین۔ کہ ہمارے ملک مین اس قدر فوج ہے اور قوم کا فرض ہوتا ہے۔ کہ ان کے اخراجات خورد و نوش بہم پہنچائے۔ اخیر مین لارڈ صاحب موصوف لکھتے ہین۔ کہ دراصل یورپ کا مذہب عیسائیت نہین ہے۔ بلکہ جنگ و جدال ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

خط لکھنے والے دوست آگاہ ہون

کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت چند روز سے بہ سبب نزلہ کے علیل ہے اور حضور نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین ان احباب کو جو اپنے خط کے جواب مین حضور سے دستخطی خط لکھنے کی درخواست کیا کرتے ہین اطلاع دون کہ حضور خود اس تکلیف کو برداشت نہین کر سکتے۔ ایسے دوست معاف رکھین یہی سبب ہے کہ اس اخبار مین تازہ الہامات بھی درج نہین ہو سکے اور تازہ ڈائری بھی نہین لکھی جاسکی۔

اخبار قادیان

حضرت مولوی نورالدین صاحب بخیر و عافیت ہین۔ درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ مسجد اقصےٰ مین ہوتا ہے۔ یہ دور درس کا نصف قرآن شریف ختم کر چکا ہے۔ جس مین ہزارون معارف و حقائق خدا کے پاک کلام کے بیان ہو چکے ہین اللہ تعالیٰ اس درس کے مدرس کو اور اس کے شاگردون کو اپنی پاک رضامندی کی راہون پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ اور اس مبارک درس کے سلسلہ کو قیامت تک قایم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہین۔ گذشتہ جمعہ مین آپ نے مسجد مبارک مین خطبہ پڑھ کر سامعین کے ایمان کو تقویت دی۔ باوجود اس پیرانہ سالی کے جس قوت اور جوش کے ساتھ حضرت مولوی صاحب خطبہ پڑھتے ہین وہ ان کی اعلیٰ ایمانی قوت کا نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو اس سے بھی بڑھ کر دینی خدمت کی ادائگی کے واسطے طاقت عطا فرماوے۔

گذشتہ ہفتہ مین جناب غلام رسول صاحب تیمم سب انسپکٹر علاقہ فیروزپور معہ اپنے چند رفقاء کے اور مولوی محمد فضل صاحب چنگوی اور بابو عباس علی صاحب گارڈ جہلم سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے آکر حضرت اقدس کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ مولوی محمد فضل صاحب چنگوی عرب اور مصر کے مختلف مقامات کے اخبارون کو سلسلہ کی تبلیغ مین خطوط لکھتے رہتے ہین اور خود ان کے وطن مین بھی ان کی تبلیغ کے سبب بہت سے آدمی حضرت اقدس کی بیعت مین شامل ہو چکے ہین۔ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو جزائے خیر دے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ انبالہ چھاونی
منشی جلال الدین صاحب دہرم کوٹ بگہ
میان ولی محمد صاحب گمہیانہ جہنگ۔
میان روشن الدین صاحب ملتان
میان محمد حیات صاحب موضع چک ۴۹ ضلع گوجرانوالہ۔
میان عبد اللہ صاحب۔ سامانہ
سردار۔ مانگٹ۔ گوجرانوالہ
میان نواب۔ راعی وال سیالکوٹ
شیخ غلام رسول صاحب لون میانی
میان چراغ الدین صاحب۔ مجیٹھہ امرتسر
میان نفضل حسین " "
میان نور احمد صاحب جیٹھ تحصیل قصور
میان غلام نبی صاحب سیالکوٹ
میان عبد الغنی " "
میان عبد الحکیم " "
محمد حسین ولد تاج محمد لدیانہ
غلام احمد صاحب ولد حکیم نور محمد صاحب لاہور۔
شیر احمد صاحب لاہور

علی محمد صاحب گکھو وال۔ لائل پور
میان خیر الدین " "
میان عبد الرشید پسرور
میان غلام نبی صاحب چکوال
میان عابد علی۔ سیتاپور
حیات گل صاحب سندوال
نوجا " "
عطا محمد صاحب کاٹھہ گڑھ
اہلیہ محمد ابراہیم صاحب ڈگشائی
میان محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹ
راج بی بی۔ بھوڑی۔ رعیہ۔ سیالکوٹ
تاج الدین صاحب سفید پوش نمبردار ویروالہ۔ پسرور۔ سیالکوٹ
میان حافظ علی صاحب کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان۔
رحیم بخش صاحب جوبہ۔ جہبی شاہ پور
میان عبد القادر صاحب یادگیر ضلع گلبرگہ ملک نظام
میان شرف الدین صاحب پڑکل یادگیر ضلع گلبرگہ۔ ملک نظام

یورپ کو جہاد کا اندیشہ

مذکورہ بالا عنوان کے نیچے اخبار آرمی نیوز لودیانہ نے انگلینڈ کے مشہور رسالہ نائینٹینتھ سینچری کے ایک مضمون کا اقتباس کر کے اس پر ریویو کیا ہے اور اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یہ خیال یورپین لوگوں کا بالکل غلط ہے ممکن ہے۔ کہ جس بنا پر کپتان ولسن نے یہ مضمون لکھا ہے وہ بالکل خیالی اور وہمی ہو لیکن اس میں شک نہیں کہ جہاد کا مسئلہ جس طریق میں آج کل بعض مسلمانوں نے سمجھ رکھا ہے وہ صحیح نہیں اور قرآن و حدیث اور عقل کے مخالف ہے اور حضرت مسیح موعود نے جو مذہبی جہاد کو مطابق احادیث کے بند کر دیا ہے۔ جب تک اس بات کو تمام مسلمان مان نہیں گے۔ یہ خطرہ کم و بیش ضرور غیر اقوام کے دلوں میں قائم رہے گا۔ وہ مضمون ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

دولت کے بغیر دنیا کے کام نہیں چلتے۔ مگر دولت کی زیادتی بھی ہزار مصیبتوں اور پریشانیوں کا موجب ہے۔ یورپ میں آج کل دولت کے پہاڑ کھڑے ہیں ہزاروں لاکھوں آدمی ایسے ہیں۔ جو قارون کو مول لے سکتے ہیں۔ معمولی آدمیوں تک ایسے ایسے ساز و سامان حاصل ہیں جو زمانہ گذشتہ میں بادشاہوں تک کو نصیب نہیں ہوتے تھے۔ مگر دولت کا خاصہ ہے۔ کہ خوف اور بے چینی اپنے ساتھ لاتی ہے۔ اہل یورپ نے جب براعظموں کی دولت سمیٹ لی۔ روئے زمین کے چپہ چپہ پر جب ان کو غلبہ حاصل ہو گیا۔ تو اب خیالی بھوت اور وہمی تفکرات ان کو چین نہیں لینے دیتے۔ اب یہ فکر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ یہ عیش و عشرت کے سامان یہ بے انتہا زر و مال کسی وقت میں ہاتھ سے نہ نکل جائے مبادا کوئی مشرقی قوم غلبہ پاکر ان کو زیر نہ کرے۔ جب جاپان نے سر اٹھایا۔ تو تمام یورپ اور امریکہ زرد خطرہ کے خواب دیکھنے لگا اور جرمنی اور فرانس اور روس اور امریکہ چونک چونک پڑتے تھے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ چین بھی بیدار ہو جائے۔ پھر ہمارا کہیں ٹھکانا نہ ہوگا۔ کیونکہ دنیا کی تہائی آبادی جو فطرتاً صناع اور مشقت پسند ہیں۔ اور مرنے کو ایک کھیل سمجھتے ہیں۔ اگر ہوش میں آگئے اور نئی تہذیب اور فنون جدیدہ سے باخبر ہو گئے۔ تو کون ان کے مقابلہ کی تاب لائیگا۔ کچھ دن تو یہ اندیشہ رہا اور امریکہ اور نوآبادیوں سے چینی مزدوروں اور کاریگروں کو نکالنے کی کوشش ہوتی رہی کہ کہیں یہ سفید رنگ آدمیوں کی روٹی نہ چھین لیں مگر یہ دیکھ کر کہ چینی بہت ہی گری ہوئی قوم ہے دوسرے افیون نوشی نے ان کو نکما کر رکھا ہے۔ اگر سنبھلے بھی تو بیدار ہوتے ہوتے صدیاں چاہئیں۔ زرد خطرہ کا چرچا کچھ عرصہ سے کم ہو گیا ہے۔ کبھی ہندوستان کی طرف سے اینگلو انڈین اخبارات کی مہربانی سے غدر کا خیال خوف طاری ہوا اور برٹش پبلک کو بیٹھے بٹھائے مفت کا خلجان لگا دیا۔ اب ایک کپتان ولسن صاحب نے نیا شوشہ چھوڑا ہے کہ تمام عیسائی دنیا کو ایک آنیوالے اسلامی جہاد کے خوف سے دہلا دیا۔ آپکا ایک مضمون رسالہ نائینٹینتھ سنچوری میں شائع ہوا ہے۔

یہ خطرہ فرقہ سنوسیہ کی تیاری جہاد کے متعلق ہے جو سالہا سال سے افریقہ میں خاموشی کے ساتھ ہو رہی ہے شیخ سنوسی کے مریدوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے بقول کپتان صاحب فرقہ سنوسیہ کا مقصد یہ ہے۔ کہ اسلامی ممالک کو عیسائیوں کی حکومت سے آزاد کرے اور یہ مدعا ایک عالمگیر جہاد کے ذریعہ سے حاصل کیا جائے۔ کپتان ولسن کا خیال شاید یہ ہے۔ کہ جس طرح عربوں نے ظہور اسلام کے بعد اٹھ کر آدھی دنیا کو فتح کر لیا۔ اسی طرح فرقہ سنوسیہ آہستہ آہستہ زور پکڑ رہا ہے اور وہ ایک دم دنیا پر آندھی کی طرح چھا جائیگا۔ آجکل افریقہ کے مشرقی اور مغربی ساحلوں کے تمام برٹش مقبوضات اور مصر اور سوڈان میں تمام مسلمان فوجوں کو فرقہ مذکورہ کے ممبر بنانے کی سرگرمی سے کوشش ہو رہی ہے۔ خاص کر مغربی ساحل افریقہ میں بہت عرصہ سے کارروائی ہو رہی ہے اور وہاں زیادہ گہرا اثر ہوا ہے۔ کپتان صاحب لکھتے ہیں کہ میرا یہ خیال صحیح ہے کہ سنوسی کے بہت سے ایجنٹ ہماری فوجوں میں محض اس غرض سے بھرتی ہوتے ہیں کہ نوجوانوں میں وعظ کر کے ان میں اپنے مشن کو ترقی دیں۔

کپتان ولسن یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ یہ تحریک نہایت اخفا اور رازداری کے ساتھ عمل میں آرہی ہے اس لئے اس کے متعلق قابل اعتبار حالات معلوم کرنے مشکل ہیں لیکن عتبرہ اور عدرمان میں درویش قیدیوں کی زبانی انہیں معلوم ہوا ہے کہ شیخ سنوسی آجکل ٹیونس میں تمام افریقہ میں عالمگیر اسلامی جہاد کی تیاری کی کوشش میں مصروف ہے۔ تمام شمالی اور جنوبی افریقہ میں اس کے ایجنٹ موجود ہیں اور مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کو بھی اس کے ایجنٹ اپنی جماعت میں شامل کر رہے ہیں۔ شیخ کا ارادہ یہ ہے کہ عام جہاد کرنے سے پہلے سب سامان لیس کر لیا جاوے اور پوری تیاری کے بعد کارروائی ہو۔ بلکہ اگر ممکن ہو۔ تو کسی موقعہ تک انتظار کیا جاوے جبکہ کوئی ایسی جنگ شروع ہو جس میں فرانس اور انگلستان یا دونوں طاقتیں کسی دشمن سے مصروف پیکار ہوں اور افریقہ کی طرف زیادہ توجہ دینے کے قابل نہ ہوں ایک اور قابل غور امر یہ ہے۔ کہ ہر سال سنوسی فرقہ کے متعدد لوگ یورپ میں خاص کر انگلینڈ اور فرانس میں مغربی علوم و فنون سیکھنے آتے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر شمال مغربی افریقہ کے باشندے ہوتے ہیں ان دونوں باتوں سے ظاہر ہے۔ کہ کسی معمولی عرب قبیلہ یا حبشی لوگوں سے ہمارا سابقہ نہیں پڑا۔ بلکہ ایک بہت بڑی تحریک سے جو بڑی ہوشیاری اور دانائی کے ساتھ جو چند سال میں ایک بڑی پرزور طاقت ہو جائے گی۔ وہ پیدا ہونا پڑیگا۔

کپتان صاحب لکھتے ہیں۔ کہ شاید لوگ مجھے الزام دیں گے کہ میں ایک بیجا خوف دلا رہا ہوں۔ لیکن میرا یقین ہے۔ کہ سنوسیہ فرقہ ایک ایسی زبردست طاقت ہے۔ جس کا یورپ میں کسی نے ٹھیک اندازہ ہی اب تک نہیں کیا۔ اور وہ دن نزدیک تر آرہا ہے۔ کہ اسلامی مذہبی دیوانگی کے جوش سے تمام براعظم میں ہمارا آمنا سامنا ہوگا۔ جو کمل طور پر مرتب اور مستعد اور تیار ہے جس کے مقابلہ میں وہ تمام سابقہ لڑائیاں جو سیاہ فام قوموں کے ساتھ ہوئی ہیں محض بچوں کا کھیل ثابت ہوں گی۔ ممکن ہے کہ یہ جنگ ہماری زندگی میں نہ ہو کیونکہ وہ دور اندیش آدمی جو اس تحریک کے بانی ہیں جلدباز نہیں ہیں اور مکمل تیاری سے پہلے ہرگز چھیڑ چھاڑ شروع نہیں کریں گے۔ لیکن میرے خیال میں بیس سال کے اندر اندر آنے والا جہاد ضرور ہوگا۔ اگرچہ تحقیق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ ممکن ہے کہ پچاس سال بعد ہو اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ کل ہی شروع ہو جائے یہ کہنا فضول ہے۔ کہ افریقہ کی جنگجو اقوام زولو۔ بسوٹو اور موازی۔ مساعی وغیرہ اپنے یورپین آقاؤں کے خلاف اس جہاد میں شامل ہو جائیں گے۔ میرا یقین ہے۔ کہ جب وہ وقت آئیگا۔ تو ابی سینیا کے عیسائیوں کے علاوہ افریقہ کی تمام سیاہ فام قومیں سفید رنگ اقوام کے خلاف ہتھیار سنبھال لینگی۔ جب وہ دن آویگا اور آئیگا ضرور۔ تو افریقہ کے سفید رنگ کے لوگ موت کے پنجہ میں گرفتار ہوں گے۔ کیونکہ اسلامی مذہبی دیوانگی کے جوش کی لہریں تمام براعظم افریقہ میں پھیلیں گی اور ایک بے شمار لشکر جس میں دنیا کی بہترین جنگجو اقوام شامل ہوں گی۔ جو یورپین آلات حرب

علم اور اعلیٰ درجہ کی تربیت اور ترتیب کے ساتھ قدم قدم زور پکڑتی ہوئی ایک ایسے طوفان کی شکل میں بڑھینگی جو دنیا نے آج تک نہیں دیکھا۔ ایک ہی روز میں ایسی حالت پیش آسکتی ہے۔ جس کے مقابلہ میں ہندوستان کا غدر اور سوڈان کی مہم دونوں مل کر نہائت خفیف حادثے سمجھے جاوینگے۔ کپتان صاحب لکھتے ہیں کہ لوگ اس کو مبالغہ سمجھینگے۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں۔ کہ یہ میرا پختہ یقین ہے۔ کہ آئندہ بیس سال کے اندر یوروپ کو افریقہ میں ایک ایسی جنگ عظیم پیش آئیگی کہ اس کے خاتمہ پر ممکن ہے۔ کہ سفید رنگ کا ایک آدمی بھی افریقہ میں باقی نہ رہے گا۔

یہ ہے وہ وحشت انگیز خواب جو کپتان ولسن نے دیکھا ہے۔ اور جس کی تعبیر سے تمام یوروپ کی نیند حرام کرنا چاہتے ہیں۔ مگر شیخ سنوسی اور ان کے فرقہ کی نسبت چند سال ہوئے پہلے اس سے بھی بڑھ کر مبالغہ آمیز روائتیں اخبارات یوروپ میں درج ہو چکی ہیں اگرچہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیخ اور اس کے مرید خالص مذہبی آدمی ہیں۔ اور وظائف میں مرتاض لوگوں کی سی زندگی بسر کرتے ہیں اور چونکہ ان کی بود و باش صحرائے افریقہ کے قریب ہے۔ اس لئے وحشی جانوروں اور جنگلی اقوام سے محفوظ رہنے کے لئے کچھ آلات حرب بھی رکھتے ہیں۔ ہم برسوں سے شیخ سنوسی کی ہولناک جنگی تیاریوں کی کہانیاں سُن رہے ہیں۔ مگر اس کا ظہور آج تک دیکھنے میں نہ آیا۔ سچ مچ شیخ سنوسی یوروپ کے لئے ایک ہوّا ہے جو بعض سنیشن پسند اہل یوروپ کے لئے مغربی اخبارات نے بنا دیا ہے ورنہ اگر اس کا بطور ایک جنگی طاقت کے اثر موجود ہوتا تو معتبر ذریعے سے سننے میں آتا۔ پندرہ بیس سال سے تو ہم سنتے ہیں کہ شیخ سنوسی جہاد کی تیاری کر رہے ہیں مگر یہ عجب تیاری ہے۔ کہ صدیوں میں ختم ہوگی۔ دنیا آجکل سنیشن طلب ہے۔ اس لئے اخبارات بھی ایسے مضامین کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر لوگوں کے کان کھڑے ہوں۔ فرض کرو کہ شیخ سنوسی کے چند لاکھ مرید بھی ہیں۔ ان کے پاس بندوقیں بھی ہیں اور ممکن ہے کہ چند توپیں بھی ہوں۔ مگر جرمنی۔ فرانس اور انگلینڈ کے نو ایجاد آلات حرب کی تاب کروڑوں آدمی بھی خواہ وہ کیسے ہی پُرجوش ہوں نہیں لاسکتے ہیں نہ صحرائی لوگ زمانہ حال کے فن جنگ میں ماہر کامل ہو سکتے ہیں آجکل مراکو میں ہی دیکھ لیجئے۔ جنگ میں فرانس کا اگر ایک آدمی کام آتا ہے تو عربوں کے سینکڑوں مارے جاتے ہیں نیم وحشی لوگ خواہ ان کی تعداد کتنی ہی ہو نئی تہذیب اور اس کے سامان جنگ سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے سوڈانی درویشوں اور حبشیوں کی مثالیں پیش نظر ہو چکی ہیں۔ کہ وحشیانہ جوش جدید آلات حرب اور قواعد دانی کے سامنے کچھ ہستی نہیں رکھتا جبتک جاپانیوں کی طرح فن جنگ میں ماہر کامل نہ ہو۔ کوئی ایشیائی یا افریقی قوم یوروپ سے بازی نہیں لے جا سکتی۔

انجمن احمدیہ ضلع گورداسپور

حسب الحکم صدر انجمن احمدیہ قادیان تمام ضلعوں میں ایک ضلع کی انجمن بنائی گئی ہے۔ گورداسپور کے ضلع کی انجمن قادیان میں بنائی گئی ہے اور اس کی شاخوں کا بنانا ضلع گورداسپور کے مختلف مقامات میں ضروری ہے لہذا بذریعہ اشتہار ہذا ان تمام احمدی برادروں کی خدمت میں جو کہ گورداسپور کے ضلع کے کسی قصبہ میں رہتے ہوں۔ التماس ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقامات میں اس انجمن کی شاخیں بنا کر راقم کو جلد مطلع فرما دیں اور جس جگہ بسبب تھوڑے احمدی ہونے کے انجمن نہ بن سکے اس جگہ کے احباب کسی قریب کی انجمن کے ممبر بن جاویں۔ ہر ایک شاخ انجمن اپنے علاقہ کی حدبندی مقرر کر کے عاجز کو اطلاع دے کہ کس حد تک کے احمدی برادران اس کے ممبر ہیں یا ہو سکیں گے۔ نیز ہر ایک مقام کے احمدی برادران اپنی ایک فہرست بطریق نقشہ ذیل بنا کر بہت جلد عاجز کے پاس ارسال کر دیں تاکہ تمام احمدی برادران ضلع گورداسپور کے نام ایک رجسٹر میں لکھے جاویں۔

نمبر	نام	ولدیت	پتہ	اصل سکونت	[illegible]	[illegible]	چندہ				
							[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کنبہ کے دیگر اشخاص میں بیوی اور خورد و کلاں تمام بچوں اور دیگر متعلقین کے نام بھی لکھنے چاہئیں سوائے اس کے جو سلسلہ احمدیہ کا ممبر ہونے سے انکاری ہو جیسا کہ ہر ایک مذہب کی مردم شماری میں نابالغ بچے اسی مذہب میں شمار کئے جاتے ہیں اسی طرح احمدیوں کے بچے سب احمدی شمار ہونگے۔

چونکہ اخبار سب جگہ نہیں پہنچتا اس واسطے جن احباب کو یہ اخبار ملے وہ اپنے قریب کے گاؤں میں اس کی اطلاع کر دیں۔ یہ فہرستیں بہت جلد دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں خط پر کسی شخص کا نام نہ ہو صرف وہ پتہ ہو جو درج ذیل ہے کیونکہ عہدہ دار ہمیشہ تبدیل ہوتے رہتے ہیں جن احباب کے پاس انجمن بنانے کے قواعد نہ ہوں وہ دفتر ہذا سے منگوا سکتے ہیں۔ المشتہر سکرٹری مفصلات انجمن احمدیہ ضلع گورداسپور قادیان

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۱۰	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۲½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۳	۱	۲

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعائت نہ ہوگی۔ بیفائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری درفی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے۔ درمیان میں چھوڑ کر اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کیواسطے ہر انگریزی مہینے کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے۔ کسی کا اشتہار بند کر دیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

۹۔ اشتہار صرف آخری صفحوں پر دئے جاوینگے۔ جہاں جہاں مینجر مناسب سمجھے۔

سوال۔ دعوت پہنچ جانے سے کیا مراد ہے۔

الجواب۔ دعوت پہنچا دینے مین دو امر ضروری ہوتے ہین۔ اول یہ کہ وہ شخص جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہی۔ وہ لوگون کو اطلاع دیدے کہ مین خداتعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہون اور انکو انکی غلطیون پر متنبہ کرے کہ فلان فلان اعتقاد مین تم خطا پر ہو یا فلان فلان عملی حالت مین تم سست ہو۔ دوسرے یہ کہ آسمانی نشانون اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کرے اور عادت اللہ اس طرح پر ہے کہ اول اپنے نبیون اور مرسلون کو اس قدر مہلت دیتا ہے کہ دنیا کے بہت سے حصہ مین اُن کا نام پھیل جاتا ہے اور ان کے دعوے سے لوگ مطلع ہو جاتے ہین اور پھر آسمانی نشانون اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ کے ساتھ لوگون پر اتمام حجت کر دیتا ہی اور دنیا مین خارق عادت طور پر شہرت دینا اور روشن نشانون کے ساتھ اتمام حجت کرنا خداتعالیٰ کے نزدیک غیر ممکن نہین جس طرح تم دیکھتے ہو کہ ایک دم مین آسمان کے ایک کنارے سے بجلی چمکتی اور دوسرے کنارہ تک پھیل جاتی ہے اسی طرح خدا کے حکم سے خدا کے رسولون کو شہرت دیجاتی ہی اور خدا کے فرشتے زمین پر اُترتے اور سعید لوگون کے دلون مین ڈالتے ہین کہ جن راہون کو تم نے اختیار کر رکھا ہی وہ صحیح نہین ہین تب ایسے لوگ راہ راست کی تلاش مین لگ جاتے ہین اور دوسری طرف خداتعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہی کہ اس کے امام وقت کی خبر ان لوگون کو پہنچ جاتی ہی بالخصوص یہ زمانہ تو ایسا زمانہ ہی کہ چند دنون مین ایک نامی ڈاکو کی بھی بدنامی کیساتھ تمام دنیا مین شہرت ہو سکتی ہی تو کیا خداتعالیٰ کے بندے جن کے ساتھ نصرت خدا ہی وہ اس دنیا مین شہرت نہین پا سکتے اور مخفی رہتے ہین اور خدا انکی شہرت پر قادر نہین ہی یا مین دیکھتا ہون کہ خداتعالیٰ کا فضل ایسے طور سے میرے شامل حال ہی کہ میری اتمام حجت کے لئے اور اپنے نبی کریم کی اشاعت دین کیلئے خداتعالیٰ نے وہ سامان مقرر کر رکھے ہین کہ پہلے اس سے کسی نبی کو میسر نہین آئے تھے چنانچہ میرے وقت ممالک مختلفہ کے باہمی تعلقات بباعث سواری ریل اور تار اور انتظام ڈاک اور انتظام سفر بحری اور بری مین اس قدر بڑھ گئے ہین کہ گویا اب تمام ممالک ایک ہی ملک کا حکم رکھتے ہین بلکہ ایک ہی شہر کا حکم رکھتے ہین اور ایک شخص اگر سیر کرنا چاہی تو تھوڑی مدت مین تمام دنیا کا سیر کر کے آسکتا ہی ماسوا اس کے کتابون کا لکھنا ایسا سہل اور آسان ہو گیا ہے کہ ایسی ایسی چھاپہ کی کلین ایجاد ہو گئی ہین کہ جس کسی ضخیم کتاب کے چند مجلد سو برس مین بھی نہین لکھے جا سکتے تھے اس کے کئی لاکھ نسخے ایک دو برس مین لکھے جا سکتے ہین اور تمام ملک مین شائع ہو سکتے ہین اور ہر ایک پہلو سے تبلیغ کیلئے بھی اس قدر آسانیان ہو گئی ہین کہ ہمارے ملک مین آج سے سو برس پہلے انکا نام و نشان نہ تھا اور جیسے پہلے اگر پچاس برس پر نظر ڈالی جائی تو ثابت ہوگا کہ اکثر لوگ ناخواندہ اور جاہل تھے مگر اب بباعث کثرت مدارس کے جو دیہات مین بھی قائم کئے گئی ہین اس قدر استعداد و علمیت لوگون کو حاصل ہو گئی ہی کہ وہ دینی کتابون کو بخوبی آسانی سے سمجھہ سکتے ہین اور میری طرف سے تبلیغ کی کارروائی یہ ہوئی ہی کہ میں نے پنجاب اور ہندوستان کے بعض شہرون جیسے امرتسر لاہور جالندھر سیالکوٹ اور دہلی اور لودیانہ وغیرہ مین بڑی بڑی مجمعون مین خود جا کر خداتعالیٰ کے پیغام کو پہنچایا ہی اور ہزارہا انسانون کے روبرو اسلامی تعلیم کی خوبیان پیش کی ہین اور اسّی کے قریب کتابین عربی اور فارسی اُردو اور انگریزی مین حقانیت اسلام کے بارہ مین جنکی جلدین ایک لاکھ کے قریب ہونگی تالیف کر کے ممالک اسلام مین شائع کی ہین اور اسی مقصد کیلئے کئی لاکھ اشتہار شائع کیا ہی اور خداتعالیٰ کے فضل اور اس کی ہدایت سے تین لاکھ سے زیادہ لوگ میرے ہاتھہ پر اپنے گناہون سے آجتک توبہ کر چکے ہین اور اس قدر سرعت سے یہ کارروائی جاری ہی کہ ہر ایک ماہ مین صدہا آدمی بیعت مین داخل ہوتے جاتے ہین اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکون کے لوگ بے خبر نہین ہین بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دور دراز ملکون تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہی یہانتک کہ امریکہ مین کئی لوگ ہماری جماعت مین داخل ہو چکے ہین اور خود انہون نے غیر معمولی زلزلون کی پیشگوئیون کو ہمارے نشانون کی شہرت دینے کیلئے امریکہ کے نامی اخبارون مین شائع کرایا ہی اور یورپ کے بعض لوگ بھی ہماری جماعت مین داخل ہین اور اسلامی بلاد کا تو کیا ذکر ...... ہین کہ ابتک جیسا کہ مین نے ابھی بیان کیا ہی کچھہ زیادہ تین لاکھہ سے اس جماعت مین داخل ہو چکے ہین۔ اور ہزارہا نشانون سے لوگ اطلاع پا چکے ہین اور اکثر ان مین صالح اور نیک بخت ہین۔ (حقیقۃ الوحی)

اطلاع عام

چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفون پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب اون کے ایسے کلمات کا اخبارون مین رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہین ہین ہرگز مناسب نہین۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی عدالت مین ہین وہ خود آسمان سے ان کا فیصلہ کریگا اس لئے ہم تمام لوگون اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہین کہ اب مخالفین کی تحریرون کے مقابل پر ان کا نام لے کر کوئی تحریر شائع نہ ہوگی۔ بجز اس صورت کے کہ کوئی افترا شائع کرین جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

ایڈیٹر بدر

ہماری انجمنون کے کارکن کیسے ہون

نیت صدر انجمن احمدیہ نے اس امر کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ ہر ایک شہر اور قصبہ اور گاؤن کے احمدی برادران اپنی اپنی جگہ مقامی انجمنین بنائین اور ان انجمنوں کو ایک ضلع کی انجمن کے ماتحت کرین اور تمام ضلعون کی انجمنین صدر انجمن کے ماتحت ہون اور اس طرح تمام احمدی برادران ایک سلسلہ کے اندر منسلک ہو کر یگانگت کے ساتھ کام کرین ایسی انجمنون کے کارکنون کے واسطے بھی صدر مقام قادیان سے قواعد بنا کر روانہ کئے گئے ہین۔ سردست ایسے کارکن عموماً ہر جگہ آنریری یعنی بلا تنخواہ ہون گے۔ ان کارکنان کے واسطے سب سے اول یہ ضروری ہوگا۔ کہ جب مقامی برادران ان کو کسی عہدہ پر مقرر کرنا چاہین اور وہ ان کے قبول کرنے کی طاقت اپنے اندر دیکھین تو سب سے پہلے اپنے دل مین اس امر کو سوچین۔ کہ وہ اس کام کو کیون اختیار کرتے ہین۔ کس نیت سے وہ یہ کام اپنے ہاتھ مین لیتے ہین۔ انما الاعمال بالنیات عمل نیتون پر موقوف ہین۔ اگر کوئی شہرت۔ وجاہت عزت کی خاطر انجمن کا پریزیڈنٹ یا سکرٹری یا دوسرا عہدہ دار بنتا ہے۔ تو انجمن احمدیہ ایک ایسی معزز چیز ہے۔ کہ اسکو یہ باتین حاصل ہو جائین گی۔ لیکن ایسا عہدہ دار اپنے آپکو ضرور نقصان مین سمجھے۔ کیونکہ اس عہدہ داری مین اس کے سامنے ایک نہایت لطیف میوہ پیش کیا گیا تھا جس کے فقط چھلکے کے کھا لینے پر اس نے قناعت کی ہے اور اصلی مغز اور گودے کو لاپرواہی سے پھینک دیا ہے اس خدمت کے دیانت و امانت کے ساتھ ادا کرنے سے وہ ایک عظیم الشان شے حاصل کر سکتا ہے۔ وہ کیا ہے۔ وہ ہے۔ رضائے الٰہی۔ پس ایسے عہدہ کے قبول کرنے کے واسطے وہ اس کے علاوہ کوئی نیت اپنے دل مین نہ رکھتا ہو۔ کہ اس کو رضائے الٰہی حاصل ہو جائے اور بس۔ جو ایسا کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس کو تمام دنیوی فوائد سے خود بخود غنی کر دے گا کیونکہ وہ اپنے نیک بندون کو کبھی ضائع نہین کرتا۔ بلکہ ان کی اولاد کو بھی ضائع نہین ہونے دیتا۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موسےٰ جیسا نبی اور خضر جیسا فرشتہ ایک گرتی ہوئی دیوار کے بنانے مین مصروف ہوئے اور اپنے ہاتھون سے اینٹ اور گارا اٹھا کر اس کو بنایا یہ ان کے واسطے حکم الٰہی تھا۔ کیون؟ اس واسطے کہ اس کی دیوار کے اندر ایک خزانہ تھا۔ جس کے مالک دو لڑکے تھے۔ یہ نہین معلوم کہ وہ لڑکے کیسے تھے مگر ان کی یہ خاطر کیون ہوئی اس واسطے کہ کان ابوھما صالحاً۔ ان کا باپ نیکوکار تھا۔ سبحان اللہ نیکوکار خدا کو کیسا پیارا ہے۔ کہ اس کی اولاد بھی ضائع نہ ہونے پائی۔ پس سب سے اول اپنی نیتون کو پاک صاف کرو۔ خدا کے واسطے اور صرف خدا کے واسطے کوئی کام اپنے ہاتھ مین لو۔

پابندی قواعد جب کسی کام کو اپنے ہاتھ مین لے چکو۔ تو پھر اپنے فرائض کی انجام دہی ایسے طریق سے نہ کرو۔ جس طرح کہ ایک بیگار ہوتی ہے۔ لاپرواہی کو ہرگز کام مین نہ لاؤ۔ اس سے ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ بلکہ کام کو اس طرح کرو۔ جس طرح کہ ایک سرکاری ملازم اپنے فرائض منصبی کو ادا کرتا ہے اور اس کو خوف ہوتا ہے۔ کہ اگر مین اس کام کو بخوبی سرانجام نہ دونگا۔ تو مجھ پر جرمانہ ہوگا۔ یا مین موقوف کر دیا جاؤن گا۔ بے تنخواہ عہدہ دار ہو کر ایک تنخواہ دار عہدہ دار کی طرح کام کرو۔ تمام قواعد

کی پابندی کرو۔ ایسا کہنا تو خود ایک نخش امر ہے۔ ایسا دل مین بھی خیال نہ لاؤ۔ کہ اگر مین کام نہ کرونگا۔ تو مجھے کیا پرواہ ہے۔ اس کو خدا سے تنخواہ ملتی ہے اس تنخواہ کو ظاہری تنخواہون سے زیادہ عزیز رکھو۔ کیا ہی پیاری بات مجھے معلوم ہوئی ایک ریاست کے رئیس کی جس نے آخری عمر مین اپنا تمام خزانہ مساکین اور فقرا مین تقسیم کر دیا۔ تو کسی کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ مین اپنی دولت کو بہت پیار کرتا ہون۔ جب تک کہ مین اس دنیا مین تھا۔ مین نے اسے اپنے پاس رکھا۔ اب جب مین نے جانا کہ میرا وقت آگے چلنے کو ہے تو مین نے اپنی دولت بھی ایسے نوکرون کے سر پر رکھ کر آگے بھیجدی جنھون نے مجھ سے مزدوری نہین لی اور نہ اُن سے مجھے خیانت کا خوف ہے۔ غرض وہ شخص جو خدا تعالیٰ کا تنخواہ دار نوکر ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو بے تنخواہ سمجھ کر اپنے کام مین غفلت اور سستی کریگا تو پھر اپنے مالک حقیقی سے اپنی تنخواہ کیونکر پا سکیگا۔ انجمن مقامی ہو یا صدر ہو۔ بہرحال اس کے قواعد کی پابندی ہر ایک ممبر اور عہدہ دار کو نہایت دلی اخلاص کے ساتھ کرنی چاہئیے۔ ہان کسی کو کوئی قاعدہ ناپسند ہو۔ تو وہ نظر ثانی کے واسطے انجمن مین درخواست دے سکتا ہے۔ انجمن کے فیصلہ کی اپیل صدر انجمن مین کر سکتا ہے اور صدر انجمن کے فیصلہ کی اپیل حضرت مسیح موعود کے حضور مین کر سکتا ہے لیکن طریق ادب یہی ہے۔ کہ یہ تمام اپیلین بھی انجمنون کے ذریعہ سے آنی چاہئین۔ انجمن کبھی مناسب اپیلون کو روک نہ رکھے گی۔ بلکہ اپنی رائے کے ساتھ آگے بھیجدے گی۔ جب تک فرمانبرداری اور اطاعت کی عادت کسی قوم مین نہ ہو وہ قوم ترقی نہین کر سکتی۔ بلکہ قوم قوم ہی نہین بن سکتی۔

تبدیل عہدہ داران

صدر انجمن نے یہ قاعدہ بنایا ہے کہ ہر سال عہدہ داران کا نیا انتخاب ہو۔ نئے انتخاب کا وقت دنیا دارون کی کمیٹیون اور انجمنون مین بڑی ہل چل اور باہم جنگ و فساد کا موقع ہوتا ہے۔ ہمارے معزز احمدی دوست اس امر کا ہمیشہ خیال رکھین کہ ان کے انتخاب دنیا داری کا رنگ کبھی نہ پکڑنے پائین۔ ہر انتخاب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئیے کہ اے خدا تو جانتا ہے اور ہم نہین جانتے تو قدرت رکھتا ہے اور ہم کچھ قدرت نہین رکھتے۔ اس انتخاب مین تو ہماری راہنمائی فرما اور ہر ایک کام کیواسطے ایسے عہدہ دار ہم سے منتخب کرا جو اس عہدہ کیواسطے ہم مین سب سے زیادہ تیری نگاہون مین لائق ہون۔ پھر ان عہدہ داران کو توفیق اور قوت عطا کر کہ وہ اس کام کو ایسی طرح سے سرانجام دین۔ کہ ہم سب کے لئے تیری رضامندیون کی راہ پر آگے قدم بڑھانے کا ذریعہ بنتا چلا جائے۔ ہماری کمزوریون کو اپنے فضل سے دور کر اور ہم پر رحم فرما کہ تو ارحم الراحمین ہے۔ غرض اس طرح کی دعائین کرنے کے بعد انتخاب کیا جائے انتخاب کے بعد جیسا کہ عہدہ دارون کا فرض ہے کہ وہ اپنے کام کو پوری کوشش اور محنت اور لیاقت سے سرانجام دین ایسا ہی ممبران انجمن کا بھی فرض ہے کہ وہ ہر طرح سے اپنے عہدہ دارون کی امداد مین کوشان رہین۔ عہدہ دارون کو تو چاہئیے۔ کہ اپنے کام کے واسطے کسی انسان کی قدردانی یا بے قدری کی پرواہ نہ کرین۔ لیکن ممبران انجمن کے واسطے لازم ہے۔ کہ اپنے عہدہ دارون کی عزت کرین ان کی خدمات کی قدردانی کرین کوئی ایسی بات نہ کرین جس سے ان کی دلشکنی کا خوف ہو۔ ان کے کام مین نکتہ چینی اور عیب گیری کا خیال نہ کرین۔ بلکہ ان کی نیکیون کی طرف زیادہ نظر رکھین یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ انسان کمزور ہے۔ گنہگار ہے۔ خطا اور سہو کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے بھی روز قیامت ترازو رکھنے کا حکم دیا ہے۔ جس سے معلوم ہے۔ کہ انسان کے کام مین اگر نصف بدکاریان ہونگی تو باقی کی نصف نیکو کاریان اسے بخشوا دین گی۔ ہر ایک شخص جو کسی کام پر لگا یا جائیگا اس سے ضرور کوئی نہ کوئی غلطی بھی ہوگی۔ لیکن اگر اس کو الگ کرکے اس کی جگہ دوسرا آدمی رکھا جائے تو اس سے بھی غلطیان ہون گی۔ ممکن ہے کہ یہ غلطیان اور قسم کی ہون اور دوسرے شخص کی اور قسم کی ہون لیکن نقص سے پاک کون ہے پس ایک عہدہ دار مین اگر کوئی عیب نظر آوے تو جلدی سے اس سے نفرت کرکے اس کو الگ کرنے کی طرف نہین دوڑنا چاہئیے۔ بلکہ اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئیے اور بہت سی چشم پوشی سے کام لینا چاہئیے اور اگر کسی عہدہ دار کی نسبت ایک انجمن کا یہ منشاء بہرحال ہو جاوے کہ اسکو علیحدہ کر دیا جائے۔ تو اس عہدہ دار کو چاہئیے کہ حضرت خالد کا نمونہ اختیار کرے۔ فوراً خوشی کے ساتھ اپنے عہدے کا چارج دیدے اور ذرا بھر ملال دل پر نہ لاوے۔ کیونکہ وہ خدا کی خاطر کام کرتا تھا۔ کسی عہدہ کو اپنے واسطے موروثی نہ خیال کرے اور نہ مداخت یا نہ کرے۔ کہ مین یہ عہدہ ضرور اپنے پاس رکھون گا اور ایسا خیال نہ کرے۔ کہ بہرحال یہ میرا ہی حق ہے۔ کیونکہ یہ خیال گنہگاری کا خیال ہے اور ایسی بغاوت انسان کے نیک اعمال کو ضائع کر دیتی ہے۔ ہان کوئی مناسب اعتراض ہو تو اپنی انجمن کی وساطت سے صدر انجمن مین بھی بھیج سکتا ہے۔ اور صدر انجمن اس پر انشاء اللہ کافی غور کرے گی اور اگر ضرورت ہوئی تو اس مین مداخلت کرکے اصلاح کر دیگی۔ لیکن کسی عہدہ دار کو یہ ہرگز نہین کرنا چاہئیے۔ کہ کسی عہدہ کو لینے یا اپنے پاس رکھنے کی خواہش کرے یا اس پر اصرار کرے۔

انجمن احمدیہ انبالہ

برادرم مکرم ایڈیٹر صاحب البدر ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء کے پندرہ روزہ جلسہ پر منشی فاضل محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ کو مدعو کیا گیا۔ چنانچہ ثاقب صاحب از راہ اخوت شریک جلسہ ہوئے اور ایک نظم جو وہ اس تقریب کے لئے لکھ کر لائے تھے دلکش لہجہ مین پڑھ کر سنائی اور جلسہ کو خوب گرمایا اس نظم سے پہلے ایک پرجوش تقریر کی اور چند آیات قرآنی کی تفسیر فرمائی۔ خدا انکو اس کا اجر عظیم دے اور جناب شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکیدار کنٹریٹ انبالہ توپ خانہ بازار کو بھی جزائے خیر دے۔ کہ انھون نے بوجہ ان تعلقات کے جو ثاقب صاحب کے ہین ثاقب صاحب کو آنے کی اور شمول جلسہ کی تحریک فرمائی۔ جس کو انھون نے ایک دینی خدمت سمجھ کر منظور فرمایا اور کلفت سفر کو گوارا کیا۔ جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء۔
خاکسار فضل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ ۳۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

بند اول

مرحبا اے بزم یاران طریقت مرحبا
مرحبا اے مجلس اخوان با صدق و صفا

آج ہے تیرے لئے دریائے رحمت جوش مین
موجزن تیرے لئے ہے بحر الطاف خدا

ناز کر اے بزم یاران طریقت بخت پر
آج تو خیر الامم ہے تجھ پہ ہے فضل خدا

حبذا اقبال تیرا حبذا بخت سعید
خوش نصیبی پر تری ہے مرحبا صد مرحبا

تیرے اقبال اور سعادت کے پھریرے مین آج دن
تیرے سر پر ظل پیغمبر کا آ بیٹھا ہما

جس مبارک روز کو تڑپا کئے عالم کے دل
تیرے اطمینان دل کو آج وہ دن آگیا

ساری دنیا تیرہ و تاریک تھی جس کے بغیر
آج اُس بدر منور نے جہان روشن کیا

مہدیٔ آخر زمان واحمدؐ والانشان
منبع وحیٔ خدا سرچشمۂ نور ہدیٰ

نور حق آیا تو باطل کی سیاہی اُٹھ گئی
نور حق کی روشنی سے حرف باطل مٹ گیا

اک دم اعجاز سے صد سالہ مُردے جی اُٹھے
کہہ گئے ہونٹوں مین کچھ بیمار اچھا ہو گیا

وہ مسیحائے زمان جسکی دعاؤن کے طفیل
جو اُدھا جو نامی اُن کے مقابل مر گیا

کچھہ تو بتلاؤ ہمین تھا کون الگزنڈر ڈوئی
جانتے ہو خوب اسے امریکہ وای ایشیا

کچھ سنا ہو گا اک خنزیر سیرت سے پگٹ
کردیا انفاس عیسےٰ نے اسے بھی ادھموا

یہ وہ سلطان القلم ہے جسکی تحریرون کا زور
دن بدن بڑھتا گیا دشمن کا جی گھٹتا گیا

کردیا ہے کُند جس نے تیغ خون آشام کو
ہے قلم اس کا کہ جس کا رعب سب پر چھا گیا

آئے تم دارالامان مین اس جری کو مانکر
حق تو یہ ہے تم نے حق مانا اُسے پہچانکر

بند دوم

اُس نے جو باتین سنائین ہین بڑے ہی کام کی
دین کی عزت بڑھائی آبرو اسلام کی

یہ خدا کے حکم ہی سے بنکے آیا ہے حکم
فرض ہے اب ہم پہ تعمیل اس کے سب احکام کی

قیصر و فغفور کے کانون مین پہنچائی خبر
اپنی تبلیغ رسالت کی صلائے عام کی

حضرت خیرالرسل کا اس کو پہونچا ہین سلام
ہمنے صورت دیکھہ لی جیسے گندم فام کی

چپکے چپکے دشمنون نے کین بہت سرگوشیان
کچھ نہ چلنے پائی پیری ساعی و نمام کی

ابتدا مین دشمنون کے تھے دم و دعوی بہت
جز خدا کے تھی خبر کس کو بھلا انجام کی

پست فطرت صاحب الہام جب ہونے لگے
کھولدی اُس نے حقیقت وحی کی الہام کی

آسمان پر جاچکے تھے مٹ کے قرآن کے حروف
سچ تو یہ ہے دینداری رہ گئی تھی نام کی

جم چکی تھی کعبۂ دل مین بتون کی دوستی
بڑھتی جاتی تھی پرستش خلق مین اصنام کی

کُنج خلوت سے نکالا دست قدرت نے اُسے
اللہ اللہ اتنی شہرت اور اس گمنام کی

دین حق کی ہو ترقی نصرت اسلام ہو
تھی دعا اس کی یہ روز و شب پگاہ و شام کی

رند و شب صبح و مسا تھی فکر دل مین جوش زن
حضرت ختم الرسل کی عزت و اکرام کی

دھن تھی اس کے جی مین بس دین کی اشاعت کیلئے
اک لگن تھی اس کو دل مین دین کے پیغام کی

دین احمد کی حمایت مین تھی بے چینی اُسے
اپنی آسایش کی فکر اس کو نہ کچھ آرام کی

زندگانیٔ مسیحا کا عقیدہ العیاذ
اس نے کی تردید پختہ اس خیال خام کی

اس نے بتلایا ہمین خود پڑھ کے پیغام خدا
نقش دل کی لوح پر آکر کیا نام خدا

بند سوم

تک رہے تھے راہ جسکی آج وہ رہبر ملا
خادم دین محمدؐ ظل پیغمبر ملا

جسکی دربانی پہ نازان ہوں سلاطین جہان
ہم کو اس سلطان اقلیم سخن کا در ملا

جس نے یاجوج اور ماجوج پس پا کر دیئے
ہم کو وہ بارعب ذوالقرنین اسکندر ملا

شہد سے میٹھا کہین اور دودھ سے بڑھکر سفید
شکر للہ آج ہم کو چشمۂ کوثر ملا

تشنہ لب تھے دشت ناکامی مین اور حیران تھے
ساقیٔ کوثر کے دست خاص سے ساغر ملا

اس کی یہ کوشش کہ نکلین کفر سے مومن نہین
مصلح امت کو اُمت سے لقب کافر ملا

دین حق کے خون کے پیاسے جو تھے آخر انہین
جانکنی کی پیاس مین آب دم خنجر ملا

ضد مین بڑھتے ہی گئے یہ جاہلان سنگدل
ان کو اس دل کی قساوت سے بھلا پتھر ملا

چھن گئی ساری تو اعقل و خرد سمع و لبصر
کافر نعمت کو آخر کفر کا کیفر ملا

امت مرحوم کے اقبال کے چمکے نصیب
جب اُسے عیسےٰ فرخ فال نیک اختر ملا

اس نے سمجھایا کہ ہے قرآن ہی روشن کتاب
پیکر انسان کو جس کے نور سے زیور ملا

یہ وہ نورانی ورق ہین جس کے اک اک حرف مین
اک سفینہ نور حق کا علم کا دفتر ملا

یہ وہ دریا ہے کہ جسمین جب بنے غواص ہم
معرفت کا علم و حکمت کا ہمین گوہر ملا

فاتحہ کی ایک ہی تفسیر سے جو اس نے کی
علم کا در ہم کو اور عرفان کا حیدر ملا

جب صف آرائی ہوئی ہے علم کے میدان میز
صف شکن ہوکر صف دشمن کو وہ صفدر ملا

نام احمد پر ہین قائم انجمن ہائے علوم
ہین اسی کے فیض سے تازہ چمن ہائے علوم

بند چہارم

ہم تھے شیدائے بُتان اب عاشق قرآن ہوئے
بزم حق کی شمع کے پروانۂ سوزان ہوئے

پہلے ہم روتے تھے اور جلتے تھے سوز ہجر مین
اب کلام حق کے بستان کے گل خندان ہوئے

خون رُلاتے تھے ہمین پہلے بتان سنگدل
اب خدا کے خوف سے ہم پھوٹ کر گریان ہوئے

ہو گئے بے آب موتی اب ہماری آنکھہ مین
موتیون سے علم کے پُر جیب اور دامان ہوئے

یا ستار کہا تھا ہم کو آسمان کے جور نے
اب خدائے آسمان کے رحم سے شادان ہوئے

شکر للہ جامۂ اسلام زیب تن ہوا
جب لباس کبر و رعنائی سے ہم عریان ہوئے

پیس ڈالا تھا ہمین پائے آسیائے دہر نے
سارے غم اب پایمال گردش دوران ہوئے

یا تو ہم دنیا پہ کر بیٹھے تھے دین و دل نثار
یا فقط اب دین اور ایمان پر قربان ہوئے

یا نمازون مین نہ ملتا تھا ہمین کچھ بھی سرور
یا نمازون مین ہی ہم مست مئے عرفان ہوئے

آسمان سر پر اُٹھا لیتے تھے ہو کر دردمند
یا دعاؤن سے ہماری درد کو درمان ہوئے

یا کھٹکتے تھے یہ دل مین بن کے کانٹا روز و شب
آج پورے اپنے دل کے حسرت و ارمان ہوئے

دین کو دنیا سے برتر جاننا لازم ہوا
جب سے اک مرد خدا کے ہاتھ پر پیمان ہوئے

بے سر و سامانیون کے عدد شکوے ہو گئے
بے سر و سامانیون مین عیش کے سامان ہوئے

نیک کامون کے ادا کرنے مین جنت مل گئی
بس اسی دنیا مین حاضر حور اور غلمان ہوئے

بن گئے دیندار اور داخل ہوئے اسلام مین
ہادیٔ برحق ہمارے مہدیٔ دوران ہوئے

احمدیت کیش اشد نیز احمدؐ رہنما
ہم غلام احمدؐ والانشان شد مقتدا

بند پنجم

کھینچکر یکجا کیا ہے جذب اُلفت نے ہمین
یکدل و یکجان کیا جوش محبت نے ہمین

لذت دین محمدؐ سے ہوئے شیرین زبان
کردیا روشن بیان نور نبوت نے ہمین

ہے کوئی ایران کا اور کوئی ہے توران کا
شیر و شکر کردیا حق اخوت نے ہمین

امن جوئی کے سبق ہم کو دئے اسلام نے
مسکنت کے گُر سکھائے احمدیت نے ہمین

ہم کو تسلیم و توکل نے بنایا سیر چشم
اک خزانہ دیدیا صبر و قناعت نے ہمین

اللہ اللہ کیا ہی خوش قسمت ہین ہم آزاد ہو کر
بخشدی آزادیٔ مذہب حکومت نے ہمین

گو زلیخائی کے وہ جذبے نہین ہم مین مگر
لا بٹھایا ہے یہان یوسف کی چاہت نے ہمین

خدمت اسلام مین ہے شان سرداری عجب
فخر سرداری دیا مذہب کی خدمت نے ہمین

غار بے دینی مین تھے آخر لیا ہم کو نکال
کھینچکر اللہ کے دست عنایت نے ہمین

ہے یہ اک ادنیٰ کرشمہ عیسوی انفاس کا
کردیا مردون سے زندہ فیض صحبت نے ہمین

نکتہ ہائے معرفت سے کردیا آگاہ خوب
آکے سلطان القلم شاہ ولایت نے ہمین

ابن مریم کا نزول اور نکتہ کسر صلیب
کردیا حل فطرت اور آئین سنت نے ہمین

تاقیامت چشمہ فیض الٰہی ہو رواں
خوب سمجھایا یہ منہاج نبوت نے ہمین

سب کتابون مین یہی قرآن ہے سچی کتاب
یہ سبق اڑوا دیا بس عقل و عادت نے ہمین

جوش دل سے مانگتے ہین درگہ حق سے دعا
یاد فرمایا ہے یاران طریقت نے ہمین

تاقیامت قائم رہے یہ احمدیہ انجمن
طایران قدس کا ہو آشیانہ یہ چمن

یحیٰی کا ہم نام پہلے نہیں ہوا

توریت شریف میں پیشگوئی تھی۔ کہ بنی اسرائیل کے آخری نبی مسیح کے آنے سے پہلے ضرور ہے کہ الیاس دوبارہ دنیا میں آوے۔ الیاس کے آنے کے بعد حضرت عیسےٰ کا پیدا ہونا ضروری تھا۔ یہود لوگ ہمارے علماء کی طرح اس غلطی میں گرفتار تھے۔ کہ حضرت الیاس نبی آسمان پر چلے گئے ہیں اور وہاں زندہ بیٹھے ہیں اور پھر آسمان سے نازل ہوں گے اور لوگوں کو درست کریں گے اور ان کے نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہونگے اور یہودیوں کی ظاہری سلطنت دنیا پر قائم کریں گے۔ اور رومیوں کو جو اس وقت ملک شام کے حاکم تھے ملک سے نکالدیں گے۔ اس عقیدہ پر یہودی لوگ ایسے پختہ تھے بلکہ اب تک ہیں۔ کہ ایک یہودی نے از روئے توریت حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت کی تردید پر ایک ہی کتاب لکھی ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ اگر بالفرض یسوع اپنے دعوے میں سچا تھا۔ اور قیامت کے دن اس کے نہ ماننے کے سبب ہم یہودیوں سے سوال ہوا۔ تو ہم ملاکی نبی کی کتاب نکالکر خدا کے آگے رکھیں گے اور کہیں گے۔ کہ دیکھ تو نے ملاکی نبی کی معرفت ہم کو فرمایا تھا کہ مسیح کے آنے سے پہلے الیاس زمین پر آئیگا۔ تو نے یہ نہ فرمایا تھا کہ کوئی شخص الیاس کی مانند ہو کر آئے گا۔ خیر یہود تو گئے جہنم کو۔ لیکن ہمارے زمانہ کے مسلمان اور عیسائی اس وقت یہودیوں سے بڑھ کر قصوروار ہو رہے ہیں۔ کیونکہ یہودیوں کو پہلے پہل یہ امر پیش آیا تھا۔ کہ جب کسی گذشتہ نبی کے آنے کی پیشگوئی ہو تو وہ کس طرح سے پوری ہوا کرتی ہے لیکن ان مسلمانوں اور عیسائیوں کے واسطے ایک نظیر پہلے سے موجود ہے اور ان کے واسطے مناسب تھا کہ وہ یہود کے حالات سے عبرت پکڑتے۔ جب یہ نظیر الیاس کے واقع والی مسلمانوں یا عیسائیوں کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ تو وہ اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتے

اکتوبر ۱۹۰۵ء میں جب کہ عاجز حضرت مسیح موعود کے ہمرکاب دہلی گیا تھا۔ تو ایک دفعہ اتفاقاً کیمبرج مشن کمپونڈ کے پاس سے گذرنا ہوا۔ میں گاڑی کو وہاں ٹھہرا کر کے اندر گیا۔ دہلی کے کالج کے پرنسپل پادری ... صاحب سے ملاقات ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں پادری صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم لوگ مرزا صاحب کی طرف اس واسطے توجہ نہیں کرتے۔ کہ ہمیں یہ نہیں کہا گیا۔ کہ کوئی شخص مسیح کی مانند ہو کر آئے گا۔ بلکہ ہمیں یہ کہا گیا کہ یسوع مسیح آئیگا جس سے مراد مسیح کا اپنا آنا ہے نہ کہ اس کے کسی مثیل کا اور چونکہ مرزا صاحب مثیل مسیح ہونے کا دعوے کرتے ہیں اس واسطے ہم ان کو نہیں مان سکتے۔ اس کے جواب میں میں نے کہا کہ پادری صاحب یہ اعتراض تو آپنے وہی پیش کیا ہے جو یہودیوں کے فقیہہ اور فریسی علماء حضرت عیسےٰ پر کرتے تھے۔ کہ ہم تجھ کو نہیں مان سکتے۔ کیونکہ پیشگوئیوں کے مطابق مسیح سے پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے۔ تو کہتا ہے کہ یوحنا کو الیاس مان لو۔ مگر ہم کس طرح مان لیں جب کہ ہم کو خود الیاس کا آنا بتلایا گیا ہے۔ نہ کہ الیاس کے مثیل کا۔ میرے اس جواب کو سنکر پادری صاحب خاموش ہو گئے اور اس کے سوائے کچھ جواب نہ دے سکے کہ آپ کو پہلے کہہ چکا ہوں کہ میں مرزا صاحب کے حالات سے ناواقف ہوں میں اور آپ کے ساتھ ان معاملات میں گفتگو نہیں کر سکتا۔ اگر آپ بحث کرنا چاہتے ہیں تو .... صاحب سے آپ ملاقات کریں۔ غرض الیاس والا معاملہ ایسا صاف ہے۔ کہ کسی کو اس میں کلام کرنے کی گنجائش نہیں۔ عیسائی بھی اس بات کو مانتے ہیں اور مسلمانوں کا بھی یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت یحیٰی (یوحنا) الیاس نبی کے بروز تھے اور ان کی روحانی طاقت سے کر دنیا میں آئے تھے۔ اور الیاس کے دوبارہ دنیا میں آنے سے مراد اس سے زیادہ اور کچھ نہ تھی۔ کہ حضرت یحیٰی دنیا میں آگئے۔ آنا تو الیاس نے تھا۔ پر یحیٰی ہی الیاس تھے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ حضرت یحیٰی کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ لم نجعل له من قبل سميا۔ یعنی اس کا ہم نام پہلے کوئی گذرا ہی نہیں۔ گویا یحیٰی الیاس بھی تھا لیکن بعینہٖ وہ الیاس نہ تھا۔ کیونکہ یحیٰی کا تو ہم نام بھی پہلے نہیں گذرا۔ اس پاک وحی میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کا فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ کسی شخص کے دوبارہ دنیا میں آنے کے متعلق جو پیشگوئی کی جائے۔ اس میں اس اصل اصول کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ دوبارہ وہی پہلے آنے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ ان دونوں کے نام میں بھی بظاہر فرق ہوتا ہے گو باطن میں وہ ایک دوسرے کے رنگ میں رنگین ہوں گویا ایک ہی روح و روان رکھنے والے یا بہ الفاظ دیگر یک جان دو تن ہوں لیکن دو تن کا ہونا ضروری ہے۔ دونوں کا تن ایک نہیں ہو سکتا۔ یہی قدیم سے سنت اللہ جاری ہے۔ تمام پیشگوئیوں میں یہی رنگ چلا آتا ہے جس کا جی چاہے مانے۔

ایوب مرحوم

اپنے پرانے کاغذات کے درمیان مجھ اپنے عزیز مرحوم دوست اور بھائی مرزا ایوب بیگ صاحب غفرہ اللہ کا ایک خط ملا ہے جس کے چند الفاظ اس جگہ نقل کرتا ہوں۔ جو اس مرحوم دوست کی محبت کا نمونہ ہیں۔ یہ خط ان کی بیماری کے آخری ایام کا ہے جس کے بعد وہ جلد فوت ہو گئے۔ وہ لکھتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخوان صاحب بزرگوارم سلمکم اللہ الرحمن۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مجھے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضور آقائے من حضرت مسیح علیہ السلام کی دعاؤں سے بہت آرام ہے۔ بخار تو بحمد اللہ قریباً ایک مہینہ سے ٹوٹ گیا ہوا ہے۔ کھانسی تھوڑی تھوڑی ہوتی ہے۔ جو انشاء اللہ حضور علیہ السلام کی دعاؤں سے دور ہو جاوے گی۔ عرصہ سے آپنے اپنی خیر و عافیت سے مطلع نہیں فرمایا۔ بے شک آپ کو فرصت تو بہت ہی کم ہوتی ہے۔ تاہم اس عاجز کے واسطے آپ کا محبت نامہ ایک خاص اثر رکھتا ہے اور اس سرور کو میں ہی جانتا ہوں۔ جو مجھے حاصل ہوتا ہے اس لئے مہربانی کر کے ضرور بالضرور کبھی عنایت نامہ سے مشکور فرماویں۔ اگرچہ دو حرفہ ہی ہو۔ آپ عند اللہ ماجور ہوں گے۔

۹ر جنوری ۱۸۹۹ء

ایسا مضمون درج اخبار نہیں ہو سکتا

ایک صاحب جو اپنے آپکو احمدی نختہ رس لکھنا پسند فرماتے ہیں وہ مضمون درج اخبار ہونے کیلئے بھیجتے ہیں انکو اور دیگر نامہ نگاروں کو آگاہی ہو کہ جس مضمون پر نامہ نگار کے دستخط نہ ہوں وہ درج اخبار نہیں ہو سکتا یہ ضروری نہیں کہ اخبار میں نام چھاپا جاوے مگر خط میں نام اور دستخط کا ہونا ضروری ہے۔

افریقہ میں طاعون

لنڈن کا تار مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء مظہر ہے کہ مراکو واقعہ شمالی افریقہ میں طاعون کے ۲۱ کیس اور چار فوتیاں ہو چکی ہیں طاعون تمام دنیا پر پھیلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ملاں لوگ کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنی پیشگوئیوں کو اپنی بناوٹ اور کوشش سے پورا کر لیا کرتے ہیں مراکو میں اور امریکہ

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب علیہ الرحمۃ کو حضرت مسیح موعودؑ کے

ساتھ سچا اخلاص تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کے مریدین بھی حضرت اقدس کے ساتھ محبت و اخلاص رکھتے ہیں اپنے مرحوم و مغفور مرشد کی پیروی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ حال میں ایک بزرگ صوفی خلیفہ محمد صادق علی صاحب نے حضرت اقدس کی بیعت کی ہے خلیفہ صاحب کے دو خطوط درج کئے جاتے ہیں۔ تاکہ پڑھنے والوں کیواسطے موجب ہدایت ہوں۔

خط نمبر ۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
اے سچے مہدی اور سچے ہدایت کرنے والے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رسالہ ریویو آف ریلیجنز میری نظر سے گذرا جس نے ثابت کیا اور مجھے سکھایا کہ عبارات میں جو اشتہارات وغیرہ آپ کی نسبت ہوتے ہیں وہ گمراہ لوگوں کے لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ آپ تو ہم کو وہ اسلام جو ہم بھولے ہوئے ہیں۔ سکھانے والے ہیں اور بجائے اس کے کہ آپ سیدنا و مولانا ختم الرسل محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکر اور جھوٹا بتانے والے ہوں آپ تو ان کے دین کے حمایت کرنے والے اور بڑھانے والے ہیں اور اس گروہ سے ہیں۔ جن کی نسبت ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ میری اُمت کے علماء ان پیغمبروں سے جو پہلے گذرے ہیں اچھے ہونگے۔ اور اس سے ایک جزوی طور سے رسالت باقی ہے قیامت تک۔ اور یہ سلسلہ رہیگا۔

اور آپکے رسالہ کی نسبت تو یہ کہنا بھی کافی ہے کہ جو کچھ آپنے لکھا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی رُوح نے آپ سے لکھوایا ہے اور وہ خدا کی آواز ہے۔

اے سچے مہدی خدا کے بھیجے ہوئے
صدق دل سے تجھے برحق مانتا ہوں اور خدائے عزّ و جل
شاہد ہے۔ تو ہی ہے مہدی جس کے لئے پہلے
سے انتظار تھی۔ گمراہ اور کم سمجھ ہیں وہ لوگ
کہتے ہیں کہ مہدی غار میں چھپا ہوا ہے اور عیسےٰ
اوپر ہے۔ خدا ان کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے
اس معاملہ کے سمجھنے کے لئے تو تھوڑی سی عقل
ہے۔ علم کو بھی چھوڑ دو۔ ان کی آنکھوں پر ایک
پردہ ہے گمراہی کا۔

اے خدا کے بھیجے ہوئے مہدی اور مربی مرشد میں نے مانا کہ قرآن شریف سب سے افضل مرشد اور اسلام کے سکھلانے والا ہے۔ مگر اس کے سمجھنے کے لئے علم اور عقل جب کافی نہیں تو مرشد ضرور چاہیئے۔ اسی لئے تجھے مرشد لیتا ہوں۔ تو مجھے تعلیم دے اور صراط مستقیم بتا۔

اور میں فاسق و فاجر اور گمراہ حد درجہ کا ہوں میرے لئے خدا تعالیٰ سے دعا مانگ کہ وہ میرے دل میں وہ نور بھردے۔ جو اس کی ذات پاک اور نبی کامل ختم الرسل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کے مہدی کی پیروی اور فرمانبرداری کی راہ پر اجالا روشنی کا کام دے۔ آمین ثم آمین

خاکسار خلیفہ محمد صادق علی مختار عام حضور حضرت پیر سید گیلانی حسنی حسینی آفندی مجیدی سجادہ نشین رانی پور شریف ریاست خیرپور سندھ

خط نمبر ۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی
اے خدا کے پیارے مقبول بندے مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں باطنی بصارت سے تیرے حضور پاک میں ہوں اور تیرے مبارک قدموں پر دل و جان نثار کر رہا ہوں دیکھ تو ہی روشن ضمیر خدا کا رسول ہے۔ دلوں کی پاکی پلیدی کی خدا تجھے اطلاع کرتا ہے۔ میری عرض جو کرنا چاہتا ہوں توجہ سے سُن

میں ایک ولی جو ولی حقیقی اور عالم تھا جیسا عالم چاہیئے اور پیر تھا جسے پیر طریقت کہتے ہیں جس کے روئے انور پر نور اور رحمت خدا کی برستی تھی۔

یاد آتا ہے تو کیا پھرتا ہوں گھبرایا ہُوا۔

اس کا نام خواجہ غلام فرید علیہ الرحمۃ تھا اس کا وطن چاچڑاں یا مٹھن کوٹ ہے کا مرید ہوا تھا اور میں اسی وقت جبکہ میں اُن سے بیعت کر رہا تھا علمائے پنجاب جو پانچ چھ سے کم نہ تھے آئے آن حضرت نے اٹھ کر اُن کو مصافحہ کیا (میں بھی بعد حصول سعادت بیعت کے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ مولوی صاحبان سے اونہوں نے حال پوچھا تو اُنہوں نے عرض کی کہ مرزا غلام احمد قادیانی رسالت کا مدعی پیدا ہُوا ہے اور بزرگوں نے بھی فتوے لکھدیئے ہیں آپ بھی ویسا کفر کا فتویٰ لکھ دیں اونہوں نے فرمایا بزرگوں نے تو کہدیا ہے میں تو بزرگ نہیں نہ بزرگی کے آثار و اقبال مجھ میں ہیں میں تو ایک گنہگار فقیر گوشہ نشین جھونپڑی دار ہوں اس حالت کے اندازمیں کہو تو لکھ دوں آپنے کہا کہ لاؤ قلم دوات مولویوں نے کہا بتلایئے تو کیا لکھیگے فرمایا کہ ایسے عالموں نے جو اُن پر کفر کا فتوے دیکر دیوا اپکو گنہگار کیا ہے پہلی کسی کو مانا ہے جواب لکھوائیں گے میں خوب جانتا ہوں کہ وہ ایک خدا کا بہت مقبول بندہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میرا آپ پر ایمان لانا اُن کی بیعت اور ان کی ہدایت کا ثمر ہے ورنہ میں بالکل جاہل آدمی ہوں۔ ابتک میں ان کی مہاجرت میں پریشان تھا اس کے عشق نے تیرا عشق دیدیا اور اب وہی عشق محبت تیری ذات پاک سے ہے۔

خاکسار خلیفہ محمد صادق علی سجادہ نشین رانی پور شریف

المفتی

ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں | **بیوہ کا نکاح کن صورتوں میں ضروری ہے**

پیش ہوا کہ بیوہ عورتوں کا نکاح کن صورتوں میں فرض ہے اس کے نکاح کیوقت عمر۔ اولاد۔ موجودہ اسباب نان ونفقہ کا لحاظ رکھنا چاہئیے یا کہ نہیں یعنی کیا بیوہ باوجود عمر زیادہ ہونیکے یا اولاد بہت ہونیکے یا کافی دولت پاس ہونے کے ہر حالت میں مجبور ہے کہ اس کا نکاح کیا جائے۔

فرمایا۔ بیوہ کے نکاح کا حکم اسی طرح ہے جس طرح کہ باکرہ کے نکاح کا حکم ہے چونکہ بعض قومیں بیوہ عورت کا نکاح خلاف عزت خیال کرتے ہیں اور یہ بدرسم بہت پھیلی ہوئی ہے اس واسطے بیوہ کے نکاح کیواسطے حکم ہُوا ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ہر بیوہ کا نکاح کیا جائے۔ نکاح تو اسی کا ہوگا۔ جو نکاح کے لائق ہے اور جس کیواسطے نکاح ضروری ہے۔ بعض عورتیں بوڑھی ہو کر بیوہ ہوتی ہیں۔ بعض کے متعلق دوسرے حالات ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نکاح کے لائق نہیں ہوتیں۔ مثلاً کسی کو ایسا مرض لاحق حال ہے کہ وہ قابل نکاح ہی نہیں یا ایک بیوہ کافی اولاد اور تعلقات کی وجہ سے ایسی حالت میں ہے کہ اس کا دل پسند ہی نہیں کرسکتا۔ کہ وہ اب دوسرا خاوند کرے۔ ایسی صورتوں میں مجبوری نہیں کہ عورت کو خواہ مخواہ جکڑ کر خاوند کرایا جاوے ہاں اس بدرسم کو مٹا دینا چاہیئے۔ کہ بیوہ عورت کو ساری عمر بغیر خاوند کے جبراً رکھا جاتا ہے۔

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیون کی جو تجارتی ٹھیکداری اشلا میٹ منشی ۔ دوکانداری کامون مین مہارت رکھتے ہون ضرورت ہوگی ۔ اور نیز دو کاشتکار تنخواہ ناخواندہ خواندہ خصوصاً احمدیون کے لئے اطلاع ہے ۔

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرگانہ ذیلدار سکنہ باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدہو ضلع ملتان

مفصلۂ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید مین قیمت ۱ر

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباہلہ ۔ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح | اُردو ۔ نظم ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید مین ۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۔ قیمت ۱ر

رویائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ اُن نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین ۔ قیمت ۴ر

الوصیتہ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتین دی ہین ۔

نور الدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامتہ ۔ دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر بیرکن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ ۔ ۱ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر ۔ اسلام کی تائید مین قیمت ۱ر

تعلیم مستورات | مستورات کے لہجہ پر ۔ قیمت ۲ر

اسلام کی پہلی کتاب | بچون کیلئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۴ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے

غلامی ۴ر عصمت انبیاء ۲ر

کلام احمدی | ڈاڑ داڑ والے ۔ قیمت ۲ر

آئینہ طلسم ڈکشنری | طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۱ر

البرہان الصحیح فی تائید المسیح | مصنفہ خلیفہ ... صاحب ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ ... قیمت ...

حیرت کی حیرانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ در تائید مسیح موعود قیمت ہر دو جلد ۹ر

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۵ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے ۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین ۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین ۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے ۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان مین آئے تھے ۔ اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہین زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین ۔ وہ اڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہین ۔

۸ ۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی ۔ مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی ۔ انبالہ ۔ مظفر نگر ۔ سہارن پور کا ہو کرنا چاہتا ہون ۔ خط وکتابت اڈیٹر کی معرفت ہو ۔

ایم ۔ اے ۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹ ۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گوجرات گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے ۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین ۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ ۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ بدین شرائط ۔ لڑکا احمدی صحیح النسب عقل ۔ انٹرنس پاس ۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو راقم ۔ ن ۔ د ۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو ۔

رسید زر

۲ ۔ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ ۱۲۱۶ خیرالدین صاحب ۔ ۴ر
۵ ۔ " " ۱۰۴۶ ۔ ارتضیٰ علی خان صاحب ۱۲ر
۶ " " ۱۱۰۰ ۔ عطاء الٰہی صاحب ۲ر
۷ " " ۱۱۰۵ ۔ منشی نعمت خان صاحب ۲ر
۷ " " ۱۱۰۱ ۔ شیخ فیض الرحمان صاحب ۲ر
۷ " " ۱۱۰۳ ۔ عبداللہ جان صاحب ۲ر
۹ " " ۵۳۲ ذوالفقار علی خان صاحب ۲ر
۹ " " ۱۲۱۶ ۔ خیرالدین صاحب ۴ر
۹ " " ۱۲۲۲ ۔ مستری دین محمد صاحب ۲ر
۹ " " ۴۷۶ ۔ حافظ احمد اللہ خان صاحب ۲ر
۹ " " ۱۲۲۶ ۔ مرزا محمد علی صاحب ۴ر
۹ " " ۱۱۳۰ ۔ حافظ شیر محمد صاحب ۴ر
۹ " " ۱۵۷۹ ۔ نظام الدین صاحب ۱۲ر
۹ " " ۱۹۰۹ ۔ عبدالحق صاحب ۲ر
۱۰ " " ۱۱۹۲ ۔ فیض محمد صاحب ۲ر
۱۰ " " ۱۱۷۳ ۔ دھمو بیگ صاحب ۲ر
۱۰ " " ۵۷۹ ۔ منشی بہادر علی صاحب ۴ر
۱۱ " " ۱۸۰۰ مولوی نور حسن صاحب ۲ر
۱۱ " " ۹۷۳ ۔ غلام دستگیر صاحب ۴ر
۱۱ " " ۱۰۶۰ ۔ کریم بخش صاحب ۲ر
۱۱ " " ۱۸۰۱ ۔ عبدالحی صاحب ۸ر
۱۲ " " ۱۱۱۱ ۔ مولوی غلام رسول صاحب ۲ر
۱۲ " " ۱۱۷۸ ۔ خان محمد صاحب ۲ر

بدر پریس قادیان مین میان معراجدین عمر کیلئے چھپا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گو

ای جہان منتظر خوش باش کآمد وستان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸	آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۹ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶)

نمبر (۴۲)

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیان بینی	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو اسلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بکتے ہیں پست و ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں آج پوری ہو رہی ہیں اور وہ بہر حال پوری ہونگی پھر مبارک ہیں وہ جو ان کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہنچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کے واسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے۔ یورپ امریکہ کے واسطے تو میگزین سے بڑھ کر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعود کے تازہ الہامات۔ آپ کے مقدس کلمات اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھ کر میری تشفی ہوئی اور میں ان شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپ کی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار ان کے نام کچھ عرصہ کے واسطے بلا قیمت جاری کیا جائے۔ بعض انجمنوں کی طرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپ کا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلا قیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس میں سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف ۳ر کی قیمت ایسی ہے کہ آج تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپیہ خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کے واسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا۔ جو احباب اس میں کچھ رقم ارسال فرماویں گے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتب خانوں میں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہنچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے۔ مبارک ماہ رمضان میں امید ہے کہ احباب اس کام کے واسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کریں گے اس فنڈ کا آمد...

کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

پادریوں کو آخر شکست ہوئی

نشلن کا میگزین ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء لکھتا ہے کہ متوفی بیوی کی بہن کے ساتھ شادی کرنے کے قانونی جواز کا مسودہ بالآخر پاس ہو کر انگلستان کا قانون بن گیا ہے۔ پادری لوگوں نے اس قانون کی مخالفت کرنے میں کوئی محنت اور مشقت دریغ نہ کی تھی مگر افسوس ہے کہ آخر ان کو شکست ہوئی۔ ۱۸۴۲ء میں اس قانون کے واسطے تحریک جاری تھی۔ کئی دفعہ ہوس آف کامنس سے بل ہوس آف لارڈز میں جاتا مگر ہر مرتبہ آخر زمین پادری لوگ سخت مخالفت کے ساتھ اس کو منظور نہ ہونے دیتے۔ اب بشپ صاحب لنڈن نے اپنے ماتحت پادریوں کو حکم دیا ہے کہ کوئی پادری کسی گرجہ میں ایسی شادی میں شامل نہ ہو۔ لیکن جب ملک میں قانون کی منظوری ہو گئی تو اب پادریوں کی حیلہ بازی کسی کام نہیں آسکتی۔ یورپ کی مہذب قوموں کو بالآخر ایسے مسائل میں انہیں باتوں پر کاربند ہونے میں نکلہ معلوم ہوتا ہے۔ جو ابتدا سے شارع اسلام نے مقرر فرما دی ہیں۔

مُردہ زندہ کرنا

پروفیسر پوساکن ساؤتھ نارنوک نے ۱۸۶۲ء میں ایک ہلاک کئے ہوئے چوہے کو اس کے پھیپھڑوں میں نل کے ذریعہ اوکسیجن پہونچا کر زندہ کر دیا تھا۔ اس کے بعد اس نے اس امر کے متعلق تحقیقات کو جاری رکھا اور پانی میں ڈوب کر مرنے یا حبس دم سے مرنے یا مسکن ادویہ کے استعمال سے مرنے والے لوگوں کو زندہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ پھیپھڑوں میں سے زہریلی گیسوں کو خارج کر کے اوکسیجن داخل کیا جائے۔ پروفیسر مذکور نے ایک ایسی کل بنائی ہے۔ جس میں دو نل لگے ہوئے ہیں اور ہر نل میں ایک سوراخ ہوا کے خارج ہونے اور ایک داخل ہونے کے لئے ہے۔ ان نلوں کو مردہ مخلوق کے منہ میں یا نتھنوں میں لگا دیا جاتا ہے ایک نل کا داخلی سوراخ آکسیجن کے خزانہ سے لگا ہوا ہے دوسرے نل کا خارجی سوراخ ہوائی پمپ سے ملا ہوا ہے ان دونوں کو ایک [illegible] سے چلایا جاتا ہے اور اس طرح جیسے کہ زندہ انسان کی سانس چلتی ہے اس سے ایک نل پھیپھڑوں میں سے زہریلی گیس کو کھینچ لیتا اور باہر خارج کر دیتا ہے اور دوسرا نل اوکسیجن کو پھیپھڑوں میں اوکسیجن داخل کر دیتا ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں نے بعض جانوروں پر جو مردہ تھے ان ادویہ کا عمل کیا تاکہ اس کے مُردہ ہونے کا یقین ہو جائے۔ یہ ادویہ کو پروفیسر مو صاحب کے حوالہ کیا مگر انہوں نے ان کو زندہ کر کے دکھایا۔ (ترقی)

خرابی شراب

مسٹر جے ہوک نے جو ایف۔ آر۔ ایڈ۔ ایس کی ڈگری طبابت میں حاصل کرنے کے بعد مدتوں۔ نشیلی چیزوں اور ان کی نئی روش مخلوق پر اثر کے متعلق تحقیقات کرنے میں مصروف رہے ہیں انہوں نے بعد تجربہ کے یہ رائے قائم کی ہے کہ نشیلی چیزیں نہ صرف انسانوں کی نقصانات پہنچاتی ہیں۔ بلکہ پرندوں اور حیوانوں کو بھی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ ایک بندر جسے شراب پینے کی [illegible] وہ شراب کی تلاش میں شہر کے شراب خانوں میں گھس کر کسی ترکیب سے شراب پینے لگا اور جلد مر گیا اور اسی طرح ایک شکاری کتا جو بہت مضبوط اور شکاری تھا وہ بھی شراب کے اثر سے جلد فوت ہو گیا۔ ایک گھوڑا جو شراب کا عادی تھا۔ جب اسے شراب مل جاتی تو خوب کام دیتا۔ مگر نشہ نہ ملنے پر بیکار رہتا تھا۔ وہ بھی جلد مر گیا۔ اسی طرح کئی پرندوں نے بھی شراب کے اثر سے اپنی جان جلد گنوا دی۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ نشیلی چیزیں بے حد مُضر ہوتی ہیں۔

ایک اور چاند

اب تک تو یہ معلوم تھا کہ بخلاف دیگر سیاروں کے جن کے آٹھ آٹھ تک اقمار ہیں زمین کا صرف ایک قمر ہے مگر حال میں اٹانا (امریکہ) کے پروفیسر وگنر نے ایک اور چاند دریافت کیا ہے جس کا ۱۸۸۲ء سے برابر وہ مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ ۱۷ مئی ۱۸۸۲ء کو سورج گرہن پڑا تھا لیکن اس وقت نہ ابر تھا نہ چاند اس موقعہ پر تھا۔ جہاں سے اس کا سایہ سورج پر پڑ سکتا۔ جب پروفیسر وگنر نے اس کا سبب اسی نئے چاند کو قرار دیا تو تمام ہیئت والوں نے اس پر مضحکہ اڑایا۔ البتہ ایک انجنیئر مسٹر جے بی رابرز نے جو کینیڈا میں پیسفک ریلوے کی پیمائش کر رہا تھا۔ ایک چٹھی میں اس کا ذکر کیا تھا۔ پروفیسر وگنر کا بیان ہے۔ کہ اس نئے چاند تک روشنی نہیں پہنچتی ہے۔ کہ سورج کی روشنی اس پر بہت کم ہے۔ کئی بار نیوزیلینڈ کے باشندوں نے اس چاند کو بیس منٹ تک سبز ہلال کی شکل میں دیکھا ہے۔ پروفیسر وگنر کے خیال میں جب نیا اور پرانا چاند زمین کے قریب اور ایک ہی جانب ہوتے ہیں۔ تو دونوں کی متحدہ کشش کی وجہ سے سخت سردی پڑنے لگتی ہے۔ کیا تعجب ہے۔ کہ کچھ عرصہ بعد نئے چاند کی کاربن کم ہو جائے اور وہ پوری روشنی دینے لگے۔ کیا سمان ہوگا جب دونوں چاند ایک ساتھ چمکا کریں گے۔ یا ایک ڈوبیگا اور دوسرا اچھلیگا۔ اور اس طرح زمین پر ہمیشہ روشنی رہا کریگی۔ (اختر)

شہاب ثاقب

ہمعصر مبارک اللہ کا ایک معزز نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ ایک بڑا بھاری شہابہ جس کا وزن ۵۰ فٹ تھا۔ جزیرہ لانگ سے ایک میل کے فاصلے پر سمندر میں گرا۔ جو بادلوں میں سے بڑی گڑگڑاہٹ کے ساتھ گر کر پانی میں جوار بھاٹا پیدا کر دیا۔ کہ پانی کناروں پر باہر اچھل آیا۔ وزن میں ایک صد پونڈ کے قریب تھا۔ جو کہ پہلے کسی عجائب گھر میں نہیں رکھا گیا۔

قطب شمالی کی سیاحت

کپتان مکل سن ایک مہم سے کہ قطب شمالی کی تحقیقات کو پچھلے سال کو گئے ہیں یہ ۱۵ مئی ۱۹۰۶ء کا ذکر ہے۔ ان کا ارادہ بحر بوفرٹ کی تحقیقات کرنے کا تھا۔ جو ایلاسکا اور لوگوں کے شمال کی طرف ہے۔ اس کی اب تک کچھ معلوم ہوا نہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہاں ایک براعظم ہے۔ اسکیمو لوگوں کی روایات اس کے وجود کی گواہی دیتی ہے۔ ویل مچھلی پکڑنے والے گورے کہتے ہیں۔ کہ خشکی دکھائی دی ہے۔

قلت سرمایہ سے یہ موسم رکی رہی۔ مگر انگلینڈ اور امریکہ کے فراخ دل لوگوں نے روپیہ بہم پہنچا دیا۔ شاگھی سے ایک ساٹھ ٹن وزنی کشتی خریدی گئی اور وکٹوریہ واقع برٹش کولمبیا سے کپتان اجنز مکل سن (ڈچ) ارنسٹ لفٹنٹ ویل (امریکن جیالوجسٹ) اجنر ڈٹ لیوین (ڈچ زولوجسٹ) ڈاکٹر جی پی ہو (برٹش) اور آئس لینڈ کا ایک باشندہ۔ ماہر علم النسل۔ انسانی تحقیقات کے واسطے روانہ ہو گئے۔ گذشتہ ماہ فروری میں انہوں نے اپنا جہاز فلیکس مین جزیرہ پر چھوڑا اور برفانی سفر کے واسطے معہ دو ہمراہیوں کے کپتان مکل سن روانہ ہو گئے۔ ساٹھ روز کی خوراک اور کتوں کی برف پر چلنے والی گاڑی میں پانسو میل کا سفر طے کیا بہت مشکلات پیش آئیں۔

غزل

(من تصنیف حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد)

نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں
وہ دل نہیں جو جدائی میں بیقرار نہیں
وہ ہم کہ فکر میں دین کے ہیں قرار نہیں
وہ لوگ درگہ عالی میں جن کو بار نہیں
ہے خوف. مجھ کو بہت اس کی طبع نازک سے
تڑپ رہی ہے مری روح جسم خاکی میں
نہ طعنہ زن ہو مری بیخودی پہ اے ناصح
مثال آئینہ ہے دل کہ یار کا گھر ہے
جو دل میں آئے سو کہہ لو کہ ہمیں بھی ہو لکنت
ہوا وہ پاک، جو قدوس کا ہوا شیدا
کسی کے عشق میں پاتے ہیں لطف یکتائی
چڑھے ہیں سینکڑوں ہی سولیوں پہ ہم منصور
یونہی کہو نہ ہمیں لوگو! کافر و مرتد
امام وقت کا لوگو کرو نہ تم انکار
دل و جگر کے پرخچے اڑے ہوئے ہیں جناب
جگا رہے ہیں مسیحا کبھی سے دنیا کو
مقابلہ میں مسیح زمان کے آتے ہیں جو
کلام پاک بھی موجود ہے اسے پڑھ لے
کبھی تو دل پہ بھی جاکر اثر کرے گی بات
کروڑ جان ہو تو کر دوں خدا محمدؐ پر

ہمارے دین کا قصوں پہ ہی مدار نہیں
نہیں وہ آنکھ جو فرقت میں اشکبار نہیں
وہ تم کہ دین محمدؐ سے کچھ بھی پیار نہیں
انہیں فریب دغا مکر سے بھی عار نہیں
نہیں نہیں کہ مجھے آرزوئے یار نہیں
تیرے سوا مجھے اک دم بھی اب قرار نہیں
میں کیا کہوں کہ مرا اس میں اختیار نہیں
مجھے کسی سے بھی اس دہر میں غبار نہیں
خدا کے علم میں گر ہم ذلیل و خوار نہیں
پلید سے مجھے حاصل یہ افتخار نہیں
ہمارا درست نہیں کوئی غمگسار نہیں
ہمارے عشق کا اک دار پہ مدار نہیں
ہمارے دل کی خبر تم پہ آشکار نہیں
جو جھوٹے ہوتے ہیں پاتے وہ اقتدار نہیں
اگرچہ دیکھنے میں اپنا حال زار نہیں
مگر غضب ہے کہ ہوتی وہ ہوشیار نہیں
وہ لوگ وہ ہیں جنہیں حق سے کچھ بھی پیار نہیں
ہمارا تجھ کو بھلا اے قوم اعتبار نہیں
سنائے جائیں گے ہم تم کہو ہزار نہیں
کہ اس کے رحم و عنایات کا شمار نہیں

ایک نیک صلاح

سودیشی سودیشی کی آواز ملک میں چاروں طرف گونج رہی ہے اس آواز میں ہندو مسلمان ذرا اونچے نیچے سروں کے ساتھ دونوں شریک ہیں - دونوں گروہ چاہتے ہیں - کہ ملک میں بہبودی کے ڈھول بجائے جاویں - مگر ہندو اور بنگالیوں کے اونچے سروں کے ساتھ کچھ زیادہ بڑھ گئی ہے - بنگالی بابو اٹھتے بیٹھتے سودیشی جی کی جے مناتے ہیں - اخباروں لیکچروں رسالوں میں سودیشی جی کا بگل بجایا جاتا ہے - بنگالے میں تو اس لفظ کا ایسا طوطی بول رہا ہے - کہ گورنمنٹ کے نقارخانہ میں بھی اس کے صاف بول بخوبی سنائی دیتے ہیں - بعض دیوانے بنگالیوں کی یہ حالت ہے - کہ کسی دیسی کو اگر بدیسی کپڑا خریدتے دیکھ لیتے ہیں - تو اس کی خوب گت بناتے ہیں - سارے کپڑے نوچ کھسوٹ کر پھینکدیتے ہیں - اگر غصہ اور زیادہ تیز ہوا - تو کپڑوں میں آگ لگا دیتے ہیں - غرض حتی المقدور خوب رسوا کیا جاتا ہے - بعض بنگالیوں کی یہ حکایت سنی گئی ہے - کہ اونہوں نے اپنے

شوہروں کو صرف اس بنیاد پر گھر میں نہیں گھسنے دیا - کہ وہ بدیسی دھوتیاں باندھے گھر میں گھس پڑے تھے - عورتوں نے گھروں سے نکالدیا - اور ستو باب کر کے حکم نافذ کر دیا - کہ جب تک سودیشی دھوتیاں باندھ کر نہیں آؤ گے - گھر میں قدم نہیں رکھ سکتے - کسی معزز بنگالی نے لیکچر دیتے ہوئے اپنے بدیسی کپڑے اوتار کر بھری مجلس میں جلا دیئے یہ سب کچھ ہوا - اور اس میں شک نہیں - کہ عوام کو اپنا مطیع کرنے کے لئے اس جہالت سے بڑھکر اور کوئی جادو نہیں - مگر نظر انصاف سے دیکھو تو اصلی سودیشی کا کہیں پتہ نہیں منہہ سے بڑبڑانا اور بات ہے اور عمل کرنا اور بات - یہ کوئی عقل نہیں - کہ کپڑے اوتار کر پھینک دئے اور ویسے ہی کپڑے اپنے دیس میں نہیں بنا سکے - جب تک تجارت میں کمپیٹیشن نہیں ہوگا - اس وقت تک کامیابی ایک موہوم خیال ہے - میرے نزدیک حامی سودیشی کہنے کو آندھی اور کرنے کو خاک نہیں - کتنا عرصہ ہوا - کہ اس کی تحریک ہو رہی ہے - مگر کسی کے دل میں اصلی تحریک پیدا نہیں ہوئی اور نہ آج ہندوستان میں بھی منچسٹر کے کارخانہ نظر آتے - بمبئی میں اگر کپڑے کے کارخانہ کھولے جاتے - تو بنگالے میں شیشے اور چینی کے ظروف کے - سورت کی دھوتیاں اور امرتسر بنارس اور اعظم گڑھ کے عمدہ کپڑے اور امروہہ کے مٹی کے برتن غیر ممالک کی اشیاء کی آمد کو کیا روک سکتے ہیں - روک سکتا ہے - منچسٹر کا کارخانہ اگر سر فیروز شاہ مہتہ اور سرندرو ناتھ مل کر اپنے کاندھوں پر اٹھا لاویں - ورنہ پانی پانی کہنے سے نہ پیاسے کی پیاس بجھ سکتی ہے - نہ کھانا کھانا کہنے سے بھوکے کا پیٹ بھر سکتا ہے - سر فیروز شاہ مہتہ اور بعض اور متمول اہل بمبئی ، لاکھ کے سرمایہ سے ایک انگریزی زبان کا اخبار نکالنے والے ہیں - میں ان کو یہ صلاح دیتا ہوں کہ ایک کروڑ کے سرمایہ سے ہندوستان کے لئے کوئی مفید کل ولائیت سے لائیں - کہ ہزاروں آدمیوں کا پیٹ اس سے پلے اور ہندوستان کی کروڑوں مخلوق اس سے فائدہ اوٹھائے - بابو سرندرو ناتھ بنرجی بابو موتی لال گھوش - بابو ایس ایس باسو مسٹر جے چودہری - ایچ - این - دت اور بابو کے - کے مترنے جو اپیل درگا پوجا کے متعلق شائع کیا ہے - وہ اس نوٹ پر مخصوص توجہ کریں -

انگریزی عدالتوں کا انصاف

جنوبی ہند کی مشہور آربتھناٹ کمپنی جس کے دیوالہ نے سینکڑوں خاندانوں کو تباہ کر دیا اور ہزاروں کے عمر بھر کے اندوختہ پر پانی پھیر دیا - اس کے متعلق جو تحقیقات عرصہ سے جاری تھی وہ ختم ہو گئی اور جو شخص اس عظیم مصیبت کا ذمہ وار تھا وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا - سر جارج آربتھناٹ کا مقدمہ جس جیوری کے سامنے پیش تھا اس میں تمام انگریز تھے - جیوری نے بالاتفاق سر جارج کو مجرم قرار دیا - اور چیف جسٹس مدراس ہائی کورٹ نے انہیں ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا دی - یہ فیصلہ انگریزی عدالتوں کے انصاف کی یادگار رہیگا - ملزم کے وکیل نے اپنی بحث میں نہایت پُراثر تقریر کی تھی اور کہا تھا کہ اگرچہ میرا موکل اس وقت بدنصیبی کا شکار ہے - مگر وہ ایسا شخص ہے - جو حضور ملک معظم کے خاص الطاف خسروانہ کا مورد رہ چکا ہے - ایک وقت وہ تھا - کہ اس کے ہموطنوں کو اس پر پورا اعتماد تھا - لیکن باوجود اس کے عدالت نے انصاف کو رحم پر مقدم کیا - اور مجرم کو سزا دی - (پیسہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۹ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۷ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۸ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء ۔ خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ

۲ ۔ وما منا الا لہ مقام معلوم ۔

ترجمہ ۔ اور ہم میں سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے ۔

۳ ۔ ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء ۔

ترجمہ ۔ تجھے وہ لوگ مدد دیں گے جن کو ہم آسمان سے وحی کریں گے ۔

۴ ۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا

ترجمہ ۔ اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا اور وہ نامراد ہوا جس نے اس کو گاڑ دیا ۔

۵ ۔ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

ترجمہ ۔ اور ہم کسی بستی پر عذاب نہیں لاتے ۔ جب تک کہ اس میں رسول نہ بھیج لیں ۔

۶ ۔ خفیف مسیح ۔

۱۶ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء ۔ انی انا الرحمٰن لا یخزی عبدی ولا یھان ۔ عشقک قائم و وصلک دائم

قصیدہ کمال

سامنے کے صفحے پر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی ۔ اے وکیل چیف کورٹ لاہور کی تصنیف کردہ ایک نظم فارسی درج کی جاتی ہے ۔ اس کے متعلق مجھے کچھ کہنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی ۔ جو صاحبان اس کو پڑھیں گے ان کو خود معلوم ہو جائے گا ۔ کہ یہ کسی صاحب حال کا ترانہ ہے یا کسی فقط قال والے کی قیل و قال ۔ سیرت و اخلاق مسیح موعود کا جو فوٹو اس قصیدے میں کھینچا گیا ہے ۔ وہ ایسا صحیح اور دلربا ہے ۔ کہ اگر کسی میں ایک ذرا بھی عشق اور درد کا مادہ ہو ۔ تو اس نظم کو پڑھکر ایک دفعہ تو ضرور اس کا دل للچائے گا ۔ کہ ایسے معشوق کو کہیں ایک نظر سے دیکھنے کا موقعہ پاوے ۔ خواجہ صاحب نے مجھے فرمایا ۔ کہ میں نے یہ قصیدہ ریل میں بیٹھے ہوئے ایک مختصر سے سفر میں لکھا تھا ۔ میں یقین کرتا ہوں ۔ کہ یہ محض تائید ایزدی کی آمد ہے ۔ جو انہوں نے ایسا قصیدہ لکھا ۔ چونکہ یہ قصیدہ کاتب کو ایسے وقت میں دیا گیا تھا کہ خواجہ صاحب خود یہاں موجود تھے ۔ اس واسطے میں نے غنیمت سمجھا ۔ کہ مصنف خود اسٹیشن میں موجود ہے ۔ وہی کاپی کو پڑھے گا ۔ اور خود ہی پروف دیکھے گا ۔ مجھے اخباری اور دیگر ذمہ داریوں کے کام کے واسطے اتنی فرصت بھی غنیمت معلوم ہوتی ہے ۔ اس لئے میں نے اُسے قبل لکھا جانے کے نہ پڑھا لیکن چھپنے سے پہلے جب کہ کاپی مجھے کسی وجہ سے دیکھنی پڑی ۔ تو مجھے اس قدر لطف حاصل ہوا کہ کئی بار میں نے اسے پڑھا اور اگر کاتب اسے واپس لینے کے واسطے میرے سر پر نہ کھڑا ہوتا ۔ تو میں معلوم نہیں میں اُسے کتنی دفعہ اور پڑھتا ۔ مجھے اس کے ایک ایک شعر سے محبت اور عشق اور حقیقت کی خوشبو آتی ہے اور شاید اس واسطے کہ خواجہ صاحب کی کبھی کوئی نظم میں نے نہیں دیکھی یا شاید اس واسطے کہ خواجہ صاحب کی لیاقت اور درد دل کا صحیح اندازہ میں اپنی کم قسمتی سے پہلے کبھی نہیں کر سکا ۔ مجھے بار ہا خیال آیا ۔ کہ یہ نظم خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی نہیں ہو سکتی ۔ ؎

خوشا وقتے کمال الدین خواجہ

نگارم را کہ ہست او خوش نگارے

اخبار قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیریت ہیں آج صبح (۱۵ ۔ اکتوبر) حضرت باہر سیر کے واسطے بمعہ خدام تشریف لے گئے تھے ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہیں آج صبح کسی قدر ترشح ہوا باران رحمت کا انتظار اور اُمید ہے اس ہفتہ میں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی ۔ شیخ عبد الرحمان صاحب ۔ شیخ عبد الحمید صاحب لاہور سے ۔ بابو عبد العزیز صاحب باغبان پورہ سے برادر احمد حسین صاحب بمعہ ایک اور ساتھی کے کٹک سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے تشریف لا کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔

احباب ہوشیار رہیں

گذشتہ ہفتہ کی شام کو بعد از مغرب ۹ بجے کے قریب شیخ یعقوب علی صاحب اور ایک اور آدمی یکہ پر سوار قادیان آ رہے تھے کہ نہر کے اس طرف اُن پر ڈاکہ پڑا چند مرد نے ایک ہتھیار جو مثل کلہاڑی کے ہوتا ہے اور چھوی کہلاتا ہے شیخ صاحب پر چلایا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ یکے کے ڈنڈے اور رسے پر پڑا اور شیخ صاحب بالکل بچ گئے فالحمد للہ صرف دو روپیہ اور ایک اسکٹ ایک نوٹ لیکر چور بھاگے اور یکہ والے کی پگڑی اور چادر بھی لے گئے چونکہ تمام تحقیقات ہو رہی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قصیدہ مدحیہ در شان امام ہمام عالیجناب المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متضمن بر خیلے از احوال عاشقان الٰہی از غلام غلامان مسیحیت مآب

خواجہ کمال الدین وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور۔

ندارم احتیاج شہریارے — کہ ہستم بردرے امیدوارے

شدم فارغ ز شاہان زمانہ — کہ سردارم بہ دہلیز نگارے

گدایانہ بکوئش او فتادم — نیارم شہریارے در شمارے

دلم - رم کردہ از آہو نگاہان — بمن چشم عنایت کردہ یارے

سلامم دہ - بزلف ماہ رویان — کہ دل بستم بفتراک نگارے

چہ دانی حال ما - اے خشک ملا — ترا - از عشق و مستی ننگ و عارے

جنونِ عشق او شد مصقلِ عقل — بدو شد عقل پاک - از ہر غبارے

علاج دردِ من شد دردِ عشقش — بعشقش یافتم صبر و قرارے

بیا - بنشین بمن در ذیلِ مستان — اگر خواہی کہ باشی ہوشیارے

دریںجا نام بیمارے شفا ہست — تسلی بخش دل - آن اضطرارے

ہماں شد - واقف سرِ حقیقت — کہ جست از عقل و فہم خود کنارے

بچشم ناکساں یک سادہ لوحے — مگر در ملکِ حکمت تاجدارے

زسیم و زر تہیدستے بظاہر — گر معمور از لطفِ نگارے

کسے کو - طوقِ عشقش - شد بگردن

ز اغلالِ زماں شد رستگارے

الا اے منکر از شانِ مسیحا — بیا بشنو ز من احوالِ یارے

شفائے ہر مرض در قادیان ست — شدہ دار الامان کوئے نگارے

ہلاکت شد دم او بہر اغیار — گر آبِ حیاتے بہر یارے

ز دستش حلِ مشکلہائے مردم — ز انفاسش شود گلزار نارے

ز نطقش سحر ملایان شکستہ — عصا شد - خامۂ او بہر مارے

زعلمِ دنیوی - ناآشنائے — گر اسرار حق را راز دارے

ز دنیائے دنی چون تافتہ روے — کند دنیا بر ویش جان نثارے

غم روزے خورد جانِ عزیزت — کفیل او شدہ پروردگارے

زہر خوشہ رساند خرمن او را — بیارد نعمت از ہر دیارے

نشانِ بے نشانے گر بجوئی — بیا کن مجلسے با آں نگارے

بنزد یکست نشان خارج ز عادت — خداداند کہ من دیدم ہزارے

چو آید بر لبش حرفِ دعائے — قضائے آسمان گوید کہ آرے

دعائے او - قضائے آسمانی

براو آسان شدہ ہر صعب کارے

ز اخلاق کریم او چہ گویم — دریں اوان نبی را یادگارے

بہ شفقت از پدر افزون تر آمد — بمہرش مہر مادر ہیچ کارے

بخدمت چاکرو - در دوستداری — رفیق و مونس و غمخوار یارے

ترحم مے کند بر دشمنان ہم — پئے ایمان شانست اشکبارے

برافت - مسلم و کافر برابر

پئے اغیار و یارے غمگسارے

مطاع عالم و مخدوم دنیا — گر در کار دین خدمتگزارے

غم اسلام خوردہ مغز جانش — دو چشمانش پئے دین اشکبارے

شماری این کسے را دشمنِ دین — برین عقل است تف اے بدشعارے

مثال علم تو آمد بہ قرآن

کتابے چند بر پشت حمارے

شنو یک نکتہ از من کہ کافی است — اگر باشی عقیل و ہوشیارے

بزعم تو کسے کو حق پرست است — خدا کردہ - چرا رسوا و خوارے

گر آں کس کہ دانی دشمنِ دین — بہر موطن ہموں شد کامگارے

بایام وغا دستِ قضا بین — باو شد یا بہ خصمش سازگارے

خدارا فکر کن گاہے تو دیدی — کسے شد با عدوئے خویش یارے

اگر او مفتری بودے و کذاب — بروزے چند گشتے سخت خوارے

گر کارش بہر دم در ترقیست — خدا در نصرتش چون دوستدارے

زمان او فزون از بیست و سہ شد — چو از وحی اش مخاطب کرد یارے

چو این کذب است حیرانم چہ گوئی — بشانِ آں رسول کردگارے

گر قطع وتین گاہے نخواندے

چہ شد عقلِ ترا اے ہوشیارے

خدارا توبہ کن زین فسق و عصیان — بترس از اخذ آں غیرت شعارے

کہ او طاعون را کردہ مسلط — بر آں کو سینہ اش پر از نقارے

بلاہائے دگر ہم کرد پیدا — خبر دار از بلا در ہر دیارے

نجاتے بس ہماں یابد کہ باشد

امام وقت را خدمتگذارے

الا اے مرغِ طبعم این چہ بینم — ترا در قعر این عالم قرارے

گر اوج کمالے مسکنت بود

ازیں پستے خدا را یک فرارے

ضرورت - راولپنڈی میں ایک کتاب بنام **سیف مسلول** اس سلسلہ کی مخالفت میں چھپی تھی اس کتاب کی بہت جلد ضرورت ہے جس کسی کے پاس ہو فوراً بذریعہ رجسٹری بخدمت حضرت مولوی محمد علی صاحب قادیان بھیجدیں۔ راولپنڈی اور جہلم کے دوست بالخصوص توجہ کریں۔

درخواست دعا - میر مراد علی صاحب اپنی بیمار اہلیہ کے لئے اور سید دلبر حسین اپنے لئے احمدی احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے آمین

٭ یہ مصرعہ تصنیف حضرت اقدس سے تبرکاً بغرض تضمین لیا گیا ہے۔

آغا انجینیرنگ سکول

صنعتی تعلیم کی ضرورت پر دھواندھار تقریرین کرنیوالے اور پُرزور تحریرین لکھنے والے تو اس ملک مین بہت پیدا ہو گئے ہین۔ لیکن عملی طور پر اس مفید چیز کے پھیلانے کی کوشش کرنے والے ابھی تک بہت ہی کم نظر آتے ہین۔ آغا نواب مرزا صاحب ملک کے شکریے کے مستحق ہین۔ کہ اونہون نے اپنے ذاتی کاروبار کو خیرباد کہہ کر اور کئی ہزار روپے کی زیرباری اُٹھا کر مقام فیض آباد مین آغا انجینیرنگ سکول کے نام سے ایک تعلیمی مدرسہ کھولا ہے۔ جو بوجہ تعلیمی مصارف کی کمی اور قواعد و ضوابط کی آسانیون کے غریب و نادار مگر شوقین طلباء کے لئے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگا۔ اس مدرسہ کی تین مہینے کی تعلیم ایک انگریزی دان مین سب اوورسیری کی قابلیت پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اردو دان یا ناگری دان بہان نو مہینے مین نقشہ نویسی سیکھ لیتا ہے جو لکھنا پڑھنا نہین جانتے۔ اُنہین چند ہی یوم مین مختلف دستکاریان سکھلا دی جاتی ہین۔ چند معزز انگریزون اور دیسیون نے مدرسہ کا معائنہ فرما کر اپنا اطمینان ظاہر کیا ہے۔ آنریبل مسٹر گوکھلے نے بھی اسے بہت پسند فرمایا اور اپنی رائے لکھتے وقت تحریر فرمایا کہ یہ دلچسپ و مفید مدرسہ پبلک کی توجہ کا مستحق ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے مدرسہ مذکور کے ملاحظہ کے لئے طامسن کالج رڑکی کے پرنسپل حال ہی مین فیض آباد تشریف لے گئے تھے اس موقع کی یادگار مین آغا نواب مرزا صاحب نے ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۰ء کو غریب طلبا کو رعائت پر داخل کرنا منظور فرمایا ہے۔ ہم امید کرتے ہین کہ نادار طلبا شکرگذاری کے ساتھ آغا صاحب کی اس رعائت سے فایدہ اُٹھائین گے آغا انجینیرنگ سکول کے مفصل قواعد دو آنے کے ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہین۔ یہ سکول ہر طرح ملک کی توجہ کا مستحق ہے۔

گوردواروں کے جلائے جانیکی خبر غلط ہے

جہلم اور اٹک کے اضلاع کے

گوردوارون کے جلائے جانے اور لوٹے جانے کے متعلق بعض معاصرین نے جو بے سروپا غلط خبرین اوڑائی تہین۔ اُن کی تردید گورنمنٹ کی طرف سے کردیگئی ہے چیف سیکریٹری پنجاب گورنمنٹ نے گورنمنٹ آف انڈیا کی خدمت مین حسب ذیل اطلاع ارسال کی ہے۔

"اضلاع جہلم اور اٹک مین فرید (جس سے بظاہر موضع فریدکس مراد ہے) اور گنڈیکس کے گوردوارون کے جلائے اور لوٹے جانے کی افواہون کے متعلق کامل تحقیقات کیگئی لیکن وہ افواہین غلط نکلین اور جو قصے ان مفروضہ واقعات کے متعلق بیان کئے جاتے ہین ان سے مواضعات مذکور کے سربرآوردہ ہندو قطعی انکار کرتے ہین۔ اور سردال کا معاملہ ۲۵ ماہ حال (ستمبر) تک زیر تجویز تہا۔ نتیجہ معلوم ہونے پر اور نقل فیصلہ ملنے پر اس کے متعلق جداگانہ رپورٹ کی جائے گی۔"

مندرجہ بالا سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض کو کیسی بے پر کی اوڑانے کی عادت ہے۔ فرضی واقعات پر وہ کیسی کیسی طبع آزمائیان کرتے ہین کیسے کیسے حاشیے چڑہاتے ہین۔ کس قدر زہر اُگلتے ہین اور کس درجہ تعصب کا اظہار کرتے ہین۔ مواضعات فرید اور گنڈیکس کے گوردوارون کے جلائے اور لوٹے جانے کے متعلق خبر غلط کے پھیلانے ہی پر اکتفا نہ کرنا بلکہ اس کا الزام مسلمانون پر لگا دینا اور مسلمانون پر الزام لگاتے ہوئے اسلامی احکام کا بھی خوب مضحکہ اُڑانا مفسدہ پردازی نہین تو اور کیا ہے؟ کیا اسی برتے پر وہ آزادی اخبار طلب کرتے ہین اور سلیف گورنمنٹ مانگتے ہین؟ کیا یہی ہین وہ اوصاف جو مہذب اقوام مین پائے جاتے ہین؟ کیا اسی طرح اپنی قوم کے ساتھ بغض و عناد کا برتاؤ کرکے وہ امید رکھتے ہین کہ ان کی اور ان کے ملک کی فلاح ہوگی؟ ان کرتوتون پر فلاح ملک کی امید ایسی ہی ہے۔ جیسے زہر کھا کر حیات جاوید کی امید رکھنی۔ ان مفتری اخبارات نے بیچارے ٹکہ صاحب نابہہ کو بھی مدغلا کر ان وائسرائیگل کونسل مین مضحکہ اُڑوا دیا کیا گورنمنٹ ان مفسد اخبارون سے بازپُرس نہ کرے گی؟ جنہون نے ایک نعو بے بنیاد بات پر زبردستی مذہبی رنگ چڑہا کر وہ مفسدانہ تحریرین لکھی ہین جن سے ملک معظم کی رعایا مین بددلی پیدا ہونے کا اور دو قومون مین منافرت بڑھنے کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ (وکیل)

شب برات کی آتشبازی اور فضولخرچی

فضولخرچی کسی مذہب و ملت

مین روا نہین اسی طرح مسلمانون مین فضولخرچی کی سخت ممانعت ہے لیکن بدقسمتی سے کسی طرح رواج پڑ گیا ہے کہ اس ملک مین مسلمانون کے یہان شب برات کی رات کو آتشبازی چلائی جاتی ہے یہ رسم ملک کے ہر حصہ مین پہیلی ہوئی ہے۔

کوئی سال ایسا نہین گزرتا۔ جبکہ اکثر شہرون مین آتشبازی کی بدولت بچون کی جانین تلف نہین ہوتین۔ یا اُن کے ہاتھ پاؤن۔ آنکھ ناک ضائع نہین ہوجاتے۔ اور کئی مکانات جل جاتے ہین اور روپیہ جو بلافایدہ صرف ہوتا ہے وہ علیحدہ رہا۔

مسلمانون کے مذہب مین فضولخرچی کی سخت ممانعت ہے فضولخرچی کو نہ صرف منع کیا گیا ہے بلکہ فضولخرچون کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے اور کون ہے۔ جو اس سے انکار کرسکتا ہے۔ کہ آتشبازی پر روپیہ ضائع کرنا فضولخرچی نہین ہے۔

امسال شب برات سے چند روز پہلے ایک ہندو دوکاندار نے تعریف کے لہجہ مین مجہسے کہا کہ مسلمان بڑی خرچ کرنیوالی قوم ہے۔ علاوہ دوسری آتشبازی کے جو مقامی آتشبازون سے خریدی جاتی ہے۔ صرف رنگین آتشبازی کی دیاسلائیان جو جرمن یا جاپان سے آتی ہین۔ مین نے تین ہزار روپے کے قریب سوداگرون سے منگائی ہین۔ جو سب بک گئی ہین اور ابھی اور بھی آرڈر دے رکھا ہے۔ جو شب برات سے پہلے پہلے آ جائین گی سوا اس کے میرے علاوہ لاہور مین اور بھی کئی دوکاندار سوداگرون سے مال منگواتے ہین۔

ذرا تھوڑا سا حساب لگانے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ گذشتہ شب برات پر تمام ہندوستان مین سات کروڑ مسلمانون سے دس لاکھ روپے سے کم کی کیا آتشبازی چلائی گئی ہوگی۔ اس دس لاکھ روپے سے کیا کیا عجائبات بن سکتے ہین۔ کتنے طالب علم وظیفے پاکر ہندوستان مین اور ہندوستان سے باہر تعلیم پا سکتے ہین ایک عالیشان کالج علی گڈہ کالج کے برابر کا چل سکتا ہے۔ واضح رہے کہ سرسید مرحوم کے زمانہ تک علی گڈہ کالج کا کل سرمایہ آٹھ نو لاکھ سے زیادہ نہ تہا کہ جس سے سوا لاکھ روپیہ غبن بھی ہوگیا تہا اور کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کالج کے پاس نصف لاکھ بھی ... سرمایہ موجود نہین۔

بہرحال آتش بازی کی رسم بہت بُری ہے اور سب سمجھدار مسلمانون کو اسے یک قلم ترک کردینا چاہیئے۔ یہ مضمون لکھ چکنے کے بعد مجھے شہر جالندھر کے مسلمانون کا ایک اشتہار ملا جسمین شہر کے تمام چودھریون نے اقرار کیا ہے۔ کہ وہ آتشبازی کی رسم کو ہر طرح سے روکین گے۔ اس اشتہار پر شہر کے تمام مسلمان چودھریون کے دستخط ہین کہ جسے مین بڑی خوشی سے آج کے پرچہ مین کسی دوسری جگہ نقل کرتا ہون اور تمام ملک کے مسلمانون سے التجا کرتا ہون کہ وہ جالندھر کے بھائیون کی تقلید کرکے اپنے اپنے شہرون سے ایسے ہی اعلان جاری کرادین اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرین۔ (پیسہ)

المفتی

۱۰۷ متبنیٰ بنانا حرام ہے کسی کا ذکر تھا کہ اس کی اولاد نہ تھی اور اس نے ایک اور شخص کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا کر اپنی جائیداد کا وارث کر دیا تھا۔ فرمایا۔ یہ فعل شرعاً حرام ہے۔ شریعت اسلام کے مطابق دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنانا قطعاً حرام ہے۔

۱۰۸ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا۔ کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ کے دنوں میں روزہ رکھے۔ تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گذرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ فمن كان منكم مريضاً او على سفر فعدة من ايام اخر جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے اس میں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے انہیں ایام میں روزے رکھے۔ تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اس پر بہر حال فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کا وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو۔ بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے۔ تو اُن پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

۱۰۹ مسافر اور مریض فدیہ دے سکتے ہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بنا آسانی پر رکھی ہے۔ جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہیئے۔ کہ روزہ کی بجائے فدیہ دے دیں۔ فدیہ یہ ہے۔ کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔

ڈائری

القول الطیب

مومن کی فراست سے بچو بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں ایک شخص کی سفارش کی۔ کہ وہ اب اپنی اصلاح کر رہا ہے۔ فرمایا اتقوا فراسة المومن۔ مومن کی فراست سے ڈرو۔ میری فراست اس کی حالت کو تم سے بہتر جانتی ہے فرمایا۔ ایک بزرگ کے پاس دو شیعہ آئے اور اپنے آپ کو سنّی ظاہر کیا اور اس بزرگ سے سوال کیا۔ کہ اتقوا فراسة المومن کے کیا معنے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ تم اپنے شیعہ پن سے توبہ کرو اور سچے دل سے سنّی مسلمان بن جاؤ۔

خدا سے تسلی فرمایا۔ بعض نادان خیال کرتے ہیں۔ کہ مبارک احمدؑ کا مرنا ہمارے واسطے کسی سخت رنج اور صدمہ کا سبب ہوا ہے وہ نہیں جانتے کہ اس واقعہ پر خدا تعالیٰ نے کس قدر تشفی اور تسلی اور اپنی خوشنودی کا اظہار اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے صبر اور شکر اور والدہ مبارک احمدؑ کے صبر پر جو خوشی کا اظہار کیا ہے اور فتح و نصرت کے وعدے دئے ہیں اور فرمایا ہے۔ کہ خدا تیرے ہر قدم کے ساتھ ہوگا۔ یہ ایسی باتیں ہیں۔ کہ والدہ مبارک احمدؑ نے کہا کہ خدا کا خوش ہو جانا مجھے ایسا پیارا ہے۔ کہ اگر دو ہزار مبارک احمدؑ مرجائے تو مجھے اس کا غم نہیں۔

مخالف سے ہمیں کس سلوک کی امید رکھنی چاہیئے ایک دوست کو حضرت نے ایک مخالف کے کسی موقع پر سمجھانے کے واسطے تاکید کی۔ فرمایا۔ وہ مانے یا نہ مانے۔ آپ تبلیغ کا حق ادا کریں۔ کیونکہ جو شخص تبلیغ کرتا ہے۔ اس کو بہر حال ثواب مل جاتا ہے اور تم یہ اُمید نہ رکھو۔ کہ مخالف تمہارے ساتھ خوش خلقی یا تہذیب سے پیش آئیگا۔ کیونکہ وہ تو مخالف ہے۔ ہم کو بُرا جانتا ہے اس کے دل میں ہمارا ادب نہیں۔ جب تک کہ وہ دشمن ہے۔ اس کے دل میں نہ ہمارا ادب ہو سکتا ہے۔ نہ اعزاز اور نہ خیر اندیشی اور نہ وہ منصف مزاجی سے گفتگو کر سکتا ہے ایک دفعہ ایک ایلچی حضرت رسول کریم صلعم کے پاس آیا۔ وہ بار بار آپ کی ریش مبارک کی طرف ہاتھ بڑھاتا تھا۔ اور حضرت عمر تلوار کے ساتھ اس کا ہاتھ ہٹاتے تھے۔ آخر حضرت عمر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روکدیا۔ حضرت عمر نے عرض کیا۔ کہ یہ ایسی گستاخی کرتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے۔ کہ اس کو قتل کر دوں۔ مگر آنحضرت نے اس کی تمام گستاخی کی حلم کے ساتھ برداشت کی۔

سرشت زمین فرمایا۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ گجرانوالہ اور جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے۔ ان اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے۔ اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں۔ ان کی تبلیغ کے خاص فرائض پیدا کرنے چاہئیں۔

مرزا عزیز احمد صاحب نے تجدید بیعت کی مرزا عزیز احمد صاحب[1] نے میانوالی سے مفصلہ ذیل خط حضرت کی خدمت میں بھیجا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت امام زمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

فدوی اپنے گذشتہ قصوروں کی معافی طلب کرتا ہے اور التجی کرتا ہے۔ کہ اس خاکسار کی گذشتہ کوتاہیوں کو معاف کر کے زمرۂ تابعین میں شامل کیا جائے۔ نیز اس عاجز کے حق میں دعا فرما دیں۔ کہ آئندہ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ حضور کا عاجز عزیز احمدؐ

اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا۔

کہ ہم وہ قصور معاف کرتے ہیں۔ آئندہ اب تم پرہیزگار اور سچے مسلمانوں کی طرح زندگی بسر کرو اور بُری صحبتوں سے پرہیز کرو۔ بُری صحبتوں کا انجام آخر بُرا ہی ہوا کرتا ہے۔

---

[1] مرزا عزیز احمد صاحب آجکل تقریب رخصت موسمی یہاں آئے ہوئے ہیں۔ (ایڈیٹر)

روحانیت مجاہدہ چاہتی ہے

ایک صاحب نے سوال کیا کہ میں آپ کی خدمت میں روحانی فائدہ کے حاصل کرنے کیواسطے آیا ہوں۔

حضرت نے فرمایا۔ روحانی فائدہ ان لوگوں کو پہونچ سکتا ہے جو آپ بھی اس راہ میں کوشش کرتے ہیں۔ دین کی راہ آسان نہیں اس کو وہی پا سکتے جو مرنا قبول کرتے ہیں۔ دیکھو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سردار اور سب سے اعلیٰ اور افضل تھے۔ مگر انہوں نے بھی دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اُٹھائے۔ دین بھی تو مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ خدا چاہتا تو ایسا نہ کرتا۔ مگر اس نے یہی قانون رکھا ہے بغیر تکلیف کے نہ انسان کو دنیوی مدارج حاصل ہو سکتے ہیں اور نہ دینی۔ اگر خدا کا فضل بھی ہو اور محنت بھی ہو تو انسان منزل مقصود تک پہونچ جاتا ہے۔ دنیا کے کاموں کیلئے انسان کیسے کیسے دکھ اٹھاتا اور کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور تب جا کر کچھ حاصل ہوتا ہے۔ تو کیا دین کیلئے کچھ بھی محنت و مشقت نہیں کرنی چاہیئے؟ اگر تھوڑا سا مقدمہ آجاتا ہے۔ تو پھر انسان اس کے واسطے کہاں کہاں سے سفارشیں لاتا ہے۔ اور کس قدر خرچ کرتا ہے۔ تو پھر کیسی کیسی مصیبتیں برداشت کر کے اپیل در اپیل کرتا اور کیا کیا اُس پر گذرتا ہے۔ تو کیا دین کو ہی ایسا سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ محض پھونک مارنے اور کسی ورد وظیفہ کے رٹنے سے حاصل ہو جائے گا اور یونہی آرام طلبی سے گذارنے پر اس میں کامیابی حاصل ہو جائے گی؟ خدا تعالیٰ فرماتا احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون - ترجمہ - کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ صرف زبانی قیل و قال پر ہی ان کو چھوڑ دیا جائیگا اور صرف اتنا کہنے سے ہی کہ ہم ایمان لے آئے دیندار سمجھے جاوینگے اور ان کا امتحان نہ ہوگا۔ بلکہ امتحان اور آزمائش کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ یاد رکھو ہمارے پاس کوئی ایسی پھونک نہیں جس سے کوئی شخص یکدفعہ ابدال میں داخل ہو جائے۔ سب انبیاء کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ ترقی مدارج کے لئے آزمائش ضروری ہے اور جب تک کوئی شخص آزمائش اور امتحان کی منازل طے نہیں کرتا دیندار نہیں بن سکتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ دکھ کے بعد ہی ہمیشہ راحت ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص خدا کی راہ میں دکھ اور مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں وہ کاٹا جاوے گا۔ ترقی ہمیشہ مصائب اور تکالیف کے بعد ہوتی ہے۔ اور ایمانی حالت کا پتہ اسی وقت لگتا ہے جب تکالیف اور مصائب آویں۔ روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے پہلے اپنے آپ کو دکھ اور تکالیف اٹھانے کے لئے تیار کر لینا چاہیئے۔ ؎

عشق اول سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

بعض لوگ آتے ہیں اور کہدیتے ہیں۔ کہ ہمیں پھونک مار دو کہ اولیاء اللہ بن جاویں اور ہمارا سینہ صاف ہو جائے اور روحانی معراج پر پہونچ جاویں اور ہمارے قلب میں پاکیزگی پیدا ہو جاوے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ سب کچھ دُکھوں اور تکالیف کے بعد مل جاتا ہے اور ضرور مل جاتا ہے۔ مومن کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا جب انسان دنیا کے لئے طرح طرح کی تکالیف برداشت کر لیتا ہے۔ ایک کسان کو ہی دیکھو۔ کہ پہر رات کے قریب اُٹھتا ہے۔ ہل جوتتا ہے اور کتنی تکالیف اٹھاتا اور محنت کرتا ہے نہ رات کو آرام کرتا ہے اور نہ دن کو بلکہ جب بہت سی مشکل کے بعد فصل پک ہی جاتا ہے اس وقت بھی اس کے حاصل کرنے کے لئے کیا کیا مصائب اٹھاتا ہے اور اپنے عیال و اطفال سے علیحدگی اختیار کر کے اسے کاٹتا اور اس کو حاصل کرنے کے لئے کیسے کیسے دکھ اُٹھاتا ہے۔ اور اس دنیا کے لئے جو آج ہے اور کل فنا ہو جائے گی مارا مارا پھرتا اور مصیبت پر مصیبت اور دکھ پر دکھ اٹھاتا ہے۔ تو کیا پھر دین ہی ایسی چیز ہے جو محض پھونک مارنے سے حاصل ہو جاتا ہے اور اس میں کسی امتحان آزمائش اور محنت کی ضرورت نہیں؟ دین کے لئے ایسی توقع کرنا اور اس کو ایک حلوا بے دود سمجھنا کسی طرح بھی ٹھیک نہیں۔ ہزاروں موتوں کے بعد روحانی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ پر غور کرو کہ انھوں نے دین کی خاطر کیسے کیسے مصائب اٹھائے اور کن کن دکھوں میں وہ مبتلا ہوئے۔ نہ دن کو آرام کیا۔ نہ رات کو خدا کی راہ میں ہر ایک مصیبت کو قبول کیا اور جان تک قربان کر دی اور دین کی خاطر سر کٹوا دیئے۔ مجھے اس وقت یاد آگیا ہے

آنحضرتؐ کس طرح کی عبادت کو پسند کرتے تھے

کہ ایک دفعہ آن حضرت صلعم ایک دشمن کے مقابلہ پر ایسے موقع پر نکلے۔ کہ وہ پہر کا وقت اور گرمی کا موسم تھا۔ سخت گرمی اور تپش تھی۔ لو چلتی اور تیز دھوپ پڑتی تھی۔ چلتے چلتے ایک نہایت ہی خوشگوار سرسبز اور شاداب چشمے پر پہونچے۔ ایک صحابی نے ایسی خوش گوار سرسبز اور ہری بھری جگہ دیکھ کر آن حضرت صلعم کی خدمت میں عرض کی۔ کہ مجھے اجازت دی جائے۔ کہ اس جگہ پر عبادت کروں۔ آن حضرت صلعم نے جوابدیا۔ ایسے خیال سے توبہ کرو۔ یہ وسوسہ شیطانی ہے۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ یہ سب مصیبت ہم خدا کی خاطر برداشت کر رہے ہیں۔ ایسی خوش کن جگہ پر آرام کر کے عبادت کرنے کا تو کوئی فائدہ نہیں وہ تو بندگی ہی نہیں جو کہ دکھ درد کے ساتھ نہیں۔ ہندوؤں کے سادہوؤں کی طرح کسی تالاب یا عمدہ حوض کے کنارے کو تلاش کر کے اور وہاں بیٹھ کر بآرام زندگی بسر کرنا اور سرسبز ہری بھری جگہ پر لیٹ کر خدا کی یاد کرنے سے کچھ نہیں بنتا۔ چاہیئے۔ کہ ابتلاؤں

سادھوؤں کیطرح آرام کی جگہ نہ تلاش کرو

اور امتحانوں میں ثابت قدم رہو۔ اور خدا کے لئے جان دینے میں بھی فرق نہ رکھو اور اس کی راہ میں قربان ہونے کے لئے ہر وقت طیار رہو۔ جب انسان اپنے دل میں فیصلہ کر لیتا ہے اور دکھ کے لئے تیار رہتا ہے۔ تب پھر خدا بھی ملتا ہے اور روحانی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ یہی سنت اللہ ہے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی۔ اور انبیاء کا سلسلہ شروع ہوا۔ بغیر دکھ اور تکالیف کے برداشت کرنے کے نہ خدا راضی نہیں ہوا کرتا اور نہ ہی دین حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور کہدیتے ہیں۔ کہ کسی جنتر منتر یا پھوک سے ہی ہمیں اولیاء اللہ بنا دیویں۔ اور ایک زندگی کی روح پھونک دیویں۔ مگر خدا تو پہلے ذبح کر لیتا ہے اور پھر زندہ کرتا ہے۔ بلکہ ایسے ایسے امتحانوں

ذبح ہونے کے بعد زندگی ملتی ہے

اور آزمائشوں کے وقت انسان خود بھی معلوم کر لیتا ہے۔ کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ایسے امتحانوں میں پورا اترنے کے بعد خدا ضرور ملتا ہے۔ جب تک انسان خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتا۔ تب تک ترقی کی امید بھی نہیں ہو سکتی۔ دیکھو یہ جو نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس میں

نماز بھی اضطرابی حالت کو ظاہر کرتی ہے

بھی ایک طرح کا اضطراب ہے۔ کبھی کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ کبھی رکوع

کرنا پڑتا ہے اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا اور پھر طرح طرح کی احتیاطین کرنی پڑتی ہین۔ مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ انسان خدا کے لئے دکھ اور مصیبت کو برداشت کرنا سیکھے۔ ورنہ ایک جگہ بیٹھ کر بھی تو خدا کی یاد ہو سکتی تھی پر خدا نے ایسا منظور نہین کیا۔ صلوٰۃ کا لفظ بھی سوزش اور جلن پر دلالت کرتا ہے۔ جب تک انسان کے دل میں ایک قسم کا قلق اور اضطراب پیدا نہ ہو اور خدا کے لئے اپنے آرام کو نہ چھوڑے۔ تب تک کچھ بھی نہین ہم جانتے ہین کہ بہت سے لوگ فطرتاً اس قسم کے ہوتے ہین جو ان باتون مین پورے نہین اتر سکتے اور پیدائشی طور پر ہی ان مین ایسی کمزوریاں پائی جاتی ہین جو وہ ان امور مین استقلال نہین دکھا سکتے۔ مگر تاہم بھی توبہ اور استغفار بہت کرنی چاہیئے۔ کہ کہین ان مین ہی شامل نہ ہو جاوین جو دین سے بالکل بے پروا ہوتے ہین اور اپنا مقصود بالذات دنیا کو ہی سمجھتے ہیں۔ ہر ایک زمانہ مین علیحدہ علیحدہ امتحان اور آزمائشین ہوا کرتی ہین۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے تو خدا کی راہ مین جانین دی تھین اور اپنے سر کٹوائے تھے اور دوسرے نبیون کے زمانہ مین کسی اور قسم کے ہی دکھ اور مصائب تھے۔ غرض جب تک انسان تکالیف اور آزمائشون مین پورا نہین اترتا۔ تب تک ترقی نہین کرتا اور مقبول حضرت احدیت نہین ہوتا۔ بغیر تکلیفون اور محنتون کے مصائب کے تو کچھ ملتا ہی نہین۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ اس پر بدظنی نہین کرنی چاہیئے۔ جو اس کی سنت کو نگاہ مین رکھے گا اور اس کے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ اگر اس کے بتائے ہوئے راستہ پر نہین چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جاویگا۔ دیکھو فوجون مین جو لوگ بھرتی ہوتے ہین اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہین۔ وہ کوئی ہزارون روپیہ تو تنخواہ نہین پاتے۔ یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہین۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا کی خاطر اور اس دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہین کرتے۔ جب دنیا کے لئے ایسے ایسے کام کر لیتے ہین۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ حقیقی آرام اور ہمیشہ کے سکھ کے لئے اتنی کوشش نہین کی جاتی؟ اصل مین ایسے لوگ خدا کی اور خدا کے انعام و اکرام کی قدر نہین

کرتے۔ اگر اس کی قدر کرتے۔ تو جان کیا چیز تھی۔ جو قربان کرنے کے لئے طیار نہ ہو جاتے۔ اصلی زندگی اور حقیقی سکھ وہی ہے۔ وہ جو خدا کی راہ مین مرنے سے حاصل ہوتا ہے حقیقی زندگی تو اپنے آپ پر ایک موت وارد کر لینے سے ہی ملا کرتی ہے۔ ایسے لوگ جو جنترون منترون اور ٹونون اور ٹوٹکون کی تلاش مین پھرتے رہتے ہین۔ دین کیلئے کوشش کرنا چاہتے ہی نہین بلکہ چاہتے ہین کہ بڑے آرام سے اور گھر بیٹھے بٹھائے قلب کی صفائی حاصل ہو جاوے اصل مین جھوٹے قصون اور کہانیون نے ان لوگون کو بڑا نقصان پہونچایا ہے اور ایسی باتون سے انہون نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ دین ایک ایسی چیز ہے۔ جو جنترون منترون سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی واسطے ان لوگون نے بعض بعض ریاضتین بھی مقرر کی ہوئی ہین۔ جن پر عمل کرنے سے کہتے ہین قلب جاری ہو جاتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ باوجود قلب جاری ہونے کے عملی حالت ان کی اور بھی خراب ہو جاتی ہے اور ایسے وظائف مین سے ایک ذکر آرا بھی ہے۔ کہ جس کا نتیجہ آخر مین بیماری سل ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھا ہے۔ جیسے فرمایا ہے۔ فذکروا اللہ ... اور ... بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان خدا کی رضا کے سامنے راضی ہو جاوے۔ کوئی دوئی نہ رہے۔ خدا کے ساتھ کسی اور کی ملونی نہ رہے اور کسی قسم کی دوری یا جدائی نہ رہے۔ یہ تھوڑی سی بات نہین۔ یہی وہ مشکل گھاٹی ہے جو بڑے بڑے مصائب اور امتحانون کے بعد طے ہوا کرتی ہے۔ یہ نماز جو تم لوگ پڑھتے ہو۔ صحابہ بھی یہی نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی نماز سے انہون نے بڑے

نماز سے سب مشکل حل ہو جاتی ہے

بڑے روحانی فائدے اور بڑے بڑے مدارج حاصل کئے تھے۔ فرق صرف حضور اور خلوص کا ہی ہے۔ اگر تم مین بھی وہی اخلاص صدق وفا اور استقلال ہو۔ تو اسی نماز سے اب بھی وہی مدارج حاصل کر سکتے ہو۔ جو تم سے پہلون نے حاصل کئے تھے۔ چاہیئے کہ خدا کی راہ میں دکھ اٹھانے کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ یاد رکھو جب تک اخلاص اور صدق سے کوشش نہین کرو گے۔ کچھ نہین بنے گا۔ بہت آدمی ایسے بھی ہوتے ہین۔ کہ یہان سے تو بیعت کر جاتے ہین۔ مگر گھر مین جاکر جب تھوڑی

سی بھی تکلیف آئی۔ یا کسی نے دھمکایا۔ یا حقہ پانی بند کرنا چاہا۔ تو جھٹ مرتد ہو گئے۔ ایسے لوگ ایمان فروش ہوتے ہین۔ صحابہ کو دیکھو۔ کہ انہون نے تو دین کی خاطر اپنے سر کٹوا دیئے تھے اور جان و مال سب خدا کی راہ مین قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ کسی دشمن کی دشمنی کی انہین پرواہ تک بھی نہ تھی۔ وہ تو خدا کی راہ میں سب طرح کی تکالیف اٹھانے اور ہر طرح کے دکھ برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور انہون نے اپنے دلون مین فیصلہ کیا ہوا تھا۔ ایمان وہ ہے۔ کہ سارا جہان مخالف ہو جائے۔ ہر طرف سے سانپ اور بچھو کاٹیں ہر گوشہ سے بجلی گرے۔ ہر جگہ سے دکھ ہو۔ مگر ایمان متزلزل نہ ہو۔ مگر یہ لوگ ہین جو ذرا بھی نمبردار یا کسی اور شخص نے دھمکایا۔ تو دین ہی چھوڑ دیا۔ ایسے لوگون کی عبادتین بھی محض پوست ہی پوست ہوتی ہین۔ ایسون کی نمازین بھی خدا تک نہین پہونچتین۔ بلکہ اسی وقت ان کے منہ پر ماری جاتی ہین اور ان کے لئے لعنت کا موجب ہوتی ہین۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فویلٌ للمصلّین الذین ہم عن صلوٰتہم ساہون

حقیقی نماز

وہ لوگ جو نمازون کی حقیقت سے بیخبر ہوتے ہین۔ ان کی نمازین نری ٹکرین ہوتی ہین۔ ایسے لوگ ایک سجدہ اگر خدا کو کرتے ہین۔ تو دوسرا دنیا کو کرتے ہین۔ جب تک انسان خدا کے لئے تکالیف اور مصائب کو برداشت نہین کرتا۔ تب تک مقبول حضرت احدیت نہین ہوتا۔ دیکھو دنیا مین بھی اس کا نمونہ پایا جاتا ہے۔ اگر ایک غلام اپنے آقا کا ہر ایک تکلیف مین اور مصیبت مین اور ہر ایک خطرناک میدان مین ساتھ دیتا رہے۔ تو وہ غلام غلام نہین رہتا۔ بلکہ دوست بن جاتا ہے۔ یہی خدا کا حال ہے اگر انسان اس کا دامن نہ چھوڑے اور اسی کے آستانہ پر گرا رہے۔ اور استقلال کے ساتھ وفاداری کرتا رہے۔ تو پھر خدا بھی ایسے کا ساتھ نہین چھوڑتا۔ اور اس کے ساتھ دوست والا معاملہ کرتا ہے۔ وفاداری کا مادہ تو کتے مین بھی پایا جاتا ہے۔ خواہ وہ بھوکا رہے بیمار ہو جائے۔ کمزور ہو جائے خواہ کچھ ہی ہو مگر اپنے مالک کے گھر کو نہین چھوڑتا۔ اور وہ لوگ جو ذرا سی تکلیف پر دین سے روگردان ہو جاتے ہین ان کو کتے سے سبق سیکھنا چاہیئے۔

ارزل مخلوق سے وفاداری کا سبق لو

لکھا ہے کہ ایک مسلمان پر کچھ مصیبت کے دن آئے ۔ بھوک لگی تو ایک یہودی کے مکان پر کچھ مانگنے کے لئے گیا ۔ یہودی نے اس کو چار روٹیاں دیں جب وہ روٹیاں لے کر نکلا تو اس گھر کا کتا بھی اس کے پیچھے ہو لیا اس شخص نے یہ خیال کر کے کہ شائد ان روٹیوں میں سے کتے کا بھی کچھ حصہ ہے ۔ ایک روٹی کتے کے آگے پھینکدی اور آگے چل دیا ۔ کتا اس روٹی کو جلدی جلدی کہا کر پھر پیچھے پیچھے ہو لیا تب اس نے خیال کیا کہ شائد اس کتے کا خیال ہے کہ میں جو اس گھر کا رہنے والا ہوں ۔ میرا حصہ ان روٹیوں میں نصف ہے اس نے دوسری روٹی بھی کتے کو دیدی ۔ مگر کتا اس کو بھی کہا پیچھے چلدیا ۔ پھر اس نے جب معلوم کیا کہ کتا پیچھا نہیں چھوڑتا تو اسے خیال گذرا کہ شائد تین حصے اس کے ہوں اور ایک حصہ میرا ہو ۔ اس لئے اس نے ایک روٹی اور ڈالدی مگر کتا وہ روٹی کہا کر بھی واپس نہ گیا ۔ تب اُسے کتے پر غصہ آیا اور کہا تو بڑا بد ذات ہے ۔ مانگ کر میں چار روٹیاں لایا تھا مگر ان میں سے تین کہا کر بھی تو پیچھا نہیں چھوڑتا ۔ خدا تعالیٰ نے اُس وقت کتے کو بولنے کے لئے زبان دیدی ۔ تب کتے نے جواب دیا ۔ کہ میں بد ذات نہیں ہوں ۔ میں خواہ کتنے فاقے اٹھاؤں ۔ مگر مالک کے سوا کسی دوسرے گھر پر نہیں جاتا ۔ بد ذات تو تُو ہے ۔ جو دو فاقے ہی اُٹھا کر کافر کے گھر مانگنے کے لئے آگیا ۔ تب وہ مسلمان یہ جواب سنکر اپنی حالت پر بہت پشیمان ہُوا ۔

ایسے ہی گورداسپور میں ایک بلی تھی ۔ خواہ کچھ ہی اس کے پاس پڑا رہے مگر وہ بغیر اجازت کچھ نہ کہاتی تھی ۔ ایک دفعہ بعض دوستوں نے اس بلی کے مالک کو کہا کہ ہم بھی تجربہ کرنا چاہتے ہیں ۔ چنانچہ اونہوں نے حلوہ دودھ چھچھڑے وغیرہ بلی کے پاس رکھ کر باہر سے قفل لگا دیا ۔ تین دن کے بعد جو دیکھا تو بلی مری پڑی تھی اور وہ کھانا اسی طرح صحیح سالم موجود تہا ۔ اگر ارزل مخلوقات کے صفات حسنہ بھی انسان میں نہ پائی جائیں ۔ تو پھر وہ کس خوبی کے لائق ہے ۔

طاعون ۔ ہفتہ مختتمہ ۲۸ ستمبر کی رپورٹ حسب ذیل ہے
حصار ۲۵ ۔ رہتک ۳ ۔ گوڑگانوں ۱۲ ۔ دہلی ۵ ۔ کرنال ۱۳ ہوشیار پور ۱۳ ۔ لودیانہ ۱ ۔ فیروزپور ۱ ۔ منٹگمری ۲ لاہور ۲ امرتسر ۳ ۔ گورداسپور ۱ ۔ سیالکوٹ ۴ ۔ شاہپور ۲ جہلم ۲۱ ۔ راولپنڈی ۱۵ ۔ ریاست پٹیالہ ۳۸ ۔ کل ۱۸۶

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

اکتوبر ۱۹۰۷ء	رمضان المبارک	انتہائی وقت سحر	وقت افطار
۹	۱	۴ - ۵۸	۶ - ۱۰
۱۰	۲	۴ - ۵۸	۶ - ۹
۱۱	۳	۴ - ۵۹	۶ - ۸
۱۲	۴	۵	۶ - ۷
۱۳	۵	۵ - ۱	۶ - ۶
۱۴	۶	۵ - ۱	۶ - ۵
۱۵	۷	۵ - ۲	۶ - ۴
۱۶	۸	۵ - ۳	۶ - ۳
۱۷	۹	۵ - ۳	۶ - ۲
۱۸	۱۰	۵ - ۴	۶ - ۱
۱۹	۱۱	"	۶ - ۰
۲۰	۱۲	۵ - ۵	۵ - ۵۹
۲۱	۱۳	۵ - ۶	۵ - ۵۸
۲۲	۱۴	۵ - ۷	۵ - ۵۷
۲۳	۱۵	۵ - ۸	۵ - ۵۶
۲۴	۱۶	۵ - ۹	۵ - ۵۵
۲۵	۱۷	"	۵ - ۵۴
۲۶	۱۸	۵ - ۱۰	۵ - ۵۳
۲۷	۱۹	۵ - ۱۱	۵ - ۵۲
۲۸	۲۰	۵ - ۱۲	۵ - ۵۱
۲۹	۲۱	۵ - ۱۳	۵ - ۵۰
۳۰	۲۲	۵ - ۱۴	۵ - ۴۹
۳۱	۲۳	۵ - ۱۵	۵ - ۴۸
یکم نومبر ۱۹۰۷ء	۲۴	۵ - ۱۶	۵ - ۴۷
۲	۲۵	"	۵ - ۴۶
۳	۲۶	۵ - ۱۷	۵ - ۴۵
۴	۲۷	۵ - ۱۸	۵ - ۴۴
۵	۲۸	۵ - ۱۹	۵ - ۴۳
۶	۲۹	۵ - ۲۰	۵ - ۴۲
۷	۳۰	۵ - ۲۱	۵ - ۴۱

نوٹ ۔ یہ اوقات ریلوے ٹائم کے مطابق ہیں جو کہ اسٹنڈرڈ ٹائم ہے اور مختلف شہروں میں تھوڑا بہت فرق ہوجاتا ہے ہر ایک شہر میں

اُجرت اشتہارات

تازہ کردن ایمان ببیعت امیر المومنین غیاث الاسلام والمسلمین
حضرت مہدی موعود و مسیح مسعود ادام اللہ برکاتہم

(از تراب الاقدام عبید اللہ بسمل)

نخستین که در بزم گاه وجود — بآدم سپردند جام شهود
ازان جام پرتو نمودار شد — که ذرات عالم پر انوار شد
چو آدم بسوئے جنان رخت برد — همان نور با شیث دانا سپرد
چو پوشید رو شمس شیث از نوح — درخشنده در دهر شد یوح نوح
ازان باز از مهر رب جلیل — ز بابل عیان گشت بدر خلیل
براهیم چون سوئے یزدان شتافت — تجلے ز وادی ایمن بتافت
چو بنهفت رخ از جهان نور طور — شد از ناصره جلوه گاه ظهور
چو گردید آن نور هم ناپدید — ز کوه صفا صبح صادق دمید
بهنگام رفتن بقول فصیح — خبر داد از مقدم او مسیح
غیاث الامم پیشوائے سبل — مهین صدر دیوان ختم الرسل
شهنشاه ملک شفاعت گری — کنارنگ او رنگ پیغمبری
گزین پیره حضرت کردگار — توان کن دلی عهد روز شمار
درخشنده ریزدان بشیر و نذیر — شه عرش خرگاه منبر سریر
سبق خوانده در مکتب من لدن — عیان بد دلش گشته اسرار کن
[illegible] جانش سموات سردش — خرد ودش ز آغوش حلقه بگوش
بدرگاه آن قبله راستان — زده آسمان سجده بر آستان
عرب را بسر تاج عزت نهاد — بروئے عجم باب رحمت کشاد
چو فهمید کار جهان را بانتظام — بفرمود آهنگ دار السلام
به امت ز رحمت بداد این نوید — که آید پس از من مسیح سعید
چو روئے زمین پر شود از ستم — فرازد ستم سوئے گردون علم
برون آید از اهل دین آن لبیب — کند قتل خنزیر و کسر صلیب
جهان را نه با گرز و تیغ و سنان — مسخر نماید بحسن بیان
بفرمود آن سرور نیک نام — علیه الصلوٰة علیه السلام
که گر علم دین بر ثریا بود — ز دست کسان دور و بالا بود
ز ابنائے فارس برآید یکے — شود نائل آن علم را بے شکے
همان است عیسے آخر زمان — که در قریه قدعه دارد مکان
خوشا بخت و اقبال هندوستان — که خورشید شد طالع از قادیان
بدنیا مجسم شده فضل رب — امام زمان قطب اعظم لقب
نوائیں گل گلشن حیدری — نهال برومند پیغمبری

جز از دست کر گردید آخر دگر — هویدا سر قرن رابع عشر
سلام علیک اے امام امم — سلام علیک اے جهان کرم
سلام علیک اے مه برج دین — توئی خسرو ملک شرع متین
سمی جناب محمد توئی — سپه مهدی قوم احمد توئی
توئی نائب خاتم المرسلین — ز فضل خدا آیتے بر زمین
درین دور فرخ توئی لاکلام — مثیل مسیحا علیک السلام
کنون حامی دین و ملت توئی — که میراث خوار نبوت توئی
تو ما را برادر دی از انتظار — ز مهدی و عیسے درین روزگار
شهادت ادا کرد بے اشتباه — براثبات دعوے توئی مهر و ماه
بدست تو اے سرور نیک نام — بر اعدائے دین گشت حجت تمام
بجنگ مقدس ز کسر صلیب — چها شد باعدائے ملت نصیب
چو آنهم بقعر جهنم نشست — چلیپا بدوش نصاریٰ شکست
نه آنهم ز قهر الٰہی بمرد — بسر آب روئے کلیسا ببرد
بسے چاره ها جست و انجام کار — شتابنده شد سوئے دار البوار
کسانیکه بر دین ترسا ستند — ز بعثت تو بر خویش ترسا ستند
براسلام چون شد الد الخصام — چها آمد از چرخ بر لیکهرام
جگرگاه او را قضا بر درید — کشان موکشانش بدوزخ کشید
عیان گشت در چشم گبر و یهود — ز ترسا و از پیروان هنود
که اسلام را دستگاه قوی است — بدنیا همین مذهب ایزدی است
حق است آنچه حق گوئے پیشینه گفت — حق حق پرستان نشاید نهفت
محال است سعدی که راه صفا — توان رفت جز در پئے مصطفیٰ
کسانیکه زین راه برگشته اند — برفتند و بسیار سرگشته اند
سرورت گردم اے دین را پاسبان — توئی دستگیر فرو ماندگان
ز حرص و شره مانده ام پا بگل — بجان آمدم زین هوس پیشه دل
بدست تو تجدید ایمان کنم — دل و جان خود را مسلمان کنم
توئی این زمان حجت کردگار — مرا از گو [illegible] رنج و نکبت برار
نگاهیکه افتاده ام خوار و پست — بیفتم ز پا گر نگیری بدست

اطلاع عام

چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفین پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب ادن کے ایسے کلمات کا اخباروں میں رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہیں ہیں ہرگز مناسب نہیں۔ اب یہ تمام امور خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہیں وہ خود آسمان سے ان کا فیصلہ کریگا۔ اس لئے ہم تم لوگوں اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہیں کہ اب مخالفین کی تحریروں کے مقابل پر ان کلمہ سے کوئی تحریر شائع نہ ہوگی۔ بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افترا شائع کریں جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ

ایڈیٹر بدر

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیوں کی جو تجارتی ٹھیکداری (ٹھیکہ) ہیٹ بنشی۔ دوکاندار (؟) کاموں میں ہوشیار رہتے ہیں۔ ضرورت ہوگی اور نیز دوکاندار کا تنخواہ دار ناخواندہ و خواندہ خصوصاً احمدیوں کے لئے اطلاع ہے۔

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرکار نہ ذیلدار ساکن باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدھو ضلع ملتان

مفصلۂ ذیل کتب دفتر الحکم سے خریدو

اعجاز احمدی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ار

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ر

جام شہادت | مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا پرسوز مرثیہ۔ قیمت ۲ر

شہادت آسمانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۷ر

القول الصحیح | اُردو۔ نظم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر۔ قیمت ار

رؤیائے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

الوصیّۃ | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدائتیں دی ہیں۔

نور الدین | مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی | ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں۔ قیمت ار

نظم مستورات | مستورات کے لیجہ پر۔ قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب | بچوں کیلئے نہائت مفید ہے۔ قیمت ۴ر

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۲ر۔ عصمت انبیاء ۷ر

کامن احمدی | الاداد والے۔ قیمت ۱ر

آنہ وکشنری | طالب علموں کیلئے نہائت مفید ہے۔ قیمت ار

البرہان الصریح فی تلمیذ المسیح | [illegible]

حیرت کی حیرانی | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۲ر جلد ۹

الخطبۃ
ضرورت نکاح

۵۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آگئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں۔

۸۔ میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگئی ہے اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ مظفرنگر۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط وکتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۲ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط۔ لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ن۔ د۔ خط وکتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء	۱۱۰۶	غلام محمد عبید اللہ صاحب	۱۵ر
۱۲ " "	۲۴۲۷	مرزا غلام رسول صاحب	۲ر
۱۲ " "	۱۱۹۰	شیخ علی محمد صاحب	ـــے ر
۱۳ " "	۱۱۴۷	شیخ کریم اللہ صاحب	ـــے ر
۱۳ " "	۱۰۹۹	غلام نبی صاحب	ـــے ر
۱۳ " "	۱۴۸۵	محمد صدیق صاحب	للعہ ار
۱۴ " "	۸۰۱	غلام رسول صاحب	۲ر
۱۴ " "	۱۱۵۹	راجہ خان صاحب	ـــے ر
۱۴ " "	۱۱۴۳	کرم الٰہی صاحب	ـــے ر
۱۵ " "	۱۴۵۰	سید نادر علی شاہ صاحب	۸ر
۱۶ " "	۱۶۹۱	علی احمد صاحب	۴ر
۱۶ " "	۱۷۰۵	نبی بخش صاحب	۸ر
۱۶ " "	۱۱۲۷	بابو رمضان علی صاحب	ـــے ر
۱۶ " "	۱۱۷۲	سید علی حسین صاحب	ـــے ر
۱۶ " "	۶۸۷	میر طفیل حسین صاحب	۱۲ر
۱۶ " "	۱۰۲۴	محمد تاج الدین صاحب	۴ر
۱۶ " "	۱۱۰۴	سیٹھ علی محمد صاحب	۸ر
۱۷ " "	۱۱۳۸	محمد اکرم صاحب	۸ر
۱۸ " "	۱۵۹۶	مستری عطا محمد صاحب	ـــے ر
۱۸ " "	۱۶۲	نذیر الدین صاحب	ـــے ر
۱۹ " "	۱۰۹۶	سید نیاز حسین صاحب	۶
۱۹ " "	۷۸۱	محمد صدیق صاحب	ـــے ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھپا۔

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ہے

ای جہان منتظر خوش باش کامد دوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

مورخہ ۱۶ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۴ - اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) — نمبر (۴۳)

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہر حال پوری ہونگی مبارک ہیں وہ جو ان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کے واسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی کثرت مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے یورپ امریکہ کے واسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبارین ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپکی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار انکے نام کچھ عرصہ کے واسطے بلاقیمت جاری کیا جائے بعض انجمنوں کی طرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف ہے کی قیمت ایسی ہے کہ اب تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپے خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کے واسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اسمیں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتبخانوں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہونچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ہی ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں اُمید ہے کہ احباب اس کام کے واسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاویگا والسلام

(مینیجر اخبار بدر)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاکٹ یت

بھوتون کا اثر اس ملک کے جاہل لوگ اکثر بیماریون مین کہا کرتے ہین کہ یہ کسی بھوت جن دیو - پری کا اثر ہے ورنہ دراصل بیماری کوئی نہین پھران بھوتون - دیویون اور پریون کے نکالنے والے پیشہ ور بھی موجود ہین - جن کا گذارا ہی اس بات پر ہے کہ بھوت اور دیو نکالا کرین اور روٹی کھایا کرین - پھر ایسے پیشہ ور اپنے پیشہ کو چلایا رکھنے اور لوگون کو اس کے متعلق یقین جانے کے واسطے جو کچھ کیا کرتے ہین - اس سے بھی اکثر لوگ واقف ہین - حضرت مولوی نورالدین صاحب فرمایا کرتے ہین - کہ دنیا مین جن باتون پر مجھے تعجب ہوا ان مین سے ایک یہ ہے - کہ قرآن شریف مین کہین بھوتون کے نکلنے اور داخل ہونے کا ذکر نہین لیکن مسلمانون مین یہ باتین پائی جاتی ہین اور انجیل ان قصون سے بھری پڑی ہے - لیکن عیسائی لوگ ان امور کے قائل نہین - یہ بات فی الواقع تعجب کی تھی لیکن حال مین امریکہ کے اخبار سے یہ عقدہ حل ہو گیا ہے ایک ڈاکٹر صاحب نے جنھون نے اپنا نام ظاہر نہین کیا شہر نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر نمبر ۳۸ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۷ء مین ایک لمبا مضمون اس بات پر لکھا ہے - کہ عیسائی ممالک مین بھوتون اور پریون کے اثر کے عقائد کے سبب عوام کے علاج معالجہ مین نہایت سخت دقت واقع ہو رہی ہے - اس قسم کے خیالات اگرچہ تعلیمیافتہ لوگون مین کم ہوتے جاتے ہین (اور چونکہ ہندوستان مین صرف اعلیٰ درجہ کے تعلیمیافتہ انگریز ہی آتے ہین اس واسطے ہم لوگون کو خیال ہوا - کہ عیسائی اقوام ایسے توہمات سے بالکل بچی ہوئی ہے - اڈیٹر بدر) لیکن عام عیسائی ایسے خیالات مین بالکل منہمک ہین - بہت دفعہ مجھے نہائت رنج اور غصہ کے ساتھ یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ عوام میرے علاج کو بالکل فضول خیال کرتے ہین اور کسی جادوگر اور بھوت نکالنے والے کو لے آتے ہین جو اپنے عجائب بے معنی کلمات بولتا اور نامعقول مضحکہ خیز حرکات کرتا ہے اور مین چپ چاپ پاس کھڑا رہتا ہون گویا میرا اس مین کوئی کام نہین اور ایک بیمار کے علاج کیواسطے مین کوئی امداد نہین کر سکتا - کیونکہ وہ دراصل بیمار نہین بلکہ آسیب زدہ ہے -

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے کئی ایک واقعات ایسے بیان کئے ہین - اور وہ کہتے ہین کہ میرے گرد و نواح مین دیہاتی لوگ سب ایسے ہی خیالات کے ہین اور عیسائیون کے درمیان بھوت جن - پرست اور ان کے آسیب کے توہمات نہائت کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہین - مین خیال کرتا ہون - کہ مسلمانون کے درمیان بھی یہ خیالات عیسائیون کے میل جول کے بعد آئے ہین - کیونکہ ابتدائی اسلامی تواریخ و دیگر کتب مین ان باتون کا کہین ذکر نہین پایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے - کہ جب اسلامی فتوحات کا دائرہ بہت وسیع ہوا اور عیسائی قومین اسلامی جھنڈے کے نیچے امن و امان کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگین اور ایک ہی شہر مین بلکہ ایک ہی محلہ مین دیوار بدیوار عیسائی مسلمان اس طرح رہنے لگے - جس طرح کہ اس ملک مین اکثر ہندو اور مسلمان ملے جلے رہتے ہین - تو اس وقت عیسائیون کی صحبت نے جاہل مسلمانون کے دلون مین بھی ایسے خیالات راسخ کر دئے اور وہ رفتہ رفتہ پھیل گئے - لیکن تعلیمیافتہ مسلمانون نے کبھی کسی زمانہ مین بھی ایسے خیالات کی تائید نہین کی بلکہ ہمیشہ ان کی بیخکنی مین مصروف رہتے رہے -

ہر جگہ مشنریون کی کامیابی یکرنگ ہے پادری کلارک ڈیر فیرنڈ نے جو شہر ٹوکیو ملک جاپان مین مشنری کا کام کرتے ہین - رسالہ اکلیزی اسٹیکل ریویو مین جو کہ فیلڈلفیا سے نکلتا ہے - ایک مضمون لکھا ہے - جس مین افسوس ظاہر کرتے ہین - کہ جاپان کے اندر مشنری لوگون کی کامیابی صرف ذلیل قومون تک محدود ہے اور اوپر کے طبقہ کے لوگون تک ان کا اثر کچھ نہین پہنچتا -

ہم خیال کرتے تھے - کہ ہند مین ہی مشنری لوگون کا یہ حال ہے - کہ زیادہ تر چوہڑے چمار ہی ان کے قابو چڑھتے ہین - مگر اب معلوم ہوا - کہ ان بیچارون کی قسمت مین ہر جگہ ایسے ہی لوگ آتے ہین -

عیسائیت کے مرکز مین تہلکہ مختلف ولایتی اخبارون سے اور ولایتی تار خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت کے اعلیٰ مرکز اور ان کے روحانی بادشاہ پطرس کے جانشین پوپ صاحب کے صدر مقام شہر روما مین پادریون کے برخلاف بہت جوش پھیل رہا ہے اور اس جوش کی وجہ کسی مذہبی عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر نہین ہے بلکہ پادریون کی بد اخلاقی اور بدچلنی کے قصے جو مشہور ہو گئے ہین اور ان ممالک مین رومی گرجون اور خانقاہون مین جو کارروائیان ہوتی ہین اور تارک اور تارکہ کے مابین جو کچھ ہوتا ہے - اس پر یہ سب ناراضگی اور شور و غوغا پھیلا ہوا ہے اور اس زمانہ مین جس قدر عیسائی دنیا مین موجود ہین ان مین سے سب سے زیادہ وہی لوگ ہین - جو رومی عیسائیت مین - معلوم ہوتا ہے - کہ اب وقت آگیا ہے - کہ عیسائی خواہ وہ کسی شکل مین ہو ہر طرف سے زوال کا سونہہ دیکھے -

صبر کا اجر دین عیسوی مین شریعت تو کوئی ہے نہین موسوی شریعت کو لعنت سمجھا جاتا ہے حضرت عیسے کوئی شریعت نہ لائے تھے - ناچار پادریون کو اپنی شریعت بنانی پڑی - جو کچھ ان کی تنگ خیالی اور محدود علم نے کہا وہی شریعت بن گیا - ان اختراعی قوانین کے درمیان ایک یہ امر بھی تھا کہ کوئی مرد اپنی بیوی کی وفات کے بعد اپنی سالی کے ساتھ نکاح نہین کر سکتا - چونکہ یہ قانون فطرت انسانی کے برخلاف تھا - کیونکہ بیوی کی بہن بسبب اس کے کہ اس کی سیرت و صورت فوت شدہ زوجہ کے ساتھ ملتی جلتی ہوتی ہے - مرد کیواسطے بہت ہی تسلی اور آرام کا موجب ہو سکتی ہے - عیسائی قوم کے دانا لوگون نے وقتاً فوقتاً اس پر اعتراض کیا - اور باوجود پادریون کے اختلاف کے اور فتاوی کفر کے آخر پارلیمنٹ نے یہ قانون منظور کر لیا ہے - کہ بیوی کی وفات کے بعد مرد اپنی سالی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے - شکاگو کا اخبار جرنل آف مین ۱۵ ستمبر ۱۹۰۷ء کے پرچہ مین اطلاع دیتا ہے - کہ مانچسٹر مین ایک انگریز کی بیوی فوت ہو گئی تھی - اسے اپنی بیوی کے ساتھ بہت محبت تھی اور بغیر اس کے اسے تشفی نہ ملتی تھی کہ اپنی سالی کے ساتھ نکاح کرے اسکی سالی بھی اس نکاح پر راضی تھی مگر ملک کے قانون سے جو پادریون کے شکنجہ مین جکڑا ہوا تھا ہر دو لاچار تھے - باہمی محبت اس قدر تھی کہ ہر دو نے کسی اور کے ساتھ شادی نہ کی یہان تک کہ اب مرد کی عمر ۷۰ سال اور عورت کی عمر ۶۵ سال ہے اور اب نئے قانون کے ماتحت انہون نے نکاح کر لیا ہے -

المفتی

ایک غلطی کی اصلاح

کون سا مریض صرف فدیہ دے سکتا ہو گذشتہ پرچہ اخبار نمبر ۴۲ مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۷ کالم اوّل میں یہ لکھا گیا تھا کہ مریض اور مسافر ایام مرض اور ایام سفر میں روزہ نہ رکھیں بلکہ ان ایام کے عوض میں ماہ رمضان کے بعد دوسرے دنوں میں بصورت صحت اور قیام ان روزوں کو پورا کریں۔ اسی عبارت کے اخیر میں یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ "جو مریض اور مسافر صاحب مقدرت ہوں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ روزہ کی بجائے فدیہ دیں"۔ اس جگہ مریض اور مسافر سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جن کو کبھی امید نہیں کہ پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے۔ مثلاً ایک نہائیت بوڑھا ضعیف انسان۔ یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے۔ کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال بھر اسی طرح گذر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا ہے۔ کہ وہ روزہ نہ رکھیں۔ کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے۔ اور فدیہ دیں۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں۔ کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ چونکہ اخبار بدر کی مذکورہ بالا عبارت صاف نہ تھی۔ اس واسطے یہ مسئلہ دوبارہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ "صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے۔ جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پاکر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ میرے راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاویگی۔

پانچ مجاہدے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز۔ روزہ زکوٰۃ صدقات۔ حج۔ اسلامی دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی[1] ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں یعنی ایسا نہیں چاہیئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہیئے۔ کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔

صدقہ کی جنس خرید کر لینا جائز ہے ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ میں مرغیاں رکھتا ہوں اور ان کا دسواں حصہ خدا کے نام پر دیتا ہوں اور گھر سے روزانہ تھوڑا تھوڑا آٹا صدقہ کے واسطے الگ کیا جاتا ہے۔ کیا یہ جائز ہے کہ وہ چوزے اور وہ آٹا خود ہی خرید کر لوں اور اس کی قیمت مستحقین میں بھیجدوں۔

فرمایا۔ ایسا کرنا جائز ہے۔

نوٹ۔ لیکن اس میں یہ خیال کر لینا چاہیئے۔ کہ اعمال نیّت پر موقوف ہیں۔ اگر کوئی شخص ایسے اشیاء کو اس واسطے خود ہی خرید کر لیگا۔ کہ چونکہ خرید اور فروخت ہر دو اس کے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ جیسی تھوڑی قیمت سے چاہے خریدے تو یہ اس کے واسطے گناہ ہوگا۔

ایک قابل تقلید نمونہ

احمدی برادران! ہمارے مکرم بھائی شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکہ دار کسٹرکٹ نے انبالہ چھاونی کے نام نامی سے واقف ہیں۔ انہوں نے ایک رسالہ منظوم بنام "صبر جمیل بر قول خلیل" ایک مولوی صاحب کے منظوم رسالہ کے جواب میں تصنیف کیا اور اس کو چھپوایا اور مفت تقسیم کیا اس کی خوبیٔ بیان اور طرز ادا بالکل احمدیت کے اصول کے موافق نرمی اور حلم پر مبنی ہے۔ احباب پڑھ کر محظوظ ہوں گے۔ اس کی پانسو جلد شیخ صاحب نے نہائیت عالیہمتی اور فیاضی سے دار الامان قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کو عطا فرمائی ہیں۔ اور چونکہ یہ رسالہ میری اصلاح و ترمیم و نگرانی میں طبع ہوا ہے اور میرے ہی پاس امانت تھا اس لئے حسب الایمائے شیخ صاحب موصوف ۵۰۰ جلدیں بہشتی مقبرہ کے ڈپو میں پہنچا دی ہیں۔ احباب احمدی اس کو خرید کر امانت سلسلہ میں حصہ لیں اور ثواب حاصل کریں۔ اور شیخ صاحب کو دعائے خیر سے یاد فرماویں۔

خاکسار

منشی فاضل محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلہ

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو۔ کہ میں نے قادیان میں اپنی دوکان میں۔ کلاہ۔ لنگی پشاوری۔ ریشمی و سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا۔ بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہیں قریباً پانچ سال سے میں یہ دوکان کرتا ہوں اور اس میں میرا تجربہ ہو گیا ہے۔ اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوانا چاہیں تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہیں۔ نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جائیگا۔ اگر کوئی شے کسی کو ناپسند ہو۔ تو واپس لیجاویگی۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔ احمد نور مہاجر۔ سوداگر کابلی۔ قادیان۔

دُعا مدد

برادرم منشی ظفر احمد صاحب بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دُعا ہے۔

محمد علی صاحب اشرف اپنے بیمار باپ کے واسطے احباب کی خدمت میں درخواست دعا پیش کرتے ہیں۔

رسید زر

۵۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ۹۱۵۔ مولوی غلام رسول صاحب سے ر

۵ " " ۱۸۱۵۔ محمد صادق علی صاحب سے ر

۵ " " ۸۱۵۔ محمد امام الدین صاحب سے ر

۵ " " ۹۲۵۔ سردار خان صاحب [illegible]

۵ " " ۹۱۲۔ بابو خدا بخش صاحب عہ ر

۶ " " ۱۶۱۵۔ ابوبکر بن محمد جمال یوسف سے ر

۷ " " ۸۲۸۔ قادر خان صاحب سے ر

۸ " " ۱۱۹۸۔ شیخ حسن محمد صاحب علعہ ر

۹ " " ۱۷۷۰۔ منشی محمد علی صاحب [illegible]

۹ " " ۱۸۱۶۔ محمد محسن صاحب [illegible]

۹ " " ۱۷۸۶۔ محمد ابراہیم صاحب [illegible]

[1] اس زمانہ میں سیفی کی ضرورت نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۶ ۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۱ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء ۱ ۔ من عاد ا ولیًا لی فکانما خر من السماء

ترجمہ ۔ جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی گویا آسمان سے گرا

۲ ۔ انّی موجود فانتظر

ترجمہ ۔ مین موجود ہون انتظار کر ۔

۳ ۔ لا یُہد بناءک و تؤتیٰ من ربّ کریم ۔

ترجمہ ۔ تیری بنا توڑی نہ جاویگی اور تو رب کریم سے دیا جائیگا ۔

۴ ۔ وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا لک ذکرک

فرمایا ۔ انّی موجود کا الہام ان لوگون کے جواب مین معلوم ہوتا ہے جو خدا کے مرسل کے مقابل پر ایسی شوخی اور تکذیب پیش آتے ہین کہ گویا خیال کرتے ہین کہ خدا موجود نہین ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مین موجود ہون معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر کچھہ ہو رہا ہے ۔

کیونکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس قدر بے جا حملے اور حد سے زیادہ زبان درازیان ہو رہی ہین ۔

سلسلہ حقّہ کے نئے ممبر

- مساۃ مالن بی بی ہمشیرہ محمد نظام الدین لاہور
- میان عطار محمد صاحب ۔ لودیانہ
- میان غلام محمد صاحب ۔ بھینی شرقپور لاہور
- مساۃ عائشہ اہلیہ غلام محمد " " "
- ابراہیم صاحب " " "
- ہاجرہ اہلیہ ابراہیم " " "
- میان عبد الحکیم " " "
- میان محمد علی " " "
- میان اسمٰعیل " " "
- مساۃ زینب " " "
- مساۃ فاطمہ " " "
- مساۃ کرم نسار تلون ضلع جالندھر
- مسمات جہنڈو تلون ضلع جالندھر
- مسمات عظمت بی بی " " "
- مسمات ام کلثوم " " "
- مسمات جنت بی بی " " "
- مسمات رحیم بی بی " " "
- مسمات خوشی محمد " " "
- میان عبد الرحمان " " "
- میان عبد الخالق " " "
- میان محمد اسحٰق " " "
- والدہ عبد الرحمن موضع پیر عبد الرحمن جہنگ
- عبد الحق ۔ سمندر پور ضلع پٹنہ
- منشی جلال دین موضع للو ضلع لاہور

اطلاع عام

بعض صاحبان غلطی سے اخبارات کے مضامین کے متعلق یا چندون کے متعلق کچھہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت مین لکھتے ہین ۔ ایسے آدمیون کی اطلاع کیواسطے پہلے بھی کئی دفعہ لکھا گیا ہے اور اب پھر اعلان کیا جاتا ہے ۔ کہ حضرت اقدس کو ان اخبارات کے مضامین یا انتظام کے ساتھہ کوئی تعلق نہین حضرت اقدس کو ایسا لکھنا ان کو بیفائدہ تکلیف دینا ہے ۔

اختر بٹالہ

اس نام کا ایک ہفتہ وار اخبار جس کے ایڈیٹر قاضی غلام محی الدین اخگر صاحب ہین ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلنا شروع ہوا ہے ۔ جس کے دس نمبر اس وقت تک نکل چکے ہین ۔ اخبار بدر کی تقطیع پر بارہ صفحے کا ہے ۔ جہان تک ہمین معلوم ہے ۔ ضلع گورداس پور مین قادیان کے اخبار ون کے بعد یہ پہلا اخبار ہے ۔ اخبار مین اسلامی مذہبی مسائل اور صوفیا کے کلام اور اشعار کے علاوہ عام دلچسپی کی خبرین اور ملکی مضامین بھی ہوتے ہین ۔ قیمت سالیانہ عام خریداروں سے مبلغ ؏ مقرر ہے ۔

خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن بنا سکتا نہیں عیسیٰ کا ثانی!

حاشا و کلا میرا یہ عقیدہ نہیں اور نہ ہی کسی ایسے شخص کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق مانتا ہو۔ تو پھر حضرت آپ مندرجہ عنوان شعر کے لکھنے کی وجہ دریافت فرمانے کے درپے ہوں گے۔ سنئے حضرت میں آپ کو زیادہ انتظار میں نہیں رکھنا چاہتا۔ دنیا میں باوجود ہر قسم کی ترقی علم و دانش کے ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری آسمان پر اللہ تعالیٰ کے دا ہنے بازو بیٹھے ہوئے ہیں اور آخری زمانہ میں قیامت کے قریب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سنوارنے اور سدھارنے کے لئے آسمان سے اُتریں گے۔ عیسائی صاحبان تو ان کے حق میں جو کچھ بھی بیان کریں وہ تھوڑا ہے کیونکہ ان کے اعتقاد میں تو وہ خدا کے اکلوتے بیٹے بلکہ خود خدا خالق ارض والسماء ہوئے۔ مگر مسلمان کہلا کر اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہو کر عیسائیوں کی تائید کرنا اور ان کی ہاں میں ہاں ملانا شقاوت کے قریب اور سعادت سے بعید نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ ع کے زندہ بجسد عنصری آسمان پر چڑھنے اور پھر اس قدر عرصہ دراز تک خلاف قانون قدرت وہاں پڑا رہنے وغیرہ پر معقولی اور منقولی اعتراض کئے جاویں۔ تو اکثر گھبرا کر کہدیا کرتے ہیں۔ کہ میاں اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے جو کچھ چاہے کر سکتا ہے۔ مگر میرے نزدیک بلکہ ہر ایک ذی شعور کے نزدیک اس معاملہ میں تو اللہ تعالیٰ کی نہایت درجہ کی کمزوری بیکسی اور ناتوانی پائی جاتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی موجد و مخترع کسی قسم کی کل یا آلہ ایجاد کرتا ہے یا کوئی مصنف کتاب تصنیف کرتا ہے۔ تو قاعدہ ہے۔ کہ پہلی دفعہ کی نسبت نظر ثانی و ثالث کے وقت ضرور کچھ نہ کچھ ترمیم کر کے بڑھا دیا کرتا ہے۔ بلکہ جتنی دفعہ از سر نو کل یا آلہ تیار کیا جاوے۔ اس میں کوئی نہ کوئی پرزہ نیا بطرز جدید بڑھانا خود بخود سوجھ جاتا ہے یا کتاب کو دوبارہ سہ بارہ چھپوایا جاوے۔ تو اس میں کوئی نہ کوئی نیا مضمون بطور ضمیمہ اضافہ کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے ہی دفعہ بنا کر۔ باقی مخلوقات کی طرح مار دینے اور فنا کرنے میں متامل اور متفکر ہو رہا ہے کہ اتفاقاً ایسا عمدہ اور آلہ کاری حربہ (عیسیٰ علیہ السلام) میرے ہاتھ سے تیار ہو گیا ہے جو آخری زمانہ میں بگڑے ہوئے لوگوں کے درست کرنے کے لئے بہت بڑا کام دیگا اگر اس کو بھی باقی مخلوقات کی طرح مار دیا جاوے۔ تو پھر شاید ایسا عمدہ اور اعلیٰ قسم کا آلہ (عیسیٰ علیہ السلام) اور بے مثل ہتھیار دوسری دفعہ نہ تیار ہو سکے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قادر مطلق ہونا۔ قربان جائیے ایسی قدرت کاملہ کے۔ ناظرین نہایت ٹھنڈے دل سے انصاف کو مدنظر رکھ کر غور فرماویں۔ کہ اس حالت میں کمال قدرت کے۔ یا اس رنگ میں قدرت اور جلال کمالیت پر نظر آتا ہے۔ کہ ایک دم میں ایک کُن کے اشارے سے ہزاروں لاکھوں عیسیٰ ع پیدا کر دے۔ توحید اور رسالت ہی پر تو ایمان کی بُنیاد ہے اور ان دونوں کو یہ عقیدہ جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ اول توحید۔ آلہی صفات اور خدائی افعال میں عیسیٰ علیہ السلام شریک ہوئے اور اللہ تعالیٰ بجائے قادر مطلق ہونے کے کمزور اور ناتوان ثابت ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے پیدا شدہ انسان تو عقل خداداد کی رسائی سے اپنی صنعت و کاریگریوں میں نئی نئی ایجادیں بڑھا سکیں اور دستکاریوں میں ابتدائی حالتوں سے خواہ مخواہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتے جاویں۔ مگر اللہ تعالیٰ قادر مطلق عیسیٰ علیہ السلام کو اگر باقی مخلوقات کی طرح مار دے تو مشکل بلکہ محال ہے۔ کہ دوبارہ عیسےٰ علیہ السلام کا ثانی پیدا کرنے پر قادر ہو سکے اسیواسطے تو بہ ہزار مشکل و دشواری قریباً دو ہزار سال سے عیسےٰ علیہ السلام کو کبھی زمین پر کبھی آسمان پر سنبھال سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ مبادا مر جاوے۔ تو پھر ایسا چلتا پُرزہ مجھ سے تیار نہ ہو سکے۔ دوم رسالت کی تو اس گندے عقیدے نے وہ کچھ ہتک اور بے عزتی اور بے حُرمتی کی ہے۔ کہ کچھ کسر باقی نہیں چھوڑی پر نہیں چھوڑی۔ کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں تو افضل الرسل۔ ہادی السبل۔ رحمت للعالمین۔ خاتم النبیین۔ باعث کائنات۔ فخر موجودات ہیں۔ کتاب جو ان پر نازل ہوئی وہ خاتم الکتب ہے۔ اُمت آپ کی سب اُمتوں کی سردار ہے۔ اس اُمت کے علما انبیائے بنی اسرائیل کی مثل ہیں۔ باقی نبی تو اپنی اپنی قوم کے لئے آئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سوائے کے لئے مبعوث ہوئے۔ غرض کہنے اور بیان کرنے کو تو سارے جہان کی فضیلتیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت میں جمع ہیں۔ مگر آخر کار جب موقعہ آیا تو ساری شیخیاں کرکری ہو گئیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام باوجود پیرانہ سالی اور عمر رسیدہ اور پیر فرتوت ہونے کے اتنی دور سے (آسمان) اُترنے کی تکلیف گوارا کریں گے۔ پھر نبوت اور رسالت کا جامہ اُتار پھینکیں گے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی بن کر اسی قرآن اور حدیث پر عملدرآمد کریں گے۔ اور ہر وقت قسمیں کھا کھا کر لوگوں کو سمجھائیں گے اور بصد مشکل ان کے ذہن نشین کریں گے۔ کہ بھائیو! میں اب وہ پہلا عیسیٰ علیہ السلام رسول اور نبی نہیں رہا۔ اور نہ میرا اب انجیل مقدس اور عیسائی قوم سے کسی طرح کا کچھ تعلق اور علاقہ باقی ہے۔ میں تو آج کل اپنے اصلی عہدہ سے معزول ہو کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ کا اُمتی بن کر ان کی امت کو سنوارنے اور سدھارنے کے لئے آیا ہوں کیونکہ نہ تو اللہ تعالیٰ ہی میرے جیسا دوسرا آدمی پیدا کر سکتا تھا۔ اور نہ ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل۔ اولاد۔ اصحاب۔ امت میں کوئی ایسا لائق آدمی پیدا ہوا جو اس مہم کو پورا کرتا۔ اور اس عقدے کو حل کرتا اور ایسے بڑے کام کو سنبھال سکتا۔ مجبوراً مجھ کو اس قدر تکلیف اٹھانی پڑی اور اتنا لمبا عرصہ اور مدت دراز تک۔ کہ باقی نبی اور رسول اپنا اپنا کام کر کے داخل جنت بھی ہو گئے۔ میرا مردہ خراب ہو رہا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ میرے جیسا آدمی بنانے پر قادر ہوتا یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی میں کچھ تاثیر ہوتی اور کوئی شخص ان کی اُمت میں سے اس اہم کام کے بیڑا اُٹھانے کے لائق ہوتا۔ تو کیوں آج میری مٹی خراب ہوتی۔ سو بقول ان لوگوں کے یہ شعر لکھا گیا ہے۔ خدا ہر چیز پر قادر ہے لیکن ۔ بنا سکتا نہیں عیسیٰ کا ثانی ۔ شاید کسی سعید روح کو فائدہ پہنچ جاوے۔

گلاب الدین۔ احمدی رہتاسی

دعا مداد

برادر محمد عثمان صاحب جے پور سے اپنی بیمار والدہ کے واسطے [illegible] درخواست دعا کرتے ہیں۔

مسلم اور غیر مسلم مین فرق

(تقریر شیخ فضل کریم صاحب تاجر شملہ)

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله

اما بعد حضرات ! میرے مضمون کا عنوان ہے۔ مسلم اور غیر مسلم مین مابہ الامتیاز۔ یعنی ایک ایسے معیار کا قائم کرنا جس سے ایک اسلام کے پیرو کی دوسرے مذاہب کے ماننے والون سے تمیز ہو جاوے۔ پیشتر اس کے کہ مین اس معیار کو آپ کی خدمت مین عرض کرون۔ مین یہ مناسب خیال کرتا ہون۔ کہ مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کی جاوے۔ پس واضح ہو کہ لغت عرب مین اسلام اس کو کہتے ہین کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جاوے یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپین یا یہ کہ صلح کے طالب ہون اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دین اور اصطلاحی معنے اسلام کے وہ ہین۔ جو اس آیت کریمہ مین اس کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یہ کہ بلی من اسلم وجهه لله وهو محسن۔ یعنے مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو خدا تعالیٰ کی راہ مین سونپ دیوے یعنے اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادون کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دیوے اور پھر نیک کامون پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جاوے اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتین اس کی راہ مین لگا دیوے مطلب یہ کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جاوے۔ اعتقادی طور پر اس طرح سے کہ اپنے وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لیوے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اور اس کی طاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے اور عملی طور پر اس طرح سے کہ خالصاً للہ حقیقی نیکیان جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر ایک خداداد توفیق سے وابستہ ہین بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق وشوق سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ مین اپنے معبود حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے اور اس کی اعتقادی و عملی صفائی ایسی محبت ذاتی پر مبنی ہو اور ایسے طبعی جوش سے اعمال حسنہ اس سے صادر ہون۔ کہ اس کا وجود معہ اپنی تمام باطنی و ظاہری قوت کے محض خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی راہ مین وقف ہو جاوے اور جو امانتین اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں پھر اسی معطی حقیقی کو واپس دی جاوین اور نہ صرف اعتقادی طور پر بلکہ عمل کے آئینہ مین بھی اپنے اسلام اور اس کی حقیقت کاملہ کی ساری شکل دکھلائی جاوے اور وہ یہ بات ثابت کر دیوے۔ کہ اس کے ہاتھ پاؤن دل اور دماغ۔ اس کی عقل اور فہم۔ اس کا غضب اور رحم اس کا حلم اور علم۔ اس کی تمام روحانی اور جسمانی قوتین۔ اس کی عزت اور مال اس کا آرام اور سرور اور جو کچھ اس کا سر کے بالون سے پیرون کے ناخنون تک باعتبار ظاہر و باطن کے ہے۔ یہان تک کہ اس کی نیات اور اس کے دل کے خطرات اور اس کے نفس کے جذبات سب خدا تعالیٰ کے ایسے تابع ہو گئے ہین کہ جیسے کسی شخص کے اعضاء اس کے تابع ہو جاتے ہین۔ غرض یہ ثابت ہو جاوے۔ کہ صدق قدم اس درجہ تک پہونچ گیا ہے۔ کہ جو کچھ اس کا ہے۔ وہ اس کا نہین۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا ہو گیا ہے اور تمام اعضاء اور قوے الٰہی خدمت مین کلی طور پر لگ گئے ہین اور ایک اور جگہ قرآن مجید مین خداوند کریم نے مسلمان کی تعریف کی ہے اور وہ یہ ہے کہ قد افلح المومنون الذين هم في صلاتهم خاشعون ۔ والذين هم عن اللغو معرضون والذين هم للزكوة فاعلون والذين هم لفروجهم حافظون الا على ازواجهم او ما ملكت ايمانهم فانهم غير ملومين ۔ فمن ابتغى وراء ذلك فاولئك هم العادون ۔ والذين هم لاماناتهم وعهدهم راعون والذين هم على صلواتهم يحافظون ۔ ترجمہ۔ ان مومنون نے فتح پائی۔ جو اپنی نمازون مین عجز و نیاز کرنے والے۔ لغو سے منہ پھیرنے والے۔ زکوٰۃ دینے والے۔ اپنی شرمگاہون کو اپنی بیویون اور لونڈیون کے سوائے اورون سے بچانے والے ہین۔ ایسون پر کوئی ملامت نہین۔ پر جو اس کے سوائے چاہتا ہے۔ ایسے ہی لوگ سرکش ہین جو اپنی امانتون اور عہد کی نگہداشت کرنے والے اور اپنی نمازون کی حفاظت کرنے والے ہین۔ غرض ان آیات سے اور اوپر والے بیان سے معلوم ہوا کہ کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہین ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتون اور خواہشون اور ارادون کے حوالہ بخدا نہ کر دے اور اپنی انانیت سے معہ اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اسی کے راہ مین نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا۔ کہ جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کی نئی زندگی اس مین پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس مین بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہو۔ خالق کی طاعت اس طرح سے کہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کیلئے ہزارون موتون کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اس کی فرمانبرداری مین ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضا جوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلاوے۔ کہ گویا وہ کھا جانیوالی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے۔ یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتون کے ساتھ بھاگنا چاہیئے۔ غرض اس کی مرضی ماننے کیلئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخمون سے مجروح ہونا قبول کرے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات چھوڑ دے اور خلق اللہ کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہین اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرائق سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور مین محض اللہ کے لئے اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہونچا دے اور ہر ایک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے۔ اور ان کی دنیا و آخرت دونون کی اصلاح کے لئے زور لگا دے۔ غرض جو شخص صفات متذکرہ بالا سے متصف ہو وہ مسلمان کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے تمام کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر رکھے ہین اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی خدمت مین لگا رکھا ہے۔ اس کے بعد ایک گروہ ایسا ہے۔ جو اوپر والی باتون سے انکار کرتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی وحدانیت مین دوسرون کو شریک ٹھہراتا ہے۔ اپنے بتون اور دیوتاؤن سے ایسی ایسی مرادین مانگتا ہے جن کا عطا کرنا صرف خدا کے ہاتھ مین ہے اور ان کی [illegible] (باقی آئندہ انشاء اللہ [illegible])

مولوی صاحبان! آنحضرت صلعم کی توہین تو نہ کرو

مس شیطان سے پاک کون ہے

۱۹ - اکتوبر ۱۹۰۶ء - کی صبح کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ خدام سیر کے واسطے تشریف لیگئے - فرمایا - میں نے ایک مولوی صاحب کی ایک تازہ تصنیف پڑھی ہے - جس میں لکھا ہے - کہ حضرت عیسےٰ اور اس کی ماں مریم کے سوائے مس شیطان سے دنیا میں کسی کی پیدائش پاک نہیں - صرف یہی دو نفس مریم اور ابن مریم مس شیطان سے پاک ہیں اور بس - اس عبارت کو پڑھکر مجھے بہت ہی افسوس ہؤا - کہ ہمیں تو یہ لوگ کافر کہتے ہیں - اور اپنا یہ حال ہے - کہ تمام انبیاء اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو پاکوں کے سردار ہیں - نعوذ باللہ مس شیطان سے محفوظ نہیں سمجھتے - گویا ان کے نزدیک نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش میں شیطان کا حصہ تھا - مگر حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کی پیدائش میں شیطان کا حصہ نہ تھا - بار بار افسوس آتا ہے - کہ ان لوگوں کی حالت کہاں تک پہونچ گئی ہے - انا للہ و انا الیہ راجعون

اسلامی غیرت کہاں گئی

فرمایا - یہ لوگ اپنے اس دعوے کی دلیل میں ایک حدیث پیش کرتے ہیں جو صحیح بخاری میں ہے - اور نہیں سوچتے - کہ سب سے مقدم تو قرآن شریف ہے - قرآن شریف میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے شیطان کو کہا کہ انّ عبادی لیس لک علیہم سلطان - میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں - کیا آنحضرت صلعم ان کے نزدیک عباد میں شامل نہ تھے - اول تو جو حدیث قرآن شریف کے مخالف ہو وہ حدیث ہی نہیں - خواہ بخاری میں ہو اور خواہ مسلم میں ہو - دوسرا جس حدیث سے حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ حبیب خدا محبوب الٰہی کی تمام نبیوں کے سردار کی اس قدر ہتک اور توہین لازم آتی ہو - کیونکر ایک مسلمان کی غیرت مان سکتی ہے کہ اسے صحیح حدیث تسلیم کرے ان لوگوں میں کچھ شرم اور حیا باقی نہیں رہی - جو آنحضرتؐ پر ایسا ناجائز حملے کرتے ہیں -

حدیث کے صحیح معنی کیا ہیں

فرمایا - اگر ان لوگوں میں آنحضرتؐ کی کچھ محبت ہوتی - تو یہ لوگ اس حدیث کے یہ معنے نہ کرتے - ہر ایک کلام کیواسطے ایک شان نزول ہوتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ مریم کیواسطے ضرورتاً اس قسم کے لفظ بولے گئے ہیں کہ مریم صدیقہ تھی اور حضرت عیسیٰ کا روح خدا کی طرف سے تھا - ایسا ہی حدیث میں ضرورتاً یہ کلمات بولے گئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش مس شیطان سے پاک تھی اور یہ ضرورت اس طرح سے واقع ہوئی تھی - کہ یہودی لوگ کہا کرتے تھے بلکہ اب تک کہتے ہیں کہ حضرت مریم نعوذ باللہ زانیہ تھیں اور یسوع کی پیدائش ناجائز تھی اور مس شیطان سے تھی - اس الزام کے جواب میں خدا تعالےٰ نے اپنے پاک کلام میں اور نبی کریم صلعم نے حدیث شریف میں یہ بات فرمائی - کہ یہ الزام جھوٹے ہیں - بلکہ مریم صدیقہ تھی اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش مس شیطان سے پاک تھی - چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی والدہ ماجدہ کے متعلق کبھی کسی کافر کو ایسا وہم وگمان بھی نہ ہوا تھا بلکہ سب کے نزدیک آپ اپنی ولادت کی رُو سے طیب اور طاہر تھے اور آپ کی والدہ عفیفہ اور پاک دامن تھی اس لئے آپ کی نسبت یا آپ کی والدہ ماجدہ کی نسبت ایسے الفاظ بیان کرنے ضروری نہ تھے - کہ وہ مس شیطان سے پاک ہے - مگر حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ ماجدہ کی نسبت یہودیوں کے بہتان کی وجہ سے ایسے بریّ کرنیوالے الفاظ کی ضرورت پڑی - یہی حال دیگر انبیاء علیہم السلام کا ہے - ان کے متعلق بھی نہ کبھی ایسا اعتراض تھا اور نہ اس کے دفعیہ کی ضرورت کبھی محسوس ہوئی - افسوس ہے - کہ ان علماء کو یہ خبر بھی نہیں کہ یہ بات کیوں قرآن و حدیث میں ذکر کی گئی ہیں - وہ نہیں جانتے کہ ایسی باتیں کسی بہتان کے دفع کرنے کے لئے آتی ہیں - قرآن شریف میں لکھا ہے - کہ مریم صدیقہ پر ایک بڑا بہتان باندھا گیا تھا - اسی واسطے خدا تعالیٰ نے اس کا نام صدیقہ رکھدیا - افسوس ہے نہ تو ایسے لوگوں کے اکابر سمجھتے ہیں اور نہ ان کا اقتداء کرنے والوں کو کچھ خیال آتا ہے کہ ایسے عقیدہ سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر داغ لگایا جاتا ہے اگر قرآن شریف میں خدا کے بندوں کا مس شیطان سے پاک ہونے کا ذکر بھی نہ ہوتا - تب بھی رسول کریم صلعم کی محبت اور عظمت اور آپ پر ایمان کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے تھا کہ ایسا ناپاک عقیدہ آپ کے متعلق نہ رکھا جاتا -

خدا کا ارادہ انبیاء کے متعلق

حضرت مریم کے متعلق یہ دعا تھی کہ اعیذھا بک و ذریتھا من الشیطٰن الرجیم - مگر یہ دعا بھی اسی اعتراض کے رفع کرنے کیواسطے ذکر کی گئی ہے - ورنہ خدا کے انبیاء اور اولیا کے متعلق تو پہلے سے اللہ تعالیٰ کا خاص ارادہ یہ ہوتا ہے کہ انکو مقدس رسول بنایا جاویگا وہی ارادۂ الٰہی ابتداء سے ان کی پیدائش اور تمام اُمور کو مقدس رکھتا ہے - انبیاء علیہم السلام تو مادر زاد پاک ہوتے ہیں اور شیطان سے دور رکھے جاتے ہیں - دنیا میں پیدائش دو قسم کی ہوتی ہے - ایک رحمانی اور دوسری شیطانی - خدا تعالےٰ کے تمام نیک بندوں کی پیدائش رحمانی ہوتی ہے - شیطان کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا - اور انہیں کے متعلق کہا جاتا کہ روح منہ ان کا رُوح خدا کی طرف سے ہوتا ہے اسمیں حضرت عیسےٰ کی کوئی خصوصیت نہیں ہے خدا تعالےٰ کے تمام نیک بندوں کی رُوح خدا کی طرف سے آتی ہے -

زمخشری میں اسلامی غیرت تھی

فرمایا - زمخشری نے بخاری کے حاشیہ میں اس حدیث کے یہی معنے کئے ہیں جو ہم کرتے ہیں - یہ علماء زمخشری کو اچھا نہیں سمجھتے - مگر ہمارے خیال میں وہ ان علماء سے بہتر اور افضل تھا - گو معتزلی تھا مگر اس کے ایمان نے گوارا نہ کیا کہ آنحضرت صلعم کی عظمت پر داغ لگاوے بلکہ اس کے دل میں اسلامی غیرت اور محبت نے جوش مارا - اصل میں ان لوگوں میں تزکیہ نفس نہیں ہے - جب انسان تزکیہ نفس اختیار کرتا ہے - تو قرآن شریف کے معانی اور معارف اس پر کھولے جاتے ہیں -

ضرورت مجدد

فرمایا - ان علماء نے اپنے عقائد کے ساتھ عیسائیوں کی بہت امداد کی ہے - حضرت عیسیٰ کو خصوصیت کے ساتھ ایسے صفات دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دوسرے انسانوں میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں - عیسائیوں کو اس سے مدد مل جاتی ہے کہ جب تم خود کہتے ہو - کہ یہ صفات کسی انسان میں نہیں پائے جاتے تو ضرور ہے کہ وہ خدا ہو جسمیں خاص بلا شراکت غیر ایسے صفات پائے جاتے ہیں اس وقت اسلام پر دو بڑے فتنے ہیں ایک تو بیرونی فتنہ ہے کہ کئی لاکھ آدمی مرتد ہو کر عیسائی ہو چکا ہے اور باقی بہت سے نیم مرتد پھرتے ہیں ارتداد کے دروازے ہر طرف سے کھلے ہیں دوسرا اندرونی فتنہ ہے - کہ مسلمان لوگ اپنے عقائد کے ساتھ اس ارتداد میں امداد کرتے ہیں کیا ایسے فتنہ عظیمہ کیوقت کسی مجدد کے آنیکی ضرورت نہیں؟ قاعدہ ہے کہ جس قسم کی اصلاح کیواسطے کوئی شخص دنیا میں آتا ہے اس کیمطابق اس کا نام بھی رکھا جاتا ہے چونکہ اس زمانہ میں بڑا فتنہ عیسویت کا تھا اس واسطے اس کی اصلاح کیواسطے جو مجدد بھیجا گیا - اس کا

کشش ثقل

(رقم زدہ اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی ثم قادیانی)

بظاہر کشش ثقل یا کشش اتصال یا قوت جاذبہ کا تعلق ہے۔ اجسام اور اجزائے اجسام (ذرات) سے صوفیہ کرام اور حکمائے اشراقین کو چھوڑ کر اگر قدیم زمانہ کے متکلمین اور حکمائے مشائین کے فلسفہ کے موافق اجسام کے متعلق کماحقہ آگاہی حاصل کرنا چاہیں۔ تو اول ہم کو ہیولیٰ اور صورت جسمیہ کی تحقیق پھر ہیولائے اولیٰ۔ ہیولائے کل (ہیولائے مطلق) ہیولائے طبیعت۔ ہیولائے صناعت وغیرہ۔ پھر جوہر بسیط۔ پھر ہویت پھر کمیت پھر کیفیت پھر جسم مطلق کے گورکھ دھندوں کو سلجھانا پڑتا ہے۔ پھر اس کے بعد اجزائے لایتجزیٰ یعنی ذرات دمقراطیسی یا دقائق یا ہباء منثور یا اتمس کا مرحلہ آتا ہے۔ یہ بھی اگرچہ ہیں تو بہت صاف اور آسان باتیں مگر اس مرحلہ پر مصنف ستیارتھ پرکاش جیسے سادہ لوح اشخاص ہی نے دھوکہ نہیں کھایا۔ بلکہ عبد الکریم شہرستانی سے بھی سوامی دیانند جی کی طرح فاحش غلطی تو نہیں مگر ایک ٹھوکر ضرور کھائی ہے۔ اس مرحلہ کے طے کرنے میں حلول۔ حیز قار۔ وغیرہ چند اصطلاحوں سے بھی اول ضرور واقفیت حاصل کرنی پڑے گی۔ کوئی کہتا ہے جسم غیر مرکب ہے۔ کوئی کہتا ہے یوں نہیں بلکہ یوں کہو کہ جسم انقسام غیر متناہی کا قائل ہے۔ کوئی کہتا ہے یوں بھی نہیں بلکہ یوں کہو جسم فی ذاتی متصل ہے وغیرہ وغیرہ پھر مکان۔ جہت محیط۔ محاط۔ مطلق۔ مقید۔ بُعد۔ تعدد و نہایت۔ لابدیۃ حیز طبعی وغیرہ کے دقیق مسائل طے کرنے پڑیں گے۔ پھر حرکت۔ محرک۔ متحرک۔ مزاحم۔ قاسر وغیرہ کی نوبت آئیگی مذکورہ بالا ترتیب کے ساتھ تمام مراتب کو طے کرنے اور اعلیٰ درجہ کی تفصیلی واقفیت حاصل کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچنا نصیب ہوگا۔ کہ ہر جسم کے لئے ایک طبعی حیز ہے اور کسی قاسر کے سبب سے جسم اس طبعی حیز سے جدا رہ سکتا ہے۔ جب قاسر نہ رہیگا۔ تو جسم بالطبع حیز کی طرف متحرک ہوگا۔ اور یہی گویا کشش کی ٹوٹی پھوٹی تعریف ہوگی۔ پھر بھی ان تمام خدشات کے دفع کرنے کے لئے جو اس میں پیدا ہو سکتے ہیں اور آگے بہت سے مراحل طے کرنے ہوں گے۔ غرض کہ بہت بڑی ورد سری اور دماغ سوزی اور بہت زیادہ وقت صرف کرنے کے بعد متقدمین کا فلسفہ مذکورہ بالا مسئلہ کے متعلق ہماری کسی قدر تسکین کر سکتا ہے میرا مدعا یہ نہیں ہے۔ کہ میں فلسفہ قدیم کی تحقیر کروں بلکہ اصل منشا یہ ہے کہ فلسفہ قدیم (جو ایک عظیم الشان چیز ہی) کے طرز پر مذکورہ بالا ہیڈنگ کے تحت میں کچھ لکھنا آسان بھی نہیں ہے اور دلچسپی بھی اس میں کم ہوگی۔ اگرچہ دونوں طریقے ہم کو ایک ہی نتیجہ پر پہونچانے والے معلوم ہوتے ہیں۔ مگر فلسفۂ جدید کا بیان اس کے متعلق نہائت صاف اور جلد سمجھ میں آجانیوالا ہے۔ مذکورہ بالا عبارت میں فلسفہ جدید کی نسبت چند ترجیحی الفاظ اس وجہ سے اور بھی لکھے گئے ہیں۔ کہ فلسفہ قدیم نے کشش ثقل کے اسباب اور کنہ کے معلوم کرنے کی بہت کوشش کی ہے جو کسی قدر ناکام کوشش ہے۔ فلسفہ قدیم اس خاص مسئلہ میں ذات باری تعالےٰ اور اس کی مدار الوہیت وقدرت کا صاف صاف اقرار کرتا ہوا جھجکتا ہے لیکن فلسفہ جدید یا فلسفۂ مغربی (چاہے اس کے بانی دہریہ خیالات والے ہی کیوں نہوں) کشش ثقل کے مسائل میں نہائت خندہ پیشانی اور خوشی سے بلا چون وچرا مشیت خداوندی کا اقرار کرنے کے لئے مستعد پایا جاتا ہے۔ متقدمین نے کشش ثقل کے اسباب معلوم کرنے میں زیادہ کوششیں صرف کی ہیں اور متاخرین نے کشش ثقل کے نتائج سے زیادہ تر فوائد حاصل کئے ہیں۔ اس خاص مسئلہ میں فلسفہ قدیم کے طرز پر کلام کرنے میں کسی بہتر نتیجہ پر پہونچنے کی امید کم اور کسی گستاخانہ راہ پر چلے جانے کا اندیشہ زیادہ ہے اور متاخرین کی طرز پر کلام کرنا گویا الم نجعل الارض کفاتا کی تفسیر بیان کرنا ہے۔ پھر جو لوگ خدا تعالیٰ اور اس کی ذات وصفات کے قائل ہیں (اور ہر زمانہ میں ایسے مفاطیسیوں ہیں) وہ اول اس بات کو مان لیں کہ خدا تعالیٰ نے دقائق یا ذرات اور کل اجسام میں ایسی قوت رکھی ہے کہ اگر کوئی مانع نہ ہو تو سب آپس میں ملے جلے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی طرف کھچے جاتے ہیں اسی کو کشش اتصال کہتے ہیں۔ کشش ثقل کے متعلق فلسفیانہ تحقیق کا نہائت مختصر خلاصہ یہ ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ کے حکم کُن سے مادۂ عالم یا جسم مطلق کو وجود عطا ہُوا تو ذرات مادہ کو جو فضا میں پریشان تھے منجملہ دیگر خواص کے کشش اتصال بھی فیاض قدرت سے عطا ہوئی۔ کشش اتصال کے باعث ایک ذرہ دوسرے ذرہ سے جا ملا۔ جب دو مل گئے۔ تو مثل مشہور ہے "ایک کی وارد دو"[1] ان دونوں کی متفقہ کشش نے قریب کے تیسرے ذرہ کو کھینچکر ملا لیا۔ چونکہ تین کی طاقت دو سے زیادہ ہوتی ہے اس لئے ان تین نے تو اپنے قریب کے ان دو ذروں کو بھی کھینچ لیا جو پہلے ہی آپس میں مل چکے تھے اسی طرح ذروں کی تعداد اور ساتھ ہی کشش بڑھتی اور دور دور تک ہاتھ صاف کرتی گئی۔ رفتہ رفتہ ذرات کا ایک بڑا سا گولا بن گیا اسی طرح فضا کے مختلف مقامات میں کشش اتصال سے یہی عمل ہوا اور جابجا لاتعداد منتشر ذرات کے (جو دھوئیں کی طرح پھیلے ہوئے ہوں گے) سمٹ سمٹ کر بہت سے بڑے بڑے گولے بن گئے اب ان گولوں میں بھی کھینچا تانی شروع ہوئی جو بڑا تھا اس نے چھوٹے کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اس طرح ان کی تعداد کم اور اجسام بڑھنے شروع ہوئے۔ یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ جس قدر بُعد ہوتا جائے۔ اسی قدر کشش کا اثر بھی کم ہونا چاہیئے۔ اس لئے یہ بھی ہوا کہ قریب کے کسی بڑے گولے نے کسی چھوٹے گولے کو اپنی طرف کھینچ لیا اور دور کے بہت بڑے گولے کی طرف نہ جانے دیا۔ غرض کہ فضا میں بہت بڑے بڑے گولے بن گئے۔ مثلاً عطارد۔ زہرہ۔ زمین۔ مریخ۔ پالس۔ جونو وسٹا۔ مشتری۔ زحل۔ ہرشل (یورنیس) نیپچون وغیرہ بعض بہت ہی بڑے بڑے ہوگئے۔ مثلاً آفتاب سریس۔ الکول۔ بگل۔ وغیرہ۔ اب یہ صورت واقع ہوئی۔ کہ ان عظیم الشان گولوں میں بھی زور آزمائی شروع ہوگئی۔ مثلاً نیپچون کو آفتاب نے اپنی طرف کھینچا اور کلب الجبار (سریس) نے اپنی طرف آفتاب چونکہ کلب الجبار سے بہت چھوٹا ہے اس لئے آفتاب کی کشش سریس یعنی کلب الجبار کی کشش سے بہت ہی کم ہے۔ مگر چونکہ نیپچون آفتاب سے بہت ہی قریب تھا اس لئے آفتاب کی کشش سریس کی کشش پر غالب آگئی اور آفتاب نے نیپچون کو سریس کی طرف جانے سے روک لیا اور دونوں کی کشش سے ایک خاص مقام پر نیپچون رہ گیا۔ اسی طرح زمین کو مشتری نے اپنی طرف کھینچا اور آفتاب نے اپنی طرف لہٰذا ایک ایسے مقام پر زمین کو رہ جانا پڑا جہاں کششوں کا اثر برابر تھا۔ اسی طرح چاروں طرف سے ہر ایک گولے کو ایک دوسرے نے کھینچنا شروع کیا۔ بقول شخصے کسی کا

---

[1] اس موقع پر ایک ذہنی تمثیل کے طور پر عبارت لکھی گئی الفاظ کے تمام پہلوؤں سے اس موقع پر واقفیت نہیں تلاش کرنی چاہیئے۔

معمول بہاری اور کسی کا قول بہاری۔ کسی گولے کی جسامت بڑی تھی۔ مگر کسی قرب زیادہ حاصل تھا۔ غرض تمام فضامین کشش کی طنابین کھچ گئیں اور جہاں جس کو رہنا چاہیئے تھا آکر رک گیا۔ اس ہل چل مین کششون کا اوسط پورا کرنے کے لیے چونکہ ان گولون کو کسی قدر حرکت بھی کرنی پڑی اس لئے ایک کی حرکت نے دوسرے کو بھی متحرک کیا اور پھر سب مین یہی سلسلہ پیدا ہوکر گردشین پیدا ہوگئین۔ ہم ایک رسی مین کوئی پتھر یا لوہے کا ٹکڑا باندھ کر رسی کا دوسرا سرا اپنے ہاتھ مین لے کر جب اپنے گرد اس کو گردش دیتے ہین تو وہ پتھر یا لوہے کا ٹکڑا دائرہ مین گردش کرتا ہے اور ہم اس دائرہ کا مرکز ہوتے ہین۔ اسی طرح جن جن گولون یا سیارون کو آفتاب نے کشش کی رسی سے اپنی طرف کھینچا تھا وہ سب آفتاب کے گرد اپنے اپنے دائرہ یا مبلغ دور یا فلک مین گردش کرنے لگے۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے۔ کل فی فلک یسبحون۔ سیارون اور اقمار وغیرہ کی گردش کرنے اور ان کے جسمون کے گول ہونے کی وجوہات کا بیان ایک جداگانہ مفصل مضمون کا محتاج ہے اگر خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو علم ہیئت کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ علیحدہ علیحدہ کئی دلچسپ مضامین لکھنے کا ارادہ ہے اس وقت چونکہ صرف کشش ہی کے متعلق کچھ لکھنا مقصود تھا اس لئے بہت سی باتون کی ضروری تفصیل بھی نظرانداز کر دی گئی ہے۔ تاہم اس موقعہ پر اس قدر اور اشارہ کر دینا ضروری ہے۔ کہ کشش چونکہ آفتاب مین بھی ہے اور زمین مین بھی ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ کہ ذرات کے گولے جون جون بڑھتے گئے ان کی کشش بھی بڑھتی گئی یعنی تمام ذرات اور اجسام کے لئے کشش کا ہونا لازمی صفت ہے۔ پس جس طرح آفتاب زمین کو اپنی طرف کھینچتا ہے اسی طرح زمین آفتاب کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ مگر چونکہ آفتاب کی جسامت کو زمین کی جسامت کے ساتھ وہ نسبت ہے، جو ایک مٹکے کو ایک مٹر کے دانے کے ساتھ ہوتی ہے اس لئے بیچاری زمین کو آفتاب کے گرد طواف کرنا پڑا ورنہ اگر زمین آفتاب سے بڑی ہوتی۔ تو پھر حضرت آفتاب کو ہی زمین کے گرد گشت و گرداوری کرنی پڑتی۔ ہان جن اجسام پر زمین کی کشش بوجہ قرب کے غالب ہے، وہان زمین نے بھی ان اجسام سے خدمت لینے مین کمی نہین کی۔ دیکھو چاند چونکہ زمین سے بہت قریب ہے اور چھوٹا ہے۔ اس لئے چاند کو ہماری زمین کا طواف کرنا پڑا۔ مذکورہ بالا عبارت سے بخوبی یہ بات سمجھ مین آسکتی ہے۔ کہ ذرات کی کشش اتصال نے کیسی کیسی عظیم الشان طاقتین پیدا کر دی ہین۔ اب اس بات کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر ہم کوئی چیز اوپر کو پھینکتے ہین۔ تو ہمارے ہاتھ کی طاقت (جس نے زمین کی کشش کا مقابلہ کیا تھا) جب ختم ہو جاتی ہے اور زمین کی کشش اس پر غالب آ جاتی ہے تو اس کو زمین اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ یعنی وہ چیز زمین پر گر پڑتی ہے۔ اگر کوئی مانع نہ ہو تو ہر جسم کو زمین اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہے۔ اسی کا نام وزن ہے اور اسی کو کشش ثقل کہتے ہین اور یہی الم نجعل الارض کفاتاً کے معنے ہین۔ جس طرح ہمارے ہاتھ کی طاقت کسی چیز کے اوپر پھینکنے مین زمین کی کشش کے لئے ایک مانع ہے۔ اسی طرح حرارت جو ذرات اجسام کو پھیلاتی ہے کشش اتصال کے لئے ایک مانع ہے۔ قوت نشو و نمائی جو حرارت وغیرہ سے مل کر پیدا ہوتی ہے یہ بھی کشش زمین کے لئے ایک مانع ہے۔ جو درختون کو اگاتی اور زمین سے درخت کی چوٹی تک پھلون پھولون اور پتون وغیرہ کے ذرات کو لے جاتی ہے لیکن جس طرح ہمارے ہاتھ کی طاقت جب ختم ہو جاتی ہے۔ تو زمین کی کشش اپنا کام کرتی ہے۔ اسی طرح جب کسی درخت کے پھل یا پتے مین وہ مانع قوت نہین رہتی۔ تو پھر زمین کی کشش درگذر نہین کرتی۔ فوراً وہ پھل یا پتہ زمین پر گر پڑتا ہے۔ یعنے زمین اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اسی عمل یعنی ایک سیب کو درخت سے زمین پر گرتے ہوئے دیکھ کر اسحٰق نیوٹن کے دل مین کشش زمین کا خیال پیدا ہوا تھا۔ اگرچہ سر آئزک نیوٹن نے کسی کو سن کر یا سیکھ کر کشش زمین کا حال نہین معلوم کیا (اور اسی وجہ سے وہ کشش زمین کی تحقیق کا موجد مانا جاتا ہے) لیکن اس سے بہت پہلے کشش زمین کا مسئلہ خلفائے عباسیہ کے زمانہ مین مسلمان محققین کا تحقیق شدہ تھا۔ مضمون ہذا مین کشش ثقل کے متعلق انتہا سے زیادہ اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اگر اس اجمال کی معمولی تفصیل بیان کی جائے۔ تو ایک مستقل کتاب (جو کئی ابواب پر مشتمل ہو) تیار ہو سکتی ہے۔ مین نے ایک مضمون مولوی اشرف علی تھانوی اور رسال عقلی کے ہیڈنگ سے الحکم مین بہت دن ہوئے۔ کہ شائع کرایا تھا۔ اس کی تردید مین کسی پردہ نشین آئی۔ ف۔ صدیقی لاہور کے کسی غیر مشہور اخبار مین تقریباً ایک سال ہوا کہ ایک مضمون چھپوایا اور مجھ کو سب سے پہلے اب تقریباً ایک ہفتہ ہوا کہ اخی المکرم حضرت اکمل کے ایک مراسلہ سے اس کا حال معلوم ہوا۔ می چاہتا تھا کہ اس موقع پر سادہ لوح معترض کی نادانی کا اچھی طرح اظہار کر دون اور اس کے مبلغ علم کے تمام بخیے ادھیڑ ڈالون مگر ایسے بزدل کو مخاطب بناتے ہوئے اور اس کی باتون کا جواب دیتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ جو خود ہی تاریک کوٹھڑی مین چھپ چھپ کر بیٹھتا اور وہان سے با دھوائی تیر چلاتا ہے۔

ہان اتنی بات یہ ہے۔ کہ زمین پر کے تمام اجسام بھی آپس مین کشش رکھتے ہین جس کو کشش اتصال کہتے ہین اور اس کا بہت سے مشاہدات اور تجربات سے ثبوت ہوتا ہے یہی کشش اتصال جب بڑے پیمانہ مین زمین مین دیکھی جاتی ہے۔ تو اس کا نام کشش زمین یا کشش ثقل رکھ لیا جاتا ہے۔

الراقم

اکبر نجیب آبادی

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۲	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۱۱	۵	۳	۲	۱	۲

۱۔ یہ اجرت بہرحالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس مین زیادہ رعائیت اس سے نہ ہوگی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے۔

۳۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان امور کو بغور مطالعہ فرمالیا کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مسیح موعودؑ کی صداقت مخلص بندوں کو معلوم ہوتی ہے

مصدرِ شفاق مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آج مجھے اپنی حالت ایسے وقت میں یاد آئی جبکہ نادان لوگوں نے بہت سوال کئے۔ کہ مسیح قادیانی کی بیعت سے کوئی بیمار شفایاب ہوا۔ مجھے قسم ہے اسی ذاتِ پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر میں اپنی طرف سے ایک ذرہ بھی کہونگا۔ تو بقول مسیح علیہ السلام یہی دُعا مانگتا ہوں۔ ؎

پارہ پارہ کن من بدکار را ٭ شادکن این زمرۂ اغیار را کا مصداق ہو جاؤں

۱۹۰۵ء جبکہ مجھے بخار نے تین ماہ تک سخت لاچار کیا۔ میرا علاج اس وقت حکیم چراغدین صاحب و امام الدین مرحوم جموں والے کر رہے تھے۔ اونھوں نے مجھے تپ دق قرار دیا سنتے ہی میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ ساتھ ہی درد سینہ کا سخت زور تھا۔ جس سے مجھے مسلول ہو جانے کا بھی فکر پڑا۔ میں ایک دن سخت اضطراب کی حالت میں ہو کر اپنے معمول پڑھکے وقت وضو کرکے دروازے بند کرکے نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ نماز ادا کی اپنی جان سے ناامید ہوکے مغفرت کی دعا مانگی۔ اور اسم اعظم فرمودہ مسیح موعود علیہ السلام سینکڑوں دفعہ پڑہا اور اس قدر رویا کہ بے تاب ہو گیا۔ اس وقت مولانا و سیدنا مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل جو میرے خاص مہربان اور دلی محب ہیں۔ عیادت کے واسطے حسب معمول آئے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں خاموش ہو گیا۔ پھر آواز دی۔ آخر بہت زور سے پکارا۔ میں نے دروازہ کھولتے ہی زار زار چلانا شروع کیا۔ آپنے بہتیرا حوصلہ دیا۔ میں سخت بیقرار ہو گیا مگر دل میں فکر اپنے معصیت کی تھی۔ خیر تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب تشریف لے گئے میں اُسی مُصلّے پر سو گیا۔ اس وقت مجھے خواب آئی۔ کہ میرے ماموں جی میرے پاس چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور دو تین آدمی بھی موجود ہیں اور میں اپنی تکلیفیں بیان کر رہا ہوں۔ اتنے میں کسی نے آکر خبر دی۔ کہ ایک بزرگ تیری خبرگیری کے واسطے تشریف لائے ہیں۔ سنتے ہی میرا دل بشاش ہو گیا۔ اتنے میں وہ بزرگ آکر میرے سرہانے بیٹھ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت اسم شریف ہے؟ آپنے فرمایا۔ کہ حضرت میرزا سلطان سکندر صاحب۔ میں نے کہا کہ آپ کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ فرمایا۔ قادیان عرب میں۔ ان کا یہ فرمانا تھا۔ کہ میرا زار زار رونا۔ پھر عرض کی کہ آپ کے ہوتے میرا یہ حال ہو۔ آپنے میری پشت پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ تمہاری دوائی بالکل سہل ہے۔ میں نے کہا کہ اس کا کیا نام ہے۔ فرمایا۔ کہ وہ ڈھونڈنے والے کو بازار سے بالکل سستی ملتی ہے۔ وہ ایک چھوٹی سی (گنڈی) ہے۔ جس کا نام ہے خیر الزاد التقویٰ وہ گھس کر دو چار دفعہ پی لیا کرو۔ بالکل آرام ہو جائے گا اور اگر ایسا نہ کروگے تو اس مہلک مرض سے ہلاک ہو جاؤگے۔ یہ کہہ کر آپ رخصت ہو گئے اور میں بیدار ہو گیا!!!

رات کے بارہ بجے پھر بھی دکھائی دیا۔ پھر چار بجے بھی دکھائی دیا اور ساتھ ہی فرمایا۔ کہ اس کو جلدی گھس کر پیو۔ تاکہ آج ہی آرام ہو جاوے۔ میں فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ وضو کرکے تہجد کی نماز ادا کرکے دعا مانگی اور دل میں ٹھان لیا کہ تقوے سے بڑھکر اور کوئی دوائی نہیں ہے قسم ہے خدائے عزوجل کی۔ اسی روز سے مرض گھٹتا گیا۔ یہاں تک کہ ایک ہفتہ میں وہ بیماری بالکل رفع ہو گئی۔

پھر تھوڑا عرصہ گذرا ہے۔ کہ میرے ماموں جی میر حامد شاہ جو مسیح کے مخالف میں پیچش اور بخار سے سخت بیمار ہو گئے۔ یہاں تک کہ جینے کی اُمید نہ رہی۔ جس رات کو سخت مایوسی ہو گئی تھی۔ مجھے بھی دعا کے واسطے کہا گیا۔ میں نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے۔ رات کو مجھے دکھائی دیا ہے۔ کہ ایک عمدہ زرین مکان میں ایک بزرگ ہیں۔ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ سے تشریف لائے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان کا اسم شریف کیا ہے۔ لوگوں نے کہا تمہارے مرشدین اور عالم کے سردار ہیں۔ میں نے کہا کہ آخر نام بھی کچھ ہوگا۔ کہا گیا ان کا نام میرزا رسول احمد سلطان اعظم بیگ ہے۔ میں نے درود پڑھنا شروع کر دیا اور آگے بڑھ کر سلام کیا۔ آپکے منہ سے علیکم السلام نکلا۔ میں نے بڑے ماموں جی میر احمد شاہ صاحب کو اشارہ کیا کہ عرض کرو۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ مجھے اس سے پیشتر سخت جھڑک ہوئی ہے۔ پھر میں نے سر کی سے آگے ہو کر عرض کی۔ آپنے سخت جوش میں آکر فرمایا۔ کہ اس کو کہدو۔ کہ چراغدین شیطان فرعون عیسائیوں کے باپ کو بلاوے اور اس سے دعا کراوے۔ وہ اس کا باپ ہے۔ میں نے کہا کہ وہ تو جناب کی دُعا سے مرگیا ہے۔ مہربانی کرکے آپ ضرور اس کیواسطے ایک نسخہ عنائیت فرما دیں۔ کیونکہ یہ میرا رشتہ دار ہے۔ اور یہ مجھے آپ کی طرف نہائیت مجبور کر رہا ہے۔ آپنے تھوڑی دیر خاموش ہو کر فرمایا کہ اچھا تمہارا آنا میرے لئے شرم کا موجب ہے۔ مگر آئیندہ ایسی سفارش نہ کیجیو۔ پھر آپنے قلم دوات لیکر ایک کاغذ کی بندی جس کا طول کوئی دو گز ہوگا اور عرض کوئی ۶ انچ ہوگا۔ ایک نسخہ لکھ کر میرے حوالے کیا اور فرمایا۔ کہ آہستہ آہستہ شفا پائیگا۔ میں نے وہ نسخہ لے کر بڑے ماموں جی کو دکھایا۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ مختلف جگہ سے قرآن کریم کی آیات لکھی ہیں پڑھتے پڑھتے میں بیدار ہو گیا۔ اس وقت یہ خواب سنا دی۔ اور تسلی دیدی۔ اس وقت سے بارہ روز تک میر حامد شاہ شفایاب ہو گیا یہ خواب میں نے اپنے استاد خلیفہ نور الدین صاحب سے بھی اسی وقت عرض کر دی تھی۔ جب میں نے دیکھا تھی۔ ان باتوں سے وہ شخص یقین نہیں کرے گا جس کے صفات ابوجہل سے ملتے جلتے ہوں گے۔ ہائے افسوس کہ دنیا اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتی اور حق کا راستہ اختیار نہیں کرتی۔ خدا ہم سب کو ہدایت دیوے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اُمت میں شامل کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم بنا دے۔ آمین ثم آمین

نظم

الٰہی عشق مہدی میں میرا ثابت قدم نکلے / تمنا ہے میرے دل کی کہ اس کوچہ میں دم نکلے
میرے اس جسم کا ہر ذرہ ہو قربان جبتک دم / یہی اسلام کی خدمتیں عاجز سے رقم نکلے
ترے دارالامان کی اے مسیحا خاک سرمہ ہے / کہ جس کو ڈالکر آنکھوں میں روشن چشم ہم نکلے
کبھی آتا مزا ہے عشق کا تیرے اگر ہم پر / دہن سے فرقۂ دجال کے سب ورثم نکلے
بہشتی مقبرہ کو دیکھ کر آتا نظر ہے یہ / کہ لاکھوں اس چمن تیرے میں باغ ارم نکلے
تونگر ہو گئے سارے جو تھے مفلس زمانہ کے / نہ ہوں کیونکر تونگر جب ترا دست کرم نکلے
تو مہدی راہ رووں کا اور مسیحا ہو مریضوں کا / صدائے آسمانی حق میں تیرے دمبدم نکلے
ترے دست مبارک پر شرف گر نبوں طاں / تو کیا ہوگا اگر انکار پر وہ یک قلم نکلے
یہ ہے مشہور چمگادڑ کی آنکھوں میں کراہت ہے / چمکتا شرق سے خورشید کا جبکہ علم نکلے
زبان حال میں دہلی سے اک بابا پکاری تھی / الٰہی ان دنوں ہم پر کوئی خیر الامم نکلے
جب آیا نائب احمد نبیؐ کے خاص وعدہ پہ / تو حق کے سامنے بابا بہی فرقوت وذم نکلے
مسیحا نے ہراک کے علم اور تقویٰ کو جانچا ہے / بڑے تھے پیٹ جن کے پھٹنے بھی خالی شکم نکلے
تری تصدیق کیونکہ ہو اگر ہراک موافق ہو / بہلا احمد کی بیعت میں سبھی ثابت قدم نکلے
ترے دامن سے چھٹکے اے مسیحا ہو گئے مسعود / اگر گردن کش آئے سر کو آخر کرکے خم نکلے

خاکسار مسعود از جموں
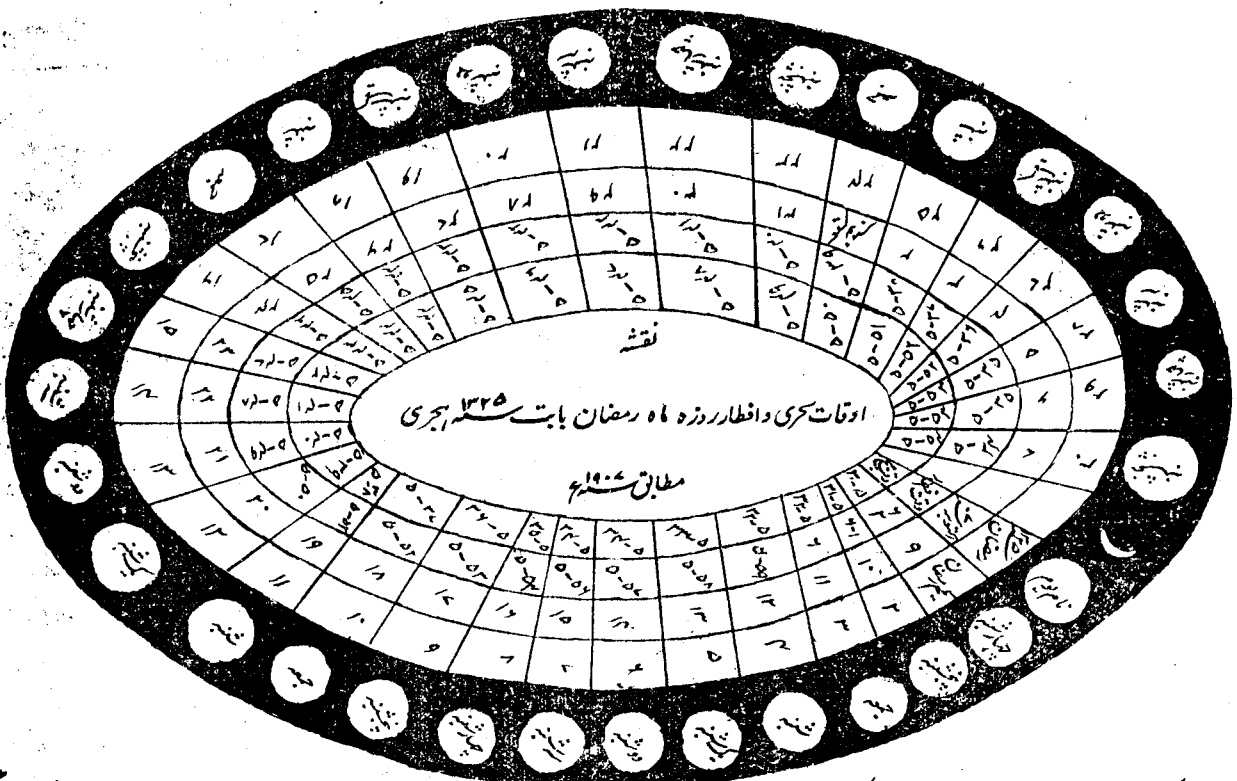
اس نقشہ کی طرز ایجاد میاں نور احمد صاحب سہارنپوری کی ہے اور اس نقشہ سے لی گئی ہے۔ جو لکھنو کے ہفتہ وار تفریح میں چھپا ہے لیکن اوقات وہ ہیں جو قبل ازیں اخبار بدر میں چھپ چکے ہیں۔ ایڈیٹر

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں عبداللہ صاحب - تحصیل پھگواڑہ
میاں رحیم بخش صاحب خیاط - گوجرات
میاں محمد دین صاحب - گورالی - گجرات
میاں عبدالعزیز صاحب ہلال پور - شاہ پور
میاں ابراہیم صاحب معہ اہلیہ کامل پور
میاں محمد حسن صاحب کمال ڈیرہ کنڈرہ پارہ حیدرآباد
میاں شمس الدین صاحب - مانڈلے برہما
میاں غلام نبی صاحب " " "
میاں کریم بخش صاحب " " "
میاں محمد علی صاحب شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور
میاں برکت علی صاحب " " "
میاں رحیم بخش صاحب " " "
مولوی عزیز اللہ خان صاحب - محرر پولیس ایبٹ آباد
مساۃ امام بی بی - بلب گڈھ
میاں محمد یعقوب صاحب بلب گڈھ
میاں اسحق صاحب " "

رسید زر

۱۹- ستمبر ۱۹۰۷ء ۱۲۲۵ - میر اکبر صاحب سے ۱ر
۱۹ " " ۱۱۸۷ الٰہی بخش صاحب سے ۱ر
۱۹ " " ۱۰۲۳ خیرالدین صاحب ۲ر
۲۰ " " ۱۱۳۱ عبدالقادر صاحب سے ۱ر
۲۰ " " ۱۷۰۱ چودہری عنایت اللہ خان ۲ر
۲۰ " " ۱۰۰۱ - پیر برکت علی صاحب ۱۲ر
۲۱ " " ۱۸۰۵ - وزیر علی صاحب ۲ر
۲۱ " " ۱۱۳۳ - ارشاد علی صاحب سے ۱ر
۲۳ " " ۱۸۰۸ - شہامت علی صاحب سے ۱ر
۲۳ " " ۱۴۸۷ - مولوی عبدالرحمن صاحب سے ۱ر
۲۴ " " ۷۳۵ - منشی گلاب الدین صاحب ۳ر
۲۴- ستمبر ۱۹۰۷ء - ۸۸۷ غلام محمد صاحب ۲ر
۲۴ " " ۸۶۵ - محمد تفصیل صاحب ۲ر
۲۴ " " ۸۴۲ - مولوی فضل الٰہی صاحب ۱۵ر
۲۶ " " ۱۸۱۰ - نور دین صاحب ۲ر
۲۶ " " ۱۸۰۹ - برکت علی صاحب سے ۱ر
۲۷ " " ۱۰۷۳ - حکیم محمد بخش صاحب سے ۱ر
۲۷ " " ۸۵۰ - عبدالرزاق صاحب ۲ر
۲۷ " " ۸۳۵ محمد دین صاحب ۲ر
۲- اکتوبر ۱۹۰۷ء ۷۳۵ - منشی گلاب الدین صاحب ۳ر
۲ " " ۹۱۱ - حامد حسین خان صاحب سے ۱ر
۲ " " ۱۲۳۰ مریم واعظ صاحبہ ۲ر
۲ " " ۸۶۷ - بلغ الدین صاحب سے ۱ر
۲ " " ۵۸۰ - احمد حسن صاحب سے ۱ر
۳ " " ۱۸۱ - غلام حسین صاحب ۳ر
۴ " " ۹۱۶ شیخ محمد افضل صاحب سے ۱ر
۴ " " ۹۲۳ - بابو محمد حیات صاحب سے ۱ر

ضرورت

انشاء اللہ عنقریب مجھے چند ایسے آدمیوں کی جو تجارتی ٹھیکداری (مثلاً میٹ - منشی - دوکاندار) کاموں میں مہارت رکھتے ہوں - ضرورت ہوگی - اور نیز دو کاشتکار تنخواہ صہ ر ناخواندہ اور خواندہ سے ر - خصوصاً احمدیوں کیلئے اطلاع ہو

المشتہر

خاکسار محمد اعظم احمدی ولد مہر احمد سرگانہ ذیلدار ساکن باگڑ ڈاکخانہ سرائے سدہو ضلع ملتان

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے - اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو -

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے - مگر چند سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے - اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں - اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے - اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں - نکاح کی خواہش رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں -

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار - گجرات گوجرانوالہ - سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں -

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدیں شرائط - لڑکا احمدی - صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس - عمر ۱۶ - ۲۰ سال کے درمیان ہو -

راقم - ن - د - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو -

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

کاسر احمدی - الامداد والے قیمت ۰ ر

اعجاز احمدی - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۱ ر

جنگ مقدس - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ ر

جام شہادت - مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱ ر

القول الصحیح - اردو نظم - در تائید مسیح موعود ع مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۱ ر

رویائے صالحہ - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں قیمت ۳ ر

شہادت آسمانی - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی سلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۱ ر

الوصیۃ - مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں -

نور الدین - مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامۃ - دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر بہترین بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۸ ر

اسلام اور اس کا بانی - ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱ ر

غلامی اور عصمت انبیاء - ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

غلامی ۳ ر - عصمت انبیاء ۲ ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح - [illegible]

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور تندرستی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا - طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میرے بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء کے کرتے رہے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا - آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً ان کا استعمال کرتا ہوں - ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں - میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی - میری تحریک پر میرے بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسا کہ میں نے - میں حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہوں - کہ انہوں نے مجھے الہی دوائی دی

راقم محبوب عالم ممبر کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ) (سابق پرسنل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور) ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے - یہ گولیاں نظام عصبی پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہوکر آئندہ کیلئے گھنٹوں کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی یہ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ - بیس گولی ایک روپیہ - علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں جن کی کیفیت مفصل فہرست سے معلوم ہو سکتی ہے از انجملہ سرمہ عجیب دھند - جالا - پھولا - خارش چشم - سرخی - آنکھوں سے پانی جاری ہونا - پڑبال اور خفیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے - فی تولہ ۸ر

دوائی سوزاک کہنہ جیسی فی ڈبیہ ۱ر سفوف جریان ۲ر فی ہفتہ کی خوراک ۵ر

سفوف مفرح ہاضم - دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بے کل بے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ درد و سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو - ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس ۱۲ر - پتہ خوشخط بمعہ حالات مفصل و عمر اور نام اور ڈاکخانہ درج ہوں - محصول و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار -

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ دیسنگہ - گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھپا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان

قیمت ایک پیسہ

[illegible] مان منتظر خوش باش کا مدوستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

موٴرخہ ۲۳ ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء

جلد ۶

[illegible] چہار در قادیان ہیں | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا ہیں شفا ہیں غرض دار الامان ہیں

غافلوں کو خبردار کرو

اے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ کلمات جو آج احمد کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہرحال پوری ہونگی پھر مبارک ہیں وہ جو ان دنوں کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہنچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک دوست ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شئے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعود کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبارین ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں ان شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپ کی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار ان کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جائے بعض انجمنوں کیطرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتبخانہ میں ایک اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کے ساتھ صرف تین روپے کی قیمت ایسی ہے کہ اب تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپے خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جائے اس کا نام **بدر تبلیغ فنڈ** ہوگا جو احباب اس میں کچھ رقم ارسال فرماوینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتبخانوں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہنچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخباروں کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے مبارک ماہ رمضان میں امید ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کرینگے اس فنڈ کا آمد اور خرچ ہفتہ وار اخبار میں دکھایا جاویگا۔ والسلام (مینجر اخبار بدر)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ہند مین سلطنت برطانیہ کی مشابہت رومی سلطنت کے ساتھ

حضرت عیسیٰ کے زمانہ مین رومی سلطنت اپنے عروج مین تہی اور یہود کا ملک بہی ان کے قبضہ مین اسی طرح سے تہا جیسا کہ آجکل ہندوستان ہے اور جس طرح ہندو مسلمان کے رواج اور مذہبی احکام کا لحاظ قانون انگریزی مین کیا جاتا ہے۔ اسی طرح رومی لوگ جو خود بت پرست تھے۔ یہود کے ساتھہ نیک سلوک کرتے تھے۔ آجکل اکثر مورخین اور مدبرین اس بات کیطرف گئے ہین۔ کہ ہند مین انگریزی سلطنت بالکل رومی سلطنت کے مشابہ ہے۔ چند سال ہوئے کہ اخبار پایونیر مین بہی اس پر ایک مضمون نکلا تہا۔ یہ مشابہت بہی منجملہ ان مشابہتون کے ہے جو حضرت عیسےٰ اور اس کے زمانہ کو اس زمانہ اور اس کے مسیح موعود کے ساتہہ ہے حال مین پادری سیک ال کول صاحب نے لندن کے ماہی رسالہ ہبرٹ جرنل بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء مین ایک مضمون کے دوران مین لکہا ہے "اکثر ہندیون کے موجودہ مذہبی طرز مین بہت سی پیچیدگیان ہین۔ یہ کہنا کوئی نئی بات پیش کرنا نہ ہوگا۔ کہ موجودہ ہندوستانیون کے حالات دوسری صدی کی رومی سلطنت کے ماتحت لوگون کے اُن مذہبی حالات سے بالکل متوازی ہین جن کا ذکر گبن نے اپنی کتاب مین کیا ہے جیسا کہ اُس وقت رومی سلطنت کے ماتحت لوگ توہمات کی پیروی کرتے تھے اور بہت سے معبودون کی پرستش مین مصروف تھے یہی حال آجکل ہندوستان کا ہے۔ اور جیسا کہ اس وقت چالاک نوجوان اپنے بزرگون کے مذہب سے منکر اور متنفر ہوکر نئے خیالات پیدا کرنے لگ گئے تہے۔ ویسا ہی آجکل ہندوستانی نوجوانون کا حال ہے۔

انجیل یوحنا کا مصنف کون تھا

مذکورہ بالا میگزین مین پروفیسر بکن صاحب نے انجیل یوحنا پر ایک مضمون لکھا ہے جسمین کچھہ اقتباس ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

"رینن نے لکھا ہے کہ لازر کا قصہ جو یسوع نے بیان کیا ہے۔ وہ یسوع کا ایک پاکیزہ افترا تہا جو بہ سبب مجبوریون کے اُسے گہڑنا پڑا تہا۔" یوحنا نے اپنی کتاب مین کوئی ایسا اشارہ نہین کیا۔ کہ مین جو کچہہ لکھتا ہون وہ میرے چشم دید واقعات ہین" نہ اُس نے تاریخی رنگ مین یہ سب کچہہ لکہا ہے اور نہ اسکا دعوےٰ مورخ ہونے کا تہا"۔ معلوم نہین کہ اس انجیل کے لکھنے والا کون تہا۔ انجیل یوحنا کو عیسائیت کے ابتدائی زمانہ کا ایک ریکارڈ کہا جاسکتا ہے۔

عیسائی عورتون کو نصیحت

امریکہ کے ایک ماہواری رسالے دی بیلانس نام بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء مین ایڈگر لارکن نے ایک مضمون بعنوان آنے والا خطرہ چھاپا ہے۔ جس مین یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ عیسائیون مین جس قدر شادیان ہوتی ہین وہ پچاسی فیصدی ایسی ہوتی ہین کہ اگر ملک کا قانون اجازت دے تو فوراً طلاق ہو جائے۔ اس مضمون مین عورتون کو ابہارا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے حقوق کی نگہداشت کرین اور ان کے واسطے لڑائی کرین کیونکہ عیسائی دین مین عورتون پر سخت ظلم ہو رہا ہے اس مضمون مین سے چند فقرات کا ترجمہ ذیل مین کیا جاتا ہے۔

"عورتون کو چاہیئے۔ کہ سب سے اول بائبل سے **بالکل قطع تعلق کرین** ۔ خواہ پرانا عہدنامہ ہو اور خواہ نیا عہدنامہ ہو۔ بائبل تو عورتون کی ذلت اور قید کے واسطے ایک پھندا ہے جو ان کو ہلاک کر دیتا ہے اے فرقۂ زنان اگر تم ساری بائبل کو یکدفعہ چھوڑنے کی جرأت نہین پاتین تو پہر ایک قینچی لو اور بائبل مین جہان کہین عورتون کے متعلق کچہہ لکہا ہے اس کو کاٹ کر پہینک دو۔ سب یک دفعہ نہین تو ایک ایک آیت کر کے کاٹ پھینکو۔ کروڑون عورتین عیسائی دین کے عقائد کے سبب ہلاکت کا موتہہ دیکہہ چکی ہین اے ہمارے عظیم الشان ملک کی عورتو! تم پولس رسول کے مہلک پنجے مین گرفتار ہو کر کیون قابل نفرت غلامی مین پڑی ہو۔ بڑے بڑے عالم اور فاضل رات دن اس ہمت مین مصروف ہین کہ فرقہ زنان کے بڑے دشمن پولوس کے پنجہ سے تم کو چہوڑا ئین ......

اے پولوس۔ آج آکر دیکھہ۔ امریکہ مین لاکھون گہر جہنم کا نمونہ بنے ہوئے ہین"...... اے عورتو! اپنی کلبین بناؤ۔ انجمنین قایم کرو۔ پر یاد رکہو۔ دین عیسوی سے الگ رہو کیونکہ وہ طلاق کی اجازت نہین دیتا۔ مین نے ۱۴ فروری ۱۹۰۶ء کو ایک چٹھی ملک مین شائع کی تہی کہ جو جوڑے اپنی شادی پر ناراض ہین اور باہمی موافقت نہین رکھہ سکتے ان کو طلاق کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اس پر ہزارون خط میرے پاس آئے۔ جنہون نے میری بات کو پسند کیا۔ یہ ملک کی حالت ہے"۔

نظم

اے ظہور نور حق از روئے تو — مہبط روح الامین مشکوئے تو
دیدنت یاد خدا افزون کند — مخبر صادق بشارت گوئے تو
آمدی تا دین آن خیر الورٰی — زندہ گردد از لب دلجوئے تو
مجمع قدوسیان دارالامان — مجلس روحانیان در کوئے تو
قادیانت مرجع رندان — منظر ایمانیان گیسوئے تو
زور ہر اعدائے این دین متین — پست شد از ہمت بازوئے تو
چون قدومت شد بمنہاج الرسل — عالمان این زمان بدگوئے تو
زور ہا و چارہ جوئی ہا کنند — کے توانند کاستن یکموئے تو
لیکھرام و آتہم و ڈوئی غیر — خائب و خاسر ز پیشین گوئی تو
انتظارم ہست از حلم خدا — زود بینم خواری بدگوئے تو
اے مبارک روز کانجا بودہ ام — چون گدا پا شاہ در پہلوئے تو
قاتل خنزیر و دجال الشقی — ماحی بدعات گفت و گوئے تو
شاد باش اے نفس ناز جام من — آب رفتہ شد روان در کوئے تو
جذبۂ شوق جمال دلربا — میکشد ما را بہر دم سوئے تو
در پشاور از میان پردلان — عبد خالق واصف گلروئے تو
اکبر و حامد ثنا قب روز و شب — عندلیبان ریاض کوئے تو
اکبرا وصف لسانت چون کنم — بس بود در دیم فدا بر روئے تو
بہر ہر حاجت زپیش کردگار — خوش وسیلہ نرگس جادوئے تو
حجت تقلید من برہان من — آن حکیم الامت حقگوئے تو
قبلہ حاجات روئے تو بس است — کعبہ دعوات من ابروئے تو

فارسی بگذار اے عبد الصمد
شد بکشمیری زبان خوش خوئے تو

عبد الصمد احمدی بناہ پور کشمیر

ڈائری

القول الطیب

۱۷۔ اکتوبر۔ بوقت سیر

ایک شخص نے سوال کیا کہ نماز مین کھڑے ہو کر اللہ جل شانہ کا کس طرح کا نقشہ پیش نظر ہونا چاہیئے۔؟

حضرت اقدس نے فرمایا۔ موٹی بات ہے قرآن شریف مین لکھا ہے۔ ادعوہ مخلصین لہ الدین۔ اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیئے اور اس کے احسانون کا بہت مطالعہ کرنا چاہیئے۔ چاہیئے کہ اخلاص ہو احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل مین یہی ہے۔ کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے۔ کہ گویا خدا کو یا دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائین خدا سے بہت مانگے۔ اور بہت توبہ و استغفار کرے۔ اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے۔ تاکہ تزکیہ نفس ہو جائے اور خدا سے پکا تعلق ہو جائے اور اسی کی محبت مین محو ہو جائے اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورہ فاتحہ مین ہی آجاتا ہے۔ دیکھو ایاک نعبد و ایاک نستعین مین اپنی کمزوریون کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور امداد کیلئے خدا تعالیٰ سے ہی درخواست کیگئی ہے اور خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور نصرت طلب کیگئی ہے اور پھر اس کے بعد نبیون اور رسولون کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور ان انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کیگئی ہے۔ جو نبیون اور رسولون کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہین اور جو انہین کی اتباع اور انہین کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہین اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی گئی ہے۔ کہ ان لوگون کی راہون سے بچا جنہون نے تیرے رسولون اور نبیون کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا اور اسی جہان مین ہی ان پر غضب نازل ہوا یا جنہون نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہ راست کو چھوڑ دیا۔ اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اخلاص پیدا ہو اور خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامہ اعمال کو سیاہ کرتی ہے۔ طبعی نفرت ہو اور تزکیہ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزون جاہ و جلال مال و دولت عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو اور وہی سب سے عزیز اور پیارا ہو۔ اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے کہانیون کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ جن کا کتاب اللہ مین ذکر تک نہین وہ گمراہ ہوا ہے اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل مین ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے۔ یعنے کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے۔ کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اصلیت کو نہین سمجھتا وہ پوست پر ہاتھ مارتا ہے۔

فرمایا۔ مصائب اور شدائد کا آنا نہائت ضروری ہے کوئی نبی نہین گذرا جس کا امتحان نہین لیا گیا۔ جب کسی کا کوئی عزیز مر جاتا ہے تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے مگر یاد رکھو ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہین۔ آخر خدا کی طرف قدم اٹھانے اور حقیقی طور پر اھدنا الصراط المستقیم والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہین۔ کہ خدایا وہ راہ دکھا۔ جس سے تو راضی ہو اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے۔ آخر جب نبیون والی راہ پر چلنے کے لئے دعا کی جاوے گی۔ تو پھر ابتلاؤن اور آزمائیشون کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے اور ثابت قدمی کے واسطے خدا سے مدد طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ جو شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ صحت و عافیت بھی رہے۔ مال و دولت مین بھی ترقی ہو۔ اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی اور جانی آرام بھی ہون۔ کوئی ابتلا بھی نہ آوے۔ اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے ناممکن ہے۔ اور کامیابی حاصل نہین کر سکتا۔ جن لوگون پر خدا راضی ہوا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے۔ کہ وہ طرح طرح کے امتحانون مین ڈالے گئے اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا۔ حضرت ابراہیم پر دیکھو۔ کیسا نازک ابتلا آیا تھا اور پھر اس کے بعد سب نبیون کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔ یہان تک کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ آ گیا۔ دیکھو ان کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا۔ یتیمی بھی تو بری بلا ہے۔ خدا جانے کیا کیا دکھ اٹھائے۔ اور پھر دعوے کرتے ہی مصیبتون کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

یاد رکھو۔ انبیاء کا دوسرا نام اہل بلا و اہل ابتلا بھی ہے۔ ابتلاؤن سے کوئی نبی بھی خالی نہین تھا ایک روائیت مین ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو امام حسین کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفین آئین۔ آخری وقت مین جو ان کو ابتلا آیا تھا کتنا خوفناک ہے لکھا ہے۔ کہ اس وقت ان کی عمر ۵۷ برس کی تھی اور کچھ آدمی ان کے ساتھ تھے۔ جب ۱۶ یا ۱۷ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا اور ایسا اندھیر مچایا گیا۔ کہ عورتون اور بچون پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اٹھے۔ کہ اس وقت عربون کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہین رہی۔ اب دیکھو کہ عورتون اور بچون تک بھی ان کے قتل کئے گئے۔ اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔ جاہل تو کہین گے۔ کہ وہ گنہگار اور بداعمال تھے۔ اس لئے ان پر یہ تکلیف آئی۔ مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ آرام سے کوئی درجہ نہین ملا کرتا۔ جو لوگ ایک ہی پہلو پر زور دئے جاتے ہین اور ابتلاؤن اور آزمائیشون مین صبر نہین چاہتے۔ اندیشہ ہے کہ وہ دین ہی چھوڑ دین بیٹھے کہ شیعہ لوگ ہین۔ کہ اس حقیقت کو تو دیکھتے نہین جو امتحانون اور آزمائیشون کے بعد حاصل ہوا کرتی ہے اور نہ ہی اس کی پروا کرتے ہین مگر سیاپا لگاتار کئے جاتے ہین اور چھوڑنے مین نہین آتے کیا امام حسین نے انھین وصیت کی تھی کہ میرے بعد میرا سیاپا کرتے رہنا۔ یاد رکھو جتنے اولیاء اللہ اور مقرب لوگ گذرے ہین ان کے بڑے بڑے تلخ امتحان ہوئے ہین اور جو پہلون کا حال ہے وہ آنیوالون کے لئے ایک سبق ہے یہ تو بڑی غلطی ہے کہ ایک طرف تو انسان چاہے۔ کہ ہر طرح کی آسودگی اور آرام ہو اور خوشنودی کے سب سامان مہیا ہون اور دوسری طرف مقرب اللہ بھی بنجاوے یہ تو ایسا مشکل ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے مین سے گذر جانا۔ بلکہ اس سے بھی ناممکن۔ جب تک ابتلاؤن اور امتحانون مین انسان پورا نہ اترے وہ کچھ نہین بنتا۔ (الحکم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۳ - رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱ - اُرِیکَ ما یُرضِیک - مرعجائب ما یُرضِیک

ترجمہ - میں تجھے دکھاؤنگا جو کچھ دکھاؤنگا اور نیز وہ عجائب باتیں دکھاؤنگا - جن سے تو خوش ہوگا -

۲ - آپکے لڑکا پیدا ہوا ہے (یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا پیدا ہوگا -)

۳ - رُدَّ الیھا روحھا وریحانھا یعنی تمہاری بیوی کیطرف تازگی اور تازہ زندگی واپس کیگئی -

۴ - واِمَّا نُرِیَنَّ احداً منھم
اور اگر مخالفین یا معترضین میں سے تیرے پاس کوئی آدمی (نرین کے اسجگہ یہی معنے ہیں)

۵ - اِنَّا نُبشّرک بغلام حلیم -
ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں

۶ - ینزل منزل المبارک
ترجمہ - وہ مبارک احمدؑ کی شبیہ ہوگا -

۷ - ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت

۸ - اِنَّ اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون -

ترجمہ - تحقیق اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور نیکی کرتے ہیں -

فرمایا - بعض متوحش خواہیں بھی ہیں جیساکہ بعض کو قبرستان میں دفن کیا ایک گوسپند مذبوح دیکھا معلوم نہیں اسکی حقیقت کیا ہے اور کونسا محل ہے -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان محمد عثمان صاحب گگوتی ملک برہما
میان محمد اکبر صاحب - سیلون
میان عمر دین صاحب - کریام نوان شہر جالندہر
میان کرم دین صاحب - بھڑی شاہ رحمان گجرانوالہ
مسمات سلیمہ بی بی - گوجر پور ضلع کٹک
مسمات پیر بی بی " " "
خواجہ شمس الدین صاحب مانڈلے برہما
مسمات خورشید بیگم - علی پور کبیر والہ ملتان
مسمات رحمت بی بی " " "
میان علی محمد صاحب بھمبر پور ضلع میرپور
منڈا - رعیہ - سیالکوٹ
روڈا " " "

عید فنڈ برادران! عید الفطر کا مبارک دن قریب آتا جاتا ہے - مدرسہ کے واسطے عید فنڈ کا ایک روپیہ فی کس جیساکہ ہمیشہ جمع ہوا کرتا ہے یا غریب احباب سے اس سے کم جسقدر وہ دے سکیں اور صدقہ فطر کی رقم مساکین کے واسطے جمع کرکے مدرسہ کے فنڈ میں بہت جلد ارسال فرما دیں - مدرسہ کی چونکہ کوئی خاص آمد نہیں ہے اور خرچ بہت ہو رہا ہے اسواسطے امداد کی بہت ضرورت ہے - مقامی انجمنوں کے سکرٹری صاحبان ابھی سے اس کے متعلق پوری توجہ کے ساتھ مناسب تجاویز کر رکھیں -

مبارک نہائیت خوشی کی بات ہے - کہ دفتر الحکم میں لیتھو کی مشین آگئی ہے - جس پر کام شروع ہوگیا ہے - اللہ تعالےٰ کے جو فضل مسیح موعود کے شامل حال ہیں ان میں سے ایک یہ بات ہے - کہ اس چھوٹے سے گاؤں میں آپکے سلسلہ کی خدمت کے واسطے خدا تعالےٰ نے مشین بھی بھیجدی - ہم شیخ یعقوب علی صاحب کو اس پر مبارک باد کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے کارخانے کو اور بھی ترقی دے اور دینی خدمات کی ادائگی کی اس سے بھی بڑھکر ان کو توفیق دے -

ضرورت دفتر بدر کے واسطے ایک محرر کی ضرورت ہے - تنخواہ سردست دس سے پندرہ تک ہوگی - درخواستیں جلد آنی چاہئیں -

دعا مدد میں اپنی صحت جسمانی اور ترقی ایمان اور عمل صالح کی بجا آوری کے لئے دعا کا خواستگار ہوں - ؎

گر صاحبدلے روزے برحمت
کند بر حال این مسکین دعائے
طالب دعا - خاکسار نبی بخش

ترجمہ پارۂ اول مؤلفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی قیمت بجائے چار آنہ کے صرف ۲/۱ کر دیگئی ہے ۲/۱ دو آنے کے ٹکٹ بھیجنے سے ایک نسخہ ارسال کیا جاسکتا ہے -
محمد عبد الرشید احمدی مالک مطبع صبا بازار کیپ میرٹھ

معائینہ مدرسہ مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائینہ انسپکٹر صاحب و اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب نے کیا - رائے بک میں رپورٹ فی الجملہ عمدہ لکھی ہے - مفصل آئندہ انشاء اللہ

شاخہائے صدر انجمن احمدیہ

بخدمت اخویم مکرم مفتی محمد صادق صاحب اڈیٹر اخبار بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جیسا کہ آپکے اخبار کے ذریعہ سے پہلے ہی احمدی احباب کو مطلع کیا جاتا رہا ہے۔ انجمنوں کا قیام ہر جگہ جہاں کافی تعداد احمدیوں کی موجود ہو نہائت ضروری ہے اس کے متعلق جس قدر تحریک کی گئی تھی۔ اس میں اب کسی قدر کامیابی کا رنگ نظر آنے لگا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ قواعد برائے شاخہائے صدر انجمن طبع کرا کر ہر جگہ احمدی احباب کی خدمت میں بھیجے گئے اور بعض جگہ انجمنیں قائم ہو کر کام شروع ہو گیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ نے بالفعل حسب ذیل مقامات پر تجربتہً انجمن ہائے ضلع قائم کی ہیں اور ان انجمنوں سے یہ درخواست کی ہے۔ کہ وہ اپنے علاقوں میں مفصلات کے اندر انجمنیں قائم کر کے رجسٹروں کی تکمیل کریں۔ اور تعطیلات دسمبر سے پہلے پہلے اس کام کی تکمیل کی کوشش کریں۔ ذیل کے مقامات پر انجمن ہائے ضلع قائم کی گئی ہیں۔

انجمن احمدیہ کپورتھلہ۔ ریاست کپورتھلہ کے لئے۔

انجمن احمدیہ سیالکوٹ۔ ضلع سیالکوٹ کے لئے۔

انجمن احمدیہ مالیرکوٹلہ۔ ریاست مالیرکوٹلہ کے لئے۔

انجمن احمدیہ شملہ۔ ضلع شملہ کے لئے۔

انجمن احمدیہ لاہور۔ ضلع لاہور کے لئے۔

انجمن احمدیہ کوئٹہ۔ ضلع کوئٹہ وغیرہ کے لئے۔

انجمن احمدیہ پشاور۔ ضلع پشاور کیلئے تحصیل صوابی ہوتی شامل نہیں ہیں۔

انجمن احمدیہ مردان بحصیل مردان کے لئے۔

انجمن احمدیہ گجرات۔ ضلع گجرات کے لئے۔

انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخاں۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں کے لئے۔

انجمن احمدیہ چندوسی ضلع مرادآباد کے لئے۔

انجمن احمدیہ بھٹنڈہ۔ ملازمین ریلوے کیلئے۔

انجمن احمدیہ قادیان دارالامان۔ ضلع گورداسپور کیلئے۔

انجمن احمدیہ بنگہ۔ ضلع جالندھر کے لئے۔

انجمن احمدیہ پٹیالہ۔ ریاست پٹیالہ کے لئے۔

انجمن احمدیہ لکھنؤ۔ ضلع لکھنؤ کے لئے۔

انجمن احمدیہ مظفرنگر۔ ضلع مظفرنگر اور نجیب آباد کیلئے

انجمن احمدیہ کراچی۔ ضلع کراچی کے لئے۔

انجمن احمدیہ گموئی ومنبو۔ کمشنری گموئی کے لئے۔

انجمن احمدیہ امرتسر۔ ضلع امرتسر کے لئے

انجمن احمدیہ بستی وریام ملانہ ضلع جھنگ کیلئے۔

انجمن احمدیہ انبالہ۔ ضلع انبالہ کیلئے۔

انجمن احمدیہ سہارنپور۔ ضلع سہارنپور کیلئے۔

انجمن احمدیہ الہ آباد۔ ضلع الہ آباد کیلئے۔

انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن۔ ریاست حیدرآباد دکن کیلئے۔

اس وقت جناب کو تکلیف دینے سے میری غرض ایک اور ہے اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک نیک کام شروع ہو کر چھوٹی چھوٹی رکاوٹوں سے یا محض سستی سے وہ رک جاتا ہے میری یہ استدعا سب احمدی احباب اور خصوصاً ان احمدی انجمنوں کی خدمتمیں یہ ہے۔ کہ اس کام میں کسی روک اور مشکل کی پروا نہ کریں بلکہ جس مستعدی کے ساتھ اس کو شروع کیا ہے اس سے بھی زیادہ مستعدی اور دینی جوش سے اسکی تکمیل کی کوشش کریں صدر انجمن بھی انشاء اللہ اس کام میں ہر طرح کی امداد دینے کیلئے تیار ہے اور اپنے وعدہ کیمطابق انجمن صدر نے انجمن ہائے ضلع کی خدمتمیں بجٹ اخراجات ۱۹۰۸ء بھیج بھی دیئے ہیں۔ میں صدر انجمن کی طرف سے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کار خیر میں سبقت کر کے ایک نظم قائم کرنا چاہا ہے بالخصوص قابل شکریہ ایڈیٹر صاحب الحکم ہیں جو اس کیلئے اکثر اپنے قیمتی اخبار میں احباب کو توجہ دلاتے رہتے ہیں اور ایسا ہی ایڈیٹر صاحب بدر جو اڈیٹر صاحب الحکم کی طرح ہر قسم کی قومی تحریکوں میں آگے رہتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اور انجمنوں میں خاص طور پر قابل شکریہ انجمن ضلع سیالکوٹ ہے جسنے اپنے ضلع میں نظم قائم کرنیکو صدر انجمن سے بھی پہلے محسوس کیا اور بہت کچھ محنت کی اور کر رہی ہیں ہر ایک تجویز میں برکت ڈالنے والا اور اس کو کامیاب کرنیوالا اللہ تعالیٰ ہی ہے مگر انجمن ضلع سیالکوٹ نہ صرف بہت سی مفید اور نیک تجاویز کے پیش کرنے میں ہی بلکہ ان تجاویز پر عمل کر کے دکھانے میں بھی سبقت لے گئی ہے خدا تعالیٰ اس جماعت کے اراکین وجملہ افراد کو جزائے خیر دے اسیوقت مجھے ذیل کی مطبوعہ چٹھی میرے مکرم سید حامد شاہ صاحب سکرٹری انجمن ضلع سیالکوٹ کی طرف سے پہونچی ہے جس کو میں اس غرض سے آپکے قیمتی اخبار میں طبع ہونے کے لئے بھیجتا ہوں کہ تا اس نمونہ کو دیکھ کر دوسرے انجمنہائے ضلع بھی عملی کارروائی میں سعی کریں اور جلد کریں دراصل بہت تھوڑا وقت رہگیا ہے اور یہ کام بڑا اہم ہے اور صدر انجمن احمدیہ کی یہ خواہش ہے۔ کہ تعطیلات دسمبر میں جب احباب جلسہ پر تشریف لاویں تو اس وقت تک انجمنوں کا نظم پوری طرح سے قائم ہو چکا ہو میں امید کرتا ہوں کہ دیگر احمدی انجمنیں عملی کارروائی کی خوشخبری سنا کر بہت جلد خاکسار کو اور صدر انجمن احمدیہ کو مشکور فرما دیں گے اور اس جواب کے لئے بہت دیر انتظار میں نہ رکھینگے۔ اور جن اضلاع سے ابھی تک انجمن ضلع قائم کرنیکی درخواست نہیں آئی وہ بھی اسطرف توجہ فرما دینگے چٹھی مذکورہ جناب سکرٹری صاحب انجمن ضلع سیالکوٹ جو دراصل وہ چٹھی ہے جو انہوں نے اپنے ضلع کے احمدی احباب میں شائع کی ہے ذیل میں درج ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم۔

اخویم جبتی فی اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھو انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ آپ کیخدمتمیں اس کارروائی کی اطلاع دیجائے جو اجلاس منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں حسب منشاء قاعدہ (۵) قواعد شاخہائے مرتبہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دربارہ انتخاب عہدہ داران جدید عمل میں آئی ہے سو میں حسب ہدایت طبع شدہ انتخاب کارروائی جلسہ منعقدہ ۱۳۔ اکتوبر کو اس عریضہ کے شامل کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں۔ اس انتخاب عہدہ داران کی اطلاع آپ کیخدمت میں اس لئے دیجاتی ہے کہ تا آیندہ آپ حسب منشاء قاعدہ نمبر ۱ قواعد شاخہائے اپنی تمام انجمنوں کے ہر قسم کے چندے انجمن ضلع کی معرفت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمتمیں ارسال کریں اور آیندہ بہ پابندی قواعد جدید کوئی رقم کسی قسم کی براہ راست انجمن احمدیہ صدر قادیان میں ارسال کرنے سے اجتناب کریں تا کہ انتظام مجوزہ صدر انجمن احمدیہ قادیان احسن طریق سے حسب منشاء قواعد عمل میں آوے آپ قواعد جدید متعلقہ شاخہائے کے قاعدہ نمبر (۶) میں ہر ایک عہدہ دار منتخبہ کے فرائض ملاحظہ کریں گے۔ اور انتخاب طبع شدہ مشمولہ عریضہ ہذا سے آپکو وہ معزز عہدہ داران معلوم ہونگے جو باتفاق رائے جلسہ منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں مقرر ہوئے ہیں بہ پابندی قواعد جدید آپکو ضروری ہوگا کہ آپ آیندہ ہر ایک عہدیدار کے متعلق اس کے فرائض کا لحاظ رکھیں۔

۲۔ نیز مجھے ہدائت کیگئی ہے کہ میں حسب منشاء رزولیوشن نمبر (۱) اجلاس منعقدہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء انجمن ضلع سیالکوٹ آپکی خدمت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کارڈ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء کی نقل پیش کروں جو اپنے مقاصد اور اغراض کی تکمیل کیواسطے سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انجمن ضلع سیالکوٹ کے پاس ارسال فرمایا ہے وہو ہذا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ از دفتر سکرٹری صدر انجمن قادیان دارالامان۔ بخدمت سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ سیالکوٹ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ (۱) مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے اجلاس منعقدہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء میں بروئے رزولیوشن ۴۵ پاس کیا ہے کہ انجمن احمدیہ سیالکوٹ کو انجمن ضلع مقرر کیا جاوے اس کا علاقہ ضلع سیالکوٹ ہوگا۔ اس لئے بروئے فیصلہ رزولیوشن مذکورہ آپکی خدمتمیں عرض کیا جاتا ہے کہ تعطیلات دسمبر سے پہلے پہلے اپنے ضلع میں انجمن کی شاخیں قائم کر کے رجسٹرات مندرجہ قواعد کی تکمیل کریں اور چندہ کی وصولی کریں اور ہر طرح کی تکمیل سے دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرما دیں (۲) بروئے قاعدہ ۸ قواعد شاخہائے صدر انجمن احمدیہ قادیان بجٹ اخراجات و آمد صدر انجمن احمدیہ برائے ۱۹۰۸ء ارسال ہے۔ براہ مہربانی حسب قاعدہ مذکورہ بہت جلد اسکی تکمیل کی جاکر [illegible]

[illegible]

سندھ سے ایک خط

میں نے سنا ہے۔ ایک مولوی صاحب ناظرین اخبار بدر میں سے مجھے روبرو آکر یہ نصیحت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی بیعت کو گناہ سمجھ کر توبہ کردیں۔ معاذ اللہ۔ میں ان کی خدمت میں ادب سے عرض کرتا ہوں کہ وہ اس ارادہ سے باز آجائیں اور جو رسالہ وہ حضرت صاحب کے برخلاف لکھ رہے ہیں ان کی نسبت میری یہ عرض ہے۔ کہ پہلے وہ اپنی حالت اور عادات تو دیکھیں۔ پھر رسالہ لکھیں۔ عصمت بی بی بے چادری کی مثال ان کے حسب حال۔

راقم۔ ایک احمدی۔ سندھی

احمدی قوم کا اخباری و تجارتی پہلو

عرصہ ہوا جن دنوں میں شیخ یعقوب علی صاحب شیرازۂ قوم پر مضمون لکھا کرتے تھے۔ ان دنوں میں میں نے بھی ایک مضمون بسرخی شیرازہ قوم کا اخباری پہلو لکھا تھا۔ آہ! نہ تو شیخ صاحب کی دلی ہمدردی اور مفید عام مضمونوں پر قوم نے کچھ توجہ کی اور نہ ہی میرے اخباری پہلو کے مضمون پر۔

آج وکیل میں ثناء اللہ امرتسری کا ایک مضمون عزیز مبارک احمد مرحوم کے انتقال پر لکھا ہوا جو میری نگاہ میں گذرا تو معاً قوم کی خدمت میں ایک مرتبہ پھر یہ درخواست پیش کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ اگر قوم نے میری اس درخواست پر دلی توجہ سے کام لیا تو ہمیں ایسے سڑے ہوئے مضمونوں کے دیکھنے کا موقع ہی نہ ملیگا کہ جن کی بدبو سے دماغ پراگندہ ہو۔

اے قوم! کیا یہ سچ نہیں ہے کہ دنیوی خبروں کے حاصل کرنیکے لئے تیرا بہت سا روپیہ دوسرے اخباروں کی نذر ہوتا ہے؟ پس اگر یہ سچ ہے تو کیوں اس روپیہ کو گھر ہی میں رکھنے کا انتظام نہیں کیا جاتا؟ ایک چھوڑ کر دو مقتدر پرچے تیرے اپنے موجود ہیں۔ بفضلہ اب تو تین تک کے چھاپخانے تیرے اپنے ہو گئے ہیں۔ پھر بھلا دنیوی خبروں کے حاصل کرنے کے لئے تو غیروں کی کیوں محتاج ہوتی ہے۔ جنہیں تیرے اور تیرے آقا کی نسبت آئے دن سڑے ہوئے مضمون نکلتے رہتے ہیں آہ! بے غیرتی روپیہ گرہ سے دیکر گالیاں سننا۔ صرف تیری تھوڑی سی جنبش پر اخباروں کے حجم بڑھ سکتے ہیں اور تازی تازی خبریں دینی اور دنیوی ہر بلاد کی بڑی آسانی سے تجھ کو مل سکتی ہیں۔

اگر تو یہ کہے کہ دین کو دنیا پر مقدم سمجھتے ہوئے ہمیں دنیوی خبروں کی کچھ ضرورت نہیں تو پھر امام الوقت سے فتویٰ حاصل کرلیں۔ دین کو دنیا پر مقدم سمجھنے سے یہ مطلب تو نہیں ہے کہ دنیا کو بالکل ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔ ہمارے اعلیٰ حضرت مسیح الوقت سول وغیرہ سے اخبارات سے تازہ خبریں ہر گوشہ زمین کی معلوم کیا کرتے ہیں۔ پھر اے قوم! کیوں اندھیری زندگی بسر کرنے کا خبط سمایا ہے یا تیرے دماغ میں دین کے ساتھ دنیوی معلومات کے بڑھانے کی طاقت نہیں رہی یا تو اس پہلو کو گناہ کبیرہ سمجھی ہوئی ہے اگر ایسا ہی ہے تو مجھ جیسے ناواقفوں کی واقفیت کے لئے مصلح قوم سے فتوے لے کر شائع کردے اور اگر تو سمجھتی ہے کہ مصلح قوم اس قسم کا فتوے دینے کا نہیں ہے تو میری ناقص رائے کیساتھ متفق ہو کر ہر دو اخباروں کے حجم بڑھانے کی کوشش کر! ہمارے ہر دو اخباروں کے دفتروں میں تبادلہ پر دنیا جہان کے اخبار آتے ہیں پس ان سے تازہ تازہ خبریں اخذ کرکے تجھ تک پہونچانے کا ذخیرہ ضرورت سے زیادہ پیشتر ہی موجود ہے۔ بالآخر اگر وہاں کچھ دیر ہے تو تیری توجہ اور درخواست کی ہے

دیکھیں تو کب تک نہیں کرتے تیرے دل میں اثر
ہم بھی نالے اپنے جذب دل سے کھینچے جائینگے

اب میں اخباری پہلو کو قوم کے انصاف پر چھوڑ کر تجارتی پہلو کی طرف جھکتا ہوں جو سب سے زیادہ ضروری امر ہے وھو ہذا۔ اتفاق حسنہ سے دیر کے بعد مجھ کو قادیان دو تین روز بسر کرنیکا موقع ملا اس قلیل رہائش میں میں نے وہاں بہت سے عجائبات دیکھے انمیں سے نمونہ از خروارے۔ کچھ تھوڑا سا حال لکھتا ہوں سب سے عجیب اگر میرے دیکھنے میں یہ آیا کہ دونوں مسجدوں میں نماز کیوقت کوئی صاحب تو سینہ پر ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور کوئی ناف سے نیچے کوئی داڑھی کا صفایا کئے ہوئے مونچھ مکھو ساتھ لئے ہوئی کھڑے ہیں اور کوئی صوفیانہ داڑھی سے سجے ہوئے کھڑے ہیں ایک پکار کر آمین کہتا ہے تو دوسرا اس کے پاس آہستہ سے آمین کہہ رہا ہے نہ اسکو اس سے کچھ گلہ ہے اور اس کو اس سے کچھ کدورت سے۔ غرض سخت مخالف پارٹیوں کے افراد کا وہاں ایسا اجتماع دیکھنے میں آیا۔ کہ اس سے پہلے میری چالیس برس کی ایک دراز زندگی میں کبھی دیکھنے میں نہیں آیا تھا سچ تو یہ ہے۔ کہ یہ متضاد خیالات کے بہت سے افراد کا ایک مسجد میں حقیقی بھائیوں کیطرح جمع ہونا اس مہدی الوقت کی تعلیم کا ہی نتیجہ ہے۔ چونکہ مجھ کو تواریخ سے زیادہ انس ہے اس لئے ان متضاد فرقوں کے اجتماع میرے خیالات کو اس زمانہ کیطرف لے گیا کہ جبکہ ان میں باہمی تلواریں چلا کرتی تھیں جن کینہ کا اثر اب تک سینوں میں بھرا چلا آتا ہے مگر سبحان اللہ و بحمدہ اس جھنڈا کے نیچے آجانیوالوں کا بغیر جہاد و تلوار مسے کے عجیب غریب ناممکن الطریقہ پر خود بخود فیصلہ ہوتا جاتا ہے جب میں صدہا سال کے بچھڑے ہوؤں کو یوں شیر و شکر ہوئے دیکھا تو اس وقت میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر یہ قوم باہمی سرمایہ سے ایک تجارتی کمپنی تیار کرے تو انشاء اللہ اعلیٰ پایہ کی ہو بفضلہ یہ قوم مسلمانوں کی پیشانیوں سے باہمی ملکر کام نہ کرنیکا دھبہ دھو سکتی ہے اب میں اپنے خیالات کو بذریعہ ہر دو اخبارات قوم کے سامنے پیش کرکے استفسار کرتا ہوں کہ بتا! اے قوم! تو بقول رسول اکرم جنت میں داخل ہونیکی اس سبیل کو بھی جاری کرنا چاہتی ہے۔ اول من یدخل الجنۃ التاجر الصدوق۔ اگر جاری کرنا چاہتی ہے تو باضابطہ ایک تجارتی کمپنی کا بنیادی پتھر بسم اللہ پڑھ کر رکھدے۔ بفضلہ حتی الوسع مجھے بھی اپنا شریک سمجھ۔

خاکسار غلام محمد پھلوری۔ حال شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور

افغانوں کے قومی خصائل

مسٹر مارٹن انجنیر انچیف افغانستان نے جو ۸ سال تک کابل میں رہے ہیں ایک کتاب تصنیف کی ہے جس میں کابل کے حالات لکھے ہیں۔ امیر عبد الرحمن مرحوم کے جابرانہ عہد حکومت کی بابت لکھا ہے کہ انکو سخت خونخوار اور وحشی اور عیار قوم کے درمیان اپنا دبدبہ قائم کرنا تھا۔ خود امیر مرحوم نے ایک مرتبہ اپنی رعایا کے مزاج کی کیفیت معلوم کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہمنے ابتداء سے حکومت سے اب تک ایک لاکھ آدمی قتل کرائے ہیں۔ بعض موضع جات سے ۲ ہزار سے ۹۰ ہزار روپے تک جرمانہ وصول کیا۔ جہاں کہیں کوئی مجرم سرزد ہوا۔ دس دس میل تک لوگوں سے جرمانہ وصول نہ ہوا۔ تو دو تین رجمنٹیں مقیم رکھی جاتی تھیں جب افغان سپاہی کسی گاؤں میں مقیم ہو۔ تو وہ دیہاتیوں کے گھر سے ہر ایک عمدہ شے حاصل کر سکتا ہے۔ سب سے عمدہ کمرہ۔ سب سے عمدہ بستر اور سب سے عمدہ اور اچھا کھانا۔ اور اگر مرغی بھیڑ موجود نہ ہو۔ تو اہل خانہ کو کہیں نہ کہیں سے تلاش کرکے لانا ہوگا۔ کیونکہ پھر بندوق کے کندوں سے اس کی خبر لی جاتی ہے۔ اور اس طرح سے جرمانہ جلدی وصول ہو جاتا ہے۔ (آرمی نیوز)

المفتی

۱۱۱ فاتحہ خلف امام ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ کیا فاتحہ خلف امام پڑھنا ضروری ہے فرمایا ضروری ہے۔

۱۱۲ رفع یدین اسی شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ کیا رفع یدین ضروری ہے فرمایا۔ کہ ضروری نہیں جو کرے تو جائز ہے۔

۱۱۳ بدھ کا روزہ سیالکوٹ سے ایک دوست نے دریافت کیا ہے۔ کہ یہاں چاند منگل کی شام کو نہیں دیکھا گیا بلکہ بدھ کو دیکھا گیا ہے۔ اس واسطے پہلا روزہ جمعرات کو رکھا گیا تھا۔ اب ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ اس کے عوض میں ماہ رمضان کے بعد ایک اور روزہ رکھنا چاہیئے۔

۱۱۴ جائز نکاح سوال پیش ہوا کہ ایک احمدی لڑکی ہے جس کے والدین غیر احمدی ہیں والدین اس کی ایک غیر احمدی کے ساتھ شادی کرنا چاہتے تھے اور لڑکی ایک احمدی کے ساتھ کرنا چاہتی تھی والدین نے اصرار کیا عمر اس کی اسی اختلاف میں بائیس سال تک پہونچ گئی۔ لڑکی نے تنگ آکر والدین کی اجازت کے بغیر ایک احمدی سے نکاح کر لیا۔ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ نکاح جائز ہو گیا۔

۱۱۵ امام مقتدیوں کا خیال رکھے سوال پیش ہوا۔ کہ ایک پیش امام ماہ رمضان میں مغرب کے وقت لمبی سورتیں شروع کر دیتا ہے۔ مقتدی تنگ آتے ہیں۔ کیونکہ روزہ کھول کر کھانا کھانے کا وقت ہوتا ہے۔ دن بھر کی بھوک سے ضعف لاحق حال ہوتا ہے بعض ضعیف ہوتے ہیں۔ اس طرح پیش امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہو گیا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ پیش امام کی اس معاملہ میں غلطی ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ مقتدیوں کی حالت کا لحاظ رکھے۔ اور نماز کو ایسی صورت میں بہت لمبا نہ کرے

۱۱۶ داڑہی اور مونچھ داڑہی اور مونچھ کے متعلق ذکر آیا کہ نئے نئے فیشن نکلتے ہیں کوئی داڑہی منڈاتا ہے۔ کوئی ہر دو داڑہی اور مونچھ منڈاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا مستحسن یہی بات ہے جو شریعت اسلام نے مقرر کی ہے کہ مونچھیں کٹائی جاویں اور داڑہی بڑہائی جاوے۔

قانون انسداد مجالس باغیانہ

۱۸۔ ماہ رواں کو وائیسرائے بہادر کی امپیریل لیجسلیٹو کونسل کے سامنے ایک ایسا مسودہ پیش ہونیوالا تھا جو ایسے جلسوں پر عائد ہوگا۔ جن کے انعقاد سے اشاعت بغاوت یا امن عامہ میں نقص واقع ہونے کا احتمال ہو اس واسطے ان جلسوں کے انسداد کے واسطے حسب ذیل دفعات اس قانون میں وضع کی گئی ہیں۔

اوّل۔ اس قانون کا نام قانون انسداد مجالس مغویانہ ۱۹۰۷ء ہوگا۔

۲۔ یہ قانون تمام برٹش ہندوستان پر عاید ہوگا (دیسی ریاستیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ مگر اس پر صرف ایسے صوبوں میں عملدرآمد ہوگا۔ جن کا گورنر جنرل باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً گزٹ ہند میں اعلان کریگا۔

دوم۔ صوبوں کی گورنمنٹیں اپنے لوکل گزٹوں میں اس صوبہ کے تمام علاقہ یا اس کے کسی حصہ میں جس کا اعلان گزٹ ہند میں ہو چکا ہے۔ جلسوں کا امتناع مشتہر کر سکتے اور اس حصہ کو مشتہر رقبہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

سوم (۱) اس قانون میں ”پبلک میٹنگ“ (جلسہ عام) سے ایسا جلسہ مراد ہے جہاں ہر کوئی جانے کا مجاز ہے یا جہاں کسی ایسے بحث پر بحث ہونے والی ہو جس سے بدمزگی یا نقص امن واقعہ ہونے کا احتمال ہو۔ یا جہاں کسی ملکی مسئلہ پر حاضرین میں سے ایک یا زیادہ آدمی بحث کرنیوالے ہوں۔ اور جہاں اس قسم کے مضمون کے متعلق تحریری یا چھپے ہوئے اور اشتہار نمایاں کئے جاتے ہوں یا تقسیم کئے جاتے ہوں۔

(۲) اگر کسی پرائیویٹ جگہ میں جلسہ کیا گیا ہو اور داخلہ ٹکٹوں سے یا کسی اور ذریعہ سے محدود ہو تو بھی ایسا جلسہ ”پبلک میٹنگ“ سمجھا جاویگا۔

(۳) بیس آدمیوں کا مجمع بھی اس قانون کی رُو سے پبلک میٹنگ شمار ہوگا۔ تاوقتیکہ اس کے خلاف ثابت نہ کیا جاوے۔

چہارم (۱) رقبہ مشتہرہ کوئی جلسہ عام منعقد نہیں ہوگا (۴) تاوقتیکہ سات روز پیشتر ان عاقدان جلسہ کی تحریری اطلاع پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر کو نہ دیگئی ہو۔

(ب) پولیس سپرنٹنڈنٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اطلاع حاصل کئے بغیر کوئی جلسہ منعقد نہیں کیا جاویگا۔

(۳) پولیس کا ہر ایک افسر جو انسپکٹر سے کمتر درجہ کا نہ ہوگا۔ اس قسم کے جلسہ کی کارروائی کی رپورٹ تیار کرنے کو تحریری ہدایت سے ایک دو پولیس افسران یا دیگر اشخاص کو جلسہ میں بھیج سکتا ہے۔

پنجم۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر جیسی حالت ہو جیسا چاہے تحریری حکم سے مشتہرہ رقبہ کے اندر ایسے جلسوں کا ممانعت کر سکتا ہے جس سے اسکی رائے میں بغاوت یا بددلی پھیلنے یا امن عامہ میں نقص واقعہ ہونیکا احتمال ہو۔

ششم۔ جو شخص ایسا جلسہ منعقد کریگا یا اسمیں مستعد حصہ لیگا جس کی بابت ضمن دفعہ ۴ (۱) اجازت نہ لیگئی ہو یا تحریری اطلاع دیگئی ہو (۲) قید کی جسکی میعاد ۶ ماہ سے زیادہ نہ ہوگی سزا دیجاویگی یا جرمانہ اور قید ہر دونوں کی سزا دیجا سکتی ہے۔

(۳) ہر ایک جلسہ جس کا امتناع دفعہ ۵ میں کیا گیا ہے۔ تعزیرات ہند کی فصل نمبر ۸ اور ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء کی فصل نہم کی معنی رو سے ناجائز مجمع سمجھا جائیگا۔

ھفتم۔ کوئی آدمی رقبہ مشتہرہ رقبہ کی کسی پبلک جگہ میں یا کسی جگہ میں لوگ عموماً جمع ہوتے ہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر سے تحریری اجازت حاصل کئے بغیر کسی ایسے مضمون پر جس سے بدمزگی یا امن عامہ کی نقص کا احتمال ہو لیکچر دے یا تقریر کرے یا کسی ملکی مضمون کے متعلق چھپے ہوئے رسالے سامعین کو تقسیم کرے یا تحریری کاغذ نمایاں کرے بلا وارنٹ گرفتار ہو سکتا ہے اور ایسے قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ جس کی میعاد چھ ماہ سے متجاوز نہ ہوگی۔ یا جرمانہ اور قید ہر دو قسم کی سزا دی جا سکتی ہے۔

ھشتم۔ قواعد مجالس جو ماہ مئی میں نافذ کیگیا تھا اس قانون سے منسوخ کیا جاتا ہے

(۲) ضمن (۲) دفعہ اول قواعد مجالس کی رو سے جو اعلان نافذ کئے گئے ہوں وہ بدستور مروج رہیں گے اور ان کا اجرا اس قانون کی دفعہ ۲ کے رو سے سمجھنا چاہیئے۔

(۳) قواعد مجالس ماہ مئی گذشتہ کے عملدرآمد پر جس کے متعلق اس قانون میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ کوئی اثر نہ ہوگا۔ اگر کوئی کارروائی ان قواعد کے رو سے کی گئی ہو یا کوئی شخص قواعد مذکور کی خلاف ورزی سے سزایاب ہوا ہو یا تفتیش کی کارروائی کی گئی ہو۔ یا کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہو تو وہ بحال اور جاری رہے گی اور سزا دی جا سکتی ہے گویا کہ قواعد مذکورہ منسوخ نہیں ہوئے ہیں (الحکم)

ڈائری

القول الطیّب

انبیائے غیر اقوام — ایک صاحب نے حضرت سے دریافت کیا کہ ایران کے بزرگ زرتشت کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ آیا وہ نبی تھا یا نہیں۔ فرمایا۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ آمنت باللہ و ملٰئکتہ و کتبہ و رسلہ۔ ہم تو خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں اور تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ باقی رہی یہ تفصیل وہ کون تھے اور کہاں کہاں تھے اور کس ملک میں رہتے تھے۔ اس کو ہم نہیں جانتے۔ خدا تعالیٰ نے بھی قرآن شریف میں یہی فرمایا ہے کہ بعض انبیاء کا ذکر کیا ہے اور بعض کا نہیں کیا گیا۔ ہر ملک میں خدا تعالیٰ کی مخلوق پھیلی ہوئی ہے۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ دنیا کے ملکوں اور تمام مخلوقات کو ہمیشہ انبیاء سے خالی رہنے دیں۔ ہم یہی مانتے ہیں کہ ہندوستان میں بھی خدا تعالیٰ کے پیغمبر گذرے ہیں اور ایران میں بھی ہوئے اور دوسرے ممالک میں بھی ہوئے ہیں۔ اور ان کے ذکر میں بعض مومن کے اسماء ہیں اور ان لوگوں کو غیر قوموں کے درمیان نبی مانا گیا ہے۔ مثلاً کرشن۔ رام چندر۔ زرتشت بدھ وغیرہ ان سب کے متعلق ہم کو نیک ظن رکھنا چاہئے اور ان کے متعلق جو قصے مشہور ہیں ان کی طرف نہیں جانا چاہئے کیونکہ جب زمانہ بہت گذر جاتا تو باتیں کچھ کی کچھ مشہور ہو جاتی ہیں اور کتابوں کے درمیان تحریف لفظی بھی ہو جاتی ہے اور تحریف معنوی بھی ہو جاتی ہے۔ پرانی کتابیں چلی آتی ہیں۔ کیا کچھ تغیرات ان کے درمیان زمانہ کے انقلابات کی وجہ سے ہوتے رہے ہیں چونکہ ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کی حفاظت نہیں ہے اس واسطے ان کی حالت دگرگون ہوتی رہی۔ محفوظ تو قرآن شریف ہی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت عمر نے پارسیوں کو اہل کتاب میں داخل سمجھا تھا اور ان کے ساتھ وہی سلوک کیا تھا جو کہ اہل کتاب کے ساتھ کرنا چاہئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھی یہی طریق تھا۔ ایسے جلیل القدر اصحاب کی رائے کی اس معاملہ میں قدر کرنی چاہئے اس طرح ایک فیصلہ شدہ امر ہو جاتا ہے۔

خط و کتابت۔ جو صاحب خط کا جواب چاہتے ہیں وہ جوابی کارڈ یا ٹکٹ ساتھ ارسال فرما دیں۔ **مینیجر**

مسیح موعود کی بیعت میں ہماری عذر

ایک دن اک شخص مجھ کو مل پڑا بالاتفاق
ہنس کر پوچھا جو میں نے مولوی صاحب کہاں
آپ نے منہ کو پھیر کر پھیر کر داڑھی پہ ہاتھ
یہ سخن فرمایا مدت سے رہتا ہوں یہاں
مال و دولت سے بہت آسودگی ہے ہر طرح
فضل سے مولا کے گھر میں لڑکے اور کچھ لڑکیاں
لڑکیاں کچھ ہیں کنواری اور کچھ شادی شدہ
[illegible] اور بیٹے ہیں اور اک کھول بیٹھا ہوں دکان
ایک کی معقول تنخواہ ہے خدا کے فضل سے
اور میں بھی ہوں [illegible] داری [illegible]
[illegible]
[illegible] کا بیان
[illegible] حضرت [illegible]
آپ فرمانے لگے [illegible]
[illegible] مسلمانوں میں بگڑا مذہبی
ایک اب فرقہ نیا نکلا ہے اندر قادیان
اہل سنت اور موحد میں پڑا تھا جو فتنہ
کچھ نہیں باقی رہا مرزے نے اسکے درمیان
تب کہا میں نے کہ حضرت کون حق پر آج ہے
آپ فرمانے لگے تم سچ اگر پوچھو میاں
واقعی مرزا امام اور ہے مسیح اس دہر میں
شک جو اس میں اب کرے بے دین ہو وہ بدگمان
بولا میں حضرت کہ اب پھر ماننے میں عذر کیا
حضرت مہدی کے جب پورے ہوئے سارے نشان
مال و دولت سے بہت کوئی خوشامد ہے نہیں
بعد مرنے کے خدا لیگا تمہارا امتحان
آپ فرمانے لگے یہ تو سب کچھ سچ ہے
سب میں اک مشکل ہے جتنی ہیں مجھے دشواریاں
یار پاس کے موضع کے ہیں مجھ کو بلاتے دیر کو
باہر کی نہ دیں گے بند کر دیں ٹکیاں

احمدیہ خواتین کیواسطے حصول ثواب کا ایک موقعہ

بہت سی صاحب مقدرت احمدیہ خواتین ایسی ہیں۔ کہ رسم زمانہ کے مطابق ناخواندہ ہونے کے سبب وہ اخبار کی خریدار نہیں بن سکتیں۔ ان کے واسطے ایک ثواب کا موقعہ ہے۔ کہ ایک احمدیہ خاتون جو خوب لکھ پڑھ سکتی ہے مگر غربت کے سبب اخبار پڑھنے کی خواہشمند ہے۔ کوئی ہے جو اس کی جگہ قیمت ادا کر دیا کرے۔ **مینیجر بدر**

کمیاب ڈائری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۲ نمبر ۹)

بد دعا — فرمایا کہ ذرہ ذرہ سی بات پر بد دعا دینا اچھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ حدیث میں حکم آیا ہے۔ کہ صبر کرو۔ (جو لوگ ذرہ ذرہ سی بات پر بد دعا دیتے ہیں اکثر انہیں پشیمان ہونا پڑتا ہے کیونکہ اس وقت تو وہ جوش میں آکر کچھ کا کچھ دیتے ہیں اور پیچھے جب سوچتے ہیں تو خود ان کا نفس ان کو ملامت کرتا ہے کہ اس قدر خفیف معاملہ پر اس قدر خفگی اور ناراضی دکھائی جو اخلاق کے سراسر برخلاف ہے۔)

حرام و حلال — فرمایا کہ جو چیز بُری ہے وہ حرام ہے اور جو چیز پاک ہے وہ حلال۔ خدا تعالیٰ کسی پاک چیز کو حرام نہیں قرار دیتا۔ بلکہ تمام پاک چیزوں کو حلال فرماتا ہے۔ ہاں جب پاک چیزوں ہی میں بُری اور گندی چیزیں ملائی جاتی ہیں۔ تو وہ حرام ہو جاتی ہیں۔ اب شادی کو دُف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے۔ لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا۔ اگر اسی طرح پر کیا جائے۔ جس طرح نبی کریم نے فرمایا۔ تو کوئی حرام نہیں۔

رضا بہ قضا — برادرم مبارک احمد کی وفات پر فرمایا کہ خدا تعالیٰ اتنی مدت سے ہم پر رحم کرتا آیا ہے۔ ہر طرح سے ہماری خواہش کے مطابق کام کرتا آیا ہے اور ان اٹھارہ برس کے عرصہ میں ہم کو طرح طرح کی خوشیاں پہنچائیں اور انعام و اکرام کر کے گویا اپنی رضا پر ہماری رضا کو مقدم کر لیا۔ پھر اگر ایک دفعہ اس نے اپنی مرضی ہم کو منوانی چاہی تو کون سی بُری بات ہے اگر ہم باوجود اس کے اس قدر احسانات کے پھر بھی جزع فزع اور واویلا کریں۔ تو ہمارے جیسا احسان فراموش کوئی نہ ہوگا اور پھر اس نے تو پہلے ہی اطلاع دی تھی۔ کہ یہ جلد فوت ہو جائیگا جیسا کہ تریاق القلوب میں لکھا ہے دوسرے یہ کہ دوستی تو

درجواب اس سوال کے کہ تم حضرت اقدس مرزا صاحب کو کیوں مانتے ہو

تحقیق حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم - اے اخوان مسلمین! جس دلیل و برہان سے میں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ حقہ کو حق سمجھ کر قبول کیا ہے وہ دلیل و برہان قلمبند کرکے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں شاید کوئی اور سعید روح بھی شامل خاکسار کے داخل سلسلہ احمدیہ حقہ ہو جائے اور ذریعہ اس عاجز کے نجات دارین کا ہو - اور وہ یہ ہے کہ اول نگاہ اور غور کرنا چاہیئے کہ یہ وقت کسی مسیح و مجدد کامل کی بعثت کیلئے مقتضی ہے یا نہیں کیونکہ اس وقت بیناکی لاکھ آدمی اسلام کو خیرباد کہہ کر مرتد اور خارج عن الاسلام ہو گئے اور جو باقی ہیں وہ برائے نام مسلمان کہلاتے ہیں اور وہ مثل صادق آرہی ہے کہ مسلمانان درگور و مسلمانی درکتاب اور جو باقی ادیان باطلہ ہیں وہ اس قدر کثرت سے بلطائف عروج پر ہیں کہ جس کی انتہا نہیں خصوصاً دین عیسائیاں تو اس قدر ترقی کر رہا ہے کہ کوئی قریہ اور کوئی شہر ایسا نہیں کہ جس میں کوئی نہ کوئی اس کا پایا نہ جاتا ہو گویا یہ مثل مشہور صادق آرہی ہے کہ الناس علی دین ملوکہم - جب اس حالت کو وہ مسلمان جو کہ بہرکا اور پاساحق کا ہوگا غور سے دیکھیگا تو ضرور ضرور چیخ اٹھیگا کہ اے خداوند تدبیر تو جلد اسلام کی مدد کر اور اپنے دین کی خبر لے پس جب اس حالت کو کسی مسلمان نے بغور کامل ملاحظہ کرلیا ہو تو اب خداوند تدبیر کی مدد جو اس نے عین وقت بموجب اپنے وعدہ کے نبیل سے لگاہ کرنی چاہیئے کیونکہ اس نے اپنے پاک کلام میں وعدہ فرمایا ہے - کہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون - یعنی میں اپنے دین کی حفاظت کرتا رہونگا - اور وقت ضرورت کے ہمیشہ امداد کرونگا اور اس کو بے مدد نہ چھوڑونگا اور یہی مضمون آیت استخلاف اور دیگر آیات قرآنی کا ہے جو بکثرت قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں - اور ان آیات کریمہ کی تفسیر حضرت رسول کریم نے اس طرح سے فرمائی تھی کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا - رواہ ابو داؤد - یعنی اللہ تعالیٰ واسطے حفاظت دین اسلام کے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو مبعوث فرماتا رہے گا تاکہ وہ مجدد جو جو خرابیاں دین اسلام میں عقائد فاسدہ و اعمال باطلہ کے لوگوں نے اپنی طرف سے بڑھا دی ہوں گے پھر از سر نو تازہ کر دیگا لیکن یہ اصلاح عظیم بغیر تائید روح القدس کے ہو نہیں سکتی - کہ اپنی قوت علمیہ و عملیہ سے اصلاح عالم کی کرے بلکہ بتائید قوت قدسیہ و الہامیہ عالم کی اصلاح کر سکتا ہے - تب ہی تو فرمایا کہ ان اللہ یبعث یعنی اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی طرف سے مامور کرکے واسطے اصلاح عالم کی مقرر کرکے مبعوث کیگا انسان اپنی قوت علمیہ و عملیہ سے کچھ نہیں کر سکتا جبتک کہ تائید روح القدس کی نہ ہو - اب دیکھنا چاہیئے - کہ بموجب وعدہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون وغیرہ آیات کے اور بموجب ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ نے اس صدی چہاردہم کے سر پر کس شخص کو مامور فرما کر واسطے اصلاح عالم کے بھیجا . . . . مبعوث نہیں فرمایا - تو خلف وعدہ الہی میں اور وعدہ مخبر صادق میں لازم آتا ہے اور یہ محال ہے - کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اور حضرت رسول کریم مخبر صادق کا کلام ہی مہمل اور بے معنی ہوا جاتا ہے اور اگر مامور فرما کر بھیجا تو ہم جو نگاہ تمام عالم میں ڈالتے ہیں - تو سوائے حضرت اقدس مرزا صاحب رئیس اعظم قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب کے کہیں نہیں دیکھتے - کہ کوئی دعویٰ مجددیت و ماموریت منجانب اللہ مع براہین اور نشانات آسمانی کے ساتھ کر رہا ہو - اور صدی کی طرف جو نظر کرتے ہیں تو صدی بھی شروع ہے بلکہ صدی ہجری ہی نہیں شروع نہیں تمام صدیاں جو رائج الحال ہیں سب کے سر پر آپ کی دعوت شروع ہوئی ہے - یہ بڑی زبردست دلیل ہے آپ کے مجدد صدی چہاردہم کے ہونیکی کہ جس کو کوئی مخالف اٹھا نہیں سکتا - پس فرمایا تھا مخبر صادق نے کہ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا - تو حضرت مرزا صاحب کے دعوے مجددیت کو قبول کرنا مخبر صادق کی حدیث صحیح کے بمقابلہ جملہ ادیان باطلہ کے تصدیق کرنی ہے اور آیات قرآنی کی بھی -

اور انکار کرنا مخبر صادق اور آیات قرآنی کا عین تکذیب لازم آتی ہے - جب مخبر صادق اور آیات قرآنی کی تکذیب لازم آئی تو پھر ایمان کہاں اور اسلام کہاں - اب جب ہمنے حضرت اقدس مرزا صاحب کو مجدد صدی چہاردہم قبول کیا تو مبعوث من اللہ اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پس جب مامور من اللہ ہونا قبول کیا تو پھر مامور من اللہ کے الہام میں یا اسکی تعلیم میں اپنی رائے ناقص سے کوئی اعتراض کرنا عین بیدینی اور الحاد ہے - کیونکہ اصول تو یہی تھا جب اصول کو قبول کرلیا تو پھر فروعات میں ہمارا دخل دینا بیجا ہے حضرات عیسائیان اور جملہ اہل ادیان باطلہ جب ہی تو گمراہ ہو رہی ہیں کہ فروعات میں اعتراضات کرتے ہیں - اسی طرح پر حضرت اقدس مرزا صاحب کو وقت کی ضرورت کے لحاظ سے مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کرلیا تو فروعات میں اعتراضات کر ہی نہیں سکتے بلکہ ہر فرع کو ضرورت حقہ ہی تصور کیا جاویگا - اب دیکھنا چاہیئے - کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے دعوی مجددیت کے بعد اول کیا کام شروع کیا اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا یہ شروع ہوا کہ توحید جو اصل الاصول اسلام ہے - اسمیں غور کیا تو دیکھا کہ تمام عالم میں شرک و بدعات کا مرض مہلک تمام روئے زمین پر پھیلا ہوا ہے اور اس کی نحوست سے تمام عالم تاریک ہو رہا ہے - عیسائی صاحبان نے تو حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے اور تمام عالم کو اسی کی دعوت دی جا رہی ہے - کہ عیسیٰ مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے اور وہی دنیا میں دوبارہ آکر تمام دنیا کو نجات دلائے گا اور دنیا کی اصلاح کریگا اور اسلام اور بانی اسلام پر ہزارہا بلکہ کروڑہا اعتراضات جمائے جاتے ہیں اور ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے - اور لکھوکہا مخلوق خدا ہے کہ وہ اس عقیدہ خبیثہ کی تصدیق کر رہی ہے اور باقی ادیان باطلہ اپنے اپنے عقائد کی ترقی میں کوشاں ہیں اور اسلام کو ایک مضحکہ اطفال بنا رکھا ہے - کوئی پرسان حال نہیں کہ کیا تاریکی دنیا میں پھیل رہی ہے - علماء جو آفتاب اور ماہتاب زمین کی تھے وہ اپنی ہی فکر معیشت میں مبتلا ہیں فقراء جو بحر عرفان کے غواص تھے وہ اپنی ہی پیری مریدی کی رسومات شرکیہ میں غرقاب ہیں - ان کا اصل مقصد اول یہ ہے - کہ کسی صورت سے مریدوں سے نذر و نیاز حاصل کیجئے اور روپیہ وصول کیجئے سو اور کسبیاں تک چور اور ڈاکو تک ان کے مرید ہیں نہ نماز و روزہ کی تعلیم ہے نہ عقائد باطلہ کی تردید ہے صرف نذر و نیاز پر نظر ہے کہ اس مرید نے کیا نذرانہ دیا - علماء ہیں - تو ان کا بھی یہی منشا ہے - کہ اس میز میں شاگردوں سے کیا منافع ہوا - تعلیم دینیات سے کوئی غرض نہیں - جب ایسی حالت پر ملالت اسلام کی حضرت اقدس مرزا صاحب نے ملاحظہ فرمائی - تو آپ کو ایک جوش منجانب اللہ تائید دین اسلام کا خدائے قدیر کی طرف سے پیدا ہوا - اول کام حضرت اقدس مرزا صاحب کا توحید کا از سر نو قائم کرنا اور شرک و بدعات کا قلع و قمع کرنا ہونا چاہیئے تھا - وہی ہوا اور وہ اس طرح سے کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ثبوت میں قرآن اور حدیث صحیح سے اور دلائل عقلیہ سے کیا - کیونکہ ..... حیات ان کے اصل الاصول شرک و بدعات کی ہو رہی ہے اور دین عیسائی صرف اسی عقیدہ حیات سے تمام عالم میں ترقی کر رہا ہے اس کو ان نشانات اور دلائل بینہ سے ثابت کیا جس کا جواب کسی سے نہ ہو سکا - یہاں تک کہ قبر کا نشان ثابت کر دیا - کہ اب کوئی شخص ایک دلیل ضعیف بھی حیات کی نہیں پیش کر سکتا - اللہ اکبر بڑا عقیدہ شرک کا حضرت اقدس نے دفع کیا ہے - کہ جس کے دفعیہ سے بنا توحید از سر نو

دنیا مین قائم کردے جیساکہ سنت اللہ تمام انبیاء کے زمانہ بعثت مین اسی ترتیب سے واقع ہوئی ہے۔ کہ اول نظر اور توجہ مامور کی دفع شرک کی طرف ہوا کرتی ہے یہ کام تہا کہ مجدد صدی چہاردہم کی ذات بابرکات پر منحصر تہا پس اب جبکہ بناء توحید قائم ہوگئی۔ تو پہر جملہ اعمال و اعتقادات برکت توحید سے خود بخود رد بہ اصلاح آجائے گی اور آتی جاتی ہین۔ پس اب جس کسی کو حضرت مرزا صاحب کی مجددیت کا انکار ہو تو اس کو چاہیئے کہ بمقابل مرزا صاحب دوسرا کوئی شخص کہ دعوی مجددیت شروع صدی سے کر رہا ہو۔ معہ ثبوت مین اور اسی ترتیب سے اس نے توحید اسلام کی اشاعت اور اعمال اخلاص اور احسان کی ہدایت کی ہو پیش کرے تاکہ ہم اس کی مجددیت اور ماموریت من اللہ کا موازنہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے مجددیت اور ماموریت سے کرین اگر وہ اپنی ماموریت من اللہ اور مجددیت ایسی ہی نشانات اور براہین سے ثابت کر دیگا۔ تو ہم کو اس کے اقبال و قبول مین ذرا دریغ نہ ہوگا اور اگر کسی مجدد کو معہ جملہ نشانات کے نہ پیش کیا۔ تو ہم نے تصدیق پیشگوئی مخبر صادق اور آیات قرآن کے کردی اور ہماری مخالف نے ان سب کی تکذیب کردی اور جملہ ادیان باطلہ کو موقع اعتراضات کا اسلام اور بانی اسلام پر اپنے ہاتھ سے دیدیا خوب اسلام ہے اور خوب اہل اسلام ہین۔ دشمن دانا بہ از نادان دوست یہ دلیل ہے کہ جس کی وجہ سے ضرورت وقت کے لحاظ سے حضرت اقدس مرزا صاحب کو مجدد وقت اور مامور من اللہ ہونا قبول کیا ہے اور اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کو حق مانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اسی عقیدہ پر ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین ثم آمین

مکابر

اور اگر کوئی شخص بہ سبب عبادت اور عناد اور حق پوشی کے سر کے معنے کم کے بیان کرے یعنی صدی پچاس سال تک شروع ہی صدی ہوتے ہی مرزا صاحب کا مجدد ماننا معہ کچہہ ضرور نہین ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جبکہ مرزا صاحب کی تعلیم قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ساتھہ موافق ہے اور ہزارون نشانات بہی اس کی تائید مین واقع ہو چکے۔ پس اب پچاس برس تک کسی مجدد کا انتظار کرنا بڑی حماقت ہے ہان اگر اس کی تعلیم مخالف قرآن و حدیث ہوتی تو یہ عذر بے شک لائق پذیرائی ہوتا۔ جب مرزا صاحب کی تعلیم خلاف قرآن و احادیث صحیحہ نہین ہے بلکہ موید کتاب و سنت ہے اور کوئی مخالف تعلیم مرزا صاحب پر صحیح اعتراض ہی نہین کرسکتا ہان صرف دعوی مسیحیت اور مہدویت پر اعتراض ہے تو کہتے ہین۔ کہ اگر مرزا صاحب یہ دعوی مسیحیت و مہدویت نہ کرتے۔ تو عام مسلمان مرزا صاحب کو مجدد وقت قبول کر لیتے تکان دعاوی نے مجدد قبول کرنے سے ہم کو روک دیا اس کے جواب مین ہم مکابرین سے بصد ادب عرض کرتے ہین۔ کہ اگر آپ مرزا صاحب کو مجدد وقت قبول کرلین تو آپ کے اسلام مین تو نقصان آنے کا ہے نہین جبکہ تمام انبیا وفات پاگئے تو حضرت عیسے علیہ السلام کا وفات پاجانا کونسا عجوبہ ہوا اور جبکہ تمام مامورین اللہ اسی طرح پر مبعوث ہوتے ہین آسمان سے کوئی نہین اترا۔ تو مرزا صاحب کا مبعوث ہونا ایسے وقت ضرورت مین کونسا عجوبہ ہوا صرف یہی نہ کہ بعض پیشگوئیان کے معنے آپ کے نزدیک مرزا صاحب نے آپ کے مفروضات کے خلاف بیان کئے ہین اور ایسا ہی کچہہ انبیاء کی بعثت مین ہمیشہ ہوا ہے۔ کچہہ نماز و روزہ و حج و زکوۃ وغیرہ مسائل شرعیہ مین تو حضرت مرزا صاحب نے کوئی اجتہاد نہیں کیا اور یہ بہی نہین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حکم نازل ہونے سے رہ گیا تہا اور اب مجہہ پر یہ حکم نازل ہوا ہے بلکہ وہی تعلیم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو فرمائی ہے اس صورت مین نہ قبول کرنا مرزا صاحب کا بڑے مخاطرہ مین پڑنا ہے کیونکہ اگر نصف صدی تک انتظار کرنے مین ہم زندہ نہ رہے اور خاتمہ ہمارا مرزا صاحب کی مخالفت مین ہوا اور دوسرا کوئی مجدد یا مسیح یا مہدی نہ آیا تو مکذبین آیات قرآنی منکرین پیشگوئیہا رسول کریم مین ہم محشور ہون گے۔ اور اگر بفرض محال کوئی دوسرا بہی مجدد آگیا تو اس مجدد کے بہی مصدق ہو گئے اور اس کو بہی قبول کرلین گے اور مصدقین پیشگوئیاں قرآنی پیشگوئیاں رسول کریم مین داخل ہوجاوین گے ہمارے ایمان و اسلام مین نہ اب کوئی نقصان آیا اور جب آئے گا کیونکہ تعلیم تو مرزا صاحب کی بہی موافق قرآن و حدیث کے ہی ہے اور نشانات الٰہیہ نے اس تعلیم کو ایسا مستحکم کردیا ہے کہ اس مین اب کسی طرح کا ضعف باقی نہین رہا اگر بفرض محال اس آنیوالے مجدد کی تعلیم کہ جس کا انتظار ہمارے حضرات مخالفین کر رہے ہین موافق قرآن و حدیث کے حق ہوگی نہ مرزا صاحب کے قبول کرنے مین کچہہ نقصان ایمان کا ہوا ہے اور نہ آنیوالے مجدد کے مان لینے مین بفرض محال کچہہ نقصان ایمان کا ہوگا صرف اس وقت کے مجدد کے نہ قبول کرنے مین مکذبین پیشگوئیان قرآنی و رسول کریم مین ہم محشور ہون گے۔ اللھم احشرنا فی زمرۃ المصدقین واحفظنا عن زمرۃ المکذبین امین ثم امین یا ارحم الراحمین (قاضی آل محمد)

عربی زبان

لندن کے مستشرق ڈاکٹر ایڈورڈ براؤن نے جو کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر ہین۔ پارلیمنٹ کی دعوت مین جو مصریون کی مدارات کے لئے لندن مین منعقد ہوئی تہی منجملہ اور بہت کچہہ ارشاد کے انہون نے اپنی اسپیچ مین کہا کہ لوگ کہتے ہین کہ عربی زبان زمانہ حال کے علوم کے لئے لائق و مناسب نہین ہے یہ کہتے تو ہین مگر عربی زبان کا ایک حرف بہی نہین جانتے۔ جس زبان نے یونانیون اور رومیون کے فلسفہ کو ہمارے لئے ضائع ہونے سے بچالیا ہو۔ جس زبان نے ایرانیون اور ہندون اور گذشتہ صدیون کے آداب و اخلاق ہم تک پہنچائے ہون۔ جس زبان مین ہر قسم کی قیمتی علمی کتابین لکہی گئی ہون۔ اس زبان کے لئے یہ کہنا کیونکر ممکن ہے کہ زمانہ موجودہ کے اصول کی تعلیم کے لئے اس مین گنجائش نہین۔ عربی مین جغرافیہ کی کتابین اس طریقہ پر تالیف ہوئین۔ جس کی مثال پہلے نہین ملتی۔ عربی تاریخ کی کتابین تمام کتابون سے وسیع اور دقیق ہوتی ہین۔ بلکہ میرے رائے مین بعض عربی کتابون مین جس طرز پر تاریخ لکہی گئی ہے۔ یورپ مین اس طرز کی تالیف نہین ہوئی۔ صاحب موصوف نے اس مقام پر ابن خلدون و ابن اثیر و طبری و فخری وغیرہ کا تذکرہ کیا اور پہر فرمایا۔ سائنس و فلسفہ و اخلاق مین ہم ایسی کتابین پاتے ہین جن کی مثال نہین ملتی۔ ان بزرگان علم کی نسبت تم کیا گمان کرتے ہو۔ جو ان صدیون مین جبکہ ہم وحشیانہ حالت مین تھے جمع ہوکر اخوان الصفا کے نام سے ایک انسائیکلوپیڈیا تالیف کرتے تھے۔ حالانکہ اس بیسوین صدی مین انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کا ہم فخر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ عربی زبان تعلیم کے لائق نہین ہے۔ شہرستانی نے "ملل و نحل" جیسی چہوٹی کتاب مین مذہب و فلسفہ کے متعلق ان سب رایون کا جن کی گذشتہ و موجودہ قومین معتقد تہین جمع کردیا ہے۔ اسپین اور یورپ کے کتبخانون مین عربی انسائیکلوپیڈیا کی کتابین اب بہی موجود ہین۔ (البیان)

متشکریہ بابو نیاز اللہ صاحب احمدی منی پور کے سکرٹری جماعت احمدیہ مولوی غلام امام صاحب کے حسن اخلاق اور مہمان نوازی کا شکریہ کہتے ہین۔

مسلم اور غیر مسلم مین فرق

(تقریر شیخ فضل کریم صاحب بمقام شملہ)

گذشتہ سے پیوستہ

ایک گروہ ایسا ہے۔ جو الہام سے انکاری ہے اور اُن کا یہ خیال ہے کہ ہمنے اپنی ہی عقل کے زور سے خدا کا پتہ لگایا ہے اور ہمین انسانون کو ابتدا مین یہ خیال آیا تہا کہ کوئی خدا مقرر کرنا چاہیئے۔ اور ہماری ہی کوششون سے وہ گوشہ گمنامی سے باہر نکلا۔ شناخت کیا گیا۔ معبود خلائق ہُوا۔ قابل پرستش ٹھہرا ورنہ پہلے سے کون جانتا تہا اُس کے وجود کی کسکو خبر تھی۔ ہم عقلمند لوگ پیدا ہوئے تب اُس کے بھی نصیب جاگے۔ یہ اعتقاد اُن بُت پرستون کے اعتقاد سے کچھ کم نہین۔ جو اور اور چیزون کو اپنا منعم اور محسن قرار دیتے ہین۔ صرف فرق اتنا ہے۔ کہ یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر اپنی ہی دود آمیز عقل کو اپنا ہادی اور محسن جانتے ہین بلکہ اگر غور کیا جائے تو بت پرستون سے ان کا پلہ بھاری ہے کیونکہ اگرچہ بُت پرست اس بات کے تو قائل نہین کہ خدا نے ہمارے دیوتاؤن کو بڑی بڑی طاقتین دے رکھی ہین اور وہ کچھ نذر نیاز لے کر اپنے پوجاریون کو مرادین دے دیا کرتے ہین لیکن اب تک انہون نے یہ رائے ظاہر نہین کی کہ خدا کا پتہ انہین دیوتاؤن نے لگایا ہے اور یہ نعمت عظمٰے وجود حضرت باری کی انہین کے زور بازو سے معلوم ہوئی۔ یہ بات تو انہین حضرات منکرین الہام کو سُوجھی۔ جنھون نے خدا کو بھی اپنی ایجادات کی فہرست مین درج کرلیا اور بہ کمال خردماغی سے بول اُٹھے۔ کہ خدا کی طرف سے انا الموجود ہونے کی کبھی آواز نہین آئی یہ ہماری ہی بہادری ہے۔ جنھون نے خود بخود بے جتلائے اور بے بتلائے اُسے معلوم کرلیا۔ وہ تو ایسا چُپ تھا جیسے کوئی سویا ہُوا یا مرا ہُوا ہوتا ہے ہمین نے فکر کرتے کرتے کھود کھودتے اس کا کھوج لگایا۔ گویا خدا کا احسان تو ان پر کیا ہونا تہا ایک طور پر انہین خدا پر احسان ہے۔ کہ اس بات کی پختہ خبر ملنے کے بغیر کہ خدا ہی ہے اور اس امر کے یقین کامل ہونے کے بدون کہ اس کی نافرمانی سے ایسا ایسا عذاب اور اس کی فرمان برداری سے ایسا ایسا انعام ملے گا یون ہی بے کہے کہائے اور سُنے سنائے اس خدائے موہوم کی فرمان برداری کا طوق اپنے گلے مین ڈال لیا گویا آپ ہی پکایا اور آپ ہی کہایا۔ لیکن خدا ایسا ضعیف اور کمزور تہا۔ کہ اُس سے اتنا ہی نہ ہوسکا کہ اپنے وجود کی آپ خبر کردیتا اور اپنے وعدون کے بارے مین آپ تسلی بخشتا۔ بلکہ وہ چھپا ہوا تہا انہون نے ظاہر کیا وہ گمنام تہا۔ انہون نے شہرت دی وہ چُپ تہا۔ انہون نے اس کا کام آپ کیا۔ گویا وہ تھوڑی ہی مدت سے اپنی خدائی مین مشہور ہُوا ہے اور وہ بھی ان کی کوششون سے۔

اس کے بعد ایک ایسا گروہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو خالقیت سے ہی جواب دیتے ہین اور تمام روحون کو اس کی ذات کامل کی طرح غیر مخلوق اور واجب الوجود اور موجود بوجود حقیقی قرار دیتے ہین۔ حالانکہ عقل سلیم خدائے تعالیٰ کی نسبت صریح یہ نقص سمجھتی ہے کہ وہ دنیا کا مالک کہلا کر پھر کسی چیز کا رب اور خالق نہ ہو اور دنیا کی زندگی اس کے سہارے سے نہین بلکہ اپنی ذاتی وجوب کی رُو سے ہو اور جب عقل سلیم کے آگے یہ دونون سوال پیش کئے جاوین۔ کہ آیا خداوند قادر مطلق کے محامد تامہ کے لئے یہ بات اصلح اور انسب ہے۔ کہ وہ آپ ہی اپنی قدرت کاملہ سے تمام موجودات کو منصۂ ظہور مین لاکر ان سب کا رب اور خالق ہو علاوہ تمام کائنات کا سلسلہ اُسی کی ربوبیّت تک ختم ہوتا ہو اور خالقیت کی صفت اور قدرت اس کی ذات کامل مین موجود ہو اور پیدایش اور موت کے نقصان سے پاک ہو یا یہ باتین اس کی شان کے لائق ہون۔ کہ جس قدر مخلوقات اس کے قبضۂ قدرت مین ہین یہ چیزین اس کی مخلوق نہین ہین اور نہ ہی اس کے سہارے کو اپنا وجود رکھتی ہین۔ اور نہ اپنے وجود اور بقا مین اس کی محتاج ہین اور نہ وہ ان کا خالق اور رب ہے۔ اور نہ خالقیت کی صفت اور قدرت اسمین پائی جاتی ہے اور نہ پیدائش اور موت کے نقصان سے پاک ہے۔ تو ہرگز عقل یہ فتوے نہین دیتی۔ کہ وہ جو دنیا کا مالک ہے وہ دنیا کا پیدا کنندہ نہ ہو اور ہزارون پُرحکمت صفتین جو روحون اور جسمون مین پائی جاتی ہین وہ خود بخود ہون اور اُن کے بنا نیوالا کوئی نہ ہو اس کے بعد ایک اور فرقہ ہے۔ جو خدا کا بیٹا بناتے ہین اور باپ اور بیٹا اور روح القدس تینون کو اپنا حاجت روا مانتے ہین کیا کوئی عقلمند یہ خیال کرسکتا ہے۔ کہ وہ ذات کامل اور قدیم اور غنی اور بے نیاز جو اپنے تمام عظیم الشان کامون کو قدیم سے کرتی چلی آئی ہو اور جس نے آپ ہی بغیر حاجت کسی باپ یا بیٹے کی کے تمام دنیا کو پیدا کیا ہو اور جس نے آپ ہی تمام روحون اور جسمون کو وہ قوتین بخشی ہون۔ جن کی انہین حاجت ہے، اور آپ ہی تمام کائنات کا حافظ قیوم اور مدبر ہو بلکہ ان کے وجود سے پہلے جو کچھ ان کو زندگی کیلئے درکار تھا وہ سب اپنی صفت رحمانیت سے ظہور مین لایا اور بغیر انتظار عمل کسی عامل کے سورج اور چاند اور بے شمار ستارے اور زمین اور ہزارہا نعمتین جو زمین پر پائی جاتی ہین محض اپنے فضل و کرم سے انسانون کے لئے پیدا کی ہون اور ان سب کامون مین کسی بیٹے کی محتاج نہ ہوئی ہو۔ تو کیا یہ ممکن ہے۔ کہ آخری زمانہ مین اس کو مغفرت اور نجات دینے کے لئے بیٹے کی ضرورت واقع ہو اور پھر بیٹا بھی ایسا ناقص بیٹا جس کو باپ سے کچھ بھی مناسبت نہ ہو۔ بلکہ ایک ضعیفہ عاجزہ کے پیٹ سے تولّد ہُوا ہو۔ اور مدت تک ظلمت خانہ رحم مین قید رہ کر اور اس ناپاک راہ سے جو پیشاب کی بدررو ہے پیدا ہُوا ہو۔

مین اب اپنے اصلی مضمون کیطرف رجوع کرتا ہون۔ مین نے مسلم اور غیر مسلم کی تعریف کردی ہے اور اب آسانی کے واسطے مسلم کو مومن کے لفظ سے اور غیر مسلم کو کافر کے لفظ سے بیان کرون گا۔ ان دونون فریقون مین خداوند کریم نے جو معیار تمیز کرنے کا فرقان مجید مین بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ قد افلح المومنون اور ولی الذین امنو یخرجھم من الظلمٰت الی النور۔ بل اللّٰہ مولٰکم وھو خیر الناصرین۔ واللّٰہ ذو الفضل علی المومنین۔ ان اللّٰہ مع المتقین۔ ان اللّٰہ اشترٰی من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ۔ یعنی تحقیق مومنون نے فتح پائی۔ اللہ دوست ہے ایمان والون کا ان کو اندہیرے سے نکال کر ان کو نور مین لے آتا ہے۔ اے مومنو! اللہ ہی تمہارا مولیٰ ہے اور وہی بہترین مددگار ہے۔ مومنون پر اللہ فضل کرنیوالا ہے تحقیق اللہ نے مومنون سے ان کے نفسون اور مالون کو اس اقرار پر خرید کرلیا ہے کہ ان کے واسطے جنت ہے اور دیگر کئی ایک آیات ہین۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مومنونکی مدد فرماتا ہے اور انکی ہر طرح سے خاطرداری کرتا ہے۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو۔ کہ مین نے قادیان مین اپنی دوکان مین کلاہ ۔ لنگی پشاوری ۔ ریشمی و سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہے ۔ قریباً پانچ سال سے یہ دوکان مین کرتا ہون اور اس مین میرا تجربہ ہو گیا ہے ۔ اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوانا چاہین ۔ تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہین نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جائیگا ۔ اگر کوئی چیز ناپسند ہو ۔ تو واپس لے لیجاویگی ۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا

احمد نور ۔ مہاجر ۔ سوداگر کابلی ۔ قادیان

ضرورت نکاح

۵ ۔ مدو خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے ۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہین ۔ مدو خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہین ۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو ۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۷ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے ۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہین اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے ۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہین ۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہین ۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہین وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہین ۔

۹ ۔ گوبکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ ۔ جہلم مین نکاح کرنا چاہتا ہے ۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہین وہ مجھ سے کرین ۔ اکمل آف گوبکی ضلع گوجرات

۱۰ ۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ بدین شرائط ۔ لڑکا احمدی ۔ صحیح النسب مغل ۔ انٹرنس پاس ۔ عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو ۔

راقم ن ۔ د ۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

کامن اکٹھری ۔ الہ داد واسطے ۔ قیمت ۱ر

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی در تائید حضرت مسیح موعود قیمت ۱ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ ۔ اس مین سہارک امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

القول الصحیح — اردو نظم ۔ در تائید مسیح موعود مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ۱ر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین ۔ قیمت ۴ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالفہ کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۶ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین دی ہین ۔

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دہرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس مین بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ر

اسلام اور اس کا بانی — ایک انگریز کا لیکچر ۔ اسلام کی تائید مین قیمت ۱ر

غلامی و عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ مین برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔

غلامی ۳ر ۔ عصمت انبیاء ۶ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — [illegible]

آنہ ڈکشنری — طالب علمون کیلئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب — بچون کے لئے نہایت مفید ہے قیمتہ ۴ر

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر ۔ قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید مین قیمت ہر دو جلد ۹ر

رسید زر

۹ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء عدد ۹۴۷ ۔ چودہری خدا بخش صاحب سے ر
۱۰ 〃 〃 عدد ۱۸۱۷ ۔ ماسٹر محمد علی صاحب سے ر
۱۱ 〃 〃 ۸۲۹ ۔ جلیل احمد صاحب علیہ ر
۱۱ 〃 〃 عدد ۱۶۷۳ ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب عا ۴ر
۱۲ 〃 〃 عدد ۸۳۳ ۔ چودہری ثناء اللہ صاحب عہ ۲ر
۱۴ 〃 〃 عدد ۱۹۲۵ ۔ سید عبد المجید صاحب سے ر
۱۵ 〃 〃 عہ ۔ سردار خان صاحب بمد تبلیغ فنڈ عہ ر
۱۶ 〃 〃 عدد ۹۱۷ ۔ امام الدین صاحب سے ر
۱۶ 〃 〃 عدد ۱۸۲۲ ۔ گل حسن صاحب سے ۱۲ر
۱۷ 〃 〃 عدد ۱۵۴۳ ۔ پیر محمد صاحب عہ ۸ر
۱۷ 〃 〃 عدد ۹۳۱ ۔ سید عبد الستار شاہ صاحب سے ر
۱۷ 〃 〃 عدد ۱۹۱ ۔ کرامت علی صاحب چہ ۲ر
۱۷ 〃 〃 عدد ۱۶۵ ۔ میان اللہ دتا صاحب عہ ۸ر
۱۷ 〃 〃 عدد ۱۱۱۴ ۔ عزیز احمد صاحب سے ر
۱۸ 〃 〃 عدد ۵۶۴ ۔ ماسٹر محمد دین صاحب سے ر
۱۸ 〃 〃 عدد ۱۸۰۳ ۔ مستری محمد دین صاحب سے ر
۱۹ 〃 〃 عدد ۸۶۸ ۔ شیخ احمد صاحب عہ ۲ر
۱۹ 〃 〃 عدد ۱۵۱ ۔ قاضی خواجہ علی صاحب سے ر
۱۹ 〃 〃 عدد ۱۱۵۶ ۔ فتح محمد صاحب سے ر
۱۹ 〃 〃 عدد ۱۸۲۳ ۔ کبیر الدین صاحب سے ر
۲۰ 〃 〃 عدد ۱۵۵۸ ۔ فتح محمد خان صاحب سے ر
۲۱ 〃 〃 عدد ۹۸۱ ۔ شیخ عنایت اللہ صاحب عہ ۴ر
۲۱ 〃 〃 عدد ۱۳۲۶ ۔ مولوی احمد علی صاحب عا ۲ر
۲۱ 〃 〃 عدد ۱۸۲۵ ۔ مولوی عبد المجید صاحب عا ۱۴ر
۲۳ 〃 〃 عدد ۱۲۴۵ ۔ علی احمد صاحب سے ر
۲۴ 〃 〃 عدد ۱۵۶۵ ۔ الہی بخش صاحب عہ ر

بدر پریس قادیان مین باہتمام ... چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

قادیان ضلع گ...

BADR – QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — مورخہ ۳۰۔ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ مطابق ۷۔ نومبر ۱۹۰۷ء — نمبر ۴۵

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

قیمت از معاونین — قیمت از طلباء و غرباء — فی پرچہ ۲

غافلوں کو خبردار کرو

پیارے احمدیو! خدا تعالیٰ کے وعدہ کے دن بہت جلد چلے آتے ہیں کہ زمین ان لوگوں سے بھر جائے جو خدا کے مسیح کو سلام کہنے والے ہوں اور وہ بدبخت جو آج اللہ کے رسول کے حق میں ناپاک کلمات بولتے ہیں پست اور ذلیل ہو جاویں خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ بہرحال پوری ہونگی۔ پھر مبارک ہیں وہ جو ان کے جلد لانے میں سعی کرتے ہیں اور خدا کا پیغام تمام دنیا پر پہونچاتے ہیں اگرچہ ہر ایک ایسا نہیں کر سکتا کہ وہ اس تبلیغ کیواسطے باہر نکلے مگر ہر ایک دوست اس زمانہ کی برکات مطبع اور ڈاکخانہ سے فائدہ اٹھا کر اس تبلیغ میں کافی حصہ حاصل کر سکتا ہے یورپ امریکہ کیواسطے تو میگزین سے بڑھکر کوئی شئے نہیں اور وہ بڑا کام کر رہا ہے۔ لیکن ہندوستان میں حضرت مسیح موعود کے تازہ الہامات۔ آپکے مقدس کلمات۔ اعتراضات کے جوابات وغیرہ کے ذریعہ سے مختلف گوشوں میں ہماری اخبار میں ایک بے نظیر خدمت کر رہی ہیں حضرت کی ڈاک میں کئی خطوط میں لکھا ہوتا ہے کہ اخبار بدر کو پڑھکر میری تشفی ہوئی اور میں اُن شرائط کے مطابق جو اخبار بدر کے صفحہ اول پر لکھی ہوتی ہیں آپکی بیعت میں شامل ہوتا ہوں بہت سے ایسے آدمی جو ہمارے سلسلہ میں ہنوز داخل نہیں ہوئے لیکن تحقیقات کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو درخواست کرتے ہیں کہ اخبار ان کے نام کچھ عرصہ کیواسطے بلاقیمت جاری کیا جاوے بعض انجمنوں کیطرف سے درخواستیں آتی ہیں کہ ہمارے کتب خانہ میں آپکا اخبار آیا کرے اس طرح کے کوئی پانچ دس اخبار تو ہم بلاقیمت یا رعایتی قیمت پر ہر سال جاری کر دیتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان درخواستوں کی تعمیل ہو سکے اخبار بدر کے عمدہ کاغذ اور باقاعدہ اشاعت اچھی لکھائی عمدہ چھپائی کیساتھ صرف ... کی قیمت ایسی ہے۔ کہ آج تک مالک اخبار کو کچھ نفع نہیں ملا۔ بلکہ اب تک وہ غریب اپنے پاس سے سینکڑوں روپے خرچ کر چکا ہے اس واسطے میں نے سوچا ہے کہ ہندوستان میں اخبار بدر کے ذریعہ سے تبلیغ کیواسطے ایک فنڈ کھولا جاوے اس کا نام بدر تبلیغ فنڈ ہوگا جو احباب اس میں کچھ رقم دینگے اس سے ہندوستان کے مختلف مقامات میں اور کتبخانوں اور پبلک لائبریریوں میں اخبار پہنچایا جائیگا۔ لائبریریوں میں اخبارات کا پہنچنا بہت مفید ہوتا ہے کیونکہ ایک اخبار کو بہت آدمی پڑھ لیتے ہیں اور اسی فنڈ سے مختلف مدارس ہند میں اخبار روانہ کیا جاوے تاکہ مدارس کے طلباء پر نیک اثر ہو اور وہ سلسلہ حقہ کی طرف رجوع کریں یہ ایک بڑے ثواب کا کام ہے کہ احباب اس کام کیواسطے اپنے صدقات دیکر ثواب حاصل کریں گے اس فنڈ کا آمد و خرچ ہفتہ وار اخبار بدر میں دکھایا جاویگا والسلام (مینجر اخبار بدر)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

شراب پینا کسی صورت مین بھی مفید نہین | ولایت کے میگزین ورلڈس ورک

مین پروفیسر میٹ چن کوٹ صاحب نے ایک مفصل مضمون اس بات پر لکھا ہے۔ کہ انسانی صحت کس طرح قائم رہ سکتی ہے اس مضمون مین انہون نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ الکحل (یعنی شراب) کا استعمال خواہ وہ کسی شکل مین ہو اور خواہ کیسی ہی تھوڑی مقدار مین ہو صحت انسانی کیواسطے سخت مُضر ہے۔ ایک شاعر نے کیا سچ فرمایا ہے۔ ؎

آنچہ دانا کند کند نادان

لیک بعد از حصول رسوائی

یورپ کے دانا لوگون کو آخر کسی نہ کسی طرح صاحب باتین ماننی پڑینگی۔ جو اسلامی شریعت نے نوع انسانی کے روحانی اور جسمانی فایدہ کے واسطے مقرر فرمائی ہین۔ کیونکہ یہ شریعت انسانی فطرت کے مطابق بنائی گئی ہے اور جہان انسان اس کی مخالفت کریگا۔ آخر نقصان اوٹھائیگا۔

آنحضرت مسیح تھے | انگریزی میگزین ہندوستان ریویو مین ایک بنگالی بابو ڈاکٹر نے اندرونی

اغراض کے باعث مختلف مذہبی بھیس بدلتا رہتا ہے اور آجکل عیسائیت کا جامہ پہنے ہوئے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس کا ذکر یورپ کے بعض میگزینون مین بھی کیا گیا ہے۔ اس مضمون مین بابو صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی پکے عیسائی تھے۔ ہم اس معاملہ مین بابو صاحب کی مخالفت نہین کرنا چاہتے۔ کیونکہ تمام انبیاء ایک ہی صداقت لائے ہین۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بجائے عیسائی کہنے کے خود عیسیٰ کہنا چاہیئے اور صرف اتنے فرق کے ساتھ ناصری بقول اناجیل موجودہ اور عقائد عیسائیون کے ایک نامراد اور ملعون مسیح تھا [illegible] ف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامیاب اور مبارک مسیح تھے اور سچ تو یون ہے۔ کہ اناجیل کے رُو سے آن حضرت عیسائی تھے نہ خود عیسیٰ تھے۔ بلکہ عیسیٰ کے باپ تھے کیونکہ باغ کی تمثیل مین لکھا ہے۔ کہ جب اونہون نے باغ کے مالک کے بیٹے کو قتل کر دیا تو دیکھو پھر کیا ہوگا پھر خود مالک آئیگا۔

ملک عرب دجال کے اثر سے محفوظ ہے | ہارپرز میگزین مین مسٹر ہیرلڈ صاحب نے

ایک مضمون لکھا ہے کہ بائبل کا ترجمہ چار سَو زبانون میں ہو چکا ہے۔ اس کثرت کے ساتھ خدا کے کلام کی اشاعت ہوئی ہے۔ اصل مین یہ بات صحیح نہین۔ کہ یہ خدا کے کلام کی اشاعت ہے۔ کیونکہ خدا کا کلام تو وہ ہے۔ جو اصل زبان اور اصل حروف مین محفوظ رہے۔ قطع نظر اس کے کہ موجودہ بائبل خود عیسائیون کے نزدیک اکثر حصہ جعلی اور غیر لوگون کا لکھا ہُوا ہے۔ ترجمہ خود ترجمہ کرنے والے کا خیال ہے۔ جو اس نے سچ شائع کر دیا۔ یہ اشاعت ترجمون کے خیالات کی ہے نہ کہ کلام آلہی کی۔ مسٹر ہیرلڈ نے چند علاقون کے نام لئے ہین کہ وہان پر تا حال بائبل کی اشاعت نہین ہو سکی۔ اس فہرست مین سب سے اول ملک عرب کا نام لکھا ہے خدا تعالیٰ کی قدرت عجیب رنگ مین ظاہر ہوتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دجال کے جہاز عرب کے گرداگرد طواف کرتے ہوئے دور دراز کے ممالک مین پہونچ جاتے ہین مگر اب تک یہ توفیق نہیں ہوئی۔ کہ عرب کے اندر داخل ہون۔

دس ہزار سال کے پرانے آثار | ماہ ستمبر کے رسالہ پٹ مین فیتھلی مین ڈاکٹر بنکس

صاحب نے شہر بس میا واقعہ علاقہ بابل کے کھنڈرات کے کھودنے کی رپورٹ شائع کی ہے۔ جسمین وہ یہ ظاہر کرتے ہین۔ کہ اس شہر کے آثار دس ہزار سال کے پرانے ہین۔ خوب! ہم مانتے ہین۔ کہ ایسا ہی ہوگا۔ مگر جب ہم دیکھتے ہین اور اس کے ہر صفحہ پر جو سنہ دئیے ہوتے ہین ان پر غور کرتے ہین۔ تو ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج سے چھ ہزار سال پہلے تو یہ زمین ہی نہ تھی۔ اس پر شہر کہان سے آ گئے۔ معلوم نہین یہ کیسی ہوا چلی ہے۔ کہ یورپ کے محقق اپنی ہر ایک تحقیق کے نتائج مین بیچاری بائبل پر ایک نہ ایک کاری زخم ضرور لگا ہی دیتے ہین۔

شرابی فرانس | فرانس کے میگزین لا ریویو مین غسطاوی ولد صاحب نے ایک مضمون یورپ کی

شرابخوری پر لکھتے ہوئے فرانس کی خوفناک شرابخوری کی خوفناک شرابخوری پر نہایت خطرہ ظاہر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہین۔ کہ اگر حکومت وقت اس پر توجہ نہ کرے گی اور ایسے قوانین نہ بنیگے۔ جن سے شرابخوری رک جاوے۔ تو ملک تباہ ہو جائیگا۔ وہ لکھتے ہین۔ کہ یورپ مین شراب کی فروخت کی اوسط ۵ فیصدی ہے اور امریکہ مین ۶ فیصدی اور فرانس مین قریباً ۱۷ فیصدی۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ سب سے زیادہ شراب فرانس مین لی جاتی ہے۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یکبار
	۵۰ بار	۲۶ بار	۱۳ بار	۸ بار	۴ بار	
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۷۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اسواسطے اس مین اس سے زیادہ رعایت نہ ہوگی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر نامناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری مرفی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

ڈائری

القول الطیب

مخالفت مفید ہوتی ہے

ذکر ہوا۔ کہ کشمیر مین ایک بڑا مولوی میر واعظ ہے وہ پہلے اس سلسلہ کے متعلق خاموش تھا۔ مگر جب سے مولوی عبد اللہ صاحب نے اس کو مخاطب کرکے اشتہارات دئے وہ بھی اپنے وعظ مین مخالفت کرنے لگا ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ اس معاملہ مین مولوی عبد اللہ کی کارروائی درست تھی۔ مخالفت سے ڈرنا نہین چاہیئے۔ بلکہ اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ یہی قدیم سے سنت اللہ چلی آتی ہے جب کبھی کوئی نبی پیدا ہوتا ہے۔ لوگ اس کی مخالفت شروع کرتے ہین۔ سب وشتم سے کام لیتے ہین۔ اسی ضمن مین کتابون کے دیکھنے اور صحیح حالات کے سننے اور معلوم کرنے کا بھی ان کو موقع مل جاتا ہے۔ دنیا کے کیڑے جو اپنے دنیاوی کامون مین مستغرق رہتے ہین انکو فرصت ہی کہان ہے۔ کہ دینی امور کی طرف متوجہ ہون لیکن مخالفت کے سبب ان کو بھی غور وفکر کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور ان کے شور وغل کے سبب دوسرے لوگون کو بھی اس طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ کہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اصل مین بات کیا ہے۔ کئی لوگون کے ہمارے پاس خطوط آئے۔ کہ مولوی محمد حسین یا مولوی ثناء اللہ وغیرہ کا انہون نے نام لیا۔ کہ ان کی مخالفانہ تحریرین اور کتب پڑھ کر ہمین اس طرف خیال ہوا کہ آخر مرزا صاحب کی تحریر بھی منگوا کر دیکھنی چاہیئے اور جب آپ کی کتاب پڑھی۔ تو اس کو روحانیت سے پُر پایا اور حق ہم پر کھل گیا۔ جب انسان توجہ کرتا ہے۔ تو اس کا دل انصاف خود اسے ملزم کرتا ہے۔ جہان مخالفت کی آگ بھڑکتی ہے اور شور اُٹھتا ہے۔ اس جگہ ایک جماعت پیدا ہو جاتی ہے انبیاء سے پہلے تمام لوگ نیک و بد بھائی بھائی بنے ہوئے ہین۔ نبی کے آنے سے ان کے درمیان ایک تمیز پیدا ہو جاتی ہے۔ سعید الگ ہو جاتے اور شقی الگ ہو جاتے ہین اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخالفین کو یہ کلمہ سناتے۔ کہ انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم۔ تم اور تمہارے معبود سب جہنم کے لائق ہین۔ تو کفار ایسی مخالفت نہ کرتے۔ مگر اپنے معبودون کے حق مین ایسے کلمات سنکر وہ جوش مین آگئے پنجاب مین سب سے زیادہ ہماری مخالفت ہوئی اور اسی جگہ خدا تعالیٰ نے سب سے زیادہ جماعت بھی بنائی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ پہلے لوگ اُمت واحد ہوتے ہین۔ پھر نبی کے آنے کے سے ان مین اختلاف پیدا ہو جاتا ہے ابو جہل نے آن حضرت کے ساتھ جو مباہلہ کیا تھا اور آخری دعا کی تھی کہ اے خدا جس نے ملک مین فساد کر رکھا ہے اور قطع رحم کرتا ہے آج اس کو ہلاک کر دے۔ جس کے نتیجہ مین وہ خود ہلاک ہوا اس کی دُعا سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت کی بعثت سے ملک کی کیا حالت ہو گئی تھی اور باہمی فساد کو کفار کس کی طرف منسوب کرتے تھے۔ جب شور اُٹھتا ہے۔ تو ایسے آدمی بھی پیدا ہو جاتے ہین۔ جو انصاف کی پابندی کرتے ہین اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہین۔ مخالفین انبیاء کی عادت ہے کہ رسم وعادت کی پیروی کرتے ہوئے ایک بات پر اڑ جاتے ہین اور خدا تعالیٰ سے اُمید منقطع کرکے اُسی پر فیصلہ کر لیتے ہین کہ ہم اسی پر مر جائین گے۔ خواہ کچھ ہی ہو۔ مگر خدا تعالیٰ انہی لوگون مین سے سعید الفطرت انسان بھی پیدا کر دیتا ہے۔ (مخالفت انبیاء کے راز پر ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر مین ایک مبسوط مضمون لکھا ہے۔ جس مین اس مخالفت کے نو راز بیان کئے گئے تھے۔ ان مین سے ایک کا اس جگہ نقل کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ اڈیٹر)

ساتوان راز اس مخالفت انبیاء مین یہ ہے۔ کہ نبی جب ابتدا مین مبعوث ہوتا ہے۔ تو اس کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام اس کو دیا جاتا ہے۔ وہ پیغام سب مخلوق کو جس کے واسطے وہ مبعوث ہو کر آیا ہے۔ پہنچاوے۔ لیکن اس اہم کام کو پورا کرنے کے واسطے نہ اس کے پاس کافی تعداد آدمیون کی ہوتی ہے اور نہ مالی اسباب مہیا ہوتے ہین اور نہ اتنی جلد ایسے مخلصین کی کافی تعداد بہم پہنچ سکتی ہے۔ جو فوراً دنیا بھر مین اس کی تبلیغ کو پہونچا دین۔ پس ایسے وقت یہ کام اس کے مخالفین اور منکرین سے لیا جاتا ہے جو نہایت جوش اور محنت کے ساتھ اور اپنا زر اور مال اور وقت اور محنت خرچ کرکے اس کی تبلیغ کو سب جگہ پہونچا دیتے ہین اور اس خدمت کی مثال جو کفار سے لی جاتی ہے۔ خود اس زمانہ مین پورے طور پر موجود ہے۔ اس زمانہ مین ایک نہین بہت سے آدمی اس قسم کے موجود ہین۔ جنہون نے اس خدمت کو بہت عمدگی سے ادا کیا ہے۔ ایک تو مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی ہین جنھون نے سب سے اول فتوے کفر لکھا اور اس مین خدا کے مسیح کے دعاوی کا اکثر حصہ پیش کیا اور پھر ایک لمبے سفر کی محنت شاقہ اٹھائی اور جا بجا پھر کر لوگون کو سمجھایا اور فتوی پر مُہرین کرائین پھر اس فتوے کو اپنے خرچ سے چھپوایا اور شائع کیا اور پھر اسی پر بس نہین کی۔ بلکہ آج تک مخالفت کے جوش مین ہین گو پہلے کی نسبت یہ جوش ٹھنڈا ہے یا شاید زمینی مصروفیتون کے سبب فرصت کم ملتی ہے کئی لوگون کے خطوط ہندوستان کے مختلف حصون سے حضرت مسیح موعود کے خدمت مین اس مضمون کے آچکے ہین کہ ہم آپ کے حالات سے بے خبر تھے مولوی محمد حسین کی تصنیف دیکھ کر آپ کی خبر لگی۔ اس تصنیف مین کچھ آپ کی عبارت نقل تھی اور پھر اس کا جواب تھا۔ آپ کی عبارت مین ایک روحانیت اور تاثیر تھی۔ جواب ایک خشک اور فضول منطق تھی۔ یہی تحریر ہمارے واسطے موجب ہدایت ہوئی۔ ایسا ہی ایک اور خادم اس قسم کا مولوی غلام دستگیر قصوری تھا۔ جس نے مکہ جا کر کفر کا فتوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف لکھوایا پھر اپنی کتاب مین تحریری مباہلہ شائع کرکے اور اپنی دُعا کے مطابق موت پا کر ہمیشہ کے واسطے خدا کے نبی کی صداقت پر مُہر لگا گیا۔ ایسا ہی مولوی اسمٰعیل علیگڈھی تھا ان لوگون نے فی الواقعہ بہت مدد کی۔ چند اور لوگ بھی اس کام مین مصروف ہین۔ مگر وہ پیچھے آگئے ہین اور ان کے حملے کمینہ پن کے ہین۔ جن مین متانت اور سنجیدگی نہین اس واسطے ان کے ذکر کی ضرورت نہین۔ لیکن بہرحال ہمارے واسطے وہ بھی خادم ہین اور ہماری جماعت کی ترقی کا موجب بن رہے ہین۔

احمدی

ذکر آیا۔ کہ بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ مرزا صاحب نے اپنی جماعت کا ایک الگ نام احمدی کیون رکھ لیا ہے۔ فرمایا یہ نام تو صرف شناخت کے واسطے ہے جیسا کہ مسلمانون مین بہت سے فرقے ہین۔ کوئی اپنے آپ کو حنفی کہتا ہے۔ کوئی شافعی کوئی اہلحدیث وغیرہ۔ چونکہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالی نام احمد کا ظہور ہو رہا ہے۔ اس واسطے اس جماعت کا نام احمدی ہوا۔ اور یہ نام اسی زمانہ اور اسی جماعت کے واسطے مقدر تھا۔ اس سے پہلے اگرچہ بعض ایسے آدمی ہوئے۔ جو کسی جماعت کے امام بنے اور ان کے نام مین احمد کا لفظ تھا مگر کبھی خدا تعالیٰ نے کسی جماعت کا احمدی نہ ہونے دیا۔ مثلاً امام احمد بن حنبل تھے انکی جماعت حنبلی کہلائی سید احمد بریلوی تھے تو انکی جماعت مجاہدین کی کہلائی سید احمد علیگڈھ کے تو تابعان کے ہمنیال نیچری کہلائے۔ علی ہذا القیاس اور کسی کا نام کبھی احمدی نہین ہوا۔

مسلم اور غیر مسلم مین فرق

گذشتہ اشاعت سے آگے

برعکس اس کے دوسرا گروہ جس کو اوپر کافر کے نام سے یاد کیا گیا ہے ان کے بارہ مین قرآن شریف مین ہے۔ انّ الّذین کفروا بایات اللّٰہ لھم عذاب شدید۔ واللّٰہ عزیز ذو انتقام۔ تحقیق جن لوگون نے اللہ کی نشانیون سے کفر کیا ان کے واسطے عذاب شدید ہے اور اللہ زبردست انتقام لینے والا ہے۔ ان جھنم کانت مرصاداً للطاغین مَاٰباً لٰبثین فیھا احقاباً۔ لا یذوقون فیھا برداً ولا شراباً۔ الا حمیماً وغسّاقا جزاءً وفاقا۔ انھم کانوا لا یرجون حساباً وکذبوا بایٰتنا کذاباً۔ وکل شیءٍ احصینٰہ کتاباً فذوقوا فلن نزیدکم الا عذاباً۔ تحقیق جہنم بے شک وہ گہات مین ہے سرکشون کے واسطے۔ جائے بازگشت ہے اور وہ اس مین کئی احقاب ٹھہرین گے۔ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ واللہ نہ نکلے گا آگ مین سے کوئی۔ یہان تک کہ ٹھہرے اس مین احقاب تک۔ حقب کچھ اوپر اسّی سال کا ہوتا ہے۔ ہر سال ۳۶۰ دن کا تمہاری گنتی سے اس مین نہ سردی کا مزہ حاصل کرین گے نہ پینے کا۔ مگر کھولتا ہوا پانی اور پیپ۔ یہ پوری جزا ہوگی۔ کیونکہ وہ حساب کی امید نہ رکھتے تھے۔ اور ہماری آیتون کو جھٹلاتے رہے اور ہر ایک شے کو ہم نے محفوظ کر رکھا ہے۔ پس چکھو ہم عذاب کے سوائے تمہاری اور کسی شے مین زیادتی نہ کرین گے۔ اور بھی بے شمار آیتین ہین۔ جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کافر خدا کی رضا کو نہین حاصل کر سکتے اور ہمیشہ خائب و خاسر رہتے ہین اور اپنے ارادون مین نامراد اور ناکامیاب ہوتے ہین۔

حضرات! مین نے آپ کی خدمت مین دو فریق پیش کئے ہین ایک مومن اور دوسرا کافر۔ اس لئے یہ بھی عرض کیا گیا۔ کہ پہلا گروہ کہتا ہے۔ کہ ہماری تمام باتین اپنے ہوا و ہوس کا نتیجہ نہین بلکہ اللہ کریم کی رضاجوئی کے لئے ہین اور اس کے ہی پاک منہ سے نکلی ہین اور اس امر کے ثبوت مین یہ کہا۔ کہ دیکھو! ہم ایک عاجز انسان ہین ہماری جماعت کوئی قومی جماعت نہین۔ بالکل مسکین اور مہجور القوم انسان ہین۔ پھر اس پر بھی تم دیکھ لوگے۔ کہ تمہارے زور آور حملون کے مقابلے مین ہم ہی کامیاب ہون گے اور ہم ضرور ضرور خداوند کریم کی مدد سے غالب آئین گے۔ حقیقت مین یہ بات کہنے والا فریق دنیا کے اسباب کے لحاظ سے ایک نہائت ہی ضعیف اور کمزور فریق ہوتا ہے جسکو دیکھ کر ہر ایک دنیا دار معاً یہ بول اُٹھتا ہے۔ کہ یہ آج نہین کل ہلاک ہوگا۔ اس کی ہستی ہی کیا ہے۔ اس پر ہر ایک نے اپنے ترکش کے تمام تیر خالی کئے۔ جو کچھ کسی کے پاس تھا اس کی مخالفت مین ہی صرف کیا۔ مگر ایک لمبی دوڑ اور ایک مدت کا مقابلہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ باوجود اس قدر کمزوری اور بے سروسامانی کے یہ فریق اپنے زبردست حریف پر جو ہر طرح سے نظر بر اسباب دنیا اس قابل تھا۔ کہ بامراد ہوتا۔ مظفر اور منصور ہوتا ہے اور دنیا دیکھتی ہے۔ کہ ایک عاجز انسان کیونکر ایک قومی جماعت کو زیر و زبر کرتا اور ان کے منصوبون کو پاش پاش کر کے فتح پاتا ہے۔ لاریب یہ نظارہ ایک غور کرنے والے دل کے لئے ایک عجیب نظارہ ہے اس مین راز کیا ہے یہ بات ہو کہ ان کے ہر مقابلہ مین کامیابی ہر پہلو مین ان کی فتح یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ کی چمکار دکھلاتا ہے اور یہ دکھانا مقصود ہے کہ ایک غیب الغیب نصرت انکے شامل حال ہے۔ اس سے یہ بات تجربہ مین آگئی۔ کہ جس طریق پر یہ لوگ زندگی بسر کرتے ہین۔ وہی طریق کامیابی کا سچا ذریعہ ہے۔ وہ کامیابی کی راہ وہ خطا نہ کرنے والا طریق وہی ہے جو سورۃ فاتحہ مین ارحم الراحمین خدا نے تعلیم کیا ہے۔ اس کے مقابل پر جو دوسرا فریق ہے۔ وہ مومنون کی راہ پر نہین چلنا چاہتا اور وہ غول راہ بن کر بہکاتا اور ٹھوکر کا پتھر بنتا ہے۔ لیکن نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ ہر جگہ نامرادی۔ کلفت اور رنج کے خوفناک اور ناقابل برداشت پہاڑ ان پر ٹوٹ ٹوٹ پڑتے ہین۔ بالآخر رہ جاتا ہے۔ اور نہین چل سکتا۔ آخر فنا ہو کر اپنے مقابل مقدس حریف کی صداقت پر مہر کر دیتا ہے۔ اس قسم کے مقابلہ کا تاریخ پتہ تبلا سکتی ہے۔ کہ جب سے انسانی ہستی کا نشان ملتا ہے۔ اُسی وقت سے یہ مقابلہ ہر آن ہوتا رہتا ہے اور ہر دم یہ اٹل قانون نظر آتا ہے۔ کہ یہ قوم مظفر و منصور ہوتی چلی جاتی ہے اور مخالف ناعاقبت اندیش اپنی ہلاکت کا موجب ہوتے جاتے اور ہلاکت کے گڑھے مین ایسے گرتے ہین۔ کہ دنیا ان کو نگل کر ہمیشہ کے لئے نام و نشان تک کھو دیتی ہے۔ اے قوم! تمہارے پاس تمہارے خدا کا پاک کلام ہے۔ اسی پاک کلام مین خدا نے بہت جگہ اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ دیکھئے سورہ مومنون مین خداوند کریم ارشاد فرماتا ہے۔ کہ تحقیق ہمنے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس اس نے کہا۔ اے قوم اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے واسطے اس کے سوائے کوئی معبود نہین۔ کیا پس تم خدا سے نہین ڈرتے ہو۔ اس کی قوم مین جو سردار کافر تھے وہ بولے۔ یہ تو تم جیسا ہی ایک انسان ہے۔ چاہتا ہے۔ کہ تم پر فضیلت حاصل کرے۔ اور اگر اللہ چاہتا۔ تو فرشتے ضرور نازل کرتا۔ ہمنے تو پہلے اپنے باپ دادون مین یہ بات نہین سنی۔ یہ شخص تو بس مجنون معلوم ہوتا ہے۔ پس تم ایک وقت تک اس کے ساتھ انتظار کرو۔ نوح نے دعا کی۔ کہ اے میرے ربّ انہون نے مجھے جھٹلایا ہے۔ تو میری مدد کر۔ پس ہمنے اسکی طرف وحی بھیجی۔ کہ میری آنکھون اور وحی کے سامنے کشتی بنا۔ پس جب ہمارا حکم پہونچا اور تنور جوش زن ہوا۔ حکم دیا گیا۔ کہ اس مین ہر دو قسم کے دو دو جوڑے اور اپنے اہل کو سوائے اس کے جس پر ان مین سے قول عذاب ہو چکا بٹھلائے اور ظالمون کے بارے مین مجھ سے کلام نہ کر وہ تو غرق کئے جاوینگے اور دعا کر۔ کہ اے میرے ربّ تو مجھ کو مبارک وقت اور مقام پر اتار اور تو سب سے اچھا مہمان نواز ہے۔ تحقیق اس مین نشانیان ہین اور ہم ضرور تربیت کرنے والے ہین۔ پھر ان کے بعد اور بستیان پیدا کین۔ پس ہمنے اُن مین ایک رسول ان ہی مین سے بھیجا۔ کہ اللہ کی عبادت کرو۔ تمہارے واسطے اس کے سوائے کوئی معبود نہین۔ کیا پس تم خدا سے ڈرتے نہین ہو اور اس کی قوم کے سردار جو منکر ہوئے اور آخرت کے ملنے کو جھٹلاتے رہے اور دنیاوی زندگی مین ہمنے انکو آسودہ حال کیا بولے کہ یہ تو بس تم جیسا ہی انسان ہے۔ جو تم کھاتے ہو وہی یہ کھاتا اور جو تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے۔ اور اگر تم اپنے جیسے انسان کے تابعدار ہو جاؤ گے۔ تو زیان کار ہوگے۔ کیا وہ تمہین ڈراتا ہے۔ کہ جب مر کر مٹی اور ہڈیان ہو جاؤ گے تب نکالے جاؤ گے۔ افسوس افسوس کیا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے۔ یہ تو ہماری دنیاوی زندگی ہے ہم مرتے اور جیتے ہین۔ مگر ہم مرنے کے بعد اٹھائے نہ جاوین گے۔

اس شخص نے تو اللہ پر جھوٹی بات باندھی ہے اور ہم اس کے ماننے والے نہیں ہیں اس نے کہا اے میرے رب۔ انہوں نے مجھ کو جھٹلایا۔ پس تو میری مدد کر۔ فرمایا۔ سوائے چند ایک کے وہ سب صبح ہوتے پشیمان ہونگے۔ پس حق طور پر اس حادثہ نے انہیں پکڑ لیا۔ پس ہم نے انکو کوڑا کرکٹ بنا دیا۔ پس ظالموں کی قوم کے واسطے دوری ہے غرض اس تمام مضمون سے یہ ہے۔ کہ خداوند کریم اپنے نیک بندوں کی مدد فرماتا ہے۔ اور وہ جو اس کے احکام سے سرکشی اختیار کرتے ہیں۔ برباد اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔

آپکے سامنے ایک زندہ نظیر مسیح موعود کی موجود ہے۔ آپ کی سوانحعمری پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپنے جب خدا سے حکم پاکر مسیحیت اور مہدویت کا دعوے کیا تھا۔ تو ایک عالم مخالفت کے لئے اُٹھ کھڑا ہُوا تھا۔ مگر آپنے اس مخالفت کو دیکھ کر خدا سے منہ نہیں موڑا۔ اور جیسا خدا سے حکم ہوتا رہا۔ لوگوں میں اس کی تبلیغ کرتے رہے۔ اور بڑے زور اور تحدی سے مخالفوں کو سنا دیا گیا کہ مَیں بالآخر فتح پاؤں گا۔ اور تم نامراد رہ کر تباہ اور برباد ہو جاؤ گے۔ ایک ظاہر بین انسان اُس وقت یہ کہتا تھا۔ کہ آپ اکیلے ہیں۔ آپ کی کوئی جماعت نہیں ہے مگر پھر بھی فتح کا آوازہ لگا رہے ہیں اور اسی بات پر بھول کر آپ کو ایک معمولی انسان سے زیادہ رتبہ نہیں دیتا تھا۔ مگر خدا کو اپنی چمکار دکھانی منظور تھی۔ اُس نے اپنے مسیح کی مدد فرما کر یہ ظاہر کر دیا۔ کہ اے مخالفین تم جھوٹے ہو اور جو ہمارا مہدی کہتا تھا وہ سچ ہے۔

حضرات! آپ کو خداوند کریم نے بصیرت عطا فرمائی ہے۔ کہ آپنے اس کے مسیح کی شناخت کی۔ اب آپ پر یہہ لازم ہے۔ کہ ایسے اعمال کر کے دکھاؤ۔ جس سے خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔ کیونکہ عمل وہی بہتر ہوتا ہے جس کا خاتمہ بالخیر ہو۔ اور صدق و وفاداری سے انجام پذیر ہو۔ گو اس پُرفتنہ زمانہ میں اخیر تک صدق اور وفا کو پہونچانا اور بدباطن لوگوں کے وساوس سے متاثر ہونا سخت مشکل ہے۔ اس لئے خداوند کریم سے التجا ہے کہ وہ سب دوستوں کو آپ سکینت اور تسلی بخشے۔ زمانہ نہایت پُرآشوب ہے۔ اور قریبوں اور اسکاروں کے افتراؤں نے بدظنیوں اور بدگمانیوں کو انتہا تک پہونچا دیا ہے۔ ایسے زمانہ صداقت کی روشنی ایک نئی بات ہے اور اس پر وہی قائم رہ سکتے ہیں جن کے دلوں کو خداوند کریم آپ مضبوط کرے۔ پس میں اپنے مضمون کو اس دُعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ خداوند کریم ہم کو اپنے مسیح کی اطاعت میں ثابت قدم رکھے۔ تاکہ ہم اس کی رضا کو حاصل کر لیں۔ ہمارے تمام کاموں میں ہماری مدد کرے۔ اور ہماری مشکلیں آسان کرے۔

ایک خواب اور اسکی تعبیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعالیخدمت فیضدرجت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ظلکم ابدا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج مقدس۔ دو مہینے گذرتے ہیں۔ کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ یہہ کہ میں قرآن شریف پڑھ رہا ہوں۔ اور ایک ایک جملہ پر غور اور فکر کر رہا ہوں۔ ہر ایک آیت میری نظر میں ایسی مُرصع و منور پائی جاتی تھی۔ کہ بے ساختہ زبان سے لفظ ماشاء اللہ متصل و مسلسل نکلا جاتا تھا۔ اس وقت دل پر بانتہائے مسرت جو حالت کہ طاری تھی۔ وہ حیطہ تحریر و تقریر سے خارج ہے۔ جب میں خواب سے جاگ اٹھا ایک عجیب غیر معمولی فرحت شامل حال پایا۔

اس کے کئی روز بعد پھر ایک خواب دیکھا وہ یہ کہ ایک شخص نہائیت بلند آواز سے (کچھ بھولتا ہوں غالباً) صدقت المسیح فی الارض کا اعلان کر رہا ہے اس اعلان کے ساتھ ایک گروہ کثیر ہے۔ جس میں میں بھی شامل ہوں۔ پھر میں خود اپنے آپ کو معلن دیکھ رہا ہوں۔ میری ہی زبان سے لفظ مذکور الصدر نکل رہا تھا۔ کہ آنکھ کھل گئی۔

پیارے مسیح۔ پہلے خواب کو میں اپنے خیال میں ایک معمولی مسعود بات سمجھا ہوا تھا جب دوسرا خواب دیکھا گیا۔ میری طبیعت کا کچھ رُجحان حضرت کی جانب ہُوا۔ میں حضرت کا مُرید نہیں ہوں۔ معتقد ضرور ہوں۔ حیران ہوں کہ میرے ان خوابوں کی تعبیر کیا ہوگی اور ان کا شمار کس طبقہ میں ہو گا۔

پھر مجھے آج شب میں ایک ایسا مدلل اور مصدق خواب دیکھنا نصیب ہُوا۔ کہ اب آپ کی سچائی میں کوئی شبہ باقی نہیں رہا۔ جن امور پر مجھ کو سخت اعتراض تھا ان کے جوابات خود بخود میرے دل میں پیدا ہو رہے ہیں اور ایک ایسی زبردست تصدیق اپنے آپ میں مجھ کو بتلائی گئی۔ کہ اس سے زیادہ کوئی صداقت مجھ کو تو کیا بلکہ ساری دنیا کو نہ مل سکیگی۔

اس تیسرے خواب کی کیفیت ذرا تفصیل طلب ہے۔ پہلے متذکرہ بالا دونوں خوابوں کی تعبیر پالوں۔ تو پھر اس کو عرض کروں۔

امیدوار ہوں۔ کہ میں اپنے خوابوں کی تعبیر سے قادیانی اخبار کے ذریعہ آگاہ اور سرفراز فرمایا جاؤں۔ میں اپنا نام اور پتہ تیسرے خواب کی عجیب و غریب کیفیت کے ساتھ عرض کروں گا۔ زیادہ ادب

۱۱۔ اگست ۱۹۰۶ء م ۹۔ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ

تعبیر حضرت نے فرمایا۔ کہ بذریعہ بدر اطلاع دے دیں۔ کہ خواب کی یہی تعبیر ہے۔ کہ آپ کو غیب سے اطلاع دیگئی۔ کہ یہ شخص جو مسیح ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ سچا ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

دعا برادر محمد منظور الٰہی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود نے اس کا نام فضل الٰہی رکھا ہے وہ اس بچہ کی صحت سعادت اور عمر دراز کے واسطے احباب سے دعا چاہتے ہیں۔

خطوں کے جواب الگ نہیں ملینگے آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جائیں گے۔ الگ خطوط نہیں لکھے جائیں گے جو صاحب الگ جواب چاہیں وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیجدیا کریں ایسی قلیل قیمت میں جو اخبار کیواسطے لی جاتی ہے فنڈ اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہیں ہو سکتا

شرک و بدعت

بدخواتین

زمانہ حال میں عموماً یہ دستور ہے۔ کہ اکثر جاہل عورتیں بدرسومات کو پھیلانے کی سعی کر رہی ہیں۔ مثلاً میں نے دیکھا ہے۔ کہ جب کسی عورت کے ہاں اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ یا وہ پیدا ہوتے ہی رہگزرائے آخرت ہوجاتی ہے تو ان کی والدین خانقاہوں اور مزاروں پر منتیں مانتی پھرتی ہیں۔ کہ جب میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا تو میں دستگیر کے نام کا بکرا قربانی دوں گی اور فلاں فلاں پیر صاحب کے مزار پر غلاف چڑھاؤں گی اور جب تک وہ اتنے عرصے کا نہ ہوجاوے گا۔ اس کا تمام سر نہ منڈاؤنگی

چنانچہ جب پیدا ہوتا ہے۔ تو مذکورہ بالا عورتیں ویسا ہی کرتی ہیں۔ مثلاً کبھی تو پیاز و مرچیں بانٹتی ہیں اور کبھی مزاروں پر غلاف چڑھاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ قربان جاؤں فلاں پیر صاحب کے نام پر جن کے ذریعہ سے میری مراد بر آئی۔ اور جب اپنے بچے کا سر منڈاتی ہیں۔ تو نصف سر چھوڑ دیتی ہیں۔ اور اگر کوئی پوچھے۔ کہ یہ نصف سر کیوں خالی چھوڑا ہے۔ تو کہتی ہیں۔ کہ میں نے منت مانی ہوئی ہے۔ کہ جب تک میرا لڑکا اتنے عرصے کا نہ ہو جائے اور جبتک میں ایک بکرا دستگیر کے نام پر قربانی نہ دے لونگی۔ اپنے لڑکے کا تمام سر نہ منڈاؤں گی۔

حیف ہے۔ کہ انکو غیرت نہیں آتی۔ کہ وہ پیارا خالق جو کہ زمین و آسمان کا خالق و مالک ہے جس کے حکم کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا اور ایک چیونٹی بھی نہیں چل سکتی۔ کیا دستگیر اس کے برابر ٹھہر سکتا ہے۔ اس لئے میں ایسی بہنوں کو سمجھانا چاہتی ہوں۔ کہ اے بہنو! تمہاری آنکھوں پر جو کفر و غفلت کے پردے پڑے ہوئے ہیں ان کو اٹھا دو۔ اور اس جہان فانی ہی کی طرف غور کرو۔ کہ جب کوئی شخص سزا کا مستحق ہوتا ہے تو انگریزی سلطنت اسی شخص کو سزا دیتی ہے اور نہ اس کے عوض اس کے بھائی بہن یا اولاد کو۔ اس سے تم سمجھ سکتی ہو۔ کہ اس جہان کی سلطنت جو کہ آسمانی سلطنت سے ادنے سلطنت ہے وہ بھی انصاف کو کام میں لاتی ہے۔ تو کیا عاقبت کو ایسی اولاد تمہارے کام آسکتی ہے۔ جس کیواسطے تم دستگیر اور دیگر پیروں کو خدا کے شریک بناتی پھرتی ہو۔ میری احمدی بہنوں کو بھی واضح ہو کہ ایسی بہنوں کو حتے الوسع یہ نصیحت کرنے کی سعی کریں کہ اس حقیقی خالق کے سوائے کوئی فرد بشر اولاد پیدا نہیں کرسکتا اور نہ ہی عمر دراز کرسکتا ہے۔ میری یہ دعا بدرگاہ عالی منظور ہو۔ آمین

راقمہ ایک احمدی بہن۔ از موضع ملا تحصیل ظفروال

نوٹس برائے احمدی احباب

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ ہمنے مگوئی و منبو واقع اپر برما میں انجمن احمدیہ قائم کی ہے اس لئے تمام احمدی احباب کو جو برما احاطہ میں رہتے ہیں بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے مفصل پتہ سے ممنون فرماویں تاکہ ان کو قواعد انجمن احمدیہ سے اطلاع دیکر انجمن ہذا کا ممبر بنایا جاوے۔ تمام اس قسم کی خط و کتابت میاں نور دین صاحب (سپے حوالدار ملٹری پولیس مگوئی) اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ مگوئی سے کرنی چاہیئے۔ فقط۔ والسلام

المشتہر

غلام دستگیر احمدؐ۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ ملٹری ہاسپٹل مچینا

جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ مگوئی و منبو اپر برما

ڈائری

القول الطیب

سوال۔ براہین احمدیہ میں آپنے کلام الٰہی کی ایک نشانی یہ بھی لکھی ہے۔ کہ وہ ہر ایک پہلو میں دوسری کلاموں سے افضل ہوتا ہے۔ توریت انجیل بھی تو خدا کا کلام ہیں۔ کیا ان میں بھی یہ وصف پایا جاتا ہے؟

جواب۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ ان کتابوں کی نسبت قرآن مجید میں یحرفون الکلم عن مواضعہ لکھا ہے۔ وہ لوگ شرح کے طور پر اپنی طرف سے بھی کچھ ملا دیا کرتے تھے۔ اس لئے جو کتابیں محرف مبدل ہوچکی ہیں ان میں یہ نشان کب مل سکتی ہے؟ اس پر حضرت حکیم الامۃ نے عرض کی۔ کہ حضور توریت میں لکھا ہے "پھر موسے خدا کا بندہ مرگیا اور موسے جیسا نہ کوئی پیدا ہوا نہ ہوگا۔ اور اس کی قبر بھی آج تک کوئی نہیں جانتا" تو یہ کلام حضرت موسے کی ہو ہی کس طرح سکتی ہے۔ اور انجیل کی نسبت تو عیسائی خود قائل ہیں۔ کہ وہ اصلی جو عیسیٰ کی انجیل تھی نہیں ملتی۔ یہ سب تراجم در تراجم ہیں اور ترجم مترجم کے اپنے خیالات کے مطابق ہوا کرتے ہیں اور ان میں بہت سا حصہ اس قسم کا پایا جاتا ہے۔ جو دوسروں کا بیان ہے۔ جیسے صلیب کا واقعہ وغیرہ"

اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ٹھیک بات ہے اگر تمام دنیا میں تلاش کریں۔ تو قرآن مجید کی طرح خالص اور محفوظ کلام آلٰہی کبھی نہیں مل سکتا۔ بالکل محفوظ اور دوسروں کی دست برد سے پاک کلام تو صرف قرآن مجید ہی ہے۔ دو باتیں بڑی یاد رکھنے والی ہیں ایک تو قرآن شریف کی حفاظت کی نسبت کہ روئے زمین پر ایک بھی ایسی کتاب نہیں۔ جس کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ کریم نے کیا ہو اور جس میں انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا پر زور اور تحدیانہ دعوے موجود ہو اور دوسرا آنحضرت صلعم کی اخلاقی حالتوں کی نسبت۔ کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک طرح کے اخلاق کو ظاہر کرنے کا موقع ملا۔ حضرت موسے کو دیکھو۔ کہ وہ راستہ میں ہی فوت ہو گئے تھے اور حضرت عیسیٰ تو ہمیشہ مغلوب ہی رہے۔ معلوم نہیں اگر غالب ہوتے تو کیا کرتے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح سے اقتدار اور اختیار حاصل کرکے اپنے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسوں کو اپنے سامنے بلاکر کہدیا۔

لا تثریب علیکم الیوم

اور پھر یہ بھی دیکھو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مبعوث ہوئے تھے۔ جب فسق و فجور شرک اور بت پرستی اپنے انتہا کو پہونچ چکی تھی۔ اور ظہر الفساد فی البر والبحر کا معاملہ ہو رہا تھا۔ اور گئے اس وقت تھے۔ جب ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا تھا۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کی نظیر تمام دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ اور یہی تو کاملیت ہے۔ کہ جس مقصود کے لئے آئے تھے۔ اس کو پورا کرکے دکھا دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو صلیب کا ہی منہ دیکھتے پھر اور یہودیوں سے رہائی نہ پاسکے۔ مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب ہوکر وہ اخلاق دکھائے جن کی نظیر نہیں۔ (الحکم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظم

مبارک آں زمان و آں بہارے — کہ باشم بر درت لیل و نہارے
زخوبان جہان برتر مقامت — بخلق دیگرانم ننگ و عارے
نگارا بالطف کن بر حال مسکین — ز ہجرانت فتادم بیقرارے
کہ ہر مشکل شود آسان ز دیدت — دل و جان حزین یابد قرارے
کنم دیدار تو ہر وقت و ہر آں — نشینم بر درت عشاق دارے
بگردم پیش و پس ہمچون غلامان — ترا باشم بہر دم جان نثارے
محیط رحمت و ابر عطائی — بکشت من بیا یکبار بارے
حضوری ہمچنان سازم ۔ کہ ہر دم — تو باشی شمع و من پروانہ دارے
تو ہستی مرہمے ہر عاشق را از — نہ ہستی عاشقان را دل فگارے
مرا کافی ست عشقت در دو عالم — کہ دستِ تست دستِ کردگارے
عنان اختیارم نیست در دست — ازین باعث ندارم اختیارے
دلم پرواز دارد سوئے کوئت — برآید در جہان کارے زکارے
تو آں نیامن شاہی کز در تو — نہ خالی رفت ہرگز خواستگارے
ازین برتر چہ باشد فخر مارا — کہ تو مخدوم ما خدمتگزارے
مسیحائی نتاکردہ عنایت — خدائے قادرے پروردگارے
بسا مردہ دلان را زندہ کردی — کہ بیرون اند از عدد شمارے
نگارا تا بکے در بے نیازی — بماند عاشقت زار و نزارے
خداوندیکہ جان بخش جہان ست — تو گر صلحے کنی ۔ فرمائید آرے
بپاکے کین چنین پاک آفریدت — دعائے کن ز بہر نابکارے
وصالت جست ہر کس با دل زار — وصالش دادہ با آں نگارے
کہ ذات پاک او ہمتا ندارد — ز ادراک بشر آمد کنارے
خجل زانم کہ میدانم یقیناً — نہ باشد مثل من عصیان شعارے
ترا باید ز غفار الذنوبم — بہ بخشائی بعجز و انکسارے
کہ جملہ سیئاتم تا بہ محشر — بحسناتم فزایند افتخارے
شوم تا خندہ رو در روئے نیکان — تو باشی آنزمانم غمگسارے
بجز عشقت حرام است او مسیحا — کہ باشد عاشقان را کار و بارے

قوی شد فضل را امید فضلت
کہ ہست از بر درت امیدوارے

(سید فضل شاہ جون)

رمضان کے روزے

(از مصری ڈاکٹر محمد طاہر)

حدیث کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ روزہ افطار کرنے کیوقت کھانا پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہیئے۔ پھر ایک حدیث شریف کا مضمون یہ ہے۔ کہ "خدا اس پیٹ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے" جو کھانے سے منہ تک بھرا ہو" ان حدیثوں کے مضمون پر غور کرو اور روزوں کی مصلحت پر خیال دوڑاؤ۔ جب روزوں سے یہ مقصد ہے۔ کہ انسان کی نفسانی خواہشیں مغلوب کیجاویں اور اس کے نفس کے سرکش اور تند جذبات دبائے جاویں تو یہ مقصد اس حالت میں کیونکر پورا ہو سکتا ہے جبکہ افطار کے وقت خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا جاوے اور دن بھر بھوکا رہنے کی کسر نکال لی جاوے اس کے علاوہ اکثر مسلمانوں کی عادت ہے کہ گیارہ مہینے معمولی کھانا کھاتے ہیں مگر رمضان میں طرح طرح کے نفیس اور لذیذ کھانے تیار کراتے ہیں اس حالت میں بھی روزوں کا مقصد فوت ہوتا ہے روزوں کے اصلی فائدوں کو محفوظ رکھنے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ افطار کے بعد جو کھانا کھایا جاوے وہ معمولی ہو اور اسی قدر ہو جس قدر کہ رمضان سے پہلے شام کے وقت کھایا جاتا تھا۔

اگر اس مسئلہ کو قواعد حفظان صحت کی نظر سے دیکھا جاوے تو یہ بات ضروری معلوم ہوتی ہے۔ کہ دن بھر کے بھوکے رہنے کے بعد (جس میں معدہ بالکل خالی رہتا ہے اور تمام اعضاء سکون اور آرام کی حالت میں ہوتے ہیں) یکایک معدہ اور اعضاء کو برانگیختہ کیا جائے اور کسی ایسے قاعدے پر عمل کیا جاوے جس سے کوئی ضرر نہ پیدا ہو اور انسان کی تندرستی میں خلل نہ آئے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جو روزہ دار حقہ پینے یا چاء یا قہوہ پینے کے عادی ہیں وہ آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے حقہ یا چاء یا قہوہ کا بندوبست خاص اہتمام سے کرتے ہیں اور نہایت بے صبری سے اذان کے منتظر رہتے ہیں۔ اذان کے ہوتے ہی فوراً وہ اپنے شغل میں مصروف ہو جاتے ہیں مگر ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ چیزیں معدہ کے خالی اور اعضاء کے افسردہ ہونے کی حالت میں نہایت مضر ہیں جب ان چیزوں سے اس زمانہ میں بھی ضرر ہوتا ہے جبکہ روزوں کے ایام نہیں ہوتے۔ تو خیال کرو۔ کہ ان دنوں میں یہ چیزیں کیسی مضر ہوں گی۔ جبکہ دن بھر معدہ کھانے اور پانی سے خالی رہتا ہے اور تمام اعضا ساکن اور تمام اعصاب نیم مردہ ہوتے ہیں۔

اسی طرح دیکھا جاتا ہے کہ اکثر روزہ دار افطار کے بعد نہایت ٹھنڈا پانی یا شربت پیتے ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ امر معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ خالی معدے میں ٹھنڈے پانی یا سیال کے پہونچنے سے دل کے اعصاب میں خاص طور پر جوش پیدا ہوتا ہے۔ غور کرو۔ کہ اگر تم کسی گرم شیشے پر ٹھنڈا پانی ڈالو تو وہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے میں نے بہت سے روزہ داروں کو اس موقع پر بے ہوشی اور غشی کی حالت میں دیکھا ہے۔

افطار کیوقت جو غذا کھائی جاوے وہ نہایت قلیل اور زود ہضم ہونا چاہیئے مثلاً تھوڑا سا شوربا یا دودھ یا کوئی شیریں میوہ قلیل مقدار میں یہی سنت نبوی ہے۔ تھوڑی سی زود ہضم غذا کے کھانے سے معدہ بغیر کسی تکلیف کے آہستہ آہستہ اپنے کام کیلئے بیدار ہوتا شروع کرتا ہے اور وہ سیال جس سے کھانا ہضم ہوتا ہے معدہ کی دیواروں سے رسنے لگتا ہے افطار کے بعد مغرب کی نماز نہایت سکون اور اطمینان سے پڑھنی چاہیئے جلدی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اس طرح معدہ کو از سر نو اپنے فرض کے انجام دینے کیلئے تیار ہونے کا موقع ملیگا اور باقی اعضا بھی بغیر کسی دشواری اور گھبراہٹ کے رفتہ رفتہ بیدار ہو جاویں۔ اس کے بعد شام کا کھانا کھانا چاہیئے مگر خیال رہے کہ کوئی ثقیل کھانا نہ کھایا جاوے۔ اور نہ کوئی ایسی غذا کھائی جائے جسمیں مسالے حد اعتدال سے زیادہ ہوں کیونکہ ایسے کھانے قواعد حفظان صحت کے خلاف ہیں اور ان سے معدہ کو الٹی منفعت کی بجائے بدہضمی

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو کہ میں نے قادیان میں اپنی دوکان میں کلاہ لنگی پشاوری ریشمی و سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہیں۔ قریباً پانچ سال سے یہ دوکان میں کرتا ہوں اور اس میں میرا تجربہ ہو گیا ہے اگر کوئی احباب کوئی چیز منگوا چاہیں تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہیں نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جاویگا۔ اگر کوئی چیز ناپسند ہو تو واپس لے لیجاویگی۔ لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا۔

احمد نور ۔ مہاجر سوداگر کابلی از قادیان

ضرورت نکاح

۵ ۔ مدد خان ملازم نواب محمد علیخان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں ۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹ ۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گجرات

۱۰ ۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ بدین شرائط لڑکا احمدی ۔ صحیح النسب مغل ۔ انٹرنس پاس ۔ عمر ۱۹ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ۔ ن ۔ د ۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر اخبار بدر ہو

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

کامن احمدی ۔ الله داد دالے ۔ قیمت ۱۰ر

اعجاز احمدی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی در تائید حضرت مسیح موعودؑ قیمت ۱ر

نظم مستورات ۔ مستورات کے لہجہ پر ۔ قیمت ۱ر

جنگ مقدس ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

جام شہادت ۔ مصنفہ جناب ثاقب صاحب دہلوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

القول الصحیح ۔ اردو نظم ۔ در تائید مسیح موعود مصنفہ خلیفہ ہدایت احمد صاحب شاعر

رویائے صالحہ ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با جود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۴ر

شہادت آسمانی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔ قیمت ۲ر

الوصیۃ ۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

نور الدین ۔ مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے ۔ قیمت ۱۰ر

اسلام اور اس کا بانی ۔ ایک انگریز کا لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ۔ ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پٹیالہ نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳ر ۔ عصمت انبیاء ۲ر

البرہان الصحیح فی تائید المسیح ۔ مصنفہ خلیفہ [illegible] صاحب ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام قیمت [illegible]

حیرت کی حیرانی ۔ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مسیح موعود کی تائید میں ۔ قیمت ۲ر

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کی وجہ سے مجھ پر یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میرے بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوا یا عارضی فائدہ تھا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اب تک بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی میری تحریک پر میرے بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کو استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسا کہ میں نے۔ میں حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ ایسی دوائی دی۔ راقم ۔ محبوب عالم میسیل کرش دیار بونگ [illegible] سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ (شاہد) ناظرین یہی وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی بیماریوں میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار وکالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی نیز یہ بیماری جو کہ ہر قسم کی قوۃ یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی باعث ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ ۱۰ للکہ بیس گولی ایک روپیہ ۔ علاوہ برین اور کئی امراض جہالی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں جن کی کیفیت مفصل فہرست سے معلوم ہو سکتی ہے از انجملہ سرمہ عجیب بعضد جالا پھولا ... چشم مدور ... سے پانی جاری رہنا پیچ ہیں اور ضعیف ہوا کیلئے نہایت مفید ہے دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فلیکس ۱۰ سفوف ... کیلئے ۸ سفوف مفرح اعظم ۔ دیرینہ فتور ہضم جس میں ترشی ڈکار پیٹ کا پھولنا اور کام نہ کرنا محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل بے چین اور کاہل رہتی ہو پیٹ پھولا اور فہم معدہ میں گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور منہ اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس ۸ پتہ خوش خط مع حالات مفصل و عمر اور نام اور مکان درج ہوں محصول رجوابی نحث بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی ۔ دروازہ ... گوجرانوالہ

نوٹ ۔ عام فائدہ کیلئے یہ حبوب مقوی کی قیمت ۱۰ نومبر سے ۱۶ نومبر تک بجائے چار روپیہ کے ... سینکڑہ کر دی گئی ہے رعایت سے فائدہ اٹھاؤ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلہ

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ۔ ؎

جلد ۶

آں مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | اے جہان منتظر خوش باش کآمد لستان

مورخہ ۳ ۔ شوال ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء

دوا ہیں شفا ہیں غرض دار الامان ہیں | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | چہ گویم با تو گرائی چہا در قادیان ہیں

نمبر ۴۶

رپورٹ یوم عید مبارک

احباب کو عید مبارک ہو ۔ رمضان کی عبادت اللہ تعالیٰ کے حضور میں مقبول ہو ۔ فرمائیے عید کی خوشی میں کچھ اپنے ہفتہ وار خادم بدر کا حصہ بھی نکالا ہے؟ یہاں قادیان میں جمعرات کے دن حضرت کو الہام ہوا تھا کہ عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو اس الہام کو سن کر بعض احباب نے روزے ہی کھول لئے مگر حضرت نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں باہر سے بھی خبر آئی کہ بعض جگہ عید جمعرات کو ہوئی یہاں جمعرات کا دن گذرنے کے بعد شام کو چاند دیکھا گیا اور جمعہ کے دن عید ہوئی بلکہ دو عیدیں ہوئیں عید مبارک کے موقعہ پر باہر سے بھی بہت دوست تشریف لائے ۔ مثلاً ڈاکٹر نور محمد صاحب و شیخ رحمت اللہ صاحب لاہور سے ۔ منشی محمد اللہ دتا صاحب خان صاحب عبد المجید صاحب بمعہ برادران ڈاکٹر فیض قادر صاحب اور دیگر بہت سے کپورتھلہ سے شیخ نیاز احمد صاحب وزیر آباد سے عید حسب معمول مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی اور جمعہ بھی صرف اُسی جگہ ہوا ہر دو خطبے حضرت ابی المکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب نے پڑھے ۔

خطبۂ عید عید کے خطبہ میں حضرت مولوی صاحب نے بعد کلمہ تشہد اور استعاذہ قرآن شریف کی آیات پارہ دوم رکوع ۸ میں سے یسئلونک عن الاھلۃ الخ پڑھ کر اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ رمضان شریف کے ذریعہ سے مسلمانوں کو تقویٰ میں ایک ریاضت کرائی جاتی ہے کہ جب مباح چیزیں انسان خدا کی خاطر چھوڑ دیتا ہے تو پھر حرام کو کیوں ہاتھ لگانے لگا پھر فرمایا کہ ایک وقت تو خدا تعالیٰ کی صفت رحم اور درگذر کی کام کرتی ہے مگر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جب دنیا کے گناہ حد سے بڑھ جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے ۔ پھر بھی ایسے وقت میں ایک سمجھانے والا ضرور آتا ہے جیسا کہ آج ہمارے درمیان موجود ہے اور اس زمانہ میں بائبل کی کثرت اشاعت جو ہوتی ہے باوجودیکہ عیسائی اپنے عقائد میں اُسکو قابل عمل نہیں جانتے ۔ پھر کروڑوں روپے اس پر خرچ کرتے ہیں اسمیں بھی یہی حکمت الٰہی ہے کہ توحید اور عبادت الٰہی اور اعمال صالح کا وعظ اس کے ذریعہ سے بھی تمام دنیا پر ہو رہا ہے صحابہ نے آنحضرت کے حضور میں سوال کیا وہ اسواسطے تھا کہ جب رمضان کی عبادت کے برکات انہوں نے دیکھے تو انکو خواہش ہوئی کہ ایسا ہی دوسرے مہینوں کی عبادت کا ثواب بھی حاصل کریں اسواسطے انہوں نے یہ سوال پیش کیا ۔ فرمایا ۔ دو بڑے نشان آسمان پر دکھلائے گئے سورج گہن اور چاند گہن ، ماہ رمضان میں ایسا ہی ، دو نشان زمین پر ہیں قحط اور طاعون ۔ فرمایا ۔ حج کے متعلق حضرت ابراہیم کو خدا تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ اذن فی الناس ۔ تب سے آج تک یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے جس طرح کبوتر اپنے کابک کو دوڑتے ہیں اسطرح لوگ حج کو جاتے ہیں زمانہ جاہلیت عرب میں رسم تھی کہ سفر کو جاتے ہوئے کوئی بات یاد آتی تو دروازے کے راہ سے گھر میں نہ آتے اس سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا اور اس میں ایک اشارہ اس امر کی طرف ہے کہ ہر ایک کام میں اس راہ سے جاؤ اور اس دروازے سے داخل ہو جو خدا نے مقرر کیا اور اس کے رسول نے دکھایا اور رسول کے خلفا اور اس زمانہ کا امام بتلا رہا ہے فرمایا ۔ خدا چاہتا تو اپنے رسول کیواسطے اپنے خزانے کھولدیتا اور تمہیں کچھ خرچ کرنے کی ضرورت نہ ہوتی مگر پھر تمہارے واسطے کوئی ثواب نہ ہوتا جب خدا کسی قوم کو عزت دینا چاہتا ہے تو یہی سنت اللہ ہے کہ پہلے اس سے اللہ کی راہ میں مالی جانی بدنی خدمات لیجاتی ہیں ۔ فرمایا اس زمانہ میں غلام کے چھوڑنے کا ثواب مقروض کے قرضہ کے ادا کرنے سے ہو سکتا ہے اور دو خاص مقروضوں کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا ۔ جن کیواسطے چندہ کی ضرورت ہے ۔ فرمایا ان لوگوں کیواسطے بھی خرچ کرنا چاہیئے ۔ جو دینی علوم کے حصول میں (طلباء) یا دینی خدمات میں مصروف ہونے کے سبب احصروا فی سبیل اللہ کے مصداق ہیں اور ایسے لوگوں کو بھی دینا چاہیے جو سوال کے عادی نہ ہونے کے سبب کسی ضابطہ کی پابندی میں نہیں آسکتے ۔

خطبۂ جمعہ جمعہ کے خطبہ میں آپ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جب تک انسان محنت مشقت نہ اٹھائے ۔ خدا کے راہ میں ابتلاؤں کی برداشت نہ کرے ۔ وہ انعام و اکرام نہیں پا سکتا خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے ۔ کہ کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ صرف اتنا منہ سے کہہ کر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لائے ۔ نہیں بلکہ ان پر دو ابتلا ضرور آئیں گے جو پہلوں پر آئے فرمایا یہ وقت ہے کہ جناب الٰہی کو راضی کر لو ۔

خطبۂ نکاح بعد نماز عصر مولوی محمد حسین صاحب پر محبت پور کے فرزند میاں عبد الرحمٰن کا نکاح دختر منشی خدا بخش کیساتھ بمہر یکصد روپیہ بموجودگی حضرت اقدس ہوا اس خطبہ میں حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ نکاح کا اصل منشاء تقویٰ ہے ۔ اس طرح عید کا سارا دن وعظ و نصیحت کے سننے اور سنانے میں اور عبادت میں صرف ہوا اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۳ - شوال ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۰ - نومبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۶ اور ۷ نومبر کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کرکے فرمایا - ساھب لك غلاماً زکیا - رب ھب لی ذریۃ طیبۃ - انا نبشرك بغلامٍ اسمہ یحییٰ - الم ترکیف فعل ربك باصحاب الفیل - اخذھم اللّٰہ بغی وحدہ لا شریك معہ - قل جاء الحق وزھق الباطل موت قریب - ان اللّٰہ یحمل کل حملٍ - من خدماتٍ خدم الناس کلھم - ومن آذاك اذی الناس جمیعا - آمدن عید مبارک باد ت عید تو ہے چاہو کرو یا نہ کرو - ترجمہ - میں ایک پاک اور پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں - اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش - میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے (معلوم ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ زندہ رہنے والا) تو دیکھیگا کہ تیرا رب اُن مخالفوں سے کیا کریگا جو تیرے معدوم کرنے کے لئے حملے کرتے ہیں خدا ان کو پکڑیگا اور یہ خدا کا بندہ اکیلا رہیگا اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہوگا - حق آگیا اور باطل بھاگ گیا یعنی باطل بھاگ جائیگا - ایک شخص کی موت قریب ہے - خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اُٹھائے گا (اس کے معنے اب تک معلوم نہیں ہوئے - آئندہ خدا قادر ہے کہ تفصیل ظاہر کرے) جو شخص تیری خدمت کرتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا سارے جہان کی خدمت کی اور جو شخص تجھے دکھ دیتا ہے اُس نے ایسا کام کیا کہ گویا ساری دنیا کو دکھ دیا - اس کے بعد ایک اور الہام ہے جس کے اظہار کی اجازت نہیں - شائد بعد میں اجازت ہو جائے اُس کا پہلا فقرہ یہ ہے -

"دیکھ میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں"

۱۰ - نومبر ۱۹۰۶ء - روز یکشنبہ کو الہام ہُوا - ایک وبا پڑے گی - معلوم نہیں کہ یہ کس قسم کی وبا ہوگی -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

- میاں عبدالحق صاحب سامانہ پٹیالہ سٹیٹ
- میاں غلام محمد صاحب - جاکن اندر گڑھ
- میاں عالم خان صاحب کنگ چودہ کلائی
- میاں شاہ محمد صاحب " "
- میاں سید محمد صاحب موضع بہلولہ سیالکوٹ
- مسمات فضل بی بی " " "
- میاں ابوالحسن صاحب بحرہ مونگھیر
- رحمت علی صاحب سوتی کاری بنگال ضلع چمپارن
- برکت علی صاحب بازید پور تحصیل قصور
- مسمات بی بی توضیحہ قاضی دلی چک بہاگل پور
- مسمات بی بی روضتہ النسار " " "
- عبدالباسط " " "
- عبدالرحمن " " "
- عبدالحی " " "
- مسمات بی بی رینہ قاضی دلی چک بہاگل پور
- بی بی سارہ " " "
- محمود الحسن " " "
- عزیز الدین " " "
- سلطان محمد اپیل نویس کوئٹہ بلوچستان
- عبدالرحمن محمد جنگی نابھہ
- سرور خاں ولد غلام رسول صاحب فیلدار
- خانا نوالی بھیورہ - سیالکوٹ
- میاں اللہ دین صاحب قصاب خوشاب
- سید محمود - جریان ضلع ہزارہ
- ستا گھمار - مگولہ - سیالکوٹ
- کریم بخش صاحب بہرام پور براہ پھگواڑہ
- پیر بخش صاحب منڈوال چونترہ اٹک
- نیاز محمد ولد منشی محمد بخش صاحب - گجرانوالہ

ایک اور مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل خبر اپنے اخبار گوہر بار میں شائع فرما کر ممنون فرماویں - خدا کے فضل وکرم سے بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۰۶ء بوقت ۶ بجے صبح بروز چہارشنبہ مطابق ۲۹ - ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ اس عاجز کی چھوٹی بیوی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام حضرت مسیح موعود نے صلاح الدین رکھا ہے - فالحمد للہ علی ذالک - خلیفہ رشید الدین ایل - ایم - ایس سول اسسٹنٹ سرجن اضلاع متحدہ
اللہ تعالیٰ اس مولود کو صالح تندرست اور دراز زندگی عطا فرماوے اور خادمِ دین بنائے آمین اڈیٹر

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ اس پیشگوئی کو خوب شائع کریں اور اپنی طرف سے چھاپ کر مشتہر کریں اور یادداشت کے لیئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظر گاہ میں چسپاں کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مجھے اس تحریر کے لیئے اس بات نے مجبور کیا ہے کہ میں مامور ہوں کہ امر معروف اور نہی منکر کروں اور سننے والوں کو ان امور پر قائم کروں جن سے اُن کا ایمان قوی ہو اور معرفت زیادہ ہو اور صراط مستقیم پر قائم ہو جاویں واضح ہو کہ مینے اس ہفتہ کے اخبار عام میں اس کے پہلے کالم میں ہی پڑھا ہے کہ بعض کوتہ اندیش لوگوں نے میرے فرزند مبارک احمد کی وفات پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے بلکہ دوسرے بعض اخباروں میں بھی بڑے زور سے اس واقعہ کو ظاہر کر کے یہ رنگ اُس پر چڑہایا ہے کہ گویا ان میں سے کسی کا مباہلہ میں فتحیاب ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے ہم اسجگہ زیادہ لکھنا نہیں چاہتے کیونکہ جھوٹ کی سزا دینے کے لئے خدا تعالیٰ کافی ہے واضح ہو کہ مینے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق و کذب بنایا جاوے کہ اگر اُس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جھوٹا ٹھہرے گا بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو جس کا گناہ ہے جس نے خدا پر افترا کیا ہے یا صادق کو کاذب ٹہراتا ہے ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو کر خود مباہلہ سے حصہ لے اور افترا کے حامی یا تکذیب کے حامی ہو جاویں جیسا کہ قرآن شریف سے سمجھا جاتا ہے تب وہ کاذب ہونے کی حالت میں عذاب میں بھی شریک ہوں گے جیسا کہ وہ مقابلہ میں شریک ہو گئے ورنہ بموجب حکم آیت لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ خدا ایک کے گناہ کے لئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہیں پہونچا تھا جب وہ فوت ہو گیا اور خدا نے اُسکی وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اُس کی نسبت خبر دی تھی کہ ابھی وہ بالغ نہیں ہوگا جو فوت ہو جائیگا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ دشمن اُسدن خوش ہوگا اور اپنا وار کریگا مگر ساتھ ہی دشمن کے بدانجام کی بھی خبر دی تھی کہ آخر کار وہ غضب الٰہی کے نیچے آئے گا اور میری نسبت یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دن تلخ زندگی کے ہوں گے اور ساتھ اُس کے میرے دل کی حالت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا تھا۔ کہ انی مع اللہ فی کل حال یعنی میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں اور جو اس کی رضا ہے وہی میری رضا ہے اور یہ بھی گھر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کر کے مجھے یہ الہام کیا تھا کہ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر اور یہ بھی ان کی نسبت الہام تھا کہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ یعنی اے اہل بیت خدا تمہیں ایک امتحان کے ذریعہ سے پاک کرنا چاہتا ہے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔ اس الہام میں بھی اسی مصیبت کیطرف

اشارہ تھا۔ اور علاوہ اس کے اور کئی الہام تھے جنمیں بصراحت اس لڑکے کے مرنے کی خبر دی گئی تھی۔ اور صرف یہی نہیں تھا کہ زبانی اپنی جماعت کو یہ پیشگوئیاں تبلائی گئی تھیں بلکہ یہ پیشگوئیاں اس واقعہ سے کئی سال پہلے اخبار بدر اور الحکم میں شائع کردی گئی تھیں جن کا خلاصہ مضمون یہی تھا کہ مبارک احمدؐ قبل اس کے کہ جو بلوغ کی عمر کو پہونچے فوت ہو جائیگا اور باوجود اس کے کہ میرے کئی اور لڑکے تھے جو اُس کے حقیقی بھائی تھے مگر میں نے خدا سے الہام پاکر صریح طور پر پیشگوئی میں شائع کیا تھا کہ قبل از بلوغ وفات پانیوالا مبارک احمدؐ ہے اور صاف اور کھلے لفظوں میں لکھا تھا کہ مبارک احمدؐ نابالغ ہونے کی حالت میں ہی فوت ہو جائے گا۔ اب ظاہر ہے کہ یہ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان نشان تھا جو خدا نے کھلے کھلے طور پر خبر دے دی کہ مبارک احمدؐ بلوغ کی عمر تک نہیں پہونچیگا اور خورد سالی میں ہی فوت ہو جائیگا اب کوئی ایماندار سوچے کہ کیا یہ کسی اعتراض کی جگہ تھی بلکہ یہ موت تو پہلے ہی سے مُقرر ہو چکی تھی اور اخبار میں شائع ہو چکی تھی اس لئے یہ ایک بڑا بھاری نشان تھا کیونکہ ایسے عمیق غیب پر انسان کا علم محیط نہیں ہو سکتا۔ مگر تعصب کا کیا علاج۔ متعصب انسان اندھا ہو جاتا ہے اور اُسوقت اُس پر یہ شعر صادق آتا ہے ؎ چشم بداندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر۔ لیکن خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمدؐ فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا۔ **انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک**۔ یعنے ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمدؐ کے ہوگا۔ اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو۔ اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمدؐ کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دیدی تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمدؐ فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ **انی اریحک ولا اجیحک واخرج منک قوما**۔ یعنی میں تجھے راحت دُونگا اور میں تیری قطع نسل نہیں کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کرونگا یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمر پائیں گے تو وہ دیکھینگے کہ آج جو خدا کیطرف سے یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئے گی خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلعم کو جانی اور خونی دشمنوں سے بچایا وہ مجھے بھی بچائے گا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائیں گے کیونکہ خدا شریر کو دوست نہیں رکھتا جو شخص تقوے سے کام نہیں لیتا اور بدزبانی میں حد سے بڑھ جاتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے مگر خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے یہ بھی جاننا چاہیئے کہ معمولی سلسلہ موت کا ہر ایک بد اور نیک پر محیط ہے کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں اگر ہماری اولاد میں سے کوئی مرگیا یا آئندہ مرے تو دشمنوں کے لئے یہ خوشی کی بات نہیں کیونکہ یہ موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے بلکہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہمارے بہت قریب متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے ہو ایسے واقعات دشمن کے لئے خوشی کی جگہ نہیں کیونکہ موت فوت سے کسی نبی کا خاندان مستثنیٰ نہیں رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی لڑکے فوت ہو گئے یہاں تک کہ خبیث فطرت کافروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ابتر رکھا مگر آخر کار خدا نے فتح اور نصرت کے تمام وعدے پورے کئے یہاں تک کہ اُن عرب کے کافروں کا نام و نشان نہ رہا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معدوم کرنا چاہتے تھے اور جزیرہ عرب اسلام سے بھر گیا۔ یہ سچ ہے کہ العاقبة للمتقین۔ سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کرے گا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو۔ پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاویں گے اور ان کا نام و

نشان نہین رہے گا۔ اس بارے مین ان دنون مین جو کچھ خدا تعالےٰ نے مجھے فرمایا ہے وہ پیشگوئی اس جگہ لکھتا ہون چاہیئے کہ میری جماعت اس کو یاد رکھین اور اس کو اپنے گھرون کے نظارگاہ جگہون پر چسپان کرین اور اپنی عورتون اور لڑکون کو اس سے اطلاع دین اور جہان تک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے واقفکارون کو اس امر پر مطلع کرین کیونکہ یہ دن آنیوالے ہین اور خدا نے سب کچھ دیکھا ہے اور اب وہ ہم مین اور ہمارے اُن مخالفون مین جو تکفیر اور گالیون سے باز نہین آتے فیصلہ کریگا وہ حلیم ہے مگر اس کا غضب بھی سب سے بڑھ کر ہے اور وہ سزا دینے مین دھیما ہے مگر اس کا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اُس سے کانپتے ہین اور اس پیشگوئی مین ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ ہین جنھون نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیان دینے اور بدزبانی مین حد سے زیادہ بڑھ گئے بلکہ بعض نے ان مین سے میرے قتل کے فتوے دئے اور وہ سب لوگ چاہتے ہین کہ مین قتل کیا جاؤن اور زمین سے نابود کیا جاؤن اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابود ہو جائے مگر خدا جو میرے دل کی حالت کو جانتا ہے وہ وہی فیصلہ کرے گا جو اُس کے علم کے موافق ہے اُس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہے۔

الم ترکیف فعل ربّک باصحاب الفیل ۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل ۔ انّک بمنزلۃ رحی الاسلام ۔ انترتک واخترتک ۔ ترجمہ تو نے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھے گا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے ہین اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے ہین اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ہین اُن کا انجام کیا ہو گا یعنی اُن کا وہی انجام ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہوا پھر فرمایا۔ وینصرک رجال نوحی الیھم من السماء یاتون من کل فج عمیق یعنی تیری مدد وہ لوگ کرین گے۔ جن کے دلون مین ہم الہام کرین گے وہ دور دراز جگہون سے تیرے پاس آوین گے اسجگہ استعارہ کے رنگ مین خدا تعالیٰ نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یاتون من کل فج عمیق خانہ کعبہ کے حق مین ہے اور پھر فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام چکّی کے ہے اس چکّی مین جو پڑیگا وہ آخر کو پیا جائیگا یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہین رہینگے اور پھر فرمایا کہ تیرے مخالفون کا اخزار اور افنا تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا یعنی جو لوگ تجھے رُسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہین وہ آپ ہی رُسوا اور ہلاک ہونگے اور پھر فرمایا اِنّی انا ربک الرحمٰن ۔ ذو العزّ والسلطان ۔ من عادا ولیّالی فکانما خرّ من السماء ۔ انی موجود فانتظر ۔ سینالھم غضب من ربّھم وماکنا معذبین حتّی نبعث رسولًا ۔ قد افلح من زکّھا وقد خاب من دسّٰھا ۔ قل انی امرت لکم فافعلوا ما تؤمرون اِلیوم یوم البرکات ۔ یا عبداللّٰہ انّی معک ۔ والضحیٰ واللیل اذا سجی ما ودعک ربک وما قلی ۔ یعنی مین رحمان ہون صاحب عزّت اور سلطنت جو شخص میرے ولی سے دشمنی کرے گویا وہ آسمان سے گر گیا مین موجود ہون پس میرے فیصلہ کا منتظر رہ ۔ جو لوگ عداوت سے باز نہین آتے عنقریب اُن پر غضب الٰہی نازل ہوگا ہم عذاب نازل نہین کیا کرتے مگر اس حالت مین کہ جب پہلے رسول آجاوے یعنی دُنیا پر عذاب شدید نازل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائین گے جنھون نے دلون کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائین گے جنھون نے اپنے نفسوں کو گندہ کیا اور پھر فرمایا کہ مین تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہین کرون گا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے خدائے کریم واپس دیگا انکو کہدے کہ مین تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہون پس وہی کرو جو مین حکم کرتا ہون یہ برکت کے دن ہین ان کا قدر کرو ۔ اے خدا کے بندے مین تیرے ساتھ ہون مجھے روز روشن کی قسم ہے اور اُس رات کی جو تاریک ہو ۔ جو تیرے ربّ نے تجھے دشمن نہین پکڑا اور پھر اُردو مین فرمایا کہ ہر ایک حال مین تمہارے ساتھ موافق ہون اور تیرے منشاء کے

مطابق۔ اور پھر فرمایا۔ لکم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا۔ خیر و نصرت و فتح انشاء اللہ تعالےٰ۔ وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک و رفعنا لک ذکرک۔ اِنّی معک ذکوتک فاذکرنی وسع مکانک حَان اَن تعان و ترفع بین الناس انی معک یا ابراھیم انی معک و مع اھلک انی معی اھلک انی انا الرحمان فانتظر قل یا خذک اللہ یعنی تمہارے لئے دُنیا اور آخرت مین بشارتیں، تیرا انجام نیک ہے خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالےٰ ہم تیرا بوجھ اُتار دینگے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اونچا کر دینگے مین تیرے ساتھ ہون مینے تجھے یاد کیا ہے سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کرے وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائیگا اور لوگون مین تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائیگا مین تیرے ساتھ ہون اے ابراہیم اور ایسا ہی تیرے اہل کیساتھ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل مین رحمان ہون میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لیگا اور پھر آخر مین اُردو مین فرمایا کہ مین تیری عمر کو بھی بڑھا دُون گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہین یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہین ان سب کو مین جھوٹا کرون گا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ مین خدا ہون اور ہر ایک امر میرے اختیار مین ہے۔

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جسمین میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا اِدبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا مین تیرا نام بلند کیا جائیگا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کیطرح نابود اور تباہ ہوگا خدا ایک قہری تجلی کریگا اور وہ جو جھوٹھ اور شوخی سے باز نہین آتے اُن کی ذلت اور تباہی ظاہر کریگا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دیگا اور میرا نام عزت کے ساتھ دُنیا کے ہر ایک کنارہ مین پھیلا دیگا سو چاہیئے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیشگوئی کے منتظر رہین اور تقویٰ و طہارت سے پاک نمونہ دکھاوین۔

اِس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی ہے کہ ایک سخت طاعون اس ملک مین اور دوسرے ممالک مین بھی آنیوالی ہے جسکی نظیر پہلے کبھی نہین دیکھی گئی وہ لوگو نکو دیوانہ کیطرح کردیگی معلوم نہین کہ اس سال یا آئندہ سال مین ظاہر ہوگی مگر خدا مجھے مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تمام ان لوگون کو جو تیری چار دیواری کے اندر ہین بچاؤن گا۔ گویا اُس دن یہ گھر نوح کی کشتی ہوگا جو شخص اس گھر مین داخل ہو جائیگا وہ بچایا جائیگا اور خدا نے فرمایا مین روزہ بھی کھولونگا اور افطار بھی کرونگا اور اس گھڑی تک جسکو بجز خدا کے کوئی نہین جانتا۔ میرا عذاب دنیا کے شامل حال رہیگا اور طاعون دور نہین ہوگی اور کبھی دور نہین ہوگی جبتک کہ لوگ اپنی اصلاح کرکے نیکی اور خدا کی طرف رجوع نہ کرین خدا چاہتا ہے کہ زمین گناہ سے پاک ہو جائے سو اس لئے ایک طرف اُس نے طاعون اور کئی اور عذاب بھیجے اور دوسری طرف اپنے راہ کی منادی کرنے والا بھیجا۔ تا زمین کو گناہ سے پاک کرے۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار

میرزا غلام احمدؐ ۵۔ نومبر ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

BADR - QADIAN

قیمت پیشگی ۳ ؍

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان
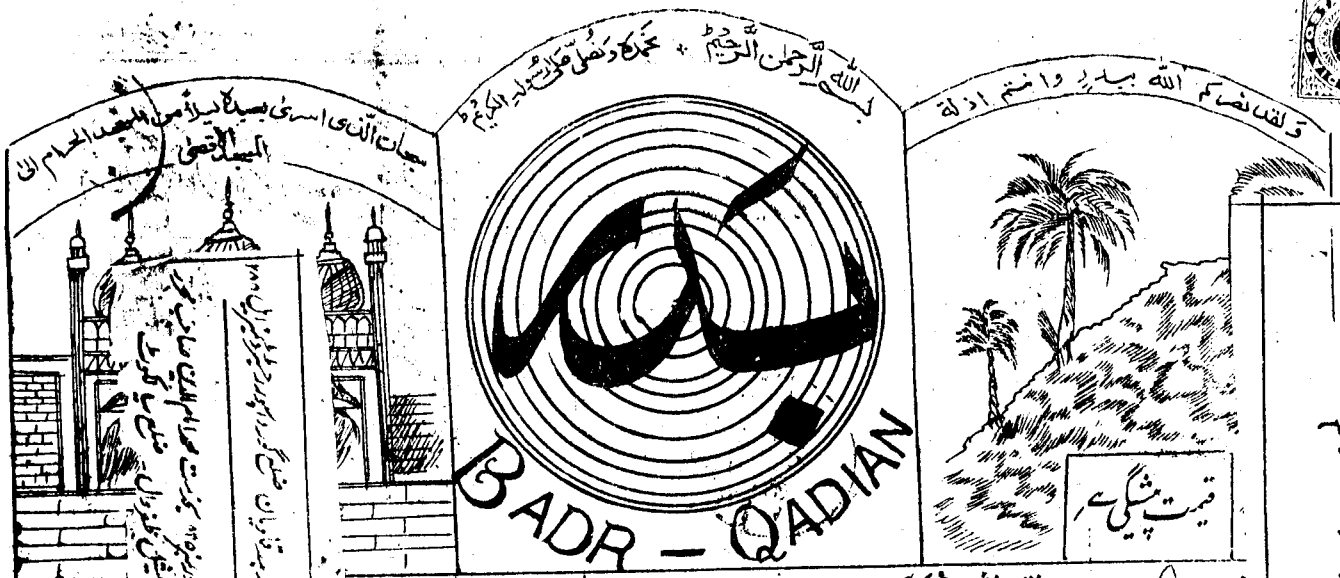
مورخہ ۱۴ ۔ شوال ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۱ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶) | نمبر (۴۷)

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی بپا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلعم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
قن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ
معاونین درجہ اوّل جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ضہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۱۲ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانے کا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی ۳ ؍
مابعد للعہ
فی پرچہ ۲ ؍

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا ۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں ۔ کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

انسان کے شغل کا اثر اُس کی زندگی پر

انسان جو کچھ کار و بار کرتا ہے۔ اُس کا اثر اُس کی عمر کو گھٹانے اور بڑھانے مین بہت حد تک ہوتا ہے۔ یہ امر آسانی سے سمجھ مین آجانا چاہیئے۔ کہ کارخانون مین کام کرنے اور خصوصاً دیاسلائی بنانے کے کارخانون یا تانبا سکہ یا جست کی کانون مین یا ایسے ہی دیگر مقامات پر کہ جہان کی ہوا ناقص ہو کام کرنے سے انسان کی صحت دن بدن روبہ تنزل ہو جاتی ہے اور وہ انسان جلدتر قبر کا راستہ تلاش کرتا ہے۔

اس مین کوئی تعجب نہین ہونا چاہیئے۔ کہ کلرک پیشہ اور وہ لوگ جن کو زیادہ تر ایک جگہ پر بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہے اور تازہ ہوا سے وہ عموماً اس طرح پر محروم رہتے ہین۔ کیون اپنی پوری عمر کو نہین پہنچتے اور بہ نسبت ان لوگون کے کہ جو اس معاملہ مین ان کی نسبت زیادہ خوش نصیب ہوتے ہین جلدتر اپنی زندگی کا خاتمہ کر بیٹھتے ہین۔

اس معاملہ مین علم طب و علم صحت کے ماہرین نے جو تجربے اور مشاہدے کئے ہین وہ نہایت ہی بیش قیمت اور پُر از نصیحت ہین۔ اس ضمن مین گذشتہ ماہران کے تجربون کے علاوہ حال ہی مین انگلستان کے ایک مشہور ڈاکٹر آر بیچ نے جو بہت سے تجربے کئے ہین۔ وہ اس لائق ہین۔ کہ ہر ایک انسان اس کو سُنے پڑھے اور عمل درآمد کر کے ان سے مستفید ہو

ڈاکٹر آر بیچ صاحب کے تجربہ کا اگر لب لباب بیان کیا جاوے تو وہ یہ ہے کہ دولت مند اور نکمے (بغیر شغل) جماعت کو جو شہرون مین بود و باش رکھتی ہے۔ اس جماعت کی نسبت کہ جو عموماً دیہاتون مین رہتی اور اپنا پیٹ پالنے کے لئے سخت محنت اور مشقت کرتی ہے بہت کم عمر نصیب ہوتی ہے۔

ایک آسودہ حال اور فارغ البال شخص کا دنیا مین کوئی مستقل اور سنجیدہ مدعا زندگی ہوتا ہی نہین۔ اس کی زندگی ایک مسلسل مگر برائے نام خوشی کا دَور دورہ ہوتا ہے۔

اول وہ قدرت کی عمدہ نعمتون کو نہایت لاپرواہی سے خرچ کر دیتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کے دل مین نہ صرف فرحت کے لئے کوئی غیرت ہی نہین رہتی۔ بلکہ یہی فارغ البالی ایک گونہ اس کی موت کا موجب بن جاتی ہے۔

برعکس اس کے ایک کسان کی عمر سب سے زیادہ تسلیم کی گئی ہے۔ اس کو سخت مشقت کرنی پڑتی ہے لیکن اس کا کام کھلی ہوا اور ایسے قرب و جوار مین ہوتا ہے جو اصول صحت کے زیادہ تر مطابق ہو گئے ہین اس کی خوراک سادہ۔ مختصر اور صحت بخش ہوتی ہے اس کے قوائے ہاضمہ درست ہوتے ہین اس کو بھی بے ضرر خوشی اور شغل نصیب ہوتے ہین لیکن شہرون کی برائیون اور فضولیات سے وہ محفوظ رہتا ہے۔ کسان سے دوسرے درجہ پر عمر کے لحاظ سے علمی پیشہ والے لوگ تسلیم کئے گئے ہین اور ان علمی پیشہ ورون کے واسطے بھی ... (رہنمایان مذہب) کی عمر سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان کی رہائش کا طرز بھی کسانون سے بہت سی حالتون مین مشابہت رکھتا ہے۔ ایک دینی آدمی کے کام کے اوقات مقررہ اور باقاعدہ ہوتے ہین اس کو تازہ اور باہر کی کھلی ہوا سے مستفید ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ اپنی ہر ایک عادت مین اعتدال کو مدنظر رکھتا ہے اور وہ اپنے پیشہ کے لحاظ سے ہی ان دیگر تمام نقصون سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ کہ جن کا شکار اکثر دنیا دار ہوتے رہتے ہین۔

علمی پیشون مین سے سب سے کم عمر طبابت پیشہ اصحاب کی پائی گئی ہے۔ اپنے ضمیر کے مطابق کام کرنیوالا ایک طبیب سب سے زیادہ خودغرضی سے مبرا اور پراپکار (دوسرون کی بھلائی) کے بھاؤ سے پُر ہوتا ہے وہ ہر وقت پبلک کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے اور اس کو اپنی نسبت سوچنے کا بہت ہی کم وقت ملتا ہے۔ وہ کھانا بھی اکثر بے وقت کھاتا ہے۔ اور بلالحاظ موسم باہر آجاتا ہے اور عموماً قوانین قدرت کے برخلاف ہی زندگی بسر کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے۔ اس کا دماغ اپنے مطب کی ذمہ داریون سے ہمیشہ دبا رہتا ہے اور یہ متواتر دماغی مشقت اور تھکاوٹ اس کی صحت پر بہت کچھ ناقص اثر پیدا کرتی ہے۔ اس لئے کوئی تعجب نہین ہونا چاہیئے کہ کیون اہل طبابت لوگ اکثر سودا وغیرہ دماغی عارضون کا نسبتاً زیادہ شکار ہوتے ہین اور عمر کے لحاظ سے بھی وہ کوئی بہتر نتیجہ نہین بہو گتے۔

ڈاکٹر آر بیچ صاحب کی رائے مین پالٹیکس کا شغل نہائت بہتر شغلون مین سے ایک ہے اور وہ اپنے دعوے کے ثبوت مین گلیڈسٹون بسمارک ڈیسرائلی وغیرہ کی نظیرین پیش کرتے ہین دماغی محنت کرنے والے اشخاص درازی عمر کے لئے زیادہ شہرت رکھتے ہین اور علمی کام کرنے والون مین سائنسدان پروفیسرز۔ ٹیچرز کی شرح اموات بہت کم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی رائے مین جائز طریق پر دماغی محنت بہ نسبت جسمانی مُشقت کے انسان کی عمر بڑھانے مین زیادہ اثر رکھتی ہے۔ لیکن ان کے قیاس مین جو انسان جائز دماغی محنت کے ساتھ مناسب جسمانی مُشقت کی مشق بھی کرتے ہین وہ سب سے اعلےٰ معراج کو حاصل کرنے مین کامیاب ہوتے ہین۔ پولیس مین مجموعی حالت مین تندرست اور دراز عمر ہوتے ہین۔ جس کی وجہ ایک تو یہ ہے۔ کہ اس جماعت مین اول سے ہی منتخب اشخاص داخل کئے جاتے ہین۔ دوم ان کی زندگی کا بہت سا حصہ کھلی ہوا مین گذرتا ہے۔ پولیس مین عموماً زیادہ تر مرض گھٹیہ کا شکار ہوتے ہین۔ کیونکہ ان کو اکثر گرم سرد ہوا مین آنے جانے کا کام پڑتا ہے۔

تجارت پیشہ لوگ جو اکثر سفر مین رہتے ہین وہ شاذ و نادر ہی بڑی عمر کو نصیب ہوتے ہین۔ اوقات کی ناپابندی شراب اور تمباکو کا استعمال لاپرواہ اور فضول خرچ طرز زندگی یہ تمام ان کی بیوقت موت لانے کا موجب ہوتے ہین۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہین۔ کہ یہ تعجب کی بات ہے لیکن سچ ہے۔ کہ مزدور لوگ جو اکثر کوئلون کی کان مین کام کرتے ہین جہان کہ سورج کی روشنی کو کوئی دخل نہین اور جہان کی ہوا بھی کوئلون کی گرد سے پُر ہوتی ہے۔ وہ لوگ مروجہ خیال کے عین برعکس عمدہ صحت رکھتے ہین اور دراز عمر ہوتے ہین۔

(الکیمیا)

خریداران کی خدمت مین التماس

احباب کی خدمت مین گذارش ہے۔ کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنے نمبر خریداری سے ضرور مطلع کیا کرین کیونکہ بہر نام کے تلاش کرنے مین بڑی دقت ہوتی ہے

منیجر

حقہ نوشی

کرمفرمائے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ اللہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل چند سطور حقہ نوشی کے متعلق اگر مناسب سمجھیں۔ تو اخبار گوہربار مین درج فرماکر ممنون فرماوین۔

فی زمانہ حقہ نوشی کا رواج اس قدر ترقی پر ہے۔ کہ مسلمانون کا کوئی گھر اس سے خالی نظر نہین آتا۔ خاص کر صوبہ پنجاب مین تو حقہ مسلمانون کے گلے کا ہار ہوگیا ہے۔ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے غرض کسی حالت مین بھی یہ تیر کمان والا جن کسی آدمیون کے گلے سے اُترتا نظر نہین آتا۔ بعض وقت تو یہ خاصہ شیطان کا مددگار بن جاتا ہے۔ اس حقیقت کو ماہ رمضان کے مہینے مین حقہ نوش خوب جانتا ہے۔ میں افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ بعض احمدی جماعت کے افراد بھی اس موذی کے پنجہ مین گرفتار نظر آتے ہین۔ خواہ مخواہ اس کو دو تین آنے ماہوار اس کا نذرانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہی دو تین آنے ماہوار کی قلیل رقم بطور چندہ جمع کرکے کسی کار خیر مین لگائی جاوے۔ تو ایک عظیم الشان اسلامی کام کے سرانجام کا باعث ہوسکتی ہے۔ کم ازکم اس رقم کے ذریعے چار لاکھ احمدیون مین سے صرف حقہ نوش اپنی عادت کو ترک کرکے ایک معقول وظیفہ پر ہر چوتھے سال قادیان سکول سے ایک دو طلبار کو کالج کی تعلیم پانے کے لئے بھیج سکتے ہین۔ فقط

خاکسار غلام نبی مدرس گورنمنٹ سکول میانوالی

حضرت اقدس حقہ نوشی اور اس کی مجالس کو بہت ناپسند فرماتے ہین اور اکثر احمدی مخلصین نے جن کو پہلے عادت تھی۔ اس کو بالکل ترک کردیا ہے۔ اڈیٹر

ایک اور ستارہ ٹوٹا

پیارے حضرت مہدی علیہ السلام۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہہ عاجز ایک نیا نشان جو کہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۰۷ء مطابق ۳ شوال بوقت تین بجے ناگہان آسمان پر ظاہر ہوا عرض کرتا ہے۔ کہ وقت مذکورۃ الصدر کو ایک گولہ آسمان پر ظاہر ہُوا۔ اور پھر بجلی کی کڑک کی طرح کڑکا۔ اور ستارون کی طرح روشنی عام و خاص آدمیون نے دیکھی۔ کمترین اس وقت ڈاک خانہ سے دور تھا کار سرکار کررہا تھا۔ آج واپس بھیرہ مین آیا۔ تو بھیرہ والون نے بھی اس گولہ کی تصدیق کی بلکہ گرد ونواح کے آٹھہ آٹھہ کوس والے کہتے ہین۔ طرفہ یہ ہے۔ کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ ہمارے ہی گاؤن پر ظاہر ہُوا۔ وقت بھی ہر ایک کا مطابق پایا گیا ہے۔ مگر اندھون کو کیا فائدہ۔ ہرچند لوگون کو حضرت کی بیعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ شاید کوئی سعید روح فائدہ مند ہو اور موجب ثواب ہو۔ مگر ایسے کورباطن اور برائی کے گرویدہ لوگ ہورہے ہین۔ کہ حضرت مہدی کی صداقت کے نشان پر نشان دیکھتے مین پیشگوئیان پوری ہوتی ہین مگر نہین سمجھتے ہین۔ ان لوگون کو دیکھ کر جو مسلمان کہلاتے ہین رونا آتا ہے۔ کہ اس اُمت کا کیا حشر ہوگا۔ جو کہ پیارے حضرت (علیہ الصلوۃ والسلام) کے فرمودون کو بھی نہین مانتے۔ حضرت دعائے خیر فرماوین۔

عزیز الدین گرداور قانون گو بھیرہ تحصیل بھی آباد

دریافت طلب

مین چند سال سے کشمیر مین تجارت چرم ومیوہ وغیرہ کرتا ہون اور اب تک میرا تعلق تجارت صرف راول پنڈی کے ساتھ رہا ہے اور اب مجھے یہ ضرورت درپیش ہے۔ کہ مجھے کلکتہ اور بمبئی مین اپنی احمدی بھائیون سے تعارف پیدا ہو جائے۔ اس لئے کلکتہ اور بمبئی سے اس مذاق کے بھائی مجھے اپنا پتہ تحریر فرماوین۔ تاکہ مین اُن سے بذریعہ خط وکتابت چند امور دریافت کرون۔

محمد عبد اللہ احمدی تاجر از شوپین کشمیر مقام ناسنور

تبلیغ کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مکرمی محمد بخش ٹیچر مظفر گڑھ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فاما بعد اینکہ۔ آپکے دو رقعے میرے پاس پہونچے۔ مین آپ کی عنایت کا ازحد مشکور ہون میرا جواب نہ دینا اُمید کہ آپ کو ناگوار نہ گزرا ہوگا۔ وجہ نہ جواب دینے کی اہم مصروفیت تھی۔ اب بھی مدت کے بارہ بج چکے ہین۔ کہ قدرے فرصت نکال کر آپ کی عید کو بہت یاد کرتا ہون خدا آپکو امام کی معرفت عطا فرماوے۔ کیونکہ من لم یعرف امام وقتہ فمات موت الجاھلیۃ والی حدیث خوب تقاضا کرتی ہے۔ کہ انسان امامت کے دعویدار کے دعوے مین خوب غور کرین۔ اور اس بات کا بھی لحاظ رکھہ لیوے کہ درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے اس معیار کو مدنظر رکھہ کر امام کی صداقت کو پرکھے۔ اور کونوا مع الصادقین والی آیت پر عمل کرکے چند مدت حضرت اقدس کی صحبت مین بھی رہے مین شائد اپنی کمزوری اور پہلے گناہون کے گند کیوجہ سے جناب کو عمدہ نمونہ نہین دکھا سکا۔ ورنہ آپ کا کبھی ایسے سعید احمدی سے پالا پڑیگا جو آپ کو راہ راست پر لے آئیگا خدا کسی ایسے کی صحبت جناب کو نصیب کرے یہ مسلمان اب مُردہ ہوچکے ہین۔ جس کی آمد کی انتظار آپ کو مدتون سے تھی وہ تو آچکا اور راہ تجدید دین بھی بڑے زور شور سے کررہا ہے اور آچکا ہے لیکن آپ لوگون نے نہ وقت کو پہچانا اور نہ امام کو شناخت کیا آپکا کام تو صرف تسبیح کے منکے گھمانے کا اور ارہ ذکر کے رٹنے کا ہے جس کی وجہ کر بعض آدمیون کو تپ دق کی بیماری بھی ہوجاتی ہے سب کے آجکل مولویون اور مرشدون کی شکلون کو دیکھہ کر مرزا صاحب کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

چہ روز خوش کہ دیدم بد یدار چنین رد ہار
بنازم دلبر خود راکہ بازم داد جنت را

مینے سنا ہے کہ جناب کچھہ میرے والد صاحب کو تسبیحون کے منکے پھرانے کی وصیت کر گئے تھے معلوم نہین کہ وہ منکے بازی کس حدتک کارگر ہوئی۔ میرے پر تو نہ کوئی اس کا اثر ہوا ہے اور نہ مجھے اس کا علم ہے۔ آجکل زمانے کے پہ تو بدلے ہوئے ہین منکے بازیون کے زمانے نہین ہے لیکن آپ لوگون کو موجودہ زمانے کی روشنی سے فائدہ کی توقع بہت کم ہوسکتی ہے کیونکہ تاریکی پسند چمگادڑین اور اُلو اندھیری مین خوش رہتے ہین کیونکہ وہ تاریکی کے فرزند ہوتے ہین خدا آپ کو بصیرت کی آنکھہ عطا کرے۔ اور مگتے موتنے والے انسان کو جو دو ہزار برس سے سرزمین کشمیر مین مدفون ہے۔ خالق الطیور ومحی الموتے مان کر خدا کا شریک ماننے سے بچاوے کیونکہ شرک کبھی بخشا نہین جاتا۔ اور آجکل کے بیچارے مسلمانون کا یہی عقیدہ ہے۔ بیشک اپنے چار پانچ مولویون سے یہی مسئلہ پوچھہ کر اپنی تشفی کرالیوین کہ وہ اور آپ کس حدتک عیسٰی علیہ السلام خدا کے عاجز بندے کو خدا کا شریک گردانتے ہین اور پھر آپ سورہ فرقان کی پہلی دو تین آیات پڑھہ کر خود مقابلہ کرین۔ کہ قرآن شریف آپکے فاسد اعتقاد کی کیسی دھجیان اوڑاتا ہے۔ اللہ خالق کل شئ بیان ہُوا ہے اور جن لوگون کو خدا کا شریک گردانا جاتا ہے انکی بابت لکھا ہے۔ لا یخلقون شیئا وھم یخلقون۔ جب حال یہ ہے تو معلوم نہین آپکا عیسٰی علیہ السلام کس طرح قاعدہ کلیہ سے نکلکر خالق الطیور اور محی الموتی بن جاتا ہے خدا آپکے اس فاسد اعتقاد کی جڑھ نکالے اور آپکو راہ راست پر لاوے۔

والسلام۔ خاکسار غلام محمد۔ ہیڈ ماسٹر میانوالی

(۶)

حقہ نوشی

مکرم ملئے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر سلمہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مندرجہ ذیل چند سطور حقہ نوشی کے متعلق اگر مناسب سمجہین - تو اخبار گوہر بار مین درج فرماکر ممنون فرماوین -

فی زمانہ حقہ نوشی کا رواج اس قدر ترقی پر ہے - کہ مسلمانون کا کوئی گھر اس سے خالی نظر نہین آتا - خاص کر صوبہ پنجاب مین تو حقہ مسلمانون کے گلے کا ہار ہوگیا ہے - اٹھتے بیٹھتے چلتے پہرتے غرض کسی حالت مین بھی یہ تیر کمان والا جن کئی آدمیون کے گلے سے اترتا نظر نہین آتا - بعض وقت تو یہ خاصہ شیطان کا مددگار بن جاتا ہے - اس حقیقت کو ماہ رمضان کے مہینے مین حقہ نوش خوب جانتا ہے - مین افسوس کے ساتہہ اس بات کا اظہار کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ بعض احمدی جماعت کے افراد بھی اس موذی کے پنجہ مین گرفتار نظر آتے ہین - خواہ مخواہ اس کو دو تین آنے ماہوار اس کا نذرانہ ادا کرنا پڑتا ہے - اگر یہی دو تین آنے ماہوار کی قلیل رقم بطور چندہ جمع کر کے کسی کار خیر مین لگائی جاوے - تو ایک عظیم الشان اسلامی کام کے سرانجام کا باعث ہوسکتی ہے - کم از کم اس رقم کے ذریعے چار لاکہہ احمدیون مین سے صرف حقہ نوش اپنی عادت کو ترک کر کے ایک معقول وظیفہ پر ہر چوتھے سال قادیان سکول سے ایک دو طلبا کو کالج کی تعلیم پانے کے لئے بھیج سکتے ہین - فقط

خاکسار غلام نبی مدرس گورنمنٹ سکول میانوالی

حضرت اقدس حقہ نوشی اور اس کی مجالس کو بہت ناپسند فرماتے ہین اور اکثر احمدی مخلصین نے جن کو پہلے عادت تہی - اس کو بالکل ترک کر دیا ہے - اڈیٹر

ایک اور ستارہ ٹوٹا

پیارے حضرت مہدی علیہ السلام - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - یہہ عاجز ایک نیا نشان جوکہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء مطابق ۲ شوال بوقت تین بجے ناگہان آسمان پر ظاہر ہوا عرض کرتا ہے - کہ وقت مذکورۃ الصدر کو ایک گولہ آسمان پر ظاہر ہوا - اور پھر بجلی کی کڑک کی طرح کڑکا - اور ستارون کی طرح روشنی عام وخاص آدمیون نے دیکھی - کمترین اس وقت ڈاک خانہ سے دور تہا کار سرکار کر رہا تہا - آج واپس بہونہ مین آیا - تو بہونہ والون نے بہی اس گولہ کی تصدیق کی بلکہ گرد و نواح کے آٹہہ آٹہہ کوس والے کہتے ہین - طرفہ یہ ہے - کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ ہمارے ہی گاؤن پر ظاہر ہوا - وقت بہی ہر ایک کا مطابق پایا گیا ہے - مگر اندہون کو کیا فائدہ - ہر چند لوگون کو حضرت کی بیعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے - کہ شاید کوئی سعید روح فائدہ مند ہو اور موجب ثواب ہو - مگر ایسے کورباطن اور برائی کے گرویدہ لوگ ہو رہے ہین - کہ حضرت مہدی کی صداقت کے نشان پر نشان دیکھنے مین پیشگوئیان پوری ہوتی ہین مگر نہین سمجہتے ہین - ان لوگون کو دیکہہ کر جو مسلمان کہلاتے ہین رونا آتا ہے - کہ اس امت کا کیا حشر ہوگا - جو کہ پیارے حضرت رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمودون کو بہی نہین مانتے - حضرت دعائے خیر فرماوین -

عزیز الدین گرداور قانون گو بہونہ تحصیل عیسیٰ آباد

دریافت طلب

مین چند سال سے کشمیر مین تجارت چرم و میوہ وغیرہ کرتا ہون اور اب تک میرا تعلق تجارت صرف راول پنڈی کے ساتہہ رہا ہے اور اب مجھے یہ ضرورت درپیش ہے - کہ مجھے کلکتہ اور بمبئی مین اپنی احمدی بہائیون سے تعارف پیدا ہو جائے - اس لئے کلکتہ اور بمبئی سے اس مذاق کے بہائی مجھے اپنا پتہ تحریر فرماوین - تاکہ مین اُن سے بذریعہ خط و کتابت چند امور دریافت کرون -

محمد عبد اللہ احمدی تاجر از شوپین کشمیر مقام ناسنور

تبلیغ کا ایک خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی محمد بخش ٹیچر مظفر گڑھ -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - فاما بعد اینکہ - آپکے دو رقعے میرے پاس پہونچے - مین آپ کی عنایت کا از حد مشکور ہون میرا جواب نہ دینا امید کہ آپ کو ناگوار نہ گزرا ہوگا - وجہ نہ جواب دینے کی اہم مصروفیت تہی - اب بہی مدت کے بارہ بج چکے ہین - کہ قدرے فرصت نکال کر آپ کی عید کو بہت یاد کرتا ہون خدا آپکو امام کی معرفت عطا فرماوے - کیونکہ من لم یعرف امام وقتہ فمات موت الجاہلیۃ والی حدیث خوب تقاضا کرتی ہے - کہ انسان امامت کے دعویدار کے دعوے مین خوب غور کرین - اور اس بات کا بھی لحاظ رکھہ لیوے کہ درخت اپنے پہلون سے پہچانا جاتا ہے اس معیار کو مدنظر رکھہ کر امام کی صداقت کو پرکھے - اور کونوا مع الصادقین والی آیت پر عمل کر کے چند مدت حضرت اقدس کی صحبت مین بھی رہے مین شاید اپنی کمزوری اور پہلے گناہون کے گند کیوجہ سے جناب کو عمدہ نمونہ نہین دکہا سکا - ورنہ آپکا کبھی ایسے سعید احمدی سے پالا پڑیگا جو آپ کو راہ راست پر لائیگا خدا کسی ایسے کی صحبت جناب کو نصیب کرے یہ مسلمان اب مردہ ہو چکے ہین - جس کی آمد کی انتظار آپ کو مدتون سے تہی وہ تو آچکا اور امر تجدید دین بھی بڑے زور شور سے کر رہا ہے اور آچکا ہے لیکن آپ لوگون نے نہ وقت کو پہچانا اور نہ امام کو شناخت کیا آپکا کام تو صرف تسبیح کے منکے گہمانے کا اور ازکار کے رٹنے کا ہے جس کی وجہ سے بعض آدمیون کو تپ دق کی بیماری ہی ہو جاتی ہے سب کے آجکل مولویون اور مرشدون کی شکلون کو دیکہہ کر مرزا صاحب کا یہ شعر یاد آتا ہے ؎

چہ روز خوش کہ دیدم بدیدار چنین ردہا ر
بنازم دلبر خود راکہ بازم داد جنت را

مینے سنا ہے کہ جناب کچہہ میرے والد صاحب کو تسبیحون کے منکے پہرانے کی وصیت کر گئے تہے معلوم نہین کہ وہ منکے بازی کس حد تک کارگر ہوئی - میرے پر تو نہ کوئی اس کا اثر ہوا ہے اور نہ مجھے اس کا علم ہے - آجکل زمانے کے پٹہ تو بدلے ہوئے ہین منکے بازیون کے زمانے نہین رہے لیکن آپ لوگون کو موجودہ زمانے کی روشنی سے فائدہ کی توقع بہت کم ہوسکتی ہے کیونکہ تاریکی پسند چمگادڑین اور اُلو اندھیری مین خوش رہتے ہین کیونکہ وہ تاریکی کے فرزند ہوتے ہین خدا آپ کو بصیرت کی آنکہہ عطا کرے - اور بھٹکنے موتنے والے انسان کو جو دو ہزار برس سے سرزمین کشمیر مین مدفون ہے - خالق الطیور و محی الموتے مان کر خدا کا شریک ماننے سے بچاوے کیونکہ شرک کبھی بخشا نہین جاتا - اور آجکل کے بیچارے مسلمانون کا یہی عقیدہ ہے - بیشک اپنے چار پانچ مولویون سے یہی مسئلہ پوچہہ کر اتنی تشفی کرالیوین کہ وہ اور آپ کس حد تک عیسیٰ علیہ السلام خدا کے عاجز بندے کو خدا کا شریک گردانتے ہین اور پہر آپ سورہ فرقان کی پہلی دو تین آیات پڑھ کر خود مقابلہ کرین - کہ قرآن شریف آپکے فاسد اعتقاد کی کیسی دھجیان اڑاتا ہے - اللہ خالق کل شئ بیان ہوا ہے اور جن لوگون کو خدا کا شریک گردانا جاتا ہے انکی بابت لکہا ہے - لا یخلقون شیئا وھم یخلقون - جب حال یہ ہے تو معلوم نہین آپکا عیسیٰ علیہ السلام کس طرح قاعدہ کلیہ سے نکلکر خالق الطیور اور محی الموتیٰ بن جاتا ہے خدا آپکے ان فاسد اعتقادوں کی جڑھ نکالے اور آپکو راہ راست پر لاوے -

والسلام - خاکسار غلام محمد - ہیڈ ماسٹر میانوالی

(۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱ - نومبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

قذف فی قلوبھم الرعب

ترجمہ - خدا تعالیٰ نے اُن کے دلوں میں رُعب ڈال دیا

وعد غیر مکذوب

ترجمہ - یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا - یعنے ضرور پورا ہو کر رہے گا

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مولوی معین الدین صاحب بکٹ گنج پشاور
فقیر - گھریاکہ - ناگہ - سیالکوٹ
مسمات فاطمہ - شرقپور - ضلع لاہور
غلام نبی صاحب خواجہ سوڈر - زنجیر بازار مانڈلے برہما
شمس الدین ولد فضل دین " " "
غلام نبی ولد محکم دین صاحب - زنجیر بازار مانڈلے برہما
شمس الدین ولد فتح الدین " "
فضل دین کلرک چیف کورٹ - لاہور
دین احمد عرف لبھو - ماہل پور - ہوشیار پور
غلام محمد - " " "

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں کیونکہ خدا اُن سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے

لنگر سب سے اول میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں ہے جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا رہے لنگر کے اخراجات بہ سبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور دیگر ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں احباب کو چاہیئے کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس بھیجا کریں اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالیانہ کے ایام قریب آتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ جمع کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سیکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے - اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور وہ اب کے بھی امید ہے کہ ایسا ہی کریں گے اور دوسری انجمنیں بھی ان کے اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں گی - لنگر کا روپیہ وہ ہے - جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے اور اُنہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے - پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا -

کوئی ہے جو دینی کاموں کے واسطے اپنی لائف وقف کرے برادران! ایک اور نہایت ضروری اور اہم مسئلہ کی طرف بھی میں اس وقت توجہ دلاتا ہوں - بدیں امید کہ اس صدا کا جواب کم از کم سالیانہ جلسہ پر سننے میں آجاوے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ سلسلہ جس طرح روز افزوں ترقی کر رہا ہے - اس کے انتظامی امور میں محکمہ جات بھی قائم ہوتے جاتے ہیں - میں نے وہ وقت دیکھا ہے کہ جب میں پہلی دفعہ ۱۹۰۱ء کے موسم سرما میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو صرف ایک مہمان پہلے تھا اور دوسرا میں تھا - اس وقت مہمانوں کو کھانا کھلانے والا

مہمانوں کی خاطر تواضع کرنے والا۔ نئے آنے والوں کو وعظ سنانے والا۔ کتابیں تصنیف کرنے والا۔ ان کی چھپوائی کا انتظام کرنے والا۔ کتابوں کو پیکٹ کرنے والا۔ ان کے فروخت کا انتظام کرنے والا۔ پیکٹوں پر پتے لکھنے والا خطوں کا جواب دینے والا۔ میر عمارت۔ مہتمم باغ۔ مہتمم مساجد اخبارون کے واسطے مضامین نویس جو کچھ بھی تھا صرف ایک وجود تھا۔ اب یہ تمام کام اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ صرف پیکٹوں کے بند کرنے اور روانہ کرنے کے کام پر اس وقت اس جگہ کم از کم چار مستقل دفتری ہوں گے۔ غرض یہ تمام کام دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اور ہر ایک محکمہ کے واسطے ایک نہیں بلکہ کئی ایک محنتی اور ہوشیار آدمیوں کی ضرورۃ ہے۔ مدرسہ کے واسطے ہیڈ ماسٹر اور اس کے ایسے اسسٹنٹ جو وقت ضرورت ہیڈ ماسٹری کا کام دے سکیں میگزین کے واسطے ایڈیٹر اور اس کے ایسے اسسٹنٹ جو وقت ضرورت ایڈیٹری کا کام بھی دے سکیں علیٰ ہذا القیاس محکمہ میگزین۔ محکمہ مقبرہ۔ محکمہ سکرٹری۔ محکمہ محاسب۔ محکمہ نظارت وغیرہ ان تمام محکموں کے واسطے کہیں افسر اور کہیں محررون کی ضرورت رہتی ہے۔ اور سب سے زیادہ مدرسہ مین ایسے آدمیوں کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے۔ جو محض اللہ تعالےٰ کی خاطر اس کام کو اختیار کرین۔ قوت لایموت پر صابر ہون اور اپنی اس خدمت کا اجر خدا سے چاہنے والے ہون اور ان عاجز انسانون سے خوشامد اور خاطر داری کے امیدوار اور خواہشمند نہ ہون جو اُن سے پہلے یہان رہتے ہین۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے راہ مین ہر طرح کی تکالیف اُٹھا کر اپنے رب کو راضی کر لینے والے ہون۔ کیا قوم مین ایسے لائق افراد موجود نہین ہین۔ جو اپنی لائف کو قربان کر دین۔ مین اور ضرور مین اور یہ وقت ہے۔ کہ وہ باہر نکلین کیونکہ اس وقت باوجود اس قدر محکمون کے یہان کارکن آدمی بہت ہی تھوڑے ہین۔ جو ان کامون سے واقف ہون۔ جو ہین۔ وہ بعض تو میری مانند بقول ایک بزرگ سر کنڈون کا ڈھانچہ ہین۔ مشت استخوان اور اس پر ایک خفیف سے چمڑے کا غلاف۔ اس وجود کے سپرد ایک اخبار کی اڈیٹری اور مینجری۔ اور حضرت اقدس ع کے خطوط کا جواب لکھنا۔ مدرسہ کی انسپکٹری۔ محاسبہ دفاتر انجمن کی نظارت۔ مجلس ناظم کی ممبری اور مقامی انجمن کی سکرٹری شپ مفصلات اور ان سب سے بڑھ کر ڈاک ولائیت۔ کیا میں ان سب کامون کو جیسا حق کرنے کا ہے۔ ویسا کر سکتا ہون۔ کوئی کیا اعتراض کرے گا۔ مین خود ہی اپنے آپ پر معترض ہون کہ مجھ سے ان کامون کا حق ادا نہین ہو سکتا۔ گو محررون کی امداد بھی ہے۔ مگر پھر بھی جب تک انسان خود محنت نہ کرے۔ کوئی کام عمدگی سے کس طرح سرانجام ہو سکتا ہے اور بعض عہدہ دار اگر بفضلہ تعالےٰ مضبوط کانسٹی ٹیوشن اور اچھی صحت رکھنے والے ہین جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب تو ایڈیٹری میگزین انگریزی اور ایڈیٹری میگزین اُردو سکرٹری شپ مجلس معتمدین اور سکرٹری شپ مجلس ناظم اور انتظام ایک حصہ محکمہ عمارت اور نگرانی محکمات متفرقہ اور دیگر اس قدر کام اُن پر ڈال دئے گئے ہین۔ کہ اگرچہ میری طرح ان کی نسبت یہ تو نہین کہا جا سکتا۔ کہ وہ ان تمام کامون کا حق نہین ادا کر سکے۔ کیونکہ وہ نہایت محنت اور سر دردی کے ساتھ ہر ایک کام کو بخیر و خوبی سرانجام دے رہے ہین لیکن یہ کہنا غالباً صحیح ہو گا کہ اس قدر محنت کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ دو چار سال ہی مین ان کی صحت کا یہ حال ہو گیا ہے۔ کہ کبھی درد شکم کا دورہ ہے۔ اور کبھی درد شانہ کا۔ غرض ان کی صحت ٹھیک نہین رہی اور اگر ایسا ہی بوجھ اُن پر رہا تو خوف ہے۔ کہ رفتہ رفتہ میرے ہی ساتھی آ بنین۔ ان دو قسمون کے علاوہ تیسرے قسم کے وہ بزرگ ہین جو اپنی خدا داد طاقتون کے باوجود پیرانہ سالی کے اس قدر محنت سے کام کرتے ہین۔ کہ میرے جیسے جوانون کو (اگر یہ لفظ میرے لئے بولنا جائز ہے تو) کبھی وہم بھی نہین ہو سکتا ہے۔ کہ اتنا کام کر سکین جیسا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب ہین مگر بقول حضرت مسیح موعود یہ بزرگان جلد اپنے خدا سے ملنے والے ہین اور قوم کے مستعد اور ہونہار نوجوانون کا فرض ہے کہ وہ ان ایام کو غنیمت جان کر ان بزرگون کی صحبت سے اچھی طرح مستفیض ہون اور ان کے رنگ مین رنگین ہو کر علوم روحانی کے وارث بنین۔

غرض قادیان کا موجودہ اسٹاف اس کی روزافزون ترقی کے مقابل مین بہت ہی تھوڑا ہے اور اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ قوم کے ہونہار نوجوان اپنی لائف ان خدمات کے واسطے قربان کریں۔

کوئی ہے جو اس آواز کو سُنے اور قبول کرے؟

امداد خاص کی ضرورت ایک معزز خاندانی بزرگ ہندوستان کے رہنے والے۔ کچھ انقلاب زمانہ سے اور کچھ غیر احمدیون کی مخالفت کے سبب سے بے کار ہو کر مقروض اور پریشان ہو رہے ہین اور معزز احباب سے امداد دُعا کے خواستگار ہین۔ نیز یہ صاحب پُرانے خاندانی طبیب ہین اگر کوئی صاحب علاج کے واسطے ان کو بلانا چاہین تو بذریعہ اڈیٹر خط و کتابت کرین۔ کیونکہ چند روز سے یہان آئے ہوئے ہین۔

دُعا مدد برادر عبدالغنی صاحب کنجاہ ضلع گوجرات والے احباب سے درخواست کرتے ہین کہ وہ ان کے لئے دُعا کرین۔ کہ اللہ تعالےٰ گذشتہ گناہون کو معاف کرے اور آئندہ اعمال صالح کی توفیق عطا کرے۔

محمد صدیق صاحب اپنے بیمار بھائی بابو عظیم اللہ کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہین۔ اللہ تعالیٰ شفا دے آمین۔

مولوی محمد سعید صاحب حیدرآباد دکن سے لکھتے ہین کہ مولوی سید عبدالرحیم صاحب کٹکی ثم حیدرآبادی بعارضہ ذیابیطس علیل ہین۔ سید صاحب فاضل اور مخلص احمدی ہین۔ احباب ان کی صحت کے واسطے دُعا کرین۔

استفسار بہت سے دوست یہ رائے دیتے ہین۔ کہ بدر مین عام خبرین ضرور ہونی چاہئیں۔ ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع فرماوین۔

ضرورت مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو ایڈیٹوریل کام مین میری امداد کر سکے۔

محمد صادق ایڈیٹر بدر

خطوں کے جواب الگ نہین ملینگے آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جاوینگے الگ خطوط نہین لکھے جاوین گے۔ جو صاحب الگ جواب چاہین وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیجدیا کرین۔ ایسی قلیل قیمت مین جو اخبار کے واسطے لیجاتی ہے۔ فنڈ اخراجات خط و کتابت کثیر کا متحمل نہین ہو سکتا۔

الخطبہ ۱۱ ضلع گوجرانوالہ سیالکوٹ مین سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہئے۔

مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷یا ۱۸ سال خواندہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو۔ بہرصورت خواندہ ہو۔ آمدنی ۵ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو۔ خط ملفوف ہو۔

المشتہر عبداللہ درزی احمدی۔ جھنڈو ساہی۔ ڈسکہ۔ سیالکوٹ

حضرت عیسیٰ کی وفات پر ایک اور شہادت

ابن جریر کی ایک روایت کہ حضرت عیسیٰ مر گئے

اسلامی دنیا کیا بلکہ یورپ امریکہ کی کتاب خوان دنیا بھی حضرت ابن جریر علیہ الرحمۃ کے نام سے واقف ہے۔ کیونکہ آپ کی کتابیں نہایت عزت کے ساتھ اُن ممالک میں چھاپی جاتی اور شائع کی جاتی ہیں۔ ابن جریر تیسری صدی کے ایک بڑے مفسر اور مشہور مورخ مجتہد مطلق گذرے ہیں اور صاحب علوم مذہب اسلامیہ میں آپکا ایسا رتبہ تھا اور لوگ یہاں تک آپکے قائل ہوئے کہ ایک خاص فرقہ آپکے نام پر جریریہ کہلاتا تھا۔ اہل حدیث کے نزدیک آپ سب سے بڑھ کر قابل اعتبار مفسر قرار دئے گئے ہیں۔ ایک ضخیم تفسیر قرآن شریف کی اور ایک ضخیم کتاب تاریخ کی آپ کی تصانیف میں سے بہت کثرت سے چھاپی اور پڑھی جاتی ہے۔ آپنے اپنی کتاب تاریخ طبری کے صفحہ ۷۳۹ جلد دوم میں حضرت عیسے علیہ السلام کیمتعلق ایک روایت لکھی ہے جو ذیل میں درج کیجاتی ہے اجگہ ہم یہ بحث نہیں کرنا چاہتے۔ کہ یہ روایت صحیح ہے یا اس پر کوئی جرح ہو سکتی ہے یہ غلط ہو یا صحیح ہو۔ بہرحال اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ تیسری صدی میں ایسی روایات کا ایک ایسے بزرگ عالم کی قلم سے نکلنا اور اس کثرت سے شائع ہونا اور اُسپر کسی مسلمان عالم کا اظہار مخالفت نہ کرنا اس امر کو پایہ ثبوت پر پہونچاتا ہے۔ کہ اس وقت تک جب یہ کتاب شائع ہوئی مسلمانوں کے علماء اگر سب نہیں تو اس کثرت کے ساتھ وفات مسیح کے قائل تھے۔ کہ اس کو برخلاف قلم اُوٹھانا کسی نے ضروری نہ سمجھا۔ اور اُن کے نزدیک حضرت عیسے کے مرجانے کا قائل ہونا کوئی ایسا امر نہ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ باہمی اختلاف ڈالنے کی کوشش کرتے اور وہ اس زمانہ کے علماء کی طرح حضرت عیسے کے ایسے شیدائی نہ تھے۔ کہ اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو خود ہی کہتے پھریں کہ وہ فوت ہو گئے اور اگر حضرت عیسیٰ کے متعلق کوئی کہے۔ کہ وہ مر گئے تو جھٹ اپنے کفر کے بقچہ کو کھول کر سارے کا سارا اُسپر اُلٹ دیں اور ایسے نیلے پیلے ہو جاویں۔ کہ گویا عیسےٰ ہی ان کا خدا ہے۔ اور اس کے مرنے سے وہ نابود ہو جاوینگے۔ اس امر کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ بزرگ مصنف تیسری صدی میں گذرے ہیں۔ اور تین ہی صدیاں قرون اولیٰ میں داخل ہیں اور ان کے بعد فیج اعوج ہے پس جو تفسیریں فیج اعوج میں لکھی گئیں ان کی روائتیں اس کے مقابل میں کوئی قدر نہیں رکھ سکتیں۔ اب ہم اصل روایت بمعہ ترجمہ اس جگہ نقل کرتے ہیں۔

عن ابن سلیم الانصاری ثم الزرقی قال کان علے امرأۃ منا نذرٌ لتظهرنّ علی راس الجماء جبل بالعقیق من ناحیۃ المدینہ قال فظهرت معها اذا استوینا علی راس الجبل اذا قبر عظیم۔ علیه حجران عظیمان حجر عند راسه و حجر عند رجلیه فیهما کتاب بالمسند لا ادری ما هو فاحتملت الحجرین معی حتی اذا کنت ببعض الجبل منهبطا ثقلا علی فالقیت احدهما و هبطت بالاخر۔ فعرضته علی اهل السریانیه هل یعرفون کتابه فلم یعرفوه و عرضته علی من یکتب بالزبور من اهل الیمن و من یکتب بالمسند۔ فلم یعرفوه قال فلما لم اجد احداً من یعرفه القیتُه تحت التابوت لنا فمکث سنین ثم دخل علینا ناس من اهل ماه من الفرس یبتغون الخرز فقلت لهم هل لکم من کتاب فقالوا نعم فاخرجت الیهم الحجر فاذا هم یقرأونه فاذا هو بکتابهم هذا قبر رسول الله عیسٰی ابن مریم علیه السلام الی هذه البلاد۔ فاذا هم کانوا اهلها فی ذلک الزمان مات عندهم فدفنوه علی راس الجبل۔

ترجمہ۔ ابن سلیم انصاری کہتے ہیں کہ ہماری مستورات میں سے ایک عورت نے جبل جماء پر جانے کی نذرمانی تھی اس وجہ سے مجھے بھی اس کے ساتھ اُس پر جانے کا اتفاق ہوا۔ جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے۔ تو وہاں ایک بڑی عظیم الشان قبر دیکھی۔ جس کے دونوں طرف یعنے سراور پاوُں کی جانب دو بڑے بڑے پتھر پڑے تھے۔ جن پر کچھ لکھا تھا۔ چونکہ میں اس کتبہ کو پڑھ نہ سکا۔ ان دونوں پتھروں کو میں نے ساتھ اوٹھالیا اور اس وجہ سے کہ وہ پتھر بھاری تھے میں نے ایک کتبہ کو اُترتے ہوئے پہاڑ پر ہی پھینک دیا۔ دوسرا کتبہ جو میں ساتھ لایا تھا پہلے اپنے ہاں کے سریانی عالموں اور اسی طرح بعد از ان اہل یمن کے زبور نویسوں کی خدمت میں پیش کیا اور اس وجہ سے کہ ان میں سے اس کو کوئی نہ پڑھ سکا وہ کتبہ ہمارے گھر میں کئی سال پڑارہا اور مدت کے بعد ہمارے یہاں ملک فارس کے چند اہل ماہ آئے باتوں ہی باتوں میں اس کتبہ کا ذکر آگیا تو میں نے ان کو یہ کتبہ نکال کر دیا۔ اُنہوں نے بتایا۔ کہ یہ ہمارے عیسیٰ بن مریم رسول اللہ علیہ السلام کی قبر کا کتبہ ہے۔ جو ہمارے بلاد میں رسول کر کے بھیجے گئے تھے۔ اُن کے مرنے کے بعد انکو اس پہاڑ پر دفن کیا گیا ہے۔ کتبہ پر یہ عبارت لکھی تھی۔

یہ حضرت عیسے کی قبر ہے۔ جو ان بلاد میں رسول بھیجے گئے تھے۔

ایک عبرتناک واقعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم۔ برادرم مکرم جناب مفتی صاحب زاد عنایتہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مسیح الزمان کا ایک اور بدزبان مخالف ہلاک ہوا۔ جسکی کیفیت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس کو اپنے اخبار گوہر بار میں براہ نوازش درج فرماویں شاید کسی کو عبرت ہو۔

یہاں گوجرات میں ایک نوجوان شخص بڑا دولت مند اور ذی وجاہت تھا۔ چونکہ وہ مخالف مسلمانوں میں سے تھا۔ اس لئے حضور کے ایک غریب خادم کو جو اس کے پاس مزدوری کرنے کے لئے جایا کرتا تھا ہمیشہ چھیڑتا اور تمسخر وغیرہ کرتا تھا۔ اور حضور کے حق میں سخت بدلےلیل کے کلمات بولا کرتا تھا۔ اس خادم نے اس کو بارہا منع کیا اور کہا کہ تو بے شک مجھے جو تیرا دل چاہے۔ کہہ لے مگر حضرت کے حق میں ایسے ناپاک کلمات بولنے سے باز آ جا مگر اُس نے کچھ پرواہ نہ کی اور اپنا یہ گندہ وطیرہ ترک نہ کیا۔ اس خادم نے تنگ آکر اس کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ خدا کی قدرت ایک روز وہ گھوڑے پر سوار جارہا تھا کہ یکایک گھوڑے سے گر پڑا اور اس کا سر چوٹ لگنے سے سخت مجروح ہوا۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں کا علاج معالجہ شروع ہوا مگر اس کو کچھ آرام نہ ہوا آخر بڑی حسرت کے ساتھ دس بارہ روز نہایت عذاب کی حالت میں گرفتار رہ کر دنیا سے کوچ کیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ واقعی جو شخص حضور کی توہین اور بے ادبی پر کمر باندھ لیتا ہے اور باز نہیں آتا وہ جلدی اپنی سزا کو پہونچتا ہے اور حسرت کی موت کا مزہ چکھ لیتا ہے۔ خداوند تعالیٰ مخلوقات کو بصیرت عطا فرماوے اور توفیق دے کہ وہ اس کے رسول کو پہچانیں اور

تعصب اور حق پوشی کا تازہ نمونہ

۲۰ - شعبان ۱۳۲۵ھ کے النجم مین ایک مضمون میری نظر سے گذرا - جس کا عنوان ہے "انصاف اور حق طلبی کی زندہ مثال" اس مضمون کو دیکھ کر ہم کو سخت افسوس ہوا کہ مولوی عبدالشکور صاحب کو ایسی سفسطہ پردازی کرتے ہوئے خدا کا بھی کچھ خوف نہین آیا - کیونکہ مولوی رونق علی صاحب سے نہ تو مناظرہ ہوا اور نہ مولوی صاحب موصوف نے توبہ کی - بلکہ اصل حقیقت یہ ہے - کہ مولوی رونق علی صاحب کے رسالہ الدلیل المحکم سے قصبہ رودولی مین عجیب شورش مچ گئی اور مخالفت کی آگ بھڑک اوٹھی اور تمام لوگون مین ایسی برہمی پھیل گئی - جو بیان سے باہر ہے پھر کچھ لوگون کی تحریک سے حکیم خدا بخش نے باستعانت چند مولویون کے اس رسالہ کا جواب لکھ کر شائع کیا - جو ناکافی اور غیر معقول ثابت ہوا ہے - پھر بغیر اس کے کہ مولوی رونق علی صاحب کو مناظرہ کے لئے باضابطہ چیلنج دیا جاتا اور باقاعدہ طور پر تاریخ و مقام متعین ہو کر مناظرہ کا اعلان ہوتا - مولوی عبدالشکور صاحب مع مولوی عبدالحکیم صاحب ۲۶ - شعبان کو وارد رودولی ہوئے اور بطور خود چودہری خلیل الرحمن صاحب کی مسجد مین حکیم خدا بخش کے ذریعہ سے اہالیان رودولی کو جمع کیا اور چند آدمی مولوی رونق علی صاحب کے مکان پر جا کر مولوی صاحب موصوف کو بلطائف الحیل اس مجمع مین لا کر گھیر لیا -

جلسہ کی صلاحیت کا اندازہ اسی سے کیا جا سکتا ہے - کہ کوئی تو مولوی رونق علی صاحب کی طرف دیکھ کر سر و ہاتھ مٹکاتا تھا - کوئی موہنہ چڑہاتا تھا - کوئی تمسخر اور ٹھٹھا کرتا تھا -

اس عامیانہ ہجوم کے اندر مولوی عبدالشکور صاحب نے عوام الناس کی مخالفانہ یورش کی اعانت سے مولوی رونق علی صاحب کو بحث کے لئے مجبور کیا -

ایسی پُرجوش اور برافروختہ بھیڑ مین جیسا کچھ مناظرہ ہو سکتا ہے - ناظرین بخوبی خیال کر سکتے ہین لیکن مجبوراً مولوی رونق علی صاحب نے بحث شروع کی اور ایک ضابطہ پیش کیا - کہ ہر ایک فریق اس ضابطہ کی پابندی کے ساتھ اپنا اپنا دعوے ثابت کرے - اگرچہ ضابطہ نہائت ہی باضابطہ تھا - لیکن مولوی عبدالشکور صاحب نے کسی طرح اس ضابطہ کو منظور نہین کیا - جس سے بخوبی ثابت ہوگیا - کہ مولوی عبدالشکور صاحب اوس ضابطہ کے موافق حضرت عیسے کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا نہین ثابت کر سکتے -

پھر بہت کچھ لاطائل گفتگو کے بعد مولوی عبدالشکور صاحب نے ایک بالکل بے اصل قاعدہ اختراع کر کے مولوی رونق علی صاحب کو اس قاعدہ کے موافق وفات مسیح ثابت کرنے کے لئے مجبور کیا ناچار مولوی رونق علی صاحب نے چند دلیلین پیش کین - جن کو مولوی عبدالشکور صاحب نے احتمالات وہمیہ فرضیہ کی بناء پر اپنے ایجاد کردہ قاعدہ کے موافق غیر واجب القبول ٹھہرایا - پس مولوی رونق علی صاحب نے فرمایا - کہ ہم تسلیم کرتے ہین - کہ آپ کے اس قاعدہ کی رُو سے ہماری یہ دلیلین آپ کے لئے واجب القبول نہین ہین - لیکن اب آپ اسی اپنے قاعدہ کے موافق حضرت عیسٰی کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا ثابت کیجئے -

اگرچہ مولوی عبدالشکور صاحب کی سچائی اور ایمانداری یہی تھی - کہ اوسی وقت اور اوسی جلسہ مین رفع جسمانی کی کوئی ایسی دلیل پیش کرتے - جو خود اونہی کے قاعدہ کے موافق اون ایرادات سے محفوظ ہوتی جو مولوی رونق علی صاحب کی پیش کردہ دلیلون پر وارد کئے گئے تھے - لیکن افسوس کہ مولوی عبدالشکور صاحب نے کوئی دلیل نہین پیش کی - اور یہ فرمایا - کہ ہم اپنی دلیل کارروائی مناظرہ کے ساتھ طبع کر دین گے - تب دیکھ لیجئے گا -

پھر اوسی کے ساتھ ہی غل مچوا دیا کہ مولوی رونق علی صاحب قائل ہو گئے قائل ہو گئے - توبہ کر لی توبہ کر لی اب ناظرین غور کر لین - کہ مولوی عبدالشکور صاحب کی یہ کارروائی کہان تک قابل وقعت ہو سکتی ہے - جہان تک معلوم ہے - بجز جاہلون یا سخت متعصّب مخالفون کے اہل انصاف نے مولوی عبدالشکور صاحب کی اس کارروائی کو نہائت نفرت کی نگاہ سے دیکھا - اور ہم لوگون کو تو بخوبی یقین ہوگیا کہ ان ملانون کے پاس بجز سب وشتم اور فتوے تکفیر یا اسی قسم کی چالاکیون اور ایذادہی کے کوئی معقول دلیل نہین ہے -

مناظرہ نہین نہین بلکہ مخادعہ کا اجمالی نقشہ ہم نے ناظرین کے پیش نظر کر دیا ہے اور تفصیلی بحث اس وقت کرین گے جب مولوی عبدالشکور صاحب کی طرف سے کارروائی شائع ہوگی -

تفضل حسین - رودولی

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۶
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

یہ اُجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے - پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعائیت نہوگی -

۲ - مینیجر کا اختیار ہے - کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اُجرت طلب کرے -

۳ - فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا - کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے -

۴ - تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا - بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ہر فی دس سیر کے حساب اُجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے -

۵ - ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے - کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرمالین -

۶ - یہ اُجرت متواتر اشتہار دئیے جانے کی ہے درمیان مین چھوٹنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زیادہ اجرت چارج ہوگی -

۷ - مینیجر کا اختیار ہے کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کرے -

حضرت مسیح موعود کی ایک تازہ تحریر

الہام کی فلاسفی

اپنی جماعت کے ایک دوست نے اپنے بعض الہامات اور پھر اُن مین ایک وقت شیطانی دخل کا اور اپنی خوابون اور مکاشفات کا ذکر کرتے ہوئے ایک تحریر حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت مین بہیجی جس کے جواب مین حضرة اقدس نے ان کو ایک خط لکھا ہے۔ جس مین وضاحت کے ساتھہ حضور نے بیان فرمایا ہے۔ کہ سچا الہام کن لوگون کو ہو سکتا ہے۔ عام فایدہ کے واسطے وہ خط شایع کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین نے یہ تمام خط پڑھ لیا ہے۔ مین اس بات سے انکار نہین کرتا۔ کہ انسان مکالمات الہیہ سے مشرف ہو سکتا ہے ہان مین یہ کہتا ہون کہ یہ بڑا مشکل امر ہے۔ جب تک انسان فنا کی حالت تک نہ پہونچے۔ اور وہ خدا کی سخت آزمائشون کے وقت صادق نہ ٹھہرے اور کئی موتین اس پر وارد نہ ہون اور کئی قسم کی تلخیان خدا کی راہ مین نہ اُٹھا وے اور جب تک کہ ہر ایک قسم کی نفس پرستی اور عجب یا شہرت کی خواہش اُس سے دُور نہ ہو اور جب تک کہ سچی تبدیلی اس مین پیدا نہ ہو اور جب تک کہ خدا کی مرضاجوئی کے نیچے ایسا محو نہ ہو۔ کہ کچھہ بھی نہ رہے اور جب تک کہ وہ خدا کو وہ استقامت نہ دکہلاوے کہ بارش کی طرح اس پر بلائین برسیں اور وہ صابر رہے اور جب تک کہ اس کا حقیقی تعلق خدا سے نہ ہو جاوے۔ کہ تمام نفسانی پر وبال جھڑ جاوین اور تمام سفلی خواہشین جل جاوین اور جب تک کہ نفس لوامہ کا جنگ ختم نہ ہو جائے اور جب تک یہ آگ اس مین پیدا نہ ہو۔ کہ وہ خدا کی رضا کو اپنی تمام اور کامل مراد بناوے اور دوسری تمام مرادین درحقیقت معدوم ہو جاوین اور جب تک کہ ایک تپش اور خلش لازمی طور پر خدا کی محبت مین اس کے سینے مین پیدا نہ ہو جائے اور جب تک کہ وہ درحقیقت خدا کے لئے ذبح نہ ہو جائے اور جب تک کہ اس کی ہستی پر ایک بھاری انقلاب نہ آوے اور جب تک کہ وہ خدا کے مقابل پر سخت امتحانون کے وقت اور اس کے جلال ظاہر کرنے کے لئے ہر ایک لحظہ مین اور ہر ایک حالت مین فدا ہونے کیلئے طیار نہ ہو اور جب تک کہ ریا کی تمام جڑین اور عُجب کی تمام جڑین اور نفسانی غضب کی تمام جڑین اور نفسانی حسد کی تمام جڑین اور نفسانی خودنمائی کی تمام جڑین اس کے دل سے بکلی دُور نہ ہو جاوین اور جب تک کہ خدا کی ہیبت ایسے زور سے اُس پر اثر نہ کرے کہ دوسرے تمام وجود ایک مرے ہوئے کیڑے کیطرح محسوس ہون نہ ان کی ستائش سے خوش ہو نہ ان کی مذمت سے رنج پہونچے اور جب تک کہ ایک سچی اور پاک قربانی اپنے تمام وجود اور تمام قوتون کی خدا کے سامنے پیش نہ کرے اور جب تک کہ معمولی رُوح سے بلکہ اُس کے ساتھہ زندہ ہو اور جب تک کہ اس کے لئے ہر ایک تباہی اپنے ہاتھہ سے کرنے کے لئے طیار نہ ہو اور جب تک سچی اور کامل محبت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مین پیدا نہ ہو اور جب تک کہ وہ سچے اور کامل طور پر اعلاء کلمۃ الاسلام پر عاشق نہ ہو تب تک ہرگز ہرگز مکالمات الہیہ سے مشرف نہین ہو سکتا اسی کیطرف خدا تعالےٰ نے ان دو مختصر لفظون مین اشارہ فرمایا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ ایسے لوگون کی دماغی بناوٹ ہی ایک خاص ہوتی ہے۔ جسقدر اُنپر غم پڑتے ہین اور جسقدر وہ متواتر نہایت سنگین امتحانون کے ساتھہ آزمائے جاتے ہین اور ایک لمبا سلسلہ ناکامی کا دیکھنا پڑتا ہے اور کسی شخص کا دل اور دماغ ایسا نہین ہوتا۔ اور اگر اُن کے سلسل غمون مین سے کچھہ تھوڑا غم بھی دوسرے پر پڑے تو یا تو وہ مرجاتا ہے اور یا دیوانہ ہو جاتا ہے۔ پس مکالمات الہیہ کی اپنے نفس سے خواہش نہین ظاہر کرنی چاہیئے خواہش کرنے کے وقت شیطان کو موقعہ ملتا ہے اور ہلاک کرنا چاہتا ہے بلکہ اپنا مدعا اور مقصود ہمیشہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق تزکیہ نفس حاصل ہو اور اس کی مرضی کیموافق تقوےٰ حاصل ہو اور کچھہ ایسے اعمال حسنہ میسر آجاوین کہ وہ راضی ہو جائے۔ پس جس وقت وہ راضی ہوگا تب اُسوقت ایسے شخص کو اپنے مکالمات سے مشرف کرنا اگر اس کی حکمت اور مصلحت تقاضا کرے گی۔ تو وہ خود عطا کردے گا۔ اصل مقصود اس کو ہرگز نہین ٹھہرانا چاہیئے کہ یہی ہلاکت کی جڑ ہے بلکہ اصل مقصود یہی ہونا چاہیئے۔ کہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق احکام الٰہی پر پابندی نصیب ہو اور تزکیہ نفس حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت دل مین بیٹھہ جائے اور گناہ سے نفرت ہو۔ خدا نے بھی یہی دُعا سکھائی ہے کہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ پس اس جگہ خدا نے یہ نہین فرمایا۔ کہ تم یہ دعا کرو کہ ہمین الہام ہو بلکہ یہ فرمایا ہے۔ کہ تم یہ دُعا کرو۔ کہ راہ راست ہمین نصیب ہو۔ ان لوگون کے راہ جو آخر کار خدا تعالےٰ کے انعام سے مشرف ہو گئے۔ بندہ کو اس سے کیا مطلب ہے۔ کہ وہ الہام کا خواہشمند ہو اور نہ بندہ کی اس مین کچھہ فضیلت ہے۔ بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے نہ بندہ کا کوئی عمل صالح تا اس پر اجر کی توقع ہو اور پھر جبکہ انسان کے ساتھہ یہ آفتین بھی لگی ہوئی ہین۔ کہ کبھی حدیث النفس مین مبتلا ہو جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے اور کبھی شیطان کے پنجہ مین پھنس جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے۔ پس کس قدر یہ خطرناک راہ ہے۔ بغیر خدا کی زبردست شہادتون کے ایسے الہام کب قبول کے لائق ہین۔ سخت بدقسمت وہ لوگ ہوتے ہین۔ کہ کبھی اپنی حالت کا مطالعہ نہین کرتے کہ کن کن باتون مین وہ خدا کے نزدیک پاس یافتہ ٹھہر سکتے ہین اور کن کن آزمائشون کے بعد ان کا صدق خدا کے نزدیک ثابت ہو سکتا ہے۔ ان سخت گھاٹیوں کے طے کرنے سے پہلے ہی الہام کے خواہشمند ہو جاتے ہین اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اور توبہ اور استغفار مین مشغول ہونا چاہیئے۔ الہام بغیر پورے تقویٰ اور پوری جان فشانی اور پوری محویت کے طبل تہی ہے اور سخت خطرناک اور زہر قاتل ہے۔ انسان جس سے قریب ہوتا ہے اسی کی آواز سُنتا ہے۔ پس پہلے خدا سے قریب ہو جاوے اور شیطان سے دُور۔ تا خدا کی آواز سنو۔

خاکسار مرزا غلام احمد

دعا مدد

برادر محمد علی خان صاحب شاہجہان پوری بیمار ہین اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔ اللہ تعالےٰ شفا دیوے

قابل توجہ خریداران

خط و کتابت کرتے وقت احباب اپنی چٹ کا نمبر خریداری ضرور لکھا کرین۔ کیونکہ ہر نام تلاش کرنے مین بڑی دقت ہوتی ہے ورنہ عدم تعمیل معاف۔

منیجر

"مسلمانانِ ہند کے دل و دماغ پر عجمی تصوف غالب ہے وہ عربیت کے تخیلات کے کیف سے قاصر ہیں
میں تو ایک معمولی آدمی ہوں مجھے یقین ہے اگر نبی کریم بھی دوبارہ پیدا ہو کر اس ملک میں اسلام
کی تعلیم دیں تو غالباً اس ملک کے لوگ اپنی موجودہ کیفیات اور اثرات کے ہوتے ہوئے حقائق
اسلامیہ کو نہ سمجھ سکیں" ۔ (مکاتیب اقبال حصہ دوم صفحہ 317)

"مذہبی مسائل بالخصوص اسلامی مذہبی مسائل کے فہم کیلئے ایک خاص تربیت کی ضرورت ہوتی
ہے ۔ افسوس کہ مسلمانوں کی نئی پود اس سے بالکل کوری ہے جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے
تعلیم کا عام تر غیر دینی ہو جانا اس مصیبت کا باعث ہوا ہے" ۔ مکاتیب اقبال حصہ اول صفحہ 259)
دین کی حالت دیکھ کر انہیں کتنا دکھ تھا اس کا اندازہ ان اشعار سے ہو سکتا ہے ۔

دینِ حق از کافری رسواتر ست ۔ زانکہ ملّا مومن کافر گر ست

خدا تعالیٰ کا دین کفر کے فتووں سے ذلیل ہو گیا ۔ کیونکہ ملّا بجائے کافر کو مسلمان کرنے کے مومنوں کو کافر بنا رہے ہے

دینِ کافر فکر و تدبیرِ جہاد ۔ دینِ مُلّا فی سبیل اللہ فساد

کافروں کا مذہب تو غور و فکر، تدبیر جہاد اور جہاد کرنا ہے اور مُلّا کا دین خدا کے راستہ میں فساد پیدا کرنا ہے

علماء کی حالت پر اس طرح آنسو بہاتا ہے

تجھ کو تو سکھا دی ہے افرنگ نے زندیقی ۔ اس دور کے ملّا ہیں کیوں ننگِ مسلمانی
نہ فلسفی سے نہ مُلّا سے ہے غرض مجھ کو ۔ یہ دل کی موت! وہ اندیشہ و نظر کا فساد
پیرِ حرم کو دیکھا ہے میں نے ۔ کردار بے سوز! گفتار واہی
میں جانتا ہوں انجام اس کا ۔ جس معرکے میں ملّا ہوں غازی
الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن ۔ مُلّا کی اذاں اور مجاہد کی اذاں اور
کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق ۔ نے ابلۂ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند
میں جانتا ہوں جماعت کا حشر کیا ہوگا ۔ مسائلِ نظری میں الجھ گیا ہے خطیب
قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے ۔ اس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام

آجکل کے سیدون کی سرداری اُنکے ہر فعل سے ظاہر ہے

جب کبھی مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی بیعت کا ذکر آتا ہے تو فوراً ہمارے سردار جاہلون سے پیر پکار اُٹھتے ہین۔ کہ جب اپنی قوم سید ہے تو مغل کی بیعت کس طرح ہوسکے اور مجھے مخاطب کرکے فرماتے ہین کہ ہماری قوم مین ایک تجھ کو جذام ہوگیا ہے۔ کہ مغل کی بیعت تونے اختیار کی۔ ہم کو تو ایسی قوم کی بیعت سے سخت شرم ہے۔ یہ نادان اس بات پر غور نہین کرتے۔ کہ خدا کے نزدیک تو سب سے بزرگ وہ ہے۔ جو سب سے زیادہ مُتقی ہو۔ بغیر اعمال صالح کسی کی اولاد ہونا کیا شے ہے اور یہ دم بڑے دعوے مارتے ہین۔ کہ ہم امام اعظم کے پیرو ہین ان کی پیروی بھی بہ سبب ان کے تقوے کے ہوئی ورنہ وہ قوم کے سید نہ تھے بلکہ نادان لوگ تو کیا کچھ ان کے متعلق کہتے ہین۔ مگر ان کو شرم کہان! کہ کام مین لاوین۔ بنی اسرائیل کی طرف غیال نہین کرتے۔ کہ خدا نے ان کو کیسے کیسے وعدے دئے تھے یہان تک کہ یہود کا خیال تھا۔ کہ خاتم النبیین ہم مین سے ہی پیدا ہوگا۔ مگر جب ان لوگون نے اعمال بد اختیار کئے۔ تو کوئی وعدہ وعید کام نہ آیا اور ہر طرف سے ذلت اور تباہی ان کے نصیب حال ہوئی۔ مین نہین جانتا کہ سیدون کو کونسی حدیث مل گئی ہے۔ جس مین یہ لکھا ہے کہ امام مہدی حسنی نسب سے ہوگا اور اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوگا اور خاص اُن سیدون سے ہوگا۔ جو چودہوین صدی مین اپنے نام سادات سے نامزد ہین ہان بیشک اس زمانہ کے سیدون کی سرداری کا لقب ان کا ہر فعل سے ظاہر ہے۔ بدکاری۔ فسق و فجور۔ جھوٹ۔ بہتان الزام لگانے مین تو سب سے بڑھے ہوئے ہین۔ نماز تو ہزار مین سے پنجگانہ کوئی ایک پڑھتا ہوگا۔ مگر اس بات مین وہ سچے ہین کیونکہ یہ فعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور اس کی مخلص اُمت ان فعلون کی تابع ہے۔ سید تو رسول اللہ کے شریک ہین۔ ان سے رسُولی فعل صادر ہونا گویا ان کی ہتک عزت کا باعث ہے۔ اپنے گریبان مین سونہہ ڈالکر نہین دیکھتے اور مقابلہ نہین کرتے۔ کہ ہم مین اور اس مغل مین کتنا فرق ہے ہم مین اہل بیت ہونے کا سوائے حسد بغض اور دین کی دشمنی کے اور کونسا نشان ہے اور اس رسول کے پیارے مسیح موعود و مہدی مسعود امام مہدی مین کون سا نشان آل مین نہ ہونیکا ظاہر ہے۔

ان کے مرشد خدا کی قسم اگر دیکھنے ہون۔ تو میراثی عام طور پر نظر آتے ہین۔ ہمارے گاؤن کے کوئی پندرہ سے زیادہ سید ہین۔ جو ایک میراثی کے خادم ہین۔ جس کا نام میران بخش ہے۔ بھلا میراثی ان کو سوائے شیطانی کام کے اور کیا سکھلا دیگا۔ جس جگہ ہیر رانجھا کا قصہ سنتے ہین۔ وہین حال کھیلین گے۔ یہ نعمت سرداری کی تو خداداد ہے خدا جس کو چاہے۔ عطا فرمائے۔

اگر سید نیک عمل کے لحاظ سے نہ ہون۔ تو نوح ع کا بیٹا کنعان کیون مردود سمجھا گیا اور وہ اہل ہونے سے کیون محروم رکھا گیا۔ ان بیچارون کو اپنے سردار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شعر بھی نہین یاد۔ جو ان کے حق مین سیف قاطع ہے۔

بجد لا بجد کل مجد
دما جد بلا مجد بجد

کیا کرین۔ بیچارے علم سے محروم رہگئے۔ معذور ہین اور علی رض کے پوتے بنتے ہین۔ جو علم کا دروازہ ہین۔ شرم! شرم!! شرم!!! قرآن شریف سے بالکل بے بہرہ ہین۔ مگر اتنی آیت صرف نوک زبان ہے

اھل البیت ویطھرکم تطھیرا

مینے کئی دفعہ ایسے معاملات دیکھے ہین۔ کہ جب باپ کسی ناخلف بیٹے پر ناراض ہو جاتا ہے۔ تو فوراً کہدیتا ہے۔ کہ تو میرا بیٹا نہین ہے۔ خدا جانے ان کو کون سے سُرخاب کے پر لگ گئے۔ جنہون نے سو سو خدا بنائے۔ اور قبرون کو مشکل کُشا جانا۔ خدا ایسی قوم سے پناہ دے۔ مین تو ہر وقت خدائے کریم سے دُعا مانگتا ہون کہ الٰہی مجھے سچا مسلمان بنا اور ایسی سادات سے رہائی دے۔ اور دین محمدی مین قایم رکھ اور آخر کو اُمت احمدی سے اُٹھا اور مسیح موعود علیہ السلام کا سچا خادم بنا اور ہر ایک کو رستہ مستقیم عزت فرما اور میرے دل کی امیدین برلا۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار سید مسعود مدرس جمون

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسُولہ الکریم

مسیحا جان تڑپتی ہے کوئی جلدی دوا بھیجو
مجھے دارالشفا اپنے سے اک حب شفا بھیجو
تیرے دیدار بن ہادی مری جاں لب پہ آئی ہے
نکل جائے کہ واپس ہو کوئی فرمان لکھا بھیجو

ترے دیدار سے مجھ کو محمدؐ کی زیارت ہے
خدا کیواسطے عاصی کو خدمت مین بلا بھیجو

مبارک مُنہ سے تیرے ہمین حق کی بشارت ہے
شفیع المذنبین ہوکر دُعا بہر خدا بھیجو

سلامت ہم رہی طوفان سے کشتی پہ چڑھ تیری
ہمین ظلمات سے پینے کو اب آب بقا بھیجو

ترے در پر نہ گر آتے تو راز دین کہان پاتے
خدا سے ہی دُعا ہردم خدایا رہنما بھیجو

بھلا انکار کیونکر ہوسکے ہم سے ترا جبکہ
مخالف کے لئے دم دم نشان طاعون کا بھیجو

نہ کیونکر تقویت ہو اب مرے ایمان کے دل کی
معطر قادیان سے جب مجھے ٹھنڈی ہوا بھیجو

نشان احمدی آریہ سب کیونکہ ہون خامش
بھلا ان کے جگر کے پار جب تیر قضا بھیجو

بھلا کیونکر نہ فالج سے مرے مردہ ہو کر وہ
جسے میرے مسیحا حکم دے کر لا دوا بھیجو

پگل جائے نہ کیون دجّال تیرے سامنے آکر
نمک اس کے جسد پر جب شریعت کا لگا بھیجو

ہوا وہ آن مین روشن شریعت مصطفائی سے
براہین و حکم اور بدر کی جب پر ضیا بھیجو

اُسے بازار مین صرّاف کم قیمت نہ سمجھیگا
جسے تم کیمیائی سے زر خالص بنا بھیجو

ہزارون ہوگئے زندہ مسیحا نام سن تیرا
یہ جن مُردہ دلون کو قم باذنی کی صدا بھیجو

نہ کیون اندھون کو بینائی ہو تیری علم اکمل پر
جنہین خاک در والا شان تو تیا بھیجو

خزانے اکبری قرآن دکھا کر ہم کو دیتے ہو
بھلا گر یہ نہ بھیجو اس سے بڑھ کر اور کیا بھیجو

یہی رستہ دکھاتا ہے یہی حق سے ملاتا ہے
یہی نور الھدیٰ ہم پر یہی شمس الضحیٰ بھیجو

طفیل مصطفے ہم پر یہی حق سے عنایت ہے
یہی ہے نور دین احسن یہی بدر الدجیٰ بھیجو

یہی ملجا یہی ہادی یہی ہے دین ہم سب کا
شب تاریک مین ہم کو یہی روشن دیا بھیجو

مین اس نعمت سے کیون محروم رہ جاؤن ترے ہوتے
نصیب اب پر کرم کا اب مجھے حق سے دلا بھیجو

بدر میں خبریں بھی چاہئیں

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ

ہم کو دنیا اور دین دونوں کی طرف توجہ کرنی چاہئیے کیونکہ ہماری پاک کتاب ہمیں یہی قیمتی سبق سکھاتی ہے اور اُن لوگوں کے راہ سے بچاتی ہے جنہوں نے صرف ایک ہی سائیڈ اختیار کر رکھی ہے اور دوسری کو پس انداز کر دیا ہے اور یہ سستہ ضرور یہیں سے ہے۔ کہ ہم دونوں پہلوؤں کو لیں اور جب تک اس زرین اصول کے پابند نہ ہوں گے ترقی کی شاہراہ پر جسکو صراط مستقیم سے تعبیر کیا گیا ہے پہنچ نہیں سکتے۔

اب چونکہ ہماری جماعت روز افزوں ترقی پر ہے اور ہر ہفتہ کی لسٹ میں ہم نئے نئے نام مختلف شہروں اور مختلف قوموں مختلف زبان کے لوگوں کے مندرج پاتے ہیں اور جب یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ اس میں تجارت پیشہ لوگ بھی ہیں۔ گورنمنٹ سروس بھی ہیں۔ رؤسا بھی ہیں۔ وکلاء بھی ہیں۔ غربا و مساکین بھی ہیں۔ تو ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور ہم قلبی شہادت سے کہتے ہیں کہ یہ قوم ترقی کے میدان میں نکل آئی ہے اور وہ دن دور نہیں کہ یہ قوم گوئے سبقت لیجائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر

چونکہ یہ قوم سُرخ* نقشہ کے باہر بھی پہنچ چکی ہے اور اسکی ضرورتیں بھی مختلف ہیں۔ اور اُن کا پورا کرنا ہمارے قومی ذارگنوں یعنے اخبارات کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے اپنی لمبی سیاحت کے دوران میں دیکھا ہے۔ کہ بعض احباب بباعث بعض ضرورتوں کے ان اخبارات کو خریدتے ہیں۔ جس میں عام طور پر دُنیا کی خبریں ہوں اور قومی اخبارات کو بھی خریدتے ہیں۔ اگر ہمارے اخبارات دنیا کی عام تازہ خبروں کے لئے ایک یا دو صفحے خاص کر دیں تو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہو سکتا ہے اور وہ احباب بھی دوسرے اخبار کی خریداری بند کر دیں گے۔ کیونکہ جب گھر کے اخبارات اس کمی کو پورا کر دیں گے۔ تو پھر باہر کی محتاجی کی حاجت نہ رہے گی اور وہ روپیہ جو غیروں کے ہاں جاتا ہے۔ کسی قومی کام پر بآسانی صرف ہو سکیگا اور میں خاکسار اخبار بدر کو مخاطب کرتا ہوں۔ کہ اُسے چاہیئے ایک یا دو صفحے دنیا کی عام خبروں کے لئے خاص کر دے اور اگر وہ موجودہ صفحات کو ان مضامین سے جو ان میں درج ہوتے ہیں۔ کم نہ کرنا چاہے اور مالی حالت بھی اجازت نہ دے۔ تو ایک دو صفحوں کی زیادتی کے ساتھ خفیف سی قیمت بھی بڑھا دے۔ کیونکہ مذاق ملکی بھی اخبار بینی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس کا لحاظ رکھنا ازبس ضروری ولابدی ہے۔

میں نے اس کو دردِ دل سے لکھا ہے خواہ اس کو سید ھا پڑھو یا اُلٹا۔ دردہی درد پڑھا جاوے گا۔

ابو سعید عربی از قادیان

* مراد انگریزی علاقہ ہندوستان ہے یعنی جماعت احمدیہ کے ممبر اللہ تعالے کے فضل سے دوسرے ممالک میں بھی ہوتے جاتے ہیں۔

ڈائری

القول الطیب

جائے عبرت مختلف قسم کی بیماریوں کا ذکر تھا۔ فرمایا۔ ڈاکٹروں کے واسطے عبرت کے نظاروں سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے بہت موقع ہوتا ہے قسم قسم کے بیمار آتے ہیں۔ بعض کے ہاتھ پاؤں کاٹے جاتے ہیں۔ بعض کی ایسی حالت ہوتی ہے۔ کہ شدت بیماری کے سبب لا من الاحیاء ولا من الاموات۔ نہ زندوں میں داخل نہ مُردوں میں۔ لیکن ایسے نظاروں کو کثرت کے ساتھ دیکھنے سے سخت دلی بھی پیدا ہو جاتی ہے اور ضروری بھی ہے۔ کیونکہ نرم دل اور رقیق القلب ایسا کام نہیں کر سکتا کیونکہ سرجری کا کام بہت حوصلے کا کام ہے۔

اس زمانہ کے مُلّاں فرمایا۔ اس زمانہ کے ملانوں کو بھی مردوں کے عبرت انگیز نظاروں کو بہت دیکھنا پڑتا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ وہ بھی سخت دل ہو گئے ہیں۔ کلکتہ میں ایک مُلّاں کا ذکر اخبار میں لکھا ہے۔ کہ اس پر کسی قرضخواہ نے نالش کی۔ تو اُس نے جواب دعوے میں کہا کہ امسال کلکتہ کی صحت اچھی رہی اور لوگ بہت نہیں مرے۔ اس واسطے میں کچھ دے نہیں سکتا۔ البتہ بسبب قحط دوبارہ اگلے سال لوگوں کے بہت مرنے اور معقول آمدنی حاصل ہونے کی اُمید ہے پھر قرضہ ادا کیا جائے گا۔

ایسا ہی اس جگہ دو ملانوں کے درمیان جو بھائی تھے باہمی تنازعے ہونے پر ان کے درمیان مسلمانوں کے گھروں کی تقسیم کر دیگئی۔ تو ایک مُلّاں اس بات پر ناراض ہوا کہ جو لوگ میرے حصے میں آئے اُن کے قد چھوٹے ہیں اس سے کفن پہ سے جو چادر اُترے گی۔ وہ چھوٹی ہوگی۔ اس قدر رذالت ان لوگوں میں آگئی ہے۔ اللہ رحم کرے۔

ایک آئت کا ترجمہ فرمایا۔ آئت قرآنی۔ قد افلح من زکھا۔ وقد خاب من دسھا۔ کا ترجمہ اُردو میں ایک دفعہ سوچتا تھا۔ تو یہ شعر لکھا گیا ؎

کوئی اُس پاک سے جو دل لگا دے
کرے پاک آپ کو تب اُسکو پاوے

سچی منطق قرآن شریف میں ہے فرمایا۔ سیدھی اور سچی اور سادہ عام فہم منطق وہ ہے۔ جو قرآن شریف میں ہے۔ اس میں کوئی پیچیدگی نہیں۔ ایک سیدھی راہ ہے جو خدا تعالے نے ہم کو سکھلا دی ہے۔ چاہئیے کہ آدمی قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ اس کے امر اور نہی کو جُدا جُدا دیکھ رکھے اور اُس پر عمل کرے اور اسی سے وہ اپنے خدا کو خوش کر لیگا۔ باقی منطقیوں نے اور صوفیوں نے جو اصطلاحیں بنائی ہیں وہ اکثر لوگوں کے واسطے ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہیں کیونکہ ان میں پیچیدگیاں اور مشکلات ہیں۔ فرمایا ایک بزرگ نے جس پر ہم حسن ظن رکھتے ہیں۔ کہ اس نے کسی نیک نیتی سے لکھا ہوگا۔ گو اُس کا قول صحیح نہیں ہے یہ لکھا ہے۔ کہ شیخ عبد القادر جیلانی کامل نہ تھے۔ کیونکہ ان کا پورے طور پر نزول نہ تھا۔ صرف صعود تھا۔ اسی وجہ سے اُن سے بہت سی کرامتیں صادر ہوئیں۔ اگر نزول پورا ہوتا۔ تو کوئی کرامت صادر نہ ہوتی۔ اس قول میں جسقدر تخالف قرآنی ہے وہ ظاہر ہے۔ یہ بیجا قول ہے۔ کہ قرآن اور حدیث سے سراسر مخالف ہے درحقیقت شیخ عبد القادر جیلانی خدا تعالے کے کامل بندوں میں سے تھے۔ اگر ان پر معجزات کے متعلق اعتراض کیا جاوے تو پھر یہ اعتراض تمام انبیاء پر وارد ہوتا ہے۔

یہ ان صوفیوں کی غلط اصطلاحوں کی پیروی کا نتیجہ ہے جن کی تصدیق قرآن و حدیث سے نہیں ملتی۔

الہام بھول بھی جاتے ہیں فرمایا۔ شاید ہی کوئی ایسی رات گذرتی ہوگی۔ جس میں کوئی نظارہ آئندہ کے متعلق مجھے نہ دکھایا جاتا ہو۔ لیکن بہت سی باتیں صبح تک بھول جاتی ہیں اور توفیق ہی نہیں ہوتی۔ کہ انکو ایسے وقت میں لکھ لیا جاوے کہ پھر نہ بھولیں۔ اس میں حکمت الٰہی ہے وہ جس بات کو چاہے۔ یاد رکھواتا ہے اور جس کو چاہتا ہے۔ بھلوا دیتا ہے۔

ڈائری

القول الطیب

پہلی پیشگوئیان پوری ہو رہی ہین جنگون مین کام آنے والے نئے بیلون کا ذکر تہا اور اس امر کا ذکر تہا۔ کہ بعض انگریز اس تجویز مین ہین۔ کہ مریخ سیارے کے لوگون سے باتین کی جاوین۔ فرمایا۔ یہ وہی بات پوری ہو رہی ہے جو ان کی نسبت پہلے سے کہا گیا ہے۔ کہ آسمان کی طرف تیر چلائین گے۔ فرمایا ان لوگون کے واسطے خدا تعالے نے ہر امر کے واسطے طاقت کہولدی ہے دیکھئے۔ انجام کیا ہوتا ہے۔

سید احمد مثیل یوحنا تھے فرمایا جس طرح کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام سے پہلے یوحنا نبی خدا تعالے کی توحید کی تبلیغ کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ اسی طرح ہم سے پہلے اسی ملک پنجاب مین سید احمد صاحب توحید کا وعظ کرتے ہوئے شہید ہو گئے۔ یہ بھی ایک مماثلت تہی۔ جو خدا تعالیٰ نے پوری کردی۔

خدا کی اولاد سے کیا مراد ہے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمکو مخاطب کیا ہے۔ کہ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ اس جگہ یہ تو نہین کہا کہ تو میری اولاد ہے بلکہ یہ کہا ہے کہ بمنزلہ اولاد کے ہے یعنی اولاد کی طرح ہے اور دراصل یہ عیسائیون کی اس بات کا جواب ہے جو وہ حضرت عیسٰی کو حقیقی طور پر ابن اللہ مانتے ہین۔ حالانکہ خدا کی کوئی اولاد نہین اور خدا نے یہودیون کے اس قول کا عام طور پر کوئی رد نہین کیا جو کہتے تھے۔ کہ نحن ابناء اللہ و احباءہ۔ بلکہ یہ ظاہر کیا ہے کہ تم ان نامون کے مستحق نہین ہو۔ دراصل یہ ایک محاورہ ہے کہ خدا تعالے اپنے برگزیدون کے حق مین اکرام کے طور پر ایسے الفاظ بولتا ہے جیسا کہ حدیثون مین ہے کہ مین اُس کی آنکھ ہو جاتا ہون اور مین اُس کے ہاتھ ہو جاتا ہون اور جیسا کہ حدیثون مین ہے کہ اے بندے مین پیاسا تہا تو نے مجھے پانی نہ دیا اور مین بھوکا تہا تو مجھے روٹی نہ دی۔ ایسا ہی توریت مین بھی لکھا ہے کہ یعقوب خدا کا فرزند بلکہ نخست زادہ ہے۔ سو یہ سب استعارے ہین۔ جو عام طور پر خدا تعالیٰ کی عام کتابون مین پائی جاتی ہین اور احادیث مین ہے اور خدا تعالے نے یہ الفاظ میرے حق مین اسی واسطے استعمال کئے ہین کہ تا عیسائیون کا رد ہو۔ کیونکہ باوجود ان لفظون کے مین کبھی ایسا دعوے نہین کرتا۔ کہ نعوذ باللہ مین خدا کا بیٹا ہون۔ بلکہ ایسا دعوے کرنا کفر سمجھتے ہین اور ایسے الفاظ جو انبیاء کے حق مین خدا تعالے نے بولے ہین ان مین سب سے زیادہ اور سب سے بڑا عزت کا خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔ قل یعبادی۔ جس کے معنے ہین کہ اے میرے بندو! اب ظاہر ہے۔ کہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کے بندے تھے نہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بندے اس فقرہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسے الفاظ کا اطلاق استعارہ کے رنگ مین کہان تک وسیع ہے۔

قبر حضرت مسیح ابو سعید عرب صاحب جو حال مین کشمیر کی سیاحت سے واپس آئے ہین اونہون نے حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کی۔ کہ کشمیر کے اندر عام لوگ تو اب تک حضرت عیسے کی قبر کو پہلے کی طرح نبی صاحب کی قبر یا عیسیٰ کی قبر کہتے ہین۔ مگر وہان کے علماء جو اس سلسلہ احمدیہ کے حالات سے آگاہ ہو گئے ہین اونہون نے بسبب عداوت اب ایسا کہنا چھوڑ دیا ہے۔ تاکہ اس فرقہ کو مدد نہ ملے۔ حضرت نے فرمایا اب ان لوگون کی ایسی کارروائیون سے کیا بنتا ہے جبکہ پرانی کتابین جو کشمیر مین دوسری جگہون مین موجود ہین اور ایک عربی پرانی کتاب گیارہ سو برس کی جو کسی فاضل شیعہ کی تصنیف ہے۔ اس مین یوزآسف کو شاہزادہ نبی لکھا ہے اور اس کی قبر کشمیر مین بتلائی ہے اور اُس کا وقت بھی وہی لکھا ہے۔ جو کہ حضرت عیسے علیہ السلام کا وقت تہا عیسائی بہی تو یہان تک قائل ہو گئے ہین کہ وہ حضرت عیسٰی کا حواری تھا اور اس کے نام پر سسلی مین ایک گرجا بھی بنا ہوا ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے۔ کہ وہ حواری کون تہا جو شاہزادہ بھی کہلایا ہو اور نبی بھی کہلایا ہو۔ اس کا جواب عیسائی نہین دے سکتے۔

رپورٹ مُسکرات مُسکرات پنجاب کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی آمدنی اور کھپت مین نمایان ترقی ہے۔ حتے کہ گذشتہ تین سال کے اندر محاصل کی آمدنی مین ساڑہے آٹھ لاکھ روپیہ کی معقول بیشی پائی جاتی ہے۔ چرس اور ولائتی شرابون کے محاصل کی بیشی کی زیادہ توجہ شرح محصول کا اضافہ ہے لیکن افیون اور دیسی شرابون کی بیشی سے ظاہر ہے کہ ان کی کھپت بڑہتی جاتی ہے اور ٹمپرنس ریفارمرون کے لئے یہ امر خاص کر قابل غور ہے۔ ان دونون چیزون کے محاصل مین ۲ لاکھ کی بیشی کچھ تہوڑی نہین ہے اور یہ زیادہ تر دیسی شرابون کی زیادہ فروخت سے منسوب کی جاتی ہے پنجاب کے چار اضلاع مین دیسی شراب عمداً سستی فروخت کی جاتی ہے۔ وہ اس لئے کہ یہان کے باشندون مین ناجائز شراب کشی کی عادت جاتی رہے ان چارون ضلعون مین سکھون کی آبادی نمایان ہے۔ جو شراب کے دلدادہ ہین۔ اور ناجائز شراب کھینچنے کے عادی ہین اون کو چھوڑ باقی اضلاع پنجاب مین پچھلے سال جو دیسی شراب خرچ ہوئی وہ سال ماسبق کی نسبت ۶۵ ہزار گیلن زیادہ یعنے دو لاکھ ۴۴ ہزار ۹ ۵ ۵ گیلن کی بیشی پائی جاتی ہے۔ اور یہ حقارت سے دیکھنے کے قابل نہین ہے اس بیشی کے کئی ایک وجوہات قرار دئے گئے ہین اوّل وبائے طاعون۔ کیونکہ عام خیال ہے۔ کہ شراب پینے سے طاعون کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور ڈاکٹر لوگ بھی ایسے موقعون پر بعض اوقات اس کی سفارش کرتے ہین دوسری وجہ اس بیشی کی عوام الناس کی فارغ البالی سمجھی گئی ہے اور تیسری وجہ یہ ہے۔ کہ اُجرتین مزدورون کی پہلے کی نسبت زیادہ ہین سرکاری رپورٹ مین لکھا ہے۔ کہ گذشتہ تین سال مین شراب کی کہپت اس سے بھی زیادہ ہوتی۔ لیکن چونکہ گڑ مہنگا تہا۔ اس لئے کسی قدر کم ہونے پائی ہے۔ جو لوگ یہ دعوے کرتے ہین۔ کہ ملک روز بروز نادار ہوتا جاتا ہے۔ اون کو دو نمبر کی وجہ سنکر ضرور تعجب ہوگا۔ سال گذشتہ مین پنجاب مین افیون کی پیداوار کمتر تھی۔ اس کے دو باعث قرار دئے گئے۔

اوّل یہ کہ موسم سرما مین جاڑے سخت پڑے۔

دوسرے کاشتکارون کو خوف تہا کہ خدا جانے جدید قواعد مین شرح محصول کہان تک اضافہ کی جاویگی۔

(آرمی نیوز)

درخواست دعا

میان محمد حسن صاحب دفتری میگزین احباب سے درخواست کرتے ہین کہ انکیواسطے مفصلہ ذیل دعا کی جاوے۔

اے نکتہ نواز خدا محمد حسن دفتری کو بخش اور اس سے اپنے فضل کے ساتھ ایسا خوش ہو جا جیسا کہ تو اپنے سچے فرمانبردارون کے ساتھ خوش ہوتا رہا ہے اور پھر اپنے فضل سے محمد حسن دفتری کو بخش دے آمین ثم آمین

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر یا ایجنسی سے خرید فرماؤ

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے - اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲ر

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامتہ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے - مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے - متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔
غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۷ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۲ر

اختیار الاسلام مصنفہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید - حصہ سوم ۸ر

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہو کیونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں - اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے - نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے مجلد ۵ر - غیر مجلد ۵ر
موٹے کاغذ پر مجلد عنقا

درثمین مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

ادعیۃ القرآن مصنفہ اکمل آف گولیکی قرآن مجید میں جس قدر دعائیں ہیں - ان کا منظوم ترجمہ اور پہلے ایک قصیدہ ہے - جس میں حضرت مسیح کے تمام دعاوی کی مدلل مذکور ہیں - قیمت ۲ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب - مولوی عبداللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ قیمت ۱ر

کاسن احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے پنجابی نظم قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے - قیمت ۱ر

کاسن احمدی الاداد والے - قیمت ۱ر

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود کی تائید میں - امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رو سے - بہت سی لطیف لکھی ہیں - حصہ چہارم و پنجم - قیمت ۱ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کسوف و خسوف رمضانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۷ر

اسلام کی پہلی کتاب مصنفہ ماسٹر عبدالرحمان صاحب نومسلم بچوں کے لئے نہایت مفید ہے
قیمت ۴ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں - نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں - قیمت ۱ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں - قیمت ۴ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس قابل دید - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے - قیمت ۴ر

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید - قیمت ۵ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود کی تائید میں - قیمت ۱ر

لیکچر لاہور جو حضرت مسیح موعود نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں پر دیا۔

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۷ سالہ احمدی کاشتکار - گوجرات گجرانوالہ - سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔
اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدیں شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس - عمر ۱۹ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔
راقم - ن - و - خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

اعلان

جملہ احباب کو اطلاع ہو کہ میں نے قادیان میں اپنی دوکان میں کلاہ - لنگی - پشاوری - ریشمی - سوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ وغیرہ اشیاء رکھی ہے - قریباً پانچ سال سے یہ دوکان میں کرتا ہوں اور اس میں میرا تجربہ ہو گیا ہے - اگر کوئی صاحب کوئی چیز منگوانا چاہیں تو وہ بلاتکلف منگوا سکتے ہیں نہایت راستی سے تمام معاملہ کیا جاویگا اگر کوئی چیز ناپسند ہو تو واپس لے لیجاویگی - لیکن خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار ہوگا - احمد نور - مہاجر سوداگر کابلی از قادیان

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ۳ روپے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۴ ۔ آن مسیح موعود آخر مہدی

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

مورخہ ۱۲ شوال ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء

جلد (۶)

نمبر ۴۸

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گرآئی چہا در قادیان بینی

اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا ۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر تمام دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مسخ و رد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفرست و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عشـ
معاونین درجہ اول جنکو علاوہ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو عـہ
معاونین درجہ دوم جنکو علاوہ پرچہ اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو للعہ
عام قیمت پیشگی ۳ روپے
[illegible]

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر قیمت اخبار روانہ کریں گے ان کو حساب مابعد کا دینا ہوگا جو اخبار وقت پر پہنچے اس پندرہ یوم کے اندر طلب کرنا چاہئے بعد میں نہیں مل سکیگا ہر پیدا شدہ اخبار میں دیکھا جاوے جو بدر پیدا ارسال کرنے کے بعد اگر ہفتہ تک رسید نہ پہنچے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہئے تمام ترسیلات بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہئے ۔ منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں

کتبہ محمد حسین احمدی

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

سلطان احمد نام ایک صاحب اخبار بدر مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء کا حوالہ دے کر رسالہ دی بیلانس عور اللکن صاحب کا پتہ دریافت فرماتے ہیں مگر کارڈ پر اپنا پتہ تحریر نہیں فرماتے۔ بجواب گذارش ہے۔ کہ نامہ نگار کا پتہ رسالے میں نہیں دیا گیا۔ خود رسالہ کا پتہ یہ ہے۔

The Balance,
1744-46 California
ڈینیلہ
Dender, Colorado
(U. S. America)

امریکہ سے ایک احمدی برادر کا خط ملک امریکہ کے شہر نیوارک میں جو احمدی برادر حسن اینڈرین ہیں۔ ان کا ایک خط تازہ ڈاک ولائت میں آیا ہے جس میں برادر موصوف نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ میں ان کی طرف سے احمدی برادران ہند کی خدمت میں السلام علیکم پہنچا دوں صاحب موصوف نے اسی خط کے درمیان یہ خواہش بھی ظاہر کی تھی۔ کہ میں ان کی طرف سے حضرت کی خدمت میں عرض کردوں کہ بسبب اس محبت اور تعلق کے جو ان کو حضرت اقدس مسیح موعود کی مُریدی اور غلامی کے سبب سے ہے وہ چاہتے ہیں کہ ان کا اسلامی نام بجائے حسن کے احمد ہو۔ حضرت نے اس امر کو منظور فرمایا ہے۔ اس واسطے صاحب موصوف کا اسلامی نام آئندہ احمد ہو گا اور پورا نام احمد اینڈرین ہوگا۔

امریکہ کا معبود پیسہ ہے صاحب موصوف یہ بھی لکھتے ہیں کہ امریکہ کے باشندے سخت دنیا پرست ہیں۔ دین کی طرف ان کو کوئی توجہ نہیں۔ رات دن روپیہ جمع کرنے کی فکر ان کو لگی ہوئی ہے۔ ان کا اصلی معبود روپیہ پیسہ ہے اس کے سوائے وہ کچھ نہیں جانتے۔

استفسار بہت سے دوست یہ رائے دیتے ہیں۔ کہ بدر میں عام خبریں ضرور ہونی چاہئیں ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع فرماویں۔

ضرورت مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو ایڈیٹوریل کام میں میری مدد کر سکے۔
محمد صادق ایڈیٹر بدر

خطوں کے جواب الگ نہیں ملینگے آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جاویں گے۔ الگ خطوط نہیں لکھے جاوینگے۔ جو صاحب الگ جواب چاہیں وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ بھیجا کریں۔ ایسی قلیل قیمت میں جو اخبار کے واسطے لی جاتی ہے۔ فنڈ اخراجات خط وکتابت کثیر کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

الخطبۃ ضلع گجرانوالہ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔
مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال۔ خواہ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو۔ بہر صورت خواندہ ہو۔ آمد فی پندرہ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو۔ خط ملفوف ہو۔
المشتہر عبد الصمد درزی احمدی۔ ہنڈ درساہی ڈسکہ سیالکوٹ

ضروری یاد دہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے۔ اس لئے تمام احمدی انجمنوں کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں سے آنے والے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دیں تاکہ ضروری انتظام کیلئے غور کرنیکا موقعہ ان لوگوں کو ملسکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوتے ہیں عین وقت پر مہمانوں کے اتارنے اور ان کے لئے جگہ کی تجویز میں دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں اس لئے جہاں جہاں احمدی انجمنیں قائم ہیں۔ وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب کو اس قدر تعداد سے اطلاع دیں جس قدر احباب قادیان آنیوالے ہوں۔ انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دیں گے اور اس طرح انتظامی امور میں سہولت ہوگی ایسی تمام اطلاعیں ۱۵ دسمبر تک مجھے پہنچ جانی ضروری ہیں۔ ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھیں کہ جو احباب آئیں وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھ لاویں۔ لحافوں اور بستروں کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا اس میں ہرگز فروگذاشت نہ کی جاوے۔

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ مہمانخانہ میں غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلباء اور بعض دوسرے نادار طلباء کے لئے لحافوں اور گرم کپڑوں کی حاجت ہے۔ جو احباب اس کار خیر میں حصہ لیں گے وہ عنداللہ ماجور ہوں گے۔ یعقوب علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۳	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۵	۳
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

۱۔ یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ رعایت نہ ہوسکے گی۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا۔ کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر کے حساب اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۶۔ یہ اجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے۔ درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینیجر کا اختیار ہے۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کردے۔

۸۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں۔

۹۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔

ڈائری

القول الطیب

الہام منسوخ بھی ہوجاتے ہیں

فرمایا۔ خداتعالےٰ ہر بات پر قادر ہے ہمارا آزمودہ ہے کہ بعض دفعہ ایک الہام ہوتا ہے جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اگر وہ انذاری امر ہوتا ہے اور ہم دعا میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بسا اوقات مثلاً ایک گھنٹہ کے بعد وہ منسوخ ہو جاتا ہے اور وہ بات خداتعالےٰ کے دوسرے حکم سے ٹل جاتی ہے۔

فرشتوں کے ذریعہ سے الہام

فرمایا۔ بعض الہامات کے وقت گو وہ فرشتہ نظر نہیں آتا تاہم الفاظ کے معانی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کلام فرشتے کے ذریعہ سے نازل ہوا ہے مثلاً الہامات میں ایسے الفاظ کہ قَالَ رَبُّكَ اور ما نتنزل الا بامر ربک۔

تاریخ قادیان

فرمایا۔ کہ اس قادیان میں پانچ سو حافظ قرآن شریف کے رہتے تھے۔ اس وقت اس جگہ کا نام اسلام پور تھا۔ اب یہاں کیا ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں بھی اس قدر تعداد حفاظ کی نہیں مل سکتی۔ اس جگہ کی اسلامی شوکت کو سکھوں نے خراب کر دیا تھا۔ یہاں بہت سے سکھ رہتے تھے۔ جن میں سے بعض نے سید احمد صاحب کے ساتھ بھی لڑائیاں کی تھیں۔ مگر رفتہ رفتہ وہ سب مر گئے اور اب دو چار باقی ہوں گے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا۔ کہ دارا شکوہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ اس زمانہ میں کسی ایک شہر میں تیس ہزار حافظ قرآن شریف کے موجود تھے۔

جہاد

فرمایا۔ جہاد کا مسئلہ بھی ہمارے مولویوں نے کچھ الٹا ہی سمجھا ہے۔ قرآن شریف اور احادیث اور آنحضرت کے سوانح سے کہیں ایسا نہیں معلوم ہوتا۔ کہ کوئی اس قسم کا جہاد اسلام میں جائز ہو یا کبھی کیا گیا ہو۔ کہ کفار کو زبردستی مسلمان بنایا جائے۔ ۱۳ سال تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کفار کے ہاتھوں سے دکھ اٹھایا۔ جب کفار کی زیادتیاں حد سے بڑھ گئیں تب اجازت ہوئی۔ کہ ان لوگوں کو قتل کرو جو تم کو قتل کرتے ہیں اور بہ سبب مظلوم ہونے کے مسلمانوں کو بھی اجازت دیگئی کہ ہاتھ اٹھائیں سارا خلاصہ جہاد کا یہی ہے اور جزیہ جو بہت ہی قلیل قسم کا ٹیکس ہے۔ خود اس بات کو ثابت کرتا ہے۔ کہ کفار کو اپنے ماتحت امن کے ساتھ رہنے کا اسلامیوں کو حکم تھا۔

اسلام نے مذہبی جنگ کو قطعاً بند کیا ہے

اسی بات پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا۔ کہ قرآن شریف میں جو یہ آیت ہے۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیراً ولینصرن اللہ من ینصرہ۔ ان اللہ لقوی عزیز۔ اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مذہب کی خاطر جنگ کرنا اور دوسرے مذاہب کو تلوار کے ذریعہ سے منہدم کرنے کی کوشش کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالےٰ تمام مذاہب کے نشانات کو قائم رکھنا چاہتا ہے اور جو سچا ہے اسکی خاص نصرت فرماتا ہے وہ خود بخود فروغ پکڑتا ہے۔ اس کو کسی جہاد کی ضرورت نہیں۔

طریقہ انبیاء

فرمایا۔ آجکل یہ حالت ہے کہ رات کے وقت جس کی زبان پر ایک لفظ جاری ہوا وہ سمجھتا ہے کہ میں ملہم ہو گیا اور اس پر فخر کرنے لگتا ہے اور اپنے نفس کی حالت کو نہیں دیکھتا کہ وہ کیسی ہے۔ سارے قرآن شریف کو پڑھ کر دیکھو۔ اس میں کہیں نہیں یہ لکھا کہ کسی شخص پر خدا تعالیٰ اس واسطے خوش ہوا۔ کہ اس پر الہام ہوتا تھا بلکہ انبیاء کی تعریف خدا نے قرآن شریف میں اس وجہ سے کی ہے کہ انہوں نے خداتعالےٰ کے حضور میں صدق اور وفا کا کمال دکھایا اور اعمال صالحہ بجا لائے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کیا۔ یہ ایک نہایت مکروہ طریق ہے۔ جو ایک خواب پر انسان فخر کرتا ہے۔ یہ ایک زہرناک غلطی ہے۔ یہ باتیں انسان کے واسطے ناز کے لائق نہیں انسان کا تو یہ کام ہے کہ اپنے تمام قویٰ اللہ تعالےٰ کے راہ میں خرچ کر ڈالے خداتعالےٰ کے تمام حکموں پر عمل کرے۔ تب وہ خدا کا ولی ہوگا بغیر دلیل کے کوئی دعوےٰ نہیں مانا جا سکتا۔ بغیر دلیل کے تو پیغمبر بھی نہیں ملنے جاتے۔ حضرت موسےٰ نے بھی اللہ تعالےٰ سے عرض کی تھی کہ مجھے کوئی دلیل دی جاوے جو کہ میں دنیا کے آگے پیش کروں۔

غزل درشان حضرت اقدس مسیح موعودؑ

سزد نعمت غلام احمدؐ مسیحائے زمان ہستی
دوائے درد پنہانی ز الطافت طلبگارم

بحالم یک نظر فرما کہ در عشقت گرفتارم
ہوس دارم ہمیں در سر بہ پیشت عمر بگذارم
ز ہے طالع ہماں نیکاں کہ در گردت چو پروانہ
فدا سازند دل و جان را و من ہم ایں ہوس دارم
رسم در قادیان ناگہ ز دیدارت دو چشم خود
منور میکنم آنگہ بہ پیشت جان بسپارم
شوم نازاں ز بخت خود زمانت یافتم بیشک
توئی مہدی و ہم عیسےٰ زمان شاہد زگفتارم
کلامت فیض رہ گردد مر آنکس ہم حق دارد
شود عارف شناسد حق دریں رہ چشم بیدارم
ہزاراں مردہ ہا زندہ شوند از فیض گفتارت
بسویم ہم نظر فرما شود دل زندہ ہشیارم
ز ہجرت دل تپان باشد اگر ایں بدر من ناید
بس است آبحیات من کلام تست در کارم
نبودم پیشتر آگہ ز اسلام و مسلمانی
ز جود فیض بخش تو بدانستیم و سرشارم
منم قادر سگ کویت تمنا مے کنم ہر دم
ہمیشہ زیر فرمانت فدا بادا دل زارم
رقم تحریر مے کردم ز درد عشق پنہانی
جوابم ہم عطا فرما دل غمدیدہ بیدارم

خاکسار قادر خان ساکن شادیمرگ کشمیر ڈاکخانہ پلواسہ

رسید زر

۲۳۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ۱۳۱۹ - محمد خان صاحب عـ/
۲۳ " " ۸۸۵ - عبدالحکیم خان صاحب سے/
۲۳ " " ۸۳۲ - محمد حسین صاحب عـ/
۲۳ " " ۸۴۴ - نور احمد صاحب عا/ ۱۱/
۲۴ " " ۱۲۸۶ - محمد خان صاحب سے/
۲۴ " " ۱۴۹۶ - قائم علی صاحب عـ/ ۱۱/
۲۵ " " ۱۳۱۶ - عبدالعزیز صاحب عـ/
۲۵ " " ۹۳ - محمد تقی صاحب سے/
۲۵ " " ۱۵۰۲ - ولی محمد صاحب عـ/
۲۵ " " ۶۴۲ - مرزا خدا بخش صاحب سے/
۲۶ " " ۱۴۹۹ - مولوی یار محمد صاحب عـ/
۲۶ " " ۱۵۳۴ - عبداللہ صاحب عا/
۲۶ " " مولا بخش صاحب شالم کٹ ۲/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۱ شوال المکرم ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۶ نومبر ۱۹۰۷ء - ۱ - بلاءِ ناگہانی

۲ - ایک عربی لفظ بخری الہام ہوا جس کے معنے ہیں تو

انکی چیخیں سنے گا۔

۳ - یا اللہ فتح

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

غلام سرور - سود - چکوال
سکھا - ماہل پور - ہوشیارپور
محمد شفیع - چھاؤنی سیالکوٹ
غلام محمد خان جنجوعہ - جہلم
علی جان خان کلرک - لاہور
فضل دین - امرتسر
رحمت خان - سدوکے
والدہ صادق محمد - ارم واہن ضلع ملتان
صدرالدین - بٹی - گجرات
غلام احمد - پنچھ -

لاہور میں جلسہ مذاہب

حضرت مسیح موعود کا مضمون پڑھا جائے گا۔

احباب دور و نزدیک سے تشریف لاوین۔

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ ۲ و ۳ و ۴ دسمبر ۱۹۰۷ء (بروز پیر - منگل - بدھ) کو ہوگا۔ آریہ صاحبان نے اس جلسہ مین مختلف مذاہب کے بزرگون کو مدعو کیا ہے کہ اپنے اپنے عقائد کے رو سے ثابت کرین کہ

الہامی کتاب کون سی ہوسکتی ہے

آریہ صاحبان کے اصرار سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منظور فرمایا ہے۔ کہ آپ بھی ایک مضمون اس پر تحریر فرماوین۔ چنانچہ حضرت نے مضمون لکھنا شروع کیا ہے اور ۳ یا ۴ دسمبر (منگل یا بدھ) کی شام کو انشاء اللہ تعالےٰ حضرت اقدس کا مضمون پڑھا جائے گا۔ ابھی تک یہ فیصلہ نہین ہوا۔ کہ مضمون خوان کون صاحب ہون گے احباب کو چاہیئے۔ کہ دور و نزدیک جہاں کہین سے آنا ممکن ہوسکے۔ اس جلسہ شاندار پر پہونچین۔ کیونکہ اس مین اسلامی عظمت کا ایک چمکتا نشان انشاء اللہ ظاہر ہوگا۔ سنا گیا ہے کہ آریہ صاحبان نے اس جلسہ مین داخلہ کے واسطے ٹکٹ مقرر کیا ہے ممکن ہے کہ ان کی مالی ضروریات کے واسطے ایسا کرنا مناسب ہو لیکن ہمارے خیال مین بہر زیادہ ہین۔ ٹکٹ کی رقم ایک ایسے فائدہ عام کے جلسے کے لئے بہت تھوڑی ہونی چاہیئے۔ اور نیز ہماری رائے ہے کہ شہر لاہور کے عمائد کو بذریعہ چھپے ہوئے چٹھون کے مدعو کرنا چاہیئے۔ حضرت کے مضمون کے واسطے ابھی تک وقت مقررہ نہین ہوا۔ لیکن ہمارے لاہور کے دوستون نے سکرٹری صاحب آریہ سماج کو کہا ہے کہ حضرت کے مضمون کے واسطے بدھ کی شام رکھی جائے۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہین اور جلسہ مذاہب کے واسطے مضمون لکھنے مین مصروف ہین۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب حسب معمول مسجد اقصےٰ مین روزانہ درس قرآن دیتے ہین

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیریت ہین۔ گذشتہ جمعہ مین آپ نے مسجد مبارک مین خطبہ پڑھا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ اور قرآن شریف سے حضرت مسیح کی دوبارہ آمد بروزی رنگ مین ثابت کی۔ ان ایام مین ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور اور سید محمد علی صاحب بمعہ دیگر برادران جماعت کاٹھ گڑھ سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

موسم بدستور خشک ہے آرد گندم ۹۸ آٹھ نو سیر فی روپیہ فروخت ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ رحم کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دہلی اور سلسلہ احمدیہ

(رقم زدہ احمد حسین صاحب احمدی - فرید آبادی - رفیق ایجنسی دہلی)

مجھے اپنا کاروبار امرتسر سے دہلی مین منتقل کئے قریباً دو مہینے ہونے آئے - میرا خیال تھا - کہ یہاں ہم لوگون کے خلاف سخت تعصّب اور تنفر ہو گا - لیکن اس عرصہ کے برتاؤ سے تو اس نتیجہ پر پہونچا ہون - کہ یہان کے لوگون مین عام طور پر ان باتون کا کچھ ایسا احساس ہی نہین - گویا ان کے نزدیک مذہب اور خصوصاً مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان کا مہتم بالشان معاملہ ایک بے حقیقت اور ناقابل التفات بات ہے مصر وشام امریکہ و یورپ تک کے لوگ چونکنے ہو جاوین مگر یہ ٹس سے مس نہین ہوتے - غیر ممالک و اقوام کے بنی نوع اس بارہ مین تحقیق حق کی ضرورت محسوس کرین لیکن انہین کچھ پروا نہین - خدا کی قہری تجلیان لاکھون انسانون کو یہ سنوا دین کہ

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝

کا ارشاد غلط نہین ہو سکتا - لیکن ان کے کان پر جُون نہین چلتی فی الحقیقت یہ کیسی بڑی غفلت بلکہ خدا تعالےٰ کے اٹل قانون سے صریح بغاوت ہے - کہ ایک طرف تو عذاب الٰہی طرح طرح سے تنبیہ کر رہا ہے اور دوسری طرف داعی الی اللہ مامور من اللہ پکار پکار کر بتا رہا ہے کہ مین وہی ہون جس کی خدا تعالےٰ نہ صرف تیرہ سو برس سے بلکہ ہزارون برس پہلے سے پے در پے خبر دے چکا ہے - مگر آہ! یہ غفلت شعار اور خود بین لوگ کسی عنوان بیدار نہین ہوتے - غفلت شعار مین نے انہین اس لئے کہا ہے - کہ ان مین ایک گروہ تو ایسا ہے کہ سرے سے ان امور پر متوجہ ہونے کو ہی فضول سمجھتا ہے اور خود بین اس خیال سے کہ ان مین دوسرا گروہ دینی معاملات مین اپنے علم اور اپنی عقل و فہم کو نعوذ باللہ خدا اور رسول کے علم و عقل اور فہم سے بھی بالاتر سمجھتا ہے - وہ اس طرح یا تو ان کے زعم باطل مین یہ خوفناک طاعون زلازل قحط وغیرہ وغیرہ آفات ارضی و سماوی عذاب الٰہی ہی نہین حالانکہ خدا تعالےٰ کی کتاب مجید مین ٹڈیون - جُوؤن وغیرہ کی کثرت و شدت تک کو عذاب قرار دیا گیا ہے اور فی الحقیقت یہ چیزین اپنی اپنی جگہ پر جیسی کچھ انسانی زندگی کو تلخ و دوبھر کر دینے والی ہین - اس کے لحاظ کرتے ہوئے ان کے عذاب ماننے مین شک بھی کیا ہو سکتا ہے؟ یا ان لوگون کے نزدیک یہ آفات عذاب الٰہی تو ہین - مگر بعثت رسول کی نشانی نہین - گویا نعوذ باللہ قرآن کریم کی آیت محولہ ایک لغو و لایعنی بات ہے -

مین دیکھتا ہون کہ یہان کے علماء تو خیر اپنی مزعومہ علمیت اور فضیلت کے گھمنڈ مین ایسے مست ہین - کہ گویا ان کے پندار مین نہ قادیانی تحریک کو صداقت سے کچھ تعلق ہے نہ انہین اس پر غور و خوض کرنے سے کچھ فائدہ کاروباری لوگ اور دیگر شرفا اپنے دنیاوی دھندون مین ایسے غرق ہین کہ سر کھجانے کی ہوش نہین نئی روشنی کے تعلیم یافتہ حضرات کا تو ذکر ہی کیا - جبکہ ان کے مشرب مین دین و مذہب کوئی قابل وقعت چیز ہی نہین - ہان ایک نیشنلٹی یا قومیت کا معمولی احساس ہے - سو ان کی اس قومیت مین کسی طرح کوئی رخنہ پڑ ہی نہین سکتا - خواہ معتقدات - معاملات - خیالات اور اطوار و اخلاق کا کچھ ہی حشر ہو - اب رہے عوام الناس ان کی حالت جہان تک مین نے دیکھی اور سمجھی - درحقیقت نہایت ہی افسوسناک - پُر خطر اور عبرت انگیز ہے دیگر اقوام کے افراد سے مجھے اس وقت چندان بحث نہین مین مسلمانون - ان بدنصیب مسلمانون کے ڈھنگ دیکھتا اور دل ہی دل مین کڑھتا ہون - کبوتر بازی - کنکوے بازی تاش بازی اور خدا جانے کن کن بازیون کا عام رواج تو ایک معمولی بات ہے - لیکن جس بات کو مین دیکھ کر بہت ہی جلتا اور متاسف ہوتا ہون وہ یہ ہے - بے ہودہ بالُونی پن لفنگے پنے کی ناشائستہ حرکات - اور گندے فحش کلمات کی بات بات مین آمیزش ان لوگون کے ہان گویا لازمۂ تہذیب ہے اور لطف یہ کہ ان مین سے بعض حضرات دینداری کے وقت پورے پکے دیندار بھی ہوتے ہین - کیا معنے؟ روزہ نماز کی پابندی کو بھی ضروری جانتے ہین - مگر آہ! یہ نادان اتنا نہین سمجھتے - کہ وہ نماز ہی کیا جو انسان کو بے ہودگیون اور فواحش اور لغویات سے نفرت دلا کر تقویٰ و پرہیزگاری کا خوگر یا کم از کم اس کا ہر وقت متلاشی نہ بنا دے - جیسا کہ کتاب اللہ نے صاف و صریح طور پر الصلوٰۃ کی خاصیت بیان فرمائی ہے اور وہ خاصیت ایک ایسی اہم معیار ہے کہ یا تو اُسے مان کر ایسی تمام نمازون کو نری بے سود کرین تسلیم کرنا پڑتا ہے - یا پھر دوسری صورت یہ ہے - کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ الآیۃ پر سرے سے ایمان ہی نہ رکھین یا کہہ دین کہ - اللہ اور رسول جھوٹا ہے - ونعوذ باللہ من ذالک -

غرض اہل دہلی کی حالت کچھ ایسی افسوسناک اور مایوسی بخش ہے - کہ خدا ہی ان کی آنکھین اور ان کے کان کھولے اور ان کی اصلاح کر دے - محض اپنے فضل خاص سے - تو اس کے نزدیک تو یہ کوئی مشکل بات نہین - وگرنہ ذاتی سعی و حق جوئی کے راہ سے تو ان کا دین متین کے سیدھے رستہ پر آنا بظاہر ایک امر محال معلوم ہوتا ہے - چنانچہ مین دیکھتا ہون کہ اس عقول مدت مین جس مین چار پانچ لاکھ انسان خدا کے برگزیدہ مامور پر ایمان لا چکا ہے - یہان گنتی کے چند ہی شخص ایسے سعید الفطرت نکلے ہین جنہون نے اس کی دعوت کو قبول کیا ورنہ یہ جو پندرہ بیس آدمیون کی جماعت اس وقت یہان موجود ہے - اس مین کوئی کسی جگہ کا رہنے والا ہے - اور کوئی کہین کا - اس حالت کا احساس میرے دل مین بعض اوقات ایک عجیب قسم کا درد پیدا کرتا ہے - کہ اللہ اکبر! ایسی سرزمین جہان درجنون کوڑیون بلکہ سینکڑون علماء دین اور اولیاء اللہ کسی وقت ہو چکے ہین - وہ آج ایسی سنگلاخ ہو گئی - کہ پنجابی - دکنی - افغانستانی اور خدا جانے کن کن خطون کے لوگ چودھوین صدی کے عظیم الشان مامور و مرسل کی صداقت کو بڑی تیز رفتاری سے مانتے چلے جاتے ہین - مگر اس کے رہنے والون کے دل ایسے سخت ہین کہ کسی طرح نہین پسیجتے - مین حیران ہون کہ خدا جانے دہلی کی قسمت مین اس کا کیا حشر ہونا لکھا ہے کہ یہان کے لوگ اس درجہ سنگدل ہو گئے ہین -

(باقی دارد)

رسید زر

۲۶ - اکتوبر ۱۹۰۷ء - ۷۳۵ - گلاب الدین صاحب ۳/
۲۶ " " ۱۷۴۵ - حافظ احمد الدین صاحب ۱۵/
۲۶ " " ۵۴۳ - منشی عبداللہ صاحب ۷/
۲۸ " " ۲۸۹ - ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ۱۰/
۲۸ " " ۱۸۲۷ - رحمت اللہ صاحب ۱۸/
۲۸ " " - عنایت اللہ مدرس ہائی اسکول خیر پور ۲/
۲۸ " " ۱۵۵۶ - سید ولایت حسین صاحب ۶/
۲۸ " " ۱۴۰ - محمد شفیع صاحب ۷/

در نعت حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ السلام

(از خاکسار عبد الرشید میرٹھی)

اے قلم در راہ نعت مہدیٔ دوراں خرام
سجدہ در دار ادب جبرو نگاہ عزّ و شان
فوج جن و آدم و خیل ملائک جوق جوق
فوج صبوحی بیک جانب کے دربستہ صف
پیچ نوبت رنگ آں وارد بہار جن او
صبح مے باشد کہ صحرا پُر ز رونق مے شود
جاں نثاراں جاں فدا کردہ چو پروانہ شمع
بارش نور تجلی موج زن اندر رکاب
بہ ازیں ہرگز نباشد باغ جنت را بہار
با گل و بلبل تعلق قصہ بے جان بود
قمری جاں ہزاراں صاف سیما سرو قد
جوش قلب زائراں تفتہ رو جاں بیقرار
شام مے باشد کہ ماہ حق چو جلوہ میکند
یاالٰہی بزم ایں انجم بود بر آب و تاب
نکتہ ہائے معرفت اللہ اکبر بے بہا
گوش ہرگز نشنود ایں خوش فسانہ از کات
کافراں دل کہ بخود حصہ نگیرد زیں طبق
ایں زماں ایں وقت کے آید مُیسّر دوستاں
از درد دل بسے فریاد و زاری مے کند
اے کہ مارا باغ دل پُر بود از خوشبوئی تو
بود مارا دم بدم یکسر گذر در بزم تو
دست مارا گیر اے دست خدا در دست تو
گل جہاں از کوثر تعلیم تو سیراب شد
نہلے مابود در راہ تو گشتن فدا
دل ہمے لرزد ز ضعف درد ہجراں بے کسی
دیدہ را بے دید روئے تو نیاید خواب خوش
دولت دیدار تو مارا تونگر کردہ است
سعئ ما بر کرم روئے توجہ ادائے
صورت نعمائے دیں از فیض تو دیدم درست
از مئے افضال تو اے بساغر ساقیا
تاجمال روئے تو محو تماشا کردہ است

توسنی بس تیز با ہوش و ادب بردار گام
کردم باید اول و بعدش تحیات و سلام
چشم بکشاو بہ بیں برباب عالی از دہام
بیکراں استادہ دیگر ہست خلقے خاص و عام
کے بشاہاں شد مُیسّر یعلم اللہ ایں مقام
شام مے باشد کہ مے رخشد ز نور عرش بام
ماجرائے شاں ایں نظارہ ماند ناتمام
فیض جبریل ایں در ہر قدم کردہ قیام
نے چنیں زندہ فضا و نے چنیں نعمائے تام
پیش حسن سیر ہنگام خرام ایں امام
مے کند طواف آں نور خدا کیف الانام
مے کند اظہار صد عرض دعا فرض پیام
کاش بیند مدعی الوقت عزّ و احترام
دور عالم تا بود باشاد باحوذ شاد کام
آفریں برایں ضیافت ایں عطا ایں فیض عام
آنکہ از دہن مبارک مید ہد لذت کلام
نامراداں دل کہ ناید وقت دور پاک جام
خوش نصیب آنہا کہ مے نوشند زیں ساغر مدام
کے شود مارا مُیسّر جرعہ زیں کاس الکرام
وائے بدبختی کہ شد برباد ایں زینت تمام
آں توسل شد کجا ایں خوان نعمت شد زدام
شد بذات پاک تو اسدم عطا ایں انعام
تانماند وقت محشر ہیچ مخلص تشنہ کام
واں بدست دیگرے باشد مدار انتظام
بہر حق برخیز وقت المدد خیر الانام
خوش صبا مے آنکہ دیدم جمال لعل فام
تار برق شوق مے آرد نویں ہر دم پیام
کشت مارا نیست جز مہر تو دیگر امن عام
لذت وصل تمنا ماند حیفا ہنیم خام
ریختن خواہم کہ مے آید بسر ماہ صیام
شد تعلق با خدا از صورت دیگر حرام

شوکت و شان جلال و جاہ تو افزود باد
بہرہ ہا یابند از نعمائے ایں و آں جہان
کل جہاں حلقہ بگوش خسرویت در شور
لشکر کفر و ضلالت کست کوس نمود
پاک کردی ارض دین از رجس شرک بہ نہاد
کار سیدی آویختہ بداندر حدیثاں کردہ
از زلازل وز دگر آفات وقت عہد تو
دور شد ہر آفت ارض و سمای زیں طبق
سجدہ گاہ فرق عالم قبلہ رویت بود
از روئے ما خداوند زمین و آسمان
اے رشید از درد دل آہ مزن منصور وار
اے خدا قوت بدہ سر شنائے شاہ دین
کمترین بندہ گام اے شفیع دوسرا
میفرستم ہر زمان بر تو درود بے شمار
کاش بہر سیر گلزار تو اے آدم صفت
نامہ شوق مرا افسوس قاصد سے بس
اے صبا برخیز مرغ نامہ بر پر شد است
یاکلیم اللہ بر آل تو و اصحاب تو

توسن اقبال زیر راں باشد نیک رام
نصرت غیبی مثال چاکراں باشد غلام
سکّہ دین تو رائج باد اندر روم و شام
تو مسیح احمدی اے مُرسل عالی مقام
کیست کو بعد محمدؐ کرد ایں حجت تمام
کشور عالم نمودی فتح بے تیغ و حسام
دادہ شد در دین ہر منکر چہ ازایش لگام
ماند خیر و عافیت در کشور خیل و خیام
در حیات و بعد رحلت عزّ و شاں بادا تو اَم
ایں بود مارا بر رہش دار قائم تا دوام
تا ز سر گردن جدا غوغائے دارا سام
تا نویسم روز و شب سر زبہ دفتر مدام
گرچہ بینم دور لاکن جاں نثارم لاکلام
ایں بود در روز با نم روز دائم صبح و شام
مستعد گردم پے طواف آں بیت الحرام
تا شود وقت ضرورت دایما حاصل مرام
تا نماند حاجت ارسال بعد اختتام
مے کند عاجز رشید بے نوا در حق سلام

قومی توجہ کے لایق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے۔

لنگر

سب سے اول میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں ہے جو ماہ بماہ احباب کو اس کیواسطے یاددہانی کراتا رہے لنگر کے اخراجات بسبب کثرت آمدورفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جلتے ہیں احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس بھیجا کریں اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالیانہ کے ایام قریب آتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور وہاں سب کے بھی اُمید ہے۔ کہ ایسا ہی کریں گے اور دوسری انجمنیں بھی انکے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائیں گی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔ پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

مسئلہ تقدیر

(تقریر بابو برکت علی احمدی بمقام شملہ)

الحمد للہ رب العالمین ۔ الرحمٰن الرحیم ۔ مالک یوم الدین ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمدٍ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبارک الذی نزّل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیراً ۝ن الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض ولم یتخذ ولداً ولم یکن لہ شریک فی الملک وخلق کل شیءٍ فقدرہ تقدیراً ۔ سورہ الفرقان آیت اوّل

وہ برکت والی ذات ہے جس نے اپنے بندہ پر قرآن نازل فرمایا تاکہ لوگوں کے لئے ڈرانے والا ٹھہرے یعنی ایسی کتاب عطا کی جو بطور خود ایک معجزہ ہے اور کافر اور مومن کر درمیان فرق کردیتی ہے ۔ اس کتاب کی اتباع سے انسان برکات سماوی کا وارث ہوجاتا ہے اور وہ جو اس سے عناد رکھتا ہے ۔ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے وہ ذات جس طرح چاہتی ہے انسان کے ایمان اور عمل کے مطابق نتیجہ مترتب کردیتی ہے اور یہ اس کے واسطے کچھ دشوار نہیں ۔ کیونکہ وہ وہی تو ہے جس کی بادشاہت آسمانوں اور زمین پر مساوی حاوی ہے ۔ یہ نہیں کہ وہ آسمان پر تو حکومت کر رہا ہے ۔ اور زمین اس کے قبضہ سے باہر ہے ۔ نہ یہ خیال گزرے کہ زمین پر ایمان باللہ اور اعمال صالحہ بکار نہ جاتے ہیں ۔ اور شرارت اور بدی کے لئے کوئی سزا نہیں ۔ اور تا ہمیں اس دعا کی ضرورت پڑی کہ اے خدا! تیری جیسی بادشاہت آسمان پر ہے ۔ زمین پر بھی ہو ۔ اور اس نے کسی کو اپنا لڑکا نہیں بنایا اور نہ اس کی بادشاہت میں کوئی ساجھی ہے ۔ تا یہ سمجھا جائے کہ وہ لڑکا یا شریک نہیں پر حکمران ہیں مگر کمزور ہیں اور پوری طرح عادلانہ حکومت نہیں کرسکتے یہ سب باطل خیال ہیں ۔ بلکہ خلق کل شیءٍ فقدرہ تقدیراً ۔ وہی سب اشیاء کا خالق ہے اور اسی نے سب کے لئے ایک اندازہ مقرر کیا ہوا ہے ۔ سب چیزوں کا ایک خاص اندازہ کے ساتھ اپنے اپنے کام میں مصروف رہنا اس امر واقعی کی دلیل ہے ۔ کہ وہ مخلوق ہیں اور جب ان کا ایک خالق ہے ۔ تو بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ ایک علم جمیع اشیائے عالم پر محیط ہے اور ذرہ بھر اس کے تصرف سے باہر نہیں ۔ غور کن طبیعت کے لئے یہی ایک آیت قرآن مجید کی کافی ہے اور بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے ۔ کہ تقدیر کیا چیز ہے مگر مسئلہ تقدیر کی تفہیم میں بعض لوگوں نے بڑی غلطی کھائی ہے اور چونکہ ایمان کا اعمال کے ساتھ شدید تعلق ہے اور مسئلہ زیر بحث کا خصوصیت کے ساتھ افعال انسانی پر اثر پڑتا ہے ۔ اس لئے میں حسب الاستطاعت قدرے تشریح کے ساتھ بیان کردیتا ہوں ۔

بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ نیکی اور بدی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو وہ چاہتا ہے کرتا ہے ۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دیتے ہیں مگر جب ان کے چال چلن کی طرف دیکھا جاتا ہے ۔ تو صاف نظر آتا ہے کہ وہ اپنے اعمال سے اس مسئلہ کی تصدیق نہیں کرتے ۔ یہ حال عموماً ان لوگوں کا ہوتا ہے ۔ جو دین کی طرف سے غافل اور لاپروا ہوتے ہیں ۔ جب انکو دین کی طرف متوجہ ہونے کی غیرت دلائی جاتی ہے تو یہ کہکر الگ ہو جاتے ہیں ۔ کہ ہماری قسمت میں ہی نیکی نہیں لکھی ۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ۔ ہدایت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے گمراہی میں رکھتا ہے ۔ پس ہم کیا کرسکتے ہیں ۔ جب اس کو منظور ہوگا ۔ ہم خود ہی دین کے رستہ پر قائم ہو جائیں گے مگر دنیاوی کاروبار میں اس قسم کے توکل علی اللہ کا ثبوت نہیں دیتے جہاں ذرہ فائدہ نظر آتا ہے ۔ وہاں توڑ کوشش کرتے ہیں اور حتے الوسع چاروں طرف سے اسباب مہیا کرتے ہیں تا کامیابی ہو ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ غلطی پر ہیں اور اپنے نفس کو دھوکا دے رہے ہیں ۔ دنیا میں ایک بادشاہت قائم ہوتی ہے اور اس میں لوگوں کے درمیان امن قائم رکھنے اور بدی اور شرارت کو روکنے کے لئے قانون مقرر کئے جاتے ہیں حالانکہ اگر یہ مسئلہ صحیح ہے کہ جو کچھ انسان دنیا میں کرتا ہے وہ رضائے الٰہی کے مطابق کرتا ہے اور وہ ایک اٹل ہوتی ہے ۔ تو پھر ان قوانین پولیس فوج کی ضرورت نہیں اور اگر کوئی شخص قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے ۔ تو کسی کو حق نہیں پہنچتا ۔ کہ اس کو سزا دے بلکہ خود ذات خداوندی پر ہی الزام عائد ہوتا ہے ۔ اگر وہ کسی کو بشارت یا انذار کی خبر سنائے ۔ کیونکہ اگر ہر شخص کا اعتقاد اور عمل مجبوری اور قسمت مقررہ کے ماتحت ہے ۔ تو پھر اسی کو جزا یا سزا کا مستحق ٹھیرانا ایک لغو حرکت ہے ۔ نیچر میں اس امر کا ثبوت ملتا ہے ۔ کہ انسان ایک بااختیار ہستی ہے اور یہ فعل جو اللہ تعالیٰ کا ہے ۔ اس کا کلام بھی اس کی تصدیق کرتا ہے ۔

چنانچہ قرآن مجید میں وارد ہے ۔ وان لیس للانسان الّا ما سعیٰ ۔ وان سعیہ سوف یریٰ ۔ یعنے انسان کو اس کی کوشش اور محنت کا ہی پھل ملتا ہے ۔ اور وہ جلدی اس کا نتیجہ دیکھے گا ۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۔ ان اللہ لا یامر بالفحشاء ۔ اللہ تعالیٰ فحشات کا حکم نہیں دیتا ۔ پس جو کوئی فسق و فجور میں پڑتا ہے وہ اس کی رضا کے خلاف عمل کرتا ہے ۔ من عمل صالحاً فلنفسہٖ ۔ جس کسی نے نیک عمل کیا پس اپنی جان کے واسطے ۔ اس قسم کی اور بہت سی آیات ہیں ۔ جن سے صاف عیاں ہے ۔ کہ انسان بااختیار ہستی ہے ۔ اور اسی لئے وہ اپنے نیک و بد اعمال کا جوابدہ ہے ۔ علاوہ ازیں جب خود انسان کی فطرت شہادت دیتی ہے ۔ کہ وہ ایک اختیار والی ہستی ہے تو پھر اس سے ہرگز انکار نہیں ہوسکتا ۔ کہ وہ شخص جس کی عقل اور ہوش و حواس قائم ہیں وہ اپنے ایمان اور اعمال کا ذمہ وار ہے ۔ ہر شخص اپنی اولاد کو تربیت دیتا ہے ۔ بلکہ آپ خوب جانتے ہیں ۔ کہ ایک محض بچے کو جس نے ابھی پوری طور پر عقل اور ہوش نہیں سنبھالے اور نیکی اور بدی میں تمیز کرنے والے مادہ نے اس میں کافی نشوونما نہیں پائے ہوئے وہ مٹی کھاتا ہے یا کوئی اور حرکت نازیبا کرتا ہے ۔ تو اس کو روکا جاتا ہے اور اگر وہ باز نہیں آتا ۔ تو اس کو ڈانٹ سے مار سے سمجھایا جاتا ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کی فطرت یہ مانتی ہے ۔ کہ انسان خواہ کسی حالت میں ہو ۔ وہ ایک کام کے کرنے یا اس سے باز رہنے پر قادر ہے ۔ ورنہ ہم پوچھتے ہیں کہ اور کونسا خیال محرک ہوتا ہے ۔ کہ ایک جوان عقلمند اور ہوشمند انسان تو درکنار ۔ محض بچے کو اس طرح تربیت کی جاتی ہے ۔ اور وہ بچہ بھلے اور برے کی تعریف سے بیگانہ والدین کے خوف سے ایک فعل سے بچتا ہے اور ان کی ترغیب ایک فعل کے کرنے پر اسے جرات دیتی ہے ۔ کیا یہ حالت انسان کی خواہ وہ کسی قسم کی تقدیر کا قائل ہو اور ایک بچے کی یہ صاف

طور پر نہین بتاتی ۔ کہ انسان فعل مختار ہے اور یہ خیال ہے بھی اس کا فطرتی ۔ اگر انسان فعل مختار نہیں تو اس کو یہ حق حاصل ہے اور نہ وہ کر سکتا ہے کہ کسی کو تنبیہ دے اور نہ ہی ایک بچہ یا جوان کسی حرکت سے باز رہ سکتا ہے ۔ خواہ اس کو فنا ہی کیوں نہ کر دیا جاوے ۔

قرآن مجید مین اللہ تعالے نے پہلی ہی سورۃ مین فرمایا ہے کہ گو میں رب العالمین ہوں اور رحمان ہوں یعنے میں ہی سب کا خالق ہوں اور ہر مخلوق کی زندگی کا سہارا ہوں اور اس کے دنیا مین ظاہر ہونے سے پیشتر کل سامان نشو و نما کا مہیا کرنے والا ہوں مگر انسانی خلقت یعنے ایسی ہی رکھی ہے ۔ کہ میں اس کے واسطے رحیم ہوں اور مالک یوم الدین ہوں یعنے نیک و بد کی جزا اور سزا دینے والا ہون جس سے صاف یہ مطلب ہے کہ مین نے اس کو با اختیار ہستی پیدا کیا ہے اس لئے وہ اپنے اعمال کا جواب دہ ہے ۔ کیونکہ اگر انسان مجبور ہو تو اس کے لئے کوئی جزا سزا تجویز نہین ہو سکتی ۔ مجبوری کی حالت مین انسانی گورنمنٹ بھی سزا نہین دیتی ۔ تو پھر اللہ تعالے پر بے انصافی کا دھبہ کیونکر لگ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیوں انسان کو ایسا بنایا ہے ایک الگ بحث ہے ۔ فی الحال ہمنے یہ دیکھنا ہے کہ انسان فعل مختار ہے یا نہین ۔ سو عقل اور نقل کے رہ سے جہاں تک غور کی جا سکتی ہے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ فعل مختار ہے ۔ آگے چلکر اسی سورۃ مین اللہ تعالے نے ایک دعا سکھائی ہے اور پھر شروع قرآن مجید مین فرمایا ہے کہ یہ تمہارے واسطے ہدایت نامہ ہے اب سوچنا چاہئیے کہ اگر انسان کے واسطے اس کا ایمان اور اس کے اعمال ازل سے مقرر ہین تو پھر دُعا سے کیا فایدہ اور ایک کتاب ہمارے لئے کیون کر ہدائیت کا باعث ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین جگہ جگہ فرمایا ہے یہ دُعا کرو اور وہ دعا کرو اور پھر بتایا ہے ایمان کیا چیز ہے پھر نیکی اور بدی کی تمیز کی ہے ۔ اور حکم دیا ہے فلاں قسم کے افعال سے بچو اور فلاں اعمال حسنہ بجا لاؤ اور پھر یہی نہین کہ کہہ کر چھوڑ دیا ہو بلکہ انعام کے وعدے پر ایمان اور نیک اعمال کی ترغیب دی ہے اور عذاب کے خوف اور گذشتہ اقوام کی عبرت انگیز نظارون سے بداعمالیون سے ڈرایا ہے ۔ غرض کہان تک بیان کیا جائے ۔ عقل اور نقل متفق ہو کر بڑی شد و مد سے اس خیال کی تردید کرتے ہین کہ انسان اپنے اعتقادات اور اعمال میں مجبور ہے ۔ گو اس مین شک نہین کہ انسان ایک فعل مختار ہستی ہے مگر یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ وہ ہر بات پر قادر نہین ۔ اللہ تعالے نے قرآن مجید مین یہ کہہ کر کہ "خلق الانسان ضعیفاً" بتا دیا ہے کہ اس کا اختیار ناقص ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ اس کو کامل اختیار حاصل نہین بسا اوقات ہماری تدبیر ناکارہ ہو جاتی ہے اور باوجودیکہ ہم سخت کوشش کرتے ہین اور ہر طرح کے سامان بہم پہنچاتے ہین مگر اچانک ایک ایسا سبب درمیان مین حائل ہو جاتا ہے کہ ہم کامیاب نہین ہو سکتے ۔ ہر شخص چاہتا ہے ۔ کہ وہ دولتمند ہو ۔ قوی ہیکل اور شاہ زور ہو ۔ مگر باوجود کوشش کے وہ اُمید کے درجہ تک ترقی نہین کر سکتا ہے ہر پیشہ ور کا مدعا ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج حاصل کرے مگر اس کی سعی مقام منظور تک بار ور نہین ہوتی ۔ ملازم آدمی خواہش کرتا ہے کہ ترقی پر ترقی ہوتی جائے اور کہیں قیام نہ کرے مگر یہ ناممکن ہے علم دوست شخص چاہتا ہے اور جد و جہد کرتا ہے ۔ کتابین پڑھتا ہے اور ہزار طرح کے جیل تراشتا ہے کہ تقریر مین اور تحریر مین دنیا سے سبقت لیجائے مگر ہر شخص جو سعی کرتا ہے ناممکن ہے کہ اپنے ارادون مین کامیاب ہو غرض یہ قطعی فیصلہ ہے اور ہمارا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے ۔ کہ ہر تدبیر کارگر نہین ہوتی اور ہم ہر فعل کے ارتکاب پر خواہش کے مطابق قادر نہین ۔ ہمارے اندرونی اور بیرونی قوے ایک حد پر جا کر ٹھیر جاتے ہین جس سے آگے ہم تجاوز نہین کر سکتے ۔ دنیا مین ہزار و ہزار مثالین ہین ۔ بلکہ ہر شخص اپنی ذات کو مد نظر رکھ کر بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس کی طاقتین محدود ہین اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بظاہر سب سامان کامیابی کے ہوتے ہین اور دل کو اطمینان ہوتا ہے ۔ کہ نتیجہ خاطر خواہ پیدا ہو گا مگر ناگہان ایسی رکاوٹین حائل ہو جاتی ہین کہ ہوتے ہوتے کام رُک جاتا ہے اور مایوسی کا موہنہ دیکھنا پڑتا ہے جو حال افراد کا ہے ۔ وہی قومون اور ملکون کا مجموعی طور پر ہے ۔ بظاہر سامان کامیابی کے ایک جانب کو جھکے ہوتے ہین ۔ مگر قدرت سے ایسی ہوا چلتی ہے ۔ کہ نتیجہ بالعکس پیدا ہوتا ہے ۔ مامورین من اللہ کا معاملہ اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز ہوتا ہے ایک فرد واحد اُٹھتا ہے اور کہتا ہے ۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عوام الناس کی ہدائیت کے لئے مبعوث ہُوا ہون ۔ لوگ اُسکی تکذیب کرتے اور اس کو نامراد رکھنے کے لئے جان توڑ کوشش کرتے ہین اور صدہا تدابیر عمل مین لاتے ہین ۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بچنے اور کامیاب ہونے کی کوئی راہ نہین ۔ مگر قدرت سے اس کے بچاؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اور باوجود سخت رکاوٹون کے وہ کامیاب ہو جاتا ہے ۔ وہ مشکلات اور مصیبتون کی پروا نہین کرتا اور بڑے استقلال سے مردانہ واران کا مقابلہ کرتا ہے اُن پر انجام کار غالب آتا ہے اور باوجود تنہا ہونے کے ایک جماعت پیدا کر لیتا ہے اور اپنی مراد کو پہنچ جاتا ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زبردست طاقت درپردہ کام کر رہی ہے جو نیچر کو اپنے ارادے سے جس طرح چاہئے چلاتی ہے اور عجیب در عجیب حکمتون سے اپنا منشا پورا کرتی ہے ۔ تاریخ عالم کی ایسی مثالین اور انسان کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ بعض اوقات اس عقیدہ کی دل مین بنیاد ڈال دیتا ہے ۔ کہ ہمارا خیال اور فعل اور زندگی مین ہماری تمدنی حالت ہماری قسمت ازلی کا نتیجہ ہے اور ہم بالکل مجبور اور لاچار ہین مگر مینے ابتدائی حصہ مضمون مین ثابت کیا ہے کہ ہم فعل مختار ہین اور جو قانون افراد کے ساتھ ہے وہی مجموعی طور پر قومون پر عائد ہے کیونکہ قوم افراد سے ہی بنتی ہے ۔ چنانچہ قرآن مجید نے بھی یہی شہادت دی ہے اور فرمایا ہے ۔ لایغیر بالقوم حتیّٰ یغیروا ما بانفسہم ۔ قوم مین اُسی حالت مین تغیر واقع ہوتا ہے ۔ جب اس کے افراد اپنی جگہ پر قایم نہین رہتے ۔ آپ خیال کرین گے ۔ کہ شائد یہ تو ایک تناقص پیدا ہو گیا ہے ۔ کہ ایک طرف تو ہم فعل مختار ہین اور ساتھ ہی مجبور بھی ہین حالانکہ چاہیئے یہ تھا ۔ کہ یا تو فعل مختار ہی ہوتے اور یا مجبور ۔ ضدین کیونکر جمع ہو سکتی ہین ۔ مگر ذرا غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے ۔ کہ یہ ضدین نہین ہین ۔ واقعی انسان فعل مختار بھی ہے اور مجبور بھی ہے اور اس حالت مین کوئی نقص نہین ۔

تقدیر کے حقیقی معنے وہی ہین جو اللہ تعالے نے اپنی کلام پاک مین بیان فرمائے ہین یعنے "خلق کل شیٔ فقدرہ تقدیرا" ۔ اس نے کل چیزون کو پیدا کیا ہے اور ان سب کے لئے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے ۔ یہ زمین اور دیگر اجرام فلکی اپنی طاقتون مین محدود ہین اور ایک خاص انداز سے ایک دوسرے کے گرد دورہ کرتے ہین یا قائم ہین ۔ مگر یہ نہین کہ وہ ابدالآباد تک اسی حالت مین قائم رہین گے بلکہ ہر لحظہ وہ تغیر اور فنا کی حالت مین ہین اور ہم نہین جانتے کہ کیا تغیرات واقعہ ہو رہے ہین اور آئندہ خاص خاص اوقات مین اُن کی حالت کیا ہو گی ۔ سائینس نے بعض تاثیرین ان کی عقل خداداد سے معلوم کی ہین اور اندازہ لگایا ہے کہ کس زمانہ مین وہ کس رنگ مین ہون گے مگر نئی معلومات سے ان کے نتائج بدلتے رہتے ہین اور انہین اقرار کرنا پڑتا ہے ۔ کہ عقل انسانی انتہا کو نہین پا سکتی غرض سب کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے ۔ اور وہ اسی اندازے سے اپنے اپنے فرائض کے ادا کرنے مین مصروف

ہیں آفتاب زمین کو روشنی دیتا ہے جس سے اہل دنیا متمتع ہوتے ہیں۔ روئیدگی ہوتی ہے اور نشو و نما پاتی ہے اور چاندرات کو اس سے روشنی حاصل کرکے ان کے پکنے میں مدد دیتا ہے اور اسی طرح کائنات کی سب چیزوں کا ایک دوسرے سے تعلق ہے آگ پانی ہوا سب اپنی اپنی تاثیریں اور قوتیں رکھتی ہیں اور ایک خاص انداز سے دنیا میں پھل پھول اور پودے اگاتے ہیں جن کی تاثیریں اور قوتیں جداگانہ خاص افراد کی ہیں اور جانداروں کی زندگی کا سہارا ہیں۔ غرض دنیا جہان کی جاندار اور بے جان چیزیں ایک تقدیر میں محصور ہیں اور اسی تقدیر کے اندر وہ اپنے فرائض منصبی کو بجالاتے ہیں۔ مگر انسان ناقص البنیان ان کی کنہ اور ماہیت کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور ان کی انتہا کو نہیں پہنچ سکتا۔ غرض کائنات کی کل اشیاء کے لئے ایک اندازہ مقرر ہے اور اسی طرح انسان بھی جو کائنات کا ایک حصہ ہے ایک تقدیر میں محصور ہے۔ ان کی ظاہری اور باطنی طاقتوں کی قسمت ازل سے مقرر ہے اور وہ اس سے باہر نہیں جاسکتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ میں سو میل پر ایک چیز کو دیکھ سکوں۔ مگر اس کی بصیرت پانچ میل پر جاکر رک جاتی ہے۔ اسی طرح اس کی طاقت سمع کی ایک حد ہے۔ اس کی جسمانی طاقت اور قوت بازو کی ایک حد ہے۔ اس کی دماغی قوے کی ایک حد ہے اس کے سب اندرونی اور بیرونی قوے کی ایک حد ہے اس کی تمدنی حالت کی ایک حد ہے۔ اس کی عقل و دانش ذہن اور حافظہ سب محدود ہیں۔ اور جس طرح انسان شکل و صورت میں ایک دوسرے سے ممیز ہیں اور مختلف ہیں اسی طرح ان کی جمیع قوے ظاہری اور باطنی اور ان کی حالت تمدن کی حد اور قسمت مختلف ہے اور وہ اس سے ذرہ بھر تجاوز نہیں کرسکتے۔ ملائک کے فرائض مقرر ہیں۔ اس لئے کل کائنات کی چیزیں خاص تقدیر سے وابستہ ہیں۔ مگر انسان کی حالت اللہ تعالیٰ نے ایسی کہی ہے۔ کہ وہ حد قسمت اور تقدیر کے اندر فعل مختار ہے اور اس کے اندر اس کو اختیار ہے کہ اپنے قوے سے فائدہ اٹھائے یا عذاب میں پڑے۔ اللہ تعالے نے انسان کو ترقی کرنے والی ہستی پیدا کیا ہے۔ اور اس کو اس کی قسمت اور تقدیر کی حد پر مطلع نہیں کیا۔ اس لئے اس کا فرض ہے۔ کہ ہمیشہ ترقی کی طرف ساعی رہے گر اس کی ترقی ایک حد پر پہنچ کر رک جاتی ہے۔ تو وہ اس کا جواب دہ نہیں کیونکہ وہ اس کی قسمت اور تقدیر میں نہیں۔ انسان اپنے جمیع قوے سے نیکی کا پہلو اختیار کرسکتا ہے اور ہر تمدنی حالت سے محسن ہوسکتا ہے۔ اگر وہ حسب استطاعت اعمال حسنہ بجا نہیں لاتا۔ تو گویا وہ فرض کمال سے قاصر ہے۔ ہاں انسان جب اپنے مجاہدہ کو کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ تو اللہ تعالے کا فضل دستگیری کرتا ہے۔ اور وہ نجات یافتوں میں شامل ہوجاتا ہے۔

عقل مند اور ہوشمند انسان ہر حالت میں نیکی اور بدی اختیار خداداد سے کرتا ہے اور اس کا جواب دہ ہے کوئی حالت ایسی نہیں جس میں وہ نیکی یا بدی مقدر یا قسمت کی مجبوری سے کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ کہ ونفس وما سوٰھا۔ فالھمھا فجورھا وتقوٰیھا۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ یعنے انسانی نفس میں نیکی اور بدی کی قوت ودیعت تو کردی گئی ہے۔ مگر یہ فعل اختیاری رکھا ہے۔ کہ خواہ بدی کرے یا نیکی۔ جو کرے گا اس کے مطابق فائدہ یا نقصان اٹھائے گا۔ پس جیسے اعمال حسنہ کی ہر شخص اپنی قسمت اور تقدیر کے ماتحت توفیق کلی رکھتا ہے۔ اسی طرح ایمانیات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ایک عالم شخص باریک باتوں کو سمجھ سکتا ہے مگر جاہل کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ وہ غائب کے طور پر ایمان لائے اور تعلیم حق پر قائم ہوجائے

اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا۔ تو خود اسے تفہیم دیدے گا۔ عقائد حقہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نیچر میں اور اپنی مقدس کلام میں دلائل بہم پہنچا دئے ہیں اور ایک عالم شخص عقل سلیم رکھنے والا ان کو سمجھ سکتا ہے۔ مگر جس کو ازل سے اس قدر علم اور عقل کا مادہ نہیں ملا وہ غائبانہ ایمان لاسکتا ہے اور نتیجہ میں دونوں برابر ہیں۔ ایسا ہی کوئی حالت ایسی نہیں جس میں انسان اعمال حسنہ بجا نہ لاسکے۔ مثلاً نماز۔ اگر کھڑا ہوکر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کے پڑھے یا جسمانی حالت کے مطابق لیٹ کے پڑھے زبان سے ادا کرے یا اشارے سے فی سبیل اللہ اگر روپیہ نہیں دے سکتا تو آٹھ آنہ دے چار آنہ دے ایک ادھیلہ دے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ اللہ تعالے وسعت یعنے تقدیر اور قسمت سے زیادہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔ اور کوئی قسمت یا تقدیر ایسی نہیں کہ انسان مجبوراً بدی میں مشغول ہو اور اتقا اور اعمال حسنیٰ سے پہلو تہی کرے۔

بعض لوگوں کو قرآن شریف کی ایسی آیات سے دھوکا لگ جاتا ہے۔ مثلاً لکھا ہے فان اللہ یضل من یشاء ویھدی من یشاء۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے ضلالت میں رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے۔ ہدایت بخشتا ہے۔ ولو شاء اللہ ما اشرکوا اور اگر اللہ تعالے چاہتا تو کوئی مشرک نہ ہوتا۔ ومن یضلل اللہ فلا ھادی لہ جس کو اللہ تعالے گمراہی میں رکھتا ہے۔ اس کو کوئی راہ ہدایت پر لانے والا نہیں۔ مگر ہمارا ایمان اس کتاب پاک کی ایک یا چند آیات پر نہیں بلکہ ساری کتاب پر یکساں ایمان ہیں۔ جہاں ایسی آیات لکھی ہیں وہاں ان کا مطلب بھی سمجھا دیا ہے۔ بلکہ کوئی ایسی آیت ہو۔ اگر آپ اس کے اول اور آخر آیات پر غور کریں گے۔ تو آپ ضرور دیکھ لیں گے کہ وہیں ان کی حقیقی تشریح بھی پڑی ہوئی ہے۔ علاوہ اس کے اللہ تعالے نے متعدد موقعوں پر بیان فرمادیا ہے۔ کہ ضلالت اور ہدایت کس طرح انسان کے شامل حال ہوجاتی ہے۔ اور کس طرح منشاء الٰہی اپنا کام کرتا ہے۔ اللہ تعالے نے صاف الفاظ میں بتادیا ہے۔ ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفر لھم ولا لیھدیھم طریقا۔ جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ظالم ہیں ان کے واسطے غفران نہیں اور نہ وہ ہدایت پاسکتے ہیں۔ برخلاف اس کے فاما الذین اٰمنوا باللہ واعتصموا بہ فسیدخلھم فی رحمۃ منہ وفضل ویھدیھم الیہ صراطا مستقیما۔ یعنے وہ جو اللہ تعالے پر ایمان لے آتے ہیں اور اس کو مضبوط پکڑ لیتے ہیں۔ اللہ تعالے ان پر فضل کرتا ہے اور ان کو اپنی رحمت میں داخل کرلیتا ہے اور راہ مستقیم کی ہدایت کرتا ہے۔ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فھو لہ قرین۔ جو شخص ذکر الٰہی سے غفلت کرتا ہے۔ شیطان اس کا رفیق ہوجاتا ہے اور اس کو گمراہ کردیتا ہے ان آیات سے اور ایسا ہی اور بہت سی آیات سے بخوبی ظاہر ہے۔ کہ منشاء الٰہی کس طرح انسان کو گمراہ کرتا یا ہدایت دیتا ہے۔ اس کی مثال یہ ہے۔ مثلاً ایک شخص شکایت کرے۔ کہ میرا ہاتھ جل گیا تو ہم اسے جواب دیں۔ کہ بھئی تم نے جو آگ میں ہاتھ ڈالدیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے جلانا ہی تھا۔ گو ہاتھ کو آگ نے جلایا۔ مگر آگ کو پیدا کرنے والا اور اس میں سوزش کی تاثیر رکھنے والا تو وہی ہے پس مجبوراً اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ ہاتھ کا جلنا منشاء الٰہی سے تھا۔ یا اس کے برخلاف ہم یہ کہیں کہ فلاں شخص نے یہ تدبیر عمل حسنہ بجالانے کی کی اور اس پر عمل کیا۔ تو اللہ تعالے نے یہ نیک ثمرہ اس کو عطا کیا غرض منشاء الٰہی دنیا میں انسان کے ساتھ اسی طرح پورا ہو رہا ہے۔ ان سعیکم لشتّٰی

فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری ۔ واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری ۔ تمہاری کوششیں مختلف ہیں ۔ پس ان کے مطابق جس کسی نے اتقا اختیار کیا اور ایمان اور عمل سے نیکی کی تصدیق کی ۔ اللہ تعالی اس کیواسطے ہدایت کا رستہ آسان کر دیتا ہے اور جس کسی نے لاپرواہی سے بخل کیا اور ایمان اور عمل سے نیکی کی تکذیب کی ۔ اللہ تعالے اس کے واسطے گمراہی کا راستہ آسان کر دیتا ہے اس بحث سے یہ بھی ثابت ہو گیا ۔ کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے جس میں لکھا ہے ۔ کہ میں دوزخ کو جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا ۔ اللہ تعالی نے جب یہ کہا ہے ۔ کہ یہ مقرر ہو چکا ہے کہ جن و انسان جہنم کا طعمہ ٹھیریں تو ساتھ ہی یہ بھی کہدیا ہے کہ میں نے رحمت کو اپنے اوپر فرض کر لیا ہے ۔ اگر نیکی اور بدی مجبوری سے ہوتی ۔ تو نہ دوزخ ہوتا نہ بہشت ۔ اختیار کا لازمی نتیجہ ہے کہ نیکی بھی ہو اور بدی بھی ۔ اور دونوں کیلئے جزا اور سزا کی الگ الگ حالتیں ہیں ۔ تبھی تو اللہ تعالی نے بتا دیا ہے کہ میں دوزخ کو بھی بھر دونگا اور رحمت بھی میرے بندوں کے شامل حال ہے جس کا مفہوم یہ ہے ۔ کہ اس نے انسان کو فعل مختار پیدا کیا ہے ۔ غرض منشائے الہی دو طرح پر کام کر رہا ہے ۔ ایک تو اس طرح پر کہ جب "الی ربک المنتھی" ۔ کے مطابق علت العلل وہی ذات پاک ہے ۔ تو لاریب یہی ماننا پڑتا ہے ۔ کہ جو کچھ کرتا ہے وہی کرتا ہے اور دوسرے اس طرح پر کہ وہ ذات پاک کائنات کے لئے بطور روح کے ہے اور جس طرح چاہتا ہے ۔ جزو کل سے کام لیتا ہے ۔ یعنی مشیت ایزدی سے یہ ایک کارخانہ دنیا کا قائم کر دیا ہے اور اس کیواسطے قانون مقرر ہیں مگر یہ نہیں کہ ایک دفعہ کن کہہ کر اللہ تعالے بیکار ہو کر بیٹھ گیا ہے بلکہ شروع سے اس نے قانون باندھ دئے ہیں ۔ یعنے مقدر اور قسمت کی حد بست کر دی ہے ۔ تو اب بھی اس کا ارادہ برابر کام کر رہا ہے قرآن مجید کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہوتا ۔ کہ اب وہ کچھ نہیں کرتا اور چپ بیٹھا تماشا دیکھ رہا ہے بلکہ متعدد آیات سے ثابت ہے ۔ کہ اب بھی اس کا ارادہ اور منشاء برابر کام کر رہے ہیں وہ حی قیوم ہے ۔ اسی کے فضل سے ہمارا قیام ہے ۔ کل احکام دنیا و مافیہا کے متعلق اسی کی جناب سے نافذ ہوتے ہیں اور وہ ہمارا محافظ اور نگہبان ہر آن ہے ۔

مشیت ایزدی سے انسانی فضیلت کے مدارج ضرور ہیں ۔ کوئی امیر ہے کوئی غریب ۔ کوئی حسین ہے کوئی بدصورت ۔ کوئی ذہین ہے اور کوئی غبی ۔ کوئی عالم ہے اور کوئی محض جاہل ۔ اور پھر امیری غریبی ۔ حسن بدصورتی اور علم و جہالت غرض جمیع قواے ظاہری و باطنی کے اختلاف کے باعث فرق ہے مگر ہر حالت میں انسانی فہم اور ادراک ایمانیات کے سمجھنے کے لئے اور نیکی اور بدی میں تمیز کرنے کے لئے کافی ہے اور اس پر عمل کرنے پر قادر ہے اس لئے خواہ کسی حیثیت میں ہو نجات حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ اس پر بند نہیں ۔ یہ اختلاف محض دنیاوی انتظام کے لئے اللہ تعالی نے قائم کر رکھا ہوا ہے ۔ اس لئے حقیقت میں امیری حسن دین اور علم میں کوئی فخر نہیں اور نہ غریبی بدصورتی اور جہالت میں کوئی عیب اور شرم ۔ فخر یہ ہے کہ باوجود ابتلاؤں کے انسان ابتغاء مرضات اللہ نیکی کا پہلو اختیار کرتا ہے اور عیب اور شرم اس میں ہے ۔ کہ باوجود نیکی پر قدرت رکھنے کے ۔۔ وہ بدی کی جانب راغب ہوتا ہے ۔ آریہ سمجھتا ہے ۔ کہ بنی نوع انسان میں اختلاف کسی گذشتہ زندگی کا نتیجہ ہے مگر یہ جاہلانہ اور سطحی خیال ہے ۔ جب یہ سچ ہے کہ بغیر اختلاف انتظام قائم نہیں رہ سکتا اور اختلاف کا ہونا ایک حکمت پر مبنی ہے اور جب یہ تجربۃً ثابت ہے کہ حقیقی راحت امیری اور حسن وغیرہ پر موقوف نہیں اور نہ ہی غریبی اور بدصورتی وغیرہ کے ساتھ لازمی طور پر دکھ اور درد ہے اور جب یہ واقعی اور بالکل سچی بات ہے ۔ کہ ہر حالت میں انسان اعمال حسنہ بجا لاسکتا ہے اور نجات کا وارث ہوسکتا ہے ۔ تو پھر یہ خیال کرنا ۔ کہ ہر حالت انسانی کسی گزشتہ زندگی کے کرموں کا نتیجہ ہے غلط اور محض غلط ہے یہ خیال جہالت اور بڑی موٹی سمجھ کا خیال ہے ۔ ظاہر کو دیکھ کر ایک مسئلہ قائم کر لیا ہے ۔ اگر نظر غور بین سے تدبر کیا جائے ۔ تو صاف سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہ مسئلہ غلط ہے اور عقل سلیم اس کو ہرگز قبول نہیں کر سکتی ۔

غرض قضاء و قدر نے انسانی حالتوں میں فرق ضرور رکھا ہے مگر ہر حالت ایک تقدیر کے اندر باختیار ہے سلسلہ نبوت پر غور کرو ۔ ظاہرا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ ایک خاص غرض کیلئے مامور ہیں اور اس لئے مجبور ہیں ۔ مگر نہیں ان کے ساتھ ہی تدبیر لگی ہوئی ہے ۔ وہ حکم خداوندی سے تبلیغ کرتے ہیں اور مدعائے بعثت کو پورا کرنے کے لئے ہزار تدبیریں کرتے ہیں ۔ بعض تدبیروں میں کامیاب ہوتے ہیں اور بعض حد تقدیر سے باہر ہوتی ہیں اس لئے فیل ہو جاتی ہیں ۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی قرآن شریف میں کہا ہے یعنے وحی الہی سے لوگوں کو مخاطب کیا ہے ۔ کہ اگر میری اختیار میں سب باتیں ہوتیں ۔ تو کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا ۔ پس گو آپ تدبیر عمل میں لاتے مگر مخالفین کی خواہشات کے مطابق کل معجزات دکھانے پر قادر نہیں تھے ۔ اللہ تعالی جو غیب کی خبریں بتاتا ۔ لوگوں میں مشتہر کر دیتے اور جو معجزات آپ کو دئے جاتے وہ ظاہر کر دیتے ۔ غرض مامورین من اللہ گو مشیت ایزدی سے باعث ہدایت ٹھیرائے جاتے ہیں اور عوام الناس ان کی اتباع سے حسب استعداد فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ مگر ان کی اپنی حالت بھی ایک تقدیر کے اندر بند ہوتی ہے اور اللہ تعالی جس طریقہ سے چاہتا ہے ان کو کامیاب اور بامراد کر دیتا ہے ۔ آپ میں سے شاید کسی کو یہ خیال گزرا ہو ۔ کہ انبیاء و مرسلین کی کیا ضرورت ہے ۔ مگر میں پیشتر بیان کر چکا ہوں ۔ کہ انسان بااختیار ہستی ہے ۔ پس اختیار کے ہوتے ہوئے ضروری ہے ۔ کہ اللہ تعالے اپنے فضل سے ہدایت کے سامان مہیا کرتا رہے ۔ اگر اللہ تعالے بنی نوع انسان کو اختیار دے کر ہدایت کا سلسلہ قائم نہ کرتا ۔ تو لوگ ضلالت میں پڑے رہتے ۔ مگر سینہ بنایا ہے ۔ کہ بنی نوع کے ساتھ انسان کا کیا قانون ہے ۔ اور منشاء الہی کس طرح اپنا کام کرتا ہے ۔ پس اس قانون اور منشاء کے مطابق لازمی ہے کہ فعل ربانی قیامت تک ہماری دستگیری کرتا رہے اور سلسلہ ہدایت منقطع نہ ہو ۔

معجزات اور کرامات خرق عادت امور ہیں اور بظاہر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ مقدرہ تقدیرات کے خلاف ہیں ۔ اور اسی واسطے بعض دفعہ عقل پر ناز کرنے والا پکار اٹھتا ہے کہ وہ قانون نیچر کے خلاف ہیں اور قابل تسلیم نہیں ۔ آنکھوں کے سامنے واقعات پیش آئیں ۔ تو ان کو عقل کے مطابق ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر غائب کی خبر ہو تو اس پر یقین نہیں رکھتا اس میں شک نہیں کہ ایسے واقعات عجیب ہیں اور حیرت انگیز ہیں اور ظاہر بین ان کو خلاف نیچر تصور کرتا ہے ۔ مگر اللہ تعالی کی کلام مقدرہ تقدیرات جھوٹی نہیں ۔ البتہ اشیاء عالم تغیر کی حالت میں ہیں اور اللہ تعالے نے کسی فرد بشر کو نہ اس کی اپنی تقدیر کا اندازہ بتا دیا ہے اور نہ دیگر مخلوقات کا ۔ اس لئے وہ دعوی سے نہیں کہہ سکتا ۔ کہ ہر چیز موجودہ حالت میں قائم رہے گی ۔ قرآن مجید نے معجزہ

شق القمر ان الفاظ مین بیان کیا ہے - اقتربت الساعة وانشق القمر - وہ گہڑی نزدیک آئی اور چاند پہٹ گیا - ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے - کہ گو چاند کا پہٹنا خارق عادت تہا مگر قانون آلہی کے خلاف نہین تہا اس کے لئے وہ گہڑی مقدر تھی اور وہ پہٹ گیا مگر اللہ تعالےٰ کو منظور یہ تہا کہ یہ نشان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ پر ظاہر ہو تا مخالفین پر حجت قائم ہو اور تبعین کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہو - یہی حال دیگر معجزات و کرامات کا ہے - ارضی اور سماوی نشانات ایک تقدیر کے ماتحت ہی ظہور مین آتے ہین - مگر خارق عادت کے رنگ مین جب اللہ تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے - تو کسی شخص کی فضیلت اور صداقت ظاہر کرنے کے لئے ان کو اس کی طرف منسوب کر دیتا ہے - یہی حال پیشگوئیون کا ہے - تقدیر مقررہ کے ماتحت اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے - غیب پر اطلاع بخشتا ہے اور وہ ایک شخص کی صداقت کا نشان ٹھیرتا ہے اور مومن کی ترقی ایمان کا باعث پیشگوئی ہی ایک کرامت ہے - خارق عادت کے طور پر صدہا واقعات دنیا مین ظاہر ہوتے ہین - مگر جیسا کہ لفظ معجزہ اور کرامت سے ظاہر ہے - فضیلت اور بزرگی اسی شخص کو حاصل ہے - جو منظور الٰہی ہے - اور اس کی ذات سے جو امور خارق عادت وابستہ ہین - ان مین اعجازی رنگ ہوتا ہے ان مین ایک شوکت اور جلال ہوتا ہے اور غلبہ اُسی کا ہوتا ہے -

مینے اپنے فہم اور ادراک کے مطابق مسئلہ تقدیر کے مختلف پہلوؤن پر کافی بحث کر دی ہے - گو یہ بحث مختصر ہے - مگر مین امید کرتا ہون - کہ آپ نے میرے مفہوم کو بخوبی ذہن نشین کر لیا ہو پس اگر آپ کے نزدیک کوئی بات ناقص اور قابل اعتراض ہو - تو مہربانی کر کے مطلع فرمائین - تا مین اس پر غور کرون - اور اگر ہو سکے تو آپ کی تسلی کرا سکون - اس بحث کا ماحصل یہ ہے - کہ بنی نوع انسان اپنے جمیع قوائے ظاہری اور باطنی مین مختلف ہین اور ان تمام قویٰ کی اللہ تعالےٰ کے علم مین ایک حد ہے - جس کا اِنہین علم نہین - اس حد سے وہ تجاوز نہین کر سکتے مگر اس کے اندر فعل مختار ہین - مشیت ایزدی نے ایک حد بست تو انسان کیلئے قائم کی ہے - اور منشائے آلہی اس کے افعال کے مطابق ظہور پذیر ہوتا ہے - مگر اللہ تعالےٰ قادر مطلق ذات ہے اس کے لئے کوئی حد نہین اور وہ اپنے ارادون اور منشا کے پورا کرنے مین کسی قانون پر مجبور نہین - ہم نہین جانتے کہ ہمارے لئے کیا مقدر ہے اور وہ مقدر کس راہ سے مل سکتا ہے پس لازمی اور ضروری ہے - کہ سعی اور تدبیر سے اُسی کے حضور دعا کرین اور عاجزانہ مغفرت کے طالب ہون - سب توفیقون کا مالک وہی ہے اسی سے توفیق ملتی ہے اور اُسی کے فضل اور مہربانی سے نجات نصیب ہو سکتی ہے - یہ انسان مشت خاک کیا چیز ہے - کہ اپنے علم اور زور بازو پر گہمنڈ کرے - اللہ تعالےٰ ہمین توفیق دے - کہ ہم ایمان اور عمل سے اس کے رستہ پر قائم ہو جاوین -

---

افسوسناک واقعہ

---

۱۴ - نومبر ۱۹۰۷ء کے روزانہ پیسہ اخبار مین یہ خبر پڑھ کر دل کو کپکپی پیدا ہو گئی - کہ ۳۷۰ راجپوت جن کے بزرگون نے دین اسلام قبول کر لیا تہا - آریہ سماج آگرہ کی کوشش سے ۴ نومبر کو پورے طور پر ہندو راجپوتون مین شامل کر لئے گئے - ان کی شدہی کی رسم کے وقت جو آگرہ مین ادا کی گئی - دو سو کے قریب وکلاء و رؤسا موجود تھے - اگر یہ دل دکہانے والی خبر سچ ہے - تو نہایت ہی شرمندہ ہونا چاہیئے ان لوگونکو جو حمایت اسلام کا نام لے کر مسلمانون کا مال لوٹتے ہین اور خاص کر آگرہ کے مولوی نہایت ہی ملزم ہین - ان کے شہر آگرہ جس کا دوسرا نام اکبرآباد بھی ہے - ۳۷۰ وہ لوگ جن کی پیدائش کیوقت اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله - کی آواز کان مین ڈالی گئی تہی اب وہ اس خدا اور اس کے رسول سے برگشتہ ہو گئے اور ہمارے مذہبی پیشواؤن کو تر نوالون کی تلاش سے فرصت نہ ملی - گروہ علماء جو اصلاح قوم کے حامی ہین - جب اُن کی کوششون کا یہ حال ہے - تو دوسرون کا کیا ٹہکانا - ؎

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی -

اور اکثر کا یہ حال ہے - ؎

سبح برکف توبہ برلب دل پُر از ذوق گناہ
معصیت را خندہ مے آید بر استغفار ما

اب رہا رؤسا کا گروہ - جن پر بڑا بھروسہ ہو سکتا تہا - کہ یہ قوم کے جہاز کو ناخدا بن کر تباہی سے بچائین گے - مگر ان مین سے اکثر اپنی آسائش تن سے فرصت نہین پاتے - اگر مجلس نشاط ہو تو سب سے اول ہو پہنچنے والے یہ ہون گے اگر اسلامی خدمت ہو تو حاضری کی بجائے ان کا نام حاضر ہو گا وللہ در القائل - ؎

مردم ذی مقدرت مشغول عشرت ہائے خویش
خرم و خندان نشستہ با بتان نازنین

اس سے بڑہکر اور شرم وہ واقعہ کونسا ہو سکتا ہے کہ اُن کے مذہب سے ۳۷۰ آدمی نکل جاوین اور اُن کے کانون کان خبر نہ ہو - اگر ہوئی ہو - تو اس کی اصلاح کی فکر نہ کی ہو - آریہ سماج پر ہمکو کچھہ افسوس نہین کیونکہ ہر ایک اپنے مذہب کی ترقی چاہتا ہے - افسوس ہو تو جانے والون اور غافل گروہ علماء اور رؤسا پر - اگر چندے یہی حال رہا - تو کار طفلان تمام خواہد شد -

اے - ایس - عربی - قادیان دارالامان

ضرورت نکاح

۵ - مرد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مرد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۰ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۰ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انٹرنس پاس - عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

راقم ن۔ و - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

مفصلہ ذیل کتب بقیمت بدر ایجنسی سے خرید فرماؤ

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۱۰ر

الوصیّة مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲ر

نور الدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامت دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر ہمارے کارخانہ میں برائے فروخت رسالے بھیجے متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے

غلامی ۳ر - عصمت انبیاء ۲ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے۔ نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے۔

قیمت مجلد ۱۲ر غیر مجلد ۱۰ر ولایتی کاغذ مجلد ۱۵ر

درثمین مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہونگی وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں - نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات رسب کو بھی گراں نہیں - قیمت ۱ر

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱ر

اسلام کی پہلی کتاب مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نومسلم بچوں کے لئے نہایت مفید ہے - قیمت ۱ر

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمۂ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۲ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں - قیمت ۱ر

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں - قیمت ہر دو جلد ۹

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں نکان معلوم ہوتا تھا اکثر کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا کر کے گئے لیکن بہت کم فائدہ نہ ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کا حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اسوقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہو گئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی میری تحریک پر میرے بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور نہایت ہی مفید پایا ہے اسلئے میں حکیم صاحب منشی محمد دین کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی - راقم - محبوب عالم ممبر مال کونسل ریاست ٹونک (راجپوتانہ) (سابق پرسنل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور) ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کیمتعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر ازحد مفید اثر کرتی ہیں اور اعصابی رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں تھک جاتے ہوں ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جاویگی - یہ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے - قیمت فی ڈبیہ ۲ للعہ - بیس گولی ایک روپیہ

علاوہ بریں اور کئی امراض تہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں از انجملہ سرمہ عجیب - دھند - جالا - پھولا - سبل - خارش چشم - درد آنکھوں سے پانی جاری رہنا - ترحین اور خفیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے - قیمت فی تولہ ۸ر

دوائی سوزاک کہنہ یعنی ترمنی بکس ۲ر - سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے ۲ر سفوف مفرح اعظم - دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آنے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو طبیعت بیکل بے چین اور کاہل رہتی ہو - پشت پہلو اور نیم معدہ میں گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی بکس ۱۲ر

پتہ خوش خط معہ حالات مفصل - عمر اور نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول و جوابی کارڈ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ ولیسنگہ ضلع گوجرانوالہ خاص

بدر پریس قادیان [illegible] کے اہتمام سے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR — QADIAN

اے بہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۰۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶)

مورخہ ۲۸ ۔ شوال ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

نمبر (۴۹)

چہ گویم با تو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہے گا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا ۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنالے گا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفے ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است
معجزات انبیائے سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۵۰
معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کی ایک نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ صہ
معاونین درجہ دوم جن کو ۱۲ پر اخبار کی ایک نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے للعہ
عام قیمت پیشگی سے
مابعد للعہ
فی پرچہ ۲
جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کریں گے ان سے حساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد میں نہیں مل سکیگا رسیدن اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے ۔ مینجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

مختلف نوٹ

ایک اوسشان

میں نے اسی ہفتہ کے ایک اخبار میں دیکھا کہ "علی پور میں ایک قسم کا مرض نمودار ہوا ہے جس میں کئی آدمی مبتلا ہو چکے ہیں۔ رسّین زیادہ تر ریڑھ کی شکایت لاحق ہوتی ہے اور نہایت موذی بتلایا جاتا ہے۔ یہ مرض بہت پرانا ہے اور برطانیہ۔ صوبجات متحدہ امریکہ اور جرمنی میں بھی پھیل چکا ہے اس کے دیگر مقامات میں پھیلنے کا اندیشہ ہے"۔ خدا کا برگزیدہ مسیح موعود پہلے ہی سے خلق اللہ کو آگاہ کر چکا ہے۔ کہ اس ملک نیز دیگر ممالک میں طرح طرح کی وبائیں پھیلیں گی۔ وہ سخت دل لوگ جو طاعون۔ زلازل۔ مرض النوم اور قحط وغیرہ متعدد آفات سے خائف و متاثر نہیں ہوئے۔ کاش نئے آئندہ خوفناک نشانوں ہی سے کچھ سبق لیں۔!

ایک اہم ضرورت

قحط کی ناقابل برداشت مصیبت اب کچھ ایسی عام اور پائدار اور مستقل سی ہو گئی ہے۔ کہ محتاج تشریح نہیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے شہروں کے خصوصاً متمول لوگ تو اس سے کچھ ایسے زیادہ متاثر نہیں ہوتے۔ ان کے نزدیک اس مصیبت کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ یہی ہے تاکہ دو جگہ کی چار اور دس کی جگہ بیس اٹھ گئے۔ جب دولت یا حصول معاش کے ذرائع بافراط موجود ہیں۔ تو بھوکے کسی طرح مرتے نہیں پھر خدا سے ڈرنے اور قحط و گرانی کو مصیبت یا عذاب الٰہی سمجھنے کی کیا ضرورت پڑی ہے؟ ہاں قصبوں اور دیہات کے لوگ البتہ اس مصیبت کو عام طور پر محسوس کر رہے ہیں کہ ان دنوں آسمان کے تیور ان کی طرف کچھ بدلے ہوئے ہیں۔ لیکن افسوس! برا ہو علم بے دینی اور غفلت اور جہالت کا کہ اتنی خبر اور سوجھ بوجھ انہیں بھی نہیں کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ پس میرے خیال میں اس وقت ہمارے سلسلہ کو ایسے مبلغوں کی بڑی بھاری ضرورت ہے۔ جو دیہاتی و قصباتی بستیوں میں جا جا کے لوگوں کو "وما کنا معذبین" الآیہ کے مفہوم سے خبردار اور قبول حق کی جانب مائل کریں۔ یہ تبلیغ حتی الامکان ایسے نیک اور موثر نمونے احمدیت کے ہوں کہ جس طرح ایک طرف اس آیت قرآنی کا منشاء لوگوں کے دلوں میں ضرورت یا موبہ کا احساس پیدا کرے ایسا ہی اس کے اتباع کا اثر بھی اپنے اندر ایک کشش رکھنے والا ثابت ہو۔ خدایا تو ہی ہم عاجز کمزوروں کو اس قسم کے مفید و موثر نمونے بننے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔

کمزوری ایمان ایک خطرناک مرض ہے

دہلی آن کر میں نے چند شخصوں کی عجیب حالت دیکھی میں جانتا ہوں کہ وہ کسی زمانہ میں خاصے پکے احمدی تھے مگر اب ان کے معتقدات و معاملات حتے کہ عبادات تک نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے کہ انہیں احمدی ماننے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ مگر لطف یہ کہ وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منکر و مکذب بھی نہیں بتلاتے۔ ایمان کی کمزوری فی الواقع ایک خوفناک مرض ہے۔ جس کا اگر جلدی ہی علاج نہ کیا جائے۔ تو منجر بہلاکت ہونے میں کچھ شک نہیں اور قبول حق کے بعد دنیوی فوائد کو عزیز رکھ کر مداہنت اختیار کر لینا یا اپنے امام اور اس کی جماعت سے مستقل اور علانیہ تعلق قائم نہ رکھنا لاریب ایک شرک ہے اور ظلم عظیم خدا تمام مومنین کو اس سے بچائے چونکہ یہ لوگ بیچارے کوئی ممتاز اور پایہ کے اشخاص نہیں ہیں۔ اسلئے ان کے نام کنایۃً بھی بتلانے کی ضرورت نہیں۔ میں گاہ گاہ تبلیغ کے ساتھ ہی اُن کے حق میں بیاد دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا انہیں استقامت کی توفیق بخشے۔ اُمید ہے کہ دوسرے برادران دینی بھی اس دعا میں میرے ساتھ شامل ہوں گے۔

تجارت اور ملازمت کا فرق ہمارے نقطہ نظر سے

اس میں کچھ شک نہیں کہ ملازمت اکثر صورتوں میں ایک طرح کی غلامی ہوتی ہے۔ اس میں گویا مقررہ تنخواہ کے عوض اپنے قیمتی اوقات اور قوائے دماغی و جسمانی کا ایک بڑا حصہ دوسروں کے اختیار میں دے دینا پڑتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی مان لینا چاہیئے۔ کہ تگ و دو اور سعی و جانفشانی اپنے ذاتی کاروبار میں بھی خواہ وہ تجارت ہو یا دستکاری و حرفت۔ ملازمت سے کچھ کم نہیں پڑتی دونوں میں صرف فرق اتنا ہے کہ ایک ملازم کے قوائے و اوقات پر تو بہت کچھ غیر کا قبضہ و تصرف ہوتا ہے جس کی وجہ سے ممکن ہے کہ وہ ایک وقت اپنے فرائض مذہبی کی بجاآوری سے بھی مجبور و معذور رہے اور ایسی حالت میں اُسے اس الزام کا بھی مستوجب کہہ سکتے ہیں کہ اس نے چند کھوٹے داموں کے بدلے پرائی غلامی ہی اختیار نہیں کی بلکہ دین فروشی کو بھی اپنی وجہ معاش کا ذریعہ بنایا۔ مگر ایک حرفت پیشہ یا تاجر آزاد ہے کہ جب چاہے کام کرے جب چاہے آرام جس وقت ضرورت ہو اپنے دنیا کے دھندے کا حرج و نقصان بھی گوارا کر کے امور دین کی جانب متوجہ ہو سکے جو ایک ایسی قربانی و ایثار ہے کہ اللہ تعالے کے ہاں اس کا اجر عظیم کسی نہ کسی شکل میں ضرور مل کے رہتا ہے۔ پس مبارک ہے وہ مومن متقی جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی نیت سے آزاد کاروبار اختیار کرتا ہے ورنہ بغیر اُس سچی سکینت کے جو خدا تعالےٰ سے عطا ہوتی اور عسر اور یسر ہر حال میں رفیق رہتی ہے۔ اصلی راحت و عافیت نہ پرائی تابعداری میں ہے نہ اپنے دھندوں کے انہماک میں۔ خدایا تو ہم سب کو وہ سچی سکینت عطا فرما۔ آمین

الراقم

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی رفیق الحنفی کمرہ بنگش دہلی

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھماہ ۲۴ بار	تین ماہ ۱۲ بار	[illegible] [illegible]	یک ماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۴	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲ر

۱۔ یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی میں آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں زیادہ رعایت نہ ہوگی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور مینجر کو اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کردے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

برادر مخدومی و مکرمی جناب مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ براہ نوازش مضمون مندرجہ ذیل اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر کمترین کو ممنون فرماویں اور حق تبلیغ ادا فرماویں۔

ہمارے قومی ریفارمر

علمائے اسلام کے آجکل دو بڑے گروہ بنے ہوئے ہیں ایک تو وہ بدبخت گروہ ہے ۔ جو امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کھلے اور جانی دشمن ہیں اور ہمیشہ اپنی پُر ضلالت تحریروں اور تقریروں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت مرحوم کو قعر ضلالت میں دھکیلتے رہتے ہیں اور سلسلہ احمدیہ کی بیخکنی کیلئے دامے ۔ درمے ۔ قدمے سخنے ہر آن و ہر لحظہ کوشش میں لگے رہتے ہیں ۔ اگرچہ آج تک ایک فرد بشر بھی اس سلسلے کا بال بیکا نہیں کر سکا اور نہ آئندہ کر سکے گا ۔ مگر ہم ان غریبوں کو معذور سمجھتے ہیں انہوں نے اپنے دلوں کی کجی کے باعث شروع ہی میں بہت عجلت کرکے اس سلسلے کے خلاف بحث شروع کر دیا ۔ جہان تک کہ بعض ابدی جہنمیوں نے کفر کے فتووں پر بھی اپنے مواہیر ثبت کر دیں اور اس طرح اپنی ہاویہ کی ابدی سکونت پر مُہر کر دی ۔ کاش ! اگر یہ حضرات جلدی نہ کرتے اور صبر سے خداوند کریم سے استعانت کرکے صراط مستقیم پر قدم مارتے تو آج مغضوب علیہم کی قوم میں داخل نہ ہوتے ۔ مگر

ان اللہ لا یغیر بالقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

خیر ۔ اِن کو تو جانے دو ۔ ان کا ذکر ہی چھوڑ دو ۔ ان کو پوچھتا ہی کون ہے ۔ مہذب مسلمان بلکہ ساری مہذب دنیا اُن پر لعنت بھیجتی ہے اور خداوند جل شانہ اور اس کے پاک فرشتے بھی اُن پر لعنت کرتے ہیں ۔ ہماری اصلی غرض اس مضمون کے لکھنے سے اُن مہذب علماء کو خطاب کرنا ہے ۔ جو کچھ عرصہ سے قومی ریفارمروں میں شمار ہونے لگے ہیں ۔ اور جو براہ راست یا کسی اور طرح سے سید احمد خان صاحب مرحوم کی صحبت سے مستفیض ہو چکے ہیں اور جن کو دنیاوی تعلیم کی ترویج میں اس گمراہ کا ہاتھ بٹانے کا فخر حاصل ہے ۔ ان کی تعداد بہت بڑی ہے اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ موقعاً فوقتاً ان میں سے ہر ایک کی نسبت کچھ عرض کرتے رہینگے ۔ اور ناظرین بدر کو دکھاتے رہیں گے کہ آیا باوجود دعوے اصلاح کے وہ اسلام کے پاک تمدنی اور دینی اصولوں پر عمل بھی کرتے ہیں یا نہیں لیکن فی الحال ہم دو بزرگوں کے ساتھ کچھ بات چیت کرنی چاہتے ہیں ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں ۔

۱ خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتی ۔ ۲ مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی

ہم اس بات کے ماننے کے لئے طیار ہیں ۔ کہ ان بزرگوں نے ایک حد تک جیسا کہ دنیاوی ریفارمروں کا قاعدہ ہے ملک میں اصلاح بھی کی ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہیں ۔ کہ اصلاح کا رنگ ان کی طبیعتوں پر سید احمد خان کی بدولت چڑھا ۔ ورنہ بذات خود وہ سادہ مزاج اور دیندار مسلمان تھے ۔ مگر افسوس اس کی صحبت نے ان کو دین پر پورے طور سے قائم نہ رہنے دیا ۔ اور حُبّ دنیا ان کے اعمال پر غالب آگئی اور ان اصحاب نے اس نیچری مصلح کی بدولت یا یوں کہو کہ اس کے ہاتھ پر بیعت کرکے دنیا کو دین پر مقدم کر لیا اور باوجود بڑے عالم متبحر ہونے کے وہ ایک مامور من اللہ کو جو ان کے سامنے بشیر و نذیر بنکر آسمان سے نازل ہوا ۔ پہچان نہ سکے بلکہ اب تک سکتے کے عالم میں ہیں نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن ۔ حیران ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے اپنی آنکھوں سے ایک مجدد اور مامور من اللہ کو دیکھ رہے ہیں اور اُس امداد غیبی پر جو آسمان اور زمین سے اُس کے حق میں کی جا رہی ہے ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہیں ۔ مگر مُنہ سے کچھ بول نہیں سکتے وہ اپنے کئے پر پشیمان ہیں اور سید احمد خان اور اس کی زمینی کوششوں کو یاد کر کرکے زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ ۔ مصرع

خود غلط بُود آنچہ ما پنداشتیم

اصل بات یہ ہے ۔ کہ انہیں معلوم نہیں تھا ۔ کہ اصلاح کے واسطے زمینی آدمیوں کی کوششیں ہمیشہ بے سُود ہوتی ہیں کیا یہ بزرگوار ہمیں بتلا سکتے ہیں کہ عرب کے اُمّی نبی نے جو پاک تبدیلی تیئس سال کے اندر اس جاہل ۔ وحشی اور خونخوار ملک میں کر دکھائی وہ ہزار سید احمد خان ۔ دو ہزار حالی اور تین ہزار نذیر احمد اور چار ہزار غلام الثقلین اور پانچ ہزار عبد القادر اور چھ ہزار انشاء اللہ اپنی متفقہ کوششوں سے اُتنے ہی یا اس سے دو چند یا سہ چند عرصہ میں کر سکتے ہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ سچی اصلاح کیلئے آسمانی آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے اور کامیابی بھی انہیں کو ہوتی ہے ۔ جو آسمان سے آتے ہیں نہ اُن کو جو زمین پر خود بخود مُصلح بن کر بیٹھ جاتے ہیں ۔ دیکھو پچیس برس سے خدا کا ایک برگزیدہ اور آسمانی مصلح پکار پکار کر خلق خدا کو بتا رہا ہے ۔ کہ ترقی کی شاہراہ اس طرف ہے ۔ اور دین کے انوار اس طرف چمکتے ہیں ۔ آؤ اس طرف جھکو ۔ کہ صراط مستقیم یہی ہے ۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

مگر کتنے ہیں ۔ جنہوں نے اس منادی کرنے والے کی آواز کو سنا ہاں پچیس سال سے ایک مؤذن آسمان سے نازل ہو کر اس رُوحانی جمعہ کے اندر لوگوں کو نماز جمعہ کے لئے بُلا رہا ہے ۔ مگر افسوس لوگ بیع کو نہیں چھوڑتے اور جمعہ کی نماز کی طرف سے غافل ہیں ۔ آہ ! بڑے بڑے سمجھ والوں کی عقلیں بھی یہاں آ کر ماری گئی ہیں ۔ اور وہ باوجود سب کچھ سمجھنے کے کچھ نہیں سمجھتے ۔ بڑے بڑے تیراک اس بھنور میں آ کر رہ گئے ہیں اور بڑے بڑے شہسوار اس میدان میں گردنوں کے بل گر پڑے ہیں ۔ بڑے بڑے تیر اندازوں کے تیر اس میدان کارزار میں اُلٹ کر انہیں کے مونہوں پر آ لگے اور ان کو گھائل اور ادھموا کر دیا ۔ عجب موتا موتی ہو رہی ہے ۔ ایک عالم عذاب کے دام میں گرفتار ہے ۔ مگر دانہ کی طمع اس کو دام سے باہر نکلنے نہیں دیتی ۔

مگر ہم اصل پوائنٹ سے دور جا پڑے ہیں ہاں اول ہم مولانا حالی سے پوچھتے ہیں ۔ کہ " مسدس حالی " میں انہوں نے اسلام کی حالت زار پر جو رونا رویا ہے اور " مناجات حالی " میں جو دھاڑیں مار کر دعائیں کی ہیں ۔ کیا وہ کچھ وقعت رکھتی ہیں ۔ یا یونہی لوگوں کو سنانے کے لئے اُن کے زور طبع کا نتیجہ ہیں ۔ اور اگر حقیقت میں انہوں نے سوز دروں کے ساتھ دعائیں کی ہیں ۔ تو وہ منظور بھی ہو گئی ہوں گی ۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ کوئی مومن خشوع خضوع کے ساتھ رب العلمین کی درگاہ میں دعا کرے اور قبول نہ ہو ۔ ہم مولانا صاحب کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ خداوند کریم اور عزیز حکیم نے ان کی اور بہت سے دیگر مومنوں کی دعائیں سُنکر بنظر ترحم ان کے لئے اسی ملک ہند میں صوبہ پنجاب کے اندر دمشق کے مشرقی منارے پر مسیح موعود کو نازل فرما دیا ہے اور اب یہ ان کا فرض ہے ۔ کہ چشم باطن کو کھول کر اُسے دیکھیں یہ مسیح حدیث نبوی ان اللہ یبعث فی ھذہ الامۃ علےٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کے مطابق اس چودہویں صدی کے عین سر پر آسمان سے نازل ہوا ہے ۔ مولانا صاحب ۔ آپ کو معلوم ہے ۔ کہ اس نے

اگر دجال کو بھی قتل کر دیا ہے اور اس وقت کل دنیا کو نور اسلام کے چمکتے ہوئے نوروں سے منور کر رہا ہے۔ اگر آپ نے اب تک نہیں دیکھا۔ تو آپ کی حالت پر افسوس ہے کیا "مسدس حالی" کے بندوں اور "مناجات حالی" کی دعاؤں کا تقاضا یہ نہیں تھا کہ وہ مجدد کبھی کا آ گیا ہو۔ ذرا ملاحظہ ہو۔ شعر۔ (مسدس حالی)

نہ دین ہی رہا اور نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اور ملاحظہ ہوں مناجاتِ حالی کے مندرجہ ذیل اشعار:-

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقت دُعا ہے
اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین کہ اس شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی خسرو کسریٰ
اب قہقہہ زن اُس پہ ہر اک ہرزہ درا ہے
جو تفرقہ اقوام کا آیا تھا مٹانے
خود تفرقہ اس دین میں اب آ کے پڑا ہے

..   ..

..   ..

اے سرورِ عالم بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ
دُنیا پہ ترا لُطف سدا عام رہا ہے
کر حق سے دُعا اُمتِ مرحوم کے حق میں
جس کا کہ جہاز آج تباہی میں پڑا ہے
ڈر ہے کہ کہیں نام ہی مٹ جائے نہ اُس کا
مُدّت سے اسے دورِ زمان میٹ رہا ہے

..   ..

..   ..

ہم نے "مسدس حالی" اور "مناجات حالی" میں سے یہ چند اشعار اس امر کے دکھانے کے لئے نقل کئے ہیں۔ کہ مولانا نہ بان حال و قال سے اس بات کو صریح طور سے تسلیم کرتے ہیں کہ فی الواقع اس وقت ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہایت درد انگیز لہجہ میں التجا کرتے ہیں کہ وہ درگاہ خداوندی میں دُعا فرماویں۔ تا وہ اپنے فضل و کرم سے ایک مجدّد کو جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی سی قوتِ قدسی لے کر دنیا کی اصلاح کے لئے آوے فی الفور بھیجدے مگر اے حُبِ دنیا۔ اور اے سید احمد خان کے فیض صحبت۔ تمہارا بُرا ہو۔ کہ تم نے شمس العلما خواجہ الطاف حسین صاحب حالی جیسے بزرگ کی آنکھوں پر پردہ ڈالدیا۔ جس مجدد کی خاطر انہوں نے رو رو کر دعائیں کی تھیں۔ وہ شان احمدؐی اور انوار احمدؐی کو ساتھ لے کر اور کسر صلیب کے کام پر مامور ہو کر ان کے سامنے آ موجود ہؤا۔ لیکن اب وہ اُسے دیکھنے سے عاری ہیں۔ شاید مسیح ناصری کا حلیہ اوّلین ان کے یاد ہو۔ اور اب وہ اس قادیانی مسیح کو اُسی حلیہ سے شناخت کرتے ہوں۔ لیکن ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ دو ہزار برس میں وہی حلیہ کیونکر قائم رہ سکتا ہے۔ آخر آسمان کی آب و ہوا بھی اپنا اثر رکھتی ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ مسیح ناصری اگر وہ آسمان پر چلا گیا تھا اُسی قد و قامت اور اُسی خط و خال کے ساتھ نازل ہو۔ ضرور ہے کہ اس کی ظاہری صورت بلکہ تمام قوے میں تغیر عظیم برپا ہو جاوے بلکہ اس کے تمام کپڑے بھی جن کو وہ بکسوں اور بقچیوں میں بند کر کے آسمان پر لے گیا تھا۔ اور جو تعداد میں اس قدر تھے۔ کہ انیس ۱۹ سو برس تک کام آویں پھٹ گئے ہوں

اس لئے یہ بھی ضرور ہے کہ اگر وہی مسیح ناصری آسمان سے نازل ہو۔ تو وہ ننگے بدن اُترے۔ مگر نہیں مسیح ناصری تو انیس سو برس سے محلہ خانیار سری نگر میں ملک کشمیر میں استراحت فرماتے ہیں اور اب دنیا میں واپس نہیں آ سکتے۔ اُن کا انتظار فضول ہے۔ جس مسیح موعود نے آنا تھا وہ آ چکا۔ چاہو۔ تو قبول کر دیکھو۔ جب سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بہم کی تفسیر کرتے وقت حضرت سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ ولو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناءِ فارس یعنی ان فارسی لوگوں میں سے ایک شخص آخری زمانہ میں جبکہ دنیا میں ضلالت پھیلی ہوئی ہوگی اور ایمان اُٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہوگا۔ عہدۂ نبوّت پہ سرفراز ہو کر دنیا کی اصلاح پر مامور ہوگا اور ایمان کو دنیا میں پھیلاوے گا۔ سو وہ فارسی النسل مصلح کبھی کا آ چکا ہے۔ جن کی آنکھیں ہیں وہ دیکھتے ہیں اور جن کو توفیق نہیں ملی۔ وہ دیکھ نہیں سکتے۔

نظم

دکھائی آ کے عجب آن بان مہدی نے
جتائی خلق کو احمدؐ کی شان مہدی نے
دکھا کے زورِ قلم اور نشانہائے عجیب
ہے رام کر لیا سارا جہان مہدی نے
کہیں نہ دینِ محمدؐ کی آبرو مٹ جائے
ہر ایک آن رکھا یہ ہی دھیان مہدی نے
خطاب احمدؐ و عیسےٰؑ و آدمؑ و موسیٰؑ
یہ کس نے پایا ہے؟ شاہِ جہان مہدی نے
دُعا سے اُسکی مُوئے لیکھرام اور ڈوئی
دکھائے کیسے ہی روشن نشان مہدی نے
کوئی یہ پُوچھے کہ دجال کس نے قتل کیا؟
تو صاف کہدو۔ مسیحِ زمان مہدی نے
مُکذّبین کا بیڑا ڈبویا ہے کس نے؟
غلام احمدؐ صاحبقران مہدی نے
(از راقم مضمون ہٰذا)

مولانا حالی اور اُن کے کثیر التعداد ہم مشرب مسلمانوں کے ساتھ اس قدر بات چیت کر چکنے کے ہمارا ارادہ شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمدؐ صاحب کے ساتھ دو دو باتیں کرنے کا تھا لیکن مضمون لمبا ہوتا جاتا ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ ایڈیٹر صاحب بدر اور اُن کے معزز ناظرین گھبرا نہ جائیں۔ اسلئے ہم اس مضمون کو یہیں ختم کرتے ہیں اور مولانا مذکور یا کسی اور با حمیت مسلمان سے اس کے جواب کی آرزو رکھتے ہیں۔

الراقم

خاکسار نعمت اللہ گوہر ہوشیاری۔ سکول ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

اطلاع

عاجز راقم آج ۲۔ دسمبر ۱۹۰۶ء کو آریہ سماج جلسہ مذاہب کے مختلف لیکچراروں کی تقریریں سُننے کیواسطے لاہور جاتا ہے اور اس اخبار کی روانگی کے دن سے پہلے واپس قادیان میں نہیں آ سکیگا اس واسطے مفصل رپورٹ جلسہ کی انشاءاللہ تعالیٰ اگر [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

تازہ کردن ایمان بہ تجدید بیعت امام الزمان حضرت مسیح موعود و مہدی مسعودؑ

(از نیاز مند محمد عبد اللہ خان احمدی اسسٹنٹ پروفیسر عربی مہندر کالج پٹیالہ ریاست)

ای زتو انوارِ نبوت عیان — وی زتو احکامِ شریعت رواں
مغزِ شریعت بحقیقت توئی — مرحلہ پیمائے طریقت توئی
زندگئ عہدِ نبوت زتست — تازگئ روضۂ ملت زتست
گوہرِ یکتائے مصفا توئی — دُرِّ درخشندۂ کانِ نبی
عارفِ معارف ززبانت عیان — بحرِ معانی زبیانت رواں
شانِ محمدؐ زجبینت شہود — معجزہ ہا یافت زذاتت وجود
موردِ الہامِ خدائے علیم — مہدیٔ دوران بشانِ کلیم
مُرسلِ حق تابعِ حکمِ نبی — مجمعِ اوصافِ خفی وجلی
عیسیٔ مصداقِ کلامِ مبین — صدرنشینِ زمنِ آخرین
نیز نبیؐ ظہرِ خبرت داد باز — غلبۂ دین ما بتو بخشید ساز
ذاتِ تو تفسیرِ بسا آیت ست — گرچہ وجودت ہمہ یک آیت ست
ذاتِ تو خود معجزۂ احمدیؐ — واضح برہان بصدقِ نبی
شانِ رفیعِ تو ہویدا ازین — گفت سلامت ختمِ المرسلین
حجتِ حق بہرِ زمین آمدی — روشنئ دینِ متین آمدی
زیں پئے اسلام چو حصار آمدی — در سوکرِ سخت بکار آمدی
بود تو موعود زربِ العباد — رحمِ الٰہی ہمہ رحمت کشاد
وقت ضرورت چو تقاضا نمود — قامتِ گل سیت فرستاد زود
کرد ترا عیسیٔ مریم خدا — زیبِ جبہ بودن مہدی ترا
مہدی وعیسیٰ دو صفاتِ عظیم — نیست کسے با تو دریناں سہیم
حاملِ این ہر دو صفات آمدی — ذاتِ تو شد محو بذاتِ نبی
زاں چہ عجب شکلِ نبی داشتت — نیست تعجب کہ نبی خواندت
تابع و متبوع بیک رنگ شد — طالب و مطلوب ہم آہنگ شد
ذات ترا خواند نبی خود نبی — پاک خبر ہست نہ سِرِّ خفی

قطعہ بند

نامیِ صدق وصلاح وسداد — اشتیِ صلح ووفاؤ وداد
غمشیِ حق خدمتِ دینِ متین — ذکرِ خدا درسِ کلامِ مبین
سادگیِ حسنِ نماز و دعا — رشد وہدایت پئے خلقِ خدا
کثرتِ سجدات خشوع وخضوع — بہرِ مہمات اسے اللہ رجوع

گریۂ شب سوز وگدازِ دلی — ہد رہ مولیٰ ہمہ دار رفتگی
جملہ بمنہاجِ نبوت زتو — رونقِ دین گشت دوبالا ازو

باد سلامت زخدای وحید
ایدک اللہ بنصر مزید

قوم پرادر ہمہ با دجل ریو — راہِ مسلمان زدندے چو دیو
حملہ براسلام نمودے غوی — کذب تراشیدہ بذاتِ نبی
غنبۂ تثلیث بطغیان رسید — سیفِ دجل بر سرِ ایمان کشید
گشت زمین تنگ براہلِ زمین — از دجل وفتنۂ این اہلِ کین
نیز درِ طعن بہ اسلام باز — کرد ہنودان زرہِ عجب وناز
سب وشتم چند کہ نشمردہ بہ — جور وستم چند کہ نسپردہ بہ
جملہ براسلام نشاندند ایں — شور برافتاد بعرشِ برین
چو نشو بمیدانِ وغا آمدی — زیبِ تنت کردہ لباسِ نبی
جملگی کفار نمودند پشت — پشت دگر پشت دگر پشت پشت
جملہ سلاح پیشِ تو انداختند — تاب بیک حملۂ تو باختند
دفترِ ایشاں ہمہ شد گاؤخورد — باد سفینہ ہمہ ایمان ببرد
کارِ تو ایں کارِ ید اللہی ست — دستِ تو دستِ اسد اللہی ست
باکہ خبر نیست با تھم چہ رفت — حملۂ صدقت نہ دماغش شکست؟
ہست خبردار ازیں کہ ومہ — خائف وترساں چو شدے دہ بدہ
لطمۂ اخفائے شہادت بخورد — غضبِ آہیش گرفت وبمرد
لیکھوئے بدبخت چو از بددلی — کرد زبان باز بطعنِ نبی
پہلوئے او تیرِ دعایت درید — روحِ پلیدش بجہنم رسید
آنچہ بجموئی و ڈوئی رسید — جملہ عیان ست وہویدا پدید
باز سفید راہِ سفاہت رود — لعنتِ ابدی پئے خودے خرد
وقت ہماں ست کہ دستِ دعا — جملہ کشائید بربِ الورٰی
کبر و منی ترک کنند عزّ وناز — ساز کنند سازہ زعجز ونیاز
توبہ کنند توبہ زگفتارِ بد — عفو بخواہند زربِ الصمد
باز باخلاص غلامت شوند — تاکہ شود رتبتِ ایمان بلند
مظہرِ اسرارِ محمدؐ توئی — مطلعِ انوارِ محمدؐ توئی
کشتیِ نوح ست وجودت زحق — ذاتِ تو حق است ظہورت زحق
وہ چہ خوشا بخت کہ بگزید این — صاف رسیدہ زرہِ کبر وکین

باد سلامت زخدای وحید
ایدک اللہ بنصر جدید

دستِ دعا بہرِ غلامت کشا — تا رہد از نکبتِ ہر دوسرا
ہست دعائیت پئے این بندہ بس — بعد ازین ہیچ ندارم ہوس

فضلِ خدا باد بحالم شمول
گر شود این عرض بحضرت قبول

حاشیہ بر سانِ بساطِ عظیم — زلہ ربایانِ زخوانِ کریم

احباب توجہ فرماوین

صدر انجمن احمدیہ کے اس ارشاد کی تعمیل مین کہ آبندہ ہرایک خریدار رسالہ ریویو آف ریلیجنز پیشگی چندہ ادا کیا کرے ۔ مین نے بڑی خوشی سے اپنا چندہ ؏ ۱۲ بابت ۱۹۰۸ء ارسال کردیا ہے اور انشاءاللہ العزیز انہی دنون مین اعانت ریویو مین بھی کچھ روپیہ روانہ کیا جاویگا ۔ امید کہ دیگر احباب بھی بڑی خوشی اور انشراح صدر سے اپنا اپنا چندہ پیشگی ادا کرکے ثواب حاصل کرین گے اور نیز حسب توفیق اعانت ریویو مین ہرایک بھائی حصہ لیگا کیونکہ بلاد یورپ و امریکہ وغیرہ مین حجت اسلام پوری کرنے والا اور اسلام کا اصلی درخشندہ چہرہ دکھلانے والا سوائے اس رسالہ کے اور کوئی نہین اس لئے ہمارا اہم اور ضروری فرض ہے کہ اس رسالہ کی جہان تک ہماری استطاعت ہے روپیہ سے امداد کرین تاکہ کثرت کے ساتھ بلاد غربیہ مین اس کی اشاعت ہو اور تثلیثی اور دیگر عقائد شرک رکھنے والی مگر فطرتی سعید روحین خدا کے دین مین داخل ہون ۔ اس موقعہ پر حضرت اقدس کا یہ شعر یاد دلاتا ہون ۔ ؎

بکوشید اے جوانان تابدین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا

واقعی دنیا مین روحانی انقلاب عظیم اس رسالہ کے ذریعہ ظہور پذیر ہونے والا ہے ۔ انشاءاللہ العزیز ۔ دیگر قوم کے افراد کا فرض ہے ۔ کہ حضرت اقدس کے ارشاد کی جو دس ہزار خریدار بہم پہنچانے کے بارہ مین ہے ۔ تعمیل کرین اور اگر کوشش کما حقہ کی جاوے ۔ تو دس ہزار سے زیادہ خریدار پیدا ہوجانا بھی کوئی بڑی بات نہین کیونکہ بفضل خدا اب لاکھون تک اس جماعت کی تعداد ہو چکی ہے اور اس مین روز افزون ترقی ہورہی ہے صرف ہمت درکار ہے ۔ پھر انشاءاللہ کوئی مشکل نہین ۔ کسی نے سچ کہا ہے ۔ ؎

ہرکارے کہ ہمت بستہ گردد
اگر خارے بود گلدستہ گردد

سو بھائیو ۔ یہ وقت غفلت کا نہین بلکہ عزم اور ہمت دکھلانے کا وقت ہے ۔ دنیا کے ننگ و ناموس کے کامون پر گھر بار تک لٹا دینے کو تیار ہوجاتے ہین مگر اللہ کے راہ مین روپیہ خرچ کرنے سے دریغ کرتے ہین ۔ اشاعت اور تبلیغ دین کے کامون مین سرگرمی کے حصہ لینے والے بنو اور اس وقت کی قدر کرو ۔ کہ پھر یہ وقت ہاتھ نہین آنے کا ۔ خدا کے مرسل کے احکام کی تعمیل اپنا فرض سمجھو پھر یقیناً خدا کو خوش کروگے اور بایۂ المرام ہوکر دنیا سے رخصت ہوگے ایک یہ وقت تھا کہ خدا کے بندون نے دین کیلئے جانین بھی قربان کردین اور اگر ہم مالون کو اسکی راہ مین خرچ کرنے سے دریغ کرین تو کس قدر افسوس کی بات ہوگی ۔ جو لوگ مال سے پیار کرکے صرف اس جمع کرنے کی فکر مین رہتے ہین اور انفاق فی سبیل اللہ نہین کرتے ان کے لئے سخت وعید ہے ۔ آخر مال کو جلدی چھوڑ جاوین گے اور پھر سوائے حسرت اور عذاب کے کچھ ہاتھ نہین آئے گا ۔ قرآن شریف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ

سوال اللہ تعالیٰ سب بھائیون کو اس وعید سے بچاوے اور توفیق دیوے کہ اللہ کی راہ مین حسب استطاعت خرچ کرنے سے دریغ نہ کرین ۔ خدمت دین کے کامون مین بڑھ کر حصہ لیوین اور اپنی ہمت کا انتہائی نقطہ دین ہی کو بناوین اور دنیا مین نیک نمونہ اور پاکیزگی پھیلانے والے بنین ۔ آمین ثم آمین

خاکپائے حضرت مسیح الزمان ہدایت اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ از گجرات ۔ ۲۲ نومبر ۰۷ء

بدر مین خبرین ہونی چاہئین

حضرت مفتی صاحب آپ کے استفسار کے جواب مین عرض ہے ۔ کہ بدر مین واقعی خبرین ہونی ضروری ہین اس سے یہ فائدہ ہوگا ۔ کہ جو صاحب دنیاوی خبرون کے واسطے دوسرے اخبار خریدتے ہین وہ ان کو بند کرکے بدر سے ہی یہ فائدہ حاصل کرسکتے ہین گویا اس سے دو فائدے دینی اور دنیاوی حاصل ہوجاوین گے ۔ کم از کم ایک ورق اس کام کے لئے آپ علیحدہ کرین اگر موجودہ صفحات مین گنجائش نہ ہو ۔ تو خفیف سی قیمت اخبار بڑھا کر ایک ورق زیادہ کرسکتے ہین ۔ آیندہ اختیار ہے ۔

خاکسار ہدایت اللہ گجرات

قحط سالی مین حالت غربا

ناظرین میرے مضمون مین غربا سے مراد سفید پوش کی ہے ایام قحط مین سب سے زیادہ مصیبتین سفید پوشون کو اٹھانی پڑتی ہین اور ان کے مقابلہ مین فقیر اور منگتے اچھی حالتین اوقات بسری کرتے ہین تمام دن بازارون ۔ گلیون مین ہاتھ پسارے خدا کا واسطہ ڈالکر پیسے جمع کرتے پھرتے ہین اور راہ رو انپر ترس کھاکر پیسہ کپڑا روٹی دیدیتے ہین مگر جو بیچارے سفید پوشون پر گذرتی ہے اس کو سوائے خداوند پاک کے اور کوئی دوسرا ان کا ہمسایہ بھی نہین جانتا جو لوگ دس پندرہ بیس پچیس روپے تنخواہ پاتے ہین ان کی حالت ان ایام مین زیادہ تر قابل رحم ہے استقدر قلیل تنخواہ کے پاتے ہوئے ذرا خیال کرنا چاہئیے کہ وہ اپنے کنبے کی کیسے پرورش کرتے ہونگے ۔ ماں باپ بھائی بہنون ۔ بچون کی پرورش و بیمار کس طرح کرتے ہونگے انکو کھانا کپڑے کس مصیبت سے دیتے ہونگے غرضیکہ ان کے گذارہ کرنیکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اور لطف یہ کہ انہی کیطرف سے حکام اور رؤسا قطعی بیخبر ہین حالانکہ سب سے ضروری اور لازمی انہی کی پرورش کرنا ہے پس جبکہ یہ لوگ جو عزت کا ٹکڑا غنیمت سمجھتے ہین اگر اپنی مستورات کا زیور رہن نہ کہین اور قرض نہ اٹھائین تو چند دنون مین مرجائین اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سرکار ان لوگون کی خبرگیری کا بندوبست کرے ۔ ہندوستان مین کروڑہا لوگ سفید پوش ہین مگر قحط اور وبا انہی کو وبال جان ہورہی ہین انہی مین اموات کا درجہ زیادہ ہے اور انہی مین لوگ تنگدست ہوکر عیسائی ہوجاتے ہین پس اگر امداد نہین تو کم از کم رؤسا اور والیان ریاست کو چاہئیے کہ ایسے لوگون کی دستگیری کرین اور انکو بچاوین آج کوئی ہی شہر ہندوستان مین ایسا ہوگا جہان کے متوسط حال لوگ اچھی حالتین ہون ۔ امدادی کام جاری کرکے سفید پوشون کو اگر ان پر لگایا جاوے تو اچھا ہو مگر سب سے اول یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ایسے سفید پوشون کیلئے کس قسم کا کام جاری کیا جاوے جو ان کی حیثیت کے شایان ہو ایسے لوگون کو معزز کام ملنے چاہئین نہ کہ نہر کی کھدائی یا تالاب کی کھدائی پر لگا دیا جاوے ۔ اگر حکام ذرا بھی توجہ کرین ۔ تو یہ قحط سالی فارغ البالی کے ساتھ بدل جاویگی ۔ آجکل تمام شہرون مین ایک ہی سی اداسی برس رہی ہے اور اندھیر چھایا ہوا ہے ۔ ایک تو روپے کی قلت ۔ دوسرے غلہ نایاب ۔ پس گذارہ ہو تو کیسے ہو ۔ تیسری طرف ٹیکسون کی زیر باری ۔ ایک طرف تو سرکار عالیہ کہتی ہے کہ لوگون سے ٹیکس زیادہ مت وصول کرو ۔ اور برعکس اس کے دوسری طرف جو حکام ٹیکس بڑھاتے ہین ان کو سرکار عالیہ نقد انعام و اکرام سے مالا مال کرتی ہے ۔ پھر بھلا کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ سرکار جو کہتی ہے ۔ سچ ہی کہتی ہے اس طرح سے رعایا کا ناک مین دم آرہا ہے ۔ ولایت کے مالکان ہند گورنمنٹ پر زور ڈالتے ہین کہ ہندوستان کو فری ٹریڈ سے اور بھی کمزور کردو ۔ حالانکہ یہ ایسا نازک وقت تھا کہ اگر ایسے وقت گورنمنٹ آف انڈیا غلہ کی برآمد قطعی بند کردیتی تو مناسب تھا کہ غریب سفید پوش بھی پل جاتے ۔ سرکار اور حکام کو ضرور اس معاملہ پر توجہ کرنی چاہئیے ۔ ورنہ بھارت غارت ہوجائے گا ۔ جو کہ ہو بھی رہا ہے ۔ (اخبار عام)

مبارک اور دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جناب رسالدار محمد ایوب خان صاحب کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ مولود مسعود کی درازی عمر صحت اور اسلامی خادم بننے کے واسطے دعا کرین ۔

خاکسار فخرالدین احمدی

بدر ہفتہ میں دو بار کیا جاوے

محمدؐ افضل مرحوم نے افریقہ کی عمدہ ملازمت ترک کرکے قادیان کی سکونت اختیار کی تھی۔ چونکہ یہان رہنے کے لئے کوئی نہ کوئی کام کرنا ضروری تہا جس سے قوت لایموت حاصل ہوجائے اس خیال سے اس نے ایک اخبار القادیان نام جاری کیا۔ شائد ایک ہی پرچہ نکلا تہا کہ اس کا نام حضرت صاحب کے حکم سے البدر ہوگیا۔

بباعث مالی مشکلات کے و نیز ایک اور اخبار کی موجودگی کے یہ خیال ہوتا تہا کہ یہ چراغ سحری ہے۔ مگر واہ رے اسکی ہمت گاہ بگاہ فاقہ تک نوبت بھی پہونچگئی مگر وہ اپنی دھن مین ہی لگا رہا۔ آخر کار مالی مجبوریون سے مجبور ہوکر اُس نے میان معراج الدین عمر صاحب سے روپیہ لیا اور کام چلایا۔ قضارا مرحوم فوت ہوگیا اور میان صاحب مذکور کو بعوض صرف کثیر کے قریباً اخبار کا نام ہی ملا۔ اس کے بعد اخبار مذکور جناب مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام جیسے قابل قدر بزرگ کی زیر ایڈیٹری شائع ہونے لگا اور جناب ممدوح کی خدمات مدرسہ سے حسب الارشاد حضرت صاحب بدر مین منتقل کردی گئین اور آپ کو مبلغ پچاس روپے ملنے لگے جو مفتی صاحب کی لیاقت سے کم تھے مگر اخبار کی حالت سے زیادہ تھے۔ اس پر بھی مالک کو ہمیشہ اپنی گرہ سے ڈالنا پڑتا تہا۔ چونکہ اس کا اجرا محض ابتغاءً لمرضات کے لئے تہا۔ سو خداتعالےٰ نے نہ صرف اس کو ضائع ہونے سے بچایا بلکہ نمایان ترقی عطا کی۔

جب اخبار جناب مفتی صاحب کے ہاتھ مین آیا اس وقت اس کی اشاعت قریباً ۵۰۰ کے تھی اور اب خدا کے فضل سے ۱۳۰۰ ہے۔ گو ابھی تک مالک نے اس سے مالی فائدہ نہین اٹھایا۔ مگر اس سال مالک سے کچھ نہین لیا گیا اور اخبار نے اپنی مدد آپ کی ہے۔ اخبار کی خوبی مضامین کی نسبت کچھ لکھنا گویا لقمان را حکمت آموختن ہے۔ اس کی اشاعت خود اس کے لئے عمدہ سارٹیفکیٹ ہے۔ عرصہ سے میرا خیال تہا اور ہے۔ کہ اخبار بدر ہفتہ مین دوبار کر دیا جائے اور اس کا ذکر مین نے پروپرائیٹر و ایڈیٹر سے کئی بار کیا۔ اب قوم کے سامنے اس کو پیش کرتا ہون۔ کہ ایسا وقت پر نکلنے والا بابرکت پرچہ بدر اگر ہفتہ مین دوبار طلوع ہوا کرے۔ تو قوم کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ اس کی دو صورتین میرے خیال مین آئی ہین۔

(۱) یہ کہ ہر ایک خریدار اس امر کا عزم بالجزم کرکے اس پر عملدرآمد شروع کردے اور وہ یہ کہ ایک نیا خریدار بہم پہونچا دیگا۔ اگر قوم نے توجہ کی۔ تو جنوری ۱۹۰۸ء سے ہی ۲۶۰۰ خریدار ہوجائین گے۔ جب خریدار بہم پہونچگئے تو اسی قیمت پر ہفتہ مین دوبار ہو سکتا ہے۔ اور اس حساب سے موجودہ ہفتہ وار اخبار ایک روپیہ آٹھ آنہ پر پڑا۔

۲۔ تمام خریداران اس امر کی اجازت دین کہ ان کے نام مبلغ صہ روپیہ کا وی پی کیا جائے۔ اس صورت مین دو روپیہ کے اضافہ کے ساتھ اخبار ہفتہ مین دوبار ان کو ملا کریگا۔ وھذا ما کنا نبغ۔

اور مین امید کرتا ہون کہ مالک اس کو دینی کام خیال کرکے جیسا کہ انہون نے گذشتہ سالون مین کیا ہے۔ دو سال تک فائدہ کے متوقع نہ رہین۔ اگر خدا ہے اور ضرور ہے تو ان کی نیکی کو کبھی ضائع نہین کرے گا۔

اور اس جہان مین اس کا بہتر ثمرہ ان کو دیگا۔ زبذل مال در راہش کسے مفلس نشد گردد۔

امید ہے۔ کہ مالک و ایڈیٹر جو مجھ سے تعلق محبت و یگانگت رکھتے ہین۔ میری التماس کو قبول کرین گے۔ اب قوم کی طرف دیکھنا ہے۔ کہ وہ کہان تک اس پر توجہ کرتی ہے خدا کرے۔ کہ شروع سال سے بدر دوبار نکلنا شروع ہوجاوے

جو لوگ اس اخبار کے حالات سے علم رکھتے ہین۔ انہین بخوبی علم ہے۔ کہ اس کا دفتر و مطبع کرایہ کے مکان مین ہے باوجودیکہ مالک کی زمین نہایت ہی عمدہ جگہ پر ہے۔ مگر بباعث کمی روپیہ کے خام مکان بھی بنوا نہین سکتا۔ اس کی دو وجہ ہین۔

(۱) اول اس کی قیمت بہت کم ہے۔

(۲) وہ ایسے اشتہارات قطعاً نہین لیتا۔ جن کی نسبت یہ خیال ہو کہ ان مین مبالغہ آمیزی و ابلہ فریبی سے کام لیا گیا ہے اور جو لیتا ہے اس کو کمیٹی کے اجلاس مین پیش کرکے بعد منظوری کے چھاپتا ہے۔ مین دور کیون جاؤن گھر کا واقعہ ہے کہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ جو مالک اخبار کے بھتیجے ہین۔ انہون نے اپنی ادویہ کی اشتہار کی کاپی لکھوا کر میرے ہاتھ بھجوادی۔ تاکہ اس کو چھاپ دیا جائے۔ ابھی تک وہ معرض التوا مین ہی پڑی ہے۔ جب گھر والون کے ساتھ اس اخبار کا یہ معاملہ ہے۔ تو قیاس کرلین۔ کہ دوسرون کے ساتھ کیسا ہوگا۔ آجکل اشتہارون نے طوفان بے تمیزی مچا رکھا ہے اور قریباً ہر ایک اشتہاری ھل من مبارز کی کہہ کر میدان مین نکل آیا ہے اور ہمچو من دیگرے نیست کا ڈنکا بجا رہا ہے۔ صاحب الغرض مجنون ہوتے ہین۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا الفاظون کی خوبصورتی سے ان کے منہ مین پانی بھر آتا ہے اور خیال ہوتا ہے۔ کہ اس سے مدعا حاصل ہوجائے مگر جب تجربہ اس کے خلاف شہادت دیتا ہے۔ تو دل خود بخود بول اُٹھتا ہے۔ غلط بود ہر آنچہ ما پنداشتیم۔ اس خرابی کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ سچون سے بدظن ہوجاتے ہین۔ اور بہت سے سچون کی اس سے حق تلفی ہوجاتی ہے۔ اسی اصول پر یہ اخبار ان لوگون کا اشتہار لیتا ہے۔ جن کی نسبت ان کو پرسنل طور سے واقفیت ہو۔ کیونکہ چند پیسون کی خاطر اگر ایسا کیا جائے تو اس کے مشن و اصول اجرا کے خلاف ہے اور قرآن اقدس کی اس آیت کے ذیل مین آتا ہے۔ لِمَ تقولون ما لا تفعلون۔ ایسے اشتہارات چونکہ نہین لئے جاتے۔ اس لئے اخبار گران پڑتا ہے۔ دیگر اخبارات جو بلا پابندی شرائط مذکورہ کے کثرت سے اشتہارات لیتے ہین اس سے ان کو بہت آمدنی ہوتی ہے اور بہت سا خرچ اشتہارات نکال لیتے ہین اور اخبار قریباً مفت پڑ جاتا ہے۔ بدین وجہ اخبار نہایت ارزان قیمت پہ دیا جاتا ہے۔ کچھ تو عام دنیاوی حالات کے سبب اور کچھ کم قیمتی کے سبب خریدار بہت بن جاتے ہین۔ بعض کثیر الاشاعت اخبار مفت ضخیم کتابین بھی خریدارون کو دیتے ہین۔ یہ باتین مالک و ایڈیٹر کے دل پر ضرور کانٹے کی طرح چبھتی ہون گی۔ مگر کیا کرین۔ ہمدردی کے تمام پہلوؤن کو مدنظر رکھکر اپنے اصولون کو چھوڑ نہین سکتے۔ ورنہ دیگر اخبارات کو کوئی چھو منتر تو نہین آتا۔ کہ جس سے ایسی ارزانی کردی ہے۔ اور نہ یہ اور رجع پادریوں کی طرح اس کے پاس کوئی فنڈ ہے کہ کلکتہ کے عیسائی پرچہ اپی فنی کی طرح ٹکٹ گھر سے لگا کر اخبار مفت بھیجا کرے۔ اے ناظرین بدر اپنے اس قومی آرگن کی مدد کرنا اور اس کو ترقی پر پہنچانا آپ کا فرض ہونا چاہیئے اس لئے مین نے اس کی مختصر سی ہسٹری لکھی ہے تاکہ اس سے اعلیٰ درجہ کی ہمدردی پیدا ہو اور بدر کی روشنی آپ تک ہفتہ مین دوبار پہونچ سکے اور یہ وقت ہے اے ہمدردان و زندہ دلان قوم زندہ دلی کی جیب مین ہاتھ ڈالکے ثبوت کا اگر ذرا سی توجہ آپ کی ہوگی۔ تو یہ ینفع الناس کا پودا پھل پھول لاکر فیمکث فی الارض کا عمدہ نمونہ ہوگا پس یا تو آپ ایک ایک نیا خریدار دین یا دو روپیہ کا اضافہ منظور فرماوین تاکہ اخبار ہفتہ میں دوبار نکل سکے۔ [illegible]

اخبار میں خبرین ہون

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ مفصلہ ذیل چند سطور کو اگر آپ مناسب خیال فرماوین تو اخبار بدر کے کسی گوشہ مین جگہ دے کر مشکور فرماوین۔

مین اخبار بدر اور الحکم کو بڑی غور وخوض سے پڑھا کرتا ہون اور اس کے ہر ایک مضمون کو بڑی سرگرمی سے دیکھتا ہون خاص کر کلمات طیبات حضرت اقدس دوبارہ سہ بارہ پڑھتا ہون اور بعد ازان گھر کے لوگون کو بھی سناتا ہون۔ میرا ہر دو پیپرون سے ایسا انس ہو گیا ہے جو احاطہ تحریر سے باہر ہے کیون نہ ہو۔ ہر تازہ اخبار نئی نئی خبرون اور تازہ نشانون کا مجموعہ ہوتا ہے۔ کون ہے جو خدا کی باتین سنتا ہے۔ مگر وہ جو ان اخبارات کا مطالعہ کرتے ہین۔ مین مورخہ ۲۱ نومبر بدر سنہ رواں کے مطالعہ سے بہت خوش ہوا۔ جس مین مولوی ابو سعید صاحب عرب قادیانی نے بحویز پیش کی ہے وہ بہت مناسب اور ٹھیک ہے۔ میری اصلاح مین ابھی بہت سے سادہ دنیاوی خبرون کا سلسلہ ضروری ہے۔ جس سے کہ ہمارے احمدی احباب کی بہت سی شکایات رفع ہو جاوینگی۔ والسلام

خاکسار محمد ابراہیم طالب علم سنڈیمن روڈ بلوچستان

رکھ لکھوال مین احمدیون کی تلاش

مین کچھ عرصہ سے آبادی جدید رکھ لکھوال ضلع لاہور مین رہتا ہون اور مین چاہتا ہون کہ اس کے گرد و اطراف مین دیگر مواضع مین جو احمدی احباب رہتے ہین ان سے واقفیت حاصل کرون۔ لہذا گذارش ہے کہ براہ مہربانی تمام احباب جو رکھ لکھوال کے قریب تین تین چار چار کوس کے فاصلہ پر رہتے ہین وہ رکھ لکھوال مین تشریف لاکر مجھ سے ملین یا اپنے پتہ نشان سے مجھے مطلع فرماوین۔ تاکہ مل کر یہاں ایک باضابطہ انجمن احمدیہ قائم کی جاوے۔ جو کہ انجمن احمدیہ ضلع لاہور کے ماتحت ہو۔ جس کے باعث تمام احباب احمدیہ کو باہمی ملاقات سے دینی و دنیاوی امور مین استفادہ کا موقعہ ملتا رہے۔ اور نیز ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی امداد کر سکین۔

مولوی محمد نمبردار رکھ لکھوال۔ ۲۹ نومبر ۱۹۰۶ء

شیخ عبد اللہ کوئیلم اور ہندوستان

حاجی ریاض الدین احمد صاحب نے شیخ الاسلام برٹش جزائر عبد اللہ کوئیلم کو ہندوستان مدعو کیا تھا۔ اس کے جواب مین شیخ الاسلام موصوف نے جو چٹھی بھیجی ہے وہ غالباً دلچسپی سے پڑھی جاوے گی اور وہ یہ ہے۔ "میرا موجودہ ارادہ یہ ہے کہ انشاء اللہ العزیز آیندہ سال ۱۹۰۷ء و مطابق ۱۳۲۶ مکہ جاؤن اگر ممکن ہوا تو پہلے قسطنطنیہ جاکر سلطان المعظم کا شرف نیاز حاصل کرون گا۔ وہان سے سینہ امیر کے ہمراہ براہ بیروت دمشق پھر بذریعہ حجاز ریلوے جو جلالت مآب کی شان دار یادگار اور ان کے حب اسلامی کا گران قدر نمونہ ہے مدینہ تک سفر کرون گا۔ بعدہ مکہ جاؤنگا۔ اس مقدس وخوشگوار سفر کی تکمیل پر اگر ممکن ہوا کہ مین اور کچھ عرصہ تک سفر مین رہ سکون اور ہندوستان مین میرے لیکچرون کے لئے جلسون وغیرہ کے انعقاد کا مناسب انتظام ہو گیا تو مجھے ہندوستان آنے اور وہان کے مسلمان بھائیون سے شناسائی حاصل کرنے اور بڑے بڑے شہرون مین لیکچر دینے سے نہایت مسرت ہوگی اس قسم کے دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہندوستان کی اسلامی انجمنون پر لازم ہے کہ وہ جلسون وغیرہ کے انتظام اور اہتمام کے لئے کمیٹیان بناوین میرے خیال مین مناسب ہوگا کہ سفری وعظ کا انتظام بمبئی سے شروع کیا جاوے جہان سے دیگر مقامات مین پہونچکر اس مقدس کام کو انجام دینے کی کوشش کی جاویگی اس سفر کے متعلق تمام امور بکمال احتیاط طے ہو جانے لازم ہین مین کسی ملکی مقصد یا پولیٹیکل مشن پر ہندوستان نہین آتا۔ مین سوائے اسلام کے کوئی پولیٹیکل مضمون نہین جانتا مقدس ابدی اور لازوال کتاب قرآن مجید مین لکھا ہے کہ سچے ایمان والے آپس مین بھائی ہین۔ اگر مین ہندوستان آؤن گا تو بحیثیت ایک مسلمان کے آؤنگا اور جو اپنے دوسرے ہم مذہب بھائیون کے پاس جائے۔ مجوزہ سفر ہند کے متعلق مین ہندوستان کے مسلمان بھائیون کی تحریکون اور تجویزون کو نہایت خوشی سے پڑھون گا۔" (سلطان الاخبار)

قبول اسلام

اخبار "تازہ حیات" لکھتا ہے کہ روس کے ایک قصبہ مین ایماندار کہتے ہین۔ روسیون کے ۴۰ خاندانون نے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے اور انہون نے اپنے پادری کو قصبہ سے نکالدیا ہے اور شہنشاہ روس کی خدمت مین ایک درخواست اس مضمون کی بھیجی ہے کہ ان کیلئے ایک مدرسہ اس قصبہ مین قائم کیا جاوے۔ خوشی کی بات ہے کہ ان نومسلمون کی درخواست منظور ہو گئی ہے (سلطان الاخبار)

علوی نظارہ

لکھنؤ مین ۵ اماہ حال کی سہ پہر کو نجوم کے متعلق ایک نئی بات دیکھی گئی۔ کہ عطارد کرہ آفتاب پر ہوتا ہوا گذرا۔ مسٹر ریگ اور کچھ لوکل عطائی منجمون نے یہ کیفیت دیکھی۔ ایک سفید چادر پر آفتاب کا عکس جو ڈالا گیا۔ تو عطارد گزرتا ہوا صاف دکھائی دیا۔ چار بجے ایک منٹ شام کو اس ستارہ کا دور شروع ہوا تھا اور ایک پل مین وہ آفتاب پر آگیا اور گزرتا رہا تاآنکہ آفتاب اس قدر نیچا ہو گیا۔ کہ معلوم نہوتا تھا اس کے علاوہ لوگون نے دیکھا کہ آفتاب مین بڑے بڑے طوفان اٹھ رہے ہین۔ جن کے باعث سے ہندوستان کے اس حصہ مین پانی برسنے کی کچھ توقع نہین پائی جاتی۔ یہ اتنے بڑے بڑے طوفان ہین۔ کہ اگر کرہ زمین ان مین گر پڑے تو جس طرح پروانہ شمع کے پاس ہو کر خاک ہو جاتا ہے اسی طرح کرہ ارض خاک ہو جاوے۔ پس ان طوفانون کا زمین اور دوسرے سیارون پر بہت ہی بڑا اثر ہوتا ہوگا۔ اگر آفتاب کے طوفان کے حوالے مین عطارد کو گذرتے ہوئے دیکھتے تو بہت ہی دلچسپ ہوتا۔ یہ تو یہان سے دیکھنا ممکن نہ تھا۔ (نقل)

ایک عجیب واقعہ

حضرت امام ہمام علیکم الوف الصلوٰۃ والسلام غفرہ اللہ۔ حضور کی دعا و یادآوری کا محتاج ہون۔ ہمارے علاقہ چنگا مین مورخہ ۲۷ اکتوبر کو دن مین علی روس الاشہاد آسمان پر ایک قسم کا سفید مادہ ابریشم جیسا وادیون اور میدانون مین بہت برسا ہے بعض یکجا اکٹھا اور بعض ایک دو گز لمبا سوت جیسا ہے۔ ہاتھ مین لیتے ہی میلا ہو جاتا ہے۔ اگر امر عالی ہو۔ تو نمونہ ارسال خدمت کرون عجائبات قدرت۔

الراقم

خاکسار محمد فضل احمدی۔ چنگوی

دعا ادعو

میرا لڑکا جس کی عمر ۳ ماہ کی ہے بیمار ہو گیا ہے لہذا احباب سے درخواست دعا ہے۔

۲۔ عبد الغنی صاحب کنجاہ ضلع گوجرات والے احباب سے درخواست کرتے ہین کہ وہ ان کے لئے دعا کرین کہ اللہ تعالیٰ گذشتہ گناہون کو معاف کرے اور آیندہ اعمال صالح کی توفیق عطا کرے۔

زلزلوں کے فوائد

کچھ شک نہیں کہ خدا کی مخلوق میں انسان اگرچہ نہایت عقلمند ہے لیکن طاقت کے اعتبار سے نہ صرف دیگر مخلوق ہی کے مقابلہ میں بلکہ نیچر کی طاقتوں کے مقابلہ میں بیحد کمزور ہے۔ مثلاً آندھی پانی اور زلزلہ کے مقابلہ میں اس کا بالکل بس نہیں چلتا یہ طاقتیں اور نیز دیگر طاقتیں انسان کے زور دست اور کاموں کو ذرا سی دیر میں درہم برہم اور تباہ کر دیتی ہیں ہم ان طاقتوں میں سے صرف زلزلہ کی بابت کچھ بیان کرتے ہیں اور اس کے نقصان دہ اور مفید ہونے کے متعلق کچھ اسباب پیش کریں گے۔

بظاہر زلزلہ ایک نہایت خوفناک اور بڑی بربادی پھیلانے والا قدرتی منظر ہے لیکن اس طریقہ میں وہ بے حد مفید ہے عام طور پر لوگ اس کی تباہ کن طاقت ہی کے مقر ہوتے ہیں اور اس کی فیض رسانی کا کچھ بھی خیال و لحاظ نہیں کرتے اس کا اصلی سبب یہ ہے۔ کہ وہ فیض رسانی سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں۔ جو جو فوائد زلزلوں سے ظہور میں آتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ اگر قدیم زمانوں میں زلزلے نہ آتے تو روئے زمین پر کسی جاندار مخلوق کا نام و نشان تک باقی نہ رہتا۔ مزید براں انسان کی عمر ایک خاص مدت کی ہو جاتی وغیرہ وغیرہ۔

اگر اس زمانہ میں جس کے حالات ہمیں از روئے علم الارض معلوم نہیں ہوئے زمین کا وجود تھا تو وہ سمندر کے پانی میں غرق ہوتی۔ اگر زمین دوز حرارت زور نہ لگاتی تو زمین پانی سے نکلکر باہر نہ آسکتی۔ پس جب زمین دوز بڑی حرارت نے زور لگایا۔ اور اس کے ذریعہ سے زمین کی سطح میں تحریک ہوئی تو زمین اوپر اٹھتے اوٹھتے پانی سے بالکل باہر نکل آئی۔

خشکی کا سب سے زبردست دشمن پانی ہے اور زمین یعنی خشکی کو دو طریقوں میں تباہ کرتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ سمندر کی لہریں ساحل سے ٹکرا ٹکرا کر زمین کو بہالے جاتی ہیں۔ یہ عمل بہت ہی سست معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگرچہ وہ واقعہ ہمیشہ برابر جاری رہتا ہے۔ لیکن بڑا عظموں کی ساخت میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں ہونے پاتا اس لئے وہ سست معلوم ہوتا ہے۔ مزید براں اس کے تباہ کن اثر کے مقابلہ میں قدرت کی فیض رسان طاقتیں بھی کام کرتی رہتی ہیں اس سے بھی یہ عمل سست ہی نظر آتا ہے

(باقی آئندہ)

پورب بنگال

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام مد فیضہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

التماس ہے۔ کہ گذشتہ ۱۳۔ رمضان المبارک یعنے ۲۴ اکتوبر بمقام کرشن کانت ہاٹ متصل بندر رتھانہ انوارا ضلع چاٹگام (پورب بنگال) حضرت عیسٰے علیہ السلام کی موت کے مسئلہ پر ایک جلسہ بحث کا ٹھہرایا تھا۔ حضور فیض گنجور کی جانب سے یہ عاجز مباحث تھا۔ فریق ثانی کیطرف سے مباحث مولوی اشرف علی مدرس مدرسہ محسینہ چاٹگام کو مقرر ہوا تھا۔ جہاں مولوی معین الدین و مولوی منور علی و مولوی افاض اللہ مولوی عبد السبحان مولوی تراب الدین مولوی نور الدین مولوی خادم علی مولوی احسن اللہ مولوی ولی احمد مولوی افاض اللہ ثانی حاضر تھے۔ علاوہ اس کے قریباً پانچہزار آدمیوں کے مجمع تھے۔ اخیر بحث میں فریق ثانی شرمندہ ہوئے۔ یعنے مسیح ناصری کے بجسدہ عنصری آسمان پر جانے کی بابت کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے بعد ازاں ان مولویوں نے اس عاجز کے نام پر تکفیر فتوے لکھکر کئی سو مولویوں کی مہریں کرواکر جگہ بجگہ منادی کر دی ہے کہ عاجز کافر و مرتد و ملحد و دجال ہے۔

یاحضرت عاجز کے لئے دعا فرماویں۔ آج کے روز خاص چاٹگام پر ایک بحث کا جلسہ قرار پایا ہے۔ عاجز بحث کے واسطے جاتا ہے۔ حضور کے دعاوی کے اثبات پر دعا فرماویں۔

حضور کا خادم

احقر کبیر فضل محمد احمدی مقام جلی پوسٹ آفس انوارا ضلع چاٹگام

مہمانوں کیلئے پانی کی تکلیف رفع کرنیکی ایک تجویز

حضرت اقدس علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے مہمانخانہ میں باوجود بہت خرچ ہونے کے پھر بھی مہمانوں کو تکلیف رہتی ہے اگر نلکا مہمانخانہ میں لگا دیا جاوے۔ تو ہر وقت تازہ پانی مہمانوں کو مل سکتا ہے اور ماشکیوں اور گھڑوں کا ماہواری یا سالانہ خرچ بھی بچ جاتا ہے اور یہ بچت کسی اور نیک اور ضروری جگہ خرچ کی جاسکتی ہے۔

جناب حافظ غلام رسول صاحب واعظ وزیرآبادی نے اپنے گھر میں نلکا لگوایا ہے۔ جس پر فرماتے تھے۔ کہ کل ۵۰ روپے خرچ آئے ہیں اور بذریعہ ایک معتبر شخص کے سنا ہے۔ کہ حافظ غلام رسول صاحب نے ہی اپنی بیٹھک میں گڑوایا ہے۔ شاید کسی اور نے بھی بنوایا ہو۔ وہاں چونکہ پانی قدرے قریب ہے اس لئے ۵۰ روپے خرچ ہوئے اور دار الامان میں پانی عمیق ہے وہاں کچھ زیادہ خرچ ہوگا زیادہ سے زیادہ ستر روپے قیاس کرو۔ یا کم و کم۔ اگر نلکا بن جائے تو بڑا ہی آرام ہو جاوے گا اور خرچ بھی کم ہو جائے گا۔ اگر یہ تجویز پسند آجاوے۔ تو بذریعہ اخبار تحریک کی جاوے۔ تاکہ کچھ چندہ جمع ہو جاوے۔ یا مہمانخانہ میں ایک صندوقڑی رکھدی جاوے۔ جو مہمان آوے۔ اپنی حسب منشاء صندوقڑی میں کچھ ڈالدیوے۔ شام کیوقت جو کچھ جمع ہو جاوے۔ نکال لیا جاوے۔ روپیہ مطابق ضرورت فراہم ہو جاوے۔ تو کام شروع کر دیا جاوے۔ جب صلاح پختہ ہو جاوے۔ تو حافظ صاحب موصوف سے بنانیوالے کاریگر کا پتہ دریافت کر لیا جاوے یا الہ العلمین بحرمت اپنے حبیب پاک خیر الورےٰ اور بطفیل ہمارے امام مہدی مہدی اے اللہ ہمارے دین اور دنیا کی بہتیں مدد کر۔ آمین ثم آمین۔

الملتمس

بندہ اسمٰعیل از ترگڑی ضلع گجرانوالہ

یہ تجویز قبل ازیں قاضی غلام محمد صاحب پیاوری بھی کر چکے ہیں اور انہوں نے اس فنڈ میں مبلغ ۵؎ دینے کا وعدہ بھی کیا ہے (ایڈیٹر)

لاڑکانہ میں سخت طاعون

جناب مفتی صاحب سلمہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آجکل لاڑکانہ میں طاعون شروع ہے۔ دس یوم کے اندر ۶۰ آدمی پلیگ سے فوت ہو گئے ہیں جن میں سے ۳۰ یا ۳۲ مسلمان تھے باقی سب ہندو ہلاک ہوئے ہیں صرف اتنا مشہور ہے کہ پچاس آدمی سے زیادہ طاعون سے فوت ہوئے ہیں۔ حضور انور سے دعا کراویں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔

شیخ عبد الرحیم محمد اسمٰعیل ضلع لارکانہ از سٹھ سندھ

دعا مدد۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود مسعود کی درازی عمر صحت اور اسلام کا خادم بننے کیلئے دعا کریں۔ بندہ غلام نبی از میانی رتھان ڈاکخانہ خانقاہ ڈوگراں

وصیت ۱۴۶/۱۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین قطب الدین ولد مولوی غلام حسین قوم چالپ ساکن قادیان دارالامان - بقائمی ہوش وحواس وبلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتاہون اور لکھدیتا ہون - کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

نوٹ

چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے لہذا یہان پر اس کا اندراج نہین کیا -

چہارم - اپنی جایداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتاہون - کہ میری جایداد جس مین کوئی دوسرا شریک نہین ہے - اور خالی از تنازعہ ومناقشہ وقرضہ ہے قادیان مین دو کوٹھڑی ایک صفحہ وصحن وڈیوڑی خورد جس کی حدود اربعہ یہ ہین - مغرب مکان مولوی نورالدین صاحب - شمال وجنوب مکان مولوی نورالدین صاحب - بطرف مشرق مکان حکیم محمد زمان صاحب جو مولوی نورالدین صاحب کا ہے اور بطرف جنوب ومشرق راستہ وگلی ہے - قیمت تخمیناً ۲۰۰ دوسو روپیہ - کتابین سلسلہ عالیہ احمدیہ وطب وتفسیر وغیرہ قیمت تخمیناً ۵۰ - یہ میری جایداد خود پیدا کردہ ہے اور اس پر میرا قبضہ ہے - اس جایداد کے ساتوین حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتاہون - کہ میرے مرنے کے بعد ساتوان حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کو ہر طرح کا اختیار ہے - چاہے فروخت کرکے قیمت وصول کرے یا علیحدہ کرے یا مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو میری اس وصیت کردہ جایداد سے تعلق نہین - اگر میری جایداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے - تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے اور مین یہ بھی اقرار کرتاہون کہ اللہ تعالےٰ نے جو مجھے ماہ بماہ نقد خرچ خوراک ولباس وغیرہ کے لئے دیگا اس نقد سے دسوان حصہ ادا کرتا رہونگا - مصارف ذیل کے لئے رسالہ میگزین حضرت اقدس مقبرہ بہشتی لنگرخانہ - فقط

العبد - خاکسار قطب الدین خادم حضرت مسیح موعودؑ خادم شفاخانہ مولوی نورالدین صاحب -

گواہ شد - حکیم محمد زمان عفی اللہ عنہ ملازم خانصاحب نواب محمد علی خان صاحب ساکن مالیر کوٹلہ

گواہ شد - محمد اشرف محرر دفتر محاسب بقلم خود مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۶ء

وصیت ۱۴۶/۱۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ حاکم بی بی اہلیہ قطب الدین بنت غلام قادر قوم چالپ ساکن دارالامان قادیان - بقائمی ہوش وحواس خمسہ وبلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون -

نوٹ - چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد ہے لہذا اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا -

چہارم اپنی جایداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون اور جایداد کی تفصیل یہ ہے - پھول زری دو عدد - نام زری یک - چوڑیان نقرئی - گوکھرو نقرئی لونگ زری - کڑیان نقرئی - بالکان نقرئی - ہیکل نقرئی والے دو عدد نقرئی - قیمت یکصد - برتن خانگی قیمت تخمیناً ۳۰ روپیہ اور مبلغ ۱۰۰ روپیہ مین موضع کھیتی بانگر مین ۱۰ کنال زمین گروی ہے - اور ایک راس بھینس - یہ میرا مال ہے اور میرے تصرف مین ہے اور خالی از تنازعہ ہے اور اس پر میرا قبضہ ہے مین آجکی تاریخ سے اس جایداد کے ساتوین حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون کہ میری یہ جایداد جس کی قیمت دو سو روپیہ تخمیناً ہوتی ہے میرے مرنے کے بعد اس کا ساتوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ اس کو فروخت کرے یا الگ کرے - بقیہ جایداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو - میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین -

المرقوم یکم دسمبر ۱۹۰۶ء -

العبد - حاکم بی بی زوجہ قطب الدین نشانی انگوٹھا

گواہ شد - حکیم محمد زمان عفی اللہ عنہ

گواہ شد - قطب الدین بقلم خود شوہر موصیہ

وصیت ۱۳۰/۱۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ قمر النساء زوجہ قدرت اللہ خان سکنہ قادیان ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون -

اس وقت میرے پاس ۵۰ روپے کا زیور ہے - جو میرا ذاتی ہے - لہذا پانچ روپیہ نقد بہشتی مقبرہ مین چندہ عرض کرتی ہون اور جو میرے مرنے کے بعد میری جایداد ہو اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جائے اور میرا جنازہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پڑھائیں اور بہشتی مقبرہ مین مجھے دفن کیا جائے - فقط زیادہ والسلام

العبد - قمر النساء زوجہ قدرت اللہ خان نشانی انگوٹھا

گواہ شد - سید سرور شاہ مدرس عربی - مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

گواہ شد - شیخ غلام احمد بقلم خود

ظلم رسیدہ احمدی

ایک صاحب اپنے آپ کو ظلم رسیدہ احمدی لکھ کر ایک مضمون درج اخبار کرنے کے واسطے ارسال فرماتے ہین - یاد رہے کہ جس مضمون پر لکھنے والے کا نام اور پورا پتہ نہ ہو - وہ مضمون کبھی درج اخبار نہین ہوسکتا - نام کا چھاپنا ضروری نہین لیکن اصل مسودہ پر نام کا ہونا ضروری ہے - گمنام تحریرین کبھی قابل توجہ نہین ہوسکتین -

الخطبۃ نمبر ۱

میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل - انٹرنس پاس عمر ۱۹ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

الراقم

ن - و - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں ۔ قیمت ۲ر

نور الدین مصنفہ علامۂ دوراں حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب ۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے ۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔

قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۷ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح [illegible]

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب ۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ۔ قیمت ہر دو جلد ۹ر

اختیار الاسلام مصنفہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں ۔ ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید ۔ حصہ سوم ۱۰ر

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی ۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے ۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں ۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے ۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے مجلد ۱۲ر غیر مجلد ۱۰ر ولایتی کاغذ پر مجلد ۱۰ر

درثمین مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی آج تک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں ۔ اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی ۔

قیمت مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب ۔ مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ ۔ قیمت ۲ر

کامن احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکی پنجابی نظم ۔ قیمت ۱ر

آئنہ وکشنری طالب علموں کیلئے نہائت مفید ہے ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی الاداد والے ۔ قیمت ۱ر

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب حضرت مسیح موعود کی تائید میں ۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے ۔ بہت سی لطیف لکھی ہیں حصہ چہارم و پنجم ۔ قیمت ۱ر

نظم مسودات مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب ۔

قیمت ۷ر

اسلام کی پہلی کتاب مصنفہ ماسٹر عبدالرحمان صاحب نومسلم ۔ بچوں کے لئے نہایت مفید ہے ۔ قیمت ۴ر

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہائت لطیف کتاب ہے ۔ اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں ۔ قیمت ۱ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ اُن نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں ۔ قیمت ۴ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس قابل دید ۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے ۔ قیمت ۴ر

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی ۔ قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید قیمت ۵ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ۔ قیمت ۱ر

لیکچر لاہور جو حضرت مسیح موعود نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں پر دیا ۔

ضرورت نکاح

۵ ۔ مدو خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں ۔ مدو خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چند سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں ۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں ۔ وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں ۔

۹ ۔ گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں وہ مجھ سے کریں ۔ اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۱ ۔ ضلع گوجرانوالہ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا رشتہ چاہیئے ۔ مخلص احمدی عالدین احمدی ۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۰ یا ۱۱ سال خواندہ ۔ خواندہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہر صورت خواندہ ہو آمدنی ۲۵ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط ملفوف ہو ۔ المشتہر ۔ عبداللہ درزی احمدی ۔ جھنڈو ساہی ڈسکہ سیالکوٹ

بہ پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

آن مسیح دورِ آخر مہدیٔ آخر زمان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان

قیمت از غربا و طلبا و غیر صاحب ... گورنمنٹ

قیمت از معاونین ... قادیان مین ...

مورخہ ۶ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیة والسلام مطابق ۱۲ - دسمبر ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

جلد (۶)

نمبر (۵۰)

چہ گویم بانو گر آئی چہادر قادیان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

فی پرچہ ۲ ... از بقیہ للعمر

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے ۔شرک سے مجتنب رہے گا - دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا - اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانون کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنالے گا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا - نہ زبان سے نہ ہاتھ سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا - اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موہنہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا - اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا - اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہے گا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون مین اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۔۔۔ عـہ

معاونین درجہ اول جن کو عـہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ صـہ

معاونین درجہ دوم جن کو عـہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔۔۔ للعہ

عام قیمت پیشگی ۔۔۔ ے

مابعد ۔۔۔ للعہ

فی پرچہ ۔۔۔ ۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے اُن سے بحساب مابعدلی جاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسکے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہئیے بعد مین نہیں مل سکیگا - رسید زر اخبار مین دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہئیے تمام ترسیل زر بنام منیجر اخبار بدر قادیان ضلع گورداسپور ہو

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۲ بار - آج مین احمدؑ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جن مین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے اُن تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین ہے آمین - اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین +

کتبہ عاجز محمد حسین عفی عنہ

معذرت

چونکہ عاجز راقم آریہ سماج کے جلسہ پر لاہور گیا ہوا تھا۔ جہاں بعض دیگر ضروری کاموں کے واسطے بھی کچھ ٹھہرنا پڑا۔ اور ایک دن امرتسر میں رہنا پڑا۔ اس واسطے میری غیر حاضری میں اخبار کا انتظام پورے طور پر نہ ہو سکنے کے سبب یہ اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے صرف ۸ صفحہ پر شائع ہو سکا ہے۔

شکریہ

جلسہ مذاہب کی رپورٹ مختصر طور پر اگلے صفحات میں درج ہے۔ بعض ضروری امور اگلے اخبار میں بھی اس کے متعلق درج ہوں گے اس جگہ نہایت ضروری ہے۔ کہ جماعت لاہور کا اس بات پر شکریہ ادا کیا جائے کہ انہوں نے پہلے ہی سے بیرونی احباب کے واسطے مکان اور خوراک کا نہایت عمدہ انتظام کر کے پہلے سے ہی مختلف شہروں کے دوستوں کو بذریعہ خطوط کے اور نیز بذریعہ اخبار کے اطلاع کر دی تھی کہ وہ سب احمدیہ بلڈنگ میں اتریں۔ احمدیہ بلڈنگ موچی دروازہ کے باہر ریل کی سڑک پر ایک شاندار عمارت ہے جس میں ایک طرف مخدومی مکرمی خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر چیف کورٹ کا مکان ہے اور دوسری طرف مکرمی جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر پنجاب کا مکان ہے۔ ان مکانات میں احباب احمدیہ جو بیرونجات سے آئے تھے اور جن کی تعداد قریب سہ صد کے ہوگی۔ نہایت آرام کے ساتھ چار پانچ روز تک رہے ہر طرح کا سامان رہائش اور کھانے پینے کا نہایت عمدگی سے موجود تھا اللہ تعالےٰ جماعت لاہور کو اس کا اجر خیر عطا فرماوے اور ان نئے مکانوں کو جو ڈاکٹر صاحب اور خواجہ صاحب نے بنائے ہیں بابرکت کرے اور ان کے دین اور مال و جاہ میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

سیالکوٹ سے آنیوالے دوست قریب چالیس کے تھے۔ اور ایسا ہی جہلم۔ گجرات۔ شاہ پور۔ کپورتھلہ جالندھر۔ لودیانہ۔ پٹیالہ وغیرہ علاقجات سے بہت سے دوست تشریف لائے تھے۔ قادیان سے حضرت مولوی نور الدین صاحب حضرت مولوی محمد علی صاحب۔ حضرت میر ناصر نواب۔ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ بشیر احمد صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب اور دیگر بہت سے دوست تھے۔ عرب ابو سعید صاحب بھی اس موقعہ پر قادیان سے لاہور تشریف

لے گئے تھے جہاں سے وہ گجرات اور پھر رنگون جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

شکایت

جہاں ہم احباب لاہور کے شکرگزار ہیں وہاں اس امر کی طرف بھی اشارہ کرنا مناسب نہ ہوگا کہ آریہ صاحبان جو اصل میں اس قدر جماعت کے لاہور جانے کا باعث ہوئے تھے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ بہت بدتہذیبی کا سلوک کیا کہ ہم کو بہت اصرار کے ساتھ اور کئی خطوط لکھ کر اپنے گھر میں بلالیا اور اپنے گھر میں داخلہ کے واسطے ہم سے ہر فی کس ٹکٹ بھی وصول کیا اور پھر ہم کو اپنی تہذیب کا بڑا یقین دلا کر ہم سے ایک ایسا مضمون (حضرت اقدس مسیح موعود) کا لکھا جس میں ان کے بزرگوں کی تعریف کی گئی تھی۔ اور یہ سب کچھ کر کے آخری دن ہم کو اپنے سامنے بٹھلا کر ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیں۔ اور ان کے حق میں سخت ہتک آمیز کلمات بول بول کر ہمارے دلوں کو زخمی کیا اور ہمیں سخت دکھ دیا۔ اس کی مفصل کیفیت اگلے اخبار میں درج ہوگی۔

مسافرخانہ احمدیہ امرتسر

امرتسر میں اتفاقاً ایک شب ٹھہر کر مجھے اس جگہ مسافرخانہ احمدیہ کے نہ صرف دیکھنے بلکہ اس میں ایک شب گذارنے کا موقعہ ملا۔ جو کہ وہاں کے چند دوستوں نے مل کر بنایا ہے۔ میرے خیال میں یہ بہت عمدہ بات ہے اس سے دوستوں کو بہت آرام ملتا ہے۔ جو دو آدمی وہاں ہر وقت رہتے ہیں وہ نرم دل اور خدمت گذار ہیں اپنا کام کرتے ہیں اور مسافرخانہ کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگرچہ اس میں بعض باتیں قابل اصلاح بھی ہیں تاہم میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعت امرتسر پوری توجہ کے ساتھ اس کے انتظام کو باقاعدہ اور خاطرخواہ بناوے گی۔

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں وہ جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے۔

لنگر

سب سے اول میں اس عرضداشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے۔ لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے۔ اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کراتا رہے۔ لنگر کے اخراجات بہ سبب کثرت آمدورفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس ارسال کیا کریں۔ اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے جاتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں کے سکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ سیالکوٹ[1] کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اب کے بھی امید ہے۔ کہ ایسا ہی کریں گے۔ اور دوسری انجمنیں بھی ان کے اس نمونہ سے فائدہ اٹھائینگی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے۔ جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔

پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

ضرورت

مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو اخبار کی مضمون نویسی کے کام میں امداد دے سکے۔

محمد صادق اڈیٹر بدر

[1] احباب سیالکوٹ نے قریب ایک ہزار چندہ جمع کرنیکی تجویز کر لی ہے جسمیں سے نصف کے قریب وہ روانہ بھی کر چکے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۶ - ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۲ - دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲ - دسمبر ۱۹۰۷ء - وقت صبح ساڑھے پانچ بجے۔

۱ - اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ۔

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے شیطان پر حملہ کرتا ہے۔

۲ - اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سَاحِرٍ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی۔

ترجمہ - جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ ساحر کی تدبیر ہے اور ساحر کسی راہ سے آئے وہ کامیاب نہیں ہوگا۔

۳ - اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ رُوْحِیْ۔

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ میری رُوح کے ہے۔

۴ - اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ

ترجمہ - تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔

۵ - جَاءَ الْحَقُّ وَزَہَقَ الْبَاطِلُ۔

ترجمہ - حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔

بدر میں خبریں ہوا کرینگی

بدر میں خبروں کے متعلق جو تحریک ہوئی تھی اس کے جواب میں بہت سے خطوط مختلف اطراف سے میرے پاس پہنچے ہیں جن میں بالاتفاق یہ امر منظور کیا گیا ہے اور بدلائل ضرورت قرار دیا گیا ہے۔ کہ بدر میں دنیوی خبریں ہوں۔ اب یہ امر تو طے ہو گیا کہ خبریں ہوں۔ اور دوسرا امر یہ ہے کہ ان خبروں کیواسطے الگ اوراق نکالے جائیں۔ یا انہیں اوراق میں سے خبروں کے واسطے دو چار اوراق خاص کئے جاویں۔ اکثر دوستوں کی تو یہ رائے ہے۔ کہ اوراق الگ نکالے جاویں اور قیمت زیادہ کی جاوے کیونکہ جب دوسری دنیوی اخبار کو بند کر دیا جائے گا۔ تو وہی قیمت بلکہ اس کا بھی کچھ حصہ اس کام میں دینا احباب کو مشکل نہ ہوگا۔ بعض دوستوں کی یہ رائے ہے کہ قیمت کا زائد ادا کرنا شاید بعض دوستوں کے واسطے مشکل ہو جائے۔ میں ان سب باتوں پر غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ موجودہ اوراق دینی مضامین کے واسطے بمشکل کافی ہیں ان میں سے کچھ لے لینا مناسب نہ ہوگا۔ اس واسطے دنیوی اخبار کے واسطے چار صفحات الگ بڑھائے جاویں۔ ان میں نہ صرف سادہ خبریں ہوں بلکہ واقعات پر رائے بھی ہو۔ اور جو اہم امور ملک اور اہل وطن کے سامنے پیش ہوں مثلاً سودیشی۔ تقسیم بنگالہ کانگریس ایسے امور میں بلحاظ سلسلہ احمدیہ کے مفصل مضامین ایڈیٹوریل یا نامہ نگاروں کے خطوط کے رنگ میں ہوں۔ ان امور کے واسطے چار صفحوں سے بھی کم کیا ہونا چاہیئے۔ اس صورت میں اخبار بجائے ۱۲ صفحہ کے ۱۶ صفحہ کا ہو جائیگا۔ اور قیمت بھی اسی نسبت سے بجائے ے کے مبلغ للعہ ہوگی لیکن میرا خیال ہے۔ کہ اس میں اتنی سہولت اور رکھی جائے۔ کہ جو دوست خبروں کے اوراق کو نہ لینا چاہیں وہ وہی قیمت مبلغ ے ادا کریں۔ اگرچہ اس میں دفتر کا کام بڑھ جاتا ہے کہ اخبار دو طرح بند کیا جاوے اور حساب کے دو رجسٹر الگ کھولے جاویں اور چٹیں بھی الگ الگ چھاپی جاویں۔ تاہم غریب لوگوں کی سہولت کے واسطے یہ ضروری ہے کہ یہ تکلیف دفتر اُٹھائے اور انکو اخبار صرف تین روپیہ میں ہی بھیجتا رہے۔ جنہیں خبروں کے اوراق درج ہوں گے ہاں جو صاحب یکدفعہ قیمت ادا نہ کر سکیں ان کیواسطے یہ سہولت بھی میں رکھنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنی قیمت سال میں دو دفعہ یا چار دفعہ ایک ایک روپیہ کر کے ادا کر دیا کریں مگر ایسے صاحبان کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے ان امور کے متعلق اطلاع دیا کریں تا کہ ان کے نام وی پی نہ ہو اور ان کے حساب کی یادداشت الگ رکھی جاوے۔

اب چونکہ یہ امر طے پا چکا ہے اس واسطے جنوری کا پہلا پرچہ ۱۶ صفحہ پر شائع ہوگا اور وہی پرچہ احباب کیخدمت میں بذریعہ وی پی للعہ کیواسطے ارسال کیا جاویگا۔ جو صاحبان سردست وی پی وصول نہ کر سکتے ہوں وہ فوراً مطلع فرماویں تا ایسا نہ ہو کہ وی پی واپس آئے اور کارخانہ کو نقصان پہونچے

رپورٹ جلسہ مذاہب لاہور

جلسہ آریہ یہ جلسہ آریہ سماج وچھووالی لاہور نے اپنے سالانہ جلسہ کے بعد ۲و۳و۴ دسمبر کو منعقد کیا تھا۔ جلسہ روزانہ بعد از مغرب ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوتا تھا۔ ہر ایک لیکچرار کے واسطے ڈیڑھ گھنٹے مقرر تھے کل ۵ لیکچر ہوئے۔ جن میں چار مذاہب کیطرف سے تقریریں ہوئیں۔ ۱۔ ہندو (سناتن اور آریہ) ۲۔ عیسائی۔ ۳۔ برہمو ۴۔ مسلمان۔ چونکہ یہ جلسہ آریوں کا تجویز کردہ تھا۔ اور انہیں کا مکان تھا انہوں نے ہی پہلے سے مضمون مقرر کیا تھا اور ان سب باتوں سے انہوں نے بہت سے ناجائز فائدے بھی حاصل کئے اور دیگر مذاہب کے ساتھ وہ بہت بے مروتی اور بدتہذیبی سے پیش آئے۔ اس واسطے یہ درست ہوگا اگر اس کو بجائے جلسہ مذاہب کے جلسہ آریہ ہی کہا جاوے۔

مکان جو مکان اس جلسہ کے واسطے آریوں نے تجویز کیا تھا وہ لاہور کے تنگ و تاریک کوچوں کے درمیان تھا اور اس کی وسعت بہت ہی کم تھی۔ بمشکل دو ہزار آدمی کی نشست کی گنجایش تھی۔ باوجود فی کس ۲ ٹکٹ کے وصول کرنے کے سامعین کیواسطے بیٹھنے کے واسطے عمدہ جگہ نہ تھی۔ سب لوگ جوتیوں سمیت فرش پر ایک دوسرے کے ساتھ دبے پڑے تھے اخبار کے رپورٹروں کے واسطے کوئی خاص میز نہ لگایا تھا

سناتن دہرم پہلی تقریر ایک سناتن دہرمی صاحب کی تھی جن کا نام پنڈت متھرا پرشاد صاحب تھا پنڈت صاحب نے جب آریوں کی تقریر میں دیانند کی خبر لینی شروع کی تو آریوں نے بُری طرح ہنسنا اور کہانسنا شروع کیا اور شور وغل مچادیا۔ اور جب پنڈت صاحب کا وقت ایسے ہی شور وغل کے سبب ختم ہوگیا اور ایک دو صفحے باقی رہ گئے تو باوجود پنڈت صاحب کے اصرار کے ان کو وہ دو صفحے پڑھنے کی اجازت نہ دیگئی۔ جو مذہبی جلسہ میں بداخلاقی کی ایک عجیب مثال ہے۔ پنڈت صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ وید الہامی کتاب ہے اور ایسا ہی اور کتب بھی الہامی اور مقدس ہیں۔ جیسا توریت۔ زبور۔ انجیل قرآن شریف لیکن وید سب سے پہلے اور سب سے زیادہ مکمل ہیں۔ وید کے نہ بھی خاص اثر رکھتے ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں بہشت میں حوروں کا ہونا۔ خدا تعالے کا آسمان پر ہونا وغیرہ اسے لکھے ہیں ایسا ہی وید میں بھی موجود ہیں مسلمانوں میں بڑے بڑے پوتر لوگ گذرے ہیں جیسا کہ خواجہ معین الدین چشتی وغیرہ۔ گرو گرنتھ بھی الہامی کتاب ہے۔ کلام الٰہی میں اگر بظاہر کسی کو اختلاف معلوم ہوتا ہے تو وہ بے سمجھی کے باعث ہے، ورنہ دراصل اختلاف نہیں۔ قرآن شریف وغیرہ کتب پر جو اختلاف کا اعتراض کیا جاتا ہے ایسے اختلاف خود وید میں موجود ہیں۔ وید اہل ہنود کی الہامی کتاب ہے ایسا ہی دیگر ممالک اور اقوام کی کتب کا الہامی ہونا ممکن ہے۔ وید سے دیانند نے نیوگ نکالا یہ غلط ہے۔

عیسائی پنڈت صاحب کا لیکچر آریوں نے ناتمام بند کردیا۔ ان کے بعد عیسائی صاحبان کی باری آئی جن کے دو لیکچرار یکے بعد دیگرے اُٹھے اور ایک ایک گھنٹہ تقریر کی پہلے صاحب پادری علی بخش تھے، اور دوسرے پادری ٹھاکر داس تھے۔ ہر دو نے تہذیب کے ساتھ عمدگی سے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ مگر افسوس ہے کہ بلحاظ عقائد اور دلائل کے ہر دو ایک دوسرے کے مخالف تھے۔ پادری علی بخش صاحب یورپ امریکہ کی اعلیٰ تنقید کی نئی روشنی سے بہت متاثر معلوم ہوتے تھے۔ مگر ٹھاکر داس کوئی پُرانے سناتنی پادری معلوم ہوتے تھے۔ جن کے نزدیک بائیبل لفظاً الہام الٰہی اور اس کے سوائے اور کوئی الہام الٰہی نہیں ہے۔ پادری علی بخش صاحب نے فرمایا۔ کہ الہام وہی ہے جو انسان کے دل پر ایک تحریک وارد ہوتی ہے جس میں الفاظ نہیں ہوتے صرف معانی ہوتے ہیں۔ وید کو اگر ابتدائی الہام مانا جاوے تمان معنوں سے یہ بات درست ہوسکتی ہے کہ بچے کو ابتدا میں الف بے تے سکھلائی جاتی ہے۔ انجیل نے الہام کی تکمیل کی اور آیندہ ہم ایک ایسے الہام کے انتظار میں ہیں جو سورج کی طرح چمکنے والا ہوگا اور اس کے سامنے گذشتہ الہام مثل ستاروں کے ہوں گے۔ انجیل میں عالمگیر گناہ کا عالمگیر علاج تبلایا گیا ہے۔ مسیح کی زندگی پاک تھی اس نے معجزات دکھائے۔ مر کر جی اُٹھا۔

پادری ٹھاکر داس صاحب نے فرمایا الہام کیواسطے زندہ خدا کا ہونا ضروری ہے۔ بولنا روح میں لازمی ہے لیکن انسان کے سامنے خدا صوری شکل میں ہوکر بولے (بھلا یسوع تو تمہارے نزدیک صوری شکل میں ظاہر ہوگیا لیکن عہدنامہ قدیم کے انبیاء کو الہام کس طرح ہوتا تھا ایڈیٹر) یہ ضروری ہے۔ وید اور قرآن بائبل کے الہام کے مخالف ہے (آنحضرت) محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کو بغیر وحی کے کچھ خبر نہ ہوتی تھی۔ (انبیاء خدا کی طرح عالم الغیب نہیں ہوتے۔ عیسیٰ صاحب سے بھی جب قیامت کے متعلق سوال کیا گیا تو اُس نے جواب دیا۔ کہ اس گھڑی کو سوائے باپ کے کوئی نہیں جانتا۔ ایڈیٹر) جانوروں کی قربانی کے عوض مسیح کفارہ ہوگیا۔ ولادت مسیح سے پیشتر ہر جگہ بُت پرستی تھی سوائے یہود کے۔ بائیبل کے مذہب اور اجرا میں آلٰہی تاثیر تھی۔

برہمو مذکورہ بالا تقریریں روز اول کی ہیں۔ دوسرے روز پہلے ایک برہمو صاحب شری پرکاش دیو جی نام کی تقریر ایک گھنٹہ کے لئے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا۔ جیسا کہ دنیوی انتظام کے واسطے قانون کی ضرورت ہے، الہام کا کتاب میں لکھا جانا ضروری نہیں۔ بہت بڑی کتاب الہامی صحیفہ نیچر ہے (لیکن کیا اس کتاب کے پڑھنے کے واسطے کسی استاد کی ضرورت نہیں اور جو کچھ استاد نے فرمایا اس کو ضبط تحریر میں لانا ضروری نہیں ایڈیٹر) برہموؤں کے متعلق یہ غلط مشہور ہے۔ کہ وہ کسی الہامی کتاب اور نبی کو نہیں مانتے۔ خدا تعالے کے مختلف صفات کی طرف نظر نہ کرکے آجکل کے دہریہ خدا پرستوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مثلاً خدا رحیم و کریم ہے۔ تو زلازل اور مصائب کیوں وارد کرتا ہے۔ ان کے جواب میں اس طرح کی مثال کافی ہوگی۔ کہ ایک شخص جب سفر سے اپنے گھر میں واپس آتا ہے۔ تو بچے کو پیار کرتا ہے۔ ماں باپ کو سلام کرتا ہے۔ بھائی سے بغلگیر ہوتا ہے۔ بیوی کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ سب اس کے آنے سے خوش ہوتے ہیں۔ پر دشمن جل بھن جاتا ہے اور دکھ اُٹھاتا ہے۔ ہم الہام کو ختم نہیں سمجھتے تمام مذاہب کے پیروں کو ہم گلے لگاتے ہیں۔

مسلمان برہمو صاحب کا لیکچر ایک گھنٹہ میں ختم ہوا اور اس کے بعد اسلام کی طرف سے حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود کا کی تقریر شروع ہوئی۔ جس کو پہلے حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب نے تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اس کے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اللہ تعالے کے فضل و احسان سے ختم کیا۔ اس مضمون پر دو گھنٹے سے کوئی پندرہ منٹ زاید خرچ ہوئے۔ جس پر بعض آریہ تلملاتے رہے لیکن سامعین کے لحاظ سے ان کو خاموش رہنا پڑا۔ یہ لیکچر الگ چھپا ہے اور اس کے ساتھ کچھ تتمہ لگایا جائے گا۔ جس میں آریوں کی میٹر ن کی کا جواب ہوگا۔ مختصر طور پر اس مضمون کی سرخیاں یہ ہیں۔

خدا تعالےٰ کا شکر ہے جو ہمارے تمام ذرات۔ قوتوں اور روحوں کا خالق اور قائم رکھنے والا ہے۔ پھر شکریہ گورنمنٹ

الہامی کتاب کے متعلق سوال کا جواب دینے کے لئے لوگوں کی تقسیم یہ ہو سکتی ہے۔

(۱) منکران صانع عالم۔ اُن کے نزدیک کوئی الہامی کتاب نہیں۔

(۲) وہ لوگ جو مادہ اور رُوح کو مخلوق الٰہی نہیں مانتے۔ جب خدا اور بندہ کی روح میں کوئی ربط نہیں۔ تو پھر الہام ناممکن

(۳) جو کہتے ہیں کہ انسان کے دل میں جو کچھ آتا ہے وہی الہام ہے

(۴) جو کہتے ہیں کہ قوائے انسانی کافی ہیں ضرورت الہام نہیں۔

(۵) جو کہتے ہیں۔ کہ خدا پہلے بولتا تھا مگر اب نہیں۔

ہمارا مذہب

خدا سچ ہے الہام سچ ہے ہر ملک اور قوم میں ملہم اور پیغمبران الٰہی ہوئے ہیں کرشن اور رامچندر انبیاء ہند تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے کامل نبی تھے۔ آریوں سے ہماری صلح اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ جیسا کہ ہم نے ان کے بزرگوں کو مقدس اور پیغمبر مان لیا ہے اور ان کی عزت کرتے ہیں وہ بھی ہمارے بزرگ انبیاء بالخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی مقدس اور نبی مان لیں تا جس اتحاد اور صلح کے لئے ہم نے قدم اُٹھایا ہے اس میں وہ بھی شریک ہو کر اس تفرقہ کو دور کریں۔ جو ملک کو کھاتا جاتا ہے ہم ان سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں کرتے جس سے ہم نے پہلے خود حصہ نہیں لیا ہو سچی صلح اور کینوں کے دور کرنے کے لئے صرف اس قدر کافی ہے۔ کہ جیسا کہ ہم آپ کے بزرگ اوتاروں اور رشیوں کو صادق مانتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق مان لیں اور اس اقرار کا آپ ہماری طرح اعلان بھی کر دیں (آریوں نے تو اس صلح کا جواب خوب دیا کہ دوسرے ہی روز اپنے لیکچر میں تمام انبیاء کے حق میں گندی گالیوں کے ساتھ سخت بے حیائی سے مونہہ کھولا اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے جگر پاش پاش کر دئے۔ افسوس! ایڈیٹر) قرآن شریف میں مذہبی جہاد کے واسطے کوئی حکم نہیں۔ سوائے اس کے کہ جن کفار نے مسلمانوں کو سخت دُکھ دیا اور ان کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکال دیا اور پھر بھی شرارت سے باز نہ آئے اور مسلمانوں کے قتل کے درپے ہوئے ان کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دیگئی۔ مسلمانوں کو لڑائی کی اجازت اس وقت دیگئی تھی جبکہ وہ ناحق قتل کئے جاتے تھے اور خدا کی نظر میں مظلوم ٹھہر چکے تھے۔ علاوہ اس کے اسلام میں جنگ جائز نہ تھا بلکہ کفار کو پناہ دی جاتی تھی اور اس آخری زمانہ کے متعلق تو احادیث نبویہ میں پیشگوئی ہے۔ کہ جب مسیح موعود آوے گا۔ تو وہ دنیا میں صلحکاری کا پیغام دے گا اور جنگ موقوف کر دیگا یعنی ملا لوگوں کی غلط کاریوں سے جو دینی جنگ کئے جاوینگے ان کی رسم دور کر دے گا۔

خدا کے کلام میں یہ ضروری امر ہے کہ وہ انسانی کلام سے صریح مابہ الامتیاز رکھتا ہو۔ پھر الہامی کتاب میں الٰہی طاقت کا پایا جانا ضروری ہے۔ کسی کتاب کا صرف پُرانا ہونا اس کے الہامی ہونے کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ الہامی کتاب ہونے کے مقدمہ میں صرف اُسی کتاب کے حق میں ڈگری ہو گی جو انسانی کلام کے مقابل پہ کوئی مابہ الامتیاز پیش کرے۔ وہ امتیازی نشان اب صرف قرآن شریف میں پایا جاتا ہے۔ گو ممکن ہے کہ یہ خوبیاں دیگر کتب میں پہلے زمانہ میں ہوں لیکن وہ موجودہ حالات کے لحاظ سے اُس شاہی قلعہ کی طرح ہیں جو خالی اور ویران پڑا ہے اور دولت اور فوجی طاقت سب اس میں سے کہیں چلی گئی ہے۔ قرآن شریف میں امتیازی خوبیاں یہ ہیں (۱) قرآن کی کامل پیروی سے انسان خدا سے ہمکلام ہو جاتا ہے۔ میں ان قرآنی برکات کو صرف قصہ کے طور پر بیان نہیں کرتا بلکہ میں وہ معجزات پیش کرتا ہوں۔ جو خود مجھے دکھائے اور ان کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہے وہ زلزلے جو زمین پر آئے۔ اور وہ طاعون جو دنیا کو کھا رہی ہے وہ انہیں معجزات میں سے ہے۔ میں نے ان آفات کے نام و نشان سے پچیس برس پہلے ان کی خبر دی تھی اور ابھی بس نہیں بلکہ بعض نئی باتیں بھی ہیں اور ایک سخت اور خوفناک قسم کی طاعون بھی ظاہر ہونے والی ہے اور ایک زلزلہ بھی زلزلے آنے والا ہے۔ جو ناگہانی طور پر آوے گا اور سخت آوے گا اگر دنیا کے لوگ خدا سے ڈریں اور توبہ کریں تو یہ آفات ٹل بھی سکتی ہیں کیونکہ خدا زمین و آسمان کا بادشاہ ہے وہ اپنے حکموں کو جاری بھی کر سکتا ہے اور ٹال بھی سکتا ہے بلاؤں کے ٹالنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ لوگ مسلمان ہو جائیں کیونکہ مذہبی غلطیوں کے مواخذہ کے لئے قیامت کا دن مقرر ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ لوگ بدچلنی سے باز آویں۔ پاک نبیوں کی نسبت بدزبانی سے پیش نہ آویں غریبوں پر ظلم نہ کریں۔ صدقہ خیرات کریں۔ خدا کے ساتھ کسی کو برابر نہ کریں۔ تکبر اور شرارت کو چھوڑ دیں۔ امن دہ گورنمنٹ کے برخلاف پوشیدہ منصوبے نہ سوچیں خدا سے ڈریں۔ ایسا ہی ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ آج سے ۲۰ سال پہلے میں اکیلا اور گمنام تھا۔ جب خدا نے مجھے کہا کہ میں تجھے لوگوں کا امام بناؤں گا اور دُور دراز لوگ تیرے پاس آویں گے۔ بعض نشان قادیان کے آریوں نے خود مشاہدہ کئے ہیں جن کے لالہ ملاوامل آریہ اور شرمپت آریہ گواہ ہیں۔ غرض قرآن شریف کی زبردست طاقتوں میں سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دئے جاتے ہیں۔ اور ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ میں یہ دعوٰے رکھتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ اگر دنیا کے تمام مخالف کیا مشرق کے اور کیا مغرب کے ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور نشان نمائی اور خوارق میں مجھ سے مقابلہ کرنا چاہیں۔ تو میں خدا تعالےٰ کے فضل اور توفیق سے سب پر غالب رہونگا

(۲) خود قرآن شریف معجزات سے بھرا ہوا ہے اسلام کی ترقی اور شوکت کی قبل از وقت خبر دی گئی۔ شق القمر کا معجزہ ظاہر ہوا۔ کفار نے یہ معجزہ دیکھا اور قرآن شریف خود ان کو گواہ قرار دیتا ہے۔ جو سخت دشمن تھے۔ اگر یہ معجزہ واقع نہ ہوا ہوتا۔ تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیوں خاموش بیٹھے رہتے۔

۳۔ قرآن شریف کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ اپنے عالم اور قادر ہونے کا زندہ ثبوت دیتا ہے (۴) قرآن شریف کی اعلےٰ خوبیوں میں اس کی تعلیم ہے۔ جو انسانی فطرت اور انسانی مصالح کے سراسر مطابق ہے (۵) قرآن شریف نے نجات کی حقیقی راہ بتلائی ہے۔ کہ انسان کو اس وقت نجات یافتہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب اس کے تمام نفسانی جذبات جل جاویں۔ اور اس کی رضا خدا کی رضا ہو جائے اور وہ خدا کی محبت میں ایسا محو ہو جائے۔ کہ اس کا کچھ بھی نہ رہے۔ سب خدا کا ہو جائے اور تمام قول اور فعل اور حرکات اور سکنات اور ارادات اس کے خدا کے لئے ہو جاویں اور وہ دل میں محسوس کرے کہ اب تمام لذاتیں اس کی خدا میں ہیں۔ جب انسان کی رُوح خدا کے آستانہ پر نہایت محبت اور عاشقانہ تپش کے ساتھ گر کر لازوال آرام پالیتی ہو اور اس کی محبت کے ساتھ خدا کی محبت تعلق پکڑ کر اس کو مقام محویت پر پہنچا دیتی ہے۔ تب اس کیفیت کا نام جو اسکو ملتی ہے۔ نجات رکھا جاتا ہے اور شفاعت کی فلاسفی بھی یہی ہے کہ شفع عربی زبان میں جفت کو کہتے ہیں۔ جو شخص ایک پاک فطرۃ اور کامل انسان سے ایسا تعلق حاصل کرتا ہے کہ گویا اسکی جزو ہے۔ تو اس کے انوار سے حصہ لیتا ہے۔

ہمارا اور ان بزرگوں کا جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں یہ چشمدید واقعہ اور ذاتی تجربہ ہے۔ کہ قرآن شریف اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی میں جو اخلاص اور صدق قدم سے ہو یہ خاصیت ہے۔ کہ آہستہ آہستہ خدائے یگانہ واحد لاشریک کی محبت دل میں بیٹھتی جاتی ہے (اخیر میں تمام مضمون کا خلاصہ چند اوراق میں ہے)

آریہ ہندو

اس کے بعد دوسرے دن صرف آریوں کی طرف سے مضمون تھا کیونکہ سکھ صاحبان نے آنا پسند نہیں کیا تھا آریوں کے لیکچرار ڈاکٹر چرنجیو صاحب تھے۔ اب میں کیا بیان کروں کہ اس آریہ صاحب نے کیا کہا اور کیا نہ کہا۔ حضرت مسیح موعود نے صلح کا جو پیغام دیا تھا کہ ہم تمہارے بزرگوں کو نیک اور ولی اور پیغمبر مانتے ہیں تم ہمارے بزرگوں کو ایسا ہی نیک کہو اور ان کی ہتک کر کے ہمارے دل نہ دکھاؤ۔ اس پیغام کے جواب میں آریہ صاحب نے خدا کے ان برگزیدہ نبیوں کے حق میں جن کا ذکر بائیبل اور قرآن شریف میں ہے ناپاک گالیاں سنائیں اور ہمارے مسلمانوں کے دلوں کو اپنی تیز زبانی کی چھری سے ایسا زخمی کیا کہ اگر مسلمان صد درجہ کے صبر سے کام نہ لیتے تو معلوم نہیں تھا کہ کیا کا کیا ہو جاتا۔ افسوس تجھ پر اے آریہ قوم کہ اس قدر ٹھوکریں کہا کر بھی تجھے عقل نہ آئی اور تو نے نہ تہذیب سیکھی۔ آریوں کے پریزیڈنٹ روشن لعل صاحب بیرسٹر نے معذرت کی کہ یہ لیکچر ہم نے پہلے سے دیکھا نہ تھا مگر یہ معذرت اب بدتر از گناہ ہے وہ لیکچر کے دوران میں بھی لیکچرار کو روک سکتے تھے۔ کیا ایسی ہی کرتوتوں سے یہ آریہ لوگ مسلمانوں کے ساتھ صلح کرنا چاہتے ہیں آریہ صاحب نے پہلے اپنی من گھڑت چند قواعد بنائے۔ کہ الہامی کتب میں یہ شرائط ہونی چاہئیں۔ کہ وہ سب سے پرانی ہو۔ اول تو وید کوئی بہت پرانے نہیں ژند وستا اس سے بھی پرانے ہیں اگر بالفرض پرانے ہوں بھی تو کیا پرانا ہونا کوئی الہامی ہونے کی دلیل ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر نعوذ باللہ خدا تعالیٰ پر کلام کرنے کا کوئی دورہ آتا ہو۔ کہ ایک وقت میں وہ کلام کر سکتا ہو۔ اور پھر ہزاروں سال تک وہ کلام کرنے سے عاجز ہو جاتا ہو۔ تب یہ دلیل شاید کام آ سکتی۔ پھر ایک دلیل یہ پیش کی کہ اس میں کوئی تاریخی قصہ نہ ہو۔ اگرچہ ویدوں میں باپ دادوں کے ذکر اور اندر کے قصے اور گئو کے قصے اور دیگر بہت سے افسانے موجود ہیں۔ مگر کیا خدا تعالیٰ دنیا کی تاریخی حالات سے ناواقف ہے۔ ہاں اگر یہ مانا جاوے۔ کہ دنیا کی تاریخی واقعات سے بے خبر ہونا خدا تعالیٰ کی صفت لازمی ہے تب اگر کسی کتاب میں کوئی تاریخی واقعہ ہو۔ تو وہ خدا کی کتاب نہیں مانی جا سکتی۔ کیونکہ پھر یہ امر صفت خداوندی کے برخلاف ہو جائے گا۔ لیکن وہ خدا جو سب کچھ جانتا ہے وہ تاریخی واقعات سے کیوں آگاہ نہیں اور ان کا ذکر اس کے کلام میں کیوں اس کے شان کے برخلاف ہے پھر ایک دلیل یہ پیش کی۔ کہ اس میں خلاف قانون قدرت کچھ نہ ہو۔ یہ بات تو صحیح ہے۔ مگر کیا آریہ صاحب نے تمام قانون قدرت کا احاطہ کر لیا ہے۔ کہتے ہیں کسی انگریز نے کسی پرانے بادشاہ کے دربار میں ریل کا ذکر کیا تھا کہ ایسی سواری یورپ میں ایجاد ہوئی۔ کہ کلکتہ سے دہلی تک تین دن میں پہونچ سکتے ہیں تو اس پر بڑا مسخرہ اڑا اور اس بات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت بتلایا گیا۔ سائنس کی ترقی کا خود اس زمانہ میں یہ حال ہے۔ کہ آج جس بات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت بتلایا جاتا ہے کل سائنس دان اور سے سوجھ۔ اسی کو عین قانون اور سائنس تبلاتے ہیں۔ بڑا اعتراض جو اس ذیل میں آریہ صاحب نے بائیبل اور قرآن پر کیا وہ ولادت مسیح تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وید جن رشیوں پر نازل ہوئی تبلائی جاتی ہے ان کا نہ باپ مانا جاتا ہے اور نہ ماں اور وہ تھے بھی چار۔ چار اکٹھے بلکہ ان کے ساتھ اور بھی ہزاروں انسان خدا نے بغیر ماں اور بغیر باپ کے پیدا کر دیے اور کوئی امر خلاف قانون قدرت اور خلاف عقل نہ ہوا لیکن حضرت مسیح کی ولادت قابل اعتراض ہو گئی۔ ایک شرط الہامی کتاب کی آریہ صاحب نے یہ بیان کی تھی کہ جس پر نازل ہوں وہ پوتر اور پاک ہوں۔ وید کے رشیوں کی تو کچھ خبر نہیں کہ کون تھے۔ بجائے ان کو پاک اور پوتر ثابت کرنے کے آریہ صاحب نے بائیبل اور قرآن شریف میں مذکورہ انبیاء کے نام لے لے کر اور ایک ایک کو گن گن کر وہ گالیاں سنائیں۔ کہ الامان! اعتراض بھی وہ تھے جن کے جواب ہزار بار دیے جا چکے ہیں۔ افسوس ہے کہ آریہ صاحب نے اس بات کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں نے کس تہذیب کے ساتھ اپنی تقریریں پیش کی تھیں اور کس قدر اخوت اور محبت کی بنیاد باندھی تھی۔ کیا اس کا جواب ایسے ہی ناپاک اور آزار دہ الفاظ میں مناسب تھا۔ کیا اسی تہذیب کو دل میں رکھ کر انہوں نے بار بار حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں خط لکھے تھے۔ کہ آپ ضرور مضمون بھیجو بڑی تہذیب سے گفتگو ہو گی۔ کیا انہیں گالیوں کے سننے کے واسطے ہم مسلمانوں سے ... ہزار روپیہ وصول کیے گئے تھے۔ اور کیا اسی شائستگی کا نمونہ دکھانے کے واسطے ہم لوگوں کو دور و نزدیک سے بلایا گیا تھا کہ ہم اپنے کاموں میں حرج کر کے اور سفر کی تکلیف اور خرچ برداشت کر کے اپنے مقدس باپ دادوں کے حق میں ناپاک کلمات سنیں۔ افسوس ہزار افسوس۔ اے آریہ قوم! کہ تیرے طرز و طریق ظاہری گورنمنٹ کے سامنے بھی باغیانہ ٹھہرے اور روحانی گورنمنٹ کے سامنے بھی تو شوخی اور بے باکی سے باز نہ آئی۔

ایک قہری نشان

۲۔ دسمبر ۱۹۰۷ء۔ کو جب حضرت کا مضمون جلسہ مذاہب میں پڑھا جا رہا تھا اور اس میں آیندہ زلازل کے متعلق پیشگوئی سنائی گئی تھی تو بعض آریہ اس پر ہنسنے لگے۔ قدرت خدا اس سے دوسرے ہی دن ۴۔ دسمبر ۱۹۰۷ء کو ۱۲ بجے کے قریب سخت زلزلہ آیا جو ہمنے لاہور میں محسوس کیا تھا اور اس کے متعلق مرزا رحیم بیگ صاحب دہرم سالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ دو دہکے زلزلے کے محسوس ہوئے۔ جو ۴۔ اپریل کے بعد تمام زلازل سے شدید تھا۔ اگر ایک دھکہ اور لگتا تو یقین تھا کہ تمام عمارات جو از سر نو طیار کی گئی ہیں مسمار ہو جاویں۔ پہاڑ بھی بہت جگہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ کئی مکان معیوب ہو گئے ہیں۔

اخبار میں لکھا ہے۔ کہ اس زلزلے سے چمبہ میں بھی بہت نقصان ہوا ہے۔ نگر وٹہ کے قریب بہت سے گھر گر پڑے ہیں اور کانگڑہ میں سات مختلف مقامات کے ملبہ میں سے دھوئیں کے بادل اٹھے۔

کہاں گئے پروفیسر اوموری صاحب جو کہتے تھے۔ کہ اب یہاں کسی زلزلے کا خوف نہیں۔ کیا پروفیسر جاپانی کا بات سچی ہوئی یا خدا کا کلام۔؟

وی پی آتی ہیں

جنوری کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا

۱۹۰۸ء کی قیمت کی وصولی کے واسطے ماہ جنوری کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت میں بذریعہ وی پی ارسال ہوگا وی پی مبلغ للعہ کا ہوگا لیکن جو صاحبان دنیوی خبروں کا حصہ نہ لینا چاہیں وہ ابھی سے مطلع فرماویں ورنہ وی پی مبلغ تین روپیہ کا کیا جاویگا اس کے متعلق مفصل صفحہ ۲ پر ملاحظہ ہو۔

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۶ بار	سہ ماہ ۱۳ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
۱/۲ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۹	۳
۱/۲ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
۱/۴ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱ ۱/۲
۱/۸ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱ ۱/۲	۱
فی سطر	۹۰	۵	۳	۲	۱	۲ر

یہ اُجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں زیادہ رعایت نہ ہو سکے گی۔ بے فائدہ خط و کتابت کرنے میں طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اُجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران الطبع میں جن الفاظ کو خود کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاوے گا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے۔ کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۶۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے واسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پہلے پندرہ دن اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی اشتہار کا مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دیوے اور باقی اجرت واپس کرے۔

رسید زر

۲۶۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء عـ ۲۳۵۔ گلاب الدین صاحب ۳ر
۲۶ " " عـ ۱۵۴ حافظ احمد دین صاحب ۱۵ر
۲۶ " " عـ ۵۴۳۔ عبد اللہ صاحب ۳ر
۲۸ " " عـ ۲۸۹۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب ۱۲ر
۲۸ " " عـ ۱۸۱۶۔ ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب للعہ
۲۸ " " عـ عنایت اللہ صاحب ۲ر
۲۸ " " عـ ۱۵۵۶۔ سید ولایت حسین صاحب ۶
۲۸ " " عـ ۱۶۸۱۔ محمد شفیع صاحب ۲ر
۲۸ " " عـ ۱۱۸۱۔ مولوی رحیم بخش صاحب ۳ر
۲۸ " " عـ ۱۵۲۴ محمد عبد اللہ صاحب ۶ر
۲۸ " " عـ ۳۴۴ سید رحمت علی صاحب ۳ر
۲۸ " " عـ ۱۳۳۱۔ عبد الرزاق صاحب ۴ر
۲۸ " " عـ ۱۵۶۷۔ بابو وزیر محمد صاحب ۳ر
۲۸ " " عـ ۱۹۴۔ فضل الٰہی صاحب ۸ر
۲۹ " " عـ ۱۵۱۳۔ احمد یار صاحب عار
۳۰ " " عـ ۱۸۲۸۔ احمد صاحب ۶
۳۰ " " عـ ۱۹۱۲ محمد ابراہیم صاحب ۴ر
۳۰ " " عـ ۱۷۳۔ غلام حید صاحب ۳ر
۳ " " عـ ۱۵۷۵۔ ملک غلام محمد صاحب عـہر
۳۰ " " عـ ۱۵۰۵۔ غلام محمد گوندل ۸ر
۳۱ " " عـ ۷۱۔ منشی نواب خان صاحب ۳ر
یکم نومبر ۱۹۰۷ء۔ عـ ۱۵۶۵۔ عبد المنان صاحب ۸ر
" " " عـ ۱۳۱۔ چودہری کرم الٰہی صاحب ۶ ۱۲ر
۲ " " عـ ۱۶۸ زین الدین محمد ابراہیم صاحب للعہ
۲ " " عـ ۱۹۲۴ زین الدین بحساب عـ ۱۶۲۴ ۳ر
۴ " " عـ ماسٹر شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام
۴ " " بابت عـ ۱۲۵۴ و عـ ۱۲۰۴ و عـ ۱۰۵۱ ۳ر
۴ " " عـ ۴۷۔ مرزا محمود علی صاحب ۳ر
۴ " " عـ ۱۷۰۳ ملک مولا بخش صاحب ۶ر
۴ " " عـ ۱۳۶۔ محمد رضوی صاحب ۳ر
۴ " " عـ ۱۰۰۱۔ پیر برکت علی صاحب عہر
۵ " " عـ ۱۱۴۶۔ عبد الحی خان صاحب عہر
۵ " " عـ ۱۸۲۶۔ شادی و غلام محمد صاحب ۱۲ر
۵ " " عـ ۲۳۹۔ سید احمد حسین صاحب ۲ر

۷۔ نومبر ۱۹۰۷ء عـ ۱۸۶۷۔ حکیم احمد دین صاحب ۳ر
۷ " " عـ ۱۲۹۲۔ خدا بخش صاحب ۸ر
۷ " " عـ ۱۵۹۷ راجہ شیر محمد خان صاحب ۳ر
۷ " " عـ ۱۸۳۲۔ گل محمد صاحب ۳ر
۷ " " عـ ۱۸۳۳۔ سید محمد اسمٰعیل صاحب عار
۸ " " عـ ۵۲۳۔ چودہری حسین بخش صاحب ۶ر
۸ " " عـ ۳۷۷۔ غلام نبی صاحب عہر
۸ " " عـ ۱۶۳۲۔ مولا بخش صاحب ۳ر
۱۱ " " عـ ۱۵۱۴۔ مولوی کرم دین صاحب ۴ر
۱۱ " " عـ ۱۴۶۔ محمد نذیر حسین صاحب عہر
۱۱ " " عـ ۸۲۶۔ محمد سعید صاحب ۲ر
۱۱ " " عـ ۳۲۳۔ مولوی سراج الدین صاحب ۲ر
۱۱ " " عـ ۸۳۰۔ نور عالم صاحب ۳ر
۱۱ " " عـ ۲۰۶۔ دوست علی صاحب ۲ر
۱۲ " " عـ ۱۰۴۵۔ بدر بخش صاحب عار
۱۱ " " عـ ۱۵۲۶۔ میاں عیسیٰ صاحب کشمیری عار
۱۲ " " عـ ۲۱۶ ڈاکٹر محمد علی صاحب ۳ر

عجیب مژدہ

یہ نئی کتاب بول چال عربی قریب صفحہ ۳۰۰ کے۔ ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور آمنے سامنے مقابل والے صفحہ پر اُردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت عہر۔ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدینگے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال ہم نقدسات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں۔ بالکل مفت بطور انعام روانہ کیجاوینگی حتیٰ کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا۔ چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اسوجہ سے یہ گراں قدر رعایت گوارہ کیگئی ہے۔ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتب بطور انعام پا لیگا۔ ورنہ بعد طبع کتب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عہر پر ملیگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ آنے پر روانہ کیجاویگی وہ یہ ہیں۔ سلاسل الفضائل مترجم اُردو۔ الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی دعائیں منظوم۔ احمدی کون ہے۔ عیسیٰ مسیح عکس مکتوب حضرت نبی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔

جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگا سکتے ہیں وی پی پر عہر اور کمیشن ان کتابوں پر لگے گا ہر حال ہم انعامی کتابیں مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔

نوٹ۔ یاد رہے کہ ۲۰۰ درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاوے گی۔

المشتہر سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔

ضرورت نکاح

۵ ۔ مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو ۔

۶ ۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں ۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں ۔ وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں ۔

۹ ۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں ۔

المشتہر اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ ۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ بدین شرائط لڑکا احمدی صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو ۔

الراقم ۔ ن ۔ ۔ ۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔

۱۱ ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے ۔ مخلص احمدی ۔ والدین احمدی ۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۷ یا ۱۸ سال خواندہ ۔ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو ۔ بہر صورت خواندہ ہو ۔ آمدنی ۱۵ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو ۔ خط ملفوف ہو

المشتہر ۔ عبداللہ درزی احمدی جھنڈو ساہی ڈاکخانہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خرید و

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے ۔ قیمت ۸ ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضرور ہدایتیں دی ہیں ۔

قیمت ۲ ر

نور الدین — مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامتہ ۔ دھرمپال کی ترک اسلام کا جواب جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کیلئے حجت ہے ۔ قیمت ۸ ۰ ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمددین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کیا ہے ۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے ۔

قیمت غلامی ۳ ر عصمت انبیاء ۷ ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — [illegible]

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کردی ۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے ۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے ۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے ۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے ۔

مجلد ۳ ؍ ۱۲ غیر مجلد ۵ ر ولایتی کاغذ مجلد عـ۱

دُرِّ ثمین — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے ۔ کہ آئیندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی ۔

قیمت مجلد ۸ ر غیر مجلد ۶ ر

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں ۔ قیمت ا ر

اسلام کی پہلی کتاب — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب نومسلم بچوں کیلئے نہایت مفید ہے

قیمت ۴ ر

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر ۔ قیمت ۸ ر

اختیار الاسلام — مصنفہ شیخ عبد الرحمن صاحب نومسلم ۔ آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید

حصہ سوم ۷ ر

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کیوجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہوگیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضا کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطبا سے کئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوئے یا عارضی فائدہ ہوا ۔ آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی ۔ میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے ۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی ۔

راقم ۔ محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

(سابق پرسنل اسسٹنٹ صاحب ریونیو کمشنر سرحدی صوبہ پشاور)

ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبوب مقوی

کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر ازحد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہوگئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اُکتا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جاوے گی ۔ یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کیحالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے ۔ قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) بیس گولی ایک روپیہ (عہ)

علاوہ بریں اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجربہ اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ازانجملہ سرمہ عجیب ۔ دھند ۔ جالا ۔ پھل ۔ خارش چشم ۔ دمعہ آنکھوں سے پانی جاری رہنا ۔ پنج پن ۔ اور خفیف پھولا کیلئے بے نظیر ہے قیمت فی تولہ عہ

دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فیبکس عـ۸ سفوف جریان دو ہفتہ کیلئے عہ

سفوف مفرح ہاضم ۔ دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آتے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو ۔ طبیعت بیکل بے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ درد سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس عہ

پتہ خوش خط بعد حالات مفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہوں محصول و جوابی کٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی ۔ دروازہ سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قیمت پیشگی ہے

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح دور آخر مہدئ آخر زماں

قادیان میں ہے

جلد (۶) | مورخہ ۱۳ - ذیعقدہ ۱۳۲۵ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۷ء | نمبر ۵۱

فی پرچہ ۲ | سرچہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | از یقہ صہ

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہرحالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزۃ اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا۔ کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مور دلعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ۳۰ مے

عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق ضمیمہ اخبار . . . . للعہ

مابعد . . . . صہ

عام قیمت پیشگی بغیر اوراق ضمیمہ اخبار . . . . سے

فی پرچہ ۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے حساب بعد کے بعد کی جو اخبار وقت پر نہ پہنچنے کے عذر سے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید نہ اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ روانہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہئیے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہئیے۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخر تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور

وحی الٰہی کی تائید مکہ معظمہ سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی ومعظمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بدر مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام درج ہے جو آپ کو جمعرات کو ہوا تھا کہ "عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو" اگرچہ عام طور پر تمام ہندوستان میں بہ استثنائے چند مقامات عید جمعہ کو ہوئی تھی۔ مگر یہ غیب کی خبر جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو دی اور جو یقینی تھی وہ یہی تھی کہ عید جمعرات کی ہے۔ اب مکہ شریف سے جو خطوط موصول ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں عید جمعرات کی تھی یعنے بموجب الہام ہمارے امام صاحب۔ والحمدللہ علیٰ ذالک۔

خاص خانہ کعبہ میں جمعرات کی عید ہونے کے معنے یہی ہیں کہ بدھ کی شام کو چاند ہو گیا تھا۔ اگرچہ عام طور پر ہندوستان میں دیکھنے میں نہیں آیا مگر اس کی حقیقت کی اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اطلاع دیدی۔ یہ بھی ایک نشان ہے۔ اور ہمارے امام علیہ السلام کی صداقت اور اس کی سادگی پر ایک بیّن دلیل۔ ہمارے مخالفین اور دنیا کے اہل الرائے اس معاملہ میں غور کریں کہ کس سادگی اور جرأت کے ساتھ ہمارے حضرت صاحب اپنے الہام دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اگرچہ قادیان میں اس روز عید نہیں کی گئی مگر خدا تعالےٰ کا پیغام جو پہونچا تھا وہ کھول کر بتا دیا گیا۔ اور آخر وہی ہوا۔

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ڈیرہ اسمٰعیلخان۔

خبریں ضروری ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم

دوست صادق محب واثق جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حال میں آپکے اخبار کے متعلق چند صاحبان نے دو تحریکیں کی ہیں۔ اول یہ کہ اس میں دنیاوی خبریں ہوا کریں اور دوم یہ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے۔ چونکہ میں بدر سے خاص محبت رکھتا ہوں اور اس کی ترقی اور بہبودگی کا خواہشمند ہوں اس وجہ سے میں نے بھی مناسب سمجھا کہ اپنی ناچیز رائے اس کے متعلق ظاہر کروں۔

(۱) یہ بات مُسلّم ہے۔ کہ ہم کو دنیاوی خبروں کی بھی سخت ضرورت ہے نہ صرف ہندوستان کی بلکہ تمام روئے زمین کی۔ کیونکہ زمانہ کی ضروریات اور اس کے حالات سے آگاہی بھی لازمی ہے۔ اور یہ بغیر اخبار ممکن نہیں چونکہ ہمارے قومی اخبارات میں ملکی خبریں نہیں ہوتیں اس وجہ سے باوجود خریدنے الحکم۔ بدر و دیگر رسائل کے ایک نہ ایک اور اخبار خریدنا یا کم از کم اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بدر میں ملکی خبروں کا اندراج ایک عمدہ تجویز ہے مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس کے لئے گنجائش کہاں سے آوے۔ مجھے یاد ہے کہ کچھ عرصہ ہوا کہ اس اخبار میں ملکی خبروں کا ایک صفحہ شائع ہوتا تھا۔ میں ایسی خبروں کے مخالف ہوں جو پُرانی ہو کر چند تبادلے کے اخبارات سے حاصل کی جاویں اور اس سے اخبار کی وقعت کم ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس کام کے لئے اخبار میں سے ایک دو صفحہ کی گنجائش نہ نکل سکتی ہے اور نہ ہی ایک دو صفحہ اس کے لئے کافی ہیں۔ ملکی خبروں اور تمام دنیا کے حالات کے متعلق ضروری ہے کہ کم سے کم چار صفحہ کا ضمیمہ بدر کے ساتھ علیحدہ نکلا کرے مگر اس کی تیاری کے لئے خاص اہتمام چاہیئے چند روزانہ اور ہفتہ وار انگریزی اور اردو اخبارات قیمتاً حاصل کئے جاویں اور علاوہ اس کے ہر بڑے شہر میں چونکہ احمدی جماعت موجود ہے۔ بدر کے اس ضمیمہ کے لئے ہر جگہ نامہ نگاروں کی ضرورت ہے۔ جو وقتاً فوقتاً مقامی خبریں لکھتے رہا کریں۔ میرا خیال ہے کہ اس ضمیمہ کے لئے علیحدہ ایک سب اڈیٹر بھی ہو جو آپکے ماتحت اور آپکی ہدایات کے موافق اپنا کام کرے کیونکہ آپ پہلے ہی اخبار میں دبے ہوئے ہیں۔

یہ تمام انتظام خرچ چاہتا ہے۔ جسکا انتظام بھی ضروری ہے۔ اگر ناظرین بدر کو واقعی یہ شوق ہے کہ ان کے اخبار میں ملکی خبریں ہوا کریں تو وہ اس ضمیمہ کو خریدیں اور اس کا چندہ پیشگی ادا کریں چونکہ محصولڈاک کی ضرورت اس ضمیمہ کے لئے نہ ہوگی میرے خیال میں کم سے کم ایکروپیہ قیمت اسکی اسصورتمیں ہو کہ سات سو خریدار اس ضمیمہ کیلئے پیدا ہو جاویں۔ اور بغیر پوری ہونے اس تعداد کے اس کام میں ہاتھ ڈالنا مشکل ہے۔ اگر سات سو یا اس سے زیادہ خریداروں کی خواہش ہو تو اس کام کو شروع کر دیا جاوے ورنہ ہر شخص کا اختیار ہے۔ کہ ملکی خبروں کے حاصل کرنے کے لئے جسطرح چاہے۔ بطور خود انتظام کرے۔

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ بدر کو ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے جسکے متعلق بندہ صاف صاف عرض کرتا ہے کہ یہ قبل از وقت ہے بدر ہرگز ہفتہ میں دوبار بالفعل نہیں ہونا چاہیئے جبکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اخبار کی حالت ابھی تک پوری پوری اطمینان بخش نہیں اور نہ ہی اس سے اصل سرمایہ پر کچھ منافع حاصل ہونا شروع ہوا ہے۔ تو پھر ہفتہ میں دوبار کر کے اخبار کو پھر مشکل میں ڈالنا ہے آجکل تیرہ سو پرچوں کی اشاعت کے لئے کم سے کم تیرہ سو پیسہ فوراً محصولڈاک کیلئے درکار ہیں۔ تو پھر اس خرچ کو ہفتہ میں دوبار کرنا بغیر کافی فنڈ کے عقلمندی سے بعید ہے اور امید کامیابی کی کم ہے میری ناچیز رائے یہ ہے کہ دونوں اخبار بدر اور الحکم بالفعل ہفتہ میں ایکبار ہی شائع ہوں۔ البتہ ایک بڑا نقص انکی اشاعت میں ہے جسکا رفع کرنا لازمی ہے بدر ایک مقررہ دن شائع ہوتا ہے اور الحکم اور ایک مقررہ تاریخ کو یا اس کے دوسرے روز۔ بارہا ایسا ہوتا ہے یہ دونو اخبار ایک ہی روز قادیان سے روانہ ہوتے ہیں اور اس طرح خریداروں کو ایک ہی روز پہونچتے ہیں یہ بڑا نقص ہے۔ یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ دونوں اخبارات کے مضامین اور ان کا مذاق علیحدہ ہے۔ مگر قادیان کی خبریں اور کلمات طیبات جو اخبار کا مغز ہیں وہ دونوں میں مشترک ہیں اور اس سے دونو اخبار خریدنے کا شوق کم ہو جاتا ہے۔ اس نقص کی اصلاح یوں ہو سکتی ہے کہ دونو اخبار مقررہ تاریخوں میں شائع ہوں اور ہر ایک اخبار دوسرے سے تین چار روز بعد میں شائع ہوا کرے۔ مثلاً الحکم چونکہ ۱۰۔۱۷۔۲۴۔ اور اخیر تاریخ کو شائع ہوتا ہے بدر کو ضرور نہیں۔ کہ ہر جمعرات کو ہی شائع ہو بلکہ اگر وہ ہر مہینہ کی ۵۔۱۲۔۲۰۔۲۷۔ تاریخ یعنے مہینہ میں چار بار شائع ہو تو اسطرح جو لوگ دونوں اخبار خریدتے ہیں انکو ہفتہ میں گویا دو پرچے پہونچتے رہیں گے۔ یعنی ۵۔۱۰۔۱۲۔۱۷۔۲۰۔۲۴۔۲۷۔ اور اخیر تاریخ اور اس طرح جو مدعا ہے۔ کہ اخبار ہفتہ میں دوبار ہو وہ بھی حاصل ہو جاویگا اور جو لوگ صرف ایک اخبار خریدتے ہیں انکو دوسرا اخبار بھی خواہ نخواہ خریدنے کا شوق ہوگا۔ جو شوق کہ موجودہ صورتمیں ہرگز نہیں ہو سکتا کیونکہ بسا اوقات آجکل دونوں اخبار ایک روز پہونچتے ہیں اور الہامات و دیگر مقامی خبریں اور کلمات طیبات یکساں ہوتی ہیں۔ اس طرح ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ ہفتہ میں دوبار اخبار پڑھنا ہو تو دونوں اخبار خریدے ورنہ ایک ہی۔ اور ناظرین اخبار کو بھی پڑھنے میں آسانی ہوگی جناب کو اس کے متعلق ضرور غور کرنی چاہیئے اور بدر کو بجائے ہر جمعرات کے ۵۔۱۲۔۲۰۔۲۷ تاریخ شائع کرنیکا انتظام کرنا چاہیئے اگر دیگر صاحبان بھی اس رائے سے متفق ہوں۔ میری ناچیز رائے جو تھی عرض کر دی

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک ڈیرہ اسمٰعیلخان۔

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں وے جو اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے۔ اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے

لنگر سب سے اول میں اس عرضداشت ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو موجودہ مصارف میں سے سب سے زیادہ اہم ہے۔ لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاددہانی کراتا رہے۔ لنگر کے اخراجات بسبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس ارسال کیا کریں اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے جاتے ہیں۔ اس لئے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں۔ وہاں کے سکرٹریوں کو بھی ابھی سے فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اور اب کے بھی اُمید ہے کہ ایسا ہی کرینگے اور دوسری انجمنیں بھی ان کے اس نمونہ سے فائدہ اوٹھائینگی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے۔ جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھ میں جاتا ہے۔ اور اُنہی مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔

پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ میں رہیگا۔

احباب سیالکوٹ نے قریب ایک ہزار چندہ جمع کرنے کی تجویز کرلی ہے۔ جس میں سے نصف کے قریب وہ روانہ بھی کرچکے ہیں۔

ضروری یاددہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے اس لئے تمام احمدی انجمنوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے ان سے آنے والے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دے دیں تاکہ ضروری انتظام کے لئے غور کرنے کا موقعہ ان لوگوں کو مل سکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوتے ہیں۔ عین وقت پر مہمانوں کے اتارنے اور ان کے لئے جگہ کی تجویز میں دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں اس لئے جہاں جہاں احمدی انجمنیں قائم ہیں وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب اُس قدر تعداد سے اطلاع دیں جس قدر احباب قادیان آنے والے ہوں انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دے دینگے اور اس طرح پر انتظامی امور میں سہولت ہوگی ایسی تمام اطلاعیں جلد پہونچ جانی ضروری ہیں۔ ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھیں کہ جو احباب آئیں وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھ لاویں۔ لحافوں اور بستروں کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا۔ اس میں ہرگز فرد گذاشت نہ کی جاوے۔

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ مہمان خانہ میں غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلبا اور بعض دوسرے نادار طلبا کے لئے لحافوں اور گرم کپڑوں کی حاجت ہے۔ جو احباب اس کار خیر میں حصہ لیں گے وہ عند اللہ ماجور ہوں گے۔

یعقوب علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان۔

رسید زر

۹۔ دسمبر ۱۹۰۶ء نمبر ۱۸۴۳۔ صدرالدین صاحب ۔ ۲/
۹ ۔ " " نمبر ۹۳۰۔ امام الدین صاحب ۔ ۲/
۹ ۔ " " نمبر ۱۸۱۴۔ مرزا الٰہی بخش صاحب ۔ ۲/
۹ ۔ " " نمبر ۹۶۔ محمد ابراہیم صاحب ۔ ۲/
۹ ۔ " " نمبر ۱۸۴۴۔ محمد حسن صاحب ۔ ۱۲/
۹ ۔ " " نمبر ۶۶۹۔ علی محمد صاحب ۔ ۲/

بغداد سے حلب آٹھ روز میں

بغداد سے حلب تک قافلہ کے ساتھ معمولی طور پر لوگ ۲۲ روز میں پہونچا کرتے تھے مگر اب قریب تین مہینے سے کسی باہمت تجار کی طرف سے گھوڑے گاڑیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ جسکی بدولت مسافر یہ چھبیس دن کا سفر آٹھ ہی روز میں طے کر لیا کرتے ہیں۔ علاوہ وقت میں نہائیت معقول کفایت نکل آنے کے ان گھوڑے گاڑیوں کی بدولت مسافروں کو آسائش بھی اس سفر میں پہلے سے زیادہ ملنے لگی ہے اور ان کا خرچ بھی نسبتاً کم ہوگیا ہے۔ درجہ اول کی سواری کے لئے چار پونڈ اور درجہ دوم کی سواری کے لئے دو پونڈ عثمانی مقرر کئے گئے ہیں ہمارا نامہ نگار بغداد سے ہمیں اطلاع دیتا ہے کہ ریل کی سڑک بھی انشاء اللہ چند ماہ میں مکمل ہو جائے گی۔ جس سے زائرین حجاز کو اور بھی زیادہ آسانی ہو جائیگی۔ گھوڑے گاڑی کے موجودہ انتظام نے حجاج کے لئے کچھ کم آسانیاں پیدا نہیں کیں بمبئی سے بصرہ۔ بغداد۔ حلب و شام ہوتا ہوا انسان اب بھی ۲۱ یا ۲۲ دن میں مدینہ منورہ پہونچ سکتا ہے بمبئی سے بصرہ تک سٹیمر پر سات روز کا راستہ ہے۔ بصرہ سے بغداد پہنچنے میں تین دن صرف ہوتے ہیں۔ بغداد سے حلب تک گھوڑے گاڑی کی سواری پر پہونچنے کے لئے آٹھ روز کافی ہیں حلب سے ریل ہے اور وہاں سے شام تک ایک روز اور شام سے مدینہ منورہ تک دو یا تین روز سے زیادہ صرف نہونگے اس طرح یہ سارا سفر ۲۱ یا ۲۲ دن میں بخوبی طے ہو سکتا ہے (وکیل)

مدینہ منورہ تک ریلوے کی توسیع

ریوٹر کے ایک تازہ تار میں اخبار مارننگ پوسٹ لنڈن کے نامہ نگار قسطنطنیہ کے تار برقی حوالہ سے جو اس ارادہ سلطانی کی خبر دیگئی ہے کہ مکہ معظمہ سے مقام عرفات تک ریلوے بنائی جاوے اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی درمیانی لائن آئندہ زمانہ حج سے پہلے مکمل کر دیجائے اس پر تمام اسلامی دنیا میں غیر معمولی مسرت و شادمانی کا اظہار کیا جائیگا اور حرمین شریفین کا سفر بذریعہ ریلوے آرام و سہولت کے ساتھ طے ہونے کی امید سالہائے آئندہ میں بیشمار عقیدتمندوں کو اقطاع و جوانب عالم سے بجانب سرچشمہ اسلام کھینچ لیجائیگی اور اگلے سال سے انشاء اللہ زمانہ حج میں ان مقامات مقدسہ پر اسلام کی وہ رونق و شان نظر آئیگی جو دنیا کے کسی مذہب کی ایسی تقریب پر موجود ہونی ناممکن ہے مگر ساتھ ہی مندرجہ بالا تار برقی کے متعلق اس امر کی تصحیح و تصریح ضروری ہے کہ آئندہ موسم حج سے سنہ ۱۳۲۶ھ کا زمانہ حج مراد ہے، نہ کہ موجودہ سنہ ۱۳۲۵ھ کا حج۔ جس میں اب چند ہی ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ (پیسہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۳ - ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹ - دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱ - اِنّی معکَ وَمَعَ اھلِکَ - اَحمِلُ اوزارکَ

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اور تیرے اہل کے ساتھ ہون مین تیرے بوجھ اُٹھاؤن گا -

۲ - مین تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیارون کے ساتھ ہون

۳ - اِنّی مَعکَ یا مسرور

ترجمہ - اے مسرور مین تیرے ساتھ ہون -

۴ - وقع واقعٌ وھلک ھالکٌ

ترجمہ - ایک واقع وقوع مین آئیگا اور ہلاک ہونیوالا ہلاک ہوگا

۵ - وضعنا الناس تحت اقدامک

ترجمہ - ہمنے لوگونکو تیرے قدمون کے نیچے رکھدیا -

۶ - وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ورفعنا لک ذکرک -

ترجمہ - ہمنے تجھ سے وہ بوجھ اُٹھا دیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کیا -

۷ - اُجِیبُت دعوتُکَ -

ترجمہ - تیری دُعا قبول کیگئی -

۸ - سنریھم ایاتنا فی الآفاق وفی انفسھم -

ترجمہ - عنقریب ہم ان کو نشانات دکھلائین گے گرد ونواح مین اور خود اُن مین -

۹ - اجیبت دعوتکما - انّ اللہ علیٰ کل شیٍٔ قدیر -

ترجمہ - تم دونو کی دُعا قبول کیگئی تحقیق اللہ تعالےٰ ہر بات پر قادر ہے

۱۰ - اِنّی معک یا ابراھیم

ترجمہ - مین تیرے ساتھ ہون اے ابراہیم -

۱۱ - اِنّی انا ربک الاعلیٰ -

ترجمہ - مین تیرا رب اعلیٰ ہون -

۱۲ - اخترت لک ما اخترت

ترجمہ - مینے تیرے لئے وہ امر پسند کیا جو تونے اپنے لئے پسند کیا

۱۳ - بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید -

۱۴ - ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) اللہ خیر و ابقیٰ

۱۵ - خوشیان منائینگے -

۱۶ - بعد سنةٍ واحدةٍ

ترجمہ - ایک سال کے بعد -

۱۷ - صلوٰتک خیر و ابقیٰ - ان صلوٰتک سکن لھم

ترجمہ - تیری عبادت بہتر اور باقی رہنے والی ہے - تیری دعائیں [illegible]

دخلتم الجنة وما علمتم ما الجنة ذلك اليوم الآخر۔

ترجمہ۔ تم داخل ہوگے بہشت مین اور تم جلنتے ہو کہ کیا چیز ہے بہشت۔ یہ آخری دن ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان سلطان محمد صاحب وزیر پورہ سیالکوٹ
محمد دین صاحب دوہ وان ضلع سیالکوٹ
ولی محمد زمیندار موضع مار ڈاکخانہ محمد پور ضلع کانپور
مساۃ جیوان ۔ کاٹھگڑھ ہوشیار پور
ولایت حسین ۔ چک جلال الدین منٹگمری
کبیر الدین احمد اکبر آباد محلہ باج گنج
مولا بخش اڑمڑ ہوشیار پور
مسمات اللہ رکہی اہلیہ محمد عبد الرشید ۔ شرقپور لاہور
زینب بی بی " " "
عائشہ بی بی " " "
اہلیہ میان عبد المنان کاٹھگڑھ
شکر اللہ پوہلا۔رعیہ سیالکوٹ
مرزا خان چک نمبر ۱۰۲ مبارک پور ۔ علاقہ نہر جہلم
مسمات چراغ بی بی اہلیہ داؤد شرقپور لاہور
شادمان خان بشارت ضلع جہلم
محمد علی لاہور
عبد الرشید ولد اکبر علی سکن گولو ضلع گوجرات
خوشی محمد ولد جمعہ پوڈا والہ " "

رسید زر

۱۰۔ دسمبر ۱۹۰۷ء ۶۱۰ ۔ عبد الشکور صاحب سے
" " " ۔ شاہزادہ اسد جان صاحب سے
" " " ۱۵۴۲ ۔ شیخ محمد حسین صاحب سے
" " " ۱۵۳۶ ۔ مستری حسن دین صاحب سے

کیا لاہور کی آریہ سماج خونی منظر کی محرک نہیں؟

(منقول از اخبار عام)

گذشتہ شورش اور فتنہ پردازی مین آریہ سماج کے متعلق جس رائے عام کا اظہار ہوا ہے اور گورنمنٹ نے جس فرزانگی اور سیاسی دانشمندی کے ساتھہ ملک اور اہل ملک کو آنیوالی مصیبت سے بچایا ہے وہ کوئی مخفی امر نہین گورنمنٹ کی اس عطوفت اور مراحم خسروانہ کا جو اس نے آریہ سماج کے ساتھہ دکھائی ہے ان لوگون کو ایسا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ آیندہ کیلئے وہ اپنی شوخی اور بے باکی کے رویہ کو بالکل بدل لیتی ۔مگر گورنمنٹ کے متعلق اگر کسی مصلحت سے وہ خاموشی اختیار کر رہی ہے ، تو مسلمانون کے خون کی پیاسی ہو رہی ہے

آریہ سماج کے لیڈرون نے یہ سمجھہ لیا ہے کہ آریہ سماج کی شورش کو ظاہر کرنے والے مسلمان تھے اور مسلمانون نے گورنمنٹ کے کان بھرے ہین جب پہ لالہ لاجپت رائے کو جلاوطن کیا گیا مگر گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ اس کا ذمہ دار کون ہے گورنمنٹ نے پوری تحقیقات سے کام لیا اور اپنے تمام معتبر ذرائع کی بناء پر وہ اس نتیجہ پر پہونچی لیکن ان اخوان . . . . کو مسلمانون سے پہلے ہی کچھہ کم کینہ اور دشمنی نہ تھی جو اس پر اس شورش کے نتائج نے جلتی آگ پر تیل کا کام لیا۔ آریہ سماج نے مسلمانون کو بھڑکانے اور جوش دلانے کے لئے تمام حیلون کو استعمال کرنا شروع کیا تاکہ مسلمان جوش مین آکر کوئی ایسی حرکت کر بیٹھین جس سے وہ بھی بدنام اور معتوب ہون ۔مسلمانون کے ملکی اور مذہبی لیڈرون کو اس موقعہ پر بڑی جد و جہد کرنی پڑی اور اپنی قوم کو سمجہایا۔ کہ وہ ان لوگون سے ہر آئنہ الگ رہین چنانچہ مسلمان الگ رہے ۔مسلمانون کے اس الگ رہنے کی پولیسی نے بھی سماجیون کو بھڑکایا اور جوش دلایا اور انہون نے مسلمانون کے بزرگون اور رہنماؤن کو کوسنا شروع چنانچہ آریہ اخبارون مین جہان ایک طرف کو بھڑکانے کے لئے سکہ گورون کے حالات لکھنے شروع کئے

وہان ساتھہ ہی مسلمان بادشاہون خصوصاً محی الدین اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کی نسبت نہایت ہی ناشائستہ اور دل دکہانیوالے الفاظ استعمال کرکے مسلمانون کے دل دکہانے کا ذریعہ اختیار کیا گیا ۔آریہ سماج کا مذہبی اڈیٹر جو مسلمانوں اور عیسائیون اور دوسرے مخالف مذہب . . . والون کے خلاف شائع ہوا ہے پہلے ہی سے امن عامہ کو توڑنیوالا اور دوسری قومون کو سخت جوش دلانیوالا ہے گمان ایام مین خصوصیت سے یہ رنگ اختیار کیا گیا اسکی غرض بھی وہی مسلمانونکو جوش دلانا تھا مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے ایک اور حیلہ تجویز کیا گیا اور وہ یہ تھا کہ پچھلے سالانہ جلسہ پر جو نومبر کی آخری تاریخون مین ہوا۔ لاہور کی آریہ سماج نے ۲ دسمبر ۱۹۰۷ء سے لیکر ۴۔ دسمبر ۱۹۰۷ء تک ایک مذہبی کانفرنس کی بنیاد رکھی جسمین مختلف مذاہب کے لیڈرونکو شمولیت کی دعوت کیگئی اور بذریعہ اشتہارات عام طور پر شائع کیا کہ نہائت ادب و تہذیب کے ساتھ مضمون مقررہ پر مضامین پڑھے جائین گے اس موقعہ پر حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی دعوت کیگئی یہ ہر کسی سے مخفی نہین اور گورنمنٹ کے ذمہ وار افسر بھی جلنتے ہین کہ حضرت اقدس کبھی ایسے جلسون مین شامل نہین ہوتے اور نہ ہونا پسند کرتے ہین بلکہ وہ مباحثات کو نفرت بڑہانے کا ذریعہ اور ملک کے امن عامہ کے خلاف سمجھتے ہین یہی وجہ ہے۔ کہ آپ نے کئی سال گذرے گورنمنٹ آف انڈیا کو ایک خاص قانون مذہبی مناظرت اور مباحثون کے متعلق مرتب کرنیکی توجہ دلائی تہی اور چاہا تھا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۸ کی توسیع کیجاوے لیکن آریہ سماج نے اس مرتبہ جبکہ نہایت تہذیب اور رعائت ادب کے ساتہہ مضمون مقررہ پر مضمون پڑہنے کا وعدہ کیا اور ہر طرح سے اطمینان دلا دیا کہ نکتہ چینی اور بدگوئی نہین ہوگی اور یہ یقین کرکے کہ ان لوگون نے گذشتہ تادیب سے اپنا طرز بیان بدل لیا ہوگا تو ان کی درخواست پر آپ نے بھی مضمون لکھا اور اسی بناء پر مختلف شہرون سے ہماری جماعت کے کئی سو آدمی شریک جلسہ ہوئے ۔سناتن دہرم والون برہموؤن اور عیسائیون نے ہر طرح سے حفظ مراتب کو نگاہ رکھا اور کسی قسم کا دل آزار فقرہ یا جملہ انکی تحریر مین نہین آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کیطرف سے جو مضمون پڑہا گیا وہ تو امن عامہ اور صلح اور سلامتی کا پیغام تہا۔ جو شہزادہ امن کی طرف سے دیا گیا تہا چنانچہ اس مین بڑی صراحت اور تفصیل کے ساتہہ ہندوؤن و آریون کے مسلمہ بزرگون کی عزت اور عظمت کا نہائت صدق دل سے اعتراف کیا گیا تھا اور مختلف فرقون اور قومون کے درمیان عام اتحاد اور اتفاق کی محکم تجویز بتائی تھی اور صاف طور پر فرمایا تہا کہ ہم اسبات کا اعلان کرنا اور اپنے اس اقرار کو تمام دنیا مین شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی سب پاک اور خدا کے برگزیدہ تھے۔ ایسا ہی خدا نے جن بزرگون کے ذریعہ

پاک ہدایتین آریہ ورت مین نازل کین اور نیز بعد مین جو آنیوالے آریون کے مقدس بزرگ تھے جیساکہ راجہ رامچندر اور کرشن یہ سب کے سب مقدس لوگ تھے اور انہین سے تھے جنپر خدا کا فضل ہوتا ہے مگر ہم اس شکایت کے لئے کس کے آگے روئین اور کس سے اسبات کا انصاف طلب کرین کہ دوسری قومین ہم سے یہ معاملہ نہین کرتین دیکھو یہ کیسی پیاری تعلیم ہے جو دنیا مین صلح کی بنیاد ڈالتی ہے اور تمام قومون کو ایک قوم کیطرح بنانا چاہتی ہے یعنی یہ کہ دوسری قومون کے بزرگون کو عزت سے یاد کرو۔ بار بار اس اصل پر زور دیا گیا اور سمجھایا گیا مگر دوسرے ہی دن آریہ سماج نے ان تمام باتون کو ملیامیٹ کردیا بجائیکہ آریہ ورت کے کسی رشی منی پر کوئی حملہ نہین کیا گیا بلکہ انکی عزت اور تعظیم کی گئی تھی اور آریہ سماج کے لیڈر سن چکے تھے اور وہ چھپا ہوا لیکچر بھی انکو دیا گیا تھا مگر آریون نے ہمپر سخت ظلم کیا۔"

۴ - دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء کی شام کو جب انہون نے اپنا مجوزہ مضمون پڑھا تو اس مین خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبیون اور راستبازون اور مقدس لوگون پر وہ دل آزار حملے کئے گئے کہ اگر حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور امن عامہ اور سلامتی کی ہدائتیں نکو پڑھا اور سنا نہوتا تو آریہ سماج کے مندر مین خون کی ندیان بہ جاتین۔

آریہ سماج نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ادب اور تہذیب مضمون پڑھینگے اور کسی پر حملہ نہین کیا جائیگا کوئی دل آزار فقرہ نہین بولا جائیگا ہمنے اس وعدہ کی پوری رعائیت کی اور کرنی چاہئیے تھی مگر آریہ سماج نے اس کو توڑ ہم کو اپنے گھر بلا کر مہمان نوازی کے عام اخلاق کو بالائے طاق رکھکر قانون انگریزی کی بھی پروا نہ کرتے ہوئے نہائیت گندے ناپاک اور دل آزار حملے کئے۔

کیا آریہ سماج نے ہماری قوم کا کئی ہزار روپیہ جو اس مطلب کے لئے اُسے خرچ کرنا پڑا تباہ کر کے ہم کو سخت دکھ نہین دیا۔ جو سینکڑون آدمی اپنے کاروبار چھوڑ کر راستہ اور سفر کی تکلیفین برداشت کر کے وہان پہونچے اور لاہور کی جماعت کو ایک کثیر خرچ اپنے بھائیون کے لئے خرچ کرنا پڑا مگر آریہ سماج کے لیڈرون نے گھر بلا کر ہمارے مقدسون اور مسلمہ بزرگون کو گالیان دین۔

جو طریق آریون نے اس مرتبہ اختیار کیا اسکی نظیر کسی قوم مین نہین پائی جاتی۔ مین دعوے سے کہتا ہون کہ جب سے برٹش راج کا پرچم ہندوستان پر لہرانے لگا ہے اور جب سے مذہبی آزادی اور تحریر و تقریر کی آزادی کا عطیہ گورنمنٹ نے دیا ہے عیسائیون نے باوجود اسلام کے مخالف ہونیکے کبھی اسطرح پر اشتہار دیکر اور مسلمانونکو اپنے گھر بلا کر اور ادب اور متانت سے گفتگو کرنیکا وعدہ کر کے دل آزار الفاظ مین حملے نہین کئے یہ پہلا موقعہ ہے۔ اور انڈیا بھر مین اسکی نظیر ہے جلسہ ترکہ مسلمانونکو مدعو کر کے اور انکو اپنی شائستگی کا یقین دلا کر اسطرح پر دکھ دیا جو آریہ سماج کی تاریخ مین یادگار رہیگا اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ بندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسکو (اگرچہ یہ غلطی ہے) آج روئے زمین کی بڑی بڑی سلطنتین اور شاہنشاہ اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہین معاذ اللہ معاذ اللہ "قانون قدرت کے خلاف پیدائش رکھنے والا" کہا گیا۔ خدا تعالیٰ کے ایک قدوس بزرگ کی شان مین اس قسم کا باحیایانہ حملہ جسقدر دکھ دینے والا ہوسکتا ہے اس کا اندازہ قلم نہین کرسکتا۔ ایسا ہی تمام راستبازون حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت داودؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت آدمؑ سب پر نام بنام حملہ کیا اور ان کی بے ادبی دل آزار الفاظ مین کی ہمارے نزدیک نہ راو رفتن نہ پائے ماندن والا معاملہ ہورہا تھا یہ ہتک اور توہین صرف عیسائیون کی ہی نہ تھی بلکہ مسلمانونکی بھی تھی کیونکہ مسلمان سچے دل سے ان سب کو اپنا امام اور پیشوا یقین کرتے ہین پھر یہی نہین بلکہ راستبازون کے سردار اور مقدسون اور معصومون کے امام سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک شان پر دیدہ دلیری اور بیباکی کے ساتھ دل آزار اور ناپاک حملے کئے گئے آریہ سماج کے لیڈر ۲۴ گھنٹہ پیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعلق سُن چکے تھے کہ

"رجوع خلائق اور قبولیت کا یہ عالم ہے۔ کہ آج کم سے کم بیس کروڑ ہر طبقہ مسلمان آپکی غلامی مین کمربستہ کھڑے ہین اور جب سے خدا نے آپکو پیدا کیا ہے بڑے بڑے زبردست بادشاہ جو ایک دنیا کو فتح کرنیوالے تھے آپکے قدمون پر ادنیٰ غلامون کی طرح گرے رہے ہین اور اسوقت کے اسلامی بادشاہ بھی ذلیل چاکرون کیطرح آنجناب کیخدمتین اپنے تئین سمجھتے ہین اور نام لینے سے تخت سے اُتر آتے ہین" اور ایسا ہی انہون نے صاف طور پر سنا تھا کہ "درحاصل ہمارے مقدس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تو گندی گالیان دیتے ہین وہ صرف زبان سے تو صلح صلح کرتے ہین مگر ایسی زبان کو تلوار کیطرح کھینچکر ہمارے اس پیارے نبی پر چلاتے ہین جسکے قدمون کے نیچے ہماری جانین ہین ایسا ہی ان کو کھولکر بتایا گیا تھا کہ

"ہم اس اصول کو اپنے ہاتھ مین لیکر آپکی خدمتین حاضر ہوئے ہین کہ آپ لوگ گواہ رہین جو ہمنے مذکورہ بالا طریق کے ساتھ آپکے بزرگون کو مان لیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے تھے اور آپکی صلح پسند طبیعت سے ہم امیدوار ہین کہ آپ بھی ایسا ہی مان لین اور اگر اس طریق سے صلح نہو تو آپ یاد رکھین کہ کبھی صلح نہوگی بلکہ روز بروز کینے بڑھتے جاوینگے۔ مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریم کیلئے جان دیتے ہین اور وہ اس بیعزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہین کہ ایسے شخصون سے دل صفائی کرلیںپے اور ان کے دوست بن جاوینے جن کا کام دن رات یہ ہو کہ وہ انکے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان دیتے ہین اور اپنے رسالون اور کتابون اور اشتہارون مین نہائیت توہین کر کے ان کا نام لیتے ہین اور نہائیت گندے الفاظ سے انکو یاد کرتے ہین آپ یاد رکھین کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیرخواہ نہین ہین۔ کیونکہ وہ ان کی راہ مین کانٹے بوتے ہین اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر ہم جنگل کے سانپون اور بیابان کے درندون سے صلح کرلین تو یہ ممکن ہے مگر ایسے لوگون سے صلح نہین کرسکتے جو خدا کے پاک نبیون کی شان مین بدگوئی سے باز نہین آتے۔"

ان تمام باتون کے سُن لینے کے بعد آریہ سماج کے لیڈرونکو اس حرکت سے باز رہنا چاہیئے تھا جو انہون نے کی ہے انہون نے مسلمانونکو اشتعال دلانیکے لئے اور بھڑکانے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا اور مسلمان ان آزاردہ الفاظ کو جو انکو گھر بلا کر انکے مقدسونکی شان مین بولے گئے سنکر اس بیعزتی کو گوارا نہین کرسکتے جو انکی ہوئی ہے اگرچہ قانون برطانیہ کے ادب اور احترام کیوجہ سے وہ اس جلسہ مین بیکس ہوکر بیٹھے رہے اور امن عامہ مین کوئی خلل آنے نہین دیا مگر مین اسبات کے کہنے سے نہین رک سکتا کہ جب وہ الفاظ شائع ہونگے تو عام فساد کا اندیشہ ضرور ہے کیا یہ سچ نہین کہ لیکھرام اپنی زبان درازی ہی کیوجہ سے قتل ہوا؟ کیا یہ درست نہین کہ سرحدی علاقہ مین اگر ایک آریہ کو وہان سے نہ نکالدیا جاتا تو اسکی جان کی خیر نہ تھی؟ اسلئے مین گورنمنٹ کی خیرخواہی کی بنا پر جو ہمارا مذہبی فرض ہے یہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ وہ ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج سیکرٹری آریہ سماج لاہور کی اس تقریر پر نوٹس لے جو ۴ - دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء کی شام کو اُسنے پڑھی مین یقین رکھتا ہون کہ پولیس کے رپورٹر موجود تھے اور انکا فرض تھا کہ وہ ان کلمات کو قلمبند کرتے جو انہون نے مسلمانونکی دل آزاری کیلئے عمداً بیان کئے اور اگر انہون نے ایسا نہ کیا تو لاہور پولیس کا فرض ہے کہ وہ امن عامہ کے قائم رکھنے کے لئے اس مضمون کو حاصل کرے اور اسکی اشاعت روکدے اور اُسپر پورا نوٹس لے اس مضمون کی اشاعت سے ڈاکٹر مذکور ممکن ہے اصل مضمون کو تلف کردے مگر پولیس رپورٹر ان آزاردہ الفاظ اور فقرون کو بھول نہ گئے ہونگے اور حاضرین کی ایک کثیر تعداد کو یاد ہونگے ایسا ہی مجھے امید رکھنی چاہیئے کہ سر ڈنزل ایبٹسن کی ذمہ دار اور بیدار مغز حکومت اپنی پنجابی رعایا کو اس خطرہ سے بچانے کیلئے توجہ فرمائیگی جو ایسے دل آزار اور اشتعال دہ مضمون کی اشاعت سے متصور ہے۔

مین اس سے زیادہ سردست لکھنا نہین چاہا۔ ہان مسلمانونکی خدمتین ایک لفظ کہونگا اور بس کہ وہ نہایت حوصلہ اور صبر سے اس نیتجہ کو دیکھین جو گورنمنٹ کی توجہ کے بعد پیدا ہوتا ہے جس صبر اور حلم سے تمنے ابتک کام لیا ہو اُسیکو اپنا رہنما بناؤ۔ آریہ چاہتے ہین کہ تمہین بھڑکائین اور جوش دلائین

دہرم چرچا اور آریون کی بدسلوکی

دہرم چرچا یعنے مذہب کانفرنس جو آریہ سماج کی طرف سے ۲-۳-۴ دسمبر کو منعقد ہوئی۔ اس مین ساتن دہرم و مذہب عیسوی برہمو سماج و اسلام و آریہ دہرم کی طرف سے جو لکچر دئے گئے ان مین سب نے تہذیب سے کام کیا سوائے آریہ صاحبان کے کہ انہون نے بہت ناشائستہ الفاظ دوسرے مذاہب کی کتب اور ان کے بانیون کی نسبت استعمال کئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا جو مضمون تہا اس مین انہون نے اہل اسلام اور دیگر مذاہب مین باہمی تعصبات کو دور کرنے کے لئے ایک مصالحت کا طریق پیش کیا تہا اور وہ یہ تہا۔ ہماری الہامی کتاب مین قرآن مجید نے ہم کو یہ تعلیم دی ہے۔ کہ ہر ایک ملک مین کوئی نہ کوئی ہادی اللہ تعالے کی طرف سے آتا رہا ہے اور خدا تعالے کا الہام ہر ایک قوم پر نازل ہوا ہے اس لئے ہم کسی قوم کی الہامی کتاب کو جہوٹی نہین کہتے۔ البتہ یہ بات ہم کو قرآن مجید کے رُو سے ثابت ہوئی ہے کہ استداد زمانہ کے سبب سے ان کے مضامین مین کئی جگہ پر تحریف ہوگئی سب یا مفسرون نے ان کے معانی بیان کرنے مین اپنے غلط عقائد کو ان کے اندر داخل کر لیا اس لئے اجمالی طور پر ہم سب مذاہب کی الہامی کتابون کو الہامی مانتے ہین اور ان کے ان بزرگون کو جن کو قبولیت اللہ تعالے نے اپنی خاص تائید سے ایک کثیر حصہ انسانون کے دلون مین ڈالدی۔ وہ سب کے سب علماء کے پیارے اور عزت کے خلائق ہین۔ چنانچہ انہون نے یہ بہی بیان کیا کہ ہمارے نبی سید و مولیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جب ہندوستان کے مذاہب کی نسبت پوچہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ہندوستان مین ایک نبی گذرا ہے۔ جس کا نام کاہن (یعنے کرشن یا کنہیا) تہا۔ اور ایسا ہی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا تو کہ کیا فارسی زبان مین بہی اللہ تعالے کا کبہی الہام نازل ہوا ہے تو آپ نے فرمایا۔ کہ فارسی الہام ہے۔ "این مشت خاک را گر نہ بخشم چکنم" غرض کہ مرزا صاحب نے یہ امر پیش کیا کہ ہم آپ کے بزرگون کو منجانب اللہ مانتے ہین اور آپ کی الہامی کتابون کو خدا کی طرف سے مانتے ہین آپ بہی اگر ہم لوگون کے ساتہہ دوستی اور محبت قائم کرنا چاہتے ہین تو اجمالی طور پر آپ ہماری کتاب یعنی قرآن مجید کو الہامی کتاب مان لین اور ہمارے آقا سید و مولےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول مان لین اور ہم آپ سے کوئی ایسی بات نہین منوانا چاہتے۔ جس سے ہم نے خود پہلے حصہ نہین لیا اور اس سے یہی غرض ہے تا ملک مین صلحکاری اور امن کی روح پہونکی جاوے۔ اور آئے دن فساد اور جہگڑے مٹ جاوین مگر جب آریہ صاحبان کی باری آئی۔ تو بجائے اس کے کہ وہ بہی دوسرے مذاہب کے بزرگون کو کی تعظیم کے لئے آگے قدم بڑہاتے۔ انہون نے توریت سے شروع کرکے انجیل کے لانیوالے حضرت مسیح اور مولفان بائیبل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی کو نہ چہوڑا کہ سخت اور ناشائستہ الفاظ سے یاد نہ کیا ہو۔ اور دوسرے مذہب کی کل الہامی کتابون پر بے جا نکتہ چینی کی۔ مسلمانون کو خاص طور پر آریہ صاحبان نے اپنے جلسہ مین مدعو کیا تہا مگر نہایت افسوس ہے کہ ان کا دل دکہانے مین کوئی کمی نہ کیگئی مگر مسلمانون نے بہت صبر کیا اور شکر کا مقام ہے کہ جو پرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سب وشتم کا لیکچرار نے پڑہنا تہا وہ اس وقت گم ہوگیا ورنہ اندیشہ تہا۔ کہ فساد ہو جاتا۔ اس قسم کے مذہبی جلسے اگرچہ بہت مفید ہین مگر کسی خاص قوم کی سرپرستی مین ہونے مین اس قسم کی زیادتی کے ہونے مین احتمال ہے۔ اس لئے ایسے جلسے آئندہ مشترک ہونے چاہئین۔ اور ان کا اصول یہ ہو کہ آئندہ کسی مذہب پر بجائے بے جا نکتہ چینی کرنے کے اپنا اپنے مذہب کی خوبیان کرین اور امور زیر بحث پر اپنے اپنے عقائد کے مطابق روشنی ڈالین۔ (راقم وہ جو جلسہ مین موجود تہا۔)

وی پی آتے ہین

جنوری کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا۔

سنہ ۱۹۰۸ء کی قیمت کی وصولی کے واسطے ماہ جنوری کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت مین بذریعہ وی پی ارسال ہوگا وی پی مبلغ للعہ کا ہوگا لیکن جو صاحبان دنیوی خبرون کا حصہ نہ لینا چاہین وہ ابہی سے مطلع فرماوین۔ ان کو وی پی مبلغ تین روپیہ کا کیا جاوے گا۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چہ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یکماہ ۴ بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۹	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعائیت نہ ہوسکے گی بے فائدہ خط وکتابت کرنے مین طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجہے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایکروپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ا٘ر فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتہ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار بہیجنے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دیئے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چہوڑنے اور کبہی کبہی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرکے اجرت باقی اجرت واپس کردے۔

واعظین کو وعظ اور ناصحین کو نصیحت

امر بالمعروف ونہی عن المنکر تو فرائض انسانی میں سے ایک فرض ہے۔ جو ہر ایک شخص کے لئے علیٰ قدر مراتب ضروری اور لازمی ہے اس معاملہ میں قرآن مجید میں از حد تاکید پائی جاتی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے ہی وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری ہے۔ سب سے بڑا واعظ اور ناصح تو خود اللہ تعالےٰ جل جلالہ عم نوالہٗ ہی ہے جس نے اپنے نہائیت ہی پیارے رسولوں اور نبیوں کی معرفت بذریعہ الہام و وحی ہمیشہ اپنی مخلوقات کی دستگیری اور مشکلکشائی فرمائی۔ رسالت نبوت کا عہدہ ہی محض خیر خواہی خلائق کے لئے مقرر ہوا۔ قصص الانبیاء پڑھنے اور سننے سے ایک دانشمند اور منصف مزاج آدمی کو بخوبی پتہ لگتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی فطرت ہی کچھ ایسی قسم کی بنائی گئی ہے کہ وہ خالق اور مخلوق گویا درمیانی واسطہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے وہ محبت اور پیار کہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ کے پورے پورے مصداق۔ مخلوق آلہی کے ایسے خیر خواہ کہ ان کی بہبودی اور بھلائی میں کوئی دقیقہ بھی تو اٹھا نہیں رکھتے۔ لوگوں کی طرف سے ٹھٹھہ مخول تمسخر سے شروع ہو کر گالی گلوچ۔ بدزبانی۔ بدگوئی بلکہ ایذا رسانی اور تکلیف دہی تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ حتےٰ کہ گھر بار مال جان تک اللہ تعالےٰ کی محبت اور مخلوق آلہی کی خیر خواہی میں صرف کر دینے تک سے دریغ نہیں کرتے یایوں کہو کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اس خوبی اور خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہیں کہ ذرہ ذرہ سے صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی آواز آنے لگ جاتی ہے۔ پہلی نبوتیں اور رسالتیں تو صرف بطور طوطیہ و تمہید کی تھیں اور ان کی تعلیمیں بھی مختص القوم اور مختص الزمان ہی تھیں جن کا خلاصہ تھا۔ یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ۔ مگر ہماری سرکار جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر سب مراتب و مناقب انسانی تکمیل کو پہونچکر خاتمہ کی نوبت پہونچگئی اور حکم ہوا۔ قُل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ انسانی کمال خواہ کسی قسم کا ہو اب نے اسے بیکراں تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک

میں ضرور موجود ہو گا اسی لئے تو فرمایا گیا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اب حضور والا کی مہر بغیر براہ راست نبوت اور رسالت کا دروازہ تو بند ہو گیا یہی معنے ہیں خاتم النبین کے۔ مگر الحمد للہ والمنۃ کہ فنافی الرسول ہو کر یا دوسرے الفاظ میں رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم کا پورا پورا متبع ہو کر اور آپ کے قدم بقدم چل کر۔ رویا۔ الہام۔ مکالمہ۔ مخاطبہ الٰہیہ سے مستفیض ہو سکتا ہے چنانچہ ہر صدی کے سر پر ایک نہ ایک مجدد دین اسلام کی حفاظت و اصلاح و تجدید کی خاطر ضرور آتا ہے جو آیت استخلاف کے مطابق سچا جانشین اور خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مانا جاتا ہے گویا بروزی رنگ میں خود جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا ظہور ہوتا ہے۔ اب میں اصل مضمون کیطرف رجوع کرتا ہوں کہ وعظ و پند اصل میں تو نبیوں اور رسولوں اور ان کے حقیقی جانشینوں ہی کا کام ہے یا جو لوگ ان کے پورے پورے پیرو اور تابعدار ہوں جنہوں نے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ کا سبق اچھی طرح یاد کر لیا ہو۔ ان کا وعظ حالی ہوتا ہے نہ صرف قالی۔ وہ تصنع اور بناوٹ کوسوں دور ہوتے ہیں۔ ریاکاری سے سخت بے زار۔ وعظ سے پہلے ہی ان اجری الا علےٰ رب العلمین کی آواز بلند کرتے ہیں۔ بعض شناس طبیبوں کی طرح مرض تشخیص کر کے علاج شروع کر دیتے ہیں۔ ڈاکٹروں اور جراحوں کی طرح درشتی اور نرمی دونوں سے کام لیتے ہیں نہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈرتے ہیں نہ کسی کی شاباش اور واہ واہ کا خیال ہے۔ یہ نہیں کہ آج کل کے واعظین کی طرح اس روحانی اور اصلی کام کو نفسانی اور نقلی بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے پھریں۔ جہاں گئے وہاں کے لوگوں کے خیالات و معتقدات کو مد نظر رکھتے ہوئے سریلی اور رسیلی آواز سے لگے زمین و آسمان کے قلابے ملانے۔ نہ توحید نہ رسالت نہ امامت نہ قیامت نہ عمل صالح کی ترغیب نہ اعمال بد سے ترہیب نہ اخلاص و ریا میں فرق نہ سنت و بدعت میں فرق نہ عبادت کی علت غائی نہ گناہ اور نافرمانی کی فلاسفی نہ تقوےٰ و طہارت کے فائدے نہ فسق و فجور کے نقصان۔ غرض کام کی بات تو کوئی چھیڑی تک نہیں مگر مجلس وعظ کو ایسا گرمایا۔ کہ کبھی ہنسایا اور کبھی رلایا سائل لیسے ایجاد بندہ اور خود تراشیدہ کہ سوال از آسمان و

جواب از ریسمان۔ نہ سر نہ پیر۔ عجائبات کا مجموعہ۔ نادرات کا ذخیرہ۔ نہ آنکھوں نے دیکھے نہ کانوں نے سنے۔ کبھی کسی مخالف فرقہ پر نوک جھوک۔ کبھی کسی فریق مقابل پر تبرا سنائے۔ نہیں نہیں کھلم کھلا پھبتیاں اور دل لگیاں اور دل کھول کر اور جی بھر کر دوسروں پر بہتان بندیاں۔ مجلس از ابتدا تا آخر لوٹ پوٹ ہی کر دیا۔ سامعین بھی ماشاء اللہ ویسے ہی ممدوح ویسے ہی فرشتے۔ عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے چاروں طرف سے مرحبا جزاک اللہ کے ساتھ ساتھ ہی لگے روپے پیسے اور کپڑے پھینکنے۔ آج ایک محلہ کی مسجد میں تو کل دوسرے محلہ کے کسی رئیس کے مکان کی چھت پر۔ غرض شہر شہر گاؤں گاؤں۔ محلہ محلہ اور گھر گھر وعظ ہوا مگر کسی کو معلوم تک نہ ہوا کہ ہم پیدا کس لئے ہوئے ہیں اور ہمارے فرائض منصبی کیا کیا ہیں۔ عقاید صحیحہ اور اعمال صالحہ کس چیز کا نام ہے۔ ایمان باللہ۔ ایمان بالملائکہ۔ ایمان بالکتب۔ ایمان بالرسل۔ ایمان بالقیامۃ وغیرہ وغیرہ۔ سے مطلب اور مراد ہی کیا ہے نہ ہاتھ پاؤں کی زیادتیاں اور گنہگاریاں بتلائی گئیں نہ آنکھ کان اور زبان کی خطا کاریاں بتلائی گئیں۔ سامعین اہل مجلس کو ندامت اور شرمندگی اور گریبان میں سونہہ ڈالنا تو درکنار الٹا خوشامدی واعظ نے اور بھی شوخ اور متکبر اور بدزبان بنا دیا۔ کہاں وہ مامورین من اللہ اور ان کے سچے متبعین کی بے لاگ جگری اور اصلی وعظ و نصیحت اور کہاں یہ مبتدعین خوش الحان کی محض مردہ اور خشک سمع خراشی پر از فضیحت اور ان کے حاشیہ نشین مولود خوان جو طبلہ اور سارنگی کے ساتھ نعت خوانی کر کے لوگوں کو رقص اور وجد میں لاتے ہیں جن لوگوں نے کبھی عرسوں اور میلوں کے موقعوں پر خانقاہوں اور درگاہوں پر جاکر دیکھا ہو گا وہ بخوبی جانتے اور مانتے ہیں کہ اس قوالی اور مولود خوانی نے تو بڑے بڑے واعظوں مولویوں۔ لیکچراروں کی زبان پر گویا مہر لگا دی ہے حتیٰ کہ خود روشن ضمیر سجادہ نشین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بھی سر جھکائے خاموش بیٹھے ہیں۔ تائید اسلام اور اشاعت پیغام آلہی یعنے قرآن مجید کے مضامین بیان کرنے کے یا تو مجاز ہی نہیں یا مذاق اور دلچسپی نہیں رکھتے۔ یا کسر شان سمجھتے ہیں۔ ایک اور ان کے ہمسائے محرم شریف کے سیرو کتاب خوان۔ مرثیہ خوان۔ سوز خوان وغیرہ وغیرہ وہ دو تین میں مل کر کیسا سماں باندھتے ہیں کہ حد ہی کر دیتے ہیں۔ نظم و اشعار۔ مجرے۔ سلام۔ مرثیے۔ ... راگوں میں یعنے جوگ بہاگ۔ ... بھیرویں۔

جنگلا۔ سندھڑا وغیرہ وغیرہ مین موقع بموقع ایسا ادا کرتے ہین کہ بڑے بڑے گویّے کان پکڑتے ہین۔ عوام الناس بلکہ خواص بھی ایسی ایسی مجلسون اور محفلون سے مانوس ہو چکے ہین اور ان مین شامل ہونے کے عادی۔ اگر کوئی شخص محض للّٰہ دبی زبان سے بھی ان کو متنبہ کرنا چاہیئے۔ تو فوراً ہی ناک منہ چڑہا کر نیچری یا وہابی یا مرزائی بلکہ کافر کا پھڑکتا ہوا لقب دیتے ہوئے پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑ جاتے ہین۔ قرآن مجید بھی رسم کے طور پر پڑہا پڑہایا جاتا ہے۔ مرے ہوؤن کے چوتھے۔ چالیسوین اور تیسرے دن قُل کی رسم ادا کرنے کے موقع پر ختم کیا جاتا ہے یا بیماری اور تنگی کے موقع پر ختم سے برکت اور آسانی حاصل کی جاتی ہے۔ بعض لوگ ہر روز منزل بھی پڑہتے ہین۔ خوبصورت اور قیمتی کپڑون کی چولیان اور غلاف ان پر چڑہاتے ہین۔ رمضان مین تراویحون مین بھی اکثر سنایا جاتا ہے مگر یہ ساری محبت اور دلچسپی اوراق اور حروف ہی تک محدود اور مقید ہے۔ معانی۔ مطالب معارف۔ دقائق سے کچھ واسطہ ہی نہین۔ بڑے بڑے قرآن خوانون اور ورد وظائف کے دلدادون کو شادی نکاح یا ختنہ وغیرہ بلکہ موت کی رسومات کے موقعہ پر دیکھا گیا ہے کہ جس جگہ ہر روز بلاناغہ قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی تھی اُسی جگہ پر شیطانی مجلس آراستہ کر کے بہت کچھ روسیاہی حاصل کی ہے کوئی شخص حکام کے حکم کو خوش آوازی سے ہر روز پڑہے اور سنے اور سنائے مگر عمل نہ کرے تو اس ملازم کا کیا حشر ہو گا۔ یہی حال ہم لوگون کا ہے جو صرف حروف ہی کے بار بار دھرانے کو ہی عبادت سمجھتے ہین اور بس۔ الغرض وعظ وپند کی کایا ہی پلٹ گئی ہے ان ساری باتون کو دیکھتے دیکھتے اور غور کرتے کرتے بعض وقت بے اختیار رونا آ جاتا ہے کہ الٰہی یہ کیسا اندھیر پڑ گیا کیا تھا اور کیا ہو گیا مگر اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ احسان اور کروڑ کروڑ شکر کہ اس نے چودہوین صدی کا مجدد۔ مسیح موعود۔ مہدی مسعود ملہم و مامور من اللہ خلق خدا کی اصلاح کے لئے فنا فی الرسول اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم اور انہی کے لباس سے متلبس اور انہی کے اخلاق سے متخلق کر کے دنیا مین بھیجا۔ گویا دوبارہ خود جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تشریف لے آئے ہین یہ صلیب پرستی کا فتنہ چونکہ سب سے بڑھ چڑھ کر ہے اسکی اصلاح کی مناسبت سے تو مسیح موعود اور اندرونی فسادون اور جھگڑون کے دور کرنے کے لحاظ سے محمد مہدی کے نام سے پکارا اور یاد کیا گیا۔ آپ مین نہایت ادنیٰ ذریت بلکہ محض

خدا کے لئے خیر خواہانہ جمیع بزرگان ہر فرقہ وجملہ معززین علماء اور فضلا سجادہ نشینان۔ واعظین مولود خوانان مرثیہ خوان۔ پیران فقرا اور ان کے ملنے والون کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ کیا واقعی طور پر یہ ساری خرابیان فرقہ ہائے اسلام مین نہین ہین؟ اگر ہین اور ضرور ہین تو اب حقیقی اور اصلی مصلح اور واعظ کی وعظ و نصیحت پر کان نہین دہرنا چاہیئے۔ خدا کے لئے ساری کدورتین اور بیجا رنجشین اور نفسانیتین۔ تعصب۔ بدظنیان۔ اور بدگمانیان دل سے نکال کر ٹھنڈے دل سے قبر و قیامت کو پیش نظر رکھ کر موت کو سر پر تصور کر کے سوچین اور اچھی طرح سوچین کہ منہاج نبوت اور معیار رسالت سے اگر اس شخص کو پرکھا جاوے تو اس کی لائف یعنی سوانح ایک بیداغ بے لاگ۔ پاکیزہ۔ نیک نہاد بزرگون کی طرح دوست۔ دشمن اپنے بیگانے کی زبان سے ثابت نہین ہے؟ اسکی تعلیم مین حقائق اور روحانی چمک دمک نہین ہے؟ اسکی کلام مین روحانیت اور اطمینان کوٹ کوٹ کر نہین بھرا ہوا ہے؟ اللہ تعالےٰ کا جلال اور جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اس مین تڑپ اور جوش نہین ہے؟ غیر قومون کے مقابلے مین دین اسلام کا بول بالا کرنے کیخاطر ہر وقت سینہ سپر نہین ہے؟ آریون اور برہموؤن۔ سکھون۔ عیسائیون اور اسلام کے بگڑے ہوئے فرقون مین اُس نے ہلچل مچا نہین ڈالدی ہے؟ کیا یہ شخص پچیس تیس سال سے ڈنکے کی چوٹ نہین کہہ رہا کہ اسلام جیسا زندہ مذہب۔ قرآن مجید جیسی زندہ کتاب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا زندہ رسول کوئی نہین اور مقابلے کے لئے تحریر سے تقریر سے مال کر جان سے بہمہ وجوہ تیار ہے بلکہ اپنی طرف سے سب کچھ قربان ہی تو کر چکا ہوا ہے۔ رؤیا کشف۔ الہام۔ وحی وغیرہ فیوض سے مستفیض نہین جسکی صدہا پیشگوئیان پوری نہین ہوئین ہین؟ اللہ تعالےٰ کیطرف سے نشان پر نشان اور تائید پر تائید اور نصرت پر نصرت اس کو عطاء نہین ہوئی۔ جہان بھر کے زیرک۔ ذہین۔ ذکی۔ فہیم۔ ہر فرقہ اور ہر مذہب وملت سے فوج فوج اور گروہ گروہ اس کے خادمون اور مریدون مین شامل نہین ہوئے ہین؟ اور شامل ہوتے ہی زبان سے قلم سے۔ مال سے جان سے غرض جس طرح ہو سکا دین کی خدمت مین مصروف نہین ہو گئے ہین؟ زمانہ کی حالت پکار پکار کر نہین کہتی کہ ایک حقیقی اور اصلی واعظ اور مصلح کی ضرورت ہے کسوف خسوف رمضان مین نہین بوقوع ہو چکا ہے؟

طاعون۔ زلزلے۔ قحط جیسے نشان بھی ڈرانے اور خوف دلانے کے لئے کافی نہین ہین؟ عربی کتابین تحدی کے طور پر نہین لکھین ہین جن کا مقابلہ کسی اہل زبان سے بھی نہ ہو سکا جسنے ارادہ کیا وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ جھوٹے مقدمے بنا کر لوگون نے اس کو ذلیل کرنا چاہا مگر وہ خود ہی ذلیل و خوار ہوئے بلکہ ان مقدمون کے دوران مین عجب عجیب نشان ظاہر ہوئے۔ غرض کہانتک لکھتا جاؤن۔ وان تعدوا نعمت اللّٰہ لا تحصوہا والی بات ہے اگر ایسی بلیغ اور اللہ تعالےٰ کے عطئے اور انعام اور نشان ٹھگون۔ فریبون۔ مکارون۔ دغابون کافرون مین بھی پائے جاتے ہون تو حق و باطل مین مابہ الامتیاز کیا چیز ہو گی۔ مگر نہین درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ہی دیکھکر کہدیا تھا کہ یہ مونہہ جھوٹ بولنے والا نہین سادہ در دوران دکھاتا نہین۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین آؤ جھوٹ موٹ کی بے سند اور بناوٹی اور بدعتی مجلسون اور محفلون اور نفسانی اور نقلی وعظون سے الگ ہو کر اصلی اور حقیقی واعظ کی وعظ و نصیحت پر دل کے کان لگائین تاکہ کامیابی حاصل ہو۔

نظم

ناراض آپ کیون ہین مسیح الزمان سے
باتین تو اُن کی سُن لین ذرا دل کے کان کر
اچھی نہین ہین دُور سے یہ بدگمانیان
پاس آ کے جانچو تجربہ اور امتحان سے
آنکھون سے دور کر دو تعصب کی پٹیان
پہر دیکھا تم کو نور سا قادیان سے
مذہب ہے کیا وہ جسمین ہون قصے کہانیان
مذہب ہے وہ جو زندہ ہو تازہ نشان سے
وہ معتبر ہے جو ہو روایاتِ عمرو زید
یا جو براہِ راست ہو حق کی زبان سے
مامورِ حق سے کرتے نہین ہو مقابلہ
کرتے ہو جنگ خالق کون و مکان سے
طاعت کرو شرائط بیعت کو مان لو
گر دو جہان مین رہنا ہے امن و امان سے
پوری کبھی تو ہو گی تیری التجا گلاب
تائید حق کے واسطے جاتو قلم ... سے

گلاب الدین احمدی ...

مضامین اخبار کیسے ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ بجواب استفسار مندرجہ اخبار گوہربار مطبوعہ ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء ۔ میرا ارادہ تھا کہ عریضہ کی تائید میں اظہار رائے کروں ۔ لیکن بوجہ مصروفیت کثرت کار سرکار و علالت طبع اس کام کے لئے فرصت نہ نکال سکا ۔ اتنے میں دوسرا پرچہ ۵ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء کا پہونچ گیا ۔ للّٰہ الحمد اس پرچہ میں بعض سابقون بالخیرات کی رائے پڑھ کر مجھے بڑی تقویت ہوئی ۔

اپنی رائے کی تائید میں اظہار دلائل سے پیشتر میں عریضہ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ جنہوں نے اخبار میں ایسی تحریک بروقت پیش کی ۔

میں ابتدا اس خیال میں تھا کہ بدر مفید عام نہیں ہے اور نہ اپنے مشن کا پورا پورا فرض ہی ادا کر سکتا ہے ۔ تاوقتیکہ اس کو مقبول عام کیا جاوے ۔

موجودہ حالت میں بدر صرف پُرجوش احمدی احباب کے ہاتھوں میں آتا جاتا ہے اور انہیں کے ملاحظہ سے گذرتا ہے اور ان کو بھی محض سلسلہ کے اندرونی حالات سے اطلاع دیتا ہے غیر احمدی اشخاص کے لئے اس میں کوئی خبر نہیں ہوتی اس لئے ان کی دلچسپی کا موجب نہیں اور اسی واسطہ ان کی نگاہ سے گذرتا نہیں ۔ کئی سعید الفطرت ہو ہیں جو حضور کے دعاوی اور دلائل سے محض بوجہ بےخبری محروم ہیں ۔ ان کی واقفیت کا موجب نہیں ہو سکتا کثرت سے ہمارے سلسلہ کے مخالفین ایسے ہیں ۔ جو ہمارے امام پاک کے صحیح واقعات سے بےخبر ہیں اور بداندیش نکتہ چینیوں کی غلط افواہوں سے متاثر ہو کر کنارہ کش ہیں اون کو اصل واقعات سے ماہر کرنا ہمارا فرض ہے اور وہ اخبار کے ذریعہ سے جلد اور بسہولت حالات کو معلوم کر سکتے ہیں اس لئے صحیح واقعات بذریعہ مقبول عام اخبار بہتوں کی نجات کا موجب ہو سکتے ہیں ۔

میں اجرائے البدر سے اِن کا خریدار ہوں لیکن شاذ و نادر کے طور پر کبھی کسی غیر احمدی نے اس اخبار کو مجھ سے لے کر پڑھا ہے ۔

اخبار کو جاری ہوئے کوئی چھ سال سے زیادہ ہو گئے ہیں اور اس عرصہ میں اس کی تعداد اشاعت صرف ۱۴۰۰ تک پہونچی ہے ۔ یہ تعداد بظاہر حوصلہ شکن نہیں ہے لیکن اس سلسلہ کے لئے موجب فخر بھی نہیں ۔ احمدی جماعت اس وقت چار لاکھ سے زائد بیان کی جاتی ہے اور قادیان سے نکلنے والا پرچہ جو کچھ گران قیمت بھی نہیں اور قومی مضامین کے لحاظ سے بھی ماشاء اللہ اب خاصہ قابل دید ہے افسوس دس ہزار کاپی تک شائع نہیں ہوتا ۔ درانحالیکہ آریہ اخبار ہندوستان بدر سے عمر میں کوئی دو سال کم ہے اور اشاعت میں ۳۰۰۰ ہزار زیادہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ کارکنان ہندوستان نے قبولیت عامہ کو مدنظر رکھ کر ہر ایک مذاق کے مطابق مضامین کو بہم پہونچایا ہے پولٹیکل تحریک جو فی زمانہ انڈیا میں ہر ایک دل میں جوش زن ہے اس کو بالکل نظر انداز کرنا گویا اخبار کو بالکل طعام بےنمک کے طور پر پیش کرتا ہے ۔ جس کو سوائے زمرہ زہاد کے اور بمشکل پسند کریں گے ۔

غرض میری پولٹیکل پہلو کا ذکر کرنے سے یہ نہیں ہے کہ ہمارے اخبار بھی آریہ اخباروں کی طرح سے مُنہ پھٹ ۔ احسان فراموش ۔ حد سے متجاوز حقوق طلب ہو جاویں بلکہ یہ ہے ۔ کہ احمدی جماعت کو ایسے مضامین سے واقفیت کر کے اُس کے اُوپر ایسے نوٹ دئے جاویں جو موجب صلاحیت ہوں ۔

اس قسم کا اخبار مخالف و موافق دونوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچے گا اور مجھے یقین ہے کہ جتنے زائد ہاتھوں میں اخبار پہونچے گا اتنا ہی اس سلسلہ کی ایزدی ترقی کا موجب ہوگا ۔ دنیا پرست خلائق عامہ کو دینی چاشنی سے آشنا کرنا ایک ٹیڑھی کھیر ہے اور البدر کو اب ایک ایسی کونین کی گولی بنانا چاہیے جس میں ذرا برابر دین اور اوس کی روبرو دنیا کی شیرینی کا غلاف ہو اور جو گاہے گاہے خفیف مسلسل دینے کے بعد متواتر دی جاوے تاکہ یہ پولٹیکل بخار عوام کے دل و دماغ سے بتدریج خارج کیا جاوے ۔

اس غرض کے لئے کم سے کم ایک صفحہ اخبار کا مختلف چیدہ اور دلچسپ عام خبروں کے لئے وقف کیا جاوے ۔ کوئی خبر تین سطر فی کالم سے زائد جگہ نہ لے اور خلاصہ ایسا عمدہ ہو کہ مغز خبر سے خالی نہ ہو ۔ ایک کالم ملکی مضمون کے متعلق جتنی تار خبریں ہوں ان کیواسطے مخصوص رہے ایک کالم غیر اسلامی حملوں سے احمدی جماعت کو اطلاع دے ایک کالم اسلامی سلطنتوں کے حالات سے پُر ہو ۔

آریہ نکتہ چینیوں کے خیالات سے مطلع کرنے کے لئے ایک خاص کالم ہو ۔ اور آریہ ذرائع ترقی کو پیش احمدی قوم کر کے ان کو اپنے ترقی کے اسباب پر غور کرنے کی توجہ دلائی جاوے ۔

احمدی جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اب روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور اس میں مختلف مذاق کے لوگ موجود ہیں ۔ بعض الہامات اور اقوال طیبات کے شایق ہیں ۔ دوسرے ان کے ساتھ ملکی خبروں کے بھی متلاشی ہیں ۔ تیسرے اپنی رقیب قوم آریہ کے بداندیشیوں سے مطلع ہو کر اپنی حفاظت کا انتظام کیا چاہیئے ۔ جو مسلمان اور غیر مسلمان افسروں کے ذریعہ سے ملازمان احمدی جماعت کو تکلیف پہونچتی ہے ان کو حکام تک پہونچانے کا کوئی ذریعہ اتیل موجود نہیں ہے اس کو مدنظر رکھا جاوے ۔

عبدالعزیز خان کلرک باغبان پورہ
مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

عجیب مژدہ

یعنے کتاب بول چال عربی قریب صفحہ ۳۰۰ کے ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اُردو ترجمہ ہوگا قیمت عمر مگر وہ جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدیں گے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال ہم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی جنکے محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہو گا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے اس سبب سے یہ گراں قدر رعایت گوارہ کیگئی ہے کہ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار پہلے تو ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب عمر پڑیگی سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ آنے پر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہیں سلاسل الفضائل مترجم اردو ۔ الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم ۔ قرآن کریم کی عائین منظوم احمدی کا من ۔ جیبی پنج ۔ عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی پر صرف اور کمیشن اور لگیگا کتابیں پرکٹ بہرحال ہم لگائیں گے کتابیں مفت روانہ ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا

نوٹ یاد رہے کہ سردست در سو درخواست آنے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی

المشتہر ۔ سید محمد عبدالحی صاحب عرب قادیان ضلع گورداسپور

وصیّت ۲۶۶/۱۷۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مین محمد عبد اللہ پروفیسر جہانگیر ولد دلی بیگ قوم مغل ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے لہذا اس جگہ اس کا اندراج نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون کہ میرا مال بنہار فروشی تخمیناً دوسو روپے کا ہے اس کے متعلق مین وصیت کرتا ہون کہ اس کا تیسرا حصہ یعنی مبلغ ۶۶؎ ۱۰؍ ۸ اپنی زندگی مین ادا کرونگا ۔ اگر ادا نہ سکون ۔ تو میری جائداد مذکورۃ الصدر سے وصول کر لیا جاوے ۔ اگر بعد وفات میرا کوئی وارث ہو ۔ تو بعد تجہیز وتکفین یہ بقیہ مال میرے ورثا کا حق ہوگا اور اگر کوئی وارث نہ ہو تو وہ بھی میرے وارث حقیقی وآقا وشفیع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یا اُن کے جانشینان کی ملکیت ہوگا اور اپنی آمدنی ماہوار کا دسوان حصہ ماہوار از روئے ایمانداری ادا کرتا رہونگا ۔ فقط المرقوم ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء

العبد ۔ محمد عبد اللہ بیگ عرف پروفیسر جہانگیر مہاجر قادیان بقلم خود
گواہ شد ۔ حافظ تصدق حسین مہاجر بریلوی
گواہ شد ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ
گواہ شد ۔ مفتی فضل الرحمن بقلم خود ۔

وصیّت ۱۶۱/۱۱۵

مین مسماۃ فتح بانو زوجہ مستری قطب الدین مہاجر قوم اوان پیشہ آہنگری ساکن قادیان دار الامان ۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔

نوٹ ۔ شرط اول و دوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے اسلئے یہان پر اس کا اندراج نہین کیا ۔

چہارم ۔ میری جائداد حسب ذیل ہے مبلغ عہ ۲۸ روپیہ مین جن پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس مین میرا کوئی شریک نہین ۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون ۔ کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جائے اور یہ مبلغان مذکور مین نے اپنی دوکان مین تجارت کے لئے دئے ہوئے ہین ۔ ان کی نسبت مین یہ بھی اقرار کرتی ہون کہ جو اللہ تعالیٰ اس مین نفع دیگا تو اس کی انجمن مذکور ہی مالک متصور ہوگی ۔ یعنے وصیت کردہ جائداد کے نفع کی ۔ اور انجمن مذکور اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے ۔ یا اُس وصیت کردہ جائداد سے مُفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ۔ میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر میری جائداد وصیت کردہ بڑھ جاوے جیسا کہ مین نے اوپر اقرار کیا ہے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے ۔

پنجم ۔ مین اقرار کرتی ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے ۔ مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن کو اطلاع دیتی رہون گی ۔ المرقوم ۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء

العبد ۔ مسماۃ فتح بانو ۔ نشان انگوٹھا
گواہ شد ۔ مستری قطب الدین بقلم خود کاتب وصیت ہذا وشوہر موصیہ ۔
گواہ شد ۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

وصیّت ۱۲۲/۱۲۵

مین عبد السمیع ولد عبد الرحمن قوم شیخ ساکن سراوہ ضلع میرٹھ حال کپورتھلہ ۔ بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۵ جنوری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول و دوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے ۔ لہذا اس جگہ بوجہ طوالت درج نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ میری جائداد جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے صرف مبلغ مالعہ ۸۰ روپیہ ہے ۔ جو سیونگ بنک ڈاک خانہ کپورتھلہ مین جمع ہے ۔ اس روپیہ مین یعنے جائداد مین میرا کوئی شریک نہین ہے ۔ آج کی تاریخ سے اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق مین یہ وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جائے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا ۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے یا اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے ۔ غرض کہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائداد کی مالک متصور ہوگی ۔ میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہین ہوگا ۔

پنجم ۔ مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد متذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ بالا متروکہ ثابت ہو ۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے ۔ جس کا ذکر فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے ۔ مین وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو ایسی جائداد کی اطلاع دیتا رہونگا ۔ فقط

العبد
عبد السمیع ولد عبد الرحمان قوم شیخ سکنہ سراوہ ضلع میرٹھ حال وارد کپورتھلہ
گواہ شد ۔ ظفر احمد ولد شیخ ابراہیم ساکن حال کپورتھلہ احمدی بقلم خود
گواہ شد ۔ فضل محمد خان رئیس بنگہ دال حال وارد کپورتھلہ احمدی بقلم خود

وصیّت ۱۸۱/۱۶۱

مین مسماۃ حلیمۃ النساء زوجہ بشارت احمد بنت منشی صفدر جنگ قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیب بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ نہین لکھا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔ کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا ترکہ ہو اُس کا

پانچوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔ برائے اشاعت اسلام مطابق سلسلہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ۔ اور اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔

المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد۔ سلمہ النساء بقلم خود

گواہ شد۔ اسد اللہ گرداور بقلم خود ساکن تمبو مقیم پنڈی گھیپ

گواہ شد۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود

اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ۔

وصیت ۱۸۲/۱۴۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ خورشید بانو بیوہ بشیر احمد بنت رحمت اللہ قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیپ۔ بقائمی ہوش و حواس و بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ۔ چون کہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج نہین کیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ دیا جاوے اور اس مین میرے ورثا مین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

خورشید بانو نشانی انگوٹھا

گواہ شد۔ خاکسار اسد اللہ خادم حضرت مسیح موعودؑ بقلم خود ساکن تمبو

گواہ شد۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود

اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ

وصیت ۱۸۳/۱۴۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ فاطمہ کبرا بنت سید کرامت حسین قوم سید ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیپ۔ بقائمی ہوش و حواس و بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے لہذا اس جگہ اس کا اندراج نہین کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔ کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ و بہشتی مقبرہ دیا جاوے۔ اور اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

فاطمہ کبرا۔ بقلم خود

گواہ شد۔ اسد اللہ بقلم خود ساکن تمبو۔ الیٰ خادم امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

گواہ شد۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود

اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ۔

وصیت ۱۸۴/۱۴۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ فاطمہ سکینہ زوجہ الٰہی بخش صاحب بنت سید کرامت حسین قوم شیخ ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیپ بقائمی ہوش و حواس خمسہ و بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا پانچوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ احمدیہ و بہشتی مقبرہ وغیرہ دیا جاوے۔ اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

فاطمہ سکینہ بقلم خود

گواہ شد۔ بشارت احمد عفی اللہ عنہ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ بقلم خود

گواہ شد۔ اثیم اسد اللہ احمدی بقلم خود ساکن تمبو خادم امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

وصیت ۱۸۵/۱۴۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ کنیز فاطمہ زوجہ کرامت حسین بنت احمد علی قوم سید ساکن امرتسر حال وارد پنڈی گھیپ۔ بقائمی ہوش و بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج نہین کیا گیا۔

چہارم اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔ کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ دیا جاوے اور اس مین میرے ورثا رین سے کسی کا حصہ نہ ہوگا۔

المرقوم ۲۸ر جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

کنیز فاطمہ نشانی انگوٹھا

گواہ شد۔ اسد اللہ احمدی بقلم خود ساکن تمبو

گواہ شد بشارت احمد عفی اللہ عنہ۔ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیپ

وصیت ۲۵۶/۱۱۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین محمد عارف ولد میان عادل قوم کلیار ساکن امیر پور ضلع ملتان مہاجر قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس خمسہ و بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا۔

چہارم اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ کہ میرے پاس کوئی غیر منقولہ جائداد نہین ہے۔ منقولہ جائداد یہ ہے۔ کتب و اوزار جلد سازی قیمتی معہ

اس کا تیسرا حصہ بعد وفات میری ملکیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہوگا۔ علاوہ اس کے اپنی آمدنی کا دسوان حصہ ماہواری ادا کرتا رہون گا۔ علاوہ اس کے اگر اور کوئی جایداد پیدا کرون یا بعد وفات میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ⅓ حصہ کی ہے۔ ۸ر جولائی ۱۹۱۰ء

العبــــــــــــد

محمد عارف احمدی ساکن امیر پور ضلع ملتان حال وارد قادیان

گواہ شد۔ نور الدین

گواہ شد۔ غلام محمد بقلم خود

گواہ شد۔ روشن علی بقلم خود

وصیّت ۲۶۷/۱۶۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مَین دین محمدؐ ولد امام دین قوم لوہار ساکن قادیان دارالامان بقائمی ہوش وحواس وبلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے اس لئے اسکا اندراج یہانپر نہین کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ میرے قبضہ مین ایک مکان قادیان مین ہے۔ جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ مشرق شاہ راہ عام۔ مغرب مکان شیخ خیراتی قریشی۔ جنوب مکان جیون گمہار۔ شمال مکان عبداللہ گمہار۔ واقعہ محلہ گمہاران ہے۔ بالفعل قیمتی ایک سو بیس ۱۲۰ روپیہ اس کے علاوہ اسباب آہنی جو میری دوکان مین فروخت کے لئے موجود ہے۔ اور میرے گھر کے برتن وغیرہ ہین۔ مین اپنی جایداد متروکہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون۔ کہ اس کا ⅑ حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے میرے کسی وارث کو میری اس وصیت کے خلاف کرنے کا ہرگز ہرگز اختیار نہ ہوگا۔ ایسا ہی میری اس جایداد کے متعلق جو مین آئندہ پیدا کرون یا جو میری وفات کے بعد میری جایداد ثابت ہو۔ غرضیکہ میری ہر قسم کی جایداد کا ⅑ حصہ میری موت کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ صدر انجمن کو میری موصوبہ جایداد کے متعلق ہر قسم کا اختیار ہوگا جس طرح چاہے وہ کرے۔ مورخہ ۲۵ ر ستمبر ۱۹۱۰ء

العبــــــــــــد

دین محمد لوہار ولد امام الدین لوہار ساکن قادیان ضلع گورداسپور

گواہ شــــــــد

مستری قطب الدین لوہار ساکن قادیان

گواہ شــــــــد

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۲۵ ستمبر

وصیّت ۲۰۸/۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مَین احمد ولد بانغ علی قوم کشمیری ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہین کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون کہ اس وقت میرے پاس مکان سکنی وزر نقد وزیور وبرتن وغیرہ مبلغ چھ سو دس ۶۱۰ روپیہ کے موجود ہین جس کا دسوان حصہ مبلغ اکسٹھ ۶۱ روپے ہوتے ہین جن کی نسبت خاکسار اقرار کرتا ہے۔ کہ یہ اکسٹھ روپیہ بشرح دو روپیہ ماہوار کے حساب سے اگر خدا تعالے زندہ رکھے۔ تو خود ادا کرتا رہےگا۔ اور اس جایداد کے علاوہ جو جو جایداد اللہ تعالے اور عطا کرے گا اس کا حصہ بھی حسب الحکم حضرت امام الزمان انجمن کے خدمت مین پیش کر دے گا۔ اور ایسی جایداد نئی سے انجمن کے خدمت مین اطلاع دونگا۔ اگر یہ دسوان حصہ ادا کرنے سے پہلے خاکسار مر جاوے۔ تو خاکسار کے وارثان یہ دسوان حصہ مذکور ادا کر دین گے۔ ۲ر اپریل ۱۹۱۰ء

العبــــــــــــد

احمد ولد بانغ علی قوم کشمیری ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور معہ نشانی انگوٹھا۔

گواہ شــــــــد

سید محمد حسین احمدی دہرم کوٹ رندہاوا

گواہ شــــــــد

شیخ عطاء محمد خان ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقلم میر عابد علی قوم سید ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ

وصیّت ۲۶۲/۱۶۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مَین اکبر شاہ خان اکبر ولد مولوی نادر شاہ خان صاحب قوم افغان افغانی الاصل بونیر وال ساکن نجیب آباد ثم قادیان دار الامان۔ مین بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط نمبر اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا۔

چہارم۔ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

مین اپنے وطن نجیب آباد سے ہجرت کرکے دارالامان قادیان مین چلا آیا ہون۔ وطن مین کسی جایداد پر میرا اس قسم کا مالکانہ قبضہ نہین ہے کہ مین اس مین تصرف کر سکون اور نہ یہان سوائے چند جوڑے کپڑون اور چند کتابون کے میری کوئی جایداد ہے جسوقت کسی جایداد پر میرا قبضہ ہوا یا مینے کوئی نئی جایداد پیدا کی اسی وقت انشاء اللہ تعالے اس کا پانچوان حصہ یا اس کے پانچوین حصہ کی قیمت صدر انجمن احمدیہ کی نذر کرون گا۔ میرے مرنے کے وقت یعنی میرے مرنے کے بعد جس قدر میری ایسی جایداد ثابت ہو۔ کہ جس مین سے پانچوان حصہ یا اس کے پانچوین حصہ کی قیمت انجمن کو نذر نہین کی گئی۔ تو وہ کل جایداد انجمن کی ملکیت متصور ہوگی ہان انجمن کو اختیار ہے کہ اس مین سے پانچوان حصہ یا زیادہ لیکر باقی اگر چاہے تو میرے ورثاء کو دیدے۔ مین یہان نوکر بھی ہون لیکن میری ماہواری تنخواہ میرے کل اخراجات ضروریہ کیلئے کافی نہین ہوتی۔ مین مقروض بھی ہون۔ لہذا اس وقت تک جب تک خدا خود سامان غیب سے ظہور مین لاکر ادائگی قرض سے سبکدوش کرے مین اقرار کرتا ہون کہ اپنی تنخواہ کا دسوان حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہون گا۔ اور جبکہ قرضہ ادا ہو چکیگا تب انشاء اللہ اپنی تنخواہ کا پانچوان حصہ ماہوار ادا کرون گا۔ اے میرے خدا میری مدد کر اور اے میرے خدا مجھ کو اپنا نیک اور کامیاب بندہ بنا۔ آمین یا رب العالمین۔

العبد۔ اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی قوم افغان بونیر وال بقلم خود ۱۸ر اگست ۱۹۱۰ء

گواہ شد۔ محمد سرور شاہ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ۱۸ اگست

گواہ شد۔ نور الدین

گواہ شد۔ شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۱۹ اگست

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مین عبد اللہ ولد مراد قوم کھرل ساکن یوسف والہ چک ۲۷۹ تحصیل سمندری ضلع لائل پور سابق ٹھٹھہ پشر ضلع منٹگمری
بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی ورضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ مین اپنی جمیع پیداوار از قسم زمین ومال ومویشی کمائی وغیرہ کا اپنی زندگی مین ۱/۱۰ انجمن احمدیہ قادیان کو ہر سال بعد وضع خرچ وقرضہ (جو حصول پیداوار کے لئے کرنا پڑتا ہے) ادا کرتا رہون گا ۔ اور میرے مرنے کے بعد بھی میری یہ وصیت قائم رہے گی ۔ اور میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو ۔ میرے اس وصیت کردہ حصہ آمدنی سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر مین اپنی زندگی مین اپنی جائداد منقولہ غیر منقولہ کی قیمت کا تخمینہ لگا کر اداس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالے کر کے باقاعدہ رسید بھی حاصل کر لون ۔ تب بھی میری وصیت مذکورہ بالا دربارہ دسوان حصہ پیداوار بقیہ جائداد پر قائم رہیگی اور میرے ورثار احمدی ہون یا غیر احمدی ۔ اون کو یکمشت ادا کردہ روپیہ کی بابت گنجائش حجت یا عذر نہ رہے گی اگر میرے مرجانے کے بعد میرے ورثار ۱/۱۰ حصہ پیداوار دینے مین خیانت کرین ۔ تو انجمن مذکور کو یہ بھی وصیت ہے ۔ کہ دسوان حصہ جائداد الگ کر لیوے اور اپنے قبضہ مین کر لیوے

العبد

موصی عبد اللہ احمدی ولد مراد ذات کھرل سکنہ چک ۲۷۹ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

گواہ شد

بوٹیخان احمدی ساکن قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ حال پٹواری حلقہ نمبر ۲۸ بقلم خود

گواہ شد محمد عمر ولد عبد اللہ قوم کہرل ساکن چک ۲۷۹ تحصیل سمندری ضلع لائل پور ۔

گواہ شد

امام بخش احمدی مدرس چک ۲۹۲ تحصیل سمندری ضلع لائل پور بقلم خود

گواہ شد

تابیا ولد سرشتہ احمدی قوم کھرل ساکن چک ۲۷۹ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

وصیت ۲۲۵/۱۴۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مین سردار بیگم زوجہ ماسٹر فقیر اللہ بنت کمال الدین قوم اعوان ساکن قادیان دارالامان ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔ میرے مرنے کے بعد میری کل جائداد اگر دو سو روپے یا اس سے کم قیمت ہو ۔ تو نصف صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دی جائے اور نصف میرے ورثار مین تقسیم ہو اور اگر دو سو روپے سے زائد قیمت کی ہو ۔ تو کل جائداد کی قیمت ڈال کر دو سو روپے کی جائداد مین سے نصف انجمن کا اور نصف میرے ورثار کا اور باقی مین سے پانچوان حصہ انجمن کا اور باقی ورثار مین تقسیم ہو ۔ اور جو میری غیر منقولہ جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس مین بھی پانچوین حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اور باقی وارثون کا حق ہوگا ۔
والسلام مورخہ ۱۹ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق ۵ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

العبد

سردار بیگم بقلم خود

گواہ شد

فقیر اللہ احمدی عفی اللہ عنہ ۔ نائب ناظم میگزین

گواہ شد

جان بی بی عرف بوبو صاحبہ بنت جان محمد ساکن قادیان بقلم خود فقیر اللہ ۔ انگوٹھا لگا یا گیا

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مین عبد الغنی خان ولد مولا بخش قوم افغان ساکن سنوز ریاست پٹیالہ ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ میری کل جائداد غیر منقولہ تخمیناً قیمتی مبلغ ۱۰۶۰ قصبہ سنور ریاست پٹیالہ مین واقع ہے ۔ جس کا دسوان حصہ تعدادی مبلغ یکصد وشش روپیہ ہوتے ہین ۔ ان کو اپنی زندگی مین ادا کرنے کی کوشش کرون گا ۔ اگر ادا نہ ہو سکے ۔ تو مکان سکونہ میرے محدودہ ذیل سے مبلغ مذکور روپے یا جس قدر باقی رہ جاوین ۔ وصول کر لئے جاوین اور مبلغ ۷۰ روپیہ ماہوار کا مین ملازم ہون اس کا دسوان حصہ مبلغ ۷ روپیہ ماہوار ادا کرتا رہون گا ۔

المرقوم ۔ ۲۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء

حدود اربعہ مکان سکونہ مذکورہ

موخر ۔ مکانات قاضی محمد یوسف وقاضی محمد تقی
مقدم ۔ شارع عام
جنوب ۔ مکان میان جی محمد حسین پٹواری
شمال ۔ مسجد احمدیان وصحن مسجد

العبد

عبد الغنی خان افسر فراش خانہ

گواہ شد

عبد الحی عرب ۔ مصنف لغات القرآن

گواہ شد

محمد اکبر خان بقلم خود سنوری

دکن سے ایک خط دکنی اردو مین

مولانا مکرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار قادیان شریف سے روانہ ہوکر تیاپور پہونچا۔ اخویم شیخ صاحب بوقت واپسی۔ امرت سر۔ لاہور۔ دہلی وغیرہ مین ٹھہرنے کے لئے پتہ لیکھ دیئے تھے۔

امرتسر مین جیل سنگہ کا کٹرہ دریافت کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوا۔ سڑک پر یک شخص داڑہی والا مسلمان کھڑا تھا اس سے دریافت کیا کہ یہان کتب خانہ احمدیہ کہاں ہے وہ یہ سنتے ہی غصہ مین بھرآیا اور کہا کہ کتب خانہ احمدیہ کیون کہتے ہو۔ کتے خانہ احمدیہ کہو۔ خاکسار نے سمجھ لیا کہ اس بھونکنے والے کے طرف کچھ التفات کرتا ہون تو اور زیادہ بھونکنے گا۔ پھر وہ شخص دریافت کرنے لگا کہ تم کہان سے آئے ہو۔ میں اس کا جواب نہ دیا۔ دوسرے طرف پتہ دریافت کرنے کے لئے چل نکلا۔ یہ فکر ہوئی۔ کہ یہان کے مخالفون کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ انسانیت سے بھی گئے گذرے ہین پھر پتہ چلنا دشوار ہے آگے چل کر یک دوکان پر دو چار شخص مل بیٹھے تھے اون مین یک بزرگ تھے۔ ان سے پوچھا کہ کتب خانہ احمدیہ کہان ہے وہ کہے تم کہان سے آئے ہو۔ خاکسار کہا دکن حیدرآباد سے۔ پھر کہے کہ کیا تم مرزائی ہو۔ مینے کہا کہ الحمد للہ۔ وہ کہے کہ تم کیا دیکھ کر اون (حضرت اقدس) پر ایمان لائے۔ خاکسار کہا وفات عیسیٰ دیکھ کر۔ یہ سنکر کہے کہ ہان یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ اچھا فلان مسجد کے پاس یک تختہ لگا ہوا ہے۔ اُس پر کتب خانہ احمدیہ مرقوم ہے۔ دیکھ لینا اور وہان اپنا اسباب رکھ کے پھر یہان چلے آنا۔ مینے کہا اگر فرصت ہوئی ورنہ خیر الکتب خانہ پہونچے بڑے آرامی رہے۔ دوسرے روز امرتسر سے ہم ہر چہار احباب لاہور پہونچکر جناب مولانا خواجہ وکیل کے مکان پر نازل ہوئے اور جناب مولانا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر سے بھی ملاقات ہوئی۔ ہر دو حضرات کے ملنے پر بڑی خوشی ہوئی۔ ان کی مہمان نوازی وخوش خلقی بیان کرنے کے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ وہ احمدی ہین پھر وہان سے دہلی پہونچے۔ جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ڈاکٹر کے مکان پر نزول فرمائے۔ آنجناب نے بزرگان دین حضرات شاہ ولی اللہ صاحب وشاہ عبد القادر صاحب وشاہ عبد الرحیم صاحب وغیرہ۔ ولی اللہ رضی تعالے عنہم کی زیارت سے مشرف کئے پھر دوسرے روز حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر پہونچے۔ یہان کے مجاور ہم کو دکن والے دیکھ کر کے بعد دیگرے آٹھ دس صاحب جمع ہوئے مگر اونہان نے مثل اجمیر شریف کے مجاورون کے ہم کو تنگ نہین کیا۔ للہ فی اللہ پر امان کو یک روپیہ بخوشی دیا گیا ہے۔

اجمیر کی کیفیت عجیب وغریب ہے۔ مسافران زائرین بیچارون کو یہان کے مجاورون کی وجہ سے حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ تعالے عنہ کی زیارت اور دعا کا لطف ہی نہین ملتا۔ ہم لوگ اسٹیشن پر اترتے ہی دو تین مجاور آ پہونچے اور کہے کہ کیا آپ لوگون کو حضرت کی زیارت کرنی ہے۔ کہے ہان۔ پھر وہ ہم کو درگاہ مین لے گئے اور یک جگہ پر جہان چادر بچھی ہوئی کچھ پھول اس پر رکھے گئے تھے وہان بٹھوائے اور کہے کہ کچھ مٹھائی وپھول ہوتا ہے تو منگوادین پیسے نکالدو۔ مینے کہا کہ نہین پھر کہے کہ یہاں کی زیارت کا معمول ہے۔ کہ پہلے کچھ نذرانہ دینا ہوتا ہے اس کے بعد زیارت کرائی جاتی ہے۔ خاکسار کہا کہ ہم لوگ مسافر ہین پہلے زیارت کرنے دو۔ پھر جو کچھ دینا ہوگا وہ دیا جاوے گا۔ مین ایک شخص اسباب کے پاس بیٹھا اور میرے ساتھی تین بھائی زیارت کے لئے اندر گئے۔ ان کی واپسی پر پھر خاکسار اندر مزار مبارک کے پاس جاکے فاتحہ پڑھ کر دعا کرنے مین تھا۔ کہ جھٹ مجاور صاحب غلاف کے اندر سے عودی نکال کے کہے کہ یہ تبرک ہے لیو۔ خاکسار اس کے لینے سے انکار کیا وہ مجاور فوراً بول اٹھا کہ تم رافضی معلوم ہوتے ہین۔ مسلمان نہین ہین۔ مینے کہا آپ جو کچھ کہو کہو۔ یک مجاور نے کہا اچھا نذرانہ کیا دیتے ہو۔ دیو۔ ہرچند کچھ دینے کو جی نہ چاہا مگر پھر بھی دو آنے کے پیسے دیئے گئے یک مجاور صاحب وہ دو آنے سنتے ہی بول اٹھا کہ تم لوگ کافر ہین تمہارے آنے سے درگاہ تمام ناپاک ہوئی۔ اور کچھ زبان درازی کرنے پر تھا۔ ہم چل نکلے اور یہ بھی دیکھا کہ زیارت کرکے پچھلے پاؤن چلنے کی ہدایت ہوتی ہے میرے دل مین یہ کھٹکا تھا۔ کہ مجاور ہم کو بمبئی اس مین ضرور تنگ کرین گے۔ مگر خیر گذری پھر وہان سے بمبئی ہوتے ہوئے ہر چہار بھائی داخل وطن ہوئے۔ فقط۔ راقم عبد اللہ احمدی حیدرآباد دکن

رسید زر

۱۴ نومبر ۱۹۰۷ء نمبر ۱۵۴۷ - مولوی محمد عبد اللہ صاحب سعہ
۱۴ " " نمبر ۱۴۰۸ - درگا پرشاد صاحب ۶ہر
۱۴ " " نمبر ۱۵۷ - چوہدری علی محمد صاحب سے ر
۱۴ " " " - میر حسن صاحب صہ ر
۱۶ " " " - میان غلام نبی صاحب عا/ ۱۰ر
۱۶ " " " - رحیم بخش صاحب ۶ہر
۱۶ " " " نامعلوم الاسم صہر
۱۶ " " نمبر ۲۸۴ - محمد عبد اللہ صاحب سے ر
۱۶ " " " ڈیوڑہی نواب صاحب ۸ر
۱۶ " " نمبر ۱۸۳۹ - شیخ الہ دین صاحب عار
۱۶ " " " میر عابد علیشاہ صاحب صہر
۱۷ " " " محمد شفیع برائے تبلیغ فنڈ عہ ر
۱۸ " " نمبر ۲۹۴ - مولوی محمد حیات صاحب سے ر
۲۱ " " نمبر ۲۵۱ چودہری غلام حیدر صاحب سے ر
۲۱ " " نمبر ۵۵ - محمد عبد اللہ صاحب سے ر
۲۲ " " " سید عبد الرشید صاحب سے ر
۲۲ " " " چودہری علی بخش صاحب سے ر
۲۳ " " " مولوی علم الدین سکن ہیرا سے ر
۲۴ " " نمبر ۹۴۶ - مرزا ظہور علی صاحب سے ر
۲۴ " " نمبر ۴۹۵ - محمد ابراہیم صاحب سے ر
۲۴ " " نمبر ۱۵۲ - روڑی خان صاحب للعہ
۲۵ " " نمبر ۱۰۹ - خواجہ کمال الدین صاحب سے ر
۲۵ " " نمبر ۱۸۳۹ مولوی احمد علی صاحب سے ر
۲۵ " " نمبر ۵۳۹ - محمد عمر صاحب عار
۲۵ " " نمبر ۴۷۹ - غلام شاہ صاحب عار
۲۶ " " نمبر ۳۷۸ - تاج محمود صاحب عہ ر
۹ دسمبر ۱۹۰۷ء نمبر ۱۴۰۳ - ولی داد صاحب ۶ہر
۹ " " نمبر ۱۸۱۸ - غلام محی الدین صاحب ۱۲ر
۹ " " نمبر ۱۸۵۲ - عمر حیات صاحب ۶ہر
۹ " " نمبر ۱۴۵۳ - عبد الکریم صاحب عار
۹ " " نمبر ۱۶۵ - منشی اللہ دتا صاحب ۶ہر
۹ " " نمبر ۸۰۲ گلاب خان صاحب سے ر
۹ " " نمبر ۱۸۴۵ - علی محمد صاحب سے ر
۹ " " نمبر ۱۸۳۳ نیاز محمد صاحب مشار

ضرورت نکاح

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط وکتابت معرفت اوڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چند سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اوڈیٹر سے دریافت کرسکتے ہیں۔

۹ - گوریکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گوریکی ضلع گوجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریبا گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب متمول انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم - ن - ر - خط وکتابت معرفت اوڈیٹر بدر ہو۔

۱۱ - ضلع گوجرانوالہ - سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے - مخلص احمدی - والدین احمدی - قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۸ یا ۱۹ سال خواندہ - خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہرصورت خواندہ ہو۔ آمدنی ۱۵ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط ملفوف ہو

المشتہر

عبداللہ درزی احمدی ۔جھنڈو ساہی ڈسکہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸ر

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے - اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۲ر

نورالدین مصنفہ علامہ زمان حضرت حکیم الامۃ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمت ۱ر

غلامی اور عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۴ر عصمت انبیاء ۸ر

البرہان الصحیح فی تائید المسیح [illegible]

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے

مجلد ۳ر غیر مجلد ۲ر ولایتی کاغذ پر مجلد ۵ر

درثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام - حضرت اقدس کی آجتک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ر - غیر مجلد ۶ر

سرالشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ار

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر - قیمت ۱ر

اختیار الاسلام مصنفہ ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں - ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید ہے۔

حصہ سوم قیمت ۷ر

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبدالعزیز صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں - قیمت ہر دو جلد ۹ر

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب - مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ - قیمت ۱ر

کامن احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکی پنجابی نظم - قیمت ۱ر

آئینہ دکشنری طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

کامن احمدی الہ داد والے - قیمت ۱ر

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کی رُو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں - قابل دید ہے - حصہ چہارم و پنجم - قیمت ار

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلام فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب - قیمت ۱ر

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

مجموعہ ازالۃ الوساوس مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور قابل دید ہے۔

قیمت ۴ر

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید - قیمت ۵ر

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں - قیمت ار

لیکچر لاہور [illegible]

فتح الدین [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

مفت

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۰ | آں مسیح و دور آخر مہدیٔ آخر زمان

مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ - دسمبر ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو گر آئی چہ بادر قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد (۶) — نمبر (۵۲)

قیمت از سعادتمن قادیان میں ۔ ۔ ۔ فی پرچہ ۲ر

قیمت از غربا و طلبا ۔ ۔ ۔ گورنمنٹ ۔ ۔ ۔ از نقد صحہ ۔ ۔ ۔

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موںہہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

تن بمیر از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

برہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ۔ ۔ ۔
عام قیمت پیشگی بحیہ ایڈیٹری دنیوی لشکر تلعہ مابعد ۔ ۔ ۔ صہ
عام قیمت پیشگی بغیر ایڈیٹری دنیوی اخبار سے
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرائے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے ان سے حسب باب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں دیکھا دیگی علیحدہ رسید روانہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان میں بذریعہ دستی قیمت دیں انکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۲ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

کتبہ عاجز محمد حسین عفی اللہ عنہ

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

(یورپ سے آئی ہوئی انگریزی اخبارون اور کتابون مین سے مفید اور دلچسپ انتخاب کر کے اس صفحہ پہ درج کیا جایا کرتی ہین جو ناظرین کی دلچسپی کیواسطے ہمیشہ بہت مفید ہوتی ہین اور اُن سے بہت سے معلومات مفید ناظرین کو حاصل ہوتے ہین۔ اڈیٹر)

جرمنی کے پروفیسر ہیکل صاحب

نیویارک کے اخبار ٹرتھ سیکر نمبر ۳۶ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۰۷ء مین جرمنی کے مشہور فلاسفر پروفیسر ارنسٹ ہیکل کے کچھ اقوال اور خیالات شائع ہوئے ہین۔ جو کہ ایک اخبار کے نامہ نگار کی ملاقات کا نتیجہ ہے اس نامہ نگار نے جو حالات اخبار مین چھپوائے ہین ان مین سے کچھ اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ پروفیسر ہیکل صاحب ملک جرمنی کے ایک چھوٹے سے شہر جینا نامی کے رہنے والے ہین۔ اس شہر مین ایک یونیورسٹی بھی ہے (جو کہ غالباً پروفیسر صاحب جیسون کی محنت کا نتیجہ ہے) پروفیسر صاحب اس شہر مین بہت مشہور ہین اور ان کا کوچہ خود ان کے نام سے مشہور ہے۔ پروفیسر لمبے قد کا ایک سفید ریش لیکن مضبوط تندرست آدمی ہے۔ پروفیسر صاحب کی گفتگو صاف اور شستہ تھی جو بہت سی سوچ اور غور کا نتیجہ معلوم ہوتی تھی۔ پروفیسر ہیکل صاحب نے سائنس کے بہت سے دقیق مسائل پر بحث کی اور دوران بحث مین اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ مذہب عیسویت ہمیشہ سائنس کی ترقی کو مانع رہا ہے۔ ہیکل صاحب دنیا کے بہت سے حصہ کا سیر کر چکے ہوئے ہین وہ روم ایشیا کوچک۔ لنکا اور ہندوستان کی سیر بھی کر چکے ہین سائنس کی گفتگو کے بعد پروفیسر ہیکل صاحب نے جب مذہب کے بارے مین گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ عیسویت سے بہت متنفر ہو چکے ہین۔ انہون نے فرمایا۔ کہ مین اس عیسائیت کو کیا کرون۔ جو ہزارون آدمیون کے خون کر چکی ہے اور اب بھی ہر سال کرورون روپے اس بات پر خرچ کئے جاتے ہین کہ دوسرون کو ہلاک کرنے والی فوجین اور سامان حرب طیار کیا جاوے۔ یہ عیسائی سلطنتین بنی نوع کے خون کی پیاسی ہین کیا مین اس مذہب کو قبول کرون۔ جس کا یہ نتیجہ میرے سامنے موجود ہے۔ پھر پروفیسر صاحب نے یہ فرمایا کہ یہ ایک غلط بات ہے کہ مذہب عیسوی توحید کا مذہب ہے۔ ہرگز نہین۔ عیسویت بالکل توحید کی تعلیم نہین دیتی ہان دنیا مین بعض مذاہب توحید کی تعلیم دیتے ہین اور ان سب سے بڑھ کر اسلام ہے۔ اگر مین کسی مذہب کو قبول کرتا تو اسلام کو قبول کرتا۔ دیکھو مسلمانون کی نماز کیسی شاندار اور پُراثر ہوتی ہے۔ مسلمانون کی عبادت گاہین کیسی پاکیزہ اور موزون ہوتی ہین پھر دیکھو عیسائی گرجون کے مقابلہ مین اسلامی مساجد کیسی شریفانہ اور معزز ہوتی ہین عیسائی گرجے تو آدمیون اور حیوانون اور دیگر اشیاء کی تصویرون سے بھرے ہوئے ہوتے ہین جو بہت ہی قابل نفرت ہین۔ قرآن شریف کی سادہ اور سنجیدہ عبارتون کی طرف نگاہ کرو جو نماز مین پڑہی جاتی ہین اور اس کے بالمقابل اپنے گرجون کی ہا۔ ہُو شور و غل اور باجون کے سرون کی طرف دیکھو اور مقابلہ کرو۔

(مین نے پروفیسر صاحب کو تبلیغ کا ایک خط لکھا ہے جواب آنے پر انشاء اللہ ہدیہ ناظرین کیا جائیگا۔ اڈیٹر)

بچون کو بائبل نہ پڑہاؤ

شہر ڈیٹرائیٹ واقعہ ممالک متحدہ کا اخبار ڈیٹرائٹ نیوز لکھتا ہے۔ کہ شگاگو کے تعلیمی بورڈ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ بائبل کی کتاب اس قابل نہین کہ بچون کو مدارس مین پڑہائی جاوے۔

اسطرح رفتہ رفتہ بائبل کو سب جگہ سے نکالدیا جائیگا۔

ایک تازہ تصنیف

امریکہ کی چھپی ہوئی ایک تازہ تصنیف بنام بائبل متھس یعنی افسانہائے بائبل اس وقت میرے زیر مطالعہ ہے۔ اس کتاب مین ٹی ڈبلیو۔ ڈون صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ بائبل مانند دیگر مذاہب جاہلیت کے ہے اور اس کی سب باتین دیگر قدیم بُت پرستی کی کتابون مین پائی جاتی ہین اس مین سے کچھ اقتباس انشاء اللہ کسی اگلے پرچہ مین کیا جائیگا

ایڈیٹر

المفتی

عقیقہ کیواسطے کتنے بکرے مطلوب ہین

ایک صاحب کا حضرة اقدس کی خدمت مین سوال پیش ہوا کہ اگر کسی کے گہر مین لڑکا پیدا ہو تو کیا یہ جائز ہے کہ وہ عقیقہ پر صرف ایک ہی بکرا ذبح کرے

حضرت مسیح موعود نے جواب مین فرمایا کہ عقیقہ مین لڑکے کیواسطے دو بکرے ہی ضروری ہین لیکن یہ اس کے واسطے ہے جو صاحب مقدرت ہے اگر کوئی شخص دو بکرون کے خریدنے کی طاقت نہین رکہتا اور ایک خرید سکتا ہے۔ تو اس کیواسطے جائز ہے کہ ایک ہی ذبح کرے۔ اور اگر ایسا ہی غریب ہو کہ وہ ایک بھی نہین قربانی کر سکتا تو اس پر فرض نہین کہ خواہ مخواہ قربانی کرے مسکین کو معاف ہے۔

تراویح

ایک شخص نے سوال کیا کہ ماہ صیام مین نماز تراویح آٹھ رکعت باجماعت قبل خفتن مسجد مین پڑہنی چاہیئے یا کہ پچھلی رات کو اُٹھ کر اکیلے گھر مین پڑہنی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام نے فرمایا کہ نماز تراویح کوئی جدا نماز نہین دراصل نماز تہجد کی آٹھ رکعت کو اول وقت مین پڑہنے کا نام تراویح ہے اور یہ ہر دو صورتین جائز ہین جو سوال مین بیان کی گئی ہین۔ آنحضرت نے ہر دو طرح پڑہی ہے لیکن اکثر عمل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اس پر تھا کہ آپ پچھلی رات کو گھر مین اکیلے یہ نماز پڑہتے تھے۔

(نوٹ۔ عقیقہ اور تراویح کے متعلق بعض ضروری باتین کسی اگلے اخبار مین انشاء اللہ درج ہونگی اور بعض دیگر ضروری مسائل جو حضرت اقدس علیہ الصلوة والسلام سے دریافت کئے گئے ہین وہ بھی انشاء اللہ اگلے اخبار مین درج ہونگے اس کالم مین مسائل فقہی کو اس رنگ مین بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام کا فتویٰ کسی اختلافی مسئلہ کے متعلق کیا ہے۔ مسائل عموماً نووارد یا بیرونجات کے دوست بذریعہ خط حضرت سے دریافت کرتے ہین حضرت جو جواب تحریری یا زبانی فرماتے ہین وہ اس کالم المفتی مین درج کیا جاتا ہے اس طرح رفتہ رفتہ جماعت کے واسطے فروعی اختلافی مسائل کا حل ہوتا جاتا ہے۔ اور اس لحاظ سے اس کالم کا پڑہنا دوستون کے واسطے بہت ضروری ہے۔

ایڈیٹر)

خطبہ جمعہ

گذشتہ جمعہ میں حضرت مولوی نورالدین صاحب نے مسجد اقصی میں خطبہ پڑھا اور سورہ ق کی آخری آیات انما المومنون الذین امنوا الخ پڑھکر فرمایا کہ صرف زبان سے مومن کہلانے والے اور ظاہری مردم شماری کے درمیان مسلمانوں کی فہرست میں اپنا نام لکھوانیوالے خدا تعالی کے نزدیک مومن نہیں ہیں بلکہ حقیقی مومن وہ ہیں۔ جو دل سے خدا تعالی کے احکام کو مانتے ہیں۔ اور باوجود ظاہری تکالیف کے بھی ان پر عمل درآمد کرتے ہیں۔ ان کا اقرار صرف زبان سے ہے بلکہ خدا تعالی کے راہ اپنے مال اور جان کے ساتھ وہ مجاہدہ کرتے ہیں مثلاً قحط کی بھوک کے زمانہ میں اپنی روٹی میں سے بچاکر غریب کو دیتے ہیں۔ خدا کو وہی پیارے ہیں جو اس کی رضا کی خاطر ہر ایک مصیبت کو اٹھانے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں

حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے مسجد مبارک میں جمعہ کا خطبہ پڑھا اور سورۃ توبہ کی آخری آیات لقد جاءکم رسول من انفسکم پڑھکر اس امر کو بدلائل ثبوت کیا کہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے واسطے رحمۃ للعالمین تھے۔ ایسا ہی حضرت مسیح موعود ظلی طور پر تمام جہان کے واسطے رحمت ہیں۔ کیونکہ اس زمانہ مبارکہ میں وہ تمام نہایت وسعت کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں جنکا وعدہ آنحضرت کو دیا گیا تھا۔ اور وہی وحی الہی جو آنحضرت پر نازل ہوتی تھی۔ دوبارہ انہیں الفاظ میں بعض دفعہ مسیح موعود پر نازل ہوتی ہے جن میں یہ حکمت ہے کہ اس وحی الہی کے الفاظ کے نہایت زور اور وسعت کیساتھ پورا ہونے کا وقت اب پھر اس زمانہ میں آگیا ہے۔

ایسا ہی ہر دو مولویصاحبان کے خطبوں کا کچھ خلاصہ درج اخبار ہوا کریگا۔ اور جب کبھی مناسب ہوا انشاء اللہ پورا خطبہ بھی درج کیا جایا کریگا۔ (ایڈیٹر)

انجمن احمدیہ بھیرہ

برادرم مستری احمد الدین صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ۹ ماہ رواں کو اشتہار دیکر انجمن احمدیہ کا جلسہ مسجد محلہ معماراں میں کیا گیا۔ جس میں حسن اتفاق سے بابو غلام محمد صاحب ملازم ٹلگراف بابو کرم الہی صاحب امیدوار ضلعداری اور دیگر بیرونجات سے آئے ہوئے احمدی احباب بھی شامل تھے اور کل بیاسی کے قریب احمدی برادر جمع ہوئے۔ بعد وعظ قران شریف مستری صاحب نے حضرت اقدس کی تعلیم مندرجہ کشتی نوح

صفحہ اسے پڑھی جس سے نہ صرف احمدی برادران بلکہ دوسرے بھی متاثر ہوئے۔ امید ہے کہ برادران کی کوشش سے ایسے اجلاس بھیرہ میں اکثر ہوتے رہینگے

عرض بخدمت سکرٹریان احمدیہ

مختلف مقامات کے احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ اپنے اپنے شہروں اور ضلعوں کی انجمنوں کی رپورٹ ماہ بماہ دفتر بدر میں ارسال فرمایا کریں۔ اس سے انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ مضمون رپورٹ مختصر اور دلچسپ ہونا چاہیے۔ تاکہ اخبار کے کالموں میں چھپنے کی گنجائش رہے اور ناظرین کے واسطے فائدے کا موجب ہو۔

اخبار بدر سے کیا فائدہ ہوا

ایک صاحب سید عبد الرشید نام ریاست ٹونک سے بخدمت حضرت اقدس لکھتے ہیں۔ رہنمای سالکان و پیشوای عارفان ماہر حقیقت خدادانی دام ظلکم۔ السلام علیکم نیازمند نے عرصہ ایک ماہ کا ہوا اخبار بدر بنام خود جاری کرایا ہے۔ اس کے پڑھنے سے طبیعت کے اوپر جو رقت اور جوش پیدا ہوا وہ اس قابل نہیں کہ قلم میں لایا جاوے نیازمند نے ۱۳۱۲ھ میں جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی سے بیعت ہوا تھا لیکن بوجہ کم قسمتی کے ان سے کسی قسم سے مستفیض نہیں ہوا۔ چونکہ خداوند کریم نے اس عاجز کا رزق راجپوتانہ میں اتارا ہے۔ اور بعرصہ سے اسی جگہ میں ہوں قدیمی باشندہ ضلع سہارنپور میں ایک بستی بسالہ جو گنگوہ شریف سے سات کوس کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں کا ہوں۔ اب بعد مطالعہ اس اخبار کے اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ مولانا صاحب رونق افروز دار البقا ہو چکے اور یہ امیدوار ہوں کہ براہ خاوندی کمترین کو بذریعہ اسی نیازنامہ کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل فرماکر تذکرات جو آپکی ہوں جاری ہوں ؎

بدر کی قدردانی

منگل خان صاحب ضلع متھرا سے اپنے ایک دوست کو ایک خط میں جو اتفاقاً ہمارے دیکھنے میں آگیا لکھتے ہیں کہ عام مسلمانوں کی ایک سال میں دو عیدیں ہوتی ہیں مگر عاجز کے لیے ہر سال بہت سی عیدیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ جس دن اخبار بدر میرے پاس پہونچتا ہے۔ وہ ہی میرے لئے عید کا دن ہوتا ہے ؎

القول الطیب

کمیاب ڈائری

(منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء)

وحی الٰہی

فرمایا کہ وحی الٰہی کا قاعدہ ہے۔ کہ بعض دنوں میں تو بڑے زور سے باربار الہام پر الہام ہوتے ہیں اور الہاموں کا ایک سلسلہ بندھ جاتا ہے اور بعض دنوں میں ایسی خاموشی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس قدر خاموشی کیوں ہے اور نادان لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اب خدا تعالی نے ان سے کلام کرنا ہی چھوڑ دیا ہے نبی کریم پر بھی ایک زمانہ ایسا ہی آیا تھا کہ لوگوں نے سمجھا کہ اب وحی بند ہوگئی چنانچہ کافروں نے ہنسی شروع کی کہ اب خدا نعوذ باللہ ہمارے رسول کریم سے ناراض ہو گیا ہے اور اب وہ کلام نہیں کرے گا لیکن خدا تعالی نے اس کا جواب قرآن شریف میں اس طرح دیا ہے کہ والضحی ۝ والیل اذا سجی ۝ ما ودعک ربک وما قلی۔ یعنے قسم ہے دھوپ چڑھنے کے وقت کی اور رات کی نہ تو تیرے رب نے تجھ کو چھوڑ دیا اور نہ تجھ سے ناراض ہوا اس کا یہ مطلب ہے کہ جیسے دن چڑھتا ہے اور اس کے بعد رات خودبخود آجاتی ہے اور پھر اس کے بعد دن کی روشنی نمودار ہوتی ہے اور اس میں خدا تعالی کی خوشی یا ناراضگی کی کوئی بات نہیں یعنے دن چڑھنے سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ خدا تعالی اس وقت اپنے بندوں پر خوش ہے اور نہ رات پڑنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت خدا تعالی اپنے بندوں پر ناراض ہے بلکہ اس اختلاف کو دیکھ کر ہر ایک عقلمند خوب سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ خدا تعالی کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہو رہا ہے اور یہ اسکی سنت ہے کہ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن ہوتا ہے۔ پس اس سلسلہ کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا کہ اس وقت خدا خوش ہے اور اس وقت ناراض ہے غلط ہے اسی طرح سے آجکل جو وحی الہی کا سلسلہ کسیقدر بند رہا ہو تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خدا تعالی مجھ سے ناراض ہو گیا ہو یا یہ کہ اس نے مجھ کو چھوڑ دیا ہے بلکہ یہ اسکی سنت ہے کہ کچھ مدت تک وحی الہی بڑے زور سے اور پے در پے ہوتی ہے اور کچھ دنوں تک اس کا سلسلہ بند رہتا ہے اور پھر شروع ہو جاتا ہے اور اسکی

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

مورخہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱ ۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء ۔ آج ہماری بخت بیداری

۲ ۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَر

ترجمہ ۔ تحقیق تیرا دشمن تجھ سے وہی ابتر ہے ۔

۳ ۔ خدا نے اُسے لیا ۔

۴ ۔ واللّٰہ ! واللّٰہ ! سدّا ہویا اولا ۔

(پنجابی فقرہ ہے جس کا مطلب ہے کہ کج طبع آدمی درست ہوگیا ہے)

۵ ۔ وقت رسید ۔ ترجمہ ۔ وقت آگیا ۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میاں کرم الٰہی صاحب کلاہ ساز گجرات
سید حسن ولد محمد سلیم صاحب آمان ترنگ زئی
شاہ معظم ولد سید حسن
برکت علی صاحب کاٹھ گڑھ ہوشیارپور
والدہ
جیون خان
نعمت علی
عبداللہ
دختر عطا محمد خان
دختر خورد عطا محمد خان کاٹھ گڑھ ہوشیارپور
مسمات جنت بی بی ۔ حیدرآباد سندھ
پیر بخش صاحب ڈیرہ والی [illegible]
مسعود احمد صاحب [illegible]
میاں خدا بخش صاحب چک نمبر ۳۰
راوتیانی ۔ سندھ
میاں محمد حسن صاحب چک نمبر ۳۰
راوتیانی ۔ سندھ

ڈائری

القول الطیب

(۲۴ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء صبح بوقت سیر)

آریوں کے ساتھ ہماری صلح کس طرح ہوسکتی ہے

فرمایا ۔ سچا مسلمان تو وہ ہے جو اپنے دل میں آنحضرت صلعم کے ساتھ ایسی محبت رکھتا ہے ۔ کہ اگر کوئی آنحضرت کی ہتک میں ایک لفظ بھی بولے یا اشارہ بھی کرے تو وہ مرنے مارنے پر طیار ہو جاتا ہے ۔ پہلے آریوں کے اخبار میں ایسے مضامین پڑھ کر کہ وہ مسلمانوں سے صلح چاہتے ہیں صلح کی ایک تجویز اپنے مضمون میں پیش کی تھی ۔ مگر افسوس ہے ۔ کہ انہوں نے قدر نہ کی ۔ (حضرت اقدس نے آریوں کی بد زبانی کو دیکھ کر پہلے ہی ایک مضمون میں فرمایا تھا ۔ کہ ان لوگوں کے ساتھ ہماری صلح کس طرح ہو سکتی ہے ۔ چنانچہ وہ الفاظ کتاب قادیان کے آریہ اور ہم میں اس طرح چھپے تھے ۔ ہماری شریعت صلح کا پیغام ان کو (آریوں کو) دیتی ہے ۔ اور ان کے ناپاک اعتقاد جنگ کی تحریک کرکے ہماری طرف تیر چلا رہے ہیں ۔ ہم کہتے ہیں ۔ کہ ہندوؤں کے بزرگوں کو مکار اور جھوٹا مت کہو ۔ مگر یہ کہو ۔ کہ ہزارہا برسوں کے گذرنے کے بعد یہ لوگ اصل مذہب کو بھول گئے مگر بمقابل ہمارے یہ ناپاک طبع لوگ ہمارے برگزیدہ نبیوں کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور ان کو مفتری اور جھوٹا سمجھتے ہیں ۔ کیا کوئی توقع کر سکتا ہے کہ ایسے ہندوؤں سے صلح ہو سکے ۔ ان لوگوں سے بہتر سناتن دھرم کے اکثر نیک اخلاق لوگ ہیں ۔ جو ہر ایک نبی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور فروتنی سے سر جھکاتے ہیں ۔ میری دانست میں اگر جنگلوں کے درندے اور بھیڑیے ہم سے صلح کرلیں اور شرارت چھوڑ دیں تو ممکن ہے مگر یہ خیال کرنا کہ ایسے اعتقاد کے لوگ کبھی دل کی صفائی سے اہل اسلام سے صلح کریں گے سراسر

باطل ہے بلکہ ان کا ان عقیدون کے ساتھ مسلمانوں سے سچی صلح کرنا ہزارون محالون سے بڑھ کر محال ہے کیا کوئی سچا مسلمان برداشت کر سکتا ہے جو اپنے پاک اور بزرگ نبیون کی نسبت ان گالیون کو سُنے اور پھر صلح کرے ہرگز نہین۔ پس ان لوگون کے ساتھ صلح کرنا ایسا ہی مضر ہے جیسا کہ کاٹنے والے زہریلے سانپ کو اپنی آستین مین رکھ لینا۔ یہ قوم سخت سیہ دل قوم ہے جو تمام پیغمبرون کو جو دنیا مین بڑی بڑی اصلاحین کر گئے مفتری اور کذاب سمجھتے ہین۔ حضرت موسیٰ ان کی زبان سے بچ سکے نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ ہمارے سید و مولیٰ جناب خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم جنہون نے سب سے زیادہ دنیا مین اصلاح کی۔ جن کے ذریعہ سے کئی مردے زندہ ہو گئے۔

اس کے بعد جبکہ اخبارون مین بہت شور ہوا کہ ہندوون اور مسلمانون کے درمیان صلح ہونی چاہیئے تب حضرت صاحب نے لیکچر لاہور مین صلح کی ایک تجویز پیش کی۔ جس کے یہ الفاظ تھے۔

" ہم اس بات کا اعلان کرتا اور اپنے اس اقرار کو تمام دنیا مین شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہین۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی سب کے سب پاک اور بزرگ اور خدا کے برگزیدہ تھے۔ ایسا ہی خدا نے جن بزرگون کے ذریعہ سے پاک ہدائتین آریہ ورت مین نازل کین اور نیز بعد مین آنے والے جو آریون کے مقدس بزرگ تھے۔ جیسا کہ راجہ رامچندر اور کرشن یہ سب کے سب مقدس لوگ تھے اور ان مین سے تھے جن پر خدا کا فضل ہوتا ہے۔

دیکھو یہ کیسی پیاری تعلیم ہے جو دنیا مین صلح کی بنیاد ڈالتی ہے اور تمام قومونکو ایک قوم کی طرح بنانا چاہتی ہے یعنی یہ کہ دوسری قومون کے بزرگون کو عزت سے یاد کرو اور اس بات کو کون نہین جانتا کہ سخت دشمنی کی جڑ ان نبیون اور رسولون کی تحقیر ہے جنکو ہر ایک قوم کے کروڑہا انسانون نے قبول کر لیا۔ ایک شخص جو کسی کے باپ کو گندی گالیان دیتا ہے اور پھر چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا اس سے خوش ہو یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ غرض ہم ان سطور کو ختم کرتے ہین لیکن آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے ہین کہ آپ گواہ رہین جو ہم نے مذکورہ بالا طریق کیسا تھ آپکے بزرگونکو مان لیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے تھے اور آپکی صلح پسند طبیعت سے ہم امیدوار ہین کہ آپ بھی ایسا ہی مان لین یعنے مرف...

جلسہ سالانہ

آمد احباب

جلسہ سالیانہ کے واسطے احباب کی آمد ۱۹ دسمبر سے شروع ہو گئی تھی۔ چند ایک دوست اس سے بھی پہلے سے یہان پہونچ گئے تھے۔ مگر سب سے پہلے آنے والی جماعت دوالمیال کی ہے جو کہ اپنے امام مولوی کرم داد صاحب کے ہمراہ یہان پہونچ گئے تھے اور ان کی تعداد پچیس کے قریب ہے۔ اس کے بعد ہر روز ہر طرف سے کثیر التعداد آدمی جلسہ کی خاطر قادیان آتے رہے۔ یہان تک کہ آج ۲۴ تاریخ کی شام کو جب مین یہ مضمون اخبار کی آخری کاپی مین درج ہونے کے واسطے لکھ رہا ہون۔ ایک بہت بڑی تعداد برادران کی جمع ہو چکی ہے۔ جن مین سے چند ایک کے نام مختصر طور پر بطور نمونہ درج ذیل کرتا ہون۔

چند اسمائے گرامی

میرٹھ سے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بمعہ چند ساتھیون کے۔ پشاور سے حضرت مولوی غلام حسین صاحب و دیگر احباب۔ تحصیل پھالیہ سے پیر برکت علی صاحب و دیگر اٹھ کس۔ وزیر آباد سے حافظ غلام رسول صاحب مدرس اور ان کے ساتھی۔ لاہور سے میان چراغدین صاحب رئیس۔ بابو محمد علی اشرف صاحب وغیرہ دہلی سے میر قاسم علی صاحب اور ان کے ساتھی۔ شاہجہان پور سے قاسم میان جمون سے مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل سرگودہ سے مولوی فضل الٰہی صاحب۔ بابو یعقوب خان وغیرہ۔ سید والہ ضلع منٹگمری سے مولوی عبد الحق صاحب بمعہ پندرہ بیس آدمیون کے۔ گولیکی سے قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل بمعہ چند آدمیون کے۔ لائلپور سے بابو نور الدین صاحب اور دیگر چند دوست چنگا سے مولوی محمد فضل صاحب۔ ایسا ہی کپورتھلہ۔ امرتسر۔ کھاریان۔ ہوشیارپور گورداسپور اور دیگر بہت سے مختلف مقامات سے اکثر دوست آ گئے ہین۔ لیکن ہنوز سیالکوٹ جمون۔ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ۔ جہلم۔ گوجرات لاہور۔ امرتسر۔ کپورتھلہ وغیرہ مقامات کی بڑی جماعتین آنے والی ہین۔ جو امید ہے۔ کہ کل پرسون تک یہان پہنچ جاوین گی۔ اور جس وقت تک یہ اخبار چھپ کر طیار ہو جائے گا۔ اس وقت امید ہے۔ کہ جلسہ اپنی پوری رونق مین ہوگا۔

انتظام جلسہ

جلسہ کے انتظام مین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بہت خدمت کر رہے ہین۔ مکانون کی تقسیم ان کے سپرد ہے۔ اور بلحاظ سکرٹری مقامی انجمن ہونے کے اس خدمت کو بڑی سرگرمی سے انجام دے رہے ہین اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے مہمانون کی خاطر مکان رہائشی خالی کرنے کیواسطے مدرسہ کا کچھ حصہ بند ہو چکا ہے۔ اور باقی بھی کل سے بند ہو جائیگا۔ کمرون کی تقسیم کر دیگئی ہے۔ ہر ایک ضلع کی جماعت کے واسطے جدا کمرے مقرر کئے گئے ہین اور مدرسہ کے بعض اساتذہ اور طلبا نے بطور والنٹیرز کے مہمانون کی خدمت کیواسطے اپنے آپ کو پیش کیا ہے تمام مہمانون کو کھانا لنگر مہمان خانہ مین کھلایا جاتا ہے۔

حضرت اقدس

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت کسی قدر علیل ہے۔ تاہم دوستون کی خاطر صبح کیوقت سیر کے واسطے تشریف لے جاتے ہین۔ اور مریدان صادق کو اس طرح سے زیارت کرنے اور اپنے معاملات پیش کرنے یا مسائل دریافت کرنیکا کافی موقعہ ملسکتا ہے۔ حضرت صاحب لیکچر لاہور کا تتمہ بھی لکھ رہے ہین جس مین آریون کے مضمون کا جواب ہوگا۔ یہ مضمون مشین پر چھپ رہا ہے اور امید ہے کہ ایام جلسہ مین انشاء اللہ شائع ہو جائیگا۔

آداب رسول

سیر کے وقت احباب کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ حضرت صاحب کے آگے آگے ہی نہین چلنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے گرد اُڑ کر پیچھے جاتا ہے یہ طریق ادب کے برخلاف ہے اور جو احباب پیچھے چلین انکو چاہیئے کہ اپنے پاؤن کی طرف دیکھ کر چلین تاکہ کسی اور کو ٹھوکر نہ لگے اور اگر کسی کو اتفاقاً ٹھوکر لگ جائے جیسا کہ بڑے انبوہ مین ممکن ہے تو پھر ٹھوکر کھانیوالے کو اپنے اعلیٰ اخلاق کے دکھلانے مین حضرت امام علیہ السلام کی تقلید کرنی چاہیئے۔ ہمنے دیکھا ہے۔ کہ اگر کسی کی غلطی سے

مقدس شاعری

ظہورِ مہدیٔ آخر زمان ہے — سنبھل جاؤ کہ وقتِ امتحان ہے
محمدؐ میرے تن مین مثل جان ہے — یہ ہے مشہور جان ہے تو جہاں ہے
گیا اسلام سے وقتِ خزاں ہے — ہوئی پیدا بہارِ جاوداں ہے
اگر پوچھے کوئی عیسیٰ کہاں ہے — تو کہدو اس کا مسکن قادیان ہے
ہر اک دشمن تلک سلب اللسان ہے — مرے احمدؐ کی وہ شیرین زبان ہے
مقدر اپنے حق مین عز و شاں ہے — جو ذلت ہے نصیبِ دشمنان ہے
مسیحائے زمان کا یاں مکاں ہے — زمین قادیان دار الامان ہے
فدا تجھ پر مسیحا مری جان ہے — کہ تو ہم بے کسوں کا پاسبان ہے
مسیحا سے کوئی کہدو یہ جا کر — مریضِ عشق تیرا نیم جان ہے
نہ بھولو دوستو دنیائے دوں پر — کہ اسکی دوستی مین بھی زیاں ہے
دورنگی سے ہمین ہے سخت نفرت — جو دل مین ہے جبین سے بھی عیاں ہے
ترے اس حالِ بد کو دیکھ کر قوم — جگر ٹکڑے ہے اور دل خون فشاں ہے
جسے کہتی ہے دنیا سنگِ پارس — مسیحا کا ہی سنگِ آستان ہے
دیا ہے رہنما بڑھ کر خضر سے — خدا بھی ہمپہ کیسا مہربان ہے
فلک سے تا منارہ آئے عیسےٰ — مگر آگے تلاشِ نردبان ہے
ترقی احمدی فرقہ کی دیکھے — بٹالہ مین جو اک پیرِ مغاں ہے
نہ یون حملہ کرین اسلام پر لوگ — ہمارے موہنہ مین بھی آخر زبان ہے
مخالف لپنے ہین گو زور آور — مگر اُن سے قوی تر پاسبان ہے
مرادِ دل دمِ معجز نما سے — یہ عیسیٰ کی صداقت کا نشان ہے
مسلمانون کی بدحالی کے غم مین — دھرا سینہ پہ اک سنگِ گران ہے
پریشان کیون نہون دشمن مسیحا — ظفر کی تیرے ہاتھون مین عنان ہے
نہین دنیا مین مہر کا جوڑ کوئی — ہمارا پیشوا وہ پہلوان ہے
کرے قرآن پر جو شک حسد سے — کہاں دشمن مین یہ تاب و توان ہے
نہین دنیا کی خواہش ہمکو ہرگز — فدا دین پر ہی اپنا مال و جان ہے

نہین اسلام کو کچھ خوف محمودؔ
کہ اس گلشن کا احمدؐ باغبان ہے

نظم

(تازہ تصنیف جناب میر ناصر نواب صاحب)

جان تو آگئی مری لب تک — نہ عیادت کو آئے وہ اب تک
وہ نہ آئینگے شرم سے دن کو — ہم کہین گے نہ ضعف سے شب تک
کشمکش مین رہیگی جانِ حزین — وہ نہ تشریف لائینگے جب تک
چھوڑ ناصر خیالِ عشقِ صنم — کر رسائی کسی طرح رب تک
احمدی بن کے پھر بتون کا خیال — ماننے کا فرق ہیگا تو کب تک
پورا مسلم ہو یا نرا کافر — ہم نہ تجھ سے ملین گے بس جب تک
ترے جانے کے دن قریب آئے — ہوش آئی نہین تجھے اب تک

ڈائری

القولُ الطیّب

ایک خط کا جواب

ایک صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت مین خط لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ نماز کس طرح پڑہنی چاہیئے اور تراویح کے متعلق کیا حکم ہے اور سفر مین نماز کا کیا حکم ہے اور کچھ اپنے ذاتی معاملات کے متعلق دعا کرائی تھی اس کے جواب مین حضرت نے تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نماز وہی ہے جو پڑہی جاتی ہے صرف تضرع اور انکسار سے نماز ادا کرنی چاہیئے اور دین دنیا کے لئے نماز مین بہت دعا کرنی چاہیئے خواہ اپنی زبان مین دعا کرین اور تمہارے قرضہ کے لئے انشاء اللہ دعا کرونگا۔ یاد دلاتے رہین لڑکے کے لئے بھی دعا کرون گا۔ سفر مین دوگانہ سنت ہے۔ تراویح بھی سنت ہے پڑہا کرین اور کبھی گھر مین تنہائی مین پڑہ لین۔ کیونکہ تراویح دراصل تہجد ہے۔ کوئی نئی نماز نہین۔ وتر جسطرح پڑہتے ہو بیشک پڑہو

عالمِ آخرت کے اجسام کیسے ہون گے

ایک دوست نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ عالمِ آخرت مین کیا یہی اجسام و مکانات وغیرہ جو یہان ہین ہون گے یا اور۔ حضرت نے فرمایا کہ "خدا تعالےٰ نے جو کچھ مجھے قرآن شریف کا علم دیا ہے وہ یہی ہے۔ کہ وہ عالم اس عالم سے بالکل علیحدہ ہے۔ ما رأت عینٌ وما سمعت اذنٌ وما خطر علیٰ قلبٍ۔ ہمارا اعتقاد یہی ہے۔ کہ وہ دوسرا عالم بالکل اس عالم سے الگ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف مین فرمایا ہے۔ بہشت کی تمام چیزین ایسی ہون گی۔ کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھین اور نہ کسی کان نے سنین اور نہ کسی دل مین گذرین۔ بلکہ حشر اجساد مین بھی ہمارا یہی مذہب ہے۔ کہ وہ عالم بھی ایک دوسرا عالم ہے۔ اجسام ہون گے۔ مگر وہ نورانی اجسام ہون گے۔ نہ یہ تاریک اور زوال پذیر اجسام۔ اس جگہ کی حویلیان اور مکانات جو اینٹ پتھر کی ہین۔ بہشت مین نہین جائین گی۔ واللہ اعلم۔

جدہ سے ایک عربی خط

جدہ سے ایک عرب صاحب کا خط آیا ہے جن کو چند کاپیان استفتا کی دی گئی تھین۔ انہون نے وہان جا کر عرب کے علماء مین تقسیم کی ہین۔ اور اس کے متعلق کچھ حالات لکھے ہین جو کہ اگلے اخبار مین انشاء اللہ درج کئے جاوینگے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

شیخ فضل حق خلف شیخ چراغ علی سکنہ بازید چک ملازم تھانہ پٹھان کوٹ گورداسپور۔
امیر شاہ ولد سید عظیم شاہ صاحب ترنگ زئی
سید میر شاہ ولد امیر شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بدر منور
مورخہ ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف

نوٹ ۔ قرآن شریف کو پچھلی طرف سے شروع کر کے سورتہائے الناس ۔ الاخلاص ۔ اللھب ۔ النصر ۔ الکفرون ۔ الکوثر ۔ الماعون ۔ کل سات سورتوں کی تفسیر درج اخبار بدر ہو چکی ہے اور اب سورہ قریش کی تفسیر شروع کی جاتی ہے ۔ چونکہ یہ تفسیر سنہ ۱۹۰۷ء کے آخری پرچہ سے شروع ہوئی ہے اس واسطے جو صاحبان سنہ ۱۹۰۸ء کے واسطے نئے خریدار بنینگے ان کو یہ پرچہ مفت دیا جائیگا تاکہ ان کا سلسلہ مضامین برابر رہے ۔ ایڈیٹر

سورۂ قریش

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ① اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ ② فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ ③ الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ		
واسطے اُلفت دلانے قریش کے ۔ ان کو اُلفت دلانا سفر جاڑے اور گرمی مین ۔ پس چاہیئے کہ عبادت کرین پروردگار اس گھر کے کی ۔ جس نے کھانا دیا ان کو		
	مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ④	
	بھوک سے اور امن دیا ان کو خوف سے	

تفسیری ۔ ترجمہ با محاورہ

اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا ہے جسکی رحمت بلا مبادلہ سب کے واسطے عام ہے اور جو نیک عمل کرنے والوں کو انعام اور بدی کرنے والوں کو سزا دیتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے خانہ کعبہ پر حملہ کرنے والے اصحاب فیل کو ہلاک کیا اور اس گھر کی عزت کے واسطے کئی معجزات دکھائے تاکہ قریش اور ان کے ذریعہ سے پھر تمام دنیا اُلفت پکڑے ۔ ان کی اُلفت کے واسطے جاڑے اور گرمی کے سفر کے اسباب مہیا ہوئے ۔ خدا تعالےٰ کے اس قدر فضل اور انعام پر نگاہ کر کے چاہیئے کہ اس رب کی عبادت کریں ۔ جس نے اپنے اس عبادت گاہ کی عزت بے نظیر طور پر دنیا مین قائم کی اور جس نے اس کے اہل کو طعام کے سامان بہم پہنچا کر فقر و فاقہ سے بچایا اور ہر طرح کے خوف سے بے خوف کر کے اس جگہ کو دار الامن بنا دیا ۔

(مفصل تفسیر لکھنے سے پہلے اس جگہ سب سے اول حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تصنیف کردہ قلمی عربی تفسیر کو بمعہ ترجمہ لکھا جاتا ہے ۔ اور چونکہ وہ مختصر ہے ۔ اس واسطے عربی ہی ساتھ لکھی جاتی ہے اور ترجمہ اردو بھی کیا جاتا ہے ۔ ایڈیٹر)

اَللَّامُ ۔ لام التعجب ۔ کما فی سہ
اعزک ان قالوا لعزۃ شاعرا
خیال ابا ہ من عزیف دشاعرا

لام تعجب کے لئے ہے ۔ سہ
کیا تجھے اس بات نے دھوکہ دیا ہے کہ لوگوں نے کہا کہ عزہ بڑا شاعر ہے اس کے باپ پر تعجب ہے کہ اس کا بیٹا کیسا مبصر اور شاعر ہے ۔

الالف اجتماع مع التئام ۔ قالہ الراغب قال الھروی فی الغریبین ۔ ایلاف عھود بینھم و بین الملوک ۔

راغب اور ہروی نے اپنی کتابوں مین لکھا ہے کہ الف ایسے طور پر اکٹھا کرنے کو کہتے ہین کہ مجتمع اشیاء مین پوری پیوستگی ہو ۔ ایلاف سے مراد وہ عہد و اقرار ہین ۔ جو قریش اور اس وقت کے ملوک کے درمیان قرار

فکان هاشم یوالف ملک الشام والمطلب کسریٰ و عبد شمس و نوفل یوالفان ملک مصر والحبشة و یوالف معناه یعاهد و یصالح - الف یوالف الافا -

پاچکے تھے - ہاشم کا عہد و پیمان بادشاہ شام کے ساتھہ تہا اور مطلب کا کسرےٰ کے ساتھہ تہا اور عبدشمس اور نوفل کا عہد و پیمان مصر اور حبشہ کے بادشاہوں کے ساتھہ تہا الف کے معنے معاہدہ اور مصالحت کے ہین

قریش ولد النضر بن کنانه - وسأل معاویةُ ابن عباس رضی الله تعالےٰ عنهم فقال دابة البحر واستدل بقول الجمحی - کما قال -

وقریش هی التی تسکن البحر - بها سمیت قریش قریشا تاکل الغث والسمین ولا تترک منها لذی الجناحین ریشا

وقال الفراء ومن التقرش بمعنے التکسب سموا لتجارتهم وقیل من التقریش هو التفتیش - قال الحرث بن حلزه -

ایها الشامت المقرش عنا
عند عمرو فهل لنا ابقاء

لان اباهم کان یفتش عن ارباب الحوائج لیقضی و علےٰ ذی الخلة لیسدها و التصغیر للتعظیم -

قریش نضر بن کنانہ کا بیٹا تہا - حضرت معاویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے پوچھا تہا کہ قریش کے لفظ کے کیا معنے ہین - تو انہون نے فرمایا - کہ قریش ایک سمندری چار پایہ کا نام ہے اور ابن پر جمحی کے اشعار کو بطور ذیل کے پڑہکے یہ معنے ہین کہ قریش وہ جانور ہے - جو سمندر مین رہتا ہے - اُسی کے نام پر قبیلہ کا نام قریش ہوا وہ دبلے اور موٹے سب کو کہا جاتا ہے اور کسی پرون والے کے پر باقی نہین چھوڑتا

فراء کا قول ہے کہ لفظ قریش لفظ تقرش سے نکلا ہے اور تقرش کے معنے کسب کمائی ہے چونکہ یہ قبیلہ تجارت کرتا تہا اسواسطے اس کا نام یہ ہوگیا - ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ لفظ تقریش سے نکلا ہے جسکے معنے تفتیش کے ہین - حرث بن حلزہ کا ایک شعر ان معنون کی تائید کرتا ہے اس شعر کے یہ معنے ہین

اے ہمارے دشمن عیب تلاش کرنے والے عمرو کے پاس سے کیا تو ہمارا پیچھا چھوڑیگا یا نہین - قریش کا یہ نام اسواسطے ہوا کہ ان کے بزرگ اہل حاجات کو تلاش کرتے تہے کہ ان کی حاجتین پوری کرین اور بہوکون کو خوراک دینے کیواسطے تلاش کرتے تھے اور اس جگہ تصغیر تعظیم کے واسطے ہے -

ایلافهم رحلة الشتاء والصیف - ایلافهم بدل من ایلاف قریش -

فلیعبدوا رب هذا البیت الذی اطعمهم من جوع کما قال ابراهیم علیه الصلوة والسلام والبرکات - رب اجعل هذا البلد امنا - وکانوا فی ارغد عیش مع انه کان الناس یتخطفون من حولهم

و اشار الله تعالیٰ ذکره الی هذا فی قوله و ضرب الله مثلاً قریة کانت اٰمنة مطمئنةً یاتیها رزقها رغداً من کل مکان فکفرت بانعم الله فاذاقها الله لباس الجوع والخوف بما کانوا یصنعون (نحل)

اس سورہ شریف مین جو یہ حکم ہوا ہے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو بھوک سے فنی کرنے کے لئے کہانا کھلایا - یہ آیت شریف حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام والبرکات کی اس دعا کے مطابق ہے - کہ اے میرے پروردگار اس شہر کو امن کی جگہ بنا - اس دعائے ابراہیمی کی قبولیت کے سبب قریش بڑے عیش و آرام مین زندگی بسر کرتے تہے - حالانکہ ان کے گرد و نواح کی مخلوق ہلاکت مین پڑی ہوئی تہی - اسی مضمون کیطرف اللہ تعالےٰ نے اپنی پاک کلام مین سورۂ نحل مین بھی اشارہ فرمایا ہے - اللہ تعالےٰ نے ایک گاؤن کی مثال بیان فرمائی ہے - جس کے باشندے اطمینان کے ساتھہ زندگی گذارتے تھے - ہر طرف سے اس کو رزق بافراغت پہونچتا تہا - پہر ان لوگون نے اللہ تعالےٰ کی نعمتون کی ناشکری کی - جس پر خدا نے ان پر بھوکہہ اور خوف کا عذاب وارد کیا - جو اُن کی اپنی بدعملیون کا نتیجہ تہا -

شمار اس سورہ شریف مین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد چار آیتین اور تیرہ ۱۳ کلمے اور تہتر ۷۳ حروف ہین -

مقام نزول یہ سورہ شریف جمہور کے نزدیک مکی ہے - مکہ معظمہ مین نازل ہوئی تہی قریش کو خاص خطاب اور رب البیت کی عبادت کا حکم بھی ظاہر کرتا ہے - کہ یہ سورہ شریف مکی ہے بعض بزرگون کا یہ قول بھی ہے کہ یہ سورۃ مدنی ہے - اس اختلاف کی صورت مین وہی امر مدنظر رکھنا چاہیئے جو ہم پہلے بھی لکھ چکے ہین - کہ یہ ہوسکتا ہے - کہ بعض آیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ ایک بار بلکہ کئی بار نازل ہوئی ہون اور کسی نے نزول اول کے مقام اور وقت کو یاد رکہا ہو اور کسی نے نزول دوم کے مقام اور وقت کا خیال رکہا ہو - اس کا نظارہ ہم اس تازہ وحی آلہی مین بھی دیکھتے ہین - جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوتی ہے - کہ ایک پیشگوئی وحی آلہی مین ایک دفعہ نازل ہوکر مثلاً کتاب براہین احمدیہ مین چھپ چکی ہے - لیکن جب اس کے پورا ہونے کا وقت گیا تو نزول اول کے بیس ۲۰ پچیس ۲۵ سال بعد پہر وہی الفاظ الہام آلہی مین وارد ہوئے اور اخبار مین ایک تازہ تاریخ کے نیچے لکھے گئے -

اس جگہ شان نزول و مقام نزول کے اختلاف مین اس نکتہ کا دوبارہ لکھنا - فائدہ سے خالی نہ ہوگا - جو کہ ہم سورہ الماعون کی تفسیر مین لکھ چکے ہین - کہ یہ بھی حکمت آلہی ہے کہ انجیل اور توریت کیطرح قرآن شریف مین ہر آیت کے ساتھہ اس کا شان نزول درج نہین - ابتدا سے آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کے درمیان کبھی شان نزول یا مقام نزول ساتھہ ساتھہ نہین لکھائے جیساکہ توریت انجیل مین اور دیگر صحف انبیاء مین آتا ہے کہ حضرت موسیٰ یا عیسیٰ یا کوئی اور نبی پھر اس مقام پر گیا اور اس آدمی کو ملا - (باقی آئندہ انشاء اللہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اے خُدا
جلسہ سالانہ
کو ہمارے واسطے مبارک کر

دُعا پیارے دوستو! یہ اخبار کا آخری پرچہ ہے۔ جو اس سال میں نکلتا ہے اور ایسے وقت میں شائع ہوتا ہے۔ کہ عین سالانہ جلسہ میں دوستوں کے دور و نزدیک سے اگر قادیان میں جمع ہونے کا وقت ہے۔ میں سب سے اول دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور نیکیوں کی توفیق عطا کرے اور جس مطلب کے واسطے ہم اپنے مقدس امام کے اردگرد جمع ہوئے ہیں وہ مطلب ہم کو حاصل ہو۔ اور یہ جلسہ بہت سی برکات کو جمع کرتا ہوا بخیر و خوبی تکمیل کو پہونچے۔ آمین

مقاصد جلسہ سب سے اول روحانی مقصد اس جلسہ کا یہ ہے۔ کہ ہم حضرت امام علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوں اور اس کے مقدس کلمات کو سنیں اور اس کے قرب کی جاذبانہ طاقت سے فائدہ حاصل کر کے اپنی روحانی بیماریوں سے شفا پائیں۔ اپنے دلوں کو پاک صاف بنائیں اور خدا تعالےٰ کے احکام کی پیروی کے واسطے اپنی کمر کو چست کریں۔ اپنے بھائیوں کی ملاقات کے ساتھ اپنی روحانی قوت کو بڑہائیں اور قومی مفاد پر باہم مل کر ایک دوسرے کی امداد کی تجاویز سوچیں یہ اصول ہیں اور باقی باتیں ان کے اندر شامل ہیں۔

توجہ مسیح موعودؑ سب سے بڑی نعمت جو اس جلسہ کے ایام میں ہم لوگوں کو حاصل ہوتی ہے وہ میرے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی خاص توجہ ہے جو ان ایام میں جماعت احمدیہ کی اصلاح کیطرف ہوتی ہے۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ جماعت کے اس قدر افراد کو ایک جگہ جمع دیکھ کر حضرت مسیح موعود اپنے ان دلدادہ عشاق کے واسطے اللہ تعالےٰ کے حضور میں کیا کچھ دعائیں کرتے ہوں گے اور ان کمزوروں کو طاقتور روحانی سپاہی بنانے کے واسطے وہ کس قدر زور لگاتے ہوں گے۔ اس کے متعلق کیا کوئی رائے لگا سکتا ہے۔ لیکن اس توجہ کا اثر ظاہری رنگ میں بھی ہوتا ہے۔ جسکو ہم سب دیکھ سکتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ آپ ان ایام میں دو ایک تقریریں مسجد اقصےٰ میں کھڑے ہو کر اور تمام جماعت کو مخاطب کر کے کیا کرتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک تقریر قریباً تین گھنٹہ تک عموماً ہوا کرتی ہے اس تقریر کے سننے سے پہلے اپنے دل کو اس کے واسطے طیار کرنا اور پھر اس کو توجہ سے سننا اور اُسپر کاربند ہونا احباب کا فرض ہے۔ یہ تقریر دلوں کی صفائی کے واسطے بہت کارآمد ہوا کرتی ہے۔

وعظ و نصائح بزرگان حضرت مسیح موعودؑ کی تقریر کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی عموماً تقریر کیا کرتے ہیں اور اس خاص تقریر کے علاوہ روزانہ بعد از عصر آپ کا درس قرآن شریف مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے۔ یہ ایک بڑی نعمت ہے جس سے احباب بہا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت مولوی محمد احسن صاحب کی تقریر یا کم از کم جمعہ کے روز مسجد مبارک میں خطبہ ہوتا ہے جس میں معارف قرآنی کے ذریعہ سے سلسلہ حقہ کے اثبات کا طرز جدید احباب کو سننے میں آتا ہے اور اکثروں کے واسطے موجب ازدیاد ایمان ہوتا ہے۔

جلسہ صدر انجمن احمدیہ سال گذشتہ کی طرح امسال بھی صدر انجمن احمدیہ کا عام اجلاس ہوگا جس میں سنہ رواں کی رپورٹ احباب کی خدمت میں سنائی جائے گی اور سال آیندہ کے واسطے جو بجٹ تجویز کیا گیا ہے اور مجلس ناظم میں منظور ہوا ہے۔ وہ پیش ہوگا یہ بجٹ مختلف انجمنوں کو بھی بھیجا جا چکا ہے اس واسطے اُمید ہے کہ اسپر زیادہ بحث کی ضرورت نہ ہوگی لیکن صدر انجمن احمدیہ جو جو کام اس وقت کر رہی ہے۔ اگر ان میں سے کسی کے متعلق کوئی مفید اصلاح یا ترقی کی کوئی تجویز کسی دوست کے خیال میں ہو۔ تو وہ بخوشی اس جلسہ میں ظاہر فرما سکتے ہیں۔ تاکہ تبادلہ خیالات سے فائدہ ہو

قومی خادموں کی ضرورت جہاں صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ اور بجٹ پیش ہوگا۔ وہاں اس امر کیطرف بھی احباب کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس قدر فرائض کی انجام دہی کے واسطے قادیان میں تنخواہ دار یا بے تنخواہ آدمی بہت ہی تھوڑے ہیں اور اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ قوم میں سے ایسے مستعد افراد نکلیں۔ جو دنیوی طول امل کو چھوڑ کر اور قوت لایموت پر قانع ہو کر قادیان میں آبیٹھیں۔ اور قومی خدمات کے واسطے اپنے آپ کو وقف کردیں

تشحیذ الاذہان اِس نام سے احباب ناواقف نہیں ہیں۔ کیونکہ سالگذشتہ میں اس انجمن کے جلسے ہوئے تھے اور اس انجمن کا رسالہ بھی ماہوار شائع ہوتا ہے۔ یہ انجمن اور یہ رسالہ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کی سعی اور سرپرستی سے قائم ہیں اور احمدیہ قوم کے نوجوانوں کی اصلاح کرنا اور ان کو مضمون نویسی میں مشق کرانا اور اس طرح قوم کے واسطے آیندہ مُصلحین کی جماعت طیار کرنا اس کا مقصد ہے۔ اس کے جلسوں میں شریک ہونا قوم کو ایک بڑی خوشی اور اُمید دلائیگا۔ اس جگہ اس بات کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ رسالہ تشحیذ الاذہان جو ایک قومی رسالہ ہے اور کسی شخص کی ذات سے اس کے نفع و نقصان کا تعلق نہیں۔ اس کی طرف تا حال بہت کم توجہ کی گئی ہے آیندہ اس کی خریداری میں دوستوں کو چاہئیے کہ امداد دے کر نوجوانوں کی ہمت کو بڑہانا چاہئیے۔

قومی چندے اس کے بعد میں قومی چندوں کی طرف احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ جن میں سب سے اول چندہ لنگرخانہ ہے۔ لنگر کے اخراجات اس قحط سالی کے ایام میں اور پھر بالخصوص ایام جلسہ میں جسقدر بڑھ جاویں گے۔ اسکا اندازہ برادران خود کر سکتے ہیں۔ احباب کو خود ہی اس کا فکر ہوگا۔ آج ہی برادرم مکرم چودہری مولابخش صاحب کا ایک محبت نامہ میرے پاس سیالکوٹ سے آیا ہے۔ جسمیں چودہری صاحب نے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ انہوں نے سال گذشتہ کی طرح جماعت کو تحریک کی ہے۔ کہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہونیوالے احباب کم از کم ایک روپیہ حضرت کی خدمت میں پیش کریں یہ نذرانہ علاوہ اُس چندے کے ہے۔ جو جماعت سیالکوٹ نے خاص طور پر ایام جلسہ کے اخراجات لنگر کے واسطے کیا ہے اور جس کی تعداد اُمید ہے۔ کہ

مبلغ ایک ہزار تک پہونچ جاوے گی انشاء اللہ تعالےٰ اگر ایسا ہی دوسرے احباب بھی چندہ لنگر کی طرف خاص توجہ کرسے ہین سیالکوٹ کی مثال سے فایدہ اٹھائینگے توامید ہے۔ کہ لنگر کے متعلق دقتین رفع ہوسکینگی

لنگر کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام ہے جسکی دوشاخین ہین۔ ایک مدرسہ انگریزی اور ایک مدرسہ عربی ہردو کے اخراجات بسبب پابندی قواعد صیغہ تعلیم بہت بڑہے ہوئے ہین۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی خاص ضرورت ہے۔ کیونکہ مدرسہ کے واسطے ہی کوئی مستقل آمدنی الگ نہین صرف چندون پر اس کا گذارا ہے

مدرسہ تعلیم الاسلام کے ذکر کے ساتہہ درس حضرت مولوی نورالدین صاحب کا ذکر بہی ضروری ہے یونتو تمام طلباء خواہ وہ مدرسہ انگریزی مین پڑھتے ہون اور خواہ مدرسہ عربی مین اور خواہ ان دونون کے علاوہ کہین اور بہی پڑھتے ہون بلکہ ان مدرسون کے اساتذہ بھی اور قریباً تمام پیر وجوان جو قادیان مین مہاجر ہین حضرت مولوی نورالدین صاحب کے درس کے شاگرد ہین۔ مگر اس جگہ میری مراد ان خاص طلباء سے جو صرف مولویصاحب موصوف کے پاس قرآن شریف حدیث۔ صرف ونحو۔ طب۔ تصوف وغیرہ کتابین پڑھتے ہین۔ اور جن کے پڑہانے مین مولویصاحب موصوف دن کا اکثر حصہ صرف فرماتے ہین۔ ان طلبا کی رہائش۔ کہانے۔ پینے۔ لباس۔ کتب ودیگر ضروریات کے واسطے صرف حضرت مولویصاحب موصوف کوہی تمام انتظام کرنا پڑتا ہے۔ ان کی تعداد آجکل بارہ ۱۲ کے قریب ہے۔ ان کے اخراجات کے واسطے جو امداد دی جاوے وہ براہ راست حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت مین حاضر کرنی چاہیئے۔ اور صفائی سے کہدینا چاہیئے۔ کہ یہ امداد صرف ان طلباء کے واسطے ہے۔ علاوہ اس کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایک لڑکیون کا مدرسہ بہی ہے جن مین دو ۲ استانیان کام کرتی ہین۔

پھر مقبرہ بہشتی ہے جس سے صدر انجمن احمدیہ کی ابتدا ہوئی تہی اور صدر انجمن کے تمام متفرق کام اس مدمین سے چلائے جاتے ہین۔

ان کے علاوہ بیرونجات مین اشاعت سلسلہ کے واسطے رسائل اور اخبارات ہین۔ جن مین سے رسالہ ریویو انگریزی یورپ امریکہ مین اشاعت کا کام کررہا ہے اور باقی ریویو اُردو۔ بدر۔ الحکم۔ تشحیذ الاذہان اُردو مین ہین۔ تشحیذ کے متعلق مین اُوپر ذکر کرآیا ہون۔ ریویو جو خدمت کررہا ہے وہ عیان ہے۔ اس کے بیان کی ضرورت نہین یہ سب سلسلہ کے رسالے ہین۔ یعنے خاص شخص کی ذاتی ملکیت نہین بدر اور الحکم ہردو سلسلہ کے اخبار ہین۔ جو اگرچہ میان معراجدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کی ملکیت مین ہین مگر ان سے سلسلہ کی بہت خدمت ہورہی ہے۔ بدر کے متعلق چونکہ مجہے مفصل علم ہے اس واسطے مین کہہ سکتا ہون اور یہ سچ ہے۔ کہ آج تک بدر کے مالک نے سینکڑون روپے اس پر خرچ کئے ہین۔ مگر تا حال کوئی نفع حاصل نہین کیا اور اس کا ایسا کرنا ایک دینی خدمت کو پورا کرنے کی غرض سے ہے۔ اس جگہ اس بات کا لکھنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مین اپنے معزز ہمعصر ایڈیٹر صاحب الحکم کی اس رائے کے ساتہہ متفق نہین ہون۔ کہ ان تمام اُردو رسالون اور اخبارون کو بند کرکے ان کی بجائے ایک ہی قومی اخبار رہو۔ اس مین شک نہین کہ معزز ہمعصر کی یہ رائے بہت نیک نیتی پر مبنی ہے کیونکہ وہ ایک ایسی رائے پیش کرتے ہین۔ جو بظاہر ان کو نقصان دینے والی ہوسکتی ہے۔ اور وہ خود اس بات کو سمجہتے ہین لیکن میرے خیال مین ان کی یہ رائے درست نہین الحکم کے ہوتے ہوئے بدر کا نکلنا اور ایسی ترقی کرنا کہ الحکم کی نسبت اس کی اشاعت بڑھ جاوے اور الحکم کو بھی کوئی حرج نہ پہونچے۔ ریویو کے ہوتے ہوئے رسالہ تعلیم الاسلام اور تشحیذ الاذہان کا بھی قوم مین مقبول ہونا خود اس بات کی شہادت ہے۔ کہ یہ سب ضروری اور مفید ہین۔ لیکن الحکم اور بدر ہردو کے قیام کے واسطے میرے پاس ایک زبردست دلیل ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہا فرمایا ہے کہ یہ ہردو اخبار ہمارے سلسلہ کی اشاعت کے واسطے دو بازوؤن کی مانند ہین۔ حضرت امام کا یہ فرمانا کوئی معمولی بات نہین ہے۔ بدر کی مالی حالت جن ایام مین بہت ہی خراب تہی۔ ان دنون بہی مین دیکہتا تہا کہ حضرت اقدس ہرگز پسند نہ کرتے تھے۔ کہ اس کو بند کیا جاوے۔

مشکلات مہمان خانہ

چندون کی طرف توجہ دلانے کے بعد مین اس امر کو بہی لکھنا ضروری سمجہتا ہون کہ کثرت مہمانون کے ایام مین ممکن ہے کہ کسی دوست کو کسی قسم کی تکلیف متعلق رہائش یا خوراک پہونچے۔ ایسے وقت مین سب کو چاہیئے کہ [illegible] اعلیٰ خلق سے کام لین اور ان چہوٹی باتون کو [illegible] کرکے اپنے اہم مقصد مین خود ہی ہرج [illegible]

اخیر مین مین پہر دعا کرتا ہون۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے گناہون کو معاف کرے ہمارے مشکلات کو دور کرے [illegible] موقعہ پر ہم کو نیک ہدایت عطا کرے اور جس مقصد کیواسطے حضرت امام نے ہم کو جمع کیا ہے وہ ہمکو حاصل ہو۔

خوشخبری

بدر ہفتہ مین دوبارہ

لبعض دوستون کے اصرار سے اور ان کی تائید مین بیرونجات کے خطوط آنے سے یہ فیصلہ ہوا ہے کہ آیندہ سال کے شروع سے انشاء اللہ تعالےٰ اخبار بدر ہفتہ مین دوبار شائع ہوا کرے گا۔ مین پسند نہین کرتا۔ کہ دو اشاعتون کے واسطے تاریخین مقرر کی جائین بلکہ جیساکہ ہفتہ وار اخبار کے واسطے جمعرات مقرر ہے۔ ایسا ہی دوسرے اخبار کیواسطے پیر کا دن مقرر کیا جائے گا۔ اس کے واسطے قیمت بہی بہت کم رکہی گئی ہے یعنے صرف عہ سالانہ ان تمام دوستون کی خدمت مین جن پر امید کی جاسکتی ہے۔ کہ وہ ہفتہ مین دوبار لینا پسند فرماوین گے۔ ۹ جنوری کا پرچہ بذریعہ وی پی برائے مبلغ صمہ ارسال ہوگا جو صاحبان دونون اخبار حسب معمول ایک روز یعنی جمعرات کو لینا چاہیئن ان سے للعہ قیمت لی جاویگی اور جو صاحبان اخبار دنیوی نہ لینا چاہین ان سے تین روپیہ لئے جاوین گے۔ یہ تمام قیمتین قسط وار سال مین تین چار دفعہ کرکے بہی لی جاسکتی ہین۔ والسلام

منیجر اخبار بدر۔

ایک ہندی مسلمان کا خط

بنام

آریہ ہم وطن

ہم وطن آریہ ایک بات کہتا ہون ذرا کان لگا کر سن۔ مین باشندہ عرب ہون یا ترک ہون۔ یا آریہ ورت کا نومسلم ہون۔ بہرحال اب مجھے ہندوستان مین اور ہندوستان کے باہر تمام قومین ہندی یا ہندوستانی کے نام سے پکارتی ہین مین اپنی شکل اور اپنے رنگ مین تجھ سے الگ نہین میری زبان بہی ہے جو تیری زبان ہے اور میرا لباس وہی ہے جو تیرا لباس ہے۔ گورنمنٹ کے دانا لوگون نے تیرے اور میرے واسطے ایک ہی لفظ نیٹو کا ایجاد کیا ہے تاریخون کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ مین مین حاکم تہا اور تو محکوم۔ مگر اب تو مین اور تو ہر دو محکوم اور ایک عادل حاکم کے ماتحت ایک ہی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین۔ ایسے وقت مین اگر ہم آپس مین بگاڑ پیدا کرین اور ایک دوسرے کے ساتھ گالیون کی لڑائیان لڑین۔ تو اس سے کیا حاصل ہوگا۔ سوائے اس کے کہ ہم نہ صرف اپنے آپ کو دکھ دینگے بلکہ اپنے حکام کو بہی تشویش مین ڈالین گے۔ تیرا دادا پڑدادا ہندو جو اسلامی بادشاہون کی مروت اور عنایت کو اپنی آنکھون سے دیکھ چکا تہا یا اپنے باپ سے سن چکا تہا۔ اس کی یہ عادت ہی کہ وہ میری عزت کرتا تہا۔ مین اب اس کا آقا نہین رہا۔ مگر وہ اپنی شرافت سے پرانی نمک خواری کا لحاظ رکہتا تہا مگر تو اے ہموطن جو ہندو کہلانے سے متنفر ہو کر آریہ کہلاتا ہے تو اپنے باپ دادون کی روش کو بہول گیا۔ اور ان کے پسندیدہ طریق کو تو نے کیون چہوڑ دیا۔ مین نے مانا کہ تیرے باپ دادا سب بت پرست تھے اور اسواسطے تو ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکہتا ہے اور ان کے بتون کو توڑنا چاہتا ہے۔ پر یہ تو سوچ کہ یہی کام بت شکنی کا سب سے پہلے میرے بزرگون نے ہی ہند مین کیا تہا اور جس وقت سارا ہند بت پرستی کو بہلا ہوا تہا۔ اگر اس وقت میرے آباؤ اجداد نے اس ناپاکی سے ہند کو صاف کر کے اس کے اکثر حصہ کو توحید کے ساتھ بہر دیا تو کیا اس نیکی کا یہی بدلہ تہا۔

کہ آج تو ان کی اولاد کو جو مجھ غریب کی صورت مین باقی رہ گئی ہے۔ دکھ دینے پر کمر باندھے۔ اے آریہ مہاشئے! اس وقت کو یاد کر۔ جبکہ تیرے باپ دادے اسلامی بادشاہون کے احسانات کے ایسے گرویدہ ہو رہے تھے۔ کہ اگر وہ کوئی کتاب تصنیف کرتے۔ تو اس کی پہلی ہی سطرون مین اس نبیون کے سردار پر درود بہیجتے تہے۔ جس کے قدمون کے طفیل ان کو ایسے محسن اور رعایا پرور خلیق بادشاہ مل گئے تھے۔ پہر تو اپنے اس طریق کو دیکھ جو آج تو نے اختیار کیا ہے کہ مجھے دہوکے کے ساتھ اپنے گہر مین بلا کر اور مجھے سامنے بٹھلا کر تو نے اس پاکون کے امام پر سخت کلامی کر کے اپنے موںہ کو ناپاک کیا۔ اے آریہ دوست تو سوچ اور غور کر کہ اگر مین باہر سے آیا تہا اور ہند کا اصلی باشندہ نہین ہون تو کیا تو بہی ایران سے یا تبت سے نہین آیا تہا اور کیا تو نے اصلی باشندگان ہند کے ساتھ کوئی نیک سلوک کیا تہا۔ اگر مان بہی لیا جاوے۔ کہ اسلامی بادشاہون نے تیرے ساتھ سختی کی تہی کہ میدانون اور سرسبز جنگلون سے ان کا نام و نشان مٹا دیا۔ آہ! اگر میرے باپ کو معلوم ہوتا کہ تو ایسا بے وفا اور احسان فراموش نکلے گا تو وہ تیرے ساتھ ایسا نیک سلوک کیون کرتا کہ اپنا وزیر اعظم تجھے بناتا اور تیری مان جائی کو اپنے محلات کی ملکہ بنا کر اندر اور باہر تیری ہی سلطنت قائم رکہتا۔ اے ہموطن آخر یہ تو اس فکر مین کیون لگا ہے کہ ہم سب کو ہند سے نکالدے کیا تو نے مشاہدہ نہین کر لیا۔ کہ سلطنت خدا کی ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے آج سے مدتین سو سال پہلے کس کے وہم و گمان مین تہا کہ شاندار سفید سلطنت کا قائم مقام سمندر کے نیلے پانیون مین سے نکلکر تمام ہند پر قابض ہو جائے گا۔ جب تک کہ خدا نے انگریزون کی سلطنت دے رکہی ہے تیری کوئی کوشش ان کے مخالف کارگر نہ ہوگی۔ خواہ وہ اعتدال پسندی کی شکل مین ہو اور خواہ انتہا پسندون کے رنگ مین ہو۔ بلکہ ایسی ہر ایک سعی تیرے ماتھے پر بغاوت کا سیاہ تلک بڑہاتی چلی جائے گی۔ پس ایسے خیالون کو چہوڑ۔ بد زبانی سے باز آ۔ بے جا خاموش کی باتون کو دل سے نکال ڈال۔ سنجیدگی اختیار کر۔ کسی کے باپ بزرگ ولی نبی کو گالی نہ دے۔ اپنے ہمسایہ سے پیار کر۔ اپنے حاکم کی فرمان برداری بجا لا۔ اور خدا سے ڈر تا تیری عمر کے دن لمبے ہون اور تو آرام پائے یہ دلی خیرخواہی کی نصیحت ہے۔ اگر تو مانے گا تو آرام پائے گا۔ ورنہ تو یاد رکہ کہ جب تک خدا نہ چاہے تیری شوخیان اور بے باکیاں نہ حاکم وقت کا کچھ بگاڑ سکتی ہین اور نہ مجھے کچھ ضرر دے سکتی ہیں۔ مین نے دردِ دل سے تجھے نصیحت کی ہے۔ ماننا نہ ماننا تیرا اختیار ہے۔

قحط سالی

قحط دن بدن بڑہتا جاتا ہے اور تعجب ہے کہ خلقت مین اپنے خالق کی بہول بہی دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ قحط کے آثار اس دفعہ بہت ہی خوفناک ہین اور ہم امید کرتے ہین۔ کہ گورنمنٹ اپنی رعایا کی امداد مین ضرور کوشش کرے گی گورنمنٹ نے عنایت خسروانہ سے جابجا امدادی کام تو کہولدئے ہین اور بہت سا روپیہ بہی ملک کی امداد کے واسطے منظور کر لیا ہے۔ مگر دو بڑی باتین جن کی طرف گورنمنٹ کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے وہ یہ ہے۔ اول۔ ملک کا غلہ باہر نہ جانے پائے۔ کیونکہ ملک مین دراصل غلہ کئی سال کے واسطے کافی موجود ہے۔ باہر جانے سے یہ نقصان ہو رہا ہے اگر تمام غلہ یورپ کو چلا گیا اسکے عوض مین خالی روپے ہمارے ہاتھ مین رہ گئے۔ تو روپیون کو کہا کر رعایا زندہ نہین رہ سکتی۔ دوم یہ کہ ایسی قحط سالی کے وقت مین گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ ملک سے مالیانہ وصول کرنے مین نرمی کرے۔ اس کے متعلق اس ضلع کے ایک معزز زمیندار کا خط بہی نیچے درج کیا جاتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ ملک مین کتنا ہی غلہ ہو اور گورنمنٹ کیا کچھ نہ ہی کرے قحط تو ایک عذاب الٰہی ہے۔ اگر زمین کے لوگ خدا کے عذاب سے ڈر کر اپنی حالت مین تبدیلی پیدا نہ کرین اور نیکیون کو اختیار نہ کرین اور خدا کے پاک بندون کو دکھ دینے سے باز نہ آدین۔ تو کوئی تدبیر کارگر نہین ہو سکتی۔ خواہ کچھ کیا جاوے۔ وہ خط جسکا اوپر ذکر کیا گیا ہے یہ ہے۔

گورنمنٹ عالیہ کیلئے رعایا کی دستگیری کا وقت ہے۔

مصیبت چرخ است و سلطان [illegible]
[illegible] باشد از پیچ سخت

بارانی کا شتکارون کا مخصوص اور باقی رعایا کی بالعموم افلاس سے اندیشہ ناک حالت ہے۔ امل شاعون سے بربادی ہوائی۔ اور دو سال سے فصلون کے تلف ہونے سے شدار [illegible] ماذران کی صورت ہو رہی ہے۔ گرانی غلہ اور کمی چارہ سے مردمان و مویشیان کا سلامت رہنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ ایک طرف خدا عذاب دینے کا بندوبست کرتا ہے دوسری طرف سرکار نے ضلع گورداسپور مین بندوبست جاری کیا ہوا ہے۔ اراضیات بارانی بنجر ہوگئی ہین۔ سرکار اپنی فیاضی سے اراضیات بارانی کا دو تین سال کے واسطے مالیہ معاف فرمایئے اور تقاوی سے رعایا کی مدد کرے۔ تاکہ مزارعان اپنے گھرون مین بیٹھے رہین۔

ایک خیر خواہ۔ رعایا و سرکار قبدہ
نیاز بیگ زمیندار ساکن کلانور ضلع گورداسپور
مورخہ ۱۷ اردیبہشت ۶ء

حکایات عبرت

خدا جس کو دلائے — کلکتہ مین ایک مارواڑی ارندول سے ایک فقیر نے بھیک مانگی مارواڑی صاحب نے ۹ پیسے جو ایک کاغذ مین لپیٹے ہوئے تھے۔ ویسے ہی لپیٹے لپٹائے فقیر کو دیدیے فقیر صاحب تو چلدیئے۔ اور پیچھے مارواڑی صاحب کو یاد آیا کہ جس کاغذ مین پیسے لپیٹے ہوئے تھے وہ مبلغ پانصد روپیہ کا نوٹ تھا۔ پولیس مین رپورٹ کی گئی ہے مگر ابھی تک کچھ پتہ نہین چلا۔ دنیا کے طریق روپیہ جمع کرنے کے جو ہین سو ہین۔ لیکن خدا تعالے کے ہی لینے اور دینے کے راہ ساتھ ہی ہمیشہ چلے آتے ہین۔

ایک عجیب الخلقت بچہ — مصری اخبار المؤید لکھتا ہے کہ دمشق مین ایک شخص عبداللہ ساکن حمص ایک مردہ بچہ غریب الشکل کی لاش اٹھا کر لایا جس کا قد ۳۰ سنٹی میٹر (تقریباً ایک فٹ) ہے اس بچے کے دو پاؤن ہین مگر کمر کے اوپر دو جسم ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ اور ہر ایک جسم کے ساتھ ایک سر اور دو ہاتھ ہین اور شکم کی طرف ایک [illegible] ہاتھ لگا ہوا ہے مگر وہ ناقص ہے۔ حاکم شہر کے حکم سے وہ لاش حمیدیہ شفاخانہ مین بھیجی گئی تاکہ طبی طلبا کو ان اعضا کے متعلق عجیب سبق دیا جائے۔ لاش لانے والے کو ساٹھ روپے انعام دیا گیا۔

حوادث زمانہ

پارمو۔ مین ایک بارود خانہ کے پھٹنے سے ایک ہوٹل جو کہ مسافرون سے بھرا ہوا تھا گر گیا۔ جس سے ۱۷ آدمی مر گئے اور ۱۰ زخمی نکالے گئے۔ بہتون کا پتہ نہین لگتا۔ بعد کی خبر ہے۔ کہ تینتالیس فوتیان اس حادثہ سے ہوئین اور ایک سو آدمی زخمی ہوئے۔

پورٹسموتھ۔ مین ایک جنگی کشتی دوسری سے ٹکرائی جس سے سخت نقصان ہوا۔

امریکہ کے شہر [illegible] برگ مین کان کے پھٹنے سے ایک سو ساٹھ آدمی ہلاک ہوا۔ امریکہ کی رپورٹ مردم شماری ظاہر کرتی ہے۔ کہ گذشتہ ۱۷ سال کے عرصہ مین کانون کے پھٹنے سے اس ملک مین بائیس ہزار آٹھ سو پچپن آدمی ہلاک ہوئے۔ نئے الواقعہ کان کھودنے والے بہت نازک حالت مین ہین۔

قحط کے متعلق پایونیر لکھتا ہے۔ کہ صوبجات متحدہ مین شرح اجناس قحط کسی حد تک گھٹ کر اب اور گھٹنا شروع ہوگیا ہے۔ خدا خیر کرے۔

سیاسی

بنگالی ڈاکو — سرینیدر ناتھ جو بیان کرتا ہے۔ کہ سابق سب ایڈیٹر اخبار سندھیا رہ چکا ہے۔ ریلوے اسٹیشن پر رات کو روپے لوٹنے والے ڈاکوؤن مین شامل تھا اور اب گرفتار ہوگیا ہے۔ بنگالی اسٹاف ایڈیٹران گورنمنٹ کے برخلاف سخت کلامی کے واسطے تو مشہور تھا ہی۔ مگر یہ ایک نئی بات ہے۔

سنگ باری۔ کا دور کلکتہ کے شمالی حصہ مین پھر جاری ہے نہ معلوم کون اس کا ذمہ دار ہے۔

ہڑتال — ایسٹرن بنگال اسٹیٹ ریلوے کے ڈرائیورون نے بوجہ مزید معاوضت کی کوشش کے جو ریلوے افسرون نے کی ہڑتال کر دیا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ لوگ اپنے اس نقصان کی طرف جو ہڑتالون سے ہوتا ہے۔ کچھ خیال نہین کرتے۔

خوفناک جرم — نواب لفٹنٹ گورنر بنگال کی گاڑی کو اڑا دینے کی جو کوشش کی گئی تھی اس کی تحقیقات مین ایک مزدور گرفتار ہوا ہے۔ جس کو ایسا کرنے کی ترغیب دی گئی تھی۔ سات آدمی اور پکڑے گئے ہین۔

غداری — چار آفریدی سپاہی بندوقین لے کر ہنون کی فوج سے بھاگ گئے۔ جب تک مسئلہ جہاد صاف نہ ہوگا ان لوگون کے دل انگریزون کی طرف سے کیونکر صاف ہو سکتے ہین۔

کیا طیاریان ہین

آل انڈیا ٹیمپرنس کانفرنس کا اجلاس سورت مین ۲۲۔ دسمبر کو ہوگا

ایڈیز کانفرنس کی پریسیڈنٹ لیڈی جہانگیر ریڈی منی قرار پائی

شاہ ایڈورڈ ہفتم کے دربار دہلی میں ملنے کے واسطے چار ہندوستانی فوجی پٹھان افسر اگلے سال بھیجے جائین گے۔

کنبہ کیچیا کانفرنس کا اجلاس کانپور مین ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ دسمبر کو ہوگا۔

امیر صاحب — سرحد پر زیادہ سپاہ بڑھانا چاہتے ہین تاکہ علاقہ ہند کے لٹیرے داخل ریاست کابل نہ ہون بہتر ہو کہ کوئی ایسی سپاہ بھی قائم کی جائے۔ تو افغانی لٹیرون کو ہند مین آنے سے روکے رکھے۔

پایہ تخت ہند کلکتہ ہی رہیگا۔ اس کے برخلاف جو افواہین تھین وہ غلط نکلین۔

مکہ معظمہ مین ایک عظیم الشان سرائے بننے لگی ہے۔ جس مین ساٹھ ہزار حاجی مقیم ہو سکینگے۔

نوٹ — اس ہفتہ مین طبرستان کے اوراق تمام خریدارون کو بطور نمونہ کے روانہ کئے گئے ہین۔ آیندہ صرف ان لوگون کی خدمت مین روانہ ہون گے۔ جو ان اوراق کے ہی خاص خریدار ہون گے۔

ایم ۔ اے ۔ پروفیسر ...

...سی کتاب مین جمع کیا ہے ... یہ ہو اسلئے ضرور

دلچسپی کا موجب ہوگا بالخصوص اس واسطے کہ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہند کے قدیمی بزرگ کیسے روحانی آدمی ہیتے اور زمانہ حال کے ریفارمرون نے کیا طرز اختیار کیا ہے ۔ قیمت ۵ ر ہے اور صاحب مصنف سے مل سکتی ہے ۔ صاحب مصنف نے مجھے ایک کارڈ مین یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ اس کتاب کے نام سے بعض لوگون کو یہ غلطی لگی ہے ۔ کہ شاید میری لڑکے مین مہا پرش بھی تو ہین میرا یہ خیال نہین بلکہ بات یہ ہے کہ جن کے متعلق مجھے زیادہ واقفیت تھی ۔ ان کا حال مین نے لکھدیا ہے

دہرمپال کی اپیل شری یوگورو بھگوان کے دربار مین

یہ رسالہ مختون آریہ دہرم پال نے ویدسماج کی مخالفت مین لکھا ہے افسوس ہے کہ اس رسالہ مین بجائے کسی علمی تحقیقات کے یہ کیا گیا ہے ۔ کہ دیوسماج کے چند ممبرون کی پرائیویٹ تحریرین اور ڈائریان حاصل کر کے شائع کیگئی ہین ۔ رسالہ مین خواہ مخواہ اسلام پر بھی حملے کئے گئے ہین ۔ آکبر شاہ خان صاحب نے اس پر ایک مفصل ریویو لکھا ہے ۔ جو انشاء اللہ کسی اگلے اخبار مین درج ہوگا ۔ قیمت کتاب ۲ ر اور مصنف سے جو لاہور مین ہے مل سکتی ہے ۔

مجموعہ فتاوی احمدیہ جلد اول دوم سوم

مولوی محمد فضل صاحب چنگوی نے نہایت محنت کے ساتھ اخبارات الحکم اور بدر اور مولفات حضرت مسیح موعود مین سے حضرت اقدس یا دیگر احمدی بزرگون کے فرمائے ہوئے مسائل فقہہ وغیرہ کو ایک کتاب کی صورت مین جمع کر دیا ہے ۔ مولویصاحب موصوف کی یہ محنت بہت ہی قابل قدر ہے ۔ قیمت حصہ اول ۸ حصہ دوم ۸ ر اور حصہ سوم ۲ ر ہے جو میرے خیال مین زیادہ ہے ۔ مفصل ریویو پھر کسی وقت انشاء اللہ تعالی ۔ کتاب قادیان مین صاحب مصنف سے ملسکتی ہے ۔

نیرنگ دہر منشی عبد الغفور کی پہلی تصنیف ہے ۔ عبارت نہایت ... ہے لیکن نتیجہ عمدہ اخلاقی نکالا ہے کاش کہ مصنف صاحب ... جو ... ذرا ... بہتر طرف اپنی توجہ لگاتے قیمت ...

متفرق خبرین

دو بت پرستون مین لڑائی ۔ ویلا پورم مدراس کے ساتن عیسائیون نے اپنے معبودون کا اجلاس بازار مین نکالا ۔ سناتن ہند و مزاحم ہوئے ۔ سخت لڑائی ہوا پولیس کو گولیان چلانی پڑین ۔

بے وقوفی کا نمونہ ۔ بنگلور کے چند سپاہیون نے ایک دیوار گرانی تھی ۔ جلدی کی خاطر پہلے جڑھ کو ہی کہنا شروع کیا ۔ نتیجہ یہ کہ دیوار اوپر آ پڑی ۔ ایک کا سر پھٹ گیا ایک کا تختہ ٹوٹا ۔ تیسرا کچھ چوٹ کھا کر بچ نکلا سیکے سرشتہ وین سے بریدہ کا یہ عملی نمونہ ہے ۔

جنرل اشاسل ۔ جس نے پورٹ آرتھر جاپانیون کے حوالہ کر دیا تھا ۔ ابھی تک اس پر کورٹ مارشل ہو رہا ہے

ہاتھی بھی چورائے جاتے ہین ۔ ملک سیام مین ہاتھی بکثرت ہوتے ہین اور ان کی تعلیم کے واسطے بڑے بڑے کارخانے ہین ۔ ان مین سے ایک مین سے ۲۹ ہاتھی چوری ہوئے اور دوسرے مین ۲۲ چوری ہوئے کچھ مل بھی گئے ہین ۔

چوبیس گھنٹے مین مکان ۔ امریکہ کے موجد ایڈیسن نے ظاہر کیا ہے ۔ کہ وہ عنقریب ایک ایسی ایجاد کا اظہار کرنے والا ہے ۔ جس سے ایک سہ منزلہ مکان ۲۴ گھنٹے مین طیار ہو سکیگا اور اس پر دو سو پونڈ سے زائد خرچ نہوگا تجویز اس طرح کی ہے کہ لوہے کے سانچون مین ایک خاص قسم کا سمینٹ ڈالا جائے ۔ جس کو نہ آگ لگے نہ پانی سے اثر پذیر ہو ۔

سخت بارش ۔ برطانیہ کی رعایائے ہند تو آسمانی کے قطرے کو بھی ترس رہی ہے اور خود ملک برطانیہ مین بارش سے سیلاب آ رہے ہین ۔

صوفی انبا پرشاد ۔ پر جو سڈیشن کا مقدمہ تھا ۔ اس مین صاف بری کیا گیا ۔ سرکار کی از حد مہربانی کا نتیجہ ہے ۔

لارڈ کچنر بہادر نے پوچھہ مین ۱۴ ریچھہ شکار کئے اور گوالیار مین ایک شیر شکار کیا اور اب دورہ ختم کر کے کلکتہ داخل ہو گئے ہین ۔

سونا ۔ ٹرانسوال کی کانون سے گذشتہ سال مین تین کروڑ سے زائد اشرفیون کا مال نکلا ۔ جس مین پینتالیس لاکھ ہے ۔ یہی سونے کا پہاڑ ہے ۔ جس پر جنگ ... کے متعلق پہلے سے حدیث مین پیشگوئی تھی

...موت ۔ انگلستان کا مشہور سائنس دان لارڈ کیلون اس دنیا سے چل دیا ۔

روس نے نوٹس شائع کر دیا ہے کہ ایران کے اندرونی معاملات مین ہم مداخلت نہ کرین گے ۔

مقدونیہ کے متعلق سفرائے دول یورپ خطرہ ظاہر کرتے ہین ۔

آسٹریا کے امپراطور اب بہت اچھی حالت صحت مین ہین

مکہ معظمہ ۔ مین ہیضہ سے دس کیس اور پانچ فوتیان ہو گئی ہین ۔

ہڑتال کا خوف بنگال کی ریوے پر بہت بڑھ گیا ہے ۔

اخبارون کی رائے کا خلاصہ

ناصر الاخبار میرٹھ ۔ علامات قیامت کا ظہور ظاہر ہے حدیث مین جو نشان قیامت لکھے ہین سب نمودار ہو رہے ہین ۔ زکوۃ کو تاوان خیال کرنا ۔ علم دین کے لیے نہ حاصل کرنا ۔ مرد کا عورت کی اطاعت کرنا ۔ مساجد مین بیہودہ ذکر کیا جانا ۔ گانے بجانے والی عورتون سے اختلاف کرنا کثرت شراب ۔ باد سرخ ۔ زلازل ۔ اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے ۔ کہ علامات مندرجہ بالا کا ظہور ہو رہا ہے ۔

(کیا ایسی علامتون کے ظہور کے وقت مسیح و مہدی کا ظہور ضروری نہین ۔ ایڈیٹر)

پایونیر ۔ مصائب اوڑیسہ پر جو سرکاری رپورٹ شائع ہوئی ہے ۔ اسپر ریویو کرتے ہوئے اخبار پایونیر نے یہ رائے قائم کی ہے ۔ کہ سرکاری افسرون کے برخلاف جو خبرین شائع ہوئی ہین وہ بالکل غلط ہین انہون نے رعایا کے ساتھہ بہت ہمدردی سے کام لیا ہے ۔

البشیر ۔ کیمبرج مین مسلمان طلباء کی جماعت اسلامی جلسون کے ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے امید کیجاتی ہے کہ ہمارے ہندوستان کے مسلمان اس ایسوسی ایشن کی خبر سنکر نہایت خوش ہونگے کیونکہ یہ ایک ایسا بیج ہے جو آج کیمبرج کی سرزمین مین بویا جاتا ہے اور جس سے عنقریب ایک بڑے اسلامی شجر کے پیدا ہونے کی امید ہے ۔ جو نہ صرف دریائے ...

ضرورت نکاح

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں - مددخان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو -

۶ - پیر محمد یوسف صاحب عمر ۲۲ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال ہوئے - کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے ہوئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں -

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گوجرات گجرانوالہ سیالکوٹ - جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے - جو صاحب اس کے متعلق خط وکتابت کرنا چاہیں - وہ مجھ سے کریں

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے - بدین شرائط لڑکا احمدی - صحیح النسب مڈل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو -

الراقم - ن - و خط وکتابت معرفت ایڈیٹر ہو -

عجیب مژدہ

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی ہوگی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اُردو ترجمہ ہوگا - قیمت ۱۲/ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدیں گے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال ہم نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی حتی کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہ ہوگا - چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی ہے - اس وجہ سے یہ گران قدر رعایت گوارہ کیگئی ہے کہ اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایکروپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایک کتاب ۱۲/ پر بیچگی سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایکروپیہ آنے پر روانہ کیجاوینگی وہ یہ ہیں سلاسل الفضائل مترجم اُردو - الاستخلاف رد شیعہ سلاسل التعلیم - قرآن کریم کی دعائیں منظوم - احمدی کا من جیسی مسیح - عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی ۱۰ عمر اور کمیشن ار لگیگا کا بو ٹکٹ بہرحال ہم لگا دینگے کتابیں مفت ہونگی اور ایک روپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا -

نوٹ - یاد رہے کہ سردست ۵۰۰ درخواست آنے پر یہ رعائت بند ہو جاوے گی

عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مباحثہ - اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے - قیمت ۸/

الوصیۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مرید وں کو دین ومقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں - قیمت ۸/

نورالدین مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامت دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب - جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیرکن بحث فرمائی ہے مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے - قیمتہ ۱۲/

غلامی و عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں - متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے -

قیمت غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۲/

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ حضرت [illegible] ... ۳/

براہین احمدیہ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے - احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے - چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے - نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے

ولایتی کاغذ پر مجلد ۱۲ عہ

سرالشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی - سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں - نہایت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں - قیمت ۱/

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پانچسال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف ہوگیا تھا اور قدرتی حافظہ میں فرق آنے لگا تھا طبیعت میں تکان معلوم ہوتا تھا اور کمزوری اعصاب کیوجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بائیں طرف کے کل اعضاء کمزور ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی علاج مختلف اطباء سے کئے گئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوا - یا عارضی فائدہ ہُوا آخرکار حکیم منشی محمد دین صاحب کی حبوب مقوی کا استعمال میں نے کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان گولیوں کے استعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا رفع ہوگئیں - میرے تجربہ میں ان گولیوں سے زیادہ مقوی دوائی اور نہیں آئی - میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گولیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے - میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی -

راقم - محبوب عالم ممبر کال کونسل دربار ٹونک (راجپوتانہ)

سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر سرحدی صوبہ پشاور ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک معزز افسر اپنے ذاتی تجربہ کے بعد حبوب مقوی کے متعلق دے رہا ہے یہ گولیاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلا مبالغہ اکسیر کا حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غور و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب وغیرہ کیوجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے اکتا جاتے ہوں انشاء اللہ ان گولیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کرنیکی طاقت پیدا ہو جائیگی یاد رہے کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سینکڑہ چار روپیہ (للعہ) - بیس گولی ایکروپیہ (عہ) علاوہ ازیں اور کئی امراض نہانی اور ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں ازانجملہ سرمہ عجیب - دہند - جالا - سبل - خارش چشم - رمد آنکھوں سے پانی جاری رہنا پیچ پن اور خفیف پھولا کیلئے بے نظیر ہے - قیمت فی تولہ عہ دوائی سوزاک کہنہ یعنی قرص فینکس ۴/ سفوف جریان و دفعنہ کیلئے ۱۲/ سفوف مفرح و اضم - دیرینہ فتور ہضم جس میں ترش ڈکار آنے اور گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو - طبیعت بیکل سے چین اور کاہل رہتی ہو پشت پہلو اور فم معدہ میں گاہ گاہ درد و سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی بکس ۱۲/

پتہ - خوشخط بمعہ حالات مفصل مع نام اور ڈاک خانہ درج ہوں - محصولڈاک و جوابی ٹکٹ بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی - دروازہ دلی سنگھ - گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کیلئے چھاپا -

بدرِ خواتین

اب تک بدر خواتین میں عموماً وہ مضامین لکھے جاتے رہے ہیں جو احمدیہ خواتین کیطرف سے ہم کو پہونچتے رہے ہیں بلکہ اس حصہ اخبار کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے واسطے اس میں خواتین اسلام کی سوانح عمریوں کو بھی شروع کیا جاتا ہے۔ جن کو ہمارے دوست ابو الفضل صاحب نے ترتیب دے کر اسی غرض کے واسطے ہمارے پاس ارسال فرمایا ہے یہ مضمون متواتر چھپتا رہے گا۔ انشاء اللہ اور اس اثناء میں کوئی مضمون کسی احمدیہ خاتون کی طرف سے آگیا تو وہ بھی درج ہوتا رہے گا۔ ابو الفضل صاحب کا مضمون اخبار میں دینے سے پہلے بطور مزید احتیاط حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کو دکھلا دیا جاتا ہے تاکہ اگر کوئی غلطی ہو تو اس کی اصلاح بھی ہو جائے۔ اُمید ہے۔ کہ یہ حصہ اخبار احباب کے واسطے بہت دلچسپ ہوگا۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

سلسلہ خواتین اسلام

مرتبہ

ابو الفضل محمد منظور الٰہی احمدی سوپرڈنٹ سگنیلر انجارج بھٹنڈہ

موجودہ زمانہ میں تعلیم نسوان کی جو ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ وہ حضرت اقدس اور حضرت حکیم الامت کے مختلف ملفوظات اور مکتوبات سے معلوم ہو سکتی ہے اور کئی دفعہ سلسلہ کی تعلیم یافتہ خواتین نے بھی اس پر لکھا مگر تاہم سوائے چند خاص مستثنیات کے اس طرف کافی توجہ نہیں ہوئی۔ شاید بعض لوگوں کا خیال ہو۔ کہ تعلیم صرف مردوں کے لئے ہی ضروری ہے عورتوں کیلئے نہیں اس لئے اس قسم کی غلط فہمیوں کے دور کرنے کے لئے ضروری معلوم ہوا کہ اخبار ہذا کے ذریعہ سے تمام مسلمان عالمہ فاضلہ عورتوں کی مختصر سوانح عمریاں شائع کی جاویں تاکہ مسلمانوں میں تعلیم نسوان کا شوق پھیلے اور زمانہ قدیم کی طرح ہم میں ایسی ایسی بزرگ مائیں پیدا ہوں سب سے اول حضرت ام المومنین رضوان اللہ اجمعین کی ... لئے اگر کوئی سہو ہو جاوے تو معاف فرمائی جاوے اور اصل مطالب پر غور کی جاوے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

آپ کے والد کا نام خویلد اور والدہ کا نام فاطمہ بنت زاہدہ تھا۔ آپ کا شجرہ نسب قریش تک اس طرح سے ہے کہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزےٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن لوئی بن غالب بن فہر ملقب بہ قریش۔ آپ کے چچا کا نام نوفل تھا جن کے بیٹے ورقہ بن نوفل اس زمانہ کے عالم تھے۔ آپ کی پیدائش سنہ ہجری سے ۶۸ سال پہلے یا ۵۵۵ء میں بیان کی جاتی ہے۔ ان کی پہلی شادی ایک شخص ابو ہالہ بن زرارہ سے ہوئی تھی جن سے دو بیٹے پیدا ہوئے اس کے مرنے کے بعد عتیق بن عائذ سے نکاح ہوا جس سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ چالیس کی عمر میں آنحضورؐ کے ساتھ نکاح ہوا جبکہ آنحضرت کی عمر صرف پچیس سال کی تھی اور مہر ۲۰ جوان اونٹ قرار پایا۔ آپ کے بطن سے آنحضرت کی چار لڑکیاں زینبؓ۔ رقیہؓ۔ ام کلثومؓ اور فاطمہؓ پیدا ہوئیں۔ لڑکوں کی تعداد میں اختلاف ہے تاہم وہ سب صغر سنی میں فوت ہو گئے۔ جب تک آپ زندہ رہیں آپ نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ آپ سب سے پہلی عورت ہیں جو اسلام میں داخل ہوئیں اور اشاعت اسلام میں تن من و مال سے امداد دیتی رہیں۔ آپ نے اپنی تمام عمر میں کبھی آنحضرت سے سوء مزاجی نہیں کی نہ کبھی آنحضرتؐ کو خفا ہونے دیا اور نہ کبھی آنحضرت نے اُن پر عتاب فرمایا۔ اور نہ کبھی جدائی اختیار کی۔ آپ زندہ ہی تھیں کہ رب کریم نے آنحضرت کو رسالت سے مکرم فرمایا اور نبوت کے دسویں سال ہجرت نبوی سے ۳ سال پہلے مکہ معظمہ میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی اور مکہ میں مقبرہ کوہ حجون میں دفن کی گئیں۔ اسی سال حضرت ابو طالبؓ کا بھی انتقال ہوا تھا اور دونوں موتوں سے آنحضرت کو بڑا رنج پہنچا تھا اس لئے اس سال کا نام عام الحزن یعنی غم کا سال ہے۔ آپ اکثر آنحضرت کی شان میں اشعار کہتی تھیں اور نہایت عاقلہ اور فاضلہ تھیں۔ زمانہ جاہلیت میں بباعث ظاہری اور باطنی کمالات کے آپ کا لقب طاہرہ پڑ گیا

... حمیدیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ... درج ہوگا۔ (اڈیٹر)

ضرورت

مکرم بندہ مفتی صاحب بدر منیر سلامت

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ یہاں ایک کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۲۵ روپیہ ہے اور کسی قسم کا نقص وغیرہ یہاں نہیں ہے آب و ہوا بھی اچھی ہے۔ سامان خوراک بھی ہندوستان سے بہت گران نہیں ملتا یہ علاقہ مسلمانوں کا ہے۔

اگر آپ اپنے کسی دوست کو جانتے ہوں تو اس کی درخواست فوراً بنام ڈاکٹر محمد شریف خان احمدی اسسٹنٹ سرجن بنگلور کے نام بھیجیں۔

فیض علی از بنگلور۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۵ دسمبر ۱۹۰۷ء	۱۵۳۷	ستری حسن دین صاحب	۳/
۹		اظفر علی صاحب	لعہ/
۹	۱۷۶	عبد العزیز صاحب	[illegible]
۹	۷۳۵	گلاب الدین صاحب	۱۰/
۱۰	۱۷۴۸	عبد اللہ خان صاحب	۳/
۱۲	۱۸۴۷	منشی محمد بخش صاحب	۳/
۱۳	۱۱۶۶	محمد خلیل صاحب	[illegible]
۱۴		غلام حیدر چک ۳۳ جنوبی	[illegible]
۱۴	۸۳۲	بابو محمد حسین صاحب	۳/
۱۶	۱۸۰۸	ملک غلام نبی صاحب	۳/
۱۶	۱۱۲۵	علی گوہر صاحب	للعہ/
۱۷	۱۸۱۳	مفتی گلزار محمد صاحب	۳/
۱۸	۱۰۷۶	عبد العظیم صاحب	۸/
۱۹	۱۸۵۵	حاجی محمد صاحب	۱۲/
۲۰	۱۳۰۳	منشی محمد علی صاحب	۳/

احباب کی خدمت میں مورخہ ۹ جنوری کا پرچہ وی پی ہوگا۔ احباب وصول فرما کر مشکور فرماویں۔